بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ کہا خضر علیہ السلام نے کہ کیا نہین کہا تھا مین نے تجھسے اول صحبت مین کہ تو لَنْ تَسْتَطِيْعَ قوت نہین رکھتا اور نہ سکیگا مَعِيَ میرے ساتھ اور میرے کام دیکھکر صَبْرًا ۝ صبر کرنا قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ اِنْ سَاَلْتُكَ اگر پوچھون مین تجھسے عَنْ شَيْءٍ کوئی چیز جو صادر ہو ان برے کامون کے مثل بَعْدَهَا بعد اس بار کے فَلَا تُصٰحِبْنِيْ تو نہ ساتھ رکھنا تو مجھے قَدْ بَلَغْتَ تحقیق کہ پہونچ گیا تو مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ۝ میری طرف سے عذر کو یعنی جب تین بار مین تیری مخالفت کرچکون تو بیشک میرا ساتھ چھوڑ دینے مین تو معذور ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ خدا رحمت کرے میرے بھائی موسیٰ کو کہ شرم کی راہ سے اونھون نے کہا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ اگر صبر کرتے اور اپنے ساتھی کے ساتھ دیر تک رہتے تو بہت عجیب عجیب چیزین دیکھتے فَانْطَلَقَا تب پھر آگے بڑھے اور چلے حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ یہانتک کہ جب آئے اَهْلَ قَرْيَةِ ایک گاؤن والون کے پاس کہ وہ گاؤن انطاکیہ تھا یا بصرہ کا ایلہ یا آرمنیہ کا جزان یا روم کا برقیہ یا فلسطین کی زمین پر اور اوس گاؤن کے لوگون کا حال یہ تھا کہ جب شام ہوتی دروازے بند کر لیتے اور کسیکے واسطے نہ کھولتے مغرب کی نماز کا وقت تھا کہ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام اوس گاؤن پر پہونچے اور چاہا کہ گاؤن مین داخل ہون کسینے دروازہ نکھولا اِسْتَطْعَمَآ کھانا مانگا دونون نے اَهْلَهَا اوس گاؤن والون سے اور یہ بات کہی کہ یہان ہم مسافرانہ آئے ہین اور بھوکے بھی ہین اگر ہمین گاؤن مین نہین آنے دیتے تو کھانا ہی ہمارے واسطے بھیجدو فَاَبَوْا انھون نے انکار کیا اون گاؤن والون نے اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا اس بات سے کہ اونکی ضیافت کرین رات بھر گاؤن کے باہر بھوکے پڑے رہے صبح کو آگے کی راہ لی فَوَجَدَا پھر پائی اون دونون نے فِيْهَا اوس گاؤن کے قریب جِدَارًا دیوار ایک طرف جھکی ہوئی يُّرِيْدُ

چاہتی تھی دیوار اَنۡ يَّنۡقَضَّ یہ کہ گر پڑے اور جڑ سے جاتی رہے دیوار کا ارادہ مجاز ہے یعنی دیوار گر پڑنے کے قریب تھی فَاَقَامَهٗ
تو حضرت خضر نے اوسے سیدھا کر دیا اسطرح کہ اوسکی جڑ گارے اور پتھر سے مضبوط کر دی قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ اس
گاؤن والون نے نہ ہمین جگہ دی نہ کھانا بھیجا پھر تمنے اونکی دیوار کیون بنادی لَوۡ شِئۡتَ لَتَّخَذۡتَ اگر چاہتا تو تو البتہ لیتا تو
عَلَيۡهِ یہ دیوار بنا دینے پر اَجۡرًا ۝ مزدوری قَالَ هٰذَا کہا خضر علیہ السلام نے کہ یہی ہے فِرَاقُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنِكَ‌ۚ
جدائی میرے تیرے درمیان یعنی تمنے کہدیا تھا کہ اگر تیسری بار مین تجھ تمسے پوچھون تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا تو اب جدائی کا وقت آگیا
سَاُنَبِّئُكَ قریب ہے کہ آگاہ کر دون مین تجھے بِتَاۡوِيۡلِ مَا لَمۡ تَسۡتَطِعْ اوسکے معنی سے کہ نہ سکا تو عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ۝
جسپر صبر کرنا اور ظاہر دیکھکر اوس کام کو تو نے بُرا جانا اَمَّا السَّفِيۡنَةُ فَكَانَتۡ مگر کشتی تو تھی لِمَسٰكِيۡنَ محتاجون کے واسطے
کہ وہ دس بھائی تھے پانچ بیمار بیکار اور پانچ ملاح کہ معاش پیدا کرنے کو يَعۡمَلُوۡنَ فِى الۡبَحۡرِ کام کرتے تھے دریا مین
فَاَرَدْتُّ تو چاہا مین نے خدا کے حکم سے اَنۡ اَعِيۡبَهَا یہ کہ چھید کر کے عیبدار کردون اوسے وَكَانَ اور حال یہ ہے
کہ ہے وَرَآءَهُمۡ آگے اونکی راہ مین مَّلِكٌ ایک بادشاہ کہ اوسے جلندبن کرکرہ کہتے ہین يَّاۡخُذُ کر لیتا ہے كُلَّ سَفِيۡنَةٍ
ہر کشتی جو ثابت ہوتی ہے غَصۡبًا ۝ غصب یعنی کشتیبانون سے چھین لیتا ہے تو مین نے اوس کشتی کو عیبدار کر دیا
تاکہ وہ بادشاہ غصب نہ کرے اور محتاج لوگ بالکل محروم نہ رہ جائین بیت گر خضر در بحر کشتی را شکست ؂ صد درستی
در شکست خضر ہست ؂ وَاَمَّا الۡغُلٰمُ اور مگر لڑکا مقتول فَكَانَ اَبَوٰهُ تو تھے اوسکے ماں باپ مُؤۡمِنَيۡنِ
ایماندار فَخَشِيۡنَاۤ تو جانا ہمنے یا ڈرے ہم اَنۡ يُّرۡهِقَهُمَا یہ کہ پہونچائیگا وہ لڑکا اون دونون کو طُغۡيَانًا
وَّكُفۡرًا ۝ بیباکی اور کفران نعمت یعنی شاید شفقت مادری و پدری کی وجہ سے وہ دونون اوس لڑکے سے فسق
اور زیادتی مین سازش کرلین اور یہ سازش اون دونون ایمانداروں کے کفران اور طغیان کا باعث ہوجائے
فَاَرَدۡنَاۤ تو چاہا ہمنے اَنۡ يُّبۡدِلَهُمَا یہ کہ بدل دے رَبُّهُمَا رب اون دونون کا خَيۡرًا مِّنۡهُ فرزند بہتر اوس سے زَكٰوةً
طہارت اور پاکیزگی کی راہ سے یعنی گناہ کے لوث اور بُرے اخلاق کے شائبہ سے پاک ہو وَّاَقۡرَبَ رُحۡمًا ۝ اور بہت قریب ہو
رحم اور مہربانی کر کے اپنے ماں باپ پر لکھا ہے کہ اوس لڑکے کے بدلے حق تعالیٰ نے اوسکے ماں باپ کو ایک لڑکی عطا کی اور ایک
پیغمبر علیہ السلام نے اوس لڑکی کے ساتھ نکاح کیا اور ستر پیغمبر اوس لڑکی کی نسل مین پیدا ہوئے نظم آن پسر را کش خضر ببرید
حلق ؂ سر آنرا در نیابد عام خلق ؂ آنکہ جان بخشد اگر بکشد رواست ؂ نائب ست او دست او دست خداست ؂ بس عدو تہا کہ
آن یاری بود ؂ بس خرابیہا کہ معماری بود ؂ وَاَمَّا الۡجِدَارُ فَكَانَ اور مگر دیوار تو ہے لِغُلٰمَيۡنِ يَتِيۡمَيۡنِ دو لڑکون
یتیم کے واسطے کہ اونکا نام احرم اور حریم ہے اور وہ ہین فِى الۡمَدِيۡنَةِ شہر مین آس سے وہی قریہ مراد ہے کہ جسکا ذکر ہوا
وَكَانَ تَحۡتَهٗ اور ہے دیوار کے نیچے كَنۡزٌ لَّهُمَا خزانہ اونکے واسطے اگر دیوار گر پڑتی تو خزانہ کھل جاتا اور لوگ اوٹھا لیجاتے
وَكَانَ اَبُوۡهُمَا اور تھا اونکا باپ صَالِحًا‌ۚ مرد صالح اور اوسکا نام کاشح تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ اون

لڑکون اور مرد صالح کے درمیان مین سات پشتین تھین تو حق تعالی نے اوس صالح کی صلاح کی برکت سے سات پشتون کے بعد اوسکے پوتون کے واسطے خزانہ کی حفاظت فرمائی فَأَرَادَ رَبُّكَ تو چاہا تیرے رب نے أَنْ يَبْلُغَا یہ کہ پہونچ جائین وہ دونون أَشُدَّهُمَا اپنی قوت اور کمال بزرگی کو وَيَسْتَخْرِجَا اور نکال لین كَنزَهُمَا ق اپنا خزانہ رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ رحمت تیرے رب کی طرف سے وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ط اور نہین کیا مین نے جو کچھ تو نے دیکھا اپنی طرف سے بلکہ خدا کے حکم سے مین نے کیا ہے اسواسطے کہ اوسی نے چاہا کہ خزانہ مستحقون کو پہونچے لکھا ہے کہ وہ خزانہ سونے چاندی سے بھرا تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ علمی کتابین تھین اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ اوسمین زمرد کی ایک تختی تھی اور اوسپر لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم جو شخص ایمان رکھتا ہے مجھے اوس سے تعجب ہے کہ خدا کے حکم اور تقدیر سے کیونکر غمگین ہوتا ہے اور جو خدا کی رزاقی کا ایمان لایا اوس سے تعجب کرتا ہون کہ اپنے کو کیون تکلیف اور محنت مین ڈالتا ہے اور جو موت کی تصدیق کرتا ہے اوس سے تعجب ہے کہ عمر خوشی مین کیونکر بسر کرتا ہے اور جو قیامت کے دن حساب ہونے کا ایمان رکھتا ہے اوس سے تعجب ہے کیونکر غفلت کرتا ہے اور جو دنیا کے دنی اور اوسکے تغیر اور دنیاداروں کے حالات کے انقلاب کو جانتا ہے اوس سے تعجب ہے کہ دل دنیا سے کیون لگاتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ذَٰلِكَ یہ ہے تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع حقیقت اوسکی کہ نہ سکا تو عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ اوسپر صبر کرنا لکھا ہے کہ حضرت موسی اور خضر علیہما السلام نے باہم ایک دوسرے کو رخصت کیا اور ہر ایک نے اپنے مکان کی راہ لی محققون نے اس قصہ مین بہت نکتے اور عجیب لکھے ہین خصوصًا صاحب بحر الحقائق نے یہ قصہ مرید صادق کے آداب اور مرشد محقق کے اشفاق کے بیان مین عبارت خوب اور تقریر مرغوب کے ساتھ لکھا ہے اور بعض نکات اور اسرار جو اسرار التفسیر مین مل سکتے ہین وَيَسْأَلُونَكَ اور پوچھتے ہین تمسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کے مشرک امتحانًا یہود کے کہنے سے عَن ذِي الْقَرْنَيْنِ ط ذوالقرنین کا حال کہ وہ مشرق سے مغرب تک کا بادشاہ تھا اور اسی جہت سے اوسے ذوالقرنین کہتے ہین کہ وہ مشرق اور مغرب کے کنارے پھرا ہے یا اوسکے زمانے مین لوگون کے دو قرن گذرے یا اوسکے تاج مین دو شاخین تھین یا ہاتھ اور رکاب دونون سے حرب کرتا تھا یا کریم الطرفین تھا یا علم ظاہر اور علم باطن دونون اوسے حاصل تھے یا دو گیسو گندھے ہوئے سر کے دونون طرف رکھتا تھا اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ یہ سکندر رومی ہے اور اسکی نبوت مین اختلاف ہے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سَأَتْلُوا عَلَيْكُم قریب ہے کہ پڑھون مین تمپر مِّنْهُ ذِكْرًا ۝ اوس سے ایک خبر اور بیان إِنَّا مَكَّنَّا بیشک ممکن کیا ہمنے یعنی قدرت اور زور دیا ہمنے لَهُ اوسکے واسطے غلبہ کے سبب سے فِي الْأَرْضِ زمین مین وَآتَيْنَاهُ اور دیا ہمنے اوسے مِن كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز سے جسکی خلق محتاج تھی یا جو چیز ملک فتح کرنے اور دشمنون سے مقابلہ کرنے مین بادشاہون کے کام آتی ہے یا جو چیز وہ ہمسے چاہتا تھا اوسکے واسطے ہمنے اوسے دی سَبَبًا ۝ ایک سبب کہ اوس سبب سے وہ چیز اوسے میسر ہوجاتی تھی لکھا ہے کہ نور اور ظلمت کو حق تعالی نے اوسکا مسخر کردیا تھا اور زاد المسیر مین لکھا ہے کہ ابر کو حق تعالی نے ذوالقرنین کا فرمانبردار کردیا تھا یہانتک کہ ابر پہ سوار ہوکر جہان چاہتا جاتا جسدن روم سے نکلکر مصر کو فتح کیا اور حبشیون سے لڑکر اوپر غالب ہوا

اور مغرب کا قصد کیا فَاَتْبَعَ سَبَبًا تو پیچھے چلا ایک سبب کے کہ مغرب مین پہونچ سکے اور اوس سبب سے وسیلہ ڈھونڈھنا چاہتا تھا
حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ یہانتک کہ جب پہونچا مَغْرِبَ الشَّمْسِ آفتاب غروب ہونے کی جگہ یعنی مغرب کی آبادی کی حد پر
وَجَدَهَا تَغْرُبُ پایا اوسے یعنی آفتاب کو دیکھنے والے کی نظر مین ڈوبتا ہی فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ چشمے مین گندلے پانی کے
جسمین مٹی ملی ہوئی تھی اور بکر نے حَامِیَۃ پڑھا ہی یعنی گرم پانی کے چشمے مین وَّوَجَدَ عِنْدَهَا اور پایا اوس چشمے کے پاس
دریاے محیط غربی کے کنارے قَوْمًا ط ایک گروہ کہ اوسے ناسک کہتے ہین اور وہ ایک گروہ بت پرست تھا اونکی آنکھین سبز
بال لال بدن قوی اور مہیب جانورون کی کھال پہنتے وحشی اور آبی جانورون کا گوشت کھاتے قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ
کہا ہمنے کہ اے ذوالقرنین اگر وہ نبی تھے تو یہ ندا وحی کے طور پر تھی اور اگر نبی نہ تھے تو الہام کے طور پر یا اونکے زمانہ کے پیغمبر کی زبانی
پھر تقدیر حق تعالی نے فرمایا کہ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ یا یہ کہ عذاب کریگا تو اس قوم کو یعنی اگر ایمان نہ لائین تو تو قتل کر ڈالیگا وَاِمَّآ
اَنْ تَتَّخِذَ اور یا یہ کہ اختیار کر لیگا تو فِیْهِمْ اونکے باب مین حُسْنًا ۝ بھلائی کو اگر وہ ایمان لائے قَالَ کہا
ذوالقرنین نے کہ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ مگر جو کوئی ظلم کرے یعنی اپنے کفر پر مصر رہے فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ تو قریب ہی کہ عذاب
کرین ہم یعنی مین اور جو لوگ میرے ساتھ ہین اوسے قتل کر ڈالین اور یہ دنیا کا عذاب ہی ثُمَّ یُرَدُّ پھر پھیر جائیگا اِلٰی رَبِّهٖ
اپنے رب کی جزا کی طرف قیامت کے روز فَیُعَذِّبُهٗ پھر عذاب کریگا اللہ اوسکو عَذَابًا نُّكْرًا ۝ عذاب سخت اور بد کہ اوسکے
مثل عہد کیا گیا نہو گا وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ اور جو کوئی ایمان لائے وَعَمِلَ صَالِحًا اور عمل کرے نیک یعنی ایمان کے موافق فَلَهٗ تو
اوسکے واسطے ہی دونون جہان مین جَزَآءَ ۨ الْحُسْنٰی جزا اچھی وَسَنَقُوْلُ لَهٗ اور قریب ہی کہ کہینگے ہم اوسے مِنْ اَمْرِنَا
اپنے حکم سے یعنی جو کچھ ہم حکم کرتے ہین اوس مین سے یُسْرًا ۝ کام آسان اوسکی طاقت کے موافق کہا ہی کہ ذوالقرنین نے ظلمت یعنی تاریکی کا
لشکر قوم ناسک پر متعین کیا یہانتک کہ وہ لشکر اوس قوم کی آنکھون اور کانون مین گھس گیا اور وہ قوم پناہ مانگ کر اوسکا ایمان لائی ثُمَّ
اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ پھر دوبارہ پیچھا کیا ایسے سبب کا کہ اوسکے توسل سے مشرق کو پہونچ سکے اور قوم ناسک کو اپنے ساتھ لیکر نور کا لشکر آگے
روانہ کیا اور تاریکی کا لشکر پیچھے رکھا اور دکھن کی طرف متوجہ ہوکر قوم ہاویل کو جو قطر الیمن مین تھی مسخر کیا اور پھر جسطرح قصہ ناسک مین مذکور
ہوا اوسی طرح مشرق کی طرف توجہ کی حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ یہانتک کہ جب پہونچا مَطْلِعَ الشَّمْسِ آفتاب نکلنے کی جگہ پر یعنی اوس
مقام پر جہاں سے مشرق کی طرف آبادی شروع ہی تو وَجَدَهَا پایا آفتاب کو کہ ہر صبح تَطْلُعُ نکلتا ہی اور اوسکی شعاع پڑتی ہی
عَلٰی قَوْمٍ ایسی قوم پر کہ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ نہین پیدا کیا تھا ہمنے اونکے واسطے مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۝ آفتاب کے سوا
طلوع کے وقت کوئی پوشش لباس و بنا مین سے جو آفتاب اور اون لوگون کے درمیان مین آڑ اور حجاب ہو اسواسطے کہ اونکے پاس
پوشش بھی نہ تھی اور اونکی زمین اسقدر نرم تھی کہ اوسپر دیوار یا اور کسی طرح کی آڑ ٹھہر نہ سکتی تھی جب آفتاب نکلتا تو وہ لوگ تہخانون مین
چلے جاتے یہانتک کہ آفتاب بلند ہوتے ہوتے ڈھل جاتا تو وہ لوگ زمین کے نیچے سے نکلتے اور مچھلیان پکڑ کر آفتاب سے
بھون کے کھاتے اور یہ قوم منسک تھی كَذٰلِكَ ط اونکے ساتھ بھی سکندر نے ویسا ہی کیا جیسا کہ مغرب والون کے ساتھ کیا تھا

یا اوسی طرح سبب کی اتباع کی اور بائین قطر کی طرف چلا ایک قوم مین پہونچا کہ اونکو تاویل کہتے تھے اور اُنکے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جو قوم
تاویل کے ساتھ کیا تھا وَقَدْ اَحَطْنَا اور بیشک ہمنے گھیر رکھا بِمَا لَدَيْهِ اوس چیز کو جو اوسکے پاس تھی خُبْرًا ○ آگاہی کی
رو سے یعنی جو لشکر اور لڑائی کے ہتھیار اور ملک گیری کے اسباب اوسکے پاس جمع تھے اون سب کو ہم گھیرے ہوئے تھے اور جانتے
تھے ثُمَّ پھر اسکندر اَتْبَعَ پیچھے داخل ہوا سَبَبًا ○ ایک راہ مین کہ مشرق سے اُتر کی طرف تھی حَتّٰى إِذَا بَلَغَ یہانتک
کہ جب پہونچا زمین ترک کی تمامی پر بَيْنَ السَّدَّيْنِ دو پہاڑون کے بیچ مین جنکی پشت پر یاجوج ماجوج کی زمین ہی وَجَدَ
مِنْ دُونِهِمَا تو پایا اون دونون پہاڑون کے سامنے قَوْمًا لا ایک گروہ کو عجیب غریب شکلون اور صورتون پر لَا
يَكَادُونَ نہ نزدیک تھے کم فہمی کی وجہ سے کہ يَفْقَهُونَ قَوْلًا ○ سمجھین کوئی بات اور سکندر کے لشکر مین سے بھی
کوئی اونکی بات نہ سمجھتا تھا قَالُوا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ وہ بولے یعنی جو اونکی باتون کا ترجمہ کرتا تھا وہ بولا کہ اے ذوالقرنین اِنَّ
يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ بیشک یاجوج ماجوج کی قوم مُفْسِدُوْنَ تباہی ڈالنے والے ہین فِي الْأَرْضِ ہماری زمین
کہ جب ان دونون پہاڑون سے نکلتے ہین ہری گھاس کی قسم سے جو پاتے ہین کھا جاتے ہین اور جو خشک چیز ہوتی ہی اپنے ساتھ
لیجاتے ہین اور ہم سب کے چارپایون کو مار کر کھا لیتے ہین اور اگر چارپائے نہین پاتے ہین تو اونکے عوض آدمیون کو کھا جاتے
ہین اور یافث بن نوح کی اولاد مین یہ یاجوج ماجوج دو قبیلے ہین عین المعانی مین لکھا ہی کہ آدم علیہ السلام کو احتلام ہوا اور
اونکی منی خاک مین ملی تو اونکو اس بات سے رنج ہوا حق تعالیٰ نے اونکی خاک آلودہ منی سے یہ دو قومین پیدا کردین اور جو لوگ کہتے ہین کہ
انبیا علیہم السلام کو احتلام نہین ہوتا اونکے نزدیک یہ قول ضعیف ہی اور اس قوم کے لوگون کی شکلون اور صورتون مین اختلاف ہی حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ اونمین سے بعضون کے قد بالشت بالشت بھر کے ہین اور بعضون کے قد بہت لمبے لمبے اور حدیث مین ہی
کہ اونمین سے ایک قسم کے لوگ درخت ارز کے مثل ہین اور ولایت شام مین یہ ایک درخت ہوتا ہی ایک سو بیس گز کا لمبا اور بعضون کا
عرض و طول برابر ہی اور ایک قسم کے لوگ ایسے ہین کہ ایک کان کا اوڑھنا ایک کا بچھونا کرتے ہین انھی لوگون کی کیفیت مین کہا ہی نظم
یہ کوتاہ چشمی سگ جیفہ جوی ٭ بہ گوش دراز از خران بردہ گوی ٭ نہ شرمے و نہ بینشے دلنواز ٭ دران چشم کوتاہ و گوش دراز ٭ بہنگام خفتن
بخسپند سیر ٭ یکے گوش بالا و دیگر بزیر ٭ شکن بر شکن چین ابروے شان ٭ کشان ریش تا زیر زانوے شان ٭ برون آمدہ اشک شان
چون گراز ٭ شکم پہن و پا خرد و گردن دراز ٭ چو بوزینگان آمدہ در وجود ٭ مژہ زرد و رخ سرخ و دیدہ کبود ٭ ندارند جز خواب و خور ہیچ کار ٭
نمیرد یکے تا نزاید ہزار ٭ غرضکہ اوس گروہ نے سکندر سے یہ بات کہی کہ ہم اس قوم سے تنگ آگئے ہین فَهَلْ نَجْعَلُ تو کیا کرین ہم
یعنی مقرر کردین ہم لَكَ تیرے واسطے اور اپنے مالون مین سے ہم نکالین خَرْجًا خرچ عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ اس شرط پر
کہ کردے تو بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ہمارے اور اونکے درمیان سَدًّا ○ آڑ جو اونھین باہر نکلنے سے روکے قَالَ کہا
سکندر نے کہ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ جو کچھ دسترس دیا ہی مجھے اوسمین رَبِّيْ میرے رب نے خَيْرٌ بہتر ہی اوس سے جو تم
مجھے دینا چاہتے ہو فَاَعِيْنُوْنِيْ تو میری مدد کرو بِقُوَّةٍ قوت سے یعنی قوی لوگون سے یا ایسی چیز سے جسکے

سبب سے اس کام مین مجھے قوت ملے اَجْعَلْ تاکہ کرون بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ تمہارے اور اونکے درمیان رَدْمًا ○
آڑ سخت کہ اوسمین سے بعض بعض پر مرکب ہو اٰتُوْنِیْ لاؤ میرے واسطے زُبَرَ الْحَدِیْدِ ٹکڑے لوہے کے لکھا ہے کہ
سکندر کے حکم سے لوہے کی اینٹین بنائی گئین بیت بہ فارغ دلی جا بجا تن زدند ۔ ہمہ روز و شب خشت آہن زدند ۔
جب اینٹین بن چکین تو حکم کیا کہ دو پہاڑون کے درمیان کہ چار ہزار قدم کا فاصلہ ہے اوسمین بنیاد کھودو چنانچہ اتنی گہری
نیو کھودی کہ پانی نکل آیا پھر زمین کی تہ مین پانی پر پتھر کی چٹان رکھی اور اوسپر لوہے کی اینٹین بچھا دین حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى
یہانتک کہ جب برابر ہو گیا یعنی بھر گیا بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ درمیان دونون پہاڑون کے تو سکندر کے حکم سے جلانے کی
بہت سی لکڑیان اوسپر جما کر چن دی گئین اور دھونکنے کی راہین ادھر ادھر بنائین اور قَالَ انْفُخُوْا کہا سکندر نے اپنے کاریگرون کو
کہ پھونکو لوہے کی اینٹون مین حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ یہانتک کہ جب کر دیا اون لوہے کی اینٹون کو نَارًا آگ کے مثل تو قَالَ
اٰتُوْنِیْۤ کہا کہ لاؤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ تاکہ ڈالدون مین اس گرم لوہے پر قِطْرًا ○ تانبا گلا ہوا فرد بہر روی فرشتے گداختند
برو روے حل کردہ میریختند ۔ اور اسی طرح ڈیڑھ سو گز اونچی ایک دیوار پہاڑ کے مثل چٹانی برابر ایک ڈال بن گئی فَمَا اسْطَاعُوْۤا
پھر نہ سکے یاجوج ماجوج اَنْ یَّظْهَرُوْهُ یہ کہ چڑھیں اوس سد پر اوسکی بلندی اور چکنے پن سے وَمَا اسْتَطَاعُوْا اور نہ سکے
لَهٗ نَقْبًا ○ اوسمین سوراخ کرنا اوسکی سختی کے سبب سے قَالَ کہا ذوالقرنین نے وہ دیوار بنانے کے بعد کہ هٰذَا یہ سد
اور اوسے پورا کرنے کی قدرت رَحْمَةٌ رحمت ہے مِّنْ رَّبِّیْ ۚ میرے رب کی طرف سے اون لوگون پر جو یاجوج ماجوج کے
فتنہ سے ڈرتے تھے فَاِذَا جَآءَ پھر جب آئیگا وَعْدُ رَبِّیْ وعدہ میرے رب کا یاجوج ماجوج کے نکلنے کی بابت تو جَعَلَهٗ
کر دیگا اس سد کو دَكَّآءَ ۚ زمین برابر یعنی حق تعالی اوس سد کو یاجوج ماجوج کی راہ مین سے اوٹھا لیگا وَكَانَ وَعْدُ رَبِّیْ
اور ہے وعدہ میرے رب کا حَقًّا ○ صحیح اور درست سد کے اودھر سے یاجوج ماجوج کے گروہ کا نکلنا قیامت کی نشانیون
مین سے ایک نشانی ہے اور سورۂ انبیا کے آخر مین انشاء اللہ تعالی اوسکا ذکر آئیگا وَتَرَكْنَا اور چھوڑا ہوگا ہمنے بَعْضَهُمْ
بعض کو گروہ یاجوج ماجوج مین سے یَوْمَئِذٍ اوس دن یعنی جس دن وہ نکلینگے کہ ازدحام کر کے یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ
اضطراب کرینگے اور داخل ہونگے بعض و بعض مین اور بعضون نے کہا ہے کہ قیامت کے دن تحیر اور اضطراب کی وجہ سے آدمی اور جنات
باہم ملجائینگے وَّنُفِخَ فِی الصُّوْرِ اور پھونکا جائیگا صور یعنی قیامت قائم ہونے کے واسطے فَجَمَعْنٰهُمْ پھر جمع کرینگے ہم
تمام خلق کو جَمْعًا ○ جمع کرنا حساب اور جزا کے واسطے میدان حشر مین وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ اور ظاہر کر دینگے ہم جہنم کو یَوْمَئِذٍ
اوس دن لِّلْكٰفِرِیْنَ کافرون کے واسطے عَرْضَا ○ ظاہر کرنا اور کافرون پر قبل دخول دوزخ دوزخ کو ظاہر کرنا ڈرانے اور ہول دلانے کے
واسطے ہوگا الَّذِیْنَ وہ کافر جو غفلت کی زیادتی کے سبب سے كَانَتْ ہین اَعْیُنُهُمْ آنکھین اونکے دل کی فِیْ غِطَآءٍ
پردے مین عَنْ ذِكْرِیْ میری یاد سے یعنی وہ آیتین مشاہدہ کرنے سے جنکے سبب سے ایمان والون کے نزدیک توحید اور تعظیم کے
ساتھ مین یاد کیا جاتا ہون وَكَانُوْا اور ہین کافر حق بات نہ سننے کے سبب سے لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نہین سکتے ہین سَمْعًا ○ ع ۱۹

سننا میرے کلام کا یا حجاب ہیں کے سبب قرآن سننے سے اونپر پردہ پڑا رہتا ہی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا نظم چون تو قرآن خوانی ای صدر امم ٭ گوش شان را پردہ سازم از صمم ٭ چشم شان را تیر سازم چشم بند ٭ تا نہ بینند و کلامت نشنوند ٭ اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْآ کیا گمان کرتے ہین وہ لوگ جنھون نے کفر کیا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ یہ کہ بنا لین میرے بندون کو کہ عیسی اور عزیر اور ملائکہ علیہم السلام ہین مِنْ دُوْنِیْٓ میرے سوا اَوْلِیَآءَ دوست یعنی معبود خلاصہ کلام یہ ہی کہ کافرون نے جو میرے بندون کو خدا ٹھہرایا کیا وہ جانتے ہین کہ وہ بندے اونھین نفع پہونچائینگے یہ استفہام انکار کے معنی مین ہی یعنی ایک گروہ کو جو اونھون نے خدا بنایا اس سے اونھین کچھ فائدہ نہوگا اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ بیشک ہمنے تیار کیا ہی دوزخ کو لِلْکٰفِرِیْنَ کافرون کے واسطے نُزُلًا ۝ اوترنے اور پھرنے کی جگہ یا ما حضر جو جلدی ہی مہمانون کے واسطے لاتے ہین اور اس معنی مین اس بات پر تنبیہ ہی کہ کافرون پر ایسے عذاب ہونگے کہ اونکے سامنے دوزخ حقیر چیز ہوگی قُلْ هَلْ نُنَبِّئُکُمْ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا خبر دون مین تمکو بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ۝ بڑا نقصان پانے والے لوگون کے اعمال کی روسے اَلَّذِیْنَ ضَلَّ جو لوگ کہ گم ہوا اور ضایع گیا سَعْیُهُمْ اونکا دوڑنا ظاہر مین نیک کامون کی طرف فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا دنیا کی زندگی مین جیسے یہود و نصارا کے عابد زاہد لوگ کہ اکثر اپنے معبد مین روزہ نماز کرتے تھے اور کفر کے سبب اونکے سب اعمال باطل ہین اور انکا کچھ ثواب نہ ملیگا اور بعضون نے کہا ہی کہ اس گروہ سے رافضی یا خارجی یا بدعتی یا نیک کام مین ریا کرنے والے مراد ہین اور بہت صحیح اور مشہور یہ بات ہی کہ کافر اپنے رشتہ دارون سے میل رکھتے فقیرون کو کھانا کھلاتے لونڈی غلام آزاد کرتے تھے تو حق تعالی نے اوسکے بطلان کا حکم کیا اور فرمایا کہ وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اور وہ گمان کرتے ہین اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ یہ کہ وہ اچھا کرتے ہین صُنْعًا ۝ کام اُولٰٓئِکَ وہ گروہ جسکا ذکر کیا گیا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وہ لوگ ہین جو کافر ہوئے بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی آیتون کے ساتھ کہ قرآن ہی یا توحید کی دلیلون کے ساتھ وَلِقَآئِهٖ اور اوسکے دیدار کے ساتھ یعنی بعث و نشر کے ساتھ کہ اوسی وقت اہل محشر کو دیدار میسر ہوگا فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ تو حبط اور ضبط ہوگئے اونکے کام جو ظاہر مین نیک معلوم ہوتے تھے اور اون کامون کی نیک جزا نہ پائینگے فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ پھر نہ کھڑی کرینگے ہم اونکے اعمال کے واسطے یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قیامت کے دن وَزْنًا ۝ ترازو کہ اوسمین اونکے وہ عمل تولین اسواسطے کہ وہ عمل تو سب نیست و نابود ہوگئے یا اونکے واسطے ہم کچھ وزن نہ رکھینگے یعنی وہ کافر کچھ مقدار اور اعتبار نہ رکھینگے بلکہ ذلیل اور مبتلا ہونگے ذٰلِکَ یہی کام ہی جو کہا گیا کہ اونکے عمل باطل ہونگے اور اونکی کچھ قدر نہوگی جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ جزا اونکی جہنم ہی بِمَا کَفَرُوْا اس سبب سے کہ اونھون نے کفر کیا وَاتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ اور ٹھہرایا اونھون نے میری کتاب کی آیتون وَرُسُلِیْ اور میرے رسولون کو هُزُوًا ۝ ہنسی کیے گئے یعنی کتاب اور پیغمبر کے ساتھ مسخراپن کرتے تھے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بیشک جو لوگ ایمان لائے کتاب اور رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے اچھے کَانَتْ لَهُمْ ہین اونکے واسطے خدا کے حکم سے جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ جنتین فردوس کی

ف۵ جنکو کہ ... یعنی قرآن کو کر دیتے ہین ہم مخفی ان لوگون سے جو ایمان نہین لاتے آخرت کا حجاب چھپا ہوا

یعنی ایسے باغ جنمین درخت ہونگے اور اونمین اکثر انگور کی ٹٹیان ہونگی نُزُلًا ۝ پیشکش تبیان مین لکھا ہی کہ حق تعالیٰ نے فردوس کو
اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہی اور دنیا کے دنون مین ہر دن کی جو مقدار ہی اسی مقدار کے ہر روز پچاس بار اوسکی طرف نظر کرکے
فرماتا ہی کہ ازْدَادِیْ طِیْبًا وَّحُسْنًا لِاَوْلِیَائِیْ یعنی اپنا حسن و جمال اور تازگی اور پاکیزگی میرے دوستون کے واسطے زیادہ کر اور ایسی جگہ کو
دوستون کا پیشکش کہتے ہین اس بات پر آگاہ کرنے کے واسطے کہ اون دوستون کے واسطے ایسے عطیے ہونگے کہ فردوس کی نعمتین
اوسکے سامنے ایک حقیر چیز ہوسکتی ہین اور وہ عطا ہوگی مگر دولت لقا فرد نعمت فردوس نہ ادہر او مار اروے دوست ۔ قسمت
ہرکس بقدر ہمت والاے اوست ۔ اور بعضون نے کہا ہی کہ جنتون مین سب سے بلند درجہ فردوس ہی اسواسطے کہ حضرت رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگو اور ایک قول یہ ہی کہ جنتون کے نامون مین سے ایک نام فردوس ہی
کہ ایمان والے وہان اوترینگے خٰلِدِیْنَ فِیْهَا حال یہ ہی کہ ہمیشہ رہینگے اوسمین لَا یَبْغُوْنَ نہ ڈھونڈینگے عَنْهَا اون
جنتون سے حِوَلًا ۝ کوئی بدلا یا نہ ڈھونڈینگے وہان سے دوسرے مکان مین جانا اسواسطے کہ اونکے سب مطلب وہین
مہیا ہونگے قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ اگر ہو دریائے محیط جو زمین کو گھیرے ہوے ہی مِدَادًا
روشنائی لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ میرے رب کے کلمات لکھنے کے واسطے یعنی قرآن کے معنی یا خدا کے علم مین جو چیزین ہین انکے
لکھنے کو تو لَنَفِدَ الْبَحْرُ البتہ فنا ہوجائے اور نہ باقی رہے دریا کا پانی اسواسطے کہ جسم ہی اور ہر ایک جسم متناہی ہوتا ہی تو پانی نہایت کو
پہنچ جائے قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ قبل اسکے کہ نہایت کو پہونچین اور نہ باقی رہین كَلِمٰتُ رَبِّیْ علم میرے رب کے اس جہت سے
کہ غیر متناہی ہین تو اس روشنائی سے جو متناہی ہی کلمات نامتناہی نہ لکھے جائینگے وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ اور اگرچہ ہم لائین بھی دریاے
نامتناہی کے مثل مَدَدًا ۝ مدد اوس روشنائی کی اور اوس روشنائی پر زیادہ کردین کہتے ہین کہ یہ آیت اوس وقت نازل ہوئی
جب یہود نے مسلمانون سے یہ بات کہی کہ تم اپنے کلام اللہ مین پڑھتے ہو کہ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا كَثِیْرًا اور محمد کو گمان یہ ہی
کہ اونھین حکمت دی ہی تو تمھارا علم بہت ہوا اور دوبارہ تم پڑھتے ہو کہ وَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا تو یہ دونون باتین کیونکر جمع ہوسکتی
ہین تو حق تعالیٰ نے اس آیت مین فرمایا کہ حق تعالیٰ کا علم بے نہایت ہی اور کسیکا علم کتنا ہی زیادہ ہوجائے علم الٰہی کے مقابلہ مین کم
کم ہوسکتا ہی نظم علمہا از بحر علمش قطرۂ ۔ آن چو خورشید ست وانہا ذرۂ ۔ گر کسی در علم صد لقمان بود ۔ پیش علم کاملش نادان بود قُلْ
کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون مِّثْلُكُمْ مثل تمھارے اور کلمات الٰہی
گھیر لینے کا دعوی نہین کرتا ہون اسقدر ہی کہ جبریل کی وساطت سے یُوْحٰۤی اِلَیَّ وحی کیجاتی ہی میری طرف کہ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ
سوا اسکے نہین کہ تمھارا معبود اِلٰهٌ وَّاحِدٌ معبود ہی ایک بے شریک فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا پھر جو کوئی امید رکھے لِقَآءَ
رَبِّهٖ اپنے رب کے دیدار کی جنت مین یا جو کوئی ڈرتا ہی حق تعالیٰ کے پاس پہونچنے یعنی قیامت کے دن اوسکی طرف پھر جانے سے
فَلْیَعْمَلْ تو چاہیے کہ وہ کرے عَمَلًا صَالِحًا کام اچھا یعنی پسندیدۂ خدا اور بحر مین لکھا ہی کہ عمل صالح پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی متابعت اور راہ سنت پر چلنا ہی ظاہر مین تو دنیا ترک کرنا فقیری اختیار کرنا ہمیشہ عبادت مین مشغول و مصروف ہنا

اور باطن مین خلق سے ٹوٹنا حق سے ملنا یعنی غیر خدا کو دیکھنے سے ہمت کی آنکھ بند کر لینا اور حضرت مولا کی دید کے سوا نہ کھولنا ہی جیسا حق تعالیٰ نے فرمایا مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی بیت سوے از ہمہ بیگانہ و سوے تو کردم ✤ چشم از ہمہ بر بستم و دیدار تو دیدم ✤ لکھا ہی کہ جندب بن زہیر عامری رضی اللہ عنہ نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین عمل تو خدا ہی کے واسطے کرتا ہون مگر جب کوئی اوس پر مطلع ہوجاتا ہی تو میرا دل خوش ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ جس کام مین کوئی غیر شریک ہو حق تعالیٰ اوسے قبول نہین کرتا تو حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بات سچی کرنے کو یہ آیت بھیجی کہ وَّلَا يُشْرِكْ اور چاہیے کہ جو بندہ نیک کام کرتا ہی وہ شریک نہ ٹھہرائے بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ اپنے رب کی عبادت مین کسیکو یعنی دکھانے سنانے کو اور بناوٹ سے عمل نہ کرے اسواسطے کہ ریا چھوٹا شرک اور عمل کو غارت و تباہ کرنے والا ہی نعوذ باللہ من الریاء فی العمل و نعتصم بہ من وقوع الذلل

سُورَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ ثَمَانٌ وَتِسْعُوْنَ اٰيَةً
سورۂ مریم مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اٹھانوے ۹۸ آیتین ہین

كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ مواہب الٰہی جو حضرت شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی قدس سرہ پر اوترے اوس سے مواہب صوفیان مین مذکور ہی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین صورتین ہین ایک صورت بشری جیسا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ دوسری ملکی جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ تیسری حقی جیسا خود آپنے فرمایا کہ لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ اور اس سے بھی کھلی ہوئی یہ حدیث ہی کہ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ اور حضرت حق تعالیٰ جل شانہ کو ہر صورت مین جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کلام اور ہی عبارت مین واقع ہوا ہی صورت بشری مین مرکب کلمے جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور صورت ملکی مین حروف مفردہ جیسے كٓهٰيٰعٓصٓ وغیرہ مقطعات اور صورت حقی مین کلام مبہم کہ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى **بیت** در تنگناے حرف نگنجد بیان ذوق ✤ زان سوے حرف ونقطہ حکایات دیگر است ✤ ونتکلم فیما لا تعلمون تو حروف مقطعہ حق تعالیٰ اور اوسکے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے درمیان مین ایک رمز ہی اوسی مین سے ایک كٓهٰيٰعٓصٓ ہی اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ یہ حروف اسمار الٰہی ہین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ آپ بعضی دعاؤن مین كٓهٰيٰعٓصٓ یا حٰمٓ عٓسٓقٓ پڑھتے تھے اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ کافی اور کبیر اور کریم جو اسمار الٰہی ہین کاف انکی کنجی ہی اور ہے اسم ہادی کی طرف اشارہ ہی اور چونکہ اللہ جل شانہ کے کسی نام کی ابتدا مین یے نہین ہی تو کہتے ہین کہ یے یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ کی طرف اشارہ ہی اور لباب مین لکھا ہی کہ یا مَنْ یُّجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْہِ کی طرف اشارہ ہی اور عین علیم عزیز عدل کا ہی اور صاد صادق کا اور شاید کہ سورت کا نام ہو اور اوسکا مابعد اوسکے ساتھ مترتب ہو یعنی یہ سورت ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝ یاد کرنا تیرے رب کا ہی مہربانی کے ساتھ اپنے بندے زکریا ابن آزر کو کہ رجیم بن سلیمان بن داؤد علیہم السلام کی اولاد مین پیغمبر عالیشان بیت المقدس کے خادمون اور مجاورون کے سردار اور صاحب قربت یعنی مقرب درگاہ الٰہی تھے

پس ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اونکا قصہ پڑھو اور یاد کرو اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝ جب ندا کی اور پکارا اپنے رب کو
بیت المقدس کی محراب مین قربانی سے تقرب حاصل کرنے کے بعد پکارنا پوشیدہ کہ یہ پکارنا اخلاص سے بہت قریب ہی یا آواز بلند سے
دعا کرتے تھے اور قوم سے پوشیدہ تھے اسواسطے کہ اس بات سے شرم کرتے تھے کہ خود ننانوے ۹۹ برس کے بوڑھے اور بی بی صاحبہ
بانجھ بوڑھی اس حال مین لوگون کے سامنے فرزند پیدا ہونے کی کیا دعا کرون یا بوڑھاپے کے سبب سے اونکی آواز ایسی ضعیف
ہوگئی تھی کہ ہرچند چلاکر دعا مانگتے مگر کوئی بھی نہ سنتا اور اونکی دعا یہ تھی کہ کمال آرزو کے ساتھ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ
الْعَظْمُ مِنِّيْ کہا کہ ای میرے رب بیشک سست ہوگئی ہی میری ہڈی اور جب ہڈی جو تمام بدن کے اجزا مین سب سے
زیادہ سخت ہوتی ہی وہ سست اور کمزور ہوگئی تو تمام بدن بطریق اولی کمزور ہوگا وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا اور سفید
ہوگیا ہی میرا سر بوڑھاپے سے اور بعضون نے کہا ہی کہ حق تعالی نے سفیدی کو روشنی مین آگ سے تشبیہ دی ہی اور بال سفید ہونے کو
آگ کے شعلے مارنے سے تشبیہ دی ہی یعنی بوڑھاپے کے سبب سے میرا سر روشن اور چمکدار ہوگیا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ
شَقِيًّا ۝ اور نہ تھا مین تجھے پکارنے سے ای میرے رب بے نصیب اور ناامید یعنی مین نے جب دعا کی تو نے قبول فرمائی
اور مجھے دعا کرنے کی عادت ہوگئی وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ اور بیشک مین ڈرتا ہون اپنے چچازاد
بھائیون سے کہ یہ میرے قرابتدار نیک کام کرنے اور دین قائم رکھنے کے کام مین سستی کرین اور میری امت مین میری خلافت
اچھی طرح نہ کرین تو میرے بعد کوئی میرا خلیفہ چاہیے وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا اور حال یہ ہی کہ میری عورت بانجھ اور اٹھانوے
برس کی بوڑھیا ہی فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝ تو دے ڈال مجھے اپنے پاس سے ایک فرزند کہ امور دین کا
متولی ہو اور استحقاق کی رو سے يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ جو میراث لے مجھسے امامت اور نیکوکاری اور
میراث لے علم اور حکمت یعقوب بن اسحاق کی یا یعقوب بن ماثان برادر عمران جو مریم کے بیٹے تھے اونکی اولاد سے وَاجْعَلْهُ رَبِّ
رَضِيًّا ۝ اور کر میرے فرزند کو ای میرے رب نیک اور شایستہ کہ اوسکے قول فعل سے تو راضی ہو یہ دعا کرنے کے بعد سجدہ مین
عاجزی اور زاری کرتے تھے کہ اللہ جل شانہ نے اپنے کرم سے اونکی دعا قبول فرمائی اور یہ ندا آئی کہ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ
ای زکریا ہم خوشخبری دیتے ہین تجھے بِغُلٰمِ ۨاسْمُهٗ يَحْيٰى ایک بیٹے کی کہ اوسکا نام یحیی ہی لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ
سَمِيًّا ۝ نہین پیدا کیا ہمنے اوسکے واسطے اوس سے پہلے کوئی ہمنام زاد المسیر مین لکھا ہی کہ یحیی علیہ السلام کی فضیلت کا یہ سبب
نہین ہی کہ اونسے پہلے کوئی اونکا ہمنام نہ تھا اسواسطے کہ بہتیرے آدمی ایسے پیدا ہوئے ہونگے کہ اونسے قبل اونکا ہمنام نہین پیدا
ہوا ہو بلکہ اونکی فضیلت یہ ہی کہ حق تعالی نے اونکا نام رکھنا اپنے ذمے لیا اور اونکے ماں باپ پر حوالہ نہین کیا امام ثعلبی نے لکھا ہی کہ
پہلے کا ذکر اس سبب سے فرمایا کہ اونکے بعد ایسے کسیکو پیدا کرے کہ اوسے کئی نامون کے ساتھ خاص کرے اور اوسکا اسم شریف اپنے
اسم مبارک سے مشتق فرمائے وہ جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات جامع الکمالات ہی شعر وشق لہ من
اسمہ لیجلہ ٭ فذو العرش محمود وہذا محمد ٭ بیت ای خواجہ کہ عاقبت کار است ٭ محمود از ان شد است کہ نامت محمد است ٭ اور بعضون نے کہا ہی

لہ سمی شبیہ یعنی اس بات مین ہمنے اوسکے مثل کسیکو نہین پیدا کیا کہ اوس سے ہرگز نہ گناہ وقوع مین آیا نہ گناہ کا قصد کیا قَالَ رَبِّ
اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ زکریا علیہ السلام نے کہا اے میرے رب کیونکر ہوگا میرے بیٹا وَّکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا اور ہے
میری عورت بانجھ وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْکِبَرِ عِتِیًّا ○ اور یقینی پہونچا ہون مین بوڑھاپے سے تباہی اور کمزوری کو
یہ کلام علم حاصل کرنے کو کہا تعجب کی راہ سے نہین یعنی یا اللہ کیا تو مجھے جوان کریگا یا اسی بوڑھاپے کی حالت مین اپنی قدرت
کاملہ سے مجھے فرزند دیگا قَالَ کہا فرشتے نے حکم آلہی کے موجب کہ اے زکریا کَذٰلِکَ ع اسیطرح بوڑھاپے اور ناطاقتی کی
حالت مین قَالَ رَبُّکَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ کہا تیرے رب نے کہ یہ کام کہ فرزند پیدا کرنا ہے اس سن مین ایسے دو شخصون سے
میری قدرت کاملہ کے سامنے آسان ہے وَّقَدْ خَلَقْتُکَ مِنْ قَبْلُ اور بیشک پیدا کیا ہمنے تجھے یحیی سے پہلے وَلَمْ تَکُ
شَیْئًا ○ اور نہ تھا تو کوئی چیز یعنی تو محض معدوم تھا مین نے تجھے موجود کیا تو مین جو تجھے عدم سے وجود مین لایا قادر
ہون کہ دو بوڑھون سے بیٹا بھی پیدا کر دون زکریا علیہ السلام اس خوشخبری سے خوش ہوئے مگر اونھین یہ نہ معلوم ہوا کہ عنقریب
فرزند پیدا ہوگا یا مدت کے بعد قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً ط کہا زکریا نے کہ اے میرے رب کر دے میرے واسطے کوئی
نشانی یعنی کوئی علامت مجھے ایسی بتادے کہ جس سے مجھے وقت معلوم ہو جائے کہ اب وہ فرزند عنقریب پیدا ہونے والا ہے قَالَ
کہا خدا نے زکریا علیہ السلام سے کہ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ نشانی تیری یہ ہے کہ تو بات نہ کرسکیگا لوگون سے ثَلٰثَ
لَیَالٍ سَوِیًّا ○ تین دن رات برابر یعنی یہ کہ بات کرنے پر قادر نہ رہو گے حالانکہ صحیح اور تندرست ہو گے لکھا ہے کہ اوسی وقت
اونکی زبان منہہ مین بہت موٹی ہو گئی حتی کہ اوسکو حرکت دینے کی مجال نہ تھی فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ پھر نکلے اپنے
گروہ پر اوس رات کی صبح کو جس رات اونکی بی بی اشیاع نام حاملہ ہوئی اپنے مصلے پر سے فَاَوْحٰۤی اِلَیْهِمْ تو اشارہ کیا
اونکی طرف اَنْ سَبِّحُوْا بُکْرَةً وَّعَشِیًّا ○ یہ کہ نماز پڑھو یا تسبیح کرو اپنے خدا کی صبح شام غرضکہ تین دن اسی حال پر گذرے
پھر زکریا علیہ السلام اپنی حالت اصلی پر آئے اور مدت حمل گذرنے کے بعد یحیی علیہ السلام پیدا ہوئے لڑکپن مین ٹاٹ پہنتے اور
ریاضت کے طور پر عبادت مین عابدون کا ساتھ دیتے حتی کہ اونپر وحی آئی اور حق تعالی نے فرمایا کہ یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ
بِقُوَّةٍ ط اے یحیی پکڑ کتاب توریت کو کوشش اور محنت سے یا قوت دل سے وَاٰتَیْنٰهُ الْحُکْمَ صَبِیًّا ○ اور ہمنے
دی تھی یحیی کو حکمت اور توریت کی سمجھ اوس حال مین کہ وہ تین یا سات برس کا لڑکا تھا لکھا ہے کہ محلے کے لڑکون نے تین برس کی
عمر مین یحیی علیہ السلام سے یہ بات کہی کہ آؤ کھیلین اونھون نے فرمایا کہ ہم کھیلنے کو نہین پیدا ہوئے ہین دنیا کے غفلتکدے مین
جو بیخبر لوگ اپنی عمر کو کھیل کود مین بسر کرتے ہین اور اِنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ کے دام فریب مین پھنسے رہتے ہین اونکے واسطے
اس کلام مین بڑی نصیحت ہے نظم عمر بازیچہ بسر شد بری ؛ بارے زاندازہ بدر شد بری ؛ بہ کہ ز بازی جہان پاکشی ؛ طفل نۂ
چند بیازی خوشی ؛ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَکٰوةً ط اور دی ہمنے یحیی کو رحمت اور مہربانی اور نرم دلی اپنے پاس سے
اور گناہ سے طہارت یا خلق کے سامنے تعریف وَکَانَ تَقِیًّا ○ اور تھا ڈرتا یا فرمان بردار یا گناہون سے بچنے والا

وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ اور بھلائی کرنے والا اپنے ماں باپ کے ساتھ یا اونکا فرمانبردار اور خدمتگذار وَلَمْ يَكُن جَبَّارًا عَصِيًّا ○
اور نہ تھا سرکش یعنی اپنے ماں باپ کو ایذا دینے والا اور اونکا حکم نہ ماننے والا اور خدا کا گنہگار نہ تھا وَسَلَامٌ عَلَيْهِ اور سلام
یحییٰ پر ہماری طرف سے يَوْمَ وُلِدَ جس دن وہ پیدا ہوا وَيَوْمَ يَمُوتُ اور جس دن مرتا تھا وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ○ سے
اور جس دن زندہ اوٹھایا جائیگا زندہ آخرت مین اور بعضے کہتے ہین کہ جس دن یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اوسدن شیطان کے چھونے
اونکی سلامتی مراد ہی اور جس دن وفات کی اوس دن عذاب قبر سے اور قیامت کے دن اوسکے ہول سے اور یحییٰ علیہ السلام کے رونے
اور خوف کا قصہ بہت مشہور ہی وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اور یاد کر قرآن مین قصہ مریم علیہا السلام کا جو عمران کی بیٹی تھین اور ہمیشہ
بیت المقدس کی مسجد مین رہتین جب عذر شرعی ہوتا تو اپنی خالہ کے گھر جاتین اور پاک ہونے کے بعد مسجد مین پھر آتین ایک دفعہ اپنی
خالہ کے گھر مین تھین اور اونھین غسل کی حاجت ہوئی غسل کرنے کو ایک جگہ ڈھونڈھی حق تعالیٰ اوس سے خبر دیتا ہی کہ
إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا جب دور ہو گئی مریم یا کنارہ کیا اپنے لوگون یعنی اپنی خالہ اور اونکے لوگون سے مَكَانًا
شَرْقِيًّا ○ جس مکان مین پورب کی طرف بیت المقدس سے یا اپنی خالہ کے گھر سے نہانے کے واسطے جاڑے کے دنون مین اور
اوس مکان کا منھ آفتاب کی طرف تھا فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَابًا پھر کرلیا مریم نے اونکے سامنے پردہ یعنی اونکی
طرف سے ایسا پردہ کرلیا کہ اوسکی آڑ مین نہائین اور کوئی اونھین دیکھ نہ سکے جب نہا چکین اور کپڑے پہنے فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا
رُوحَنَا تو بھیجا ہمنے اونکی طرف اپنی روح کو کہ جبرئیل علیہ السلام ہین اپنی ذات مقدس کی طرف روح کی اضافت اونکی بزرگی ظاہر
کرنے کو اور تخصیص کے واسطے ہی فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ○ پھر صورت پکڑ کر ہو گئے جبرئیل مریم علیہا کے واسطے آدمی پورے
یعنی جبرئیل امین نے آدمی کی صورت پکڑ کے اپنے کو حضرت مریم علیہا پر ظاہر کیا حضرت مریم علیہا نے اپنے غسلخانہ مین ایک بیگانہ مرد کو دیکھا تو
قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ کہا مریم نے کہ بیشک مین پناہ مانگتی ہون بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا ○ خدا بڑے
بخشش کرنے والے کی تیرے شر سے اگر ہی تو پرہیزگار اپنی پاکدامنی مین کمال درجہ کا یہ مبالغہ ہی یعنی اگر تو متقی اور پرہیزگار ہی تو بھی مین تجھسے
پرہیز کرتی ہون اور خدا کی پناہ مانگتی ہون پھر اگر تو ایسا نہو تو کیونکر نہ پرہیز کرون اور پناہ نہ مانگون اور بعضون نے کہا ہی کہ اوس زمانہ مین ایک
مرد شریر عورتون سے متعرض ہوا کرتا اوسکا نام تقی تھا اور حضرت مریم علیہا نے اوسکا قصہ سنا تھا تو گمان کیا کہ یہی شریر ہی اور حق تعالیٰ کی
پناہ مانگی جب جبرئیل علیہ السلام نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا اضطراب دیکھا تو قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ کہا کہ سوا
اسکے نہین کہ مین بھیجا ہوا ہون تیرے رب کا جس سے تم پناہ مانگتی ہو مجھے اسواسطے یہان بھیجا لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ○
تا کہ بخشون تجھے خدا کے حکم سے بیٹا پاک اور اچھا قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ کہا مریم نے
کہ کیونکر ہوگا میرے بیٹا اور مجھے نہین چھوا ہی آدمی نے یعنی مباشرت کے طور پر اب تک کسیکا ہاتھ مجھ تک نہین پہونچا وَلَمْ أَكُ
بَغِيًّا ○ اور نہ تھی مین نابکار اور خرابی اور برائی ڈھونڈھنے والی قَالَ كَذَٰلِكِ کہا جبرئیل علیہ السلام نے کہ ایسا ہی ہی
جیسا تم کہتی ہو کہ کسی نے نکاح یا سفاح کے طور پر تمھین ہاتھ نہین لگایا مگر قَالَ رَبُّكِ فرمایا تیرے رب نے کہ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ

یہ کام یعنی بے باپ کے بیٹا دینا مجھپر آسان ہی ہم تجھے بیٹا دیتے ہین تا کہ تو اوسکے سبب سے میری قدرت پر دلیل پکڑے وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً
لِّلنَّاسِ اور تا کہ کرین ہم اوسے نشانی لوگون کے واسطے کہ اوسکے حال مین غور کرکے میری قدرت پہچانین وَرَحْمَةً مِّنَّا اور تا
کرین ہم اوسے رحمت اپنی طرف سے اون لوگون کے واسطے جو اونکا ایمان لائین وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝ اور ہی اوسکا بے باپ پیدا ہونا
کام حکم کیا گیا یعنی مقدر اور مقرر اور لوح محفوظ مین تحریر ہو چکا ہی پھر جبرئیل ہین حضرت مریم علیہا السلام کے پاس آئے اور اونکی آستین
یا گریبان یا منھہ مین پھونکا فَحَمَلَتْهُ تو مریم رضی اللہ عنہا حاملہ ہوگئین اور اوسی دم عیسی علیہ السلام اونکے حمل مین آئے فَانْتَبَذَتْ
بِهٖ پھر باہر ہوئی اور دور ہوگئی شہر سے حضرت عیسی علیہ السلام کو اپنے پیٹ مین لیکر مَكَانًا قَصِيًّا ۝ ایک مکان دور شہر سے دور تھا
اور بعضون نے کہا ہی پورب کی طرف پہاڑ پر گئین یا بیت لحم کے میدان مین کہ شہر ایلیا سے چھ میل دور تھا اور نو یا آٹھ مہینے کے بعد
یعنی عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے اور بعضون نے کہا ہی کہ حمل رہنا او عیسی علیہ السلام کا پیدا ہونا ایک ہی ساعت مین واقع ہوا اور زاد المسیر مین
لکھا ہی کہ نو ساعت مین اور مقاتل رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ ایک ساعت مین او ٹھہرا ہوا ایک ساعت مین صورت بنی ایک ساعت مین ولادت ہوئی
پھر تقدیر جب وضع حمل کا وقت قریب پہونچا تو حضرت مریم نے کھجور کا ایک خشک درخت دیکھا کہ اوسکی شاخین کٹ گئی ہین فقط ٹھہر کھڑا ہی فَاَجَآءَهَا
الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ پھر لایا اوسے درد زہ کھجور کے تنے کی طرف حتی کہ اوس سے پیٹھ لگا کر قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ
مِتُّ قَبْلَ هٰذَا کہا مریم علیہا السلام نے کہ کاش مین مرجاتی اس حال سے پہلے وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ۝ اور ہو جاتی
مین چھوڑی اور بھولی ہوئی یعنی کوئی مجھے نہ جانتا اور مجھے حساب مین نہ لاتا او حال یہ ہی کہ بیت المقدس کے عابد لوگ سب مجھے جانتے
ہین اسواسطے کہ اونکے امام کی لڑکی ہون اور حضرت زکریا علیہ السلام کی کفالت مین ہون اور ابتک کنواری ہون شوہر مین نے کیا نہین
اور لڑکا جنتی ہون اور اس امر کی ندامت سے نہین جانتی کہ کیا کرونگی [illegible]
فَنَادٰىهَا پھر آواز دی مریم کو مِنْ تَحْتِهَآ اونکے نیچے سے عیسی علیہ السلام نے یا فرشتے نے کھجور کے درخت کے نیچے سے اور بعضون نے مَنْ تَحْتَهَا
پڑھا ہی یعنی آواز دی اوسنے جو اونکے نیچے یعنی اونکے پیٹ مین تھا اس سے عیسی علیہ السلام مراد ہین کہ اونھون نے اپنی مان سے بات کی
اور ندا دی اَلَّا تَحْزَنِيْ یہ کہ غمگین نہو اور موت کی تمنا نہ کرو قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تحقیق پیدا کی اور جاری کردی تیرے رب نے
تَحْتَكِ تیرے قدم کے نیچے سے سَرِيًّا ۝ نہر پانی کی کہ اوسمین سے پیو اور اوسکے پانی سے طہارت کرو وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ
بِجِذْعِ النَّخْلَةِ اور ہلا اور جھکا اپنی طرف خرمے کے سوکھے درخت کے ٹھونٹھ کو تُسٰقِطْ عَلَيْكِ تا کہ گرائے وہ درخت تجپر اور بعضون نے
تَسَّاقَطْ پڑھا ہی یعنی تا کہ گرین تجپر رُطَبًا جَنِيًّا ۝ خرمے تر و تازہ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ پھر کھا تر خرمے اور پی پانی وَقَرِّيْ
عَيْنًا اور روشن کر آنکھ فرزند سے یا خوش ہو درخت ہرا ہونے اور پھل دینے سے کہ تیرے حال سے مناسبت رکھتا ہی اسواسطے کہ جو
اس بات پر قادر ہی کہ خشک درخت سے خرمے پیدا کرے وہ یہ بھی قدرت رکھتا ہی کہ مان سے بے باپ لڑکا پیدا کردے پھر حق تعالی نے
ملائکہ کو بھیجا اور وہ حضرت مریم کے گرد آئے اور جب عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے تو ملائکہ نے اونھین اوٹھالیا اور نہلایا اور جنت کے
حریر مین لپیٹکر مریم علیہا السلام کی گود مین دیدیا اور آواز آئی کہ فَاِمَّا تَرَيِنَّ پھر اگر دیکھے تو مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا آدمیون مین سے

کسی کو دیکھنا اور اگر تجھسے پوچھیں کہ یہ لڑکا کہان سے آیا فَقُولِيٓ إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا تو کہدے کہ بیشک مینے
نذر کیا ہی خدا ئے بڑے مہربان کے واسطے روزہ اور اون لوگون کا روزہ یہ تھا کہ کھانا اور بات کرنا چھوڑ دیتے تھے فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ
إِنسِيًّا ۝ تو ہرگز نہ بات کرونگی مین آج کسی آدمی سے بلکہ ملائکہ سے مین باتین کرتی ہون اور خدا سے مناجات کر رہی ہون
اور اتنی بات کہدینا نذر کی خبر کرتا تھا یا اشارہ سے یہ بات کہکر نذر جتا دی لکھا ہی کہ مسجد اقصیٰ کے لوگون نے مریم علیہا السلام کو جب
محراب مین نہ پایا تو اونھین ڈھونڈھنا شروع کیا ہر جگہ ڈھونڈھتے ہر ایک سے پوچھتے یہانتک کہ کسی نے اون لوگون کو خبر دی کہ مریم
مین نے بیت لحم مین دیکھا ہی پس حضرت مریمؑ کی قوم وہان پہونچی جب مریم علیہا السلام نے اونھین دیکھا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
گود مین اوٹھا کر اونکی طرف متوجہ ہوئین فَأَتَتْ بِهِۦ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُۥ پھر لائی مریمؑ عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی قوم کی طرف اوٹھائے
ہوئے اوسے جیسے اوس گروہ کی نگاہ اونپر پڑی تو قَالُوا۟ يَٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ بولے وہ لوگ کہ اے مریم یقینی لائی تو شَيْـًٔا
فَرِيًّا ۝ چیز تعجب لانے والی یا بُری کہ تیرے گھر والون مین ایسا امر نہوا تھا يَٰٓأُخْتَ هَٰرُونَ اے بہن ہارون کی کہتے ہین اونکے
ایک بھائی کا ہارون نام تھا یا یہ کہ بنی اسرائیل مین ہارون ایک مرد صالح تھا کہ صلاحیت اور نیکبختی مین اونسے مثال دیتے یا کوئی مرد
فاسق فاسقون کے واسطے ضرب المثل تھا تو لوگون نے حضرت مریمؑ سے یہ بات کہی کہ ہارون کی ایسی عفت اور پرہیزگاری مین
یا ہارون کے مثل گناہگاری مین مَا كَانَ أَبُوكِ ٱمْرَأَ سَوْءٍ نہ تھا تیرا باپ عمران بدکار آدمی بلکہ مسجد اقصیٰ کا امام اور
عابدون مین بہت شریف اور عالیمقام تھا وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ اور نہ تھی تیری مان حنّہ فاقود کی بیٹی بَغِيًّا ۝ زنا کار اور
گنہگار ایسے مان باپ کی بیٹی ہوکر یہ پاپ کا لڑکا تو نے کہانسے جنا فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ تو اشارہ کیا مریمؑ نے عیسیٰ علیہ السلام
کی طرف کہ اس سے بات کرو اور جواب لو قَالُوا۟ كَيْفَ نُكَلِّمُ بولے قوم کے لوگ کہ ہم کیونکر بات کرین مَن كَانَ اوس سے جو
ہی فِى ٱلْمَهْدِ صَبِيًّا ۝ گہوارے مین یعنی گہوارے کے قابل بچہ کہ نہ بات سمجھ سکتا ہی نہ جواب دے سکتا ہی لکھا ہی کہ عیسیٰ علیہ السلام
دودھ پی رہے تھے جب لوگون کی یہ بات سنی تو پستان چھوڑکر قوم کی طرف پھرے اور زبان فصیح سے قَالَ إِنِّي عَبْدُ ٱللَّهِ
کہا کہ بیشک مین بندہ اللہ کا ہون ءَاتَىٰنِيَ ٱلْكِتَٰبَ دی ہی اوسنے مجھے کتاب یعنی مجھسے انجیل دینے کا حکم ازل مین کرچکا ہی
ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ تفسیر کی ہی کہ مان کے پیٹ مین مجھے انجیل تعلیم فرما چکا ہی وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۝ اور کیا مجکو پیغمبر اوس حال مین
عیسیٰ علیہ السلام پیغمبر تھے اور اعجاز کے طور پر بات کرتے تھے وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا اور کیا مجھے برکت اور منفعت والا أَيْنَ مَا كُنتُ
جہان مین ہون وَأَوْصَٰنِي بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱلزَّكَوٰةِ اور حکم کیا مجھے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا مَا دُمْتُ حَيًّا ۝
جبتک ہون زندہ وَبَرًّۢا بِوَٰلِدَتِى اور کیا مجھے بھلائی کرنے والا میری مان کے ساتھ اور اوسپر مہربان وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا
اور نہین کیا مجکو سرکش متکبر کہ خلق کے ساتھ تکبر کرون اور اونھین رنج دون شَقِيًّا ۝ بدبخت کہ اوسکا حکم نہ مانون وَٱلسَّلَٰمُ
عَلَىَّ اور خدا کا سلام مجپر ہی جیسے یحییٰ علیہ السلام پر يَوْمَ وُلِدتُّ جسدن مین پیدا ہوا وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ
حَيًّا ۝ اور جسدن مرون اور جسدن اوٹھایا جاؤن زندہ ذَٰلِكَ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ یہ جسکا ذکر ہمنے کیا اور جسکا حال و وصف کیا

عیسیٰ ہی مریم کا بیٹا وہ نہیں ہو جیسے نصارا خدا کا بیٹا کہتے ہین قَوْلَ الْحَقِّ مین کہتا ہون صحیح اور درست بات الَّذِي فِيهِ
يَمْتَرُونَ ۝ ایسا کہنا جسمین یہود شک کرتے ہین یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ کہ یہود اوسے ناشایستہ باتون پر حمل کرتے ہین یا
نصارا کہ اوسمین جھگڑا کرتے ہین ایک گروہ تو عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کہتا ہی اور بعضے خدا کا بیٹا مَا كَانَ لِلَّهِ نہین ہی اور نہ چاہیے
خدا کو أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ یہ کہ پیدا کرلے فرزند اسواسطے کہ بیٹا باپ کے ہمجنس ہوتا چاہیے اور ممکنات کے ساتھ ہمجنس
ہونے سے حق تعالیٰ منزہ ہی سُبْحَانَهُ ط پاک ہی وہ بیٹے سے إِذَا قَضَى أَمْرًا جب حکم کرتا ہی اور کوئی کام کیا چاہتا ہی یعنی کوئی
نئی چیز پیدا کیا چاہتا ہی فَإِنَّمَا يَقُولُ تو سوا اسکے نہین کہ فرماتا ہی لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ ط اوس چیز کو کہ ہو تو وہ ہو جاتی ہی
فوراً وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ اور بیشک خدا رب ہی میرا اور رب ہی تمھارا فَاعْبُدُوهُ ط تو عبادت کرو اوسکی اور اوسکے سوا
کسیکی عبادت مین مشغول نہو هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ یہی سیدھی راہ کہ جنت مین پہونچاوے فَاخْتَلَفَ
الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ج پھر اختلاف کیا گروہون نے آپس مین یعنی یہود و نصارا نے عیسیٰ علیہ السلام کے باب مین
اختلاف کیا یہود نے اونھین حد سے زیادہ گھٹایا اور نصارا نے حد سے زیادہ بڑھایا یا یہ مراد ہی کہ عیسیٰ علیہ السلام کے باب مین نصارا کے
تین گروہ ہوگئے نسطوریہ نے تو عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہا اور یعقوبیہ نے اللہ کہا اور ملکانیہ نے تین خداؤن مین سے تیسرا
خدا کہا فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا تو وائے بر حال اونکے جو کافر ہوئے اور تعجب مین ہے مِنْ مَشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝
حاضر ہونے سے بڑے دن مین کہ وہ قیامت کا دن ہی یا اوسدن کی ہولین مشاہدہ کرنے سے أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ لا کیا سننے والے
ہونگے کافر اور کیا دیکھنے والے يَوْمَ يَأْتُونَنَا اوس روز جب آئینگے ہمارے پاس اور دیکھنے سننے سے اونھین کچھ فائدہ نہوگا یعنی اللہ جل شانہ
کے وعدے دیکھینگے اور یقین کرلینگے مگر یہ دیکھنا اور یقین کرنا اونھین کچھ فائدہ نہ پہونچائیگا اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ یہ بات تہدید اور
دھمکی کے طور پر ہی یعنی اوسدن کیا وحشت دلانے والی باتین سنینگے اور ہولون کے سبب سے کیا سختیان دیکھینگے لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ
فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ مگر ظالم لوگ آج کھلی ہوئی گمراہی مین ہین وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اور ڈرا اونکو یعنی مکہ کے کافرون کو حسرت کے
دن سے کہ برے آدمی حسرت کرینگے کہ ہمنے کیون برا کیا اور نیک لوگ حسرت کرینگے کہ ہمنے نیکی زیادہ کیون نکی إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ جب
پورا کیا جائیگا اور کر ڈالا جائیگا حساب اور حکم ہوگا کہ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ایسا دن تو سامنے ہی وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ اور وہ غفلت مین
ہین اور اوسدن سے بیخبر ہین وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ اور وہ نہین ایمان لاتے آخرت کا اور اون چیزون کا جو آخرت سے متعلق ہین
إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا بیشک ہم میراث لینے والے ہین زمین کو اور اوسے جو زمین پر ہی یعنی سب فنا ہو جائینگے
اور ہم باقی رہینگے وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ۝ ع اور ہماری ہی طرف پھیرے جائینگے مرنے کے بعد کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ
یہ اشارہ ہی بقاے احدیت اور فناے خلقیت کی طرف یعنی سطوت ازلی ہیبت لم یزلی کی وجہ سے جب موہوم ہستیون کے
نقوش بے نیازی کی آگ سے جلا دیگا اور اغیار کا غبار قدرت کے دامن سے اوڑا دیگا تو حضرت کبریا سے ندا ہوگی کہ لِمَنِ الْمُلْكُ
الْيَوْمَ اور چونکہ ماسوا معدوم ہونگے تو خود ہی کمال جلال کے ساتھ جواب دیگا کہ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ نظم صرصر قہر چو

از مکمن وحدت بوزد و بخس و خاشاک یقین ہمہ را باد ہبرد و ہر چہ در عرصۂ امکان بوجود آمدہ بود و بسیل غیرت ہمہ را تا عدم آباد ببرد وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ط اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کے واسطے قرآن مین قصہ ابراہیم کا کہ سب ملتون والے اونکی بزرگی کے مقر ہین اور عرب کے مشرک اونکی اولاد مین ہونے کے سبب سے فخر کرتے تھے تو ابراہیم کے موحد ہونے سے ان مشرکونکو خبر دو کہ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ بیشک ابراہیم تھا سچ بولنے والا اور توحید مین مبالغہ کرنے والا یا درست کام کرنے والا اور صحیح بات کہنے والا پیغمبر خبر دینے والا یا عالی قدر اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ یاد کر اوسے کہ کہا اوسنے اپنے باپ آزر بن ناخور سے کہ يٰۤاَبَتِ اے میرے باپ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ کیون عبادت کرتا ہے تو اوسکی جو نہین سنتا تیری دعا اور آرزو وَلَا يُبْصِرُ اور نہین دیکھتا ہے تیری عاجزی اور فروتنی جو اوسکے ساتھ تو رغبت سے کرتا ہے وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا ۝ اور نہین دفع کرتا تجھسے کوئی بری چیز یا ضرر دفع کرنے اور منفعت حاصل کرنے مین تجھے کچھ نفع نہین پہونچاتا يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ اے میرے باپ بیشک آیا ہے مجھے وحی کی راہ سے مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ علم جو تجھے نہین آیا فَاتَّبِعْنِيْٓ تو پیروی کر تو میری اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝ تاکہ دکھاؤن تجھے راہ سیدھی کہ چلنے والے کو منزل مقصود پر جلد پہونچا دے يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ط اے میرے باپ نہ پوج شیطان کو اور اوسکی فرمانبرداری نہ کر خدا کی نافرمانی کرکے اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝ بیشک شیطان ہے خدا کا گناہگار اور نافرمانبردار اور اوسکے گناہون مین سے ایک گناہ یہ ہے کہ اوسنے آدم علیہ السلام کا سجدہ نہین کیا يٰۤاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ اے میرے باپ بیشک مین ڈرتا ہون یہ کہ پہونچے تجھے عذاب خدا کی طرف سے شیطان کی متابعت کے باعث اور جب تجھے خدا کا عذاب پہونچے فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۝ تو ہو جائیگا تو شیطان کا دوست یعنی لعنت مین اوسکا شریک اور عذاب مین اوسکا ساتھی قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ کہا ابراہیم کے باپ نے ابراہیم سے کہ کیا منھ پھیرنے والا ہے تو میرے معبودون کی پرستش سے اے ابراہیم اور اونکو تو چھوڑ دینے والا ہے لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ اگر نہ باز رہیگا تو مخالفت سے یا اونکا عیب اور مذمت کرنے سے تو لَاَرْجُمَنَّكَ ضرور گالی دونگا مین یا سنگسار کرونگا مین تجھے وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ۝ اور جدا رہ مجھسے بہت مدت تک تاکہ میری مضرت سے بےخوف رہ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ج کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ سلام تجھپر یعنی جاتا ہون اور رخصت کرتا ہون اور بعضے مفسرون نے کہا ہے کہ دھمکی اور ملامت کے جواب مین حضرت ابراہیم نے اوسے سلام کیا تاکہ اوسکے دل مین اثر ہو اور وہ ایمان لاوے اور لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے جب جدا ہونے کا قصد کیا تو اونکے باپ نے کہا کہ جانے سے غمگین نہو کہ تو خوب خدا رکھتا ہے جسنے تجھے پیدا کیا وہ چھوڑ نہ دیگا ابراہیم علیہ السلام کو اوسکے ایمان کی امید ہوئی اس سبب سے اوسپر سلام کیا اور فرمایا کہ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ط قریب ہے کہ مین مغفرت چاہونگا تیرے واسطے اپنے رب سے کافرون کے واسطے استغفار یہ ہے کہ خدا سے دعا کرنا کہ اونھین ایمان کی توفیق دے اسواسطے کہ ایمان ہی مغفرت کا سبب ہو سکتا ہے اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ۝ بیشک خدا ہے میرے ساتھ مہربان اور اوسنے دعا قبول کرنے کا مجھسے وعدہ کر لیا ہے وَاَعْتَزِلُكُمْ اور کنارہ کرتا ہون تمسے مراد آزر ہے اور جو بت پرست لوگ اوسکے مثل تھے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ مین تم سب سے

جدائی اور دوری ڈھونڈھتا ہون وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور اوس چیز سے جسے تم پکارتے اور پوجتے ہو خدا کے سوا یعنی بتون سے بھی وَاَدْعُوْا رَبِّيْ اور پکارتا ہون اپنے رب کو اور اوسکی عبادت کرتا ہون وحدہ لاشریک سمجھکر عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ۝ چاہیے کہ مین نہ رہون اپنے خدا کو پکارنے اور پوجنے کے سبب سے ناامید اور بے بہرہ یہ تنبیہ ہے اس بات پر کہ تم اپنے بتون کو پوجنے کے سبب سے بے نصیب اور خراب ہو اور مین امید رکھتا ہون کہ حق تعالی سے ضرور بہت اچھی طرح بہرہ مند ہونگا بیت

حاجت ز کسے خواہ کہ محتاجان را ✽ بے بہرہ نگرداند از انعام عمیم ✽ تفسیر بحر البحور مین لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام بابل سے فارس کے کوہستان مین آئے اور سات برس تک اون پہاڑون کے گرد سیر کرتے رہے جب اونکے باپ نے انتقال کیا اور اونکے چچا سے بتخانہ متعلق ہوا تو وہ پھر بابل مین آئے اور بتون کی مذمت شروع کی اس بار اونھون نے بت توڑ ڈالے اور نمرود کی آگ اونپر ٹھنڈی ہو گئی اور حضرت سارہ اور حضرت لوط کے ساتھ ملک شام کا قصد کیا تو حق تعالی نے اونکی اس ہجرت کی خبر دی کہ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ پھر جس وقت دور ہوا ابراہیم بت پرستون سے اور اونھین چھوڑ دیا وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور اونھین بھی جنھین خدا کے سوا وہ پوجتے تھے وَهَبْنَا لَهٗٓ عطا کیا ہمنے اوسے سارہ سے اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ط اسحاق بیٹا اور یعقوب پوتا وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝ اور سب کو کیا ہمنے پیغمبر وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا اور دے دی ہمنے اونھین رحمت اپنی رحمت مین سے لکھا ہے کہ رحمت سے مال اور اولاد مراد ہے کہ حق تعالی نے اونھین عطا فرمایا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ع اور دیا ہمنے اونھین بات کہنا سچائی کے ساتھ یا نیک اور بلند ذکر لوگون مین یہ اشارہ ہے ابراہیم علیہ السلام کی وہ دعا قبول ہو جانے کی طرف جو اونھون نے مانگی تھی اور کہا تھا کہ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى اور یاد کر وای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن مین موسی علیہ السلام کا قصہ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا بیشک وہ تھا پاک کیا ہوا امیئون اور نقصانون سے وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ اور تھا بھیجا ہوا اللہ کا اور خبر دینے والا خلق کو خدا کی طرف سے رسول نبی پر اخص اور اعلی ہے یا وصف اسکے آن آیتین رسول کا لفظ نبی پر مقدم آیا اسکی وجہ اہل معانی نے یہ کہی ہے کہ حق تعالی نے پہلے اونھین بھیجا تو مرتبہ رسالت حاصل ہوا پھر اونھون نے خلق کو خبر دی تو نبوت حاصل ہوئی وَنَادَيْنٰهُ اور پکارا ہمنے موسی کو مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ کوہ زبیر کی جانب موسی کی داہنی طرف سے وَقَرَّبْنٰهُ اور قریب کر لیا ہمنے اوسے درگاہ قرب سے نَجِيًّا ۝ اوس حال مین کہ وہ ہمسے راز کہنے والا تھا اور جس مفسر نے نجی کو بلند کیے گئے کے معنی مین رکھا ہے وہ یہ بات کہتا ہے کہ موسی علیہ السلام کو ایک آسمان پر سے دوسرے پر لیگئے اور ایک حجاب سے دوسرے اوس حجاب تک جہان اوس قلم کی آواز سنائی دیتی تھی جس سے توریت لکھی جاتی تھی اور امام ثعلبی نے لکھا ہے کہ حق تعالی اور موسی علیہ السلام کے درمیان ایک ہی حجاب تھا اور صاحب کشف الاسرار نے کہا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کو روش یعنی چال بھی تھی اور کشش یعنی کھینچ بھی وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى اونکی روش کی طرف اشارہ ہے اور قَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا اونکی کشش کی طرف سالک جب تک روش مین ہے خطر رکھتا ہے اور جب کشش مین آپڑا تو اوسے خطر جاتا رہا یعنی سلوک مین تفرقہ کا شائبہ ہے اور جذبہ محض جمعیت ہے نظم تا خود روی بیحاصلی چون اوکشیدت واصلی ✽ رفتن کجا بردن کجا این سر بانیست این ✽ خود میروی نگذاردت اومیکشد بر بایدت ✽ تا اوکرا

بر بایدش انعام سلطانیست این ؛ وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَّحْمَتِنَا اور عطا کی ہمنے موسیٰ کو اپنی رحمت اور مہربانی سے أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا ۝ مدد او سکے بھائی ہارون کی وزارت اور مہمات کی تدبیر کے سبب سے اس حال مین کہ پیغمبر تھا وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ ز اور یاد کر قرآن مین اسماعیل کا قصہ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ بیشک وہ تھا سچا وعدہ کا وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ۝ اور تھا خدا کا بھیجا ہوا اوسکی طرف سے خلق کو خبر دینے والا لکھا ہی کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کسی سے وعدہ کیا کہ جبتک تو نہ آئیگا مین اسی جگہہ کھڑا رہونگا اپنا وعدہ وفا کرنے کو تین روز اور ایک قول کے موافق سال بھر تک وہین کھڑے رہے یہانتک کہ وہ شخص آیا اور اس مدت مین درخت کی چھال کے سوا اور کچھ کھانے کو نہ تھا قطعہ ہر کرا زین پایہ فاش کم ست ؛ آن نہ وفا بلکہ فریب دم ست ؛ نیست بہ مردم صاحب نظر ؛ صورتے از صدق و وفا خوبتر ؛ پھر دوبارہ حضرت اسماعیل کی صفت مین فرماتا ہی کہ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ اور تھا حکم کرتا اپنے لوگون کو اور بعضون نے کہا ہی کہ اپنی تمام امت کو بِالصَّلَاةِ نماز کا کہ سب بدنی عبادتون مین افضل ہی وَالزَّكَاةِ اور زکوٰۃ کا کہ سب مالی عبادتون مین افضل ہی وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ۝ اور تھا اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ اقوال اور افعال پر استقامت کے سبب سے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ اور یاد کر قرآن مین ادریس کا قصہ حضرت ادریس حضرت شیث کے پر پوتے اور حضرت نوح علیہ السلام کے پر دادا اونکا نام اخنوخ تھا علوم کا درس دینے کی وجہ سے ادریس لقب ہو گیا قلم سے پہلے خط اونھی نے لکھا نجوم کا حال پہلے اونھی نے بیان کیا سینا پہلے اونھی سیا اونپر تیس صحیفے نازل ہوئے اور جامع الاصول مین لکھا ہی کہ آدم علیہ السلام کی وفات سے سو برس کے بعد پیدا ہوئے إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ۝ بیشک وہ تھا سچا خلق کو حق تعالیٰ کی طرف سے خبر دینے والا وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝ اور اوٹھایا اوسے ہمنے بلند مکان مین کہ وہ شرف نبوت اور درجۂ قرب ہی یا اوسے جنت مین پہونچا دیا یا چوتھے آسمان پر اوٹھا لیا جیسا کہ معراج کی حدیث سے ثابت ہوا کہ جناب سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا سے اور حضرت ادریسؑ سے چوتھے آسمان پر ملاقات ہوئی اور حضرت ادریسؑ کے اوٹھ جانے کے باب مین مختلف خبرین ہین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ ایکدن ادریس علیہ السلام کو آفتاب کی بڑی تیزی اور گرمی معلوم ہوئی تو مناجات کی کہ الٰہی آفتاب مجھسے اسقدر دور ہی اور مین اوسکی گرمی اور تیزی سے قریب ہی کہ جل جاؤن تو جو فرشتہ آفتاب کو اوٹھائے ہوئے ہی اوسکا کیا حال ہوگا خدایا اوس فرشتے پر آفتاب کا بوجھ اور تیزی سبک کر دے اور اوسے آفتاب کی حرارت سے اپنی عنایت کے سایے مین محفوظ رکھ **بیت** از تاب آفتاب حوادث چہ غم خورد ؛ آنرا کہ سائبان عنایت پناہ اوست ؛ حق تعالیٰ نے اونکی دعا قبول فرمائی جو فرشتہ آفتاب اوٹھائے ہوئے ہی اوسنے دوسرے دن اپنا بوجھ ہلکا پایا اور آفتاب کی حرارت کا اثر اپنے مین نہ دیکھا تو حق تعالیٰ سے اوسکا سبب پوچھا جواب ملا کہ میرے بندے ادریس نے تیرے حق مین دعا کی اور مین نے قبول کر لی اوس فرشتے نے ادریس علیہ السلام کی زیارت کے واسطے آنے کی درخواست کی اجازت ہوئی زمین پر آیا ادریس علیہ السلام سے ملاقات کی اور اونکی التماس کے موافق اونھین اپنے پر کے اوپر بٹھا کر آسمان پر لیگیا اور مطلع آفتاب کے قریب پہونچا دیا پھر حضرت ادریس کی استدعا کے بموجب ملک الموت سے پوچھا کہ اونکی عمر کسقدر ہی اور موت کیونکر ہی حضرت عزرائیلؑ نے عمرونکا دفتر دیکھا اور آفتاب کے فرشتے سے یہ بات کہی کہ تو جسکا حال پوچھتا ہی اوسکی کیفیت یہ ہی کہ ابھی مطلع

آفتاب کے قریب وفات پائیگا جب وہ آفتاب کا فرشتہ پھر کر آیا تو ادریس علیہ السلام کو مردہ پایا اور ایک روایت یہ ہی کہ ادریس علیہ السلام چونکہ عبادت
کثرت سے کرتے تھے تو ملک الموت اونکی زیارت کے مشتاق ہوئے اور حق تعالی کے اذن سے زمین پر آئے اور اونسے ملاقات کی اور اونکی
التماس کے بموجب حق تعالی کے حکم سے اونکی روح قبض کرلی اور پھر دوبارہ حق تعالی نے اونھین جان عطا کی اور حضرت عزرائیل اونکو آسمان پر
لیگئے اور اونھین دوزخ دکھائی پھر وہان سے جنت مین گئے اور وہان سے نہ نکلے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
وہ گروہ انبیا علیہم السلام جو مذکور ہوئے زکریا اور ادریس علیہما السلام وہ وہ لوگ ہین جنپر نعمتین بھیجی ہین اللہ نے دینی و دنیوی ظاہری
باطنی مِّنَ النَّبِيّٖنَ پیغمبرون مین سے ہین یہ وصل کا بیان ہی یعنی وہ لوگ پیغمبر ہین مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ اولاد آدم
علیہ السلام مین سے کہ وہ ادریس ہین فقط اور باقی وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ذریت مین سے ہین اونکی جنھین ہمنے اوٹھا لیا
کشتی مین نوح کے ساتھ اور وہ ادریس علیہما السلام کے سوا ہین وَمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ اور اولاد ابراہیم سے ہین وَاِسْرَآءِيْلَ
اور ذریت یعقوب مین سے وَمِمَّنْ هَدَيْنَا اور اونمین سے جنھین ہمنے راہ حق دکھائی وَاجْتَبَيْنَا اور برگزیدہ کرلیا
لوگون مین نبوت کے سبب سے اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ جب پڑھی جاتی ہین اونپر خدا کی آیتین اوتاری ہوئی کتابون
تو خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩ مونھ کے بل گرنے والے سجدہ کرنے والے ہین خدا کو اور رونے والے ہین اوسکے خوف سے
تلاوت کلام ربانی سننے کے ساتھ رونے کو ایک خاص نسبت ہی چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ قرآن پڑھو اور رو و اور اگر نہ رو سکو تو اپنے تئین
تکلف کے ساتھ رلاؤ ایک مرد صالح نے کہا ہی کہ خواب مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مین نے قرآن پڑھا آپنے فرمایا کہ اے صالح یہ تو
قرات ہی رونا کہان ہی دوست کا کلام شوق بڑھاتا ہی جب شوق کی آگ دل مین بھڑکتی ہی تو غم کے آنسو آنکھ سے بہتے ہین وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ
اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ نظم اے دریغا اشک من دریا بدے ؛ تا نثار دلبر زیبا بدے ؛ اشک کان از بہر او بارند خلق ؛ گوہرست و
اشک پندارند خلق ؛ قرآنی سجدون مین سے یہ پانچوان سجدہ ہی حضرت شیخ عربی قدس سرہ نے اس سجدے کو سجود الانعام عام کہا ہی اسواسطے کہ
آیات رحمانی کی تلاوت کے سبب سے واقع ہوتا ہی اور اس سجدہ پر جو رونا آئے وہ خوشی اور فرحت کا رونا ہی اسواسطے کہ رحمانیت کی رحمت لطف
اور مہربانی چاہتی ہی اور فرحت اور مسرت کا سبب ہی تو اوسکا نتیجہ خوشی ہی رنج و تعب نہین فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ پھر ہوئے پیچھے
اونکے پیچھے سے فرزند برے کہ از فرط غفلت کے سبب سے اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ ضائع کی نماز یعنی ترک کردی وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ اور
پیروی کی اونھون نے نفس کی خواہشون کی اور گناہ کرنے لگے جیسے شرابخواری زناکاری اور اسکے مثل فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۙ
تو قریب ہی کہ دیکھین گمراہی اور تباہ کاری کی جزا یا عذاب و نقصان اور بعضے کہتے ہین کہ غی ایک کنوا ہی دوزخ مین کہ دوزخی لوگ اوس
کنوے والون کے عذاب سے خدا کی پناہ مانگینگے اور بعض کا قول یہ ہی کہ غی ایک میدان ہی جہنم مین اوسکی آگ بہت تیز ہی اور اوسکا عذاب
بڑا سخت ہی کہ بے نمازون اور نفس کی آرزوؤن کی پیروی کرنے والون کو وہان لیجائینگے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ مگر وہ جو پھرا
ہو گناہون سے اور ایمان لایا ہو دل و زبان سے وَعَمِلَ صَالِحًا اور کیے ہون کام اچھے فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ تو وہ گروہ توبہ کرنے والا ایمان لانے والا داخل ہوگا بہشت مین یہ ترجمہ حفص کی قرات کے موافق ہی اور بکر نے

یدخلون مجہول کا صیغہ پڑھا ہی یعنی وہ داخل کیا جائیگا جنت میں وَلَا یُظْلَمُوْنَ شَیْـًٔا اور نہ ظلم کیے جائینگے کسی چیز
اپنی جزون مین سے یعنی اونکے اجر مین سے کچھ کم نکرینگے اور وہ بہشت جسمین وہ داخل ہونگے وہ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِیْ
وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ باغ ہین اونکی اقامت کے کہ وعدہ دیا ہی خدا نے اونکا اپنے بندون کو بِالْغَیْبِ پوشیدگی کے
ساتھ یعنی اونسے بہشت کا وعدہ کیا اور وہ بہشت اونسے غائب ہی یا اوس سے غائب ہین اور چونکہ وعدہ ہی تو اس غائب
ہونے سے کچھ باک نہین اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِیًّا بیشک ہی وعدہ خدا کا آنے والا یعنی اوسکی وعدہ کی ہوئی بہشت
سامنے آنے والی ہی اور ایمان والون کو اوسمین داخل ہونا ہی لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا نہ سنینگے جنتی جنتون مین بات بیہودہ
اور خراب اِلَّا سَلٰمًا مگر سنینگے سلام حق تعالیٰ سے یا فرشتون سے یا ایک دوسرے سے وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ اور اونکے واسطے ہی
اونکی روزی جنت کی نعمت مین سے فِیْهَا جنت مین بُكْرَةً وَّعَشِیًّا صبح اور شام یعنی اونھین جنت کی نعمتین ایک دن کے
دو طرف یعنی ابتدا انتہا کی قدر فاصلہ پر کھلائینگے جیسے امیرون کی عادت ہی کہ دن بھر مین دوبارہ کھانا کھاتے ہین یا ہمیشہ اور ہی ہیم
روزی دینا مراد ہی اور جنت مین اگرچہ نہ دن ہوگا نہ رات مگر علامتین ہونگی کہ اونسے دن رات کی مقدار پہچانینگے عین المعانی مین لکھا ہی
کہ پردے چھوڑنے اور دروازے بند کرنے سے رات کا وقت معلوم ہوگا اور پردے اوٹھنے اور دروازے کھلنے سے دن اور تبیان مین
لکھا ہی کہ شب کو حورین مسلمانون کی خدمت کرینگی اور دن کو غلمان تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا وہ بہشت
جسکا ذکر ہمنے کیا وہ ہی کہ ہم میراث دینگے اپنے بندون مین سے مَنْ كَانَ تَقِیًّا اوسے جو ہوگا پرہیزگار لکھا ہی کہ جب حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اصحاب کہف و ذوالقرنین و روح کا حال پوچھا تو آپنے فرمایا کہ کل آنا تو مین جواب دونگا اور انشاء اللہ تعالیٰ
آپنے نہین فرمایا تو بارہ دن یا پندرہ یا پچیس دن تک جبریل علیہ السلام آپ پر نازل نہین ہوئے جب نازل ہوئے تو آپنے فرمایا کہ بھائی بہت
دیر کے بعد آئے ہین تو تمھارا منتظر تھا جبریل علیہ السلام نے یہ جواب دیا کہ وَمَا نَتَنَزَّلُ اور نہین نازل ہوتے ہین ہم فرشتے اِلَّا
بِاَمْرِ رَبِّكَ مگر تیرے رب کے حکم سے لَهٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا اوسی کے واسطے ہی جو کچھ ہمارے آگے ہی آنے والے کامون مین سے
وَمَا خَلْفَنَا اور جو کچھ ہمنے پیچھے چھوڑا ہی یعنی گذرے ہوئے امور وَمَا بَیْنَ ذٰلِكَ اور جو کچھ درمیان مین ہی اوسکے جو
ہوگیا اور رہوگا یعنی جو حال مین ہوتا ہی یا اوسی کے واسطے حکم ہی ہماری ابتدا خلقت مین اور ہماری انتہا مدت مین اور ہماری زندگی مین
وَمَا كَانَ رَبُّكَ اور نہ ہی نہ تھا نہ ہوگا تیرا رب نَسِیًّا بھولنے والا یعنی یا رسول اللہ آپکے حال سے وہ آگاہ ہی جب چاہتا ہی
ہمین آپکے پاس بھیجتا ہی رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہ ہی رب آسمانون اور زمین کا وَمَا بَیْنَهُمَا اور اوسکا جو کچھ اونکے
درمیان مین ہی تو زمین آسمان پیدا کرنے والا اور اونکے درمیان جو کچھ ہی اوسکا پرورش کرنے والا نہ چاہیے کہ بھولنے والا ہو فَاعْبُدْهُ
تو اوسکی عبادت کر وَاصْطَبِرْ اور صبر کرتا رہ لِعِبَادَتِهٖ اوسکی عبادت کے واسطے یعنی یا رسول اللہ جب آپنے یہ بات جان لی
کہ وہ آپ کو بھولا نہین تو عبادت پر ثابت رہیے اور وحی دیر کر آنے مین دلتنگ نہو جیے هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِیًّا کیا جانتا ہی
خدا کے واسطے کوئی مثل کہ اوسے معبود کہ سکین یا ہمنام یعنی یا رسول اللہ کیا آپ جانتے ہین کہ اللہ کسی کا نام ہوا ہو ایک قہر اور غلبہ الٰہی کے

انکار مین یہ بات ہی کہ کسی مشرک نے اپنے معبود باطل کو اللہ نہین کہا بلکہ الٰہ کہتے تھے غیرت احدیت اور غیرت الوہیت نے اس نام کو کافرون کے تصرف اور تغیر کا یہ نام رکھنے سے حفظ و امان مین رکھا اور ایمان والون کی زبان پر رنج و راحت مین جاری کردیا نظم اللہ
یہ طرفہ نام ست ابن حرز جان و دل تمام ست این بس بود ترد صاحب معنی ز حسبی اللہ گواہ این دعوی ہو ویقول الانسان
اور کہتا ہی آدمی یعنی ایک دوسرے سے کہتا ہی یا ابی بن خلف ہڈیان چور چور کرتا ہی اور بعید سمجھکر تعجب سے کہتا ہی کہ ءَاِذَا مَا مِتُّ
کیا جب مین مرونگا تو لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ۝ ضرور جلدی نکالا جاؤنگا خاک سے زندہ استفہام انکار کے معنی مین ہی
یعنی کیونکر ہوسکتا ہی کہ مردہ زندہ ہو اور خاک قبر سے نکلے تو حق تعالیٰ اوسکے جواب مین فرماتا ہی کہ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ کیا
نہین یاد کرتا وہ آدمی اَنَّا خَلَقْنٰهُ یہ بات کہ پیدا کیا ہمنے اوسے مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ۝ اور نہ تھا
وہ کچھ بلکہ عدم محض تھا یعنی آدمی کو یہ خیال کرنا چاہیے کہ معدوم کو موجود کرنا پراگندہ ہوئی چیز کو جمع کرنے کی بہ نسبت بڑے تعجب کی بات ہی
فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ تو قسم ہی تیرے رب کی کہ قیامت کے دن ہم ضرور حشر کرینگے اونھین یعنی کافرون کو وَالشَّيٰطِيْنَ
شیطانون کے ساتھ یعنی اونکے قریب والے شیطانون کے ساتھ جو دنیا مین ہر رکھتے تھے ہر اوسکے ساتھی سمیت ایک ایک زنجیر مین بلندھینگے
ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ پھر حاضر کرینگے ہم اونھین اور بعض نے کہا ہی کہ سب آدمیون کو حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝ گرداگرد
دوزخ کے سب زانو کے بل پڑے ہونگے حساب کے ہول سے اور دوزخ کے گرد اونکو حاضر کرنا اس جہت سے ہوگا تاکہ نیک لوگ جان لین
کہ کن بلاؤن سے اونھون نے نجات پائی ہی اور اونکی خوشی زیادہ ہو اور بُرے لوگ دوزخ مین اپنے مکان دیکھین اور اونکا ملال بڑھے
ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ پھر ہم نکالینگے دوزخ مین ڈالنے کو پہلے مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ ہر ایک گروہ سے اوسے اَيُّهُمْ جو ہوگا اونمین سے
اَشَدُّ بہت سخت اور بہت زیادہ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ۝ خدا پر سرکشی اور جرأت کی راہ سے یعنی ہر ایک گروہ مین جو بڑا کافر اور
بہت نافرمان ہوگا پہلے ہم اوسی کو جدا کرینگے ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ پھر بیشک ہم بڑے جاننے والے ہین بِالَّذِيْنَ هُمْ اون لوگون کو جو اَوْلٰى
بہت لائق ہین بِهَا آتش دوزخ کے ساتھ صِلِيًّا ۝ ڈالدینے کی راہ سے یعنی مین جانتا ہون کہ کون پہلے آتش دوزخ مین ڈالدینے کے
قابل ہی وَاِنْ مِّنْكُمْ اور نہین کوئی تم آدمیون مین سے اِلَّا وَارِدُهَا مگر پہونچنے والا اور گذر کرنے والا دوزخ پر لیکن جب مومن
دوزخ پر گذرینگے تو آگ بجھ جائیگی اور ٹھنڈی ہوجائیگی اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ بعضے جنتی لوگ ایک دوسرے سے پوچھینگے کہ کیا حق تعالیٰ نے
ہمسے وعدہ نہین کیا تھا کہ تم سب دوزخ پر گذروگے تو یہ کیا ماجرا ہی کہ ہمنے تو آگ دیکھی ہی نہین فرشتے کہینگے کہ تمنے تو دوزخ پر سے گذر کیا مگر
اوسکی آگ تمھارے ایمان کے نور کے سبب سے بجھ گئی تھی مولانا روم علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی بیت مومن فسون بداند بر آتشے بخواند ٭ سوزش
درون نماند گردد چو نور روشن ٭ كَانَ ہی دوزخ پر گذرنا عَلٰى رَبِّكَ تیرے رب پر حَتْمًا لازم اور قطعی مَّقْضِيًّا ۝ کام حکم
کیا ہوا یعنی ایسا وعدہ ہی کہ ضرور واقع ہوگا اور اوسمین ہرگز خلاف نہین اور کچھ مفسر اس بات پر ہین کہ ورود دخول کے معنی مین ہی اسواسطے
کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ ورود دخول ہی یعنی سب کو دوزخ مین حاضر
کرینگے کوئی نیک اور بد ایسا نہوگا جو دوزخ مین داخل ہو مگر ایمان والون پر آگ اسطرح گل ہوجائیگی جسطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام پر گل

گلزار

ہوگئی تھی اور اسی قول کی تائید کرتا ہی یہ جو حق تعالی نے فرمایا کہ ثُمَّ نُنَجِّي پھر نجات دینگے ہم الَّذِينَ اتَّقَوْا اونھین جنھون نے پرہیز کیا
شرک سے یعنی نکال لینگے اونھین دوزخ سے وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ اور چھوڑ دینگے ہم ظالمون کو فِيْهَا جِثِيًّا آگ مین
زانو کے بل گرے ہوئے ۝ وَاِذَا تُتْلٰى اور جب پڑھی جاتی ہین عَلَيْهِمْ مشرکون پر اٰيٰتُنَا ہماری آیتین بَيِّنٰتٍ
کہ کھلی ہوئی اور ظاہر ہین اوسکے معنی یا قدرت کی دلیلین یا معجزے تو قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کہتے ہین وہ لوگ جو نہ ایمان لائے
قریش کے سردارون مین سے لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین فقیرون مین سے یعنی امیر لوگ فقیرون سے
کہتے ہین کہ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ کون ان دونون گروہ مومن یا کافر مین سے خَيْرٌ بہتر ہی مَّقَامًا مکان اور جگہ کی رو سے یعنی
ہمارے مکانات عمدہ عمدہ ہین اور عیش کا سب اسباب وسین مہیا ہی اور تمہارے پاس نہ بیٹھنے کو ٹھور ہی نہ منھ کو کور اور حقیقت مین
مقام کی بہتری سے خوشحالی اور وسعت معاش مراد ہی حاصل کلام یہ ہی کہ مشرک لوگ مومنون سے کہتے تھے کہ ہم تم دو گروہون مین کون
بہت خوشحال ہی وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ۝ اور بہتر مجلس کی رو سے یعنی کسکی مجلس بہت آراستہ اور رونق کی ہی اسواسطے کہ ہمارے
مجمع مین سب سردار اور اشراف ہین اور تمھاری مجلس مین غلام ناتوان تو حق تعالی نے اونکی ڈینگ اور افتخار کی جڑ اوکھاڑ کر فرمایا کہ
وَكَمْ اَهْلَكْنَا اور کتنے ہلاک کیے ہین ہمنے قَبْلَهُمْ پہلے مشرکان عرب سے مِّنْ قَرْنٍ ہر ایک گروہ سے اور ہر ایک قبیلہ سے کہ ایک ہی
زمانہ مین مجتمع تھے اور واقع مین تھے هُمْ وہ عرب کے کافرون سے اَحْسَنُ اَثَاثًا بہتر گھر کے اسباب کی رو سے جسکے سبب سے گھر کی
آرایش ہوتی ہی وَّرِءْيًا ۝ اور بہتر اونسے ہیئت اور صورت مین تو اونکے مال نے اونکی ہلاکت دفع کی نہ اونکے جمال نے اونسے عذاب کا
بلیت بر مال و جمال خویشتن تکیہ مکن ٭ کان را بشبے برند واین را بہ تبے ٭ قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے جو مال اور جمال پر
بھروسا کیے ہین کہ گھمنڈ نہ کرو اسواسطے کہ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ جو کوئی گمراہی اور دوری مین ہی راہ حق سے فَلْيَمْدُدْ
تو چاہیے کہ مدد کرے یہ خبر ہی امر کی صورت مین یعنی مدد کرتا ہی لَهُ الرَّحْمٰنُ اوسکی خدا اور کھینچتا ہی اوسکی عمر مَدًّا کھینچکر یعنی اوسے
مہلت دیتا ہی اور پوری نعمت پہونچاتا ہی حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا اوسوقت تک کہ وہ دیکھتے ہین مَا يُوْعَدُوْنَ وہ چیز جسکے سبب سے
ڈرائے گئے تھے اِمَّا الْعَذَابَ یا تو عذاب دنیا مین قتل اور قید کے سبب سے وَاِمَّا السَّاعَةَ یا قیامت مین انواع و اقسام کی رسوائی
اور خرابی دیکھکر فَسَيَعْلَمُوْنَ تو قریب ہی کہ جانین مَنْ هُوَ شَرٌّ اوسے جو بدتر ہی اون دو گروہ مین سے مَّكَانًا مکان کی راہ سے اسواسطے
کہ ایمانوالون کے لیے جنتون کے درجے ہین اور اون کافرون کے واسطے دوزخون کے درکے وَّاَضْعَفُ اور جانین اوسے جو بہت ضعیف ہی
جُنْدًا ۝ سپاہ کی رو سے یعنی دوستون اور مددگارون کی طرف سے اسلیے کہ ایمانوالون کو خدا اور ملائکہ اور انبیا علیہم السلام کی طرف سے
یاری اور مددگاری پہونچیگی اور مشرکون کا مطلق کوئی یار مددگار نہوگا وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ اور زیادہ کرتا ہی خدا
دنیا مین الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا اون لوگون کو جنھون نے ہدایت پائی اوسکی کتاب کے سبب سے هُدًى ہدایت یعنی جسقدر قرآن
نازل ہوا اوسکا ایمان لائے اور جو نازل ہوتا ہی اوسکی تصدیق کرتے جاتے ہین اور اونکی ہدایت خدا زیادہ کرتا ہی وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ
اور نیک کام باقی پانچون نماز یا چارون کلمے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وغیرہ اونکے واسطے خَيْرٌ بہتر ہین عِنْدَ

رَبِّكَ تیرے رب کے پاس ثَوَابًا ثواب کی روسے وَّخَیْرٌ مَّرَدًّا ۝ اور بہتر ہی بازگشت کی راہ سے یعنی دنیا مین اگر کافرون کے
واسطے جاہ ومال ہی تو آخرت مین وبال ونکال ہوگا اور مومن دنیا مین ہدایت بھی رکھتا ہی اور حمایت بھی اور آخرت مین ثواب بھی پاویگا اور
حسن مآب بھی یعنی پھرنے کی اچھی جگہ بہت بدنما سرفراز ونامدار اندیشہ یعنی کامدار وکامگار اند ہی لکھا ہی کہ خباب بن حارث رضی اللہ
عنہ کا قرض عاص بن وائل پر تھا ایکدن انھون نے اوس سے تقاضا کیا کہ ہمارا قرض ادا کر وہ بولا کہ جب تک محمدی دین
چھوڑ کر کافر نہو گے ہرگز تمہارا قرض ادا کرونگا خباب رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ مین تو آنحضرت کے دین ہی پر ہونگا جو کفر نہ اختیار کرونگا
جبتک نہ مرنے اوسدن جب پھر اوٹھایا جاؤنگا عاص بولا کہ اچھا جسدن پھر اوٹھایا جائیگا اوسدن آنا اور اپنا قرض مجھسے لیلینا اسواسطے
کہ یہ جو تم کہتے ہو اگر حق ہی تو وہین وہان تمسے افضل ہونگا میرا مال اور میری اولاد بہت ہی تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ
كَفَرَ کیا دیکھا تمنے اوسے جو نہین ایمان لایا بِاٰیٰتِنَا میری آیتون کا یعنی قرآن کا یا میری وحدت کی نشانیون کا وَقَالَ اور بولا
یعنی عاص کہ قسم خدا کی کل قیامت کو لَاُوْتَیَنَّ البتہ دیا جاؤنگا یعنی اوسدن مجھے ضرور دینگے مَالًا وَّوَلَدًا ۝ مال اور
اولاد اَطَّلَعَ الْغَیْبَ کیا مطلع ہو گیا غیب پر اور لوح محفوظ کا مطالعہ کرکے یہ بات وہان سے کہتا ہی اَمِ اتَّخَذَ یا لیلیا ہی
عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ خدا کے پاس سے کوئی عہد پیمان اس صورت پر كَلَّا ایسا نہین ہی جو وہ کہتا ہی سَنَكْتُبُ
قریب ہی کہ لکھ لین ہم یا نگاہ رکھین ہم مَا یَقُوْلُ وہ بات جو وہ کہتا ہی تاکہ اوس بات کے سبب سے اوسے ہم جزا دین یا نامہ اعمال لکھنے
والے فرشتون کو ہم حکم کر دین تاکہ وہ لکھ لین وَنَمُدُّ لَهٗ اور کھینچین ہم اوسکے واسطے مِنَ الْعَذَابِ عذاب مین سے
مَدًّا ۝ کھینچنا یعنی بڑا اور ملا ہوا کر دین ہم اوسکے واسطے عذاب کو اسطرح کہ عذاب پر عذاب اوسے ہم پہونچائین وَّنَرِثُهٗ اور میراث لین ہم
یعنی پھیر لین ہم موت کے سبب سے مَا یَقُوْلُ جو کچھ وہ کہتا ہی کہ کل مجھے دینگے یعنی مال اور اولاد وَیَاْتِیْنَا اور آئیگا ہمارے پاس موت کے وقت
یا قیامت کے روز فَرْدًا ۝ اکیلا نہ مال ہوگا اوسکے ساتھ نہ اولاد ہوگی وَاتَّخَذُوْا اور ٹھہرالیے قریش کے مشرکون نے مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا اٰلِهَةً جھوٹے خدا جیسے بت اور فرشتے لِّیَكُوْنُوْا تاکہ ہون یہ معبود لَهُمْ عِزًّا ۝ اونکے واسطے عزت کے
سبب یعنی مشرک اون معبودون کی شفاعت کی بدولت خدا کے سامنے عزت پائین كَلَّا ایسا نہین کہ وہ عزت پائین بلکہ سَیَكْفُرُوْنَ
قریب ہی کہ کافر ہو جائین یعنی اونکے معبود انکار کرین اور اقرار نہ کرین بِعِبَادَتِهِمْ اپنی عبادت کا یا کافرون کو جب احوال قیامت معلوم ہو
تو بتون کی پرستش سے انکار کرین وَیَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِمْ اور ہون اپنے معبودون پر ضِدًّا ۝ دشمن یا اونکے معبود اونکے دشمن ہوجائین
اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تمنے اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ اسے کہ ہمنے بھیجا شیطانون کو عَلَی الْكٰفِرِیْنَ
کافرون پر یعنی اونپر ہمنے مسلط کر دیا یا اونکا ساتھی اور رفیق کر دیا تَؤُزُّهُمْ ہلاتے ہین اونھین اَزًّا ۝ ہلانا یعنی گناہ کرنے پر اونھین آمادہ
کرتے ہین اور وسوسے دیکر اونھین اونکی جگہ سے لیجاتے ہین فَلَا تَعْجَلْ عَلَیْهِمْ تو جلدی نہ کر اونپر یعنی اونپر عذاب نازل ہونے کی جلدی نہ کر
اِنَّمَا نَعُدُّ اسکے سوا نہین گنتے ہین ہم لَهُمْ اونکے واسطے اونکی جانون کے دن عَدًّا ۝ ایسا گننا کہ اوسمین غلطی نہین ہی جب وہ ایام تمام
ہو جائینگے تو نازل ہوگا جو کچھ مقرر ہوا ہی یَوْمَ یاد کرو وہ دن کہ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اٹھا کرینگے ہم پرہیزگارون کو اِلَی الرَّحْمٰنِ خدا کی بہشت کی طرف

جو بخشنے والا ہی وَفۡدًا ۝ اوس حال مین کہ وہ سوار ہونگے عمدہ اونٹون پر جو جنت کی سواریان ہین یعنی اونکو اسطرح جنت مین سوار کرکے لیجاینگے جیسے عزتدار لوگون کو بادشاہ کی جناب مین سوار کرکے لیجاتے ہین امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ بعضے تو عبادتون کے عمدہ اونٹون پر سوار ہونگے اور بعضے ہمتون اور نیتون کی سواریون پر سوار ہونگے جو عبادتون کی سواریون پر سوار ہونگے وہ بہشت کے طالب ہین اونکو تو بہشت مین لیجاینگے اور جو لوگ ہمتون کی سواریون پر سوار ہونگے وہ خدا کے طالب ہین اونکو قرب رحمان مین لائینگے طالبان جنت اور طالبان رحمان مین بڑا فرق ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ ممشاد دینوری قدس سرہ نزع کے حال مین تھے ایک فقیر اونکے سامنے کھڑا دعا کرتا تھا کہ ای اللہ انپر رحمت کر اور جنت انھین مرحمت فرما پس ممشاد رحمۃ اللہ علیہ اوسپر چیخے کہ او غافل تیس برس سے شرف اور غرفات اور حور و قصور سمیت جنت کو مجپر جلوہ دیتے ہین مین نے اپنی چشم ہمت کی کنکھیا بھی اوسپر نہین ڈالی اب درگاہ قرب مین جاتا ہون تو اپنی رحمت لایا ہی اور میرے واسطے بہشت اور رحمت چاہتا ہی بیت باغ فردوس از براے دیدنش باید مرا ٭ بے جمالش روضۂ جنت چہ کار آید مرا ٭ وَّنَسُوۡقُ الۡمُجۡرِمِیۡنَ اور ہنکا دینگے ہم کافرون کو اِلٰی جَهَنَّمَ وِرۡدًا ۝ دوزخ کی طرف جیسے بہائم کو بھوکا پیاسا پیادہ پا اکیلے ہوے لَا یَمۡلِکُوۡنَ الشَّفَاعَةَ نہ قدرت رکھینگے اور نہ پائینگے نہ متقی نہ گنہگار سفارش کسی سفارشی کی اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ مگر اوسکی جسنے لیلیا ہو عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ خدا کے پاس عَهۡدًا ۝ عہد سفارش کے واسطے اور وہ عہد توحید اور نیک کام ہی یا یہ کہ کوئی کسیکی شفاعت نکر سکیگا مگر وہ جسنے خدا سے اجازت پائی ہو وَقَالُوا اور بولے کفار نو ملیح کے اور یہود و نصاری نادانی کی رو سے کہ اتَّخَذَ الرَّحۡمٰنُ پیدا کرلیا خدا نے وَلَدًا ۝ فرزند یعنی ملائکہ اور عیسی اور عزیر علیہم السلام کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے کہ لَقَدۡ جِئۡتُمۡ بیشک تم لائے ہو شَیۡئًا اِدًّا ۝ چیز بری یعنی سخت اوپرے اور بیہودہ بات تَكَادُ السَّمٰوٰتُ قریب ہی کہ آسمان یَتَفَطَّرۡنَ پھٹجاین مِنۡهُ اوس جھوٹی بات سے وَتَنۡشَقُّ الۡاَرۡضُ اور پھٹجاے زمین وَتَخِرُّ الۡجِبَالُ اور گرپڑین پہاڑ هَدًّا ۝ لائے ٹوٹکر یعنی ٹکڑے ٹکڑے ہوجائین اَنۡ دَعَوۡا اس بات سے کہ دعوی کرتے ہین لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدًا ۝ خدا کے واسطے فرزند کا یعنی خدا کی طرف اولاد ہونے کی نسبت کی وَمَا یَنۡۢبَغِیۡ اور نہین سزاوار اور لائق نہین لِلرَّحۡمٰنِ خدا کو اَنۡ یَّتَّخِذَ یہ کہ پیدا کرلے وَلَدًا ۝ کوئی فرزند اسواسطے کہ فرزند پیدا کرلینا چاہتا ہی کہ باپ بیٹے مین مجانست ہو اسواسطے کہ بیٹا باپ ہی کی جنس سے ہونا چاہیے اور حق تعالی کسیکے ہمجنس ہونے سے بری اور منزہ ہی یا اپنی ذاتی بے نیازی کے سبب سے اولاد کی مدد لینے اور اونکے ساتھ انس اور الفت کرنے کا اور اونسے سہارا لینے اور اونکے سبب سے اپنی زینت کرنے کا محتاج نہین ہی اِنۡ كُلُّ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ نہین ہی جو کوئی ہی آسمانون اور زمین مین اِلَّاۤ اٰتِی الرَّحۡمٰنِ مگر آنے والا ہی قیامت کے دن رحمان کی طرف عَبۡدًا ۝ اوس حال مین کہ وہ آنے والا بندہ ہوگا لَقَدۡ اَحۡصٰىهُمۡ بیشک ضرور سب کو اوسنے جانا ہی اور سب کو گھیر لیا ہی اسیطرح کہ اوسکی قدرت اور علم سے باہر نہین ہین وَعَدَّهُمۡ اور گن لیا ہی اونکی ذاتون اور کامون کو عَدًّا ۝ گن لینے کر وَكُلُّهُمۡ اور وہ سب اٰتِیۡهِ آنے والے ہین اوسکی طرف یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ قیامت کے دن فَرۡدًا ۝ اکیلے کہ نہ کوئی تابع ساتھ ہوگا نہ کوئی یار و مددگار اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بیشک جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے سَیَجۡعَلُ قریب ہی کہ ظاہر کردے لَهُمُ الرَّحۡمٰنُ اونکے واسطے خدا

وُدًّا ۝ یعنی خلق کے دلون مین یعنی اونکی محبت لوگون مین ڈالدے بے سبب اور بے ذریعے کے حدیث مین ہے کہ حق تعالیٰ جب کسی بندہ کو دوست
رکھتا ہے تو جبریل علیہ السلام سے حکم کر دیتا ہے کہ مین فلان بندہ کو دوست رکھتا ہون تو بھی اوسے دوست رکھ پس جبریل علیہ السلام بھی اوسے
دوست رکھتے ہین اور اہل آسمان مین منادی کر دیتے ہین کہ حق تعالیٰ فلان بندہ کو دوست رکھتا ہے تم بھی اوسے دوست رکھو پس آسمان کے
رہنے والے اوسے دوست رکھتے ہین پھر اوس بندہ کی محبت زمین پر ڈالتے ہین یہانتک کہ زمین کے رہنے والے بھی اوسے دوست کر لیتے
ہین فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ سوا اسکے نہین کہ آسان کر دیا ہمنے قرآن یا یہ کہ اوتارا ہمنے قرآن بِلِسَانِكَ تمھاری زبان پر یعنی عربی زبان پر
یا اوسکا پڑھنا تمھاری زبان پر ہمنے آسان کر دیا ہے لِتُبَشِّرَ تاکہ خوشخبری دو تم بِهِ الْمُتَّقِيْنَ اوسکے سبب سے پرہیزگارون کو جو
شرک سے کنارہ کیا ہے وَتُنْذِرَ بِهٖ اور ڈراؤ اوسکے سبب سے قَوْمًا لُّدًّا ۝ گروہ جھگڑنے والے سخت عداوت رکھنے والے کو
وَكَمْ اَهْلَكْنَا اور کتنے ہلاک کر ڈالے ہمنے قَبْلَهُمْ تمھاری قوم سے پہلے مِّنْ قَرْنٍ زمانے والون مین سے ہر زمانہ کے
اور قوم مین مشرکون مین سے ہمنے ہلاک کیے ہین هَلْ تُحِسُّ کیا پاتے اور دیکھتے ہو تم مِنْهُمْ اون ہلاک ہونے والون مین سے مِّنْ
اَحَدٍ کسی کو اَوْ تَسْمَعُ یا سنتے ہو تم لَهُمْ اونکی رِكْزًا ۝ آواز پوشیدہ یعنی اونپر جب ہمارا عذاب نازل ہوا تو سب نیست و نابود ہوگئے
نہ اونمین سے کوئی شخص باقی رہا کہ کوئی دیکھے نہ آواز آتی ہے کہ کوئی سنے بلکہ قہر الٰہی نے کچھ بھی نہ چھوڑا سب کو ایسا فنا کر دیا کہ گویا پیدا ہی
نہوئے تھے نظم کو انراز سروران تاج بخش ۔ کو نشان از خسروان تاجدار ۔ سوخت دیہیم شہان کا مجوئی ۔ خاک شد تخت ملوک کامگار

سُوْرَۃُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً
سورۂ طٰہٰ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	ایک سو پینتیس ۱۳۵ آیتین ہین

طٰهٰ ۝ حروف مقطعہ جو سورتون کے شروع مین ہین اونمین کسی مین اسقدر اختلاف نہین جتنا طٰہٰ مین ہے بعضے اسے حروف مقطعہ جانتے ہین
اور کہتے ہین کہ قرآن کا نام ہے یا سورت کا یا اللہ کے نامون مین سے ایک نام ہے یا اسم طاہر اور اسم ہادی کی ابتدا کے دو حرف ہین اور ایک گروہ
اس بات پر ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامون مین سے ایک نام ہے جیسے مزمل مدثر یٰسٓ اور کہتے ہین کہ طٰہٰ منادیٰ ہے
اور حرف ندا اوسپر سے گرا دیا گیا ہے یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو نام ایک طالب دوسرے ہادی کی طرف اشارہ ہے یعنی شفاعت کے طالب
شریعت کے ہادی یا گناہون سے طاہر خدا کی معرفت کے ہادی یا اونکا دل غیر خدا سے طاہر ہے اور قرب خدا کی طرف ہادی ہین حقائق سلمی مین
لکھا ہے کہ طٰ سے طوبیٰ اس طرف اشارہ ہے کہ سرّ محمدی کے صفحے سے کائنات کے نقوش طی کر دیے گئے اور ہ سے یہ رمز ہے اس طرف کہ ہدایت مبدء
کائنات کے قرب کی طرف پائی اور بعض کے قول کے موافق یہ بات ہے کہ ان دونون حرفون کی قسم کھائی ہے اور ہر ایک ایک چیز کی طرف اشارہ
ہے تبیان مین کہا ہے کہ قسم طول یعنی بخشش اور ہدایت الٰہی کی یا قسم طینت پاک اور ہمت عالی حضرت رسالت پناہی کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تیسیر مین امام جعفر صادق علیہ السلام و علی آبائہ الکرام سے نقل ہے کہ طٰہٰ یعنی طہارت اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم وہ جو اللہ نے
فرمایا ہے وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا اور ایک قول یہ ہے کہ قسم طوبیٰ اور ہاویہ کی کہ جنت اور دوزخ کی طرف اشارہ ہے اور زاد المسیر مین لکھا ہے کہ ط سے مدینہ طیبہ کی

اور ہے مکہ معظمہ کی اور ان دو حرفون سے حق تعالیٰ حرمین شریفین یعنی مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ کی قسم کھاتا ہی یا طٰہٰ طلب یاران کی ہی اور
ہے ہرب کافران کی یا طٰہٰ طرب اہل جنت کی ہی اور یہ ہے ہوان اہل دوزخ کی ایک گروہ اس طرف ہی کہ یہ لفظ حروف مقطعہ مین سے نہین ہی
الملم یا حبیب کے مقابل مین موضوع ہی نبطی یا حبشی یا نبطی یا سریانی زبان مین اور اس قول پہ حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم منادی یعنی پکارے
گئے ہونگے اور بعضی تفسیر مین لکھا ہی کہ ابجد کے حساب سے طٰہٰ کے نو ہین اور ہے کے پانچ مجموع چودہ ہوئے اور اکثر یہ ہی کہ چودھوین رات کو
چاند پورا ہوتا ہی تو یہ اشارہ ہی اس بات کا کہ چودھوین رات کے چاند اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور پورا چاند ہونا
آپکے مرتبہ جامعیت کے کمال کی طرف اشارہ ہی اور یہ بات عارفون پر پوشیدہ نہین قطعہ ماہ چون کامل شود انور بود … مراۃ نور خورشید بود
گاہ ماہ بدری و گہ شاہ بدر … صدر تو منشرح و کارت شرح صدر … در شب تاریکی کفر و ضلال … از جہت روشن شد انوار جلال … اور بعضے
کہتے ہین کہ طٰہٰ اصل مین طاء تھا … گمراہ … اور ہا کنایہ … زمین کا ذکر … آیت … جب
جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم تہجد کے واسطے اوٹھتے تو ایک پاؤن پر … کھڑے ہوتے اس سبب سے پاے مبارک کی پشت پر ورم
آجاتی تو یہ سورت نازل ہوئی اور حق تعالیٰ نے حکم دیا کہ طا یعنی اپنے دونون پاؤن زمین پر رکھو اور بعضے کہتے ہین کہ … جب
ابوجہل اور اوسکے لوگون نے حضرت … رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم … کو … تکلیف مین …
طعن کرتے تھے کہ محمد پر قرآن اسیلیے اوترا ہی کہ … رنج و مصیبت مین پڑے تو یہ آیت نازل ہوئی یعنی …
تیری طرح کسی مرد نے میدان مردی مین قدم نہین رکھا مَا أَنْزَلْنَا نہین نازل کیا ہمنے عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تجپر قرآن
لِتَشْقَىٰ ○ اسواسطے کہ تو رنج کھینچا اور رات کو … اور نماز مین … پاؤن ورم کر جائین إِلَّا
تَذْكِرَةً مگر نازل کیا ہمنے تجپر قرآن نصیحت کرنے کے واسطے لِمَنْ يَخْشَىٰ ○ اوس شخص کو جو ڈرتا ہی … اور وصف اسکے نصیحت
عام ہی مگر ڈرنے والے کی تخصیص اسواسطے ہی کہ وہ نصیحت سے فائدہ پاتا ہی تَنْزِيلًا اوتارا گیا اوتارنا مِمَّنْ خَلَقَ
الْأَرْضَ اوسکی طرف سے جسنے پیدا کی زمین وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلَى ○ اور آسمان اونچے الرَّحْمَٰنُ وہ بڑی بخشش
کرنے والا عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ ○ عرش پر غالب ہوا او مستولی … اور با وصف اسکے کہ حق تعالیٰ سب موجودات پر غالب اور
مستولی ہی پھر استیلا کی اضافت خاص عرش کے ساتھ اس جہت سے ہو سکتی ہی کہ وہ سب مخلوقات مین بڑا ہی … بلاغت مین امام ماتریدی نے
فرمایا ہی کہ عرش ملک کے معنی مین آتا ہی اور حق تعالیٰ اپنے ملک پر مستولی اور غالب ہی فتوحات مین ہی کہ شیخ قدس سرہ اس آیت مین لفظ عرش پر
وقف کرتے اور استوی لہ ما فی السموات الگ پڑھتے یعنی ثابت ہی اوسکے واسطے جو کچھ ہی آسمانون اور زمین مین شیخ الاسلام قدس سرہ نے
فرمایا کہ عرش پر خدا کا استوا یعنی قرار پکڑنا قرآن مین ہی اور مجھے اس بات کا ایمان ہی مین تاویل نہین ڈھونڈھتا اسلیے کہ اس باب مین
تاویل کرنا طغیان ہی ظاہر مین مین قبول کرتا ہون اور باطن مین مان لیتا ہون اسواسطے کہ سنیون کا یہی اعتقاد ہی مگر مین یہ
جانتا ہون کہ وہ نہ مکان کا محتاج ہی نہ عرش اوسکو اوٹھائے ہوئے ہی اسواسطے کہ وہ اپنی قدرت سے عرش کو اوٹھائے ہوئے
اور اوسکا نگہبان ہی نظم نی مکان دریافت سوی شیں نی زمان … نی بیان وارد خبر زونی عیان … این ہمہ مخلوق حکم داور …

خالق عالم، عالم پر تربیت ﴿لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ﴾ اوسکے واسطے ہی جو کچھ آسمانون مین ہی مبدعات علویہ ﴿وَمَا فِی الْاَرْضِ﴾
اور جو کچھ زمینون مین ہی مخترعات سفلیہ ﴿وَمَا بَيْنَهُمَا﴾ اور جو کچھ دونون کے درمیان ہی ملائکہ اور آگ اور ہوا کے طبقے ﴿وَمَا تَحْتَ
الثَّرٰى﴾ ۝ اور جو کچھ گیلی مٹی کے طبقے کے نیچے ہی ثریٰ زمین کے سب طبقون سے نیچے والا طبقہ ہی اور وہ وہ جگہ ہی جیسے تبصیر تیسیر وغیرہ
تفاسیر مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے مذکور ہی کہ زمین کے ساتون طبقے ایک فرشتے کے کاندھے پر ہین اور اوس فرشتے کے
دونون پاؤن پتھر پر ہین اور پتھر ایک جنت کی گاے کے سینگ پر اور گاے کے پاؤن حوض کوثر کی ایک مچھلی کی پیٹھ پر ہین اور مچھلی دریا پر
ثابت ہی اور دریا جہنم پر اور جہنم ہوا پر اور ہوا ایک حجاب ظلمت پر اور وہ حجاب ثریٰ پر اور زمین آسمان والون کا علم ثریٰ سے آگے
نہین پہونچتا اور ثریٰ کے نیچے جو کچھ ہی اوسے حق تعالیٰ کے سوا کوئی نہین جانتا ﴿وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ﴾ اور اگر آشکارا کہو
تم بات ﴿فَاِنَّهٗ﴾ تو بیشک وہ ﴿يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى﴾ ۝ جانتا ہی پوشیدہ اور جو کچھ پوشیدہ سے بھی زیادہ پوشیدہ ہی کہتے ہین
کہ سِرّ وہ ہی جو بندہ کرتا ہی اور جانتا ہی اور چھپاتا ہی اور اخفیٰ وہ ہی کہ جانتا ہی نہین کہ کیا کریگا یا سِرّ وہ ہی جو کسی سے کہین اور اخفیٰ وہ ہی
جو اپنے دل مین چھپائین ﴿اَللّٰهُ﴾ وہ ہی خداے برحق ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾ نہین کوئی معبود پرستش کے لائق مگر وہ ﴿لَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى﴾ ۝ اوسکے واسطے ہین نام نیک یا صفتین اچھی ﴿وَهَلْ اَتٰىكَ﴾ اور کیا آئی تمھارے پاس ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ﴿حَدِيْثُ مُوْسٰى﴾ ۝ خبر موسیٰ بن عمران کی اور اونکا قصہ تمھین معلوم ہوا تو سختیون پر صبر کرنے مین اوسکی اقتدا کرو ﴿اِذْ رَاٰ﴾
یاد کرو جب دیکھی موسیٰ علیہ السلام نے ﴿نَارًا﴾ آگ لکھا ہی کہ جب حضرت موسیٰ نے شعیب علیہما السلام سے اپنے ماں باپ بھائی کو
دیکھنے کے واسطے مصر مین جانے کی اجازت چاہی تو شعیب علیہ السلام نے اونھین اجازت دی اور اونکی بی بی کو اونکے ساتھ روانہ کیا ایک رات
بڑی اندھیری اور بہت سردی تھی برف پڑ رہی تھی وہ راہ بھول گئے اور وادی ایمن کے پاس پہونچے اور حضرت صفورا حضرت شعیب کی
بیٹی جو موسیٰ علیہ السلام کی منکوحہ تھین اونکو دردِ زہ شروع ہوا آگ کی حاجت پڑی موسیٰ علیہ السلام نے ہر چند کوشش کی چقماق پتھر
سے آگ نہ نکلی ناگاہ دور سے آگ دیکھی ﴿فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا﴾ تو بولے اپنے اہل و عیال اور خادمون سے کہ ٹھہرو اسی جگہ ﴿اِنِّیْٓ
اٰنَسْتُ نَارًا﴾ بیشک مین نے دیکھی ہی آگ ﴿لَعَلِّیْٓ اٰتِيْكُمْ﴾ شاید لاؤن تمھارے واسطے ﴿مِّنْهَا بِقَبَسٍ﴾ اوس آگ مین سے لکڑی
جسکا کنارہ سلگتا ہو یا اپنی بتی روشن کر لاؤن یا کوئی لکڑی جلا لاؤن یا انگارے لے آؤن ﴿اَوْ اَجِدُ﴾ یا شاید پاؤن ﴿عَلَى النَّارِ هُدًى﴾ ۝
آگ پر راہ کہ مجھے ڈھونڈے پر لگادے تو اپنے لوگون کو چھوڑ کر اکیلے آگ کی طرف چلے ﴿فَلَمَّآ اَتٰىهَا﴾ پھر جب آئے اوس آگ کے پاس تو سفید
آگ سبز درخت مین جلتی دیکھی کہ وہ درخت عناب یا عوسج کا تھا اور اوسکے گرد کوئی نہ تھا تو متحیر ہوئے اور آگ کی روشنی اور درخت کی سبزی سے
متعجب تھے کہ ناگاہ ﴿نُوْدِیَ یٰمُوْسٰى﴾ ۝ ندا کی گئی کہ ای موسیٰ ﴿اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ﴾ مین ہون مین تیرا رب متکلم کی ضمیر کا مکرر لانا
تاکید اور تحقیق کے واسطے ہی یعنی کچھ شک نہ کر اور یقین جان کہ مین تیرا رب ہون ﴿فَاخْلَعْ﴾ پھر اوتار ڈال اپنے پاؤن سے ﴿نَعْلَيْكَ﴾
اپنی دونون جوتیان بعضون نے کہا ہی کہ وہ جوتیان نجس تھین گدھے کے بے دباغت کیے ہوئے چمڑے کی اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ
جوتیان گاے کے چمڑے کی پاک تھین مگر حق تعالیٰ نے اونھین اوتارنے کا حکم دیا تا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قدم ارض مقدس کی خاک کو چھو جاے

اور اوسکی برکت اونکے پانون مین پہونچے اور محققون نے کہا ہی کہ یہ تواضع اور ادب کی تعلیم ہی اسواسطے کہ بادشاہون کے فرش پر جوتے لیے
نہین جاسکتے اور اسیواسطے اگلے بزرگون کے ایک گروہ نے مثل حضرت بشر حافی وغیرہ قدس سرہم کے ننگے پانون سیر کی ہی
گنجے کہ زمین و آسمان طالب وست با چون درنگری برہنہ پایان دارند با اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ جو حکم ہوا کہ جوتیان اوتار اسکے معنی یہ ہین
کہ اپنا دل جورو لڑکون کی فکر سے فارغ رکھ امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ دونون جوتے اوتار ڈال یہ اس طرف اشارہ ہی کہ دنیا
اور آخرت کی فکر اپنے دل سے نکال ڈال یعنی عالم تفرید مین دونون جہان پر لات مار اِنَّكَ بیشک تو بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝
میدان پاکیزہ برکت والے مین تعریف کیے ہوئے مین ہی وَاَنَا اخْتَرْتُكَ اور مین نے برگزیدہ کر لیا تجھے نبوت کے واسطے
فَاسْتَمِعْ تو سن لِمَا يُوْحٰى ۝ وہ چیز جو وحی کیجاتی ہی تجھپر اور وحی یہ ہی کہ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ بیشک مین ہون خدا نہین
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا نہین ہی خدا سوا میرے فَاعْبُدْنِيْ تو میری عبادت کر اور یہ وحی مقصود تھی توحید مقرر کرنے پر کہ منتہا ہے
علم ہی اور عبادت کے حکم پر کہ کمال عمل ہی پھر اقسام عبادت مین سے نماز کی تخصیص کرکے فرمایا کہ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اور قائم رکھ نماز
لِذِكْرِيْ ۝ اسواسطے کہ تو اوسمین مجھے یاد کرتا کہ مین تجھے ثنا کے ساتھ یاد کرون اِنَّ السَّاعَةَ بیشک قیامت اٰتِيَةٌ آنے
والی ہی اَكَادُ اُخْفِيْهَا چاہتا ہون کہ چھپاؤن اوسکا وقت اسواسطے کہ اوس عذاب سے ڈرنا بہت سخت ہوتا ہی جسکا وقت معلوم
نہین اور اگر اخفا کو صلب خفا یعنی پوشیدگی اوٹھا لینے کے معنی مین رکھین تو یہ معنی ہین کہ قریب ہی کہ ظاہر کردین ہم اوسے لِتُجْزٰى
آتیۃ کا متعلق ہی یعنی قیامت بیشک آنے والی ہی تاکہ بدلا دیا جاوے كُلُّ نَفْسٍ ہر ایک بِمَا تَسْعٰى ۝ ساتھ اوس کام کے کہ دوڑتا ہی
اوسکی طرف اور کرتا ہی فَلَا يَصُدَّنَّكَ تو چاہیے کہ تجھے باز نہ رکھے عَنْهَا قیامت پر ایمان لانے سے مَنْ لَّا يُؤْمِنُ وہ شخص جو نہین
ایمان لاتا بِهَا اوسکے واقع ہونے کا وَاتَّبَعَ اور پیروی کی ہی جسنے هَوٰىهُ اپنے نفس کی خواہش کی تو ایسے شخص کے صاد ہونے
کے سبب سے راہ نہ چھوڑ کر فَتَرْدٰى ۝ پھر تو ہلاک ہوجاوے یہ خطاب تو موسیٰ علیہ السلام سے ہی اور مراد اونکی امت ہی امام علم الہدیٰ
اور فقیہ ابو اللیث رحمہما اللہ تعالی اس بات پر ہین کہ وانا اخترتک سے یہانتک ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخاطب ہین اور
اس تقدیر پر امت محمدی مراد ہی غرضکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب دونون جوتے پانون سے اوتارے اور وادی مقدس مین
ٹھہرے تو خطاب پہونچا کہ وَمَا تِلْكَ اور یہ کیا چیز ہی بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ۝ تیرے داہنے ہاتھ مین اے موسیٰ حضرت موسیٰ کو
اُنس حاصل ہونے اور اونکی ہیبت دور ہونے کے واسطے حق تعالی نے اونسے کلام کیا اور یہ بات پوچھی کہ تمہارے ہاتھ مین کیا ہی
استفہام یعنی پوچھنا تنبیہ یعنی ہوشیار کرنے کو شامل ہی یعنی حاضر رہ تاکہ عجائب دیکھ قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے هِيَ عَصَايَ
یہ میرا عصا ہی اور وہ جنت کے درخت کی لکڑی کا تھا دس گز لمبا اور اوسکے اوپر والے سرے پر دو شاخین نکلی ہوئی تھین اور اوسکے نیچے
لمبی نوکدار شام لگی تھی اوسکا نام علیق تھا یا نبعہ حضرت آدم سے حضرت شعیب کو میراث مین پہونچا تھا اونھون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو
دیا تھا غرضکہ حضرت موسیٰ نے جواب دیا اور خدا کی نعمتین شمار کرنے کو جواب پر یہ باتین اور زیادہ کین اور کہا کہ اَتَوَكَّؤُا تکیہ کرتا ہون عَلَيْهَا
اس عصے پر جب تھکجاتا ہون راہ مین یا جب بکریان چرتی ہوتی ہین اور مین اونکے پاس ہوتا ہون وَاَهُشُّ اور جھاڑتا ہون درخت کے پتے

بِهَا اس عصے کے سبب عَلٰی غَنَمِیْ اپنی بکریون پر وَلِیَ فِیْهَا اور میرے واسطے اس عصے مین مَاٰرِبُ اُخْرٰی ○ کام اور بین
لکھا ہی کہ عصا راہ مین موسیٰ علیہ السلام سے باتین کرتا اور درندے اور موذی جانورون سے اونکی حفاظت کرتا اور جس کوئین پر موسیٰ علیہ السلام
پہونچتے اوسکی لکڑی رسی اور دونون شاخین ڈول بنجاتین اور زمین مین گاڑتے تو سایہ دار درخت ہوجاتا اور جو میوہ موسیٰ علیہ السلام کو
مرغوب ہوتا وہ اوسمین پیدا ہوآتا اور اندھیری رات مین شمع اور چراغ کی طرح روشنی دیتا اور چونکہ موسیٰ علیہ السلام نے مجملاً کہا کہ مجھے
اس سے بہت کام ہین تو قَالَ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ اَلْقِهَا یٰمُوْسٰی ○ ڈال دے اسے اے موسیٰ تو حضرت موسیٰ سمجھے کہ جوتون کی طرح
اس عصے کو بھی دور کرنا چاہیے فَاَلْقٰهَا تو پھینک دیا اوسے اپنے پیچھے فوراً ایک بہت بڑی آواز سنی پھر کر دیکھا فَاِذَا هِیَ
تو وہین وہ عصا حَیَّةٌ سانپ تھا تَسْعٰی ○ دوڑ رہا ہر طرف لکھا ہی کہ پہلے تو وہ زرد سانپ ہوگیا عصے کی مٹائی کے برابر پھر بڑھا
بڑے اونٹ کے برابر اور لمبا ہوگیا اور چھوٹے چار پیرون پر کھڑا ہوکر چلنے لگا اوسکے دونون کلپھڑون کے درمیان ستر یا چالیس گز کا
فرق تھا اور منھ مین بڑے بڑے دانت اور دونون آنکھین بجلی کی طرح چمکتی تھین بڑے بڑے پتھر جب سامنے پڑتے تو ایک لقمہ
کرجاتا بڑے بڑے درخت جڑ سے اوکھاڑ کر کھاجاتا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اوسے دیکھا تو ڈر کر بھاگے تو قَالَ خُذْهَا
فرمایا خدا نے پکڑ لے اوسے وَلَا تَخَفْ اور نہ ڈر اوس سے سَنُعِیْدُهَا جلد ہی پھیر دینگے اور لے آئینگے ہم اوسے سِیْرَتَهَا
الْاُوْلٰی ○ پہلی ہیئت پر جو وہ رکھتا تھا یعنی اوسے ہم پھر عصا بنادینگے جب یہ خطاب الٰہی موسیٰ علیہ السلام کو پہونچا تو اژدہے
کی طرف منھ کرکے دوڑے اور اپنا ہاتھ اوسکے منھ مین کردیا اور اوسکے دونون کلپھڑے پکڑے وہی عصے کا عصا ہوگیا دونون شاخین
ہاتھ مین آئین تو موسیٰ علیہ السلام کا دل ٹھہرا پھر ندا آئی کہ وَاضْمُمْ یَدَكَ اور ملا اور لیجا اپنا ہاتھ اِلٰی جَنَاحِكَ اپنے
پہلو کی طرف بغل کے نیچے تَخْرُجْ تاکہ نکلے بَیْضَآءَ سفید روشن مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ بے کسی عیب اور بیماری کے یعنی سفید
برص کی بیماری نہوگی بلکہ سفید چمکتا ہوگا بجلی کی طرح اوسکی شعاع پڑیگی اٰیَةً اُخْرٰی ○ لے معجزہ اور نشانی دوسری اپنی نبوت پر
لِنُرِیَكَ ایسا ہمنے اسواسطے کیا تاکہ دکھائین ہم تجھے مِنْ اٰیٰتِنَا الْكُبْرٰی ○ بعضی اپنی بڑی نشانیان اِذْهَبْ
اِلٰی فِرْعَوْنَ جا یہ دونون معجزے لیکر فرعون کی طرف اور بلا اوسے میری عبادت کی طرف اِنَّهٗ طَغٰی ○ بیشک وہ حد سے ع ۱۴
گذر گیا ہی اور خدائی کا دعویٰ کرتا ہی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کو دعوت کرنے پر مامور ہوئے تو اپنے دل مین سوچے کہ
مین اکیلا فرعون اور اوسکے لشکر کے ساتھ کیونکر مقابلہ کرونگا تو حق تعالیٰ سے تقویت چاہی اور دعا شروع کی اور عاجزی کی راہ سے
قَالَ کہا کہ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ اے میرے رب کھول دے میرے واسطے صَدْرِیْ ○ میرا سینہ تاکہ جو مجھپر وحی نازل
ہو وہ اوسمین سمائے یا یہ کہ مجھے متحمل اور بردبار کردے تاکہ ہر بات سے دلتنگ نہون وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ○ اور آسان کردے
میرے لیے میرا کام کہ تبلیغ رسالت ہی وَاحْلُلْ اور کھولدے عُقْدَةً گرہ مِّنْ لِّسَانِیْ ○ میری زبان سے تاکہ یَفْقَهُوْا
قَوْلِیْ ○ سمجھین لوگ میری بات لکھا ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب بچے تھے تو فرعون ایکدن اونھین گود مین لیے تھا
موسیٰ علیہ السلام نے اوسکی ڈاڑھی پر ہاتھ مارا اور کچھ نوچ لی اور کیفیت یہ تھی کہ اوسکی ڈاڑھی مین موتی وغیرہ جواہر گندھے تھے

فرعون کو غصہ آیا موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا بی بی آسیہ خاتون نے عذر خواہی شروع کی اور یہ بات کہی کہ اس بچے نے جواہر چمکتے لگتے
دیکھے اسوجہ سے داڑھی پر ہاتھ مارا اگر آگ کا انگارا دیکھے تو بھی اوسپر ہاتھ ڈالدے اس امتحان کے واسطے ایک طباق مین آگ
ایک مین یاقوت بھر کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے لائے اور جبرئیل علیہ السلام نے حضرت موسیٰ کا ہاتھ پکڑ کے انگارون کی طرف
بڑھا دیا پس موسیٰ علیہ السلام نے ایک انگارا اوٹھا کر اپنے منھ مین رکھ لیا تو اونکی زبان جل گئی اور اوسمین گرہ رہگئی اونکی بات خوب سمجھ مین
نہ آتی تھی تو اس جگہ درخواست کی کہ یا اللہ وہ گرہ کھلجائے اور یہ بھی عرض کی کہ وَاجْعَلْ لِّیْ اور کر دے میرے واسطے یعنی مقرر کر
وَزِیْرًا مدد دینے والا یا بوجھ بانٹنے والا مِّنْ اَھْلِیْ ۝ میرے لوگون مین سے ھٰرُوْنَ اَخِی ہارون میرا بھائی اشْدُدْ
بِهٖٓ مضبوط کر اوسکے سبب سے اَزْرِیْ ۝ میری پیٹھ وَاَشْرِكْهُ اور شریک کر اوسے فِیْٓ اَمْرِیْ ۝ میرے کام مین یعنی اوسے
نبوت مین میرا شریک کر دے کَیْ نُسَبِّحَكَ تاکہ پاکی بیان کیا کرین ہم تیری یا تیرے واسطے نماز پڑھا کرین ہم كَثِيْرًا ۝
بہت وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۝ اور یاد کرین تجھے حمد و ثنا اور دعا کے ساتھ بہت اِنَّكَ كُنْتَ بیشک تو تو ہی بِنَا
بَصِيْرًا ۝ ہمارا حال دیکھتا یا تو جانتا ہی وہ بات جسمین ہماری بھلائی ہی قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ تحقیق
دیا گیا ہی تو سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰی ۝ اپنی مانگی مراد اے موسیٰ یعنی جو تمنے درخواست کی وہ مین نے تمکو عطا فرمائی وَلَقَدْ مَنَنَّا
اور بیشک احسان رکھا ہمنے عَلَیْكَ تمپر اور نعمت دی ہمنے تمکو مَرَّةً اُخْرٰٓی ۝ دوسرے وقت اِذْ اَوْحَیْنَآ جب وحی کی
ہمنے اِلٰٓی اُمِّكَ تیری مان کی طرف مَا یُوْحٰٓی ۝ وہ جو نہین معلوم ہوسکتی مگر وحی سے یعنی اوسے ہمنے الہام کیا اوس وقت جب
تمکو جنی تھی اور فرعون کے لوگ لڑکون کی تلاش مین تھے کہ جہان پائین قتل کر ڈالین اور وہ تمہارے باب مین عاجز تھی تو ہمنے ایک فرشتے
کی زبانی اوسے الہام کیا نبوت کے طور پر نہین اور ہمنے یہ پیغام بھیجا اَنِ اقْذِفِیْهِ یہ کہ ڈالدے موسیٰ کو فِی التَّابُوْتِ
صندوق مین روئی رکھکر اور اوسکا منھ رال لگا کر خوب بند کر دے فَاقْذِفِیْهِ پھر ڈالدے وہ صندوق فِی الْیَمِّ دریاے
نیل مین فَلْیُلْقِهِ الْیَمُّ پھر چاہیے کہ ڈالدے دریا یعنی دریا اوسے ڈالدیگا بِالسَّاحِلِ کنارے پر یَاْخُذْهُ تاکہ لیلے اوسے
اوسمین سے عَدُوٌّ لِّیْ دشمن جو میرا ہی وَعَدُوٌّ لَّهٗ اور دشمن جو اسکا بھی ہی یعنی فرعون عدو کا لفظ مکرر لانا کمال عداوت کی وجہ سے
لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کی مان نے خدا کے حکم سے حضرت موسیٰ کو صندوق مین رکھکر دریاے نیل مین ڈالدیا اور اوس دریا مین سے ایک نہر
فرعون کے گھر مین جاری تھی اوس نہر کی راہ صندوق فرعون کے باغ مین آیا فرعون اپنی جورو کو ساتھ لیے ہوئے نہر کے کنارے پر تھا
جب صندوق اون دونون کے سامنے گیا تو اونھون نے نکال لیا کھولا تو اوسمین ایک لڑکا چاند کی صورت سیاہ چشم نکلا بیت
ماہ زیباست ولے روے تو زیبا تر از وست ۞ چشم نرگس چہ کنم چشم تو رعنا تر از وست ۞ قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام
کی آنکھون مین ایسی ملاحت تھی کہ جو اونھین دیکھتا محبت کرنے لگتا آسیہ اور فرعون نے جو اونھین دیکھا تو دونون کے دل مین اونکی محبت
پیدا ہو گئی جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ اور ڈالدی مین نے تجھپر مَحَبَّةً محبت مِّنِّیْ ۝ اپنی طرف سے
یعنی تمہاری محبت کا بیج دلون مین مین نے بو دیا تاکہ تمپر مہربان ہوجائین وَلِتُصْنَعَ اور پرورش کیا جائے تو عَلٰی عَیْنِیْ ۝ میرے

دیکھنے پر یعنی میرے علم اور ارادے کے ساتھ لکھا ہی کہ فرعون اور اوسکی جورو آسیہ نے موسیٰ علیہ السلام کو بیٹا بنالیا اور بہت دولا تیار کیا
اناؤن کے مقرر کرنے مین مشغول ہوئے ہر چند انائین لائے موسیٰ علیہ السلام کسیکا دودھ نہ لیتے موسیٰ علیہ السلام کی مان نے اپنی بیٹی
مریم سے کہا تھا کہ دریاے نیل کے کنارے کنارے دیکھتی رہ کہ یہ صندوق کہان جاتا ہی جب صندوق فرعون کے باغ مین گیا تو مریم بھی
اوس باغ مین چلی گئین اور یہ حال وہان دیکھا کہ اونکا بھائی کسی انا کا دودھ نہین لیتا پس مریم نے اپنے تئین آسیہ کے پاس پہونچایا
اِذۡ تَمۡشِيٓ یاد کر جب جاتی تھی اُخۡتُكَ تیری بہن فَتَقُولُ پھر بولی کہ هَلۡ اَدُلُّكُمۡ کیا بتادون تمکو ای لوگو عَلٰى
مَنۡ يَّكۡفُلُهٗ اوس عورت پر جو اس لڑکے کا تکفل کرے اور اسے دودھ دے آسیہ بولین کہ اگر ایسا ہو تو مین تیرے ساتھ احسان
کرون مریم باہر آئین اور اوسیوقت اپنی مان کو بلا لائین پس موسیٰ علیہ السلام کو اونکی گود مین دیدیا فَرَجَعۡنٰكَ پھر پھیر دیا ہمنے تجکو
اِلٰٓى اُمِّكَ تیری مان کی طرف اور وعدہ پورا کیا ہمنے كَيۡ تَقَرَّ تا کہ روشن ہو عَيۡنُهَا مان کی آنکھ تیرے دیدار سے وَلَا
تَحۡزَنَ اور تاکہ غمگین نہو تیری جدائی مین وَقَتَلۡتَ نَفۡسًا اور مارڈالا تو نے ایک جی یعنی اوس قبطی کو جسکی نالش تجسے
بنی اسرائیل نے کی اور فرعون کے لوگون کو معلوم ہوا اور اونھون نے تمہارے قتل کا ارادہ کیا فَنَجَّيۡنٰكَ پھر نجات دی ہمنے تجکو
مِنَ الۡغَمِّ مارڈالے جانے کے غم سے اور ہمنے حکم کردیا کہ مدین مین ہجرت کر جاو وَفَتَنّٰكَ اور آزمایا ہمنے تجکو فُتُوۡنًا
آزمانا یعنی ہمنے تجکو بلا مین ڈالا اور صاف نجات دیدی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور قبطی کے قتل اور مدین کی طرف ہجرت کرنے کا
قصہ سورۂ قصص مین مفصل آئیگا فَلَبِثۡتَ پھر رہی کی تو نے سِنِيۡنَ فِيۡٓ اَهۡلِ مَدۡيَنَ برسون اہل مدین کے درمیان
اور وہ اٹھارہ یا اٹھائیس برس تھے ثُمَّ جِئۡتَ پھر آیا تو اس میدان مین عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوۡسٰى اوس اندازہ پر جو مقرر
کیا ہی ہمنے ای موسیٰ اور یہان تجسے ہمنے کلام کیا وَاصۡطَنَعۡتُكَ اور تجھے برگزیدہ اور خاص کرلیا مین نے لِنَفۡسِيۡ اپنی
محبت کے واسطے یعنی دوست بنالیا اِذۡهَبۡ اَنۡتَ جا تو وَاَخُوۡكَ اور تیرا بھائی بِاٰيٰتِيۡ میرے معجزون سمیت
وَلَا تَنِيَا اور سستی نہ کر فِيۡ ذِكۡرِيۡ میرا ذکر پہونچانے مین توحید اور عبادت کے ساتھ اِذۡهَبَآ جاو تم دونون اِلٰى
فِرۡعَوۡنَ فرعون کی طرف اِنَّهٗ طَغٰى بیشک گناہ مین وہ حد سے گذر گیا ہی فَقُوۡلَا لَهٗ پھر بات کہو اوس سے قَوۡلًا
لَّيِّنًا بات کہنا نرم یعنی اوسکے ساتھ مدارا کرکے اوسے دعوت کرو مشورہ کی صورت جیسے هَلۡ لَّكَ اِلٰٓى اَنۡ تَزَكّٰى ایسا نہو کہ تم سختی کرو
تو وہ تجہپر غصہ کرے یا یہ کہ نرمی کے ساتھ بات کرکے اوسکی پرورش کے حق کی رعایت رکھو اور بعضون نے کہا ہی کہ اوسے کنیت کے ساتھ
پکارا کرو جیسے ابو العباس اور ایک قول مین ابو الولید اور ابو مرہ بھی اوسکی کنیت کہی ہی بہر تقدیر اوسکے ساتھ سخت کلامی نکرو لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ
شاید کہ وہ نصیحت مانے تمہاری بات سے اَوۡ يَخۡشٰى یا ڈرے خدا کے عذاب سے تذکرہ نصیبہ مستحق ہی اور خشیہ حصہ متوہم پھر موسیٰ
علیہ السلام اسی جگہ سے مصر کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر کر اپنے لوگون کے پاس نہ گئے تیسیر مین لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کے لوگ رات بھر
منتظر رہے اور وہ نہ آئے اور دن کو بھی اونکی کچھ خبر نہ ملی وہ لوگ اوس میدان مین متحیر رہے اتفاقاً اہل مدین کے لوگون کی ایک جماعت وہان
پہونچی اور حضرت صفورا کو پہچان کر اونکے باپ پاس لیگئی جب فرعون غرق ہولیا تو موسیٰ علیہ السلام کی خبر اونھین ملی غرضکہ موسیٰ علیہ السلام

جب مصر کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت ہارونؑ پر وحی آئی کہ اپنے بھائی کے استقبال کے واسطے مدین کی راہ پر جا پھر دونون سے اثنائے راہ مین
ملاقات ہوئی اور موسی علیہ السلام نے تمام حال اونھین مفصل کہہ سنایا کہ ہمین تمھین متفق ہوکر فرعون کے پاس جانا چاہیے اور اوسے حق کی
طرف بلانا چاہیے ہارون علیہ السلام بولے کہ اے موسی فرعون کی شوکت و ہیبت جو تمنے دیکھی تھی اوس سے اب زیادہ ہوگئی ہے ذرا سی
بات پر ہاتھ کاٹنے سولی دینے کا حکم کردیتا ہے پس موسی علیہ السلام کو اندیشہ ہوا اور دونون بھائیون نے بالاتفاق قَالَا رَبَّنَا
کہا کہ اے رب ہمارے اِنَّنَا نَخَافُ بیشک ہم ڈرتے ہین اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اس بات سے کہ فرعون پیشی کرے ہمپر یعنی ہمپر
سختی کرنے مین جلدی کرے اور اتنی بھی مہلت نہ دے کہ ہم اوسے معجزہ دکھائین اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ؁ یا یہ کہ زیادہ کرے اپنے
طغیان اور تیری جناب پاک مین کوئی بے ادبی کی بات کہے قَالَ فرمایا حق تعالی نے کہ اے موسی اور اے ہارون لَا تَخَافَآ مت ڈرو تم دونون
ڈرو اوسکی افراط اور زیادتی سے اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ بیشک مین تمھارے ساتھ ہون حفاظت و نصرت کو اَسْمَعُ سنتا ہون تمھاری
دعا اور وہ بات جو وہ میری نسبت کہیگا وَاَرٰى ؁ اور دیکھتا ہون جو کچھ وہ تمھارے ساتھ کریگا یعنی تم خاطر جمع رکھو کہ مین دیکھنے
سننے والا ہون ایسا نہوگا کہ وہ تمکو ضرر پہونچائے فَاْتِيٰهُ تو جاؤ تم دونون اوسکے پاس فَقُوْلَآ پھر کہو کہ اِنَّا رَسُوْلَا
رَبِّكَ ہم دونون تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہین فَاَرْسِلْ مَعَنَا تو بھیجدے تو ہمارے ساتھ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۥ اولاد
یعقوب علیہ السلام کو تاکہ ارض مقدسہ مین ہم پھر جائین کہ وہ ہمارے بزرگون کے رہنے کی جگہ ہے وَلَا تُعَذِّبْهُمْ اور اونپر عذاب
کمر شکست کامون کا حکم کرکے اور ڈانڈ لیکر اور اولاد قتل کرکے قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ بیشک لائے ہین ہم تیرے پاس معجزہ مِّنْ
رَّبِّكَ تیرے رب کے پاس سے وَالسَّلٰمُ اور سلام فرشتون یعنی جنت کے خازنون کا عَلٰي مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ؁
اوسپر جو پیروی کرے ایمان کی اور سیدھی راہ چلے یا دونون جہان مین سلامتی اوسی کے واسطے ہے اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ
بیشبہہ وحی کی ہے ہماری طرف یعنی ہمارے پروردگار نے حکم فرمایا ہے اَنَّ الْعَذَابَ یہ کہ عذاب دنیا اور آخرت عَلٰي
مَنْ كَذَّبَ اوسپر ہے جو اسکی تکذیب کرے جو مین لایا ہون وَتَوَلّٰى ؁ اور اوسکی طرف پیٹھ پھیرے اور اوس سے منھ
موڑے پھر موسی اور ہارون علیہما السلام خدا کے حکم سے فرعون کی ڈیوڑھی پر آئے اور مدت کے بعد جب اوسکی ملاقات میسر ہوئی
تو اوس سے بات کہی کہ ہم خدا کے رسول ہین اور تجھے اوسکی عبادت کی طرف بلاتے ہین اور جو کلمات حق تعالی نے تعلیم فرمائے تھے
کہے قَالَ بولا فرعون کہ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ؁ پھر کون ہے تمھارا رب اے موسی کہ تجھے اوسکی عبادت کی طرف بلاتے ہو
باوصف اسکے کہ خطاب دونون بھائیون سے تھا پھر خاصکر فرعون نے موسی علیہ السلام ہی کو پکار کر جواب چاہا اسمین نکتہ یہ تھا
کہ فرعون جانتا تھا کہ اونکی زبان پر گرہ ہے اور وہ صاف بات نہین کرسکتے تو اوسنے چاہا کہ انسے کلام کرون یہ جواب صاف تو دے
نہ سکینگے اور انکی بات خوب سمجھ مین نہ آئیگی تو حاضرین کے سامنے انھین ندامت ہوگی اور اوسے اسکی خبر ہی نہ تھی کہ وہ گرہ کھل گئی ہے
پس حضرت موسی علیہ السلام نے بزبان فصیح قَالَ کہا رَبُّنَا الَّذِيْٓ ہمارا رب وہ ہے جسنے محض رحمت سے اَعْطٰي دی ہے كُلَّ
شَيْءٍ سب چیزون کو انواع مخلوقات مین سے خَلْقَهٗ اوسکی صورت شکل اوسکے حال کے لائق اور موافق یا یہ کہ دی مخلوقات مین سے

ہر ایک کو جو چیز کہ ہستی اور معاش مین اوسکا قیام او مستقل رہنا اوس چیز کے سبب سے ہی ثُمَّ هَدٰى ○ پھر راہ بتائی اوسے اوس چیز کی یعنی پہچان دیدی کہ اس سے اسطرح فائدہ حاصل کرنا چاہیے یا ہر جاندار کو اوسکی وجہ دی اوسی کے مثل خلقت اور صورت مین اور ملنے اور جفت کرنے کی راہ اوسے بتادی اور بعضون نے کہا ہی کہ خلقہ پہلا مفعول ہی اور تقدیر کلام یہ ہی کہ دی اپنے پیدا کیے ہوون کو وہ چیز جسکی اونھین حاجت تھی اور چونکہ عطا کی ہوئی چیز کا بیان مقصود ہی تو اوسے مقدم کیا فرعون نے جب یہ کلام سنا تو ڈرا کہ ایسا نہو کہ اوسکی قوم ایسے معبود کی عبادت کی طرف جھک پڑے تو یہ بات کاٹکر اور ہی ذکر چھیڑا اور موسیٰ علیہ السلام کو عاجز کرنے کے واسطے قَالَ کہا فرعون نے کہ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ○ پھر کیا حال ہی اگلے زمانے کے لوگون کا جیسے نوح عاد ثمود علیہم السلام کی قوم کا اونھون نے تو اس خدا کی پرستش نہین کی اچھا وسعادت اور دولت مین ہین یا شقاوت اور بے نصیبی مین قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ عِلْمُهَا علم اوس گروہ کے حال اور مآل کا عِنْدَ رَبِّيْ میرے رب کے پاس ہی فِيْ كِتٰبٍ لوح محفوظ مین لکھا ہوا لَا يَضِلُّ خطا نہین کرتا اور نہین چھوڑتا رَبِّيْ میرا رب کسی چیز کو وَلَا يَنْسَى ○ اور نہین بھولتا بلکہ اوسکا علم سب کو گھیرے ہوئے ہی اور مین تمھاری طرح بندہ ہون مین ہی جانتا ہون جسکی خبر خدا مجکو دے اور بعضون نے کہا ہی کہ فرعون کو قیامت کا حال پوچھنا مقصود تھا تو بولا کہ اگلے لوگون کا کیا حال ہی کہ اوٹھائے نہین جاتے تو موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ اوسے میرے خدا کے سوا اور کوئی نہین جانتا اور پھر اوسی پہلی بات کی طرف حضرت موسیٰ پھرے کہ حق تعالیٰ کی صفت کرنے لگے اور بولے کہ میرا رب الَّذِيْ جَعَلَ وہ ہی جسنے کردیا لَكُمُ الْاَرْضَ تمھارے واسطے زمین کو مَهْدًا فرش بچھا ہوا کہ اوسپر بیٹھتے اور گھر بناتے ہو وَّسَلَكَ لَكُمْ اور کھولدین تمھارے واسطے فِيْهَا زمین مین سُبُلًا راہین کہ اوس راہ ایک زمین سے دوسری زمین پر جاتے ہو اور اپنی مصلحتون پر قیام کرتے ہو وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۭ اور نازل کیا آسمان سے پانی کہ مینہ ہی فَاَخْرَجْنَا بِهٖ پھر نکالا ہمنے اوس پانی کے سبب سے غیبت سے تکلم کی طرف التفات فرمانا کمال قدرت اور کمال حکمت پر آگاہ کردینا ہی یعنی ہمارے سوا اور کسیکو نکالنا ہرگز میسر نہین مین ہی نکالتا ہون مینہ کے پانی سے اَزْوَاجًا اقسام رنگارنگ مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ○ اوگنے والی پراگندہ چیزون مین سے کہ باوصف اسکے کہ زمین ایک پانی ایک مگر ہر ایک کا مزہ رنگ بو دوسرے کے مخالف ہی كُلُوْا پھر ہمنے کہدیا کہ کھاؤ اوسمین سے جو ہمنے نکالا ہی جو کھانے کی چیز ہی پھل دانے وَارْعَوْا اور چراؤ اَنْعَامَكُمْ ۭ اپنے چارپائے چراگاہون مین تاکہ وہ گھاس چرین جو چرنے کے لائق ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک جو مذکور ہوا اسمین لَاٰيٰتٍ البتہ راہین دکھاتا ہی خدا کی قدرت اور وحدت کی لِّاُولِي النُّهٰى ○ عقل والون کے واسطے اسلیے کہ اونکی عقلین باطل کی اتباع اور بری باتین کرنے سے منع کرتی ہین مِنْهَا زمین سے خَلَقْنٰكُمْ پیدا کیا ہی ہمنے تمھین یعنی تمھارے باپ آدم علیہ السلام کی اصل خلقت اور تمھارے بدنون کا پہلا مادہ زمین کی خاک ہی ہی تبیان مین لکھا ہی کہ حق تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہی کہ جہان بندہ دفن ہوگا اوس جگہ کی تھوڑی سی خاک اوٹھالاوے وہ اوٹھالاتا ہی اور نطفہ جو اوسکے وجود اور ہستی کا مادہ ہی اوسپر وہ خاک ڈالدیتا ہی اور وہ شخص نطفہ اور مٹی سے پیدا ہوتا ہی اور پھر اوسی خاک مین دفن ہوتا ہی جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ تمکو زمین سے پیدا کیا ہی وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور اوسی زمین مین پھر لیجاوینگے ہم

تمکو مرنے کے بعد وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ اور اوسی زمین سے نکالینگے ہم تمکو تَارَةً أُخْرَى ○ دوسری بار حساب و جزا کے واسطے
حکیم غزنوی کہتے ہیں قطعہ ۔ سخن ایست درآر خداوند پاک ۔ وگر وہ برون آرد از زیر خاک ۔ میران حال کائی بخاک اندرون ۔ بران گونہ از
خاک آئی برون ۔ اگر تاب آئی ز خاک کہ بہ مقام ۔ برائی ازان پاک پاکیزہ نام ۔ پھر فرعون نے معجزہ طلب کیا اور موسیٰ علیہ السلام نے
عصا زمین پر ڈالا وہ اژدہا ہو گیا پھر ہاتھ میں اٹھا لیا تو وہی عصا تھا اور یدِ بیضا بھی اوسے دکھایا تو نشانیوں میں سے ایک کے بعد ایک معجزہ دیکھتا
تھا اور ایمان نہ لاتا تھا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَلَقَدْ أَرَيْنَاهُ اور تحقیق و بلاشبہ ہمنے دکھائے فرعون کو آيَاتِنَا
كُلَّهَا اپنے سب معجزے جو ہمنے موسیٰ کو دیے تھے فَكَذَّبَ پھر جھوٹا بنایا موسیٰ کو وَأَبَى ○ اور انکار کیا اس بات سے
کہ ایمان لائے اور فرمانبرداری کرے اور عناد کی راہ سے قَالَ کہا فرعون نے کہ أَجِئْتَنَا کہ کیا آیا ہے تو ہماری طرف لِتُخْرِجَنَا
تاکہ نکال دے تو ہمین مِنْ أَرْضِنَا ہماری زمین سے کہ مصر ہے بِسِحْرِكَ يَا مُوسَىٰ ○ اپنے جادو سے اے موسیٰ یعنی
ہم جان گئے کہ تو ساحر ہے اور چاہتا ہے کہ جادو کے زور سے ہمین مصر سے نکال دے اور بنی اسرائیل کو یہاں بسا کر اونپر تو بادشاہی کرے
فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ تو ضرور لائینگے ہم تیرے واسطے کوئی جادو مِثْلِهِ مثل تیرے جادو کے اور اوس جادو کے سبب سے
تیرے ساتھ ہم مقابلہ کرینگے تاکہ لوگ جان لین کہ تو پیغمبر نہین ہے جادوگر ہے فَاجْعَلْ پس مقرر کر بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ ہمارے اور اپنے
درمیان مَوْعِدًا ایک وعدہ مقابلہ کے واسطے ایسا وعدہ کہ کسی وجہ سے لَّا نُخْلِفُهُ خلاف نکرین ہم اوسکو نَحْنُ وَلَا أَنتَ
نہ ہم اور نہ تو بلکہ جب وعدہ آئے تو ہم حاضر ہون مَكَانًا سُوًى ○ ایسی جگہہ کہ وہان ہماری اور تیری قوم برابر ہو یا مکان سوی
یعنی برابر اور ہموار زمین جہان اونچا نیچا نہو تاکہ سب لوگ دیکھ سکین قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ مَوْعِدُكُمْ تمہارے
وعدے کا زمانہ يَوْمُ الزِّينَةِ قبطیون کی زینت کا روز ہے اور وہ مصر والون کی عید کا دن تھا کہ اوس دن آراستہ ہو کر ایک جگہ
حاضر ہوتے تھے اور تماشا دیکھتے تھے یا نوروز یا عاشورا کا دن تھا وَأَن يُحْشَرَ النَّاسُ اور یہ کہ جمع کیے جائین لوگ
ضُحًى ○ کچھ دن چڑھے کہ اوسوقت بہت روشنی ہوتی ہے یعنی ہمارا وعدہ لوگون کے جمع ہونے کے دن چاشت کے وقت کا ہے
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہ دن اسواسطے مقرر کیا تاکہ سب لوگون کے سامنے حق ظاہر ہو اور باطل چھپ جائے اور اسکی خبر تمام
عالم مین ہر طرف پھیل جائے فَتَوَلَّىٰ فِرْعَوْنُ پھر پھرا فرعون مجلس سے اور خلوت مین آیا اور ساحرون کے جمع کرنے کے بات مین
رائے قرار دیکر لوگون کو بھیجا فَجَمَعَ كَيْدَهُ پھر جمع کیا اوس چیز کو جسکے سبب سے کید اور مکر کرے یعنی ساحرون کو اور سحر کا اسباب
ثُمَّ أَتَىٰ ○ پھر آیا وعدہ کی جگہ پر ساحرون کے ساتھ قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ کہا موسیٰ نے جادوگرون سے جب اونسے ملاقات
ہوئی کہ اے لوگو وَيْلَكُمْ وائے تمپر لَا تَفْتَرُوا افترا نہ کرو اور نہ باندھو عَلَى اللَّهِ كَذِبًا خدا کے برتر پر جھوٹ کہ اوسکے دیے ہوئے
معجزے کو سحر کہتے ہو اور چاہتے ہو کہ اوسکا مقابلہ کرو یا خدا پر جھوٹ نہ باندھو اوسکے ساتھ دوسرے کو شریک کرکے فَيُسْحِتَكُم
پھر مٹا دیگا اور جڑ سے اوکھاڑ ڈالیگا تمکو بِعَذَابٍ اوس عذاب کے سبب سے جو تمپر نازل کریگا وَقَدْ خَابَ اور بیشک
بے نصیب اور ناامید ہوا وہ مَنِ افْتَرَىٰ ○ جسنے افترا کیا خدا پر فَتَنَازَعُوا پھر گفتگو کی جادوگرون سے نے

اَمْرَهُمْ اپنے کامون کی نسبت بَيْنَهُمْ آپس مین موسیٰ علیہ السلام کا کلام سنکر اور بولے کہ یہ ساحرون کے مثل بات نہین ہی وَ
اَسَرُّوا النَّجْوٰی ۝ اور چھپایا بھید دینا فرعون کے ملازمون سے اور باہم یہ قرار کیا کہ اگر یہ شخص ہمپر غالب آئے تو اسکی
متابعت کرنا چاہیے لکھا ہی کہ فرعون کھڑکی سے دیکھتا تھا کہ جادوگر باہم باتین کرتے ہین اور مشورہ کر رہے ہین تو پوچھنے لگا کہ یہ
ساحر کیا کہتے ہین وہ فرعون کے خوف سے قَالُوْٓا بولے کہ اِنْ هٰذٰنِ بیشک دونون لَسٰحِرٰنِ جادوگر ہین يُرِيْدٰنِ
چاہتے ہین اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ یہ کہ نکالدین تمکو مِّنْ اَرْضِكُمْ تمھاری زمین سے بِسِحْرِهِمَا اپنے جادو کے زور سے
اور مصر کا ملک اپنے تصرف مین لائین وَيَذْهَبَا اور لیجائین بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ۝ تمھارا مذہب کہ سب مذہبون مین
افضل ہی اور اپنا دین اور مذہب ظاہر کردین یا لیجائین تمھارے اشراف اور اکابر کو یعنی اونکا دل تمھاری طرف سے پھیر دین
اور اپنی طرف متوجہ کرلین ہٰذان کے لفظ مین علما کا اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ ان کا اسم ہی اور خثعم کی زبان مین تینون
حال مین تثنیہ کے اعراب الف ہی کے ساتھ ہوتے ہین اور یہ حرف اونکی زبان کے موافق واقع ہوا یا ان نعم کے معنی مین ہی اور
ہٰذان مبتدا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ضمیر شان کی اسم محذوف ہی اور ہٰذان لساحران اوسکی خبر ہی یہ تقریر بکر کی قرات کے موافق
ہی کہ اونھون نے اِنَّ کو تشدید سے پڑھا ہی اور حفص نے تخفیف کے ساتھ پڑھا ہی یعنی اِنْ اور وہ اوسے نافیہ جانتے ہین اور لام
الا کے معنی مین کہتے ہین یعنی نہین ہین یہ مگر ساحر غرضکہ فرعون نے جب ساحرون سے سنا کہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام جادوگر
ہین اور مصر سے قبطیون کو نکالدینے کا داعیہ باندھے ہین تو فرعون غصے مین آیا اور بولا کہ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ پھر جب یہی
حال ہی تو تم مکر کے اسباب جمع کرو یعنی سحر کے آلات لاؤ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا پھر آؤ صف باندھے میدان کی طرف تاکہ تمھاری ہیبت
لوگون کے دلون مین پڑ جائے اور کوشش کرو تاکہ انپر غالب آؤ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ اور بیشک کامیاب ہوا اور اپنی مراد کو پہونچا آج
مَنِ اسْتَعْلٰى ۝ جو بالا ہوا سحر مین تو ستر ہزار یا تینتیس ہزار جادوگرون نے صف باندھی اور موسیٰ اور ہارون علیہما السلام اونکے برابر کھڑے
ہوئے فرعون کے جادوگر ایک قول کے موافق رسیان اور عصے اندر سے خالی کیے ہوئے پارہ بھرے ہوئے تین گدھون پر میدان مین لادلائے
اور ادب کی راہ سے قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى بولے کہ اے موسیٰ اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ یا یہ کہ تو ڈال اپنا عصا وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ یا یہ کہ ہم ہون
اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۝ پہلے اوس شخص کے جو ڈالے موسیٰ علیہ السلام نے اونکے ادب کے مقابلہ مین خود بھی ادب کو کام فرمایا اور اوسکے
بے اعتبار اور بے حساب ہونے کی وجہ سے قَالَ بَلْ اَلْقُوْا کہا بلکہ تمھی ڈالو پس جادوگرون نے اپنے جادو پھینکے اور ہوا کی گرمی کے موافق
پارہ نے چکر کھایا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ پھر وہین اونکی رسیان اور عصے يُخَيَّلُ اِلَيْهِ دکھائی دیے موسیٰ علیہ السلام کو مِنْ
سِحْرِهِمْ اونکے جادو اور مکر سے کہ گویا اَنَّهَا تَسْعٰى ۝ یقینی وہ چلتے ہین اور دوڑتے ہین فَاَوْجَسَ تو پایا فِيْ نَفْسِهٖ
اپنے دل مین خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝ خوف موسیٰ نے اس بات سے کہ دیکھنے والے تو سحر اور معجزہ مین فرق نہ کرسکینگے یا مین جب تک
اپنا عصا پھینکون دیکھنے والے متفرق ہو جائینگے جب موسیٰ علیہ السلام پر یہ وہم طاری ہوا تو قُلْنَا ہمنے کہدیا کہ
لَا تَخَفْ نہ ڈر تو اوس بات سے جسنے تجھے وہم مین ڈالا ہی اسواسطے کہ تیرا کام نہایت کھلا ہونے کے سبب سے عام و خاص

کسی مشتبہ نہ رہیگا اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ○ بیشک تو برتر ہی اونسے اور اونپر غالب ہی وَاَلْقِ اور ڈالدے مَا فِيْ يَمِيْنِكَ
جو کچھ تیرے داہنے ہاتھ مین ہی حق تعالی عصے کی تحقیر فرماتا ہی کہ اے موسی انکی رسیان اور عصے جو بہت سے ہین اُنسے کچھ باک نکر اور
یہ لکڑی جو تیرے ہاتھ مین ہی ڈال توُ دے تَلْقَفْ تا کہ نگل جائے مَا صَنَعُوْا جو کچھ بنایا ہی اونھون نے اِنَّمَا صَنَعُوْا
بیشک جو کچھ اونھون نے بنایا ہی كَيْدُ سٰحِرٍ فریب ہی جادوگر کا وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ اور نہ چھٹکارا پائیگا اور نہ فتحمند ہوگا
حَيْثُ اَتٰى ○ جہان رہے اور جہان جائے پس حضرت موسی علیہ السلام نے عصا ڈالدیا فوراً وہ بڑا اژدہا ہوگیا اور اپنا
مُنہہ پھیلاکر جادوگرون کا سب اسباب نگل گیا اور لوگ اوسکے ڈر کے مارے بھاگنے لگے اور کئی ہزار آدمی اوس اژدہا میں کچلکر مرگئے
پس موسی علیہ السلام نے اوس اژدہے کو پکڑ لیا تو وہی عصا ہوگیا جادوگرون نے جان لیا کہ یہ سحر نہین ہی اسواسطے کہ ایک سحر
دوسرے سحر کو باطل نہین کرسکتا ہی بلکہ سمجھے کہ یہ خدا کی قدرت اور موسیٰؑ کا معجزہ ہی فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ پھر گرادیے گئے یعنی اس بات نے
جو اونھون نے غور و تامل کیا اوسنے اونھین منھ کے بل گرادیا سُجَّدًا حال آنکہ وہ سجدہ کرنے والے تھے خدا کو اور صدق اور
سچائی کی راہ سے قَالُوْا بولے کہ اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ○ ایمان لائے ہم ہارون اور موسیٰؑ کے رب کا
اس آیت مین ہارون علیہ السلام کا نام پہلی آیتون کے خاتمون کے لحاظ اور رعایت کے سبب سے مقدم ہی فرعون نے جب یہ حال
دیکھا تو قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ بولا کہ تم ایمان لائے موسیٰ کا اور اونکی تصدیق تمنے کی یہ حفص کی قرأت کے موافق ترجمہ ہی
اور بکر نے ءَاٰمَنْتُمْ ہمزہ استفہام کے ساتھہ پڑھا ہی یعنی کیا تم ایمان لائے ہارون اور موسیٰؑ کے رب کا قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ
قبل اسکے کہ اجازت دون مین تمکو اور اونپر ایمان لانے کا حکم کرون اِنَّهٗ بیشک موسی لَكَبِيْرُكُمُ البتہ بزرگ ہی تمہارا
الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ وہ کہ سکھایا ہی اوسنے تمکو سحر یعنی اُستاد اور معلم اور سردار جادوگرون کا ہی تم سبنے باہم سازش
کرلی ہی چاہتے ہو کہ میرا ملک چھین لو فَلَاُقَطِّعَنَّ تو ضرور کاٹ ڈالونگا مین اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ ہاتھہ پانون
تمہارے مِّنْ خِلَافٍ مخالف ایک دوسرے کے یعنی ایک ہاتھہ داہنا ایک پانو بانیا وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اور ضرور سولی پر چڑھادونگا
تمکو فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ درخت خرما کے تنون پر اسواسطے کہ یہ درخت بہت لمبا ہوتا ہی تاکہ سب لوگ تمھین دیکھین
اور عبرت پکڑین وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ تاکہ جان لو تم کہ کون ہم مین سے ہی یعنی مین یا موسیٰؑ کا خدا جسکا تم ایمان لائے ہو
اَشَدُّ عَذَابًا بہت سخت عذاب کی روسے وَّاَبْقٰى ○ اور بہت باقی رہنے والا ہی سختی کی راہ سے چونکہ جادوگر
جذبہ حقانی کے جام سے مست تھے اور انوار ربانی جو متواتر اونکے دلون پر پڑتے تھے اوسکے سبب سے بے اختیار نظم
خوردہ یک جرعہ از کف ساقی ✽ ہرچہ فانی ست کردہ در باقی ✽ دامن از فکر غیر افشاندہ ✽ لَيْسَ فِي الدَّارِ غیرہ خواندہ ✽ توخواہ مخواہ
فرعون کے جواب مین قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ بولے کہ ہم تجھے نہین برگزیدہ کرتے اور تجکو نہین اختیار کرتے عَلٰى
مَا جَآءَنَا اوس چیز پر جو آئی ہی ہمارے پاس مِنَ الْبَيِّنٰتِ کھلے ہوئے معجزات مین سے اور بعضے کہتے ہین کہ سجدہ کی حالت مین
جنتین اور اوسکی نعمتین اونھین دکھادی تھین تو وہ فرعون سے بولے کہ ہمنے جو کھلی نشانیان اور نعمتین ہمنے دیکھین اونپر تیری نعمت کو

نہین اختیار کرتے اور رکھتے ہین ہم وَالَّذِيْ فَطَرَنَا قسم خدا کی جسنے ہمکو پیدا کیا فَاقْضِ پھر کر تو مَآ اَنْتَ قَاضٍ
توکرنے والا یعنی جو کچھ تو چاہے ہمارے ساتھ کر ہم اوسکی کچھ پروا نہین کرتے اِنَّمَا تَقْضِيْ سوا اسکے نہین کہ تو حکم کریگا
هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ اسی دنیا کی زندگی مین یعنی یہ جہان جسمین ہم ہین تیرا حکم اسکے سوا اور کہین چلا نہین جیسی کچھ چاہتا
سمین کرتا ہی آخرت جو بہتر اور بہت پایدار ہی اوسمین تو فضیحت اور معزول ہوگا اور اپنی مصیبت مین مبتلا اور مشغول ہوگا بیت
امروز بجور ہر چہ خواہی بکنی بفردا انتو نیز ہر چہ خواہند کنند ؏ اِنَّآ اٰمَنَّا بیشک ہم ایمان لائے بِرَبِّنَا اپنے رب پر لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا
تاکہ بخشدے ہمارے واسطے ہمارے گناہ کہ وہ کفر و معاصی ہین وَمَآ اَكْرَهْتَنَا اور بخشدے وہ گناہ بھی کہ زبردستی کی تونے
ہمکو عَلَيْهِ اوس گناہ پر مِنَ السِّحْرِ ؕ کہ وہ جادو سیکھنا ہی لکھا ہی کہ فرعون جادو سیکھنے کے واسطے لوگون پر زبردستی کرتا تھا
یا اون ساحرون کو اوسکا بلانا زبردستی تھا اسواسطے کہ بادشاہ کا حکم ہی زبردستی اور اکراہ ہی اور اونھون نے خدا سے اوس زبردستی کی
مغفرت چاہی اسواسطے کہ سب پیغمبرون مین اوس گناہ پر مواخذہ تھا جو کسیکی زبردستی سے وقوع مین آئے اور یہ مواخذہ امت محمدی سے
اوٹھا لیا گیا وَاللّٰهُ خَيْرٌ اور خدا بہتر ہی بدلا دینے کی رو سے وَّاَبْقٰى ۝ اور بہت باقی رہنے والا ہی ثواب کی جہت سے اسواسطے
کہ تو کفر کے بدلے جو ہمین اجرت دینا چاہتا اوسمین منقطع ہوجانے کو راہ ہی اور خداوند کریم ایمان پر ایسا اجر عطا کرتا ہی کہ اوسکے گرد
زوال کی گرد بھی نہین پہونچتی اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ تحقیق کہ جو کوئی آئیگا رَبَّهٗ اپنے رب کے پاس مُجْرِمًا مشرک یعنی جو کفر پر
مریگا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ تو بیشک اوسکے واسطے ہی دوزخ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا نہ مرجائیگا اوسمین کہ عذاب سے چھوٹے وَلَا يَحْيٰى ۝
اور نہ زندہ رہیگا ایسی زندگی کے ساتھ جو خوشی سے گذرتی ہی وَمَنْ يَّاْتِهٖ اور جو کوئی آئیگا اوسکے پاس مُؤْمِنًا اوس حال مین
کہ مومن ہو قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ اور تحقیق کیے ہون اوسنے نیک کام فَاُولٰٓئِكَ تو وہ مومنون اور نیک کام کرنے والون کا
گروہ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۝ اونکے واسطے ہین درجے بلند کہ وہ درجے جَنّٰتُ عَدْنٍ باغ ہین اقامت کے
تَجْرِيْ جاری ہین برابر مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے اوسکے درختون کے نہرین خٰلِدِيْنَ اوس حال مین کہ وہ گروہ ہمیشہ رہینگے
فِيْهَا ؕ اون باغون مین وَذٰلِكَ اور یہ ثواب جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝ جزا ہی اوس شخص کی جو پاک ہو کفر کی نجاستون سے اور
گناہ کے میلون سے یا طہارت حاصل کیے ہو طاعتون اور نیک کامون سے یہانتک ساحرون کا کلام ہی اور چونکہ اونکا قصہ تفصیل کے ساتھ
سورۂ اعراف مین گذر چکا ہی تو یہان مختصر طور پر دو تین باتین بیان کرکے آیتون کے مضامین پر اکتفا کی گئی وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اور
تحقیق کہ ہمنے وحی کی اِلٰى مُوْسٰٓى ۵ موسیٰ کی طرف یعنی فرعون نے جب معجزات دیکھے اور اثر پذیر نہوا اور بنی اسرائیل پر اور زیادہ سختیان
آیۂ شافی ۱۲
کین تو ہمنے موسیٰ علیہ السلام سے کہا اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ یہ کہ رات کے وقت لیجا میرے بندون کو مصر سے اور جب دریا کے کنارے
پہونچین اور فرعون کا لشکر پیچھے آئے تو کچھ باک نکر فَاضْرِبْ لَهُمْ پھر کر اونکے واسطے طَرِيْقًا ایک راہ اچھی ابن عیسیٰ نے
یہ معنی کہے ہین کہ عصا مار تا کہ نکالدین ہم اونکے واسطے ایک راہ فِي الْبَحْرِ دریا مین يَبَسًا ۙ خشک کہ اوسمین پانی ہو نہ کیچڑ لَّا تَخٰفُ
نہ ڈریگا تو دَرَكًا پالینے سے کسی دشمن کے یعنی اس سے بیخوف رہ کہ فرعون کے لوگ تم لوگون کو پا جائینگے وَلَا تَخْشٰى ۝ اور نہ ڈریگا

توڑ دینے سے اسواسطے کہ تمکو ہم سلامت پار اوتار دینگے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام حکم الٰہی کے موافق بنی اسرائیل کو مصر سے باہر لیگئے
دوسرے دن قبطیون کو خبر ہوئی مگر اونمین سے ہر ایک کے گھر مین ایک بڑی مصیبت واقع ہوئی کہ اپنے حال مین مبتلا رہے دوسرے دن
بہت لشکر جمع ہوئے فَأَتْبَعَهُمْ پھر پیچھا کیا بنی اسرائیل کا فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فرعون نے اپنے لشکر سمیت اور دریا کے
کنارہ پہونچے موسیٰ علیہ السلام تو اپنے لوگون سمیت پار اوتر گئے تھے فرعون والے بھی دریا مین آئے فَغَشِيَهُمْ تو لیلیا
اونکو مِّنَ الْيَمِّ دریا مین سے مَا غَشِيَهُمْ اوس چیز نے کہ لیلیا ابہام مسند الیہ کی بڑائی کی جہت سے ہے یعنی ایک بڑی
موج نے اونھین لیلیا اور کوئی اوسکی کنہ کو نہین پہونچتا کہ کوئی لفظ اوسکے مقابلہ مین کہہ سکے وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ
اور گمراہ کردیا فرعون نے قَوْمَهُ اپنی قوم کو دین مین وَمَا هَدَىٰ اور نہ راہ دکھائی اونھین فرعون کی ہدایت تحکم ہے
اسواسطے کہ وہ کہتا تھا کہ وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ فرعون نے اپنی قوم کو دریا مین گم کیا اور خود بھی
نجات نہ پائی يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اے اولاد یعقوب قَدْ أَنجَيْنَاكُم بیشک نجات دی ہمنے تمکو مِّنْ عَدُوِّكُمْ تمھارے
دشمنون سے کہ فرعون اور اوسکی قوم کے لوگ تھے وَوَاعَدْنَاكُمْ اور وعدہ دیا ہمنے تمھارے پیغمبر کو تمھارے واسطے توریت نازل
کرنے کی جہت سے جَانِبَ الطُّورِ الْأَيْمَنَ داہنی طرف کوہ طور کے وَنَزَّلْنَا اور اوتاری ہمنے عَلَيْكُمُ الْمَنَّ
ترنجبین وَالسَّلْوَىٰ اور مرغ بھنا ہوا جسوقت تیہ مین تم سرگردان تھے اور کہا ہمنے کہ كُلُوا کھاؤ مِن طَيِّبَاتِ
مَا رَزَقْنَاكُمْ پاک اور حلال چیزین جو ہمنے تمکو روزی دی ہے وَلَا تَطْغَوْا اور حد سے نہ گذرو فِيهِ اوس چیز مین یعنی ظلم
نہ کرو اور ہر ایک اپنا ہی حصہ لو یا باسی نہ رکھو دوسرے دن کے واسطے یا شکر نہ چھوڑ دو اسواسطے کہ شکر کے سبب سے جو نعمت موجود ہے
وہ نہین جانے پاتی ہے اور جو نعمت مفقود ہے وہ آتی ہے نظم شکر نعمت اجب آمد و خرد ٭ نعمت حق شاکران را تا ابد ٭ شکر کن تا شادمانی در
دو کون ٭ ورنہ بکشاید در خشم احد ٭ اور یہ معنی بھی کہتے ہین کہ نعمت کو گناہ مین صرف نہ کرو اور اگر ایسا کروگے فَيَحِلَّ تو نازل ہوگا عَلَيْكُمْ
غَضَبِي تمپر میرا غصہ وَمَن يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِي اور جسپر نازل ہوتا ہے میرا غصہ فَقَدْ هَوَىٰ تو بیشک دیا وہ یعنی
دوزخ مین پڑا یا ہلاک ہوا وَإِنِّي لَغَفَّارٌ اور بیشک مین خوب بخشنے والا ہون لِّمَن تَابَ اوس شخص کو جسنے توبہ کی شرک سے
وَآمَنَ اور ایمان لایا میری وحدانیت کا وَعَمِلَ صَالِحًا اور کیے نیک کام یعنی فرائض ادا کیے ثُمَّ اهْتَدَىٰ پھر سیدھی راہ
چلا یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر ثابت قدم رہا یا ہدایت پہ استقامت کی یا اہل سنت وجماعت کا طریقہ اختیار کیا نظم راہ سنت
رو اگر خواہی صراطِ مستقیم ٭ کز سنن آید بو دسوے رضائے ذو المنن ٭ ہر کہ در چشم وی ہیچون سنانے تیز باد ٭ کز سنانے زندگی خواہد
زمانے بے سنن ٭ لکھا ہے کہ فرعون کے ہلاک ہو جانے کے بعد بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے استدعا کی کہ ہمارے واسطے ایک شریعت کے
قانون اور اوسکے احکام کے قواعد ظاہر اور معین کر دیجیے موسیٰ علیہ السلام نے اس باب مین درگاہ رب الارباب مین مناجات کی اور خطاب
پہونچا کہ بنی اسرائیل مین جو شریف لوگ ہین اونکی ایک جماعت ساتھ لیکر کوہ طور پر آؤ تاکہ ایک ایسی کتاب ہم تمھین دین جسمین شرع کے
سب احکام جمع ہون موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہما السلام کو اپنی جگہ پر چھوڑا اور قوم کے ستر اشراف آدمی ساتھ لیکر کوہ طور کی طرف متوجہ ہوئے

اور قوم سے وعدہ کرلیا کہ چالیس دن گذرنے کے بعد مین آؤنگا اور ایک کتاب لاؤنگا جب کوہ طور کے پاس پہونچے تو ساتھیون کو چھوڑ دیا اور کلام و پیام آلہی کا شوق جو نہایت درجہ رکھتے تھے اوسکے سبب سے جھٹ پٹ پہاڑ کے نیچے پہونچے تو خطاب ربانی پہونچا کہ وَمَآ اَعْجَلَكَ اور کس چیز نے جلد باز کردیا تجھے کہ تو نے جلدی کی اور پہلے آیا عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى اپنے گروہ سے اے موسیٰ تو قَالَ هُمْ اُولَآءِ موسیٰ بولے کہ اون مردون کا گروہ بھی ابھی آتا ہے عَلٰٓى اَثَرِيْ میرے قدمون کے نشان پر اور ساعت بساعت پہونچتے ہین وَعَجِلْتُ اور دوڑا مین اِلَيْكَ رَبِّ تیری طرف اے میرے رب لِتَرْضٰى تاکہ خوش ہو تو مجھسے اسواسطے کہ حکم کے موافق عمل کرنا حاکم کی خوشنودی کا باعث ہے یعنی مین جو قوم سے پہلے آیا تو اس سے میرا مقصود یہ نہین کہ مین اونسے بڑا اور بزرگ ہون بلکہ تیری خوشنودی مین نے طلب کی قَالَ فَاِنَّا فرمایا حق تعالیٰ نے کہ پھر بیشک ہمنے قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ یقینی ڈالدیا ہمنے تیری قوم کو اور مبتلا کیا ہمنے بچھڑے کی پرستش مین اونمین سے مِنْۢ بَعْدِكَ تیرے چلے آنے کے بعد وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ اور گمراہ کردیا یعنی اونکی گمراہی کا سبب ہوا سامری اور وہ ایک مرد تھا قبیلہ سامرہ کی طرف منسوب بنی اسرائیل کے بڑے آدمیون مین سے اور بعضے کہتے ہین کہ کرمان کا رہنے والا تھا یا جبریا کا کہ ایک موضع ہے عراق عرب مین اور سامری اسرائیلیون مین سے ہے قوم بنی اسرائیل سے نہین بلکہ بچھڑا پوجنے والون کی جماعت سے تھا اور اوسے موسیٰ بن ظفر کہتے تھے اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ وہ بنی اسرائیل ہی مین سے تھا جب فرعون اونکے لڑکون کو قتل کرتا تھا تو یہ پیدا ہوا اور پیدا ہونے کے بعد اسکی ماں نے اوسے دریاے نیل کے کنارہ ایک جزیرہ مین ڈالدیا تھا اور حق تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ اوسے پرورش کرو اور اوسکا کھانا پینا پہونچاؤ اور اسی سبب سے وہ جبرئیل علیہ السلام کو پہچانتا تھا جس روز فرعون کے لوگ غرق ہوئے اوسدن جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کے سم کے نیچے سے اوسنے مٹھی بھر خاک اوٹھا کر حفاظت سے اپنے پاس رکھی اب جو موسیٰ علیہ السلام طور پر گئے تو سامری ہارون علیہ السلام کے پاس آیا اور یہ بات زبان پر لایا کہ تھوڑا سا زیور قبطیون سے ہمنے عاریت لیا تھا وہ ہمارے پاس ہی ہمین اوسمین تصرف کرنا درست نہین اور ہم دیکھتے ہین کہ بنی اسرائیل بیچتے اور مول لیتے ہین آپ حکم کر دیجیے کہ سب جمع کر کے جلا دین ہارون علیہ السلام نے حکم کردیا اور سب زیور لاکر گڑھے مین بھر کر آگ دیدی اور سامری چالاک سنار تھا جیسے ہی وہ سونا چاندی پگھلا اسنے سانچا بنا کر وہ پگھلا ہوا سونا چاندی اوسمین ڈالدیا بچھڑے کی صورت ایک چیز اوسمین سے نکلی حضرت جبرئیل کا گھوڑا جسکو فرس الحیوۃ کہتے ہین اوسکے سم کے نیچے کی خاک جو اوسنے اوٹھا رکھی تھی اوس بچھڑے کی ڈھلی ہوئی صورت مین ڈالدی فوراً وہ زندہ ہوگیا اور گوشت پوست اوسپر پیدا ہوگیا اور بولنے لگا اور بعضے کہتے ہین کہ زندہ نہین ہوا مگر جس وضع پر خاک ڈالی تھی وہی وضع پر اوسنے ایک آواز کی کہ تمام قوم بنی اسرائیل نے اوسے سجدہ کیا اور حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو خبر دی کہ تمھاری قوم نے تمھارے چلے آنے کے بعد بچھڑے کی پرستش اختیار کرلی فَرَجَعَ مُوْسٰٓى تو پھرے موسیٰ مقام مناجات سے چالیس دن کے بعد تختیان لیکر اِلٰى قَوْمِهٖ اپنی قوم کی طرف غَضْبَانَ غصہ مین اور اَسِفًا غمگین اونکے اس کام کے سبب سے اور جب قوم مین پہونچے تو اونکا شور و غل سنا کہ بچھڑے کے گرد دف بجاتے ہین اور ناچتے گاتے ہین تو خفا ہونا شروع کیا اور ملامت کی راہ سے

ربع

قَالَ يٰقَوْمِ کہا اے میری قوم اَلَمْ يَعِدْكُمْ کیا وعدہ نہیں کیا تھا رَبُّكُمْ تمھارے رب نے وَعْدًا حَسَنًا وعدہ سچا
اور اچھا کہ تمکو توریت دیگا اور میں تمھاری قوم کے شریف لوگوں کو ایک توریت کی طلب و تلاش میں گیا تھا اَفَطَالَ کیا طول
کھینچا عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ تم پر میری جدائی کے زمانہ نے او میں نے چالیس دن کا وعدہ کیا تھا اور اوسی وعدہ پر پھر آیا اَمْ
اَرَدْتُّمْ کیا چاہا تمنے اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ یہ کہ نازل ہو تم پر غَضَبٌ [illegible] مِّنْ رَّبِّكُمْ تمھارے رب کے پاس سے بچھڑا پوجنے
کے باعث فَاَخْلَفْتُمْ تو خلاف کیا تمنے مَّوْعِدِيْ ○ جو عہد و پیمان ہم نے باہم ٹھہرایا تھا [illegible] وعدہ جو
تمنے مجھسے کیا تھا قَالُوْا بولے بچھڑا پوجنے والے کہ مَآ اَخْلَفْنَا نہیں خلاف کیا ہمنے مَوْعِدَكَ خلاف تیرے وعدہ بِمَلْكِنَا
اپنی قدرت اور اختیار سے وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ لیکن ہم اوٹھوائے گئے [illegible] یہ کہ ہمیں حکم کیا تھا کہ [illegible] بروایت
حفص کے موافق ہے اور بکر نے حَمَلْنَا پڑھا ہے یعنی اوٹھالیے تھے ہمنے اَوْزَارًا بوجھ مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ قوم کے زیور سے جو گروہ
قبط کا زیور ہمنے عاریت لیا تھا فَقَذَفْنٰهَا پھر پھینک دیا ہمنے اوسے آگ میں ہارون کے حکم سے فَكَذٰلِكَ پھر جسطرح
ہمنے ڈالدیا تھا اوسی طرح اَلْقَى السَّامِرِيُّ [illegible] اوسکے پاس تھا آگ میں فَاَخْرَجَ لَهُمْ پھر نکالا
سامری نے اونکے واسطے عِجْلًا بچھڑا جَسَدًا [illegible] لَّهٗ خُوَارٌ [illegible] ہوئے کا اوسکی آواز بچھڑے کی تھی فَقَالُوْا پھر
پھر سامری اور اوسکے تابع لوگ کہ هٰذَآ اِلٰهُكُمْ [illegible] وَاِلٰهُ مُوْسٰى اور موسیٰ کا بھی خدا یہی
فَنَسِيَ ○ تو بھولا اوسی خدا کو اور [illegible] ڈھونڈھنے [illegible] یہ بچھڑا پوجنے والوں کا کلام ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نسی
حق تعالیٰ کا کلام ہے یعنی چھوڑ دیا سامری نے جو اوسپر [illegible] اَفَلَا يَرَوْنَ کیا نہیں دیکھتے اور نہیں جانتے
بچھڑا پوجنے والے اَلَّا يَرْجِعُ یہ کہ نہیں پھیرتا بچھڑا اِلَيْهِمْ اونکی طرف قَوْلًا بات یعنی اوسے ہر چند پکارتے ہیں جواب
نہیں دیتا وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ اور نہیں قادر ہے [illegible] ضَرًّا نقصان کا وَّلَا نَفْعًا ○ اور نہ نفع کا یعنی یہ قدرت ع ۱۳
نہیں رکھتا کہ کسیکو نفع نقصان پہونچا سکے اور جو چیز اپنے پکارنے والے کو جواب نہ دے اور نہ نفع ضرر پہونچانے پر قادر ہو اوس
چیز کو کسطرح پوج سکتے ہیں وَلَقَدْ قَالَ اور بیشک کہا تھا لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ اونسے ہارون نے پہلے اس سے
کہ موسیٰ علیہ السلام آئیں وعظ و نصیحت کے طور پر کہ يٰقَوْمِ اے میرے گروہ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ سوا اسکے نہیں کہ مبتلا ہوے
تم بِهٖ بچھڑے کے ساتھ یعنی اوسکی پرستش کے ساتھ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ اور بیشک تمھارا رب خدا ہی بڑی مہربانی
کرنے والا فَاتَّبِعُوْنِيْ تو پیروی کرو تم میری اوسکی عبادت میں وَاَطِيْعُوْٓا اور اطاعت کرو اَمْرِيْ ○ میرے حکم کی اور میرے
دین پر ثابت اور قائم رہو قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ بولے کہ ہم برابر رہینگے عَلَيْهِ بچھڑے کی پرستش پر عٰكِفِيْنَ مجاور اور حَتّٰى
يَرْجِعَ یہانتک کہ پھر آئے اِلَيْنَا مُوْسٰى ○ ہماری طرف موسیٰ طور پر سے اور ہم دیکھیں کہ وہ پرستش کرتے ہیں یا نہیں
اور یہ جو سامری نے کہا کہ موسیٰ کا خدا یہی ہے یہ بات سچ ہے یا نہیں پھر جب موسیٰ علیہ السلام طور پر سے پھر آئے تو پہلے قوم پر
غصہ کیا جیسا بیان ہو چکا پھر اپنے بھائی کی طرف متوجہ ہوئے اور بڑے غصے میں ایک ہاتھ سے اونکی پیشانی کے بال

اور ایک ہاتھ سے داڑھی پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور غصے کی راہ سے قَالَ یٰہٰرُوْنُ کہا کہ اے ہارون مَا مَنَعَكَ کس چیز نے
باز رکھا تجھے اِذْ رَاَیْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۝ جب کہ دیکھا تھا تو نے کہ وہ گمراہ ہو گئے اَلَّا تَتَّبِعَنِ اس بات سے کہ میری متابعت
کرتا غضب کے واسطے اور دین کی حمایت کے … بات سے کہ میرے پاس تو چلا آتا اور اپنی خبر میرے
پاس پہنچاتا اَفَعَصَیْتَ اَمْرِیْ ۝ آیا سو تو نے نافرمانی کی … قَالَ کہا ہارون علیہ السلام نے اونکو اپنا اوپر
مہربان کرنے کے لیے کہ یَبْنَؤُمَّ اے میری ماں کے بیٹے اگرچہ … موسیٰ علیہ السلام سگے بھائی تھے ایک ماں
باپ سے مگر ہارون نے ماں کا ذکر اسواسطے کیا کہ موسیٰ علیہ السلام کا دل نرم ہو جاوے اور یہ بات کہی کہ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ
نہ پکڑ میری داڑھی وَلَا بِرَاْسِیْ اور نہ میرے سر کے بال اِنِّیْ خَشِیْتُ بیشک میں ڈرا کہ اگر اونسے قتال کروں
یا اونھیں چھوڑ کر آپ کے پاس چلا آؤں اَنْ تَقُوْلَ اس بات سے کہ کہے گا تو فَرَّقْتَ بَیْنَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ تو نے
جدائی ڈالدی بنی اسرائیل میں وَلَمْ تَرْقُبْ اور … قَوْلِیْ ۝ میری بات …
اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر جانے کے وقت ہارون علیہ السلام سے کہا تھا کہ اُخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ یعنی
کہ نائب میری قوم میں ہو اور … اصلاح … اور اونکے ساتھ مدارا کرنے کا نام … موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام
سے عذر مان لیا اور سامری کی طرف متوجہ ہو کر قَالَ فَمَا خَطْبُكَ یٰسَامِرِیُّ ۝ کہا کہ کیا ہے بڑا کام تیرا اے سامری
یعنی تو نے یہ کیا کیا تو قَالَ بَصُرْتُ سامری نے کہا کہ دیکھا میں نے بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا اوس چیز کے ساتھ کہ نہیں دیکھا تھا
بنی اسرائیل بِهٖ اوسکے ساتھ یعنی میں نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا اور پہچان لیا فَقَبَضْتُ پھر پکڑی میں نے قَبْضَةً
ایک مٹھی خاک مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ … جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کے سم کا
نشان تھا وہاں سے میں نے خاک اوٹھا کر … تو اب میں نے اس میں سے نکالا فَنَبَذْتُهَا تو ڈالدیا
میں نے وہ خاک اوس بچھڑے میں اور وہ زندہ ہو کر بولنے لگا وَكَذٰلِكَ اور یہ جو میں نے کیا سَوَّلَتْ آراستہ کر دیا لِیْ میرے
واسطے اور میری نگاہ میں اچھا دکھایا یہ کام نَفْسِیْ ۝ میرے نفس نے کتاب میں لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو قتل
کرنے کا ارادہ کیا اور حق تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ اوسے قتل نہ کر اسواسطے کہ وہ بڑا سخی ہے اور چونکہ اوسکی سخاوت سے خلق کو منفعت
تھی تو زندگی کا فائدہ اوس سے نہیں رک سکتا … فی الارض کا بھید یہاں ظاہر ہوتا ہے نظم ہر نہالے
کہ برگ دارد و بر … باد ز آب حیات تازہ و تر … میوہ … سایہ بہ کہ گردد تنور را مایہ قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو
کہ مجھے تیرے قتل کی ممانعت ہوئی فَاذْهَبْ تو نکلجا ہم میں سے فَاِنَّ لَكَ پس بیشک تجھے ہے سختی اور عذاب کے سبب سے
فِی الْحَیٰوةِ دنیا کی زندگی میں اَنْ تَقُوْلَ یہ کہ کہے تو اوسے جو تیرے پاس آئے کہ لَا مِسَاسَ نہ چھو مجھے اور دور رہ مجھ سے
اسواسطے کہ یہ بات مقرر تھی کہ جو کوئی اوس سے قریب ہوتا اوسے اور اس قریب جانے والے کو تپ چڑھ آتی تو لوگ اوس سے متنفر ہوئے
اور وہ اکیلا وحشیوں کی طرح جنگلوں میں پھرتا اور جیسے دور سے دیکھتا تاکید کرتا کہ میرے پاس نہ آنا اور بعضی تفسیروں میں ہے کہ سامری کی

اولاد میں اس زمانہ تک بھی بعض کا یہی حال ہے غرض کہ موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو نکل جانے اور لامساس کہنے کا حکم فرمایا اور فرمایا
کہ یہ عذاب دنیا کا ہے وَاِنَّ لَكَ اور بیشک تیرے واسطے [illegible] مَوْعِدًا [illegible] لَّنْ تُخْلَفَهٗ
خلاف نہ کریگا [illegible] وَانْظُرْ اور دیکھ اِلٰٓى اِلٰهِكَ [illegible]
کی طرف [illegible] ظَلْتَ عَلَيْهِ [illegible] عَاكِفًا [illegible] لَنُحَرِّقَنَّهٗ [illegible]
آگ میں [illegible] اوسکا قول ہے [illegible] خواہ [illegible]
[illegible] ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ [illegible] پراگندہ کرینگے ہم اوسکی خاک یا برادہ فِي الْيَمِّ دریا میں نَسْفًا
پراگندہ کرنا [illegible] اور وہ [illegible] خدائی کی صفت اطلاق کرنا عین جہالت
اور [illegible] ہے اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ [illegible] جو عبادت کا مستحق ہے اللّٰهُ الَّذِيْ وہ خدا ہے کہ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ [illegible] وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ [illegible] چیزون کو عِلْمًا علم کی رو سے
[illegible] سب چیزون کو [illegible] اگرچہ زندہ بھی ہو پھر موسیٰ علیہ السلام کے
[illegible] دست موسیٰ چہ زند سحر سامری كَذٰلِكَ
اسی طرح [illegible] نَقُصُّ عَلَيْكَ قصہ بیان کرتے ہیں
ہم تجھ پر مِنْ اَنْۢبَآءِ خبرون سے مَا قَدْ سَبَقَ [illegible] گذر چکی یعنی گزرے ہوئے امرون اور اگلے زمانون کی
ہیں تجکو خبر دیتا ہون تاکہ تمہاری نبوت کا معجزہ ہو [illegible] جو لوگ بصیرت حاصل کرنے والے ہیں اونکے واسطے تنبیہ اور
نصیحت ہو وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ اور بیشک [illegible] مِنْ لَّدُنَّا اپنے پاس سے ذِكْرًا یاد کرنا کہ شرف کا باعث ہو
یعنی نبوت یا کتاب [illegible] مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ [illegible] کہ نبوت یا قرآن ہے فَاِنَّهٗ
تو بیشک وہ منہ پھیرنے والا يَحْمِلُ [illegible] يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن وِزْرًا بوجھ بڑا کہ کفر ہے خٰلِدِيْنَ
فِيْهِ حال یہ ہے کہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے اوس بوجھ میں یعنی اوسکی جزا میں جمع خالدین اور توحید [illegible] کی حمل ہے یعنی اوپر
لفظ پر وَسَآءَ لَهُمْ اور برا ہے اونکے واسطے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا قیامت کے دن بوجھ کہ کفر اور [illegible] ہے يَوْمَ يُنْفَخُ
جسدن کہ پھونکا جائیگا فِي الصُّوْرِ صور میں یعنی اسرافیل علیہ السلام صور پھونکینگے وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ اور حشر کرینگے ہم
گنہگارون کو یعنی مشرکون کو يَوْمَئِذٍ زُرْقًا اوسدن نیلی آنکھون والے [illegible] آنکھون کا نیل اور چہرے کی سیاہی
دوزخیون کی علامت ہوگی اور بعضون نے یہ معنی کہے ہیں کہ حشر کرینگے ہم اونھیں پیاسے یا اندھے اسواسطے کہ اندھے کی آنکھ
نیلی ہوتی ہے اور پیاس کی شدت سے نیلے پن کی طرف مائل ہوجاتی ہے اور جب غصہ کرینگے ہم اونپر تو يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ
چھپا کر اور آہستہ سے کہتے ہونگے باہم کہ اِنْ لَّبِثْتُمْ نہیں دیر کی تمنے قبرون میں اِلَّا عَشْرًا مگر دس راتیں یا دنیا میں
اتنی مدت سے زیادہ نہ رہے تھے یعنی مدت آخرت کی درازی کے سبب سے دنیا کی مدت کو بہت کم سمجھینگے نَحْنُ ہم کہ خدا ہیں اَعْلَمُ بِمَا

يَقُولُونَ خوب جانتے ہیں جو چیز وہ کہتے ہیں إِذْ يَقُولُ جبکہ کہیگا أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً بہتر اونکا عقل کی راہ سے
إِن لَّبِثْتُمْ نہیں ٹھہرے تم [illegible] إِلَّا يَوْمًا ۝ مگر ایک دن یعنی قبر یا دنیا میں تمہارا ٹھہرنا ایک ہی دن
تھا اس سے زیادہ [illegible] رہنے کا زمانہ بھول جائینگے یا اوسکی درازی کی
[illegible] عمر کہ بخاری گذر رہی ہے یہ لکھا ہے
[illegible] نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ پہاڑ باوجود
اسکے [illegible] ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَيَسْأَلُونَكَ اور پوچھتے ہیں تم سے
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الْجِبَالِ پہاڑوں سے [illegible] فَقُلْ تو تم کہدو [illegible] جواب میں
قدرت کاملہ سے يَنسِفُهَا پراگندہ کردیگا اونکو رَبِّي میرا رب نَسْفًا ۝ پراگندہ کردینا صاحب لباب نے لکھا ہے کہ
اونکو جڑ سے اوکھاڑیگا پھر ریت کی صورت ریزہ ریزہ کردیگا پھر [illegible] اونکی
جگہوں سے اوکھاڑ کر دریا میں ڈالدیگا فَيَذَرُهَا پھر چھوڑیگا [illegible] قَاعًا صَفْصَفًا
[illegible] لَّا تَرَىٰ فِيهَا نہ دیکھیگا تو اوس میں عِوَجًا کجی وَلَا أَمْتًا ۝ [illegible] يَوْمَئِذٍ
[illegible] حشر کے مقام پر
اونھیں بلائیگا لَا عِوَجَ لَهُ کچھ پھیر اور کجی نہ کرینگے اوسکے واسطے [illegible] کہ بلانے سے عدول
کرے بلکہ سب پیروی کرینگے مومن لوگ تو جلدی کے ساتھ اور کافر دیر کے ساتھ اور بعضوں نے کہا ہے کہ آگ مشرکوں کو میدان حشر تک
ہنکالیجائیگی وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ اور پست ہوجائینگی آوازیں لِلرَّحْمَٰنِ خدا کے بات کہنے کو یا اوسکی عظمت اور
ہیبت کے مارے فَلَا تَسْمَعُ پھر نہ سنیگا تو اوسدن إِلَّا هَمْسًا ۝ مگر آواز نرم یعنی حشر کے واسطے اونکے پاؤں کی چاپ يَوْمَئِذٍ
اوسدن لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ فائدہ نہ دیگی درخواست کسی کی کسیکو إِلَّا مَنْ أَذِنَ مگر اوسے کہ اذن دے لَهُ الرَّحْمَٰنُ اوسکی
شفاعت کے واسطے خدا وَرَضِيَ لَهُ اور پسند کرے اوسکے واسطے قَوْلًا ۝ بات شفاعت کرنے والے کی يَعْلَمُ جانتا ہے خدا
مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ جو چیز آدمیوں کے آگے ہے [illegible] وَمَا خَلْفَهُمْ اور جو کچھ اونکے پیچھے ہے دنیا کے کام وَلَا يُحِيطُونَ
اور گھیر نہیں سکتے سب اہل [illegible] ذات [illegible] بِهِ عِلْمًا ۝ علم کی راہ سے یعنی خدا کی ذات معلوم نہیں ہوتی اسواسطے کہ اوسکا
مقتضا یہ ہے کہ اوسے علم احاطہ کرے اور علم کی حقیقت معلوم کا احاطہ کرلینا ہے اور معلوم کا کھل جانا اپنے غیر سے بر سبیل تمیز تو جسکی ذات
اس بات کو مقتضی ہو کہ اوسے کوئی نہ احاطہ کرسکے اوس چیز کو علم کا احاطہ کرلینا ممتنع ہے اسواسطے کہ ذاتیات کا زوال اور حقائق کا بدل جانا روا
نہیں اور اوسے نہ احاطہ کرنا نسبت علمیہ کے قصور اور نقصان کے سبب سے نہیں بلکہ اوس ذات متعالی کے کمال اور بے نہایتی کے سبب سے ہے نظم
کجا دریابد اورا عقل چالاک ۝ کہ بیرون ست از سر حد ادراک ۝ تماشا سیکن اسما و صفاتش ۝ کہ آگہ نیست کس از کنہ ذاتش وَعَنَتِ الْوُجُوهُ
اور ذلیل اور ہکسر ہوگئے سو منہ [illegible] یعنی حشر کے دن سب لوگ ذلیل ہونگے لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ خدا کے واسطے جو زندہ اور قائم رہنے والا ہے

جیسے قیدی اسیر حاکمون کے ہاتھ مین اور بعضے کہتے ہین کہ مشرک اور مجرم لوگ مراد ہین یعنی یہی ذلیل ہونگے وَقَدْ خَابَ اور تحقیق بےنصیب ہوا اور ناامیدی کھینچی مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ○ جسنے اوٹھایا ظلم یعنی جو شرک کا بوجھ لیکر میدان حشر مین آیا وَمَنْ يَّعْمَلْ اور جو کوئی کرے مِنَ الصّٰلِحٰتِ بعضے کام اچھے وَهُوَ مُؤْمِنٌ حال آنکہ مومن ہوا سواسطے کہ طاعات کی صحت اور خیرات کی قبولیت مین ایمان شرط ہی تو ضرور ہی کہ جو مومن نیک کام کرے فَلَا يَخٰفُ تو نہ ڈرے قیامت کے دن ظُلْمًا ظلم او بیداد سے کہ سیاست کی زیادتی ہو وَّلَا هَضْمًا ○ اور نہ ٹوٹ پھوٹ سے کہ یہ نیکیون کا نقصان ہو یعنی حق تعالیٰ نہ مسلمان کی نیکیون مین سے کچھ کم کریگا نہ برائیون مین کچھ زیادہ کریگا وَكَذٰلِكَ اور جسطرح نازل کین ہمنے یہ آیتین جنمین وعید ہی اسیطرح اَنْزَلْنٰهُ نازل کی ہمنے کتاب قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا قرآن زبان عرب مین وَّصَرَّفْنَا اور مکرر کین ہمنے فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ اوسمین وعید کی آیتون مین جیسے طوفان زلزلہ کڑک دھنس جانا صورتین بگڑ جانا لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ شاید پرہیز کرین شرک اور ڈرین اس بات سے کہ مبادا ایسا ہی عذاب اونپر نہ نازل ہو اَوْ يُحْدِثُ یا نئی کرے قرآن لَهُمْ ذِكْرًا ○ اونکے واسطے کوئی نصیحت جبکہ وہ اوسے سنین فَتَعٰلَى اللّٰهُ تو برتر ہی خدا مخلوقات کی صفتون سے یا برتر ہی ملحدون کے الحاد سے یا پاک ہی مشرکون کے قول سے الْمَلِكُ بادشاہ جسکا حکم نافذ ہی الْحَقُّ سچا ثابت اپنی ذات اور صفات مین یا اوصاف کمال کے لائق لکھا ہی کہ جب جبرئیل امین وحی لاکر کوئی آیت حضرت رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے سامنے پڑھتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس خوف سے کہ مبادا کچھ فوت ہو جائے یا بھول جائے وہ آیت تمام کرنے سے پہلے حضرت جبرئیل کے ساتھ ساتھ پڑھتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَعْجَلْ اور نہ جلدی کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِالْقُرْاٰنِ قرآن پڑھنے مین مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى قبل اسکے کہ ادا کیجائے اِلَيْكَ وَحْيُهٗ تمہاری طرف اوسکی وحی اور ماوردی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسکے معنی یہ ہین کہ یا رسول اللہ وحی نازل ہونے کے قبل قرآن نازل کرنے کا سوال نہ کرو اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہی تا وقتیکہ بیان واضح نازل نہ ہولے مجمل قرآن خلق کو نہ پہونچاؤ اور زاد المسیر مین امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کی ہی کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو طمانچہ مارا وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر قصاص کی طالب ہوئی حضرت نے چاہا کہ قصاص لینے کا حکم فرمائین تو یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت نے وہ حکم جاری کرنے مین توقف فرمایا یہانتک کہ آیہ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ نازل ہوئی تو اس آیت کے یہ معنی ہوئے کہ قرآن کے موافق جب حکم کیا کرو جب وہ نازل ہو چکے وَقُلْ رَّبِّ اور کہو کہ ای میرے رب زِدْنِيْ عِلْمًا ○ زیادہ دے مجکو علم احکام شرع کا یا قرآن اور اوسکے معانی کا یا میرا حفظ زیادہ کر تا کہ مین بھول نہ جاؤن وہ جو تو میری طرف وحی کرتا ہی یا دے مجکو ایک علم کے بعد دوسرا علم لطائف قشیری مین لکھا ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبکہ علم کی زیادتی طلب کی تو حق تعالیٰ نے حضرت خضر پر حوالہ فرمایا اور ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب طلب علم زیادہ ہونے کی دعا تعلیم فرمائی اور اپنے سوا کسی پر حوالہ نہ فرمایا تا کہ معلوم ہو جائے کہ جسنے اَدَّبَنِيْ رَبِّيْ فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبِيْ کے مکتب مین قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا کا سبق پڑھا ہو وہ البتہ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ کے مدرسہ مین عَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ مستفیدون کے گوش ہوش مین پہونچا سکتا ہی

علمہا ... حق ہو وے علم اوس کا مطلق ہو وے وَلَقَدْ
عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ ... مِنْ قَبْلُ اس زمانے سے پہلے اور حکم کر دیا ہمنے کہ جو درخت
ہمنے منع کر دیا ... فَنَسِيَ پھر بھول گیا وہ اوس حکم کو وَلَمْ نَجِدْ لَهُ اور نہین پایا ہمنے
اوسکے واسطے عَزْمًا ۞ ... گناہ یعنی قصدا اونسے وہ صورت نہین واقع ہوئی بلکہ خطا یا یہ معنی ہین کہ وہ جو ہمنے ممانعت
کر دی تھی اوس ... وَإِذْ قُلْنَا اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا ہمنے لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا
فرشتون کو کہ سجدہ کرو لِآدَمَ آدم کو سجدہ تحیت اور کرامت کا فَسَجَدُوا تو سجدہ کیا سبنے إِلَّا إِبْلِيسَ مگر شیطان جو
دور رہا ہوا ... أَبَىٰ ۞ انکار کیا سجدہ سے فَقُلْنَا تو کہا ہمنے کہ يَا آدَمُ إِنَّ هَٰذَا ای آدم یقینی یہ
شیطان عَدُوٌّ لَكَ دشمن ہے تیرا وَلِزَوْجِكَ اور تیری جورو کا کہ حوا ہی فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا تو چاہیے کہ نہ نکالے تم دونو
یعنی تمہارے نکلنے کا سبب نہووے مِنَ الْجَنَّةِ جنت سے فَتَشْقَىٰ ۞ پھر تو رنج مین پڑے یعنی جب جنت سے تو باہر جاویگا
تو محنت اور مشقت سے اسباب معاش مہیا کرتے ہوگے إِنَّ لَكَ یقینی تیرے واسطے ہی بہشت أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا یہ کہ بھوکا
نہین ہوتا ہی تو اوسمین اسواسطے کہ سب نعمتین مہیا ہین وَلَا تَعْرَىٰ ۞ اور نہ تو ننگا ہوتا ہی اسلیے کہ جو لباس چاہیے موجود ہی وَأَنَّكَ
لَا تَظْمَأُ اور بیشک تو پیاسا نہین ہوتا فِيهَا اوسمین اسواسطے کہ چشمے اور نہرین برابر جاری ہین وَلَا تَضْحَىٰ ۞ اور نہ دھوپ
مین ہی تو اسواسطے کہ بہشت کا سایا ہمیشہ پھیلا ہوا ہی بہشت کے باہر جو دہوپین میسر نہین ہین فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ پھر
وسوسہ ڈالا اوسکی طرف شیطان نے بعد اسکے کہ بہشت مین آیا اور حضرت حوا علیہا السلام کو دیکھا اور موت سے اونہین ڈرایا اور حضرت
حوا نے آدم علیہما السلام سے کہا وہ بھی موت سے ڈرے اور ... صورت پر ظاہر ہوا تھا اوس سے موت کا علاج پوچھا تو ابلیس نے
قَالَ يَا آدَمُ کہا کہ ای آدم شجرۃ الخلد کا میوہ کھانا اس مرض کا علاج ہی هَلْ أَدُلُّكَ کیا دلالت کرون تجھے عَلَىٰ شَجَرَةِ الْخُلْدِ
ہمیشگی کے درخت پر کہ جو کوئی اوسمین سے کھاوے ہرگز مرے ہی نہ وَمُلْكٍ لَا يَبْلَىٰ ۞ اور راہ بتاؤن تجکو ایسی بادشاہی کی جو پرانی
نہو یعنی زوال اوسے نہ پہونچے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ ہان بتا دے ابلیس نے یہ راہ بتائی کہ جس درخت سے کھانے کی ممانعت تھی وہی
بتا دیا فَأَكَلَا مِنْهَا پھر کھا لیا آدم اور حوا نے اوس درخت مین سے فَبَدَتْ لَهُمَا تو کھل گئین اون دونون کے واسطے
سَوْآتُهُمَا شرمگاہین اونکی یعنی بہشت کا لباس اونپر سے اوتر گیا اور دونون برہنہ ہو گئے وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ اور لگے
ہورہے اور چپکانے لگے عَلَيْهِمَا اپنی شرمگاہون پر مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ بہشت کے درختون کے پتون مین سے
وَعَصَىٰ آدَمُ اور خلاف کیا آدم نے رَبَّهُ اپنے رب کے حکم کو درخت کا میوہ کھا لینے مین فَغَوَىٰ ۞ تو نہ نصیب ہوا اپنے
مطلوب سے کہ ہمیشہ کی زندگی تھی پھر توبہ اور استغفار کرتے رہے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ گردانا ثُمَّ
اجْتَبَاهُ رَبُّهُ پھر برگزیدہ کر لیا اوسے اوسکے رب نے فَتَابَ عَلَيْهِ پھر قبول کی توبہ اوسکی وَهَدَىٰ ۞
اور ہدایت کی اوسے توبہ پر ثابت رہنے کی قَالَ اهْبِطَا فرمایا حق تعالیٰ نے آدم اور حوا علیہما السلام کو کہ اوتر جاؤ تم دونون

فَتِهَا جَمِيعًا ... سب باہم بَعْضُكُمْ بعضے تمہاری اولاد سے لِبَعْضٍ عَدُوٌّ واسطے بعض کے دشمن ہونگے
[illegible] اگر آدم علیہ السلام اور ابلیس علیہ اللعن مخاطب ہین تو دونون کی ذریت مین جو عداوت ہے
وہ ظاہر ہے فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ پھر اگر آئے تمہارے پاس جبکہ تم زمین پر ہو مِّنِّي میرے پاس سے هُدًى ہدایت کرنے والا
یا وہ چیز جو ہدایت کی سبب ہو یعنی کتاب اور رسول فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ تو جو کوئی پیروی کریگا میری ہدایت کی فَلَا يَضِلُّ
تو وہ نہ گمراہ ہوگا دنیا مین وَلَا يَشْقَىٰ ۝ اور نہ رنج مین پڑیگا آخرت مین یعنی سختی اور عذاب مین نہ مبتلا ہوگا وَمَنْ أَعْرَضَ
اور جو کوئی منھ پھیریگا عَن ذِكْرِي ہدایت کرنے والے سے جو میری یاد کا سبب ہے یا منھ پھیریگا میری کتاب سے فَإِنَّ لَهُ
تو بیشک اوسکے واسطے مَعِيشَةً ضَنكًا معیشت تنگ ہے اور سخت دنیا مین یعنی حرام کمائی مین پڑ جائیگا یا برے
کام مین مبتلا ہو جائیگا یا قناعت اوس سے جاتی رہیگی اور وہ حرص کے پھندے مین پھنسیگا اور بعضون نے کہا ہے کہ تنگ معیشت
عذاب قبر ہے یا زقوم دوزخ وَنَحْشُرُهُ اور حشر کرینگے ہم اوس منھ پھیرنے والے کو يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ۝ قیامت کے
دن اندھا کہ کچھ دیکھے ہی نہ مگر جہنم کو اور اوسمین جسطرح طرح کے عذاب ہین وَقَالَ رَبِّ اور وہ کہیگا کہ اے میرے رب لِمَ حَشَرْتَنِي
أَعْمَىٰ کیون حشر کیا تو نے مجھے اندھا یعنی کس سبب سے تو نے مجکو اندھا حشر کیا فعل ماضی لانے مین اسطرف اشارہ ہے کہ یہ امر
یقینی واقع ہوگا وَقَدْ كُنتُ اور حال یہ ہے کہ بیشک تھا مین بَصِيرًا ۝ بینا جبکہ قبر سے مین نے سر نکالا تھا قَالَ فرمایگا
حق تعالی کہ كَذَٰلِكَ کام ایسا ہی ہے جیسا تو نے جانا أَتَتْكَ آيَاتُنَا آئی تھین تیرے پاس ہماری کتاب کی یا ہماری
قدرت کی دلیلین اور ہماری وحدت کی نشانیان فَنَسِيتَهَا تو تو نے آنکھ بند کرلی اوس سے اور اوسے ترک کردیا وَكَذَٰلِكَ
اور جسطرح تو نے اونھین دنیا مین ترک کردیا تھا اوسیطرح الْيَوْمَ تُنسَىٰ ۝ آج تو ترک کردیا گیا اور عذاب مین رہیگا وَكَذَٰلِكَ
جسطرح اپنی کتاب سے منھ پھیرنے والے کو ہمنے جزا دی اسیطرح نَجْزِي جزا دیتے ہین ہم مَنْ أَسْرَفَ اوسے جو حد سے گذرا یعنی
مشرک ہوگیا وَلَمْ يُؤْمِن بِآيَاتِ رَبِّهِ ۚ اور نہ ایمان لایا اپنے رب کی آیتون کا بلکہ تکذیب کی وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ اور البتہ
عذاب آخرت کا أَشَدُّ بہت سخت ہے اس جہان مین تنگ عیش رہنے سے وَأَبْقَىٰ ۝ اور بہت باقی رہنے والا ہے اس جہت سے
کہ منقطع ہونے ہی کا نہین أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ کیا ہدایت نہ کی قریش کے مشرکون کو اور عبرت پکڑنے کی راہ اونپر ظاہر نہ کی اس بات نے
كَمْ أَهْلَكْنَا کہ کتنے ہی ہلاک کردیے ہمنے قَبْلَهُم پہلے اونسے مِّنَ الْقُرُونِ گذرے زمانون کے لوگ جیسے قوم عاد
قوم ثمود قوم لوط يَمْشُونَ چلتے تھے تجارت کے وقت فِي مَسَاكِنِهِمْ اپنے رہنے کی جگھون مین جیسے احقاف دیار حجر اور
ہلاکت اور عذاب کی علامت دیکھتے تھے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک اوس ہلاک کرنے مین لَآيَاتٍ البتہ نشانیان ہین عبرت لینے کو
یا دلیلین ہین منکرون کے عذاب پر لِّأُولِي النُّهَىٰ ۝ اون لوگون کے واسطے جنکی عقلین منع کرنے والی ہین یعنی ایسی عقلین کہ
جنکو وہ عقلین ہین اونکو تغافل سے منع کرتی ہین وَلَوْلَا كَلِمَةٌ اور اگر نہ ایک بات سَبَقَتْ پہلے ہو چکی ہوتی مِن
رَّبِّكَ تمہارے رب سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ منکرون کے عذاب کو آخرت پر پھیکا یا اونکی نسل سے مومن پیدا کریگا تو لَكَانَ

البتہ ہوتا عذاب لِزَامًا لازم اونپر کہ جبتک فنا نہ کر لیتا کسی طرح سے نہ چھوڑتا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّی ۝ اور وقت نام رکھا گیا یہ کلمہ عطف ہے کلمہ پر
یعنی اگر یا تجہ عذاب اور اجل مسمی کا حکم نہو چکا ہوتا تو جو کچھ عاد اور ثمود پر نازل ہوا تھا وہ سب اونپر نازل ہوتا فَاصْبِرْ پس صبر کرو
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ اوس بات پر جو کہتے ہین مشرک تمہاری تکذیب اور قرآن پر طعن تا وقتیکہ حکم
الٰہی پہونچے اور یہ آیت صبر آیت سیف سے منسوخ ہے وَسَبِّحْ اور نماز ادا کرو بِحَمْدِ رَبِّكَ نماز ملی ہوئی اپنے رب کی
حمد سے یعنی فجر کی نماز پڑھو کہ اوسوقت حمد کرو خدا کی توفیق اور ہدایت پر قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قبل آفتاب نکلنے کے وَ
قَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ اور قبل آفتاب ڈوبنے کے یعنی عصر کی نماز وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ اور رات کی بعضی ساعتون مین فَسَبِّحْ پس
پھر نماز پڑھو یعنی مغرب او عشا وَاَطْرَافَ النَّهَارِ اور دن کے کنارون مین یعنی ظہر کی نماز اسواسطے اوسکا وقت زوال کے
قریب ہی اور پہلے آدھے دن کا پچھلا کنارہ اور پچھلے آدھے دن کا پہلا کنارہ ہی اور لفظ اطراف کا جمع ہونا اسواسطے ہی کہ دوسرے
وقت کے شبہے سے امن ہو جائے یا دو نصفون کے اعتبار سے تو اوسوقت نماز ادا کرو لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝ شاید کہ خوش ہو
یہ ترجمہ قرات حفص کے موافق ہی اور بکر نے تُرْضٰى مجہول کا صیغہ پڑھا یعنی شاید کہ راضی کیے جاؤ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اصح اقوال پر خوشنودی ایسی بزرگی کے سبب سے ہوگی جو حق تعالی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائیگا اور وہ بزرگی شفاعت ہے
اور سوف يعطيك ربك فترضى کا نکتہ اس قول کی تقویت کرتا ہے نظم امت ہمہ جسم اند و تو ئی جان ہمہ ایشان ہمہ تن تبع و تو آن ہمہ
خوشنودی تو جست خداوند بحشر خوشنود نہ گر بہ غفران ہمہ ابو رافع رضی اللہ تعالی عنہ نقل کرتے ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس ایک مہمان آیا اور گھر مین ایسی کوئی چیز نہ تھی جس سے مہمان کی صلاح ہو پس حضرت نے مجھے ایک یہودی پاس بھیجا
اور فرمایا کہ اوس سے کہنا کہ محمد رسول اللہ کہتے ہین کہ ایک مہمان ہمارے گھر مین وارد ہی اور ہم اپنے گھر مین کوئی ایسی چیز نہین پاتا
جسکے سبب سے اوسکی مہمانداری کرون اسقدر آٹا ہمین قرض دے اور رجب کا چاند دیکھنے تک کا وعدہ کرلے جب وہ وقت آئیگا ہم قیمت
بھیجدینگے جب پیام مین یہودی کے پاس لیگیا تو وہ بولا کہ مین یہ معاملہ نہین کرتا اور آٹا قرض نہین دیتا مگر ان کوئی چیز میرے پاس رہن رہے
مین پھرا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حال بیان کیا تو آپنے فرمایا کہ قسم خدا کی مین آسمان مین بھی امین ہون اور زمین مین بھی
امین ہون اگر وہ مجھسے معاملہ کرتا تو مین ضرور اوسکا حق ادا کر دیتا پھر آپنے اپنی زرہ مجکو دی مین یہودی پاس گرو رکھ آیا اور یہ آیت حضرت کے
دل مبارک کی تسلی کے واسطے نازل ہوئی کہ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اور ہرگز نہ پھیلاؤ نظر اپنی آنکھون کی یعنی نہ دیکھو اِلٰى
مَا مَتَّعْنَا اوس چیز کی طرف کہ فائدہ مند کیا ہمنے بِهٖٓ اوس چیز کے سبب سے اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ قسمون کو کافرون مین سے جیسے بت پرست
اور اہل کتاب دی ہمنے اونھین زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۥ زینت زندگی دنیا کی کہ مال و منال ہی لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ تاکہ آزمائین ہم اونکو
اوسمین یا اوس سے اونکے حق مین ہم فتنہ اور بلا کردین یا قیامت کے دن اوسکے سبب سے اونپر ہم عذاب کرین وَرِزْقُ رَبِّكَ اور روزی دینا
تمہارے رب کا تمھین ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روز بروز یا یہ کہ نبوت اور ہدایت میں جو تمکو روزی دی خَيْرٌ بہتر ہے اونکے فانی بے اعتبار مال سے
وَّاَبْقٰى ۝ اور بہت باقی رہنے والا ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ زہرہ در حقیقت پھول کی کلی ہی حق تعالی نے دنیا کو کلی فرمایا اسواسطے کہ اوسکی تری

اور تازگی خوبی میں جسمے زیادہ نہیں ہوتی تھوڑی سی مدت میں پژمردہ او فنا ہو جاتی ہے نظم مال جہان ہمانا نخل شگوفہ ایست ۞ کاول بجلوہ دل
بربایدز اہل حال ۞ یک ہفتہ نگذرد کہ ور بیزد از درخت ۞ بر خاک رہ شود چو خس و خاک پائمال ۞ اہل کمال اور دل خود جا چرا دہند ۞ آنرا
کہ دست بدہد بہ پستی آفت و زوال ۞ وَأْمُرْ أَهْلَكَ اور حکم کر اپنے لوگوں کو بِالصَّلَاةِ نماز کا وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا
اور صبر کر اسپر یعنی ہمیشہ پڑھتا اور حکم کرتے رہو لَا نَسْأَلُكَ نہیں چاہتے ہم تجھسے رِزْقًا روزی اپنے کو یعنی ہم نہیں
کہتا کہ تم اپنے تئین اور اپنے لوگون کو روزی دو نَحْنُ نَرْزُقُكَ ہم روزی دیتے ہین تجھے اور وہ تجھے تو نماز کے واسطے اور
اسباب نیاز مہیا کرنے کو تم فارغ البال رہو وَالْعَاقِبَةُ اور انجام کار بہتر ہو لِلتَّقْوَىٰ متقیون کو تبیان مین حضرت
ابن سلام رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعضے لوگون کو تکلیف پہونچتی تو آپ اونکو نماز
پڑھنے کا حکم فرماتے اور اونکے سامنے یہ آیت پڑھتے وَقَالُوا اور کہا مکے مشرکون نے کہ لَوْلَا يَأْتِينَا بِآيَةٍ کیون
نہین لاتا ہمارے لیے کوئی آیت مِّن رَّبِّهِ اپنے رب کے پاس سے یعنی جو کچھ ہم طلب کرتے ہین وہ معجزہ نہین ظاہر کرتا أَوَلَمْ
تَأْتِهِم کیا نہین آئی اونکے پاس بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ خبر اوس چیز کی جو اگلی کتابون مین ہے انبیا
علیہم السلام کی تکذیب کے سبب عذاب آنا اور معجزے ظاہر ہونے کے بعد جن لوگون نے اپنی خواہش کے موافق معجزون کی فرمایش کی
اونکا ہلاک ہو جانا یا یہ کہ نہین آئی اونکے پاس یعنی توریت اور انجیل مین حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت اور
اونکے قدوم کی بشارت جو مذکور ہے وہ اہل کتاب سے کیا اونھون نے نہین سنی اور حقیقت یہ ہے کہ جب اونھون نے معجزہ طلب کیا تو حق تعالی نے
بڑے معجزے یعنی قرآن کے سبب سے اونکو الزام دیا اور فرمایا کہ اونکے پاس کیا کھلا ہوا بیان نہین آیا ہے جو اون سب باتون کا خلاصہ ہے جو اور
آسمانی کتابون مین تھین اور یہ کھلا ہوا بیان یعنی قرآن جو شخص اونکے پاس لایا وہ امی ہے جسنے کتابین نہین پڑھین نہ کسی سے تعلیم لی
اور یہ سب کے سب فصیح اوسکی ایک سورت کے مثل بنانے مین عاجز ہین تو ایسا کھلا ہوا معجزہ موجود ہوتے ہوئے اور نشانی ڈھونڈنا
عین عناد اور انکار ہے وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُم اور اگر ہم ہلاک کر دیتے مکے کافرون کو بِعَذَابٍ کسی عذاب کے سبب سے
اونکے کفر کے باعث اپنے پاس سے بھیجکر مِّن قَبْلِهِ محمد کو مبعوث کرنے سے قبل یا قرآن نازل کرنے کے قبل لَقَالُوا رَبَّنَا
البتہ کہتے اے ہمارے رب لَوْلَا أَرْسَلْتَ کیون نہ بھیجا تو نے إِلَيْنَا رَسُولًا ہماری طرف رسول کہ ہمین تیری طاعت
کی طرف پکارتا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ پھر ہم پیروی کرتے تیری آیتون کی جو او رسول کے ساتھ تو بھیجتا مِن قَبْلِ أَن نَّذِلَّ
پہلے اس سے کہ ذلیل ہون ہم دنیا مین قتل و قید ہو کر وَنَخْزَىٰ اور رسوا ہوں ہم قیامت کے دن آگ مین داخل ہونے کے
سبب تو ہمنے حجت تمام کرنے کو اونکے پاس پیغمبر اور قرآن بھیجا کہ وہ ایمان لائین اور وہ ایمان نہ لائے قُلْ کہہ کہ ہر ایک ہم مین اور تم مین
مُّتَرَبِّصٌ منتظر ہے کہ انجام مین دوسرے کا کیا حال ہوتا ہے تم ہماری خرابی کے امیدوار ہو اور ہم تمہیں سختی ہونے کے منتظر ہین
فَتَرَبَّصُوا تو امیدوار رہو اور انتظار کھینچو فَسَتَعْلَمُونَ پس قریب ہے کہ جانوگے یعنی قیامت مین معلوم ہو جائیگا کہ
ع ۸ حقیقت مین مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ کون لوگ ہین سیدھی راہ والے وَمَنِ اهْتَدَىٰ اور کون راہ پایا ہوا ہے

حق کی طرف اس سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین کہ راہ پائے ہوئے بھی ہین اور راہ دکھلانے والے بھی بیت راہ دان و
راہ بین و راہبر ند در حقیقت نیست جز خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ بعدد ما فی جمیع القرآن حرفا حرفا وبعدد کل حرف الفا الفا

سورۃ الانبیاء مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	وہی مائۃ واثنا عشر آیۃ
سورہ انبیا مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ایک سو بارہ آیتین ہین

اقترب للناس حسابہم قریب آگیا لوگون کے واسطے اونکے اعمال کے محاسبے کا وقت یعنی قیامت کا
دن اور بعضون نے کہا ہی کہ لوگون سے مراد مکہ کے کافر ہین یعنی نزدیک ہی اونکے مواخذہ او سزا کا وقت کہ وہ جنگ بدر کے دن قتل اور گرفتاری ہی
وہم فی غفلۃ اور وہ غفلت مین ہین حساب و مواخذہ سے معرضون ۝ انکار کرنے والے اوسمین فکر کرنے سے یا
منھ پھیرنے والے ہین توبہ کرنے اور آگاہ ہونے کی راہ سے ما یأتیہم نہین آتی اونکے پاس من ذکر کوئی نصیحت من
ربہم اونکے رب کے پاس سے محدث نئی بھیجی ہوئی الا استمعوہ مگر سنتے ہین اوسے پیغمبر سے وہم یلعبون
حال آنکہ وہ کھیل کرتے ہین اوسکے ساتھ او ہنسی اوس نصیحت کو سنکر لاہیۃ قلوبہم اوس حال مین کہ اونکے دل مشغول ہین
او سہی چیز کے ساتھ یعنی قرآن کے معنی او حقائق مین غور او فکر کرنے سے غافل ہین سلمی نے ابوبکر وراق رحمہما اللہ تعالی سے نقل کیا ہی
کہ قلب لاہی وہ دل ہی جو دنیا کے مال سے مشغول او عقبی کے احوال سے غافل ہو واسروا النجوی اور پوشیدہ رکھتے ہین
کافر اپنا بھید کہنا الذین ظلموا جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر شرک او گناہ کرکے ہل ہذا کیا ہی یہ شخص جو تمکو دعوت کرتا ہی
یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا بشر مگر آدمی مثلکم مثل تمھارے کھانے پینے آنے جانے مین تو اوسے رسول نہونا
چاہیے بلکہ فرشتہ رسول ہو افتاتون السحر کیا لاتے ہو تم جادو یعنی اوسکا سحر تم مان لیتے ہو کافرون کا اعتقاد یہ تھا کہ جناب
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ کلام اللہ او پر پڑھتے ہین وہ سحر ہی تو اونھون نے چھپا کر باہم مشورہ کیا اور ایک دوسرے سے بولا تم
جانتے ہو جو کچھ وہ پڑھتا ہی وہ سحر ہی وانتم تبصرون ۝ اور تم دیکھتے ہو کہ وہ آدمی ہی تمھارے مثل اور فرشتہ نہین ہی تو کیا
فکر کرتے ہو جس سے اوسکا کام بگڑے حق تعالی نے اپنے پیغمبر کو اوس مشورہ سے خبر دی اور فرمایا کہ قل کہا پیغمبر نے کافرون کے
جواب مین اور بکر نے قل امر کا صیغہ پڑھا ہی یعنی حق تعالی نے اپنے پیغمبر سے فرمایا کہ کافرون کے جواب مین کہ کہ ربی میرا رب یعلم القول
جانتا ہی بات ہر بات کرنے والے کی فی السماء والارض آسمان او زمین مین علانیہ کہین یا چھپا کر وہو السمیع اور وہ
ہی سننے والا کافرون کی بات العلیم ۝ جاننے والا اونکے دلون کی بات بل قالوا بلکہ کہا کافرون نے کہ قرآن اضغاث
احلام باتین ہین جیسے خواب پریشان یعنی ہر جگہ سے پراگندہ اور وہ ایسا بھی نہین بل افترٰہ بلکہ بندش کر لیا ہی اپنی طرف سے
اور افترا کیا ہی خدا پر اور وہ ایسا بھی نہین بل ہو شاعر بلکہ وہ شاعر ہی شعر کہتا ہی اور سننے والے کے خیال مین محض بے حقیقت
مضمون جماتا ہی حاصل یہ کہ کافر لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب مین مضطرب او متحیر ہو کر کبھی تو آپکو ساحر کہتے کبھی شاعر

کبھی مفتری کبھی وہ گھڑی ہوئی پریشان باتین کرنے والا اور پھر یہ بھی کہتے کہ جیسا ہم کہتے ہین اگر ایسا نہین فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ تو چاہیے
کہ لاوے ہمارے واسطے کوئی درست معجزہ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ۝ جیسا معجزہ دیکر بھیجے گئے تھے اگلے پیغمبر جیسے اونٹنی
عصا ید بیضا مردے جلانا تو حق تعالی نے فرمایا کہ مَا آمَنَتْ نہین ایمان لائے کھلے ہوئے معجزون پر اونکی فرمایش کرنے کے بعد
قَبْلَهُمْ مکہ والون سے پہلے مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا کسی شہر والے کہ ہلاک کردیا ہمنے اونھین یعنی اگلی امتون نے معجزے
مانگے اور وہ معجزے ظاہر ہونے کے بعد ایمان نہ لائے تو انکار اور تکذیب کے سبب سے ہلاک ہو گئے أَفَهُمْ کیا مکہ کے منکر يُؤْمِنُونَ ۝
ایمان لاوینگے اگر ہم وہ معجزے ظاہر کردین یعنی چونکہ اگلے مشرکون کی بہ نسبت یہ بڑے سخت دل و جھگڑالو ہین تو معجزے دیکھنے پر
بھی ہرگز ایمان نہ لاوینگے وَمَا أَرْسَلْنَا اور نہین بھیجا ہمنے قَبْلَكَ پہلے تجھسے کوئی پیغمبر إِلَّا رِجَالًا نُوحِي مگر اون
مردون کو کہ وحی بھیجی ہمنے اور بکرنے یُوحیٰ پڑھا ہی یعنی وحی بھیجی گئی إِلَيْهِمْ اونکی طرف یعنی کوئی پیغمبر فرشتہ نہ تھا سب آدمی
ہی تھے تاکہ ہمجنس ہونے کے سبب سے اونھین اور اونکی امتون مین فائدہ لینا اور فائدہ دینا ظاہر ہو فَاسْأَلُوا تو پوچھ لو یہ بات کہ
انبیا آدمی تھے یا فرشتہ أَهْلَ الذِّكْرِ اہل کتاب سے جو انبیا کا حال جانتے ہین إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ اگر ہو تم نہین
جانتے کہ رسول آدمی ہونا چاہیے اور تمنے اعتقاد جما لیا ہی کہ پیغمبر کے واسطے کھانا پینا کیونکر ہوگا وَمَا جَعَلْنَاهُمْ اور ہمنے نہین بنایا
پیغمبرون کو جَسَدًا ایسے جسم والا کہ لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ نہ کھاوین کھانا وَمَا كَانُوا اور نہ تھے خَالِدِينَ ۝
باقی رہنے والے دنیا مین کہ مرین ہی نہ ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ پھر سچ کردیا ہمنے اونکا وعدہ یعنی یہ وعدہ جو ہمنے اونسے کیا تھا
کہ موحد غالب ہونگے اور مشرک مغلوب فَأَنْجَيْنَاهُمْ پھر نجات دی ہمنے انبیا کو وَمَنْ نَشَاءُ اور جسے ہمنے چاہا مومنون مین سے
یا اون لوگون کو جنھین باقی رکھنے مین کچھ حکمت تھی وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ ۝ اور ہلاک کیا ہمنے فضول کام کرنے والون
اور فضول بات کہنے والون کو لَقَدْ أَنْزَلْنَا بیشک بھیجی ہے ہمنے إِلَيْكُمْ تمھاری طرف اے گروہ قریش كِتَابًا فِيهِ ایسی ایک
بات جسمین ہی ذِكْرُكُمْ تمھارا شرف نامہ اور تمھارا آوازہ اور شہرہ یا تمھارے واسطے نصیحت أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ کیا تم نہین
دریافت کر لیتے یا تم یہ نہین سمجھتے کہ اوسپر ایمان لاؤ اور یہ آیت قرآن والون کو بڑی بزرگی کی بات ہی اور یہ خبر کہ أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ
اس بات کی تائید کرتی ہی مثنوی اہل قرآنند اہل اللہ بس ۔ اندر ایشان کی رسد اہل ہوس ۔ اہل باشد جنس و جنس این کلام ۔ نیست جز مرغ
کہ بپرد در دام ۔ ہر کہ اندر دام نفس ست و ہوا ۔ اہل شیطان ست نی اہل خدا ۔ لکھا ہی کہ ملک شام مین ایک گانون تھا کہ اوسے حضور یا حضورا
کہتے تھے حق تعالی نے وہان ایک پیغمبر بھیجا اون گانون والون نے سرکشی اور عداوت کی راہ سے اوسے قتل کرڈالا بعد کے غضب نے
بخت نصر کو اونپر بادشاہ مقرر کیا یہانتک کہ اوسنے اون لوگون کو قتل کرنا شروع کیا اور آسمان سے ندا آئی کہ اے انبیا کے قصاص لینے والو
آؤ کہ اب تمھارا وقت آگیا تو وہ لوگ نادم ہوئے لیکن ندامت سے کچھ فائدہ نہ دکھایا سب کے سب ہلاک ہو گئے جیسا حق تعالی فرماتا ہی وَكَمْ
قَصَمْنَا اور کتنے ہلاک کیے ہمنے مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ گانون والون مین سے جو تھے ظَالِمَةً ظالم یعنی ہمنے ہلاک کردیے اور عذاب مین
گرفتار کیے شہر اور گانون والے جو شرک کے سبب سے ظالم تھے وَأَنْشَأْنَا اور پیدا کیے ہمنے بَعْدَهَا اوس ضلع کو تباہ اور ہلاک کرنے کے بعد

قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ○ ایک گروہ اوروں میں سے اونکی جگہ پر یہ بیان فرما کر حق تعالی کفار عرب کو تہدید کرتا ہے کہ جو قادر اگلوں کو ہلاک کر دینے میں
ہا جو تمہارے پیچھے آئے ہیون کو ہلاک کر ڈالنے کی بھی قدرت رکھتا ہے فَلَمَّآ اَحَسُّوْا پھر جس وقت کہ اون گانوں والوں یعنی حضور یون نے
دریافت کیا اور پایا بَاْسَنَآ ہمارا عذاب و آنکھوں سے دیکھ لیا کہ بخت نصر کے لشکر نے انہیں گھیر لیا تو اِذَا هُمْ ناگاہ وہ مِّنْهَا اوس
گانوں سے يَرْكُضُوْنَ ○ بھاگتے تھے اور اپنے چار پائے جلدی ہنکائے لیے جاتے تھے تو فرشتوں نے ہنسی کے طور پر کہا کہ لَا
تَرْكُضُوْا نہ جاؤ اور قدم نہ ہلاؤ اور خدا کے عذاب سے نہ بھاگو وَارْجِعُوْٓا اور پھر والی مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ اوس چیز کی طرف کہ نعمت
اور راحت دیے گئے اوس چیز میں وَمَسٰكِنِكُمْ اور پھر آؤ اپنے گھروں میں لَعَلَّكُمْ تُسْــَٔـلُوْنَ ○ شاید تم پوچھے جاؤ یعنی
تمہارے پیغمبر کے قتل کی کیفیت تمسے پوچھیں جب حضور یہ کے رہنے والوں نے عذاب کے آثار دیکھے اور نجات کی کوئی راہ نہ پائی تو قَالُوْا
بولے کہ يٰوَيْلَنَآ اے وائے ہمپر اِنَّا كُنَّا بیشک ہم تھے ظٰلِمِيْنَ ○ ظلم کرنے والے اپنی جان پر کہ پیغمبر کو ہمنے قتل کر ڈالا
فَمَا زَالَتْ تو ہمیشہ تھا تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ یہ پکارنا اونکا یعنی یا ویلنا کہتے رہے حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ اوسوقت تک کہ کر دیا
ہمنے اونہیں حَصِيْدًا گھاس چھیلی ہوئی یعنی جسطرح کھرپی سے گھاس کاٹتے ہیں اوسی طرح اونہیں تلوار سے کاٹ ڈالا اور کر دیا
ہمنے اونہیں خٰمِدِيْنَ ○ مرے اور بجھے ہوئے وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ اور نہیں پیدا کیا ہمنے آسمان اور
زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور اوسے جو کچھ اون دونوں میں ہے لٰعِبِيْنَ ○ اوس حال میں کہ ہم کھیلنے والے تھے یعنی یہ چیزیں ہمنے کھیل کے
طور پر نہیں پیدا کیں بلکہ نگاہ والوں کی بصیرت اور سمجھ والوں کے دھیان کے واسطے انواع و اقسام کے عجائب غرائب کے ساتھ ہمنے پیدا
کیا ہے بیت بنگر بچشم فکر کہ از عرش تا بہ فرش ٭ ہیچ ذرہ نیست کہ سری عجیب نیست لَوْ اَرَدْنَآ اگر چاہتے ہم اَنْ نَّتَّخِذَ کہ اختیار کریں
ہم لَهْوًا وہ چیز جس سے کھیلتے ہیں اور جسے دیکھنے سے خوش ہوتے ہیں جیسے جورو لڑکے لَّاتَّخَذْنٰهُ تو ضرور اختیار کر لیتے ہم مِنْ لَّدُنَّا ق صلے
اپنی قدرت کی جہت سے یا اپنے پاس سے یعنی ایسے طور پر جو ہماری شان کے لائق ہو نا اختیار کر لیتے ہم اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ اگر ہوتے ہم
کرنے والے اس کام کو بَلْ انکار ہی کھیل اختیار کرنے سے اور تنزیہ ہی جورو لڑکے سے یعنی ہم لہو و لعب ہرگز نہیں اختیار کرتے بلکہ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ
ڈالتے ہیں ہم حق کو کہ خیر ہی عَلَى الْبَاطِلِ باطل پر یعنی لہو و لعب پر یا اسلام کو ہم کفر پر مسلط کرتے ہیں فَيَدْمَغُهٗ پھر توڑ ڈالتا ہے حق
باطل کو فَاِذَا هُوَ تو وہیں وہ لہو و لعب یا کفر زَاهِقٌ ط محو اور زائل ہو گیا ہوتا ہے وَلَكُمُ الْوَيْلُ اور تمہارے واسطے ہے ویل حسرت
اور ندامت کا کلمہ ہے یا تمہارے واسطے ہے عذاب کی شدت مِمَّا تَصِفُوْنَ ○ اوس چیز کے سبب سے کہ وصف کرتے ہو خدا کو اوس
وصف کے ساتھ جو نہ چاہیے کہ وہ جورو لڑکے اختیار کر لیتا ہے وَلَهٗ اور اوسکے واسطے ہے مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کوئی آسمانوں میں ہے
روحانیات وَالْاَرْضِ ط اور جو کوئی زمین میں ہے جسمانیات یعنی آسمان و زمین والے سب اوسی کے مخلوق اور مملوک ہیں وَمَنْ عِنْدَهٗ
اور جو لوگ اوسکے پاس ہیں یعنی ملائکہ آسمانوں والوں کو الگ کر کے ذکر کرنا اونکی تعظیم کی جہت سے ہے یعنی فرشتے جو درگاہ الٰہی کے مقرب
ہیں اور جنکو تم پوجتے ہو لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ نہیں سرکشی کرتے عَنْ عِبَادَتِهٖ اوسکی بندگی سے وَلَا
يَسْتَحْسِرُوْنَ ○ ج اور کچھ تھکتے بھی نہیں اور عبادت سے ذرا بھی باز نہیں رہتے يُسَبِّحُوْنَ پاکی بیان کرتے ہیں

حق تعالیٰ کی یا نماز ادا کرتے ہین یا حمد کہتے ہین اَلَّیْلَ وَالنَّهَارَ رات دن یعنی امر الٰہی کی تعظیم مین برابر گذارتے ہین لَا یَفْتُرُوْنَ ○
سست اور ضعیف نہین ہوجاتے اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً کیا ٹھہرالیے کافرون نے جھوٹے خدا مِّنَ الْاَرْضِ
زمین سے یعنی وہ خدا جو زمین کے اجزا سے بنائے گئے ہین جیسے سونے چاندی لکڑی پتھر کے یعنی اونھون نے جو خدا ٹھہرائے ایسے ہین
کیا قدرت سے هُمْ یُنْشِرُوْنَ ○ وہ زندہ کرتے ہین مُردے حق تعالیٰ مشرکون کی نادانی بیان فرماتا ہی یعنی تم بتون کو
خدا کہتے ہو اور خدائی کو یہ بات لازم ہی کہ ممکنات پر قدرت رکھتا ہو اور تم جانتے ہو کہ بتون کو قدرت نہین ہی تو باوصف اونکی عاجزی
کے تم اونکی پرستش سے ہاتھ نہین کھینچتے لَوْ کَانَ اگر ہوتے فِیْهِمَآ زمین آسمان مین اٰلِهَةٌ بہت سے
خدا جو اونکے کامون کی تدبیر کرین اِلَّا اللّٰهُ اللہ کے سوا تو لَفَسَدَتَا ج ضرور تباہ ہوجاتے آسمان اور زمین اور کام خراب
ہوجاتے اسواسطے کہ اگر سب خدا کسی مراد مین موافق ہوتے تو ایک مقدور پر بہت سی قدرتین طاری ہوجاتین اور اگر کسی کام
مین مخالفت کرتے تو وہ کام توقف مین بے بنا پڑا رہتا تو تمام عالم کا تدبیر کرنے والا ایک ہی چاہیے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا نہین نظم
در دو جہان قادر یکتا توئی ٭ جملہ ضعیف اند و توانا توئی ٭ چون قدمت بانگ ابلق زند ٭ جز تو کہ یارد کہ انا الحق زند ٭ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ
تو پاکی بیان کرنا پاکی بیان کرنا خدا کے واسطے جو رَبِّ الْعَرْشِ رب ہی عرش کا عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ اوس چیز سے جو وہ وصف
کرتے ہین جو رو اور لڑکے اختیار کر لینے سے لَا یُسْـَٔلُ نہ پوچھا جائیگا خدا عَمَّا یَفْعَلُ اوس چیز سے جو وہ کرتا ہی اپنی عظمت کے سبب سے
اور اسوجہ سے کہ خدائی مین اکیلا ہی یا اس باعث سے کہ جو کچھ وہ کرتا ہی عین حکمت اور صواب ہی وَهُمْ یُسْـَٔلُوْنَ ○ اور وہ یعنی سب بندے
پوچھے جائینگے یعنی وہ کام جو وہ کرتے ہین اسوجہ سے پوچھے جائینگے کہ مملوک ہین اور مملوک کو ضرور ہی کہ اپنی باتون اور کامون کا حساب
مالک کے ساتھ درست کرے اَمِ اتَّخَذُوْا کیا ٹھہرالیے اونھون نے مِنْ دُوْنِهٖٓ خدا کے سوا اٰلِهَةً ط بہت سے خدا حال آنکہ اونھین
حکم یہی تھا کہ فقط اللہ کو خدا کہو قُلْ هَاتُوْا کہہ کہ لاؤ بُرْهَانَکُمْ ج اپنی دلیل اللہ کے سوا اور بہت سے خدا ٹھہرا لینے پر عقلی یا نقلی
هٰذَا ذِکْرُ مَنْ مَّعِیَ یاد کرنے کی چیز اون لوگون کی ہی جو میرے ساتھ ہین میری امت مین سے یعنی قرآن وَذِکْرُ مَنْ
قَبْلِیْ ط اور یاد کرنے کی چیز اون لوگون کی جو مجھسے پہلے تھے یعنی توریت انجیل اور سب آسمانی کتابین دکھلاؤ اور جو لوگ وہ اگلی کتابین
جانتے ہین اونسے پوچھو کہ جتنی کتابین نازل ہوئین اون سب مین توحید کا حکم اور شرک کی ممانعت ہی بَلْ اَکْثَرُهُمْ بلکہ بہتیرے کافر یعنی وہ
کے سب لَا یَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ نہین جانتے حق کو اور حق و باطل مین تمیز نہین کرسکتے فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ تو وہ انکار کرنے
والے ہین خدا پر ایمان لانے اور اوسکے رسول کی متابعت کرنے سے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اور نہین بھیجا ہمنے پہلے
تجھسے مِنْ رَّسُوْلٍ کوئی رسول اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ مگر وحی کی ہمنے اوسکی طرف اور بکرنے یوحی پڑھا ہی یعنی وحی کی گئی
اوسکی طرف کہ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ بیشک نہین ہی کوئی خدا برحق اِلَّآ اَنَا مگر مین فَاعْبُدُوْنِ ○ تو میری ہی عبادت کرو
وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ م اور کہا اونھون نے کر لیا پیدا کر لیے خدانے جو بڑا مہربان ہی وَلَدًا فرزند یعنی ملائکہ اوسکی اولاد ہین
سُبْحٰنَهٗ ط پاک ہی وہ اس بات سے بَلْ عِبَادٌ بلکہ فرشتے بندے ہین مُّکْرَمُوْنَ ○ بزرگی دیے گئے اور نوازے ہوے

لَا یَسْبِقُوْنَهٗ نہین پیشی کرتے خدا پر بِالْقَوْلِ بات کہکر یعنی اوسکی بے اجازت بات نہ کہو اس کلام سے یہ مراد ہی کہ کافر یہ امید منقطع
کرین کہ فرشتے اونکی شفاعت کرینگے یعنی خدا کے بے اذن فرشتے ہرگز شفاعت نہین کر سکتے وَهُمْ بِاَمْرِهٖ اور وہ خدا کے حکم سے
یَعْمَلُوْنَ ۝ کام کرتے ہین یَعْلَمُ جانتا ہی خدا مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ جو کچھ اس سے پہلے وہ کر چکے ہین وَمَا خَلْفَهُمْ اور جو
کچھ اسکے بعد کرینگے وَلَا یَشْفَعُوْنَ اور وہ درخواست نہین کرتے اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی مگر اوس شخص کے واسطے جسکے لیے
خدا پسند کرے شفاعت یا اوسکے واسطے جو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ شفاعت کرنے والے
اوسی کی شفاعت کرینگے جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے یعنی جسنے دنیا مین کلمہ طیب زبان سے کہا اور دل سے اوسکی تصدیق کی اونکی
شفاعت واجب ہوگی وَهُمْ اور فرشتے مِّنْ خَشْیَتِهٖ خوف سے عذاب الٰہی کے مُشْفِقُوْنَ ۝ تھراتے ہین یا خدا کی ہیبت
اور عظمت سے ڈرتے ہین وَمَنْ یَّقُلْ مِنْهُمْ اور جو کوئی کہے ملائکہ مین سے یا تمام مخلوقات مین سے کہ اِنِّیْٓ اِلٰهٌ بیشک مین خدا ہون
مِّنْ دُوْنِهٖ اسکے سوا فَذٰلِكَ تو وہ کہنے والا نَجْزِیْهِ جزا دینگے ہم اوسے جَهَنَّمَ ؕ دوزخ كَذٰلِكَ جسطرح
خدائی کے دعوی کرنے والے کو ہم جزا دیتے ہین اوسی طرح نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ۝ ع جزا دینگے ہم ظالمون کو جنھون نے اون دعوی ع ۱۹
کرنے والون کی پرستش کرکے اپنے اوپر ظلم کیا اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا کیا نہین دیکھا یعنی نہین جانا اونھون نے جو ایمان نہین
لائے اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یہ کہ آسمان اور زمین كَانَتَا رَتْقًا دونون تھے بندھے ہوئے یعنی مجتمع مراد یہ ہی کہ ایک حقیقت پر
تھے فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ پھر کھولدیا ہمنے اونھین ایک سے دوسرے کو قسم کرکے اور تمیز دیکر یا سب آسمان ایک ہی آسمان تھا اوسے مختلف حرکتین
دیکر کتنے آسمان ہمنے بنا دیے اور ایک زمین کو بھی طبقون کی کیفیتین اور حال مختلف ہونے کے سبب سے کئی قسم کی ہمنے کر دی یا زمین آسمان ایک مین
چپکے اور جمے تھے اور اونکے بیچ مین فرق نہ تھا ہم درمیان مین ہوا لائے اور اونھین ایک کو دوسرے سے ہمنے الگ کر دیا زاد المسیر مین یہ معنی لکھے
ہین کہ ایک زمین سے ہمنے چھ طبقے نکالے تو سات طبقے ہو گئے اور ایک آسمان سے چھ نکالے تو سات ہو گئے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ آسمان
بند ھا تھا اور اوس سے پانی نہ برستا تھا اور زمین بندھی تھی اور اوس پر گھاس نہ اوگتی تھی ہمنے اوسے مینھ کے سبب سے اور اسے گھاس کے سبب سے
کھولدیا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ اور کیا ہی ہمنے پانی سے كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ؕ ہر چیز کو جو زندہ ہی یعنی سب جیوانون کو ہمنے پانی سے بنایا
ہی اسواسطے کہ جن چیزون سے یہ بنے اونمین سب سے زیادہ پانی ہی ہی اور اونکا پانی سے احتیاج رکھنا اور پانی سے نفع لینا سب پر ظاہر ہی
یا ہمنے نطفہ سے پیدا کیا یا ہمنے پانی کو ہر زندے کی زندگی کا سبب کر دیا اور کل کا لفظ یہان اکثر کے معنی مین ہی عموم کے واسطے نہین
اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ کیا پھر نہین ایمان لاتے منکر باوجود ان کھلی ہوئی نشانیون کے وَجَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ اور پیدا کیے ہمنے زمین مین
رَوَاسِیَ پہاڑ اونچے اونچے اَنْ تَمِیْدَ بِهِمْ تاکہ نہ ہلے زمین اور آدمیون کو تباہ اور ہلاک نہ کرے وَجَعَلْنَا فِیْهَا اور بنائین ہمنے
زمین مین یا پہاڑون کے درمیان فِجَاجًا سُبُلًا راہین کشادہ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ۝ تاکہ وہ راہ پائین سفرون مین اور اپنی
منزلون پر پہونچین وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ اور کر دیا ہمنے آسمان کو سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ چھت حفاظت کی ہوئی گر پڑنے سے
یا وقت معلوم تک نیست و نابود ہو جانے سے یا ہوا مین بے ستون محفوظ وَهُمْ اور کافر عَنْ اٰیٰتِهَا ہماری نشانیون سے جو آسمان مین ہین اور

اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ بنانے والا موجود ہی اور ایک ہی ہی اور اوسکی قدرت کاملہ کھلی ہوئی ہی مُعْرِضُوْنَ ○ منہہ پھیرنے والے
ہین یعنی جسقدر ہماری نشانیان دیکھتے ہین انکار اونکا بڑھتا جاتا ہی وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ وہ ہی جسنے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَ
الَّيْلَ وَالنَّهَارَ پیدا کی رات اندھیری تاکہ اوسمین آرام پائین اور دن روشن تاکہ اوسمین کمائی کرنے کو چلین پھرین وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط
اور پیدا کیے آفتاب و ماہتاب كُلٌّ ہر ایک اونمین سے فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ○ ایک آسمان مین تیرتے ہین یعنی آسمان پر سطح دوڑتے ہین
جیسے پیراک پانی پر دوڑتا ہی اور کشف الاسرار مین ہی کہ اہل اشارت کے نزدیک رات دن عارفون کا قبض اور بسط ہی کبھی تو کسیکو قبض کے
قبضہ مین لے لیتا ہی تو جلال کے سبب سے اوسے جوش آتا ہی اور کبھی کسیکو بسط کے فرش پر بٹھاتا ہی تو جمال کی بدولت وہ اقبال پاتا ہی اور آفتاب
صاحب توحید کا نشان ہی کہ ایک حال پر روشن ہی نہ بڑھتا ہی نہ گھٹتا ہی اور ماہتاب اہل تلوین کا نشان ہی کبھی گھٹتا ہی کبھی بڑھتا ہی
کبھی حدت کا نور ظاہر ہونے سے غائب ہو جاتا ہی اور کبھی جامعیت کے رموز کھلنے سے بدر کامل ہو جاتا ہی گویا حضرت شاہ قاسم انوار قدس سرہ کے
کلام حقائق انجام مین اسی بات کی طرف اشارہ ہی فرد زبیم سوز ہجرت زمو باریک تر گردم ؎ چو روز وصل یار آرم شوم در حال زان فربہ اور حضرت
مولانا روم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین نظم چون زبے تابی زمین گردم ہلال ممتحن ؎ ور روے سوے من کنی چون بدر بے نقصان شوم
تو آفتابے من چو مہ گرد تو گردم روز و شب ؎ گہ در محاق افتم ز تو گہ شمع نور افشان شوم ؎ لکھا ہی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
دشمن گمراہی کی وجہ سے کہتے تھے کہ نَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ یعنی ہم یہ انتظار کرتے ہین کہ حوادث کی آندھی آئے اور محمد کے یارون کو
متفرق کرکے اوسے ہلاکت مین ڈالدے تو اپنے حبیب کی تسلی کے واسطے حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ اور ہمنے نہین یا ہی
آدمی کو مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ط تجھسے پہلے ہمیشہ رہنا یا بقا اَفَائِنْ مِّتَّ پس اگر تم ای محمد مر جاؤ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ○
تو وہ یعنی جو تمہاری موت کے منتظر ہین ہمیشہ رہینگے اور موت سے نجات پاوینگے ایسا نہین كُلُّ نَفْسٍ ہر جی جو بنا ہین ذَآئِقَةُ
الْمَوْتِ ط چکھنے والا ہی موت جو پیدا ہوا وہ ضرور فنا ہوگا بیت ہر کہ آمد بجہان اہل فنا خواہد بود ؎ آنکہ پایندہ و باقیست خدا خواہد بود
وَنَبْلُوْكُمْ اور ہم آزماتے ہین تمھین بِالشَّرِّ برائی کے ساتھ یعنی بلاؤن اور مصیبتون مین گرفتار کرکے وَالْخَيْرِ اور بھلائی کے
ساتھ یعنی نعمتین اور بخششین دیکر فِتْنَةً ط آزمانا یہ مفعول مطلق لفظ فعل کے خلاف ہی اور اسکے معنی یہ ہین کہ ہم تمہارے ساتھ آزمایش
کرنے والون کا معاملہ کرتے ہین سختی اور آسانی مفلسی اور تونگری مین تاکہ صبر اور بے صبری اور شکر اور ناشکری مین ہر ایک کا مرتبہ اہل عالم کو
معلوم ہو جائے وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ○ اور ہماری طرف پھیرے جاؤگے اور اعمال کے موافق جزا پاؤگے لکھا ہی کہ ایک دن حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عرب کے سردارون کی ایک جماعت کے سامنے سے گذرے اونمین سے ابو جہل بے ادبی کی راہ سے ہنسا
اور بولا کہ یہ نبی عبد مناف کا بیٹا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور جب دیکھتے ہین تمھین ای محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم وہ لوگ جو نہین ایمان لائے ہین تو اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ نہین لیتے تمھین اِلَّا هُزُوًا مگر ہنسا گیا یعنی وہ ہنسی کی
راہ سے تمکو نبی کہتے ہین اور آپسمین کہتے ہین کہ اَهٰذَا الَّذِيْ کیا یہی ہی جو ہمیشہ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ یاد کرتا ہی تمہارے خداؤن کو
برائی اور مذمت کے ساتھ وَهُمْ اور حال یہ ہی کہ کافر بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ خدا کو یاد کرنے اور اوسے ایک جاننے پر یا قرآن کے ساتھ یا رحمان کے

نام پر هُمْ كٰفِرُوْنَ ○ وہ نہین ایمان لاتے ہین تو ہنسے جانے اور مسخرے بننے کے لائق وہی ہین خُلِقَ الْاِنْسَانُ پیدا کیا گیا ہی
انسان مِنْ عَجَلٍ ط جلدی سے یہ کمال درجہ کا مبالغہ ہی یعنی کامون مین بہت جلدی کرنے اور دیر کم کرنے سے گویا کہ جلدی ہی سے انسان
پیدا ہوا ہی اور اوسکی جلد بازیون مین سے ایک یہ بات ہی کہ عذاب الٰہی بھی جلدی چاہتا ہی جیسے نضر بن حارث عذاب کی جلدی کرتا تھا تو
حق تعالیٰ نے فرمایا کہ سَاُورِيْكُمْ قریب ہی کہ دکھا دین ہم تمکو اٰيٰتِيْ نشانیان اپنے عذاب کی دنیا مین کہ بدر کا واقعہ تھا اور آخرت
کہ عذاب دوزخ ہوگا فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ○ تو جلدی نہ کرو ہمسے عذاب مانگنے مین اور بعضون نے کہا ہی کہ انسان سے حضرت
آدم علیہ السلام مراد ہین اونکی جلدی یہ تھی کہ جب اونکے سر اور آنکھون مین روح آئی تو اونھون نے دیکھا کہ آفتاب ڈوبا چاہتا ہی تو بولے
کہ یارب آفتاب ڈوبنے سے پہلے میری خلقت پوری کردے وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین کافر کہ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ کب ہوگا یہ وعدہ
عذاب کا یا قیامت کا وعدہ ہمین بتاؤ تو اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم صٰدِقِيْنَ ○ سچے مخاطب حضرت رسول مختار اور اونکے صحابہ
کبار صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین ہین تو حق تعالیٰ نے اونکی بات کے جواب مین فرمایا کہ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اگر جانین وہ
لوگ جو کافر ہین حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ اوسوقت کو جب کہ باز نہ رکھینگے یعنی باز نہ رکھ سکینگے عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ اپنے
مونہون سے دوزخ کی آگ کو وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ اور نہ اپنی پیٹھون سے اسواسطے کہ آگ نے اونکے بدن گھیر لیے ہونگے
وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ اور نہ ہونگے وہ کہ مدد دیے جاوینگے یعنی ایسا کوئی یار و مددگار نہ پاوینگے جو عذاب کو اونسے روکے یہ شرط
محذوف کا جواب ہی اسکے معنی یہ ہین کہ اگر کافر ایسے عذاب کو جانین تو اسکے نازل ہونے کی جلدی نہ کرین یا اگر پیغمبر کی سچائی اور اپنی بات کی
غلطی جانین بَلْ تَاْتِيْهِمْ بلکہ آجائیگی اونپر قیامت بَغْتَةً اچانک فَتَبْهَتُهُمْ تو مبہوت اور متحیر کردیگی اونھین فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
تو نہ سکینگے رَدَّهَا باز رکھنا اوسکی ہولون کو اپنے سے وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ○ اور نہ ہونگے وہ کہ مہلت دیے جاوین توبہ یا
معذرت کے واسطے یا یہ کہ نظر نہ ڈالی جائیگی نہ اونپر نہ اونکی گریہ وزاری پر وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ اور بیشک ہنسے ہین بِرُسُلٍ مِّنْ
قَبْلِكَ رسولون کے ساتھ تجھسے پہلے حق تعالیٰ جناب حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دل کو تسلی دینے کے واسطے اگلے انبیا
علیہم السلام کا حال اور اونکے ساتھ دشمنون کے ہنسنے کی خبر دیتا ہی اور جناب سرور انبیا محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو کافر
ہنسی کرتے تھے اونکو تہدید کرتا ہی فَحَاقَ تو عذاب نے گھیر لیا بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا اون لوگون کو جنھون نے مسخراپن کیا تھا مِنْهُمْ
پیغمبرون سے یعنی جو لوگ انبیا علیہم السلام کے ساتھ مسخراپن کرتے تھے اونھین پہونچی مَّا كَانُوْا بِهٖ جزا اوسکی کہ تھے اوسکے
سبب سے يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ ہنسی کرتے تھے تو یا رسول اللہ جو لوگ تمھارے ساتھ ہنسی کرتے ہین اونکے ساتھ بھی یہی صورت ع ١٢
واقع ہوگی قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسنے والون کو کہ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ کون ہی جو نگاہ رکھتا ہی تمھین بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ
رات دن مِنَ الرَّحْمٰنِ ط خدا کے عذاب سے اگر وہ تمسے بدلا لیا چاہے بَلْ هُمْ بلکہ وہ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی یاد سے یا قرآن
یا اوسکی نصیحت سے مُّعْرِضُوْنَ ○ منہ پھیرنے والے ہین کہ ہرگز اونکے دل مین قرآن یا نصیحت نہین جمتی تو عذاب الٰہی سے
کیا ڈرین اور اپنے نگہبان کو کیونکر پہچانین اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ کیا اونکے واسطے بہت سے خدا ہین کہ قدرت کی راہ سے تَمْنَعُهُمْ

یا ہر کھین اونسے مِّنْ دُوْنِنَا ہمارے سوا اوس عذاب کو جو ہمارے پاس سے اونپر نازل ہو اور بعضون نے کہا کہ اس آیت مین الفاظ
مقدم موخر ہین اصل مین یون ہی کہ ام لھم اٰلھۃ من دوننا تمنعھم پھر اونکے جھوٹے خداون کی کیفیت بیان فرماتا ہی کہ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
نہین سکتے ہین بت جو اونکے زعم مین خدا ہین نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ مدد کرنا اپنی ذاتون کی یعنی اگر کوئی اونکے ساتھ خرابی چاہے
جیسے توڑ ڈالنا یا ستبہ پھر دینا تو اوس خرابی کو اپنے سے دفع نہین کر سکتے تو جو اونکی پرستش کرتے ہین اونکی نگہبانی کیونکر کر سکینگے
وَلَا هُمْ اور نہ بت یا بت پرست ایک دوسرے کی مدد کرے مِّنَّا ہمارے عذاب سے يُصْحَبُوْنَ ○ نگاہ رکھے گئے اور پناہ دیے
گئے ہین بَلْ مَتَّعْنَا بلکہ فائدہ دیا ہمنے هٰٓؤُلَآءِ اوس مکہ مین رہنے والے گروہ کو وسعت عیش اور امنی اور سلامتی کے ساتھ
وَاٰبَآءَهُمْ اور اونکے باپ دادا کو حَتّٰى طَالَ یہانتک کہ دراز ہوئی عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ اونپر زندگی اور اوسکے سبب سے مغرور
ہو کر سمجھے کہ ہمیشہ یون ہی رہینگے اور یہ نہ سمجھے کہ عیش اور زندگی دمبدم گھٹیگی بیت مغرور مشو کہ دمبدم دست اجل ع برہم زند
این بنا کہ اوفراشتہ اند اَفَلَا يَرَوْنَ کیا نہین دیکھتے کافر اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ یہ بات کہ آتا ہی ہمارا حکم اونکی زمین پر اور
نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا گھٹاتے ہین ہم اوسے اوسکے کنارون سے یعنی مسلمانون کے واسطے وہ ملک روز بروز فتح کیے
دیتے ہین کہ ہر روز ایک قلعہ لے لیتے ہین اور ایک جگہ اپنے قبضہ مین لاتے ہین اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○ کیا وہ غالب ہین یا پیغمبر
یا مسلمان قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ کہ اسکے سوا نہین کہ مین ڈراتا ہون تمھین بِالْوَحْيِ اوس چیز کے سبب سے جو وحی کیجاتی ہی
میری طرف یعنی مین اپنی طرف سے بات نہین کہتا ہون اور تم میرے ڈرانے سے ڈرتے نہین وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اور نہین
سنتے بہرے پکارنا اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ○ جب ڈرائے جاتے ہین کہ جو بات سنتے ہین اوس سے فائدہ حاصل کرنے مین بہرون کے
مثل ہین جو کچھ سنتے ہی نہین وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ اور اگر چھو جائے کافرون کو نَفْحَةٌ ذرہ بھی مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ تیرے
رب کے عذاب مین سے یعنی یا رسول اللہ تم جس عذاب سے اونھین ڈراتے ہو اوس سے ذلیل اور عاجز ہو کر کمال اضطراب اور حسرت سے
لَيَقُوْلُنَّ ضرور کہینگے کہ يٰوَيْلَنَآ ہم وائے ہمکو اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ○ بیشک تھے ہم اپنی جانون پر ظلم کرنے والے شرک اور
تکذیب کے سبب سے وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ اور رکھینگے ہم ترازوین عدل کی لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن جزا دینے کو
صاحب لباب اور بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ ترازو عبارت ہی عدل سے یعنی ترازوین تمثیل ہی ٹھیک ٹھیک حساب اور پوری پوری جزا کے
اعمال کے واسطے اور اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ ایک میزان مراد ہی کہ اوسکی ایک ڈنڈی اور دو پلڑے ترازو کی طرح ہونگے اور اوسمین اعمال تولینگے
تیسیر مین لکھا ہی کہ میزان کو جمع کے لفظ سے لانا اوسکی شان بڑھانے کو ہی يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت
جمع کے لفظ کے ساتھ فرمایا تو آپکی تعظیم شان کی وجہ سے فرمایا یہ بات ہی کہ ہر ایک مکلف کے اعمال اوس ترازو مین تولے جائینگے تو ہر ایک کے واسطے ایک
ترازو ہوگی یعنی نیک بد عمل جو اوسمین تولینگے فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ تو ظلم نہ کیا جائیگا کوئی شَيْـًٔا کچھ اپنے حق مین یعنی کوئی نیک بد
عمل بے تولا نہ چھوڑینگے وَاِنْ كَانَ اور اگر ہو عمل مِثْقَالَ حَبَّةٍ برابر دانہ کے مِّنْ خَرْدَلٍ رائی مین سے کہ سب دانون مین چھوٹا
ہوتا ہی اَتَيْنَا بِهَا لائینگے ہم اوسے اور ترازو پاس حاضر کرینگے وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ○ اور بس ہین ہم حساب کرنے والے بندون کے

اعمال کے واسطے کہ علم اور عدل کا کمال ہم ہی کو ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور بیشک ہی ہمنے مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ موسیٰ اور
ہارون کو ایک کتاب روشن حق اور باطل کو جدا کرنے والی یا دشمنوں پر فتح یا دریا کا پھٹ جانا وَضِيَآءً اور دی ہمنے اونھین روشنی یعنی
آیات روشن کتاب کہ اوسکی متابعت کرنے والے حیرت اور جہالت کی تاریکی سے چھوٹ جائین وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ اور نصیحت
پرہیزگارون کو الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ جو ڈرتے ہین رَبَّهُمْ اپنے رب سے بِالْغَيْبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی خدا کو دیکھا نہین اور
اوس سے ڈرتے ہین اور عذاب دیکھا نہین اور اوس سے خوف کرتے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ جو کوئی خدا کی وحدانیت اور
جنت حشر حساب میزان کا ایمان رکھتا ہی وہ بیشک خدا سے پوشیدہ ڈرتا ہی وَهُمْ اور وہ یعنی پرہیزگار مِّنَ السَّاعَةِ قیامت کے
ہولون سے مُشْفِقُوْنَ ○ ڈرنے والے ہین وَهٰذَا اور یہ قرآن ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ کلام ہی بہت برکت اور منفعت والا کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اَنْزَلْنٰهُ اوتارا ہمنے اوسے اور اونھون نے خود نہین بنالیا اَفَاَنْتُمْ کیا تم لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ○ اوسکے منکر ہو ع ٩
وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اور بیشک ہمنے دی اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ ابراہیم کو ہدایت اوسکی صلاحیت موجود ہونے کے باعث مِنْ
قَبْلُ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام سے قبل یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل یا نبی ہونے کے پہلے ہمنے ابراہیم کو پہچاننے کی توفیق
دی تھی وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ○ اور تھے ہم جاننے والے یہ بات کہ وہ بخشش دینے کا مستحق ہی تو اوسکے استحقاق کے موافق ہمنے اوسے
نوازا اِذْ قَالَ یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ابراہیم نے کہا لِاَبِيْهِ اپنے باپ آزر سے وَقَوْمِهٖ اور اپنی قوم سے یعنی بابل والون
کو مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا کیا ہین یہ شکلین اور صورتین کہ ہمیشہ تم اونپر یعنی اونکی پرستش پر عٰكِفُوْنَ ○ مجاور ہو
اور وہ بہتر مورتین تھین اور تیسیر مین لکھا ہی کہ نوے بت تھے سب سے بڑا جو تھا اوسے آزر نے بنایا تھا اور بہت عمدہ دو موتی اوسکی آنکھونکی
جگہہ جڑے تھے تبیان مین لکھا ہی کہ درند پرند چارپائے آدمیون کی وہ صورتین تھین اور بعضون کا قول ہی کہ تارون کی شکلین تھین بہر تقدیر
حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ کیا صورتین ہین جنکو تم پوجتے ہو تو قَالُوْا وَجَدْنَآ وہ بولے کہ
ہمنے پایا اٰبَآءَنَا اپنے باپ دادا کو لَهَا عٰبِدِيْنَ ○ انکے واسطے پوجا کرنے والے تو ہمنے بھی اونکی تقلید کی قَالَ کہا ابراہیم نے کہ
لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ قسم خدا کی تھے تم وَاٰبَآؤُكُمْ اور تمہارے باپ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ کھلی گمراہی و خطا مین تو قَالُوْٓا بولے
نمرود کے لوگ تعجب کی راہ سے کہ اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ کیا لایا ہی تو یہ بات سچی اور پکی اَمْ اَنْتَ یا تو ہی مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ○ کھیلنے والون
مین سے کہ ہنسی اور دل لگی سے بات کرتا ہی تو اونھون نے اپنی گمراہی اور اپنے باپ دادا کی نادانی پر تعجب کیا قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ
بَلْ مین کھیل کرنے والا نہین ہون بلکہ رَّبُّكُمْ تمہارا رب رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا ہی آسمانون اور زمین کا
الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ وہ جسنے پیدا کیے آسمان و زمین یا تمہاری مورتین وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ اور مین اس بات پر کہ وہ میرا اور
تمہارا پروردگار ہی مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ گواہون مین سے ہون یعنی تحقیق کی رو سے گواہی دیتا ہون لکھا ہی کہ نمرودیون کی عید کا ایک
دن تھا اوس دن وہ میدان مین جاتے اور شام تک سیر کرتے پھرتے وقت بتخانہ مین آتے اور بتون کو بنا سنوار کر اونکے سامنے گاتے بجاتے
پھر پرستش کی رسمین ادا کرکے اپنے گھرون مین پھر آتے جب ابراہیم علیہ السلام نے اونمین سے کچھ لوگون سے اون مورتون کے باب مین

مناظرہ کیا تو وہ بولے کہ اچھا کل ہماری عید کا دن ہی شہر سے باہر آکر دیکھنا کہ ہمارے دین اور آئین مین کسقدر زیبائش ہی ابراہیم علیہ السلام نے
ہان نہین کچھ جواب دیا دوسرے دن جب وہ صحرا کو جانے لگے تو ابراہیم علیہ السلام کو بھی اپنے ساتھ لیجانا چاہا ابراہیم علیہ السلام نے بیماری کا
بہانہ کیا اور فرمایا کہ اِنِّیْ سَقِیْمٌ پس وہ لوگ انھین چھوڑ کر چلے گئے ابراہیم علیہ السلام نے اونسے پوشیدہ یہ بات فرمائی کہ وَتَاللّٰہِ اور قسم خدا کی
کہ مین لَاَکِیْدَنَّ ضرور تدبیر اور کوشش کرونگا کہ توڑ ڈالون اَصْنَامَکُمْ تمہارے بت بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا بعد اسکے کہ
منھ پھیرو اونکی طرف سے اور عیدگاہ چلے جاؤ اور ہو تم مُدْبِرِیْنَ ○ پیٹھ کرنے والے اونکی طرف یعنی جب بتون کو چھوڑ کر اپنی سیرگاہ مین
جاؤگے اون لوگون مین سے ایک نے یہ بات سن لی اور کسی سے نہین کہی مگر جب وہ لوگ چلے گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک تبر
اوٹھا لیا اور بتخانہ مین گھسے فَجَعَلَھُمْ پھر کر دیا بتون کو تبر سے جُذٰذًا ٹکڑے ٹکڑے اِلَّا کَبِیْرًا لَّھُمْ مگر ایک بڑے بت کو
جو اونمین تھا یعنی بڑے بت کو نہین توڑا بلکہ اوسکی گردن پر تبر رکھکر نکل آئے کہ لَعَلَّھُمْ اِلَیْہِ شاید نمرود کے لوگ اوس بڑے بت کیطرف
یَرْجِعُوْنَ ○ پھر آئین اور اوس سے پوچھین کہ انھین کسنے توڑ ڈالا اسواسطے کہ معبود کی شان سے یہ بات ہی کہ مشکلین حل کرنے مین
اوسکی طرف رجوع کرین اور اس کام سے ابراہیم علیہ السلام کی غرض یہ تھی کہ قوم کو الزام دیجیے اور بعضون نے کہا ہی کہ الیہ کی ضمیر ابراہیم علیہ السلام
کی طرف پھرتی ہی یعنی اونھون نے اسواسطے بت توڑے کہ شاید وہ بت پرست اونکی طرف رجوع کرین اور وہ دلیل قاطع سے بتون کی عاجزی ثابت
کردین غرضکہ نمرودی جب شام کو بتخانہ مین آئے تو وہ حال دیکھا متحیر ہوئے اور قَالُوْا مَنْ فَعَلَ بولے کہ کسنے کیا ہی ھٰذَا یہ کام بِاٰلِھَتِنَآ
ہمارے خداؤن کے ساتھ اور اونھین توڑ پھوڑ ڈالا اِنَّہٗ تحقیق وہ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ ضرور ظالمون مین سے ہی اپنی جان پر یہ کام
کرکے اپنے کو ہلاکت مین ڈالا نمرود اور اوسکے لوگ اوس شخص کی کھوج مین پڑے اور چاہا کہ بت توڑنے والے کو پیدا کرین وہ شخص جسنے
تاللہ لاکیدن اصنامکم کا کلمہ ابراہیم علیہ السلام کی زبان سے سنا تھا اوسنے دوسرے سے کہا ایک سے دوسرے کی زبان پر یہ بات آئی
یہانتک کہ نمرود کے مصاحبون کو خبر پہونچی قَالُوْا سَمِعْنَا اونھون نے نمرود سے کہا کہ ہمنے قوم سے سنا ہی کہ وہ کہتے ہین فَتًی ایک
جوان کو کہ برائی سے یَذْکُرُھُمْ یاد کرتا ہی بتون کو یُقَالُ لَہٗٓ اِبْرٰھِیْمُ ○ کہتے ہین اوسے ابراہیم یعنی اوسکا نام ابراہیم ہی
قَالُوْا بولے نمرود اور اوسکے امیر کہ فَاْتُوْا بِہٖ پھر لاؤ اوسے عَلٰٓی اَعْیُنِ النَّاسِ لوگون کی آنکھون کے سامنے یعنی ایسا کرو
کہ لوگ اوسے دیکھین لَعَلَّھُمْ یَشْھَدُوْنَ ○ شاید گواہی دین کہ ہان یہی بتون کی مذمت کرتا ہی پس ابراہیم علیہ السلام کو
پکڑ کر نمرود کے سامنے حاضر کیا تو قَالُوْٓا ءَاَنْتَ اونھون نے کہا کیا تو نے فَعَلْتَ ھٰذَا کی یہ جو ہم دیکھتے ہین توڑ پھوڑ
بِاٰلِھَتِنَا یٰٓاِبْرٰھِیْمُ ○ ہمارے خداؤن کے ساتھ اے ابراہیم قَالَ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ مین نے تو نہین کیا بَلْ
فَعَلَہٗ بلکہ کیا ہی یہ کَبِیْرُھُمْ ھٰذَا بڑے انکے نے کہ بہ اخیر غصہ کی راہ سے کہ میرے ہوتے ہوئے لوگون نے انھین کیون پوجا
فَسْـَٔلُوْھُمْ تو پوچھو تم انسے کہ تمھین کسنے توڑا اِنْ کَانُوْا یَنْطِقُوْنَ ○ اگر ہین بات کرتے فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓی اَنْفُسِھِمْ
تو پھرے وہ اپنی عقلون کی طرف یا ایک دوسرے کی جانب فَقَالُوْٓا پھر کہا بعض نے بعض سے کہ اِنَّکُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○
بیشک تم ہی تو ظالم ہو ایسی چیز کو پوجنے کے سبب سے جو نہ سنے نہ بولے ثُمَّ نُکِسُوْا پھر جھکائے گئے عَلٰی رُءُوْسِھِمْ اپنے سرون کے بل

ربع

یعنی خجالت سے سر جھکا لیے اور حیرت سے بولے کہ لَقَدْ عَلِمْتَ بیشک تو جانتا ہے کہ مَا هٰؤُلَاءِ يَنْطِقُونَ ۝ یہ بت باتیں نہیں
کرتے پھر جان بوجھ کر یہ بات کیون کہتا ہے کہ انسے پوچھو پھر جب انہون نے بتون کی عاجزی کا اقرار کر لیا تو قَالَ کہا
ابراہیم علیہ السلام نے کہ أَفَتَعْبُدُونَ کیا پوجتے ہو تم مِنْ دُونِ اللّٰهِ خدا کے سوا مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا اوسے
جو نہین نفع پہونچاتا تمکو کچھ بھی اگر تم اوسے پوجو وَلَا يَضُرُّكُمْ ۝ اور ضرر نہین پہونچاتا تمکو کچھ اگر اوسکی پرستش چھوڑ دو
أُفٍّ لَّكُمْ برائی اور خرابی ہو تمپر یعنی تمھاری بڑی ہی خرابی ہے وَلِمَا تَعْبُدُونَ اور اوس چیز کو جسے تم پوجتے ہو مِنْ دُونِ اللّٰهِ
خدا کے سوا أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ کیا پھر تم دریافت نہین کرتے اپنے کام کی برائی کو جب نمرود کی قوم نے یہ بات سنی اور عدو
سے مضرت پہونچانے کی طرف پھرے قَالُوا حَرِّقُوهُ بولے کہ جلا دو اسے کہ آگ کا عذاب ہولناک ہے وَانْصُرُوا آلِهَتَكُمْ
اور مدد کرو اپنے خداؤن کی اس جہت سے جلا دینے کے إِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم فَاعِلِينَ ۝ کرنے والے مدد یعنی اگر بتون کی مدد کرنے والے
ہو پھر نمرود نے حکم کیا تو ایک پہاڑ کے سامنے ایک حظیرہ بنایا گیا اوسکی دیوار ساٹھ گز بلند تھی اور مہینا بھر تک لکڑیان جمع کرکے
اوس حظیرہ کو بھر دیا اور بہت سا تیل تمام ایندھن پر چھڑک کر اوسمین آگ دی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی گردن مبارک مین طوق ہاتھون مین ہتھکڑیان پاؤن مین بیڑیان ڈالکر منجنیق سے آگ مین ڈالدیا پس جبرئیل علیہ السلام ہوا سے اونکے
پاس پہونچے اور پوچھا کہ تمکو کچھ حاجت ہے ابراہیم علیہ السلام نے جواب مین فرمایا کہ تجھسے تو کچھ بھی حاجت نہین جبرئیل علیہ السلام نے
کہا کہ جس سے حاجت رکھتے ہو اوس سے مانگو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ خود جانتا ہے مانگنے کی حاجت نہین ہے چونکہ خدا
جلیل پر ابراہیم خلیل کا توکل پکا اور ما سوی اللہ سے انقطاع پورا تھا تو قُلْنَا يَا نَارُ کہدیا ہمنے کہ اے آگ كُونِي ہو جا بَرْدًا
وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝ ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ اگر یہ نہ کہا جاتا کہ سلامتی کے
ساتھ ٹھنڈی ہو تو ممکن تھا کہ ابراہیم علیہ السلام سردی کے مارے اینٹھ جاتے وَأَرَادُوا اور چاہا نمرودیون نے بِهِ كَيْدًا ابراہیم
علیہ السلام کے ساتھ مکر اونکے جلانے مین فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ ۝ تو کر دیا ہمنے اونکو بڑے نقصان والے اسواسطے کہ اونکی
کوشش ابراہیم علیہ السلام کی حقیت اور اونکے فعل کے باطل ہونے پر دلیل روشن ہو گئی لکھا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام آگ مین گرے تو
فوراً اونکا طوق اور بیڑی اور ہتھکڑی جل گئی اور اونکے گرد پھول کھل گئے اور میٹھے پانی کا چشمہ ظاہر ہو گیا سات دن تک آگ کے
حظیرہ مین رہے نمرود نے بلندی پر سے دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام نہایت دلچسپ باغ مین بیٹھے ہوئے ملک الظل سے باتین کر رہے ہین
اور اونکے گرد آگ شعلے مارتی ہے تو نمرود نے پکار کر کہا کہ اے ابراہیم تیرا خدا جسکی اتنی بڑی قدرت ہے جو مین دیکھ رہا ہون بڑا خدا ہے مین اوسکے واسطے
قربانی کرون ابراہیم علیہ السلام بولے کہ جب تک تو اپنے طریقہ پر ہے میرا خدا تیری قربانی قبول نہین کرتا لکھا ہے کہ نمرود نے چار ہزار گائین قربانی
کین اور ابراہیم علیہ السلام کو ایذا دینا چھوڑ دیا کشف الاسرار مین لکھا ہے کہ محققون نے کہا ہے کہ یَا نَارُ کُونِی خطاب اوس آگ سے ہے جو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم کے دل مین تھی یعنی شوق محبت کا شعلہ **بیت** آتش دارد دل من آتش دارد وان آتش دل دل مرا خوش دارد حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے
نمرود کی آگ کے قریب پہونچکر چاہا کہ شہود عشق کے سوز کے ساتھ آہ کرین اور نمرود کی آگ کو تباہ کرین ندا پہونچی کہ آتش شہود ٹھنڈی ہو جا

نمرود کی آگ پر اور ابراہیم پر سلامتی کے ساتھ رہ اسواسطے کہ ہم حکم کر چکے ہین کہ اوس آگ مین اپنے خلیل کے معجزے سے ایک باغ ہم ظاہر کرینگے
اگر تو نمرود کی آگ پر اپنا تسلط کریگی یہانتک کہ وہ سرد ہو جائے تو باغ نہ پیدا ہوگا اور معجزہ نہ ہویدا ہوگا اور اگر تو ابراہیم پر سلامتی سے
ٹھنڈی نہ رہیگی تو نارا للہ الموقدۃ کے شعلہ سے وہ جل جائیگا اور دعوت کا قاعدہ بگڑ جائیگا اور یہانسے معلوم ہوتا ہے کہ عشق کی آگ
سب چیزون پر غلبہ کرتی ہے اور اوسپر کوئی چیز غالب نہین ہوتی بیت عشق کان شعلہ ست کو چون برفروخت ✤ ہر چہ جز معشوق
باقی جملہ سوخت ✤ وَنَجَّيْنَٰهُ اور نجات دی ہمنے ابراہیم کو عراق سے کہ نمرود اور اوسکی قوم کی جگہہ تھی وَلُوطًا اور اوسکے بھتیجے
لوط بن ہارون کو بھی اور پہونچا دیا ہمنے اونھین إِلَى ٱلۡأَرۡضِ ٱلَّتِي بَٰرَكۡنَا اوس زمین کی طرف کہ ہمنے برکت دی اور زیادتی
کی فِيهَا لِلۡعَٰلَمِينَ ۝ اوسمین اہل عالم کے واسطے یعنی ولایت شام مین اور وہان انبیا علیہم السلام کے مبعوث ہونے سے
برکت اور نعمت و رحمت کی کثرت تھی لکھا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام فلسطین مین اوترے اور لوط علیہ السلام موتفکات مین اور ان دونون
مقامون مین ایک دن رات کی راہ تھی وَوَهَبۡنَا لَهُۥٓ اور عطا کیا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو سارہ سے جو اونکے چچا کی بیٹی تھین ایک بیٹا
إِسۡحَٰقَ ط اسحاق نام وَيَعۡقُوبَ نَافِلَةٗ ط اور دیا ہمنے اوسے یعقوب مانگنے سے زیادہ یعنی اوسنے ہمسے ایک بیٹا مانگا تھا
ہمنے اوسے بیٹا بھی دیا اور پوتا بھی وَكُلّٗا جَعَلۡنَا اور چارون کو کر دیا ہمنے یعنی ابراہیم لوط اسحاق یعقوب علیہم السلام کو صَٰلِحِينَ ۝
نیک و شایستہ وَجَعَلۡنَٰهُمۡ أَئِمَّةٗ اور کیا ہمنے اون سب کو پیشوا کہ خلق کو يَهۡدُونَ راہ دکھائین ہماری طرف
بِأَمۡرِنَا ہمارے حکم سے وَأَوۡحَيۡنَآ إِلَيۡهِمۡ اور وحی کی ہمنے اونکی طرف فِعۡلَ ٱلۡخَيۡرَٰتِ بھلائیان کرنے کی یعنی نیک کام
کہ خلق کو اونکی نعبت دلائین وَإِقَامَ ٱلصَّلَوٰةِ اور نماز قائم رکھنے کی وَإِيتَآءَ ٱلزَّكَوٰةِ ۖ اور زکوۃ دینے کی نماز اور زکوۃ کی تخصیص
تفضیل کی جہت سے ہی وَكَانُواْ لَنَا اور تھے ہمارے واسطے عَٰبِدِينَ ۝ ل عبادت کرنے والے اخلاص کے ساتھ وَلُوطًا
ءَاتَيۡنَٰهُ اور دی ہمنے لوط کو حُكۡمٗا حکمت یا نبوت یا جھگڑنے والون مین فیصلہ کرنا وَعِلۡمٗا اور علم جو پیغمبرون کو چاہیے شریعت
اور ملت کے قواعد وَنَجَّيۡنَٰهُ اور نجات دی ہمنے اوسے مِنَ ٱلۡقَرۡيَةِ ٱلَّتِي اوس گانون سے کہ كَانَت تَّعۡمَلُ ٱلۡخَبَٰٓئِثَ ط
تھا کرتا تھا وہ گانون یعنی اوس گانون کے لوگ کرتے تھے کام ناپاک اور وہ گانون سدوم تھا موتفکات مین کہ اوسکے لوگ لواطت مین مشغول تھے
اور رہزنی کرتے تھے ہمنے اونھین ہلاک کر دیا إِنَّهُمۡ كَانُواْ یقینی تھے وہ قَوۡمَ سَوۡءٖ برے لوگ فَٰسِقِينَ ۝ فرمان سے نکلجانے
والے وَأَدۡخَلۡنَٰهُ اور داخل کیا ہمنے لوط علیہ السلام کو فِي رَحۡمَتِنَآ ط اپنی رحمت مین یعنی رحمت والون مین یا جنت مین کہ رحمت کی
جگہہ ہی إِنَّهُۥ بیشک لوط مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ۝ ع نیکون اور شایستہ لوگون مین سے ہی اور اس سے قبل لوط علیہ السلام کا قصہ
تفصیل کے ساتھ گذرا ہی وَنُوحًا اور یاد کر نوح علیہ السلام کو إِذۡ نَادَىٰ جب پکارا اوسنے اپنے رب کو مِن قَبۡلُ قبل
لوط اور ابراہیم علیہما السلام سے یعنی اپنی قوم کے ہلاک ہونے کو دعا کی فَٱسۡتَجَبۡنَا لَهُۥ تو قبول کر لی ہمنے اوسکی دعا
فَنَجَّيۡنَٰهُ پھر نجات دی ہمنے اوسے وَأَهۡلَهُۥ اور اوسکے گھر والون کو اوسکے فرزندون اور عورتون مین سے مِنَ
ٱلۡكَرۡبِ ٱلۡعَظِيمِ ۝ بڑے غم یعنی طوفان کی مصیبت سے وَنَصَرۡنَٰهُ اور مدد کی ہمنے اوسکی مِنَ ٱلۡقَوۡمِ اوسکی قوم پر

ع ٢٥ ٥

یعنی منکرون پر ہمنے اوسے غالب کردیا اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا وہ جنھون نے تکذیب کی بِاٰيٰتِنَا ہماری آیتون کی اِنَّهُمْ بیشک
قوم نوح کے لوگ كَانُوْا تھے قَوْمَ سَوْءٍ ایک بری قوم یعنی کافر تھے اسواسطے کہ انمین سب برائیون کا مصدر اوسکا مادہ کفر ہے فَاَغْرَقْنٰهُمْ
اَجْمَعِيْنَ ۝ تو غرق کردیا ہمنے اون سب کو وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اور یاد کر داؤد بن ایشا اور اوسکے بیٹے سلیمان کا قصہ
اِذْ يَحْكُمٰنِ جب حکم کیا اون دونون نے فِي الْحَرْثِ کھیت مین لکھا ہی کہ جب داؤد علیہ السلام محکمہ مین بیٹھتے تو سلیمان علیہ السلام
دروازہ پر کھڑے رہتے جو باہر نکلتا اوس سے اوسکا مقدمہ اور اپنے والد کا فیصلہ پوچھ لیتے ایک دن دو آدمی محکمہ مین آئے ایک کسان کہ اوسے
ایلیا کہتے تھے اور ایک بکریون والا کہ اوسے یوحنا کہتے تھے ایلیا نے اظہار کیا کہ یا خلیفۃ اللہ میرا پڑوسی یوحنا رات کو اپنی بکریان چراتا تھا
میرے کھیت مین پڑین اور سب کھیت چر گئین اور ایک قول ہے کہ ایلیا کے باغ مین جا کر بکریان انگور کے خوشے کھا گئی تھین اور تلف
کر ڈالے تھے داؤد علیہ السلام نے یوحنا سے پوچھا اوسنے جواب دیا کہ ہان ایسا ہی ہوا ہی داؤد علیہ السلام نے حکم فرمایا کہ اپنی بکریان
ایلیا کو دیدے اور داؤد علیہ السلام کی شریعت مین اسی طرح حکم تھا جب وہ دونون محکمہ کے باہر آئے اور اس قصہ کا حال سلیمان علیہ السلام کو
معلوم ہوا تو وہ محکمہ کے اندر چلے آئے انھین تیرھوان برس تھا اور اپنے والد سے عرض کی کہ اگر اسکے سوا اور کچھ حکم ہوتا تو اولیٰ اور انسب تھا
داؤد علیہ السلام نے پوچھا کہ کہو کسطرح حکم کرنا چاہیے سلیمان علیہ السلام نے عرض کی کہ بکریان ایلیا کو سپرد کرنا چاہیے کہ اونسے نفع
حاصل کرے دودھ گھی بالون کے سبب سے اور باغ یا کھیت یوحنا کو دینا چاہیے کہ محنت کرکے جیسا پہلے تھا ویسا ہی تیار کردے جب
انگور کے خوشے لگین یا کھیت تیار ہو تو ایلیا کو سپرد کرکے اپنی بکریان لیلے تاکہ دونون مین کوئی بے نصیب نہ رہے داؤد علیہ السلام نے
اسی طرح حکم فرمایا تو حق تعالیٰ نے اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دی کہ اس قوم پر داؤد اور سلیمان علیہما السلام کا قصہ پڑھین جب
حکم کیا کھیت یا باغ کے مقدمہ مین اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ جب رات کو گئی تھی اوس کھیت یا باغ مین غَنَمُ الْقَوْمِ
بکری ایک قوم کی وَكُنَّا اور تھے ہم لِحُكْمِهِمْ حکم حاکم کو جو فریقین پر اونھون نے نافذ کیا تھا شٰهِدِيْنَ ۝ جانتے
یعنی ہمنے جانا کہ داؤد اور سلیمان علیہما السلام نے ایلیا اور یوحنا پر کیا حکم جاری کیا فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ پھر تعلیم کی ہمنے حکومت
سلیمان کو اور اوسے سکھادی اور اوسکے فہم مین پہونچادی یہان تک کہ اوسنے حکم کیا کہ بکریان باغ والے کو دین کہ وہ اونسے نفع لے اور
اوسکے سبب سے اپنے روزگار کا عوض اور تلافی کرے اور باغ بکری والے کو دیا جائے کہ محنت کرکے پہلا سا تیار کردے تاکہ پھر کبھی بکریون
کے گلہ سے غافل نہو جائے اور حقیقت امر یہ ہی کہ اوس زمانہ مین حکم اوسی طرح تھا جو داؤد علیہ السلام نے دیا تھا حق تعالیٰ نے حضرت سلیمان پر
وحی بھیجی کہ اس وحی نے وہ حکم منسوخ کردیا اور حضرت داؤد علیٰ نبینا وعلیہ السلام پہلا حکم منسوخ ہوجانے پر جب مطلع ہوے تو یہ دوسرا
حکم اونھون نے نافذ فرمایا وَكُلًّا اٰتَيْنَا اور ہر ایک کو باپ بیٹے مین دیا ہمنے حُكْمًا حکم کرنا یا پیغمبری وَّعِلْمًا اور علم
دین کے امور کا وَّسَخَّرْنَا اور مسخر کردیے ہمنے مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ داؤد کے ساتھ پہاڑ کہ تسبیح کرتے تھے
خدا کی اونکے ساتھ تبیان مین لکھا ہی کہ جسطرح داؤد علیہ السلام سے لوگ ذکر الٰہی سنتے تھے اوسی طرح پہاڑون سے بھی سنتے تھے
اور یہ اونکا معجزہ تھا وَالطَّيْرَ اور مسخر کردیے ہمنے داؤد علیہ السلام کے واسطے پرند کہ خدا کی تسبیح و تقدیس کرنے مین اونکا ساتھ دیتے تھے

وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ اور ہین ہم کرنے والے ایسی باتین اور ہماری قدرت مین یہ اچنبے کی بات نہین اگرچہ تمھارے نزدیک عجیب بات ہو
صاحب انوار نے کہا ہی کہ بعضون نے تسبیح کو سباحت کے معنی مین کہا ہی یعنی جہان داؤد علیہ السلام جاتے پہاڑ بھی اونکے ساتھ چلتے
فوائد مین لکھا ہی کہ داؤد علیہ السلام کے ساتھ پہاڑون کا سیر کرنا قرآن مین مذکور نہین ہی تو تسبیح سے سیر مراد لینے کی کچھ ضرورت نہین
بعض مفسر اس بات پر ہین کہ پرند اور پہاڑون کی تسبیح زبان حال سے تھی اس تقدیر پر جب کہ سب چیزین زبان حال سے تسبیح الٰہی مین
گویا ہین تو حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ کیا خصوصیت ہو سکتی ہی یقین کرنے والے مسلمان کو اعتقاد رکھنا چاہیے کہ پہاڑ اور پرند
حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ اسی طرح تسبیح کرتے تھے کہ سب سننے والے اونکے حروف اور کلمے سمجھتے تھے اور قدرت الٰہی سے یہ بات کچھ
عجب کی نہین ہی نظم ہر کجا قدرتش علم افراخت ✽ زغرائب ہر انچہ خواست بساخت ✽ قدرتے راکہ نیست نقصانش ✽ کارہا جملہ ہست
آسانش ✽ وَعَلَّمْنٰهُ اور سکھایا ہمنے داؤد علیہ السلام کو صَنْعَةَ لَبُوْسٍ بنانا زرہ کا لَّكُمْ تمھارے واسطے
لِتُحْصِنَكُمْ تاکہ بچائے زرہ تمھین اور بکر نے لِنُحْصِنَكُمْ نون کے ساتھ متکلم کا صیغہ پڑھا ہی یعنی بچائین ہم تمکو مِّنْۢ بَاْسِكُمْ
تمھاری لڑائی سے یعنی لڑائی کے میدان مین قتل اور زخم سے فَهَلْ اَنْتُمْ تو کیا ہو تم شٰكِرُوْنَ ○ شکر کرنے والے اس نعمت پر یہ
حکم ہی استفہام کی صورت پر یعنی ایسے لباس پر خدا کا شکر کرو وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ اور مسخر کردی ہمنے سلیمان کے واسطے ہوا عَاصِفَةً
سخت اور تیز چلنے والی اور اوسکی تیزی یہ تھی کہ سلیمان علیہ السلام کا تخت اوٹھا لیجاتی تھی اور ایک دن مین ایک مہینے کی راہ پر پہونچا دیتی
تھی تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ تھی چلتی حکم سے سلیمان کے یعنی اونکی خواہش کے ساتھ اِلَى الْاَرْضِ زمین کی طرف الَّتِيْ بٰرَكْنَا
ایسی زمین کہ برکت دی ہی ہمنے فِيْهَا اوسمین یعنی ولایت شام مین تلخیص مین لکھا ہی کہ ملک شام مین ایک شہر تھا تدمر نام دیوون نے
سلیمان علیہ السلام کے واسطے بنایا تھا صبح کو وہان سے حضرت سلیمان نکلتے اور تمام عالم کے گرد پھرتے پھر مغرب کی نماز کے وقت ہوا اونھین
وہین لے آتی مختار القصص مین لکھا ہی کہ صبح کو تدمر سے حضرت سلیمان نکلتے اور اصطخر فارس مین استراحت کرتے رات کو بابل مین جاتے
دوسرے دن بابل سے نکل کر چاشت کے وقت اصطخر مین ہوتے اور شام کے وقت تدمر مین پھر آتے وَكُنَّا اور ہین ہم بِكُلِّ شَيْءٍ
عٰلِمِيْنَ ○ سب چیزین جاننے والے وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ اور مسخر کردیے ہمنے سلیمان کے واسطے دیوون مین سے بھی مَنْ
يَّغُوْصُوْنَ وہ لوگ جو غوطے لگائین دریاؤن مین لَهٗ اوسکے واسطے نفیس چیزین نکالنے کو وَيَعْمَلُوْنَ اور کرین عَمَلًا
دُوْنَ ذٰلِكَ اور کام بھی غوطہ لگانے کے سوا جیسے مکان بنانا اور سب عجیب کام وَكُنَّا لَهُمْ اور تھے ہم دیوون کے واسطے
حٰفِظِيْنَ ○ نگہبان تاکہ سلیمان علیہ السلام کے حکم سے باہر نہو جائین وَاَيُّوْبَ اور یاد کر ایوب کو اور وہ اموص کے بیٹے ہین
اموص رازخ کے رازخ دوم کے دوم عیص کے عیص حضرت اسحاق کے اسحاق حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہما السلام کے بیٹے ہین حق تعالیٰ
نے اونھین مال بہت سا دیا تھا اور نبوت کا خلعت عطا فرما کر ولایت بثنیہ مین بھیجا تھا وہان شام کی زمین پر دن رات وہ
عبادت مین مشغول رہتے اور خیرات کرنے کی رسمین کماحقہ ادا کرتے ابلیس ملعون نے اونپر حسد کر کے حق تعالیٰ سے مناجات کی
کہ یا اللہ تیرا یہ بندہ عیش مین خیر و عافیت سے ہی اور مال بہت رکھتا ہی اور اوسکی نیک اولاد بھی کثرت سے ہی اگر مال اور اولاد چھین

لینے کی بلا مین تو اوسے مبتلا کرے تو بہت جلد تیری راہ سے پھر جائے اور ناشکری کی راہ اختیار کرلے حق تعالی نے فرمایا کہ تو جو
کہتا ہی ایسا نہین ہی وہ میرا پسند کیا ہوا بندہ ہی اگر اوسے ہزار بار بلا مین مبتلا کرون تو بھی امتحان مین پورا ہی اوترے گا بیت چنان
در عشق یکدلم کہ گر تیغم رود بر سر بروز امتحان باشم چو شمع استادہ پا برجا بہت سی تفسیرون مین لکہا ہی کہ ابلیس ملعون نے
حق تعالی سے درخواست کی کہ تو مجھے ایوب کے مال اولاد جسم پر مسلط کر دے تا اونکی حقیقت حال کھل جائے حق تعالی نے ابلیس کو
اونکے ظاہر پر مسلط کر دیا اوسنے شیطانون کو مقرر کر دیا یہانتک کہ وہ اونکی ہلاکت مین مشغول ہوے حقائق مین لکہا ہی کہ اس بات پر
قرآن اور حدیث مین کوئی دلیل نہین بلکہ یہود کی دی ہوئی خبر ہی کہ کعب اور وہب رضی اللہ عنہما نے نقل کی ہی حقیقت یہ ہی کہ حق تعالی
نے انواع و اقسام کی سختیان اونپر متفرق بھیجین تو بلائین اونپر ٹوٹ پڑین اونکے اونٹ بجلی گرنے سے ہلاک ہوے اور بکریان
پہاڑ آنے سے ڈوبین اور کھیتی کو آندھی نے پراگندہ کر دیا اور سات بیٹے اور تین بیٹیان دیوار کے نیچے دبکر مر گئے اور اونکے جسم مبارک پر
زخم پڑ گئے اور متعفن ہوے اور اونمین کیڑے پڑ گئے جو لوگ اونپر ایمان لائے تھے مرتد ہو گئے جس گانون اور مقام مین حضرت ایوب
علیہ السلام جاتے وہان سے وہ ہندا اونھین نکالدیتے اونکی بی بی رحیمہ نام افرایم بن یوسف کی بیٹی یا ماجر نام منشا بن یوسف کی
بیٹی تھین وہ حضرت ایوب علیہ السلام کی خدمت مین رہین سات برس سات مہینے سات دن سات ساعت ایوب علیہ السلام
اس بلا مین مبتلا رہے اور بعضون نے تیرہ یا اٹھارہ برس بھی کہے ہین تو حق تعالی نے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایوب علیہ السلام کا
قصہ یاد کرو اِذْ نَادٰی رَبَّهٗٓ جب پکارا اوسنے اپنے رب کو اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کہ مجھکو پہونچی ہی مضرت اور سختی
وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ اور تو بڑا رحم کرنے والا ہی رحم کرنے والون مین سے کہتے ہین کہ حق تعالی نے ایوب علیہ السلام کی
شان مین فرمایا کہ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اور اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کا کہنا اوسکے منافی ہی اسواسطے کہ رنج و مصیبت کی شکایت بے صبری کی
علامت ہی اسکا جواب اسطرح دیتے ہین کہ شیطان کے طعن سے اونھین بڑا رنج پہونچا اسواسطے کہ شیطان نے اونکے پاس آکر کہا تھا کہ تم میرا
سجدہ کرو تو تمھین بلا سے نکالدون اوسوقت حضرت ایوب علیہ السلام نے حق تعالی سے شیطان کی ضرر رسانی کی شکایت کی اپنے رنج و مصیبت
کی شکایت نہین کی عشرات حمیدی مین لکھا ہی کہ جو لوگ ایوب علیہ السلام کا ایمان لائے تھے اونمین سے بعض نے کہا کہ اگر اونمین کچھ
بھی بھلائی ہوتی تو اس بلا مین مبتلا ہوتے اس سخت کلام نے اونکے دل مبارک کو زخمی کر دیا اور اونھون نے جناب الہی مین اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ
عرض کیا یا اسقدر ضعیف و ناتوان ہو گئے تھے کہ فرض نماز اور عرض نیاز کے واسطے کھڑے نہو سکتے تھے تو یہ بات اونکی زبان پر آئی یا کیڑون نے
دل و زبان مین نقصان پہونچانے کا ارادہ کیا اور یہ دونون عضو توحید اور تمجید کے محل ہین انکے ضائع ہونے سے ذکر یہ کلمہ زبان مبارک پر
لائے یا اونکی بی بی کمال تہیدستی اور بیچارگی کی وجہ سے اپنا گیسو بیچکر اونکے واسطے کھانا لائین ایوب علیہ السلام نے اس حال سے مطلع ہوکر
اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کی آواز نکالی حقائق سلمی مین حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ چالیس دن تک حضرت ایوب پر وحی نہ آئی
اس جہت سے اونھون نے یہ شکایت فرمائی اور بعضون نے کہا ہی کہ اونکے جسم مبارک مین جو کیڑے پڑے تھے اونمین سے ایک کیڑا زمین پر
گرا اور جلتی ہوئی خاک پر تڑپنے لگا تو ایوب علیہ السلام نے اوسے اوٹھا کر پھر اوسی جگہ پر رکھدیا چونکہ یہ کام اختیار سے واقع ہوا

تو اوسنے ایسا کہا تاکہ ایوب علیہ السلام تاب لا سکے اور یہ کلمہ اونکی زبان مبارک پر جاری ہوا اور بعضے مفسر لکھتے ہین کہ ہر صبح کو بلے واسطے کسی
فرشتے یا انسان کے بارگاہ کبریا سے یہ خطاب مستطاب ایوب علیہ السلام کو پہونچتا تھا کہ اے ہمارے بیمار کیسا ہے اور ایوب علیہ السلام
اس پرسش کے ذوق و شوق مین وہ بلا کا پہاڑ جان پر اوٹھائے ہوئے تھے اور اوس بیماری مین خوش رہتے بیت گر بپرسد بیمار خود
آئی بعیادت بہ صد سال بامید تو بیمار توان بود جس دن صحت ہونے لگی اوس صبح کو اس خطاب کے تحفہ سے سرفراز نہین ہوئے
تو فریاد کی کہ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ محقق لوگ اس بات پر ہین کہ خدا سے شکایت تھی خدا کی شکایت نہ تھی بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ ایوب علیہ السلام
کی بشریت ضرر جسمانی سے نالہ کرتی تھی مگر اونکی روحانیت توجہ اور میلان الٰہی کے جمال کا نظارہ کرتی تھی اور اوس بلا مین کمال عنایت
دیکھتی تھی تو خواہ نخواہ اونکی زبان بشریت نے اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کہا اور لسان روحانیت اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ کی بلا سے مترنم ہوئی لطائف قشیری
مین مذکور ہے کہ یہ بات اس طور پر نہین کہ قضا و قدر پر اعتراض ہو بلکہ ضعف اور عجز بشریت کی رو سے ہے اسواسطے کہ منقول ہے کہ جبریل
امین ایوب علیہما السلام کے پاس آئے اور پوچھا کہ کیون چپ بیٹھے ہو وہ بولے چپ رہون اور صبر نہ کرون تو کیا کرون جبریل علیہ السلام
نے فرمایا کہ خدا کے خزانون مین بلائین بہت ہین تم اونکی طاقت نہین رکھتے خدا سے عافیت اور صحت چاہو تو ایوب علیہ السلام نے
یہ دعا کی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ تو قبول کر لی ہمنے اونکی دعا فَكَشَفْنَا پھر لیگئے ہم مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وہ چیز جو اوسے تھی رنج
اور بیماری اوسکی یعنی اوسے ہمنے شفا دیدی اور اسکی شرح سورہ صاد مین آئیگی وَاٰتَيْنٰهُ اور عطا کیے ہمنے اوسے اَهْلَهٗ فرزند
اوسکے کہ بعینہ اونھی کو ہمنے زندہ کر دیا وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ اور اونکے مثل اونکے ساتھ یعنی سات بیٹے اور تین بیٹیان اور بھی ایک دوسرے
مشابہ دین ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہے کہ اولاد اور مال اور مواشی پہلے سے دونے اونھین حق تعالی نے دیے اور ایک ابر سرخ
یا سفید بھیجا کہ اوس سے سونے کی ٹڈیان اوپر برسین اور احقاف مین آیا ہے کہ تین دن رات اونکے گھر کے گرد سونے کی ٹڈیان برسین
رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا یہ کام ایوب کے ساتھ جو ہمنے کیے تو اپنی طرف سے اوسکو رحمت اور انعام پہونچانے کے واسطے کیے
وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۝ اور عبادت کرنے والون کو نصیحت کے واسطے تاکہ جسطرح ایوب نے صبر کیا یہ بھی صبر کرین اور جسطور سے
اوسنے بار لایا یہ بھی پائین نظم ہر کہ در راہ حق صابر بود * بر مراد خویشتن قادر بود * صبر باید تا شود کیسو حرج * زانکہ گفت الصبر
مفتاح الفرج * وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسمعیل اور ادریس علیہما السلام کو وَذَا الْكِفْلِ
اور صاحب نصیب کو کہ الیاس ہے یا یوشع یا زکریا علیہم السلام اور یہ نام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خدا کی طرف سے بہرہ مند تھے اور بعضونے کہا ہے کہ
کفل ضعف کے معنی مین ہے یعنی اون نبی کے عمل اون انبیا علیہم السلام کے عمل سے دونے تھے جو اونکے زمانہ مین تھے امام محی السنۃ رحمہ اللہ تعالی
اور صاحب تبیان نے لکھا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل مین سے ایک نبی پر وحی آئی کہ مین چاہتا ہون کہ تیری روح قبض کرون تو اپنا ملک بنی اسرائیل پر
پیش کر کہ جو کوئی اسکا پابند ہو کہ رات کو نماز پڑھے فتور نہ کرے دن کو روزہ رکھے افطار نہ کرے لوگون مین حکم جاری کرے غصہ نہ کرے جو کوئی
ایسا کرے اوسے تو اپنی بادشاہی سپرد کر جب اون پیغمبر صاحب نے یہ بات بنی اسرائیل پر ظاہر کی تو ایک جوان اوس قوم مین سے اوٹھا اور بولا کہ انا[1]
اتکفل لک بہذا اون پیغمبر علیہ السلام نے ملک اوس جوان کو سپرد کر دیا اور اوسنے وعدہ وفا کیا پیغمبری کا خلعت پایا تو حق تعالی نے اوسے

[1] مین کفالت کرتا ہون تم واسطے اس بات کی ۱۲

ذوالکفل کہا کُلٌّ سب پیغمبر اسماعیل و ادریس و ذوالکفل علیہم السلام مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ صبر کرنے والون مین سے تھے مشقت تکلیف پر یا
زمانہ کی شدتون پر اسماعیل علیہ السلام نے تو مکہ مین رہنے پر صبر کیا کہ وہ ایک میدان بے کھیت کا تھا اور ادریس علیہ السلام نے مدت دراز تک
قوم کی بلا او مصیبت پر صبر کیا اور لوگ اونکا ایمان نہ لائے اور ذوالکفل نے اون کامون پر صبر کیا جسکے متکفل ہوئے تھے وَاَدْخَلْنٰهُمْ
اور داخل کیا ہمنے فِیْ رَحْمَتِنَا ؕ اپنی رحمت مین کہ نبوت ہی یا آخرت کی نعمت اِنَّهُمْ بیشک وہ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اچھے
لوگون مین سے تھے یا ہمارے داروں مین سے ہین وَذَا النُّوْنِ اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مچھلی والے کو یعنی یونس علیہ السلام کو اِذْ ذَّهَبَ
جب وہ گیا مُغَاضِبًا غصہ کرتا ہوا اپنی قوم پر اسواسطے کہ قوم نے اونکی دعوت قبول نہین کی تھی اور جنید قدس سرہ نے کہا ہی
کہ ہمارے بین اپنے نفس پر اونھون نے غصہ کیا اسواسطے کہ اونکے جانے کے واسطے حکم الٰہی نہین صادر ہوا تھا اور بعضون نے کہا ہی
کہ اونھون نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا جب وعدہ کا وقت آیا تو عذاب آنے مین دیر ہوئی سمجھے کہ قوم کے لوگ اونھین جھوٹا جانینگے
تو انکی بستی مین سے نکل گئے فَظَنَّ پھر گمان کیا یعنی اونسے اوس شخص کا سا کام صادر ہوا جو گمان کرتا ہی اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ
یہ کہ تنگ نکرینگے ہم عَلَیْهِ اوسپر راہ چلنا تو یونس کو ہم دریا مین لیگئے اور مچھلی کے پیٹ مین قید کردیا فَنَادٰی تو وہ پکارا
فِی الظُّلُمٰتِ تاریکیون مین یعنی ایک دریا دوسرے مچھلی کے پیٹ تیسرے رات کی تاریکی مین اسطرح یونس علیہ السلام پکارے
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ کہ کوئی معبود نہین ہی مگر تو سُبْحٰنَكَ ۖ پاک ہی تو اس سے کہ کسی چیز مین تو عاجز ہو اِنِّیْ كُنْتُ
بیشک ہون مین ہمین مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اپنی جان پر ظلم کرنے والون مین سے کہ جدا ہوئے مین نے جلدی کی انوار مین حضرت
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہی کہ جو کوئی سختی اور کرب مین پھنسا ہو اور خدا کو اس دعا کے ساتھ پکارے تو خدا اوسکی دعا قبول
فرماتا ہی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ تو ہمنے قبول کرلی یونس کی دعا وَنَجَّیْنٰهُ اور نجات دی ہمنے اوسکو مِنَ الْغَمِّ ؕ غم دریا سے
اور مچھلی کے نگلجانے سے یعنی ہمنے مچھلی کو حکم کیا اور اوسنے دریا کے کنارے اونھین اوگل دیا وَكَذٰلِكَ اور جسطرح اوسے ہمنے غم سے
نجات دی اسی طرح نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ نجات دیتے ہین ہم ایمان والون کو مچھلی اور دریا کا قصہ سورہ صافات مین مفصل آتا ہی
وَزَكَرِیَّآ اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زکریا بن آزر کو اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ جب پکارا اسنے اپنے رب کو اور کہا کہ رَبِّ
لَا تَذَرْنِیْ ای میرے رب چھوڑ مجکو فَرْدًا اکیلا یعنی لاولد اور مجھے بیٹا دے کہ وہ مجھسے میراث لے وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ۝
اور تو بہتر وارثون کا ہی تو اگر تو مجھے وارث نہ دیگا تو کچھ پروا نہین فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَوَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰی تو قبول کی ہمنے اوسکی دعا
اور عطا کیا ہمنے اوسکو یحیی نام بیٹا کہ اوسکے سبب سے دین زندہ ہو گیا وَاَصْلَحْنَا لَهٗ اور صلاحیت پر لائے ہم اوسکے واسطے زَوْجَهٗ ؕ
اوسکی عورت ایشاع عمران کی بیٹی کو کہ پہلے بانجھ تھین پھر لڑکا جننے کی صلاحیت ہمنے اونھین دی اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ ہمنے
زکریا کی عورت کو خوش اخلاق کردیا زکریا کے واسطے اور پہلے وہ بدخلق تھین اِنَّهُمْ بیشک یہ سب پیغمبر جنکا ذکر ہوا كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ
تھے جلدی کرتے فِی الْخَیْرٰتِ نیکیون مین وَیَدْعُوْنَنَا اور پکارتے تھے ہمین رَغَبًا رغبت کرکے ثواب کی طرف وَّرَهَبًا ؕ
اور ڈر کر عذاب سے وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ ۝ اور تھے ہمارے واسطے فروتن اور حکم ماننے والے یا نیاز مند محققون نے کہا ہی کہ نیاز

اسی کے واسطے چاہیے اور ناز اوسی پر لائق ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ جو کوئی نیاز اوسکے سامنے لیجاتا ہی وہ اوس نیازمند کو تونگر کردیتا ہی
اور جو کوئی اوسپر ناز کرتا ہی وہ اوس ناز کرنے والے کو عزتدار بناتا ہی کانوا لنا خاشعین بیان نیاز ہی اور من تذلل ورب العرش مغنوری نشان
ناز ہی بیت گدائے میکدہ ام لیک وقت مستی بین ٭ کہ ناز بر فلک و حکم بر ستارہ کنم ٭ وَالَّتِيٓ اَحْصَنَتْ اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اوس عورت کو جسنے بچائی فَرْجَهَا اپنی فرج حلال و حرام سے اس سے حضرت مریم عمران کی بیٹی مراد ہین کہ اونھون نے اپنے کو
پاک رکھا اور اونکے دامن عصمت تک کسی کا ہاتھ نہین پہونچا فَنَفَخْنَا پھر پھونکدی یعنی ہمنے جبریل کو حکم کیا اور اونھون نے پھونکدی
فِيهَا اوسکے پیراہن مین یا پیٹ مین مِنْ رُّوحِنَا اوس روح مین سے جو ہمارے حکم سے ہی حاصل یہ ہی کہ جاری کردی ہمنے اوسمین
مسیح علیہ السلام کی روح وَجَعَلْنٰهَا اور کردیا ہمنے اوس قصہ کو وَابْنَهَآ اور اوسکے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کے حال کو اٰيَةً
دلیل اور علامت لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم کے واسطے یعنی جب اونکے حال مین اہل عالم غور اور فکر کرین تو اونپر یہ بات صاف
کھل جائے کہ فقط روح پھونکنے کے باعث بزرگ پاکدامن عورت سے بے باپکے بیٹا پیدا ہونا صانع حکیم قدیم جل جلالہ کے کمال قدرت پر
دلالت کرتا ہی اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اسمین کچھ شبہہ نہین کہ ملت توحید اور دین اسلام جسپر تمام استقامت واجب ہی اُمَّةً
وَّاحِدَةً وہ ملت ایک ہی ہی یعنی اوسمین کچھ اختلاف نہین بلکہ سب انبیا علیہم السلام اسی ملت اور دین پر تھے اور اصل توحید مین
سب کو اتفاق ہی وَّاَنَا رَبُّكُمْ اور مین تمھارا رب ہون فَاعْبُدُوْنِ ۝ تو میری ہی عبادت کرو میرے سوا اور کسی کی عبادت نکرو
وَتَقَطَّعُوْٓا اور کاٹ دیا اگلی امتون نے اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ اپنے دین کا کام آپسمین یعنی فرقہ فرقہ ہوگئے جیسے یہود نصارا اور ایک دوسرے کو کافر
ہی جانتے تھے كُلٌّ یہ سب فرقے اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ۝ ہماری طرف پھرنے والے ہین اور ہم اونھین اونکے اعمال کے موافق جزا دینگے
فَمَنْ يَّعْمَلْ پھر جو کوئی کرے مِنَ الصّٰلِحٰتِ نیک کامون مین سے وَهُوَ مُؤْمِنٌ حال آنکہ وہ ایمان لایا ہو خدا اور رسول کا
فَلَا كُفْرَانَ تو ناشکری نہین ہی لِسَعْيِهٖ اوسکے دوڑنے کے واسطے نیک کام کی طرف یعنی ہم اوسکے اعمال ضائع نہ کرینگے وَاِنَّا
لَهٗ اور ہم اوسکے دوڑنے کو كٰتِبُوْنَ ۝ لکھنے والے ہین یعنی اوسکے نامۂ اعمال مین ہم ثبت کرنے والے ہین مراد یہ ہی کہ اوسکا کام کسی
وجہ سے ضائع نجائیگا بیت مرد کار نیکوان ضائع نباشد نزد حق ٭ لا یضیع اللہ فی الدارین اجر المحسنین ٭ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ
اور حرام اور ممتنع ہی اوس گانوؤن والون پر کہ اَهْلَكْنٰهَآ ہلاک کردیا ہی ہمنے اونکو اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ یہ کہ پھر آئینگے دنیا
مین یعنی جو لوگ ہلاک ہوگئے اپنے اعمال کی درستی کے واسطے دنیا مین پھر آنا اونپر حرام ہی اور بعضے مفسر لا کو صلی جانتے ہین زائد نہین جانتے اور
کہتے ہین کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ ہلاک ہوجانے والون پر یہ بات حرام اور ممتنع ہی کہ حساب کے واسطے محشر کی طرف رجوع نہ کرین بلکہ
ضرور آئینگے اور اونکا حساب کیا جائیگا اور پہلا قول یعنی لا کا زائد ہونا بہت مشہور ہی اسواسطے کہ اس عالم کی طرف اونھین رجوع نہوگی اور
اون شقیون پر قبرون ہی مین عذاب ہوتا رہیگا حَتّٰىٓ اِذَا فُتِحَتْ یہانتک کہ کھولدیجائے يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ یاجوج اور ماجوج
کی آڑ یعنی قیامت تک اسواسطے کہ یاجوج ماجوج کی آڑ کا کھلجانا قیامت کی علامت ہی وَهُمْ اور یاجوج ماجوج مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ بلندی
يَّنْسِلُوْنَ ۝ جھپٹتے اور دوڑتے ہین تاکہ تمام عالم کو لیلین اور سب دریاؤن کا پانی پیجائین اور خشک تر جو کچھ پائین کھاجائین صاحب

مقصد رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر میں جہان قیامت کی علامتیں بیان کی ہیں وہان لکھا ہی کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال اور
اوسکے تابع لوگ ہلاک ہو جائینگے تو یاجوج ماجوج نکل پڑینگے اور اونکی آگ کل جائیگی اور انسان اون کے ڈر سے عیسیٰ علیہ السلام کو طور پر آکر
پناہ لینگے اور بعضی حدیثوں مین وارد ہوا ہو کہ یاجوج ماجوج جبل الخمر تک جائینگے اور جبل الخمر بیت المقدس کا پہاڑ ہی اور کہینگے کہ زمین والون کو
تو ہم قتل کر چکے اب آؤ جو کچھ آسمان پر ہو اوسے قتل کر ڈالین اور آسمان کی طرف تیر مارینگے اور تیر خون مین ڈوبے ہوئے پھرینگے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام اور اونکے ساتھیوں کو دشواری ہوگی وہ دعا کرینگے اور حق تعالیٰ دفعۃً یاجوج ماجوج کو ہلاک کریگا وَاقْتَرَبَ
الْوَعْدُ الْحَقُّ اور قریب آپہونچا وعدہ سچا کہ قیامت کا آنا ہو فَاِذَا ھِیَ تو وہان قصہ یہ ہو کہ ہوگی شَاخِصَۃٌ دھندلی ہول
قیامت سے اَبْصَارُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا آنکھیں اون لوگوں کی جو نہیں ایمان لائے اور وہ یٰوَیْلَنَا کہتے ہونگے یعنی اے ہمیر کہ
قَدْ کُنَّا بیشک تھے ہم دنیا مین فِیْ غَفْلَۃٍ بیخبر مِّنْ ھٰذَا اس دن اور اس حال سے بَلْ کُنَّا بلکہ تھے ہم ظٰلِمِیْنَ ○
ظلم کرنیوالے اپنی جان پر کہ پیغمبرون کی بات سمجھنے مین اور اونکے ساتھ تکبر اور جھگڑا کرتے رہے اِنَّکُمْ بیشک تم ای مشرکو وَمَا تَعْبُدُوْنَ
اور وہ چیز جسکو تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ سوا خدا کے بت اور شیطان حَصَبُ جَھَنَّمَ ایندھن دوزخ کی آگ بھڑکانیوالے دوزخ
ہین اَنْتُمْ لَھَا وٰرِدُوْنَ ○ تم تینون یعنی سمیت دوزخ پر گذرنیوالے اور داخل ہونیوالے ہو تفسیر تبیان مین ہی کہ بت جو دوزخ پر
لائے جائینگے اسمین یہ حکمت ہی کہ بت پرستون پر زیادہ عذاب ہو اسواسطے کہ بتون سے اونکی یاد وہ آگ تیز ہوجائیگی اور بت پرست
زیادہ جلنے لگینگے اور بت پرستون کی رسوائی کیلیے اونکی دیکھینگے کہ جنکو وہ پوجتے تھے وہ اونکے ساتھ آگ مین جلتے ہین لَوْ کَانَ
ھٰٓؤُلَآءِ اگر ہوتے وہ بت اٰلِھَۃً خدا جیسا وہ گمان کرتے تھے تو مَّا وَرَدُوْھَا نہ داخل ہوتے دوزخ مین اسواسطے کہ خدا
تو اور ون پر عذاب کرتا ہی خود عذاب مین نہین پڑتا وَکُلٌّ اور سب بت اور بت پرست فِیْھَا دوزخ مین خٰلِدُوْنَ ○ ہمیشہ
رہنے والے ہین کہ اونکو اوس سے کسی طرح خلاصی نہین ہی لَھُمْ اونکے واسطے ہی فِیْھَا دوزخ مین زَفِیْرٌ چلانا وَّھُمْ فِیْھَا
اور وہ اوس آگ مین لَا یَسْمَعُوْنَ ○ نہ سنینگے ایسی کوئی بات جس سے خوش ہون لکھا ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ تو عرب کے مشرک غصہ کی آگ مین جلنے لگے ابن الزبعری نے مشرکون کو سب پریشان دیکھا تو بولا کہ غم نہ کرو اور مضطرب نہو مین محمد
سے مباحثہ کرتا ہون پھر بولا کہ ای محمد تم کہتے ہو کہ خدا کے سوا جن چیزون کی عبادت کیجاتی ہی وہ سب دوزخ میں ہونگے حالانکہ
عزیر اور عیسیٰ اور فرشتے یہود و نصارا اور بنو ملیح کے معبود ہین جب یہ معبود دوزخ کے ایندھن ہونگے تو بت بھی ہون تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ بیشک وہ لوگ جنکے واسطے آگے پہنچ چکی ہی مِّنَّا الْحُسْنٰٓی ہماری طرف سے نیکی کی سعادت اور توفیق
طاعت ہی یا جنت کی بشارت اور وہ لوگ عزیر اور عیسیٰ اور ملائکہ علیہم السلام ہین اُولٰٓئِکَ وہ لوگ جو ہماری اگلی عنایت کے ساتھ خاص کیے
گئے ہین عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ ○ دوزخ سے دور کیے گئے ہین صاحب بحر نے کہا ہی کہ ابتدا مین عنایت کی بخشش سبقت طلب تھی اور انتہا مین یا
دوستی ہوگی بیت ہر تحم کہ در ازل بکشتند نہان ہم در رہ عشاید بر وید بعیان لَا یَسْمَعُوْنَ نہ سنینگے وہ لوگ جو دوزخ سے دور رکھے گئے ہین
حَسِیْسَھَا اوسکی آواز اسواسطے کہ وہ اعلیٰ علیین مین ہین اور دوزخ اسفل السافلین مین ہی وَھُمْ فِیْ مَا اشْتَھَتْ اور وہ

جس چیز مین آرزو کرینگے اَنْفُسُهُمْ اونکے دل خٰلِدُوْنَ ○ ہمیشہ رہینگے یعنی اپنی خواہش کی چیزین ہمیشہ پاتے رہینگے
لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ نہ غمگین کریگا اونھین فزع اکبر یعنی فرشتون کا قول جو فرشتے کہینگے کہ لَا بُشْرٰى اسواسطے کہ
وہ لوگ یہ کلمہ سنینگے جب تک کہین وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اور وہ لوگ غمگین ہونگے اسواسطے کہ داہنے ہاتھ کی طرف بہشت کی جانب
متوجہ ہونگے اور بعضون نے کہا ہی کہ فزع اکبر وہ وقت ہوگا جب موت کو بھیڑی کی صورت بلندی پر کھڑی کرکے ذبح کرینگے اور یہ ندا آئیگی کہ اے
دوزخیو تمھین دوزخ مین ہمیشہ رہنا ہی اور موت نہین ہی اور اے جنتیو تمکو جنت مین ہمیشہ رہنا ہی اور موت نہین ہی تو دوزخی بے صبری
و شور کرینگے اور جنتی خوشی کے ساتھ رہینگے وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اور سامنے آئینگے اونکے فرشتے قبرون سے نکلتے وقت
اور کہینگے کہ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ یہ وہ دن ہی کہ دنیا مین كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ تھے اسکا وعدہ کیے گئے یعنی یہی
تمھارے ثواب اور بزرگی کا دن ہی اور کافرون کو عذاب پہونچیگا کہ یہ دن تمھارے تماشے کا ہی نظم نیکوان را نعیم اندر نعیم ٭ عشقبازان را لقا اندر لقا
[illegible] اجمال کہا ہی يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن کہ تہ کرینگے ہم
اور لپیٹ لینگے آسمانون کو كَطَيِّ السِّجِلِّ سو ہا لپیٹ لینے کی طرح لِلْكُتُبِ رقعون پر یعنی جسطرح رقعون پر طومار لپیٹ لیا
جاتا ہی اوسطرح ہم آسمانون کو لپیٹ لینگے اور بکرتے لِلْكِتَابِ پڑھا ہی یعنی کتاب کے واسطے اور سجل حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
کاتب کا نام تھا اور بعضے کہتے ہین کہ سجل ایک فرشتہ ہی کراما کاتبین نامۂ اعمال لکھکر جب اوسے دیتے ہین تو وہ لپیٹ لیتا ہی كَمَا
بَدَاْنَآ جسطرح ابتدا کی تھی ہمنے اَوَّلَ خَلْقٍ پہلی بار پیدا کرنے کو بے مادہ اور بے مدد نُّعِيْدُهٗ پھیر دینگے ہم اوسے جو ہمنے پیدا کیا ہی
پھرنا ویسا ہی ہوگا جیسا معدوم سے موجود کرتے وقت ہمنے نیا پیدا کیا تھا دونون باتین ہماری قدرت کے نزدیک آسان ہین وَعْدًا
وعدہ کیا ہی ہمنے پھیرنے کا وعدہ کرکے عَلَيْنَا ہمپر اوسکا وفا کرنا ہی اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ بیشک ہم کرنے والے ہین یعنی جسطرح
پہلے ہمنے معرفت کے واسطے موجود کیا دوبارہ مکافات کے لیے موجود کرینگے وَلَقَدْ كَتَبْنَا اور یقینی ہمنے لکھا ہی فِي الزَّبُوْرِ
داؤد کی کتاب مین مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ توریت کے بعد یعنی توریت مین لکھنے کے بعد زبور مین بھی ہمنے لکھا اَنَّ الْاَرْضَ یہ کہ زمین
بہشت کی يَرِثُهَا میراث لینگے اوسے عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ○ میرے نیک بندے یعنی امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
لوگ اور بعضون نے کہا ہی کہ نیک بندون سے تمام ایمان والے مراد ہین اِنَّ فِيْ هٰذَا بیشک جو ہمنے خبرین نصیحتین و عدے وعیدین
بیان کین ہین اونمین لَبَلٰغًا البتہ کفایت ہی لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ○ گروہ عبادت کرنے والے کو اس سے حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ
والثنا کی امت مراد ہی کہ قرآن کی دی ہوئی خبر اور کی ہوئی نصیحت مقصود کو پہونچنے کے واسطے اونھین بس ہی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ
اور نہین بھیجا ہمنے تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا رَحْمَةً مگر رحمت لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ اہل عالم کے واسطے جناب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والتسلیم کی ذات بابرکات مومنون کے واسطے رحمت ہی اسواسطے کہ آپ ہی کی بدولت ایمان والون نے ہدایت پائی اِنَّمَآ اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ اور
آپ کافرون کے واسطے بھی رحمت ہین اسلیے کہ آپکے قدمون کی برکت سے کافر عذاب ہلاکت سے بیخوف ہو گئے مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ
اَنْتَ فِيْهِمْ کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ آپکی رحمت مین سے یہ بات بھی ہی کہ اپنی امت کو آپ کہین نہین بھولے اگر مکہ معظمہ مین تھے اور اگر

مدینہ منورہ مین ہے مسجد مکرم مین بھی اور حجرۂ طاہرہ مین بھی عرش پر مقام قاب قوسین پہ یاد فرمایا کہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
کل قیامت کے دن شفاعت کا فرش بچھا کر فرمائینگے امتی امتی **نظم** عاصیان برگنہ در دامن آخر زمان ۞ دست در داماں تو دارند جہان
آستین ۞ نا امید از حضرت با نصرت نتوان شدن ۞ چون تو لی در ہر دو عالم رحمۃ للعالمین ۞ **قُلْ** کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو
اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ سوا اسکے نہین کہ وحی بھیجی جاتی ہے میری طرف **اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ** یہ کہ نہین ہے خدا تمھارا مگر **اِلٰهٌ وَّاحِدٌ**
خدا ایک اور یکتا **فَهَلْ اَنْتُمْ** تو کیا ہو تم **مُّسْلِمُوْنَ** ۝ ماننے والے وہ بات جو وحی چاہتی ہے **فَاِنْ تَوَلَّوْا** پھر اگر وہ برگشتہ ہو جائین
توحید سے **فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ** تو کہہ کہ آگاہ کر دیا مین نے تمھین **عَلٰى سَوَآءٍ** برابری پر یعنی جو کچھ مین نے اعلام کر دیا او مین اور تم برابر
موضح مین لکھا ہے کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ جو کچھ مجھ پر وحی آئی وہ مین نے صاف تمھین پڑھ سنائی اور مسلمان اور کافر اسکے جاننے مین برابر ہو
وَاِنْ اَدْرِيْٓ اور مین نہین جانتا کہ **اَقَرِيْبٌ** آیا نزدیک ہے **اَمْ بَعِيْدٌ** یا دور ہے **مَّا تُوْعَدُوْنَ** ۝ وہ چیز جو تم وعدہ
دیے گئے ہو حشر یا مسلمانون کا غلبہ **اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ** بیشک خدا جانتا ہے **مِنَ الْقَوْلِ** کافرون کی بات جو اسلام پر وہ طعن کرتے ہین
وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ۝ او جانتا ہے وہ جو تم چھپاتے ہو حسد پیغمبر اور مسلمانون پر **وَاِنْ اَدْرِيْ** اور مین نہین جانتا
لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ شاید کہ اوس وعدہ کیے ہوئے امر کی تاخیر یا تمکو اعمال کی مکافات دیر کو ملنا آزمایش ہو **لَّكُمْ** تمھارے واسطے یعنی
استدراج کی راہ سے تاخیر مین ڈالتا ہو **وَمَتَاعٌ** اور شاید فائدہ ہو تمھارے واسطے **اِلٰى حِيْنٍ** ۝ یہانتک کہ وقت مقرر آپہونچے **قٰلَ**
رَبِّ احْكُمْ کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے میرے رب حکم کر دے اور بکرنے قل پڑھا ہے امر کا صیغہ یعنی کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ اے میرے رب حکم کر دے میرے اور مکہ والون کے درمیان **بِالْحَقِّ** راستی کے ساتھ **وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ** اور ہمارا رب بڑا مہربان ہے اپنے بندون پر
الْمُسْتَعَانُ مدد چاہا گیا یعنی اوس سے مدد چاہتے ہین **عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ** ۝ اوس چیز پر جو تم صفت کرتے ہو کہ وعدہ کیا ہوا
عذاب اگر حق ہے تو پھر کیون نہین نازل ہوتا یا یہ جو تم کہتے ہو کہ اسلام دمبدم ضعیف ہوتا جائیگا یعنی تم نالائق باتین کہتے ہو اور وہ باتین
رد کرنے کو ہم خدا سے مدد چاہتے ہین **بیت** مراد خویش ز درگاہ پادشاہی خواہ ۞ کہ ہیچکس نشود نا امید زان درگاہ ۞

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَقِيْلَ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ ثَمَانٍ وَسَبْعُوْنَ اٰيَةً
سورہ حج مدینہ مین نازل ہوئی اور بقول بعض مکہ مین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اٹھہتر آیتین ہین

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو یہ خطاب عموما اون سب لوگون کو ہے جو مکلف ہین حق تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ **اتَّقُوْا رَبَّكُمْ** ڈرتے رہو اپنے
رب کے عذاب سے **اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ** بیشک ہلا دینا قیامت کا زمین کو **شَيْءٌ عَظِيْمٌ** ۝ چیز بڑی ہول والی ہے ہلا دینے کی
نسبت قیامت کی طرف مجازا ہے اور یہ زلزلہ قیامت کی نشانیون مین سے ہوگا اور آفتاب نکلنے کے قبل مغرب کی طرف سے آئیگا زاد المسیر مین
لکھا ہے کہ پہلے نفخہ کے قبل زمین کو زلزلہ ہوگا اور آسمان سے آواز آئیگی کہ اے لوگو خدا کا حکم آپہونچا پس مخلوق مین بڑا تہلکہ اور کہرام پڑ جائیگا
بیت در طبقات زمین افگند بیم ۞ زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم ۞ **يَوْمَ تَرَوْنَهَا** جسدن تم دیکھوگے اوس زلزلہ کو تو **تَذْهَلُ** غافل

ہو جائیگی اور بھول جائیگی کُلُّ مُرْضِعَةٍ ہر دودھ پلانے والی عَمَّآ اَرْضَعَتْ اوس لڑکے کو جسے وہ دودھ پلاتی ہی یا وجود یکہ دودھ پلانے والی کو
اوس بچہ پر شفقت ہوتی ہی جسے وہ دودھ پلاتی ہی وَتَضَعُ اور رکھدیگی کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ ہر حمل والی یعنی گرادیگی ہر حاملہ حَمْلَهَا
حمل اپنا وَتَرَى النَّاسَ اور دیکھیگا تو لوگون کو کمال دہشت کی وجہ سے اوس روز سُكٰرٰى مست یعنی ایسے مست کہ عقل اور تمیز جاتی
ہو گئی ہو وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى اور نہونگے وہ حقیقت مین مست سواسطے کہ خوف و حیرت سے عقل جاتی رہنا مستی نہین ہوتی اگرچہ
دیکھنے مین مست کے مانند آدمی دکھائی دے تو وہ لوگ حقیقت مین مست نہونگے وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝ اور لیکن خدا کا
عذاب سخت ہی اوسکے ہول کے مارے لوگ بدہوش نظر آئینگے وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے مَنْ يُّجَادِلُ کوئی ہی کہ جھگڑتا ہی
فِی اللّٰهِ اللہ کی کتاب مین جیسے نضر بن حارث کہ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ کہتا ہی یا خدا کی قدرت مین بحث کرتا ہی جیسے اُبی بن خلف
کہ حشر کا منکر ہی بِغَيْرِ عِلْمٍ بے جانے بوجھے اور بے دلیل کے وَيَتَّبِعُ اور پیروی کرتا ہی جھگڑنے مین یا اپنے سب احوال مین كُلَّ
شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۝ ہر شیطان سرکش گمراہ کی کہ ازل مین كُتِبَ عَلَيْهِ لکھا گیا ہی اوس شیطان پر لوح محفوظ مین اَنَّهٗ
مَنْ تَوَلَّاهُ یہ کہ جو کوئی اوسے دوست رکھیگا اور اوسکی متابعت کریگا فَاَنَّهٗ تو بیشک وہ شیطان يُضِلُّهٗ گمراہ کردیگا اپنے تابع کو
وَيَهْدِيْهِ اور راہ بتادیگا اوسے اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ جلتی آگ کے عذاب کی طرف یعنی اپنے دوست کو ایسے کام مین لگائیگا
جسکی جزا دوزخ ہو احقاف مین لکھا ہی کہ الیہ کی ضمیر مجادلہ یعنی جھگڑے کی طرف پھرتی ہی یعنی خدا نے حکم کردیا ہی جو جھگڑنے والا شیطان کی
پیروی کریگا وہ دوزخ مین جائیگا يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو یہ خطاب کفار سے ہی حشر کے منکرون سے فرماتا ہی کہ اِنْ كُنْتُمْ اگر تم ہو
فِیْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ شک مین اوٹھنے سے خلق کے اور کہتے ہو کہ مرکر دوبارہ اوٹھنا ممکن ہی نہ مقدور ہی تو اپنے پہلے حال پر نظر کرو
فَاِنَّا کہ بیشک ہمنے خَلَقْنٰكُمْ پیدا کیا ہمنے تمھارے باپ کو مِّنْ تُرَابٍ خاک سے اور تم اوسکی فرع ہو ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ پھر تمکو منی
ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ پھر ذرا سے خون کے ٹکڑے سے ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ پھر گوشت کے اتنے ٹکڑے سے کہ تم اوسے چبا جاؤ مُّخَلَّقَةٍ
پوری خلقت کہ اوسمین کچھ عیب اور نقصان نہو وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ اور ادھوری کہ اوسکے بعضے اجزا مین نقصان ہو یا جسکو بنایا گیا اور صورت
نہ بنایا گیا وسیط مین لکھا ہی کہ یہ بات اوس بچے مین ہی جو مدت حمل پوری ہونے سے قبل ساقط ہو جاے اوسمین سے بعض کی صورت بنی ہوئی
بعض کی نہین خلاصہ کلام یہ ہی کہ تمکو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف ہمنے منتقل کیا ہی لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ تاکہ بیان کرین ہم تمھاری خلقت
کی ابتدا کہ مبدے سے معاد پر دلیل پکڑو اور غور کرو کہ جو چیز تغیر اور رنگون کے قابل ہی وہ دوسری بار بھی اوسے قبول کرسکتی ہی وَنُقِرُّ اور
قرار دیتے ہین فِی الْاَرْحَامِ رحمون مین مَا نَشَآءُ جسے چاہتے ہین ہم قرار دین یعنی گر نہ جائے اور رحم مین ہے اِلٰٓى اَجَلٍ
مُّسَمًّى ایک وقت تک جو نام رکھا گیا ہی کہ وہ لڑکا پیدا ہونے کا زمانہ ہی ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا پھر باہر نکالتے ہین ہم ماؤن کے
پیٹ سے بچہ کہ کمال ضعف کی وجہ سے اپنے کامون پر قیام نہ کرسکے ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا پھر تربیت کرتے ہین ہم تمکو تاکہ پہونچو اَشُدَّكُمْ
قوت اور فہم کے کمال کو کہ یہ کمال تیس اور چالیس برس کے درمیان مین ہی وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى اور تم مین سے کوئی ہی کہ وفات پاتا ہی
جوانی کے قریب پہونچکر یا اوس سے قبل وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اور کوئی تم مین سے ہوتا ہی کہ پھیرا جاتا ہی اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ بہت نکمی زندگی کی طرف

کہ وہ خرف ہوجانے کی عمر ہی لِکَیْلَا یَعْلَمَ تاکہ نہ جانے بعد علم پانے کے یعنی اشیا کے کچھ یعنی پھر بچپنے کی حالت کی طرح
پھرے اور جو کچھ جانتا ہو بھول جائے اور جو اندر حالت بہت تعجب ہو اور ان کا ابتدا کی حالت پر آنا اس بات اشارہ ہی کہ قدرت کاملہ پھر نہیں عاجز
نہیں جیسے پیدا کرنے میں عاجز نہ تھی پھر دوسری بار بنانے دن اوٹھنے پر دلیل ہی ایک واسطے ہوتا ہی کہ وَتَرَى الْأَرْضَ اور
دیکھتا ہی تو اے آدمی زمین کو هَامِدَةً خشک اور بے رونق جیسے مردہ فَإِذَا أَنْزَلْنَا پھر جب نازل کرتے ہیں ہم اوپر
عَلَيْهَا الْمَاءَ اوس میں مینہ کا پانی تو اهْتَزَّتْ ہلتی ہی وہ زمین گھاس کے سبب وَرَبَتْ اور بڑھتی اور پھولتی ہی
وَأَنْبَتَتْ اور اگاتی ہی مِنْ كُلِّ زَوْجٍ ہر قسم سے اوگنے والی چیزیں بَهِيجٍ تر و تازہ اور اچھی اور خوشی زیادہ کرنے والی تو جو
قادر ہی ہوئی زمین کو پانی سے زندہ کرتا ہی وہ اس بات پر بھی قادر ہی کہ مردوں کے اجزا جمع کر کے اوسی حال پر لے آئے جس حال پر
وہ تھے نظم آنکہ بے دانہ نہال از زمیں دانہ را ہم تیجر تو اند ساخت نا کردہ نابود را البتہ بنا بود وچہ عجب گر دہد بہ بود وجود ذٰلِكَ
یہ جو بیان کیا گیا مختلف طوروں میں آدمی کا پیدا ہونا اور قسم قسم کے حالوں میں اوسکا پھرنا اور موت کے بعد زمین کا زندہ ہونا
بِأَنَّ اللّٰهَ اس سبب سے ہی کہ خدا هُوَ الْحَقُّ وہ ثابت ہی اپنی ذات میں اور صفات کمال کا مستحق ہی وَأَنَّهُ اور اس جہت سے ہی کہ وہ
يُحْيِي الْمَوْتَى زندہ کرتا ہی مردوں کو وہ نہ سوئے ہوئے نطفے کو زندہ اور سوکھی ہوئی زمین کو تر و تازہ کرتا وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ اور اسواسطے کہ وہ سب چیزوں پر قادر ہی اسواسطے کہ قدرت صفات ذاتیہ میں سے ہی اوسکی نسبت سب مقدور چیزوں کی
برابر ہی تو جب بعضے مردے زندہ کرنے کی قدرت دیکھی گئی تو یہ بات لازم آئی کہ وہ سب مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہی وَأَنَّ السَّاعَةَ
آتِيَةٌ اور یہ دلیلیں لانا اسواسطے ہی تاکہ لوگ جان لیں کہ قیامت آنے والی ہی لَا رَيْبَ کچھ شبہ نہیں ہی فِيهَا اوسکے آنے میں
وَأَنَّ اللّٰهَ اور جان لیں یہ بات بھی کہ بیشک خدا يَبْعَثُ اوٹھائیگا مَنْ فِي الْقُبُورِ ۝ اون لوگوں کو جو قبروں میں ہیں اپنے
وعدے کے موافق حساب لینے اور جزا دینے کے واسطے اوٹھائیگا وَمِنَ النَّاسِ اور لوگوں میں سے مَنْ يُجَادِلُ کوئی ہی
تکبر کی راہ سے جھگڑتا ہی فِي اللّٰهِ خدا کے کلام میں یا اوسکی قدرت میں یہ مکرر لانا تاکید کے واسطے ہی یعنی یہ مضمون اسکے قبل بھی الفاظ سے
مذکور ہوچکا ہی یا پہلے جو جھگڑنے والے مذکور ہوئے اونسے کافروں کے رئیس مراد ہیں جیسے نضر اور ابی اور اوسکے مثل اور یہاں جو جھگڑنے والوں کا
ذکر ہی اونسے اونکے تابع اور مقلد لوگ مراد ہیں کہ انمیں سے بھی ہر ایک جھگڑا اوٹھاتا تھا بِغَيْرِ عِلْمٍ بے جانے یعنی اوسے علم نہیں اور وہ جھگڑتا ہی
وَلَا هُدًى اور بے کسی دلیل کے جو اوسے مقصد کی راہ دکھائے وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ ۝ اور بے کتاب روشن کے کہ اوس سے صواب اور
خطا میں تمیز کیجائے یعنی جھگڑتا ہی اور یہ نہیں کہ جھگڑے پر کوئی دلیل لائے یا وحی سنائے بلکہ جھگڑے کے درپے محض تقلید کی وجہ سے ہی
ثَانِيَ عِطْفِهِ اوس حال میں کہ اپنا دامن لپیٹنے والا ہی اور یہ تکبر سے کنایہ ہی اسواسطے کہ متکبر ہر چیز سے دامن سمیٹتا ہی تو یہ مقلد متکبر جھگڑتا ہی
لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ تاکہ گمراہ کرے لوگوں کو خدا کی راہ سے یعنی فرمانبرداری سے لَهُ فِي الدُّنْيَا اوسکے واسطے ہی
دنیا میں خِزْيٌ رسوائی قتل کے سبب جیسے بدر میں ہوئی وَنُذِيقُهُ اور چکھائینگے ہم اوسے يَوْمَ الْقِيَامَةِ
قیامت کے دن عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ عذاب جلنے والی آگ کا اور میں کہونگا کہ ذٰلِكَ یہ رسوائی اور عذاب بِمَا قَدَّ

ذٰلِكَ اوس چیز کے سبب سے ہی جو پہلے سے بھیجی ہی تیرے ہاتھوں نے یعنی وہ جو تونے کمائی کی ہی کفر اور معصیت وَاَنَّ اللّٰهَ اور اس
سبب سے ہی کہ اللہ لَيْسَ بِظَلَّامٍ نہیں ہی ظلم کرنے والا لِّلْعَبِيْدِ ۝ اپنے بندوں پر ظلام صیغہ مبالغہ کا ہی صیغہ لانا بندوں کی
کثرت کی وجہ سے ہی لکھا ہی یہ اعرابیوں کا ایک گروہ مدینہ منورہ میں مشرف باسلام ہوا پھر اونمیں سے جس کسیکو بیماری نہوئی اور اسکی
عورت بیٹا جنی اور اوسکی گھوڑی کے بچھیرا پیدا ہوا اور اوسکے مویشی نے خوب فائدہ دیا اوسنے تو کہا کہ اسلام خوب دین ہی پہنچے جو قبول کیا
تو اوسکی برکت سے بہت سی بھلائیاں پیش آئیں اوسکے دل نے تو اسلام کے ساتھ آرام پایا اور اگر اسکے برعکس امور پیش آئے تو دین سے
برگشتہ ہو کر کہا کہ اسلام تو ہمکو سازوار نہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمِنَ النَّاسِ اور لوگوں میں سے مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ کوئی ہی
کہ عبادت کرتا ہی خدا کو عَلٰى حَرْفٍ انحراف اور اضطراب پر یا بر طرف یعنی کنارہ پکڑا ہو کر اپنے کام میں بے جمے ہوئے اور بلاوجہ
اسکی تفسیر یوں کی ہی کہ عبادت کرتا ہی خدا کی نعمت اور راحت میں سوا عسرت اور کلفت کے فَاِنْ اَصَابَهٗ پھر اگر پہونچے
اوسے خَيْرُ بھلائی جیسے صحت اور مالداری تو اطْمَاَنَّ بِهٖ آرام لیتا ہی دین سے اور اوس بھلائی کے سبب سے دین پر ثابت
ہو جاتا ہی وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ اور اگر پہونچے اوسے آزمائش جیسے بیماری اور فقیری تو انْقَلَبَ پھر جاتا ہی عَلٰى
وَجْهِهٖ اپنے منھ پر یعنی جس طرف سے آیا تھا پھر اوسی طرف پھر جاتا ہی مراد یہ ہی کہ مرتد ہو جاتا ہی اور دین اسلام سے ہاتھ اوٹھاتا ہی ایک قول یہ
کہ ایک یہودی ایمان لایا اور اندھا ہو گیا اور بہت سی بلائیں اوسے پیش آئیں اوسنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی
کہ میں نے دین اسلام کو منحوس ٹھہرایا مجھے بیعت سے رہا کیجیے حضرت نے فرمایا کہ اسلام سے نہیں چھوڑا جاتا پس یہودی مرتد ہو گیا اور یہ آیت
نازل ہوئی کہ جو کوئی دین سے پھرا خَسِرَ الدُّنْيَا اوسنے نقصان کیا دنیا میں کہ مراد کو نہ پہونچا وَالْاٰخِرَةَ اور نقصان
رکھتا ہی آخرت میں اسواسطے کہ اوسکے اعمال نیست و نابود ہو گئے ذٰلِكَ وہ دو جہان کا نقصان هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝
وہ تو ہی کھلا ہوا زیان اسواسطے کہ سب عقلمندوں پر ظاہر ہی کہ اوس سے بڑھکر کوئی نقصان نہیں نظم نہ ماند اعمال نہ دنیا و نہ دین ؛
نہ لامعہ صدق نہ انوار یقین ؛ در ہر دو جہان منفعل و خوار و حزین ؛ البتہ زیانے نہ بود بدتر ازین ؛ يَدْعُوْا پکارتا ہی اور پوجتا ہی مرتد یا
مشرک مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مَا لَا يَضُرُّهٗ اوس چیز کو جو نہ ضرر پہونچاتی ہی اوسے اگر نہ پوجے وہ اوس چیز کو وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ
اور نہ نفع دیتی ہی اوسے اگر وہ اوس چیز کی پرستش کرتا ہی ذٰلِكَ یہ پرستش هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝ وہی تو گمراہی ہی
دور مقصد سے يَدْعُوْا پوجتا ہی لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اوسے جسکو پوجنے کا ضرر کہ دنیا میں قتل آخرت میں عذاب ہی اَقْرَبُ بہت
نزدیک ہی مِنْ نَّفْعِهٖ اوسکے نفع سے کہ شفاعت کی توقع ہی او درگاہ الٰہی میں توسل لَبِئْسَ الْمَوْلٰى البتہ برا یار ہی بت وَ
لَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ۝ اور برا ساتھی اور ملنے والا اِنَّ اللّٰهَ بیشک خدا يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا داخل کرتا ہی اونھیں
جنھوں نے خدا رسول کی تصدیق کی وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اچھے جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتوں میں کہ جاری ہیں
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے درختوں کے نیچے سے نہریں آور باغ کی نہایت ترو تازگی بہتے پانی ہی سے ہی اِنَّ اللّٰهَ
يَفْعَلُ بیشک اللہ کرتا ہی مَا يُرِيْدُ ۝ جو چاہتا ہی بلا موحد اور مشرک کے ساتھ لکھا ہی کہ غطفان کے ایک گروہ نے اسلام

قبول کرنے مین کچھ توقف کیا اور بولے کہ شاید محمدؐ کی مہم پیش نجائے تو جو ہمارے اور یہود کے درمیان دوستی ہی منقطع ہو جائیگی اور اونکی
مدد پھر ہمین نہ پہونچیگی حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ مَنْ كَانَ يَظُنُّ جو کوئی ہو کہ گمان کرے اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ یہ کہ ہرگز مدد
نہ دیگا اللہ اپنے پیغمبر کو فِي الدُّنْيَا دنیا مین کلمہ بلند کرکے اور دلیل ظاہر فرماکر اور دشمنون پر غلبہ دیکر وَالْاٰخِرَةِ اور آخرت مین درجے
کی بلندی اور شفاعت اور قرب و بزرگی کے ساتھ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ تو اوسے چاہیے کہ لٹکائے ایک رسی اِلَى السَّمَاۗءِ
گھر کی چھت کی طرف یعنی چھت مین رسی لٹکا کر اپنے گلے مین باندھ لے ثُمَّ لْيَقْطَعْ پھر کاٹ دے وہ رسی تاکہ زمین پر گر پڑے اور مر جائے
یا گردن مین رسی باندھکر پھانسی دے لے اور بعضون نے کہا ہی کہ آسمان دنیا مین رسی لٹکائے اور اوسے پکڑتا ہوا آسمان پر چڑھ جائے
اور پیغمبر کی مدد دفع کرنے مین کمال درجہ کوشش کرے فَلْيَنْظُرْ پھر دیکھے نظر تامل سے کہ باوجود ان کلفتون کے هَلْ يُذْهِبَنَّ
کیا لیجاتا ہی كَيْدُهٗ کام اوسکا جو حیلہ سے ملا ہوا ہی مَا يَغِيْظُ۝ اوس امر کو جو اوسے غصہ مین لایا ہی پیغمبر کا کام اور یہ گمان
کہ شاید وہ فتحمند نہو وَكَذٰلِكَ اور جسطرح ہمنے یہ امر بیان کیا اور ظاہر کر دیا اسی طرح اَنْزَلْنٰهُ اوتارا ہمنے قرآن کو اٰيٰتٍ
بَيِّنٰتٍ ۙ آیتین کھلی ہوئی حکمون اور خبرون مین تاکہ تمیز ظاہر ہو جائے وَّاَنَّ اللّٰهَ اور اسواسطے کہ اللہ يَهْدِيْ ہدایت کرے
اون آیتون کے سبب سے یا ہدایت پر ثابت رکھے مَنْ يُّرِيْدُ۝ جسے چاہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بیشک جو ایمان لائے وَ
الَّذِيْنَ هَادُوْا اور جو لوگ یہودی ہوئے وَالصّٰبِــِٕيْنَ اور ستارے پوجنے والے وَالنَّصٰرٰى اور نصارا وَالْمَجُوْسَ
اور مجوس وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ڰ اور جو مشرک ہوئے یعنی بت پرست اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بیشک اللہ جدا کریگا بَيْنَهُمْ اونکے
درمیان يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ قیامت کے دن حکم محکم اور قضاء مبرم کے ساتھ تاکہ جو کوئی حق پر ہی وہ اوس سے متمیز ہو جائے جو باطل پر ہی
اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ۝ ہر چیز پر گواہ ہی اور سب کے حال سے آگاہ ہی اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھتے ہو تم یعنی نہین
جانتے ہو تم اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ خدا يَسْجُدُ لَهٗ کو سجدہ کرتا ہی مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کوئی ہی آسمانون مین فرشتے اطاعت کا سجدہ
اور باقی مسخر ہونے کا سجدہ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اور جو کوئی ہی زمین مین مومن طاعت کا سجدہ اور دوسرے ذلت کا سجدہ
وَالشَّمْسُ اور آفتاب طلوع اور غروب ہوکر وَالْقَمَرُ اور ماہتاب بڑھکر گھٹکر وَالنُّجُوْمُ اور تارے آنے جانے سے وَالْجِبَالُ
اور پہاڑ چشمے جاری اور کھانون کی پرورش کرنے کے ساتھ وَالشَّجَرُ اور درخت سایہ کے ساتھ وَالدَّوَاۗبُّ اور چارپائے عجیب
عجیب ترکیبون کے ساتھ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ اور بہتیرے لوگون مین سے سجدہ کرتے ہین اوسے طاعت کا وَكَثِيْرٌ اور
بہتیرے اونمین سے جنھون نے سجدہ سے انکار کیا حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ حکم ہوا ہی اونپر عذاب کا احقاف مین لکھا ہی کہ حقیقت مین
ماتھا زمین پر ٹیکنے کا نام سجدہ نہین ہی اسواسطے کہ اگر کوئی کسیکے سامنے ہنسی سے زمین پر ماتھا لگاوے تو اوسے سجدہ نہین گنتے بلکہ سجدہ
دل فروتنی کا نشان اور نہایت درجہ عاجزی اور فروتنی کی علامت اور کمال مرتبہ تعظیم و تکریم کی دلیل ہی اور عالم مین جتنے ذرے ہین
سب خدا کے سامنے عاجز اور فروتن ہین اسپر اونکا حال دلالت کرتا ہی اور یہ دلالت بہت صادق ہی دلالت مقال سے بیت دیگر تا بینی از
عین شہود ✦ جملہ ذرات جہان را در سجود ✦ سب عالمون کا اس بات پر اتفاق ہی کہ قرآنی سجدون مین سے یہ چھٹا سجدہ ہی فتوحات مین اسے مشاہد

اور عبرت لینے کا سجدہ کہا ہی اور فرمایا ہی کہ آدمیون کے سوا اور کسیکو حق تعالی نے یہ نہین فرمایا کہ بعضے اونمین سے سجدہ کرتے ہین تو بندہ کو
چاہیے کہ سجدہ کرنے مین جلدی کرے تاکہ اون بہتون مین سے ہو جائے جنکو حق تعالی نے فرمایا کہ سجدہ کرتے ہین اور نزدیکی ڈھونڈھنے
والے ہین اور دوسری قسم کے بہتون مین سے نہو جو عذاب کے مستحق ہین وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ اور جسکو ذلیل کرے اللہ
شقاوت کے سبب سے یا گمراہ کرنے کی وجہ سے یا بدنصیبی کے باعث یا دوزخ مین داخل ہونے کے سبب سے فَمَا لَهٗ تو نہین اوسکے
واسطے مِنْ مُّكْرِمٍ کوئی بزرگ کرنے والا اور نوازنے والا اور عزت دینے والا سعادت دیکر یا ہدایت کرکے یا توفیق دیکر یا جنت مین
پہونچا کے اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝ بیشک اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی ذلیل کرنا یا عزت دینا لکھا ہی کہ اہل کتاب حضرات اصحاب
رضی اللہ عنہم کے ساتھ جھگڑتے تھے کہ ہمارا پیغمبر مقدم اور ہمارا دین قدیم ہی ہم تمسے زیادہ حق پر ہونے کے لائق ہین مسلمان جواب دیتے کہ
ہم اپنے پیغمبر کی بھی تصدیق کرتے ہین اور تمھارے پیغمبر کی بھی اپنی کتاب کا ایمان رکھتے ہین تمھاری کتاب کا بھی اور تم باوصف اسکے
کہ ہمارے پیغمبر کو پہچانتے ہو مگر حسد کی وجہ سے اونکا ایمان نہین لاتے تو ہم ہی حق پر ہین تم نہین ہو تو حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی
کہ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ یہ دو گروہ دشمن آپس مین اخْتَصَمُوْا لڑے اور جھگڑے فِيْ رَبِّهِمْ اپنے رب کے دین مین ابوذر غفاری رضی اللہ
عنہ سے منقول ہی کہ مین خدا کی قسم کھاتا ہون کہ یہ آیت چھہ آدمیون کی شان مین ہی جنھون نے جنگ بدر کے دن پیشی کی کافرون کی
طرف سے عتبہ شیبہ ولید اور تین جنھون نے پیشقدمی کی مومنون کی جانب سے سید الشہدا حضرت حمزہ اور امیر المومنین حضرت علی اور
حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہم اور تبیان مین حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ یہ آیت اوس وقت نازل ہوئی جب ہم لوگون نے
جنگ بدر کے دن کافرون پر جرأت کی وسیط مین لکھا ہی کہ پانچون فرقہ مذکور یعنی یہود ستارہ پرست نصارا مجوسی مشرک ایک گروہ مسلمانون کا
دشمن ہی اور مسلمان علیحدہ ایک گروہ اون پانچون گروہ کے دشمن اور یہ دونون گروہ برابر خدا کی ذات اور صفات مین لڑتے جھگڑتے
رہتے ہین فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا تو جو لوگ کافر ہین قُطِّعَتْ لَهُمْ کاٹینگے اونکے واسطے اونکے قد کی مقدار ثِيَابٌ
مِّنْ نَّارٍ کپڑے آگ سے کہ اونکے بدن کو اسطرح گھیر لین جیسے کپڑا بدن سے لپٹا ہوتا ہی يُصَبُّ ڈالا جاتا ہوگا مِنْ فَوْقِ
رُءُوْسِهِمُ اونکے سرون پر سے یعنی اونکے سرون پر ڈالینگے الْحَمِيْمُ ۝ گرم پانی کہ خوب کھولنے کے باعث يُصْهَرُ بِهٖ گلایا جائیگا
اوسکے سبب سے مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ جو کچھ اونکے پیٹون مین ہو انتین وغیرہ وَالْجُلُوْدُ ۝ اور گلائی جائینگی اونکی کھالین یعنی اوس
گرمی کا اثر اونکے باطن مین بھی پہونچیگا اور ظاہر مین بھی وَلَهُمْ اور اون لوگون کے واسطے جنپر عذاب کیا جائیگا مَّقَامِعُ گرز
ہونگے مِنْ حَدِيْدٍ ۝ لوہے کے كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا جب کافر چاہینگے اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا یہ کہ نکلجائین آگ سے مِنْ
غَمٍّ اوس غم کے مارے جسنے اونھین گھیر لیا ہوگا تو اُعِيْدُوْا پھیرے جائینگے اون گرزون کے سبب سے فِيْهَا دوزخ مین یعنی
جب دوزخ کے کنارے آکر نکلنے کے قریب ہونگے تو اونکے سر پر مارینگے اور دوزخ کے اندر پھیر لیجا کر پھینکینگے کہ وَذُوْقُوْا اور چکھو
عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ عذاب جلانے والی آگ کا اِنَّ اللّٰهَ بیشک حق تعالی يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا داخل
کریگا اون لوگون کو جو ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے نیک کام جَنّٰتٍ

تَجْرِی جنتون مین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اونکے مکانون کے نیچے سے نہرین یُحَلَّوْنَ آراستہ کرینگے اور زیور پہنا ینگے اونھین فِیْهَا بہشت مین مِنْ اَسَاوِرَ کنگن مِنْ ذَهَبٍ سونے کے وَّلُؤْلُؤًا اور آراستہ کرینگے اونھین موتی سے وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا اور پوشاک اونکی جنت مین حَرِیْرٌ ۝ خالص ریشمی ہو حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی دنیا مین ریشمی لباس پہنتا ہو وہ آخرت مین اوس سے محروم رہیگا اس سے امت کے مرد مراد ہین اسواسطے کہ اونھین ریشمی لباس پہننا حرام ہی وَهُدُوْٓا اور ہدایت کیے گئے مومن اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ پاکیزہ کی طرف بات مین سے یعنی اچھی باتون کی طرف اور آخرت مین بھی اونھین یہ ہدایت کرینگے اور یہ بات اسطرح ہی کہ جب اونکی نگاہ جنت پر پڑیگی تو کہینگے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا اور جب بہشت مین داخل ہونگے تو بولا اوٹھینگے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اور جب مکانون مین پھرینگے تو کہینگے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ یا جنت مین پاکیزہ بات یہ ہوگی کہ لغو فحش جھوٹ کچھ نہ کہینگے نہ سنینگے اسواسطے کہ حق تعالی فرماتا ہی لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا اور اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ دنیا مین اچھی بات کی ہدایت یہ پائی ہی کہ کلمہ شہادت کہا ہی یا قرآن پڑھا ہی یا استغفار کیا ہی سلمی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ پاکیزہ بات اللہ کا ذکر ہی یا مسلمانون کو نصیحت اور بعضون نے کہا ہی کہ مریدون کو تعلیم کرنا یا مومنون کی دعا یا امر معروف اور نہی منکر اور لطائف قشیری مین مذکور ہی کہ پاکیزہ بات وہ ہی جو خالص دل سے صادر ہو اور خدا کی رضا کے ساتھ ملی ہو کشف الاسرار مین کہا ہی کہ پاکیزہ بات وہی جو دعوے سے پاک اور تکبر سے دور اور عجز و نیاز سے نزدیک ہو سہل تستری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ مین نے اس کام کو غور سے دیکھا نیاز سے زیادہ کوئی راہ خدا سے قریب نہین دیکھی اور کوئی آڑ دعوے سے بڑھکر مین نے نہ پائی **نظم** این آبادست این راہ نیاز ✽ ترک نازش گیر و با این رہ بساز ✽ رو بترک دعوی و دعوت بگو ✽ راہ حق از کبر و از نخوت مجو ✽ وَهُدُوْٓا اور ہدایت کیے گئے ایمان والے اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِیْدِ ۝ خدا کی راہ کی طرف جو تعریف کیا ہوا ہی کہ وہ راہ دین اسلام ہی اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بیشک جو لوگ نہ ایمان لائے خدا اور رسول پر وَیَصُدُّوْنَ اور باز رکھتے ہین عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ سے یعنی طاعت سے لوگون کو منع کرتے ہین وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور مسجد حرام کے طواف سے بہت مشہور قول کے موافق اس سے جنگ حدیبیہ کا دن مراد ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو کافرون نے خانہ کعبہ اور مسجد حرام کے طواف سے اوس دن روکا تھا الَّذِیْ جَعَلْنٰهُ وہ مسجد کہ کر دیا ہمنے اوسے لِلنَّاسِ سب لوگون کے واسطے اور یہ نہین کہ کسیکے واسطے خاص کر دیا ہو کسیکے واسطے نہین سَوَآءَ ۨ یکسان ہین الْعَاكِفُ فِیْهِ رہنے والے اوس مین وَالْبَادِ اور آنے والے یعنی مسافر اور اوس شہر کے رہنے والے ارکان حج ادا کرنے اور خانہ خدا کی تعظیم بجالانے مین برابر ہین یا قبلہ مین برابر ہین یا وہان داخل ہو کر امین ہو جاتے ہین اور اس قول پر مسجد سے فقط مسجد ہی مراد ہی اور یہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا قول ہی اور حضرت امام اعظم اور امام احمد حنبل کے قول پر مسجد سے تمام حرم مراد ہی اور مکہ معظمہ کے گھرون اور اونمین اوترنے کے واسطے مسافر اور مجاور سب یکسان ہین یعنی حج کرنے والے عمرہ بجالانے والے اور وہان کے مقیم لوگ جس گھر مین چاہین اوتر پڑین مگر اون گھرون مین رہنے والون کو نکال دین امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اونھون نے حج کے موسم مین منادی فرمائی کہ مکہ معظمہ مین گھرون کے دروازے

۵۷ [illegible] اللہ کا ہدایت کی [illegible] ۵۸ سب ۵۹ ادس اللہ کی جگہ لباس سے غم ۱۲ [illegible] کہ اللہ سچی یا یا [illegible] کا وعدہ ۱۲

لوگ نہ بند کرین تاکہ آنے والے جہان چاہین اوترین وَمَنْ یُّرِدْ فِیْهِ اور جو کوئی چاہے حرم مین بِاِلْحَادٍۭ حق سے پھرنا یعنی حرم مین
جو کوئی سیدھی راہ سے پھرنے کا ارادہ کرے بِظُلْمٍ ظلم کے ساتھ تو نُّذِقْهُ چکھائینگے ہم مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ○ دکھ
دینے والے عذاب مین سے اور ایک قول کے موافق حرم مین الحاد حرام کو حلال کیا چاہنے کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ الحاد
جس چیز کی ممانعت ہی حرم مین اوسے حلال کیا چاہنا الحاد ہی حتی کہ خدمتگار کو گالی دینا بھی اور تیسیر مین کہا ہی کہ گرانی مین بیچنے کی
امید پر غلہ جمع کرنا الحاد ہی اور اکثر علما اس بات پر ہین کہ حرم مین گناہ کا ارادہ کرنے سے بھی آدمی عذاب کا مستحق ہوجاتا ہی اور جو
کوئی حرم کے باہر گناہ کا قصد کرے اور اوسکا مرتکب بھی ہوجائے تو اوسکے نام گناہ لکھتے ہین اور اگر فقط قصد ہی کیا تو گناہ نہین لکھتے
مگر حرم مین اگر گناہ کا خیال ہی کرے اور اوسکا مرتکب نہو تو بھی اوسکے نام گناہ لکھ لیتے ہین ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا ہی کہ اگر کسی نے عدن مین یہ ارادہ کیا کہ مکہ معظمہ مین کسیکو قتل کرونگا تو وہ بھی عذاب الیم چکھیگا امام علم الہدی رحمہ اللہ تعالی نے
کہا ہی کہ مکہ معظمہ چونکہ نیکیان زیادہ ہونے کے واسطے مخصوص ہی اسواسطے کہ اوسمین ایک نماز پڑھنے کا ثواب اوسکے سوا اور مین
دو نمازین پڑھنے کے ثواب سے برابر ہی تو وہان گناہ کرنا بھی اور جگہہ گناہ کرنے سے بہت بڑھکر ہی اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا جو اول آیت مین
فرمایا اوسکی خبر محذوف ہی اور اوسکے معنی یہ ہین کہ وہ لوگ ہلاک ہوئے یا نقصان پانے والے ہوئے وَاِذْ بَوَّاْنَا اور یاد کر اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ ہم نے جگہ دی اور ظاہر کر دیا ہم نے لِاِبْرٰهِیْمَ ابراہیم خلیل اللہ کے واسطے مَكَانَ الْبَیْتِ جگہہ خانۂ کعبہ کی
جب وہ بنانے لگے اسطرح پر کہ ہم نے ابر کا ایک ٹکڑا بھیجا اور اوسنے اوس مقدار زمین پر سایہ کر لیا جہان کعبہ بننے کو تھا یا ہم نے ہوا چلائی
اوسنے اوسی قدر زمین کو گھیر لیا اور ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنا دیا اور ہم نے اوسکی طرف وحی بھیجی اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ یہ کہ نہ کر
اور شریک ٹھہرا بِیْ شَیْـًٔا میرے ساتھ کسی چیز کو اسواسطے کہ مین شریک سے پاک اور منزہ ہون وَّطَهِّرْ بَیْتِیَ اور پاک کر
میرے گھر کو بتون اور ناشایستہ چیزون سے لِلطَّآئِفِیْنَ طواف کرنے والون کے واسطے جو اور شہرون سے آکر اوسکے گرداگرد
طواف کرین وَالْقَآئِمِیْنَ اور کھڑے ہوئے والون کے لیے یعنی شہر مکہ کے رہنے والون کے واسطے اور بعضون نے قائمین کی تفسیر
یہ کی ہی کہ نماز پر کھڑے ہونے والون کے واسطے وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○ اور رکوع اور سجدے کرنے والون کے لیے یعنی خانۂ کعبہ کو
گندگی اور پلیدی سے پاک کر تاکہ لوگ اوسکا طواف کرین اور اوسمین نماز پڑھین یہ قول تو اہل علم کی زبانی ہی مگر ارباب اشارہ کی
زبانی فرماتا ہی کہ تمہارا دل جو میری کبریائی کا دار السلطنت ہی اوسے سب چیزون سے پاک کرو اور کسی غیر کو اوسمین راہ نہ دو اسواسطے
کہ ہماری محبت کی شراب کا پیمانہ ہی حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی آئی کہ میرے لیے گھر صاف کر کہ میری نظر عظمت و بزرگی کے
حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی کہ کون سا مکان تیری گنجایش رکھتا ہی یعنی تیرے جلال و عظمت کے لائق ہی ارشاد ہوا کہ مومن بندہ کا
دل داؤد علیہ السلام نے پوچھا کہ اوسے کیونکر صاف کرون حکم ہوا کہ عشق کی آگ اوسمین لگادے تاکہ جو کچھ میرے سوا ہی سب کو جلادے
بیت خوش آن آتش کہ اندر دل فروزد ٭ بجز حق ہرچہ پیش آید بسوزد ٭ جیسا ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے خانۂ کعبہ بنا کر تیار کیا
تو وحی آئی کہ اس گھر کی زیارت کے واسطے لوگون کو آواز دے ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی کہ میری آواز کہانتک پہونچیگی

حکم پہونچا کہ تیرا کام آواز دینا ہی اور ہمارا کام آواز پہونچانا ہی تو ابراہیم علیہ السلام مقام پر یا کوہ صفا پر آئے اور پکار کر کہا کہ ای مومنو خدا نے
اپنے گھر کا حج تم پر فرض کردیا اور تمکو اوسکی طرف بلاتا ہی اوسکا حکم قبول کرو حق تعالی نے اونکی آواز تمام ذرون اور ذریتون کو پہونچائی
اور سب کو اونکی پکار کی آواز سنادی جو اللہ کے علم مین حج کرنے والا تھا اوسنے لبیک اللہم لبیک جواب مین کہا اور ابراہیم علیہ السلام کے
ندا کرنے کا قصہ یہی ہی حق تعالی نے فرمایا کہ وَأَذِّن اور ندا دے ای ابراہیم فِي النَّاسِ لوگون مین اور اونہین پکار بِالْحَجِّ
خانۂ خدا کے حج کی طرف اور عین المعانی مین کہا ہی کہ یہ پکارنے کا حکم ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی حق تعالی فرماتا ہی
کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگون کو حج فرض ہونے کی خبر دو يَأْتُوكَ تاکہ آئین تمہارے پاس رِجَالًا پیدل وَعَلَىٰ كُلِّ
ضَامِرٍ اور سوار ہر ایک اونٹ دبلے اور کمزور پر کہ يَأْتِينَ آتے ہین وہ اونٹ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ہر راہ دور سے یعنی تم پکارو
کہ سوار اور پیدل لوگ حج کو آئینگے لِّيَشْهَدُوا تاکہ حاضر ہون مَنَافِعَ لَهُمْ منفعتون کے پاس جو اونکے واسطے ہی یعنی
وہی دینی و دنیوی منفعتون کو پہونچین وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ اور یاد کرین اللہ کے نام کو یعنی لبیک کہین فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ
جانے ہوئے دنون مین کہ ذی الحجہ کے پہلے دس دن ہین اور فقہا کا یہ قول ہی کہ نحر اور تشریق کے دنون مین خدا کا نام لین عَلَىٰ
مَا رَزَقَهُم ذبح پر اوس چیز کے جو روزی دی اونہین مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ بے زبان چارپایون مین سے یعنی اونٹ
گائے بکرا اس سے قربانی مراد ہی کہ خدا کے نام پر ذبح کرین کافر بتون کے نام پر قربانی کرتے تھے اور قربانی کا گوشت نہ کھاتے تھے حق تعالی نے
مسلمانون کو حکم فرمایا کہ خدا کے نام پر قربانی کرو فَكُلُوا مِنْهَا پھر کھاؤ اوسکا گوشت یہ امر اباحت ہی تطوع کی قربانی مین وارد ہوا ہی
اسواسطے کہ اگر کسی کفارہ مین قربانی ہو یا کسی جبر نقصان مین تو صاحب قربانی کو اوسکا گوشت کھانا جائز نہین وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ
الْفَقِيرَ اور کھلاؤ اوس قربانی مین سے عاجز مصیبت کے مارے محتاج فقیر کو ثُمَّ لْيَقْضُوا پھر تاکہ ادا کرین یہ یذکروا پر عطف ہی
یعنی حج کو آئین تاکہ خدا کو یاد کرین اور ادا کرین تَفَثَهُمْ اپنی حاجتین یا مناسک حج بجا لائین یا زائل کرین اپنے میل
مونچھین کترا کر یا ناخن کٹوا کے بغلون وغیرہ کے بال لیکر وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ اور تاکہ وفا کرین اپنی نذرین جو نیک ہین وَلْيَطَّوَّفُوا
اور تاکہ طواف کرین زیارت کا کہ رکن ہی یا طواف وداع بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ گھر کا جو آزاد ہی لوگون کی ملک ہونے سے
یا ظالمون کے تسلط سے یا قدیم گھر اسواسطے کہ پہلا عبادتخانہ وہی ہی اس سے خانۂ کعبہ مراد ہی ذَٰلِكَ یہ جو کہا گیا اعمال اور احکام حج
مین سے دین خدا ہی وَمَن يُعَظِّمْ اور جو کوئی تعظیم کرے حُرُمَاتِ اللَّهِ احکام آلہی کی کہ اوسکی ہتک حرمت روا نہین ہی
فَهُوَ تو وہ تعظیم کرنا خَيْرٌ لَّهُ بہتر ہی اوسکے واسطے عِندَ رَبِّهِ اوسکے رب کے پاس ثواب کی راہ سے وَأُحِلَّتْ اور حلال کیے گئے
لَكُمُ الْأَنْعَامُ تمہارے واسطے چارپائے إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ مگر وہ کہ پڑھی گئی ہی تم پر حرمت اوسکی کہ وہ مردار ہی اور سور کا گوشت
اور اسکے سوا فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ تو الگ رہو ناپاکی سے مِنَ الْأَوْثَانِ بتون سے کہ وہ عین ناپاکی ہی وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ
اور الگ رہو جھوٹ بات سے کہ خدا کا شریک ٹھہرانا ہی یا جھوٹی گواہی دینے سے یا اوس بات سے جو زبان پر آئے دل مین نہو حُنَفَاءَ لِلَّهِ
اوس حال مین خلوص رکھنے والے رہو خدا کے ساتھ اور اوسکے دین کی طرف مائل رہو کہ وہ دین اسلام ہی غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ

مشرک کرنے والے اوسکے ساتھ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ اور جو کوئی شرک کرے خدا کے ساتھ فَكَاَنَّمَا خَرَّ تو گویا ایسا ہی کہ گر پڑا
مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے زمین پر اور ہلاک ہو گیا فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ پھر نوچ لیے بھاگتے ہین اوسے پرندے مردار خوار زمین پر سے
اور اوسکے اجزا متفرق کیے دیتے ہین اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ یا گرا دے اوسے ہوا اونچے پر سے فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ○
ایسی جگہ جو دور ہو فریادرس اور دستگیر سے یہ کلمات تشبیہات مرکبہ مین سے ہین یعنی جو کوئی ایمان کی بلندی پر سے کفر کی پستی پر
گرے نفس کی خواہشین اوسے پریشان اور پامال کرتی ہین یا وسوسہ شیطانی کی ہوائین اوسے گمراہی کے جنگل مین ڈال دیتی ہین
خلاصہ کلام مشرکون کی ہلاکت ہی ذٰلِكَ یہی کام ہی جو حکم فرمایا بتون سے الگ رہنے اور جھوٹ بات سے بچنے کا وَمَنْ
يُّعَظِّمْ اور جو کوئی تعظیم کرے شَعَآئِرَ اللّٰهِ خدا کے نشانون کی کہ حج کے مناسک ہین یا ہدیے اور ہدیون کی تعظیم یہ ہو کہ فربہ بے عیب
بیش قیمت ہون فَاِنَّهَا پھر اسمین کچھ شبہہ نہین کہ اوسکی تعظیم مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ○ دلون کی پرہیزگاری سے ہی یعنی
اون لوگون کا کام ہی جنکے دل پرہیزگار ہین اور جو باتین عذاب الٰہی کا سبب ہین اونسے ڈرنا دلون کی پرہیزگاری ہی لَكُمْ فِيْهَا
تمھارے واسطے چارپایون مین مَنَافِعُ فائدے ہین دودھ اون بال سواری بوجھ لادنا اور خرچ راہ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وقت نام
رکھے ہوئے تک کہ وہ قربانی کا وقت ہی ثُمَّ مَحِلُّهَآ پھر اوسکے ذبح کی جگہ یا اوسے ذبح کرنے کا واجب ہونا منتہی ہوتا ہی اِلَى الْبَيْتِ
ع ۸ الْعَتِيْقِ ○ ایسے گھر تک جو آزاد ہی طوفان مین غرق ہونے سے یا بزرگ گھر ہی وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اور ہر گروہ کے واسطے دین والون مین سے
جو تمسے قبل تھے جَعَلْنَا مَنْسَكًا ہمنے قربانی یعنی قربانی کا حکم دیا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ تاکہ یاد کرین خدا کا نام عَلٰى
مَا رَزَقَهُمْ اوس چیز کے ذبح پر جو دیا اونھین مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ بے زبان چارپایون مین سے یعنی ہر گروہ کے واسطے ہمنے
یہ بات مقرر کر دی تھی کہ ہمارے نام پر قربانی کیا کرین فَاِلٰهُكُمْ تو تمھارا خدا اور اونکا خدا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ایک خدا ہی فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا
تو اوسی کے مطیع ہو اور قربانی کو شرک سے نہ ملاؤ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ○ اور خوشخبری دو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عاجزی کرنے والون کو
اوس عالم مین بزرگی اور عظمت کی یاد کرنے والون کو رحمت بے نہایت کی اور سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ معنی کہے ہین کہ مشتاقون کو دیدار
الٰہی کی خوشخبری دو اسواسطے کہ کوئی خوشخبری اس سے بڑھکر نہین پھر عاجزون کی صفت مین فرماتا ہی کہ وہ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ
وہ لوگ ہین کہ جب یاد کیا جاتا ہی خدا اونکے سامنے تو وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ ڈرتے ہین اونکے دل جلال ربانی کی ہیبت اور انوار جاودانی
کی عظمت سے چاہتے ہین کہ شمع جمال کے شعلہ مین اپنے کو پروانہ کی طرح جلادین اور اپنی ہمت کی آنکھ حضرت قدیم کے وجہ مقدس کے
سوا اور کی طرف سے بند کرلین بیت دیدہ از غیر تماشائے تو بر دوختہ باد ٭ آتش عشق تو جان و دل ما سوختہ باد ٭ تو مطلب
بر آنے کی خوشخبری اونھین دو وَالصّٰبِرِيْنَ اور صبر کرنے والون کو عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ اوس پر جو اونھین پہونچی اور
پہونچتی ہی تکلیف اور مصیبت وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ اور نماز قائم رکھنے والون کو یعنی وقت پر نماز ادا کرنے والون کو
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اور اوس چیز مین جو کہ روزی دی ہی ہمنے اونھین يُنْفِقُوْنَ ○ خرچ کرتے ہین نیک وجہون مین
اور صرف کرتے ہین اچھے مصرفون مین وَالْبُدْنَ اور اونٹ گائین جو قربانی کے واسطے ہانکے لیے جاتے ہین جَعَلْنٰهَا لَكُمْ

کر دیا ہمنے اونھین یعنی اونکے ذبح کو تمھارے واسطے مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ دین آلہی کے نشانون مین سے لَكُمْ تمھارے واسطے فِيْهَا
خَيْرٌ ق اوسمین بھلائی ہی دینی و دنیوی منفعتون مین سے فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ تو یاد کرو اللہ کا نام عَلَيْهَا اونکے ذبح پر صَوَآفَّ ج
اوس حال مین کہ وہ کھڑے ہون اور اونٹ کو کھڑے کھڑے ہی نحر کرنا سنت ہی اور بعضے نحر کے وقت اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر
اللھم منک والیک کہتے ہین فَاِذَا وَجَبَتْ پھر جب گر پڑین زمین پر جُنُوْبُهَا پسلیان اون ذبح کیے ہوئے جانورونکی
اور اونکی روح نکل جائے فَكُلُوْا مِنْهَا تو کھاؤ اونکے گوشت مین سے اور یہ کھانا سنت ہی وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ اور کھلاؤ
فقیر قناعت والے کو جو سوال نہین کرتا وَالْمُعْتَرَّ ط اور سائل خواہش کرنے والے کو زاد المسیر مین لکھا ہی کہ قانع سے مکہ کے فقیر مراد
ہین اور معتر سے آفاقی فقیر كَذٰلِكَ جسطرح ہمنے انکی نحر کی کیفیت بیان کی اسی طرح سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ مسخر کر دیا ہمنے اونھین
تمھارے واسطے باوصف اسکے کہ اونکی قوت زیادہ جثہ بڑا ہی اور تم اونھین پکڑتے کھولتے باندھتے ہو لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝
شاید تم شکر کرو خدا کا اوسکی نعمتون پر لکھا ہی کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ قربانیون کا خون کعبہ شریف کی دیوارون پر ملتے تھے اور اسے
تقرب کا سبب جانتے تھے ابتدائے اسلام مین اصحاب نے اگلے قاعدہ کے موافق کعبہ معظم کی دیوار پر بھی خون آلود کرنے کا ارادہ کیا
حق تعالیٰ نے اس بات سے منع کر کے فرمایا کہ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ نہین پہونچتے ہین خدا کو لُحُوْمُهَا گوشت قربانی کے جو تم
صدقہ دیتے ہو وَلَا دِمَآؤُهَا اور نہ اونکے خون جو قربانی کے وقت گرائے ہو وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ اور لیکن پہونچتی ہی محل قبول
اوسکی جناب مین التَّقْوٰى مِنْكُمْ ط وہ چیز جسکے ساتھ ملی ہی پرہیزگاری تمسے کہ وہ حکم آلہی کی تعظیم ہی اور اچھی طرح پر قربانی
کر کے اوسکا قرب حاصل کرنا ہی كَذٰلِكَ جسطرح ذکر کیا گیا اسی طرح سَخَّرَهَا لَكُمْ مسخر کر دیے تمھارے واسطے چارپائے
لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ تاکہ تکبیر کہو ذبح کے وقت خدا کی یا بڑائی کے ساتھ یاد کرو خدا کو عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ط اوس چیز پر کہ ہدایت کیا
اوسنے تمکو قربانی کے جانورون کو ذبح کرنا اور خدا سے قرب ڈھونڈھنا وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور خوشخبری دے نیک کام
کرنے والون کو جنت کی یا قبول طاعت کی اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ بیشک اللہ باز رکھتا ہی مشرکون کے فتنے کو عَنِ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا ط اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین یعنی اونھین دشمنون پر فتح دیتا ہی اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ بیشک اللہ دوست
نہین رکھتا كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝ ہر خیانت کرنے والے کو جو دین کی امانت مین خیانت کرتا ہی خدا کی نعمت پر ناشکرا
کہ حق تعالیٰ تو محض نعمت عطا فرمانے کی راہ سے چارپائے عطا کرتا ہی اور مشرک لوگ بتون کے نام پر قربان کرتے ہین اگلی آیت کا
شان نزول یون لکھا ہی کہ مکہ کے کافر ہاتھ اور زبان سے مسلمانون کو ایذا دینے مین کوشش کرتے تھے اور اصحاب مین ہر گھڑی ایک
نہ ایک سر پھٹا ہاتھ بندھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین آتا اور کفار کی شکایت زبان پر لاتا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
کہ صبر کرو اونکے ساتھ قتال کرنے کا ابھی مجھے حکم نہین جب ہجرت کر کے آپ مدینہ منورہ مین تشریف لیگئے تو قتال کا حکم آگیا اور اس
باب مین پہلی آیت جو نازل ہوئی وہ یہ ہی کہ اُذِنَ اجازت دیا گیا قتال کرنا لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ اون لوگون کو قتال کرتے ہین
کافرون کے ساتھ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ط اس سبب سے کہ وہ ظلم کیے گئے اور دشمنون کی جفائین بہت سہہ چکے اون پر کہ قتال کرنے والون کی

تھے کو پہونچا ہے یعنی جو لوگ کافرون کے ساتھ قتال کیا چاہین اونھین ہمنے اجازت دی کہ قتال کرین وَاِنَّ اللّٰهَ اور بیشک
اللہ تعالیٰ عَلٰی نَصْرِهِمْ مظلومون کی مدد پر کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار ہین لَقَدِیْرُ البتہ قادر ہے اَلَّذِیْنَ
اُخْرِجُوْا وہ لوگ جو نکال دیے گئے ہین مِنْ دِیَارِهِمْ اپنے گھرون سے جو مکہ مین تھے بِغَیْرِ حَقٍّ ناحق یعنی
حقیقت مین نکالدینے کے مستحق نہ تھے اور اونسے ایسا کوئی کام سرزد نہوا تھا جو اونکے نکالدیے جانے کا سبب ہوتا اِلَّآ
اَنْ یَّقُوْلُوْا مگر یہ کہ کہتے تھے رَبُّنَا اللّٰهُ کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اوسکی وحدانیت کا اقرار کرتے تھے وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ
النَّاسَ اور اگر نہ دور کرنا خدا کا ہوتا لوگون کو بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ اونکے بعض کو بعض سے یعنی کافرون پر مومنون کو غالب
کرکے تو لَهُدِّمَتْ البتہ ویران کیے جاتے اور ملت والون پر کافرون کے غالب ہو جانے کے سبب صَوَامِعُ صومعے
راہبون کے یعنی بناو تنہائی نشینون کے وَبِیَعٌ اور گرجے نصاریٰ کے وَصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ اور عبادتخانے یہود کے اور مسجدین
مسلمانون کی کہ برابر یُذْكَرُ فِیْهَا ذکر کیا جاتا ہے اون مسجدون مین اور بعضون نے کہا ہے کہ اون سب جگہون مین اسْمُ اللّٰهِ كَثِیْرًا نام
اللہ کا بہت وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ اور ضرور مدد کریگا اللہ مَنْ یَّنْصُرُهٗ اوسکی جو اوسکے دین کی مدد کرتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ
بیشک اللہ قادر ہے مومنون کی مدد پر عَزِیْزٌ غالب ہے سب لوگون پر اور سب چیزون پر خدا جسے چاہے غالب کردے اور اس
آیت مین حق تعالیٰ نے مظلوم صحابہ رضی اللہ عنہم کو مدد دینے کا وعدہ فرمایا اور وعدہ پورا بھی کیا کہ روم اور ایران کے بادشاہون کا ملک و مال
اونھین عطا فرمایا پھر دوبارہ اون لوگون کی صفت بیان فرماتا ہے جنھین قتال کی اجازت دی کہ اَلَّذِیْنَ وہ لوگ کہ رحمت شتابی سے اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ
اگر جگہ دین ہم اونھین فِی الْاَرْضِ زمین مین اور قدرت اور اختیار پائین تو اَقَامُوا الصَّلٰوةَ قائم رکھین نماز میری تعظیم کے
واسطے وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ اور دین زکوٰۃ مال کی میرے بندون کی مدد خرچ کرنے کے لیے وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کرین بھلائی کے
ساتھ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ اور باز رکھین برائی سے یعنی اوس بات سے جسے عالم فاضل برا جانتے ہین وَلِلّٰهِ اور خدا کے واسطے ہے
عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ نہایت کامون کی یعنی سب کامون کا انجام وہی ہوتا ہے جو وہ چاہے رباعی این دولت و مال ہاے و سپہ و جاہ
وان گلشن و باغ و حوض و جو میخواہد ازحق ہمہ کس جان نکو میخواہد آنست سرانجام کہ او میخواہد وَاِنْ یُّكَذِّبُوْكَ اور اگر
تکذیب کرین تمھاری اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کے مشرک تو تم رنج نکرو اسواسطے کہ قوم کا تکذیب کرنا کچھ تمھارے ہی ساتھ خاص
نہین ہے اور اگر تمکو یہ مشرک جھٹلاتے ہین فَقَدْ كَذَّبَتْ تو بیشک جھٹلایا ہے قَبْلَهُمْ پہلے اونکے یعنی سرداران مکہ کے قبل قَوْمُ
نُوْحٍ قوم نوح نے نوح علیہ السلام کو وَّعَادٌ اور گروہ عاد نے ہود علیہ السلام کو وَّثَمُوْدُ اور قوم ثمود نے صالح علیہ السلام کو
وَقَوْمُ اِبْرٰهِیْمَ اور گروہ ابراہیم نے ابراہیم علیہ السلام کو وَقَوْمُ لُوْطٍ اور قوم لوط نے لوط علیہ السلام کو وَّاَصْحٰبُ مَدْیَنَ
اور اہل مدین نے شعیب علیہ السلام کو وَكُذِّبَ مُوْسٰی اور جھٹلایا گیا موسیٰ یعنی قبطیون نے موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی
اونکی قوم یعنی بنی اسرائیل نے نہین فَاَمْلَیْتُ پھر مہلت دی مین نے لِلْكٰفِرِیْنَ کافرون کو یہانتک کہ اونکے وقت مقرری
آپہونچے ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ پھر لے لیا مین نے اونھین طوفان آندھی کڑک مچھرون کے لشکر دھنسنے پتھر برسنے ڈوبنے یوم الظلہ کے

عذاب مین فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا تھا نَكِيْرِ ○ ناپسند کرنا میرا اونھین یعنی اونکا کام مین نے ناپسند کیا نعمت کو محنت سے
زندگی کو ہلاکت سے عمارت کو خرابی سے مین نے بدل دیا فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ پھر کتنے ہی دیہ اور شہرون ہین کہ اَهْلَكْنٰهَا
ہلاک کر دیا ہمنے اونھین اونکے رہنے والون کو ہلاک کر کے وَهِيَ حال یہ ہی کہ وہ دیہ ظَالِمَةٌ ظالم تھے یعنی وہان کے رہنے والے
مشرک اور ظالم تھے فَهِيَ پھر وہ دیہ خَاوِيَةٌ گر پڑے ہین عَلٰى عُرُوْشِهَا اپنی چھتون پر یعنی پہلے اون مکانون کی
چھتین گرین پھر اونپر دیوارین گر پڑین وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ اور بہت کنوے بیکار پڑے ہوے کہ اوس سے پانی لینے والے ہلاک
ہوگئے ہین اور کوئی نہین کہ اونکا پانی لیکر نعمت حاصل کرے وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ○ اور بہت سے اونچے محل گچکاری کیے ہوے
کہ اونھین اونکے رہنے والون سے ہمنے خالی کر دیا اکثر معتبر تفسیرون مین ہی کہ یہ کنوے ایک پہاڑ کے نیچے حضرموت مین تھے اور محل
اوس پہاڑ کی چوٹی پر اور لباب مین ہی کہ عاد ثانی کا بیٹا اوس محل کا بانی تھا اور اوسے منذر کہتے ہین اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ قوم
ثمود کے لوگ جب ہلاک ہوئے تو صالح علیہ السلام چار ہزار مومنون سمیت دیار یمن مین آگئے اور اوس ملک کے بعضے مکانون مین صالح
علیہ السلام پر موت حاضر ہوئی اس وجہ سے حضرموت اوسکا نام رکھا بعد ازان اونکے ساتھیون نے جلاس بن سوید یا جلیس بن
جلاس کو اپنے اوپر حاکم کر لیا اور سنحاریب بن سولوہ کو اونکی وزارت دی اور اس کنوے پر کہ بیر معطلہ کہکر جسکی طرف حق تعالی نے اشارہ فرمایا ہی وہ
ٹھہرے اور قصر مشید تیار کیا اور ایک مدت کے بعد اونکی اولاد نے بت پرستی شروع کی اور اپنے باپ دادا کے دین سے پھر گئے اور حنظلہ بن صفوان
ایک پیغمبر جو اونکے پاس آئے تھے اونھین بڑی ذلت اور خواری کے ساتھ قتل کیا اور حق تعالی نے اون لوگون کو ہلاک کیا اور اونکا
کنوا بیکار اور محل خالی پڑا رہا اور تیسیر مین لکھا ہی کہ ایک کافر بادشاہ نے مسلمان وزیر پر غصہ کیا اور اوسے قتل کیا چاہتا تھا وزیر چار ہزار
مسلمانون کو ساتھ لیکر بھاگا اور حضرموت پہاڑ کے نیچے مقام کیا کہ وہان کی ہوا اچھی تھی ہر چند کنوا کھودا کھاری ہی پانی نکلا آخر جب
یمن سے ایک مرد وہان پہونچا اور کنوا کھودنے کے واسطے ایک جگہ نشان کر دیا جب وہان کنوا کھودا تو نہایت صاف لطیف ہلکا میٹھا
پانی نکلا بیت در مزہ چون شیرہ شاخ نبات ٭ در خوشی ہمشیرہ آب حیات ٭ انھون نے اوس کنوے کو کشادہ کر کے نیچے سے
اوپر تک سونے چاندی کی اینٹون سے پختہ بنایا اور وہان اپنے رب کی عبادت مین وہ لوگ مشغول ہوئے بہت مدت کے بعد شیطان
ایک بدبخت بڑھیا کی صورت پر ظاہر ہوا اور عورتون کو راہ بتائی کہ جب تمھارے شوہر نہون تو چپٹی لڑا کرو اور پھر ایک اور بوڑھے کی صورت
ظاہر ہو کر مردون کو ترکیب بتائی کہ جب تمھاری جوروین غائب ہون تو چار پایون سے جماع کر لیا کرو اور یہ دونون برے کام اون عورتون
اور مردون مین شائع ہوئے تو حق تعالی نے حنظلہ یا تحافہ بن صفوان کو پیغمبر کر کے اونمین بھیجا وہ لوگ انپر ایمان نہ لائے اونکا پانی
غائب ہو گیا تو اونھون نے ایمان لانے کا وعدہ کیا اون پیغمبر علیہ السلام نے دعا کی پانی پھر ظاہر ہو گیا تو پھر اونھون نے حکم نہ مانا حق تعالی نے
فرمایا کہ سات برس سات مہینے سات دن سات ساعت کے بعد اونپر ہم عذاب بھیجینگے تو اونھون نے قصر مشید یعنی اونچا محل سونے چاندی کی
اینٹون سے بنا کر اوسمین یاقوت اور جواہر جڑے جب وہ مہلت کا زمانہ گذر گیا تو اوس محل کی طرف اونھون نے رجوع کی اور اوسمین داخل ہو کر
دروازے بند کر لیے حضرت جبریل علیہ السلام نے اوتر کر اونکا وہ اونچا محل زمین پر گرا دیا اور اونھین اوسی مین دبا دیا اونکا کنوا بیکار

بڑا ہی اور دھوان سیاہ متعفن ہان سے نکلتا ہی اور اوس نواح مین اون لوگون کی آواز سنائی دیتی ہی جو ہلاک ہوگئے تھے اَفَلَمْ
یَسِیْرُوْا کیا نہین گئے اور نہین جاتے ہین تمھاری قوم کے لوگ اور سیر نہین کرتے فِی الْاَرْضِ زمین مین یمن اور شام کی
تاکہ عذاب کی نشانیان منکرون کے دروازون مین مشاہدہ کرکے عبرت پکڑین فَتَكُوْنَ لَهُمْ تو ہون اونکے واسطے قُلُوْبٌ
یَّعْقِلُوْنَ دل کہ سمجھین بِهَآ اونکے سبب سے ایسی چیز جو بصیرت حاصل ہونے یا عبرت پکڑنے کی سبب ہو اَوْ اٰذَانٌ
یَّسْمَعُوْنَ یا ہون اونکے واسطے کان کہ سنین بِهَا ۚ اونکے سبب سے اگلی امتون کی خبرین اور اونکے واقعے فَاِنَّهَا تو قصہ یہ ہی کہ
لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ اندھے نہین ہوتے دیدے سامنے کے یعنی اونکی آنکھون مین کچھ خلل نہین سب چیزین دیکھتے ہین
وَلٰكِنْ تَعْمَى اور مگر اندھے ہوتے ہین عبرت کی نظر کرنے سے الْقُلُوْبُ الَّتِیْ وہ دل جو ہین فِی الصُّدُوْرِ ۝ سینون مین
یعنی اونکے دل کی آنکھین اگلی قومون کا حال دیکھنے سے بند ہین تو کسی طرح اونکے حال سے عبرت نہین لیتے نظم چشم دل باز
بہبین بے انتظار ٭ ہر طرف آیات قدرت آشکار ٭ چشم سر جز پوست خود چیزے ندید ٭ چشم سر در مغز ہر چیزے رسید ٭ وَیَسْتَعْجِلُوْنَكَ
اور جلدی چاہتے ہین تمسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے کافر جیسے نضر بن حارث وغیرہ یعنی جلدی کرتے ہین بِالْعَذَابِ وہ
عذاب نازل ہونے کی جسکا وعدہ کیا ہوا ہی وَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰهُ اور خلاف نہ کریگا خدا وَعْدَهٗ ؕ اپنا وعدہ جو اوپر عذاب نازل کرنے کے بابت مین
فرمایا ہی وَاِنَّ یَوْمًا اور بیشک ایک دن تمھارے دنون مین سے عِنْدَ رَبِّكَ تیرے رب کے پاس كَاَلْفِ سَنَةٍ مثل ہزار برس کے
مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ اوس چیز مین سے جو تم گنتے ہو یعنی خدا کے نزدیک ایک دن اور ہزار برس برابر ہی اسواسطے کہ زمانہ کا حکم اوسپر
جاری نہین تو اوسکا ہونا نہونا کمی زیادتی اوسکے نزدیک یکسان ہی جب چاہے عذاب بھیجدے اور یہ جلدی کرنے سے کہ عذاب کا زمانہ
جلدی آجائے کچھ فائدہ نہوگا فرد تا در نرسد وعدہ ہر کار کہ ہست ٭ ہر چند کنی جہد بجائے نرسد ٭ وَكَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ
اور کتنے گانون مین سے یعنی کتنے گانون والون کو کہ محض رحمت کی راہ سے اَمْلَیْتُ لَهَا مہلت دی مین نے اون گانون
والون کو عذاب مین تاخیر کرکے وَهِیَ ظَالِمَةٌ اور حال یہ ہی کہ وہ گانون یعنی اون گانون کے رہنے والے ظالم اور کافر تھے اور مہلت
اس جہت سے تھی کہ توبہ کرین اور حق کی طرف پھرین ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ پھر لیلیا ہمنے اونھین جب اونھون نے توبہ نہ کی سخت عذاب
دنیوی مین وَاِلَیَّ الْمَصِیْرُ ۝ اور میری ہی طرف پھرنا ہی آخرت مین اور وہان بھی جزا کو پہونچینگے قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ ع ۱۰
کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے آدمیو اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ سوا اسکے نہین کہ مین تمھارے واسطے نَذِیْرٌ ڈرانے والا ہون
مُّبِیْنٌ ۝ ظاہر یا جس چیز سے ڈراتا ہون اوسے ظاہر کرتا ہون فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تو جو لوگ ایمان لائے اوس چیز کا جسکا
ایمان لانا واجب ہی وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام نیک لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ اونکے واسطے ہی بخشش گذرے ہوے
گناہون سے وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ۝ اور روزی اچھی اچھی یعنی رزق بے منت اور بے رنج یا بہشت آخرت مین وَالَّذِیْنَ سَعَوْا
فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اور وہ لوگ جو دوڑے ہماری آیتین باطل کرنے مین یعنی قرآن کو باطل کرنے مین سعی کرتے ہین اوس حال مین کہ عاجز کرنے
والے ہین ہمپر اپنے گمان مین یعنی چاہتے ہین کہ ہمسے درگذرین اور سبقت لیجائین اور ہمارا عذاب اونسے فوت ہوجائے اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

الْجَحِيْمِ ○ وہ گروہ رہنے والے ہین دوزخ مین ہمیشہ نقل ہی کہ ایک دن حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بار مسلمانون کو
قرآن شریف سناتے تھے آپکی آواز سے اپنی آواز ملا کر شیطان نے دو فقرے درمیان مین پڑھ دیے یہ قصہ بعضی تفسیرون مین اسطرح پر
لکھا ہی کہ اہل سنت اوسے اچھا نہین جانتے اور ہم تاویلات علم الہدی اور تیسیر اور او معتبر کتابون سے جیسے معتمد فی المعتقد اور روضۃ الاحباب
ہو اوس قصے کو یہان اسطرح بیان کرتے ہین جو اہل سنت کے نزدیک مستحسن ہی لکھا ہی کہ جب سورۂ نجم نازل ہوئی تو حضرت سید عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام کے اندر قریش کے مجمع مین یہ سورت پڑھتے تھے اور آیتون کے درمیان مین توقف فرماتے تھے تاکہ
لوگ غور سے سنکر یاد کرلین جب یہ آیت کہ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى پڑھکر آپ ٹھہرے تو شیطان نے موقع
پاکر مشرکون کے کان مین پہونچادیا کہ تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى یعنی لات عزی منات قوم کے بزرگ ہین
یا اونچے اوڑنے والے مرغ ہین اور انسے شفاعت کی امید رکھنا چاہیے کافر لوگ یہ فقرے سنکر بہت خوش ہوئے اور سمجھے کہ حضرت
رسالت پناہ علیہ صلوات اللہ نے یہ کلمات بھی پڑھے اور اونکے بتون کی تعریف کی تو سورت کے آخر مین سجدہ کی آیت پڑھکر جب
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانون سمیت سجدہ کیا تو خواہ مخواہ اکثر مشرک بھی یہ سجدہ کرنے مین شریک ہوئے پس حضرت
جبریل امین علیہ السلام نے نازل ہو کر یہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا اور یہ ماجرا سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
دل مبارک نہایت غمگین ہوا تو حق تعالی نے آپکے دل کو تسلی دینے کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہین
بھیجا ہمنے مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ تمھین بھیجنے کے قبل کوئی رسول وَّلَا نَبِيٍّ اور نہ کوئی نبی رسول اور نبی مین فرق
یہ ہی کہ رسول صاحب شریعت ہی اور نبی اوسکا تابع ہی اوس شریعت مین جسطرح حضرت لوط کہ حضرت ابراہیم علیہما السلام کی شریعت کی طرف
لوگون کو دعوت کرتے تھے اور جیسے حضرت یوشع اور موسی علیہما السلام اور شمعون اور عیسی علیہما السلام یا رسول پکارنے والا ہی
خاص شریعت کی طرف اور نبی عام ہی اور شامل ہی اوسے بھی اور دوسرے کو بھی جو پہلی شریعت مقرر کرنے والا ہو تو نبی بہت عام ہی
رسول سے اور بعضون نے کہا ہی کہ رسول وہ ہی کہ معجزہ کو اوس کتاب کے ساتھ جمع کرے جو اوسپر نازل کیگئی ہو اور نبی کہ غیر رسول ہی
وہ ہی جسپر کتاب نازل نہو اور بعضے کہتے ہین کہ رسول وہ ہی جسکے پاس فرشتہ وحی لیکر آئے اور نبی وہ ہی جو آواز سنے یا اوسے الہام ہو یا
خواب دیکھے پس بہر تقدیر حق تعالی فرماتا ہی کہ مین نے کوئی رسول اور نبی نہین بھیجا اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ مگر جب
تلاوت کی اوسنے تو ڈالدیا شیطان نے فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ اوسکی تلاوت کے وقت جو کچھ چاہا اسطرح پر کہ لوگون کو شبہہ ہوا کہ یہ بھی پیغمبر
ہی نے پڑھا جیسے ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تلاوت کرتے تھے تو اوس شیطان نے جیسے بعض کہتے ہین آپکی آواز
بنا کر یہ کلمات پڑھدیے شعر تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى ✽ وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى ✽ اوسوقت جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۂ نجم پڑھتے
تھے اور یہانتک پہونچے کہ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى اور ایک جماعت نے یہ گمان کیا کہ یہ کلمات بھی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے پڑھے
فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ پھر باطل اور زائل کردیتا ہی اللہ وہ چیز جو ملادی ہو شیطان نے کلمات کفر مین سے ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ
اٰيٰتِهٖ پھر ثابت کرتا ہی اللہ اپنی آیتین جو اوسکا پیغمبر پڑھتا ہی وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی لوگون کا احوال حَكِيْمٌ ○

حکم کرنے والا حق حکم اوپر لِيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً القا کیا شیطان نے انبیا علیہم السلام کی تلاوت کے وقت تاکہ
کرے حق تعالیٰ اوس چیز کو جو القا کرتا ہی شیطان ایک آزمایش لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اون لوگون کے واسطے جنکے
دلون مین کفر کی بیماری ہی یعنی منافق لوگ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ اور سخت ہین اونکے دل اور تاریک مراد یہ ہی کہ منافق
اور مشرک شیطان کے القا سے شک اور حیرت مین پڑ جاتے ہین وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ اور بیشک ظالم لوگ یعنی یہ دونون گروہ
اسم ظاہر کا ضمیر کی جگہ پہ رکھنا اوپر ظلم کا حکم کرنا ہی یعنی کافر اور منافقون کا فرقہ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۝ البتہ خلاف دور دراز
اور تکبر اور عناد بے پایان مین ہین وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اور القا اسواسطے ہی تاکہ جانین وہ لوگ جو دیے گئے ہین
علم یعنی قرآن اَنَّهُ الْحَقُّ یہ کہ قرآن حق ہی مِنْ رَّبِّكَ نازل تیرے رب کی طرف سے اور شیطان کو اوسمین تصرف کی مجال
نہین فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ پھر ایمان لائین قرآن کا فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ پھر نرم ہوجائین قرآن کے واسطے اونکے دل اور
اوسکے احکام وہ مان لین وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اور بیشک اللہ البتہ ہدایت کرنے والا ہی اونھین جو ایمان
لائے ہین اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ طرف سیدھی راہ کے یعنی جو بات مومنون پر مشکل ہوتی ہی تو حق تعالیٰ اونھین
راہ دکھا دیتا ہی نظر صحیح اور فکر سلیم کے ساتھ تاکہ جلدی اپنے مقصود کو پہونچ جائین وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور ہمیشہ
رہینگے وہ لوگ جو ایمان نہین لائے فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ شک مین قرآن سے یا رسول سے یا القاے شیطان سے اسواسطے کہ وے
کافر کہتے تھے کہ محمد کو کیا ہو گیا جو ہمارے بتون کی تعریف سے پشیمان ہوا تو وہ ہمیشہ شک ہی مین ہین حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ یہانتک
کہ آ اے اونپر قیامت یا موت کہ قیامت صغریٰ ہی یا آئین اونکے سامنے علامات قیامت بَغْتَةً ناگہان اَوْ يَاْتِيَهُمْ یا آلے
اونپر عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ۝ عذاب اوسدن کا کہ اونکی نسل گر جائے جیسے جنگ بدر کا دن اور بعضون نے کہا ہی کہ روز عقیم
قیامت کا دن ہی کہ اوسکے بعد کوئی دن نہوگا اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ اوسدن بادشاہی اور حکومت خدا ہی کے واسطے ہی
بے کسی مدعی اور جھگڑنے والے کے یعنی آج تو بادشاہون کو سلطنت اور ملکداری کا دعوی ہی اور اوسدن متکبرون کی کمر سے تکبر کا پٹکا
کھول لینگے اور بادشاہون کے سر سے زبردستی کا تاج اوتار لینگے اونکے دعوے اور گمان جاتے رہینگے مالک الملک ان بادشاہون کے
تصورات اور تخیلات مٹا دیگا اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ کے صدمہ سے سلاطین کے توہمات اور تفکرات توڑ دیگا سب کو بندگی کے اظہار
اور بیچارگی کے اقرار کے سوا کچھ چارہ نہوگا بیت آن سر کہ صیت افسرش از چرخ بر گذشت ٭ روزے در آستانۂ او خاک در شود ٭ اور جب
بادشاہ حقیقی کی حکومت ظاہر ہوجائیگی تو يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ حکم کریگا بغیر کسیکی شرکت کے مومن اور کافر بندون مین فَالَّذِيْنَ پس جو
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پھر جو لوگ ایمان لائے اور کام کیے اونھون نے اچھے وہ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ باغون مین ہونگے
ناز و نعمت کے بے رنج و محنت وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ کافر ہے وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اور تکذیب کی اونھون نے ہماری
آیتون کی فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ ع ۹ تو وہ گروہ اونھین کے واسطے ہی عذاب سوا اور ذلیل کرنے والا وَالَّذِيْنَ
هَاجَرُوْا اور جن لوگون نے ہجرت کی اور اپنے گھرون سے نکل گئے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ مین یعنی خدا کی طاعت و اطاعت مین

اوسی کی رضا کے واسطے ثُمَّ قُتِلُوْٓا پھر قتل کیے گئے جہاد کرکے دین کے دشمنون کے ہاتھ سے اَوْ مَاتُوْا یا مرگئے اپنی موت
لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ ضرور روزی دیگا اونھیں اللہ رِزْقًا حَسَنًا روزی اچھی کہ جنت کی نعمت ہی نہ وہ روزی حاصل
کرنے مین کچھ محنت ہوگی نہ اوسے کھانے سے کچھ بیماری اور ملالت ہوگی نہ وہ روزی رک کے کا کچھ غم ہوگا منقول ہی کہ بعضے صحابہ رضی اللہ
عنہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم دینی بھائیون کے ایک گروہ کے ساتھ جہاد کو جاتے ہین اور وہ شہید ہوکر خدا کے عطیون سے
مشرف ہوتے ہین اگر ہم شہید نہون اپنی موت سے مرین تو ہمارا کیا حال ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جب سب جہاد کی نیت مین متفق
ہین تو سب کو ہم نیک روزی دینگے وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ اور بیشک اللہ البتہ وہی تو بہتر ہی روزی
دینے والون سے اسواسطے کہ بے حساب دیتا ہی لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ البتہ داخل کرے اونھین بہشت مین
ایسا داخل کرنا جو اونے پسند کیا یعنی فرشتون کو جنتیون کے استقبال کے واسطے بھیجیگا اور بڑی تعظیم کے ساتھ اونھین جنت مین
داخل کریگا او رجو نعمتین نہ آنکھون نے دیکھین نہ کانون نے سنین نہ کسی بشر کے دل مین گذرین وہ اونھین دیگا وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ اور
بیشک اللہ اونکا حال جانتا ہی اور اونکے دشمنون کے ساتھ حَلِيْمٌ ۝ بردبار ہی کہ دشمنون پر عذاب نازل کرنے مین جلدی نہین کرتا
تبیان مین لکھا ہی کہ مشرکون مین سے ایک قوم نے محرم کے آخر مہینے مین چاہا کہ مسلمانون کے ساتھ قتال کرین مسلمانون نے محرم کے مہینے پر
قتال سے پرہیز کرکے کہا کہ صبر کرو محرم کا مہینا گذر جانے دو کافر راضی نہوے مسلمان اونسے لڑکر فتحمند ہوئے اس آیت مین اوسکی خبر دیتا ہی
کہ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ یہی حکم الٰہی جو کہا گیا مومن اور کافر کے باب مین کہ جو کوئی عقوبت کرے یعنی مشرکون کے ساتھ مقابلہ کرے
بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ جیسے اوسکے ساتھ عقوبت کیگئی یعنی قتال کیا گیا جزا کو عقوبت کے جوڑ کے واسطے کہتا ہی یعنی ظالم کو
ویسی جزا دیگا جیسا اوسنے ظلم کیا ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ پھر ظلم کیا جاوے اوسپر یعنی وہ شخص جسپر دوسری بار عقوبت کرے کہ مظلوم نے اپنا
بدلا لیا وہ پھر مظلوم پر ظلم کرے تو لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ ضرور مدد کریگا اللہ اوس مظلوم کی اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ لَعَفُوٌّ البتہ
عفو کرنے والا ہی غَفُوْرٌ ۝ بخشنے والا ہی بدلا لینے والے کو یہ اشارہ ہی اسطرف کہ معاف کرو بنا بدلا لینے سے بہتر ہی وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ
لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ صاحب موضح نے فرمایا ہی کہ اس آیت کا حکم زخمون کے باب مین ہی یعنی کسینے دوسرے کو زخمی کیا زخمی نے اپنے برابر ہی
اوسے بھی زخمی کرلیا پھر اوسنے زخمی کو ان زخمون کے مقابلہ مین اور زخم پہونچائے تو حق تعالی مجروح مظلوم کی مدد کرتا ہی ذٰلِكَ یہ مظلوم
کی مدد بِاَنَّ اللّٰهَ بسبب اسکے ہی کہ حق تعالی اس بات پر قادر ہی کہ ایک چیز کو ایک چیز پر غالب کردے اور ازانجملہ یہ ہی کہ يُوْلِجُ الَّيْلَ
فِي النَّهَارِ پیٹھالتا ہی رات کو دن مین اور دن کی گھڑیان زیادہ کر دیتا ہی یا رات کی تاریکی کو دن کی روشنی کی جگہ رکھدیتا ہی وَيُوْلِجُ
النَّهَارَ فِي الَّيْلِ اور پیٹھالتا ہی دن کو رات مین اور رات کی ساعتین بڑھا دیتا ہی یا دن کی روشنی کو رات کی تاریکی کی جگہ پر
لاتا ہی وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ اور سبب یہ ہی کہ حق تعالی سننے والا ہی عقوبت کرنے والے کی بات بَصِيْرٌ ۝ دیکھنے والا ہی بدلا لینے
والے کا احوال ذٰلِكَ یہ وصف جو حق تعالی کے واسطے کمال قدرت کے ساتھ کیا گیا بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ بسبب اسکے ہی
کہ حق تعالی وہ تو ثابت ہی اپنے نفس مین اور واجب ہی ذات قدیم مین وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ

اور بیشک جو چیز جسے کافر پوجتے اور پکارتے ہین خدا کے سوا وہ ہی باطل اور معدوم اپنی ذات کی حد مین لحقات مین لکھا ہی کہ خدا تو اپنی
ذات سے موجود ہی اور دوسرے اگرچہ موجود ہین مگر انکا وجود اوسی کے سبب سے ہی تو اپنی ذات سے باطل ہین اسواسطے کہ باطل نہ ہو جو
موجود نہو جیسے باطل ہوئے اسی سبب سے حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کے اشعار مین لبید کی یہ بیت بہت سچی ہی
مصرع اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ ✤ مولانا نے مثنوی معنوی مین فرمایا ہی ابیات این دوئی اوصاف دیده احول ست ✤ ورنہ اول
آخر اول ست ✤ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ ✤ اِنَّ فَضْلَ اللّٰهِ غَيْمٌ هَاطِلٌ ✤ ملک ملک اوست او خود مالک ست ✤ غیر ذاتش كُلُّ شَيْءٍ
هَالِكٌ ست ✤ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ○ اور اس سبب سے کہ خدا وہ تو برتر ہی سب چیزون سے اور بہت بڑا ہی
بے شریک اور ہمسر سے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ز کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تو نے یہ استفهام مقرر
کرنے کے واسطے ہی یعنی جانا ہی تو نے یہ کہ خدا نے بھیجا ابر سے یا آسمان کی طرف سے پانی فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ تو ہو گئی زمین ماضی کا لانا
مضارع کے لفظ کے ساتھ فائدہ دیتا ہی کہ مینھ کا اثر بہت مدت تک باقی رہتا ہی یعنی زمین ہمیشہ ہی اوس پانی کے سبب سے مُخْضَرَّةً ط
سبز ہری گھاس کے سبب سے پژمردہ اور خشک ہو جانے کے بعد اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ○ یقینی اللہ مہربانی کرنے والا ہی
بندون پر گھاس اوگانے کے سبب سے تاکہ بندون کو اوسکے سبب سے روزی دے جاننے والا روزی اور روزی پانے والون کا حال
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط اوسی کے واسطے ہی جو کچھ ہی آسمانون اور زمینون مین اور سب کا خالق اور مالک وہی ہی
ع ٧ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ○ اور اسمین کچھ شک نہین کہ اللہ البتہ وہ تو ہی بے نیاز اپنی ذات مین سب چیزون سے
تعریف کیا ہوا اور تعریف کرنے والا یا تعریف اور عبادت کے لائق اپنی صفتون اور احوال کے ساتھ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ
کیا نہین دیکھا تو نے یہ کہ اللہ نے مسخر کر دیا تمھارے واسطے مَا فِي الْاَرْضِ جو کچھ زمین مین ہی حیوانات وغیرہ یعنی وہ سب چیزین
جن سے آدمی نفع پاتا ہی وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ط اور مسخر کر دی تمھارے واسطے کشتی کہ دریا مین اوسکے حکم سے
چلتی ہی وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ اور نگاہ رکھتا ہی آسمان کو اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط اس بات سے کہ گر پڑے
زمین پر مگر اوسکے اذن سے یعنی جب خدا چاہے کہ آسمان زمین پر گرے تو گر ہی پڑے اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ
رَّحِيْمٌ ○ بیشک اللہ لوگون پر مہربان اور بخشش کرنے والا ہی کہ منفعتون کے دروازے اونکے واسطے کھول دیے ہین اور انواع
و اقسام کی مضرتین اونسے دفع کر دین وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ز اور وہی ہی وہ جسنے زندہ کیا تمھین بعد اسکے کہ تم مردہ نطفہ تھے
ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ پھر مار ڈالیگا تمکو جب اجل آئیگی ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ط پھر زندہ کریگا تمھین قیامت مین اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَكَفُوْرٌ ○ بیشک آدمی البتہ ناشکرا ہی کہ باوصف اتنی نعمتون کے نعمت دینے والے کی عبادت چھوڑ دیتا ہی لِكُلِّ اُمَّةٍ
ہر ایک گروہ کے واسطے ملت والون مین سے جَعَلْنَا مَنْسَكًا معین کیا ہمنے ایک دین اور ایک شریعت کہ ہمارے حکم سے
هُمْ نَاسِكُوْهُ وہ قبول کرنے والے اوس دین کے ہین فَلَا يُنَازِعُنَّكَ تو چاہیے کہ نزاع نہ کرین سب دین والے تمسے اے محمد
فِي الْاَمْرِ دین کے امر مین اسواسطے کہ تمھارا دین تو ایسا روشن اور ظاہر ہی کہ اوسمین نزاع کر ہی نہین سکتے مصرع دلیل آفتاب چہ جاے

تامل ست ۽ وَادْعُ اِلٰی رَبِّكَ ط اور پکار و ای محمد لوگون کو اپنے رب کی توحید اور عبادت کی طرف اِنَّكَ لَعَلٰی هُدًی
مُّسْتَقِیْمٍ ○ یقینی تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدھی راہ پر ہو وَاِنْ جٰدَلُوْكَ اور اگر خصومت اختیار کرین تیرے
ساتھ اور جھگڑا کرین حال آنکہ حق ظاہر ہوگیا اور دلیل لازم ہو چکی فَقُلِ تو کہہ کہ اللّٰهُ خدا اَعْلَمُ خوب جانتا ہے بِمَا
تَعْمَلُوْنَ ○ وہ چیز جو تم کرتے ہو عناد اور جھگڑا اور اوسپر تمھین جزا دیگا اَللّٰهُ یَحْكُمُ بَیْنَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ خدا
حکم کریگا تمھارے درمیان قیامت کے دن فِیْمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ○ اوس چیز مین کہ تھے تم اوسمین اختلاف کرتے
دین کے امر مین اور حکم یہ ہوگا کہ مومن کو ثواب کے درجون پر بلند کرے اور مشرک کو عذاب کے گڑھون مین ڈالدے اور زاد المسیر مین کہا ہے
کہ یہ آیت آیت سیف سے منسوخ ہے اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمَآءِ کیا نہین جانا تو نے یعنی جانا ہے تو نے
یہ کہ خدا جانتا ہے جو کچھ آسمانون مین ہے عجائب علویات وَالْاَرْضِ ط اور جو کچھ زمین مین ہے عجائب سفلیات اور کوئی چیز اوسپر پوشیدہ
نہین اِنَّ ذٰلِكَ فِیْ كِتٰبٍ ط یقینی جو چیز آسمان و زمین مین ہے وہ لکھی ہوئی ہے لوح محفوظ مین اور لوح محفوظ اوسکے پاس ہے
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ ○ بتحقیق کہ علم سب چیزون کا اللہ پر آسان ہے اسواسطے کہ تمام معلومات کے ساتھ اوسکے
علم کا تعلق یکسان ہے وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور پوجتے ہین مکے کے کافر خدا کے سوا مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا
اوس چیز کو کہ نہین اوتاری ہے اللہ نے اوسکی عبادت پر کوئی دلیل وَّمَا لَیْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ط اور عبادت کرتے ہین اوس چیز کی
جسکا نہین ہے اونھین کچھ علم یعنی اوسکی عبادت پر کوئی دلیل نہین لاسکتے بلکہ محض جہالت و تقلید کی راہ سے پوجتے ہین وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ
مِنْ نَّصِیْرٍ ○ اور نہین ہے مشرکون کے واسطے کوئی مددگار جو اونپر سے عذاب دفع کرے وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ
اور جب پڑھی جاتی ہین کافرون پر ہماری آیتین یعنی قرآن اوس حال مین کہ وہ آیتین روشن اور کھلی ہوئی ہین نہ اونمین شبہہ ہے نہ ایک دوسرے کے
برعکس نہ اختلاف نہ خلل تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ط پہچانتے ہو تم ای محمد اون لوگون کے چہرون مین جو کافر ہین
انکار کو کمال عداوت کی وجہ سے یعنی کافرون کے سامنے قرآن پڑھو تو اونکے چہرے مین کراہت اور نفرت کا اثر دیکھ لو اوس عداوت کی وجہ سے
جو کمال مرتبہ حق تعالی کے ساتھ رکھتے ہین یَكَادُوْنَ یَسْطُوْنَ قریب ہے کہ گرفتار کرین غضب مین اور جھگڑا کرین یا کھولین ہاتھ
بِالَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا ط اون لوگون کے ساتھ جو پڑھتے ہین اونپر ہماری آیتین قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ
ذٰلِكُمْ ط کہہ ای محمد کہ کیا خبر کرون تمھین اوس سے بدتر حال کی جو وہ قرآن پڑھنے والون کے ساتھ چاہتے ہین اَلنَّارُ ط آگ دوزخ کی ہے
کہ تم جو غصہ کرتے ہو قرآن پڑھنے والون پر اوس سے بہت زیادہ بری اور مکروہ ہے وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ط وعدہ دیا ہے
خدا نے اوس آگ کا اون لوگون کو جو کافر ہین یہ وعدہ کہ اون کافرون کو اوس آگ مین جگہ دیگا وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ○ ع اور بری جگہ
پھر جانے کی ہے آگ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ ای لوگو دیگئی ہے مثل اوسکی جو کافر بتون کی عبادت کرتے ہین اور سورۂ
عنکبوت مین وہ مثل اسطرح بیان کیگئی کہ مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَیْتًا فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ
تو وہ مثل کان کھولکر سنو اور اوسمین غور کرو اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ یہ امر یقینی ہے کہ جو لوگ پکارتے ہین

ع ۹ ۸

بتون کو اور وہ تین سو ساٹھ بت خانہ کعبہ کے گرد رکھے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ یہ بت جنھین تم پوجتے ہو اللہ کے سوا کہ وہ اللہ مین ہون
لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وہ ہرگز نہ پیدا کرینگے ایک مکھی با وجود اس بات کے کہ وہ بہت ذراسی ہوتی ہی وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ط اگرچہ
جمع اور متفق ہون اوسے پیدا کرنے کے واسطے وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا اور اگر اوڑا لیجائے مکھی اونسے کوئی چیز خوشبو
یا میٹھی کہ اوسمین آلودہ ہین تو لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ط نہین چھوڑا لے سکتے یعنی اوس مکھی سے وہ چیز پھیر نہین لے سکتے
بت پرستون کی رسم یہ تھی کہ بتون مین شہد اور خوشبو لتھیڑتے اور پھر بتخانے کے دروازے بند کردیتے مکھیان بتخانہ کے روزنون سے گھسکر
وہ شہد اور خوشبو چاٹ جاتین جب چند روز کے بعد شہد اور خوشبو کا نشان بتون مین نہ پاتے تو خوشی کرتے کہ ہمارے خدا شہد اور خوشبو
چاٹ گئے تو حق تعالی نے بتون کے عجز اور ضعف سے خبر دی کہ وہ نہ مکھی پیدا کرنے کی قوت رکھتے ہین نہ اپنے اوپر سے اونھین اوڑا سکتے ہین
ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ سست ہی ڈھونڈھنے والا یعنی بت جو کچھ مکھی اوسپر سے اوڑا لیگئی وہ پھیر نہین لے سکتا
اور سست ہوا مطلوب یعنی مکھی اسواسطے کہ جو کچھ وہ اوڑا لیگئی چاہتے ہین کہ اوس سے پھیر لین یا سست اور عاجز ہین پوجنے والے
اور جنھین پوجتے ہین یعنی بت پرست اور بت نظم عاجزان کہ عاجزان را بندہ اند ؛ چون فتد کارے ہم شرمندہ اند ؛ عجز و امکان
لازم یکدیگر اند ؛ پس ہمہ خلقان ہم عاجز تر اند ؛ قوت از حق ست قوت حق اوست ؛ زانکہ او مغز ست و خلقش ہست پوست ؛
لکھا ہی کہ مالک بن ضعیف اور کعب بن اشرف نے یا یہود کی اور جماعت نے کہا کہ حق تعالی عالم کو چھ دن مین پیدا کرکے ماندہ ہوگیا تو ہفتہ کے دن
آرام لینے کو لیٹ رہا معاذ اللہ اونکے سمجھنے مین خاک تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ط نہ پہچانا
یہود نے خدا کو اوسکے پہچاننے کا جو حق ہی یا خدا کی تعظیم نہ کی جو اوسکی تعظیم کا حق تھا کہ ماندگی اور تھکن کو اوسکی طرف منسوب کیا اور ایک قول
یہ ہی کہ یہ آیت مشرکون کی شان مین فرمایا ہی کہ خدا کو جاننے کا جو حق تھا مشرکون نے وہ نہ جانا کہ اوسکے ساتھ دوسرے کو شریک مانا اور پتھر کا نام خدا رکھ لیا
محقق لوگ اس بات پر ہین کہ حق تعالی کو پہچاننے کا جو حق ہی مشرکون کو تو وہ نہ حاصل ہوا علم والون نے بھی اوسکی حقیقت معرفت کی طرف راہ
نہین پائی اسواسطے کہ لا یحیطون پہ علما کی دور باش بارگاہ کبریا کے گرد کسیکو ٹھہرنے ہی نہین دیتی اور اپنی ہویت کے غیب کی طرف کسی ہما کو
راہ نہین دیتا شیخ ابو بکر واسطی قدس سرہ نے کہا ہی کہ لا یعرف حق قدرہ الا ہو جو اوسکے پہچاننے کا حق ہی اوس طرح اوسے اوسکے سوا اور کوئی
نہین پہچانتا اوسمین اور اوسکے ماسوی مین کسی طرح کی نسبت نہین کہ اوسکی معرفت کی راہ چل سکین اور معرفت کیلیے مناسبت تحصیل
محالات سے ہی ما للطین و رب العالمین مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؛ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ بیشک اللہ قادر ہی
اونھین پیدا کرنے پر غالب ہی سب چیزون پر اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ اللہ برگزیدہ کرلیتا ہی مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ط
فرشتون مین سے رسولون کو کہ اوسمین اور اوسکے پیغمبرون مین واسطہ ہوتے ہین وحی پہونچانے کے سبب سے جیسے جبرئیل علیہ السلام اور
آدمیون مین سے بھی رسولون کو برگزیدہ کرلیتا ہی تاکہ خلق کو حق کی طرف بلائین اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ بیشک اللہ تعالی سننے
والا ہی پیغمبرون کی بات جو حکم پہونچانے اور خدا کی طرف بلانے کے وقت وہ کہتے ہین دیکھنے والا ہی امت کا حال کہ رسول کی بات مانتی ہی
یا نہین يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ جانتا ہی جو کچھ آدمیون کے آگے ہی یعنی وہ عمل جو اونھون نے کیے ہین وَمَا خَلْفَهُمْ ط

اور جو کچھ اونکے پیچھے ہی یعنی وہ کام جو وہ کرینگے وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ اور اللہ کی طرف پھیرے جاتے ہین کام
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا اے ایمان والو رکوع کرو وَاسْجُدُوْا اور سجدے کرو نماز مین جب اسلام کی ابتدا تھی
تو نماز مین فقط کھڑا ہونا اور پڑھنا تھا اس آیت کے سبب سے رکوع سجود بھی داخل ہوا اور بعضون نے کہا ہی کہ آیت کے معنی یہ ہین کہ نماز پڑھو اور
نماز کو رکوع سجود کے ساتھ تعبیر کیا ہی اسواسطے کہ نماز کے یہ دونون رکن اعظم ہین اور اسی واسطے حضرت امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ
تعالی اس آیت مین سجدہ نہین کرتے اسواسطے کہ رکوع و سجود کا باہم ذکر یہ ایما کرتا ہی کہ اس سے نماز مراد ہی اور امام شافعی اور امام احمد حنبل رحمہما اللہ
تعالی سجدہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ظاہر سجدہ ہی کرنے کا حکم ہی اور ایک حدیث مین بھی آیا ہی کہ سورۂ حج کی فضیلت دو سجدون کے سبب سے ہی
جو وہ دونون سجدے نہ کرے وہ دونون پڑھے بھی نہ اس سجدہ مین اختلاف ہی امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک قرآنی سجدون
مین سے یہ ساتوان سجدہ ہی حضرت قدس سرہ نے اس سجدہ کو سجدۃ الفلاح کہا ہی اور نیک کام جو اسکے بعد مذکور ہی اوسے سجدہ کرنے مین
جلدی کرنے پر حمل کرتے ہین وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ اور عبادت کرو اپنے رب کی وَافْعَلُوا الْخَيْرَ اور کرو نیک کام یعنی جو کام شرع مین
اچھا ہی لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ شاید تم چھٹکارا پاؤ یا مطلب اور مقصود کو پہونچو وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ
اور جہاد کرو خدا کی راہ مین جو حق ہی جہاد کرنے کا یعنی صاف دل اور خالص نیت سے اور جہاد دو ہین ایک تو ظاہر دشمن یعنی مشرکون
اور باغیون کے ساتھ اور دوسرا باطنی دشمن جیسے نفس اور خواہشون کے ساتھ چنانچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ تبوک سے
پھرنے کے بعد فرمایا کہ رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر نظم ای شہا کشتیم ما خصم برون ٭ ماند خصمی زو بتر در اندرون ٭ کشتن این کار
عقل و ہوش نیست ٭ شیر باطن سخرۂ خرگوش نیست ٭ اور اسی سبب سے امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا کہ جہاد کرنے کا حق یہ ہی کہ جتنی دیر
پلک مارنے مین ہوتی ہی اتنی دیر بھی مجاہدۂ نفس سے باز نہ رہنا چاہیے اسواسطے کہ اوس سے بےخوف ہو سکنا ممکن ہی نہین اور اَعْدٰى عَدُوِّكَ
نَفْسُكَ الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيْكَ اسی طرف اشارہ ہی هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وہ جو خداوند ہی اوسنے برگزیدہ کیا تمکو اپنے دین کی مدد کرنے کے
واسطے وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ اور نہ کی اور نہ ٹھہرائی تمپر دین مین کچھ تنگی یعنی احکام دین مین تمکو
تنگ نہین پکڑا اور جس کام کرنے کی تم طاقت نہین رکھتے اوسکا حکم نہین فرمایا اور ضرورت کے وقت تمکو رخصتین دی ہین جیسے نماز
قصر کرنا اور دو نمازین اکٹھا پڑھنا اور تیمم کرنا اور روزہ نہ رکھنا بیماری اور سفر مین تو پیروی کرو مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ اپنے
باپ ابراہیم کی ملت کی چونکہ اکثر اہل عرب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین تھے تو حق تعالی نے تمام امت پر اونکی تغلیب کی اور
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تغلیبًا تمام امت کا باپ فرمایا یا یہ سبب ہی کہ حضرت ابراہیم ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہما وسلم کے باپ
ہین اور رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم تمام امت کے باپ ہین اور باپ کا باپ باپ ہی کا حکم رکھتا ہی تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم بھی
تمام امت کے باپ ہوئے هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ خدا نے نام رکھا تم سب کا مسلمان پہلے سے قرآن
نازل ہونے کے اگلی آسمانی کتابون مین وَفِيْ هٰذَا اور اس قرآن مین بھی یا ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے تمہارا نام مسلمان رکھا اپنے
زمانہ مین اور اس زمانہ مین بھی تمکو اسلام کے ساتھ یاد فرمایا جیسا کہ قرآن مین مذکور ہی کہ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ تو چاہیے کہ تم اوسکے

دین کو لازم پکڑو لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ تاکہ ہو پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن گواہ تمہارے اوپر کہ تمنے دعوت قبول کر لی اور ملت ابراہیمی کی متابعت کی وَتَكُونُوا اور تاکہ تم ہو شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ گواہ لوگون پر کہ انبیا علیہم السلام نے لوگون کو دعوت حق پہونچا دی فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ تو چاہیے کہ قائم رکھو نماز امر الٰہی کی تعظیم کے واسطے وَآتُوا الزَّكَاةَ اور دو زکوٰۃ بندگان خدا پر مہربانی کی راہ سے وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ اور ہاتھ مارو خدا کے فضل یعنی اپنے سب کامون مین اوسی پر بھروسا کرو اور اوسی سے مدد چاہو اور قرآن اور حدیث کو مضبوط پکڑے رہو سلمی قدس سرہ نے کہا ہی کہ اعتصام بحبل اللہ یعنی خدا کی رسی کو مضبوط پکڑنا عوام کو حکم ہی اور اعتصام باللہ یعنی خدا کو مضبوط پکڑنا خواص کا کام ہی اعتصام بحبل اللہ تو اوامر اور نواہی پر ٹھہرنا ہی اور اعتصام باللہ غیر خدا سے دل کو خالی رکھنا ہی هُوَ مَوْلَاكُمْ وہی ہی بندون کا یار اور سب عاجز اور درماندون کا مددگار ہی فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ پھر وہ کیا خوب یار ہی وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۝ اور وہ کیا اچھا مددگار ہی یاری کر کے عیب چھپاتا ہی اور مددگاری فرما کر گناہون کی بخشش فرماتا ہی یاری اوسی سے ڈھونڈھو جو یاری کرنے مین ونہ جائے اور مددگاری اوسی سے چاہو جو مدد کرنے سے عاجز نہ آئے نظم از یاری خلق بگذر ای مرد خدا ۔ یاری ز کسی طلب کر از روی وفا ۔ کار تو تواند کہ بسازد ہمہ عمر ۔ دست تو تواند کہ بگیرد ہمہ جا ۔

سورة المؤمنون مكية	بسم الله الرحمن الرحيم ۝	وهي مائة وثماني عشرة آية
سورہ مومنون مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ایک سو اٹھارہ آیتین ہین

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ بیشک چھٹکارا پایا اور اپنے مقصد کو پہونچے ایمان والے الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝ وہ جو اپنی نماز مین ڈرنے والے ہین آنکھ تو سجدہ کی جگہ سے لڑائے ہین اور دل سے درگاہ الٰہی مین حاضر اور مناجات کرتے ہین لکھا ہی کہ حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پہلے جب نماز پڑھتے تو آسمان کی طرف نظر فرماتے جب سے یہ آیت نازل ہوئی تو سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنے لگے لباب مین لکھا ہی کہ نماز مین جب قیام کرے تو سجدہ کی جگہ کو دیکھتا رہے مگر مکہ معظمہ مین خانہ خدا کو دیکھنا چاہیے اور کہا ہی کہ خشوع یہ ہی کہ نماز پڑھنے والا یہ نہ جانے کہ اوسکے داہنے بائین کون ہی واسطی قدس سرہ نے کہا ہی کہ خشوع للہ فی اللہ نماز پڑھنا ہی کہ کوئی غرض نہو اور کچھ عوض کی خواہش نہ رکھے اور بحر الحقائق مین ہی کہ ظاہر مین خشوع اسکا نام ہی کہ نماز پڑھنے والا سر جھکائے اور داہنے بائین نظر نہ کرے اور داہنا ہاتھ بائین پر رکھکر حضوری کے ساتھ قرأت کرے اور باطن مین خشوع اسکا نام ہی کہ خطرے اور وسوسے روکے اور دل سے مراقب حق رہے اور شہود کے دریا مین مستغرق ہو کر انوار جلال و جمال کے آثار ظہور کی مشعلون سے گداختہ ہو ایک محقق نے فرمایا ہی کہ نماز مین پہلے تو اپنے سے بیزار ہونا چاہیے پھر قرب یار کو پہونچنے کا خواستگار ہونا چاہیے نظم اے بیزار از تو تا تو ای جدا ۔ اول از خود خویش را بیزار کن ۔ گر ز تو یک ذرہ باقی ماندہ است ۔ خرقہ و تسبیح را زنار کن ۔ خویش ترک ہر دو عالم گیر رو ۔ ذرہ مندیش چون عطار کن ۔ وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ وہ لوگ ہین جو عَنِ اللَّغْوِ لغویات سے او ناشائستہ کام سے مُعْرِضُونَ ۝ انکار کرنے والے ہین امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ جو کچھ خدا کے واسطے ہی

خشوع ہی اور جو کچھ تجکو خدا سے باز رکھے باطل اور بھول اور سہو ہی اور جس بات مین بندے کو کچھ غرہ ہو کھیل اور لہو ہی اور جو کچھ خدا سے نہو
لغو ہی اور حقیقت یہ ہی کہ لغو اوس قول اور فعل کو کہتے ہین جو کچھ کام نہ آئے وَالَّذِيْنَ هُمْ اور وہ وہ لوگ ہین جو لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝
زکوٰۃ واجب اپنے مال مین سے ادا کرنے والے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ فرض زکوٰۃ یا نفل صدقے ادا کرنے والے ہین وَالَّذِيْنَ هُمْ
لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اور وہ وہ لوگ ہین جو اپنی فرجون کو حرام سے بچانے والے ہین اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ مگر اپنی
جورون سے اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ یا اونسے کہ مالک ہوئے ہین جن عورتون کے ہاتھ اون مردون کے یعنی عورتین جو
ملوک ہین فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ تو بیشک اپنی فرجون کو بچانے والے ملامت کیے گئے نہین ہین اپنی جورون اور
لونڈیون سے مجامعت کرنے مین بشرطیکہ وہ حیض و نفاس مین نہون اور روزہ فرض و احرام اونھین نہو اور دخول بے محل نہو یعنی پیشاب
ہی کے مقام مین ہوا اور جورو اور لونڈی کے علاوہ اور عورت کے ساتھ کسی طرح جماع درست نہین فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ
پھر جو کوئی ڈھونڈھے مجامعت کے واسطے اپنی جورو اور لونڈی کے سوا اور کسیکو فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ تو وہ ڈھونڈھنے والے
لوگ وہ تو گذرنے والے ہین حلال سے حرام کی طرف یا ستمگاری مین کامل ہین اور جو لوگ جلق لگاتے ہین وہ بھی انھین لوگون مین سے ہین
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ اور وہ وہ لوگ ہین جو اپنی امانتون کی یعنی اون چیزون کی جنپر اونھین امین کیا ہو وہ چیزین خلق کی
امانتین اور دھروہرین ہون یا خدا کی امانتین جیسے نماز روزہ غسل جنابت وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ اور اپنے عہدون کی جو عہد خلق کے
ساتھ کرتے ہین یا حق تعالی کے ساتھ سب امانتون اور عہدون کی رعایت کرنے والے ہین یعنی اون امانتون اور عہدون کی حفاظت پر قائم
لازم رہتے ہین وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ اور وہ وہ لوگ ہین جو اپنی نمازون پر يُحَافِظُوْنَ ۝ محافظت کرتے ہین یعنی نماز کی
ثابت قدم رہتے ہین شرائط اور آداب کے ساتھ وقت پر ادا کرتے ہین ان سب صفون کے اول اور آخر نماز کا ذکر اسواسطے ہی کہ نماز مین مومنون کی
نجات اور فلاح ہی اور یہ بات ظاہر کرنے کے واسطے کہ نماز کی بڑی شان ہی اُولٰٓئِكَ وہ مومن لوگ جنمین یہ صفتین جمع ہین هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝
وہ وارث ہین یعنی اس لائق ہین کہ وراثت کا لفظ اونکی نسبت بولا جائے الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ وہ جو استحقاق کی وجہ سے
میراث لینگے فردوس کو جو جنت کے سب درجون مین بلند ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بہشت مین جو کافرون کی جگہین ہین اونھین میراث
لینگے اسواسطے کہ بہشت اور دوزخ مین ہر ایک مومن اور کافر کی ایک ایک جگہ ہی دوزخ مین مومنون کی جو جگہین ہین وہ کافرون کی جگہون پر
اضافہ کر دی جائینگی اور بہشت مین کافرون کے جو مقام ہین وہ مومنون کے مقامات پر زیادہ کر دیے جائینگے اور زاد المسیر مین لکھا ہی
کہ کافرون کو بہشت دکھائینگے اور اگر وہ ایمان لاتے تو جن مقامون مین داخل ہوتے وہ مقام اونھین بتائینگے تا کہ اونکی حسرت بڑھے
اور حسرت پر حسرت زیادہ ہو بیت نظر از دور در جانان بدان ماند کہ کافر را بہ بہشت از دور بنمایند کان سوز دگر باشد
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہ لوگ جو فردوس کے وارث ہین بہشت مین ہمیشہ رہنے والے ہین وَلَقَدْ خَلَقْنَا
الْاِنْسَانَ اور بیشک ہمنے پیدا کیا آدمیون کو مِنْ سُلٰلَةٍ چنی اور چھٹی ہوئی سے جو نکالی ہی مِّنْ طِيْنٍ ۝
مٹی سے یا پیدا کیا ہمنے آدمیون کو منی سے جو نکلی مٹی سے کہ وہ مٹی آدم علیہ السلام ہین ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً

بچہ کی جنے اوسکی نسل یعنی پیدا کیا ہمنے نطفہ سے آور دوسری تفسیر کے موافق یہ معنی ہین کہ کیا ہمنے اوس باہر نکلے ہوے جوہر کو جگہ پکڑنے والا
فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ ○ قرار گاہ مضبوط مین یعنی رحم مین اور چالیس دن تک اوسے سفید رکھا ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ
عَلَقَةً پھر کر دیا ہمنے سفید نطفے کو لال خون کا تھکا اور چالیس دن تک فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً پھر کر دیا ہمنے اوس
خون کو گوشت کا ٹکڑا اور چالیس دن تک فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا پھر بنا دیا ہمنے اوس گوشت کو ہڈی یا یہ کہ محکم کر دیا ہمنے
اوسے تین چلّون کے بعد فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا پھر پہنایا ہمنے ہڈی کو گوشت یعنی تنے گوشت چڑھایا جسکے رگ پٹھا وغیرہ
اوسپر پیدا ہو چکا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ پھر پیدا کیا ہمنے اوسے خَلْقًا اٰخَرَ پیدا کرنا دوسرا ماں کے پیٹ مین یعنی اوسمین ہمنے
روح پھونکدی تو زندہ ہو گیا بعد اسکے کہ مردہ تھا یا پیٹ سے نکلنے کے بعد ہمنے اوسکو منھ اور دانت دیے اور چھاتی کی راہ اوسپر کھولدی اور
دودھ پینے کے حال سے کھانے پینے کی حالت پر پہونچایا اور انواع انواع غذاؤن سے پرورش کیا اور جب حد بلوغ کو پہونچا تو ہمنے اوسپر
احکام جاری کیے اور جوانی ادھیڑ ہونے بوڑھاپے کے مرتبون پر ہمنے پہونچایا فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ○
تو بزرگ ہی خدا بہت خوب پیدا کرنے والا پیدا کرنے والون کا آی عزیز حق تعالی نے عرش کرسی لوح قلم فرشتے تارے آسمان زمین
پیدا کیں اور اپنی ذات مقدس کی ایسی تعریف نہین کی جیسی انسان کو پیدا کرنے کے بعد کی اور یہ بات انسان کی تعظیم
وتکریم پر دلیل ہی **بیت** برورق روے تو لطف خداے ✤ آیت حسن ست کہ تحریر کرد ✤ **مثنوی معنوی** ای رخت چون سورۂ
شمس الضحی ✤ ای کدامی رنگ تو گلگونہا ✤ تاج کرّمنا ست بر فرق سرت ✤ طوق فضّلنا ست آویز برت ✤ ہیچ کرّمنا شنید این
آسمان ✤ کین شنید این آدمی پرغمان ✤ احسن التقویم در والتین بخوان ✤ کہ گرامی گوہرست از بحر جان ✤ گر بگویم قیمت
آن ممتنع ✤ من بسوزم هم بسوزد مستمع ✤ بعضے اہل وجدان کہتے ہین کہ حق تعالی نے اس آیت مین چونکہ بنی آدم کا حال اور
ایک مقام سے دوسرے مقام پر اوسکی ترقی بیان فرمائی تو جانا کہ اوسکو وہ گویائی نہوگی جس سے ایسی حمد وثنا کرے جو بارگاہ قدم کے
لائق ہو تو اپنی ذات مقدس کی تعریف کرنے مین اوسکی طرف سے نیابت کر کے فرمایا کہ فتبارک اللہ احسن الخالقین ثُمَّ اِنَّكُمْ
بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَیِّتُوْنَ ○ پھر تم بعد اسکے کہ جو تمھاری پیدائش کا حال ہمنے بیان کیا البتہ تم مردے ہو یعنی تمھارا انجام کار
موت ہی ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ پھر بیشک تم قیامت کے دن تُبْعَثُوْنَ ○ اوٹھائے جاؤگے حساب دینے اور جزا
پانے کو وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ اور بیشک پیدا کیے ہمنے تمھارے اوپر سَبْعَ طَرَآئِقَ سات آسمان ایک طبقہ پر
دوسرا طبقہ اور اوسمین سے ہر طبقہ تک فرشتون کی راہون مین سے ایک راہ ہی وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِیْنَ ○ اور نہین ہین
ہم اس مخلوق سے کہ آسمان ہی بیخبر کہ ہم اوسے مہمل چھوڑ دین بلکہ وقت معلوم تک اوسے خلل سے ہم بچاتے ہین یا سب مخلوقات سے ہم غافل
نہین ہین اونکی بھلائی برائی فائدے نقصان کفر وایمان پر ہم مطلع ہین وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ اور اوتارا
ہمنے آسمان سے پانی مقدار اور اندازے پر جتنے مین بندون کی صلاح ہمنے جانی فَاَسْكَنّٰهُ فِی الْاَرْضِ پھر ٹھہرایا ہمنے
اوس پانی کو زمین مین آور تبیان مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حق تعالی نے بہشت کے چشمون مین سے پانی کی

پانچ نہرین جبرئیل علیہ السلام کے بازو پر رکھکر آسمان سے اوتارین ایک سیحون کہ ہند کی نہر ہی دوسری جیحون کہ بلخ کی نہر ہی تیسری فرات
چوتھی دجلہ کہ عراق کی دونہرین ہین پانچوین نیل کہ مصر کی نہر ہی اور نہرین جو پہاڑون ہین یا بانٹ رکھین اور مصلحت کی قدر خلق کی منفعت کے
واسطے جاری کرتا ہی اور یہی ہی جو فرماتا ہی کہ پانی کو زمین مین ہمنے ثابت اور ساکن کیا وَاِنَّا عَلٰی ذَهَابٍ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ
اور بیشک ہم وہ پانی لیجانے اور زائل کر دینے پر قادر ہین جسطرح اوسکے نازل کرنے پر قادر تھے اور لکھا ہی کہ یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد
جبرئیل علیہ السلام اوترینگے اور قرآن شریف حجر اسود و مقام ابراہیم تابوت سکینہ اور پانچون نہرین آسمان پر لیجائینگے اوسکے بعد روے زمین پر
کچھ خیر و برکت نہ رہیگی فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ پھر پیدا کیے ہمنے تمہارے واسطے اوس پانی کے سبب سے باغ مِّنْ
نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ کھجور اور انگور کے اور ان دونون درختون کی تخصیص اس جہت سے ہی کہ خرما مدینہ منورہ کے لوگون کے لیے خاص ہی ربع
اور انگور اہل طائف کے واسطے اور کھجور اور انگور زمین حجاز مین عرب کے سب شہرون سے زیادہ ہوتے ہین لَكُمْ فِیْهَا فَوَاكِهُ كَثِیْرَةٌ
تمہارے واسطے اون باغون مین بہت میوے ہین کھجور اور انگور کے علاوہ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ اور اون باغون مین سے یعنی اونکے
پھل کھاتے ہو اور ضروری معاش اوس سے حاصل کرتے ہو وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَیْنَآءَ اور پیدا کیا تمہارے لیے
وہ درخت زیتون جو نکلتا ہی کوہ سینا سے کہ موسی علیہ السلام کا پہاڑ ہی مصر اور ایلہ کے درمیان اور کہتے ہین کہ طوفان کے بعد پہلا
درخت جو اوگا وہ یہی درخت تھا یعنے زیتون کا درخت تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ اوگتا ہی روغن کے ساتھ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِیْنَ
اور روٹی کے ہمراہ کھانے والی چیز کے ساتھ کھانے والون کے واسطے یعنی درخت زیتون ایسی چیز کے ساتھ اوگتا ہی جسمین چکنائی بھی ہی
اور روٹی سے کھانے والی چیز بھی اوسی تیل سے چراغ جلا سکتے ہین اور اوسی سے روٹی بھی کھا سکتے ہین وَاِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ
لَعِبْرَةً اور بیشک تمہارے واسطے ہی چارپایون یعنی اونٹ گاے بکری مین ایسی چیز جسکے سبب سے تم عبرت کرو اور خدا کی قدرت پر
دلیل پکڑو نُسْقِیْكُمْ پلاتے ہین ہم تمہین مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهَا اوسمین سے جو اونکے پیٹون مین ہی یعنی خالص دودھ وَلَكُمْ
فِیْهَا مَنَافِعُ كَثِیْرَةٌ اور تمہارے واسطے ہین اونمین فائدے بہت کہ بعضے چارپایون پر سوار ہوتے ہو اور بعض پر بوجھ
لادتے ہو اور بعض سے بچے لیتے ہو اور اونکے روون اور بالون سے فائدہ حاصل کرتے ہو وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ اور اونمین سے
کھاتے ہو یعنی اونکا گوشت چکھتے ہو یا اونکے سبب سے روزی کھاتے ہو وَعَلَیْهَا وَعَلَی الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ اور اونپر ع ۲۲
یعنی اونمین سے اونٹون پر خشکی مین اور کشتیون پر تری مین اوٹھائے جاتے ہو یعنی اونٹ اور کشتی تمہین اوٹھاتی ہی اور ایک جگہ سے
دوسری جگہہ پہونچاتی ہی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ اور بیشک بھیجا ہمنے تمسے پہلے نوح کو اوسکے گروہ کی طرف
فَقَالَ تو کہا نوح نے دعوت کی راہ سے کہ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے میری قوم عبادت کرو خدا کی مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
غَیْرُهٗ نہین ہی تمہارے واسطے کوئی معبود اوسکے سوا جو کہ عبادت کا مستحق ہو اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کیا نہین ڈرتے ہو اوسکے
عذاب سے یعنی ڈرو اور اوسکے سوا اور کسیکی عبادت کی طرف میل نہ کرو فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا پھر کہا اون بڑے آدمیون نے
جو نہ ایمان لائے مِنْ قَوْمِهٖ اوسکی قوم مین سے فقیرون اور عوام لوگون سے یعنی جب قوم کے بڑے آدمیون نے چھوٹون کو

نوح علیہ السلام کی دعوت اور دین کی طرف مائل دیکھا تو ان سبھون نے قوم والون کے واسطے کہا کہ مَا ھٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ نہین ہو یہ
شخص مگر آدمی تمہاری طرح تو جسکی طرف بلاتا ہی مگر آدمی مثل تمہارے کھاتا پیتا پھرتا ہی یُرِیْدُ اَنْ یَّتَفَضَّلَ عَلَیْکُمْ چاہتا ہی کہ بڑائی
اور بڑائی ڈھونڈھے اور سردار بنکر تمکو اپنا تابع اور محکوم بنالے وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِکَةً اور اگر چاہتا
اللہ تعالیٰ کہ آدمیون پر رسول بھیجے تو ضرور بھیجتا فرشتے تاکہ بھیجا ہوا اوسے ممتاز ہوتا جنکی طرف بھیجا ہی مَّا سَمِعْنَا بِھٰذَا
ہمنے یہ نہین سنا کہ آدمی خدا کا رسول ہو سکتا ہی مخلوق کی طرف فِیْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ ۝ اپنے باپ دادا کے درمیان جو آگے
تھے یہ بات شدت عداوت کی وجہ سے کہتے تھے اسواسطے کہ حضرت ادریس علیہ السلام سے اون لوگون تک بہت مدت نہین گذری
تھی اور اونھون نے سنا تھا کہ آدم علیہ السلام کی اولاد مین ایک پیغمبر ہوا تھا اِنْ ھُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِہٖ جِنَّةٌ نہین ہو وہ مگر ایک مرد
کہ اوسے جنون ہی اسواسطے کہ اگر جنون نہوتا تو جانتا کہ آدمی رسول ہونے کے لائق نہین فَتَرَبَّصُوْا بِہٖ حَتّٰی حِیْنٍ ۝
تو انتظار کرو اور دیکھتے رہو ایک مدت تک یعنی صبر کرو یہ شخص تھوڑے ہی دنون مین مر جائیگا اور یا اوسے چھٹکارا پاجائیگا یا جنون سے
ہوش مین آجائیگا اور ایسی باتین کہنا چھوڑ کر اپنے کام مین لگیگا قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا کَذَّبُوْنِ ۝ کہا نوح علیہ السلام نے
اونکے ایمان سے ناامید ہوکر مناجات کے طور پر کہ ای ہمارے رب مدد دے مجھے اور فیصلہ انتقام لے اس سبب سے کہ اونھون نے میری
تکذیب کی فَاَوْحَیْنَآ اِلَیْہِ پس ہمنے وحی کی نوح علیہ السلام کو کہ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا بنا کشتی ہماری
نگاہداشت کے ساتھ کہ ہم تیری محافظت کرین کہ تو خطا نہ کرے وَوَحْیِنَا اور ہمارے حکم اور تعلیم سے یعنی ہم بتاوینگے کہ
اسطرح کشتی بنا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا پھر جب آئے ہمارا حکم کشتی پر سوار ہونے کے واسطے یا ہمارا عذاب نازل ہو وَفَارَ التَّنُّوْرُ
اور جوش مارے تنور یعنی ای نوح جب تمہاری عورت روٹی پکاتی ہو اور آگ مین سے پانی نکلے فَاسْلُکْ فِیْھَا تو بٹھالینا
تو کشتی مین مِنْ کُلٍّ زَوْجَیْنِ دونون قسم کے حیوانات کا ایک دوسرے کا جوڑا ہین اثْنَیْنِ دو یعنی نر و مادہ تیسیر مین
لکھا ہی کہ نوح علیہ السلام نے اونھین جانورون کے جوڑے کشتی مین داخل کیے جو انڈا یا بچہ دیتے ہین وَاَھْلَکَ اِلَّا مَنْ
سَبَقَ عَلَیْہِ الْقَوْلُ اور سوار کر کشتی مین اپنے لوگون کو یعنی گھر والون یا ماننے والون کو مگر اوسے جسپر گذر چکی ہی بات ازل مین
یعنی لوح محفوظ مین جسکی ہلاکت لکھ گئی ہی مِنْھُمْ اونمین جو تیری قوم کے لوگ ہین یعنی ایک تیرا بیٹا کنعان اور دوسرے تیری
جورو وایلہ نام کہ یہ دونون کافر تھے وَلَا تُخَاطِبْنِیْ اور خطاب کر میرے ساتھ یعنی دعا نہ کرنا فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اون
لوگون کے حق مین جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر اور ایمان قبول نہ کیا اور تجھے ایذا دی اور تمہارے ساتھ مسخرا پن کیا تو تم عذاب غرق سے
اونکی نجات کے واسطے دعا نہ کرنا اِنَّھُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ بیشک وہ سب ڈوب جائینگے فَاِذَا اسْتَوَیْتَ اَنْتَ وَ
مَنْ مَّعَکَ عَلَی الْفُلْکِ پھر جب عذاب ظاہر ہونے کے وقت تم نکلو اور تمہارے ساتھ جو ایمان والے ہین اونکے آگے کشتی پر
سوار ہو بیٹھو فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ تو کہہ سب تعریف خدا کے واسطے ہی جسنے
ہمین نجات دی ظالمون کی قوم سے یعنی مشرکون سے وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ اور کہہ کشتی پر بیٹھتے وقت کہ ای میرے رب

اوتار مجھکو اوتارنا برکت والا اور بعض کہتے ہیں کہ اوتارنا برکت کا یعنی ایسا اوتارنا کہ اوسکے بعد بہت سی برکتین ہون اور جسمین ہر طرح کی نجات اور سلامتی ہو وَاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝ اور تو بہتر اوتارنے والون کا ہی برکت والی جگہون مین اور بعضون کا قول ہی
کہ یہ دعا کرنے کا حکم کشتی سے اوترنے کے وقت ہوا اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ کشتی پر چڑھتے وقت بھی اور اوترتے وقت بھی حضرت
نوح علیہ السلام نے یہ دعا کی سلمی ابن عطا قدس سرہما سے نقل کرتے ہین کہ برکت والی وہ جگہین ہین جنمین نفسانی خطرون اور شیطانی
وسوسون سے آدمی بچا ہوا ہو اور مقامات قدس سے قریب ہونے کے آثار وہان اوترتے ہون اور جہان پر توجہات الٰہی اکثر ہی
اوس جگہ کی برکت اور جگہون سے زیادہ تر ہی بیت در منزلے کہ جانان روزی رسیدہ باشد صد باد ہ باے خاکش ز ابر رحمت بادا ئے اِنَّ فِیْ
ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ بیشک نوح علیہ السلام کے قصہ مین اور اوس فعل مین جو اونکی قوم کے ساتھ کیا گیا البتہ نشانیان ہین عبرت
والون کو وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِیْنَ ۝ اور بیشک تھے ہم آزمانے والے اوس قوم کو اور مبتلا کرنے والے بڑی بلاؤن یا ان
نشانیون سے ہم سب بندون کا امتحان کرنے والے ہین تاکہ تصدیق کرنے والے اور تکذیب کرنے والے کھل جائین ثُمَّ اَنْشَاْنَا
مِنْۢ بَعْدِهِمْ پھر پیدا کیا ہمنے نوح علیہ السلام کی قوم کے بعد قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ۝ گروہ دوسرا یعنی قوم عاد کو اور بعضے کہتے ہین کہ قوم
ثمود کو فَاَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ پھر بھیجا ہمنے اونمین رسول اونمین سے کہ وہ ہود علیہ السلام تھے یا صالح
علیہ السلام اور کہا ہمنے اوس قوم سے اوسکے رسول کی زبانی اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ یہ کہ عبادت کرو اسکی مَا لَكُمْ مِّنْ
اِلٰهٍ غَیْرُهٗ کوئی نہین ہی تمھارے واسطے کوئی معبود جو عبادت کا مستحق ہو مگر وہی اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کیا نہین بچتے ہو اوسکے ع ۱۰
عذاب سے یعنی اوسکے عذاب سے بچو اور اوسکے سوا کسی اور کی عبادت مین مشغول ہو وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
اور کہا سردارون کے ایک گروہ نے اوس رسول کی قوم مین سے جو نہ ایمان لائے وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ اور جھوٹ سمجھے روز
قیامت کا دیکھنا یعنی بعث و حشر کا ایمان نہ لائے وَاَتْرَفْنٰهُمْ اور نعمت دی ہمنے اونھین فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا زندگی دنیا مین
مال و اولاد کی کثرت کے سبب سے یعنی جو کافر ناز و نعمت مین پرورش ہوئے اور خوب عیش و ناز و نعمت مین جن کافرون نے بسر کی تھی
اونمین سے بعضے بعضون سے بولے کہ مَا هٰذَاۤ نہین ہی یہ رسول جو حق کی طرف بلاتا ہی اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ لا مگر آدمی
مثل تمھارے بشریت کی صفتون اور حالون مین یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ کھاتا ہی اوسمین سے جسمین سے تم کھاتے ہو وَ
یَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝ لا اور پیتا ہی اوسمین سے جسمین سے تم پیتے ہو یعنی تمھاری ہی طرح وہ بھی غذا کا محتاج ہی اگر نبی ہوتا تو
چاہیے تھا کہ اوسمین فرشتون کی صفتین پائی جاتین نہ کھاتا نہ پیتا وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اور اگر فرمانبرداری کرو
تم اوامر اور نواہی مین آدمی کی جو تمھارے مانند ہی تو اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ لا بیشک تم اوسی وقت ضرور نقصان اوٹھانے
والے ہو کہ اپنے کو اپنے مثل کا فرمانبردار اور تابع کروگے اَیَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا کیا وعدہ دیتا ہی
تمھین یہ پیغمبر کہ یقینی تم جب مروگے اور ہو جاؤگے خاک اور ہڈیان بوسیدہ تو اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝ لا بیشک تم باہر لائے جاؤگے
قبرون سے زندہ هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ لا بعید ہی بعید جو کچھ تم وعدہ دیے جاتے ہو بعث اور جزا کا

یعنی ہرگز ایسا نہوگا خاک اونکے مُنھ مین اِنۡ ھِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنۡیَا نہین ہی یہ زندگی ہماری مگر زندگی دنیا مین نَمُوۡتُ
وَنَحۡیَا مرتے ہین ہم اور جیتے ہین ہم یعنی ہم مین سے اگر ایک مرتا ہی تو ایک پیدا ہوتا ہی وَمَا نَحۡنُ بِمَبۡعُوۡثِیۡنَ ○ اور نہین ہم
اوٹھائے گئے اور زندہ ہونے والے موت کے بعد اِنۡ ھُوَ اِلَّا رَجُلُ اِۨفۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا نہین ہی ہود یا صالح
علیہما السلام مگر ایک مرد کہ باندھتا ہی خدا پر جھوٹ اور کہتا ہی کہ مجھے خدا نے تمھاری طرف رسول کیا ہی اور تمکو بعد مرگ خدا زندہ کریگا
وَّمَا نَحۡنُ لَہٗ بِمُؤۡمِنِیۡنَ ○ اور ہم تو نہین ہین اوسکا ایمان لانے والے اوس بات پر جو وہ خبر دیتا ہی قَالَ رَبِّ انۡصُرۡنِیۡ
بِمَا کَذَّبُوۡنِ ○ کہا پیغمبر نے یہ بات سنکر اور اپنی قوم کے ایمان سے مایوس ہوکر اے میرے رب میری مدد کر مجھے غالب کر دے
اور اونھین مغلوب کر عذاب کرکے اس سبب سے کہ اونھون نے میری تکذیب کی قَالَ عَمَّا قَلِیۡلٍ کہا خدا نے کم زمانے سے یعنی تھوڑی
دیر کو کہ لَیُصۡبِحُنَّ نٰدِمِیۡنَ ○ ہو جائینگے کافر اور تکذیب کرنے والے پشیمان اپنی تکذیب سے فَاَخَذَتۡھُمُ الصَّیۡحَۃُ
پھر لے لیا اونھین صیحہ نے یعنی جبریل علیہ السلام نے اتنی بڑی آواز کی کہ اونکے دل پھٹ گئے اور وہ مر گئے اور مفسرون کی ایک جماعت کا
یہ قول ہی کہ اس قوم کو ثمود کہتے ہین آنکی دلیل یہ ہی کہ عذاب صیحہ ثمود پر ہوا تھا اور جو مفسر کہتے ہین کہ یہ قوم عاد تھی وہ یہ دلیل لکھتے ہین کہ
سورۂ اعراف سورۂ ہود و سورۂ شعرا مین نوح علیہ السلام کے قصہ کے بعد قوم عاد کا قصہ ہی تو اوسی ترتیب سے یہان بھی عاد ہی مراد ہی اور اس
قول کے موافق یہ بات ہی کہ جس عذاب سے ہلاکت ہو اوسے صیحہ کہہ سکتے ہین اور پھر تقدیر لے لیا اونھین صیحہ نے بِالۡحَقِّ حکم قضا کے
سبب سے یا سچے وعدے کے باعث یا اسوجہ سے کہ وہ عذاب کے مستحق تھے فَجَعَلۡنٰھُمۡ غُثَآءً پھر کر دیا اونھین جیسے تنکے پانی کے
بہائے ہوئے یعنی ہمنے اونھین اسطرح ہلاک اور نیست و نابود کر دیا جیسے تنکون کو بہیا کنارے پھینکدیتی ہی اور وہ سیاہ و بھوسا ہوجاتے ہین
فَبُعۡدًا لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ○ تو دوری ہو خدا کی رحمت سے ظالمون کے گروہ کو ثُمَّ اَنۡشَاۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِھِمۡ
پھر پیدا کیے ہمنے اونکے بعد قُرُوۡنًا اٰخَرِیۡنَ ○ قرن اور یعنی ہمنے پیدا کیا اور قرنون والے جیسے شعیب اور لوط علیہما السلام
مَا تَسۡبِقُ مِنۡ اُمَّۃٍ اَجَلَھَا نہین آگے نکل سکتا کوئی گروہ اوسوقت سے جو ہمنے اونکے عذاب کے واسطے مقرر کیا تھا وَ
مَا یَسۡتَاۡخِرُوۡنَ ○ اور نہ پیچھے رہینگے کسی گروہ کے لوگ اوسوقت سے ثُمَّ اَرۡسَلۡنَا رُسُلَنَا پھر بھیجا ہمنے اپنے
رسولون کو تَتۡرَا پے در پے یعنی ایک کے پیچھے ایک کُلَّمَا جَآءَ اُمَّۃً رَّسُوۡلُھَا کَذَّبُوۡہُ جب آیا کسی گروہ کی طرف
پیغمبر اوس گروہ کا تو تکذیب کی اوس گروہ نے اوس پیغمبر کی اور اوسنے جو کچھ توحید نبوت بعث حشر کا حال کہا اوسے اونھون نے
جھوٹ جانا اور اپنے باپ دادا کی پیروی اور اونکی بُری عادتین اختیار کرنے کے سبب سے تصدیق کی دولت سے محروم رہے فَاَتۡبَعۡنَا
بَعۡضَھُمۡ بَعۡضًا پھر پیچھے لائے ہم اونکے بعض سے بعض کو ہلاک کرنے مین یعنی کسی کو ہمنے مہلت نہ دی اور پچھلون کو اگلون کی
طرح ہمنے عذاب مین ڈالا وَجَعَلۡنٰھُمۡ اور کر دیا ہمنے اونھین اَحَادِیۡثَ باتین یعنی اونھین خلائق کے واسطے ہمنے عبرت کر دیا
کہ ہمیشہ اونکا عذاب یاد کرین اور اوسکی مثال دین خلاصہ یہ ہی کہ اونکی فقط حکایت ہی باقی رہگئی کہ لوگ اوسے کہانی کی طرح کہتے ہین
اور اگر اونکا ذکر خیر اور اچھی باتین رہتین تو خوب ہوتا شعر پس از تو این ہمین چون فسانہ خواہد ماند + دران بکوش کہ نیکو بماند افسانہ +

شعر سعدیا مرد نکونام نمیرد ہرگز مردہ آنست کہ نامش بنکوئی نبرند فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ○ تو دوری ہو خدا کی رحمت سے
اوس گروہ کو جو انبیا کا ایمان نہین لاتے اور اونکی تصدیق نہین کرتے ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى پھر بھیجا ہمنے موسیٰ کو وَاَخَاهُ
هٰرُوْنَ بِاٰيٰتِنَا اور اوسکے بھائی ہارون کو اپنے معجزے اور پیغامون کے ساتھ وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○ اور کھلی
ہوئی دلیل یعنی عصے کے ساتھ عصے کی تخصیص اسواسطے فرمائی کہ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام کو سب معجزون سے پہلے معجزہ
عصا عطا ہوا تھا اور چند معجزے جیسے جادوون کو نگل جانا دریا کا پھٹنا ید بیضا پتھر سے پانی جاری ہو جانا اوسی سے تعلق رکھتا تھا
تو موسیٰ اور اوسکے بھائی کو ان معجزون کے ساتھ ہمنے بھیجا اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فرعون اور اوسکی قوم کی طرف اور انھون نے
ہمارا پیغام پہونچادیا فَاسْتَكْبَرُوْا تو سرکشی کی قبطیون نے پیغمبرون کے ایمان اور متابعت سے وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ○
اور تھے گروہ سرکش اور قہر اور غلبہ کے سبب سے لوگون پر زبردست فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا پھر کہا اونھون نے
کہ کیا ایمان لائین ہم یعنی ایمان لاوینگے اور تصدیق کرینگے دو آدمیون کی جو ہمارے مانند ہین بشریت کی صفتون مین وَقَوْمُهُمَا لَنَا
عٰبِدُوْنَ ○ ج اور حال یہ ہے کہ اونکے گروہ یعنی بنی اسرائیل ہماری پوجا کرنے والے ہین یعنی اسطرح ہمارے حکم مین ہین جیسے غلام
مالکون کے حکم مین اور بعضی تفسیرون مین لکھا ہے کہ بنی اسرائیل فرعون کی پرستش کرتے تھے اور فرعون بت پوجتا تھا یا بچھڑا
فَكَذَّبُوْهُمَا پھر تکذیب کی فرعون اور اوسکی قوم نے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کی فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ○ تو ہوگئے
اوس تکذیب کے سبب سے ہلاک کیے گیون مین سے یعنی بحر قلزم مین غرق ہو گئے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور بیشک دی ہمنے مُوْسَى الْكِتٰبَ
موسیٰ کو توریت جب فرعون اور اوسکی قوم ہلاک ہو چکی لَعَلَّهُمْ شاید بنی اسرائیل اوسکی برکت سے يَهْتَدُوْنَ ○ راہ پائین
احکام شریعت کی وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً اور کر دیا ہمنے ابن مریم یعنی عیسیٰ علیہ السلام اور اونکی مان کے
قصہ کو ایک دلیل اپنی قدرت پر یا ہر ایک کو دلیل پکڑنے پر ہمنے نشانی بنایا بیٹے کو تو اسطرح کہ اوسنے اپنی مان کی گود مین اوسی دن بات کی
جسدن پیدا ہوا اور مان کو اسطرح کہ بے کسی مرد کے ہاتھ لگائے وہ ایسا بیٹا جنی وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اور جگہ دی ہمنے مان بیٹے کو جب وہ
یہود سے بھاگے اور پھر لائے ہم اِلٰى رَبْوَةٍ ربوہ کی طرف یعنی بیت المقدس کے ٹیکرے کی جانب یا دمشق یا رملہ یا فلسطین یا مصر کی
طرف اور ربوہ ایک موضع تھا ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ○ قرار والا یعنی ٹھہرنے کی جگہ کہ وہان آرام لین اور پانی والا کہ وہ پانی
کھلا ہوا پاک جاری تھا کشاف مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس رملہ فلسطین کو لازم پکڑو کہ یہ وہ ربوہ ہے جسکا ذکر خدا نے قرآن مین ع ۱۵
کیا ہے لکھا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام اپنے بیٹے اور چچیرے بھائی یوسف بن ماثان کے ساتھ بارہ برس اوس موضع مین ہین اور رسی بٹکر
بیچتین اور اوسکی قیمت سے غلہ مول لیکر حضرت عیسیٰ کو کھانا کھلاتین يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ اے رسولو یہ خطاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہے
تعظیم کی راہ سے جمع کے صیغہ کے ساتھ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ کھاؤ پاکیزہ اور حلال کھانون مین سے
وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ط اور کرو کام اچھے قوت القلوب مین لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے حلال پاکیزہ کھانے کو نیک کام کرنے پر مقدم رکھا اسواسطے کہ نیک کام
اوس کھانے کا نتیجہ ہے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ لقمہ عمل کا بیج ہے اور عمل اوسکا پھل ہے جسقدر بیج پاکیزہ ہوگا

اوسی قدر پھل بہتر ہوگا سنا ہے بیچ مین لکھا ہی کہ جس غذا کو شرع نے حلال کہا ہی اوسمین شرع کی عدالت اور استقامت کا حکم سرایت کیے ہی اور وہ میزان وحدت ہی جو شخص وہ غذا کھاتا ہے تو وہ عدالت جو حکم شرع سے اوس غذا کے ساتھ ہی کھانے والے کے نفس اور سب اعضا میں ظاہر ہوجاتی ہی اور اوسوقت نفس اور سب اعضا ادا ے عبادت مین نرم اور مطیع ہوجاتے ہین ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ اسی طرف اشارہ ہی اور جس چیز کو شرع نے حرام کیا یا اوسکے حلال ہونے کی وجہ مشتبہ اور پوشیدہ ہی اوس غذا کے ساتھ انحراف اور مخالفت شرع کا حکم لگا ہوتا ہی اگرچہ وہ غذا ایک ہی لقمہ ہو اور اوسی وقت اوس غذا کے انحراف کا حکم نفس اور اعضا مین سرایت کرتا ہی اور حد سے گذر نے گناہ کرنے بری باتون کا مرتکب ہونے برے اخلاق پیدا ہونے کے آثار ظاہر ہوتے ہین حدیث مین آیا ہی کہ اللہ پاک ہی اور نہین قبول فرماتا مگر پاک کو صاحب روضۃ الانوار نے فرمایا ہی نظم دست دل از زمزم وکوثر بشوے ✤ وآب سرچشمۂ تقوی بجوے ✤ لقمہ کہ در اصل نباشد حلال ✤ زو نہ فتد مرد مگر در ضلال ✤ قطرۂ باران تو چون صاف نیست ✤ گوہر دریاے تو شفاف نیست ✤ اور بعضون نے کہا ہی کہ یَا أَيُّهَا الرُّسُلُ سب انبیا کی طرف خطاب ایک ہی دفعہ نہین ہی اسواسطے کہ وہ مختلف زمانون مین تھے بلکہ یہ معنی ہین کہ اپنے اپنے زمانہ مین ہر ایک کی طرف یہ خطاب ہوا ہی تو سب اس خطاب کے تحت مین داخل ہین اور بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ ہمارے سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف خطاب ہی حق تعالی نے آپکو سب پیغمبر کرکے پکارا اسواسطے کہ آپ سب پیغمبرون کے سردار ہین اور آپکی ذات مین وہ سب کمالات جمع ہین جو اور تمام انبیا علیہم السلام مین تھے مصرع آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ✤ موضح مین لکھا ہی کہ حق تعالی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتا ہی کہ اپنی امت عالی ہمت سے حکم کرو کہ حلال کھاؤ اور نیک کام کرو إِنِّي بیشک مین کہ خدا ہون بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝ جو کچھ تم کرتے ہو جانتا ہون وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ بیشک ہی ملت تمہاری ای رسولو أُمَّةً وَاحِدَةً ملت ایک عقائد اور اصول احکام مین یا اے امت محمد تمہاری جماعت ایک جماعت ہی ایمان اور توحید مین متحد اور متفق وَأَنَا رَبُّكُمْ اور مین رب تمہارا ہون فَاتَّقُونِ ۝ تو ڈرو مجھسے کلمۂ توحید مین مخالفت کرنے سے فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا پھر کاٹ ڈالا اور کردیا اہل کتاب نے اپنے دین کے کام کو آپس مین ٹکڑے یعنی گروہ گروہ ہوگئے اور باہم اختلاف کیا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ۝ اونمین سے ہر ایک گروہ اوس چیز کے سبب سے جو اونکے پاس ہی دین کی بات خوش ہین اور ناز کرتے ہین اور اعتقاد جمائے ہوے ہین کہ یہی حق بات ہی فَذَرْهُمْ فِي غَمْرَتِهِمْ تو چھوڑ دو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے کافرون کو اونکی غفلت اور گمراہی مین حَتَّىٰ حِينٍ ۝ اوسوقت تک کہ وہ مار ڈالے جائین یا مرجائین أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ کیا گمان کرتے ہین مشرک کہ جو کچھ عطا کرتے ہین ہم اونھین اور مدد کرتے ہین ہم جس چیز کے سبب سے مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ ۝ کہ وہ مال اور زینت دنیا اور اولاد کثیر ہی نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ جلدی کرتے مین اوس چیز کے سبب سے بھلائیون مین یعنی وہ گمان کرتے ہین کہ مال اور اولاد جو ہمنے اونھین دی تو یہ ہماری طرف سے اونکے واسطے بھلائیون کی جلدی ہی اور اونکے اعمال اس لائق ہین کہ ہم اون اعمال کے عوض اون لوگون کے ساتھ بھلائی کرین بَلْ ایسا نہین جو وہ گمان کرتے ہین بلکہ لَا يَشْعُرُونَ ۝ وہ نہین جانتے کہ یہ مدد دینا آہستہ آہستہ اونکو عذاب کی طرف کھینچنا ہی بھلائیون مین جلدی کرنا نہین ہی

اِنَّ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ خَشْیَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ بیشک جو لوگ اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہین عذاب کو خشیہ
یعنی ڈر کہا اسواسطے کہ عذاب ڈر کا سبب ہی وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیتون کا کہ وہ قرآن ہی
یا قدرت کی دلیلین یُؤْمِنُوْنَ ۝ ایمان لاتے ہین وَالَّذِیْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا یُشْرِكُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جو اپنے
رب کے ساتھ شرک نہین کرتے نہ شرک خفی نہ شرک جلی وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا اور وہ لوگ جو دیتے ہین جو کچھ دیتے ہین صدقے اور زکوۃ اور
انواع و اقسام کی خیرات مبرات کے سبب سے درگاہ آلہی مین وسیلہ پکڑتے ہین وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اور اونکے دل ڈرتے ہین کہ کہین اونکی
خیرات مردود ہو جائے اور جانتے ہین اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝ یہ کہ بیشک وہ اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہین
اُولٰٓئِكَ یُسٰرِعُوْنَ وہ لوگ جو ان صفتون سے موصوف ہین جلدی کرتے ہین فِی الْخَیْرٰتِ طاعتون مین یا دنیوی
بھلائیان حاصل کرنے مین کہ نیک کامون کی شاخین ہین جیسا حق تعالی نے فرمایا ہی کہ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْیَا وَهُمْ لَهَا اور وہ لوگ
بھلائیون کی طرف سٰبِقُوْنَ ۝ پیشی کرنے والے ہین یا سب مومنون پر پیشی کرنے والے ہین کثرت عبادات کے سبب سے یا ثواب
حاصل ہونے کے باعث یا جنت مین داخل ہونے کی وجہ سے وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اور تکلیف نہین دیتے ہین ہم کسی کو اِلَّا وُسْعَهَا
مگر اوسکی گنجایش کے موافق یعنی اوسی کام کا ہم حکم کرتے ہین جسکی وہ قدرت اور طاقت رکھتا ہی وَلَدَیْنَا كِتٰبٌ اور ہمارے
پاس ایک کتاب ہی یعنی لوح محفوظ کہ یَّنْطِقُ بِالْحَقِّ بات کرتی ہی سچائی کے ساتھ یعنی خلاف واقع اوسمین کچھ نہین لکھا ہی یا ہمارے
پاس ہر شخص کا نامۂ اعمال ہی کہ اوسکے کردار کی گواہی دیتا ہی وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جو عمل کرنے والے ہین
ظلم نہ کیے جائینگے عذاب بڑھنے اور ثواب گھٹنے کے سبب سے بَلْ قُلُوْبُهُمْ بلکہ دل کافرون کے فِیْ غَمْرَةٍ غفلت اور حیرت مین ہین
مِّنْ هٰذَا اس بات سے جو کہی گئی یا فرشتون کے لکھے ہوے اعمالنامہ سے یا قرآن سے وَلَهُمْ اَعْمَالٌ اور اونکے واسطے ہین
عمل ناپاک اور خطائین بیباک مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ سوا اس بڑی خطا کے جسپر وہ اڑے ہوے ہین یعنی شرک اور تیرون سے اوٹھنے
وغیرہ کا انکار مراد یہ ہی کہ شرک کے سوا اور بھی گناہ ہین کہ هُمْ لَهَا وہ ان گناہون کو عٰمِلُوْنَ ۝ کرتے والے ہین حکم قضا کے
موافق اور قضاے آلہی کا کوئی رد کرنے والا نہین اور وہ اسی غفلت اور معصیت مین رہینگے حَتّٰۤى اِذَآ اَخَذْنَا یہانتک کہ
لے لینگے ہم مُتْرَفِیْهِمْ اونکے مالدارون کو بِالْعَذَابِ عذاب مین فاقہ یا قتل کے اِذَا هُمْ یَجْــَٔرُوْنَ ۝ اوسوقت وہ شور اور
فریاد کرینگے اور چاہینگے کہ کوئی فریاد کو پہونچے اور ہم کہینگے کہ لَا تَجْــَٔرُوا الْیَوْمَ تم نہ فریاد کرو آج اور یہ آرزو نہ رکھو کہ کوئی فریاد کو پہونچیگا
اِنَّكُمْ مِّنَّا اسمین کچھ شک نہین کہ تم میری طرف سے لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ نہ مدد دیے جاؤگے یا ہمارے عذاب سے نہ بچوگے قَدْ كَانَتْ
اٰیٰتِیْ بیشک ہین میری آیتین یعنی قرآن کہ ہر وقت تُتْلٰى عَلَیْكُمْ پڑھا جاتا تھا تمپر فَكُنْتُمْ پھر ہوتم اوسکے سننے سے عَلٰى
اَعْقَابِكُمْ اپنی ایڑیون پر یعنی اولٹے پاؤن تَنْكِصُوْنَ ۝ پھرتے ہو اور میرا کلام سنتے ہی نہین مُسْتَكْبِرِیْنَ
اوس حالت مین کہ سربلندی رکھتے ہو لوگون پر اور بڑائی دکھاتے ہو بِهٖ حرم مکہ کے سبب سے اور کہتے ہو کہ ہم اہل حرم ہین یا تکبر کرنے والے ہو
قرآن کی تکذیب کے سبب سے سٰمِرًا بات کرنے والے ہو رات کو تَهْجُرُوْنَ ۝ بیہودہ بکتے ہو یا قرآن کو چھوڑے دیتے ہو یا پیغمبر کو ر ۱۹

یا خانۂ خدا کو کہ اوسکے گرد کہانی کہتے ہو اور ناز کرتے ہو اور طواف نہین کرتے اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ کیا غور نہین کرتے قرآن مین
تاکہ لفظ کے اعجاز اور معنی کے واضح ہونے سے جان لو کہ کلام حق ہی اَمْ جَآءَهُمْ کیا آیا اونکے پاس کتاب اور رسول ہین سے
مَّا لَمْ يَأْتِ جو کچھ نہ آیا تھا اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ○ اونکے اگلے باپون پر تاکہ عذر کرین کہ ہمین کتاب اور پیغمبر کی کچھ خبر ہی نہین
یعنی جسطرح نوح اور ابراہیم علیہما السلام کو اونکے باپ دادا کی طرف ہمنے بھیجا تھا اوسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی انکے
واسطے پیدا کیا تاکہ عذر نہ کرین جیساکہ حق تعالی نے فرمایا کہ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا کیا نہین پہچانا اونھون نے
رَسُوْلَهُمْ اپنے رسول کو امانت سچائی تحمّل وفا کرم مروت خوشخوئی اور کمال علم کے ساتھ باوصف اسکے کہ اونھون نے علم حاصل
نہین کیا فَهُمْ لَهٗ تو وہ کافر اوس رسول کے مُنْكِرُوْنَ ○ منکر اور نہ پہچاننے والے ہون یعنی ایسا نہین کہ رسول کو
پہچانتے ہی نہون تاکہ انکار کرین اور کہین کہ یہ شخص بیگانہ ہی ہم اسکا حال نہین جانتے اَمْ يَقُوْلُوْنَ کیا کہتے ہین کہ بِهٖ جِنَّةٌ
اوسکو جنون ہی کہ اوسکی بات شمار مین نہین لاتے بَلْ ایسا نہین جیسا وہ کہتے ہین بلکہ جَآءَهُمْ آئے ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اونکے پاس بِالْحَقِّ حق دین کے ساتھ یعنی اسلام کے ساتھ یا سچ بات کے ساتھ کہ وہ قرآن ہی وَاَكْثَرُهُمْ اور اکثر کافر لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ○
حق سے کراہت رکھتے ہین اسواسطے کہ حق اونکی طبیعت اور آرزو کے مخالف ہی اکثر کی تخصیص اسواسطے ہی کہ بعضے کافر حق سے کراہت
نہ کرتے تھے بلکہ شرم اور عار کے مارے ایمان نہ لاتے تھے وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اور اگر پیروی کرتا حق تعالی اَهْوَآءَهُمْ کافرون کی
خواہشون کی بہت سے معبود موجود ہونے کے باب مین یعنی اگر بالفرض بہت سے خدا ہوتے تو لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَ
مَنْ فِيْهِنَّ تو ضرور تباہ اور ناچیز ہوجاتے آسمان اور زمین اور جو کچھ زمین آسمان مین ہی فرشتے آدمی جن وغیرہ جیساکہ آیہ کریمہ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ
اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا مین گذر چکا اور کہا ہی کہ حق سے دین اسلام مراد ہی اگر کافرون کی آرزو کی متابعت کرتا یعنی شرک سے بدل جاتا تو
حق تعالی قیامت ظاہر کر دیتا اور زمین آسمان اور اوسمین رہنے والے تباہ اور ہلاک ہوجاتے بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ بلکہ لائے
ہم اونکے پاس ایک کتاب جو اونکے واسطے وعظ اور نصیحت ہی یا اونکی عزت اور شرافت اوسی مین ہی فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ تو وہ لوگ اپنی
نصیحت سے یا اوس چیز سے جو دنیا اور آخرت مین اونکی بزرگی کا سبب ہی مُّعْرِضُوْنَ ○ منہ پھیرنے والے ہین اَمْ تَسْئَلُهُمْ کیا تم
مانگتے ہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے حکم پہونچانے پر خَرْجًا خرچ اور اجرت کہ مال کی طمع کے سبب سے وہ رسالت مین تمپر تہمت
رکھتے ہین فَخَرَاجُ رَبِّكَ تو اجر تمہارے رب کا کہ دنیا کی روزی اور عقبی کا ثواب ہی خَيْرٌ بہتر ہی تمہارے واسطے اونکی اجرت سے
وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○ اور وہ یعنی حق تعالی بہتر ہی روزی پہونچانے والون کا وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اور بیشک تم پکارتے ہو
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین مفت مین اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ سیدھی راہ کی طرف کہ وہ دین اسلام ہی وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
اور بیشک وہ لوگ جو نہین ایمان لاتے بِالْاٰخِرَةِ آخرت کا یا قیامت کا اور اون باتون کا جو قیامت سے علاقہ رکھتی ہین عَنِ الصِّرَاطِ
اوس سیدھی راہ سے لَنٰكِبُوْنَ ○ پھرنے والے ہین اور جھکنے والے ہین گمراہی کے میدان کی طرف وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ اور اگر رحم کرین
ہم اونپر وَكَشَفْنَا اور اوٹھالین ہم مَا بِهِمْ وہ جو اونپر پڑی ہی مِّنْ ضُرٍّ سختی یعنی قحط اور تنگی جو اونپر غالب ہی تو لَّلَجُّوْا البتہ اڑین

فِي طُغْيَانِهِمْ اپنی سرکشی پر يَعْمَهُونَ ۝ سرگشتہ پھرتے ہیں اور تردد کرتے ہیں یعنی اگر بلا اونپر سے ہم دفع کردین تو بھی اوسی طرح جھگڑے
اور عناد کی راہ سے اپنی تکذیب اور کفر پر نہایت سینکے ہیںت ستیزندگی کار دیو ودست ۔ ستیزندہ او دشمنی با خودست ۔ لکھا ہی کہ جب
قحط کا ضرر نہایت کو پہونچ گیا اور مکہ کے لوگ مردار کھانے لگے تو ابو سفیان مدینہ میں آیا اور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بولا
کہ تم گمان کرتے ہو کہ تم اہل عالم کے واسطے رحمت ہو اور مکہ کے لوگ تمہاری دعا کے سبب سے عاجز آگئے ہیں باپون کو تمنے تلوار سے قتل کیا
اور بیٹون کو بھوک کے مارے مارا تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُمْ اور بیشک ہمنے لیلیا مکہ والون کو بِالْعَذَابِ عذاب
قتل میں جنگ بدر کے دن فَمَا اسْتَكَانُوا تو فروتنی نکی اونھون نے لِرَبِّهِمْ اپنے رب کے سامنے وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ۝ اور عاجزی
اور زاری کی بلکہ اوسی طرح سرکشی اور نافرمانی پر اڑے رہے حَتَّىٰ إِذَا فَتَحْنَا یہانتک کہ جب کھولدیا ہمنے عَلَيْهِم اونپر بَابًا ایک دروازہ
ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ سخت عذاب والا کہ وہ عذاب بھوک ہی اور بھوک کی سختی قتل اور قید ہونے سے بڑھکر ہی إِذَا هُمْ وہان وہ لوگ
ع ۲۷ فِيهِ اوس عذاب میں مُبْلِسُونَ ۝ نا امید رنجیدہ عاجز سرگردان ہیں یہانتک کہ اونمین جو عتبہ او رمالدار ہیں وہ تمسے یا رسول اللہ
مہربانی اور بخشش چاہتے ہیں وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ اور وہ ہی جسنے پیدا کیا لَكُمُ السَّمْعَ تمہارے واسطے کان تا کہ اوس سے سنو
سننے کی چیزین وَالْأَبْصَارَ اور آنکھین تا کہ دیکھو دیکھنے کی چیزین وَالْأَفْئِدَةَ اور دل تا کہ فکر او رغور کرو اوسکے سبب سے اون
اور دیکھی چیزون سے خالق برحق کی قدرت پر دلیل پکڑو اور تم قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝ تھوڑا سا شکر کرتے ہو اسواسطے کہ شکر گزاری
عمدہ یہ بات ہی کہ ادراک کے ان آلون کو اوس چیز میں استعمال کرو جو خالق کی شناخت کی طرف پہونچادے وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ
اور وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو اور منتشر کردیا فِي الْأَرْضِ زمین میں وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ اور اوسکی طرف جمع کیے جاؤ گے قیامت کے دن
اجزا اور اعضا متفرق ہو چکنے کے بعد وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ اور وہ ہی جو جلاتا ہی اور مارڈالتا ہی وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَ
النَّهَارِ اور اوسکے واسطے ہی مخالفت رات دن کی زیادتی اور کمی میں یا اوسکے واسطے ہی دن رات کا آگے پیچھے آنا أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ کیا تم
نہیں سمجھتے کہ ہماری قدرت نے کل کائنات کو معدوم سے موجود کیا اور ازانجملہ قبرون سے دوبارہ اوٹھانا بھی ہی اسواسطے کہ مرجانے کے بعد
سب کو ہم زندہ کرینگے پھر تم اوسکا انکار کیون کرتے ہو کہ یہ کافر یہ بات نسمجھے بَلْ قَالُوا بلکہ کہی اونھون نے بے سوچے سمجھے ویسی ہی
بات مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ۝ جیسے کہی تھی اگلے کافرون نے قَالُوا بولے کہ أَإِذَا مِتْنَا کیا جب مرجائینگے ہم وَكُنَّا
تُرَابًا اور ہونگے ہم خاک وَعِظَامًا اور ہڈیان خالی بوسیدہ تو أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ کیا ہم اوٹھائے گئے ہونگے استفہام
انکار کی راہ سے ہی اور مکرر لانا تاکید کے واسطے ہی یعنی جب ہم خاک ہو جائینگے تو ہمین اکٹھا کرنا اور اوٹھانا کیونکر ہو سکتا ہی لَقَدْ وُعِدْنَا
البتہ وعدہ کیے گئے ہین ہم نَحْنُ وَآبَاؤُنَا ہم اور ہمارے باپ هَٰذَا اس بات کا مِن قَبْلُ پہلے سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے یعنی ہمین اور ہمارے باپ دادا کو حشر نشر کا وعدہ کر کے اگلے رسولون نے دھمکایا تھا اور یہ وعدہ پورا نہوا إِنْ هَٰذَا
نہین ہی یہ بات إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ مگر کہانی اگلون کی اور اونکی جھوٹی باتین کہ کتابون میں لکھ لکھکر چھوڑ گئے
ہین قُل کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان منکرون سے کہ بتاؤ تو لِّمَنِ الْأَرْضُ کسکے لیے ہی زمین وَمَن فِيهَا

اور جو اوسمین ہی مخلوقات یعنی زمین کا مالک اور خالق کون ہی مجھے اسکا جواب دو اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اگر ہو تم جانتے
سَيَقُوْلُوْنَ قریب ہی کہ کہین وہ تمہارے سوال کے جواب مین کہ زمین اور جو کچھ زمین مین ہی لِلّٰهِ خدا کے واسطے ہی کیونکہ مشرک لوگ
اس بات کے مقر تھے کہ زمین اور اہل زمین کا خالق اللہ ہی تو جب تمھین وہ یہ جواب دین تو قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ کہو کہ کیا نصیحت نہین
مانتے ہو اور یہ بات نہین سمجھتے ہو کہ جو ذات پاک پہلی بار اہل زمین کو پیدا کرنے پر قادر ہی وہ دوسری بار بھی اونکو پھر موجود کرنے مین عاجز نہوگی
قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسری بار کہ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ کون ہی پیدا کرنے والا ساتون آسمانون کا اس بلندی
اور اونچائی اور عجیب غریب صورت اور ہیئت کے ساتھ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ اور کون ہی پروردگار عرش عظیم کا جو
سب مخلوقات مین بڑا ہی سَيَقُوْلُوْنَ قریب ہی کہین کہ آسمان بلند اور عرش عظیم لِلّٰهِ خدا کے واسطے ہی اور سب کا رب وہی ہی
قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا پرہیز نہین کرتے ہو ایسے خالق کی نسبت شرک کرنے سے اور اوسکے
مخلوق مین سے اوسکا شریک ٹھہراتے ہو قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہی وہ جسکے ہاتھ مین ہی یعنی کسکے قبضہ
قدرت مین ہی مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ بادشاہی سب چیزون کی موضح مین کہا ہی کہ سب چیزون کی مضرت اور منفعت یا اونکے خزانے
وَّهُوَ يُجِيْرُ اور وہ پناہ دیتا ہی اور فریاد کو پہونچتا ہی اور نگہبانی کرتا ہی اور بیخوف کر دیتا ہی اپنے عذاب سے جسے چاہتا ہی وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ
اور نہین پناہ دیجاتی ہی اوس پر یعنی کوئی کسی کو اوسکے عذاب سے بیخوف نہین کر سکتا اور پناہ نہین دے سکتا اے مشرکو جواب دو اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ○ اگر ہو تم جانتے سَيَقُوْلُوْنَ قریب ہی کہ کہین مشرک کہ یہ صفتین جو تمنے کہین یہ تو لِلّٰهِ خاص خدا ہی کے واسطے ہین
جو ملکوت کا مالک اور بندون کو پناہ دینے والا ہی قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ○ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پھر کہان سے فریب کھا جاتے ہو
اور کیونکر راہ حق سے پھرتے ہو باوصف نور توحید ظاہر ہونے اور خدائے مجید کی وحدت پر دلیلین موجود ہونے کے حق کی راہ چھوڑ کر
کہان جاتے ہو قطعہ اے کہ پے نفس و ہوا میروی ✤ راہ نہ این ست خطا میروی ✤ راہروان از رہ دگر روند ✤ پس تو بدین راہ چرا میروی ✤ منزل
مقصود دران جانب ست ✤ پس تو ازین سوے کجا میروی ✤ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ بلکہ لائے ہم اونکے سامنے راستی کی راہ توحید
اور وعدہ حشر و نشر وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ اور بیشک وہ جھوٹے ہین اس بات مین کہ ایسی حق بات کی تکذیب کرتے ہین یا اس بات مین
کہ خدا کو صاحب اولاد کہتے ہین اور اوسکا شریک ٹھہراتے ہین مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ نہین پیدا کر لیا خدا نے کوئی بیٹا وَّمَا كَانَ
مَعَهٗ اور نہین ہی اوسکے ساتھ مِنْ اِلٰهٍ کوئی خدا کہ خدائی مین اوسکا شریک ہو اسواسطے کہ اگر خدائی مین کوئی اوسکا شریک ہوتا تو
وہ شریک بھی خدا ہوا اور خدا کو چاہیے کہ خالق ہو تو اوس دوسرے خدا کے بھی چند مخلوق ہوتے تو اِذًا اوسوقت لَّذَهَبَ كُلُّ
اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ البتہ لیجائے ہر ایک اوسے جسکو اوس خدا نے پیدا کیا ہی اور اوس مخلوق مین استقلال کے ساتھ ہمیشہ سے تو مخلوق مین علامت ہونا چاہیے
جسکے سبب سے فرق معلوم ہو کہ یہ اوس خدا کا مخلوق ہی اور وہ اوس خدا کا اور سب دیکھتے ہین کہ تمام مخلوقات مین کوئی علامت فرق نہین ہی
تو ثابت ہوا کہ خدا ایک ہی اور اوسکے ساتھ کوئی خدا نہین اور دوسری بات یہ ہی کہ اگر اوس خدائے برحق کے ساتھ کوئی اور خدا ہوتا جیسا کہ کہا
گیا تو وہ دوسرا خدا اپنے مخلوق کو جدا کرتا اور اوسکا ملک اس خدا کے ملک سے جدا ہوتا تو ان دونون خداؤن مین لڑائی جھگڑا ظاہر ہوتا جیسا

دنیا کے بادشاہون کے حال سے معلوم ہی وَلَعَلَا اور ضرور زبردستی فوقیت ڈھونڈھتے اور غلبہ چاہتے بَعْضُهُمْ بعضے خدا بعضون پر
اور سب کو یہ بات معلوم ہی کہ لڑائی جھگڑا واقع نہین ہوا اوس خداے واحد کا کوئی شریک نہین سُبْحٰنَ اللّٰهِ پاک ہی خداے وحدہ
لاشریک عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ اوس چیز سے جو کہ تہمت رکھتے ہین مشرک اوسپر کہ وہ صاحب اولاد ہی اور دوسرے خدا اوسکے شریک ہین
ع ۵ ۱۵ عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ وہ ہی جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا فَتَعٰلٰی تو بہت بڑا اور برتر ہی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ اوس چیز سے
جسے اوسکا شریک ٹھہراتے ہین پھر حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا دل خوش کرنے کو مشرکون پر عذاب نازل کرنے کی حق تعالی خبر
دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کے طور پر کہ رَّبِّ اِمَّا تُرِیَنِّیْ ای میرے رب اگر دکھاتو مجکو اور بے شبہہ تو
دکھاتا ہی مَا یُوْعَدُوْنَ ۝ وہ جو وعدہ دیے گئے ہین کافر دنیا اور آخرت کے عذاب کا رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ تو ای میرے رب نہ رکھ
مجکو فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ ظالمون کی قوم مین یعنی عذاب مین مجکو اونکا شریک کر یہ بات فروتنی اور کسر نفس کے واسطے ہی یا
اس بات پر آگاہ کرنے کے لیے کہ ظلم کی نحوست ممکن ہی کہ بیگناہ کو بھی پہونچے اور ظلم سے یہان شرک مراد ہی وَاِنَّا اور بیشک ہم کہ خدا ہین عَلٰی
اَنْ نُّرِیَكَ اس بات پر کہ دکھا دین ہم تمھین ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا نَعِدُهُمْ وہ وعدہ جو دیا ہی ہمنے اونکو عذاب کا لَقٰدِرُوْنَ ۝
البتہ قادر ہین ہم اور یہ جو اوسمین دیر ہوتی ہی اسکا یہ سبب ہی کہ اون کافرون مین سے بعضے ایمان لاوینگے یا اونکی اولاد اسلام قبول کریگی
اِدْفَعْ بِالَّتِیْ دفع کر ایسی خصلت کے ساتھ کہ ہر حال مین هِیَ اَحْسَنُ وہ بہت اچھی ہی السَّیِّئَةَ برائی کو حضرت رب العزت
جل جلالہ اپنے حبیب کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو مکارم بہت پورے اور کامل اور بزرگ اور خوب مکارم اخلاق کا حکم فرماتا ہی اور ارشاد کرتا ہی کہ دفع کر
برائی کو اوس خصلت کے ساتھ جو بہت خوب ہی یعنی عفو اور رحمت کے ساتھ مجرمون کے گناہ سے درگذر و اسطرح کہ کسی طور سے دین کی اہانت ہونے
پائے یا نادانون سے جہالت دور کرو اپنے حلم کی بدولت یا لوگون کو گناہون سے باز رکھو طاعت کا حکم کرکے یا شرک کا شر دفع کرو کلمۂ توحید کے
سبب سے یا مٹا دو برائی امر معروف کرکے امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہی کہ دفع کرو جفا کو وفا سے یا نفس کے اشارہ کو دل کی اشارت سے
یا خلائق کی ظلمت کو حقائق کے نور سے یا اپنے حظون کو خدا کے حقوق سے یا حوادث کا میدان طی کرو معرفت قدم کی راہ مین سلوک کا قدم مار کر
نظم چو طی گشت راہ حوادث ازانجا ٭ بملک قدم ران بیک حملہ محمل ٭ دران قلزم نور شو غوطہ زن ٭ فروشوے از خویشتن ظلمت ظل ٭ یکے
ان یکے دان یکی جو یکے گو ٭ سوی اللہ واللہ زور است و باطل ٭ نَحْنُ اَعْلَمُ ہم خوب جاننے والے ہین بِمَا یَصِفُوْنَ ۝ وہ جسکے
ساتھ صفت کرتے ہین تمھاری ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تم شاعر اور ساحر ہو یا وہ بات جو میری صفت مین کہتے ہین کہ صاحب اولاد ہی اور
میرا شریک ٹھہراتے ہین وَقُلْ رَّبِّ اور کہہ کہ ای میرے رب اَعُوْذُ بِكَ پناہ لیتا ہون تیری مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ۝ وسوسون سے
شیطانون کے جو ضلالت اور معصیت کی طرف بلاتے ہین یا لوگون کو فریب اور غرور کے سبب سے ہلاکت مین جو وہ ڈالتے ہین وَاَعُوْذُ بِكَ
رَبِّ اور پناہ مانگتا ہون تیری ای میرے رب اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ۝ اس بات سے کہ وہ حاضر ہون میرے پاس نماز یا تلاوت کے
وقت یا اس بات سے کہ کسی وقت میرے گرد وہ پھرین یا اس بات سے کہ وہ مجکو رنج دین حَتّٰی اِذَا جَآءَ یہ متعلق ہی بِمَا یَصِفُوْنَ کا یعنی
کافر برا کہتے تھین اور رہین برائی کے ساتھ وصف کرتے ہین یہانتک کہ آوے اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ ایک کو اونمین سے موت اور

اپنی گمراہی پر وہ واقف ہو جائے اور موت کو دیکھ لے اور عذاب کے آثار اوسے نظر آئین تو قَالَ کہے حسرت کی راہ سے کہ رَبِّ ارْجِعُونِ ○
اے میرے رب پھیر دے مجھے دنیا مین جمع کا صیغہ مخاطب کی تعظیم کے واسطے ہی امام ثعلبی مفسرون کے ایک گروہ سمیت اس بات پر ہین کہ
یہ خطاب ملک الموت اور اونکے مددگار فرشتون سے ہی کہ پہلے وہ کافر کلمہ رب کہکر استغاثہ کرتا ہی خدا سے اور کلمہ ارجعون کہکر ملائکہ کی طرف
رجوع کرتا ہی کہ تم مجھے پھیر دو لَعَلِّي أَعْمَلُ شاید مین کرون صَالِحًا کوئی نیک کام فِيمَا تَرَكْتُ اوس چیز مین جو مین نے
چھوڑ دی ہی کہ وہ ایمان ہی یعنی ایمان لاؤن اور اوسمین نیک کام کرون كَلَّا رجوع طلب کرنے سے جھڑکی اور انکار ہی یعنی حاشا کہ
اوسے پھیرین إِنَّهَا بیشک وہ درخواست كَلِمَةٌ ایک بات ہی کہ اوسپر حسرت غالب ہونے کے سبب هُوَ قَائِلُهَا وہ کہنے والا ہی
اوس بات کو وَمِنْ وَرَائِهِمْ اور سامنے سے مشرکون کے ہی بَرْزَخٌ مانع ہی رجعت اور اونکے درمیان یعنی قبر جسمین وہ رہینگے إِلَىٰ يَوْمِ
يُبْعَثُونَ ○ اوس دن تک کہ اوٹھائے جائینگے قبر سے فَإِذَا نُفِخَ پھر جب پھونکا جائیگا فِي الصُّورِ صور مین یعنی دوسرا یا تیسرا
نفخہ کہ اوسکے سبب سے مردے زندہ ہو جائینگے اور قیامت قائم ہو جائیگی فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ تو نسب نہونگے اونکے درمیان
يَوْمَئِذٍ اوس دن یعنی نسب کا علاقہ منقطع ہو جائیگا اور کسی قرابتی رحم کو کسی اپنے پر رحم نہوگا يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ یا جس
نسب کے سبب سے آج باہم فخر کرتے ہین کل قیامت کو اوسکے سبب سے نفع نہوگا اسواسطے کہ اوس روز نسب صحیح چاہیے نسب ظاہری اور صریح
نہین اور نسب صحیح یہ ہی کہ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ ○ اور نہ پوچھینگے ایک دوسرے سے نسب یا کوئی کسیکو
نہ پوچھیگا اپنے حال مین مبتلا ہونے کے سبب سے اور یہ حال حساب کے قبل ہوگا اور اوسکے بعد ایک دوسرے کا حال پوچھیگا جیسا خود حق تعالی نے
فرمایا ہی کہ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ فَمَن ثَقُلَتْ پھر جو کوئی کہ بھاری ہونگی مَوَازِينُهُ ترازوین اوسکی نیک کامون کے
سبب سے جیسے مومن لوگ فَأُولَٰئِكَ تو وہ گروہ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ وہ تو چھٹکارا پانے والے ہین دوزخ کے درکون سے اور پہونچنے
والے ہین جنت کے درجون پر وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ اور جو کوئی کہ ہلکی ہونگی اوسکی ترازوین نیک کام کرنے کے سبب سے جیسے مشرک اور منافق
لوگ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا تو وہ گروہ وہ لوگ ہین جنھون نے نقصان کیا ہی أَنفُسَهُمْ اپنی جانون کا یعنی اپنی عمر کی
پونجی غفلت مین برباد کی اور کمال حاصل ہونے کی استعدادین نفس کی آرزوین ڈھونڈھنے اور خواہشون کی متابعت کرنے مین
اونھون نے ضائع کین اور وہ لوگ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ○ دوزخ مین ہمیشہ رہنے والے ہین تَلْفَحُ جلاتی ہی وُجُوهَهُمُ النَّارُ
اونکے مونھون کو آگ وَهُمْ فِيهَا اور وہ اوس آگ مین كَالِحُونَ ○ تیوری چڑھائے ہین یا جلن کی شدت کے مارے اونکے منہ بگڑ گئے ہین
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین روایت کرتے ہین کہ دوزخ کی آگ کافرون کے
منہ بھون دیگی تو اونکا اوپر والا ہونٹھ آدھے سر تک چڑھ جائیگا اور نیچے والا ہونٹھ ناف تک لٹک آئیگا اور موضح مین لکھا ہی کہ اوسکے دونون
ہونٹھون مین چالیس گز کا فاصلہ ہوگا تو حق تعالی اونسے فرمائیگا کہ أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي کیا نہ تھین میری آیتین یعنی قرآن جو دنیا مین
تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ پڑھا جاتا تھا تمپر فَكُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ○ تو تھے تم کہ اوسکی تکذیب کرتے تھے یہانتک کہ اس عذاب کے
مستحق ہو گئے قَالُوا رَبَّنَا کہینگے وہ کہ اے ہمارے رب غَلَبَتْ عَلَيْنَا غالب ہو گئی ہمپر شِقْوَتُنَا ہماری بدبختی یعنی شقاوت

جو تو نے ہمارے واسطے لکھدی تھی لوح محفوظ مین اوسکا تو نے حکم کر دیا ہی ہمارے گناہ جو شقاوت کا سبب ہین وہ ہمپر غالب ہوگئے وَكُنَّا قَوْمًا
اور تھے ہم ایک قوم ضَآلِّيْنَ ○ گمراہ حق سے رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا اے ہمارے رب نکال ہمین مِنْهَا دوزخ کی آگ سے تا کہ ہم اپنے
حال کا تدارک اور اپنے کام کی درستی کرین فَاِنْ عُدْنَا پھر اگر پھر جائین ہم کفر اور تکذیب کی طرف فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ○ تو بیشک
ہم ظلم کرنے والے ہونگے اپنے نفس پر دوزخیون کا یہ اخیر کلام ہوگا قَالَ اخْسَـُٔوْا کہیگا خدا کہ چپ ہو فِيْهَا دوزخ مین
وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ○ اور نہ کلام کرو مجھسے اپنے نکلنے یا عذاب دفع ہونے کے باب مین اسواسطے کہ نہ مین تمکو دوزخ سے نکالتا ہون نہ عذاب
تمپر سے ٹالتا ہون اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ بیشک تھا ایک گروہ مِّنْ عِبَادِيْ میرے بندون مین سے یعنی فقیر صحابہ جیسے حضرت عمار
اور بلال اور خباب اور انکے مثل رضی اللہ عنہم کہ ہمیشہ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ کہتے تھے کہ اے ہمارے رب اٰمَنَّا ہم ایمان لائے تیرا
فَاغْفِرْ لَنَا تو بخش دے ہمکو وَارْحَمْنَا اور رحم کر ہمپر وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○ اور تو اچھا ہے بخشنے والا فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ
پھر بنا لیا تمنے اون فقیرون کو سِخْرِيًّا مسخرا یعنی تم اونپر ہنستے تھے حَتّٰۤى اَنْسَوْكُمْ یہانتک کہ بھلا دیا اونھون نے یعنی تم
اونکے ساتھ مسخراپن کرنے مین ایسے مشغول ہوئے کہ تم بھول گئے ذِكْرِيْ میری یاد وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ اور تھے تم کہ اونسے
تَضْحَكُوْنَ ○ ہنستے تھے تکبر کی راہ سے کہ اپنے کو بڑا جانتے تھے اور اونکو حقیر اور ذلیل سمجھتے تھے اِنِّيْ بیشک مین جَزَيْتُهُمُ
الْيَوْمَ جزا دیتا ہون اونھین آج بِمَا صَبَرُوْٓا اسسبب سے کہ صبر کیا اونھون نے تمہارے مسخرے پن کے رنج و ایذا پر اَنَّهُمْ
هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ بیشک وہ ہین مراد کو پہونچنے والے یعنی اپنے مطلب کو پہونچنا اونکے صبر کی جزا ہے قٰلَ کہیگا خدا یا فرشتہ
خدا کے حکم سے کافرون کو کہ كَمْ لَبِثْتُمْ کتنا ٹھہرے تم فِي الْاَرْضِ زمین پر غفلت اور بڑی امید کی راہ سے کافر کہتے تھے
کہ دنیا مین ہم ہمیشہ رہینگے نیست و نابود نہونگے تو غصے کے طور پر اونسے پوچھینگے کہ تم کتنا ٹھہرے عَدَدَ سِنِيْنَ ○ برسون کے
شمار سے یعنی دنیا مین یا زمین پر کی برس زندہ رہے اور قبر مین کی برس مردہ رہے قَالُوْا کہینگے کافر کہ لَبِثْنَا يَوْمًا ٹھہرے
ہم ایک دن اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ یا ایک دن سے بھی کم دوزخ مین ہمیشہ رہنے کو خیال کرکے دنیا اور قبر مین اپنے ٹھہرنے کو بہت تھوڑا سمجھینگے
یا آتش دوزخ کے ہول سے بھول جائینگے اور کہینگے کہ دنیا مین ہمارا رہنا ایک دن یا ایک دن مین سے کسیقدر تھا اور اس سے زیادہ ہم
نہین جانتے فَسْـَٔلِ الْعَآدِّيْنَ ○ پھر پوچھ اے پوچھنے والے ہمارے ٹھہرنے کا زمانہ شمار کرنے والون سے یعنی اون ملائکہ سے جو ہماری
عمرون اور دمون کے محافظ تھے قٰلَ کہیگا خدا کہ اِنْ لَّبِثْتُمْ نہین دیر کی تمنے دنیا مین اِلَّا قَلِيْلًا مگر تھوڑی سی
آخرت کے دنون کی نسبت لَّوْ اَنَّكُمْ اگر یقینی تم كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ جانتے ہو کہ تمام دنیا آخرت کے مقابلہ مین تھوڑی
ہی اَفَحَسِبْتُمْ کیا گمان کرتے ہو تم شدت غفلت کے سبب سے اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ یہ کہ ہمنے تمکو پیدا کیا ہی عَبَثًا کھیل کے طور
یا کھیل کے واسطے وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا اور گمان کرتے ہو تم ہماری طرف لَا تُرْجَعُوْنَ ○ نہ پھیرے جاؤگے اعمال کی جزا پانے کو یعنی
ہمنے تمکو عبادت کے واسطے پیدا کیا اور تمہارے کامون کا بدلا مقرر کر رکھا ہی لطائف قشیری مین مذکور ہی کہ ایسی چیز کے ساتھ مشغول ہونا جو
حق تعالیٰ سے باز رکھے اسکا نام عبث ہی خدا نے ہمین ایسی مشغولی کے واسطے پیدا کیا نہ اوسکا حکم فرمایا شیخ ابوبکر واسطی قدس سرہ ایک دن

یہ آیت پڑھتے تھے فرمایا کہ نہین نہین خدانے خلق کو عبث نہین پیدا کیا بلکہ چاہا کہ اوسکی ہستی ظاہر ہوا اور اوسکی مصنوعات سے اوسکی صفات کمالیہ کی طرف راہ پائین اور بعضون نے کہا ہی کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ ای لوگو مین نے تمکو کھیل کے طور پر نہین پیدا کیا بلکہ نور محمدی کے ظہور کے واسطے پیدا کیا ہی اسواسطے کہ ازل مین یہ بات مقرر ہو چکی تھی کہ وہ نور انسان کی جنس سے پیدا ہوگا تو وہ اصل ہی اور تم سب اوسکی فرع ہو **نظم** ہفت و نہ و چار کہ پرداختند ٭ خاص پئے مرکب او ساختند ٭ اوست شہ و آدمیان جملہ خیل ٭ اصل وی و جملہ عالم طفیل ٭ بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین نے تمکو اسواسطے پیدا کیا ہی کہ تم مجھسے فائدہ لو اسواسطے نہین کہ مین تمسے فائدہ لون اور کہتے ہین کہ ملائکہ کو خدا نے اسواسطے پیدا کیا کہ قدرت کے مظہر ہون اور آدمیون کو اسلیے پیدا فرمایا کہ محبت کے مخزن ہون بعضی آسمانی کتابون مین مذکور ہی کہ ای آدمیو مین نے سب چیزین تمہارے واسطے پیدا کین اور تمکو اپنے واسطے پیدا کیا کُنتُ کَنزًا مَخفِیًّا کا بھید یہان خوب کھلتا ہی جیسا کہ حضرت مولوی معنوی نے اشارہ فرمایا ہی **مثنوی** ای ظہور تو تجلّی نور نور ٭ گنج مخفی از تو آمد در ظہور ٭ گنج مخفی بود زیر خاک گرد ٭ خاک را تابان تر از افلاک کرد ٭ گنج مخفی بد ز پرّی جوش کرد ٭ خاک را سلطان اطلس پوش کرد ٭ خویش را نشناخت مسکین آدمی ٭ از فزونی آمد و شد در کمی ٭ خویشتن را آدمی ارزان فروخت ٭ بود اطلس خویش را بر دلق دوخت ٭ ای علامت عقل و تدبیرات و ہوش ٭ تو چرا خود را ارزان فروش ٭ فَتَعٰلَى اللّٰهُ تو بزرگ ہی اللہ تعالیٰ اور برتر اس بات سے کہ عبث پیدا کرے اَلۡمَلِكُ الۡحَقُّ ۚ بادشاہ حق لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ نہین کوئی معبود مستحق عبادت مگر وہ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡكَرِيۡمِ ○ پیدا کرنے والا عرش بزرگ کا یا ایسے عرش کا جو کریم ہی کہ بھلائیان اور برکتین اوسی سے نازل ہوتی ہین وَمَنۡ يَّدۡعُ اور جو کوئی پکارتا ہی یعنی پرستش کرتا ہی مَعَ اللّٰهِ خدائے برحق کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ دوسرے خدا کی لَا بُرۡهَانَ کوئی دلیل نہین ہی لَهٗ پرستش کرنے والے کو بِهٖ ۙ اوس دوسرے خدا کی پرستش پر فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ تو سوا اسکے نہین کہ اوسکے عمل کی جزا اور اوسکے کام کا بدلا عِنۡدَ رَبِّهٖ ؕ اوسکے رب کے پاس ہی اور استحقاق کے موافق اوسے بدلا دیگا اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الۡكٰفِرُوۡنَ ○ تحقیق کہ نجات نپائینگے اور نہ چھوٹینگے کافر وَقُلۡ رَّبِّ اغۡفِرۡ اور کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ای میرے رب بخشدے مجھے اور میری امت کو وَارۡحَمۡ اور رحم کر مجھپر اور اونپر وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰحِمِيۡنَ ○ اور تو بہتر ہی سب رحم کرنے والون سے حدیث مین ہی کہ سورۂ قد افلح کا اول اور آخر ایک خزانہ ہی عرش الٰہی کے خزانون مین سے

سورۃ النور مدنیۃ وھی	بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○	اربع وستون اٰیۃ
سورۂ نور مدینہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	چونسٹھ آیتین ہین

سُوۡرَةٌ یہ سورت ہی عالم قدس سے اَنۡزَلۡنٰهَا اوتاری ہمنے وہ سورت جبرئیل کی وساطت سے وَفَرَضۡنٰهَا اور فرض کردے ہمنے تمپر وہ احکام جو اوسمین ہین وَاَنۡزَلۡنَا فِيۡهَاۤ اور نازل کین ہمنے اوسمین اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ آیتین کھلی ہوئین حدین اور حکم لَّعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ○ شاید تم نصیحت مانو اور حرام کامون سے بچو اور اون حکمون مین سے ایک یہ حکم ہی کہ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِىۡ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد جب غیر محصن ہو فَاجۡلِدُوۡا تو مارو ای اماموں اور ای حاکمو

كُلَّ وَاحِدٍ ہر ایک کو مِّنْہُمَا اون دونون مین سے مِائَةَ جَلْدَةٍ سو کوڑے یہ حکم اوس زنا کرنے والے کے ساتھ خاص ہے
جو محصن نہو اسواسطے کہ محصن کی حد رجم ہے طحاوی مین لکھا ہے کہ محصن ہونے کی شرطین یہ ہین آزادی بلوغ عقل اسلام نکاح صحیح کے طور پر
جوڑ لگنا دخول سمیت اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی شرط نہین لگاتے اور جو غیر محصن کہ آزاد ہو اوسے سو کوڑے مارنے کے ساتھ سال بھر کے
واسطے شہر بدر کر دینے کو فرماتے ہین اور امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ تعالی شہر بدر کر دینے مین امام شافعی کے ساتھ متفق ہین اسواسطے
کہ اس باب مین ایک حدیث وارد ہوئی ہے کہ مائۃ جلدۃ و تغریب عام اور صاحب کشاف رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ سال بھر کے واسطے
شہر بدر کر دینا امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک اسی آیت سے منسوخ ہے وَّلَا تَأْخُذْكُمْ اور نہ لیلے تمہین بِهِمَا اون دونون
زناکارون کے ساتھ رَأْفَةٌ مہربانی فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ خدا کی فرمانبرداری مین یعنی اونپر رحم نکرو حد مارنا نہ چھوڑو کوڑے مارنے مین
سستی نکرو اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ اگر ہو تم کہ ایمان لائے ہو بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اللہ کا اور روز قیامت کا اسواسطے
کہ خدا پر ایمان چاہتا ہے کہ حدین قائم کرنے مین کوشش کیجائے وَلْيَشْهَدْ اور چاہیے کہ حاضر ہون عَذَابَهُمَا اون دونون پر عذاب
کرتے وقت یعنی جب اونھین حد ماری جائے تو دیکھے طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ ایک گروہ ایمان والون مین سے تاکہ اونکی تشہیر
ہو جائے اور اوس فضیحتی کے سبب سے پھر ایسا کام نکرین امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک چار آدمیون سے کم حاضر نہون
اسواسطے کہ زنا کے واسطے گواہ بھی چار ہی مقرر ہین اور اماموں کے نزدیک ایک ہی آدمی کی حضوری کافی ہے اور دس تک بھی کہا ہے ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت مالدار تھی کرایہ کے گھرون مین بیٹھتی دروازہ پر نشان کی جھنڈی لگاتی یہ بات اوسنے قبول کی تھی
کہ جو مرد اوس سے نکاح کرے اوس مرد کو وہ بخوبی معاش دے ایک مسلمان نے اس طمع پر اوسکے ساتھ نکاح کیا اوسے بدنامی سے بچانے کو
حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ زنا کرنے والا مرد نہ نکاح کرے اِلَّا زَانِيَةً مگر زنا کرنے والی عورت سے
اَوْ مُشْرِكَةً یا شرک کرنے والی عورت سے اکثر یہ بات ہے کہ جو زنا کی طرف مائل ہوگا وہ پرہیزگار اور پاکدامن سے بچتا رہیگا وَّالزَّانِيَةُ
اور زناکار عورت لَا يَنْكِحُهَا نہ نکاح مین لائے اوسے اِلَّا زَانٍ مگر زناکار مرد اَوْ مُشْرِكٌ یا مشرک اسواسطے کہ ہمجنس ہونا
میل کا سبب ہے اور ہمصورت ہونا الفت کا باعث ہے بیت ہرکس مناسب گہر خود گرفت یار + بلبل بباغ رفت و زغن سوے خارزار +
تبیان مین لکھا ہے کہ مدینہ کے یہود یا مشرکون کی عورتین کرایہ کے گھرون مین بیٹھکر ہر ایک اپنے گھر کے دروازہ پر ایک جھنڈی گاڑتی اور لوگون کو
اپنے پاس بلا کر پھرا دیتی غریب مہاجر جو گھر بار نہ رکھتے تھے اور مفلسی کے مارے پریشان حال بنے تھے اونھون نے چاہا کہ اون عورتون کو
نکاح مین لا کر اونکی محنت وصول کیجیے اور اہل جاہلیت کی عادت کے موافق عیش کیجیے تو حق تعالی نے منع کیا اور فرمایا کہ وَحُرِّمَ اور حرام کیا گیا
ذٰلِكَ یہ زناکارون سے نکاح کرنا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ○ مومنون پر ایک قول یہ ہے کہ یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا اور آیہ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى سے
منسوخ ہو گیا وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ اور جو لوگ تہمت لگاتے ہین محصنہ عورتون کو زنا کے ساتھ اور مرد محصن بھی
اس حکم مین داخل ہے اور یہان محصن ہونا آزادی اور بلوغ اور عقل اور اسلام اور زنا سے پاک رہنے کے سبب سے ہے تو جو لوگ کسی ایسے
مرد یا عورت کو زنا کی گالی دے جسمین یہ پانچون صفتین پائی جاتی ہین ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا پھر نہ آئین حاکمون کے پاس بِاَرْبَعَةِ

شُهَدَآءَ چار گواہ عادل کے ساتھ یعنی چار مرد آزاد بالغ مسلمان جو بات ثابت کرنے کو نہ لائین جو خود اونھون نے کہا ہی تھی فَاجْلِدُوهُمْ تو مارو انھین ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً اسی کوڑے اور زنا کے سوا اور تہمت لگانے یا غیر محصن کو زنا کی تہمت لگانے مین تعزیر ہی حد نہین اور یہ تہمت لگانے کی حد زنا اور شراب کی حد سے بہت ہلکی ہی اسواسطے کہ زنا کی حد قرآن سے ثابت ہی جیسا گذرا اور شراب کی حد کا ثبوت صحابہ کے قول سے ہوا ہی اور تہمت لگانے کی حد قذف جاری ہوتا ہی اوسمین احتمال ہی کہ شاید سچ ہو وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ اور قبول نہ کرو انھین جنھون نے تہمت لگائی اور گواہ نہ لائے اور کوڑے کھائے شَهَادَةً گواہی کسی حکم مین اَبَدًا ج ہمیشہ یعنی عمر بھر اور بعضون نے کہا ہی کہ جب تک وہ توبہ نہ کرین وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ تہمت لگانے والون کا هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وہ تو فاسق ہین یعنی اونکے فسق کا حکم کیا گیا ہی اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مگر وہ لوگ جنھون نے توبہ کی ہی مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ بعد اس تہمت لگانے کے اور پھر تہمت نہ لگائین وَاَصْلَحُوْا ج اور نیک کرین اپنی نیتین مسلمانون پر تہمت لگانا چھوڑ دیتے ہین کہ فسق کا نام اون پر سے اوٹھ جاوے مگر حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب مین اوسکی گواہی ہمیشہ مردود ہی اور امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما کے مذہب مین توبہ کے بعد اوسکو فاسق کہنا اور اوسکی گواہی رد کرنا دونون باتین جاتی رہتی ہین فَاِنَّ اللّٰهَ پھر بیشک اللہ غَفُوْرٌ بخشنے والا ہی بندون کے گناہ رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہی توبہ کرنے والون پر لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد عاصم بن عدی رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ شاید کہ کوئی مرد ہم مین سے کسی غیر کو اپنی جورو کے ساتھ دیکھے تو اگر گواہ ڈھونڈھنے جاتا ہی تو جب تک گواہ لاوے تب تک وہ غیر مرد اپنی حاجت سے فارغ ہو کر چلدیگا اور اگر ہم بات سے کوئی بے گواہ لائے ایسی بات کہے تو اسی کوڑے اوسکو لگائے جاوینگے اور وہ فاسق کہلائیگا اور اوسکی گواہی قبول نہوگی پھر کیونکر ہمارا نباہ ہوگا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عاصم حق تعالی نے ایسا ہی حکم بھیجا ہی پس عاصم جیسے ہی مجلس شریف سے باہر نکلے اونکے چچیرے بھائی عویمر نام اونھین ملے اور یہ بات کہی کہ اے عاصم میں نے شریک بن سحما کو اپنی جورو خولہ کے پیٹ پر مین نے دیکھا ہی عاصم بولے کہ افسوس جو بات مین نے پوچھی تھی اوسی مین مبتلا ہوا وہین سے پھرے اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال عرض کیا حضرت نے خولہ کو بلا کر پوچھا اوس نے انکار کیا تو یہ لعان کی آیت نازل ہوئی کہ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اور جو لوگ تہمت لگاتے ہین زنا کے ساتھ اَزْوَاجَهُمْ اپنی جورو ون کو وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اور نہون اونکے واسطے گواہ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ مگر اونھی کی ذاتین فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ تو واجب ہی گواہی دینا ایک کی اونمین سے اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ چار گواہیان خدا کے واسطے اس مضمون سے کہ اِنَّهٗ بیشک وہ یعنی شوہر لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ سچون مین سے ہی اوس عورت کو زنا کے ساتھ منسوب کرنے مین اور ایک بار گواہی قسم کے ساتھ ایک گواہ کی جگہ پر ہی وَالْخَامِسَةُ اور پانچوین گواہی اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ یہ کہ لعنت خدا کی اوس پر اِنْ كَانَ اگر ہو وہ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ جھوٹون مین سے اوس بات کے کہنے مین مرد کا لعان تو اسطرح پر ہی کہ چار بار کہے کہ خدا کی قسم مین نے اس عورت کو جو بری بات کہی اوسمین مین سچا ہون اور پانچوین بار کہے کہ جو بری بات مین نے اس عورت کو کہی اگر مین اسمین جھوٹا ہون تو مجھپر خدا کی لعنت اور ہر بار اوس عورت کی طرف اشارہ کرے اور اس لعان کا حکم یہ ہی کہ مرد پر سے قذف کی حد ساقط اور جورو خاوند مین جدائی کر دینگے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے قول کے موافق

طلاق کی جدائی ہو اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک فسخ کی جدائی اور عورت پر زنا کی حد واجب ہو جاتی ہے اگر شوہر لعان سے انکار کرے
تو امام شافعی کے قول پر اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے مذہب پر اوسے قید کریں گے وَيَدْرَؤُا اور دور کرتا ہے یعنی دفع کرتی ہے عَنْهَا
الْعَذَابَ اوس عورت سے حد یا حبس کو اَنْ تَشْهَدَ یہ کہ گواہی دے وہ عورت اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ چار گواہیاں اللہ کی
قسم کے ساتھ اور ان مضمون کے ساتھ کہ اِنَّهٗ بیشک شوہر لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ البتہ جھوٹوں میں سے ہے جو اوس نے زنا کی تہمت لگائی
مجھکو وَالْخَامِسَةَ اور پانچویں گواہی اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ یہ کہ غضب الٰہی اس عورت پر اِنْ كَانَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ اگر ہو مرد سچوں میں اوسے وہ بری بات کہنے میں عورت کا بیان یہی کچھ ہے کہ کہے کہ الٰہی
خدایا اگر یہ مرد سچا ہے اوس تہمت میں جو اوس نے مجھے لگائی اور پانچویں بار کہے کہ اگر یہ مرد اوس بری بات میں سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب
اور یہ بات مرد کی طرف اشارہ کرے موضح میں لکھا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عصر کے بعد منبر کے پاس
جس وقت کہ بہت لوگ حاضر ہوں مرد اور عورت دونوں سے گواہی لی اور لعان کے بعد تم ان دونوں میں جدائی کردی
علیہ وآلہ وسلم نے آمین کہا اور لوگوں نے بھی آمین کہی اور مفسرین کے ایک گروہ نے کہا کہ یہ الفاظ پڑھا یہ کہ وَلَوْلَا اور اگر نہ ہوتا
اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ اور اوسکی رحمت وَاَنَّ اللّٰهَ اور یہ کہ خدا تَوَّابٌ
حَكِيْمٌ حکمت والا حد اور لعان کا حکم تم پر فضیحت کا اور ذلت کا عذاب جلد آتا
کہ اگر تمہیر عذاب کی تاخیر کرکے تمہیں رحمت نہ فرماتا تو تم ہلاک ہوجاتے یا اگر حد اور لعان نہ ہوتا تو زنا کی بُری باتوں سے منع نہ ہوتا
فضل نہ فرماتا تو تمہاری نسل منقطع ہوجاتی اور یہ کہ ایک دوسرے کو مار ڈالتے اور قتل کرکے اگر تمپر جلد تم کو نہ بچاتا تو تم
حیران رہتے تو بہ کی توفیق دیکر امید دلائی یا اغفلہم گر توبہ مدد کا گنہگار نہ ہوتا اور اب ہر گرم رہا
کہ در فیض کشود ہے زنگ ستم از آئینہ عاصی کہ دور فرماتا ہے اسکے بعد ام المومنین حضرت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
بری الذمہ ہونے کے باب میں آیتیں ہیں اور وہ قصہ طولانی ہی اور رعایت ادب اس بات کو مقتضی ہے کہ اوس قصہ کی چھوٹی چھوٹی
باتیں لکھنے سے قلم روک کر بڑی بات مجمل لکھی جائے وہ یہ بات ہے کہ ہجرت کے پانچویں برس جب جنگ مریسیع کا اتفاق ہوا تو جناب صدیقہ
اوس سفر میں ساتھ تھیں اور ایک منزل میں کجاوے سے اوتریں اور اونکا ہار کھو گیا اوسے ڈھونڈھنے کو ٹھہرنے کی جگہ سے دور تشریف
لیگئیں فراغت دیر ہوئی خوگرا خادموں نے کجاوہ اوٹھا کر اونٹ پر رکھدیا یہ نہ دیکھا کہ کجاوہ خالی ہے یا جناب صدیقہ اوسمیں بیٹھی ہیں اور وہ لوگ وہاں سے
چل نکلے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا جب پھر کر وہاں تشریف لائیں اور دیکھا کہ وہاں کوئی نہیں تو اوسی جگہ ٹھہر گئیں یہاں تک کہ صفوان
بن معطل جو حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے حکم سے لشکر کے پیچھے پیچھے آیا کرتے وہ وہاں پہونچے اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا
اونکے اونٹ پر سوار ہوکر لشکر میں جا ملیں ابن ابی نے صفوان کے اونٹ پر اونھیں سوار دیکھکر وہ باتیں کہیں جو حضرت سید عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حرم محترم کی نسبت کہنا لائق نہ تھا اور جب مدینہ منورہ میں سب پہونچے تو یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
عرض کیگئی اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوگئی تھیں انھیں اس بات کی خبر نہ ہوئی مگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے

بے التفاتی دیکھتین اجازت لیکر اپنے والد کے گھر آئین وہان یہ حال سنا تو اس صدمہ سے مرض اور بڑھا دو رات دن روئین بیت چشم گریہ
بہ سر آمد ہفت روز و ہفت شب یعنی جانم زنالہ و دیدہ تاب ہفت روز و شب یعنی اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت بی بی عایشہ کا
حال تحقیق کرنے کی طرف متوجہ ہوئے اپنی بیبیون اور بڑے بڑے صحابہ سے آپ پوچھتے سب اونکی پاکدامنی پر گواہی دیتے ایک دن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر مین تشریف لائے اور حضرت عایشہ صدیقہ کو روتے دیکھکر فرمایا
کہ اے عایشہ اگر تونے گناہ کیا ہی تو خدا سے توبہ کرو اور بخشش چاہو حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مان باپ سے کہا کہ تم حضرت کی
اس بات کا جواب دو کسی نے جرات نہ کی تو خود حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے نہایت وحشت کے ساتھ یہ بات عرض کی کہ یا رسول اللہ
دشمنون نے ایک خبر اڑا دی ہی اور مین جو کہتی ہون کوئی باور نہین کرتا تو مین اوہی کہتی ہون جو یوسف علیہ السلام کے باپ نے
کہا تھا کہ فصبر جمیل واللہ المستعان بیت صبر کنیم تا کرم او چہ میکند تا این دل شکستہ غم او چہ میکند بس اس گفتگو کے ساتھ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کا اثر ظاہر ہوا اور برارت کی آیتین نازل ہوئین کہ ان الذین جاءو بالافک بیشک جو
لوگ لائے ہین بڑا جھوٹ یعنی عایشہ کی شان مین عصبۃ منکم ایک گروہ ہین تم مین سے اور وہ پانچ آدمی تھے عبداللہ بن ابی
منافقون کا پیشوا اور زید بن رفاعہ اور حسان بن ثابت شاعر اور مسطح بن اثاثہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ کے بیٹے اور حمنہ
بنت جحش ام المومنین حضرت زینب کی بہن لا تحسبوہ نہ سمجھو اوس جھوٹے کو شرا لکم برا اپنے واسطے اسمین مخاطب ہین
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا اور صفوان رضی اللہ عنہ جنکے ساتھ تہمت لگائی تھی حق تعالی فرماتا ہی کہ اوس
جھوٹ کو اپنی نسبت برا مت سمجھو بل ھو بلکہ وہ خیر لکم بہتر ہی تمہارے واسطے اسواسطے کہ تمنے بڑا ثواب پایا اور تمہاری بزرگی
اور پاکی کی آیتین نازل ہوئین اور تمہاری بزرگی اور عظمت شان سب پر ظاہر ہو گئی اور سب جھوٹ بولنے والون بہتان باندھنے والون کے
باب مین وعید ہو گئی لکل امرئ منھم ہر شخص کے واسطے انہین سے جو بڑا جھوٹ بولنے والے ہین ما اکتسب جزا اوس
چیز کی ہی جو کمائی کی اونھون نے من الاثم گناہ مین سے اوسقدر جتنا اونھون نے خوض کیا اسواسطے کہ بعضے ہنسے تھے اور بعض نے
بری باتین کہی تھین اور بعضے چپ رہے اور منع نہ کیا والذی تولی اور جس شخص نے کہی کبرہ بڑی بات اور بہت بدتر منھم
اوس گروہ مین سے اوس شخص سے ابن ابی لعنۃ اللہ علیہ مراد ہی لہ عذاب اوسکے واسطے ہی عذاب عظیم بڑا آخرت مین یا دنیا مین
اس سبب سے کہ قذف کی حد اوس پر جاری ہوئی اور ذلیل و رسوا ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ حسان تھے اسواسطے کہ آخر عمر مین اندھے ہوگئے یا مسطح
اسواسطے کہ اونکے ہاتھ شل ہو گئے لولا اذ سمعتموہ کیون نہ اوس وقت جب سنی تمنے یہ بات ظن المومنون والمومنت
گمان کرتے ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتین بانفسھم اپنے دینی لوگون کی طرف خیرا نیک جیسا کہ اپنی ذاتون کی طرف گمان
کرتے ہین خطاب سے غیبت اور حضرت سے مظہر کی طرف پھرنا مبالغہ ہی ملامت کرنے مین اور آگاہ کرنا ہی اس بات پر کہ مومنون کی طرف نیکی کا گمان
کرنا ایمان کا مقتضا ہی یعنی مسلمانون کو چاہیے تھا کہ یہ جھوٹ بات سنکر حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت صفوان کی طرف نیک گمان کرتے
وقالوا اور کہتے جسطرح کہ یقین کرنے والا کوئی مرد کسی حال پر مطلع ہوا اور کہے کہ ھذا افک مبین یہ بات جھوٹی کھلی

ہوتی ہے وہ حق سبحانہ تعالیٰ اپنے پیغمبرون کی بیبیون کو ایسے حالون سے محفوظ رکھتا ہے اونکی تعظیم اور تکریم کے واسطے لَوْلَا جَآءُوْ کیون نہ لائے
عَلَيْهِ اس بات پر بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ چار گواہ کہ گواہی دین اوس بات کی جسکی تہمت کرتے ہین فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ
پھر اب جو نہ لائے وہ چار گواہ فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک یعنی اوسکے حکم مین هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○
وہ جھوٹے ہین ظاہر اور باطن مین اسواسطے کہ اگر گواہ لاتے تو ظاہر حکم مین جھوٹے نہوتے مگر حقیقت مین جھوٹے ہوتے اسواسطے
کہ انبیا علیہم السلام کی بیبیون سے یہ صورت ممتنع ہے اور چونکہ گواہ نہ لائے تو ظاہر مین بھی جھوٹے ہین وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ اور اگر نہ فضل
ہوتا خدا کا عَلَيْكُمْ تم پر وَرَحْمَتُهٗ اور اوسکی رحمت فِي الدُّنْيَا دنیا مین توبہ کی توفیق دیکر وَالْاٰخِرَةِ اور آخرت مین عفو
اور مغفرت کرکے تو لَمَسَّكُمْ ضرور پہونچتا تمکو فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ اوس چیز مین جسمین تمنے خوض کیا صدیقہ کو جھوٹ
لگا کر عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ عذاب بڑا کہ حد قذف اور لوگون کی ملامت کی سختی اوس عذاب کے سامنے حقیر ہوتی اور تمکو وہ عذاب
پہونچتا اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ جسوقت کہ لاتے تھے تم وہ بات بِاَلْسِنَتِكُمْ اپنی زبانون پر ایک دوسرے سے پوچھتے تھے وَتَقُوْلُوْنَ
بِاَفْوَاهِكُمْ اور کہتے تھے اپنے مونہون سے مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وہ بات کہ نہ تھا تمہین اوسکا علم یعنی نادانی کی راہ
سے کہتے تھے وَتَحْسَبُوْنَهٗ اور سمجھتے تھے اوس بات کو جو تمنے کہی تھی هَيِّنًا سہل اور آسان کہ کوئی نتیجہ اوس سے پیدا نہ
ہوگا وَّهُوَ اور حال یہ ہے کہ وہ بات عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک عَظِيْمٌ ○ بڑی ہے اور اوسکے سبب سے بڑا عذاب ہوگا اسواسطے
کہ وہ ایسی بات اہل بیت نبوت کو لگاتا ہے اور قرآن کی تکذیب اور منصب رسالت کی تحقیر کرتا ہے احقاف مین لکھا ہے کہ ام ایوب نے حضرت ابو ایوب
انصاری کی زوجہ نے اونسے پوچھا کہ تمنے وہ بات سنی ہے جو عایشہ کے باب مین لوگ کہتے ہین ابو ایوب رضی اللہ عنہ بولے کہ ہان سنی اور وہ
بات جھوٹ ہے کیا تو اپنی نسبت اوس فعل کو جایز رکھتی ہے اونکی زوجہ بولین کہ واللہ نہین پس ابو ایوب نے کہا کہ واللہ عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
تجھسے بہتر ہین تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی کی نسبت یہ کام کب ممکن ہو سکتا ہے یہ بہتان عظیم ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَلَوْلَآ اِذْ
سَمِعْتُمُوْهُ اور کیون نہ جسوقت سنی تمنے یہ بات قُلْتُمْ کہتے تم یعنی تمنے جسوقت بات سنی تو کیون نہ کہا تمنے جیسا ابو ایوب نے کہا تھا کہ
مَّا يَكُوْنُ لَنَآ نہین لائق ہمکو اور نہین پہونچتا اَنْ نَّتَكَلَّمَ کہ کہین ہم بِهٰذَا اسکے یہ بات سُبْحٰنَكَ پاک ہے تو اے خدا اس سے
کہ اپنے پیغمبر کے حرم محترم مین خرابی اور برائی ڈال سکے هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ○ یہ کلام بڑا بہتان ہے منافقون کا باندھا ہوا
يَعِظُكُمُ اللّٰهُ نصیحت کرتا ہے خدا تمکو اَنْ تَعُوْدُوْا یہ کہ پھر کہو لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا ایسی بات کبھی یعنی جب تک زندہ ہو ہرگز کبھی
ایسی بات پھر نہ کہنا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ اگر ہو ایمان والے اسواسطے کہ ایمان مسلمانون کے باب مین طعن کرنے کو عموماً مانع ہے
خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون کے باب مین جو مسلمانون کی مائین ہین وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ اور بیان کرتا ہے اللہ صاف صاف
لَكُمُ الْاٰيٰتِ تمہارے واسطے آیتین کہ نیک دینون کی حالت بتائین تاکہ نصیحت پکڑو اور ادب کی راہ سے نہ پھرو وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ
جانتا ہے عایشہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی حَكِيْمٌ ○ حکم کرنے والا ہے کہ وہ عیب اور عار سے بری الذمہ مین ثابت تا گریبان و دامن اوسکا پاک ست
از رقم خطا و زندست عیب جو آلودہ زسر تا بہ پا اور کسی نے کیا خوب کہا ہے بیت کرا رسد کہ کند عیب دامن پاکت کہ ہمچو قطرہ کہ بر برگ گل چکد

پاکی ہو۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ بیشک جو لوگ دوست رکھتے ہیں اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ یہ کہ پھیلے بےحیائی یعنی تہمت
کی طرف نسبت کرنا فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اونکی شان میں جو ایمان لائے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ تہمت کو بیان کریں لَہُمْ
عَذَابٌ اَلِیْمٌ اونکے واسطے ہی عذاب دکھ دینے والا فِی الدُّنْیَا دنیا میں حد قذف اور بدنامی کی وجہ سے وَالْاٰخِرَۃِ
اور آخرت میں عذاب دوزخ ہی وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی اوسکی برائی جسمیں تمنے فکر کی ہی وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور تم
اوسے نہیں جانتے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ اور اگر ہوتا فضل اللہ کا تحمل اور بردباری کے ساتھ عَلَیْکُمْ تمپر وَرَحْمَتُہٗ
اور اوسکی رحمت مہربانی اور پرورش کے ساتھ وَاَنَّ اللّٰہَ رَءُوْفٌ اور یہ کہ اللہ مہربان ہی جسپر افترا کیا گیا اوسکا بری الذمہ ہونا
ظاہر کرتا ہی رَّحِیْمٌ بڑے رحم کرنے والا ہی اگر توبہ کے سبب افترا کرنے والے کا گناہ نہ بخشتا تو ضرور تمپر عذاب نازل ہوتا یٰۤاَیُّہَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ای ایمان والو لَا تَتَّبِعُوْا [illegible] پیروی کرو خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ شیطان کے قدموں کی یعنی گناہوں
کی طرف اوسکی راہوں کی اور حضرت عائشہ پر تہمت رکھتے ہیں اوسکے وسوسوں کی وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ
اور جو کوئی پیروی کرے شیطان کے قدموں کی اور اوسکے اثروں کی متابعت کرے فَاِنَّہٗ یَاْمُرُ تو بیشک حکم کرتا ہی شیطان اوسے
بِالْفَحْشَآءِ اوس کام کا جو بہت برا اور عقلاً برا ہو وَالْمُنْکَرِ اور اوس کام کا حکم کرتا ہی جو شرعاً برا ہو وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ اور اگر
ہوتا فضل اللہ کا عَلَیْکُمْ تمپر یہ کہ توفیق دیکر یا حدیں مقرر کرکے جو گناہوں کا کفارہ ہیں وَرَحْمَتُہٗ اور اوسکی رحمت یعنی
[illegible] مَا زَکٰی مِنْکُمْ [illegible] مِّنْ اَحَدٍ کوئی اَبَدًا انتہا زمانہ تک اس عیب سے اور [illegible]
وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ یُزَکِّیْ اور لیکن خدا پاک کردیتا ہی توبہ قبول کرکے مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہی وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ اور اللہ سننے والا ہی لوگوں کی
باتوں کا عَلِیْمٌ جاننے والا ہی اونکی نیتوں کا کہتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی تھی کہ اپنے خالہ زاد بھائی مسطح ابن
[illegible] سے اچھا سلوک نہ کرونگا تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ وَلَا یَاْتَلِ اور چاہیے کہ قسم نہ کھائیں اُولُوا الْفَضْلِ
[illegible] بزرگی رکھتے ہیں مِنْکُمْ تم میں سے وَالسَّعَۃِ اور مقدرت والے جو مال کی رو سے وسعت رکھتے ہیں [illegible]
سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مراد ہیں حق تعالیٰ نے فرمایا ایسے لوگوں کو قسم کھانا چاہیے اَنْ یُّؤْتُوْٓا اس بات پر کہ نہ دینگے خرچ
اُولِی الْقُرْبٰی قرابت والوں کو وَالْمَسٰکِیْنَ اور محتاجوں کو وَالْمُہٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اور خدا کی راہ میں ہجرت
کرنے والوں کو اور مسطح قرابتدار بھی اور محتاج بھی اور مہاجر بھی تھے وَلْیَعْفُوْا اور چاہیے کہ معاف کریں جرم جو اونسے صادر ہوا
وَلْیَصْفَحُوْا اور چاہیے کہ بدلا لینے سے منہ پھیریں اور چشم پوشی کریں اَلَا تُحِبُّوْنَ کیا دوست نہیں رکھتے ہو اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ
لَکُمْ اس بات کو کہ بخشدے خدا تمکو تو تم بھی اوروں کے گناہ سے درگذر کرو وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہی باوجود اسکے کہ بدلا لینے پر
کمال قدرت رکھتا ہی رَّحِیْمٌ [illegible] چاہیے کہ اوسکے اخلاق سے خلق حاصل کرو علما نے [illegible]
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت [illegible]
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے واسطے ہی اور حکیم سنائی [illegible] کہا ہی شعر [illegible] خواند

ذوالفضلش چہ در رتبہ و سیرتش ہمچنان بود تا زان رحیثم عوام پنہان بود چہ روز و شب سال و ماہ در ہمہ کار ثانی اثنین اذ ھما فی الغار
اِنَّ الَّذِیْنَ بیشک جو لوگ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ تہمت لگاتے ہین پاک بیبیون کو الْغٰفِلٰتِ ایسی کہ بیخبر ہین اوس چیز سے
جسکی اونھین تہمت لگاتے ہین الْمُؤْمِنٰتِ ایمان رکھنے والیان خدا اور رسول پر ان عورتون سے پیغمبر صاحب کی بیبیان مراد ہین
وسیط مین لکھا ہی کہ خاص ام المومنین حضرت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مراد ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ مہاجرون کی شان مین ہی
اور بعضون نے عام رکھا ہی اور بہر تقدیر جو لوگ ایسی جماعت کو تہمت لگاتے ہین لُعِنُوْا وہ لعنت کیے گئے ہین فِی الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَۃِ دنیا اور آخرت مین دنیا مین نیکنامی سے دور پڑے ہین اور آخرت مین رحمت سے یعنی اس عالم مین ملعون اور مردود ہین اور
اوس جہان مین مبغوض اور مطرود وَلَھُمْ عَذَابٌ اور اونکے واسطے ہی عذاب عَظِیْمٌ بڑا بڑے گناہ کے سبب سے اور وہ
عذاب ہوگا یَّوْمَ تَشْھَدُ اوس دن جب گواہی دینگی عَلَیْھِمْ اوپر اَلْسِنَتُھُمْ اونکی زبانین بڑے گناہ اور بہتان کی یعنی اپنی
زبان سے خود اقرار کرینگے وَاَیْدِیْھِمْ اور گواہی دینگے اونکے ہاتھ وَاَرْجُلُھُمْ اور اونکے پانون بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ
اوس چیز کی جو کرتے تھے گناہ یَوْمَئِذٍ یُّوَفِّیْھِمُ اللہُ اوس دن پوری دیگا اللہ اونھین دِیْنَھُمُ الْحَقَّ جزا اونکی جو اونکے
لائق ہی وَیَعْلَمُوْنَ اور جانینگے اوس دن کہ اَنَّ اللہَ بیشک اللہ ھُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ وہ ہی ثابت اپنی ذات سے ظاہر الوہیت
اور قدرت کے ساتھ قادر ثواب اور عذاب پر اَلْخَبِیْثٰتُ بُری اور ناپاک باتین لِلْخَبِیْثِیْنَ ناپاکون کے واسطے ہین یعنی ناپاک ہی
لوگ ناپاک باتین زبان سے کہتے ہین اور اونھین سے بری باتین ظاہر ہوتی ہین وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ اور پلید لوگ قابل پلید
باتون کے ہین اسواسطے کہ اونکی طبیعتین پلیدی کی وجہ سے پلید باتون کی طرف مائل ہین وَالطَّیِّبٰتُ اور پاکیزہ باتین لِلطَّیِّبِیْنَ
پاک لوگون کے واسطے ہین یعنی اونسے سرایت کرتی ہین اور اثر کرجاتی ہین وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ اور پاکیزہ لوگ بھی پاکیزہ
باتون کے لائق ہین مصرع از کوزہ ہمون برون تراود کہ در وست ۔ اور بعضے مفسرون نے یہ تفسیر کی ہی کہ ناپاک عورتین ناپاک مردون کے
واسطے ہین اور ناپاک مرد اونکی طرف رغبت کرتے ہین اور پاک عورتین پاک مردون کے واسطے ہین اور پاک مرد اونکی طرف مائل ہین خلاصہ کلام یہ ہی
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام موجودات مین سب سے زیادہ پاکیزہ ہین آپکے واسطے جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا سی محرم سزاوار ہی اسواسطے
کہ جنسیت الفت اور صحبت کا سبب ہوتی ہی اور اسی طرف مثنوی معنوی مین اشارہ ہی مثنوی ذرہ ذرہ کاندرین ارض و سماست ۔ جنس
خود را ہمچو کاہ و کہربا ست ۔ ناریان مر ناریان را جاذب اند ۔ نوریان مر نوریان را طالب اند ۔ اہل باطل باطلان را میکشند ۔ اہل حق از
اہل حق ہم سرخوش اند ۔ طیبات آمد زبہر طیبین ۔ للخبیثات الخبیثون ست یقین ۔ ام المومنین حضرت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا کی فضیلت کا ذکر رسالہ مرات الصفا مین مفصل تحریر ہوا ہی اسوجہ سے یہان آیتون کا ترجمہ فقط کر دیا گیا ہی اُولٰٓئِکَ وہ لوگ یعنی
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا اور حضرت صفوان رضی اللہ تعالی عنہ مُبَرَّءُوْنَ
پاک اور مبرا ہین مِمَّا یَقُوْلُوْنَ اوس بات سے جو کہتے ہین گنہگار تہمت لگانے والے حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی شان اور منصب بہت پاک اور بلند ہی اس بات سے کہ آپکی زوجہ طاہرہ کا دامن عصمت ایسے شبہہ سے آلودہ ہو اور صفوان بھی ایک مرد پاکیزہ اولیا

صحابہ مین سے ہی اوسپر بھی تہمت نہین کر سکتے اُولٰٓئِکَ اونکے واسطے ہی مَّغْفِرَۃٌ بخشش خدا سے وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ○ اور روزی اچھی
یعنی بے محنت اور بے زوال اس سے جنت کی نعمت مراد ہی یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول کا
لَا تَدْخُلُوْا نہ داخل ہو بُیُوْتًا گھرون مین غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ اپنے گھرون کے سوا جنمین تم رہتے ہو یعنی کسی غیر گھر مین چلے جا
حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا یہانتک کہ خبر لو اور اجازت چاہو وَتُسَلِّمُوْا اور سلام کرو عَلٰٓی اَھْلِھَا اوس گھر والے پر ایک روایت مین
آیا ہی کہ کہو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ءَاَدْخُلُھَا ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ ایک عورت انصاریہ نے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت مین
حاضر ہو کر یہ بات عرض کی کہ ہم اپنے گھرون مین ایسی حالت پر ہوتے ہین کہ یہ نہین چاہتے کہ اوس حال مین ہمین کوئی دیکھے
اور ہمارے لوگون مین سے ایک نہ ایک اچانک ہمارے گھر مین چلا آتا ہی اور جس حال مین نہ دیکھنا چاہیے ہمین دیکھ لیتا ہی تو حق تعالی نے
یہ آیت بھیجی اور حکم ہو گیا کہ لوگون کے گھر مین بے اجازت نہ چلے جایا کرو ذٰلِکُمْ وہ سلام کرنا اور اذن چاہنا خَیْرٌ لَّکُمْ بہتر ہی
تمھارے واسطے اس بات سے کہ بے اجازت چلے جاؤ اور بعضون نے کہا ہی کہ جو کوئی اپنے بال بچون مین آئے اوسے بھی چاہیے کہ بات یا چاپ
یا کھنکھار کے سبب سے آگاہ کر دے تاکہ گھر والے ستر عورت کر لین بُری بات دور کر دین ہمنے یہ حکم کیا لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ○ شاید کہ تم
نصیحت پاؤ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْھَآ پھر اگر نہ پاؤ اوس گھر مین اَحَدًا کسیکو فَلَا تَدْخُلُوْھَا تو نہ داخل ہو غیر کے گھر مین
حَتّٰی یُؤْذَنَ لَکُمْ یہانتک کہ اجازت دین تمکو یعنی کوئی ظاہر ہو کر تمکو اجازت دے اسواسطے کہ کسیکے خالی گھر مین بے اذن
چلے جانے مین چوری کی تہمت کا محل ہی وَاِنْ قِیْلَ لَکُمُ ارْجِعُوْا اور اگر کہین تمسے اجازت مانگنے کے بعد کہ پھر جاؤ فَارْجِعُوْا
تو پھر آؤ وہان نہ ٹھہرو نہ اڑو نہ دروازے پر بیٹھو اسواسطے کہ اسمین گھر والے کی مضرت ہی ھُوَ اَزْکٰی لَکُمْ پھر آنا بہت پاکیزہ بات
اور بہت خوب کام ہی تمھارے واسطے وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ وہ چیز جو تم کرتے ہو اجازت مانگنا اور نہ مانگنا عَلِیْمٌ ○
جاننے والا ہی اور اوسپر بدلا دیگا یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
ملک شام اور عراق کی راہ مین تاجرون کو اتفاق پڑتا ہی کہ خالی گھر اور سرایں مین ٹھہرتے ہین چونکہ کوئی وہان مقیم نہین ہی تو کس سے اجازت
مانگین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَیْسَ عَلَیْکُمْ نہین ہی تمپر جُنَاحٌ کچھ گناہ اَنْ تَدْخُلُوْا یہ کہ داخل ہو بے اجازت
بُیُوْتًا غَیْرَ مَسْکُوْنَۃٍ اون گھرون مین جو مسکون نہین ہین یعنی ومین کوئی نہین رہتا بلکہ آتے ہین اور چلے جاتے ہین
جیسے قافلہ اوترنے کی جگہہ اور سرا فِیْھَا اون خالی گھرون مین مَتَاعٌ لَّکُمْ فائدہ ہی تمکو کہ سردی گرمی سے وہان پناہ لیتے ہو اور
مال اور جانور تمھارے وہان محفوظ رہتے ہین وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی مَا تُبْدُوْنَ جو کچھ ظاہر کرتے ہو تم اذن چاہنا وَ
مَا تَکْتُمُوْنَ ○ اور جو چھپاتے ہو گھرون مین بدنیتی سے داخل ہونا قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا
ایمان والے مردون سے کہ لیلین اور چھپا دین مِنْ اَبْصَارِھِمْ اپنی آنکھون سے نامحرم کو دیکھنا اسواسطے کہ نگاہ سے فتنہ پیدا ہوتا ہی
ذخیرۃ الملوک مین لکھا ہی کہ آدمی کے ڈیل مین شیطان کا بہت تیز قاصد آنکھ ہی اسواسطے کہ اور حواس اپنے ٹھکانے پر ہین تا وقتیکہ کوئی چیز
اون تک نہین پہونچتی اوسے دریافت کرنے مین مشغول نہین ہو سکتے مگر دیدہ ایسا حاسہ ہی کہ دور اور نزدیک سے بلا اور گناہ کو شکار کرتا ہی نظم

[illegible] بین میر سد ٭ از نظر تو چشکن میر سد ٭ دیدہ فرو پوش چو دُر در صدف ٭ تا نشود تیر بلا را ہدف ٭ نفحات مین حضرت شبلی قدس
سرہ سے منقول ہے کہ اونھون نے اس آیت کے معنی کہے ہین کہ سامنے کی آنکھین اونکی طرف سے بند کرین جنپر نظر ڈالنا حرام ہے اور دل کی
آنکھ ماسوی اللہ کی طرف سے بند کرلین وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ اور بچائین اپنی فرجون کو حرام سے یا چھپائین اپنی شرمگاہین ناف سے
گھٹنے کے نیچے تک ذٰلِكَ یہ آنکھ بند کرنا اور فرج بچانا أَزْكَىٰ بہت پاکیزہ اور فائدے کی بات ہے لَهُمْ اونکے واسطے دنیا اور آخرت مین
إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بیشک اللہ جاننے والا ہے بِمَا يَصْنَعُونَ ۝ وہ جو کرتے ہین نگاہ حلال اور حرام پر اور ہاتھ پانون سے جو عمدا
اور گناہ کرتے ہین وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ اور کہو ایمان والی عورتون کو کہ پاکدامنی کی راہ سے يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ
بند کرین اپنی آنکھین اور نامحرم مردون کو نہ دیکھین وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ اور بچائین اپنی فرجون زنا سے وَلَا يُبْدِينَ
اور نہ ظاہر کرین زِينَتَهُنَّ اپنا سنگار زیور لباس رنگ خوشبو سے کہ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا مگر وہ جو کھل جاوے اوس مین سے بے قصد کام کے
وقت جیسے انگوٹھی اور زیور کے کنارے اور سرمہ آنکھ مین اور رنگ ہاتھ مین اور بعضون نے کہا ہے کہ زینت سے زینت کے مقام مراد ہین تو منھ
اور ہتھیلیان مستثنیٰ ہین [illegible] اور چاہیے کہ ڈالین وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ اپنی اوڑھنیان عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ اپنے گریبانون پر یعنی
اپنی گردن اور چھاتی [illegible] بال اور کان اور گردن اور سینے چھپے رہین وَلَا يُبْدِينَ اور نہ کھولین زِينَتَهُنَّ
اپنی زینت کی جگہین جیسے سر [illegible] کہ چھپے بازو بند یا کلائی یا زیب کی جگہ ہے إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ مگر اپنے شوہرون کے
واسطے [illegible] أَوْ آبَائِهِنَّ یا اپنے باپون کے واسطے اور دادا [illegible] أَوْ آبَاءِ
بُعُولَتِهِنَّ یا اپنے شوہرون [illegible] کے واسطے باپ کے حکم مین [illegible] أَوْ أَبْنَائِهِنَّ [illegible]
بیٹے یا بیٹیون [illegible] أَوْ أَبْنَاءِ [illegible]
بُعُولَتِهِنَّ [illegible] کے واسطے بیٹے [illegible]
یا اپنے بھائیون کے لیے [illegible] کے واسطے [illegible] أَوْ
بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ یا اپنی بہنون کے بیٹون [illegible] نہین اور
رضاعی محرمون مین بھی یہی حکم [illegible] اور ماموون کا ذکر نہ کیا اسواسطے کہ وہ [illegible]
انوار مین لکھا ہے کہ بہت احتیاط ہے [illegible] سامنے کبھی عورت نہ کھولے کہ شاید وہ اپنے بیٹون کے سامنے
تعریف کرین اور اس سبب [illegible]
[illegible] عورتین غیر مرد کا [illegible]
[illegible]
[illegible] عورتون کی ملاقات بھی پرہیز کرنا چاہیے اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ نسائهن کے لفظ سے سب عورتین مراد ہین اور اوسے
پرہیز کرنا چاہیے أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ یا وہ جسکے مالک ہوے ہین اونکے ہاتھ یعنی عورتین اونسے پرہیز کرین جو اونکے ہاتھ کا مال ہے

لونڈیان خواہ ایمان والی خواہ کافرہ یا یہ کہ وہ لونڈیان عورتون مین داخل ہین اونکو یہان ذکر کردیا تاکہ یہ بات معلوم ہوجائے کہ اوس لونڈی سے بھی پرہیز لازم نہین جو ایمان والی نہو اور بعضون نے کہا ہی کہ ما ملکت ایمانھن سے لونڈی بھی مراد ہی اور غلام بھی اور بعضے اس بات پر ہین کہ اگر غلام نیک نیت اور پاک دامن ہو تو اوسے اپنی مالک بی بی پر نظر ڈالنا چاہیے اور اگر ایسا نہو تو نہین اور احقاف مین لکھا ہی کہ ابن المسیح رحمۃ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ او ما ملکت ایمانھن کا لفظ تمکو کہین دھوکے مین نہ ڈالدے اسواسطے کہ لونڈیون ہی کے باب مین ہی غلام کے باب مین نہین اسواسطے کہ عورتین اکثر لونڈیان ہی مول لیتی ہین غلام نہین اور عورت کا غلام غیر مرد کے حکم مین ہی اوسے نہ اپنی مالک بیبیون پر نظر ڈالنا درست ہی نہ اونکی زینت کی جگہون مین سے کسی جگہ او التبعین یا پیروی کرنے والے غیر اولی الاربۃ بے شہوت والے من الرجال مردون مین سے یعنی وہ مرد جو کھانا مانگنے گھرون مین آتے ہین اور عورتون سے کچھ حاجت ہی نہین رکھتے یعنی اونسے شہوت کا دغدغہ نہین جیسے بہت بوڑھا اور نامرد یا وہ احمق لوگ جو مباشرت سے بالکل خبر ہی نہین رکھتے اور اونکی نیت کھانے ہی مین لگی رہتی ہی اور مذہب حنفی کے اکثر امام اس بات پر ہین کہ ہیجڑے زنانے نامرد نگاہ ڈالنے کی حرمت مین غیر مردون کا حکم رکھتے ہین اسواسطے کہ اونکو مباشرت کی خواہش تو ہی زیادہ بہرین نسبت کہ اوسکی قوت نہین رکھتے او الطفل الذین یا لڑکے جو لم یظھروا آگاہ نہین علی عورات النساء عورتون سے یعنی اونکو کچھ تمیز ہی نہ عورتون کے ساتھ مباشرت کرنا جانتے ہین یا یہ کہ عورتون پر آنے کی قدرت ہی نہین رکھتے یعنی بالغ نہین ہوئے اور اونکو شہوت نہین ہوتی ولا یضربن بارجلھن اور نہ مارین عورتین اپنے پانون گھنگرون پہنے ہوئے زمین پر چلتے وقت لیعلم تاکہ جانا جائے ما یخفین جو چھپائے رکھتی ہین من زینتھن اپنا زیور کہ وہ پائل چھاگل پازیب ہی یعنی ان زیورون کی آواز بھی مردون کے کان تک نہ پہونچائین کہ آواز سنکر مردون کو اونکی طرف رغبت ہو وتوبوا الی اللہ اور پھر و خدا کی طرف جمیعا تم سب ایہ المؤمنون ای ایمان والو لعلکم شاید تم تفلحون ○ چھٹکارا پاؤ توبہ کے سبب سے حق تعالی نے سب کو توبہ کا حکم فرمایا اسواسطے کہ کوئی آدمی خطرے اور گناہ سے خالی نہین امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ اوسے توبہ کی حاجت ہی جو اپنے کو توبہ کا محتاج نہین جانتا کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے مطیع اور عاصی سب کو توبہ کا حکم اسواسطے فرمایا تاکہ عاصی شرمندہ نہو اسواسطے کہ اگر یون فرماتا کہ اے گناہگارو تم توبہ کرو تو اونکی رسوائی ہوتی حق تعالی گناہگارون کی رسوائی جب دنیا مین نہین چاہتا تو امید ہی کہ عقبی مین بھی اونکو فضیحت نہ کرے نظم جو رسوا نکردی بچندین خطا ✽ درین عالمم پیش شاہ و گدا ✽ دران عالمم ہم بر خاص و عام ✽ بیامرز و رسوا مکن والسلام ✽ وانکحوا الایامی اور نکاح کرلو بے شوہر والی عورتون کو منکم اپنے سے یعنی جس مرد کی جورو نہو اوسے جورو والا کردو اور جس عورت کے شوہر نہو اوسے شوہر والی کرو والصلحین من عبادکم اور نکاح کرو اپنے نیک پاک غلامون کا وامائکم اور اپنی لونڈیون کا صالح کی تخصیص اونکے اہتمام شان کے واسطے ہی اور اسلیے ہی کہ نکاح کے سبب سے اپنی نیکی پاکی مین ہین ان یکونوا اگر ہونگی وہ عورتین جو بے شوہر ہین اور صالح لونڈی غلام فقراء فقیر اور محتاج یغنھم اللہ تو غنی کردیگا اونھین اللہ تعالی من فضلہ اپنے فضل سے بسبب صبر کے یا بوجہ اجتماع روزی کے ایک گھر مین جیسا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ طعام الواحد یکفی للاثنین

ط ایک آدمی کا کفایت کرتا دو آدمیون کو

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور خدا بخشش والا ہی فراخ معاش دینے والا ہی عَلِیْمٌ ۝ جاننے والا ہی اور موافق استحقاق فقر کے روزی عنایت
کرتا ہی وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ اور لازم ہو کہ الگ رہیں حرام سے اور پرہیزگاری اختیار کریں وہ لوگ جو لَا يَجِدُوْنَ نہیں پاتے
ہیں نِكَاحًا اسباب نکاح کو مثل ادائے مہر اور نان و نفقہ کے حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ اوس وقت تک کہ حق تعالیٰ تونگر کردے اونکو
مِنْ فَضْلِهٖ اپنے کرم کی زیادتی سے یعنی اوس اسباب پر وہ قادر ہو جائیں جسکے سبب سے وہ کدخدا ہو سکیں وَالَّذِيْنَ اور جو لوگ
يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مانگتے ہیں مکاتبہ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اوس سے جسکے مالک ہوئے تمہارے ہاتھ یعنی وہ
جو تمہارے لونڈی غلاموں سے مکاتبہ مانگیں فَكَاتِبُوْهُمْ تو مکاتب کر دو اونھیں یہ امر مستحب ہی اور مکاتبہ یہ ہی کہ آقا اپنے لونڈی
غلام سے کہے کہ میں نے تجھے مکاتب کیا اتنا مال ادا کر اور آزاد ہو جا لکھا ہی کہ حویطب بن عبد العزی کے غلام صبیح نام نے اوس سے مکاتب ہونا
چاہی اوس نے انکار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی اور حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تمہارے لونڈی غلام مکاتبہ چاہیں تو اونھیں مکاتب کر دو اِنْ
عَلِمْتُمْ اگر جان چکے ہو فِيْهِمْ خَيْرًا اونمیں نیکی اور صلاحیت اور امانت یا کمائی کرکے مال ادا کر دینے کی قوت یا یہ کہ قسط
کتابت کا لوگوں سے سوال نہ کرے اسواسطے کہ یہ بات بہت مکروہ ہی کہ لونڈی غلام بھیک مانگ کر کتابت کا مال ادا کرے سلمان فارسی رضی اللہ
عنہ کے ایک غلام نے مکاتب ہونا چاہا حضرت سلمان نے پوچھا کہ تو کچھ مال رکھتا ہی وہ بولا نہیں پوچھا کہ تجھے کمائی کرنے کی قوت ہی بولا نہ
پس سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر تو کیا یہ بات چاہتا ہی کہ مجھے لوگوں کا میل کچیل کھلاوے میں تجھے ہرگز مکاتب نہ کرونگا وَاٰتُوْهُمْ اور دو
مکاتب بندوں کو مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ کچھ اللہ کے مال میں سے الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ جو اوس نے تمکو دیا ہی حویطب نے اپنے صبیح غلام کو
سو دینار پر مکاتب کر دیا تھا آیت سنکر بیس دینار اوسے بخشدیے امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ وَاٰتُوْهُمْ مولاؤں سے
خطاب ہی تو مال کتابت میں سے کچھ مکاتب کو بخشدینا واجب ہی اور حضرت امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ کہتے ہیں
کہ مال دینا واجب نہیں اسواسطے کہ وَاٰتُوْهُمْ کا حکم سب مسلمانوں کو ہی کہ مکاتب کی اعانت کرو اور اوسے زکوۃ دو تا کہ مال کتابت ادا کرے
اور مخلوق کے بندہ ہونے سے اپنی گردن خلاص کرے اور اسی سبب سے اس کار خیر کو فک رقبہ کہتے ہیں اور اوسکی بدولت عقوبت کی گھاٹی سے
گذر جانا ممکن ہی نظم بشنو از من نکتۂ ای زندہ دل ٭ وز پس مرگم بہ نیکی یاد کن ٭ گہ بلطف آزادہ را بندہ ساز ٭ گہ باحسان بندہ
آزاد کن ٭ لکھا ہی کہ عبد اللہ بن ابی سلول کہ منافقوں کا پیشوا تھا چھ خوبصورت لونڈیاں رکھتا تھا اور زبردستی اونسے زنا کروا کے
مقاطعہ کے طور پر اونسے کچھ لیا کرتا تھا اونمیں سے معاذہ اور مسیکہ نام دو لونڈیوں نے آپس میں کہا کہ یہ کام جو ہم کرتے ہیں اگر بہتر ہی تو
بہت کیا اور اگر برا ہی تو اب وقت یہ ہی کہ اوسے ہم ترک کریں پھر جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے حضور میں حاضر ہو کر کیفیت
عرض کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تُكْرِهُوْا اور زبردستی نہ کرو فَتَيٰتِكُمْ اپنی لونڈیوں کو عَلَى الْبِغَآءِ زنا اور بدکاری پر
اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا اگر چاہیں پھر کھڑا ہونا پرہیزگاری پر یا نہ چاہیں ارادہ تحصن کا ذکر حال کے موافق ہی ورنہ زبردستی
کرنا ہر حال میں منع ہی تو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ تم زبردستی نہ کرو لِّتَبْتَغُوْا تا کہ لیلو عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اسباب مال زندگی
دنیا کا اونکی کمائی سے اور اونکی اولاد کو بیچکر اور تبیان میں لکھا ہی کہ جس مرد کے نطفہ سے بطور زنا لڑکا پیدا ہوتا وہ سو اونٹ

ویکر وہ لڑکا لے لیتا وَمَنۡ یُّکۡرِھۡھُّنَّ اور جو کوئی جبر کریگا لونڈیون پر زنا کے واسطے فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ مِنۡۢ بَعۡدِ اِکۡرَاهِهِنَّ بعد اسکے کہ اونکے اوپر جبر کرین غَفُوۡرٌ بخشنے والا ہی اونکے گناہ یعنی مجبور لونڈیون کو بخشدیگا رَّحِیۡمٌ ۝ مہربان ہی اونپر اوس برے کام کا وبال جبر کرنے والون ہی پر ہی وَلَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اور بیشک نازل کین ہمنے اِلَیۡکُمۡ تمھاری طرف اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ آیتین ظاہر کرنے والی حلال و حرام اور حدود اور احکام کی اور بکسر یٰ مُبَیِّنَاتٍ پڑھا ہی بیچ کو زیر یعنی آیتین روشن اور کھلی ہوئین وَّمَثَلًا اور بھیجی ہمنے ایک مثل مِّنَ الَّذِیۡنَ خَلَوۡا اون لوگون کی مثلون مین سے جو گذر گئے ہین مِنۡ قَبۡلِکُمۡ تمسے پہلے یعنی عجیب قصہ اگلے لوگون کے قصے کے مانند اور وہ ام المومنین حضرت بی عایشہ رضی اللہ عنہا کا قصہ ہی کہ تہمت واقع ہونے مین حضرت مریم علیہا السلام کے قصہ سے بہت مشابہت رکھتا ہی اور بری الذمہ ہوجانے مین حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ کے مثل ہی وَّمَوۡعِظَةً اور بھیجی ہمنے نصیحت ان آیتون مین لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۝ پرہیزگارون کے واسطے متقیون کی تخصیص اسواسطے ہی کہ وہ قرآن کی نصیحتون سے فائدہ اوٹھاتے ہین اَللّٰهُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اللہ نور ہی آسمانون اور زمین کا اللہ کے نامون مین سے ایک نام نور ہی امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اللہ کو نور کہہ سکتے ہین مگر فارسی مین روشنی کہنا چاہیے اسواسطے کہ روشنی تاریکی کی ضد ہی اور حق تعالی ان دونون ضدون کا خالق ہی جاننا چاہیے کہ نور مشہور کیفیت ہی کہ باصرہ یعنی نگاہ پہلے اوسے پاتی ہی اور اوسکے واسطے سے دوسری بار دیکھنے کی چیزون کو ادراک کرتی ہی جیسے وہ کیفیت جو آفتاب سے اون کثیف چیزون پر پڑتی ہی جو آفتاب کے محاذی واقع ہون اور ان معنون پر نور کا لفظ حق تعالی کی نسبت بولنا درست نہین اور چونکہ اوسنے اپنا یہ نام رکھا تو ایک مضاف مقدر ماننا ضرور ہی اور اسی سبب سے صاحب کشاف کہتے ہین کہ ذُو نُوۡرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ یعنی آسمانون اور زمین کا جو نور ہی حق تعالی اوس نور کا خداوند ہی یا نور ہی آسمانون اور زمین کے رہنے والون کا یعنی عالم ہستی کے اجزا جو کچھ بلندی اور پستی مین نور رکھتے ہین ذاتی یا عرضی سب اللہ کے فیض کا عطیہ ہی بیت در ظلمت عدم ہمہ بودیم بیخبر ٭ نور وجود سے شہود از تو یافتیم ٭ یا مصدر کو اسم فاعل کے معنی پر لینا چاہیے جیسے زَیۡدٌ عَدۡلٌ عدل مصدر عادل اسم فاعل کے معنی مین ہی یعنی زید عادل ہی تو کلام کا مضمون یہ ہوا کہ اَللّٰهُ مُنَوِّرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اللہ روشن کرنے والا ہی آسمانون کا ملائکہ مقربین کے سبب سے اور نور دینے والا ہی زمین کو انبیاے مرسلین علیہم السلام کی بدولت یا آسمانون اور زمین پر جو رہنے والے ہین اونکے دلون کو معرفت اور توحید کے نور سے روشنی بخشتا ہی تیسیر مین لکھا ہی کہ آراستہ کرنے والا ہی آسمان اور زمین کا اور وہ جو امام یعقوب چرخی قدس سرہ نے اسماء حسنی کی شرح مین نور کے معنی اسطور پر لکھے ہین کہ جہان کا آراستہ کرنے والا اور دل کھولدینے والا اسی قول کی تائید کرتا ہی اور امام نسفی رحمۃ اللہ تعالی آسمان اور زمین کی آرایش کے باب مین کہتے ہین کہ آسمانون کو آراستہ کیا صوامع قدس سے کہ فرشتون کی طاعت کے مکان ہین اور زمین کو آراستہ کیا مساجد انس سے کہ اہل اسلام کے عبادت خانے ہین یا آسمانون کو آفتاب یا ماہتاب ستارون سے روشن کیا اور زمین کو انبیا علما مومنون سے منور کردیا یا آسمانون کو تسبیح اور تقدیس کرنے والون کی تسبیح اور تقدیس سے اور زمین کو حاجیون کے لبیک اور غازیون کے اللہ اکبر کہنے سے یا آسمان کو بیت معمور اور زمین کو کعبہ

ع ٨

سراپا سرور ہے اور بعضون نے کہا ہی کہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے معنی مُدَبِّرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہین یعنی اہل آسمان اور اہل زمین کے امور جیسے چاہیے تھے ویسے ہی بنا کر اوسکی تدبیر بتا ہی جو جس قوم یا شہر کے کام انجام اور اوسکی مہم کی تدبیر کرے اوسے اوس قوم اور شہر کا نور کہتے ہین جیسا کسی شاعر نے کہا ہی کہ مصرع نور القبائل ساکب ابن مخلد ۔ اور اس تقدیر پر یہ معنی ہوئے کہ وہی سب آسمان اور زمین والون کے کام بناتا ہی اور سب کو جو کچھ اونکے پاس ہی عطا کرکے خوش فرماتا ہی شعر از نہانخانۂ احسان تو ہر جا ہمہ کس کُلُّ حِزْبٍ فَرِحُوْن شد زہے لطف عمیم ۔ اور تفسیر تبیان مین لکھا ہی کہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی مُدَلِّلُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اسواسطے کہ اوسکی قدرت کے دلائل اور اوسکی حکمت کے عجائب جو آسمان و زمین مین ہین وہ اوسکی قدرت علم حکمت پر کھلی ہوئی دلالت رکھتے ہین تو ہر چیز مین ایک نشانی اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ اللہ ایک ہی شعر ہر گیا ہیکہ از زمین روید ۔ وحدہ لاشریک لہ گوید مصرع وجود جملۂ اشیا دلیل قدرت اوست ۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے معنی یہ ہین کہ اہل آسمان اور اہل زمین کو ہدایت کرنے والا اسواسطے کہ سب اوسی کی ہدایت سے اپنی ہستی کی طرف راہ پاتے ہین اور اوسی کے راہ بتانے سے اپنے دین و دنیا کی مصلحتین پہچانتے ہین لطایف حنفی مین خواجہ ابو سہل انصاری رحمہ اللہ تعالی سے نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر یون منقول ہی کہ مُسرور اَہلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اسواسطے کہ تاریکی مین رنج و ملال اور خوف و وحشت ہوتی ہی اور جب کوئی تاریکی کی مصیبت سے روشنی کی راحت مین پہونچتا ہی تو اوسے فرحت و مسرت زیادہ ہوتی ہی تو زمین آسمان مین بھی تجلیات جمال آلہی کے انوار کے آثار بے انتہا خوشی اور مسرت کے سبب ہین بیت چو تو پنہان شوی از من ہمہ تاریکی و کفرم ۔ چو تو پیدا شوی بر من مسلمانم بجان تو ۔ بعضے علما کہتے ہین کہ نور وہ ہی جو چیزون کو روشن کرے تاکہ وہ چیزین نظر آئین اور چونکہ حق تعالی نے ہمارے واسطے وہ چیزین بیان فرمائین جو دنیا آخرت مین ہمارے کام آئین اور یہین وہ چیزین خدا ہی کے سبب سے سوجھین تو خدا کو نور کہہ سکتے ہین صاحب احقاف رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ جب اندھیرا ہوتا ہی تو کوئی نہ ساکن کو جانتا ہی نہ متحرک کو نہ اونچے کو پہچانتا ہی نہ نیچے کو نہ اچھے کو تمیز کرتا ہی نہ برے کو جب نور پھیلتا ہی تو اندھیرا دور ہو جاتا ہی اور سب کیفیتین کھل جاتی ہین صاف اور میلے اچھے اور برے جوہر اور عرض مین تمیز ہو جاتی ہی انسان یہ تو جانتا ہی کہ نور کے سبب سے یہ سمجھ اور بوجھ آئی مگر نور کو پہچاننے مین متحیر رہتا ہی اسواسطے کہ جانتا ہی کہ عالم نور سے بھرا ہوا ہی اور نور پوشیدہ ہی اور چیزون کا حال کھولنے کے سبب سے ظاہر ہی اور خود پوشیدہ ہی تو حق سبحانہ تعالی کہ جسکے بدولت ہمین ادراک آئی اور چیزون کی پہچان ہوئی اس بات کے سزاوار ہی کہ اوسے نور کہین اور محققون کے نزدیک نور حقیقی حق تعالی ہی کی ہستی ہی کہ سب موجودات اوسی کے سبب سے ظاہر ہین اور وہ سب سے پوشیدہ ہی اور حضرت ولایت رتبت نے رباعیات کی شرح مین فرمایا ہی کہ تو جو کچھ ادراک کرتا ہی تو پہلے ہستی ہی ادراک مین آتی ہی اگرچہ تو اس ادراک کے ادراک سے غافل ہو اور وہ ہستی کمال ظہور کی وجہ سے مخفی ہی جیسے رنگون اور شکلون کا ادراک اوس روشنی کے ادراک کے سبب سے ہی جو اونھین گھیرے ہوئے ہی اور جب پہلے اون رنگون و شکلون کا دیکھنا موقوف ہی اور باوصف اسکے دیکھنے والا جب رنگون اور شکلون کو ادراک کرتا ہی تو روشنی کے ادراک سے غافل ہوتا ہی اور جب روشنی غائب ہو جاتی ہی تو اوسے معلوم ہوتا ہی کہ اون رنگون اور شکلون کے علاوہ اور کسی چیز کا بھی ادراک تھا کہ وہ روشنی ہی اسی طرح ہستی حقیقی کا نور جو روشنی اور رنگون اور شکلون اور دیکھنے والے

اور سب موجودات ذہنی اور خارجی کو گھیرے اور سب کو قائم رکھنے والا ہی اور ہر چیز کا ادراک بے اوس نور کے ادراک کے محال ہی اگرچہ تو اوس
نور کے ادراک سے غافل رہے اور یہ غفلت اس سبب سے ہی کہ اوس نور کو ہمیشہ ظہور ہی اگر یہ نور بھی اوس روشنی کی طرح غائب ہو جاتا تو یہ بات
ظاہر ہو جاتی کہ موجودات کو ادراک کرنے کے وقت اور ایک امر بھی مدرک تھا کہ وہ وجود حق تعالی کا نور ہی نظم ہستی کہ بذات خود ہویداست
چو نور ☸ ذرات مکونات از وی یافت ظہور ☸ ہر چیز کہ از فروغ او افتد دور ☸ در ظلمت نیستی بماند مستور ☸ اور رسالہ حق الیقین مین لکھا ہی کہ خدا
کی ہستی سب ہستیون سے زیادہ ظاہر ہی اسواسطے کہ وہ آپ سے آپ ظاہر ہی اور سب ہستیون کا ظہور اوسی کے سبب سے ہی اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ سب چیزین اوسکی ہستی کے بغیر عدم محض ہین اور سب ہستیون کا ادراک اوسی سے پیدا ہوتا ہی ادراک کرنے والے کی طرف سے
اور اوس چیز کی جانب سے بھی جو ادراک مین آلی اور جو کچھ تو ادراک کرتا ہی تو پہلے یہی ہستی ادراک مین آتی ہی اگرچہ تو اس ادراک کے
ادراک سے غافل ہے اور شدت ظہور کی وجہ سے یہ ہستی مخفی معلوم ہوتی ہی نظم ہمہ عالم بنور اوست پیدا ☸ کجا او گردد از عالم ہویدا ☸
زہے نادان کہ او خورشید تابان ☸ بنور شمع جوید در بیابان ☸ مَثَلُ نُوْرِهٖ جو نور اوسکی طرف منسوب ہی اوسکی صفت كَمِشْكٰوةٍ
مثل روشندان کے جو دیوار کے پار نہو طاق کی طرح فِيْهَا مِصْبَاحٌ ط اوس طاق مین ایک چراغ جلتا ہو خوب روشن اور بعضون نے
کہا ہی کہ مشکوۃ لوہے کی چھوچھی ہی جو لالٹین کے بیچ مین ہوتی ہی اور اس قول کے موافق مصباح بتی ہو لی جو اوس چھوچھی مین جلتی ہی
اَلْمِصْبَاحُ وہ جلتی ہوئی بتی فِيْ زُجَاجَةٍ ط لالٹین مین اَلزُّجَاجَةُ وہ لالٹین نہایت صفائی اور لطافت کی وجہ سے
كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ گویا ستارہ ہی دُرِّيٌّ چمکتا جیسے زہرہ مشتری اور وہ لالٹین یعنی اوسمین جو بتی ہی يُّوْقَدُ روشن ہوئی ہی
پہلے پہل مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ بڑی برکت والے درخت کے تیل سے زَيْتُوْنَةٍ کہ وہ درخت زیتون ہی زمین مقدس مین اگا ہوا
اور ستر پیغمبرون نے اوسکے حق مین دعاے برکت کی ہی اونمین سے ایک حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام ہین
لَّا شَرْقِيَّةٍ نہ جانب شرق مین ہی آبادی سے جیسے گنگ دز شہر چین ختا مین ہی وَّلَا غَرْبِيَّةٍ لا اور نہ جانب غرب مین
اوس سے جیسے طنجہ اور طرسوس ولایت قیروان مین بلکہ وہ درخت ملک شام کی زمین اور پہاڑون مین اگتا ہی یا یہ کہ نہ آفتاب سے
ملا ہوا ہی کہ جل جائے نہ ہمیشہ سایہ مین رہتا ہی کہ اوسکا میوہ کچا رہے بلکہ آفتاب کی گرمی سے بھی بہرہ مند ہی اور سایہ کی پناہ مین بھی
محفوظ ہی حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ اس درخت کی اصل بہشت سے ہی دنیا مین لائے ہین تو وہ اس عالم کے درختون سے
نہین ہی کہ اوسے شرقی اور غربی کہہ سکین يَّكَادُ زَيْتُهَا قریب ہی کہ اوس درخت کا روغن يُضِيْۤءُ روشنی دے
اپنی ذات سے وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ اگرچہ نہ چھو گئی ہو اوسے نَارٌ ط آگ یعنی اوسمین ایسی چمک اور صفائی
ہی کہ بے آگ روشنی دے نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ط روشنی پر روشنی یعنی زیتون کی صفائی بتی کی لو سے ملی اور لالٹین کی
لطافت مزید بران ہوئی اوس چھوچھی مین جو شعاعون کو تھامے اور نورون کو جمع کیے ہوئے ہی يَهْدِي اللّٰهُ راہ
دکھاتا ہی اللہ لِنُوْرِهٖ اپنے نور معرفت کی طرف مَنْ يَّشَآءُ ط جسے چاہتا ہی وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ اور
دیتا ہی اللہ مثالین یعنی عقل مین آنے والی باتون کو حواس مین آنے والی چیزون کی صورت پر بیان فرماتا ہی لِلنَّاسِ ط

لوگون کے واسطے تاکہ جلدی سمجھ لین اور بات کا مطلب کھل جائے وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ اور اللہ سب چیزین معقولات و محسوسات کے
و حقائق جلیات اور خفیات کے حقائق عَلِيمٌ جاننے والا ہی اس تمثیل کے باب مین عالمون کو بہت کلام ہی امام فخر الدین
رازی رحمہ اللہ تعالی نے اسرار التنزیل مین فرمایا کہ اس نور سے نور ایمان مراد ہی کہ حق تعالی نے مومن کے سینہ کو ادس طاق سے تشبیہ دی
جسمین لالٹین روشن ہو اور اوسکے دل کو لالٹین سے کہ طاق سینہ مین ہی اور ایمان کو شمع سے مثال دی ہی کہ دل کی لالٹین مین روشن ہی اور لالٹین کو ستارہ روشن کے
ساتھ تشبیہ دی اور کلمہ اخلاص کو برکت والے درخت کے ساتھ کہ آفتاب خوف کی تابش اور سایہ رجا کی ٹھنڈک سے بہرہ مند ہی اور قریب ہی کہ کلمہ کا فیض اسکے
کہ مومن کی زبان سے آدے عالم کو منور کرے بسبب اسکا اقرار جاری ہوا اور دل مین اوسکی تصدیق اقرار زبانی کے ساتھ ملی تو نُورٌ عَلٰی نُورٍ ہو گیا اور یہ جعفر
امام رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہی کہ نور ایمان کو چراغ کے ساتھ تشبیہ اسواسطے دی کہ جس گھر مین چراغ روشن ہوتا ہی چور اوسکے گھر مین نہین جاتا اسی طرح جس
دل مین نور ایمان ہوتا ہی شیطان اوسکی راہ نہین پاتا اور یہ کہ چراغ سے گھر کا اندر روشن ہوتا ہی اور روشندانون سے اوسکا پرتو باہر
پڑتا ہی اور باہر کی طرف بھی روشنی ہو جاتی ہی اسی طرح نور ایمان دل کو روشن کرتا ہی اور وہان سے حواسون کے روشندانون سے معرفت
کی شعاعین پڑتی ہین اور اعضا اور جوارح پر طاعتون کا نور ظاہر ہوتا ہی سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مصرع سیاے ہر کسی از دل دہد
خبر۔ اور مومن کے دل کو شیشہ سے اسواسطے تشبیہ دی کہ اوسے ظلم کے پتھر سے نہ توڑین اسواسطے کہ ٹوٹا ہوا شیشہ جہان لگ جاتا ہی
کاٹ دیتا ہی اور ٹوٹے ہوئے دل سے جہان زخم لگا اوسکی کچھ دوا ہی نہین بیت چون آبگینہ این دل مجروح نازکم ۔ ہر چند بشکنی
تیز تر شود۔ اور بعضون نے کہا ہی کہ نور اسرار الٰہی کی معرفت کا نور ہی اور زجاجہ عارف کا دل اور مشکوٰۃ اوسکا سینہ اور زیتون سے شجرہ وجود
مبارک محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی چراغ معرفت عارف کے دل اور سینہ مین برکت ہدایت اور تلقین حضرت محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے روشن ہی کہ وہ ذات جامع الکمالات نہ شرقی ہی نہ غربی بلکہ مکی ہی اور مکہ ناف عالم ہی اور عارف جب وہ اسرار حضرت سید ابرار
کی تعلیم سے حاصل کرتا ہی تو نُورٌ عَلٰی نُورٍ کا بھید معلوم ہو سکتا ہی اور ایک قول یہ ہی کہ وہ نور قرآن ہی اور مسلمان کا دل زجاجہ اور اوسکی زبان
مشکوٰۃ اور قرآن مصباح اور شجرہ وحی حق تعالی کہ نہ پیدا کیگئی ہی نہ پیدا ہونے والی قریب ہی کہ ابھی قرآن نہ پڑھا گیا اور اوسکی دلیلین
سب پر کھل گئی ہون پھر جب اوسکی قرأت کرین تو نُورٌ عَلٰی نُورٍ ہو جائے اور روح الارواح مین لکھا ہی کہ نور نور محمدی ہی اور
مشکوٰۃ حضرت آدم اور زجاجہ حضرت نوح اور زیتون حضرت ابراہیم علیہم السلام کہ نہ دین یہود کی طرف مائل ہین کہ یہود نے جانب
غرب کو قبلہ بنایا اور نہ دین نصارا کی جانب ابراہیم علیہ السلام مائل ہین کہ نصارا جانب مشرق متوجہ ہین اور مصباح ہمارے حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یا مشکوٰۃ حضرت ابراہیم اور زجاجہ حضرت اسماعیل اور مصباح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور شجرہ شجرۂ نبوت کہ نہ جھوٹ بات ہی نہ از قسم نیرلیات یا مشکوٰۃ حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ
کھلا ہوا اور زجاجہ آپکا دل پاک صاف اور مصباح آپکا علم کامل اور شجرہ آپکا خلق شامل کہ نہ زیادتی اور افراط کی طرف مائل ہی نہ کمی
اور تفریط کی جانب بلکہ طریق اعتدال پر ہی کہ خَيْرُ الْأُمُورِ أَوْسَطُهَا واقع ہوا اور صراط سوی اوسی سے عبارت ہی اور عین المعانی مین
لکھا ہی کہ محبت حبیب کا نور خلت خلیل کے نور کے ساتھ نُورٌ عَلٰی نُورٍ ہی بیت پدر نور و پسر نور است مشہور ۔ ازینجا فہم کن نُورٌ عَلٰی نُورٍ

باقی نکتے جو اس آیت نور سے متعلق ہین جواہر التفسیر مین مفصل و مشرح لکھے ہین فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ تسبیح کرتے ہین اللہ کی اون گھرون مین کہ اذن دیا اور حکم کیا ہی اللہ نے جنکی نسبت اَنْ تُرْفَعَ یہ کہ بلند کیجاے اونکی قدر تعظیم کے ساتھ یعنی اونکی قدر بلند اور مرتبہ بزرگ جانین یا اون گھرون مین آوازین بلند کرین یا اون گھرون مین حق تعالی کی طرف اپنے دست دعا اوٹھائین اور حاجتین مانگین وَيُذْكَرَ فِيْهَا اور یاد کیا جائے اون گھرون مین اسْمُهٗ لا اوسکا نام گھرون سے مسجدین مراد ہین کہ سب مکانون سے عالیقدر اور بزرگ رتبہ ہین وہان یاد الٰہی اور نماز مین مشغول ہونا چاہیے اور دنیا کے کلام اور بے معنی بات سے پرہیز کرنا چاہیے یا انبیا علیہم السلام کے گھر مراد ہین یا شہر مدینہ منورہ کے مکانات یا ازواج طاہرات کے حجرے اور بعضون نے رفع سے بنانا اور اونچا کرنا مراد لیا ہی جیسا حق تعالی نے دوسرے مقام پر فرمایا کہ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ اور بعضون نے کہا ہی کہ گھرون سے وہ چار گھر مراد ہین جو حکم الٰہی کے موافق پیغمبرون کے ہاتھ سے تعمیر ہوئے ایک کعبہ شریف کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی کوشش اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مدد سے پورا ہوا دوسرا بیت المقدس کہ اوسکی نیو بن حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد خلافت مین اوٹھین اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ مین پورا ہوا اور مسجد مدینہ اور مسجد قبا کہ جناب سلطان الانبیا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے تعمیر ہوئین يُسَبِّحُ لَهٗ تسبیح کیجاتی ہی یا نماز پڑھی جاتی ہی خدا کے واسطے فِيْهَا اون گھرون مین بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ صبح شام رِجَالٌ لا تسبیح کرنے والے اور نماز پڑھنے والے مرد ہین کہ کمال استغراق کی وجہ سے مقام شہود مین لَا تُلْهِيْهِمْ مشغول نہین کرتے اور باز نہین رکھتی اونھین تِجَارَةٌ تجارت یعنی ایسی پونجی مول لینا جس سے نفع کی توقع ہو وَّلَا بَيْعٌ اور نہ بیچنا اوسکا یعنی لینا دینا بیچنا مول لینا اونھین مانع نہین ہوتا عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یاد الٰہی سے وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ اور نماز قائم کرنے سے وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ لا اور زکوۃ دینے سے محقق لوگ اس بات پر ہین کہ خرید فروخت جو دنیا کے بڑے شغل ہین جب وہ یاد الٰہی سے اونھین نہین مانع ہوتے تو چھوٹے چھوٹے کام بطریق اولی مانع نہونگے صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ اونکا ظاہر تو خلق کے ساتھ ہی اور اونکا باطن اسما اور صفات الٰہی کے مشاہدہ مین ہی اور حقیقت مین خواجگان ماوراء النہر کی یہی روش ہی لکھا ہی کہ ملک حسین گردوالی ہرات نے حضرت قطب الاقطاب خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ سے پوچھا کہ آپکے طریقہ مین ذکر جہر اور خلوت اور سماع ہوتا ہی اونھون نے فرمایا کہ نہین پھر پوچھا کہ آپکے طریقہ کی بنا کاہے پر ہی فرمایا کہ خلوت در انجمن یہ کہ ظاہر مین تو خلق کے ساتھ ہین اور باطن مین حق کے ساتھ **بیت** از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش ✤ اینچنین زیبا روش کم می بود اندر جہان ✤ وہ جو حق تعالی فرماتا ہی کہ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اسی مقام کی طرف اشارہ ہی اور حضرت حقائق پناہی قدس سرہ نے اس طریقہ عمدہ کے بیان مین فرمایا ہی **رباعی** سر رشتۂ دولت ای برادر بکف آر ✤ وین عمر گرامی بخسارت مگذار ✤ دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال ✤ میدار نہفتہ چشم دل جانب یار ✤ يَخَافُوْنَ ڈرتے ہین یہ لوگ باوصف اس توجہ اور استغراق کے يَوْمًا تَتَقَلَّبُ اوس روز کو کہ اولٹ جائینگے فِيْهِ

الْقُلُوْبُ اوس دن دل یعنی ہول کے مارے متحیر ہو جائینگے اور آرام کی صفت اضطراب سے بدل جائیگی وَالْاَبْصَارُ ۝ اور پھر
جائینگی آنکھیں اودہر طرف دیکھینگی کہ اوسکا نامہ اعمال کدھر سے اوسکے پاس پہونچتا ہی لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ یہ متعلق یخافون کا ہی یعنی
ڈرتے ہین تاکہ جزا دے خدا اونھین اوس خوف کے سبب سے اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا بہت خوب جزا اوسکی جو اونھون نے کیا ہی یعنی بہشت
جو وعدہ کی ہوئی ہی وَیَزِیْدَهُمْ اور زیادہ کردیگا اونکی نیک جزا مین مِّنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے یعنی وعدہ کی ہوئی جزا کے علاوہ
اونھین ایسے عطیے مرحمت فرمائیگا جنکا خطرہ اونکے دلون مین بھی گمان نہ آیا ہوگا وَاللّٰهُ یَرْزُقُ اور حق تعالی روزی دیتا ہی دنیا مین
مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہی بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ بے حساب یعنی اوس روزی کا حساب نہ کریگا یا اوس مقدار سے زیادہ عقبی مین
مرحمت فرمائیگا جو شمار مین آئے وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اور جنھون نے چھپایا حق اور نہ موافق ہوئے اوسکے اَعْمَالُهُمْ اونکے اعمال
کہ اچھے معلوم ہون جیسے رشتہ دارون سے میل کھنا لونڈی غلام آزاد کرنا فقیرون کو کھانا کھلانا اور ایسی باتین کَسَرَابٍ مثل سراب کے
ہی بِقِیْعَةٍ برابر زمین مین سراب وہ ہی کہ آفتاب کی شعاع دوپہر کو برابر زمین پر پڑے اور اوسکی چمک موج مارتے ہوئے پانی کی طرح دکھائی دے
کہ یَحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ سمجھتا ہی اوسے پیاسا مَآءً پانی صاف اور اوسکی طرف متوجہ ہوتا ہی حَتّٰٓی اِذَا جَآءَهٗ یہانتک کہ جب
پہونچتا ہی وہان پانی کا گمان کرکے تو لَمْ یَجِدْهُ شَیْئًا نہیں پاتا اوسے اوس گمان اور تصور کی ہوئی کو کوئی چیز وَّوَجَدَ اللّٰهَ اور
پاتا ہی خدا کے غصہ کو عِنْدَهٗ اپنے کام کے پاس یا خدا کو اپنا حساب کرنے والا پاتا ہی فَوَفّٰىهُ پھر پوری دیگا اللہ اوسے حِسَابَهٗ
جزا اوسکے کام کی حساب کے موافق وَاللّٰهُ اور اللہ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝ جلدی حساب کرنے والا ہی ایک کا حساب دوسرے
دوسرے کے حساب سے باز نہ رکھیگا اور مثال دی اللہ نے کافرون کے اعمال کو چمکتی ریت کے ساتھ جیسے پانی کا دھوکا ہوتا ہی اور کافرون کو
پیاسون کے ساتھ تو جسطرح پیاسا چمکتی ریت سے ناامید ہوا ہو تو پیاس کی شدت اور زیادہ ہوتی ہی کافر جو اپنے اعمال کے ثواب کی
امید رکھتے ہین جب وہ امید نہ پوری ہوگی تو اونکی حسرت زیادہ ہوگی اَوْ کَظُلُمٰتٍ یا کافرون کے عمل مثل تاریکیون کے ہین تلے اوپر
فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ دریائے عمیق مین کہ دم بدم یَّغْشٰىهُ مَوْجٌ چھپالیتی ہی اوس دریا کو ایک موج کہ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ اوس پر
دوسری موج ہی مِّنْ فَوْقِهٖ اوس دوسری موج پر سَحَابٌ ابر ہی کہ تارون کی روشنی چھپائے ہی ظُلُمٰتٌ یہ تاریکیان بَعْضُهَا
فَوْقَ بَعْضٍ ایک دوسری پر تہ بر تہ ہین یعنی ایک تو دریا کی تاریکی اوس پر اول موج کی تاریکی اوس پر دوسری موج کی تاریکی اوس پر ابر کا اندھیرا
اِذَآ اَخْرَجَ جب نکالے کوئی یَدَهٗ اپنا ہاتھ جو اون سب اعضا کی نسبت آنکھ سے قریب ہی جو دکھائی دیتے ہین لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا نہین
قریب ہی کہ وہ دیکھے اوسے یہ تاریکیون کی شدت کی تاکید کا بیان ہی یعنی آدمی کو اپنا ہاتھ تک نظر نہیں آتا اور نہ قریب ہی کہ نظر آئے وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ
اللّٰهُ اور جسے کہ نہ دی اور نہ مقرر اور مقدر نہ کی خدا نے لَهٗ نُوْرًا اوسکے واسطے روشنی قسمت ازلی مین فَمَا لَهٗ تو نہین ہی
اوسکے واسطے مِنْ نُّوْرٍ ۝ کچھ نور کافرون کے عمل کی یہ دوسری تمثیل ہی ظلمات تو اوسکے تاریک عمل ہین اور بحر لجی یعنی
دریائے عمیق اوسکا دل ہی اور موج وہ جہل اور شرک ہی جو اوسکے دل کو چھپا لیتا ہی اور اوس پر بیکسی کا ابر تو کافر کا کام اور بات
ظلمت ہی اور اوسکا آنا جانا ظلمت ہی اور قیامت کے دن اوسکی رجوع بھی ظلمت کی طرف ہی بخلاف مومن کے کہ اوسکے واسطے

نور پر نور ہی اور کافر کے واسطے ظلمتوں پر ظلمتیں نظم مومنان از تیرگی دور آمدند ✦ لاجرم نور علی نور آمدند ✦ کافرے تاریک دل را اگر ہست ✦
حال و کارش ظلمت اندر ظلمت ست ✦ اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا اور نہیں جانا تمنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ
یہ کہ اللہ تسبیح کرتا ہی اوسکی اور پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہی اوسے زبان قال سے یا دلالت حال سے مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
جو کوئی ہی آسمانوں اور زمینوں مین وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ط اور چڑیاں بھی اوسکی تسبیح کرتی ہین جب پر کھولے قطار باندھے ہوا مین
اوڑتی ہین چڑیوں کو خاص کرکے بیان فرمانا اسلیے ہی کہ وہ زمین آسمان کے درمیان مین ہین یا خدا کی صنعت کی دلیلین اونمین بہت
کھلی ہوئی ہین اسواسطے کہ بھاری جسم جو اپنی اصل مین مرکز یعنی نیچے کی طرف مائل ہین اونکو محیط یعنی اوپر کی طرف میل کرنے کی
قوت اور ہوا مین ٹھہرنے کی قدرت عطا فرمانا اور غول باندھنے مین باوصف اسکے کہ اونکے بازوون مین سمیٹنے کی بھی قوت ہی پھیلانے کا
طریقہ اونھین الہام فرمانا کمال قدرت صانع پر یقینی دلیل ہی كُلٌّ ہر ایک اہل آسمان اور اہل زمین یا چڑیوں یا سب کے سب نے قَدْ عَلِمَ
بیشک جانی ہی صَلَاتَهٗ اپنی دعا وَتَسْبِيْحَهٗ ط اور اپنی تنزیہ یا خدا کی دعا اور تسبیح یا خدا جانتا ہی سب کی نماز اور نیاز وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ اور اللہ جانتا ہی بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ جو کچھ کرتے ہین سب طاعت اور عبادت وَلِلّٰهِ اور خدا کے واسطے ہی مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج بادشاہی آسمانوں اور زمینوں کی اسواسطے کہ اون سب کا خالق وہی ہی وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝
اور اللہ کی طرف ہی سب کی بازگشت اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ کیا نہیں دیکھتا ہی تو کہ اللہ يُزْجِيْ سَحَابًا چلاتا ہی ابر کو اور اوٹھاتا ہی اوسے
ٹکڑے ٹکڑے ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ پھر تالیف کرتا ہی اونکے درمیان یعنی بعض کو بعض سے ملا دیتا ہی ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا
پھر کر دیتا ہی اوسے باہم ملا ہوا اور تلے اوپر جما ہوا فَتَرَى الْوَدْقَ پھر دیکھتا ہی تو مینھ کو کہ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ نکلتا ہی اوسکے
درمیان سے وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ اور برساتا ہی ابر سے یا آسمان سے مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا پہاڑوں سے جو اوسمین ہین یعنی ابر کے
بڑے بڑے ٹکڑے جو پہاڑوں کے برابر ہین مِنْ بَرَدٍ اولے سے جو ہوتا ہی اوس ابر مین مفعول محذوف ہی تقدیر
اوسکی یون ہی کہ برساتا ہی اوس اولے مین سے جو ابر مین ہی اولے اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہان سما سے آسمان مراد ہی ابر نہین اور
آسمان مین اولے کے پہاڑ ہین جسطرح زمین پر پتھر کے پہاڑ ہین حق تعالی اون سماوی پہاڑوں سے اولے برساتا ہی فَيُصِيْبُ بِهٖ
تو پہونچاتا ہی اوس اولے کو کھیت اور باغ مین مَنْ يَّشَآءُ جسکے چاہتا ہی وَيَصْرِفُهٗ اور باز رکھتا ہی میوے اور حاصلات سے
عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ط جس کسیکے کہ چاہتا ہی يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ قریب ہی کہ چمک اوس بجلی کی يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ط ۝
لیجائے نگاہین اور چمک کے سبب سے اندھا کر دے اور یہ اوسکے کمال قدرت پر بڑی قوی دلیل ہی کہ پانی برسانے والے ابر مین سے آگ کا شعلہ نکالتا ہی
يُقَلِّبُ اللّٰهُ پھیرتا ہی اللہ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ط دن رات کو ایک دوسرے کے بعد آنے جانے سے یا ایک کے گھٹنے اور دوسرے کے بڑھنے سے
یا بدلتا ہی اونکے احوال گرمی سردی یا اجالے اندھیرے کے سبب سے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک جو مذکور ہوا اسمین لَعِبْرَةً البتہ راہ بتانا
اور عبرت لینا ہی لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ سوجھ بوجھ والوں کو وَاللّٰهُ خَلَقَ اور اللہ نے پیدا کیا كُلَّ دَآبَّةٍ ہر جنبش کرنے
والے کو کہ زمین مین ہی مِّنْ مَّآءٍ ج پانی سے کہ اوسکا خمیر اور مادہ ہی یا مخصوص پانی یعنی نطفہ سے اور یہ تغلیب کی راہ سے ہی

اسواسطے کہ بعضے حیوانات نطفہ سے مخلوق نہین ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ حق تعالی نے ایک جوہر پیدا کرکے
اوسے نظر ہیبت سے دیکھا تو وہ پگھل کر پانی ہوگیا ادسمین سے کچھ پانی کو آگ کردیا اور اوس سے جن پیدا کیے اور کچھ پانی کو ہوا کرکے اوس سے
فرشتے پیدا کیے پھر کچھ پانی کو خاک کرکے اوس سے آدمی اور سب حیوانات پیدا کیے اور سب کی اصل پانی ہی ہے فَمِنْهُمْ پھر ان
جنبش کرنے والون مین سے مَّنْ يَّمْشِيْ کوئی ہی کہ چلتا ہی عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ اپنے پیٹ کے بل جیسے سانپ مچھلی وغیرہ
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ اور اونمین سے کوئی ہی کہ چلتا ہی عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ دونون پانؤن پر جیسے آدمی اور پرند جانور
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ اور اونمین سے کوئی چلتا ہی عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ چار پانؤن پر جیسے درند چرند حق تعالی نے اون جانورون کو
پہلے بیان کیا جنمین اوسکی قدرت بہت ظاہر ہی اور وہ وہ جانور ہین جو بے پیرون کے چلتے ہین پھر اونھین بیان فرمایا جو دو پانؤن سے
چلتے ہین پھر چار پانؤن کو اور جن حیوانات کے چار پانؤن سے زیادہ پیر ہوتے ہین وہ بھی چار ہی پانؤن پر زور دیکر چلتے ہین
يَخْلُقُ اللّٰهُ پیدا کرتا ہی اللہ مَا يَشَآءُ ؕ جو کچھ چاہتا ہی اون چیزون مین سے جو ذکر کین اور جنکا ذکر نہین فرمایا مختلف صورتون
اور اعضا اور ہیئتون اور حرکتون اور قوتون اور افعال پر باوجود اسکے کہ عنصر ایک ہی ہی نظم اوست قادر بہر چہ خواہد و خواست ؂
ہر چہ خواہد کند کہ حکم او راست ؂ نقشبندی برون گلہا اوست ؂ نقش دان درون دلہا اوست ؂ اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ہر چیز پیدا کرنے پر قادر ہی تو جو کچھ چاہے پیدا کرے لَقَدْ اَنْزَلْنَآ تحقیق کہ ہمنے اوتارین اٰيٰتٍ
مُّبَيِّنٰتٍ ؕ آیتین کھلی ہوئین وَاللّٰهُ يَهْدِيْ اور اللہ ہدایت کرتا ہی مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی اون آیتون مین غور
اور فکر کرنے کے سبب سے اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ سیدھی ٹھیک راہ کی طرف کہ وہ جنت کی راہ ہی لکھا ہی کہ بشر منافق اور ایک یہودی
مین جھگڑا پڑا یہودی بولا کہ آؤ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محکمہ مین اپنا فیصلہ کرائین منافق کہنے لگا کہ کعب بن اشرف کے سامنے یہ مقدمہ
پیش کرین تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ وَيَقُوْلُوْنَ کہتے ہین منافق کہ ہم اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ایمان لائے ہین خدا کا وَبِالرَّسُوْلِ
اور اوسکے رسول کا وَاَطَعْنَا اور فرمانبرداری کی ہمنے دونون کی ثُمَّ يَتَوَلّٰى پھر پھرتا ہی فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ایک گروہ اونمین سے
اور حکم ماننے کو منع کرتے ہین مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ بعد اسکے کہ ایمان اور اطاعت کا اقرار کرچکے ہین وَمَآ اُولٰٓئِكَ اور نہین ہین
اوس گروہ کے لوگ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان والے دل سے بایمان پڑنا ثابت اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ اور
مغیرہ بن وائل مین پانی اور زمین کی بابت جھگڑا پڑا تھا ہرچند حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اوسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خدمت مین لائین مگر یہ بات ممکن نہوئی مغیرہ بولا کہ وہ تمھارا حق ثابت کرینگے اسواسطے کہ اونکے چچازاد بھائی ہو اور اصل بات یہ ہی کہ
وہ ملعون جانتا تھا کہ معاملہ مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حق ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق حق فیصلہ کرینگے تو حق تعالی نے
یہ آیت نازل کی کہ منافق لوگ ایمان اور فرمانبرداری کا اقرار کرتے ہین اور خدا اور رسول کے حکم سے انکار کرتے ہین وَاِذَا دُعُوْٓا
اور جب بلائے جاتے ہین اِلَى اللّٰهِ اللہ کی کتاب کی طرف وَرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول کے حکم کی جانب لِيَحْكُمَ تاکہ حکم کرنا
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستی کے ساتھ بَيْنَهُمْ اونکے درمیان اِذَا فَرِيْقٌ تو اوسوقت ایک گروہ مِّنْهُمْ اونمین سے کہ بشر یا مغیرہ

مُّعْرِضُوْنَ ○ انکار کرنے والے ہین محکمہ حالیہ نبویہ سے وَاِنْ یَّکُنْ اور اگر ہو لَّهُمُ الْحَقُّ اونکے واسطے حکم یعنی اونکی
مرضی کے موافق تو یَاْتُوْٓا اِلَیْهِ آئین پیغمبر کی طرف مُذْعِنِیْنَ ○ حکم مانتے اور اطاعت کرتے ہوے یعنی اگر جانین کہ اونکا
حق ثابت ہوگا تو فرمانبردار اور مطیع ہین اور اگر معلوم ہو کہ دوسرے کا حق ثابت ہوگا تو منکر ہین اَفِیْ قُلُوْبِهِمْ کیا اونکے دلون مین
مَّرَضٌ بیماری ہی یعنی کفر اور ظلم کی طرف میلان اَمِ ارْتَابُوْٓا یا شک مین پڑے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت اور
اونسے ناانصافی دیکھی ہی کہ اونپر اعتماد باقی نہین رہا اَمْ یَخَافُوْنَ یا ڈرتے ہین اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰهُ یہ کہ حیف کریگا حق تعالی کوئی
حکم نازل فرمانے مین اور ظلم کریگا عَلَیْهِمْ اونپر وَرَسُوْلُهٗ ط اور میل کریگا اوسکا رسول حکم دینے مین بَلْ ایسا نہین کہ رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محل تہمت ہو یا خدا اور اوسکا رسول ظلم کرے بلکہ اُولٰٓئِكَ وہ لوگ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ ع وہی تو ظلم
کرنے والے ہین اپنے دوسرے فریق پر یا اپنی جانون پر انکار کے سبب سے یا خدا اور رسول کے حکم سے باز رکھ کر اِنَّمَا كَانَ اسکے سوا
نہین کہ ہو قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ بات ایمان والون کی اِذَا دُعُوْٓا جب پکارے جاتے ہین اِلَى اللّٰهِ اللہ کی کتاب
کی طرف وَرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول کی جانب لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ تاکہ حکم کرے اونکے درمیان جھگڑے کے وقت اَنْ
یَّقُوْلُوْا یہ کہ کہین کہ سَمِعْنَا سنا ہمنے آپکا کلام وَاَطَعْنَا ط اور فرمانبردار ہین آپکے حکم کے مصرع بہر چہ حکم کنی در میان ما حکمی +
وَاُولٰٓئِكَ اور وہ لوگ جو ایسا کہتے ہین هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وہی تو چھٹکارا پانے والے ہین عذاب بابی کے درکون سے اور پہونچنے
والے ہین رضاے سبحانی کے درجون پر وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ اور جو کوئی حکم مانے خدا کا فرائض مین وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے رسول کی
اطاعت کرے سنتون مین یا ہر ایک بات مین جو وہ فرمائین وَیَخْشَ اللّٰهَ اور ڈرے عذاب آلہی سے گذرے ہوے گناہون پر
وَیَتَّقْهِ اور بچے اوسکے غصے سے اور گناہ نہ کرے آیندہ فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ وہی ہین مراد کو پہونچنے
والے جنت کی نعمتون کے ساتھ کشاف مین لکھا ہی کہ ایک بادشاہ نے علما سے التماس کیا کہ ایک ہی آیت ایسی بتائیے کہ اوسپر عمل
کرنا کافی ہو اور پھر دوسری آیت کی احتیاج نہ باقی رہے تو علما نے اس آیت پر اتفاق کیا اسواسطے کہ فوز و فلاح کا حصول سوا فرمانبرداری
اور خوف اور پرہیزگاری کے متصور ہی نہین بیت اینکہ اگر مقصد اقصی طلبی + دو اینک عمل از رضاے مولی طلبی + وَاَقْسَمُوْا
بِاللّٰهِ اور قسم کھائی منافقون نے اللہ تعالی کی جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ بہت سخت اپنی قسمون مین سے کہ وہ ایسے فرمانبردار ہین کہ
بے شبہہ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ اگر حکم کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین اپنا گھر بار مال متاع چھوڑ کر نکل آنے کا تو لَیَخْرُجُنَّ ط
ضرور وہ نکل آئین اور لحظہ بھر بھی توقف نہ کرین قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ج کہو کہ قسم نہ کھاو جھوٹی طَاعَةٌ مقصود تمسے فرمانبرداری
ہی مَّعْرُوْفَةٌ ط پہچانی ہوئی اخلاص اور سچی نیت کے ساتھ نہ کہ جھوٹی قسم نفاق اور جھوٹی طاعت پر اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ بیشک
خدا جانتا ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ جو کچھ تم کرتے ہو نفاق وغیرہ قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَطِیْعُوا اللّٰهَ فرمانبرداری کرو
خدا کی خلوص نیت کے ساتھ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ج اور فرمانبرداری کرو رسول کی صادق دلی کے ساتھ فَاِنْ تَوَلَّوْا پھر اگر منھ پھیرو گے
اور انکار کروگے تم اے لوگو فَاِنَّمَا عَلَیْهِ مَا حُمِّلَ تو اسکے سوا نہین کہ پیغمبر پر وہی ہی جو اوسپر بوجھ رکھا گیا ہی تبلیغ

احکام کا وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ اور تمپر ہی جو کچھ تمسے بوجھ اوٹھوایا گیا ہی اطاعت اور فرمانبرداری کا وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ
اور اگر اطاعت کروگے رسول کی اوسکے حکم مین تو تَهْتَدُوْا سیدھی راہ پاؤگے وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اور نہین ہی رسول پر
اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ مگر پہونچا دینا ظاہر اور دعوت اسلام کرنا صاف صاف اور میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو کچھ
لازم تھا وہ اونھون نے ادا کیا اور جو تمھارا کاروبار ہی وہ باقی رہا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وعدہ دیا اون لوگون کو جو ایمان
لائے ہین مِنْكُمْ تم مین سے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے بہت مشہور یہ بات ہی کہ ان بیان والے لوگ
غریب مہاجر مراد ہین جنھون نے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ مین انصار کے گھرون مین قیام کیا اور اکثر قبائل عرب جو مکہ اور یثرب مین
تھے قریش اونسے ملکر ان غریبون کے ساتھ لڑنے پر متفق ہوے اور رات دن دھمکیان دیتے اور سخت پیغام کہلا بھیجتے تھے وہ غریب
مہاجر اکثر ہتھیار اپنے پاس رکھتے اور خوف وہراس مین بسر کرتے ایکدن آپس مین کہنے لگے کہ کوئی زمانہ ایسا بھی آئیگا کہ ہم لوگ اپنے کو
مطمئن اور بیخوف دیکھین اور فراغت سے خیر و عافیت کے ساتھ بیٹھین تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی اور وعدہ کرکے قسم کھائی کہ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ ضرور اونکو خلیفہ کریگا فِي الْاَرْضِ کافرون کی سرزمین پر عرب اور عجم مین كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ
جسطرح خلیفہ کیا خدا نے اون لوگون کو جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ اونسے پہلے اور بکر نے اُسْتُخْلِفَ مجہول کا صیغہ پڑھا ہی یعنی جسطرح
خلیفہ کیے گئے وہ لوگ جو اونکے قبل تھے یعنی بنی اسرائیل کہ اونھین مصر اور شام کی زمین عطا فرمائی یہانتک کہ اونھون نے وہان
ایسا تصرف کیا جیسا بادشاہ اپنے ملکون مین کرتے ہین اور تھوڑی ہی مدت مین مومنون سے اپنا وعدہ وفا کیا عرب کے جزیرے اور
کسری کے شہر اور روم کے شہر اونھین عطا فرمائے اور امید ہی کہ حکم لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کے موافق تمام مشارق اور مغارب کے اطراف
واکناف ملازمان شرع نبوی اور متابعان احکام ملت مصطفوی کی تسخیر اور تصرف مین آجائین نظم دمبدم صیت کمال دولت خدام
او ؎ عرصہ روے زمین را سراسر خواہد گرفت ؎ شاہباز ہمتش چون برکشاید بال قدرت ؎ از ثریا تا ثری در زیر پر خواہد گرفت ؎ یہ آیت
اعجاز قرآن اور صحت نبوت اور خلفاء راشدین کی خلافت پر دلیل ہی اور فرمایا کہ وَلَيُمَكِّنَنَّ اور ضرور قوت کے ساتھ متمکن اور ثابت
کردیگا لَهُمْ دِيْنَهُمُ اونکے واسطے اونکے دین کو الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وہ دین کہ پسندیدہ ہی اونکے واسطے یعنی دین
اسلام مراد یہ ہی کہ اوس دین کو سب دینون پر غالب کردیگا وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ اور ضرور بدل دیگا اونھین مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ
اونکے ڈر کے بعد کہ دشمنون سے ہی اَمْنًا بیخوفی دشمنون سے يَعْبُدُوْنَنِيْ عبادت کرینگے یعنی زمانہ خلافت مین لَا يُشْرِكُوْنَ
نہ شریک کرینگے بِيْ شَيْئًا میرے ساتھ کسی چیز کو یعنی جاہ و دولت اختیار و قدرت اونھین توحید اور عبادت سے باز نہ رکھیگی
وَمَنْ كَفَرَ اور جو کوئی ناشکری کریگا اس نعمت مین بَعْدَ ذٰلِكَ یہ وعدہ سچ ہونے کے بعد فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ ناشکرا
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ وہ لوگ تو پورے فاسق ہین ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ قتلۂ ذو النورین مین پہلا گروہ تھا کہ
اونھون نے اس نعمت کی ناشکری کی وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو نماز جو فرض ہی وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو
زکوۃ جو واجب ہی وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اور فرمانبرداری کرو رسول کی جو کچھ وہ حکم فرمائین لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○

شاید کہ تم رحمت کیے جاؤ لَا تَحْسَبَنَّ ہرگز نہ گمان کر و تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگون کو جو ایمان
نلائے مُعْجِزِيْنَ عاجز کرنے والے خدا کو عذاب کرنے سے فِي الْاَرْضِ زمین مین یا پیشی لیجانے والے اوسپر یعنی حق سبحانٗہ
تعالی پر پیشی نہ لیجا سکینگے اور اوسکا عذاب اپنے سے نہ دور کر سکینگے وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ اور بازگشت اونکی آتش دوزخ
ہے وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اور بُری بازگشت ہے آتش دوزخ لکھا ہے کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے ایک غلام انصاری کو ع ۷
کہ مدلج بن عمرو اوسکا نام تھا دوپہر کے وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کو بلانے بھیجا غلام بے اجازت اونکے گھر مین چلا گیا
حضرت فاروق سوتے تھے اور اونکے بعضے اعضا پر سے کپڑا ہٹ گیا تھا اور بعضی روایت مین ہے کہ جاگتے تھے اور بی بی کے ساتھ
اختلاط کی باتین کرتے تھے بس غلام کا بے اجازت گھر مین چلا آنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بہت برا معلوم ہوا اور بے اختیار
اونکی زبان مبارک پر یہ بات آئی کہ کیا خوب ہوتا جو حق تعالی منع فرما دیتا کہ مان باپ بیٹی بیٹے نوکر چاکر بھی ایسے وقت ہم لوگون کے
گھرون مین بے اجازت نہ چلے آیا کرین کہ ہمارے پوشیدہ کام دیکھ لین پھر جب حضرت فاروق جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی
خدمت مین حاضر ہوئے تو یہ آیت نازل ہو چکی تھی کہ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ
چاہیے کہ اجازت مانگین تمسے وہ لوگ جنکے مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مالک ہین تمھارے ہاتھ یعنی غلام یا لونڈی غلام سے
وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ اور وہ لڑکے بھی جو نہین پہونچے ہین سن بلوغ کو مِنْكُمْ تمھاری قوم سے یعنی غلام اور لڑکون کو
چاہیے کہ تمھارے گھرون مین آنے کے واسطے پہلے اجازت چاہین ثَلٰثَ مَرّٰتٍ تین بار دن رات مین مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ
ایک تو فجر کی نماز کے قبل کہ آدمی سوا اوٹھکر چاہتا ہے کہ خلوت کے کپڑے اوتارے اور لوگون سے ملاقات کرنے کا لباس پہنے وَحِيْنَ
تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ اور دوسری بار اوس وقت جب تم اوتارتے ہو اپنے کپڑے مِّنَ الظَّهِيْرَةِ یہ حین کا بیان ہے یعنی دوپہر کے
وقت وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اور تیسری بار بعد نماز عشا کے کہ وہ کپڑے اوتار کر بچھونے پر لیٹنے کا وقت ہے ثَلٰثُ
عَوْرٰتٍ لَّكُمْ تین نگاہ رکھنے کے وقت پردے کے تمھارے واسطے ہین لَيْسَ عَلَيْكُمْ نہین ہے تم پر وَلَا عَلَيْهِمْ اور نہ
غلامون اور لڑکون پر جُنَاحٌ گناہ اجازت نہ مانگنے مین بَعْدَهُنَّ بعد ان تین وقتون کے طَوّٰفُوْنَ غلام طواف کرنے والے
یعنی آنے والے ہین عَلَيْكُمْ تم پر یعنی تمھارے کام پر تو ہر وقت نہین اجازت مانگ سکتے بَعْضُكُمْ آتے ہین بعض تم مین سے
عَلٰى بَعْضٍ بعض پر یعنی مالک لوگ آقاؤن کے کام پر كَذٰلِكَ اسی بیان کی طرح يُبَيِّنُ اللّٰهُ بیان کرتا ہے اللہ لَكُمُ
الْاٰيٰتِ تمھارے واسطے حق بات کی دلیلین او شرع کے احکام وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جانتا ہے بندون کی مصلحتین حَكِيْمٌ ۝
حکم کرنے والا ہے مراسم آداب کی رعایت کے ساتھ بعضے علما کے نزدیک اس آیت کا حکم منسوخ ہے اور ایک جماعت کے نزدیک محکم ابن جبیر رضی اللہ
تعالی عنہ سے پوچھا کہ یہ آیت منسوخ ہونے کے باب مین لوگ کلام کرتے ہین تو اونھون نے جواب دیا کہ خدا کی قسم یہ آیت منسوخ نہین مگر لوگ
اس حکم کی تعمیل مین سستی کرتے ہین وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ اور جب پہونچین لڑکے مِنْكُمُ الْحُلُمَ تم مین سے خواب دیکھنے کو
یعنی اونھین احتلام ہونے لگے مراد یہ ہے کہ جوان ہو جائین اور احتلام جوانی کی کھلی ہوئی دلیل ہے فَلْيَسْتَاْذِنُوْا تو چاہیے کہ اجازت

مانگین ہر وقت کَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِیْنَ جسطرح اجازت مانگتے ہین وہ لوگ جو بالغ ہون مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اونسے یعنی جاز
مانگنے مین اونکا وہی حکم ہی جو اور سب مردون کا ہی کَذٰلِكَ جسطرح یہ حکم بیان کیا اسی طرح یُبَیِّنُ اللّٰهُ بیان کرتا ہی حق تعالیٰ
لَكُمْ اٰیٰتِهٖ تمھارے واسطے اپنی آیتین وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ اور اللہ خوب جانتا ہی تمھارا احوال حَكِیْمٌ ۝ حکم کرنے والا حکمت کے
ساتھ شریعت کی طرحین اور وضعین معین کرتے ہین اِن دونون نامون کا اِن دونون آیتون کے اخیر مین مکرر لانا مبالغہ اور تاکید کی
جہت سے ہی وَالْقَوَاعِدُ اور گھر بیٹھ رہنے اور باز رہنے والیان مِنَ النِّسَآءِ عورتون مین سے الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ وہ جو
امید نہین رکھتی ہین نِكَاحًا اپنے نکاح کی یعنی اونھین یہ آرزو نہین کہ اونسے کوئی نکاح کرے اسوجہ سے کہ وہ بوڑھی ہین فَلَیْسَ
عَلَیْهِنَّ تو نہین ہی اونپر جُنَاحٌ کچھ گناہ اور وبال اَنْ یَّضَعْنَ یہ کہ اوتارین ثِیَابَهُنَّ اپنے کپڑے اوپر کے جیسے چادر اور
اوڑھنی غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِیْنَةٍ اوس حال مین کہ کھولنے والی ہون اپنے سنگار کی جگہین یعنی چادر اوتارنے سے سر گردن
کان بال وغیرہ کھولنا مقصود نہو وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ اور وہ جو عفت ڈھونڈھین اور اپنے کو پوشیدہ رکھین تو خَیْرٌ لَّهُنَّ
بہتر ہی اونکے واسطے اور تہمت سے بہت بعید ہی وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ اور اللہ سننے والا ہی مردون کے ساتھ اونکی باتین عَلِیْمٌ ۝ جاننے
والا ہی اونکی باتون کا مطلب امام واحدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ تندرست صحابہ بیمار اور اندھون کے ساتھ کھانا نہ کھاتے تھے یا بیمار
اور اندھے صحابہ تندرستون کے ساتھ ایک پیالہ مین کھانے سے بچتے تھے باین خیال کہ بادا اونکی طبیعتون کو انکے ساتھ کھانے سے نفرت
آئے یا یہ کہ بعضے صحابہ جب سفر کو جاتے تو اپنے گھرون کی کنجیان محتاجون کو دیجاتے کہ حاجت کے وقت اونکے غلہ مین سے کھائین
اور یہ محتاج اونکی نارضامندی کے خیال سے پرہیز کرتے تھے یا اگر کوئی اونکو اوس دسترخوان پر بلاتا جو اونکے مان باپ یا قرابتدار کے
گھر مین چنا جاتا تو وہ محتاج لوگ یہ دعوت نہ قبول کرتے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ لَیْسَ عَلَى الْاَعْمٰى نہین ہی
اندھے پر حَرَجٌ کچھ گناہ اور تنگی وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ اور نہ لنگڑے پر حَرَجٌ کچھ وبال اور گناہ وَّلَا عَلَى الْمَرِیْضِ
حَرَجٌ اور نہ کسی بیمار پر کچھ گناہ وَّلَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اور نہ تمھاری جانون پر بار اَنْ تَاْكُلُوْا یہ کہ کھاؤ تم اور وہ لوگ
جو مبتلا ہین مِنْۢ بُیُوْتِكُمْ اپنے گھرون کے کھانے مین سے جنمین تمھارے اہل وعیال ہین اور بیٹون کے گھر بھی اسمین داخل
ہین اس حدیث کے حکم سے کہ انت ومالک لابیک یعنی تو اور تیرا مال تیرے باپ کے واسطے ہی اور صحیح یہ ہی کہ بہت پاکیزہ وہ چیز ہی جو
آدمی اپنی کمائی مین سے کھائے اور بیٹا بھی اوسی کی کمائی مین سے ہی تو بیٹے کے گھر کا مال باپ کے واسطے حلال طیب ہی اَوْ
بُیُوْتِ اٰبَآئِكُمْ یا اپنے باپون کے گھرون مین سے اَوْ بُیُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ یا اپنی ماؤن کے گھرون مین سے اَوْ
بُیُوْتِ اِخْوَانِكُمْ یا اپنے بھائیون کے گھرون مین سے اَوْ بُیُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ یا اپنی بہنون کے گھرون مین سے
اَوْ بُیُوْتِ اَعْمَامِكُمْ یا اپنے چچاؤن کے گھرون مین سے اَوْ بُیُوْتِ عَمّٰتِكُمْ یا اپنی پھوپیون کے گھرون مین سے
اَوْ بُیُوْتِ اَخْوَالِكُمْ یا اپنے مامون کے گھرون مین سے اَوْ بُیُوْتِ خٰلٰتِكُمْ یا اپنی خالاؤن کے گھرون مین سے
اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ یا اون گھرون مین سے کہ تم مالک ہوئے اونکے خزانون کے کہ وہ نقد وجنس ہین یہ خطاب

وکیلون اور تحویلدارون سے ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ان گھرون سے لونڈی غلامون کے گھر مراد ہین اور لونڈی غلام اور اولاد کے گھرون کے
سوا کھانا کھانے مین گھر والے کی رضامندی شرط ہی اَوْ صَدِیْقِکُمْ یا اپنے دوستون کے گھرون مین سے اس صورت مین بھی دوست کی
رضامندی چاہیے اور حقیقت یہ ہی کہ اگر ولی دوست ہو تو کھانا کھا لینے سے وہ بہت خوش ہوتا ہی حضرت فتح موصلی اپنے ایک دوست کے
دروازہ پر آئے وہ گھر مین نتھا اوسکی لونڈی سے اوسکی تھیلی مانگ کر دو درم نکال لیے اور تھیلی باقی درم سمیت لونڈی کو دیدی صاحب خانہ
گھر مین آئے تو لونڈی سے یہ حال سُنا تو اس خوشی کے شکریہ مین لونڈی کو آزاد کر کے سرفراز کیا نظم شنیدے گفتم جہان فرسودہ را باکہ بود آسودہ
در کنج رباطے ٭ زلذتہا چہ خوشتر در جہان گفت ٭ میان دوستداران انبساطے ٭ عوارف المعارف مین لکھا ہی کہ جب کوئی اپنے دوست سے
کہے کہ اپنے مال مین سے کچھ مجھے عطا کر اور وہ دوست پوچھے کہ کسقدر تو وہ دوستی کے قابل نہین یعنی اوس دوست کو چاہیے کہ جو کچھ
اوسکے پاس ہو اپنے حاجتمند دوست کے سامنے رکھدے اور یہ پوچھنے سے درگذرے کہ کسقدر اور کیونکر اسواسطے کہ دوست جانی
مال فانی سے بہتر ہی اسی باب مین کسینے کہا ہی کہ یار جا اپنا سب مال دیکر یار خرید لا اوسکے عوض اپنا سب جان و مال سوخت کرنا اور کسی
چیز کے بدلے اوسے نہ فروخت کرنا اللہ جزا دے خبر دے یہ اس کہنے والے کو نظم یاران بجان مضائقہ باہم نمیکنند ٭ آخر کسے بمال جدائی
چرا کند ٭ بسیار جد و جہد بباید کہ تا کسے ٭ خود را بآدمی صفتے آشنا کند ٭ نظم سکت بعد یافتن یار آشنا ٭ کز بہر او بجہد محبت فنا کند ٭
اور پہلا قول جو بیان ہوا کہ علیلون کے ساتھ کھانا کھانے مین صحابہ کا نفرت کرنا یہ آیت نازل ہونے کا سبب ہی اس قول پر لفظ علیٰ
فی کے معنی مین لینا چاہیے یعنی ان لوگون کے واسطے ملکر ساتھ کھانا کھانے مین کچھ حرج نہین لکھا ہی کہ بنی لیث بن عمرو کے لوگ
تنہا کھانا کھانا حرام جانتے تھے اور صبح سے شام تک خوان چُنے ہوئے مہمان کا انتظار کیا کرتے جب ایک تہائی رات جاتی اور کوئی مہمان
نہ آتا تو کچھ کھا لیتے اونکی شان مین یہ آیت نازل ہوئی ہی یا انصار مین سے ایک گروہ کا یہ حال تھا کہ اپنی جان پر مشقت گوارا کرتے اور بے مہمان
ہرگز کھانا نہ کھاتے اونکے حق مین یہ آیت اوتری یا ایک گروہ کے لوگ جو دسترخوان پر جمع ہو کر کھانا کھانے سے پرہیز کرتے اونکی شان مین یہ آیت نازل
ہوئی کہ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ نہین ہی تمپر کچھ گناہ اَنْ تَاْکُلُوْا یہ کہ کھاؤ کھانا جَمِیْعًا باہم اکٹھا ہو کر اَوْ اَشْتَاتًا
یا الگ الگ فَاِذَا دَخَلْتُمْ پھر جب داخل ہو بُیُوْتًا گھرون مین جو ندکور ہوئے یا اپنے گھرون مین یا خالی مکانون مین یا مسجدون مین
فَسَلِّمُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِکُمْ تو سلام کرو اپنے دین والون پر اسواسطے کہ المؤمنین کنفس واحدۃ یعنی سب ایمان والے ایک جان کے
مثل ہین اور گھرون مین اپنے گھر والون کو سلام کرو اور مسجدون مین بھی سلام کرو اور بعضے علما نے کہا ہی کہ اگر مسجد یا گھر خالی ہو تو کہے السلام
علینا من ربنا و علی عباد اللہ الصالحین اور ہر تقدیر پر سلام کرنا چاہیے تَحِیَّةً سلام کرنا مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ ثابت اور مقرر کیا ہوا
خدا کی طرف سے مُبٰرَکَةً بہشتی برکت والا طَیِّبَةً پاک کہ سننے والے کا جی اوس سے خوش ہوتا ہی کَذٰلِکَ جسطرح
سلام کا بیان فرمایا اسیطرح یُبَیِّنُ اللّٰہُ بیان کرتا ہی حق تعالیٰ لَکُمُ الْاٰیٰتِ تمہارے واسطے نشانیان اپنی حکمت کی
لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ع شاید کہ تم اوسمین عقل لڑاؤ اور حق اور ثواب دریافت کر لو اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ سوا اسکے نہین ع ۸
کہ کامل ایمان والے الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وہ لوگ ہین جو ایمان لائے خدا کا وَرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول کا دل سے وَاِذَا کَانُوْا

اور جب ہوتے ہین مَعَهٗ اوسکے رسول کے ساتھ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ جمع کرنے والے کسی کام پر یعنی ایسی کسی مہم پر کہ شرع کی روسے
اونکو اوسپر جمع ہونا چاہیے جیسے جمعے عیدین جہاد مشورے نماز استسقا ان نیک کامون کے واسطے جمع ہوتے ہین تو لَمْ يَذْهَبُوْا
نہین جاتے رسول کے پاس سے حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ جب تک اذن مانگین رسول سے اور وہ اذن عطا فرماوین اِنَّ الَّذِيْنَ
يَسْتَاْذِنُوْنَكَ بیشک جو لوگ اذن مانگین تمسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ گروہ وہ لوگ ہین جو
صدق دل سے يُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہین بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا کا اور اوسکے رسول کا اور تصدیق کرتے ہین منافقون کے
اوس ایک گروہ پر طعن اور تعریض ہے جسنے جنگ تبوک سے پھر جانے کے واسطے اجازت مانگی اور اونکی شان مین آیہ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ نازل ہوئی فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ پھر جب یہ مومن مخلص تمسے اذن مانگین لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ
اپنے بعض کام بنانے اور پورے کام کرنے کے واسطے فَاْذَنْ تو تم اذن دیدو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِّمَنْ شِئْتَ جسکو
چاہو مِنْهُمْ اونمین سے جو کھلا ہوا عذر رکھتا ہو وَاسْتَغْفِرْ اور باوصف اجازت دینے کے مغفرت چاہو لَهُمُ اللّٰهَ اونکے
واسطے اللہ سے اسلیے کہ ضرورت دین پر دنیا کے کام مقدم کرنا اگرچہ عذر کے سبب سے ہو تو بھی خلل سے خالی نہین اور گویا کہ جماعت سے
نکلجانے کے باعث گنہگار ہین تو تم اونکے واسطے مغفرت چاہو اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہے بندون کی تقصیرین
رَّحِيْمٌ ○ مہربان ہے کہ اونپر تکلیف مین تخفیف فرماتا ہے لَا تَجْعَلُوْا نہ کرو اور نہ جانو دُعَآءَ الرَّسُوْلِ رسول کے پکارنے کو
کہ وہ جو تمکو پکارتے ہین بَيْنَكُمْ اپنے درمیان كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ ویسا پکارنا جیسا تم مین سے بعض پکارتے ہین بَعْضًا بعض کو
یعنی تم جو ایک دوسرے کو پکارتے ہو اوس پکارنے پر رسول کے پکارنے کو بھی قیاس کرکے منہ پھیرسکو یا جواب مین سستی کرسکو اسواسطے کہ رسول کا
حکم بجالانے مین جلدی کرنا واجب لازم ہے اور اونکے اذن کے بغیر مراجعت حرام اور نادرست ہے یا اپنے اوپر رسول کی بددعا یا اپنے حق مین
اونکی دعاء خیر کو ویسی عادت جانو جیسی دعا تم ایک دوسرے کے حق مین کرتے ہو اسواسطے کہ رسول کی دعا بیشک قبول ہے خدا کی درگاہ مین
یا تم رسول کو اسطرح نہ پکارا کرو جسطرح ایک دوسرے کو فقط نام لیکر پکارتے ہو بلکہ چاہیے کہ تعظیم کے ساتھ پکارا کرو جیسے یا رسول اللہ یا نبی اللہ
اسواسطے کہ حق تعالی نے سب انبیا علیہم السلام کو قرآن مین نام لیکر پکارا اور اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بزرگی کے ساتھ خطاب
کیا بیت یا آدم ست با پدر انبیا خطاب یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ خطاب محمد ست ہے لکھا ہے کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے تو
منافق تنگ آکر ایک دوسرے کی آڑ ہو جاتے اور مسجد کے باہر چلدیتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ بیشک جانتا ہے
اللہ اون لوگون کو جو کراہت کی راہ سے يَتَسَلَّلُوْنَ نکلجاتے ہین تھوڑے تھوڑے مِنْكُمْ تمھارے درمیان سے لِوَاذًا
ایک دوسرے کی آڑ مین ہو کر اور چھپکر فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ تو چاہیے کہ ڈرین وہ لوگ جو يُخَالِفُوْنَ مخالفت کرتے ہین اور انکار کرتے ہین
عَنْ اَمْرِهٖٓ حکم سے خدا اور رسول کے اَنْ تُصِيْبَهُمْ اس بات سے کہ پہونچے اونھین فِتْنَةٌ کوئی آزمایش حق تعالی کی طرف سے
کہ گمراہی ہے یا جان مال اولاد مین تکلیف یا بادشاہ ظالم کا تسلط یا دل پر غفلت کی مہر یا توبہ کا رد ہونا حضرت جنید قدس سرہ نے فرمایا کہ
فتنہ دل کی سختی ہے اور معرفت الٰہی سے دل کا اثر نہ قبول کرنا اَوْ يُصِيْبَهُمْ یا پہونچے اونھین عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

عذاب دردناک آخرت مین اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ جان لو کہ بیشک خدا کے واسطے ہے مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ ہی آسمانون مین
اور زمینون مین یعنی سب اوسی کی ملک ہین اور وہی سب کا مالک ہی اسواسطے کہ سب کا خالق وہی ہی قَدْ يَعْلَمُ بیشک جانتا ہی
مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ وہ بات جسپر تم ہو ای مکلف لوگو موافقت اور مخالفت اور نفاق اور اخلاص اور طاعت اور معصیت یا جس صفت پر
تم ہو وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اور جانتا ہی اوس دن کو کہ پھیرے جائینگے منافق اِلَيْهِ اوسکی جزا کی طرف فَيُنَبِّئُهُمْ پھر خبر دینگے اونکو
بِمَا عَمِلُوْا اوس چیز کی جو کچھ کیا ہی اونھون نے برے کامون مین سے اور اوسکی سزا دیگا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ اور اللہ سب چیزین
عَلِيْمٌ ع جانتا ہی اور کوئی چیز اوسپر پوشیدہ نہین بیت آنکس کہ بیافرید پیدا و نہان ہیچون نشناسد نہان و پیدا جہان

سورۃ الفرقان مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وہی سبع و سبعون آیۃ
سورۂ فرقان مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ستتر آیتین ہین

تَبٰرَكَ مفسرون نے اس لفظ کے جو معنی کہے ہین اونمین سے صاحب کشف الاسرار نے تین معنی اختیار کیے ہین ایک یہ کہ برکت اوس سے
ہی اور یہ حق تعالیٰ کی کارسازی اور بندہ نوازی کی طرف اشارہ ہی دوسرے یہ کہ بزرگ اور برتر ہی اور یہ صفت سرمدی کا بیان اور عزت
ازلی و ابدی کا نشان ہی تیسرے یہ کہ دائم اور ثابت ہی اور یہ اوسکے دوام ذات سے عبارت ہی کہ نہ زائل تھا اور نہ زائل ہوگا اَلَّذِيْ
وہ جسنے نَزَّلَ الْفُرْقَانَ اوتارا قرآن جو حق و باطل حلال و حرام مین فرق کر دینے والا ہی عَلٰى عَبْدِهٖ اپنے بندہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لِيَكُوْنَ تاکہ ہو وہ بندہ لِلْعٰلَمِيْنَ آدمیون اور جنون کو نَذِيْرًا ڈرانے والا عذاب الٰہی سے
یا قرآن ہر زمانہ مین ہر قرن والے کو ان باتون سے ڈرانے والا ہی جو خدا کی ناراضی اور غصہ کی سبب ہین اَلَّذِيْ لَهٗ وہ جسکے
واسطے ہی مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمینون کی اسواسطے کہ اکیلے اوسی نے اونکو پیدا کیا
تو اوسی کو اونمین تصرف پہونچتا ہی وَلَمْ يَتَّخِذْ اور نہین پیدا کر لیا خدا نے وَلَدًا کوئی فرزند جیسا یہود و نصاریٰ کو زعم ہی
وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اور نہین ہی اوسکا شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ کوئی شریک بادشاہی مین جیسا کہ ثنویہ و ثنیہ کہتے ہین یعنی
اوسکے واسطے بادشاہی ہی بے فرزند کے کہ اوسکا قائم مقام ہو سکے یا بے شریک کے کہ اوسکا مقابلہ کر سکے وَخَلَقَ كُلَّ
شَيْءٍ اور پیدا کیا اوسنے سب چیزون کو مخصوص مادون مختلف ہیئتون اور انواع و اقسام کی شکلون پر فَقَدَّرَهٗ پھر اندازہ
کر لیا اوس چیز کو تَقْدِيْرًا ۝ اندازہ کرنا یعنی جو خصائص اور افعال کہ اوس سے چاہے اوسکے واسطے مہیا کر دیے یا ایک
وقت معلوم تک اوسکی بقا کا اندازہ کر دیا وَاتَّخَذُوْا اور ٹھہرا لیے کافرون نے مِنْ دُوْنِهٖٓ خدائے خالق کے سوا
اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ بہت سے خدا جنھون نے نہین پیدا کی شَيْئًا کوئی چیز اور نہ کوئی چیز پیدا کرنے پر قادر ہین
وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ اور حال یہ ہی کہ وہ پیدا کیے گئے ہین اور ہر مخلوق ہستی مین خالق کا محتاج ہی اور محتاج خدائی کے
لائق نہین تو جن بتون کو بندے تراشتے ہین اور جیسی چاہتے ہین اونکی صورت بنا لیتے ہین وہ بت کیونکر پرستش کے لائق ہو سکتے

وَلَا يَمْلِكُوْنَ اور باوجود مخلوق ہونے کے توانائی اور استطاعت نہیں رکھتے لِاَنْفُسِهِمْ اپنی جانون کے واسطے
ضَرًّا ضرر روکنے کی وَّلَا نَفْعًا اور نہ نفع حاصل کرنے کی یعنی نہ اپنے کو کچھ فائدہ پہونچا سکتے ہین نہ اپنے سے کچھ نقصان روک سکتے
ہین حال آنکہ خدا ضار اور نافع چاہیے وَّلَا يَمْلِكُوْنَ اور نہیں سکت رکھتے ہین آلہ باطل اور قادر نہیں ہین مَوْتًا کسی کو
مار ڈالنے پر وَّلَا حَيٰوةً اور نہ کسی کو زندہ کرنے پر پہلے پہل یا اوسکی زندگی باقی رکھنے پر وَّلَا نُشُوْرًا ۝ اور نہ اوسکے
بعث وحشر پر دوبارہ اور خداے تعالی جلانے والا مار ڈالنے والا اوٹھانے والا چاہیے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور بولے
کافر کہ اِنْ هٰذَآ نہیں ہے یہ قرآن جو محمد ہمارے پاس لائے ہین اِلَّآ اِفْكُ اِۨفْتَرٰىهُ مگر جھوٹ کہ خود باندھا یا ہی او
وَاَعَانَهٗ اور مدد دی ہی اوسے عَلَيْهِ وہ جھوٹ بنانے پر قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ایک اور قوم نے جیسے جبر اور یسار
یا عداس یا فکیہ رومی یعنی یہ لوگ اگلی خبرین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیان کرتے ہین اور وہ عربی عبارت مین ہمکو سناتا ہی فَقَدْ جَآءُوْ
تو بیشک آئے ہین اوس قوم کے لوگ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝ ظلم اور جھوٹ پر یعنی مدد دینے والے لوگ اور اس تقدیر پر یہ کفار کے
کلام کا تتمہ ہی اور صحیح یہ بات ہی کہ یہ حق تعالی کا کلام ہی وہ فرماتا ہی کہ جو کفار یہ کہتے ہین کہ قرآن جھوٹ ہی اور ایک قوم کی مدد سے بنایا گیا ہی
وہ شرک اور ظلم اور بہتان ہی وَقَالُوْٓا اور بولے کافر کہ محمد عربی کا کلام تو اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ کہانیاں ہین اگلونکی
جو کتابون مین لکھی ہین اكْتَتَبَهَا لکھواتا ہی اوسے اسواسطے کہ آپ تو لکھ ہی نہیں سکتا فَهِيَ تو وہ نوشتے تُمْلٰى عَلَيْهِ
املا کیے جاتے ہین اوسپر بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ صبح شام یعنی دونون وقت دن کو یا دن رات محمد عربی کے سامنے پڑھے جاتے ہین
یہانتک کہ وہ یاد کر لیتا ہی اسواسطے کہ خود تو پڑھ ہی نہیں سکتا اور جب یاد کر لیا تو ہمارے سامنے پڑھ کر کہتا ہی کہ وحی ہی (منھ مین
خاک) اون کافرون کے قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی بات رد کرنے کو کہ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ اوتارا ہی قرآن اوسنے جو کہ
يَعْلَمُ السِّرَّ جانتا ہی پوشیدہ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون اور زمین مین اوسپر دلیل یہ ہی کہ یہ کلام شامل ہی
غیب کی خبرون پر اور علم غیب حق تعالی ہی کا خاصّہ ہی دوسرے یہ کہ تمہارے سب فصیح لوگ اسکے مثل لانے سے عاجز ہین تو ایسا
کلام ملک علام کے سوا اور کسیکے پاس سے نہونا چاہیے اِنَّهٗ بیشک وہ كَانَ غَفُوْرًا ہی بخشنے والا کہ بندون کے گناہون پر
اپنے کرم کا پردہ ڈالتا ہی رَّحِيْمًا ۝ مہربان کہ گنہگارون پر عذاب کرنے مین جلدی نہیں کرتا وَقَالُوْا اور کہا سرداران قریش
جیسے ابوجہل عتبہ امیہ عاص وغیرہ نے کہ مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ کیا ہی اس پیغمبر کو یہ بات ہنسی کے طور پر کہی کہ کیا ہو گیا ہی اوسے
کہ رسالت کا دعوی کرتا ہی اور لوگون کی طرح يَاْكُلُ الطَّعَامَ کھاتا ہی کھانا وَيَمْشِيْ اور چلتا پھرتا ہی طلب معاش کے واسطے
اورون کی طرح فِي الْاَسْوَاقِ بازارون مین اگر اوسکا دعوی صحیح اور درست ہو تو چاہیے کہ اوسکا حال اورون کے حال کے مخالف ہو
چونکہ وہ کافر مرتبہ محسوسات ہی مین اٹکے ہوئے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حال سے غافل ہوکر سمجھے کہ رسولون کی تمیز اونکے غیر سے
امور جسمانی ہی کے سبب سے ہوتی ہی اور یہ نہ سمجھے کہ نبوت بشریت کے منافی نہیں ہی بلکہ اوسکی مقتضی ہی تاکہ مناسبت اور مجانست جو فائدہ دینے اور
فائدہ لینے کا سبب ہی حاصل ہو بیت جنس با جنس است آمیزہ و بجنس انس کی گیرد با جز جنس اس ہا غرض کہ مشرک کہتے تھے کہ چاہیے تھا کہ وہ خود

فرشتہ ہوتا اگر فرشتہ نہیں ہے تو لَوْلَآ اُنْزِلَ کیون نہ بھیجا گیا اِلَیْہِ مَلَکٌ اوسکی طرف کوئی فرشتہ فَیَکُوْنَ مَعَہٗ
کہ ہوتا اوسکے ساتھ نَذِیْرًا ڈرانے والا اور ڈرانے مین مدد دینے والا اَوْ یُلْقٰٓی اِلَیْہِ یا یہ کہ ڈالدیا جائے اوسکی طرف
کَنْزٌ خزانہ آسمان سے تاکہ اوسکے سبب سے مطمئن ہوکر بازارون مین تحصیل معاش سے مستغنی ہوجائے اَوْ تَکُوْنُ لَہٗ یا ہوا اوسکے
واسطے جَنَّۃٌ یَّاْکُلُ مِنْہَا باغ کہ کھائے اوسکا میوہ اور آمدنی اور یہ اوسکی وجہ معاش ہو وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اور کہا
ظالمون نے ضمیر کی جگہہ اسم ظاہر کا لانا اونکے ظلم کا حکم فرمانا ہی یعنی مشرک اس بات مین ظالم ہین جو مومنون کو کہی کہ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ
پیروی نہین کرتے ہو تم اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ○ مگر ایک مرد جادو کیے ہوئے کی مسحور اوسے کہتے ہین جسپر کسینے جادو کیا ہو
اور اوسکی عقل جاتی رہی ہو اور تفسیر ماوردی مین مسحور کو ساحر کے معنی مین کہا ہی یعنی تم لوگ ایک جادوگر کی پیروی کرتے ہو کہ تمکو بات مین
پھسلا لیتا ہی اُنْظُرْ دیکھو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چشم بصیرت سے تاکہ سمجھ لو کہ معاندون نے کَیْفَ ضَرَبُوْا کیونکر بنالین لَکَ
الْاَمْثَالَ تیرے واسطے مثلین یعنی تمکو بری باتین کہین اور سحر کے ساتھ تشبیہ دی اور تمکو مفتری اور سکھایا پڑھایا ہوا کہا
فَضَلُّوْا تو گمراہ ہوگئے اوس راہ سے جس سے انبیا کی پہچان حاصل ہو اور غیر انبیا سے انبیا علیہم السلام کی تمیز ہوجائے فَلَا
یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ○ تو استدلال کی نہین طاقت رکھتے اور جو بات کہتے ہین اوسپر دلیل کی راہ نہین پاسکتے تَبٰرَکَ الَّذِیْٓ
بزرگ ہی وہ جو مخصوص بفضل ہے اِنْ شَآءَ جَعَلَ اگر چاہے تو بنائے اور بخشدے لَکَ تجھے دنیا مین خَیْرًا مِّنْ ذٰلِکَ
بہتر اوس خزانے اور باغ سے جو وہ کہتے ہین اور وہ بہتر کیا چیز ہو کہ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ بہت سے باغ کہ جاری ہون مِنْ تَحْتِہَا
الْاَنْہٰرُ اوسکے درختون کے نیچے سے نہرین وَیَجْعَلْ لَّکَ اور دے تجھے اون باغون مین قُصُوْرًا ○ محل اونچے او
مکانات بلند اسباب نزول مین مذکور ہی کہ جب قریش کے مالدارون نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فقر و فاقہ کے
سبب سے ملامت کی تو رضوان داروغہ جنت یہ آیت لیکر نازل ہوئے اور نور کا ایک ڈبا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے
رکھکر عرض کی کہ آپکا پروردگار فرماتا ہی کہ اسمین دنیا کے خزانون کی بحساب کنجیان ہین وہ سب تمہارے قبضہ تصرف مین دیتا ہون
اور اسکے سبب سے اوس کرامت او نعمت مین سے بھی ایک پر پشہ کے برابر کچھ کم نہ ہوگا جو آخرت مین ہم تمہارے نامزد کرچکے ہین
پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای رضوان مجھے تو دنیا کی کچھ حاجت نہین مین فقیری کو بہت دوست رکھتا ہون اور
چاہتا ہون کہ شاکر اور صابر رہنے والا بندہ رہون رضوان بولے آپنے بڑی مضبوطی کی اللہ آپکو مضبوط رکھے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی علو ہمت کی کچھ یہی علامت نہین ہی کہ باوجود تنگدستی اور احتیاج کے روئے زمین کے خزانون پر نگاہ تک نہ ڈالی
بلکہ یہ بات ملاحظہ کرنا چاہیے کہ شب معراج مین غیر خدا کی طرف مطلق نظر نہ کی اور عجائب ملکوت و غرائب جبروت مین سے کسی چیز کی
جانب التفات نہ فرمایا کہ اوس حال کا اس آیت مین بیان ہی کہ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ○ ز رنگ آمیزی ریحان آن باغ نہ نہادہ چشم
نبود در مہر مازاغ نہ نظر چون برگرفت از نقش کونین نہ قدم زد در حریم قاب قوسین نہ بَلْ تمہاری فقیری اور محتاجی کفار کو اس
بات کی مانع نہین ہی کہ وہ تمہارا ایمان لائین بلکہ کَذَّبُوْا بِالسَّاعَۃِ تکذیب کرتے ہین قیامت کی اور انکار ہوتے تکذیب

قیامت کا اونکو وعید ہی وَاَعْتَدْنَا اور تیار کی ہی ہمنے لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ اوسکے واسطے جو قیامت کی تکذیب کرے
سَعِيْرًا ۝ آگ جلتی ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ دوزخ کے نامون مین سے ایک نام سعیر بھی ہی اِذَا رَاَتْهُمْ جب دیکھیگی وہ اونھین یعنی
قیامت کے سامنا ہونے کے آتش دوزخ جب دیکھیگی مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ دور کی جگہ سے ایک قول کے موافق سو برس اور ایک قول کے موافق
پانچ سو برس کی راہ کا فرق ہوگا او تھین کہ سَمِعُوْا لَهَا سنینگے آگ کے واسطے تَغَيُّظًا آواز جوش کھانے کی غصہ کے مارے وَّزَفِيْرًا ۝
اور چلانے کی آواز جیسے غصہ والے چلاتے ہین اور شیر غراتے ہین بعضے مفسرین بات یہ ہین کہ یہ دیکھنا اور غرانا محافظ دوزخ کا ہوگا اور صاحب
انوار نے فرمایا ہی کہ ہمارے نزدیک حیات جثہ کے ساتھ مشروط نہین ہی ممکن ہی کہ حق تعالیٰ آگ کو زندگی عطا فرمائے کہ آگ ہی دیکھے اور غرائے
وَاِذَآ اُلْقُوْا اور جب ڈالدیے جائینگے مشرک مِنْهَا دوزخ مین سے مَكَانًا ضَيِّقًا تنگ جگہ مین جسکے سبب سے اور کرب زیادہ ہو
اور تیسیر مین لکھا ہی کہ جہنم کافرون پر ایسی تنگ ہوگی جیسے نیزے کے نیچے والا لوہا نیزے پر تنگ ہوتا ہی اور کافرون کو ایسے تنگ مکان مین
ڈالدینگے مُّقَرَّنِيْنَ جکڑ کر اونکے ہاتھ اونکی گردنون مین زنجیرون سے یا ہر کافر کو اوسکے ساتھی شیطان کے ساتھ آگ کی زنجیرون مین جکڑ
دینگے دَعَوْا پکارینگے اپنے اوپر هُنَالِكَ اوس جگہ ثُبُوْرًا ۝ ہلاکت کو یعنی اپنے اوپر ہلاکت کی بددعا کرینگے اور کہینگے کہ یا
ثبوراہ اور یہ کلمہ وہ شخص کہتا ہی جو اپنی ہلاکت کا آرزومند ہو زاد المسیر مین اور اور بعض تفسیرون مین مذکور ہی کہ دوزخیون مین سے سب سے
پہلے جسے لباس پہنائینگے وہ ابلیس ہوگا اوسے آگ کا حلہ پہنائینگے اور وہ اوسے پیشانی پر رکھکر پیچھے کھینچیگا اور اوسکی ذریت اوسکے پیچھے
یا ثبوراہ کہکر چلاتی ہوئی چلیگی حق تعالیٰ فرمائیگا کہ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ نہ پکارو آج ثُبُوْرًا وَّاحِدًا ایک ثبور وَّادْعُوْا اور
پکارو ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝ ثبور بہت یعنی ایک ہی بار اپنے اوپر نفرین نہ کرو بلکہ بہت سی نفرین کرو اسواسطے کہ تمپر انواع واقسام
عذاب ہونگے اور ہر قسم کے عذاب پر شدت کی وجہ سے ثبور واقع ہوگا قُلْ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون لوگون سے جو فقیری کی وجہ
تمھین ملامت کرتے ہین کہ اَذٰلِكَ کیا یہ خزانہ اور باغ دنیا خَيْرٌ بہتر ہی اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ یا وہ بہشت ہمیشہ
کی کہ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ وعدہ دیا گیا ہی پرہیزگارون کو اوسمین داخل ہونے کا كَانَتْ ہی خدا کے علم مین لَهُمْ متقیون کے واسطے
اوس بہشت مین جَزَآءً جزا اونکے اعمال کی وَّمَصِيْرًا ۝ اور پھر جانے کی جگہ کہ آخرت مین اوسکی طرف پھرینگے لَهُمْ فِيْهَا
اونکے واسطے ہی بہشت مین مَا يَشَآءُوْنَ جو کچھ چاہین جنت کی نعمتین اپنے استحقاق کے موافق اسواسطے کہ ضعیف ایمان والون
آرزو کرنے سے کامل ایمان والون کے مرتبہ مین سے حصہ نہوگا بلکہ جو مراد اپنے حال کے مناسب چاہینگے پائینگے خٰلِدِيْنَ اون
حال مین کہ بہشت مین ہمیشہ رہینگے كَانَ داخل ہونا اور ہمیشہ رہنا جنت مین عَلٰى رَبِّكَ تیرے رب پر وَعْدًا وعدہ ہی
مَّسْئُوْلًا ۝ چاہا ہوا اس لائق کہ خدا سے اوسکی درخواست کرین یا مومنون نے اوسکی درخواست کی ہی کہ رَبَّنَا اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا یا فرشتے
مومنون کے واسطے درخواست کرتے ہین کہ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ اور یاد کرو دن کہ حشر کریگا
مشرکون کو اور بکر نے نحشرہم نون سے پڑھا ہی کہ حشر کرینگے ہم اونھین وَمَا يَعْبُدُوْنَ اور اوسے بھی جسکو پوجتے ہین مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
خدا کے سوا عام ہی سب معبودون کو ذوی العقول اور غیر ذوی العقول سب کو شامل ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بت ہی مراد ہین حق تعالیٰ او

بات کریگا اور اوسے خدا بھی فرمائیگا فَیَقُوْلُ پھر کہیگا ءَاَنْتُمْ کیا تم نے اَضْلَلْتُمْ گمراہ کر دیا عِبَادِیْ هٰٓؤُلَآءِ میرے
بندون کو کہ یہ ہین یعنی مشرک اَمْ هُمْ یا وہی ضَلُّوا السَّبِیْلَ ○ بہک گئے راہ صحیح نظر کرنے مین اپنے کو گمراہ کر دیا اور نصیحت
کی بات سے انکار کرکے راہ راست پر نہ آئے قَالُوْا کہینگے بت کہ سُبْحٰنَكَ پاکی ہے تیرے واسطے ہم تیری پاکی کے ساتھ یاد کرتے ہین
اور شریک اور مثل سے منزہ جانتے ہین مَا كَانَ یَنْۢبَغِیْ لَنَآ نہین ہے ہمین اور نہین لائق اور روا ہمین اَنْ نَّتَّخِذَ یہ کہ
بنالین ہم اوسے جو ہمین پوجے مِنْ دُوْنِكَ تیرے سوا یعنی جو تیری عبادت نکرین خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو لوگ تیری عبادت سے
دست بردار ہو کر ہماری پرستش کرین تو ہمین نہین پہونچتا کہ بنالین ہم اونھین مِنْ اَوْلِیَآءَ دوستون مین سے وَلٰكِنْ
مَّتَّعْتَهُمْ اور مگر تو نے فائدہ دیا اونھین وَ اٰبَآءَهُمْ اور اونکے باپون کو مال و اولاد عمر دراز صحت بدن اور سب نعمتون کے
سبب سے حَتّٰی نَسُوا الذِّكْرَ ج یہانتک کہ بھول گئے وہ بات جسکی طرف انبیا علیہم السلام اونھین بلاتے تھے وَكَانُوْا اور
تھے تیرے حکم ازلی کے موافق قَوْمًۢا بُوْرًا ○ گروہ ہلاک یا تباہ پھر حق تعالی بت پرستون کو مخاطب کرکے کہتا ہے کہ فَقَدْ
كَذَّبُوْكُمْ پس بیشک جھٹلایا تمھارے خداؤن نے تمکو بِمَا تَقُوْلُوْنَ اوس بات مین جو تم کہتے ہو کہ خدا کے شریک ہین اور
اونھون نے تو مجھے شرک سے منزہ رکھا فَمَا تَسْتَطِیْعُوْنَ تو نہین سکتے ہو تم کہ مشرک ہو صَرْفًا پھیرنا عذاب میرا اپنے اوپر سے
وَّلَا نَصْرًا ج اور نہ مدد کرنا ایک دوسرے کی اور نہ نجات دینا عذاب سے اور کرنے یے سے یَسْتَطِیْعُوْنَ غائب کا صیغہ پڑھا ہے یعنی تمھارے
معبود تم پر سے میرا عذاب نہین پھیر سکتے اور نہ نجات دلوانے مین تمھاری مدد کر سکتے ہین وَمَنْ یَّظْلِمْ اور جو کوئی ظلم کرے یعنی
مشرک ہو جائے مِّنْكُمْ تم مین سے اے مکلفون نُذِقْهُ تو ہم چکھائینگے اوسے عَذَابًا كَبِیْرًا ○ عذاب بڑا کہ آتش دوزخ
ہے اور اوسمین ہمیشہ جلنا وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہین بھیجا ہمنے قَبْلَكَ پہلے تجھسے مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ کسیکو پیغمبرون مین سے
اِلَّآ اِنَّهُمْ مگر بیشک وہ پیغمبر لَیَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ البتہ کھاتے تھے کھانا وَیَمْشُوْنَ اور چلتے تھے فِی الْاَسْوَاقِ
بازارون مین اپنے کام کو وَجَعَلْنَا اور کر دیا ہمنے بَعْضَكُمْ بعضے کو تم مین سے لِبَعْضٍ دوسرے بعض کے واسطے
فِتْنَةً ط آزمایش جیسے فقیرون کی آزمایش مالدارون سے اور پیغمبرون کی آزمایش اونکی امتون سے یا بیمار کی آزمایش تندرست سے
اور اندھے کی آزمایش آنکھون والے سے خلاصہ کلام یہ ہے کہ دنیا امتحان کی جگہ ہے تو ضرور ہے کہ لوگون کا احوال اوسمین مختلف ہو اور ہم
اوس اختلاف کے سبب سے لوگون کی آزمایش کرتے ہین تاکہ صبر و شکر والے بے صبرون اور ناشکرون سے ممتاز ہو جائین لکھا ہے کہ ابوجہل
اور ولید وغیرہ جب حضرت بلال اور عمار اور صہیب اور سب محتاج صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھتے تو آپسمین کہتے کہ کیا اسلام لاکر ہم
بھی ان فقیرون کے ساتھ انھی کی طرح ناچیز ہو جائین تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی اور فقیرون کو مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ مین آزماتا
ہون شریف کو کمینے سے اور کمینے کو شریف سے اَتَصْبِرُوْنَ ج کیا صبر کرتے ہو امتحان پر یا بے صبری وَكَانَ رَبُّكَ
اور ہے تیرا رب بَصِیْرًا ع ○ دیکھنے والا صابر اور بے صبرون کو

وَقَالَ الَّذِیْنَ اور کہا اون لوگون نے جو لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا نہین امید رکھتے ہمارے دیدار کی یعنی

بعث وحشر کے منکر ہین یا ہمارا عذاب دیکھنے سے نہین ڈرتے مراد اہل مکہ ہین کہ کہتے تھے لَوْلَآ اُنْزِلَ کیون نازل نہین کیے جاتے
عَلَیْنَا الْمَلٰٓئِکَۃُ ہمپر فرشتے رسول کر کے یا یہ خبر دینے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سچے ہین اَوْ نَرٰی رَبَّنَا یا کیون نہین
دیکھتے ہم ظاہر ہین اپنے رب کو کہ ہمسے بات کرے اور تصدیق اور اتباع محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حکم فرمائے لَقَدِ اسْتَکْبَرُوْا
بے شک و شبہہ تکبر کیا اونھون نے فِیْٓ اَنْفُسِہِمْ اپنے جیون مین یعنی تکبر کیا اور اس تحکم پر جرأت کی وَعَتَوْ اور گذر گئے
حد سے عُتُوًّا کَبِیْرًا ۝ گذرنا بڑا کہ معجزے دیکھنے کے بعد فرشتون کو دیکھنے اور خدا سے ملاقات کرنے کی فرمائش کی اور وہ
غمگین ہونگے یَوْمَ یَرَوْنَ الْمَلٰٓئِکَۃَ اوسدن جسدن دیکھینگے فرشتون کو وہ موت کا دن ہوگا یا حشر کا دن لَا بُشْرٰی
کچھ خوشخبری نہین ہے یَوْمَئِذٍ اوس دن لِّلْمُجْرِمِیْنَ کافرون کو مکہ کے لوگ دو چیزین طلب کرتے تھے ایک تو فرشتون کی
ملاقات دوسرے خدا کا دیدار تو حق تعالی نے خبر دیدی کہ فرشتون کو دیکھینگے اور لا بُشْرٰی کی وعید سنینگے وَیَقُوْلُوْنَ اور فرشتے او
کہینگے کہ خدا کا دیدار تمپر حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝ حرام اور باز رکھا گیا ہے اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ یہ قول کفار کا ہے جب فرشتے کافرون
ظاہر ہونگے تو کافر یہ کلمہ کہکر فرشتون کی ملاقات سے خدا کی پناہ مانگینگے زاد المسیر مین لکھا ہے کہ کافر حرمت والے مہینے مین جب کسی کو دیکھتے
تو اوس سے ڈر کر کہتے کہ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا یہانتک کہ اوسکے شر سے بیخوف ہوجاتے تو وہان پر بھی خیال کرینگے کہ اس کلمہ کے سبب سے شدت مرگ
یا ہول قیامت سے نجات پائینگے وَقَدِمْنَآ اور قصد کیا ہمنے اِلٰی مَا عَمِلُوْا اوس چیز کی طرف جو کیا کافرون نے مِنْ عَمَلٍ اوس
کام مین سے جو ظاہر مین اچھا معلوم ہوتا ہے جیسے قرابت والون سے میل ورمہمانداری اور بھوکون کو کھانا دینا یتیمون کو کھلانا اور اونکی
تعظیم او رخاطرداری کرنا مظلومون کی فریادرسی اور ایسے کام فَجَعَلْنٰہُ تو کر دیا ہمنے اوس کام کو ہَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ جیسے
ذرے پراگندہ ہوا مین یا غبار پھیلا ہوا یا خاک برباد یعنی اونکے ان اعمال کو ہم حبط اور بیکار کر دینگے اسواسطے کہ قبول اعمال مین ایمان شرط ہے
اور ایمان اونکو نصیب نتھا اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ جنت کے رہنے والے یَوْمَئِذٍ اوسدن یعنی قیامت کے روز خَیْرٌ مُّسْتَقَرًّا
بہتر ہین ٹھکانے مین یعنی آخرت مین جنتیون کے مکانات بہتر ہین کافرون کے ان مکانون سے جو دنیا مین ہین وَّاَحْسَنُ
مَقِیْلًا ۝ اور بہت اچھے ہین آرام کرنے مین قیلولہ سے یہان استراحت مراد ہے اسواسطے کہ بہشت مین نیند اور سونا نہوگا وَیَوْمَ
اور یاد کرو اوسدن کو جسدن کہ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ پھٹ جائیگا آسمان بِالْغَمَامِ ابر سفید کے سبب سے جو آسمان کے ساتون طبقے کے
اوپر ہے اور وہ بادل اوس بادل کا سب آسمانون کے برابر ہے اور وہ سب آسمانون سے زیادہ بھاری ہے حق تعالی نے ابھی اوسے اپنی قدرت کاملہ سے
روک رکھا ہے قیامت کے دن اوسے آسمانون پر ڈالدیگا جس آسمان پر وہ بادل گریگا تو وہ آسمان پھٹ جائیگا وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِکَۃُ
اور اوتارے جائینگے فرشتے اوس جگہ سے زمین پر تَنْزِیْلًا ۝ اوتارے جاتے کہ یہانتک کہ تمام روے زمین فرشتون سے بھر جائیگی
موضح مین ہے کہ فرشتے سات صفین باندھکر عالم کے گرد آئینگے اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ بِالْغَمَامِ مین بے عن کے معنی مین ہے یعنی آسمان
پھٹ جائیگا ابر سے اور دور ہو جائیگا تاکہ بادل وتر آئے اور یہ غمام یعنی بادل وہ ہے جو حق تعالی نے فرمایا کہ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ عین المعانی مین لکھا ہے
کہ یہ وہ ابر ہے جو تیہ مین بنی اسرائیل پر سایہ کیے تھا اَلْمُلْکُ بادشاہی یَوْمَئِذِ اوس روز نِ الْحَقُّ ثابت ہے لِلرَّحْمٰنِ خدا کے واسطے

جو بخشنے والا ہی اسواسطے کہ مدعیون نے مالکیت کے دعوے سے زبان بند کرلی ہوگی وَكَانَ اور ہوگا وہ دن يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
اوپر ان کافرون پر عَسِيْرًا۝ سخت ہولون کی شدت سے وَيَوْمَ اور یاد کرو وہ دن کہ کمال حسرت کی وجہ سے يَعَضُّ الظَّالِمُ
کاٹ کاٹ کھائیگا ظالم عَلٰى يَدَيْهِ اپنے ہاتھون پر یعنی دانتون سے اپنے ہاتھ نوچیگا جیسے حسرت کرنے والے کرتے ہین ظالم سے
جنس ظالم مراد ہی اور بعض مفسرون نے کہا ہی کہ عقبہ بن ابی معیط ایکبار سفر سے پھر کر اپنے گھر آیا تو لوگون کی ضیافت کی ٹرپوس کی وجہ سے
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی بلایا تھا آپ نے فرمایا کہ تو جب تک کلمۂ شہادت نہ کہیگا تیرے یہان کھانا نہ کھاؤنگا عقبہ نے
کلمہ پڑھ لیا یہ بات ابی بن خلف نے سنی اور یہ کافر عقبہ کا بڑا دوست تھا اوسکے پاس آیا اور یہ بات زبان پر لایا کہ تو جو محمدؐ عربی کی بات
سنتا ہی اور اونکا کلمہ پڑھتا ہی تو معلوم ہوا کہ اپنے دین سے پھر گیا عقبہ بولا کہ نہین مگر یان مجھے شرم آئی کہ مہمان میرے گھر آئے اور
بغیر کھانا کھائے چلا جائے اسلیے اونکی خاطر سے مین نے کلمہ کہدیا ابی ملعون بولا کہ جب تک تو اونکے منھ پر نہ تھوکیگا مین تجھسے راضی
نہونگا عقبہ مردود حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس آیا آپ دار الندوہ مین سر بسجدہ تھے اوس کافر ناپاک نے اپنا لعاب
دہن چہرۂ مبارک کی طرف ڈالا ترجمۂ اسباب نزول مین لکھا ہی کہ اوسکا تھوک دو شعلے جانسوز ہوگیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نہ پہونچا پھر کر اوسی کافر کے منھ پر پڑا اوسکے چہرے کے دونون کنارے جل گئے جب تک زندہ رہا وہ داغ دکھائی دیتے تھے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای عقبہ جب تجھے مکہ کے باہر دیکھ پاؤنگا تو تلوار سے تیرا سر اوڑا دونگا اور جنگ بدر مین اوسکے قتل کی نسبت حضرت کا حکم
صادر ہوا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوسے قتل کیا اور یہ آیت اوسکی شان مین نازل ہوئی مضمون اسکا یہ ہی کہ وہ ظالم قیامت کے
دن مصرع بسیار بخاید سر انگشت ندامت ÷ یعنی مصرع بہت چابیگا انگشتِ ندامت ÷ صاحب احقاف نے فرمایا ہی کہ چار ہزار بار
چابیگا اونگلیون کے سرے سے کہنی تک اور حق تعالی ہربار اوسکے ہاتھ کو ویساہی کردیگا جیسا تھا اور پھر وہ چابیگا اور اوسے کچھ خبر نہوگی
يَقُوْلُ کہتا ہوگا کہ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ کاشکے پکڑتا مین مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا۝ رسول کے ساتھ وہ راہ
جو رسول نے پکڑی اسواسطے کہ وہی راہ نجات ہی يٰوَيْلَتٰى ای وائے مجکو لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ کاشکے نہ بنالیتا مین فُلَانًا
فلان شخص کو یعنی ابی کو خَلِيْلًا۝ دوست اور اوسے نہ پہچانتا لَقَدْ اَضَلَّنِيْ بیشک وشبہہ اوسنے مجھے گمراہ کردیا اور
باز رکھا عَنِ الذِّكْرِ یاد الہی سے یعنی کلمۂ شہادت یا حضرتؐ کی نصیحت سے بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ بعد اسکے کہ آچکی تھی میرے
پاس وَكَانَ الشَّيْطٰنُ اور ہی شیطان یعنی دوست گمراہ آدمی صورت شیطان سیرت کہ شیطان الانس ہی لِلْاِنْسَانِ
آدمی کے واسطے خَذُوْلًا۝ چھوڑ دینے والا یا ابلیس ملعون کہ حکم خدا ورسول کی مخالفت کرنے کے واسطے آدمیون کو وسوسہ
دیتا ہی جب آدمی ہلاکت کے پھندے مین پھنستے ہین تو شیطان چھوڑ دیتا ہی اور فائدہ نہین پہونچاتا بلکہ اوس سے بیزاری ظاہر کرتا ہی وَ
قَالَ الرَّسُوْلُ اور کہا رسول نے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا مین یا آخرت مین کہینگے کہ يٰرَبِّ ای میرے رب اِنَّ
قَوْمِي اتَّخَذُوْا بیشک میری قوم کے لوگون نے ٹھہرالیا اور بنالیا هٰذَا الْقُرْاٰنَ اس قرآن کو مَهْجُوْرًا۝ منسوب
ہذیان کے ساتھ یا چھوڑا ہوا کہ اوسپر ایمان نہین لاتے اور اوسکے سننے سے انکار کرتے ہین وَكَذٰلِكَ اور جسطرح ان کافرون کو ہمنے

تیرا دشمن کرو یا اسی طرح جعلنا لکل نبی کیا ہمنے ہر پیغمبر کے واسطے عدوا من المجرمین ایک دشمن کافرون مین سے
جیسے نمرود کو حضرت ابراہیم کے واسطے اور فرعون کو حضرت موسی علیہما السلام کے لیے اونھون نے صبر کیا تم بھی صبر کرو وکفی بربک
اور کافی ہی تیرا رب ہادیا ہدایت کرنے والا اصحاب کی ونصیرا اور نصرت دینے والا دشمنون پر وقال الذین کفروا اور کہا
اونھون نے جو کافر ہوئے یہود و نصاری مین سے یا مشرکان عرب مین سے کہ لولا نزل کیون نہین نازل کیا جاتا علیہ القراٰن
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن جملۃ واحدۃ ج اکٹھا ایکبار توریت انجیل کی طرح کذلک ج اسی طرح اوتارا ہمنے متفرق
لنثبت بہ تاکہ ہم ثابت کرین اور قوت دین ہر وقت وحی بھیجکر فؤادک تیرے دل کو تاکہ متفرق وحی کرکے تیرے دل مین حفظ کردین
ورتلنٰہ اور پڑھا ہمنے قرآن تھوڑا تھوڑا ترتیلا مہلت کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر اسطرح کہ اوسکا نزول مدت مدید اور زمانہ بعید تک
منقطع ہوگیا ہو مشرکون کا یہ اعتراض محض بے حاصل ہے اسواسطے کہ قرآن تھوڑا تھوڑا نازل ہوا یا اکٹھا اوسکے اعجاز مین فرق نہین آتا
اور متفرق نازل کرنے مین بہت فائدے ہین ایک تو حفظ کرنے مین سہولت ہے اسواسطے کہ حضرت موسی اور حضرت داؤد علیہما السلام پر کتاب
جو ایکبار اوتری تو وہ لکھتے پڑھتے تھے اور ہمارے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین امی تھے اگر اونکی کتاب ایک ہی بار نازل ہوتی
تو اوسکو یاد کرنا مشکل ہوتا دوسرے یہ کہ اوسکا نزول حسب ضرورت مزید بصیرت کا سبب ہے اور اسوجہ سے اوسکے معنی مین خوب غوص
کیا جاتا ہے تیسرے یہ کہ جو آیت اوتری غلبہ دکھاتی اور قرآن کا اعجاز اور کافرون کا عجز ظاہر ہوتا چوتھے یہ کہ گھڑی گھڑی حضرت جبریل امین کے
نازل ہونے سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کو تسکین اور تسلی ہوتی پانچوین یہ کہ قرآن مین ناسخ منسوخ آیتین ہین
اور وہ مختلف وقتون سے علاقہ رکھتی ہین اور ضروری ہے کہ ناسخ منسوخ کے بعد ہو ایک آن مین دونون کا اجتماع نہ چاہیے چھٹے یہ کہ قرآن مین سوال
جواب بھی ہین اور جواب سوال کے بعد چاہیے ولا یاتونک بمثل اور نہین لاتے مشرک لوگ تیرے واسطے کوئی مثل یعنی تمھاری
نبوت پر رد اور کتاب پر طعن کرنے کو کچھ بات نہین کہتے الا جئنٰک بالحق مگر لاتے ہین ہم تیرے واسطے جواب صحیح اور درست
کہ کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ اونکے قول کو رد کردے واحسن تفسیرا ط اور لاتے ہین ہم وہ چیز جو بہتر ہے بیان کی رو سے
الذین یحشرون مشرک وہ لوگ ہین جو حشر کیے جاینگے علی وجوھھم اپنے مونہون کے بل یعنی منھ زمین پر رکھکر چلینگے
الی جہنم لا دوزخ کی طرف اولٰئک وہ گروہ شر مکانا بدتر ہین مکان کی وجہ سے یعنی اونکے مکان اون مکانون سے بھی بدتر ہین
جنمین مسلمان دنیا مین رہتے تھے اور یہ کافر طعن کرتے تھے کہ ای الفریقین خیر مقاما واحسن ندیا واضل سبیلا ع اور بہت
بڑے ہین اونکی وجہ سے اسواسطے کہ اونکی راہ آتش دوزخ مین پہونچانے والی ہے ولقد اٰتینا اور البتہ دی ہمنے موسی الکتٰب
موسی کو توریت فرعون کے غرق ہونے کے بعد وجعلنا اور کیا ہمنے اوس سے پہلے معہ اوسکے ساتھ اخاہ ھرون
اوسکے بھائی ہارون کو وزیرا یار اور مددگار دعوت مین اور کلمہ بلند کرنے مین فقلنا اذھبا پھر کہا ہمنے کہ جاؤ تم دونون
الی القوم قوم قبطی کی طرف یعنی فرعون اور فرعونیون کی طرف الذین کذبوا وہ لوگ جنھون نے جھٹلائین باٰیٰتنا ہماری
آیتین یعنی ہمارے حکم پس گئے اور اوس قوم کو دعوت اسلام کی اوس قوم کے لوگون نے اونکے ساتھ مکر کیا فدمرنٰھم تو ہلاک کردیا ہمنے اونھین

اونیست ونابود کردیا تَدْمِيرًا ○ ہلاک کرنے اونیست کردینے کر دریائے قلزم مین غرق کرکے وَقَوْمَ نُوحٍ اور گروہ نوح کے
لوگون نے لَمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ جب کہ تکذیب کی پیغمبرون کی یعنی حضرت نوحؑ کی تکذیب کی اور پیغمبرون کی جو اونسے قبل تھے
جیسے حضرت شیث اور حضرت ادریس علیہما السلام یا یہی ایک نوح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ایک پیغمبر کی تکذیب سب پیغمبرون کی تکذیب ہے
یا مطلقاً رسولون کی بعثت سے انکار کیا تو أَغْرَقْنَاهُمْ ڈبو دیا ہمنے اونھین طوفان کے عذاب مین وَجَعَلْنَاهُمْ اور کردیا ہمنے
اونکے قصہ کو لِلنَّاسِ لوگون کے واسطے آيَةً نشان تاکہ اوس سے عبرت لین وَأَعْتَدْنَا اور تیار کیا ہمنے لِلظَّالِمِينَ
ظالمون کے واسطے عَذَابًا أَلِيمًا ○ عذاب دکھ دینے والا وَعَادًا اور ہلاک کردیا ہمنے قوم عاد کو ہود علیہ السلام کی تکذیب کے سبب سے
وَثَمُودَا اور قوم ثمود کو صالح علیہ السلام کی تکذیب کی وجہ سے وَأَصْحَابَ الرَّسِّ اور اصحاب رس کو رس ایک کنوے کا نام ہے
تہامہ یا آذربایجان یا انطاکیہ مین کہ صاحب یاسین یعنی حبیب نجارؒ کو اوسمین قتل کرکے ڈالدیا یا ایک چشمہ اور نخلستان تھا بنی اسد کا
یا یہی اخدود ہے جو سورۂ بروج مین مذکور ہوگا اور بعضے کہتے ہین کہ ایک قریہ تھا زمین فلج پر ولایت یمن مین اور اصحاب رس ثمودیون مین سے
ایک باقی جماعت تھی ایک پیغمبر علیہ السلام اوسمین مبعوث ہوا اوسکو جماعت کے لوگون نے قتل کرڈالا اور بعضی تفسیرون مین ہے کہ قتل کے بعد
اوسکا گوشت بھی کھالیا اور اونپر عذاب آپہونچا یا بت پرستون کی ایک جماعت تھی کہ شعیب علیہ السلام اونکی طرف مبعوث ہوئے اوس
جماعت نے انکی تکذیب کی اس جماعت کا ایک کنوا تھا ایک روز اوس کنوے پر جمع ہوکر حضرت شعیب علیہ السلام کو ایذا دے رہے تھے
کہ ناگاہ وہ کنوا بیٹھ گیا اور وہ سب گھربار مویشی سمیت زمین مین دھنس گئے یا ایک قوم تھی کہ اوسکے لوگ صنوبر کا درخت رکھتے تھے اور
شاہ درخت اوسکا نام رکھکر پوجتے تھے یہود ابن یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ایک پیغمبر اون لوگون کی طرف مبعوث ہوا اون لوگون نے
اس پیغمبر کی تکذیب کی اور قتل کرڈالا اور کنوے مین ڈالدیا ایک ابر سیاہ اونکے اوپر آیا اور اوسمین سے بجلی گری اور سب کو سوخت کرگئی
یا بیر معطلہ کے لوگ تھے چنانچہ انکا قصہ مذکور ہوچکا اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ حنظلہ بن صفوان کے اصحاب ہین جب اونھون نے اپنے نبی کی
تکذیب کی تو حق تعالی نے لمبی گردن کا ایک پرندہ پیدا کیا کہ اوسکے بازو سب رنگ کے تھے اور گردن لمبی ہونے کی وجہ سے اوسے عنقا
کہتے تھے اور ایک پہاڑ زمخ یا فتخ نام کی چوٹی پر وہ جانور رہتا اون لوگون پر خدا نے اوسے مسلط کردیا پس وہ آتا اور اون لوگون کے
مویشی اور چھوٹے بچون کو اوٹھا لیجاکر نگل لیتا اسوجہ سے مغرب اوسکا لقب کیا تھا یعنی نگل جانے والا اور غائب کرلینے والا
ایک روز ایک نوجوان لڑکی کو اون لوگون مین سے اوٹھا لیگیا وہ لوگ پیغمبر وقت کے پاس شکایت کرنے لگے اور یہ شرط کرلی کہ اگر اس
جانور کا شر پوشیدہ ہوجائے تو ہم سب ایمان لائین اون پیغمبر علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ الٰہی اس جانور کو لیلے اور اسکی نسل قطع کردے اون
پیغمبر صاحب کی دعا قبول ہوئی اور وہ جانور غائب ہوگیا پھر اوسکا کچھ نشانہ لگا نام ہی نام باقی رہگیا نایاب چیز کو اوس سے مثال دیتے ہین جیسا کہ
کسی نے کہا ہے بیت منسوخ شد مروت معدوم شد وفا ÷ وز ہر دو نام ماند چو عنقا و کیمیا ÷ اور صاحب لمعات عشق کی بے نشانی
اس طرح پر نشان دیتے ہین بیت عشقم کہ در دو کون مکانم پدید نیست ÷ عنقائے مغربم کہ نشانم پدید نیست ÷ غرض کہ عنقا غائب ہوجانے کے بعد
اس قوم نے تمرد اور عناد بڑھایا اور حنظلہ علیہ السلام کو شہید کرڈالا حق تعالی نے فرمایا کہ اصحاب رس کو ہمنے ہلاک کیا وَقُرُونًا اور قرن والون کو

جو تھے بَیْنَ ذٰلِكَ درمیان ہین ان قبائل عاد و ثمود اور اصحاب رس کے كَثِيْرًا ۝ بہت سے قرن کہ خدا کے سوا کوئی اونہین
نہین جانتا وَكُلًّا اور ہر ایک انمین سے اور جو اونکے مثل ہین ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ بیان کین ہمنے اونکے واسطے مثلین
یعنی اگلون کے قصے انسے اور انکی امتون سے بیان کرکے ہمنے ڈرایا اور پیغمبر بھیجکر اونسے حجت تمام کرلی جب اونھون نے کچھ نہ سنا اور انکار
مُصر ہوئے تو ہمنے عذاب بھیجا وَكُلًّا اور سب کو تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ۝ نیست کردیا ہمنے نیست کرکے وَلَقَدْ اَتَوْا
اور البتہ آئے یعنی گذرے قریش عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ اوس گانون پر کہ برسایا گیا اوسپر مَطَرَ السَّوْءِ مینہ برا
یعنی پتھر کا مینہ اس سے دیہ سدوم مراد ہی کہ موتفکات مین سے ایک بہت بڑا شہر تھا اور حضرت لوط علیہ السلام وہان بیٹھتے اور اوسکے
اولٹ جانے کے بعد حق تعالی نے اوس شہر والون پر پتھر برسائے اور اوس بار مین کفار قریش کا گذر ہوا اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا
کیا نہ تھے کہ اپنی گذرگاہ مین يَرَوْنَهَا دیکھتے اوسے اپنی آنکھون سے اور اوس عذاب کے آثار سے عبرت پکڑتے بَلْ كَانُوْا نہین
کہ اونھون نے نہ دیکھا بلکہ ہین کفر کی راہ سے کہ لَا يَرْجُوْنَ امید نہین رکھتے نُشُوْرًا ۝ اوٹھانے کی یعنی حشر کا ایمان
نہین رکھتے وَاِذَا رَاَوْكَ اور جب دیکھتے ہین تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ نہین بنالیتے ہین تمکو
اِلَّا هُزُوًا مگر ہنسی کیا ہوا اور مسخرے پن کی راہ سے کہتے ہین کہ اَهٰذَا الَّذِيْ کیا یہ وہی ہی جسکو بَعَثَ اللّٰهُ
رَسُوْلًا ۝ مبعوث کیا خدا نے اور بھیجا پیغمبر کرکے اِنْ كَادَ بیشک قریب تھا کہ وہ اپنی دلفریب باتون اور دعوت کرنے مین
بڑی کوششون سے اور اپنے مدعا پر دلیلین ظاہر کرکے لَيُضِلُّنَا البتہ گمراہ کردے اور باز رکھے ہمین عَنْ اٰلِهَتِنَا ہمارے خداؤن کی
پرستش سے لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا اگر نہوتا یہ جو کہ ہمنے صبر کیا عَلَيْهَا اونکی عبادت پر یعنی اگر ہم اپنے معبودون کی عبادت پر قائم نہ رہتے
تو یہ رسول ہمکو باز رکھتا اور گمراہ کردیتا تو حق تعالی نے اونکے جواب مین فرمایا کہ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ اور قریب ہی کہ جانینگے حِيْنَ
يَرَوْنَ الْعَذَابَ اوس وقت جب کہ دیکھینگے عذاب کہ ایمان والون اور ان کافرون مین سے مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ کون شخص بڑا
گمراہ ہی ضلال سبیل یعنی راہ کی گمراہی محمول ہی راہ والے کی گمراہی پر لکھا ہی کہ مشرک لوگ پتھر یا ڈھیلے یا لکڑی کو پوجتے یعنی اگر کوئی پتھر یا ڈھیلا یا
لکڑی کا ٹکڑا خوشنما اور خوبصورت دیکھتے تو اپنے معبود کو چھوڑکر اوسکی پرستش کرنے لگتے تو حق تعالی نے فرمایا کہ اَرَءَيْتَ کیا نہین
دیکھا تمنے مَنِ اتَّخَذَ اوسے جسنے بنالیا اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ اپنی خواہش کو اپنا خدا یعنی اپنی آرزو کو پوجتے ہین دوسرے مفعول یعنی
لفظ الہ کو مقدم لانا اوسکے ساتھ کثرت اہتمام کی جہت سے ہی صاحب تاویلات نے فرمایا ہی کہ جو کوئی خدا کے سوا اور کسی چیز کو دوست رکھے اور اوسے
پوجے وہ حقیقت مین اپنی خواہش کو پوجتا ہی اسواسطے کہ اوسکی خواہش ہی تو غیر خدا کی محبت پر اوسے رکھتی ہی سید حسینی قدس سرہ نے طرب المجالس مین
لکھا ہی کہ جب آدم صفی اللہ نے حوا علیہا السلام کے ساتھ عقد کیا تو ابلیس اور دنیا کا بھی باہم پیوند اور جوڑا ہوا اور جسطرح اونکے باہم ملنے سے
آدمی پیدا ہوئے ان دونون کے باہم ملنے سے ہوا و ہوس پیدا ہوئی اور اخلاط اربعہ یعنی خون بلغم سودا صفرا کے جوش سے طبیعت کے گہوارہ مین
ہوا و ہوس نے پرورش پائی جتنے برے اوصاف بازار دنیا کی رونق ہین وہ سب ہوا و ہوس سے مدد پاتے ہین امر جو ہین اور عادتین مردود ہین اور مختلف
دین اور مذاہب اوسی کی تاثیر سے ظاہر ہوتے ہین بیت غبارے کہ خیزد میان رہ اوست چہ گویم کہ ہر بیشہ راچہ اوست اوسکا غلبہ اور قوت

اسقدر ہی کہ الٰہ ہوا اور اَوَّلُ اِلٰہٍ عُبِدَ فِی الْاَرْضِ کا نکتہ اوسکی شان مین ہی اور یہ آیۂ کریمہ اوسی کے بیان مین ہی کہ اَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ گویا
کہ ہوا وہوس اصل ہی اور سب معبود باطل اوسکی فرع ہین اور اسی سببسے ہوا وہوس کی مخالفت دخول جنت کا سبب ہی بیت
سرز ہوا تافتن از سروری ست ۔ ترک ہوا قوت پیغمبری ست ۔ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ کیا رہتے ہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عَلَيْهِ اوسپر جسنے اپنی ہوا وہوس کو اپنا خدا بنالیا وَكِيْلًا نگہبان کہ اوسے منع کرو یہ کلمہ آیت قتال سے منسوخ ہی
اَمْ تَحْسَبُ بلکہ گمان کرتے ہو تم اَنَّ اَكْثَرَهُمْ کہ بہتیرے مشرک يَسْمَعُوْنَ سنتے ہین گوش ہوش سے اَوْ يَعْقِلُوْنَ
یا سمجھتے ہین دل سے توحید کی دلیلین اکثر کی قید مین مشرک معاند داخل ہین اور جو اخیر کو ایمان لائے وہ خارج ہین اِنْ هُمْ نہین ہین
اِلَّا كَالْاَنْعَامِ مگر مانند چارپایون کے کلام سنکر فائدہ نہ حاصل کرنے مین اور خدا کی قدرت کی دلیلون کو دل مین جگہ نہ دینے مین
ع ۱۰ بَلْ هُمْ بلکہ وہ اَضَلُّ سَبِيْلًا بہت گمراہ ہین چارپایون سے بھی اسواسطے کہ چارپائے اوسکی اطاعت
اور فرمانبرداری کرتے ہین جو اونسے اطاعت لے اور مشرک اپنے رب سے انکار کرتے ہین دوسرے یہ کہ چارپائے اوس
چیز کے طالب ہین جس سے اونکو فائدہ ہی اور اوس چیز سے بھاگتے ہین جس سے اونکو ضرر ہی اور مشرک ثواب سے بھاگتے ہین جو بڑی منفعت ہی اور
برے کامون سے لپٹتے ہین جسمین بڑی مضرت ہی اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھتے تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلٰى رَبِّكَ اپنے رب کی
صنعت کو کہ محض قدرت سے كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ کیسا کھینچا اور پھیلا دیا اوسنے سایہ کو صبح ظاہر ہونے سے آفتاب نکلتے تک اور
اوس سایہ کا زمانہ سب زمانون سے زیادہ بہتر ہی اسواسطے کہ خالص تاریکی سے طبیعت کو نفرت ہوتی ہی اور آنکھ کی روشنی بندھی رہتی ہی اور
آفتاب کی شعاع سے ہوا گرم اور آنکھ کی روشنی پراگندہ ہوجاتی ہی اور ظہور صبح سے طلوع آفتاب تک دونون باتین نہین ہوتین اسی سببسے
جنت کی نعمتون مین سے ایک نعمت ظل ممدود بھی ہی وَلَوْ شَآءَ اور اگر چاہتا خدائے تعالی لَجَعَلَهٗ تو کردیتا اوس سایہ کو سَاكِنًا
ثابت اور ایک انداز پر ٹھہرا ہوا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ پھر کردیا ہمنے آفتاب کو سایہ پہچاننے پر دَلِيْلًا دلیل
اسواسطے کہ سایہ آفتاب ہی سے پہچانا جاتا ہی ثُمَّ قَبَضْنٰهُ پھر لیلیا ہمنے سایہ کو اِلَيْنَا اپنی طرف قَبْضًا يَّسِيْرًا
لینا آسان یعنی جسقدر تھوڑا تھوڑا آفتاب بلند ہوا اوسیقدر دراز اوسکی شعاع کو سایہ کی جگہہ پر ہم لائے اور سایہ کو ہمنے لیلیا اسواسطے
کہ اگر سایہ ایک ہی بار لیلیا جاتا تو لوگون کے جو کام سایہ سے متعلق ہین معطل ہوجاتے اور بعضے مفسرون کے نزدیک ظل سے زمین مراد ہی یعنی
رات کا اندھیرا اور قَبَضْنٰهُ کی ضمیر دلیل کی طرف پھرتی ہی اور معنی یہ ہین کہ خدا نے رات کے وقت زمین کا سایہ پھیلا دیا اور عالم کو تاریک کیا
اور اس تاریکی کو ہمیشگی نہین دی بلکہ آفتاب کو طلوع فرماکر اوسکی شناخت پر دلیل کیا اسواسطے کہ سب چیزین اپنے ضد سے پہچانی جاتی ہین
اچھے سے برے کی تمیز ہوتی ہی اور گورے سے کالے کی اور دن کو بھی ہمیشہ کے واسطے نہین بنایا بلکہ وہ دلیل جو آفتاب ہی اوسے بھی غروب کرکے
لیلیا یہانتک کہ پھر رات ہوئی اور یہ دونون وقت خلق کی آسایش اور آرایش کے واسطے معین فرمائے اور عین المعانی مین لکھا ہی کہ ظل
اشارہ ہی زمان فترت کی طرف کہ اوس زمانہ مین لوگ ظلمت حیرت مین تھے اور آفتاب اشارہ ہی نور اسلام کی طرف کہ آفتاب جمال حضرت
سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کے سببسے یہ نور اسلام پھیلا اور یہ آفتاب اعزاز واکرام کے افق سے طالع ہوا اور اگر وہ سایہ

ہمیشہ رہتا تو خلق غفلت کی تاریکی مین پھنسی رہتی اور نور آگاہی تک نہ پہونچتی بیت گر نہ خورشید جمالت گشتی رہنمون ✽ ہمچو شب تاریک
غفلت کس نبردے رہ برون ✽ صاحب کشف الاسرار کہتے ہین کہ یہ آیت ظاہر کے رو سے معجزہ نبوی ہی اور اہل تحقیق کی فہم کے موافق
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب کرامت کی طرف اشارہ ہی معجزہ کا بیان اسطرح پر ہی کہ حضرت رسالت پناہ علیہ صلوات اللہ ایک مرتبہ
سفر مین تھے قیلولہ کے وقت ایک درخت کے نیچے اوترے اصحاب بہت سے ساتھ اور درخت کا سایہ تھوڑا حق تعالی نے اپنی قدرت سے
اوس درخت کا سایہ پھیلا دیا چنانچہ تمام اہل اسلام کے لشکر نے اوس ایک درخت کے سایہ مین آسایش کی اور یہ آیت نازل ہوئی اور آپکی قربت
اور خصوصیت کی نشانی اس آیت مین یہ ہی کہ حق تعالی نے ارشاد فرمایا الم تر الی ربک یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اپنے رب کی طرف
نہین دیکھتے حضرت موسی علیہ السلام کی زبان پر جب سوال ارنی آیا تو جواب لن ترانی سنکر دل پر داغ کھایا یعنی حضرت موسی علیہ السلام
عرض کی تھی کہ اے رب مین تیری رویت اور دید چاہتا ہون جواب ملا کہ تم ہرگز مجھے نہین دیکھ سکتے اور ہمارے حضرت سلطان الانبیا
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے سوال اس آیت مین ارشاد ہوا کہ اے ہمارے حبیب تم میری طرف نہین دیکھتے اور کیا چاہتے ہو بیت
فرق ست میان آنکہ یارش در بر ✽ با آنکہ دو چشم انتظارش بر در ✽ اور حقائق سلمی سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مد ظل سے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر سایہ عصمت کا پھیلنا مراد ہی اور آفتاب معرفت جو آپکے دل منور کے مطلع سے طلوع ہوا وہ اوسکی دلیل ہی اور قبض اشارہ ہی
رسمون اور واسطون کے ساقط ہو جانے کی طرف لمعات مین مذکور ہی کہ جب آفتاب محبت مشرق غیب سے چمکا تو محبوب نے اپنے سایہ کا پردہ
صحرائے ظہور مین کھینچ لیا اوسوقت محب سے کہا الم تر الی ربک کیف مد الظل مصرع آخر نظرے بسوے ما مے نکنی ✽ یعنی وہ پردہ
کھینچنے مین تو میری طرف نہین دیکھتا قل کل یعمل علی شاکلتہ مصرع در خانہ بکد خدائے ماند ہمہ چیز ✽ اور کیا تو اعتبار نہین کرتا کہ اگر شخص کو
حرکت نہو سایہ متحرک نہین ہوتا ولو شاء لجعلہ ساکنا اور اگر ہماری احدیت کا آفتاب مطلع عزت سے چمکے تو سایہ کا اثر نہ رہے اسواسطے کہ
سایہ آفتاب کا ہمسایہ ہوتا ہی تو ثم قبضناہ قبضا یسیرا کے حکم کے موافق آفتاب اوسے اپنے مین کھینچ لیتا ہی بیت وے صحرا چو ہمہ پرتو
خورشید گرفت ✽ نتواند نفسے سایہ بآن صحرا شد ✽ اس آیت کے دقائق اور حقائق بہت ہین جواہر التفسیر مین بعض کا مطالعہ ہو سکتا ہی
وھو الذی جعل اور وہ خدا وہ ہی جسنے بنایا **لکم الیل** تمہارے واسطے رات کو **لباسا** پوشش اور پردہ کہ اوسمین آرام
لیتے ہو **والنوم سباتا** اور نیند کو راحت کہ اوسکے سبب سے آسایش پاتے ہو **وجعل النہار** اور کر دیا اوسنے دن کو **نشورا**
اوٹھنے کے واسطے اور طلب معیشت مین چلنے پھرنے کے لیے اور بعضون نے کہا ہی کہ نیند موت کے مشابہ ہی اور نشور سوکر اوٹھنا ہی جیسے مردون کا
مرکر قبر سے پھر اوٹھنا اور لقمان کی حکمتون مین مذکور ہی کہ جسطرح تو سوتا ہی پھر اوٹھتا ہی اسیطرح مر کر پھر جیے گا اور منتشر ہوگا **وھو الذی**
ارسل الریح اور وہ خدا وہ ہی جسنے بھیجین ہوائین **بشرا** خوشخبری دینے والیان **بین یدی رحمتہ** اوسکی رحمت نازل
ہونے کے آگے آگے کہ وہ رحمت مینہہ ہی یعنی برسات کے دنون مین ہوا چلنا اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ غالبا مینہہ برسیگا **وانزلنا** اور نازل کیا
ہمنے **من السماء** آسمان سے یا ابر سے **ماء طہورا** پانی پاک اور پاک کرنے والا **لنحی بہ** تا کہ زندہ کردین ہم اوس
پانی کے سبب سے **بلدۃ میتا** شہر مرے ہوئے کو یعنی اوس موضع کو جسمین خشک سالی تھی یا اوس مکان کو جو گرمی مین خشک

اور بے رونق پڑا تھا وَنُسْقِيَهٗ اور پلائیں ہم پانی مِمَّا خَلَقْنَآ اوس چیز سے کہ پیدا کیا ہمنے اَنْعَامًا چارپاؤن کو وَّاَنَاسِيَّ
كَثِيْرًا ○ اور بہت لوگون کو جو جنگل مین رہتے ہین اسواسطے کہ گانؤن اور شہروالون کے واسطے نہرین وغیرہ ہین کہ اوسکے
سبب سے وہ مینہ کے پانی کے محتاج نہین وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ اور بیشک مقرر کیا ہمنے مینہ کو بَيْنَهُمْ لوگون کے درمیان مختلف
شہرون اور وقتون مین طرح طرح پر کہ کبھی بڑے بڑے بوند برستے ہین کبھی پھوہار پڑتی ہے یا مکرر لائے ہم ابر وباران کا ذکر قرآن مین
لِيَذَّكَّرُوْا تاکہ یاد کرین لوگ میری قدرت کو اور اوس نعمت مین فکر کرین اور اوسکا شکر بجا لائین فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ
تو انکار کیا بہت لوگون نے اور قبول نہ کیا اِلَّا كُفُوْرًا ○ مگر ناشکری اور کفران نعمت کو وَلَوْ شِئْنَا اور اگر ہم چاہتے تو
لَبَعَثْنَا البتہ ہم بھیجتے فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ ہر گانؤن اور بستی مین نَّذِيْرًا ○ ایک پیغمبر ڈرانے والا مگر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری
شان بڑی کرنے کو اور مرتبہ بلند کرنے کو ہمنے نبوت تمپر ختم کر دی اور تمہی کو سب مسلمانون اور سب لوگون پر قیامت تک ہمنے پیغمبر کیا
فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ تو تم نہ کہا مانو کافرون کا جو تمکو اپنے باپ دادون کے دین کی طرف بلاتے ہین وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ اور
جھگڑا کرو اونکے ساتھ قرآن سے یا اسلام سے یا تلوار سے یا اونکی پیروی ترک کر کے جِهَادًا كَبِيْرًا ○ جھگڑا بڑا یعنی سخت
اور بہت جھگڑا وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ وہی ہے جسنے اپنی حکمت شاملہ سے مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ ملا دیے دو دریا یعنی اسطرح ملا کر بہا دیے
کہ ایک دوسرے سے مل نہین جاتے هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ ایک میٹھے پانی کا پیاس بجھانے والا وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ
اور ایک دوسرا کھاری پانی کا تلخی مارتا ہوا یعنی روم اور فارس کے دونون دریا وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا اور کر دیا ان دونون دریاؤن کے درمیان
بَرْزَخًا پردہ اور مانع اپنی قدرت سے وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ○ اور بند بندھا ہوا یا یہ بات ہمنے حرام اور ناروا کر دی کہ ایک دوسرے پر غلبہ کرے
لباب مین کہا ہے کہ عذب فرات بڑی بڑی نہرین ہین جیسے نیل سیحون جیحون دجلہ اور ملح اجاج سب دریا ہین اور پردہ اونمین بیابان اور شہر
واقع ہوئے ہین محقق لوگ اس بات پر ہین کہ دو دریا خوف اور رجا کے ہین کہ مسلمان کے دل مین کوئی دوسرے پر غلبہ نہین کرتا اگر ایماندار
کے خوف اور رجا دونون تولے جائین تو برابر نکلین اور برزخ حمایت الٰہی اور عنایت نامتناہی ہے وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ اور وہ وہی ہے
جسنے پیدا کیا مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا پانی سے آدم علیہ السلام کو یعنی پانی سے اونکی مٹی کو خمیر کیا اور وہ پانی اونکے مادہ کا ایک جزو ہے یا پیدا
کیا آدمی کو آب منی سے فَجَعَلَهٗ پھر کیا اوسے نَسَبًا وَّصِهْرًا رشتے اور سسرال والا یعنی اونکو دو قسم کیا ایک مرد کہ نسب کی
نسبت اونکے سبب سے ہوتی ہے اور دوسرے عورتین کہ سسرال اونکے سبب سے ہوتی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ نسب وہ ہے جسکے ساتھ نکاح
درست نہو اور صہر وہ ہے جسکے ساتھ نکاح درست ہو وَكَانَ رَبُّكَ اور ہے تیرا رب قَدِيْرًا ○ قادر لڑکے اور لڑکیان پیدا کرنے پر
وَيَعْبُدُوْنَ اور پوجتے ہین مشرک مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مَا لَا يَنْفَعُهُمْ اوس چیز کو جو اونہین کچھ فائدہ
نہ دے اگر اوسکو پوجتے رہین وَلَا يَضُرُّهُمْ اور نہ ضرر پہونچائے اونہین اگر اوسے نہ پوجین اس سے بت مراد ہین یا ہر ایک
معبود جو خدا کے سوا ہو وَكَانَ الْكَافِرُ اور ہے کافر عَلٰى رَبِّهٖ اپنے رب کی نافرمانی پر ظَهِيْرًا ○ پشت پناہ شیطان کا
اور اوسکا مددگار وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اور نہین بھیجا ہمنے تجھے اِلَّا مُبَشِّرًا مگر خوشخبری دینے والا ایمان والون کو

ثواب الٰہی کی وَنَذِیْرًا ○ اور ڈرانے والا کافرون کو عذاب نامتناہی سے قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ کہدے نہین مانگتا ہون مین تمسے
عَلَيْهِ تبلیغ احکام پر مِنْ اَجْرٍ کچھ بدلا اِلَّا مَنْ شَآءَ مگر ایمان اوس شخص کا جو چاہے اَنْ يَّتَّخِذَ یہ کہ پکڑے اِلٰى
رَبِّهٖ اپنے رب کی رضامندی اور قرب کی طرف سَبِيْلًا ○ راہ یعنی مومنون کا ایمان اور طاعت میری اجرت ہی اسواسطے کہ
اس بات پر میرے واسطے خدا کے یہان اجر اور ثواب مقرر ہی اور یہ بات ثابت ہی کہ ہر پیغمبر کو اوسکی امت کے عابدون اور صالحون کے برابر
ثواب ملیگا وَتَوَكَّلْ اور بھروسا کر اپنی اجرت بھر پانے مین عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ اوس زندہ پر جو ہرگز لَا يَمُوْتُ نہ مریگا اسواسطے
کہ جو شخص اور زندون پر بھروسا کرتا ہی توجب وہ مرجاتے ہین تو یہ بھروسا کرنے والا بے نصیب رہجاتا ہی وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ اور
پاکی کے ساتھہ یاد کر خدا کو نقصان کی صفتون سے اوس حال مین کہ اوسکی تعریف کرنے والا ہو اوصاف کمال کے ساتھ وَكَفٰى بِهٖ
اور بس ہی خدا بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ اپنے بندون کے پوشیدہ اور آشکار گناہون پر خَبِيْرًا ○ خبر رکھنے والا اَلَّذِيْ
وہ خداوند جسنے اپنی قدرت بے عجز سے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور اوسے
جو کچھ اونکے درمیان مین ہی ہوا پانی آگ خاک نباتات جمادات حیوانات فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ چھہ دنون کی مقدار مین دنیا کے دنون مین سے
ثُمَّ اسْتَوٰى پھر غالب ہوا اوسکا حکم عَلَى الْعَرْشِ عرش مجید پر جو سب مخلوقات مین بڑا ہی اَلرَّحْمٰنُ وہ بڑا رحم کرنے والا ہی
فَسْئَلْ بِهٖ تو پوچھ اوسکی ذات اور صفات خَبِيْرًا ○ خبر رکھنے والے سے یا اوسکے پیدا کرنے اور غالب آنے کا حال اوس سے پوچھ
جو جانتا ہو وَاِذَا قِيْلَ اور جب کہا جاتا ہی لَهُمُ اسْجُدُوْا مشرکون سے کہ سجدہ کرو لِلرَّحْمٰنِ خدا کو جو رحمٰن یعنی بڑا رحم
کرنے والا ہی تو قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ کہتے ہین کہ کون ہی رحمٰن یعنی رحمٰن ایسا نام ہی کہ اس نام والے کو ہم نہین پہچانتے اسواسطے
کہ کافر لوگ خدا کا نام رحمٰن نہین کہتے تھے تو جب سجدہ کرنے کا حکم ہوا تو بولے کہ ہم رحمٰن کو نہ جانتے ہین نہ پہچانتے ہین اَنَسْجُدُ کیا ہم
سجدہ کرین یعنی ہم سجدہ نہ کرینگے لِمَا تَاْمُرُنَا اوس چیز کو جسکے سجدہ کا تو ہمکو حکم کرتا ہی وَزَادَهُمْ اور زیادہ کرتا ہی رحمٰن
یا رحمٰن کو سجدہ کرنے کا حکم کافرون کو نُفُوْرًا ○ بھاگنا ہی ایمان سے اور دور ہونا راہ حق سے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے
قول پر یہ ساتوان سجدہ ہی اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آٹھوان فتوحات مین لکھا ہی کہ یہ سجدہ نفور اور انکار کا سجدہ ہی اور
فرمایا ہی کہ مومن جب یہ آیت پڑھکر سجدہ کرتا ہی تو بھاگنے والون اور انکار کرنے والون سے ممتاز یعنی الگ ہوجاتا ہی تو اس سجدہ کو سجدۂ امتیاز بھی
کہہ سکتے ہین تَبٰرَكَ الَّذِيْ بزرگ ہی وہ خدا جسنے اپنی قدرت کاملہ سے جَعَلَ فِي السَّمَآءِ پیدا کیے آسمان مین
بُرُوْجًا برج بارہ یا مکان عالیشان کہ اونکی حقیقت اوسکے سوا اور کوئی نہین جانتا وَّجَعَلَ فِيْهَا اور پیدا کیا آسمانون یا
برجون مین سِرٰجًا چراغ کہ وہ آفتاب ہی وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ○ اور چاند روشن یا روشن کرنے والا وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ وہی ہی
جسنے اپنی حکمت کاملہ سے جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ کیا رات دن کو خِلْفَةً اختلاف والا یعنی صفات اور احوال مین ایک دوسرے کے
مخالف یا آنے جانے مین ایک کو دوسرے کے پیچھے اور یا ایک حال سے دوسرے حال پر پھرنا دلیل ہی لِّمَنْ اَرَادَ اوس شخص کے واسطے جو چاہے
اَنْ يَّذَّكَّرَ یہ کہ یاد کرے عجیب عجیب قدرتون اور طرفہ طرفہ خلقتون کو جو رات دن کے پیدا کرنے مین ہین اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ○ یا چاہے

معانقۃ
عند المتقدمین

شکر گزاری حضرت باری کی نعمتوں پر کہ رات دن کا آگے پیچھے آنا بھی اون نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ اور بندے
یا عبادت کرنے والے خدا بڑی رحمت والے کے یہ اضافت فضیلت اور خصوصیت ظاہر کرنے کے واسطے ہے فصوص میں ہے کہ جسطرح رحمٰن
نام حق تعالیٰ کے واسطے خاص ہے اسی طرح یہ بندے بھی اوسکی بارگاہ قرب کے خاص لوگ ہیں اور یہ بندے الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ وہ لوگ
جو چلتے ہیں عَلَى الْاَرْضِ زمین پر هَوْنًا فروتنی کی راہ سے یا وقار کے ساتھ یا چلتے ہیں بردبار اور نیکوکار وَاِذَا خَاطَبَهُمُ
الْجٰهِلُوْنَ اور جب مخاطب ہوتے ہیں اونسے نادان لوگ اور بے ادبانہ بات کرتے ہیں قَالُوْا تو کہتے ہیں وہ خاص بندے جواب میں
سَلٰمًا ۝ بات سلامتی کے ساتھ یعنی ایسی بات کہتے ہیں جسمیں گناہ سے سلامت رہیں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ خاص بندے
احمقوں سے تعرض نہیں کرتے اور اونسے نہیں لڑتے جھگڑتے جیسا کہ حضرت مولانا ے روم قدس سرہ نے فرمایا ہے قطعہ اگر گویند زراقی
وسالوس بگو ہستم دو صد چندان میرو وگر از خشم دشنامے دہندت دعا کن خوشدل و خندان میرو یہ خلق کے ساتھ اون
خاص بندوں کا معاملہ جو حالت صحت میں ہوتا ہے جب اوسکی خبر دیچکا تو اب حق تعالیٰ کے ساتھ حالت خلوت میں جو اونکا معاملہ
ہے اس دوسری آیت میں اوسکی خبر دیتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ اور وہ خاص بندے ایسے ہیں کہ شب بسر کرتے ہیں
لِرَبِّهِمْ اپنے رب کے واسطے سُجَّدًا سجدہ کرنے والے ایک وقت وَّقِيَامًا ۝ اور کھڑے ہونے والے دوسرے وقت اس سے
نماز میں سجدہ کرنا اور کھڑا ہونا مراد ہے وَالَّذِيْنَ اور وہ خاص بندے وہ ہیں کہ باوصف اسکے کہ طاعت میں کوشش کرتے ہیں
اور دن بھر خشوع میں رات بھر خضوع میں رہتے ہیں پھر بھی يَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں خوف کی راہ سے کہ رَبَّنَا اصْرِفْ اے رب ہمارے
پھیر دے عَنَّا ہمسے عَذَابَ جَهَنَّمَ عذاب دوزخ کو اِنَّ عَذَابَهَا بیشک عذاب دوزخ كَانَ غَرَامًا ہے دائم
اور لازم یعنی ہمیشہ ہے اِنَّهَا تحقیق کہ دوزخ سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا بری قرارگاہ ہے وَّمُقَامًا ۝ اور بری جگہ رہنے کی ہے وَ
الَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا اور وہ لوگ وہ ہیں کہ جب انہوں نے خرچ کیا تو لَمْ يُسْرِفُوْا نہ اسراف کیا اور نہ حد سے بڑھایا یعنی گناہ
اور حرام کاموں میں صرف کیا وَلَمْ يَقْتُرُوْا اور نہ تنگ پکڑا اور بخل کیا یعنی اللہ کا مقرر کیا ہوا حق مستحق سے نہ روکا وَكَانَ
اور تھا خرچ کرنا اونکو بَيْنَ ذٰلِكَ اسراف اور بخل کے درمیان میں قَوَامًا ۝ سیدھا کھڑا رہنا یعنی اعتدال کی راہ چلے اور
دونوں طرف یعنی اسراف اور بخل سے کہ مذموم ہیں بچتے رہے بیت سطر مکن ہرگز از کف باد کہ خیر الامور اوسطہا لکھا ہے کہ بعضے
مشرکوں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ اے محمد ہمنے شرک کیا اور خون ناحق بہت کیے اور زنا اور
برے کام ہمسے صادر ہوے جس خدا کی عبادت کی طرف تم ہمیں پکارتے ہو اگر وہ خدا ہمارے گناہوں سے درگذرے تو ہم ایمان لاسکتے ہیں
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ اور خاص بندگان رحمٰن وہ لوگ ہیں جو نہیں پکارتے اور نہیں پوجتے مَعَ اللّٰهِ
خدا ے برحق کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ دوسرے خدا کو وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ اور نہیں مار ڈالتے وہ جان کہ حَرَّمَ
اللّٰهُ حرام کیا ہے اللہ نے مار ڈالنا اوسکا یعنی مومن اور معاہد کی جان اِلَّا بِالْحَقِّ مگر حق پر یعنی اون باتوں پر جنکے سبب سے
قتل کرنا شرعاً درست ہے جیسے مرتد ہو جانا اور زنا اور قتل ناحق اور زمین میں فساد کی کوشش کرنا وَلَا يَزْنُوْنَ ج

اور زنا نہیں کرتے اسواسطے کہ اور گناہون کی جڑ یہی تین گناہ کبیرہ ہیں صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مین نے رسول خدا
علیہ افضل الصلوۃ والثنا سے پوچھا کہ کونسا گناہ بہت بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ خدا کا تو شریک ٹھہرائے حال آنکہ اوسنے تجھے پیدا کیا مین نے
عرض کیا کہ پھر دوسرا بڑا گناہ کون ہے فرمایا یہ کہ روٹی دینے کے خوف سے اپنے فرزند کو تو قتل کرے پھر مین نے کہا اور بڑا گناہ کون ہے فرمایا
کہ اپنی پڑوسی عورت سے تو گناہ کرے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کی تصدیق کے واسطے آیت نازل ہوئی کہ نیک
بندے شرک نہین کرتے اور قتل ناحق اور زنا کے مرتکب نہین ہوتے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی کریگا وہ گناہ کبیرہ جو مذکور ہوے
يَلْقَ اَثَامًا ۙ وہ دیکھیگا جزا اپنے گناہ کی بعضون نے کہا ہے کہ اثام ایک میدان ہے دوزخ مین کہ زنا کار وہان پر اوس میدان مین عذاب
کرینگے یا اثام ایک چیز ہے کہ خون پیپ کی طرح دوزخیون کے جسم سے بہتی ہے یا اثام اور غی دوزخ مین دو کنوین ہین ایک گروہ مقرر ہے کے
عذاب کے واسطے يُّضٰعَفْ دونا کیا جائیگا لَهُ الْعَذَابُ یہ کام کرنیوالے کے واسطے عذاب يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت
دن وَيَخْلُدْ اور ہمیشہ رہیگا فِيْهٖ عذاب مین مُهَانًا ۙ اوس حال مین کہ ذلیل اور بے اعتبار ہوگا اِلَّا مَنْ تَابَ
مگر وہ جو توبہ کرے شرک سے وَاٰمَنَ اور ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا اور کرے کام اچھا یعنی ایمان کا
اسلام پر قائم رہے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ يُبَدِّلُ اللّٰهُ بدلتا ہے خدا سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ اونکے گناہ نیکیون سے
یعنی اگلے گناہ توبہ کے سبب سے محو کرتا ہے اور نئی عبادتین اوسکی جگہ پر قائم کرتا ہے یا نفس مین جو گناہ کا ملکہ ہے اوسے عبادت کے ملکہ سے بدل
دیتا ہے یا پہلے جو برے کام اوس سے وقوع مین آئے اوسکے خلاف جو نیک کام ہین اونکی توفیق دیتا ہے یا دنیا مین اوسکے کفر کو ایمان سے
بدل دیتا ہے اور آخرت مین اوسکے گناہ نیکیون سے بدل دیتا ہے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا غَفُوْرًا بخشنے والا گناہون کا توبہ کے سبب سے
رَّحِيْمًا ۝ مہربان اونپر اونکے دل مین توبہ ثابت رکھکر وَمَنْ تَابَ اور جو کوئی توبہ کرے گناہون سے ان گناہون سے شرک اور قتل
اور زنا کے سوا اور گناہ مراد ہین یعنی جو کوئی ان گناہون کے سوا اور گناہون سے بھی توبہ کرے اور ہاتھ کھینچے وَعَمِلَ صَالِحًا اور
کرے کام نیک یعنی جو کام فوت ہوے اوسکا بدلا کرے فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ تو بیشک وہ پھرتا ہے اِلَى اللّٰهِ خدا کی طرف مَتَابًا ۝ پھرنا
یا رجوع کرتا ہے خدا کی طرف اچھی رجوع وَالَّذِيْنَ اور خدا کے بندے وہ لوگ ہین جو لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ حاضر نہین ہوتے
مشرکون اور یہود و نصارا کی عیدگاہون مین یا اونکے میلون مین یا ناچ گانے کی محفلون مین یا بدعتیون کی صحبت مین یا جھوٹی گواہی
نہین دیتے وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ اور جب گذرتے ہین بری چیز کی طرف تو مَرُّوْا كِرَامًا ۝ گذرتے ہین بزرگون اور پرہیزگارون
کی طرح یا منع کرتے ہین اوس سے وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا اور بندگان حق وہ لوگ ہین کہ جب نصیحت کیے جاتے ہین بِاٰيٰتِ
رَبِّهِمْ اپنے رب کی آیتون کے ساتھ یعنی قرآنی نصیحتون سے تو لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا مونہہ کے بل نہین گر پڑتے اوسپر صُمًّا
بہرے کہ اوسکے اسرار نہ سنین وَّعُمْيَانًا ۝ اور اندھے کہ اوسکے انوار نہ دیکھین بلکہ اونھون نے گوش ہوش سے سنا اور چشم بصیرت سے
اوسکے جمال کے جلوے دیکھے حاصل یہ کہ آیات الٰہی سے غفلت نہین کی وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ اور وہ لوگ ہین جو کہتے ہین کہ رَبَّنَا
هَبْ لَنَا اے رب ہمارے بخش ہمین مِنْ اَزْوَاجِنَا ہماری جورؤن سے وَذُرِّيّٰتِنَا اور ہماری اولاد سے قُرَّةَ اَعْيُنٍ

وہ جو ہماری آنکھوں کی روشنی ہو اس سے اچھی اولاد اور نیک بیبیاں مراد ہیں سبب سے مسلمان اپنے جورو اور لڑکوں کو زندگی میں نیک پاک دیکھتا ہے تو اوسکا دل خوش اور آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں وَّاجْعَلْنَا اور کر ہمیں لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا پرہیزگاروں کے واسطے پیشوا یعنی ہمیں ایسا پرہیزگار کر دے کہ پرہیزگاروں کی امامت کے لائق ہو جائیں اُولٰٓئِكَ یہ لوگ جنکا ذکر ہوا يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بدلا دیے جائینگے غرفہ بہشت یعنی بہشت میں اونکو بلند مقام ملیگا اور بعضوں نے کہا ہے کہ غرفہ ایک نام ہے بہشت کے ناموں میں سے فصول عبد الوہاب میں لکھا ہے کہ غرفہ کوٹھے ہیں چار ستونوں پر رکھے ہوئے سونے چاندی موتی کے ہونگے اور ایسے مکان اون لوگوں کو دینگے بِمَا صَبَرُوْا اسبب اسکے کہ اونھوں نے صبر کیا دنیا میں مشقت پر اور کافروں کی ایذا پر اور مزے کی چیزیں چھوڑ دینے پر یا فقیری اور محتاجی پر یا فرض ادا کرنے پر وَيُلَقَّوْنَ اور دیے جائینگے اور بکر نے يَلْقَوْنَ معروف کا صیغہ بے تشدید قاف پڑھا ہے یعنی پائینگے فِيْهَا بہشت میں تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۝ لا زندگی بے زوال اور آفتوں سے سلامتی یا زندگی اور سلامتی کی دعا سنینگے یا فرشتے اونپر تحیت اور سلام کہینگے یا تحیت فرشتوں سے پائینگے اور سلام حق تعالی سے سنینگے خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اوس حال میں کہ ہمیشہ رہینگے بہشت میں یا مدام سنینگے تحیت اور سلام میں حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا خوب ٹھہرنے کی جگہ ہے بہشت وَّمُقَامًا ۝ اور رہنے کی جگہ قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے لوگوں سے کہ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ کیا اون رکھے خدا تمکو یعنی خدا کے پاس تمہاری کیا قدر ہوگی لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ اگر نہ پکارنا اور عبادت کرنا ہو تمہارا اوسکو اسواسطے کہ آدمی کی خوبی معرفت اور عبادت میں ہے فَقَدْ كَذَّبْتُمْ پس تحقیق کہ تمنے تکذیب کی میری اور تقصیر کی خدا کی عبادت میں فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۝ ع تو قریب ہے کہ تمہارا تکذیب کرنا تمکو لازم رہیگا اور ہرگز نہ چھوٹیگا یا تکذیب کا وبال اوس وقت تک ہیگا جس وقت تک دوزخ میں تمکو نہ پہونچائے اور وہاں بھی تمکو نہ چھوڑیگا اور بعضوں نے کہا ہے کہ لزام سے جنگ بدر میں قتل ہونا مراد ہے

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	مِائَتَانِ وَّسَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورہ شعراء مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	دو سو ستائیس آیتیں ہیں

طٰسٓمٓ ۝ معالم میں قتادہ رحمہ اللہ تعالی سے نقل ہے کہ حروف مقطعہ قرآن کے نام ہیں اور اسی وجہ سے اکثر ان حروف کے بعد قرآن کا ذکر آتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے یا ہر ایک حرف ایک ایک نام کی طرف اشارہ ہے چنانچہ طسم طاہر سامع مجید کی طرف اشارہ ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ طوبی اور سدرۃ المنتہی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ ہے اور بحر الحقائق میں ہے کہ طور طائران مرغان ہوائے وحدت کی طرف اشارہ ہے کہ وہ طائر یعنی اوڑنے والے ہیں اللہ کے ساتھ اور سین سیر وندگان طریق معرفت کی جانب کہ وہ سائر یعنی سیر کرنے والے ہیں اللہ کی طرف اور میم مشی سالکان سبیل عبودیت کی طرف ایما کرتا ہے کہ اللہ کی طرف اور اللہ میں چلتے ہیں یا اشارہ ہے طلب مبتدیان اور سیر متوسطان اور مشاہدہ منتہیان کی جانب صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہے کہ حق سبحانہ تعالی طہارت عزت ازلی اور سناے جبروت ابدی اور مجد جلال سرمدی کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ تِلْكَ یہ سورہ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ آیتیں ہیں کتاب

روشن یعنی قرآن کی ... ظاہر کرنے والے کے ہم ... ہے یعنی قرآن شریف
حق اور باطل کو ظاہر کرتا ہے ... کو کھول دیتا ہے اور چونکہ قریش ایسی کتاب کی تکذیب
کرکے ایمان نہ لاتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے ایمان کا بہت لالچ رکھتے تھے تو اونکی یہ تکذیب آپکے دل مبارک پر
بہت گران گذری تو حق تعالی نے آپکی تسلی کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ لَعَلَّكَ مگر تو بَاخِعٌ نَّفْسَكَ ہلاک کرنے والا
اور مار ڈالنے والا ہی اپنے جی کو أَلَّا يَكُونُوا اس سبب سے کہ وہ نہیں ہوتے مُؤْمِنِينَ ۝ مومن قرآن کے ساتھ
إِن نَّشَأْ اگر چاہیں ہم نُنَزِّلْ عَلَيْهِم اتاریں اونپر مِّنَ السَّمَاءِ آسمان سے آيَةً نشانی قیامت کی نشانیوں میں سے
یا بلا قہر کی بلاؤں میں سے فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ پھر ہو جائیں گردنیں اونکی یعنی اون گردن کشوں اور بزرگوں کی گردنیں
لَهَا اوس نشانی کے واسطے خَاضِعِينَ ۝ نیچی ... جھکا دیں اور اوس نشانی کو مان لیں وَمَا يَأْتِيهِم
اور نہیں آتی ہے اونکے پاس مِّن ذِكْرٍ کوئی نصیحت مِّنَ الرَّحْمَٰنِ خدا کی طرف سے جو بڑا بخشنے والا ہے مُحْدَثٍ نئی بھیجی
ہوئی وحی کے ساتھ یعنی ایک کے بعد ایک دوسری سورت قرآن میں نہیں نازل ہوتی إِلَّا كَانُوا مگر یہ کہ ہوتے ہیں
عَنْهُ مُعْرِضِينَ ۝ اوس سے منہ پھیرنے والے فَقَدْ كَذَّبُوا پھر بیشک تکذیب کی اونھوں نے قرآن کی اور انکی
تکذیب پر مصر ہیں فَسَيَأْتِيهِمْ تو قریب ہے کہ آئیں اونھیں مرنے کے وقت یا قبر سے اوٹھتے وقت یا جنگ بدر کے دن أَنبَاءُ
مَا كَانُوا بِهِ خبریں اوسکی کہ تھے اوسکے ساتھ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ ہنستے اور اوسے باور نہ کرتے تھے اور وہ خبریں آ چکنے
کے بعد پشیمانی نفع نہ دیگی بیت ... پشیمان شوی سود ندارد أَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہیں دیکھتے
تکذیب کرنے والے اور باور نہیں کرنے دیکھکر إِلَى الْأَرْضِ زمین کی طرف کہ محض قدرت سے كَمْ أَنبَتْنَا کتنا اوگایا ہمنے
فِيهَا اوسمیں مرجانے اور چھپانے کے بعد مِن كُلِّ زَوْجٍ ہر قسم کی گھاس میں سے كَرِيمٍ ۝ اچھی اور بہت فائدے والی إِنَّ فِي
ذَٰلِكَ بیشک اس اوگانے میں لَآيَةً البتہ نشانی ہے اوگانے والے کی کمال قدرت اور حکمت پر وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم اور نہیں ہیں
بہتیرے اونمیں سے علم ازلی میں مُّؤْمِنِينَ ۝ ایمان لانے والے باوصف اسکے کہ ایسی ایسی نشانیاں دیکھتے ہیں وَإِنَّ رَبَّكَ
اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِيزُ وہ غالب اور قادر ہی اس بات پر کہ کافروں پر بلا نازل کرے الرَّحِيمُ ۝ مہربان ہی مومنوں پر
بخشش کا فرش بچھا کر وَإِذْ نَادَىٰ اور یاد کر اوسے جبکہ پکارا رَبُّكَ مُوسَىٰ تیرے رب نے موسی کو أَنِ ائْتِ کہ آ تو
الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ ظالموں کی قوم پاس قَوْمَ فِرْعَوْنَ یعنی قوم فرعون کے پاس کہ اونھوں نے اپنے اوپر ظلم کیا
شرک کرکے اور ... اسرائیل پر زیادتی کرکے اور کہہ اونکو کہ أَلَا يَتَّقُونَ ۝ کیا نہیں ڈرتے ہیں یعنی چاہیے کہ عذاب الہی سے ڈریں اور
کفر سے پرہیز کریں اور بنی اسرائیل کو چھوڑ دیں قَالَ رَبِّ کہا موسی نے کہ اے میرے رب إِنِّي أَخَافُ تحقیق میں ڈرتا ہوں
أَن يُكَذِّبُونِ ۝ کہ وہ میری تکذیب کریں اور میرا رسول ہونا نہ مانیں وَيَضِيقُ صَدْرِي اور تنگ ہو میرا دل تکذیب کے
انفعال سے وَلَا يَنطَلِقُ لِسَانِي اور نہ کھلے میری زبان اور گرہ جو میری زبان میں ہی زیادہ ہو جائے اور یہ دعا اوسوقت حضرت

موسیٰ نے کی تھی جب انکو زبان مبارک مدت گرہ دفع ہوئی تھی اور اوسکے دفع ہونے کی دعا بھی نہ کی تھی فَاَرْسِلْ تو تو بھیج جبریل کو اِلٰی هٰرُوْنَ ○ ہارون کی طرف جو میرے بھائی ہیں اور رسالت میں اوسے میرا شریک کر تاکہ اوسکی اعانت سے فرعون کے لوگون کی طرف جاؤن وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ اور انکو مجھپر ایک گناہ کا دعوی ہے جو میں نے کیا ہے اس گناہ سے قبطی کا قتل مراد ہے اور اہل فرعون کے گمان کے موافق اس قتل کو گناہ کہکے کہا کہ فَاَخَافُ پھر میں ڈرتا ہون اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ○ اس بات سے کہ مجھے قتل کر ڈالین قبطی کے عوض تبلیغ احکام کے قبل قَالَ کہا خدا نے کہ كَلَّا ہرگز نہیں باز آ اس گمان سے اسواسطے کہ وہ لوگ تجھپر قابو نہ پائینگے فَاذْهَبَا تو جاؤ تم دونوں اے موسیٰ اور ہارون بِاٰيٰتِنَآ ہماری نشانیون سمیت یعنی اون معجزون کے ساتھ جو میری قدرت اور تمھاری نبوت پر دلیل ہون اِنَّا مَعَكُمْ بیشک ہم تمھارے ساتھ ہین مُّسْتَمِعُوْنَ ○ سننے والے ہین وہ بات جو تم مین اور فرعون اور اون مین ہوگی یعنی تم اور وہ جو کہو گے اور کروگے ہمپر کچھ پوشیدہ نہین فَاْتِيَا پھر آؤ تم دونون فِرْعَوْنَ فرعون پاس فَقُوْلَآ پھر کہو کہ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ ہم بھیجے ہوئے ہین اوسکے جو رب ہے سب عالمون کا اَنْ اَرْسِلْ اور بات یہ ہے کہ بھیجدے مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ○ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو یعنی اونسے دست بردار ہو تاکہ ہمارے ساتھ زمین شام مین جائین جہان اونکے باپ دادا رہتے تھے تو موسیٰ علیہ السلام حکم الٰہی کے موافق اپنے بھائی ہارون کو ساتھ لیکر فرعون کی ڈیوڑھی پر آئے ایک سال بھر کے بعد فرعون کی ملاقات میسر آئی جب فرعون نے حضرت موسیٰ کو دیکھا تو پہچانا اور احسان جتانے کے طور پر فرعون قَالَ بولا کہ اے موسیٰ اَلَمْ نُرَبِّكَ کیا ہمنے تجھے نہین پرورش کیا فِيْنَا اپنے درمیان وَلِيْدًا اوس حال مین کہ تو بچہ تھا تازہ پیدا ہوا وَّلَبِثْتَ اور رہا تو فِيْنَا ہمارے بیچ مین مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ○ کئی برس اپنی عمر مین سے یعنی تیس برس ہمارے پاس تھے اپنی عمر بسر کی وَفَعَلْتَ اور کیا تونے فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ جو کام کہ تونے کیا یعنی فلانون نام قبطی جو میرا باورچی تھا اوسے تونے مار ڈالا وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○ اور تو ناشکروں سے ہے کہ میرا احسان نہ مانا اور میرے ایک خواص کو قتل کر ڈالا قَالَ فَعَلْتُهَآ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ کیا مین نے وہ کام اِذًا اوس وقت وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ○ اور مین ناواقفون مین سے تھا یعنی یہ نہ جانتا تھا کہ مین ایک گھونسا مارونگا تو وہ مر ہی جائیگا فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ پھر بھاگا مین تمسے لَمَّا خِفْتُكُمْ جبکہ ڈرا مین کہ تم مجھے مار ڈالوگے اور مین مدین مین چلدیا فَوَهَبَ لِيْ پھر بخشا مجھے رَبِّيْ میرے رب نے مدین سے پھرتے وقت حُكْمًا علم اور فہم یا نبوت وَّجَعَلَنِيْ اور کیا مجھے مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ اپنے رسولون مین سے یعنی جو رسول خلق کی طرف بھیجے اونکے زمرہ مین مجھے بھی داخل کیا وَتِلْكَ نِعْمَةٌ اور وہ نعمت جو تو تَمُنُّهَا عَلَيَّ احسان جتاتا ہے مجھپر اَنْ عَبَّدْتَّ یہ ہے کہ لونڈی غلام بنایا تو نے بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ○ اولاد یعقوب کو اور مجھے فرزندی مین لیا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہان ہمزہ انکار کا پوشیدہ ہے اصل کلام یہ ہے کہ کیا وہ نعمت جسکا تو مجھپر احسان جتاتا ہے یہی ہے کہ بنی اسرائیل کو تو نے لونڈی غلام بنایا یعنی اگر تو اونکو لونڈی غلام نہ بناتا تو میری مان مجھے دریا مین نہ ڈالتین اور میری قوم ہی کے لوگ مجھے پرورش کرتے اور مین تیرا احتیاج نہوتا اور چونکہ فرعون سن چکا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہے

انا رسول رب العالمین یعنی بیشک ہم رسول ہون رب العالمین کا تو اپنی بات پھیر کر امتحان کی راہ سے قال فرعون بولا فرعون کہ
وما رب العالمین ۝ اور کون شخص ہی اور کیا ہی رب سب عالمون کا اور وہ کیا چیز ہی فرعون نے رب کی ماہیت پوچھی
قال کہا موسی علیہ السلام نے اوسکے جواب مین کہ رب السموات والارض وہ ہی رب آسمانون کا اور زمینونکا
وما بینہما اور اوس چیز کا جو کچھ ہی اونکے درمیان ان کنتم موقنین ۝ اگر ہو تم یقین رکھنے والے صفات حق
کی تحقیق مین موسی علیہ السلام نے اوس ماہیت کے جواب سے انکار کیا اور حکمت کی کھلی ہوئی دلیلون اور قدرت کے نشانون سے
خدا کو پہچنوایا قال کہا فرعون نے لمن حولہ اون لوگون سے جو اوسکے گرد اگرد تھے قبط کے اشراف اور وہ پانسو
آدمی زیور پہنے کرسیون پر بیٹھے تھے کہ الا تستمعون ۝ کیا تم نہین سنتے جواب اس مرد کا کہ مین تو اوسکے رب کی حقیقت
پوچھتا ہون اور یہ اوسکے افعال بیان کرتا ہی قال کہا موسی علیہ السلام نے دوبارہ کہ ربکم ورب آبائکم الاولین ۝
میرا خدا تمہارا پیدا کرنے والا ہی اور تمہارے اگلے باپ دادا کا خالق ہی حضرت موسی علیہ السلام نے بہت کھلی ہوئی نشانیون سے رجوع کی اون
نشانیون کی طرف جو بہت نزدیک ہین دیکھنے والے اور تامل کرنے والے سے قال بولا فرعون اپنی قوم سے کہ ان رسولکم
بیشک تمہارا رسول فرعون نے مسخرے پن سے حضرت موسی کو رسول کہا کہ تمہارا رسول الذی ارسل الیکم
لمجنون ۝ وہ جو بھیجا گیا ہی تمہاری طرف البتہ دیوانہ ہی کہ سوال کے موافق جواب نہین دیتا قال کہا موسی علیہ السلام نے
رب المشرق والمغرب پروردگار عالم پیدا کرنے والا ہی مشرق اور مغرب کا وما بینہما اور اوسکا جو کچھ مشارق
ومغارب کے بیچ مین ہی ان کنتم تعقلون ۝ اگر ہو تم سمجھتے کہ تمہارے سوال کا جواب اس طور کے سوا ہو ہی نہین سکتا
اسواسطے کہ کسی کو حق تعالی کی حقیقت سے آگاہی ممکن ہی نہین اسلیے کہ جو کچھ عقل اور فہم اور وہم مین آئے اور حواس اور قیاس اوسے
دریافت کرے خدا کی ذات اوس سے منزہ اور مقدس ہی اسواسطے کہ یہ سب نئے پیدا ہوئے ہین اور نئے پیدا ہوئے اوسی کو پہچان سکتے ہین
جو نیا پیدا ہو نظم آنکہ او از حدث برآرد دم ۔ چہ شناسد کہ چیست سر قدم ۔ علم راسوے حضرتش رہ نیست ۔ عقل نیز از کمالش آگہ نیست
قال کہا فرعون نے جبکہ مناظرہ سے عاجز آیا کہ لئن اتخذت اگر پکڑیگا تو اے موسی الٰہا کوئی معبود غیری میرے
سوا لاجعلنک تو البتہ کرونگا مین تجھے من المسجونین ۝ قیدیون مین سے لکھا ہی کہ فرعون کی قید قتل سے بدتر تھی اسواسطے
کہ قیدیون کو حکم کرتا تھا کہ گہرے گڑھے مین ڈالدیے جاتے تھے کہ وہان کچھ نہ دیکھتے تھے نہ سنتے تھے اور جب تک قیدی مر نہ جائے باہر نکالے تھے
جب موسی علیہ السلام نے قیدخانہ کا ذکر سنا تو قال اولو جئتک کہا کہ کیا تو یہ میرے ساتھ کریگا اور اگر لاؤن مین تیرے پاس
بشیء مبین ۝ ایک چیز کھلی ہوئی یعنی اگر مین کھلا ہوا معجزہ دکھاؤن تو بھی تو مجھے قتل کریگا قال فات بہ بولا فرعون
لا وہ چیز ان کنت من الصادقین ۝ اگر ہی تو سچا اپنے دعوے مین فالقی عصاہ پھر ڈالدیا موسی علیہ السلام نے
اپنا عصا فاذا ھی تو وہین پر عصا جھپکتے ہی ثعبان مبین ۝ اژدہا تھا کھلا ہوا یعنی اوسکا اژدہا ہونا ظاہر تھا
فرعون وہ اژدہا دیکھ کر ڈرا اور جو لوگ وہان جمع تھے بے اختیار بھاگے چنانچہ بھاگتے وقت پچیس ہزار آدمی مرگئے واللہ اعلم ع

یَدَہٗ اور نکالا حضرت موسیٰ نے اپنا ہاتھ گریبان سے فرعون کو ہاتھ کا گیہون رنگ دکھا کر گریبان مین ڈال لینے کے بعد فَاِذَا ھِیَ
تو وہین اونکا ہاتھ بَیْضَآءُ لِلنّٰظِرِیْنَ ۝ سفید چمکتا ہوا تھا بجلی کی طرح دیکھنے والون کی نگاہ مین لکھا ہے کہ جسطرح نور
آفتاب سے نگاہ کو خیرگی ہوتی ہے اسیطرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دست مبارک کی چمک سے ہوتی تھی قَالَ بولا فرعون لِلْمَلَاِ
حَوْلَهٗۤ اپنی قوم کے سردارون سے جو اوسکے گرد بیٹھے تھے کہ اِنَّ هٰذَا بیشک یہ لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ ۝ جادوگر ہے دانا
کہ فرعون ڈرا اوسکے لوگ حضرت موسیٰ پر ایمان لاوین اسلیے حیلہ پیدا کرنے لگا کہ یہ جادوگر ہے کہ جادوگری مین مہارت کامل رکھتا ہے
یُّرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَكُمْ چاہتا ہے کہ نکالدے تم لوگون کو مِّنْ اَرْضِكُمْ تمہاری زمین سے یعنی مصر کے شہرون سے بِسِحْرِهٖ اپنے
جادو کے سبب سے فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝ پھر کیا حکم کرتے ہو تم مجھے اسکے امر مین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے نے فرعون
کو دعوی خدائی کی بلندی سے مشورہ باہمی کے گڑھے مین ڈالدیا یہانتک کہ انا ربکم الاعلیٰ کے رتبہ سے گھٹا اپنے پوجا کرنے والون سے
موسیٰ علیہ السلام کے باب مین مشورہ چاہا تو قَالُوْۤا اَرْجِهْ وہ بولے کہ اسے قید کرو وَ اَخَاهُ اور اوسکے بھائی کو یا ٹھہرا رکھو اور انکو
قتل مین جلدی نہ کرو تاکہ اونکا جھوٹ ظاہر ہو جائے تا لوگون کو شبہہ نہ رہے وَابْعَثْ اور بھیج فِی الْمَدَآئِنِ شہرون مین
اپنے ملک کے حٰشِرِیْنَ ۝ جمع کرنے والے یعنی ہر شہر مین ایلچی روانہ کر تاکہ یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ لے آئین جہان کہین بڑا
جادوگر ہو عَلِیْمٍ ۝ دانا فن سحر مین کامل فرعون نے اپنے لوگ جادوگر ڈھونڈھنے کو بھیجے فَجُمِعَ السَّحَرَةُ پھر جمع کیے گئے
جادوگر لِمِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ واسطے وقت مقرر روز معلوم کے کہ وہ جانا ہوا اور وعدہ کیا ہوا یوم الزینۃ تھا وَّ قِیْلَ اور
کہا گیا یعنی فرعون بولا لِلنَّاسِ لوگون سے یعنی مصر والون سے کہ هَلْ اَنْتُمْ کیا ہو تم مُّجْتَمِعُوْنَ ۝ جمع ہونے والے اکٹھا
ہو جاؤ لَعَلَّنَا شاید ہم سب متفق ہو کر نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ پیروی کرین جادوگرون کی یعنی موسیٰ کو دفع کرنے مین ہم سب اونکی متابعت
کرین اور اوسکے بعد دین باہم اونکے دین کی پیروی کرین اِنْ كَانُوْا اگر ہون هُمُ الْغٰلِبِیْنَ ۝ وہ غالب موسیٰ و ہارون پر
فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ پھر جب آئے جادوگر فرعون کے پاس اور اوسنے اونکی بڑی خاطرداری کی تو وہ گستاخ ہو کر قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ
بولے فرعون سے اَئِنَّ لَنَا کیا مقرر ہوگا ہمارے واسطے لَاَجْرًا بدلا تیرے پاس سے اِنْ كُنَّا اگر ہون نَحْنُ الْغٰلِبِیْنَ ۝
ہم غالب جادوگر کے مقابلون پر قَالَ نَعَمْ بولا فرعون کہ ہان بدلا ہوگا تمہارے واسطے وَ اِنَّكُمْ اِذًا اور بیشک ہوگے تم اوسوقت
لَّمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۝ مقربون مین سے یعنی پہلے جو کوئی میرے پاس آئے اور آخر کو جو کوئی میرے پاس سے جائے تمھی ہوگے پس اونھون نے
اعتماد کیے اپنے جادو میدان معین مین لائے اور وقت معلوم پر موسیٰ علیہ السلام کے برابر صف جما کر بولے کہ اے موسیٰ کیا پہلے تو اپنا جادو ڈالتا ہے
یا ہم ڈالین قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى کہا اونسے موسیٰ علیہ السلام نے کہ اَلْقُوْا ڈالو مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝ جو کچھ تم ڈالنے والے
ہو فَاَلْقَوْا تو ڈالدین اونھون نے حِبَالَهُمْ وَ عِصِیَّهُمْ اپنی رسیان اور اپنے عصے اندر سے خالی کیے ہوئے پارہ بھرے ہوئے کہ
ستر ہزار رسیان اور ستر ہزار عصے تھے وَ قَالُوْا اور بولے وہ جب اونکے عصے اور رسیان آفتاب کی گرمی سے حرکت مین آئین اور لوگون نے نقل کیا
کہ بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ بزرگی اور قوت اور غالبیت فرعون کے سبب سے اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ بیشک ہمھی غالب ہین موسیٰ پر

ہارون پر فَاَلْقٰی مُوْسٰی عَصَاہُ پھر ڈالا موسی علیہ السلام نے حکم خدا سے اپنا عصا اور فوراً وہ اژدہا بن گیا فَاِذَا هِیَ پھر جونہی
عصا اژدہا ہوا تو تَلْقَفُ نگلنے لگا مَا یَاْفِکُوْنَ ۝ جو کچھ اونھون نے مکر کیا تھا اور لوگون کو سانپ کی صورت پر دکھاتے تھے
فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ پھر منہ کے بل گرا دیے گئے جادوگر سٰجِدِیْنَ ۝ سجدہ کرنے والے اسواسطے کہ اونھون نے جانا کہ عصے کا اژدہا
ہو جانا جادو کی وجہ سے نہین اور صدق کی راہ سے قَالُوْٓا اٰمَنَّا بولے کہ ایمان لائے ہم بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ ساتھ
رب العالمین کے پھر اونھون نے تفصیل کی کہ رَبِّ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ۝ موسی اور ہارون کے رب کا ہم ایمان لائے تاکہ فرعون کی
خدائی کا توہم رفع ہو جائے اور فرعون نے جب سنا کہ جادوگر ایمان لائے تو اونکو بلا کر قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ کہا کہ ایمان لائے تم موسی کا
اور بکر نے ہمزۂ استفہام کے ساتھ ءَاٰمَنْتُمْ پڑھا ہے یعنی کیا ایمان لائے تم موسی کا قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ قبل اسکے کہ اجازت دون مین
تملو اوسکا ایمان لانے کی اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ بیشک وہ سردار تمہارا ہے الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ وہ جسنے سکھایا تمکو جادو
اور تم میرے ہلاک کرنے اور میرے ملک مین فساد ڈالنے کے واسطے باہم مل گئے فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ پس قریب ہے کہ جانو گے
کہ کیا عذاب کرتا ہون مین تمپر موسی کے خدا کا ایمان لانے کے سبب سے پھر عذاب بیان کیا کہ لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ
البتہ کاٹونگا ہاتھ اور پاؤن تمہارے مِّنْ خِلَافٍ ایک دوسرے کے خلاف یعنی ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤن
یا تمہارے ہاتھ پاؤن کاٹونگا اس جہت سے کہ تمنے مجھسے خلاف کیا وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ اور ضرور سولی پر
کھینچونگا تمکو تاکہ سب مرجاؤ اور سب مخالف لوگ عبرت پکڑین قَالُوْا بولے جادوگر جو ایمان لائے تھے کہ لَا ضَیْرَ کچھ رنج اور ضرر
نہین ہمین تیرے ہمکانے سے اور ہم موت سے نہین ڈرتے اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا بیشک ہم اپنے رب کے ثواب کی طرف مُنْقَلِبُوْنَ ۝ ہے
پھرنے والے ہین اِنَّا نَطْمَعُ تحقیق کہ ہم امید رکھتے ہین کہ اَنْ یَّغْفِرَ چھپائے لَنَا رَبُّنَا ہمارے واسطے رب ہمارا اور بخشدے خَطٰیٰنَآ
گناہ ہمارے اَنْ كُنَّآ اسواسطے کہ تھے ہم ان محفل والون مین سے اَوَّلَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ پہلے ایمان لانے والے خدا کا لکھا ہے ۳ ع ۱۸
کہ فرعون نے حکم دیا اور فرعون کے لوگون نے اون مومنون کا داہنا ہاتھ اور بایان پاؤن کاٹ کاٹکر اونچے مکان پر سے نیچے گرا دیا اور
حضرت موسی علیہ السلام اونکے واسطے روتے تھے پس حق سبحانہ تعالی نے پردے اوٹھا دیے اور اون مومنون کے منازل قرب اور مقامات
انس حضرت موسی کو دکھائیے تو اونکے دل کو تسلی ہوئی مثنوی جادوان کا ن دست و پا را باختند ٭ در فضائے قرب مولی تاختند
گو ببرفت از دست و پا رجائے آن ٭ رست از حق بالہائے جادوان ٭ تا بدان پرہا بہ پرواز آمدند ٭ در ہوائے عشق شہباز آمدند ٭
پھر یہ صورت واقع ہونے کے بعد کئی برس تک حضرت موسی علیہ السلام فرعون کے لوگون مین دعوت اور ہدایت فرماتے رہے اور معجزات دکھاتے رہے
اور روز بروز اونکی عداوت اور خرابی زیادہ ہوتی تھی یہانتک کہ اونکی ہلاکت قریب پہونچی اور حکم الٰہی صادر ہوا کہ موسی علیہ السلام اپنی قوم سمیت
مصر سے باہر جائین جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے وَاَوْحَیْنَآ اور وحی بھیجی ہمنے اِلٰی مُوْسٰٓی موسی کی طرف اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ ۱۸ لے
یہ کہ لیجا رات کے وقت میرے بندون کو یعنی بنی اسرائیل کو کہ تمہاری نجات اور کافرون کی ہلاکت اسی مین ہے اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝
بیشک تم پیچھا کیے جاؤگے یعنی فرعون اور اوسکی قوم کے لوگ تمہارے پیچھے آئینگے تو تم دریا کے پار کرینگے اور اونھین ڈبو دینگے مختار ہین

لکھا ہی کہ موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو حکم فرمایا کہ یہ بہانہ کرکے قبطیون سے زیور مانگ لو کہ ہماری عید قریب ہی ہم چاہتے ہین کہ اوس سے
اپنی عورتون کا سنگار کرین بنی اسرائیل نے زیور مانگ لیا اور حضرت موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ فلانی رات جب
چاند نکلے تو تم سب فلان مقام پر جمع ہونا انھون نے ایسا ہی کیا جب کوچ کا وقت آیا تو دروازہ کی راہ بھول گئے اور معلوم ہوا کہ یوسف
صدیق علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ بنی اسرائیل جب تک اونکا تابوت اپنے ساتھ نہ لیچلینگے مصر کے باہر نہ جا سکینگے اور اون لوگون مین سے
کسی کو یہ خبر نہ تھی کہ حضرت یوسف کہان مدفون ہین پس خود حضرت موسی علیہ السلام ندا کرتے تھے کہ جو کوئی مجھے حضرت یوسف کے صندوق کا
پتا دے وہ جو مراد چاہے لے قوم بھون مین سے ایک بوڑھیا بڑی عمر کی بولی کہ اس شرط سے مین بتاتی ہون کہ بہشت مین حضرت موسی
علیہ السلام کی بی بی ہون اور اسی شرط پر اوسنے پتا بتایا کہ وہ صندوق دریاے نیل کے گڑھے مین ہی پس حضرت موسی علیہ السلام
اوسے نکالنے مین مشغول ہوئے جب چاند آدھے آسمان پر پہونچا تو اپنا کام کرکے راہ لی اور دوسرے دن اخیر وقت بنی اسرائیل کے
نکل جانے کی خبر قبطیون کو پہونچی اب تک قبطی یہی جانتے تھے کہ بنی اسرائیل اپنے گھرون مین عید کا سامان کر رہے ہین دوسرے دن
قبطیون نے چاہا کہ اونکا پیچھا کرین تو ہر قبطی کے گھر ایک ایک عزیز مر گیا اوسکی تعزیت مین مشغول ہوئے اس دن فرعون نے لشکر
جمع ہونے کا حکم دیا فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ تو بھیجا فرعون نے اون شہرون مین جو اوسکی تختگاہ کے قریب تھے
حٰشِرِيْنَ ۝ جمع کرنے والے لشکر کے اور کہدیا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ تحقیق کہ وہ بنی اسرائیل لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ۝ ایک گروہ ہی
تھوڑے سے لوگ حالانکہ بنی اسرائیل مین کارگذار مرد جنکا سن بیس برس سے زیادہ ساٹھ برس سے کم تھا ستر ہزار چھ سو تھے اور سب قوم بنی اسرائیل
عورت مرد بوڑھے جوان نو بارہ لاکھ سے کچھ زیادہ تھے مگر فرعون نے انکو اپنے لشکر کے مقابلہ مین تھوڑا شمار کیا اور بولا کہ یہ لوگ تو بہت ہی تھوڑے
ہین وَاِنَّهُمْ لَنَا اور یہ لوگ ہمین لَغَآئِظُوْنَ ۝ غصہ دلانے والے ہین اسواسطے کہ ہمسے بھاگ گئے ہین یا ہماری قوم کا زیور لیگئے ہین
وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ۝ اور ہم سب یعنی ہمارے لشکر کے سب لوگ ہتھیار رکھنے ہین لڑائی کے طریقے جانتے ہین یہ طعن ہی کہ حضرت
موسی علیہ السلام کی قوم کے لوگ نہ سب ہتھیار رکھتے ہین نہ لڑائی کا طریقہ جانتے ہین فَاَخْرَجْنٰهُمْ پھر نکالا ہمنے فرعونیون کو یعنی
نکلنے کا ارادہ ہمنے اونکے دلو مین پیدا کیا یہانتک کہ وہ نکل آئے مِّنْ جَنّٰتٍ باغون سے وَّعُيُوْنٍ ۝ اور چشمون سے کہ جاری تھے
وَّكُنُوْزٍ اور خزانون سے کہ سونے چاندی سے بھرے ہوئے تھے وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ اور مکانون سے کہ اچھے تھے كَذٰلِكَ
ایسا ہی کیا ہمنے اونکے ساتھ وَاَوْرَثْنٰهَا اور وارث کر دیا ہمنے اون باغون خزانون مکانون کا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ اولاد یعقوب
علیہ السلام کو اسواسطے کہ ایک قول یہ ہی کہ بنی اسرائیل نے قوم فرعون کی ہلاکت کے بعد مصر مین آکر قبطیون کے سب مال پر اپنا قبضہ و تصرف کیا
اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے زمانہ حکومت مین ملک مصر پر غلبہ پاکر بنی اسرائیل نے قبطیون کی املاک
قبض و تصرف کیا القصہ فرعون نے چھ لاکھ سوار لشکر کے آگے روانہ کیے اور چھ لاکھ سوار داہنے پر اور چھ لاکھ بائین پر متعین کیے اور چھ لاکھ سوار لشکر کے
پیچھے مقرر کیے اور بہت مخلوق کے ساتھ خود لشکر کے بیچ مین ٹھہر انتظام کیے لشکر سراپا غرق جوشن شدہ در موج چون دریاے آہن چشم
دلیران پر کین و خونریزی بقصد خون مردم تیغہا تیز فَاَتْبَعُوْهُمْ پھر پیچھا کیا انھون نے اونکا مُّشْرِقِيْنَ ۝ مشرق کی طرف قصد

کرنے والے اسواسطے کہ بنی اسرائیل کا لشکر مشرق ہی کی طرف گیا تھا یا داخل ہوئے وہ آفتاب نکلتے وقت یعنی آفتاب طلوع ہوتے وقت بنی اسرائیل کے
قریب پہونچ گئے اور اوسوقت حضرت موسی علیہ السلام کا لشکر دریاے قلزم کے کنارے پہونچکر پار اوترنے کی تدبیر کرتا تھا ناگاہ فرعون
والون کا نشان ظاہر ہوا فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ پھر جب دیکھا دونون گروہ نے ایک دوسرے کو تو قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰی
کہا موسی کے یارون نے کہ اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ؁ بیشک ہم لیلیے گئے ہین یعنی فرعون کا لشکر ہمین پکڑ لیگا اور ہم اوسکے ہاتھ مین
گرفتار ہو جائینگے قَالَ كَلَّا کہا موسی علیہ السلام نے کہ ہرگز نہین یہ تمکو پکڑ لینگے اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ تحقیق میرے ساتھ ہی میرا
رب یاری اور مددگاری کو سَیَهْدِیْنِ ؁ قریب ہی کہ راہ بتائے مجھے اس حیرت مین اور نجات کا طریقہ ظاہر کردے محققون نے کہا ہی کہ
موسی علیہ السلام نے اپنے کلام مین معیت یعنی اپنے ساتھ ہونے کو مقدم کیا اور رب کا نام بعد لیا کہ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ کہا اور ہمارے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قول مین کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فرمایا معیت کو موخر کیا اور اللہ کا نام پہلے لیا تاکہ عارفون کے دلون پر ظاہر
ہو جائے کہ حضرت کلیم نے اپنے سے حق کی طرف دیکھا اور یہ مرتبہ مرید یعنی ارادہ کرنے والے کا ہی اور جناب حبیب کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے حق سے
اپنی طرف دیکھا اور یہ مرتبہ مراد یعنی ارادہ کیے ہوئے کا ہی مرید کو جو کچھ کہین وہ کرتا ہی اور مراد جو کچھ کہے ویسا ہی کرتے ہین بیت این یکے راد
او دیگرے دوست ❊ وان گزارد وے اوخود دوے اوست ❊ لکھا ہی کہ جب فرعون کا لشکر بنی اسرائیل کے قریب پہونچا حق تعالی نے
ایک ایسا پردہ بخارات کا دونون فریق مین پیدا کر دیا کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھتے تھے فرعون نے اپنی قوم کو کہا کہ اوترپڑو جبتک آفتاب اونچا
ہوکر بخارات درمیان سے جاتے رہین اور ہم اونکے سرپر جاپڑین اسواسطے کہ بچنے کی راہ اونپر بند ہی کہ آگے دریا ہی اور ہمارا لشکر پیچھے اب
یہ کہان جاسکتے ہین مصرع کجا روی کہ نہ ہر سو گریز گاہ نداری ❊ مگر بنی اسرائیل اسقدر مضطرب ہوئے کہ حضرت موسی علیہ السلام روپڑے اور وحی آئی کہ
ای موسی ہمنے دریا کو تیرے حکم مین کر دیا ہی اوسے کیفیت سے پکار اور اوسپر حکم کر جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ فَاَوْحَیْنَآ پھر وحی بھیجی ہمنے اِلٰی
مُوْسٰی طرف موسی کی طرف اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ کہ مار اپنے عصے سے دریاے قلزم کو پس موسی علیہ السلام دریا کے کنارے آئے
اور اوسپر عصا مارا اور کہا کہ ای ابوخالد پھٹ جا ❊ اوسکے مارتے ہی فَانْفَلَقَ تو پھٹ گیا دریا اور اوسمین بارہ راہین پیدا ہوگئین فَكَانَ پھر تھا كُلُّ
فِرْقٍ ہر ٹکڑا اوسمین جدا ہوا كَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ ؁ جیسے پہاڑ بڑا اور اوسی وقت ایک ہوا دریا پر چلی اور اوسکی کیچڑ خشک ہوگئی اور ہر ایک سبط
ایک ایک راہ سے دریا مین داخل ہوئے وَاَزْلَفْنَا اور جمع کیا ہمنے ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ ؁ وہان اورون کو کہ قوم فرعون کے لوگ تھے یعنی سب
دریاے قلزم کے کنارے ہمنے اکٹھا کیا فرعون کے گرد اور جب فرعون نے دریا کے کنارے پہونچکر یہ حال دیکھا تو چاہا کہ اپنی قوم کے احمقون کو دھوکا
دے تو بولا کہ ای قوم کیا دیکھتے ہو کہ یہ دریا میری ہیبت سے پھٹ گیا ہامان نے مشورے کی راہ سے کہا کہ ای فرعون تو خود جانتا ہی کہ یہ صورت موسی
علیہ السلام کی دعا سے واقع ہوئی خبردار دریا مین تو نہ جانا کہ ہلاک ہی ہوجائیگا فرعون نے چاہا کہ گھوڑے کی باگ موڑے جبریل علیہ السلام ایک
گھوڑی پر سوار تھے اپنی گھوڑی فرعون کے گھوڑے کے آگے ڈالدی فرعون بہت تیز و تند گھوڑے پر سوار تھا گھوڑے نے گھوڑی کی
بو پائی فرعون کے قابو سے جاتا رہا اور دریا کی طرف منھ اوٹھایا اور فرعون سمیت دریا مین اوتر گیا فرعون کے لشکر والے ہر ایک راہ سے دریا مین جا پڑے
میکائیل علیہ السلام اوس لشکر کے پیچھے آئے تھے اور اوس لشکر کو دریا کی طرف ہنکالتے تھے یہانتک کہ تمام لشکر دریا مین آگیا اور حکم الہی

پہونچا کہ دریا پھر اپنے حال پر ہوجا اور دفعۃً سب پانی باہم ملگیا اور سب فرعون والے ڈوب مرے اور بنی اسرائیل صحیح سلامت پار اوترکر دریا کے
کنارے ٹھہرے جیسا حق تعالی نے فرمایا ہے کہ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰی اور نجات دی ہمنے موسی کو وَمَنْ مَّعَهٗٓ اور اوسے جو کہ اوسکے
ساتھ تھا اَجْمَعِيْنَ سب کو ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ پھر ڈبو دیا ہمنے اوروں کو اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک
موسی علیہ السلام اور اونکی قوم کی نجات اور فرعون اور اوسکے لشکر کی ہلاکت مین لَاٰيَةً البتہ ایک نشانی ہے کھلی ہوئی قدرت آلہی پر
وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ اور نہ تھے قوم فرعون کے بہت لوگ مُّؤْمِنِيْنَ ایمان لانے اسواسطے کہ تمام قبطیون مین حزقیل علیہ السلام
کے سوا اہل فرعون مین اور کوئی مومن نہ تھا اور کہتے ہین کہ جو کوئی ایمان لایا تھا وہ حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ مصر سے باہر
آیا تھا وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِيْزُ وہ تو غالب ہے اور اوسپر کسی کو غلبہ کی قوت نہین الرَّحِيْمُ مہربان
ہے عذاب نہین کرتا دلیل اور حجت لازم کرنے کے بعد وَاتْلُ اور پڑھ عَلَيْهِمْ عرب کے مشرکون پر نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ خبر ابراہیم کی کہ
وہ اپنے کو ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہین اور اونکی اولاد مین ہونے پر فخر اور اعتماد کرتے ہین اِذْ قَالَ یاد کر اوسے کہ کہا
ابراہیم نے لِاَبِيْهِ اپنے باپ آزر سے وَقَوْمِهٖ اور اپنے گروہ سے یعنی اہل بابل سے اور اونسے پوچھا مَا تَعْبُدُوْنَ کیا ہے
وہ جسے تم پوجتے ہو قَالُوْا نَعْبُدُ وہ بولے کہ ہم پوجتے ہین اَصْنَامًا بتون کو فَنَظَلُّ تو ہمیشہ ہم رہتے ہین لَهَا اونکے واسطے
عٰكِفِيْنَ مجاور اور اہل ابراہیم اونکی عبادت کرتے ہین بتون سے مراد تصویرین ہین جو سونے چاندی سے مختلف صورتون پر بنا کر
ہمیشہ وہ پوجا کرتے تھے قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ تمہارے بت هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ کیا سنتے ہین تمہارا پکارنا اِذْ تَدْعُوْنَ
جب تم اونھین پکارتے ہو اور کیا پکارنے والے کو جواب دیتے ہین اور اوسکی بات مانتے ہین اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ یا فائدہ پہونچاتے ہین تم
لوگون کو کہ تم اونکی پرستش کرتے ہو اور وہ روزی دیتے ہین تمکو اَوْ يَضُرُّوْنَ یا نقصان پہونچاتے ہین تمہین اگر تم اونکی پرستش سے
انکار کرو اور اونکی اہانت کرو پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے لوگ ہان کہکر اونکو جواب دے سکے تو تقلید کا بہانہ پیش کیا اور
قَالُوْا بولے کہ نہین یہ جو تمنے کہا یہ باتین تو ہمنے انمین نہین پائین بَلْ وَجَدْنَآ بلکہ پایا ہمنے اٰبَآءَنَا اپنے باپ دادا کو وہ كَذٰلِكَ
يَفْعَلُوْنَ ایسا ہی کرتے تھے یعنی انھی بتون کی پرستش کرتے تھے اور اسپر ثابت قدم تھے قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے
اَفَرَءَيْتُمْ کیا دیکھا اور جانا تمنے یعنی یہ بات جان لو کہ جس حال مین مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ جو کچھ کہ پوجتے اَنْتُمْ
وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ تم اور تمہارے اگلے باپ دادا نے بھی اوسے پوجا ہے فَاِنَّهُمْ تو بیشک تمہارے وہ معبود
عَدُوٌّ لِّيْٓ دشمن ہین میرے ابراہیم علیہ السلام نے اپنے جی مین حکم اس صورت سے بنا کر کیا کہ اونسے اشارے کی راہ سے ہو صراحۃً نہین
اسواسطے کہ نصیحت کے محل مین اشارۃً حکم کرنا صراحۃً حکم کرنے کی نسبت بہت مفید ہوتا ہے اور اپنے پوجاریون کے ساتھ بتون کی دشمنی
ظاہر ہے اسواسطے کہ اونکی عبادت کرنے سے جو ضرر عبادت کرنے والے کو پہونچتا ہے وہ ضرر کسی دشمن سے متصور نہین ہو سکے یعنی ہین کہ بتان
دشمن ہون اون بتون کا اسواسطے کہ جو کوئی دوسرے کو دشمن کہتا ہے تو دوسرا بھی اوسے دشمن کہتا ہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
اپنی دشمنی اونکی دشمنی کے پردہ مین ظاہر کی یعنی مین اونکا مخالف اور دشمن ہون اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ مگر میرا

ع ۱۷
وقف

دوست رب ہی سب عالمون کا الَّذِي خَلَقَنِي وہ جسنے مجھے پیدا کیا اور عدم سے وجود مین لایا فَهُوَ يَهْدِينِ ۝ پھر وہ
راہ دکھاتا ہی مجھے سیدھی بات مین اور کام مین یا پیدا کیا اوسنے مجھے حق بات قائم کرنے کو اور راہ دکھاتا ہی خلق کو دعوت اسلام کرنے کی
وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي اور وہ رب وہ ہی جو کھلاتا ہی مجھے غذا کہ اجزاے بدن کا قوام اوسکے سبب سے ہی وَيَسْقِينِ ۝
اور پلاتا ہی مجھے پینے کی چیز جس سے پیاس بجھتی ہی اور میرے اعضا پرورش پاتے ہین عین المعانی مین لکھا ہی کہ کھانے کی چیز سے مراد
الفت ہی اور پینے کی چیز سے قرب صاحب بحر نے فرمایا ہی کہ کھانے کی چیز بندگی ہی اسواسطے کہ دل اوسکے سبب سے زندہ رہتے ہین اور
پینے کی چیز سے ظہور تجلی صفت ربوبیت کے ساتھ اسلیے کہ روحین اوسکے سبب سے تازہ ہوجاتی ہین کشف الاسرار مین حضرت ذوالنون
مصری قدس سرہ سے منقول ہی کہ یہ طعام طعام معرفت ہی اور یہ شراب شراب محبت اور یہ بیت برمحل پڑھی ہی بیت شراب المحبۃ خیر
الشراب ۞ وکل شراب سواہ السراب ۞ اور ان کلمات سے محقق لوگ کلام حقائق نظام أَبِيتُ عِنْدَ رَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي کے اسرار
کی بو سونگھ سکتے ہین (نظم) ترا نواله دادم ز خوان يُطْعِمُنِي ۞ ترا پیاله مدام از شراب يَسْقِينِي ۞ مرا تو قبلهٔ دینی ازان سبب گفتم ۞ بہ
مردمان که لکم دینکم ولی دینی ۞ وَإِذَا مَرِضْتُ اور جب بیمار ہوتا ہون فَهُوَ يَشْفِينِ ۝ تو وہی مجھے شفا دیتا ہی امام
جعفر صادق علیہ السلام سے انکی تفسیر مین منقول ہی کہ مین جب بیمار ہوتا ہون گناہ کی بیماری مین تو وہ شفا دیتا ہی مجھے توبہ کے
سبب سے سلمی قدس سرہ نے کہا ہی کہ بیماری اشیا کو دیکھنے سے ہی اور شفا واحد قہار کا انوار مشاہدہ کرنے سے بحر مین لکھا ہی کہ بیماری
تعلقات کونین کے سبب سے ہی اور شفا قطع تعلق کی وجہ سے اور یہ کشش عنایت کے ساتھ متعلق ہی کہ جب کشش عنایت آپہونچتی ہی تو
سالک کو سب سے توڑ کر ایک ہی کے ساتھ ملادیتی ہی یعنی شربت تجرید پلا کر مرض تعلق سے چھوڑا لیتی ہی بیت چہ گویمت کہ چو شاہ آیی
سستی صفت ۞ بیک نفس ہمہ دردہا دوا گردی ۞ وَالَّذِي يُمِيتُنِي اور وہ وہی کہ مارڈالتا ہی مجھے دنیا مین مدت پوری ہوتے ہی ثُمَّ
يُحْيِينِ ۝ پھر زندہ کریگا مجھے آخرت مین حساب اور جزا دینے کو امام ثعلبی قدس سرہ نے کہا ہی کہ مارڈالتا ہی مجھے عدل سے اور زندہ
کریگا فضل سے اور بعضون نے کہا ہی کہ مارڈالنا گناہ کے سبب سے ہی اور زندہ کرنا عبادت کی وجہ سے یا مارڈالنا جہالت کے باعث سے ہی اور
زندہ کرنا علم کے سبب سے یا مارڈالنا حماقت کی وجہ سے ہی اور زندہ کرنا عقل کے باعث سے یا مارڈالنا طمع سے ہی اور زندہ کرنا قناعت سے یا مارڈالنا
نہ پرہیزگاری کی وجہ سے ہی اور زندہ کرنا پرہیزگاری کے باعث سے یا مارڈالنا جدائی سے ہی اور زندہ کرنا ملنے سے حقائق سلمی مین ہی
کہ مارڈالتا ہی مجھے میرے نفس سے اور زندہ کردیتا ہی مجھے اپنے ساتھ اور بعض محققون کے نزدیک مارڈالنا اور زندہ کرنا خوف و رجا کے سبب سے
ہی یا غفلت اور یاد کے باعث یا آپ چھپنے اور ظاہر ہونے کی وجہ سے اور صاحب بحر نے فرمایا ہی کہ مارڈالتا ہی مجھے اوصاف بشریت سے اور
زندہ کرتا ہی اخلاق روحانیت کے ساتھ یا مارڈالتا ہی روحانیت کے علامات سے اور زندہ کرتا ہی ربانیت کی صفتون کے ساتھ اور حقیقت یہ ہی
کہ مارڈالتا ہی مجھے میری انانیت سے اور زندہ کرتا ہی اپنی ہویت کے ساتھ اسواسطے کہ حیات حقیقی اوسی سے عبارت ہی بیت نخواہم عمر فانی را
تو یی عمر عزیز من ۞ نخواہم جان بی غم را تو یی جانم بجان تو ۞ وَالَّذِي أَطْمَعُ اور وہ وہی کہ طمع رکھتا ہون مین أَنْ يَغْفِرَ لِي یہ کہ بخشدے
میرے واسطے خَطِيئَتِي میرے گناہ يَوْمَ الدِّينِ ۝ روز جزا کو باوصف اسکے کہ نبی علیہم السلام معصوم ہین پھر اپنی طرف گناہ کو

منسوب کرنا کسر نفس اور تعلیم امت کے واسطے ہی اور تخصیص ہین ہی کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہ مراد ہین کہ حضرت ابراہیم خلیل نے پروردگار جلیل سے اونکی مغفرت کی استدعا فرمائی رَبِّ هَبْ لِي اے میرے رب بخش مجھے اور عطا کر مجھکو حُكْمًا حکم علم مین کہ اوسکے سبب سے خلافت حق اور ریاست خلق کا مستعد اور مستحق ہو جاؤن وَأَلْحِقْنِي اور ملا دے مجھے علم وعمل مین کمال توفیق کے سبب سے بِالصَّالِحِينَ ۝ راہ کے شایستہ اور درگاہ کے برگزیدہ لوگون کے ساتھ وَاجْعَل لِّي اور کر میرے واسطے لِسَانَ صِدْقٍ زبان سچی یعنی نیک ثنا فِي الْآخِرِينَ ۝ پچھلون مین یعنی جو لوگ میرے بعد پیدا ہون اونکی زبان پر میری نیکنامی اور شہرہ جاری کر دے اور یہ دعا قبول ہوئی اسواسطے کہ مجوس یہود نصاری اہل اسلام سب حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ثنا کرتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد لسان صدق سے مرد صادق ہی اور اس آیت کے معنی یہ ہین کہ ظاہر کر میرا اصل دین بنا کرنے کو ایک سچا آدمی اخیر امتون مین اور اس سے جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین وَاجْعَلْنِي اور کر دے مجھے مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝ جنت کے وارثون مین سے جو نعمت سے بھری ہی یعنی مجھے اون لوگون مین رکھ جو بہشت کے مکانون مین اوترینگے وَاغْفِرْ لِأَبِي اور بخشدے میرے باپ کو یعنی ایمان نصیب کر تا کہ وہ بخشدیا جائے إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ۝ بیشک ہی وہ گمراہون مین سے وَلَا تُخْزِنِي اور رسوا نہ کر مجھے يَوْمَ يُبْعَثُونَ ۝ اوسدن جب اوٹھائے جائینگے لوگ اپنی قبرون سے یہ دعا بھی امتون کی تعلیم ہی ورنہ انبیا علیہم السلام کو ذلت اور رسوائی نہو گی يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ جسدن کہ فائدہ نہ دیگا اور کام نہ آئیگا مال وَلَا بَنُونَ ۝ اور نہ بیٹے کسیکے إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ مگر جو کوئی آئے خدا کے سامنے بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝ ایسے دل کے ساتھ جو خالص ہی کفر اور گناہ سے اسواسطے کہ اوس دل والے نے خدا کی راہ مین اپنا مال خرچ کیا ہوگا اور اپنے فرزندون کو راہ حق ارشاد اور تعلیم کی ہوگی تو ایسا مال اور فرزند اوسے نفع پہونچائینگے اور بعضون نے کہا ہی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی مین اخلاص دل کی سلامتی ہی ایک قول یہ ہی کہ دل سلیم وہ ہی جو محبت دنیا سے خالی ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ جس دل مین حسد اور خیانت نہو تیسیر مین بعض اہل بیت اور ازواج اور اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہی اور امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ قلب سلیم وہ ہی جو خالی ہو غیر خدا سے سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ دل سلیم وہ ہی جسمین نہ دنیا کی آفتین سمائین نہ عقبی کی طمعین آئین یا جو دل بدعت سے خالی ہو اور سنت پر مطمئن ہو اور سید الطائفہ قدس سرہ سے منقول ہی کہ سلیم سانپ کا ڈسا ہوا ہوتا ہی اور سانپ کا ڈسا ہوا ہمیشہ قلق اور اضطراب رکھتا ہی تو معنی یہ ہوئے کہ دل سلیم وہ دل ہی جو ہمیشہ مقام بے صبری اور عاجزی اور زاری مین ہو خوف جدائی یا شوق وصال کے سبب سے نظم ز شوق وصل بی نالم کہ تا دستم دہد روزے ٭ ز بیم ہجر میگریم کہ نا گہ در کمین باشد ٭ ہمام از گریہ خونین و سوز دل مگو چندین ٭ ندانستی کہ حال عشقبازان اینچنین باشد ٭ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ اور جسدن کہ قریب کر دیجائیگی جنت لِلْمُتَّقِينَ ۝ پرہیزگارون کے واسطے تا کہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ دور سے دیکھین اور اپنے منازل ومقامات دیکھکر خوش ہون وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ اور ظاہر کیجائیگی دوزخ لِلْغَاوِينَ ۝ گمراہون کے واسطے تا کہ اوسمین اپنے مقامات دیکھین اور اونکا غم اور الم زیادہ ہو وَقِيلَ لَهُمْ اور کہین اونھین یعنی خدا کے حکم سے فرشتے اونسے پوچھین کہ أَيْنَ مَا كُنتُمْ کہان ہین جنکو تم ہمیشہ

تعبدون ○ پوجتے تھے من دون الله ط خدا کے سوا یعنی تمہارے خدا کہاں ہین جنسے تم امیدوار تھے هل ینصرونکم
کیا مدد کرتے ہین تمہاری تمپر سے عذاب دفع کر کے او ینتصرون ○ ط یا بچاتے ہین اپنے کو عذاب سے فکبکبوا پھر منہ کے
بل ڈالدیے جائینگے فیہا دوزخ مین هم والغاون لا اور گمراہ لوگ یعنی اونکے پوجنے والے وجنود ابلیس اور دوزخ
ڈالے جائینگے ابلیس کے لشکر یعنی جن اور آدمی جو اوسکے تابع ہین اجمعون ○ ط سب کے سب قالوا کہینگے کافر وهم فیها
اور حال آنکہ وہ دوزخ مین یختصمون ○ جل دشمنی کرتے ہونگے ایک دوسرے کے ساتھ یعنی بت پرست اور بت جھگڑا کرینگے اور بت پرست
بتون سے کہینگے کہ تالله ان کنا قسم خدا کی ہم تھے لفی ضلل مبین لا گمراہی کھلی ہوئی مین اذ نسویکم
اوسوقت جب برابر کرتے تھے ہم تمکو استحقاق عبادت مین برب العلمین ○ پروردگار اہل عالم کے ساتھ وما اضلنا
اور گمراہ نہین کیا ہمین اور گمراہی پر نہین کہا الا المجرمون ○ مگر پیرون نے اور بدکارون نے اور ہمارے سردارون نے یا شیطانون
نے فما لنا پھر نہین ہی ہمارے واسطے اب من شافعین ○ لا کوئی شفاعت کرنے والون مین سے جیسا کہ مومنون کے
واسطے ہین ولا صدیق حمیم ○ ع اور نہ کوئی دوست مہربان شفیق قوت القلوب مین لکھا ہے کہ حمیم اصل مین ہمیم تھا چھوٹی ہے کہ
بڑھی حے سے بدل یا قرب مخرج کے سبب سے اور ہمیم ماخوذ ہی اہتمام سے یعنی دوست ایسا کوئی نہوگا جو اوس دن یاری اور اہتمام کرے کافرون کی
ہمہ مین اور دوستی کی شرط بجالائے خود حق تعالی دوسرے مقام پر فرماتا ہے کہ الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو الا المتقین کافر حشر کی راہ
سے کہینگے کہ فلو ان لنا کرۃ فنکون پھر کاش کے ہوتا ہمین پھر جانا دنیا مین تو ہم ہوتے من المؤمنین ○ ایمان
والون مین سے ان فی ذلک بیشک ابراہیم علیہ السلام کی خبر مین اور قوم کے ساتھ اوسکی گفتگو مین لآیۃ البتہ نشانی ہے
اہل عقل اوسکے سبب سے عبرت پکڑتے ہین وما کان اکثرهم اور نہ تھے اکثر لوگ قوم ابراہیم کے مؤمنین ○ ایمان والے
اسواسطے کہ اہل بابل مین سے نمرود کی بیٹی کے سوا کوئی ایمان نہ لایا تھا وان ربک اور بیشک تیرا رب لھو العزیز وہ تو غالب ہے
مشرکون پر اسواسطے کہ اوسکا قہر رد نہین کیا جاتا الرحیم ○ ع بخشنے والا کہ بندون کی توبہ رد نہین کرتا اور بے دلیل اونپر عذاب نہین
بھیجتا کذبت قوم نوح المرسلین ○ جھٹلایا قوم نوح نے رسولون کو حضرت نوح علیہ السلام نے اگلے رسولون کی
خبر دی اور اونکی قوم نے باور نہ کی اذ قال لهم یاد کر جب کہا اون لوگون سے اخوهم نوح اونکے بھائی نوح نے یہان نسب کی
راہ سے بھائی ہونا مراد ہے یہ کہا کہ الا تتقون ○ کیا نہین ڈرتے ہو تم خدا سے جو اوسکی عبادت ترک کرتے ہو انی لکم بیشک
مین تمہارے واسطے رسول امین ○ رسول ہون امانت والا فاتقوا الله تو ڈرو تم خدا سے اور بت نہ پوجو واطیعون
اور حکم مانو میرا ایمان قبول کرنے مین وما اسئلکم اور نہین مانگتا ہون مین تم سے علیه اداے رسالت پر من اجر
کچھ بدلا ان اجری نہین ہی بدلا میری رسالت کا الا علی رب العلمین ○ مگر اوپر پروردگار اہل عالم کے فاتقوا
الله تو ڈرو خدا کے عذاب سے واطیعون ○ اور کہا مانو میرا ڈرنے اور اطاعت کرنے کا حکم مکرر لانا تاکید کے واسطے ہے
اسواسطے کہ نوح علیہ السلام کی قوم نہایت سخت دل تھی قالوا کہا قوم کے لوگون نے حضرت نوح علیہ السلام کے جواب مین

دوست اور بعضے اونکے بعضو کے دشمن ہین

ع ۵ ۳۶

اَنُؤْمِنُ لَكَ کیا ایمان لاویں اور تصدیق کریں ہم تیری وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۝ حال آنکہ پیروی کی ہے تیری کمینوں اور بے قدروں نے اور یہ لوگ ظاہر میں تیرے تابع ہیں اور باطن میں مخالف قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے وَمَا عِلْمِیْ اور نہیں ہے میرا علم پہونچنے والا بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ اوس چیز کو کہ ہیں وہ کرتے یعنی میرا حکم تو ظاہر پر ہے اسواسطے کہ ظاہر میں تو یہ لوگ ایمان والوں کے کام کرتے ہیں مگر میں یہ نہیں جانتا کہ اخلاص کی راہ سے کرتے ہیں یا نفاق کی راہ سے اِنْ حِسَابُهُمْ نہیں ہے حساب اونکے باطن کا اِلَّا عَلٰی رَبِّیْ مگر میرے رب پر جو مطلع ہے اونکے باطن کے احوال پر لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۝ اگر جانتے تم کہ عالم الغیب وہی ہے اے میری قوم کے لوگو تم جان لو کہ میں سچا ہوں تو قوم کے لوگ بولے کہ اے نوح ان کمینوں کو اپنی مجلس سے نکال تو ہم تمہارے پاس آئیں اور تمہاری بات سنیں تو نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ وَمَا اَنَا اور نہیں ہوں میں بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ نکالدینے والا مومنوں کا اِنْ اَنَا نہیں ہوں میں اِلَّا نَذِیْرٌ مگر ڈرانے والا مُّبِیْنٌ ۝ ظاہر یعنی خدا نے مجھے مکلف لوگوں کو دعوت اسلام کرنے کے واسطے بھیجا ہے وہ لوگ غنی ہوں یا فقیر تو قَالُوْا بولے کافر لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰنُوْحُ اگر نباز آئیگا تو اے نوح اوس بات سے جو تو کہتا ہے اسلام کی طرف بلانا اور شرک سے ڈرانا تو لَتَكُوْنَنَّ البتہ ہوگا تو مِنَ الْمَرْجُوْمِیْنَ ۝ پتھروں کے مارے مرے ہوؤں میں سے یا نکلے ہوؤں میں سے قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے یہ بات سنکر قوم کے ایمان سے ناامید ہونے کے بعد کہ رَبِّ اے میرے رب اِنَّ قَوْمِیْ بیشک میری قوم نے كَذَّبُوْنِ ۝ تکذیب کی میری اور مجھے جھوٹا بنایا فَافْتَحْ تو حکم کر بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ میرے اور اونکے درمیان فَتْحًا حکم کرنا وَّنَجِّنِیْ اور چھوڑا لے مجھے اونکے قصد سے وَمَنْ مَّعِیَ اور جو کوئی میرے ساتھ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ ایمان والوں میں سے فَاَنْجَیْنٰهُ پھر نجات دی ہمنے اوسے وَمَنْ مَّعَهٗ اور اوسکو جو اوسکے ساتھ ہے فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ کشتی بھری ہوئی میں کہ اوسمیں آدمی اور حیوانات اور اسباب اور کھانے کی چیزیں تھیں ثُمَّ اَغْرَقْنَا پھر ڈبو دیا ہمنے بَعْدُ الْبٰقِیْنَ ۝ اونکی نجات کے بعد اوروں کو اوسکی قوم میں سے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک بیداے قوم نوح کے صبر کرنے میں لَاٰیَةً البتہ نشانی ہے اس بات پر کہ صبر موجب ظفر ہے بیت کار تو از صبر نکوتر شود ہر کہ شکیباست مظفر شود ۔ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ اور نہ تھے نوح کے اکثر لوگ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ ایمان رکھنے والے خدا اور رسول کا بلکہ اونکی امت میں سے اونسی آدمی ایمان لاکر اونکے ساتھ کشتی میں تھے وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِیْزُ وہی قادر ہے کافروں کو عذاب کرنے پر الرَّحِیْمُ ۝ مہربان کہ اونپر عذاب میں تاخیر فرماتا ہے یا پیغمبروں کو حلم اور بردباری اور کافروں کے ساتھ حجت اور دلیل کی توفیق عطا فرماتا ہے كَذَّبَتْ جھٹلایا عَادُ ۨ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ قوم عاد نے رسولوں کو اسواسطے کہ جو کوئی ایک پیغمبر کا منکر ہوا وہ سب کا منکر ہوچکا اِذْ قَالَ لَهُمْ یاد کر اس بات کو کہ کہا اونسے اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اونکے نسبی بھائی ہود نے کہ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کیا پرہیز نہیں کرتے تم شرک سے اور نہیں ڈرتے تم عذاب الٰہی سے اِنِّیْ لَكُمْ بیشک میں تمہارے واسطے رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝ رسول ہوں امانت والا رسالت ادا کرنے میں فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے اور اوسکے حکم کی مخالفت چھوڑ دو وَاَطِیْعُوْنِ ۝ اور کہا مانو میرا اوس بات میں جسکی طرف میں تمکو بلاتا ہوں وَمَا اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اور نہیں مانگتا

حضرت اسلام پہونچانے کی ... الا ... مزدوری میری مگر اوپر پروردگار کے اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ ○
مزدوری تمہارا اہل عالم پر اَتَبْنُوْنَ کیا بناتے ہو بِکُلِّ رِیْعٍ ہر اونچی جگہ پر اٰیَةً نشانی آنے جانے والے کے تماشے کو
تَعْبَثُوْنَ ○ کھیلتے ہو اس بناسے یعنی تباہی کرتے ہو اور اُن کا مون مین نہین ہے گویا عبث ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ
اوچے مکانات بناتے تھے اور وہان بیٹھکر راہ چلتون پر ہنستے تھے یا کبوتر خانے مراد ہین وَتَتَّخِذُوْنَ اور بنا لیتے ہو مَصَانِعَ
پانی کے حوض یا مضبوط کوٹھے یا اونچے محل لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ○ گویا ہمیشہ رہوگے اوسمین وَاِذَا بَطَشْتُمْ اور جب
سختی پکڑتے ہو اور حملہ کرتے ہو تو بَطَشْتُمْ سختی گیری کرتے ہو جَبَّارِیْنَ ○ سرکش او متکبر ہو کر یعنی اوسوقت شفقت اور
رحم نہین کرتے یا بدلہ لیتے ہو تو ظالمون کی طرح بدلہ لیتے ہو فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرو تم خدا سے اور سرکشی اور تکبر جو تمہارے لائق
نہین اوسے چھوڑدو وَاَطِیْعُوْنِ ○ اور کہا مانو جو حکم مین تمکو کرتا ہون اسواسطے کہ اسی مین تمہارا نفع ہے وَاتَّقُوا الَّذِیْٓ
اَمَدَّكُمْ اور ڈرو حق تعالیٰ سے جسنے مددگاری کی تمھاری بِمَا تَعْلَمُوْنَ ○ اوس چیز کے سبب سے جسے تم پہچانتے ہو
اقسام نعمت مین سے اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ مدد کی تمھاری چارپایون کے سبب سے جیسے اونٹ گائے بکری کہ انکے سبب سے فائدے
اوٹھاتے ہو وَّبَنِیْنَ ○ اور بیٹون کے سبب سے کہ ہر حال مین تمہارے یار و مددگار ہین وَجَنّٰتٍ اور باغون کے سبب سے کہ اونکے میوے
کھاتے ہو وَّعُیُوْنٍ ○ اور پانی کے چشمون کے سبب سے کہ پانی پینے کی ضرورتیں اور کھیتی کی سینچ اور سرسبزی اوسی سے پوری ہوتی ہے
اِنِّیْٓ اَخَافُ بیشک مین ڈرتا ہون عَلَیْكُمْ تمہارے اوپر کہ اگر تم شرک پر اڑے رہوگے عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ؕ بڑے دن کے
عذاب آنے کو کہ وہ غضب کی آندھی آنے کا دن ہے یا قیامت کا روز قَالُوْا کہا قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کے جواب مین کہ
سَوَآءٌ عَلَیْنَآ برابر ہے ہمپر اَوَعَظْتَ کیا نصیحت کرے تو ہمکو اَمْ لَمْ تَكُنْ یا نہو تو مِّنَ الْوٰعِظِیْنَ ○ نصیحت کرنے
والون مین سے یعنی ہم اپنا طریقہ نہ چھوڑینگے اِنْ هٰذَآ نہین ہے یہ کام جسپر ہم لوگ ہین بت پرستی سرکشی اونچے مکانات بنانا
اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ ○ مگر عادت ہمارے اگلے بزرگون کی وَمَا نَحْنُ اور نہین ہین ہم بِمُعَذَّبِیْنَ ○ عذاب کیے گئے ان
عادتون کے سبب سے فَكَذَّبُوْهُ پھر تکذیب کی اون لوگون نے ہود علیہ السلام کے رسول ہونے کی فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ تو ہلاک کردیا
ہمنے اونھین آندھی سے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک قوم عاد کی ہلاکت مین لَاٰیَةً ؕ نشانی ہے یہ بات بتانے والی کہ جھٹلانے والے آخر کو عذاب
مین مبتلا ہوتے ہین وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ اور نہ تھے اکثر لوگ قوم عاد کے مُّؤْمِنِیْنَ ○ ایمان والے اسواسطے کہ اوس قبیلہ
مین کے تھوڑے سے آدمی حضرت ہود کے ساتھ امن مین تھے باقی سب عذاب مین مبتلا ہوئے وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب
لَهُوَ الْعَزِیْزُ وہ وہی تو غالب ہے کہ کافرون پر عذاب کرنے مین باک نہین رکھتا الرَّحِیْمُ ○ مہربان کہ ایمان والون کو عذاب سے بچا لیا كَذَّبَتْ
جھٹلایا ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِیْنَ ○ قبیلہ ثمود نے خدا کے رسولون کو یعنی حضرت صالح اور اگلے انبیاء علیہم السلام کو اِذْ قَالَ لَهُمْ
یاد کر جب کہا اونکو اَخُوْهُمْ اونکے بھائی قرابتی صٰلِحٌ صالح بن عبید علیہ السلام نے کہ اَلَا تَتَّقُوْنَ ○ کیا نہین ڈرتے ہو خدا کے عذاب سے
کہ اوسکے ساتھ خدائی مین دوسرے کو شریک کرتے ہو اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ○ بیشک مین تمھاری طرف رسول ہون مشہور

امانت ادا کرنے والا یعنی سچائی میں فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرتے رہو اور بچتے رہو عذاب الٰہی سے وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اور کہا مانو میرا مرو نصیحت میں وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ
عَلَيْهِ اور نہیں مانگتا ہوں تم سے اوس نصیحت پر جو کرتا ہوں مِنْ اَجْرٍ کچھ مزد کہ تجھے دو اور جو پہ اوسکی تہمت ہو اِنْ اَجْرِيَ نہیں
میرا بدلا اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ مگر اوپر پروردگار عالم کا اَتُتْرَكُوْنَ کیا تم چھوڑ دیے جاؤگے یعنی تم نہ چھوٹو گے
فِيْ مَا هٰهُنَآ اوس چیز میں جسمین ہو یہاں یعنی دنیا کی جن نعمتوں میں ہو انہیں چھوڑ کر کے اٰمِنِيْنَ ۝ امن اور
سلامت فوت ہو جانے سے فِيْ جَنّٰتٍ باغوں میں وَّعُيُوْنٍ ۝ اور کنووں کی جگہ میں سو واسطے کہ قوم ثمود کے واسطے چشمے اور نہریں
نہیں تھیں وَّزُرُوْعٍ اور کھیتوں میں وَّنَخْلٍ اور خرمے کے باغوں میں کہ طَلْعُهَا شگوفے اور خوشے اوسکے درختوں کے هَضِيْمٌ ۝
نرم و نازک اور پاکیزہ ہین وَتَنْحِتُوْنَ اور تراشتے ہو اپنے رہنے کے واسطے مِنَ الْجِبَالِ پہاڑوں میں سے بُيُوْتًا گھر فٰرِهِيْنَ ۝
اوس حال میں کہ پتھر تراشنے سے واقف اور ماہر ہو فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرتے رہو خدا سے اور دراز امید نہ رکھا کرو وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اور
کہا مانو میرا احکام میں وَلَا تُطِيْعُوْٓا اور اطاعت نکرو اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ کافروں کے حکم کی کہ اونھوں نے اسراف کرکے اپنی جانوں پر
اسراف کیا الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وہ کافر جو فساد کرتے اور تباہی ڈالتے ہین زمین میں وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝
اور نہیں درستی کرتے اپنے کاموں کی ان کافروں سے وہ کافر مراد ہین جنھوں نے حضرت صالح کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا اور انکا قصہ
انشاء اللہ تعالیٰ سورۂ نمل میں مذکور ہوگا تو قَالُوْٓا قوم ثمود کے لوگوں نے حضرت صالح کے جواب میں کہا کہ اِنَّمَآ اَنْتَ نہیں ہے تو مگر
مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝ جادو کیے ہوؤں میں سے یعنی تجھپر بڑا جادو کیا ہے کہ تیری عقل گم ہوگئی مَآ اَنْتَ نہیں ہے تو اِلَّا بَشَرٌ
مِّثْلُنَا مگر آدمی ہمارے مثل صورت بشریت میں قوم نے حضرت صالح علیہ السلام کی صورت ہی پر نظر کی اور اونکی حقیقت سے ناواقف
رہکر یہ نہ جانا کہ صورت کے سوا انکے واسطے اور کوئی چیز بھی حاصل ہے نظم چند صورت بینی ای صورت پرست ؏ جان بے معنی ست کز صورت
پرست ؏ درگذر از صورت و معنی نگر ؏ زانکہ مقصود از صدف باشد گہر ؏ اور چونکہ قوم ثمود کی نگاہ صورت ہی کے ساتھ بندھی تھی او صالح
علیہ السلام کو اونھوں نے اپنی صورت پر دیکھا تو بہانہ کرنے کو کہا کہ تو تو ہماری ہی طرح آدمی ہے رسول ہونے کا دعوی کیوں کرتا ہے اور جبکہ
تو اپنے اس دعوے پر اصرار کرتا ہے فَاْتِ بِاٰيَةٍ تو لا کوئی نشانی خلاف عادت اِنْ كُنْتَ اگر ہے تو مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ سچوں
میں سے اپنے دعوے میں پس صالح علیہ السلام نے پوچھا کہ تم کیا نشانی مانگتے ہو اونھوں نے فرمایش کی کہ خاص اسی پتھر میں سے ایسی ہی
صورت کی اونٹنی نکال جب اونکا مدعا حاصل ہوگیا تو قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ کہا صالح علیہ السلام نے کہ یہ ہے اونٹنی جو تمنے مانگی تھا
لَّهَا شِرْبٌ خاص اوسکے واسطے ایک حصہ ہے پانی میں سے وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ اور تمہارے لیے ایک حصہ ہے
پانی میں سے دن جانے ہوئے کو یعنی ایک دن پانی اوسکا ہے ایک دن تمہارا اوسکی باری والے دن اوس سے مزاحمت نہ کرنا وَلَا تَمَسُّوْهَا
اور نہ چھونا اوسے بِسُوْٓءٍ برائی کے ساتھ یعنی اوسے مارنے اور مار ڈالنے کا ارادہ نہ کرنا اور اگر ایسا کروگے فَيَاْخُذَكُمْ تو پکڑیگا تمکو
عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ عذاب بڑے دن کا اوس دن کی بڑائی اوس عذاب کی بڑائی کے سبب سے ہے جو اوس دن ہوگا فَعَقَرُوْهَا
پھر کوچین کاٹ ڈالیں اوس اونٹنی کی فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ۝ تو ہوئے پشیمان بلا نازل ہونے کے قریب فَاَخَذَهُمُ

الْعَذَابُ ط پھر پکڑ لیا اونھین عذاب نے جسکا وعدہ تھا یعنی آواز سخت کے عذاب نے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک اوس عذاب مین جو قوم
ثمود پر نازل ہوا لَاٰيَةً ط البتہ نشانی اور دلیل ہے اس بات پر کہ مانگے ہوئے معجزے ظاہر ہونے کے بعد کفر پر باقی رہنا عذاب نازل ہونے کا
سبب ہے وَمَا كَانَ اور نہ تھے اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ اکثر قوم ثمود کے لوگ ایمان والے وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب
لَهُوَ الْعَزِيْزُ البتہ وہی غالب ہے کہ مغلوب ہوتا ہی نہین الرَّحِيْمُ ○ ع مہربان کہ جب تک کوئی قابل عذاب نہو تب تک عذاب
نہین کرتا كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ جھٹلایا قوم لوط یعنی موتفکات والون نے الْمُرْسَلِيْنَ ○ پیغمبرون کو جیسے حضرت
ابراہیم اور حضرت لوط علیہما السلام کو اِذْ قَالَ لَهُمْ یاد کر جب کہا اونکو اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اونکے بھائی لوط نے یہان بھائی
شفقت کی وجہ کا ہے کہ اَلَا تَتَّقُوْنَ ○ کیا نہین ڈرتے ہو گناہ کرنے مین خدا سے اِنِّيْ لَكُمْ بیشک مین تمہارے واسطے
رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ○ لا رسول سچا ہون نصیحت مین یعنی تمہارا خیرخواہ ہون فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرو تم اللہ تعالی سے میری نصیحت
چھوڑ دینے مین وَاَطِيْعُوْنِ ○ ج اور فرمانبرداری کرو میری نصیحت ماننے مین وَمَا اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ج
اور نہین مانگتا مین تمسے اوس نصیحت پر جو کرتا ہون کچھ بدلا کہ تمکو گران گذرے اِنْ اَجْرِيَ نہین ہے میرا ثواب اِلَّا عَلٰى رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ط مگر رب پر اہل عالم کے اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ کیا آتے ہو مردون پر مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ○ ایشون کے سوا
اُس سے غریب لوگ مراد ہین یعنی اونکے ساتھ مباشرت کرنے کی رغبت کرتے ہو وَتَذَرُوْنَ اور چھوڑتے ہو اور ہاتھ نہین لگاتے ہو
مَا خَلَقَ اوسکو جسے پیدا کیا ہے لَكُمْ رَبُّكُمْ تمہارے واسطے تمہارے رب نے مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ط تمہاری عورتون مین سے
بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم ہو قَوْمٌ عٰدُوْنَ ○ گروہ حد سے گذرے ہوئے کہ جورو مین موجود ہوتے ہوئے مردون سے مباشرت کرنے کی رغبت
رکھتے ہو قَالُوْا بولے قوم لوط کے لوگ اسکے جواب مین کہ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ اگر نہ باز آئیگا تو اے لوط ہمارے کام کو برا کہنے سے
اور ہمین منع کرنے سے لَتَكُوْنَنَّ تو البتہ ہو جائیگا مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ○ نکالے ہوؤن مین سے ہم لوگون مین سے اور موتفکہ کے
لوگ بہت برے حال سے لوگون کو اپنے شہرون سے نکالتے تھے قَالَ اِنِّيْ کہا لوط علیہ السلام نے کہ بیشک مین لِعَمَلِكُمْ تمہارے کام کے
واسطے مِّنَ الْقَالِيْنَ ط ○ دشمنون مین سے سخت دشمن ہون پھر قوم کی طرف سے منھ پھیر کر مناجات شروع کی اور کہا کہ رَبِّ
نَجِّنِيْ اے میرے رب نجات دے مجھے وَاَهْلِيْ اور میرے لوگون کو مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ○ برائی سے اوس کام کی جو وہ کرتے ہین فَنَجَّيْنٰهُ
تو نجات دی ہمنے اوسے وَاَهْلَهٗٓ اور اوسکے گھر والون کو اَجْمَعِيْنَ ○ سب کو حضرت لوط علیہ السلام کے گھر والے اونکی بی بی اور دو بیٹیان
اور دو داماد تھے سب نے رہائی پائی اِلَّا عَجُوْزًا مگر لوط علیہ السلام کی بوڑھی عورت نے کہ داخل تھی فِي الْغٰبِرِيْنَ ○ عب باقی رہجانے
والون مین جو مبتلاے عذاب ہوے لکھا ہے کہ وہ عورت لوط علیہ السلام کے ساتھ نہین نکلی اور بولی کہ مین اس بات پر راضی ہون کہ جو کچھ قوم پر
گذرے وہ مجپر بھی گذرے ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ○ پھر ہلاک کیا ہمنے اورون کو وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ اور برسایا ہمنے اونپر مَّطَرًا ج
مینھ پتھر کا یا گندھک اور آگ کا فَسَآءَ تو برا ہے مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ○ مینھ ڈرائے ہوؤن کا جو ایمان نہین لائے ہین اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ بیشک موتفکہ والون پر عذاب ہونے مین لَاٰيَةً ط البتہ نشانی ہے حکم نہ ماننے والون کے عذاب پر وَمَا كَانَ

أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ○ اور نہ تھے اکثر لوگ اس قوم کے ایمان لانے والے مروی ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام پر صرف دو بیٹیاں ایمان لائی تھیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ لوط علیہ السلام کے دو داماد بھی ایمان لائے تھے وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ اور بیشک تیرا رب البتہ وہی ہے غالب کہ کبھی عاجز نہیں ہوتا الرَّحِيمُ ○ مہربان ہے کہ ڈھیل دیتا ہے اور باوجود کفر کے قبول توبہ کرتا ہے كَذَّبَ

أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ○ جھٹلایا بن کے لوگوں نے پیغمبروں کو ایکہ ایک جنگل تھا مدین کے قریب اس جنگل میں بہت

اور درخت بہت تھے اور یہاں کے لوگ شعیب علیہ السلام کی امت تھے اللہ تعالیٰ نے ایک قوم مدین میں اور ایک قوم پر بھی شعیب علیہ السلام کو بھیجا

شعیب علیہ السلام کو جسطرح کہ مدین والوں پر پیغمبر کیا تھا ان لوگوں پر بھی پیغمبر کیا إِذْ قَالَ یاد کر جب کہا لَهُمْ شُعَيْبٌ اونسے شعیب

علیہ السلام نے کہ اے قوم أَلَا تَتَّقُونَ ○ کیا تم لوگ نہیں ڈرتے عذاب الٰہی سے کہ اوسکا شریک ٹھہراتے ہو إِنِّي لَكُمْ بیشک

میں تمہارے واسطے ہوں رَسُولٌ أَمِينٌ ○ امانتدار احکام کی رسالت کے پہنچانے میں فَاتَّقُوا اللَّهَ تو ڈرو کفر

اور جھٹلانے سے اور ڈرو خدا کے غضب سے وَأَطِيعُونِ ○ اور کہا مانو میرا وہ کام چھوڑ دینے میں جو منع ہیں وَمَا أَسْأَلُكُمْ

عَلَيْهِ اور نہیں چاہتا ہوں میں تم سے حکم پہنچانے پر مِنْ أَجْرٍ کچھ بدلا إِنْ أَجْرِيَ نہیں ہے میری جزا إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ

الْعَالَمِينَ ○ مگر رب پر اہل عالم کے أَوْفُوا الْكَيْلَ پورا پیمانہ دو وَلَا تَكُونُوا اور نہ ہو تم مِنَ الْمُخْسِرِينَ ○ کم کرنے

والے اور نقصان پہونچانے والوں میں سے جو لوگوں کے حق کو گھٹاتے ہیں وَزِنُوا اور تولو بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ○

سیدھی ترازو میں وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اور نہ کم دو لوگوں کو أَشْيَاءَهُمْ چیزیں اونکی اونکے حقوق میں سے وَلَا تَعْثَوْا

اور نہ پھرو فساد کرتے ہوئے فِي الْأَرْضِ زمین میں یعنی لوٹ مار رہزنی کر کے مُفْسِدِينَ ○ فساد کا قصد رکھتے ہوئے وَاتَّقُوا

الَّذِي اور ڈرتے رہو اوسکے عذاب سے جسنے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَكُمْ پیدا کیا تمکو وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ ○ اور اگلوں

گروہ کو قَالُوا بولے ایکہ کے لوگ إِنَّمَا أَنْتَ نہیں ہو تو مگر مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ○ جادو کیے ہوؤں میں سے یعنی اون لوگوں میں سے

جنپر جادو کیا گیا ہے یہانتک کہ اونکی عقل زائل ہو گئی یا اون پیدا کیے ہوؤں میں سے جنپر جادو کیا ہو یعنی اندر سے خالی ہیں اور کھانے پینے کے

محتاج ہیں وَمَا أَنْتَ اور نہیں ہے تو إِلَّا بَشَرٌ مگر آدمی مِثْلُنَا مثل ہمارے صفات بشریہ میں پھر کس چیز کے سبب سے

ہمپر بزرگی ظاہر کرتا ہے اور رسالت کا دعویٰ کہاں سے لایا وَإِنْ نَظُنُّكَ اور بیشک گمان کرتے ہیں ہم تجھکو لَمِنَ

الْكَاذِبِينَ ○ جھوٹوں میں سے کہ تو جھوٹا دعویٰ کرتا ہے فَأَسْقِطْ تو اوتار یعنی اپنے خدا سے کہہ کر پھینک دے

عَلَيْنَا كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ ہمپر ایک ٹکڑا آسمان سے کہ اوسمیں عذاب ہو إِنْ كُنْتَ مِنَ

الصَّادِقِينَ ○ اگر ہے تو سچوں میں سے اس بات میں کہ ہمپر عذاب ہوگا قَالَ کہا شعیب علیہ السلام نے کہ رَبِّي أَعْلَمُ

میرا رب خوب جانتا ہے بِمَا تَعْمَلُونَ ○ وہ چیز جو تم کرتے ہو سوست پیمانہ اور ترازو کم رکھنا اور حکم پہنچانا اور سب گناہ

اور عذاب کو اوسکے لایق ہوگا وہ تمپر نازل کریگا اگر مہلت چاہیگا تو ہوگا [illegible]

[illegible]

اور تکبر مین حد سے بڑھی تو حق تعالی نے سات دن رات اونپر سخت گرمی بھیجی یہانتک کہ اونکے گھر اور چشمون کا پانی ابل گیا
اور وہ اپنی جانین بچانے کو گھرون مین گھسے گرمی اور زیادہ ہوئی تو جنگل کی راہ پکڑی درختون کی چھانو مین گئے گرمی کے مارے پکے جاتے
تھے کہ ناگاہ سیاہ ابر ظاہر ہوا اور ٹھنڈی ہوا چلی ایک شخص اوس ابر کے نیچے گیا اوسنے لوگون کو آواز دی کہ آؤ اوس ابر کے سایہ مین آرام
لین پس وہ سب ابر کے نیچے جمع ہوئے تو آگ اوس سے نکلی اور سب کو جلا دیا اسی قصہ کا حق تعالی نے ذکر فرمایا ہے کہ فَكَذَّبُوهُ پس
جھٹلایا اونھون نے شعیب علیہ السلام کو فَأَخَذَهُمْ پکڑ لیا اونھین عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ط عذاب یوم الظلہ نے
ظلہ زبان عرب مین سائبان کو کہتے ہین اسواسطے کہ ابر سیاہ سائبان کی صورت اونکے سرون پر تھا اور ایسا ہی کہ جب اونکی گرمی حد کو پہونچی
تو حق تعالی نے ایک پہاڑ کو حکم فرمایا اور وہ اپنی جگہہ سے اوکھڑ کر سائبان کی طرح ہوا مین ٹھہرا اور اوسکے نیچے ٹھنڈا پانی پیدا ہو گیا پس
اون کافرون نے اوس پہاڑ کے نیچے پناہ لی وہ پہاڑ اونپر گر پڑا اور وہ دب کر ہلاک ہو گئے إِنَّهُ كَانَ بیشک تھا ظلہ کا عذاب تھا
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ○ عذاب بڑے دن کا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک اس عذاب مین کہ پانی والے ابر سے آگ برسی لَآيَةً ط
البتہ نشانی ہی منتقم حقیقی کے کمال قدرت پر وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ○ اور نہ تھے اکثر ایکہ کے لوگ ایمان والے یہان
اکثر سے وہ سب مراد ہین اسواسطے کہ کسی روایت مین یہ نہین کہ ایکہ کے لوگون مین سے کوئی شعیب علیہ السلام پر ایمان لایا ہو بخلاف
مدین کے لوگون کے کہ اونمین سے ایک گروہ ایمان لایا تھا وَإِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِيزُ البتہ وہی انبیا علیہم السلام کو غالب
کرنے والا اونکے دشمنون پر الرَّحِيمُ ○ مہربان انبیا پر اور اونکی متابعت کرنے والون پر اور یہ سات پیغمبرون کے قصون مین اجمالی
قصہ ہی کہ جناب سلطان الانبیا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کی تسلی کے واسطے مختصر طور پر اس سورہ مین مذکور ہوئے
اور کفار قریش کے واسطے ان قصون مین دھمکی بھی ہی تاکہ اونھین معلوم ہو جاوے کہ جس امت نے کسی پیغمبر کی تکذیب کی اوسپر عذاب نازل ہوا اور
اونپر بھی حضرت پیغمبر صلوات اللہ علیہ وآلہ کی تکذیب کے سبب عذاب ہوگا وَإِنَّهُ اور بیشک قرآن لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ ط
اوتارا ہوا اہل عالم کے رب کا ہی نَزَلَ بِهِ اوترا ہی قرآن ساتھ الرُّوحُ الْأَمِينُ ○ لا جبرئیل علیہ السلام عَلَىٰ قَلْبِكَ تیرے دل پر
اور یا رسول اللہ تمنے اوسے قرآن لیلیا تو تمہارا دل ظرف اوسکا رہتا ہی اور یہ ایسا ہی کہ گویا تمہارے دل پر اوتارا اور ابوبکر نے نَزَّلَ بِهِ الرُّوحَ
الْأَمِينَ پڑھا ہی زے کو تشدید اور زبر سے اور نون کو زبر یعنی اوتارا خدا نے قرآن سمیت جبرئیل علیہ السلام کو تیرے دل پر یعنی جبرئیل نے تمکو یا رسول اللہ
سکھایا اور تمنے اوسے سیکھ لیا اور اپنے دل مین یاد رکھا لِتَكُونَ تاکہ ہو تو مِنَ الْمُنذِرِينَ ○ لا ڈرانے والون مین سے خلق کو
بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ○ ط ساتھ عربی زبان کھلی ہوئی کے اور زبان عرب مین ڈرانے والے شعیب اور ہود اور صالح اور اسمعیل
علیہم السلام بھی تھے وَإِنَّهُ اور یقینی قرآن کا ذکر یا صفت سلطان الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کی نعت لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ○
اگلون کی کتابون مین تھی بعضی تفسیرون مین ہی کہ عرب کے مشرک اپنے بعض مشکل کامون مین بنی اسرائیل کے علما کی طرف رجوع
کرتے تھے اور علما جوابات اوس باب مین اونسے کہتے وہ اوسے قبول کرکے دلیل چلتے تو حق تعالی نے فرمایا کہ أَوَلَمْ يَكُن
لَّهُمْ کیا نہین ہی قریش کے مشرکون کو آيَةً نشانی قرآن کی صحت یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر أَن يَعْلَمَهُ

پہر کی ولایت ہین قرآن کی اور اوسکی صفت کے ساتھ پیغمبر آخر زمان صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکی نبوت کی سات عُلَمٰٓؤُا بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ ○ علماء بنی اسرائیل کے
جیسے ہین اگلی کتابون میں جو چہپی ہین اور کسی چیز پر عالم کی گواہی کر سکتے اوسے بہتر اقرار نہین ہے اور وہ چیز تحقیق ہوجاتی ہے وَلَوْ نَزَّلْنٰہُ اور اگر
ہم اوتارتے قرآن کو عَلٰی بَعْضِ الْاَعْجَمِیْنَ ○ اوپر بعضے اون لوگون کے جو عجمی ہین یعنی عرب نہین ہین کسی زبان مین فَقَرَاَہٗ پس پڑھتے وہ عجمی لوگ
قرآن کو عَلَیْہِمْ اوپر اونکے یعنی عربون کے اور یہ اعجاز قرآنی زیادہ ہوتا یہ دلیل ہوتی کہ عجمی آدمی اس کلام عربی کو پڑھے جو نہایت فصاحت و بلاغت
ساتھ ہو تو مَا کَانُوْا بِہٖ نہ ہوتے وہ اوس پڑہے ہوئے قرآن پر مُؤْمِنِیْنَ ○ ایمان لانے والے اسواسطے کہ کہتے کہ عرب کو عجم کی مناسبت
جا رہی یا اگر قرآن کو مرد عجمی پر زبان عجمی مین ہم اوتارتے تو بہت کہ کافر اوسکا ایمان نہ لاتے کہ ہم نہین سمجھتے ہین اور اسکے معنی ہماری عقل مین نہین آتے
کَذٰلِکَ اسی طرح سَلَکْنٰہُ لاتے ہین ہم انکار اور دشمنی فِیْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَ ○ بیچ دلون مشرکین مکہ کے لَا یُؤْمِنُوْنَ
بِہٖ نہین ایمان لاتے قرآن کا حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ○ جب تک دیکھین عذاب دکھ دینے والا دنیا مین جیسا کہ اگلی امتون نے
دیکھا یا قیامت مین فَیَاْتِیَہُمْ پہر آجاوے وہ عذاب اونپر بَغْتَۃً اچانک وَّہُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ نہ جانین اوسکے آنے کا
وقت فَیَقُوْلُوْا پہر کہین کہ ہَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ○ کیا ہین ہم ڈہیل دیے ہوے یعنی کیا ہمین مہلت دینگے کہ ہم ایمان لائین
اور تصدیق کرین اَفَبِعَذَابِنَا کیا ہمارے عذاب کی یَسْتَعْجِلُوْنَ ○ جلدی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً اور
فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا اور حال یہ ہے کہ عذاب دیکھکر مہلت مانگتے ہین اَفَرَءَیْتَ کیا دیکھا اور جانا تونے کہ اِنْ مَّتَّعْنٰہُمْ جو فایدہ دین
اونہین سِنِیْنَ ○ برسون اور اور زندگی عطا کرین ثُمَّ جَآءَہُمْ پہر آوے اونپر مَّا کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ○ وہ چیز
جسکا وعدہ دیے گئے تھے یعنی عذاب مَآ اَغْنٰی عَنْہُمْ دفع کریگا اونسے عذاب اور کو مَّا کَانُوْا یُمَتَّعُوْنَ ○ وہ چیز
جسکے سبب سے فائدہ دیے گئے تھے یعنی دنیا کا فائدہ اور نعمت اونپر سے عذاب کو دفع کریگی کشاف مین ہے کہ میمون بن مہران کو شیخ
حسن بصری رحمہ اللہ تعالی سے ملاقات کی آرزو ہوئی ایک دن اونہین کعبہ شریف کا طواف کرتے پایا اور عرض کی مجھے کچھ نصیحت کیجیے
شیخ ممدوح نے یہ آیت پڑھدی کہ مَآ اَغْنٰی عَنْہُمْ مَّا کَانُوْا یُمَتَّعُوْنَ میمون نے کہا کہ آپنے نصیحت کی اور بات پوری کردی نظم جہان
بیوفائیست مردم فریب ۞ کہ از دل رباید قرار و شکیب ۞ تو گر با جہانش نگردی اسیر ۞ بیفتی بپے مالش از زیر چیر ۞ کہ آید گہہ گزند از اجل
براہ ۞ نہ مالت کند دستگیری نہ جاہ ۞ وَمَآ اَہْلَکْنَا اور ہلاک نہین کیا ہمنے مِنْ قَرْیَۃٍ کسی گانون کے لوگون کو
اِلَّا لَہَا مگر وہان کے لوگون کے واسطے مُنْذِرُوْنَ ○ ڈرانے والے تھے ذِکْرٰی نصیحت کرنے کو یعنی پہلے ہمنے
پیغمبر بھیجے وہ اون گانون والون کو حق کی طرف بلاتے تھے اور عذاب سے ڈراتے جب اون لوگون نے پیغمبرون کی تصدیق
نہ کی اور عداوت و انکار مین زیادتی کی تو عذاب کے مستحق ہوگئے وَمَا کُنَّا اور نہین ہین ہم ظٰلِمِیْنَ ○
ظالم کہ ڈرانے سے پہلے ہلاک کرین موضح مین لکھا ہے کہ قریش کہتے تھے وکی نام شیطان محمد کے پاس آتا ہے اور اونکے سامنے
قرآن پڑھتا ہے تو حق تعالی نے اونکی بات جھوٹی کرکے فرمایا کہ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِہِ الشَّیٰطِیْنُ ○ اور نہین اوتار لائے
قرآن سمیت شیطان وَمَا یَنْۢبَغِیْ اور نہ چاہیے اور روا نہین لَہُمْ اونکے واسطے اوتارنا قرآن کا وَمَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اور نہ

[illegible] اور وہ اونہیں [illegible] اسواسطے کہ آگ کی [illegible] فرشتے شہابوں [illegible] انہم عن السمع لمعزولون
[illegible] سننے سے فرشتوں کی [illegible] ○ [illegible] فلا تدع
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] ہر ایک کو [illegible]
[illegible] مع اللہ الٰہا آخر [illegible] فتکون من المعذبین ○ عذاب کیے
گئے لوگوں میں سے وانذر اور ڈرا یہ خطاب خاص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ڈرا عذاب الٰہی سے عشیرتک
الاقربین ○ اپنے عزیزوں کو جو بہت قرابت رکھتے ہیں یہ آیت نازل ہوئے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہ صفا پر
چڑھکر اونمیں سے ایک ایک کو پکارا جب سب جمع ہوئے تو آپنے فرمایا کہ اگر میں کہوں کہ اس پہاڑ کے نیچے سواروں کا گروہ ہے تو تم میری
بات مانوگے سب بولے کہ ہاں مانینگے آپنے فرمایا کہ میں ڈرانے والا ہوں تمکو عذاب سخت سے کہ درپیش ہے لوگ یہ بات سنتے ہی بدلکر
متفرق ہوگئے اور ابولہب آپکو ایذا دینے پر مستعد ہوگیا واخفض اور پست جناحک بازو اپنے یعنی مہربانی اور بزرگی کر
لمن اتبعک من المؤمنین ○ اس شخص پر کہ جسنے تیری پیروی کی ہے ایمان والوں میں سے فان عصوک
پس اگر نافرمانی کریں تیرے رشتہ دار اور تیری متابعت نکریں فقل انی بریٓء تو کہدے کہ بیشک میں بری ہوں مما
تعملون ○ اوس سے جو تم کرتے ہو اور اون تمہارے کاموں پر مجھسے مواخذہ نکرینگے وتوکل اور بھروسا کر اپنے کاموں میں
علی العزیز خدا غالب پر جو قادر ہے دشمنوں کو ہلاک اور مقہور کرنے پر الرحیم ○ خدا مہربان پر جو قدرت رکھتا ہے دوستوں کی
مدد پر الذی یرٰیک وہ جو دیکھتا ہے تجھے حین تقوم ○ اوس وقت جبکہ کھڑا ہوتا ہے نماز تہجد کو اور تنہا ادا کرتا ہے تو اے رسول اللہ
وتقلبک اور دیکھتا ہے پھرنا تیرا یعنی تصرف کرنا فی السٰجدین ○ درمیان نماز پڑھنے والوں کے کھڑے ہوتے اور سجدوں
بیٹھنے میں جسوقت تم اونکی امامت کرتے ہو انہ بیشک خدا ھو السمیع وہ تو ہی سنتا تمہاری بات العلیم ○ جانتا ہے
تمہاری نیت ھل انبئکم کیا خبر دوں میں تمکو خبر دینا علیٰ من کس پر لوگوں میں سے تنزل الشیٰطین ○
اوترتے ہیں شیطان اس سے قبل حق تعالیٰ بیان فرماچکا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شیطانوں کا اوترنا روا نہیں اسواسطے کہ باہم
مناسبت نہیں ہے اور یہاں فرماتا ہے کہ تنزل اوترتے ہیں شیطان علیٰ کل افاک ہر جھوٹے اثیم ○ گنہگار پر
جیسے کاہن کہ وہ یلقون السمع کان لگائے رہتے ہیں شیطانوں کی بات پر اور جھوٹی خبریں اونسے دریافت کرلیتے ہیں
واکثرھم کٰذبون ○ اور اکثر اونمیں سے جھوٹے ہیں انوار میں فرمایا ہے کہ بعضے مفسروں نے اکثر سے کل مراد لیا ہے یعنی وہ سب
سب جھوٹے ہیں والشعراء اور شاعر لوگ جو مشرک ہیں جیسے ابن زبعری اور ہبیرہ اور مسافع اور امیہ ثقفی یتبعہم
الغاون ○ پیروی کرتے ہیں اونکی احمق لوگ عرب کے یعنی اونکے شاگرد اور راوی ہیں تفسیر معالم التنزیل میں [illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ سے
منقول ہے کہ وہ شاعروں نے حضرت رسالت پناہ علیہ السلام کے باب میں اور اسلام کی مذمت میں ہجو کہے اور منکروں نے یاد کر لیے
اور پڑھا کرتے تھے یہ آیت اونکی شان میں نازل ہوئی الم تر انہم کیا نہیں دیکھتا ہے کہ وہ لوگ فی کل واد ہر وادی میں

کلام کے مضمون میں ہر جنگل میں يَهِيْمُوْنَ ۝ سرگردان ہوتے ہیں یعنی ہر قسم کے مضمون میں شعر کہتے ہیں کبھی کسی کی مدح اور کبھی ذم بیجا
کرنا ... تعریف اور مذمت میں زیادتی کرنا ایسی باتیں کہ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اور یہ کہ وہ لوگ کہتے ہیں اونکو کہتے ہیں
وہ بات مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ۝ جو نہیں کرتے یعنی بغیر گناہ کیے ہوئے اپنے اوپر گناہ کی گواہی دیتے ہیں جو کام کیا نہیں کہتے اور سے
ظلم کرتے ہیں اگر کوئی اہل جاہلیت کے اشعار ڈھونڈھے تو ایسی بہتیری باتیں اوس سے معلوم ہو جائیں تفسیر مراغی میں لکھا ہے کہ یہ آیت نازل
ہونے کے بعد حضرت حسّان بن رواحہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے شاعروں کا ایک گروہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حق تعالی جانتا ہے کہ ہم شاعر ہیں اور ابن رواحہ نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ میں اسی صفت پر مر جاؤں تو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جہاد کرتا ہے اپنی شمشیر سے اور تم لوگ اپنی زبان سے کافروں کی شان میں جو شعر کہتے ہو وہ تیر اور نیزے سے
زیادہ اونپر سخت ہیں اور یہ آیت نازل ہوئی کہ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا جن شاعروں کے تابع احمق لوگ ہیں ہر وادی میں سرگردان پھرتے ہیں
مگر وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور جنھوں نے کام کیے نیک یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کی اور کافروں کی ہجو اور
مذمت میں مشغول ہوئے وَذَكَرُوا اللّٰهَ اور جنھوں نے یاد کیا اللہ کو اشعار میں كَثِيْرًا بہت یعنی مسلمان شاعروں کے اکثر اشعار
توحید اور تمجید میں ہیں اور عبادت کی رغبت دلانے میں اور غفلت سے ہوشیار کرنے میں وَّانْتَصَرُوْا اور بدلا لیا مشرکوں سے مِنْۢ بَعْدِ
مَا ظُلِمُوْا ط بعد اسکے کہ ظلم کیے گئے تھے ہجو کے سبب سے یعنی اونکی ہجو اونھی کی طرف پھیر دی اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت
حسّان سے فرمایا ہے کہ اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ یعنی ہجو کر مشرکوں کی پس بیشک جبریل تیرے ساتھ ہیں حضرت حقائق پناہی قدس سرہ نے
پہلے دیوان کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ ہر چند حق تعالی نے آیہ کریمہ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ میں شاعروں کو دریائے شعر کے بیراک میں جمع کر لیا ہے
اور دام استغراق کی کمند اونکی گردنوں میں ڈالدی ہے کبھی اونھیں حماقت کے دریائے بے نہایت میں ڈالتا ہے اور کبھی اونھیں حیرت اور
گمراہی کے جنگل میں پیاسا سرگردان کرتا ہے مگر اکثر اونمیں سے نیک کام کرنے کے سبب اور سچا ایمان رکھنے کے باعث سے اِلَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کی ڈونگی میں امن اور آرام سے بیٹھے ہیں اور وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا کے بادبان کے واسطے سے خلاص کے ساحل اور
نجات کے کنارے پہونچ گئے بڑے فاضلوں میں سے ایک نے کہا ہے کہ بیت شاعرانے را کہ غاوی خواند در قرآن خدائے ہست
از ایشان ہم بقرآن ظاہر استغنائے شان ۞ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اور قریب ہے کہ جانینگے وہ لوگ جنھوں نے ظلم
کیا ہے کفر اور افترا کر کے یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف شاعری کی نسبت کرنے سے کہ موت کے بعد اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۝ ع
کس مکان کی طرف پھیرے جائینگے مراد یہ ہے کہ اونکا مکان آتش دوزخ میں ہوگا واللہ اعلم بالصواب

سورۃ النمل مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	وھی ثلث وتسعون آیۃ
سورہ نمل مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ ترانوے آیتیں ہیں

طٰسٓ لباب التفسیر میں اخفش سے منقول ہے کہ حروف مقطعہ ابتدائے کلام اور انتہائے کلام کے واسطے ہیں تو یہ حروف

شروع اور ختم کلام پر دلالت کرتے ہیں جیسے بیان طٰسٓ سورۂ شعرا کے آخر میں اور سورۂ نمل کا شروع ہے اور طا اشارہ ہے طہارت قدس الٰہی
کی طرف اور سین سناء کے حرف ناقصنا ہی کی جانب بارہ چلنے والوں کی طلب کی طرف یا ماسوی اللہ سے امن کے دلوں کی سلامتی کی
جانب تِلْكَ یہ سورہ اٰیٰتُ الْقُرْاٰنِ آیتیں ہیں قرآن کی وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ اور آیتیں ہیں ایسی کتاب کی جو حلال
حرام کے احکام ظاہر کرنے والی ہے قرآن پر کتاب کا عطف ایک وصف کا عطف دوسرے پر ہے قرآن اس جہت سے کہا کہ اوسے
پڑھتے ہیں اور کتاب اسوجہ سے کہ اوسے لکھتے ہیں هُدًى یہ کتاب راہ دکھانے والی ہے وَّبُشْرٰى اور خوشخبری دینے والی ہے
لِلْمُؤْمِنِيْنَ ایمان والوں کے واسطے الَّذِيْنَ وہ لوگ جو يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ قائم رکھتے ہیں نماز اوسکی حدوں کو اور رکنوں کے
ساتھ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ اور دیتے ہیں زکوۃ اپنے مالوں کی مستحقوں کو وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ اور حال یہ ہے کہ وہ لوگ آخرت کا
هُمْ يُوْقِنُوْنَ وہ تو یقین رکھتے ہیں ضمیر کا مکرر لانا اشارہ اس طرف ہے کہ آخرت کی تصدیق اونھی کے ساتھ خاص ہے اِنَّ الَّذِيْنَ
بیشک جو لوگ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ نہیں ایمان لائے آخرت کا زَيَّنَّا لَهُمْ زینت دیدی ہے ہمنے اونکے واسطے
اَعْمَالَهُمْ اونکے برے کاموں کو یعنی اونکی طبیعت کا مرغوب اور اونکے نفس کا محبوب کردیا ہے صاحب فوائد نے لکھا ہے کہ اونہیں
امیدوں اور خواہشوں کو ملادیا ہے کہ برے کام اونھیں اچھے نظر آتے ہیں فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ تو وہ سرگردان ہوتے ہیں اپنی
گمراہی میں اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ وہ لوگ ہیں کہ اونکے واسطے ہے سُوْٓءُ الْعَذَابِ برائی عذاب کی دنیا میں جیسے
قتل اور قید ہونا جنگ بدر کے دن وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اور وہ لوگ آخرت میں هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وہی بڑا نقصان
اوٹھانے والے ہیں ثواب فوت ہونے اور مستحق عذاب ہوجانے کے سبب وَاِنَّكَ اور بیشک تو لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ سکھایا
جاتا ہے قرآن یعنی یا رسول اللہ تم قرآن حاصل کرلیتے ہو جبریل کے سکھانے سے کہ وہ تمہارے پاس آتے ہیں مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ
پاس سے اوس خداوند کے جسکے کام راست اور درست ہیں عَلِيْمٍ اور جو جاننے والا ہے اِذْ قَالَ یاد کر جب کہا مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ
موسیٰ بن عمران نے اپنے لوگوں سے جو اونکے ساتھ تھے اوسوقت جب وہ مدین سے مصر کی طرف متوجہ ہوئے اور راہ بھول گئے تھے
اور اونکی بی بی کو درد زہ ہوا اور جاڑے نے شدت کی تھی کہ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ بیشک میں نے دیکھی ہے نَارًا آگ جلتی ہوئی
سَاٰتِيْكُمْ جلد لاتا ہوں مِّنْهَا بِخَبَرٍ اوس آگ سے کچھ خبر یعنی جو کوئی اوس آگ کے قریب ہو اوس سے راہ کی خبر پوچھوں اَوْ
اٰتِيْكُمْ یا لاؤں تمہارے واسطے بِشِهَابٍ قَبَسٍ شعلہ آگ کا لیکر لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ شاید تم گرم ہوجاؤ اوس
آگ کے سبب فَلَمَّا جَآءَهَا پھر جب آئے موسیٰ علیہ السلام اوس آگ کے پاس تو ایک روشنی دیکھی بے گرمی کی سبز درخت میں
اور بعضوں نے کہا ہے کہ اور آگوں کی طرح اوس آگ میں گرمی تھی بہر تقدیر جب موسیٰ علیہ السلام وہاں پہونچے تو نُوْدِيَ ندا کی گئی اَنْۢ
بُوْرِكَ یہ کہ برکت دیا گیا ہے مَنْ فِي النَّارِ وہ شخص جو آگ کے مقام پر ہے یعنی بقعہ مبارک میں ہے اور آگ کی تلاش میں ہے
یعنی موسیٰ علیہ السلام وَمَنْ حَوْلَهَا اور جو کوئی گرداگرد آگ کے ہے یعنی فرشتے وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ اور کہا پاک ہے خدا
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پروردگار اہل عالم کا تشبیہ سے لکھا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ ندا سنی تو کہا کہ کون

ندا کرتا ہی پھر ندا آئی کہ یٰمُوْسٰٓی اِنَّهٗٓ ای موسی ندا کرنے والا اَنَا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۙ مین ہون خدا غالب حکم کرنے والا
مضبوطی کے ساتھ وَ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ اور ڈالدے اپنا عصا موسیٰ علیہ السلام نے عصا ڈالدیا فوراً سانپ ہوکر چلنے لگا
فَلَمَّا رَاٰهَا پھر جب دیکھا موسیٰ علیہ السلام نے عصے کو کہ تَهْتَزُّ حرکت کرتا ہی اضطراب کے ساتھ اور ہر طرف جاتا ہی كَاَنَّهَا
جَآنٌّ گویا کہ سانپ ہی باریک تیز چلنے والا پہلے تو چھوٹا سا سانپ ہوتا تھا پھر آخر کو اژدہا ہوجاتا تھا اور امام ابواللیث رحمہ اللہ تعالےٰ نے
کی تفسیر مین لکھا ہی کہ وادی مقدس مین چھوٹا اور پتلا سا سانپ تھا اور فرعون کے سامنے اژدہا بنگیا بہرحال جب حضرت موسیٰ علیہ السلام
یہ کیفیت دیکھی وَّلّٰى مُدْبِرًا منھ پھیر بھاگتے ہوئے اوسکے خوف سے وَّ لَمْ یُعَقِّبْ ؕ اور نہ پھرے تو دوبارہ ندا ہوئی کہ یٰمُوْسٰى
لَا تَخَفْ ۫ ای موسی نہ ڈر میرے سوا اور کسی سے اِنِّیْ لَا یَخَافُ بیشک مین ہون کہ نہ ڈرین لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۗۖ قریب میرے
پاس رسول یعنی اونکے واسطے میرے پاس برا انجام نہین ہی کہ اوس سے ڈرین اور ڈرنا چاہیے ظالمون کو اِلَّا مَنْ ظَلَمَ مگر جو کوئی
ظلم کرے ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا پھر بدل دے اور کرے نیکی بَعْدَ سُوْٓءٍ برائی کے بعد یعنی توبہ کرے گناہ کے بعد فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ
تو بیشک مین بخشنے والا ہون توبہ کرنے والون کو رَّحِیْمٌ ۝ مہربان ہون اونپر وَ اَدْخِلْ یَدَكَ اور ڈال اپنا ہاتھ فِیْ جَیْبِكَ
اپنے کرتے کے گریبان مین حضرت موسی علیہ السلام کے کرتے مین آستین نہ تھی تو حکم ہوا کہ ہاتھ گریبان مین ڈالو تَخْرُجْ تاکہ نکلے بَیْضَآءَ سفید
چمکتا ہوا نورانی مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ۫ بغیر بیماری کے یعنی ہاتھ کی سفیدی برص کی بیماری کے سبب سے نہوگی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے گریبان مین
ہاتھ ڈالا اور چمکتا ہوا نورانی نکالا تو ندا ہوئی کہ دونون نشانیان ظاہر کر فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ نو نشانیون مین جو تمھارے معجزے ہین اور جا
رسول ہوکر اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ قَوْمِهٖ ؕ فرعون اور اوسکے گروہ کی طرف اِنَّهُمْ كَانُوْا بیشک وہ ہین قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ۝
گروہ نافرمان فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ پھر جب آئین فرعون اور اوسکی قوم کے پاس اٰیٰتُنَا ہماری قدرت کی نشانیان اور موسیٰ علیہ السلام
کی رسالت کی دلیلین مُبْصِرَةً کھلی ہوئی صاف تو قَالُوْا بولے فرعون والے کہ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ یہ جادو ہی کھلا ہوا یعنی
سب جانتے ہین کہ یہ جادو ہی وَ جَحَدُوْا بِهَا اور منکر ہوگئے اون معجزون سے وَ اسْتَیْقَنَتْهَاۤ اور بیگمان تھے اوس سے
اَنْفُسُهُمْ اونکے دل یعنی یقینی جانتے تھے کہ یہ نشانیان خدا کے پاس سے ہین جادو نہین ہین اور انکار کرتے تھے ظُلْمًا
ظلم کی راہ سے وَّ عُلُوًّا ؕ اور بڑائی اور تکبر کی روسے فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ پس دیکھ کیسا تھا عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ ع
انجام کار مفسدون کا کہ دنیا مین پانی کے اندر ڈوبے اور عقبی مین آگ کے اندر جلینگے بیت ہمہ حالت مفسدان ناخوش ست
سرانجام اہل فساد آتش ست ۞ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا اور بیشک ہمنے دیا دَاوٗدَ داؤد بن ایشا وَ سُلَیْمٰنَ اور سلیمان بن داؤد کو
عِلْمًا ۚ علم شریعت کے احکام کا ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ علم کیمیا کا وَ قَالَا اور کہا اون دونون نے علم حاصل کرنے کے بعد
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سب حمد وثنا اوس خدا کے واسطے ہی جسنے علم کے سبب سے فَضَّلَنَا فضیلت دی ہمکو عَلٰى كَثِیْرٍ مِّنْ
عِبَادِهِ بہتون پر اپنے بندون مین سے جو الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ ایمان لائے ہین وَ وَرِثَ اور میراث لی سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ
سلیمان نے داؤد علیہ السلام سے نبوت یا علم اور بعضون نے کہا ہی کہ ملک اس سبب سے کہ داؤد علیہ السلام کے قائم مقام ہوئے اور

اور حیات قائم تھا ... ہوا ... بیٹے تھے ... کو سلطنت کا دعوی تھا حق تعالی نے ایک نامہ مہر کیا ہوا آسمان سے بھیجا ... سوال ... پوچھے ہیں جو کوئی ان سوالون کا جواب دے وہی ... سلطنت کے لائق ہے ... داؤد علیہ السلام نے بیٹون کو جمع کیا ... اور علما کو بلا کر سوالات اپنے بیٹون کے سامنے پیش کیے کہ بتاؤ سب سے زیادہ نزدیک کیا چیز ہی اور سب سے دور کیا ہی اور کس چیز کے ساتھ سب سے زیادہ انس و محبت ہوتی ہی اور کس چیز سے نفرت اور وحشت ہوتی ہی ... اور ... دشمن ... اور کون کام ہی جسکا انجام بہتر ہی اور کس کام کا انجام برا ہی پس ... داؤد علیہ السلام کے اور بیٹے ... عاجز ہوئے لیکن سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اجازت ہو تو مین جواب دون داؤد علیہ السلام نے اجازت دی تو سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی کے ساتھ سب چیزون سے زیادہ نزدیک موت ہی اور سب سے زیادہ دور وہ چیز ہی جو دنیا مین سے گذر گئی ہی اور انس و محبت جسکے ساتھ ... ہی وہ انسان کا جسم ہی روح ... اور سب سے نفرت جسم سے روح کے ساتھ ہوتی ہی اور دو قائم زمین آسمان ہین اور دو ... اور دو دشمن موت اور زندگی ہی اور جس کام کا انجام بہتر ہی وہ بردباری ہی غصہ کے وقت اور جس کام کا انجام برا ہی وہ تیزی ہی غصہ کی حالت مین اور چونکہ سوالات کے جواب ... ہوئی کتاب کے موافق تھے تو بنی اسرائیل نے بڑے بڑے علما اور ... حضرت سلیمان علیہ السلام کے فضل و کمال کا اقرار کیا اور حضرت داؤد علیہ السلام نے سلطنت اونھین سپرد کی اور دوسرے ہی دن ... وفات فرمائی اور سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے وَقَالَ اور کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو عُلِّمْنَا سکھائی گئی ہم کو مَنْطِقَ الطَّيْرِ بولی چڑیون کی چڑیون کے ہر گروہ کی ایک آواز ہی کہ اوسی قسم کی چڑیان اوس آواز کے معنی اور غرضین سمجھ لیتی ہین اور جو سلیمان علیہ السلام کو سکھایا وہ یہی تھا جو چڑیان آپس مین سمجھتی ہین لکھا ہی کہ ایک دن سلیمان علیہ السلام نے ایک بلبل دیکھا شاخ پر بیٹھا ہوا سر اور دم ہلاتا تھا اور بولتا تھا حضرت سلیمان نے اپنے یارون سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ یہ بلبل کیا کہتا ہی وہ بولے کہ خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا ہی حضرت سلیمان نے فرمایا کہ یہ کہتا ہی کہ مین نے آج آدھا خرما کھایا ہی خاک پڑے دنیا پر اور فاختہ نے آواز کی فرمایا کہ یہ کہتی ہی کہ کاشکے یہ خلائق پیدا نہوتی اور حضرت سلیمان علیہ السلام سے یہ بھی منقول ہی کہ گھر مین پالا ہوا کبوتر کہتا ہی کہ جنو مرنے کے واسطے اور بناؤ گرنے کے لیے اور سور کہتا ہی جو کچھ کروگے اوسکا بدلا پاؤگے اور ہدہد کہتا ہی کہ جو دوسرے پر رحم نہین کرتا خدا اوس پر رحم نہین کرتا اور ابابیل کہتی ہی کہ نیکی پہلے سے بھیجو کہ خدا کے پاس پاؤ اور کبوتر کہتا ہی کہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى مِلْءَ سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ اور سنگ خوار کہتا ہی کہ جو چپ ہیگا سلامت رہیگا اور طوطی کہتی ہی کہ افسوس اوس پر جسے دنیا مطلوب اور مقصود ہو اور باز کہتا ہی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ اور لٹورا کہتا ہی کہ توبہ اور استغفار کرو اے گنہگارو اور زغن کہتی ہی كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ اور ہزار داستان کہتا ہی سُبْحَانَ الْخَلَّاقِ الدَّائِمِ اور کوا لعنت کرتا ہی دہ یک لینے والے پر اور وسیط مین ہی اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ مرغ اپنی بانگ مین کیا کہتا ہی فرمایا کہ کہتا ہی اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَا غَافِلُونَ اور وسیط ہی مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ چکاوک اپنی آواز مین کہتا ہی کہ بار خدایا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے آل و اصحاب کے دشمنون پر لعنت کر اور شارو کہتا ہی کہ بار خدایا تجھ سے قوت اور رزق چاہتا ہون یا رزاق اور تیتر کہتی ہی الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ غرضکہ پرندون کی زبان پہچاننا

پرندون

حضرت سلیمان علیہ السلام کا معجزہ ہی اسی سبب سے فرمایا کہ منطق الطیر خدا نے مجھے سکھائی وَاُوْتِيْنَا اور دیا گیا ہون یعنی مجھے عطا کیا ہی
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ط ہر چیز مین سے جسکی مجکو حاجت تھی اِنَّ هٰذَا بیشک یہ عطا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ○ البتہ وہ تو
فضل ہی کھلا ہوا کہ کسی پر پوشیدہ نہین لکھا ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ایسا تھا کہ بادشاہون مین سے کسی کا نتھا اور موضح میں ہی
کہ تخت کے داہنی طرف دو لاکھ کرسیان تھین بڑے آدمیون کے واسطے اور بائین طرف دو لاکھ کرسیان شرفا جن کے واسطے اور حضرت
سلیمان کے داہنی طرف پینتیس ۳۵ منبر رکھتے تھے اور عالم آدمی اوسپر بیٹھتے تھے اور بائین طرف بھی اتنے ہی منبر ہوتے تھے اور عالم جن اوسپر
بیٹھتے تھے اور چڑیان حضرت سلیمان کے سر پر سے پر ملائے رہتی تھین اور علما کلام حق کہتے تھے اور جن اور آدمی کرسیون پر سنا کرتے
تھے اور سلیمان علیہ السلام تخت پر ہوتے تھے وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ اور جمع کر دیے گئے سلیمان علیہ السلام کے واسطے جُنُوْدُهٗ
لشکر اونکے مِنَ الْجِنِّ جنون سے وَالْاِنْسِ اور آدمیون سے وَالطَّيْرِ اور چڑیون سے فَهُمْ تو وہ لشکر يُوْزَعُوْنَ ○
چلائے جاتے تھے سیر کے وقت یا روک رکھے جاتے تھے تا کہ باہم ملجائین امام راغب نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ باوصف اسکے کہ شمار مین
وہ لشکر بڑا تھا مگر تتر بتر ہوتا تھا بلکہ ایسی شکل سے رہتا تھا کہ لشکر والون مین سے کوئی اپنے ٹھہرنے کی جگہہ سے نہ ذرہ آگے بڑھ سکتا تھا
نہ ذرہ کوئی پیچھے ہٹ سکتا تھا کشاف اور اکثر تفسیرون مین ہی کہ سلیمان علیہ السلام کے لشکر پڑنے کا میدان سو فرسنگ یعنی تین سو
میل لمبا اور سو فرسنگ چوڑا تھا پچیس فرسنگ جنون کے لشکر کے واسطے اور اسی قدر آدمیون کے لشکر کے لیے اور اسی مقدار چڑیون کے
واسطے اور اتنا ہی وحشی جانورون کے لیے اور کہا ایک فرسنگ تک ریشمی فرش بچھ کر بیچ مین تخت رکھا جاتا تھا اور رؤسا اور شرفا اون
کرسیون پر بیٹھتے تھے جو تخت کے گرد اگرد تھین ہوا اوس فرش کو اوٹھاتی دن بھر مین مہینا بھر کی راہ لیجاتی ایک دن ولایت شام سے
یمن کی طرف جاتے تھے حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا یہانتک کہ آئے عَلٰى وَادِ النَّمْلِ لا وادی نمل پر یعنی جنوبی طائف مین جو وادی ہی
اوسکے پیچھے نیچے آتے تھے کہ قَالَتْ نَمْلَةٌ کہا ایک چیونٹی لنگڑی نے کہ اوسکا نام منذرہ یا طاخیہ یا ملاخیہ یا خرمی تھا وہ رکھتی تھی
کشف ثعلبی مین ہی کہ وہ چیونٹی مرغے کے برابر تھی اور زاد المسیر مین بھیڑی کے برابر کہا ہی اور حقائق مین بھیڑیے کے برابر کہا ہی اور وہ اوس
جنگل کی چیونٹیون کی سردار تھی اوسنے جب حضرت سلیمان کا لشکر دیکھا تو اونچے پر آکر بولی کہ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ اے چیونٹیو ادْخُلُوْا
مَسٰكِنَكُمْ گھس آؤ اپنے بلون مین لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ تا کہ نہ روند ڈالین تمکو سلیمان علیہ السلام وَجُنُوْدُهٗ لا
اور اونکے لشکر لشکر کے نہ روندنے سے مراد چیونٹیون کا نہ ٹھہرنا ہی کہ تم نہ ٹھہرو کہ روندی جاؤ وَهُمْ اور سلیمان علیہ السلام کے لشکر والے
لَا يَشْعُرُوْنَ ○ نہ جانین کہ تمکو روندے ڈالتے ہین لکھا ہی کہ ہوا نے تین میل کے فاصلہ سے یہ بات سلیمان علیہ السلام کے کان مین پہونچا دی
فَتَبَسَّمَ تو مسکرایا ضَاحِكًا تعجب کرتا ہوا مِّنْ قَوْلِهَا اوس چیونٹی کی بات سے اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت سلیمان
علیہ السلام چیونٹی کی بات سمجھے تو خوش ہو کر مسکرائے لکھا ہی کہ سلیمان علیہ السلام نے اوسے بلایا اور یہ بات کہی کہ اے چیونٹی تو نہین جانتی کہ
میرا لشکر ظلم نہین کرتا وہ بولی کہ ہان جانتی ہون مگر مین گروہ کی سردار ہون مجھے نصیحت کرنا ضرور ہی حضرت سلیمان نے فرمایا کہ میرا لشکر تو ہوا مین تھا
تیرے گروہ کو کیونکر روندتا چیونٹی نے جواب دیا کہ میری غرض یہ نہین تھی کہ زمین مین روند جائینگی میرا مقصود یہ تھا کہ مبادا آپکا تجمل اور دبدبہ دیکھین

اور آپکا لشکر دیکھنے مین مشغول ہونے سے خدا کی یاد بھولین اور غفلت کے میدان مین پامال نقصان ہو جائین یا آپکی سلطنت دیکھین اور دنیا کی آرزو اونکے
دل مین پیدا ہو جائے حالانکہ دنیا خدا کی ملعون اور مبغوض ہے کشف الاسرار مین ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے اوس چیونٹی سے پوچھا کہ تیرا
لشکر کسقدر ہے اوسنے کہا کہ چار ہزار سرہنگ رکھتی ہون ہر سرہنگ کے زیر دست چالیس چالیس ہزار نقیب ہین ہر نقیب کے زیر دست چالیس چالیس ہزار
چیونٹیان ہین سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ اپنے لشکر کو باہر کیون نہین نکالتی چیونٹی نے جواب دیا کہ یا نبی اللہ ہمکو زمین کے اوپر رہنے کی اجازت تھی
ہمنے خود اوپر رہنا اختیار نہین کیا زمین کے اندر ہم رہتے ہین کہ خدا کے سوا اور کوئی ہمارا حال نہ جانے پھر چیونٹی بولی کہ اے پیغمبر خدا اون عطاؤن مین سے
جو اللہ تعالی نے آپکو دی ہین کوئی بیان کیجیے فرمایا کہ ہوا میری سواری بنادی ہے کہ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ یعنی صبح کی سیر اوسکی مہینا
بھر کی ہے اور شام کی سیر مہینا بھر کی چیونٹی بولی کہ آپ جانتے ہین اسکے کیا معنی ہین اسکے یہ معنی ہین کہ جو کچھ تمکو دنیا کی سلطنت دی ہے ہوا کے مثل ہے آئے
آئے یا نہ آئے اور اسی معنی مین کسی نے کہا ہے نظم نہ برباد رفتے سحرگاہ و شام ۔ سریر سلیمان علیہ السلام ۔ بآخر ندیدی کہ برباد رفت ۔ خنک
آنکہ با دانش و داد رفت ۔ سلیمان علیہ السلام نے یہ بات سنکر جناب الہی مین مناجات شروع کی وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيٓ اور کہا
کہ اے میرے رب مجھے الہام دے أَنْ أَشْكُرَ یہ کہ مین شکر کرون نِعْمَتَكَ الَّتِيٓ تیری اوس نعمت کا جو محض اپنے کرم سے أَنْعَمْتَ
عَلَيَّ انعام کی تونے مجھپر وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ اور میرے ماں باپ پر اسواسطے کہ اون نعمتون کا نفع ماں باپ کی طرف رجوع کرنے والا ہے
وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا اور یہ کہ کرون مین کام اچھا تاکہ اپنے فضل سے تَرْضَىٰهُ پسند کرتو اوسے وَأَدْخِلْنِي اور داخل کر مجھے
بِرَحْمَتِكَ اپنی رحمت سے فِي عِبَادِكَ ٱلصَّٰلِحِينَ ۝ اپنے نیک بندون کے ساتھ بہشت مین بحر الحقائق مین وادی نمل کو
تشبیہ دی ہے اوس شخص کی خواہش نفس کے ساتھ جو دنیا کا حریص ہو اور ڈرنے والی چیونٹی کو نفس لوامہ کے ساتھ اور سلیمان علیہ السلام کو
دل کے ساتھ اور لشکرون کو حواس خمسہ کے ساتھ اور اس بات مین غور کرنے سے باقی قصہ اوس سالک سخندان پر ظاہر ہے جو عشق کی ہواؤن مین اوڑنے والے
پرندون کی بولیان پہچانتے ہین بیت چون ندیدی دمے سلیمان را ۔ تو چہ دانی زبان مرغان را ۔ لکھا ہے کہ اسی سفر مین سلیمان علیہ السلام کا
لشکر ایک جنگل مین پہونچا کہ وہان پانی نہ تھا نماز کا وقت آیا سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ وضو کرین وہان پانی ندارد اور لشکر کو پانی بتانے والا ہدہد تھا
اوسے جو ڈھونڈھا تو نہ پایا اور بعضون نے کہا ہے کہ سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے تھے چڑیان جو سایہ کیے تھین ناگاہ اوسمین ذرا سی جگہ
کھل گئی اور حضرت سلیمان پر دھوپ پڑی دیکھا تو ہدہد کی جگہ خالی تھی حضرت سلیمان نے اوسکی تلاش کی وَتَفَقَّدَ ٱلطَّيْرَ اور ڈھونڈھا
پرندون کو تو ہدہد اونمین نہ تھا فَقَالَ تو کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ مَا لِيَ کیا ہے مجھے کہ پرندون کے غول مین لَآ أَرَى ٱلْهُدْهُدَ
نہین دیکھتا ہون ہدہد کو کیا میری نگاہ اوسپر نہین پڑتی أَمْ كَانَ یا ہے مِنَ ٱلْغَآئِبِينَ ۝ غائبون مین سے اس غول مین لَأُعَذِّبَنَّهُۥ
ضرور عذاب کرونگا اوسپر ادب دینے کو یا نصیحت کی نظر سے عَذَابًا شَدِيدًا عذاب سخت کہ اوسکے پر نوچکر اوسے دھوپ مین ڈالدونگا
یا اوسکے جوڑے سے چھٹیل کر لینے کا حکم کرونگا یا اوسکے مخالف جانورون کے ساتھ اوسے پنجرے مین رکھونگا یا اپنی خدمت سے نکالدونگا
أَوْ لَأَاْذْبَحَنَّهُۥٓ یا بیشک اوسے ذبح کر ڈالونگا اور پرندون کی عبرت کے واسطے أَوْ لَيَأْتِيَنِّي یا آئے میرے پاس بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ۝
کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ کہ اوسکے غائب ہونے کا کیا سبب تھا فَمَكَثَ پھر دیر کی ہدہد نے غَيْرَ بَعِيدٍ بہت دیر

توسلیمان علیہ السلام نے اوسپر غصہ کرنا شروع کیا فَقَالَ تو ہدہد بولا کہ اَحَطْتُ دیکھا مین نے اور پہونچا مین بِمَا لَمْ تُحِطْ
بِهٖ اوسکو جسے آپنے نہین دیکھا اور اوس تک آپ نہین پہونچے وَجِئْتُكَ اور مین آیا ہون آپ پاس مِنْ سَبَاٍ شہر سبا سے
کہ اوسے مارب کہتے ہین بِنَبَاٍ خبر کے ساتھ يَّقِيْنٍ ۝ یقینی یعنی شہر سبا سے آپ پاس ایک خبر لایا ہون وہ خبر یہ کہ ہوا مین ایک ہدہد سے
مجھسے ملاقات ہوئی کہ اوس ملک کا تھا اوسنے اپنے بادشاہ کی عظمت اور وہان کی ہوا کی خوبی بیان کی اوسے دیکھنے کی آرزو کرکے مین گیا
اور دیکھ آیا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ اونکا بادشاہ کون ہی اور دین کیا ہی اور رعیت کیسی ہی ہدہد نے کہا کہ اِنِّيْ وَجَدْتُّ
امْرَاَةً بیشک مین نے پائی ایک عورت بلقیس نام کہ قدرت کی راہ سے تَمْلِكُهُمْ بادشاہی کرتی ہی شہر سبا کے لوگون پر وَاُوْتِيَتْ
اور دی گئی ہی وہ عورت مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز مین سے جو بادشاہون کے کام آتی ہین وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ۝ اور اوسکے واسطے ایک
تخت ہی بڑا اوسکی نسبت کرکے یا اور بادشاہون کے تختون کے لحاظ سے لکھا ہی کہ تیس گز سے تیس گز یا اسّی گز سے اسّی گز عرض اور بلندی اوس
تخت کی تھی سونے چاندی کا بنا جواہر سے جڑا وَجَدْتُّهَا پایا مین نے اوس عورت کو وَقَوْمَهَا اور اوسکے گروہ کو کہ نادانی کی
وجہ سے يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ سجدہ کرتے ہین آفتاب کو اور پوجتے ہین مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا وَزَيَّنَ اور آراستہ
کیا ہی لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اونکے واسطے شیطان نے اَعْمَالَهُمْ اونکے کام آفتاب کی پرستش اور سب برے کام فَصَدَّهُمْ پھر باز
رکھا ہی شیطان نے اونھین عَنِ السَّبِيْلِ سیدھی راہ سے فَهُمْ تو وہ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝ راہ نہین پاتے طریق حق کی اور شیطان
اونھین سیدھی راہ سے باز رکھتا ہی اَلَّا يَسْجُدُوْا کیا سجدہ نہین کرتے لِلّٰهِ اللہ کے واسطے الَّذِيْ وہ اللہ جو اپنی
قدرت سے يُخْرِجُ الْخَبْءَ نکالتا ہی چھپی چیز فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون اور زمین سے یعنی مینھ کے قطرے آسمان مین
ظاہر کرتا ہی اور اوگنے والی چیز زمین سے نکالتا ہی وَيَعْلَمُ اور جانتا ہی مَا تُخْفُوْنَ جو کچھ چھپاتے ہو اپنے دلون مین وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝
اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو زبانون پر اور کسائی نے مَا يُخْفُوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ پڑھا ہی یعنی دونون فعل غائب پڑھے ہین یعنی اللہ جانتا ہی جو کچھ پوشیدہ
اور ظاہر کرتی ہی مخلوقات اَللّٰهُ خداے برحق لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہی کوئی معبود پرستش کے قابل مگر وہ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ ۝ پیدا کرنے والا ہی عرش یعنی تخت بڑے کا وہ عرش جو کرسی کو گھیرے ہی اور کرسی نے گھیرا ہی آسمانون و زمینون کو تو
بلقیس کے تخت کی بڑائی اس تخت کی بڑائی کے سامنے کیا حقیقت ہی یہ سجدہ آٹھوان ہی حضرت امام اعظم کے قول پر اور نوان ہی امام شافعی
رحمہما اللہ تعالی کے نزدیک فتوحات مین ہی کہ اس سجدہ کو سر خفی کا سجدہ کہتے ہین اور سجدہ کرنے کی جگہ مین اختلاف ہی بعضے مَا يُعْلِنُوْنَ کے
بعد سجدہ کرتے ہین اور بعضے رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ پڑھ کر لکھا ہی کہ جب ہدہد اپنی بات پوری کر چکا تو قَالَ کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ
سَنَنْظُرُ قریب ہی کہ دیکھین ہم اور اس بات مین غور کرین کہ اَصَدَقْتَ آیا سچ کہا تو نے اَمْ كُنْتَ یا تھا تو مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝
جھوٹون مین سے پھر سلیمان علیہ السلام نے نامہ لکھا اور ہدہد سے کہا کہ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا لیجا میرا یہ نوشتہ فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ
پھر ڈالدے اونکی طرف ثُمَّ تَوَلَّ پھر منھ پھیر عَنْهُمْ اونکی طرف سے ذرا اور دریافت کر فَانْظُرْ پھر دیکھ تو کہ وہ اوسمین مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ۝
کس چیز کے ساتھ پھرتے ہین یعنی نوشتہ کے جواب مین باہم کیونکر رجوع کرتے ہین اور کیا بات ٹھہراتے ہین ارباب قصص اس بات پر ہین کہ بلقیس

شراحیل ہی شراحیل بن مالک کی بیٹی تھین اور شراحیل کے باپ نے تیس برس ملک یمن مین بادشاہی کی تھی وہ جن سے ملا اور فارعہ جنیہ اوسکے تصرف مین
آئی اور معین المعانی مین ہے کہ بلقمہ بنت شیصان کو اپنے تصرف مین لایا اور بلقیس اوس سے پیدا ہوئین اور اپنے باپ کے بعد سلطنت لی اور اوسکے
تابع الی سو شمہ دار جن ہوا کرتے تھے اور اوسکے واسطے جنون نے بڑا تخت بنایا اور وہ اپنے گروہ سمیت آفتاب پوجتی تھی جب ہدہد نے اوسکی
خبر سلیمان علیہ السلام کو پہونچائی تو اونھون نے نامہ لکھا اور مہر کرکے ہدہد کو دیا کہ بلقیس پاس لیجا ہدہد نامہ چونچ مین لیکر آیا اور جس جماعت مین
بلقیس تخت پر بیٹھی تھین اور ارکان سلطنت حاضر تھے تخت کے اوپر اوڑنے لگا لوگون نے اوسکی طرف دیکھا تو اوسنے نامہ ڈالدیا اور بہت مشہور
روایات ہین کہ بلقیس نے خلوتخانہ مین چت لیٹی تھین اور دروازے بند تھے ہدہد ایک روشندان مین سے اندر آیا اور نامہ اونکے سینہ پر ڈالدیا بلقیس اوچھل
پڑین اور نامہ اوٹھا کر پڑھا اور حکم دیا کہ ارکان بارگاہ مین حاضر ہون سب حاضر ہوے نامہ ہاتھ سے پھینک کر اونکی طرف متوجہ ہوئین اور قَالَتْ
بولین بلقیس کہ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اے سردارو اِنِّیْۤ اُلْقِیَ اِلَیَّ تحقیق کہ ڈالدیا گیا میری طرف كِتٰبٌ كَرِیْمٌ ○ نوشتہ بزرگی والا
نامہ کو بزرگ کہا بھیجنے والے کے اعتبار سے کہ وہ بزرگوار پیغمبر تھے یا اس سبب سے کہ وہ نوشتہ ایک پرندہ لایا تھا اور عجیب غریب بات تھی یا اس سبب سے
کہ نامہ پر مہر تھی امام قشیری نے فرمایا ہے کہ اوس نامہ کو بزرگی اسوجہ سے حاصل تھی کہ اوس مین کچھ ملک و سلطنت کی طمع تو تھی نہین بلکہ مالک الملک
جل شانہ کی طرف بلانے والا تھا بزرگون نے کہا ہے چونکہ اس نامہ کا مضمون خدا کے نام کے ساتھ شروع تھا تو وہ نامہ سب نامون سے زیادہ بزرگ
ہوا **قطعہ** اے نام تو بہترین سرآغاز ٭ بے نام تو نامہ کی کنم باز ٭ آرایش نامہاست نامت ٭ آسایش سینہ ہا کلامت ٭ خدا کہ بلقیس نے کہا کہ نامہ
میرے پاس آیا ہے ارکان سلطنت نے پوچھا کسکے پاس سے فرمایا کہ اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ یقینی یہ نامہ سلیمان کے پاس سے ہے وَاِنَّهٗ اور تحقیق
اوسکا مضمون یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ شروع ہے اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے نام کے
ساتھ مجھپر بڑائی نہ کرو اور گردن نہ اوٹھاؤ وَاْتُوْنِیْ اور آؤ میرے پاس مُسْلِمِیْنَ ○ گردن جھکائے ہوے فرمانبردار وہ لوگ جب نامہ کے
مضمون سے مطلع ہوے اور دیکھا کہ عبارت چست اور مختصر ہونے کے ساتھ بہت معنی پیدا کرتی ہے تو سب پریشان حال ہوے اور گھبرا گئے
قَالَتْ بلقیس نے کہا کہ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اے سردارو اور وہ تین سو تیرہ بڑے آدمی ارکان سلطنت مین سے تھے ہر ایک دس دس ہزار آدمیون کا
افسر اور حاکم بلقیس نے اون سب کو جمع کرکے حکم دیا کہ اَفْتُوْنِیْ جواب دو مجھے فِیْۤ اَمْرِیْ میرے کام مین اور جو بات میرے حق مین صلاح کی اور
بھلی ہو کہو مَا كُنْتُ نہین ہون مین قَاطِعَةً اَمْرًا قطع اور فیصل کرنے والی کسی کام کو حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ○ یہانتک کہ
حاضر ہو تم میرے پاس یعنی بے تمہارے حاضر ہوے اور بغیر تمسے مشورہ کیے کوئی کام مین نہین کرتی قَالُوْا بولے وہ لوگ کہ نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ
ہم قوت والے ہین وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ ۵ اور سخت لڑائی لڑنے والے ہین یعنی ہمین قوت بھی حاصل ہے اور لشکر بھی بکثرت اور شجاعت
بھی وَالْاَمْرُ اِلَیْكِ اور کام تیرے ہاتھ مین اور رائے وہی ہے جو آپکی رائے ہو فَانْظُرِیْ پھر دیکھ مَاذَا تَاْمُرِیْنَ ○ تو کیا حکم کرتی ہے
مقابلہ یا مصالحہ کا **نظم** اگر جنگ خواہی نبرد آوریم ٭ دل دشمنان را بدرد آوریم ٭ وگر صلح جوئی ترا بندہ ایم ٭ بتسلیم حکمت سر افگندہ ایم ٭ جب
بلقیس نے دیکھا کہ یہ لوگ لڑائی پر آمادہ ہین تو یہ بات پسند نہ کی اور بولین کہ لڑنا ہمکو مصلحت نہین اسواسطے کہ جنگ و سردار اگر وہ غالب آئے تو ہمارا
ملک ویران تلف ہوتا ہے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ قَالَتْ بلقیس نے کہا کہ اِنَّ الْمُلُوْكَ یقینی بادشاہ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً

جب داخل ہوتے ہین کسی دیہہ مین یعنی جسے فتح کرتے ہین تو اَفۡسَدُوۡهَا اوسے تباہ اور خراب کر دیتے ہین وَجَعَلُوۡۤا اور
کر دیتے ہین اَعِزَّةَ اَهۡلِهَاۤ اوس دیہہ کے عزت والون کو اَذِلَّةً ذلیل اور حقیر یعنی بستی کو لوٹتے ہین رعایا کو قید کرتے ہین
وَكَذٰلِكَ يَفۡعَلُوۡنَ ○ اور ایسا ہی کرتے ہین یہ پہلے قول کی تاکید ہے وَاِنِّىۡ مُرۡسِلَةٌ اور بیشک مین بھیجنے والی ہون
اِلَيۡهِمۡ سلیمان اور اونکی قوم کی طرف بِهَدِيَّةٍ تحفہ کہ صلح کی ابتدا ہو فَنٰظِرَةٌۢ پھر دیکھنے والی ہون کہ وہان سے بِمَ يَرۡجِعُ
الۡمُرۡسَلُوۡنَ ۞ کیا چیز لیکر پھرتے ہین میرے بھیجے ہوے لوگ اسواسطے کہ حضرت سلیمان نے اگر میرا ہدیہ قبول کر لیا تو وہ بادشاہ
ہین اور نہین تو پیغمبر کشاف مین ہے کہ بلقیس نے پانسو غلامون کو لونڈیون کے کپڑے اور زیور پہنائے اور پانسو لونڈیون کو غلامون کے
لباس اور زیور سے آراستہ کیا اور سونے کی ہزار اینٹین اور ایک تاج موتی اور یاقوت سے جڑاؤ اور کسی قدر مشک و عنبر اور ڈبا اوسمین
موتی تو بے بدھے اور مہرہ جزع کج بدھا ہوا بھیجا اور منذر ابن عمرو کے ساتھ ایک اور بڑے آدمی کو اپنی قوم مین سے چھانٹکر بھیجنے کے
واسطے مقرر کیا اور کہدیا کہ اے منذر خوب دیکھنا اگر حضرت سلیمان غضب کی نظر سے تیری طرف دیکھین تو جان لینا کہ وہ بادشاہ ہین
اور اگر خوشی اور خوشخوئی کے ساتھ تجھسے بات کرین تو سمجھ لینا کہ پیغمبر ہین اور اونکی نبوت پر دوسری دلیل یہ ہے کہ غلامون اور لونڈیون مین
تمیز کر لینگے اور بے بدھے موتی کو بیدھ دینگے اور مہرے بدھے ہوے مین تاگا پرو دینگے وہ دونون آدمی تحفے لیکر چلے اور ہدہد نے ساری کیفیت
حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت مین عرض کی حضرت سلیمان نے دیوون سے حکم فرمایا اونھون نے سونے چاندی کی اینٹین
بنائین اور سات فرسخ لمبا ایک میدان مین اوسکا فرش کر دیا منذر جس دن پہونچے اوس روز دریا اور خشکی کی سواریان میدان کے
کنارے لاکر ٹھہرائین اور آدمی اور پری دیو درندے اور وحشی جانور اور کیڑے مکوڑون نے جدا جدا صفین باندھین اور پرندے ہوا مین
پر سے پر جوڑکر ٹھہرے بیت با صد ہزار دیدہ فلک در ہزار قرن ، مجلس بدان تکلف و خوبی ندیدہ بود ، منذر میدان کے کنارے پہونچے
اور وہ فرش اور آرایش دیکھ کر اپنے ہدیون سے شرمندہ ہوے جب حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کے کنارے پہونچے حضرت
سلیمان نے مسکراکے اونکی احوال پرسی کی اور فرمایا کہ ڈبا لاؤ کہ اوسمین بے بدھا موتی اور مہرہ کج بدھا ہوا ہے پھر دیمک کو حکم فرمایا اوسنے بے بدھا
موتی بیدھ دیا اور کیڑے کو حکم کیا وہ تاگا منھہ مین دباکر اوس مہرے کے سوراخ مین گیا اور تاگا اوسمین پرو دیا اور پانی منگاکر غلامون اور
لونڈیون کو کہدیا کہ راہ کی گرد و غبار سے منھہ دھوئین مرد پانی اوٹھاکر فورا منھہ دھونے لگے اور عورتون نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر پانی
ڈالنا شروع کیا اور اس نکتہ کے باعث ایک کی دوسرے سے تمیز کردی اور اونکا ہدیہ پھیر دیا جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ فَلَمَّا جَآءَ
سُلَيۡمٰنَ پھر جب آیا بلقیس کا فرستادہ سلیمان علیہ السلام کے پاس اور تحفہ لایا تو قَالَ اَتُمِدُّوۡنَنِ بِمَالٍ کہا سلیمان علیہ السلام نے
کیا مدد دیتے ہو مجھے مال بے سبب سے حالانکہ میرا مال سب سے زیادہ ہے فَمَاۤ اٰتٰٮنِۦَ اللّٰهُ پھر جو کچھ عطا کیا مجھے خدا نے ملک و نبوت
اور علم خَيۡرٌ مِّمَّاۤ اٰتٰٮكُمۡ بہتر ہے اوس سے جو کچھ تمھین دی دنیا کی پونجی بَلۡ اَنۡتُمۡ بلکہ تم بِهَدِيَّتِكُمۡ تَفۡرَحُوۡنَ ○
اپنے ہدیہ کے سبب سے خوش ہوتے ہو اور ناز کرتے ہو اسواسطے کہ تمہاری نظر حیات دنیا ہی پر ہے بیت آنکہ پرواز کند جانب علوی
چو ہمائے ، دنیا اندر نظر ہمت او مردار است ، اِرۡجِعۡ اے بلقیس کے بھیجے ہوے پھر جا اِلَيۡهِمۡ بلقیس اور اوسکے گروہ کی طرف

اور کہا ... [illegible] ... فَلَنَأْتِيَنَّهُم بِجُنُودٍ ... ضرور لاوینگے ہم اون پر لشکر کہ کمال قوت اور کثرت کی وجہ سے لَا قِبَلَ لَهُم
بِهَا ... [illegible] ... وَلَنُخْرِجَنَّهُم ... [illegible] ... أَذِلَّةً
اور ... [illegible] ... وَهُمْ صَاغِرُونَ ○ اور ... [illegible]
[illegible] ... سلیمان ... [illegible]
[illegible]
[illegible] ... علیہ السلام ... [illegible]
کلاہ جنون کے مشورون سے مسلط کریگی اور پہر کام ... [illegible]
[illegible]
نو دہیا اور اوسکی بات پکی نہیں ہوتی اور اوسکے پانون ... [illegible] ... سلیمان علیہ السلام نے سوچ
سوچا چاہا کہ پہلے بلقیس کی عقل ہی آزمائیے قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ ... [illegible] ... أَيُّكُمْ
کون يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا لاتا ہی بلقیس کا تخت قَبْلَ أَن يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ○ قبل اسکے کہ آئین وے میرے پاس
مسلمان اسواسطے کہ جب وے مسلمان ہوکر آوین تو پہر ... [illegible] ... اور غرض تھی کہ تخت کو لاوین
اور بلقیس سے پوچھین کہ تمہارا تخت ہی یا نہین اور اوسکے ... [illegible] ... قَالَ عِفْرِيتٌ ایک بڑے
دیو نے کہا مِّنَ الْجِنِّ قوم جن مین سے کہ اوسکا نام ذکوان یا صخر تھا أَنَا آتِيكَ بِهِ مین لاؤنگا وہ آپکو قَبْلَ أَن تَقُومَ
قبل اسکے کہ اوٹھین آپ مِن مَّقَامِكَ اپنی جگہ سے یعنی مجلس سے اور سلیمان علیہ السلام اوٹھے دن تک محکمہ مین بیٹھکر حکم جاری
کیا کرتے تھے وَإِنِّي عَلَيْهِ اور بیشک مین وہ تخت اوٹھالانے پر لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ○ البتہ قدرت رکھتا ہون اور امانتدار ہون
اوسکے جواہر مین یعنی اوسمین خیانت نہ کرونگا اور امانت کے ساتھ آپکے پاس پہونچا دونگا حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ مین اس سے
بھی زیادہ جلدی چاہتا ہون قَالَ الَّذِي عِندَهُ کہا اوسنے جسکے پاس تھا عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ کتاب الٰہی سے
یعنی خدا کی بھیجی ہوئی کتابین اوسنے پڑھی تھین وہ اسم اعظم جانتا تھا وہ خضر علیہ السلام تھے یا ضبہ کہ ابو القبیلہ تیسیر مین لکھا ہے کہ ضبہ
کی اولاد کو یہ دعویٰ ہے کہ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ سے ہمارا دادا ہی مراد ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ خود حضرت سلیمان تھے یا ایک
مستجاب الدعوات کہ اوسے ملیخا کہتے تھے یا ذوالنون یا اسطوم یا وہ فرشتہ جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی تائید کیلئے مقرر تھا یا وہ فرشتہ جسکے قبضہ
مقدور مین کا دفتر ہی یا جبریل علیہ السلام اور اوس تقدیر پہ کہ کوئی فرشتہ ہو کتاب سے لوح محفوظ مراد ہی اور ... صحیح بات یہ ہے کہ وہ آصف بن برخیا حضرت
سلیمان کا وزیر تھا اوسنے کہا کہ أَنَا آتِيكَ بِهِ مین لاتا ہون آپ پاس بلقیس کا تخت قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ پہلے اس سے کہ پھر آئے إِلَيْكَ
آپکی طرف طَرْفُكَ آنکھ آپکی یعنی جب آپ کسی چیز کی طرف دیکھین جب تک آپ پلک پھیرینگا اوٹھائین مین تخت حاضر کرونگا سلیمان
علیہ السلام نے اوسے اجازت دی وہ سجدہ مین جاکر کہا یا حی یا قیوم کہ عبری زبان مین اسکا ترجمہ اہیا اشراہیا ہی اور بعضون نے کہا ہے کہ حضر

سلیمان علیہ السلام نے کہا یا ذوالجلال والاکرام [illegible] بلقیس کا تخت اپنی جگہ پر زمین میں دھنس گیا اور پلک مارتے ہی حضرت
سلیمان علیہ السلام کے تخت کے سامنے زمین سے نکل آیا اور بعض کہتے ہیں کہ حق تعالی نے وہاں سے تخت کو معدوم کیا اور سلیمان علیہ السلام کے پاس پھر
موجود کر دیا فَلَمَّا رَاٰہُ پھر جب سلیمان علیہ السلام نے دیکھا [illegible] مُسْتَقِرًّا عِنْدَہٗ ٹھہرا ہوا اپنے پاس قَالَ ھٰذَا
کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ یہ عنایت مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ فضل سے میرے رب کے لِیَبْلُوَنِیْ تا آزمائے مجھے ءَاَشْکُرُ
کیا شکر کرتا ہوں میں اَمْ اَکْفُرُ یا ناشکری کرتا ہوں وَمَنْ شَکَرَ اور جو کوئی شکر کرتا ہے خدا کی نعمت کا فَاِنَّمَا یَشْکُرُ
سو سوائے اس کے نہیں کہ وہ شکر کرتا ہے لِنَفْسِہٖ اپنی ذات کے [illegible] نعمت [illegible] اور زیادہ ہوتی ہے
وَمَنْ کَفَرَ اور جو کوئی ناشکری کرتا ہے فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ پس بیشک میرا رب بے پروا ہے لوگوں کے شکر اور ناشکری سے کَرِیْمٌ ○
کرم کرنے والا ہے [illegible] نعمت [illegible] قَالَ نَکِّرُوْا لَہَا کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ پھیر دو بلقیس کے واسطے عَرْشَہَا اوسکا تخت
یعنی اوسکی ہیئت اور شکل بدل ڈالو [illegible]
[illegible] نَنْظُرْ [illegible] اَتَھْتَدِیْٓ [illegible] اَمْ تَکُوْنُ
مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَھْتَدُوْنَ ○ ان لوگوں [illegible] فَلَمَّا
جَآءَتْ پس جب آئی بلقیس سلیمان علیہ السلام کے پاس [illegible] قِیْلَ کہا گیا
اَھٰکَذَا عَرْشُکِ [illegible] قَالَتْ [illegible] کَاَنَّہٗ ھُوَ [illegible]
[illegible] وَاُوْتِیْنَا
الْعِلْمَ اور دیے گئے ہیں ہم کمال قدرت الٰہی اور نبوت سلیمان علیہ السلام [illegible] مِنْ قَبْلِہَا پہلے سے
وَکُنَّا مُسْلِمِیْنَ ○ اور ہیں ہم اونکا حکم ماننے والے وَصَدَّھَا اور روکا [illegible]
تَّعْبُدُ اوس چیز سے کہ تھی وے پوجتی مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ [illegible] اِنَّھَا کَانَتْ [illegible] مِنْ
قَوْمٍ کٰفِرِیْنَ ○ کافروں کے گروہ میں سے [illegible] سلیمان علیہ السلام [illegible]
مکان عالیشان تیار کیا گیا اوسکی زمین سفید شفاف شیشہ کی [illegible] نیچے پانی [illegible] مچھلیاں چھوڑ دیں [illegible] اوس
مکان کے صحن میں پانی ہی پانی دکھائی دیتا تھا حضرت سلیمان علیہ السلام [illegible] اوس مکان عالیشان کے بیچ میں [illegible] کو
[illegible] جب [illegible] قِیْلَ لَھَا ادْخُلِی الصَّرْحَ [illegible]
فَلَمَّا رَاَتْہُ پھر جب دیکھا بلقیس نے اوس مکان کو [illegible] حَسِبَتْہُ لُجَّۃً [illegible] وَّکَشَفَتْ
اور کھینچا اپنے کپڑے کا دامن عَنْ سَاقَیْہَا اپنی دونوں پنڈلیوں سے [illegible] سلیمان علیہ السلام نے [illegible]
پانوں [illegible] قَالَ فرمایا سلیمان علیہ السلام نے [illegible] اِنَّہٗ صَرْحٌ [illegible]
مُّمَرَّدٌ [illegible] مِّنْ قَوَارِیْرَ ○ شیشوں سے قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ بولیں بلقیس [illegible] ظَلَمْتُ نَفْسِیْ [illegible]

ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظلم کیا اپنی ذات پر آفتاب پرستی کر کے وَاَسْلَمْتُ اور اسلام قبول کیا مین نے مَعَ سُلَیْمٰنَ سلیمان کے
ساتھ یعنی اونکے ہاتھ مین مین نے اپنے کو سپرد کیا لِلّٰهِ واسطے اللہ کے جو رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ پروردگار ہے عالمون کا حضرت
سلیمان علیہ السلام کے ساتھ بلقیس کے نکاح اور اونکے انجام کا بیان ... تفسیر ...
فرمایا ہے کیا خوب مشابہت ہے ہدہد کو قوت متفکرہ کے ساتھ اور شہر سبا کو جسد ... اور بلقیس کو نفس ... اور
عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ کو عقل فعال کے فعل سے اور تخت بلقیس کو طبیعت بدنیہ کے ساتھ اور باقی حکایت کو مطابق کرنا سو قوت فہم اور عقل پر ہے
بیت آنکس کہ ز شہر آشنائی ست ٭ داند کہ متاع ما کجائی ست ٭ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اور تحقیق کہ بھیجا ہم نے اِلٰى ثَمُوْدَ
قبیلہ ثمود کی طرف اَخَاهُمْ صٰلِحًا اونکے بھائی صالح کو اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اس حکم کے ساتھ کہ عبادت کرو اللہ کی فَاِذَا هُمْ
پھر جب وہ فَرِیْقٰنِ دو گروہ ہو گئے مومن اور کافر یَخْتَصِمُوْنَ ۝ لڑائی اور جھگڑے مین پڑ گئے باہم اور اونکا جھگڑا سورہ اعراف
مذکور ہو چکا اور جب کافر جھگڑے کے وقت ملزم ہوے تو بولے کہ لاؤ اے صالح وہ عذاب جس سے تم ہمین ڈرایا کرتے ہو قَالَ یٰقَوْمِ
کہا صالح علیہ السلام نے کہ اے میرے گروہ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّیِّئَةِ کیون جلدی کرتے ہو عذاب نازل ہونے کی قَبْلَ الْحَسَنَةِ
توبہ کے پہلے یعنی توبہ مین دیر کرتے ہو اور لکھا ہے کہ قوم ثمود کے لوگ کہتے تھے کہ جب ہم عذاب دیکھینگے تو توبہ کر لینگے صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ
لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ کیون استغفار نہین کرتے اور ایمان لا کر توبہ کر کے خدا سے بخشش کیون نہین چاہتے لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ۝ شاید تم رحم کیے جاؤ اور عذاب نازل نہو تو قَالُوا اطَّیَّرْنَا بِكَ وہ لوگ بولے کہ بری فال لی ہم نے تیرے سبب
وَبِمَنْ مَّعَكَ اور اوسکے سبب جو تیرے ساتھ ہین مومنون مین سے کہ اونھون نے تمھارے ساتھ اسلام کی بات بلا شروع کیا ہمکو
کلفت اور محنت ہوئی اور ہم مین جدائی پڑی قَالَ طٰٓئِرُكُمْ کہا صالح علیہ السلام نے کہ تمھاری فال نیک و بد عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے
پاس ہے یعنی تمھاری محنت کا سبب خدا کے پاس لکھا ہے ... اور ... کے باعث سے بدل جائیگا بیت قلم نیک و بد بخلق
و از ل رفت ست ٭ بہ گفتگوے خلائق دگر نخواہد شد ٭ بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم لوگ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ۝ گروہ ہو آزمائے ہوے یعنی
دولت و مفلسی و سختی پیچھے لگا کر تمکو آزماتے ہین وَكَانَ فِی الْمَدِیْنَةِ اور تھے اوس شہر مین جسمین حضرت صالح علیہ السلام تھے
یعنی حجر مین سے تِسْعَةُ رَهْطٍ نو آدمی قوم کے اچھون برون مین سے اونمین سے قدار بن سالف و مصدع بن دہر اور بعضے کہتے ہین
اوسکا نام مہرج تھا یہ لوگ اونٹنی کی کوچین کاٹنے مین شریک تھے یُّفْسِدُوْنَ فساد کرتے تھے فِی الْاَرْضِ زمین حجر مین وَلَا یُصْلِحُوْنَ ۝
اور درستی پر نہین لاتے تھے اپنا کام یعنی فساد ہی فساد اونکے مزاج مین تھا اصلاح بالکل نہ تھی سبب اونٹنی کی کوچین کاٹنے کے بعد
عذاب کی وعید سنی تو قَالُوْا بولے آپس مین تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ اور حال یہ کہ قسم کھائی تھی اونھون نے اللہ کی یعنی قسم کھا کر
اونھون نے کہا کہ لَنُبَیِّتَنَّهٗ ضرور شبخون مارینگے ہم صالح پر وَاَهْلَهٗ اور اوسکے لوگون پر ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِیِّهٖ پھر کہینگے
ہم اوسکے ولی وارث سے جو خونبہا کا مدعی ہوگا یعنی اگر ولی ہمسے پوچھینگے کہ صالح کو کسنے قتل کر ڈالا تو ہم کہینگے کہ مَا شَهِدْنَا
حاضر تھے ہم مَهْلِكَ اَهْلِهٖ اوس جگہ جہان اونھین ہلاک کیا اور بکر نے مہلک کے لام کو زبر پڑھا ہے یعنی ہمنے نہین دیکھا

اونکے لوگون کے ہلاک کرنے کو تو اونکے ہلاک ہونے کی ہم کو کیا خبر وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ○ اور بیشک ہم سچے ہین وَمَكَرُوْا
مَكْرًا اور مکر کیا اونھون نے مکر کرنا اسطرح پر کہ صالح علیہ السلام کو قتل کرین اور اونکے ولی وارث سے کہدین کہ ہم نے قتل نہین کیا
اور ہمین تو خبر بھی نہین وَمَكَرْنَا مَكْرًا اور مکر کیا ہمنے مکر کرنا یعنی بدلہ اونکے مکر کی جزا اونکو دی اسطرح پر کہ اونکے مکر کو اونکی ہلاکت کا
سبب کر دیا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ آگاہ نہ تھے اور شعور نہ رکھتے تھے لکھا ہے کہ صالح علیہ السلام نے ایک مسجد ایک غار مین
بنائی تھی راتون کو وہان نماز پڑھتے تھے وہ نوون آدمی بولے کہ پھر عذاب آنے کا وعدہ ہے تو تین دن کے بعد تو ہم اوس سے پہلے ہی صالح کا
کام تمام کر دین تو پہلی شب اوسکے اندر آکر گھات مین بیٹھے کہ جیسے ہی صالح آئین تو اونکو قتل کر ڈالین ناگاہ ایک پتھر اونپر پھٹ پڑا اور
اون سب کو دبا لیا اور غار کا منہ بند کر دیا وہ نو آدمی وہین ہلاک ہو گئے اور باقی کافر جبرئیل علیہ السلام کی چیخ سے مرے فَانْظُرْ
كَيْفَ كَانَ پس دیکھ کہ کیسا ہوا عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ انجام اونکے مکر کا اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ اور دیکھ کہ ہمنے ہلاک کر دیا ان
نو آدمیون کو غار مین وَقَوْمَهُمْ اور باقی اونکی قوم کو اَجْمَعِيْنَ ○ سب کو جبرئیل کی چیخ سے فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ پھر یہ ہین
اونکے گھر زمین حجر مین او تمہین دکھو خَاوِيَةً خالی اور خراب حال ہین بِمَا ظَلَمُوْا بسبب اسکے کہ اونھون نے ظلم کیا یعنی خدا کا
شریک ٹھہرایا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک اوس چیز مین جو ہمنے قوم ثمود کے ساتھ کیا اوسمین لَاٰيَةً البتہ عبرت ہے لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○
اوس قوم کے واسطے جو لوگ جانتے ہین اور اوسکے سبب سے نصیحت مانتے ہین وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور نجات دی ہمنے اون
لوگون کو جو ایمان لائے صالح علیہ السلام پر وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ اور تھے پرہیز کرتے کفر اور گناہون سے اور اسی سبب اونھون نے
نجات پائی وَلُوْطًا اور یاد کر لوط بن ہارون کو اِذْ قَالَ جب اوسنے کہا لِقَوْمِهٖٓ اپنی قوم سے کہ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ
آتے ہو تم برے کام کو یعنی لواطت کرتے ہو وَاَنْتُمْ حال آنکہ تم تُبْصِرُوْنَ ○ جانتے ہو اوسکی برائی یا دیکھتے ہو دوسرے کو یہ کام کرتے
ہوے یعنی کھلم کھلا یہ گناہ کرتے ہو اور یہ بہت بری بات ہے اَئِنَّكُمْ کیا تم لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ آتے ہو مردون پر شَهْوَةً
شہوت کی راہ سے مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ سوا عورتون کے جو شہوت اوتارنے کے واسطے پیدا ہوئی ہین بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم قَوْمٌ
تَجْهَلُوْنَ ○ ایسے گروہ کے لوگ ہو کہ اپنے کام کا انجام نہین جانتے فَمَا كَانَ پھر نتھا جَوَابَ قَوْمِهٖٓ جواب قوم لوط کا
اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا مگر یہ کہ کہا اونھون نے آپس مین کہ اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ نکالدو لوط کے لوگون کو لوط سمیت مِّنْ قَرْيَتِكُمْ
اپنے گانون سے کہ اوسکا نام سدوم ہے اِنَّهُمْ بیشک وہ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ○ لوگ ہین کہ پاکیزگی کرتے ہین یعنی اپنے کو پاکیزہ
جانتے ہین اور ہمکو ناپاک سمجھتے ہین فَاَنْجَيْنٰهُ پھر نجات دی ہمنے لوط علیہ السلام کو وَاَهْلَهٗٓ اور اوسکے لوگون یعنی اونکی بیٹیون کو
اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر اوسکی جورو کو قَدَّرْنٰهَا مقرر کیا تھا اوسکا ہونا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○ باقی رہنے والون مین جو عذاب مین مبتلا ہوے
وَاَمْطَرْنَا اور برسایا ہمنے عَلَيْهِمْ اونپر بلا نازل ہونے اور بستیون کے اولٹ پلٹ جانے کے بعد مَّطَرًا مینہ پتھر کا فَسَآءَ
پس برا ہے مینہ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ○ ع مینہ ڈرائے ہوون کا جنھون نے ڈرانے کو سچ نہ جانا قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا ہمنے لوط کو کہ حمد و شکر خدا کا
ہے کافرون کی ہلاکت پر وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ اور سلام اوسکے اون بندون پر الَّذِيْنَ اصْطَفٰى جنھین اوسنے برگزیدہ کیا ہے سوم

ع ۱۳

آگ سے اور بچایا ہی برے کاموں سے اور نجات دی ہی عذابون سے آو صحیح بات یہ ہی کہ اس آیت مین حمد کرنے کا حکم ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو ہی اسواسطے کہ جب حق تعالیٰ نے اس سورت مین ایسے قصے بیان فرمائے جو کمال قدرت پر دلالت کرتے ہین جیسے حضرت موسیٰ
علیہ السلام کا قصہ اور جو بڑی نشانیان ادنکی سچے رسولون ہی کے ساتھ خاص ہونے پر دلالت کرتا ہی جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام کا
قصہ اور جسمین دشمنون کی ہلاکت اور دوستون کی فتح و نصرت کا ذکر ہی جیسے حضرت صالح اور حضرت لوط علیہما السلام کا قصہ اور ان
قصون سے واقف ہونا بڑی نعمت ہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کے حمد و شکر کا حکم فرمایا اور اسلام کا برگزیدہ بندون پر کہ انبیا
علیہم السلام ہین یا آنحضرت کے صحابۂ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یا اہل قرآن ہین یا سب مسلمان ہین اور بعضون نے کہا ہی
کہ سلام چاہنے والے وہ لوگ ہین جنکے دل لوث علائق اور جنکا سر فکر خلائق سے خالی ہی وہ لوگ آج تو واسطہ سے سلام سنتے ہین اور کل قیامت کے
دن بے واسطہ سنینگے کہ سلام قولا من رب رحیم **نظم** ہر بندہ کہ او گشت مشرف بسلامت ❊ البتہ بود خاص تشریف سلامت ❊
لطفے کن و بنواز دلم را بسلامے ❊ زیرا کہ سلامت ہمہ لطف ست و کرامت ❊ آللّٰہُ آیا خدائے برحق **خَيْرٌ** بہتر ہی **أَمَّا يُشْرِكُونَ** ۝
یا وہ معبود باطل عاجز بہتر ہین جنھین مشرک شریک کرتے ہین فقط
أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ یا وہ جسنے پیدا کیے اپنی قدرت سے آسمان اور زمین کہ اس بننے بگڑنے
والے عالم کے اصول ہین **وَأَنزَلَ لَكُم** اور اوتارا تمھارے واسطے **مِّنَ السَّمَاءِ** آسمان یا ابر سے **مَاءً** پانی **فَأَنبَتْنَا**
پس اوگایا ہمنے یا ❊ اوس پانی کے سبب سے غیبت سے تکلم کی طرف پھرنا اوسکی ذات کے ساتھ فعل خاص ہونے کی تاکید کے واسطے ہی یعنی ہمھی
پانی سے بس ہم ہی اوگا سکتے ہین **حَدَائِقَ** باغون کو جنکی چار دیواری کھچی ہی **ذَاتَ بَهْجَةٍ** خوبی اور خوشی والے یعنی نہیلے
اور آراستہ **مَّا كَانَ لَكُمْ** نہین ہی اور نہین پہونچتا تمکو **أَن تُنبِتُوا** یہ کہ اوگاؤ **شَجَرَهَا** درخت اون باغون کے
أَإِلَٰهٌ کیا ہی یعنی نہین ہی کوئی معبود **مَّعَ اللَّهِ** خدائے برحق کے ساتھ کہ ان کامون مین اوسکی مدد کرے اسواسطے کہ وہ پیدا
کرنے مین اکیلا ہی **بَلْ هُمْ** بلکہ مشرک لوگ **قَوْمٌ يَعْدِلُونَ** ۝ ایک گروہ ہین کہ پھرتے ہین توحید کی راہ سے یا شریک کرتے ہین
خدا کے ساتھ اور اوسکا مثل ثابت کرتے ہین تو جیسے وہ مثل اور برابر ٹھہراتے ہین آیا وہ بہتر ہی **أَمَّن جَعَلَ الْأَرْضَ** یا وہ جسنے
کر دیا زمین کو **قَرَارًا** قرارگاہ آدمیون اور چارپایون کی **وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَارًا** اور پیدا کر دین زمین کے درمیان پانی کی نہرین
وَجَعَلَ لَهَا اور پیدا کیا زمین کی مضبوطی کے واسطے **رَوَاسِيَ** پہاڑ اونچے کہ او نمین کھانین ہوتی ہین اور اونکے نیچے سے چشمے نکلتے
ہین **وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ** اور کر دیا دو دریاؤن کھاری او میٹھے مین یا روم اور فارس کی دو نہرون مین **حَاجِزًا** مانع کہ ایک
دوسرے مین مل نہین جاتے **أَإِلَٰهٌ** کیا ہی کوئی خدا یعنی نہین ہی **مَّعَ اللَّهِ** برحق خدا کے ساتھ کہ چیزین پیدا کرنے مین اوسکا مددگار ہو
بَلْ أَكْثَرُهُمْ بلکہ بہتیرے مشرک **لَا يَعْلَمُونَ** ۝ نہین جانتے خدائے برحق کا اکیلا ہونا چیزین پیدا کرنے مین تو اوسکے شریک کے
قائل ہین پس آیا وہ شریک عاجز و ناتوان بہتر ہین **أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ** یا جو قبول کرتا ہی مضطر کو **إِذَا دَعَاهُ** جب پکارتا ہی اوسے
مضطر اور مضطر اوسے کہتے ہین جسکا خدا کے سوا کوئی حیلہ اور وسیلہ نہو اور بعضون نے کہا ہی کہ مضطر وہ ہی جسنے اپنی جان سے ہاتھ اوٹھایا ہو

جیسے دریا مین ڈوبتا ہوا آدمی یا بیابان بے پایان مین راہ بھولا ہوا یا وہ بیمار جو صحت سے نا امید ہو شیخ داؤد دیہانی قدس سرہ ایک بیمار کو دیکھنے گئے تھے اوس بیمار نے کہا کہ ای شیخ میری صحت کے واسطے دعا کر شیخ نے فرمایا کہ تو خود دعا کر کہ مضطر ہی اور قبولیت مضطر کی دعا سے بندھی ہوئی ہی اسواسطے کہ اوسکی نیاز اور آرزو بہت زیادہ ہوتی ہی او حق تعالی عاجزون بیچارون کی آرزو بر لاتے کو دوست رکھتا ہی
نظم آن نیاز مریمی بود ست و درد ٭ کا نچنان طفلے سخن آغاز کرد ٭ ہر کجا دردے دوا آنجا بود ٭ ہر کجا فقرے نوا آنجا بود ٭ پیش حق یا بنالہ از روے نیاز ٭ بہ کہ عمرے در سجود و در نماز ٭ پس جب نیازمند بیچارہ دعا کرتا ہی تو حق تعالی قبول فرماتا ہی وَيَكۡشِفُ ٱلسُّوٓءَ
اور اوٹھا لیتا ہی برائی یعنی جو کچھ اوسے برا معلوم ہوتا ہی وہ اوس سے دفع کر دیتا ہی وَيَجۡعَلُكُمۡ اور آیا بت بہتر ہی یا وہ خدا جو کرتا ہی تمکو خُلَفَآءَ ٱلۡأَرۡضِ خلیفہ زمین مین یعنی تمکو اگلون کا جانشین کرتا ہی اور زمین کو اونکے بعد تمھارے تصرف مین لاتا ہی
أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ کیا خدا دوسرا ہی خدائے برحق کے ساتھ کہ ان کامون مین اوسکی اعانت کرے یعنی نہین ہی اور نہ چاہیے
قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝ تھوڑی نصیحت مانتے ہو یا خدا کو تھوڑا یاد کرتے ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ کمی سے بالکل کرنا مراد ہی یعنی یاد ہی نہین کرتے ہو خدا کو اور بت پوجتے ہو آیا وہ بہتر ہین أَمَّن يَهۡدِيكُمۡ یا وہ جو راہ دکھاتا ہی تمھین فِي ظُلُمَٰتِ ٱلۡبَرِّ وَٱلۡبَحۡرِ
اندھیرون مین بیابانون اور دریاؤن کے وَمَن يُرۡسِلُ ٱلرِّيَٰحَ اور جو بھیجتا ہی ہوائین بُشۡرَۢا خوشخبری دینے والیان بَيۡنَ يَدَيۡ رَحۡمَتِهِۦٓۚ آگے اپنی رحمت کے کہ مینھ ہی أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِۚ آیا ہی دوسرا خدا خدائے برحق کے ساتھ یعنی نہین ہوسکتا
تَعَٰلَى ٱللَّهُ بزرگ ہی خدا اور برتر ہی عَمَّا يُشۡرِكُونَ ۝ اوس چیز سے جسے شریک پکڑتے ہین کافر اسواسطے کہ خالق قادر پاک ہی مخلوق عاجز کی مشارکت سے آیا ایسا شریک بہتر ہی أَمَّن يَبۡدَؤُاْ ٱلۡخَلۡقَ یا وہ جو پیدا کرتا ہی خلق کو اور معدوم سے موجود کرتا ہی ثُمَّ يُعِيدُهُۥ
پھر پھیر لائیگا اوسے معدوم ہو جانے کے بعد یعنی اوٹھائیگا قیامت مین وَمَن يَرۡزُقُكُم اور جو روزی دیتا ہی تمکو مِّنَ ٱلسَّمَآءِ آسمان سے مینھ برسا کر وَٱلۡأَرۡضِۗ اور زمین سے اوگنے والی چیزون کے باعث یا اسباب سماوی اور ارضی کے ساتھ تمکو رزق عطا کرتا ہی
أَءِلَٰهٌ کیا ہی کوئی خدا شریک مَّعَ ٱللَّهِۚ اوس اللہ کے ساتھ جو یہ کام کرتا ہی قُلۡ هَاتُواْ کہ لاؤ بُرۡهَٰنَكُمۡ دلیل اپنی اس بات پہ کہ کوئی اللہ کے سوا ان کامون پر قدرت رکھتا ہی إِن كُنتُمۡ اگر ہو تم صَٰدِقِينَ ۝ سچے اس بات مین کہ دوسرا خدا ہی اسواسطے کہ کمال قدرت لوازم الوہیت سے ہی اور وہ غیر خدا کے واسطے ثابت نہین قُل کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَّا يَعۡلَمُ نہین جانتا مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ جو کوئی آسمانون اور زمین مین ہی ٱلۡغَيۡبَ چھپی ہوئی چیز اور پوشیدہ بات کو إِلَّا ٱللَّهُۚ مگر اللہ جانتا ہی تو جسطرح قدرت کاملہ اوسکے ساتھ مخصوص ہی اوسی طرح علم کامل بھی اوسی کے ساتھ خاص ہی وَمَا يَشۡعُرُونَ أَيَّانَ يُبۡعَثُونَ ۝ اور وہ نہین جانتے کہ کب اوٹھائے جائینگے بَلِ ٱدَّٰرَكَ بل یہان ہل کے معنی مین ہی اور لباب مین کہا کہ ام کے معنی مین ہی بہر تقدیر استفہام نفی کے معنی مین ہی یعنی نہین پہونچا اور کامل نہین ہوا عِلۡمُهُمۡ اونکا علم فِي ٱلۡأٓخِرَةِۚ آخرت واقع ہونے مین یعنی جیسا چاہیے ویسا آخرت کو نہین جانا بَلۡ هُمۡ بلکہ وہ فِي شَكّٖ مِّنۡهَاۖ شک مین ہین امور آخرت سے
بَلۡ هُم بلکہ وہ مِّنۡهَا عَمُونَ ۝ امر آخرت سے اندھے ہین یعنی اونکے دیدہ دل بعث و حشر کی دلیلین دیکھنے سے بند ہین وَقَالَ ٱلَّذِينَ ع ٥ ٩

كَفَرُوا اور کہا اونھون نے جو کافر ہوے چشم بصیرت اندھی ہونے کے سبب سے ءَإِذَا كُنَّا کیا جب ہو جائینگے ہم تُرَابًا خاک وَآبَاؤُنَا
اور باپ دادے ہمارے بھی خاک ہوگئے ہین أَئِنَّا لَمُخْرَجُونَ ○ کیا ہم نکالے گئے ہونگے قبرون سے یا باہر نکلے ہوے تنگی فنا سے اندر آئے
ہوے وسعت حیات مین لَقَدْ وُعِدْنَا بیشک ہم وعدہ دیے گئے ہین هَٰذَا اس حشر و نشر کا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا ہم اور ہمارے
باپ دادا مِنْ قَبْلُ پہلے سے محمد عربی کے وعدہ دینے سے یعنی سب انبیا بھی وعدہ دیا کیے اور ابتک تحقیق کو نہ پہونچا إِنْ هَٰذَا
نہین ہی یہ وعدہ إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ○ مگر کہانیان اگلون کی یعنی بنائی ہوئی بے اصل کہانیون کے مثل قُلْ سِيرُوا
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جاو فِي الْأَرْضِ زمین مین تکذیب کرنے والون کی جیسے دیار حجر اور احقاف او مؤتفکات فَانْظُرُوا
كَيْفَ كَانَ پھر دیکھو کہ کیسا تھا عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ○ انجام گنہگارون کا وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور رنجیدہ نہو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون کی تکذیب اور انکے سبب سے وَلَا تَكُنْ اور نہ رہ فِي ضَيْقٍ تنگدلی مین مِمَّا يَمْكُرُونَ ○
اوس چیز سے کہ وہ مکر کرتے ہین اسواسطے کہ تم تو ہماری عصمت اور نگہبانی کی پناہ مین ہو اور تمہاری حفاظت کا کفیل تو مین ہون نظم
غم مخور آنزو کہ غمخوارت منم ٭ از ہمہ بدہا نگہدارت منم ٭ از تو گر اغیار بر دارند رو ٭ این جہان و آن جہان یارت منم ٭ وَيَقُولُونَ اور
کہتے ہین کافر کہ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ کہان ہے اور کب ہوگا یہ وعدہ کیا ہوا عذاب إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○ اگر ہو تم سچے
مخاطب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب رضی اللہ عنہم ہین کہ برابر کافرون کو ڈراتے تھے قُلْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ کہہ شاید کہ ہو حکم الٰہی سے
رَدِفَ لَكُمْ ملی ہوئی تمہارے واسطے اور تمہارے پیچھے پیچھے آجائے بَعْضُ الَّذِي تھوڑی اوس چیز مین سے کہ تَسْتَعْجِلُونَ ○
جلدی کرتے ہو جسکے نزول اور حلول کی اور وہ جنگ بدر کے دن کا عذاب تھا یا قحط یا گرانی وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ اور بیشک تیرا رب
فضل اور رحمت کرنے والا ہی عَلَى النَّاسِ لوگون پر کہ اونپر عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا گناہ کے بدلے وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ اور لیکن
بہتیرے اونکے لَا يَشْكُرُونَ ○ شکر نہین کرتے اور تاخیر عذاب بھی ایک نعمت ہی اوسکا حق نہین پہچانتے وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ
اور یقینی تیرا رب البتہ جانتا ہی مَا تُكِنُّ جو کچھ چھپاتے ہین صُدُورُهُمْ دل کافرون کے حسد تمپر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وَمَا يُعْلِنُونَ ○ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین تمہاری تکذیب اور عداوت وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ اور نہین ہے کچھ پوشیدہ پیدا اور نازل
ہونے والی چیز فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ آسمان اور زمین مین إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ○ مگر لکھی ہے کتاب ظاہر یعنی لوح محفوظ مین
إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ بیشک قرآن يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ پڑھتا ہی بنی اسرائیل پر یعنی اونکے واسطے بیان کرتا ہی
أَكْثَرَ الَّذِي بہت وہ چیز کہ نادانی کی وجہ سے هُمْ فِيهِ وہ اوس چیز مین يَخْتَلِفُونَ ○ اختلاف کرتے ہین اور ایک دوسرے کے
خلاف بات کہتے ہین جیسے یہود کی تشبیہ اور نصارا کی تنزیہ او معاد جسمانی اور روحانی کا احوال و بہشت اور دوزخ کی صفت اور کیفیت
اور عزیر اور عیسی علیہما السلام کا قصہ وَإِنَّهُ اور بیشک قرآن لَهُدًى البتہ ہدایت وَرَحْمَةٌ اور رحمت ہی لِلْمُؤْمِنِينَ ○
ایمان والون کے واسطے کہ وہ اوس سے فائدہ لیتے ہین إِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب يَقْضِي بَيْنَهُمْ فیصلہ کرتا ہی اہل اختلاف مین
کہ بنی اسرائیل مین سے ہین بِحُكْمِهِ اپنے حکم صحیح اور درست سے وَهُوَ الْعَزِيزُ اور وہ غالب ہی

کہ اوسکا حکم رد نہین کر سکتے **الْعَلِیْمُ** ○ وہ جاننے والا ہے حقیقت حال اوس حکم کی جو وہ کرتا ہے **فَتَوَكَّلْ** پس توکل کر **عَلَى اللّٰهِ** اللہ پر اے ہمارے حبیب دشمنون کی دشمنی سے تم بیچ باک رکھو **اِنَّكَ** بیشک تم **عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ** ○ حق ظاہر پر ہو یعنی تمہاری راہ سیدھی ہے اور تمہارا کام درست ہے **اِنَّكَ** تحقیق کہ تم **لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى** بات نہین سنا سکتے مردون کو یعنی مردہ دل کافر تمہاری بات سن نہین سکتے **وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ** اور تم نہین سنا سکتے بہرون کو پکار **اِذَا وَلَّوْا** جب پھیر دیتے ہین **مُدْبِرِيْنَ** ○ پیٹھ پھیرے یعنی اونکے دلون کے کان بہرے ہین اور قرآن سننے سے انکار کرتے ہین اور منہ پھیرتے ہین تو بہرون کے مشابہ ہین نہ سننے مین خصوصًا وہ بہرا جو پھر جائے اور اپنے پکارنے والے کی طرف پیٹھ پھیرے اس صورت مین اوسکو سنانا بہت مشکل ہے اور اشارہ کنایہ بھی وہ نہین دیکھتا کہ اشارے سے بات سمجھے **وَمَآ اَنْتَ** اور نہین تو اے ہمارے حبیب **بِهٰدِى الْعُمْيِ** راہ دکھانے والا اندھون کو **عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ** اونکی گمراہی سے اسواسطے کہ ہدایت نہین حاصل ہوتی مگر چشم بصیرت کی بدولت اور وہ آنکھ نہین رکھتے **اِنْ تُسْمِعُ** نہین سناتا ہے تو **اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ** مگر اوسے جو ایمان لائے **بِاٰيٰتِنَا** ہماری باتون کا یعنی یا رسول اللہ تمہاری بات نہین سنتے مگر ایمان والے **فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ** ○ تو وہ حکم ماننے والے اور تمہارا کہا یقینی جاننے والے ہین نظم گوش دل نہادہ بر فرمان دیدہ دل کشادہ بر عرفان ؎ زندہ از نفحہائے گلشن قدس ؎ معتکف در فضائے عالم انس ؎ بردہ اندار مضائق لاانتی ؎ بہ قل اللہ ثم ذرہم پی ؎ **وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ** اور جب پڑجائیگی بات یعنی عذاب واجب ہوجائیگا اور حضرت رب الارباب کا قہر آئیگا **عَلَيْهِمْ** آدمیون پر اوسوقت جب امر معروف اور نہی منکر سے ہاتھ اوٹھائینگے تو **اَخْرَجْنَا** نکالینگے ہم **لَهُمْ** اونکے واسطے **دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ** جنبش کرنے والا زمین سے **تُكَلِّمُهُمْ** بات کریگا اونسے **اَنَّ النَّاسَ** یہ کہ لوگ **كَانُوْا** ہین کہ **بِاٰيٰتِنَا** ہماری باتون کے ساتھ کہ وعدہ وعید اور حشر نشر کی خبر ہے یا ہماری قدرت کی نشانیون اور حکمت کی دلیلون کے ساتھ **لَا يُوْقِنُوْنَ** ○ ع یقین نہین لاتے یعنی اون باتون کا اونھین تیقن نہین جاننا چاہیے کہ دابۃ الارض کا نکلنا قیامت کی علامتون مین سے ایک علامت ہے صاحب معتمد نے لکھا ہے کہ جب دنیا کا زوال قریب پہونچیگا تو حق تعالیٰ دابہ کو زمین سے نکالیگا جیسے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پتھر سے نکالی اور وہ دابہ بولیگا اور حدیث مین ہے کہ زمین سے دابہ کا نکلنا اور مغرب سے آفتاب کا نکلنا قریب ہوگا جو ایک ان مین سے پہلے ہوگا تو دوسرا اوسکے پیچھے ہی ظاہر ہوجائیگا اور بعضے اماموں کی کتابون سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت کی علامتون مین پہلی آسمانی علامت مغرب کی طرف سے آفتاب نکلنا ہے اور زمین کی پہلی علامت دابہ کا نکلنا ہے اور دابہ ایک جانور ہے ساٹھ گز لمبا چوپایہ اوسکے زر درومین ہونگے جیسے ہر پرند کے بچہ ہوتے ہین اور اوسکے دو بازو ہونگے تیز رو ایسا کہ کوئی بھاگنے والا اوس سے نہ چھوٹے اور کوئی تلاش کرنے والا اوسے نہ پائے اوسکا چہرہ آدمی کا سا مگر نہایت روشن اور چمکتا ہوا اور تیسیر مین ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اوسکا سر گائے کے سر کا سا ہوگا اور عین المعانی مین ہے کہ اوسکی آنکھین سور کی آنکھون کے مثل ہونگی اور کان ہاتھی کے سے اور سینگ پہاڑی گائے کے مانند اور رنگ چیتے کا ایسا اور گردن شتر مرغ کی سی اور اوسکا سینہ شیر کا سا اور پسلیان چیتے کی سی اور پانو اونٹ کے مثل اور دم مینڈھے کی سی دابۃ الارض نکلیگا کوہ صفا سے یا صفا مروہ کے درمیان سے یا کوہ اجیاد سے یا تہامہ کے جنگلون مین کسی جنگل سے یا حجر اسود مین سے اور حدیث مین ہے کہ اعظم مساجد

ع ۱۲

یعنی مسجد حرام سے نکلیگا اور کتاب علامۃ الساعۃ مین لکھا ہے کہ جانب کعبہ کے کونے مین سے نکلیگا لوگ دیکھتے ہونگے اور وہ آفتاب کی طرح سیر کریگا اور بلند
ہو جائیگا تین دن کے بعد ایک تہائی باہر آئیگا اور بعضے اس بات پر ہین کہ سر اسکا اور گردن ہی فقط زمین سے نکلیگی اور بہت مشہور یہ بات ہے
کہ تمام ڈیل سے زمین کے باہر آئیگا حضرت موسی کا عصا حضرت سلیمان کی انگوٹھی اوسکے ساتھ ہوگی ایمان والون کے چہرے مین عصا سے ایک
عصا چھوئیگا اس سے چہرہ اونکا سفید ہو جائیگا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی کافرون کی دونون آنکھون کے درمیان مین ملیگا اونکے چہرے
سیاہ ہو جائینگے دنیا مین کوئی سفید رو سیاہ رو ہونے کو نہ باقی رہیگا اور لوگ ایک دوسرے کو نام اور لقب سے نہ پکارینگے بلکہ سفید منھ والے کو
جنتی کہینگے اور سیاہ منھ والے کو دوزخی اور یہی ہے کہ بعضے مفسرین نے اس آیت کے معنی اس طور پر کہے ہین کہ جب آپڑیگی ہماری بات
مومنون کو کافرون سے تمیز کرنے کے ساتھ تو ہم نکالینگے دابۃ الارض کو واللہ اعلم وَيَوْمَ نَحْشُرُ اور یاد کرو وہ دن کہ حشر کرینگے ہم مِنْ
كُلِّ أُمَّةٍ ہر ایک امت مین سے فَوْجًا ایک گروہ کہ وہ رؤسا اور اشراف ہونگے مِمَّنْ يُكَذِّبُ اون لوگون مین سے جو تکذیب کرتے ہین
بِآيَاتِنَا ہمارے کلام کی آیتون کی یا ہماری قدرت کی دلیلون کی فَهُمْ يُوزَعُونَ ○ پھر وہ روکے جاینگے تاکہ قوم کے رذیل اور کمینے اونکے
پاس پہونچین حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوا یہانتک کہ جب آئینگے حشر کی جگہ پر قَالَ تو کہیگا خدا کہ أَكَذَّبْتُم بِآيَاتِي کیا جھوٹا مانا تمنے
میری آیتون کو پہلے حال مین وَلَمْ تُحِيطُوا اور گھیر لیا تمنے بِهَا اون آیتون کو عِلْمًا علم کی راہ سے یعنی تمنے اون آیتون مین غور نہ کیا
اور اونکی تہ کو نہ پہونچے أَمَّاذَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○ آیا وہ کیا چیز تھی جو تم تھے کرتے یعنی خدا رسول کا ایمان لانے کے بعد تمنے کیا
کام کیا وَوَقَعَ الْقَوْلُ اور آپڑیگی بات یعنی نازل ہوگا عذاب عَلَيْهِم اونپر بِمَا ظَلَمُوا اسبب اوسکے کہ اونھون نے ظلم کیا یعنی
تکذیب کی فَهُمْ لَا يَنطِقُونَ ○ پھر وہ بات نہ کہینگے یعنی مبتلائے عذاب ہوجائینگے اور عذر کرنے کی بھی مہلت نہ پائینگے
أَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھا اور نہ جانا حشر سے انکار کرنے والون نے أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ کہ کی ہمنے رات اندھیری لِيَسْكُنُوا
فِيهِ تاکہ آرام لین اوسمین سونے اور استراحت کرنے سے وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اور کردیا ہمنے دن کو روشن کہ اوسمین معاش
ڈھونڈھین إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک اس اوجالے اندھیرے کے آگے پیچھے آنے مین ایک خاص صورت پر لَآيَاتٍ البتہ نشانیان
ہین حشر و نشر پر لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو تصدیق کرتے ہین یعنی یہ یقین رکھتے ہین کہ جو دن رات کو
بدلنے پر قادر ہے وہ البتہ مردون کے بدنون کے مادے مین موت کو زندگی سے بدلنے کی بھی قدرت رکھتا ہے اور دن رات جو کہتے ہین
ایسے بھی دلیل پکڑ سکتے ہین زندگی اور موت پر وَيَوْمَ يُنفَخُ اور یاد کرو وہ دن جب پھونکا جائیگا فِي الصُّورِ صور مین فَفَزِعَ
تو ڈریگا اوسکی ہول اور ہیبت سے مَن فِي السَّمَاوَاتِ جو کوئی ہے آسمانون مین وَمَن فِي الْأَرْضِ اور جو کوئی ہے زمینون مین
فزع کا ماضی کے صیغہ پر لانا وقوع محقق ہونے کی جہت سے ہے یعنی صور پھونکنے کے وقت ضرور زمین اور آسمان کے رہنے والے
خوفناک ہونگے إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ مگر جسے چاہیگا اللہ یعنی بہشت اور دوزخ کے فرشتے یا شہید لوگ یا اسرافیل علیہ السلام
کہ پھونکنے والے ہین یا چارون مقرب فرشتے کہ جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام ہین یا حضرت موسی کہ اونکو طور پر غش تھا
تیسیر مین کہا ہے کہ وہ ادریس علیہ السلام ہین وَكُلٌّ اور سب لوگ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ ○ آئینگے میدان حشر مین خوار

اور سقیر آوی نے اتوہ پڑھا ہی اسم فاعل جمع کا صیغہ کہ آنے والے ہین میدان حشر مین وَتَرَى الْجِبَالَ اور دیکھیگا تو پہاڑون کو
اوس دن تَحْسَبُهَا سمجھیگا تو جَامِدَةً جگہ پر جمے ہوے وَهِيَ تَمُرُّ حال آنکہ پہاڑ چلتے ہونگے مَرَّ السَّحَابِ چال ابر کی
جاتے ہین اور وہ حرکت اونکی معلوم نہین ہوتی اسواسطے کہ جسم بڑے جب ایک طرف کو چلتے ہین تو اونکی حرکت خوب ظاہر نہین ہوتی
ہے جیسا کہ ابر کا سیر اور حرکت ... ہم دیکھتے ہین ...
خلق کو ... ماضون کی ... کی خبر نہین ... تعالم ... تو ... پہاڑ ...
عاشق یقین ... از رہ و منزل نہ کوتاہ و دراز ... دل ... و صاف ... رفتن ارواح دیگر
رفتن ست ... قدم ... آنچنانکہ ... صُنْعَ اللَّهِ کیا اللہ نے کرنا الَّذِي أَتْقَنَ وہ اللہ جسنے
مضبوط کیا كُلَّ شَيْءٍ پیدا کر کے سب چیزون کا اور آراستہ کیا جسطرح پر کہ چاہیے إِنَّهُ خَبِيرٌ بیشک وہ جاننے والا ہی بِمَا
تَفْعَلُونَ ○ وہ چیز جو تم کرتے ہو مَنْ جَاءَ جو کوئی آئے بِالْحَسَنَةِ نیکی کے ساتھ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا تو اوسکے واسطے
جزا ہی بہتر اوس سے اسواسطے کہ فانی کو دیتا ہی اور باقی کو لیتا ہی اور ایک کا بدلا سات سو پاتا ہی اور اگر حسنہ سے کلمہ شہادت مراد رکھین تو کلمہ
... سب بھلائیان حاصل ہین وَهُمْ اور نیکی لانے والے مِنْ فَزَعٍ خوف اور ہول سے يَوْمَئِذٍ اوس دن
یعنی ... آمِنُونَ ○ بے ڈر ہین وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ اور جو کوئی آئے برائی کے ساتھ کہ وہ شرک ہی فَكُبَّتْ
تو اوندھے کیے جائینگے وُجُوهُهُمْ منھہ اون مشرکون کے فِي النَّارِ آگ مین یعنی اونکو اوندھے منھہ دوزخ مین ڈالدینگے هَلْ تُجْزَوْنَ
اور کہینگے کہ کیا بدلا دیے جاتے ہو ... نہین ... إِلَّا مَا كُنْتُمْ مگر اوس چیز کی کہ تھے تم دنیا مین تَعْمَلُونَ ○ کرتے إِنَّمَا
أُمِرْتُ سوا اسکے نہین کہ مین حکم کیا گیا ہون أَنْ أَعْبُدَ یہ کہ عبادت کرون رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ اس شہر کے خداوند کی
کہ شہر مکہ ہی الَّذِي حَرَّمَهَا وہ خداوند جسنے حرمت اور عزت کی جہت سے حرام کردیا اس شہر کو یہانتک کہ اوسکا کانٹا نہین توڑتے
اور اوسکی گھاس تک نہین کاٹتے اور اوسکا شکار نہین ہنکاتے وَلَهُ اور اس شہر کے خداوند کے واسطے ہی كُلُّ شَيْءٍ سب چیزین
یعنی سب اوسی کے مخلوق اور مملوک ہین وَأُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہون أَنْ أَكُونَ یہ کہ مین ہون مِنَ الْمُسْلِمِينَ ○
مسلمانون مین سے جو ملت اسلام پر ثابت قدم ہین وَ اور حکم کیا گیا ہون أَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ یہ کہ پڑھا کرون قرآن ہمیشہ تاکہ
اوسکے حقائق مجھپر کھلین فَمَنِ اهْتَدَىٰ پھر جو کوئی راہ پائے ان حکمون مین میری متابعت کے سبب سے فَإِنَّمَا يَهْتَدِي تو سوا اسکے
نہین کہ وہ راہ پاتا ہی لِنَفْسِهِ اپنی ذات کے واسطے کہ راہ پانے کے فائدے اوسی کی طرف پھرتے ہین وَمَنْ ضَلَّ اور جو کوئی گمراہ
ہوجائے ان امور مین مخالفت کے سبب سے فَقُلْ إِنَّمَا تو کہہ سوا اسکے نہین کہ أَنَا مِنَ الْمُنْذِرِينَ ○ مین ڈرانے والون مین سے ہون اور
میرے ذمے فقط حکم پہونچا دینا ہی اور دوسرے کی گمراہی کا وبال مجھے نہین پہونچتا ہی وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ اور کہہ حمد وثنا اللہ کے واسطے ہی
نعمت نبوت پر یا اس بات پر کہ مجھے علم نافع اور عمل صالح اوسنے عطا کیا سَيُرِيكُمْ قریب ہی کہ دکھائے خدا تمکو آيَاتِهِ نشانیان
اپنی قدرت کی دابۃ الارض کا نکلنا وغیرہ یا دنیا مین قہر کی نشانیان کہ بدر کا واقعہ ہی اور آخرت مین کہ عذاب ابدی ہی فَتَعْرِفُونَهَا

پس پہچانو گے وہ نشانیان مگر وہ نشانیان ظاہر ہونے کے وقت اوسکا پہچاننا کچھ تمکو نفع نہ دیگا وَمَا رَبُّكَ اور نہین ہے تیرا بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ع اوس چیز سے کہ تم کرتے ہو اور بعضے نے یعملون غائب کا صیغہ پڑھا ہے یعنی جو مشرک کرتے ہین تو تیرا پروردگار اونسے غافل نہین ہے ... ساتھ ... اور اوسکا بھید بس وہی جانتا ہے ... بہت بڑا اور بڑی بڑی پیش ... حکمت ... انداز ... تو کس

وھی ثمان وثمانون آیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ○	سورۃ القصص مکیۃ
اور وہ اٹھاسی آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورہ قصص مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

طٰسٓمّٓ ○ امام شافعی قدس سرہ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے ان حرفون کو محافظت قرآن کا سبب کیا ہے کہ انکی برکت سے قرآن مین کمی یا زیادتی نہین ہو سکتی اور آیت وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ مین جس بھید کی طرف اشارہ ہے وہ یہی بھید ہین امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ طو اشارہ ہے طہارت نفوس عابدان کی طرف کہ غیرون کی عبادت سے اونکے نفس طاہر ہین اور طہارت قلوب عارفان کی جانب کہ حضرت جبار کے سوا اور کی تعظیم سے اونکے قلب طاہر ہین اور طہارت ارواح محبان کی طرف کہ اونکی روح مین ماسوی اللہ کی محبت نہین اور طہارت اسرار موحدان کی جانب کہ غیر خدا کا مشاہدہ نہین کرتے سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ سین اسرار الٰہی مین سے ایک رمز ہے یا ... مین سے ساتھ نجات کا اور مطیعون کے ساتھ درجات کا اور محبون کے ساتھ دوام مناجات کا اور بحر الحقائق مین کہا ہے کہ میم اشارہ ہے منت خالق کی طرف کہ تمام مخلوق پر ہے بقدر حاجت سبکے کام چلاتے اور مطالب بر لاتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ طسم تینون حرف قسم ہین طور سینا اور سکندریہ اور مکہ کی اور قسم کا جواب یہ ہے کہ تِلْكَ یہ سورت یا یہ آیتین اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ○ آیتین ہین کتاب ظاہر کی یا اوس کتاب کی جو ظاہر کرنے والی ہے طریق احسن نَتْلُوْا پڑھتے ہین ہم یعنی پڑھتا ہے ہمارے حکم سے جبریل عَلَیْكَ تجپر مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ موسیٰ اور فرعون کی خبرون سے بِالْحَقِّ حق اور راستی کے ساتھ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو لوگ تصدیق کرتے ہین اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا یقینی فرعون نے بلندی اور برتری ڈھونڈھی اور تکبر اور زبردستی کی فِی الْاَرْضِ زمین مصر مین وَجَعَلَ اور کردیا اَهْلَهَا اہل مصر کے قبطیون اور سبطیون مین سے شِیَعًا گروہ گروہ اور ہر گروہ کو ایک کام کے ساتھ نامزد کردیا یَّسْتَضْعِفُ اور تھا کہ برا پکڑا اور مغلوب مقہور کیا طَآىٕفَةً مِّنْهُمْ ایک گروہ کو اونمین سے یعنی بنی اسرائیل کو کہ یُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ قتل کرتا تھا اونکے بیٹے اسواسطے کہ کاہنون نے اوس سے کہدیا تھا کہ بنی اسرائیل مین ایک بیٹا پیدا ہونے والا ہے کہ اوسکے سبب تیری سلطنت کو زوال ہوگا کشاف مین لکھا ہے کہ بنی اسرائیل کے نوّے ہزار بیٹے قتل کیے وَیَسْتَحْیٖ اور زندہ چھوڑتا تھا نِسَآءَهُمْ اونکی بیٹیان قبط کے سردارون کی خدمت کے واسطے اِنَّهٗ كَانَ بیشک تھا فرعون مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ○ تباہ کارون مین سے کہ پیغمبرون کی اولاد کے قتل پر وہ جرات کرتا اور آزاد لوگون کو غلام بناتا تھا وَنُرِیْدُ اور چاہتے تھے ہم اَنْ نَّمُنَّ یہ کہ احسان رکھین ہم عَلَى الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا اون لوگون پر جو برے پکڑے گئے تھے

اونا چار پڑے تھے فِي الْأَرْضِ زمین مصر مین اور اوسکے نواح مین یعنی بنی اسرائیل تو ہمنے اونپر اسطرح احسان کرنا چاہا کہ چھوڑا دین
ہم اونکو بلا اور شدت فرعون سے وَنَجْعَلَهُمْ اور کر دین ہم اونکو أَئِمَّةً پیشوا دین کے کام مین اور بلانے والے خیر اور صلاح
کی طرف وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۝ اور کر دین ہم اونکو وارث فرعون والون کے مال و متاع اور املاک کا وَنُمَكِّنَ لَهُمْ
اور قدرت اور جگہ دین ہم اونکو فِي الْأَرْضِ مصر اور شام کی زمین مین وَنُرِيَ اور دکھائین ہم فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ
فرعون اور اوسکے وزیر ہامان کو وَجُنُودَهُمَا اور اونکے لشکرون کو مِنْهُمْ بنی اسرائیل سے مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۝ جس
وہ چیز کہ تھے جس سے ڈرتے جیسے سلطنت کا زوال اور اونکی ہلاکت دشمنون کے ہاتھ سے اور یہ صورت اونھون نے اوسوقت دیکھی جب
دریا مین ڈوبنے کی علامت مشاہدہ کی اور بنی اسرائیل خوشی کرتے ہوے دریا کے کنارے نظر آئے فرعون سمجھا کہ ہم ظلم اور تعدی کے سبب سے
مغلوب اور مقہور ہوے اور مظلوم بیچارے اپنی دلی مراد کو پہونچکر غالب اور سرفراز ہوگئے اور يَوْمُ الْمَظْلُومِ عَلَى الظَّالِمِ أَشَدُّ مِنْ يَوْمِ الظَّالِمِ عَلَى الْمَظْلُومِ
کا بھید کھل گیا نظم ای ستمگار بیند یشہ از ان روز سیاہ کہ تراشومی ظلم افگند از جاہ بچاہ آنکہ اکنون بحقارت نگری جانب وی ہم بتشما
کند آنچ ورسیوے تو نگاہ تبیان میں لکھا ہی کہ فرعون نے مصر کی دائیان بنی اسرائیل کی حاملہ عورتون پر تعینات کر دی تھین اور دوسری ایک
جماعت کو بھی اونپر مسلط کر دیا تھا کہ جس حاملہ کے بیٹا پیدا ہو تو فوراً اوس بیٹے کو قتل کر ڈالو جو دائی حضرت موسی علیہ السلام کی ماں پر
مسلط تھی لڑکا پیدا ہوتے وقت حاضر ہوئی اور موسی علیہ السلام کو اوٹھا لیا اور اونکے چہرہ کی طرف دیکھتے ہی اونکے حسن و جمال پر عاشق
ہوگئی اور اوس فرزند ارجمند کے ساتھ بڑی محبت اوسکے دل مین پیدا ہوئی اور حضرت موسی کی والدہ سے بولی کہ بی بی مین تیرا بھید
نہ کھولونگی اور لوگ جو متعین ہین اونسے کہدونگی کہ وہ بچہ لڑکی تھی موئی ہوئی اوسے مین نے خاک مین دبا دیا مگر شرط یہ ہی کہ تیرے فرزند کو تیرا
کوئی عزیز قریب پڑوسی نہ دیکھے حضرت موسی کی ماں نے تین مہینے یا زیادہ حضرت موسی کو پوشیدہ رکھا اور ایک قول یہ ہی کہ جب حضرت
موسی پیدا ہوے تو فوراً فرعون کے تعینات کیے ہوے سپاہیون کا ایک گروہ گھر مین گھس آیا حضرت موسی کی بہن نے حضرت موسی کو
اوٹھا کر گرم تنور مین ڈالدیا سپاہیون نے جب بچہ نہ دیکھا تو گھر سے باہر نکل آئے حضرت موسی کی ماں نے تنور کے قریب آکر دیکھا تو کیا دیکھتی
ہین کہ آگ گل بوٹا ہوگئی ہی اور موسی علیہ السلام اوس سے کھیل رہے ہین غرضکہ اونکو چھپا کر پرورش کرتے رہے اور ہر وقت ڈرتے رہتے اسواسطے
کہ فرعون کے لوگ حد سے زیادہ کھوج مین تھے تو اوسوقت الہام الہی حضرت موسی کی ماں کو پہونچا جیسا کہ خود حق تعالی فرماتا ہی کہ
وَأَوْحَيْنَا اور وحی بھیجی ہمنے یعنی ہمنے الہام کیا اور علم الہدی قدس سرہ نے فرمایا کہ شاید حق تعالی نے فرشتون وغیرہ مین سے
کوئی رسول بھیجا ہو إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ موسی کی ماں کی طرف کہ لاوی ابن یعقوب کی اولاد مین تھین اور اونکا نام یوخابذ تھا نام کا
پہلا حرف نون اور تیسیر اور عین المعانی مین یوخابذ لکھا ہی یعنی پہلا حرف یے اور پھر تقدیر ہمنے اوسے الہام دیا أَنْ أَرْضِعِيهِ
یہ کہ دودھ دے اور پرورش کر اوسے فَإِذَا خِفْتِ پھر جب تو ڈرے عَلَيْهِ اوسپر اور سمجھ لے کہ لوگون نے اوسکا پیدا ہونا
جان لیا اور اوسے ہلاک کرنے کا قصد کرین فَأَلْقِيهِ تو ڈالدے اوسے فِي الْيَمِّ دریا مین اس سے دریاے نیل مراد ہی یعنی
صندوق مین اوسے رکھکر آب نیل مین ڈالدے وَلَا تَخَافِي اور نہ ڈر اسواسطے کہ وہ ضائع اور ہلاک نہوگا وَلَا تَحْزَنِي

اور نہ غم کھا اوسکے فراق مین اِنَّا رَآدُّوْهُ بیشک ہم پھیر دینے والے ہین اوسے اِلَيْكِ تیری طرف تھوڑے زمانے مین اس صورت پر
جو کہ تیری خاطر خواہ ہو وَجَاعِلُوْهُ اور کر دینے والے ہین ہم اوسے مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ رسولون مین سے یعنی اوسے نبوت کی
بزرگی ہم عطا کرینگے پس جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مان کو دریافت ہوا کہ فرعون کے لوگ بنی اسرائیل کے بیٹون کی تلاش مین بڑا
مبالغہ اور کوشش کرتے ہین تو ایک بڑھئی جو عمران کا دوست تھا اوس سے کہا کہ ایک صندوق پانچ بالشت لمبا اور پانچ بالشت
چوڑا گہرا بنا دے اور وہ بڑھئی خربیل بن صبور تھا فرعون کا چچا زاد بھائی اوسنے صندوق تیار کرکے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی
مان کو حوالہ کر دیا اور اوسکے دل مین یہ بات آئی کہ اس عورت کے لڑکا ہی چاہتی ہے کہ صندوق مین بند کرکے فرعون کے سپاہیون سے بچا لیجاوے
پس وہ بڑھئی فرعون کے کارندے پاس آیا اور چاہا کہ صورت حال بیان کرے اوسکی زبان بند ہوگئی اپنے گھر پھر آیا اور چاہا کہ فرعون پاس جا کے
اور آنکھ کے اشارہ سے اوسکو بتائے تو اوسکی آنکھ اندھی ہوگئی پس وہ سمجھ گیا کہ جس لڑکے کا پتا کاہنون نے بتایا تھا وہ یہی ہے پس فوراً
بے دیکھے ہوے ایمان لایا اور فرعون کے لوگون مین مومن یہی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مان نے صندوق کو سیاہ روغن سے مضبوط
کیا کہ پانی اوسمین نہ جائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اوسمین لٹایا اور صندوق کا منھ اوسی روغن سے مضبوط بند کرکے رود نیل مین ڈال دیا
فرعون کی ایک بیٹی تھی برص کے مرض مین مبتلا کاہنون نے کہدیا تھا کہ فلانے دن رود نیل مین ایک آدمی کا بچہ پایا جائیگا یہ بیماری اوسکے
آب دہن یعنی تھوک سے زائل ہوگی اوسی دن فرعون اور اوسکی جورو اور بیٹی وغیرہ رود نیل کے کنارے آئے اور اوس خبر دیے ہوے
بچہ کا انتظار کرتے تھے کہ دفعۃً وہ صندوق پانی پر نمودار ہوا فرعون نے نوکرون کو حکم کیا کہ اس صندوق کو نکال لاؤ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ
فِرْعَوْنَ پس موسیٰ علیہ السلام کو لے لیا فرعون کے لوگون نے لِيَكُوْنَ تاکہ ہو جائے یا رہے لَهُمْ فرعونیون کے واسطے
عَدُوًّا دشمن اور خاص اون لوگون کے لیے جو حضرت موسیٰ کے سبب سے غرق ہونے والے تھے وَّحَزَنًا ط اور غم بڑا عورتون کو
کہ انکو پکڑ کر لونڈیان بنائینگے یعنی موسیٰ علیہ السلام آخر کو اونکے واسطے دشمن ہونگے اور رنج کا سبب ہو جائینگے اِنَّ فِرْعَوْنَ بیشک
فرعون وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا اور ہامان اور لشکر اون دونون کے كَانُوْا خٰطِئِيْنَ ○ تھے خطا کرنے والے سب چیزون مین
لکھا ہے کہ جب صندوق کا پٹرا کھولا تو موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو جو لوگ حاضر تھے اور جنھون نے دیکھا سب کے دلون مین حضرت موسیٰ کی
محبت پیدا ہوئی اور فرعون کو دغدغہ ہوا کہ یہ بچہ کیونکر قتل سے بچا جس لڑکے کی خبر کاہن دیتے ہین مبادا یہی ہو فرعون کی جورو بولی کہ ہم نے
نجومیون سے سنا ہے کہتے تھے کہ فرعون پر جو بات ہونے سے ہم ڈرتے تھے فلانی رات اوس سے ہمین دلجمعی ہوگئی تو اے فرعون اب اس
بچہ کے قتل سے ہاتھ اوٹھا کہ اسکے سبب سے ہم اپنی بیٹی کا علاج کرین پھر حضرت موسیٰ کا ذرا سا تھوک لیکر اوس لڑکی کے سفید داغ پر مل دیا
اوسی وقت داغ زائل ہوگیا مصرع آمد طبیب درد بکلی علاج یافت ✢ وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ اور بولی عورت فرعون کی آسیہ نام
مزاحم کی بیٹی اور وہ قوم بنی اسرائیل سے تھی سبط نبوت مین سے اور عین المعانی مین لکھا ہے کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کی پھوپھی تھی بہر تقدیر
اوسنے فرعون سے کہا کہ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ یہ فرزند روشنی آنکھ کی میرے واسطے ہے وَلَكَ ط اور تیرے واسطے کہ اوسکے باعث سے میری بیٹی نے
شفا پائی لَا تَقْتُلُوْهُ نہ قتل کرو اوسے جمع کا لفظ تعظیم کے واسطے ہے عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ شاید کہ نفع پہونچائے ہمین کہ

برکت کی علامتیں اوسکی پیشانی سے ظاہر ہین اَوْ نَتَّخِذَهٗ یا لیوین اوسے ہم وَلَدًا فرزندی مین اسواسطے کہ وہ اوسکی لیاقت رکھتا ہی
فرعون نے موسی علیہ السلام کو آسیہ کے حوالہ کردیا اور آسیہ اونکی پرورش مین مشغول ہوئین وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ○ حال آنکہ
وہ لوگ نہ جانتے تھے کہ فرعون کی ہلاکت اسی فرزند یعنی موسی علیہ السلام کے ہاتھ سے ہی وَاَصْبَحَ اور ہوگیا فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰی
دل موسی کی مان کا فٰرِغًا خالی صبر اور عقل سے یعنی جب اونھون نے سنا کہ وہ صندوق فرعون کے ہاتھ پڑا تو بے صبر اور بے قرار
ہوگئیں اِنْ كَادَتْ بیشک قریب ہوا کہ اضطراب کی وجہ سے لَتُبْدِیْ بِهٖ ظاہر کردے موسی علیہ السلام کا قصہ اور یہ کہدے
کہ یہ میرا بیٹا ہی اسے قتل نہ کرو اور ایک قول یہ ہی کہ جب حضرت موسی کی مان نے سنا کہ فرعون نے موسی علیہ السلام کو بیٹا بنایا تو غم سے
اونکا دل خالی ہوگیا اور نزدیک تھا کہ خوشی کے مارے ظاہر کردین کہ یہ میرا بیٹا ہی لَوْلَا اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰی قَلْبِهَا اگر نہ یہ ہوتا کہ ہمنے
باندھ رکھا اوسکے دل پر یعنی باندھ دیا اور محکم کردیا اوسکے دل کو صبر اور ثبات کے ساتھ لِتَكُوْنَ تاکہ ہوجائے وہ عورت مِنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ ○ باور کرنے والون مین سے ہمارے وعدہ کو اور اگر ہم یہ مہربانی نہ کرتے تو وہ ظاہر کردیتی اپنے بیٹے کو وَقَالَتْ
اور کہا موسی علیہ السلام کی مان نے لِاُخْتِهٖ موسی کی بہن مریم سے اور بہت صحیح یہ ہی کہ اوسکا نام کلثوم تھا اور اوسکے شوہر کو غالب
بن یوشا کہتے تھے موسی علیہ السلام کی مان نے اوس سے کہا کہ قُصِّیْهِ پیچھے پیچھے اپنے بھائی کے جا اور اوسکی خبر لا کلثوم بارگاہ فرعون کے
دروازہ پر آئین فَبَصُرَتْ بِهٖ پھر دیکھا اپنے بھائی کو عَنْ جُنُبٍ دور سے آسیہ کی گود مین وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ لوگ
نہ جانتے تھے کہ وہ اس فرزند کی بہن ہی وَحَرَّمْنَا اور حرام کردیا ہمنے عَلَیْهِ الْمَرَاضِعَ موسی پر دودھ دائیون کا مِنْ قَبْلُ
پہلے اوسکی بہن کے آنے سے لکھا ہی کہ آٹھ دن رات موسی علیہ السلام نے کسی انا کا دودھ نہین لیا یہانتک کہ آسیہ اور اوسکی قوم کے لوگ
ناچار ہوے مگر موسی علیہ السلام اپنا انگوٹھا چوستے تھے اور پاک صاف دودھ اوسمین سے نکلتا تھا اوسے پیتے تھے جب کلثوم نے دیکھا
کہ آسیہ انا کے واسطے مضطرب ہی فَقَالَتْ تو کہا موسی کی بہن نے هَلْ اَدُلُّكُمْ کیا دلالت کردون مین تمھین عَلٰی اَهْلِ
بَیْتٍ یَّكْفُلُوْنَهٗ ایک گھر والون پر کہ شفقت کی راہ سے لیلین اس لڑکے کو اور پرورش کرین لَكُمْ تمھارے واسطے وَهُمْ اور وہ
گھر والے لَهٗ نٰصِحُوْنَ ○ اوسکے خیرخواہ رہین اور اوسے دودھ پلانے اور پرورش کرنے مین کمی نہ کرین لکھا ہی کہ ہامان نے جب بات سنی
تو بولا کہ اس عورت کو پکڑو یہ جانتی ہی کہ یہ لڑکا فلان گھرانے کا ہی کلثوم سمجھ گئیں بولین کہ مین نے یہ خیال کرکے کہا کہ وہ لوگ بادشاہ یعنی فرعون کے
خیرخواہ ہین لڑکے کے نہین تو کلثوم کی خاطرداری کرکے کہا کہ جاو جنھین کہتی ہو لے آو کلثوم جاکر مان کو بلا لائین اوسوقت موسی علیہ السلام
فرعون کی گود مین تھے ہر چند انائین لاتے اور وہ موسی علیہ السلام کو گود مین اوٹھاتین مگر حضرت موسی اونسے منھ پھیرتے اور کسی کا دودھ نہ لیتے
جب اونھین مان کی گود مین دیا اور مان کی بو اونکے دماغ مین پہونچی تو اونکی طرف متوجہ ہوے اور چھاتی منھ مین لی بیت بوے خوش تو ہر کہ ز باد صبا
شنید از یار آشنا سخن آشنا شنید فرعون بولا کہ تو کون ہی کہ اس دودھ پیتے بچے نے تیری طرف رغبت کی حضرت موسی علیہ السلام کی مان
بولین کہ مین عورت ہون بہت پاکیزہ اور مجھ مین خوشبو آتی ہی اور میرا دودھ بہت لطیف اور شیرین ہی جو لڑکا میرے پاس آتا ہی میرا دودھ پی لیتا ہی
فرعون نے کہا کہ اسکی اجرت مقرر کرو اجرت مقرر ہوئی بس فرعون نے موسی علیہ السلام کو اونکی مان کے سپرد کیا اور حکم دیا کہ اپنے گھر لیجا ہفتہ بھر مین

اکیلیا میرے پاس لایا کرنا موسی علیہ السلام کو اونکی مان نے لیلیا اور نہایت خوشی کے ساتھ اپنے گھر پھرین کہ خدا کا وعدہ سچا ہوا جیسا
خود حق تعالی نے فرمایا ہی فَرَدَدْنٰهُ پھر پھیر دیا ہمنے موسی کو اِلٰٓى اُمِّهٖ اوسکی مان کی طرف كَیْ تَقَرَّ تاکہ روشن ہو عَیْنُهَا اوسکی
آنکھ فرزند کی بدولت وَلَا تَحْزَنَ اور غمگین نہووے اپنے بیٹے کی جدائی مین وَلِتَعْلَمَ اور تاکہ جان لے اپنی آنکھون سے دیکھ کر
اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ اللہ کا حَقٌّ حق اور سچا ہی وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن اکثر قبطی لَا یَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے تھے
وَلَمَّا بَلَغَ اور جب کہ پہونچا موسی اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى نہایت قوت اور کمال جوانی کو کہ وہ تیس برس کا سن ہی یا چالیس برس کا
اور سیدھا ہوا اور اونکی عقل کامل ہوئی اوس سن مین یہان چالیس برس کا سن مراد ہی کہ جب اس سن کو پہونچے تو اٰتَیْنٰهُ دی ہمنے اوسکو
حُكْمًا نبوت وَّعِلْمًا اور علم دین مین وَكَذٰلِكَ اور جسطرح موسی اور اونکی مان پر ہمنے مہربانی اور کرم کیا اسی طرح نَجْزِی
الْمُحْسِنِیْنَ بدلا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو اس قصہ مین نبوت کا ذکر اور دونون وعدے سچ ہونے کا بیان ہی کہ جسطرح
اونھین مان کے پاس ہمنے پہونچا دیا اوسی طرح نبوت بھی عطا کی وَدَخَلَ الْمَدِیْنَةَ اور داخل ہوے موسی شہر مصر مین یا شہر منف مین
کہ ملک مصر مین تھا یا شہر حابین مین کہ مصر سے دو فرسنگ یعنی چھ میل ہی یا عین الشمس مین کہ نواح مصر مین ہی اور تفسیر نقاش مین کہا ہی کہ
اسکندریہ مین اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ مصر مین حضرت موسی داخل ہوے عَلٰى حِیْنِ غَفْلَةٍ اوسوقت پر کہ غفلت واقع تھی
مِّنْ اَهْلِهَا اہل مصر سے یعنی مغرب اور عشا کے درمیان کہ اوسوقت سب لوگ اپنے کامون مین مشغول تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ
دن کو استراحت اور قیلولہ کے وقت داخل ہوے فَوَجَدَ تو پائے فِیْهَا اوس شہر مین رَجُلَیْنِ دو مرد کہ وہ یَقْتَتِلٰنِ ز
جھگڑتے تھے هٰذَا یہ ایک مِنْ شِیْعَتِهٖ پیروون اور گروہ مین سے تھا موسی کے یعنی بنی اسرائیل مین سے اور اوسکا نام سامری تھا
اور بعضون نے کہا ہی کہ بلیخا تھا وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ اور یہ ایک دشمنون مین سے اوسکے تھا یعنی قبطیون سے اوسکا نام قاتون یا فیلقون تھا
اور یہ فرعون کا باورچی تھا بنی اسرائیل کو لکڑی ڈھونے کی تکلیف دیتا تھا جب موسی علیہ السلام وہان پہونچے فَاسْتَغَاثَهُ تو فریاد کی موسی
علیہ السلام سے اور دوہائی دی الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ اوسنے جو موسی کے گروہ مین سے تھا عَلَى الَّذِیْ اوسپر جو تھا مِنْ عَدُوِّهٖ
اوسکے دشمنون مین سے یعنی سبطی نے قبطی کو دور دفع کرنے پر موسی علیہ السلام سے مدد چاہی حضرت موسی نے قبطی کو کہا او قبطی اس سبطی کو
چھوڑ دے پس قبطی نے موسی علیہ السلام کا کہنا نہ کیا اور جواب دیا فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى تو مکا مارا اوسے موسی نے فَقَضٰى عَلَیْهِ پس مار ڈالا
اوسے اور بعضون نے کہا ہی کہ خدا نے اوسپر موت کا حکم کر دیا تو وہ مرگیا اور موسی علیہ السلام نے اوسے قتل کرنے کے بعد قَالَ کہا هٰذَا یہ کام
مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ اوسکے کام مین سے ہی جیسے شیطان نے رغلانے مجھ ایسے لوگون کے کامون مین سے نہین اِنَّهٗ بیشک شیطان عَدُوٌّ دشمن ہی
مُّضِلٌّ گمراہ کرنے والا مُّبِیْنٌ کھلی ہوئی ہی اوسکی دشمنی چونکہ پیغمبر لوگ قصدًا خدا کی نافرمانی سے معصوم ہین اور اونکی زلت اور خطا سہوا
ہی ہوتی ہی اور یہ خطا اونکے رتبہ عالی کے نسبت گناہ ہی تو حضرت موسی علیہ السلام نے بطریق مناجات قَالَ رَبِّ کہا اے میرے رب اِنِّیْ
ظَلَمْتُ نَفْسِیْ بیشک مین نے ظلم کیا اپنی ذات پر حکم ہونے سے پہلے قبطی کو قتل کرکے فَاغْفِرْ لِیْ تو بخش دے تو مجھے
فَغَفَرَ لَهٗ تو بخش دیا خدا نے اونھین اونکے استغفار کے سبب اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ بیشک خدا بخشنے والا ہی

بندون کو مہربان ہو قَالَ رَبِّ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ ای میرے رب قسم کھاتا ہون مین بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ اوس چیز پر جو انعام
فرمائی تو نے مجھپر مغفرت وغیرہ کہ توبہ کرتا ہون فَلَنْ اَكُوْنَ پھر ہرگز نہونگا ظَهِيْرًا پشت پناہ اور یار و مددگار لِّلْمُجْرِمِيْنَ○
گناہگارون کے واسطے یعنی ایسی کسی کی مدد نہ کرونگا کہ وہ گناہ کا سبب ہو جیسے اس سبطی کی مدد کے سبب سے قبطی قتل ہو گیا
فَاَصْبَحَ پھر صبح کی موسیٰ علیہ السلام نے فِي الْمَدِيْنَةِ اوس شہر مین خَآئِفًا ڈرتے ڈرتے يَّتَرَقَّبُ انتظار کرتے
تھے موسیٰ کہ اب کوئی اونھین بلائے اور قصاص لے فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ پھر جسنے مدد چاہی تھی اونسے بِالْاَمْسِ
کل يَسْتَصْرِخُهٗ ط وہ پھر فریاد کرنے لگا دوسرے قبطی پر اور مدد چاہنے لگا قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى کہا موسیٰ علیہ السلام نے اوس
بنی اسرائیل سے اِنَّكَ بیشک تو لَغَوِيٌّ ایک مرد ہی گمراہ مُّبِيْنٌ○ کھلی ہوئی ہے تیری گمراہی یعنی کل تو ایک بندۂ خدا کے قتل کا
سبب ہوا فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ پھر اوس وقت جب چاہا حضرت موسیٰ نے اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ یہ کہ پکڑے اوس آدمی کو کہ هُوَ
عَدُوٌّ لَّهُمَا لا وہ دشمن ہے موسیٰ علیہ السلام اور اوس سبطی کا اور قبطی کے شر سے سبطی کو بچائے تو قبطی سمجھا کہ موسیٰ علیہ السلام
اوسکی طرف اوسے مارنے جاتے ہین تو قَالَ يٰمُوْسٰٓى بولا کہ ای موسیٰ اَتُرِيْدُ کیا تو چاہتا ہے اَنْ تَقْتُلَنِيْ یہ کہ تو مجھے قتل کرے
كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا جس طرح قتل کی تو نے ایک جان بِالْاَمْسِ ق کل اِنْ تُرِيْدُ نہین چاہتا ہے تو اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ
مگر یہ کہ ہو تو جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ سرکش نامہربان خونریز قبطیون کو قتل کرکے زمین مصر یا اسکندریہ مین یا اور کسی مین جن کے اونکے
نام اوپر ذکر ہو چکے ہین وَمَا تُرِيْدُ اور نہین چاہتا تو اَنْ تَكُوْنَ یہ کہ ہو تو مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ○ صلح کرنے والون مین کہ
لوگون مین تیرے سبب سے صلح رہے قبطی نے یہ بات سنی تھی اور جانتا تھا کہ فاتون بادرچی کو حضرت موسیٰ نے قتل کیا ہے پھر یہ خبر فرعون کو
پہونچائی اوسنے ارکان سلطنت سے مشورہ کرکے یہ امر مقرر کیا کہ موسیٰ کو قتل کرنا چاہیے خرمیل جو اہل فرعون مین مومن تھا اس حال سے آگاہ
ہو کر موسیٰ علیہ السلام کی طرف چلا وَجَآءَ رَجُلٌ اور آیا ایک مرد یعنی خربیل مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ بہت دور جگہ شہر
یعنی فرعون کی بارگاہ سے کہ شہر کے ایک کنارے تھی يَّسْعٰى دوڑتا ہوا یہانتک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہونچا قَالَ يٰمُوْسٰٓى
بولا کہ ای موسیٰ اِنَّ الْمَلَاَ بیشک سردار قوم يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ مشورہ کرتے ہین اور تدبیر ٹھہراتے ہین تیرے ساتھ لِيَقْتُلُوْكَ
تاکہ قتل کرین تجھے مقتول کی عوض فَاخْرُجْ تو تم باہر چلے جاؤ اس شہر سے اِنِّيْ لَكَ بیشک مین آپکے واسطے مِنَ
النّٰصِحِيْنَ○ سے نصیحت کرنے والون مین ہون اور خیرخواہون مین سے فَخَرَجَ پس نکل گئے موسیٰ بے زاد راہ بے سواری
بے ساتھی مِنْهَا اوس شہر سے خَآئِفًا ڈرتے ہوئے اپنی جان کو يَّتَرَقَّبُ انتظار و خیال کرتے ہوئے کہ کوئی اونکے پیچھے آتا ہے
اور قَالَ رَبِّ کہا موسیٰ نے ای میرے رب نَجِّنِيْ نجات دے مجھے اور چھوڑا لے مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ○ ظالمون کے گروہ سے
یعنی فرعون اور فرعون کے لوگون سے موضح مین ہے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور اونھون نے کہا کہ ای موسیٰ شہر مدین کی طرف جاؤ یہ کہکر اونھین
راہ پر لائے اور موسیٰ علیہ السلام نے راہ لی وَلَمَّا تَوَجَّهَ اور جب کہ متوجہ ہوئے موسیٰ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ مدین کی طرف اور وہ ایک شہر کا نام
آباد کرنے والے کے نام پر رکھا گیا تھا کہ مدین بن ابراہیم تھے اور مصر سے وہان تک آٹھ دن کی راہ ہے اور وہ دھر متوجہ ہوتے وقت قَالَ کہا عَسٰى

رَبِّيٓ شاید کہ میرا رب اَنْ يَّهْدِيَنِيْ راہ دکھلائے مجھے سَوَآءَ السَّبِيْلِ ○ راہ سیدھی اور صحیح مدین تک کہتے ہیں موسیٰ علیہ السلام
آٹھ دن رات برابر چلے گئے اور گھاس پات کے سوا اور کچھ نہ کھانا تھا سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا منہ تو مدین
کی طرف تھا اور دل حضرت ذوالمنن کی طرف مدین کے میدانوں کی راہیں طے کرنے میں شوق لقا اونکے ساتھ تھا بیت نعمت
تا یا من شد سوے در راہ عدم گردم ❊ خوش ست آوارگی آنرا کہ ہمراہ چنین باشد ❊ وَلَمَّا وَرَدَ اور جب پہونچے موسیٰ علیہ السلام مَآءَ
مَدْيَنَ پانی پر مدین کے اور وہ ایک کنواں تھا شہر کے کنارے تو وَجَدَ عَلَيْهِ پایا اوس کنوے پر اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ
ایک گروہ لوگوں کا کہ وہاں مجمع ہو کر يَسْقُوْنَ پانی پلاتے ہیں اپنے مواشی کو وَوَجَدَ اور پائیں مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ
اونسے نیچے دو عورتیں یعنی اوس مقام سے نیچے دو عورتوں کو دیکھا تَذُوْدٰنِ کہ چراتی تھیں اپنی بکریاں تاکہ اوروں کے گلہ میں
نہ مل جائیں چونکہ شفقت صفت ذاتی انبیا علیہم السلام کی ہے حضرت موسیٰ آگے بڑھے اور مہربانی کی راہ سے قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے
مَا خَطْبُكُمَا کیا حال ہے تم دونوں کا اور کام تمہارا کہ اپنی بکریوں کو اور بکریوں کے ساتھ گھاس چرنے اور پانی پینے سے روکتی ہو
قَالَتَا بولیں وہ دونوں کہ لَا نَسْقِيْ ہم پانی نہیں پلاتے اپنی بکریوں کو حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ جب تک پھیر لیجائیں
چرواہے اپنے گلوں کو کنوے پر سے اور مواشی سے جو چارہ بچ رہتا ہے وہ ہم اپنی بکریوں کو دیتے ہیں اسواسطے کہ ہم کوئی معین و مددگار
نہیں رکھتے وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ○ اور ہمارا باپ بڑا بوڑھا ہے اتنی سکت نہیں رکھتا کہ یہاں آئے اور ہماری مدد فرمائے بعضوں نے
کہا ہے کہ وہ شعیب علیہ السلام کے بھائی یا بھتیجے کی بیٹیاں تھیں کہ اوسے بثرون کہتے تھے اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ خود حضرت شعیب کی
بیٹیاں تھیں بڑی کا نام صفورا چھوٹی کا نام صفیرا یا صفوریہ جب حضرت موسیٰ کو اونکا حال معلوم ہوا تو چرواہوں کے پاس آئے اور یہ
بات فرمائی کہ ان بیچاری عورتوں کو کیوں انتظار کرنے دیتے ہو پہلے انھی کے چارپایوں کو پانی پلا دیا کرو کہ اپنے گھر جلدی جائیں اونھوں نے
تحکم کی راہ سے کہا کہ ہم تو انکو پانی نہیں دینے اگر تمکو کچھ بل ہو تو آؤ پانی پلاؤ حضرت موسیٰ آگے بڑھے اور اون لوگوں کی نگاہ انکی دونوں
بھوؤں کے بیچ میں پڑی ڈر کے مارے بھاگے اور ایک طرف کھڑے ہو کر دیکھنے لگے پس موسیٰ علیہ السلام کنوے پر آئے اور جو ڈول دس
آدمی ملکر کھینچتے تھے اونھوں نے اکیلے کھینچا حال آنکہ آٹھ دن رات گذرے تھے کہ کچھ کھانا نہ کھایا تھا اور اون پیغمبر زادیوں کی بکریوں کو
سیراب کر دیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ دوسرے کنوے پر حضرت موسیٰ گئے اور جو پتھر چالیس آدمی ملکر اوٹھاتے تھے کنوے کے منہ پر سے
اکیلے اوسے اوٹھایا اور وہ بڑا ڈول جسے چالیس آدمی ملکر کھینچتے تھے تنہا اوس سے پانی کھینچا فَسَقٰى پھر پانی پلایا لَهُمَا اون
دونوں کے واسطے اونکی بکریوں کو اور وہ چلی گئیں ثُمَّ تَوَلّٰٓى پھر پھرے موسیٰ علیہ السلام اِلَى الظِّلِّ طرف سایہ کے کہ دیوار کا
تھا یا درخت کا فَقَالَ رَبِّ پھر کہا حضرت موسیٰ نے کہ اے میرے رب اِنِّيْ بیشک میں لِمَآ اَنْزَلْتَ واسطے اوس چیز کے جو بھیجی
تو نے اِلَيَّ میری طرف مِنْ خَيْرٍ نیکی میں سے یعنی کھانا تھوڑا بہت جو کچھ ہو اوسکا فَقِيْرٌ ○ محتاج ہوں یا جو کچھ نیکیوں میں سے
تو نے میری طرف بھیجا کہ وہ کمال دین کی مدد ہے اوسکے واسطے میں فقیر ہوا دنیا میں اور وسعت عیش اور مالداری جو فرعون کے
پاس میں رکھتا تھا وہ میں نے چھوڑی بیت با فقیر بسازم کہ مرا فقر خوش ست ❊ گر ہیچ ندارم چو تو دارم ہمہ ہست حضرت شعیب کی

بیٹیان اوس روز جو بہت جلدی گھر پھر آئین باپ نے جلدی پھر آنے کا سبب پوچھا بیٹیون نے تمام قصہ عرض کیا پس اونھون نے اپنی ایک بیٹی کو حکم دیا کہ جا اوس جوانمرد کو جلد لے آ فَجَآءَتْهُ پھر آئی موسیٰ علیہ السلام پاس اِحْدٰىهُمَا ایک اون دونون عورتون مین سے کہ وہ حضرت صفورا تھین تَمْشِیْ چلتی تھین عَلَی اسْتِحْیَآءٍ اوس طور پر جیسے شرم والی کواریان چلتی ہین اور حضرت موسیٰ کے سامنے آکر حضرت صفورا قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ بولین تحقیق کہ میرا باپ یَدْعُوْكَ بلاتا ہے تجھے لِیَجْزِیَكَ تاکہ بدلا دے تجھے اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا اجرت اوسکی کہ پانی پلایا تو نے ہماری بکریون کو ہمارے واسطے پس موسیٰ نے حضرت شعیب علیہما السلام کی زیارت او ملاقات کی غرض سے قبول کیا اجرت کی طمع کے واسطے نہین آگے آگے حضرت صفورا پیچھے پیچھے حضرت موسیٰ چلے ہوا سے حضرت صفورا کا کپڑا اوڑتا اور کچھ کچھ اونکا بدن کھل جاتا پس حضرت موسیٰ نے اونسے کہا کہ تم میرے پیچھے پیچھے آؤ اور زبان سے مجھے رستہ بتاتی جاؤ فَلَمَّا جَآءَهٗ پھر جب آئے حضرت موسیٰ حضرت شعیب علیہما السلام کے پاس وَقَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ اور پڑھا اوپر قصہ یعنی اپنا سب حال بیان کیا تو حضرت شعیب نے پہچان لیا کہ یہ جوان اہل بیت نبوت مین سے ہے قَالَ لَا تَخَفْ کہا شعیب علیہ السلام نے کہ نہ ڈر نَجَوْتَ رہائی پائی تو نے مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ ظالمون کے گروہ سے یعنی فرعون اور اوسکی قوم سے اسواسطے کہ اس ملک مین اونکا کچھ قابو نہین پھر حضرت شعیب کے فرمانے سے کھانا حضرت موسیٰ علیہما السلام کے سامنے حاضر کیا گیا حضرت موسیٰ نے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا کہ مین آخرت کا کام دنیا کے عوض نہین بیچتا یعنی بکریون کو پانی خدا کے واسطے مین نے پلایا ہے اجرت کے لیے نہین حضرت شعیب نے فرمایا کہ کھانا تمہارے کام کی اجرت نہین بلکہ میری عادت ہے کہ جو کوئی میرے گھر مین آتا ہے بطور ضیافت اوسکی خدمت کرتا ہون اب تم میرے مہمان ہو اور جو کچھ حاضر تھا موجود ہے مروت چاہتی ہے کہ اوسے رد نہ کرو اسواسطے مصرع کہ مہمان سخن میزبان قبول کنند موسیٰ علیہ السلام نے اوس کھانے مین سے کچھ نوش فرمایا اس اثنا مین قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا کہا ایک نے اون دو بیٹیون مین سے کہ وہ صفورا تھین کہ یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ای میرے باپ اجرت پر مقرر کر لے موسیٰ کو بکریان چرانے کے لیے اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ بیشک بہتر اوسکا جسے اجرت پر ٹھہراؤ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ۝ مزدور قوت والا امانت دار ہے یہ کنایہ اسطرف ہے کہ موسیٰ علیہ السلام مین قوت اور امانت دونون صفتین مین لکھا ہے کہ حضرت شعیب نے اپنی بیٹی صفورا سے پوچھا کہ تجھے انکی قوت اور امانت کیونکر معلوم ہوئی تو حضرت صفورا نے ڈول کھینچنے کا قصہ اور راہ مین اونھین اپنے پیچھے پیچھے چلنے کو کہنے کا حال بیان کیا شعیب علیہ السلام کو جب یہ حال معلوم ہوا تو قَالَ کہا کہ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ بیشک مین چاہتا ہون اَنْ اُنْكِحَكَ یہ کہ نکاح مین دون اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ ایک کو ان دونون بیٹیون مین سے جسے تم چاہو عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ اس بات پر کہ اجارہ دو تم ای موسیٰ مجھے اپنی ذات یعنی مزدوری کرو مجھے ثَمٰنِیَ حِجَجٍ آٹھ برس عین المعانی مین ہے کہ اگلی شریعتون مین بیٹیون کے مہر کا اختیار باپون کو تھا وہ مہر لیتے تھے اور ہماری شریعت مین منسوخ ہو گیا اس حکم کے سبب سے کہ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً اور یہ بات کہ مزدوری منافع مہر ہوسکے ممنوع ہے امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اور بعضون نے کہا ہے کہ آیت کے معنی یہ ہین کہ مزدوری یہ ہے کہ تیرے نکاح مین اپنی بیٹی دیتا ہون اور میری بیٹی کا مہر یہ ہے کہ آٹھ برس تم میری بکریان چراؤ فَاِنْ اَتْمَمْتَ پس اگر پورے کرو تم ای موسیٰ اون برسون کو عَشْرًا دس برس

فَمِنْ عِنْدِكَ ج تو وہ تمہاری طرف سے ہے یعنی اگر ایسا کرو تو تمہارا مزید کرم ہو وَمَآ اُرِیْدُ اور مین نہین چاہتا اَنْ اَشُقَّ
عَلَیْكَ ط کہ بار رکھون مین تجپر دس سال پورے کرنے کا کہ خواہ مخواہ پورے کرا یا جھگڑا کرون کہ ہر وقت میرا پورا کام کیا کرو ایسا
نہ کرونگا بلکہ ای موسیٰ تجسے اسطرح کام کو کہتا ہون کہ آسانی اور تم تکلیف مین نہ پڑو سَتَجِدُنِیْٓ قریب ہی کہ پاؤگا تو مجھے
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اگر چاہیگا اللہ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ نیکون مین سے جو خوش معاملگی اور عہد پورا کرنے اور آداب صحبت
بجالانے مین شایستہ ہین قَالَ ذٰلِكَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ یہ عہد بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ ط میرے تیرے درمیان قائم ہی کوئی
خلاف نہ کرے اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ کوئی اِن دونون مدتون مین سے کہ آٹھ اور دس برس ہین قَضَیْتُ گذاردون اور پوری
کردون مین فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ ط تو تعدی اور زیادتی ڈھونڈھنا نہین ہی مجپر یعنی پھر میری اہلیہ کو مجھسے روک رکھنا چاہیے وَاللّٰهُ
عَلٰى مَا نَقُوْلُ اور اللہ اوس چیز پر جو مین کہتا ہون اور شرط کرتا ہون وَكِیْلٌ ع ○ گواہ ہی اس گفتگو پر جو ہوتی ہی اور وہ میرا | ع ۷
کارساز ہی کہ مین اپنا کام اوسکے سپرد کرتا ہون کہ اوسکی مدد توفیق سے عہد پورا کرون بیت گر لطف تو یاری نماید نخست ؎ ہم عہد شکستنا
وہم پیمان سست ؎ فَلَمَّا قَضٰى پھر جب گذار دی مُوْسَى الْاَجَلَ موسیٰ نے اپنی مدت حدیث مین ہی کہ بڑی مدت پوری کی
یعنی دس برس تک بکریان چرائین اور دس برس اور حضرت شعیب کی صحبت مین رہے اور چالیس برس کے سن مین حضرت شعیب کی
اجازت سے مصر کی طرف چلے جب راہ مین قدم رکھا وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اور لیے جاتے تھے حضرت موسیٰ اپنے لوگون کو جاڑے کی اندھیری رات مین
اور راہ بھول گئے قریب تھا کہ اونکی بی بی کے لڑکا ہو ہوا کی شدت بجلی کی چمک سے بکریان ادھر اودھر بھاگین گلہ متفرق ہو گیا چقمری
آگ نہ جھڑتی تھی تو اٰنَسَ دیکھی مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ کوہ طور کی طرف سے نَارًا ج ایک آگ تو قَالَ لِاَهْلِهِ کہا موسیٰ علیہ السلام
نے اپنے لوگون سے کہ امْكُثُوْٓا ٹھہرو اسی جگہ اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ بیشک مین نے دیکھی نَارًا ایک آگ لَّعَلِّیْٓ اٰتِیْكُمْ شاید کہ لے
آؤن تمہارے واسطے مِّنْهَا بِخَبَرٍ اوس سے کچھ خبر یعنی جو لوگ آگ کے پاس ہون اونسے خبر پوچھ آؤن کہ راہ کدھر ہی اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ
النَّارِ یا کوئی چنگاری آگ کی لے آؤن لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ○ شاید تم اپنے کو گرم کرلو اوسکے سبب سے فَلَمَّآ اَتٰىهَا پھر جب آئے
حضرت موسیٰ اوس آگ کے پاس نُوْدِیَ ندا کی گئی یعنی موسیٰ علیہ السلام کو پکارا مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ کنارہ رود سے
جو حضرت موسیٰ کے داہنی طرف تھا اور وہ ندا پہونچی فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ برکت والی جگہ مین مِنَ الشَّجَرَةِ درخت سے کہ وہ ثمر دار یا خار دار
یا عناب کا تھا اَنْ یّٰمُوْسٰٓى یہ کہ ای موسیٰ اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ بیشک مین ہی ہون اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ○ رب اہل عالم کا بس موسیٰ علیہ السلام
نے درخت کی طرف نگاہ کی ایک آگ دیکھی بے دھوین کی سفید پھر اپنے دل کی جانب جو نظر کی تو شوق لقاے محبوب کی آگ کا شعلہ
مشاہدہ کیا یہ دو آگین دیکھنے سے قریب تھا کہ بالکل سوخت ہو جائین بیت ہست رمز آتشے روشن نمیدانم کہ چیست ؎ اینقدر
دانم کہ ہمچون شمع میکاہم زعشق ؎ موسیٰ علیہ السلام اَنْ یّٰمُوْسٰٓى کی ندا سے عشق و شوق مین سوختہ اور گداختہ ہو کر اور بھی درخت کے
سامنے کھڑے ہوے اور اوس ندا سے دو مضمون پیدا تھے ایک تو یہ کہ یا موسیٰ اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ط اور
دوسرا یہ کہ ڈالدے اپنا عصا موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا جو ڈالا تو وہ سانپ بن گیا فَلَمَّا رَاٰهَا پھر جب دیکھا حضرت موسیٰ نے عصا کو کہ

تَھْتَزُّ جلدی کے ساتھ حرکت کرتا ہی كَاَنَّهَا جَآنٌّ گویا کہ وہ سانپ ہی تڑپنے والا کہ عرف مین اوسکو تیز سانپ کہتے ہین وَّلّٰی
پھرے حضرت موسیٰ مُدْبِرًا پیٹھ موڑکر خوف کے مارے وَّلَمْ یُعَقِّبْ اور پھر نہ پھرے اوس وادی کی طرف بلکہ اپنے لوگون کی
طرف چلے پھر دوبارہ ندا آئی کہ یٰمُوْسٰٓی اَقْبِلْ ای موسی آگے آ وَلَا تَخَفْ اور نہ ڈر سانپ سے اِنَّكَ بیشک تو مِنَ
الْاٰمِنِیْنَ ○ امان پائے ہوون مین سے ہی اُسْلُكْ یَدَكَ ڈال اپنا ہاتھ فِیْ جَیْبِكَ اپنے کپڑے کے گریبان مین تَخْرُجْ
بَیْضَآءَ کہ نکلے سفید چمکتا ہوا مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ بے عیبی سے یعنی اوسکی سفیدی بُری نہ معلوم ہوگی اور اوس سے طبیعت نفرت
نہ کریگی جیسے برص کی سفیدی سے نفرت کرتی ہی وَّاضْمُمْ اِلَیْكَ اور سمیٹ اپنی طرف جَنَاحَكَ اپنے بازو یعنی اپنے
سینہ پر اپنا ہاتھ رکھو مِنَ الرَّهْبِ ڈر کے واسطے تاکہ تسکین پاؤ یا ہاتھ بائین بغل کے نیچے لاؤ جیسا کہ ڈرے ہوے آدمی کرتے ہین
فَذٰنِكَ پھر یہ دونون چیزین یعنی عصا اور ید بیضا بُرْهَانٰنِ دو دلیلین اور نشانیان ہین مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے تیرے
رسول ہونے پر اوران دونون معجزون سمیت جاؤ اِلٰی فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف وَمَلَا۟ئِهٖ اور اوسکے گروہ کی جانب اِنَّهُمْ
بیشک وے كَانُوْا تھے قَوْمًا ایک گروہ فٰسِقِیْنَ ○ باہر نکلے ہوے دائرہ فرمان سے قَالَ رَبِّ کہا موسی علیہ السلام نے کہ ای
میرے رب اِنِّیْ قَتَلْتُ تحقیق کہ مین نے قتل کیا ہی مِنْهُمْ نَفْسًا قبطیون مین سے ایک کو فَاَخَافُ تو ڈرتا ہون اَنْ
یَّقْتُلُوْنِ ○ یہ کہ قتل کر ڈالین وہ مجھے اوسکے قصاص مین وَاَخِیْ هٰرُوْنُ اور میرا بھائی ہارون هُوَ اَفْصَحُ وہ بہت فصیح ہی
مِنِّیْ مجھسے لِسَانًا زبان آوری اور بات کہنے مین فَاَرْسِلْهُ بھیج اوسے مَعِیَ میرے ساتھ رِدْاً یار اور مددگار کرکے
یُّصَدِّقُنِیْٓ تاکہ میری تصدیق کرے دلیلین مقرر کرنے اور شبہے دفع کرنے مین یا میری بات صاف بیان کردیا کرے اِنِّیْٓ اَخَافُ
بیشک ڈرتا ہون مین اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ○ یہ کہ میری تکذیب کرین فرعون کے لوگ اور میری زبان مناظرہ کے وقت یاری نہ کرے
قَالَ کہا حق تعالی نے کہ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ قریب ہی کہ سخت کرین ہم تیرا بازو یعنی ای موسی جلد ہم تمھاری قوت بڑھاوینگے
بِاَخِیْكَ تیرے بھائی کے سبب سے وَنَجْعَلُ لَكُمَا اور دینگے ہم تمکو سُلْطٰنًا غلبہ اور تسلط دشمنون پر فَلَا یَصِلُوْنَ
پھر نہ پہونچین وہ اِلَیْكُمَا تم دونون کی طرف یعنی تمپر وہ غلبہ نہ پاوینگے تو جاؤ تم دونون بِاٰیٰتِنَا ہماری دلیلون سمیت یعنی
ہماری قدرت کی دلیلین لیکر یا یہ کہ ہماری آیتون کے سبب سے اَنْتُمَا تم دونون وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ○ اور جو کوئی پیروی
کرے تم دونون کی وہ غالب ہی مغلوب نہین اسواسطے کہ ہماری نشانیون کا جھنڈا بلند ہی اور انبیا علیہم السلام کے ساتھ ہماری عادات
اور اعانات متواتر ہی فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰی بِاٰیٰتِنَا پھر جب لائے موسی اونکے پاس ہماری آیتین یعنی ہمارے دیے ہوے معجزے
بَیِّنٰتٍ کھلے ہوے قَالُوْا تو کہا فرعون کے لوگون نے کہ مَا هٰذَآ نہین ہی یہ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًی مگر جادو افترا کیا ہوا اور بنایا ہوا
اوسکا اور کسی نے ایسا جادو نہین کیا اور ایسا جادو ہمنے نہین دیکھا وَّمَا سَمِعْنَا اور نہین سنا ہمنے بِهٰذَا ایسا جادو یعنی ایسا
جادو نہوا ہوگا فِیْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ ○ زمانے مین ہمارے باپ دادا کے جو ہمسے پہلے تھے یہ بات اونھون نے اسواسطے کہی کہ خود اونکے اور اونکے
باپ دادا کے زمانہ مین جادوگر بہت تھے وَقَالَ مُوْسٰی اور کہا موسی علیہ السلام نے کہ رَبِّیْٓ اَعْلَمُ میرا رب بڑا جاننے والا ہی بِمَنْ جَآءَ

بِالْهُدٰی اوس شخص کو جو آیا ہدایت کے واسطے انبیا علیہم السلام مین سے مِنْ عِنْدِهٖ اوسکے پاس سے یعنی حق تعالی مجھے بھیجا اور وہ جانتا ہی کہ مین حق پر ہون اور تم باطل پر وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ اور خوب جانتا ہی اوسے کہ ہو جسکے واسطے عَاقِبَةُ الدَّارِ انجام بہتر دنیا مین یعنی جسکا خاتمہ ایمان پر ہو جائے یا آخرت مین انجام بہتر ہو یعنی اوسے دوزخ سے نجات حاصل ہو اور وہ جنت میں داخل ہو اِنَّهٗ تحقیق شان یہ ہی کہ کسی طرح لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ نہ فلاح پاوینگے ظالم لوگ انجام بخیر ہونے کے سبب سے وَقَالَ فِرْعَوْنُ اور کہا فرعون نے کہ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ اے گروہ بزرگون کے مَا عَلِمْتُ نہین جانتا ہون مین لَكُمْ تمہارے واسطے مِّنْ اِلٰهٍ کوئی خدا کہ اوسکی پرستش اور تعظیم کرو غَيْرِيْ اپنے سوا اور موسی کہتا ہی کہ خدا اور ہی جسنے آسمان پیدا کیے فَاَوْقِدْ لِيْ پس جلا آگ میرے واسطے يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ اے ہامان گارے پر تا کہ وہ پختہ ہو جائے اور اوس سے جو بنیاد رکھی جائے اوسمین مضبوطی ہو لکھا ہی کہ پہلے جسنے اینٹ پکانے کا حکم دیا وہ فرعون تھا کہ اوسنے اپنے وزیر سے کہا کہ اینٹ پکا فَاجْعَلْ لِّيْ پھر بنا میرے واسطے صَرْحًا محل اونچا کہ اوسکی سیڑھیاں ہون کہ اوسکی چھت پر چڑھون لَّعَلِّيْۤ اَطَّلِعُ شاید کہ اطلاع پاؤن اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى موسی کے خدا کی طرف یعنی اوسپر اطلاع پاؤن اور دیکھون کہ ایسا ہی ہی جیسا کہ موسی کہتا ہی وَاِنِّيْ اور تحقیق کہ مین لَاَظُنُّهٗ گمان کرتا ہون موسی کو مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ جھوٹون مین سے فرعون نے تصور کیا تھا کہ حق تعالی جسم والا ہی اور آسمان پر اوسکا مکان ہی اور اوسکی طرف چڑھ جانا ممکن ہی اور یہ اوسے نہ معلوم تھا کہ **نظم** بامکان آفرین مکان چہ کند ؛ آسمانگر با آسمان چہ کند ؛ نہ مکان رہ برد بروز زبان نہ بیان زو خبر دہد نہ عیان ؛ صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ ہامان نے پچاس ہزار کاریگر جمع کیے مزدورون کے علاوہ اور اینٹیں پاتھنے چونا پکانے لکڑی کاٹنے مکان اوٹھانے کا حکم دیا محل اوٹھا نہایت اونچا اور پکا مضبوط کہ کسی نے اس سے پہلے ایسا محل نہ بنایا تھا بیت چنان بلند بنائے کہ عقل نتوانست ؛ کمند فکر فگندن بگوشہ بامش ؛ اور زاد المسیر مین کہا ہی کہ جب محل بن چکا تو فرعون اوسکی چھت پر چڑھا اور اوسکے خیال مین تھا کہ آسمان کے نزدیک پہونچا ہوگا جب اوسنے دیکھا تو آسمان کو اوس محل پر سے بھی ویسا ہی دیکھا جیسا زمین پر سے دیکھتا تھا تو نہایت شرمندہ ہو کر بولا کہ ایک تیر آسمان کی طرف مارو لوگون نے تیر مارا وہ تیر خون مین بھرا ہوا گرا فرعون بولا مین نے موسی کے خدا کو مار لیا پس حق تعالی نے جبریل علیہ السلام کو بھیجا اونھون نے اپنا ایک پر جو اوس محل پر مارا تو وہ تین ٹکڑے ہو کر گرا ایک ٹکڑا تو فرعون کے لشکرگاہ پر اور اوس سے ہزارون قبطی دب کر مرے اور ایک ٹکڑا دریا مین اور ایک مغرب کی طرف چلا گیا اور اون کاریگرون اور مزدورون مین سے کوئی زندہ نہ بچا باوجود اس بات کے فرعون متنبہ نہوا اور اوسکا تکبر اور غرور اور بھی زیادہ ہوا وَاسْتَكْبَرَ اور تکبر کیا هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فرعون نے اور اوسکے لشکرون نے فِى الْاَرْضِ زمین مصر مین بِغَيْرِ الْحَقِّ ناحق کہ اوسے استحقاق اور لیاقت نہ تھی وَظَنُّوْۤا اور اونھون نے گمان کیا اَنَّهُمْ یہ کہ وہ اِلَيْنَا ہماری جزا اور سزا کی طرف لَا يُرْجَعُوْنَ ○ نہ پھیرے جائینگے حشر و نشر کے سبب سے فَاَخَذْنٰهُ تو لے لیا ہمنے اوسے وَجُنُوْدَهٗ اور اوسکے لشکرون کو فَنَبَذْنٰهُمْ پھر ڈال دیا ہمنے اونھین فِى الْيَمِّ دریائے طبریہ مین یہانتک کہ وہ ڈوب گئے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ پھر دیکھو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسا ہوا اوسمین عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ○ انجام ظالمون کا یعنی مشرکون کو اور اپنی قوم کو ایسے قصے اور واقعے سنا کر ڈراؤ وَجَعَلْنٰهُمْ

اور کر دیا ہمنے انھین اس جہان مین اَئِمَّۃً پیشوا گمراہی مین کہ اپنے گمراہ کرنے سے لوگون کو یَّدْعُوْنَ بلاتے ہین اِلَی النَّارِ
آگ کی طرف یعنی ایسے کامون کی طرف بلاتے ہین جسکے سبب سے لوگ دوزخ مین داخل ہون جیسے کفر اور معصیت وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
اور قیامت کے دن لَا یُنْصَرُوْنَ ○ نہ مدد دیے جائینگے یعنی اونکا کوئی یار اور مددگار اونسے عذاب روکیگا وَاَتْبَعْنٰھُمْ اور اونکے
پیچھے پیچھے لائے ہم یعنی اونسے ملادی ہمنے فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا لَعْنَۃً اس دنیا مین لعنت کہ فرشتے اور ایمان والے اوپر لعنت
کرتے ہین وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور قیامت کے دن ھُمْ وہ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ○ بدصورتون مین سے ہین یا راندے ہوون مین سے
وَلَقَدْ اٰتَیْنَا اور تحقیق کہ دی ہمنے مُوْسَی الْکِتٰبَ موسی علیہ السلام کو توریت مِنْۢ بَعْدِ بعد اسکے کہ مَآ اَھْلَکْنَا
الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰی ہلاک کیا ہمنے پہلے قرن والون کو جیسے قوم نوح قوم ہود قوم صالح قوم لوط کو بَصَآئِرَ اوس حال مین کہ وہ
کتاب حکمتین اور آیتین کھلی ہوئی تھین یا روشنی تھی کہ دیدۂ بصیرت کو روشن کرے لِلنَّاسِ بنی اسرائیل کے واسطے وَھُدًی
اور راہ بتانے والی احکام شرع کی وَّرَحْمَۃً اور رحمت تھی اپنے تابعون اور عالمون کے واسطے لَّعَلَّھُمْ شاید کہ وہ یَتَذَکَّرُوْنَ ○
نصیحت پائین وَمَا کُنْتَ اور نہ تھے تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ جانب غربی کے وادی واقع نواح طور
اور مقام موسی سے طور مغرب کی طرف تھا یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کوہ طور پر موجود نہ تھے اِذْ قَضَیْنَآ جب گذاری ہمنے
اِلٰی مُوْسَی الْاَمْرَ موسی کی طرف وحی وَمَا کُنْتَ اور نہ تھے تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنَ الشّٰھِدِیْنَ ○ گواہون سے
اہل فرعون کی طرف موسی کو بھیجنے پر وَلٰکِنَّآ اور مگر وحی بھیجا ہمنے وہ قصہ تمہاری طرف اسواسطے کہ ہمنے اَنْشَاْنَا پیدا کیے موسی کے
بعد قُرُوْنًا قرن مختلف ایک گروہ دوسرے گروہ کے بعد فَتَطَاوَلَ پھر بڑی ہوئین عَلَیْھِمُ الْعُمُرُ اونپر زندگیان یعنی
بڑی مدتین ان قرن والون پر گذرین اور خبرین صحت اور صواب کی راہ سے بدل گئین اور علم مندرس ہوگئے تو ہمنے تمکو وہ خبرین نئی
کر دینے کے واسطے بھیجا تاکہ عقلمند لوگ جان لین کہ ایسی خبرین بے وحی خدا نہین ہوسکتین وَمَا کُنْتَ ثَاوِیًا اور نہ تھے تم مقیم
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِیْٓ اَھْلِ مَدْیَنَ اہل مدین کے درمیان کہ برابر تعلیم لینے کے واسطے تَتْلُوْا پڑھتے ہو تم عَلَیْھِمْ
اونپر اٰیٰتِنَا ہماری آیتین موسی اور شعیب علیہما السلام کے قصہ مین جسطرح شاگرد اوستاد سے پڑھتے ہین یعنی تم مدین مین نہ تھے
کہ یہ قصہ تعلیم لو وَلٰکِنَّا اور مگر ہم کُنَّا مُرْسِلِیْنَ ○ ہین بھیجنے والے تمہاری طرف اور تمھین خبر کرنے والے ان قصون کی
وَمَا کُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اور نہ تھے تم حاضر طور سینا کی طرف اِذْ نَادَیْنَا جب ندا دی ہمنے موسی کو اور توریت عطا کی ہمنے اونھین
زاد المسیر مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ندا کی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور نوادر کشف الاسرار مین ہے کہ موسی علیہ السلام نے
کہا کہ الٰہی توریت مین ایک امت کی صفت اور سیرت مین پڑھا کرتا ہون کہ نیک خصلتون اور صفتون سے موصوف ہے یہ کس پیغمبر کی امت ہوگی
جواب ملا کہ ای موسی یہ امت ہمارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوگی پس موسی علیہ السلام کو آرزو ہوئی کہ اس امت کو دیکھین حق تعالی
نے فرمایا کہ ای موسی ابھی یہ امت ظاہر ہونے کا وقت نہین ہے اگر تمکو منظور ہو تو اونکی آواز سنا دون پھر حق تعالی نے خطاب فرمایا کہ ای امت محمد
سب نے اپنے باپون کی پشت سے جواب دیا کہ لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ جب حضرت موسی کو امت محمدی کی آواز حق تعالی نے سنائی تو یہ چاہا

کہ مجھے تحفہ دیے پھیرے تو حق تعالیٰ نے فرمایا عطیہ دیا ہمنے تمکو قبل اسکے کہ تم مجھسے مانگو اور بین نے تمکو بخشش دیا پہلے اس سے کہ تم مجھسے بخشش
چاہو سبحان اللہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالیٰ نے کیا مرتبہ عطا فرمایا ہی کہ باوصف یہ مرتبہ پانے کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور قرآن کے ساتھ ہین اس طرح پر خوشخبری پائی ہی شبیت حق لطف کرد وداد بما ہرچہ بہتر ست ﴿ وین بہتر از ہمہ ست کہ او نیز از آن
ماست ﴿ اور جب ایسی سرفرازی امت کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سے حاصل ہی تو آپ سے حق تعالیٰ فرماتا ہے
کہ ای ہمارے حبیب تم کوہ طور پر حاضر نہ تھے جب کہ ہمنے تمہاری امت کو پکارا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً اور مگر تمکو ہمنے خبر دی اوس رحمت کے سبب سے جو
واقع ہی تمپر مِّنْ رَّبِّكَ تمہارے رب کی طرف سے اور ہمنے تمکو یہ قصے اسواسطے سکھائے لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ
مِّنْ قَبْلِكَ تاکہ ڈراؤ تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس گروہ کو کہ نہین آیا ہی اونپر کوئی ڈرانے والا تمسے پہلے یعنی اوس زمانہ مین جو حضرت
عیسیٰ اور حضرت سرور انبیا علیہما التحیۃ والثنا کے درمیان مین تھا اور نہ حضرت اسمٰعیل کے عرب مین رسول کیا تھا اور اوس زمانہ کو بہت مدت
گذر گئی تھی پھر اس زمانہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالیٰ نے رسول کیا لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ○ کہ شاید وہ نصیحت پائین
وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ اور اگر نہ ہوتا کہ اونھین پہونچتی مُّصِيْبَةٌ مصیبت بِمَا قَدَّمَتْ بسبب اسکے جو آگے بھیجا ہی
اَيْدِيْهِمْ اونکے ہاتھون نے یعنی جو کام کہ شرک اور ظلم اور گناہ اونھون نے کیے فَيَقُوْلُوْا پھر کہتے نزول عذاب کے وقت کہ رَبَّنَا ای
ہمارے رب لَوْلَآ اَرْسَلْتَ کیون نہ بھیجا تونے اِلَيْنَا ہماری طرف رَسُوْلًا رسول جو تیرا پیغام ہمارے پاس لاتا فَنَتَّبِعَ
اٰيٰتِكَ پھر ہم اتباع کرتے تیری آیتون کی اور تیرے رسول کی تصدیق کرتے وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ اور ہوتے ہم ایمان
والون مین سے کہ تیری وحدانیت تیرے رسول کی رسالت پر ایمان لاتے پہلے لولا کا جواب محذوف ہی یعنی اگر نہ یہ ہوتا کہ نزول عذاب کے وقت
عذر پیش کرتے کہ پیغمبر ہمارے پاس نہین آیا اور ہمین حق کی طرف نہین بلایا تو البتہ اونپر ہم عذاب بھیجتے لکھا ہی کہ قریش کے گروہ نے
یہود سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب مین سوال کیا اور اونھون نے آپ کی نبوت کا اقرار کردیا اور آپکی نعت اور صفت توریت سے
پڑھی تو مشرکون نے توریت سے بھی انکار کرکے کہا کہ محمد عربی اگر پیغمبر ہین تو جو معجزے حضرت موسیٰ رکھتے تھے یہ کیون نہین رکھتے تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ پھر جب آیا اونکے یعنی عرب کے کافرون پاس رسول سچا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا پیغام
صحیح اور درست یعنی قرآن شریف مِنْ عِنْدِنَا ہمارے پاس سے تو قَالُوْا کہا کافرون نے کہ لَوْلَآ اُوْتِيَ کیون نہ دیا گیا
محمد عربی کو مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مثل اوسکے جو دیا گیا موسیٰ معجزات مین سے یعنی محمد عربی کو معجزہ عصا اور ید بیضا کیون
نہ دیا اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا کیا کافر نہین ہوے یعنی کافر ہوے انکے ہمجنس قبط کے مشرک بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ اوس
چیز کے جو دی تھی موسیٰ کو اس سے پہلے یعنی نو نشانیان قَالُوْا کہا قبطیون نے کہ سِحْرٰنِ دو جادو کرنے والے یعنی موسیٰ اور ہارون تَظٰهَرَا
پشت پناہ ہین خوارق عادات ظاہر کرنے مین یا عرب کے مشرکون نے کہا کہ دو جادو ایک دوسرے کے معین ہین یعنی توریت اور قرآن وَقَالُوْٓا
اور کہا قبطیون نے یا مکہ کے مشرکون نے کہا کہ اِنَّا بِكُلٍّ یقینی ہم ہر ایک کے ساتھ ان دونون جادوون مین سے یا سب پیغمبرون اور اونکی کتابون کے ساتھ
كٰفِرُوْنَ ○ منکر ہین قُلْ فَاْتُوْا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لاؤ بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ کوئی کتاب خدا کے پاس سے کہ وہ

هُوَ اَهْدٰى وہ کتاب بہت ہدایت مِنْهُمَآ ان دونون کتابون سے جو محمد اور موسیٰ علیہما السلام پر نازل ہوئی کہ مین اَتَّبِعْهُ
پیروی کرون اوسکی اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہو تم سچے کہ توریت اور قرآن جادو ہی فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا پھر اگر نہ قبول کرین
اور جواب دین لَكَ تجکو اور کتاب نہ لائین فَاعْلَمْ تو جان لے تو کہ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ سوا اسکے نہین کہ وہ پیروی کرتے ہین
اَهْوَآءَهُمْ اپنی خواہشون کی بے علم اور دلیل کے وَمَنْ اَضَلُّ اور کون شخص ہی بہت گمراہ مِمَّنِ اتَّبَعَ اوس شخص سے جو
پیروی کرے هَوٰىهُ اپنی خواہش کی بِغَيْرِ هُدًى بے ہدایت اور بصیرت کے مِّنَ اللّٰهِ اللہ کے پاس سے اِنَّ اللّٰهَ بیشک
اللہ تعالیٰ لَا يَهْدِي ہدایت نہین کرتا اور منزل مقصود کو نہین پہونچاتا الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ ظالمون کے گروہ کو جو اپنے ع ۵ ۸
نفس اور خواہش کی پیروی کرتے ہین وَلَقَدْ وَصَّلْنَا اور بیشک ملائی ہمنے لَهُمُ الْقَوْلَ اونکے واسطے بات یعنی دعوت کو
دلیلون سے نصیحت کو وعیدون اور عبرتون سے قصہ کو مثالون سے یا قرآن کو ہمنے ملا ہوا بھیجا ایک آیت دوسری آیت کے بعد
اور ایک سورت دوسری سورت کے بعد لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ○ ط شاید کہ وہ نصیحت پائین اور اوسمین غور و تامل کرکے اوسپر ایمان
لائین اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وہ لوگ جنھین دی ہی ہمنے کتاب یعنی توریت مِنْ قَبْلِهٖ قرآن سے پہلے هُمْ بِهٖ وہ قرآن کے
ساتھ يُؤْمِنُوْنَ ○ ایمان لاتے ہین مفسرون کے ایک گروہ کے نزدیک اس آیت سے وہ یہود مراد ہین جو ایمان لائے جیسے حضرت
ابن سلام اور اونکے یار اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ کتاب سے انجیل اور اہل کتاب سے وہ چالیس نصارا حبشہ او شام کے مراد ہین جو حضرت
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مکہ معظمہ مین آکر مشرف باسلام ہوے اسواسطے کہ یہ سورت مکہ مین نازل ہوئی اور ابن سلام اور اونکے
یار مدینہ منورہ مین ایمان لائے مگر بعضے مفسر کہتے ہین کہ یہ آیت مدینہ مین اوتری ہی وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ اور جب پڑھا جاتا ہی اونپر
قرآن قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ تو وہ کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم اوسکا اور جان لیا ہمنے کہ یہ کلام خدا کا ہی اِنَّهُ الْحَقُّ بیشک وہ صحیح اور
درست ہی اور اوترا ہی مِنْ رَّبِّنَآ ہمارے رب کے پاس سے اِنَّا كُنَّا بیشک ہم تھے مِنْ قَبْلِهٖ قبل سے اوسکے اوترنے کے مُسْلِمِيْنَ ○
اسلام اور اخلاص والے اس جہت سے کہ اگلی کتابون مین اوسکا ذکر ہمنے پایا تھا اور اوسکی حقیقت ہم پہچانے ہوے تھے اُولٰٓئِكَ وہ
گروہ دونون کتاب والون کا يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ اجر دیے جاینگے وہ لوگ مَّرَّتَيْنِ دو بار بِمَا صَبَرُوْا بسبب اسکے کہ
اونھون نے صبر کیا اور ثابت قدم تھے توریت یا انجیل کے یا قرآن شریف کے ایمان پر وَيَدْرَءُوْنَ اور دور کرتے ہین بِالْحَسَنَةِ
نیک بات سے السَّيِّئَةَ بری بات کو لکھا ہی کہ نصارا حبش ایمان لائے تو ابوجہل وغیرہ اونکو گالیان دیتے تھے اور وہ اونکے جواب مین کہتے تھے
کہ خدا تمکو توفیق دے اور ہدایت فرمائے یا آیا مدینہ کے منافق اور یہود ابن سلام رضی اللہ عنہ اور اونکے یارون پر طعن کرتے تھے اور یہ بھی اونکو
نرمی کے ساتھ جواب دیتے تھے حق تعالیٰ نے اونکی تعریف کی کہ نیک بات کہکر اون احمقون کے کلام کو رد کرتے ہین وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
اور جو چیز روزی دی ہی ہمنے اونھین اوسمین سے يُنْفِقُوْنَ ○ خرچ کرتے ہین میری راہ مین وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اور جب سنتے ہین
بیہودہ بات یعنی کافرون اور منافقون کی طعن و تشنیع تو اَعْرَضُوْا عَنْهُ اعراض کرتے ہین اوس سے اور جب بیہودہ سنتے ہین
اور اوس سے کچھ تعرض نہین کرتے وَقَالُوْا اور کہتے ہین بیہودہ بات کرنے والون سے کہ لَنَآ اَعْمَالُنَا ہمارے واسطے ہین ہمارے

کام تحمل اور بردباری وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ اور تمہارے واسطے ہین تمہارے کام حماقت اور بیہودہ بکنا یا ہمارے لیے ہی ہمارا دین اور تمہارے
لیے ہی تمہارا دین سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ سلامتی ہی تمکو ہمسے یعنی تمہاری لغویات کے جواب مین ہم لغو نہین کہتے اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ
سلام رخصتی اور چھوڑ دینے کا ہی تحیت اور دعا کا نہین یعنی ہمنے تمھین چھوڑا لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِينَ ۝ نہین چاہتے ہم جاہلون کی
صحبت اور تمہارے اخلاق اپنے مین ہم نہین پیدا کرتے اسواسطے کہ برون کی صحبت دنیا مین سبب بدنامی عقبی مین باعث بدانجامی ہی
بیت از بدان بگریز و بانیکان نشین ہمنشین بد زہرے بود وانگبین شہد لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا ابو طالب کے ایمان کے
نہایت خواہشمند تھے وقت وفات اونکے سرہانے آپ تشریف لیگئے اور فرمایا کہ اے چچا لا الٰہ الا اللہ کہکر مجھے مدد دے کہ حق تعالیٰ کے
سامنے یہ کلمہ کہنا وسیل لاؤن تمہارے واسطے ابو طالب بولے کہ اے میرے بھتیجے مین جانتا ہون کہ تو سچا ہی اگر قریش کی بوڑھیون کی
اس ملامت کا مجھے خیال نہوتا کہ وہ کہینگی کہ ابو طالب نے موت سے ڈر کر کلمہ پڑھ لیا تو مین یہ کلمہ پڑھ کر تجھے خوش کر دیتا تو آیت نازل ہوئی
کہ اِنَّكَ تحقیق کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا تَهْدِي تم قدرت نہین رکھتے ہو کہ ہدایت کرو ایمان مَنْ أَحْبَبْتَ اوسے
جسے تم دوست رکھتے ہو کہ یہ ہدایت پائے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اور مگر خدا يَهْدِي مَن يَشَاءُ ہدایت فرماتا ہی جسکو چاہتا ہی وَهُوَ
أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝ اور وہ جاننے والا ہی ہدایت پائے ہوون کو یعنی جو لوگ ہدایت قبول کرنیکے مستعد ہین یا وہ لوگ کہ حکم ازلی
جنکی ہدایت کے واسطے نازل ہوا ہی اسواسطے کہ حکم ازلی ہدایت مین اصل ہی بیت ہدایت ہر کرا داد ز ہدایت چہ باو ہمراہ باشد تا نہایت
لکھا ہی کہ حارث بن عثمان بن نوفل جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ ہم جانتے ہین کہ آپکی بات حق ہی
اور جو کچھ آپ فرماتے ہین وہ زندگی مین ہماری دولت کا سبب ہی اور وفات کے بعد ہماری سعادت کا ذریعہ ہی مگر آپکی متابعت تمام عرب کی مخالفت کا باعث ہی
مین ڈرتا ہون کہ اگر آپکی پیروی کرون تو عرب مجھے زمین حرم سے نکال دینگے اور بے یار و مددگار تھوڑے سے ہین مجھے عرب سے مقابلہ کرنے کی
قوت نہوگی تو یہ آیت نازل ہوئی وَقَالُوا اور کہا بعضے کافرون نے کہ إِن نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ اگر پیروی کرین
ہم راہ ہدایت مین تیرے ساتھ یعنی آپکا ایمان لائین تو نکال دیے جائین ہم مِنْ أَرْضِنَا اپنی زمین سے یعنی عرب ہمین اس جا سے
نکال دین أَوَلَمْ نُمَكِّن کیا ہمنے جگہ نہین دی ہی لَّهُمْ اونکے واسطے حَرَمًا آمِنًا حرم امان والا کہ کوئی اونپر قابو نہ پائے يُجْبٰى
کھینچے جاتے ہین إِلَيْهِ اس حرم کی طرف ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ میوے ہر چیز کے یعنی ہر قسم کی منفعت اور ہر جگہ کی عجیب چیزین وہان لاتے ہین
اور دی ہمنے اس بیچیز میدان بے کھیت کے مین رِزْقًا روزی مِّن لَّدُنَّا اپنے پاس سے بے منت غیر تو جب باوجود بت پرستی کے ہم
اونھین محفوظ اور مطمئن اور مرفہ الحال رکھتے ہین تو اگر وہ ایمان لاوین تو کیونکر اونھین خوف و نکالدیے جانے سے ہم امان مین نہ رکھینگے
وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ اور مگر بہتیرے اونکے لَا يَعْلَمُونَ ۝ نہین جانتے اور یہ نکتہ نہین دریافت کرتے وَكَمْ أَهْلَكْنَا اور بہت سے
ہلاک کردیے ہمنے مِن قَرْيَةٍ اون گانون والون مین سے جو نافرمانی کے سبب سے بَطِرَتْ کافر ہوگئے مَعِيشَتَهَا اپنی
زندگی مین یعنی نعمت کے وقت طاغی اور باغی ہوگئے اور ہمنے اون طاغیون کو ہلاک کردیا فَتِلْكَ تو وہ ہین مَسٰكِنُهُمْ
مسکن اونکے خالی اور خراب لَمْ تُسْكَن مِّن بَعْدِهِمْ نہ بیٹھے اونمین اونکے ہلاک ہونے کے بعد إِلَّا

قلیلاً ط مگر تھوڑے سے راہ چلنتون مین سے کہ دن بھر یا ایک دن سے بھی کم وہان رہتے ہین اور پھر خالی چھوڑکر چلے جاتے ہین بیت خانہٗ
دنیا چہ نشینی بر خیز ٭ کاین خانہ بدان خوش ست کاینددرروند ٭ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ○ اور ہین ہم وارث اون گھرون کے
گھر والون کے بعد یعنی سب کے فنا ہوجانے کے بعد ہمین باقی ہین وَمَا كَانَ رَبُّكَ اور نہین ہے رب تمہارا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مُهْلِكَ الْقُرٰى ہلاک کرنے والا گانؤن والون کو حَتّٰى يَبْعَثَ اوس وقت تک کہ مبعوث کرے فِيْٓ اُمِّهَا اوس دیار کی بڑی
بستی اور اون بستیون والون مین سے یعنی بڑی بستی کے رہنے والے آدمی چھوٹے گانؤن اور پروون کے رہنے والون کی نسبت زیادہ
ہوشیار اور فہمیدہ ہوتے ہین تو وہین پیدا کرتا ہے اللہ رَسُوْلًا رسول کہ حکم آلہی سے يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ پڑھے اونپر اٰيٰتِنَا
آیتین ہماری الزام حجت اور قطع معذرت کے واسطے وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اور نہین ہین ہم ہلاک کرنے والے یعنی خراب
کرنے والے دیہات کے عذاب سے اِلَّا وَاَهْلُهَا مگر اون گانؤن والے ظٰلِمُوْنَ ○ ظالم ہون رسولون کی تکذیب اور حق سے انکار
کرکے وَمَآ اُوْتِيْتُمْ اور کچھ دیے گئے تم مِّنْ شَيْءٍ کسی چیز مین سے جو اسباب دنیوی ہو فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
تو فائدہ اوٹھانا ہے اس جہان کی زندگی مین وَزِيْنَتُهَا اور آرایش ہے دنیا کی کہ حیات بے اعتبار مین اوسکے سبب سے ڈینگ اور فخر کرتے
ہو وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ اور جو کچھ خدا کے پاس ہے اوس جہان کا ثواب اور ہمیشہ رہنے والی نعمتین خَيْرٌ بہتر ہے اپنی ذات مین اسواسطے
کہ اوسکی لذت مشقت اور محنت کی کدورت سے خالص ہے وَّاَبْقٰى ط اور بہت باقی رہنے والی ہے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ کیا پھر تم ع ۱۰
سمجھ نہین لیتے ہو اور سوچتے نہین ہو کہ باقی کو فانی اور مرغوب کو معیوب سے بدلتے ہو بیت حیف باشد لعل و زر دادن چنگ پس گرفتن
در برابر خاک و سنگ ٭ حدیث مین ہے کہ حضرت علی اور حمزہ رضی اللہ عنہما نے ابوجہل کے ساتھ بہت جھگڑا کیا دین کے باب مین اور بعضون نے
کہا ہے کہ عمار بن یاسر نے ولید بن مغیرہ کے ساتھ بہت جھگڑا کیا تو یہ آیت نازل ہوئی اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ آیا وہ شخص جس سے وعدہ کیا
ہمنے جنّت کا آخرت مین اور فتح و نصرت کا دنیا مین وَعْدًا حَسَنًا وعدہ نیک کہ اوسمین خلاف متصور ہی نہین فَهُوَ لَاقِيْهِ تو وہ
پانے والا ہے اوس وعدہ کی ہوئی چیز کا بیشبہہ یعنی حضرت علی اور حمزہ یا عمار رضی اللہ عنہم ایسے ہی آدمی ہین كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مانند اوس شخص کے کہ فائدہ دیا ہمنے اوسے متاع زندگی دنیا مین کہ اوسکی نعمت محنت سے ملی ہوئی ہے اور اسکی دولت کا ٦١
انجام نکبت ہے اور اسکا مال ہمیشہ زوال مین ہے اور یہان کی قدر و جاہ معرض انتقال مین ہے ثُمَّ هُوَ تو وہ شخص يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خواری خستگی
قیامت کے دن مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ○ حاضر کیے ہوون مین سے ہوگا عذاب یا حساب کے واسطے اس شخص سے مراد ابوجہل ہے یا ولید بن مغیرہ دردمندی
وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن جس دن خدا پکاریگا فَيَقُوْلُ پھر فرمائیگا کہ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ
الَّذِيْنَ کہان ہین شریک میرے وہ کہ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ○ تھے تم گمان کرتے کہ وہ میرے شریک ہین قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ ٦٢
کہینگے وہ لوگ کہ واجب ہوا ہے عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ اونپر خدا کا کلام یعنی وعید کی آیتین لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ وہ لوگ گمراہون کے رئیس ہونگے یا ضرور بھرینگے ہم جہنم
شیطان کہ کہینگے رَبَّنَا اے ہمارے رب هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ یہ لوگ یعنی ضعیف بیچارے تابع وہ ہین کہ اَغْوَيْنَا گمراہ کردیا ہمنے اونھین اور
شرک کی طرف ہمنے اونھین بلایا تو اونھون نے مان لیا اَغْوَيْنٰهُمْ گمراہ کردیا ہمنے اونکو كَمَا غَوَيْنَا جسطرح ہم خود گمراہ تھے تَبَرَّاْنَآ

اب بیزار ہین ہم اونسے اِلَیۡکَ تیری طرف اور اوس سے جو کچھ اونھون نے اختیار کیا ہی کفر مَا کَانُوۡا نہ تھے وہ کہ واقع مین اِیَّانَا
یَعۡبُدُوۡنَ ○ ہماری پرستش کرتے بلکہ اپنی خواہش کی پرستش کرتے تھے وَقِیۡلَ ادۡعُوۡا اور کہینگے کافرون کو کہ پکارو شُرَکَآءَکُمۡ
اپنے شریکون کو یعنی انکو جنکو تم ہمارا شریک کرتے تھے بتون مین سے کہ تمپر سے عذاب دفع کرین فَدَعَوۡهُمۡ تو پکارینگے وہ اونھین مدد کی
امید پر فَلَمۡ یَسۡتَجِیۡبُوۡا لَهُمۡ پس نہ جواب دینگے وہ بت اون مشرکون کو جواب دینے اور مدد کرنے سے وَرَاَوُا الۡعَذَابَ اور دیکھینگے
عذاب تابع بھی اور متبوع بھی جنکے تابع تھے اور تمنا کرینگے کہ لَوۡ اَنَّهُمۡ کاش کہ وہ کَانُوۡا یَهۡتَدُوۡنَ ○ ہوتے کہ راہ پاتے حیلہ کی
کہ عذاب اپنے اوپر سے دفع کرتے یا راہ پائی ہوتی حق کی طرف کہ عذاب سے بےخوف ہوجاتے وَیَوۡمَ یُنَادِیۡهِمۡ اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وہ دن جسدن پکاریگا حق تعالی تکذیب کرنے والون کو فَیَقُوۡلُ پھر کہیگا کہ مَاذَآ اَجَبۡتُمُ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ○
کیا جواب دیا تمنے رسولون کو جب اونھون نے تمکو حق کی طرف بلایا تھا فَعَمِیَتۡ پھر پوشیدہ ہوجائینگی عَلَیۡهِمُ الۡاَنۡۢبَآءُ اونپر
خبرین یعنی جو کچھ پیغمبرون سے کہا ہوگا یا بھول جائینگے دلیلین یَوۡمَئِذٍ اوس دن جانینگے کہ کیا کہین فَهُمۡ لَا یَتَسَآءَلُوۡنَ ○
تو وہ نپوچھینگے ایک دوسرے سے کہ ہم کیا جواب دین اس جہت سے کہ پوچھنے والا اور وہ جس سے پوچھے دونون عاجز ہونگے یا نہایت دہشت اور حیرت کے
مارے پوچھنے کی پروا نہ کرینگے فَاَمَّا مَنۡ تَابَ پھر مگر وہ جو توبہ کرے شرک سے وَاٰمَنَ اور ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلَ
صَالِحًا اور کرے کام نیک فَعَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنَ تو شاید بلکہ چاہیے کہ ہو مِنَ الۡمُفۡلِحِیۡنَ ○ نیکون اور چھٹکارا پانے والون
مین سے ظالمون مین سے نہین اور سوال کے وقت عاجز نہ رہے اور فلاح ونجات حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا دین قبول
کرنے کے ساتھ بندھی ہی بیت مزن بے رضاے محمد نفس شمارہ رستگاری ہمین ست وبس تو لکھا ہی کہ عرب کے سردار طعنہ دیتے تھے کہ
حق تعالی محمد عربی کو نبوت کے واسطے کیون اختیار کرنے لگا چاہیے کہ ایسا منصب عالی مکہ اور طائف مین جو سب سے زیادہ بزرگ ہو اوسے
پہونچتا لَوۡلَا نُزِّلَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الۡقَرۡیَتَیۡنِ عَظِیۡمٍ تو حق تعالی نے اونکے جواب مین فرمایا کہ وَرَبُّکَ یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ
وَیَخۡتَارُ اور تیرا رب پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی بے موجب اور بے مانع اور اختیار کرتا ہی اور برگزیدہ کرلیتا ہی احکام پہونچانے کے واسطے
جسکسی کو چاہتا ہی مَا کَانَ نہین اور نہوگا لَهُمُ الۡخِیَرَةُ کافرون کو کچھ اختیار اوسمین کافر جیسے ولید بن مغیرہ وغیرہ یعنی
انکو نہین پہونچتا اور نہین سزاوار ہی کہ نبوت کے واسطے کسی کو برگزیدہ کرین اور خدا جسے چاہے رد کرے سُبۡحٰنَ اللّٰهِ پاکی خدا کے واسطے ہی
اس بات سے کہ اوسپر کسی کو اختیار ہو وَتَعٰلٰی اور برتر ہی اللہ عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ○ اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہین بت پرست اور
شریک کرتے ہین وَرَبُّکَ اور تیرا رب یَعۡلَمُ جانتا ہی مَا تُکِنُّ جو کچھ چھپاتے ہین صُدُوۡرُهُمۡ سینے اونکے یعنی جو پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت اور مسلمانون کے ساتھ کینہ چھپاتے ہین وَمَا یُعۡلِنُوۡنَ ○ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین نبوت پر
طعن اور قرآن کی تکذیب وَهُوَ اللّٰهُ اور وہی خدا عبادت کا مستحق لَاۤ اِلٰهَ کوئی معبود لائق عبادت نہین اِلَّا هُوَ مگر وہ لَهُ
الۡحَمۡدُ اوسی کے واسطے ہی حمد فِی الۡاُوۡلٰی وَالۡاٰخِرَةِ اس جہان مین اور اوس جہان مین اسواسطے کہ دنیوی اور اخروی نعمتون کا
مالک وہی ہی وَلَهُ الۡحُکۡمُ اور اوسی کے لیے ہی حکومت وَاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ○ اور اوسی کی طرف پھیرے

پھر جاؤ گے قیامت کے دن قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَاَيْتُمْ کیا دیکھتے ہو تم اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ اگر کردے اللہ عَلَيْكُمُ
الَّيْلَ سَرْمَدًا تم پر رات کو ہمیشہ رہنے والی اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک اسطرح کہ آفتاب کو زمین کے نیچے ہی رکھے
یا اُفق غارب کے حوالی مین حرکت دے تو مَنْ اِلٰهٌ کون خدا ہی غَيْرُ اللّٰهِ اللہ کے سوا کہ قدرت کی راہ سے يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ
لائے تمہارے واسطے روشنی یعنی روز روشن جسمین طلب معاش کرتے ہو اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝ کیا نہین سنتے ہو تم نصیحت فکر
واعتبار کے کان سے قُلْ اَرَاَيْتُمْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا دیکھتے ہو تم اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ اگر کردے اللہ عَلَيْكُمُ
النَّهَارَ تم پر دن کو سَرْمَدًا ہمیشہ باقی رہنے والا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک اسطرح کہ آفتاب کو وسط آسمان پیا
فوق الارض کے مدار پر حرکت دے تو مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ کون ہی خدا اللہ کے سوا کہ رحمت کی راہ سے يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ
لائے تمہارے واسطے رات کہ آرام لو تم فِيْهِ ؕ اوسمین اور دن کے کامون کی تھکن سے راحت طلب کرو اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ کیا نہین
دیکھتے ہو آثار قدرت کو فکر کرنے اور بصیرت چاہنے کی آنکھ سے وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ اور اپنی رحمت سے اوسنے جَعَلَ پیدا کیا لَكُمُ الَّيْلَ
وَالنَّهَارَ تمہارے واسطے دن رات کو لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ تاکہ آرام کرو رات مین وَلِتَبْتَغُوْا اور تاکہ ڈھونڈھو دن مین مِنْ
فَضْلِهٖ روزی جو خدا نے اپنے فضل سے مقرر کی ہو وَلَعَلَّكُمْ اور شاید کہ تم اوسمین تَشْكُرُوْنَ ۝ شکر کرو اللہ کا رات دن کی
نعمت پر نظم چرخ را دور شبا روزی دہد ✤ شب بر در روز آور روزی دہد ✤ خلوت شب بہر آن تا جان لیش ✤ راز دل گوید بر جانان خویش
روز ہا از بہر غوغائے عوام ✤ تا بدیشان کار تن گیرد نظام ✤ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن جسدن
کہ پکاریگا خدا بت پرستون کو اس ندا کی تکرار تقریع پر تقریع ہی فَيَقُوْلُ پھر فرمائیگا کہ اَيْنَ کہان ہین شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ
شریک میرے وہ کہ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ تھے تم گمان کرتے کہ وہ میرے شریک ہین اور تم جھوٹ کہتے تھے وَنَزَعْنَا اور نکالینگے
ہم مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ہر ایک گروہ اور امت مین سے شَهِيْدًا گواہ اونکے قول اور فعل پر یعنی اونکے پیغمبر کو ہم گواہ لائینگے فَقُلْنَا
هَاتُوْا پھر کہینگے ہم امتون کو کہ لاؤ بُرْهَانَكُمْ دلیل اپنی جو شرک پر رکھتے ہو اور تکذیب پر فَعَلِمُوْٓا تو جان جائینگے اوسوقت
كہ اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ بیشک سچائی یا عبادت یا توحید اللہ ہی کے واسطے ہی وَضَلَّ عَنْهُمْ اور گم ہوجائیگا اونسے مَّا كَانُوْا
يَفْتَرُوْنَ ۝ع وہ جو کہ تھے افترا کرتے جھوٹی باتین یا امید شفاعت جو بتون سے رکھتے تھے اِنَّ قَارُوْنَ بیشک قارون ع ۱۵ ۷
كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى تھا قوم موسی مین سے ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ حضرت موسی کا چچازاد بھائی تھا اور بعضون نے
کہا ہی کہ بھانجا تھا موسی علیہ السلام کا اور بہت صحیح وہی بات ہی کہ چچا کا بیٹا تھا اسواسطے کہ قارون یصہر بن قاہث کا بیٹا ہی اور
حضرت موسی عمران بن قاہث کے فرزند ہین اور قاہث لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد مین تھا اور قارون چونکہ نہایت خوبصورت
اور زیبا طلعت تھا اسوجہ سے اوسے منور کہتے تھے بنی اسرائیل بھر مین توریت خوب پڑھتا تھا اور اوسکے ستر مختارون مین سے
ایک یہ بھی ہی مفلسی اور محتاجی کے زمانہ مین منکسر اور خلیق آدمی تھا مالدار ہوتے ہی اوسکا حال بدل گیا فَبَغٰى پھر ظلم کیا اور زیادتی
ڈھونڈھی قارون نے عَلَيْهِمْ قوم موسی کے لوگون پر اور چاہا کہ سب پر حاکم بن جائے وَاٰتَيْنٰهُ اور دیئے ہمنے اوسکو مِنَ الْكُنُوْزِ

خزانون مین [illegible] مَا اِنَّ مَفَاتِحَهٗ [illegible] کی کنجیان یعنی کنجیون [illegible] لَتَنُوْٓأُ بِالْعُصْبَةِ
گران ہوتا بِالْعُصْبَةِ لوگون کے ایک گروہ اُولِی الْقُوَّةِ زور والون پر [illegible] چالیس آدمی [illegible]
اور امام فرا نے کہاہی کہ یہان چالیس آدمی مراد [illegible] قارون کے خزانون کی کنجیان [illegible] اور [illegible]
خزانون کی کنجیان اوٹھاتے تھے [illegible] اور کنجیان [illegible]
تعلبی نے کہاہی کہ کنجیون [illegible] اِذْ قَالَ
لَهٗ یاد کر جب کہا قارون سے قَوْمُهٗ [illegible] ایمان والون [illegible] قارون کو لَا تَفْرَحْ
خوش نہو مال دنیا پر اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ ○ [illegible] کہ جو مال دنیا پر خوشی
کرتے ہین اسواسطے کہ دنیا کے ساتھ حق تعالی کو بغض ہی نظم دنیا [illegible]
گر دوست [illegible] شادی نکند [illegible] وَابْتَغِ [illegible]
قارون سے کہا کہ ڈھونڈھ اور حاصل کر فِیْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ [illegible] الدَّارَ الْاٰخِرَةَ
سرا ے آخرت کو یعنی اپنا مال راہ خدا مین [illegible] بیت [illegible]
بحر جان من ورنہ حسرت بری وَلَا تَنْسَ [illegible] الدُّنْیَا سے یعنی رحلت کے
وقت اس جہان سے فقط کفن ہی تجھے نصیب [illegible] نظم گر [illegible]
[illegible] آور [illegible] کہاہی کہ اسکے
معنی یہ ہین کہ اپنا حصہ بھول نجا یعنی [illegible] وَاَحْسِنْ اور احسان کر بندگان خدا کے
ساتھ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ جیسا کہ احسان کیا ہی اللہ تعالی نے [illegible] اِلَیْكَ تیری طرف وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ
فِی الْاَرْضِ اور نہ ڈھونڈھ تباہکاری [illegible] اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ○
دوست نہین رکھتا مفسدون کو جو دنیا کے سبب سے تفاخر کرتے ہین اور [illegible] قَالَ کہا قارون اسکے جواب مین
اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ سوا اسکے نہین کہ دیا گیا ہون مین [illegible] عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ اوس علم پر جو میرے
پاس ہی یعنی علم توریت اسواسطے کہ بنی اسرائیل بھر مین سب سے زیادہ [illegible] توریت کا عالم [illegible] تجارت اور کھیتی اور اور پیشون کا علم
یا حضرت یوسف صدیق علیہ السلام کے خزانے اوسے معلوم ہوگئے اور وہ اوٹھالایا تھا اور بعضون نے کہاہی کہ علم سے علم کیمیا
مراد ہی کہ حضرت موسی نے اپنی بہن کو بتادیا تھا اور اونھون نے قارون کو تعلیم کیا تھا اَوَلَمْ یَعْلَمْ کیا نہین جانتا تھا قارون نے
یعنی جانتا تھا اور توریت مین پڑھا تھا اور مورخون سے سنا تھا کہ اَنَّ اللّٰهَ ہمیشہ خدا نے قَدْ اَهْلَكَ یقینی ہلاک کیے ہین
مِنْ قَبْلِهٖ قارون سے قبل مِنَ الْقُرُوْنِ زمانہ کے لوگون مین سے مَنْ هُوَ [illegible] جو اَشَدُّ مِنْهُ بہت سخت
تھا قارون سے قُوَّةً قوت کی رو سے وَّاَكْثَرُ جَمْعًا اور بہت زیادہ جمع مال کی رو سے خلاصہ کلام یہ ہی کہ قارون اپنی قوت

اور کثرت مال پر کیون مغرور ہوا اور اس نے نہ جانا ہے کہ جو لوگ اوس سے زیادہ قوی اور غنی تھے اونکو ہمنے ہلاک کیا ہے یہ تہدید کی رو سے فرمایا ہے
وَلَا يُسْئَلُ اور پوچھے نہ جاوینگے عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ۞ اپنے گناہون سے گناہگار یعنی مشرک لوگ اسواسطے
کہ اوسکین اونکی پیشانی کے نشان سے پہچان لینگے يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ یا اونسے بتانے کا سوال نہوگا اسواسطے کہ حق تعالی
مطلع ہے اور سپر یا عذاب کرنے مین اونسے کچھ سوال نہوگا اسواسطے کہ وہ بیحساب دوزخ مین جاوینگے فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ پھر نکلا
قارون ہفتہ کے دن اپنی قوم پر فِيْ زِيْنَتِهٖ اپنی آرایش کے ساتھ سفید خچر پر سوار سنہرا زین کسے زرد جوڑے پہنے چار ہزار سوار اسی صفت
اور صفت پر اوسکے ساتھ اور کشاف مین ہے کہ نوے ہزار آدمی سرخ لباس پہنے اوسکے ساتھ سوار تھے اور اوس سے پہلے کسی نے کسم کا
رنگ دیکھا تھا موضح مین ہے کہ ہزار لڑکیان سفید خچرون پر اوسکے ساتھ سوار تھین سنہرے زین کسے زرد جوڑے پہنے سفید موتی
جڑے ہوے جب قارون اس شوکت اور دبدبے کے ساتھ قوم کے لوگون مین داخل ہوا تو قَالَ الَّذِيْنَ کہا اون لوگون نے جو يُرِيْدُوْنَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا چاہتے تھے زندگی دنیا کو اور اوسکی رغبت رکھتے تھے اوسکی قوم مین سے یعنی جب اس شوکت و زینت کے
ساتھ قارون اون لوگون مین داخل ہوا تو اونھون نے کہا کہ يٰلَيْتَ لَنَا اے کاشکے ہوتا ہمارے واسطے مال مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ
قَارُوْنُ مانند اوسکے جو دیا گیا ہے قارون کو اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۞ بیشک قارون بڑے حظ والا ہے اور بہت مزے لوٹتا ہے
وَقَالَ الَّذِيْنَ اور کہا اون لوگون نے اُوْتُوا الْعِلْمَ جو دیے گئے تھے علم احوال آخرت کا یا جو لوگ برکت قناعت اور عزت
توکل جانتے تھے جیسے حضرت یوشع علیہ السلام اور اونکے اصحاب کہ وَيْلَكُمْ افسوس تمہاری دنیا طلب کرنے والو ثَوَابُ اللّٰهِ
ثواب اللہ کا آخرت مین خَيْرٌ بہتر ہے دنیا کے مالون سے لِّمَنْ اٰمَنَ اوس شخص کے واسطے جو ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلَ
صَالِحًا اور کرے کام اچھے وَلَا يُلَقّٰهَآ اور تلقین نہ کرینگے یہ بات جو عالمون نے کہی یعنی دل اور زبان پر نہ رکھینگے اِلَّا
الصّٰبِرُوْنَ ۞ مگر صبر کرنے والے طاعت پر یا مصیبت پر اور بعضون نے کہا ہے کہ خدا نیک کامون کی توفیق نہین دیتا مگر صابرون
کو نظم اہل صبر از جملہ عالم برترانند ٭ صابران از اوج گردون بگذرند ٭ ہر کہ کارد تخم صبر اندر جہان ٭ بدرود محصول عیش جاودان ٭ نقل ہے
کہ قارون کو موسی اور ہارون علیہما السلام پر بڑا حسد تھا ایکدن حضرت موسی سے کہا کہ تمنے رسالت لی اور مذبح ہارون کو ملا مین
بے منصبی پر کہانتک صبر کرون غرضکہ ہمیشہ حضرت موسی کو ایذا دینے کے درپے رہتا تھا یہانتک کہ زکوۃ کا حکم نازل ہوا اور یہ حکم ہوا کہ
حصہ یا چوتھائی مال کی دینا چاہیے موسی علیہ السلام نے حکم الٰہی کے موافق اوس سے اس بات پر صلح کی کہ ہزار دینار مین سے ایک دینار
زکوۃ دے قارون نے حساب کیا تو بھی بڑی رقم ہوتی تھی بخل و خست اوسکے دل مین غالب ہوئی تو بنی اسرائیل کے کچھ
لوگون کو بلاکر قارون نے یہ بات کہی کہ جو کچھ موسی نے کہا تمنے مانا اب وہ چاہتے ہین کہ تمسے مال حاصل کرین وہ لوگ بولے کہ تم ہمارے سردار ہو
کیا حکم فرماتے ہو قارون بولا کہ مین چاہتا ہون کہ موسی کو قوم مین رسوا کرون کہ اور لوگ اوسکی بات نہ سنین تو ایک بدکار عورت کو
کہ تیسیر مین اوسکا نام سبرہ لکھا ہے بلایا اور دو تھیلی بھر روپیہ دیکے دیا اور یہ بات ٹھہرائی کہ کل خاص و عام کے مجمع مین اقرار کرے کہ موسی
نے میرے ساتھ زنا کی دوسرے دن جب موسی علیہ السلام امر و نہی فرماتے تھے اوسی بیان مین فرمایا کہ جو کوئی چوری کریگا اوسکا ہاتھ

کالون گا اور جو کوئی زنا کریگا اگر غیر محصن ہی تو کوڑے مارونگا اور اگر محصن ہی تو اوسے سنگسار کرونگا پس قارون اوٹھ کھڑا ہوا اور بولا کہ
اگرچہ تم زنا کرو موسی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہان اگرچہ مین زنا کرون تو میری بھی یہی سزا ہی قارون بولا کہ بنی اسرائیل گمان کرتے ہین کہ تمنے
فلان عورت سے زنا کی ہی موسی علیہ السلام نے فرمایا کہ معاذ اللہ اوسے حاضر کرو پھر سنبرہ محفل مین آئی حضرت موسی نے فرمایا کہ ای عورت تجھے مین
قسم دیتا ہون اوس خدا کی جسنے دریا کو پھاڑ دیا اور توریت کو نازل کیا کہ سچ سچ بیان کرنا عورت پہ ہیبت آلہی غالب ہوئی بولی کہ ای کلیم اللہ
قارون نے دو تھیلیان بھر روپیہ مجھے رشوت دیا کہ آپ پر افترا کرون اور مین باوجود اسکے کہ بڑی گنہگار اور بدکار ہون کیونکر آپ پہ تہمت رکھنا پسند
کرون اور یہ وہ دونون تھیلیان قارون کی مُہر کی ہوئی میرے پاس موجود ہین بنی اسرائیل نے قارون کی مُہر دیکھ کر پہچانی اور اوسکا مکر سب
کھل گیا پس حضرت موسی نے اپنا مُنھ خاک پر رکھ کر جناب آلہی مین قارون کی شکایت کی حکم پہونچا کہ ای موسی زمین کو ہمنے تیرے حکم مین
کر دیا جو چاہو اوسے حکم کرو موسی علیہ السلام نے فرمایا کہ ای میری قوم مین قارون کی طرف بھیجا گیا ہون جسطرح فرعون کی طرف
مبعوث تھا جو قارون کے ساتھ ہی اوس سے کہدو کہ اسی جگہ پر ٹھہرا رہے اور جو میرے ساتھ ہین اونسے کہدو کہ کنارے ہو جائین پس
سب بنی اسرائیل اوس محفل سے کنارے ہو گئے مگر دو آدمی قارون کے ساتھ رہے اور موسی علیہ السلام نے زمین کو حکم فرمایا کہ لیلے انکو
پس زمین نے اونکے پانون ٹخنون تک دھنسا لیے اور اونھون نے عاجزی شروع کی اور امان مانگی حضرت موسی نے ایک کی بھی نہ سنی اور
زمین سے فرمایا کہ لیلے انھین غرضکہ زانو تک پھر کمر تک پھر گردن تک زمین مین دھنسے اور اونکے رونے چلانے اور امان مانگنے نے حضرت موسی کے
دل مین کچھ اثر نکیا یہان تک کہ زمین نے اون سب کو بالکل نگل لیا اور اونکے نالہ و زاری سے کچھ فائدہ نہوا اکثر تفسیرون مین ہی کہ حق تعالی نے
حضرت موسی سے فرمایا کہ ای موسی قارون اور اوسکے رفیقون نے ستر بار فریاد کی اور تمنے اونکی فریاد نہ سنی اور رحم نکیا قسم ہی مجھے اپنی عزت
اور جلال کی کہ اگر وہ مجھے ایکبار بھی پکارتے تو مین سن لیتا اور قبول فرماتا غرضکہ قارون کے دھنس جانے کے بعد بنی اسرائیل کے
احمقون نے باہم یہ بات کہی کہ موسی نے اسواسطے دعا کی کہ قارون زمین مین دھنس جاوے تو اوسکی کنجیان اور خزانے لے لیجیے
جب حضرت موسی نے یہ بات سنی تو حق تعالی سے درخواست کی کہ قارون کے مکان اور خزانے بھی زمین مین دھنس جائین جیسا کہ
حق تعالی فرماتا ہی کہ فَخَسَفْنَا بِهٖ پھر دھنسا دیا ہمنے قارون کو وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ اور اوسکے گھر کو زمین مین صاحب
لباب نے فرمایا ہی کہ ہر روز قارون مطعون ملعون اپنے قد کے موافق مال اور گھر سمیت زمین مین دہستا ہی اور نفخ صور مین نیچے کی زمین پر پہونچیگا
بیت گنج قارون کہ فرو میرود از قہر ہنوز ٭ خوانده باشی کہ ہم از غیرت درویشانست ٭ فَمَا كَانَ لَهٗ تو نہ تھا قارون کو
مِنْ فِئَةٍ کوئی گروہ اوسکے یارون مین سے کہ اوسوقت يَّنْصُرُوْنَهٗ مدد کرتے اوس گروہ کے لوگ اوسکی مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
خدا کے سوا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝ اور نہ تھا عذاب روکنے والون مین سے یعنی نہ اور کسی نے
اوس سے عذاب کو روکا اور نہ وہ خود روک سکا وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا اور صبح کی اون لوگون نے جو آرزو کرتے تھے
مَكَانَهٗ اوسکے مکان اور جاہ کی بِالْاَمْسِ کل یعنی جو لوگ آرزومند تھے وہ قارون کے دہنسنے ہی نیکی کی طرف متوجہ ہو گئے
يَقُوْلُوْنَ کہتے تھے ہر ایک دوسرے سے وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ وَيْكَاَنَّ معنی مین وَيْلَكَ کے ہی اور لفظ اعلم پوشیدہ ہی یعنی اے تجھیر

ربع

ہان ہے کہ حق تعالیٰ یَبْسُطُ الرِّزْقَ کھولدیتا ہی روزی لِمَنْ یَّشَآءُ جسکے واسطے چاہتا ہی مِنْ عِبَادِہٖ اپنے بندون مین بغیر
کسی بزرگی کے سبب سے کہ وہ کشایش کی مقتضی ہو بلکہ محض اپنے ارادے سے وَیَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہی روزی جسپر چاہتا ہی کسی
ذلت کی وجہ سے کہ وہ تنگی کی مقتضی ہو بلکہ محض تقاضاے مشیت سے لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰہُ اگر نہ یہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ احسان رکھتا
عَلَیْنَا ہمپر اور نہ دیتا ہمین جو کچھ ہماری تمنا تھی مال دنیا مین سے تو لَخَسَفَ بِنَا البتہ دھسا دیتا اللہ ہمکو زمین مین اور یعقوب نے
مجہول کا صیغہ پڑھا ہی لَخُسِفَ بِنَا یعنی البتہ دھسا دیے جاتے ہم زمین مین وَیْکَاَنَّہٗ وی تقدیم کا کلمہ ہی اور کَاَنَّ تشبیہ کے واسطے ہی
اور لباب مین طبری سے منقول ہی کہ تمام لفظ وَیْکَاَنَّ اَلَمْ تَعْلَمْ اور اَلَمْ تَرَ کے معنی ہین یعنی کیا تو نہین جانتا اور نہین دیکھتا ہی کہ لَا یُفْلِحُ
الْکٰفِرُوْنَ ؏ چھٹکارا نہین پاتے عذاب سے کافر یا نعمت کے یا تکذیب کرنے والے تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ وہ آخرت کا گھر جسکو تونے سنا ہی
اور جانا ہی یعنی بہشت نَجْعَلُہَا بنایا ہی ہمنے اوسے لِلَّذِیْنَ اون لوگون کے واسطے جو لَا یُرِیْدُوْنَ نہین چاہتے عُلُوًّا
بڑائی اور تکبر فِی الْاَرْضِ زمین یعنی زمین مین اون کے ساتھ وَلَا فَسَادًا اور نہ تباہی الناس اور ظلم لوگون پر جیسا کہ قارون نے چاہا تھا
وَالْعَاقِبَۃُ اور انجام خیر لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ پرہیزگارون کے واسطے ہی صاحب بحر نے فرمایا ہی کہ رضا کا گھر اوس جماعت ارواح کے واسطے ہی
جو صفات نفسانیہ کے میلاون سے پاک ہوگئی ہی اسلیے کہ زمین بشریہ مین وہ روحین بڑائی اور برتری کی طالب نہین ہوتین اور فرعونون جابرون
نفوس کی طرح فساد نہین چاہتی ہین یعنی حضرت الٰہی کے سوا اور سے نظر اوٹھا کر کسی آدمی اور کسی چیز کی طرف التفات نہین کرتے اور عالم
ملک و ملکوت کو حضرت مالک الملک کے تصرف مین چھوڑتے ہین کہ جو تصرف کون و مکان مین چاہے کرے اور اونکو اوسپر کچھ اعتراض نہین ہوتا مصرع
ہر چہ خواہی کنی کہ ملک تراست ؏ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ جو کوئی لائے نیک خصلت یا معرفت توحید ربانی کی یا اخلاص کے ساتھ طاعت
فَلَہٗ تو اوسکے واسطے ہی خَیْرٌ بہتر مِّنْہَا اوس خصلت یا طاعت یا معرفت سے یا جو کوئی کرے دنیا مین نیکی تو اوسکے واسطے آخرت مین
اوس نیکی سے بہتر ثواب ہی وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ اور جو کوئی لائے برائی جیسے شرک اور تکذیب فَلَا یُجْزَی الَّذِیْنَ تو جزا
نہ دیے جاینگے وہ لوگ جنھون نے عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ کین برائیان اِلَّا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ مگر مثل اوسکے جو تھے دنیا مین
عمل کرتے ظاہر آیت اس بات پر دلیل ہی کہ نیکی کا ثواب اوس سے بہتر ہوگا اور برائی کی جزا اوسکے مثل ملیگی ضمیر کی جگہہ اسم ظاہر کا لانا بدکارون
حال کی برائی ظاہر کرنے کو ہی اور اونکی طرف برائی کی اسناد مکرر کرنے سے فائدہ یہ ہی کہ عقلمندون کو زجر ہو اور برائی سے باز رہین بیت ہرچہ در عقل
و شرع بد باشد ؏ مکن آنکہ با خرد باشد ؏ لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت ہجرت جب جحفہ مین پہونچے تو حرم کعبہ کا شوق اور اپنی
ولادت گاہ کی آرزو دل مبارک مین پیدا ہوئی تو یہ آیت حضرت جبریل لائے کہ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ تحقیق کہ فرض کیا ہی
عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ تجپر اے ہمارے حبیب قرآن پہونچانا یا قرآن پر عمل کرنا لَرَآدُّکَ البتہ پھیرنے والا ہی تجکو اِلٰی مَعَادٍ ط
پھرنے کی جگہہ یعنی مکہ کی طرف اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ فتح مکہ کا وعدہ ہی اور بعض نے کہا ہی کہ معاد سے جنت مراد ہی اور تاویلات کاشی مین ہی
کہ معاد فنا فی اللہ ہی احدیت ذات مین اور بقا باللہ ہی مقام تحقیق جمیع صفات مین سالک صاحب بصیرت پر یہان منہ بدا و الیہ یعود کا
بھید کھلتا ہی نظم چون ازو بد ابتدا آن را انتہا ہم بدو باید کہ باشد انتہا ؏ نور ہا را کہ کرد از حق طلوع ؏ جملہ را ہم سوے او باشد

رجوع ۹ قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رَّبِّیْٓ میرا رب اَعْلَمُ خوب جانتا ہے اوسے مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى جو کوئی لایا سیدھی راہ یا توحید یا قرآن اور وہ میں ہوں وَمَنْ هُوَ اور اوسے جو ہے فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ گمراہی کھلی ہوئی میں جیسے یہ لوگ جو میرے منکر ہیں وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اور نہ تھے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ امید رکھی ہوتی تمنے اَنْ یُّلْقٰٓى اِلَیْكَ الْكِتٰبُ یہ کہ بھیجی جاوے تمہاری طرف کتاب تو ہمنے نہیں بھیجی تمہاری طرف کتاب اِلَّا رَحْمَةً مگر بجہت رحمت کے مِّنْ رَّبِّكَ تیرے رب کے پاس سے فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِیْرًا پس نہو پشت پناہ اور یار لِّلْكٰفِرِیْنَ ○ کافروں کے واسطے یعنی اونکے ساتھ مت رہو اور کہا جو کچھ وہ چاہیں اوسے قبول نکرو وَلَا یَصُدُّنَّكَ اور چاہیے کہ کافر باز نہ رکھیں تمہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ اللہ کی آیتیں پڑھنے اور اوسپر عمل کرنے سے بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْكَ بعد اسکے کہ اوتری ہیں تیری طرف وَادْعُ اور بلا خلق کو اِلٰى رَبِّكَ اپنے رب کی عبادت کی طرف وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ○ اور نہو مشرکون میں سے وَلَا تَدْعُ اور نہ پکار مَعَ اللّٰهِ اللہ کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ دوسرے خدا کو اسواسطے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں کوئی معبود پکارنے کے قابل مگر وہ اس آیت میں خطاب تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور مراد امت کے لوگ ہیں اور حضرت سے جو خطاب ہوا اسکا فائدہ یہ ہے کہ مشرکون کی یہ امید منقطع ہو جاوے کہ آپ اونکے ساتھ موافق ہو جائینگے كُلُّ شَیْءٍ سب چیزیں هَالِكٌ فنا ہو جانے والی ہیں اِلَّا وَجْهَهٗ مگر ذات حق تعالیٰ کی یا سب عمل باطل ہیں مگر وہ جس سے وجہ اللہ مطلوب ہو لَهُ الْحُكْمُ اوسی کے واسطے ہے حکم وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ ع اور اوسی کی طرف پھیرے جاؤگے بدلے کے واسطے بعضے محققون کے نزدیک یہ ہے کہ جسکا وجود حقیقی کوئی نہیں مگر حق سبحانہ تعالیٰ تو حقیقت میں اوسکا ماسوا فانی ہے صاحب کشف الاسرار اس آیت کی تفسیر میں حضرت شیخ الاسلام کے کلمات نقل کرتے ہیں بیت نہ از کس بتو ونہ از تو بکس ٭ ہمہ از تو بتو و بس ہمہ تو و بس ٭ الا کل شیء ما خلا اللہ باطل او سب نعمتیں لامحالہ زائل علاقے منقطع عوائق مرتفع رسوم باطل ہیں اسباب مضمحل حدود پراگندہ خلائق فانی اور حق تعالیٰ یکتا خود بخود باقی ہے شرح عوارف میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے یہ نہ فرمایا کہ یُهْلَكُ تاکہ معلوم ہو جاوے کہ سب چیزوں کے وجود آج ہی اوسکے وجود میں فنا ہیں اور مشاہدہ اس حال کا محجوبوں کے واسطے کل قیامت پر حوالہ ہے یَوْمَ تَرَوْنَهٗ بَعِیْدًا وَّنَرٰىهُ قَرِیْبًا مصرع باوجود تو زمن است نیاید کہ منم ٭

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّیَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَهِیَ تِسْعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰیَةً ۱
سورہ عنکبوت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اونہتر ۶۹ آیتیں ہیں

الٓمّٓ ○ حروف مقطعہ خلق کا عجز ظاہر کرنے کے واسطے ہیں تاکہ بندے جان لیں کہ کسی کو اس کتاب کے حقائق دریافت کرنے کی طرف راہ نہیں ہے اور کسی کامل کی عقل اوسکی کنہ معرفت سے آگاہ نہیں ہے مصرع خرد عاجز و فہم در وے گم ست ٭ اس سورت کے حروف اول کتاب میں کہا ہے کہ الف اشارہ ہے اسم اللہ کی طرف اور لام لطیف کی جانب اور میم مجید کی طرف فرماتا ہے کہ اللہ میں ہوں میری طاعت کی طرف متوجہ ہو لطیف میں ہوں اخلاص میری عبادت میں نہ چھوڑ مجید میں ہوں

اورون کی بزرگی مسلم نہ رکھ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا کیا جان لیا لوگون نے یہ کہ چھوڑدیے جائینگے اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا
وہ جو کہیں کہ ایمان لائے ہم یعنی یہ نہ سمجھیں کہ فقط اٰمَنَّا کہنے کی بدولت اونسے ہاتھ روک لیا جائیگا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ○
اور وہ آزمائے نہ جائینگے اور نہ امور الٰہی کے ساتھ یا مبتلا نہوینگے نفس اور مال مین یا اونکا امتحان نہ کیا جائیگا ہجرت اور جہاد کے سبب سے
اور اوسکے مثل امور سے یعنی ایمان لانے کے ساتھ یہ امور بھی اونپر پیش آئینگے اور فقط اٰمَنَّا کہنے سے وہ لوگ چھوڑ نہ دیے جائینگے اور یہ آیت
مسلمانون کی ایک جماعت کی شان مین ہی جو مکہ معظمہ مین تھی اور اونھین اپنے وطن اور مسکن سے ہجرت دشوار معلوم ہوتی تھی اور
مہاجر لوگ مدینہ منورہ سے اونکے پاس پیغام بھیجتے تھے کہ تم لوگ جب تک کافرون کے جوار مین ہوگے تمھارا اسلام پورا نہین ہی تو بعضے اونمین
ہجرت کی نیت کرکے نکلے اور مشرک آگاہ ہوے اور اونھین راہ سے پھیر لیگئے تو حق تعالیٰ نے اونکی تسلی کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ یہ نہ تصور کرنا
چاہیے کہ ہر کسی کا کشش بلا دعوی ولا صحیح ہو بیت عاشقان را در دل بسیار بلیہا بکشیدہ جور یار و قصہ اغیار بلیہا بکشیدہ اور
بہت صحیح یہ بیان ہی کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا غلام جنگ بدر مین عامر حضرمی کے تیر سے شہید ہوا اور جناب رسول کریم علیہ التحیۃ
والتسلیم کی زبان مبارک پر لفظ آیا کہ یہ شہداء سعداء مین سے کے آگے چلیگا مہجع کے مان باپ مہجع کی وفات کے سبب سے بڑی جزع فزع کرتے تھے
تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ فقط ایمان سے بے ابتلا اور امتحان کے کام نہین چلتا وَلَقَدْ فَتَنَّا اور بیشک امتحان کیا اور فتنہ مین
ڈالا ہے الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اون لوگون کو جو ان ایمان والون سے قبل تھے یعنی یہ صورت تو سب امتون مین واقع تھی اور سب کے
وجوہ کو بلا سے آزمایا ہی فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ تو ظاہر کرتا ہی اللہ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا اون لوگون کو جو سچ بولے ہین دعوی ایمان
مین وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ○ اور ظاہر کردیتا ہی جھوٹون کو جو دین مین جھوٹا دعوی کرتے ہین یا دکھا دیتا ہی اون دونون گروہونکا
حال خلق کو یا جزا دیتا ہی اوس چیز کی جو جانتا ہی اونکا سچ اور جھوٹ نظم در محبت ہر کہ او دعوی کند ٭ صد ہزاران امتحان بروے تند ٭
گر بود صادق کشد بار جفا ٭ ور بود کاذب گریزد از بلا ٭ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ بلکہ گمان کرتے ہین وہ لوگ جو یَعْمَلُوْنَ
السَّیِّاٰتِ کرتے ہین برائیان جیسے کفر اور گناہ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا یہ کہ پیشی کرینگے ہمپر اور ہمکو عاجز کردینگے اونکو گناہون کی جزا دینے
سے سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ ○ برا حکم ہے وہ جو کرتے ہین فتوحات مین لکھا ہی کہ کیا گمان کرتے ہین گناہگار کہ اپنے گناہون کے
سبب سے میری مغفرت اور شمول رحمت پر سبقت لیجائینگے یہ حکم ناپسند ہی اسواسطے کہ میری رحمت سبقت لیگئی ہی اونکے گناہون پر
جو موجب غضب ہوتے ہین بیت گر گناہ تو از عدد بیش ست ٭ سبقت رحمتی از ان پیش ست ٭ مَنْ کَانَ یَرْجُوْا جو کوئی ہو کہ
امید رکھے لِقَآءَ اللّٰهِ لقاء الٰہی کی بہشت مین یا ثواب پانے کی اور بعضون نے کہا ہی کہ جو کوئی ڈرتا ہی روز قیامت سے اور اس بات سے کہ مین خدا کے
سامنے حاضر کیا جاؤنگا اوس سے کہدو کہ آمادہ رہے فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ پس بیشک جو مدت کہ خدا نے مقرر کردی ہی آخرت مین لقاء
الٰہی کی وہ لَاٰتٍ البتہ آنے والی ہی وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ اور وہ ہی سننے والا بندون کی بات جاننے والا اونکے دلون کے
ارادے اور خیالات وَمَنْ جَاهَدَ اور جو کوئی جہاد کرے کفار یا ہوائے نفس غدار کے ساتھ فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ تو سوا اسکے نہین کہ وہ جہاد
کریگا لِنَفْسِهٖ اپنے واسطے اسواسطے کہ اوسکا ثواب اوسی کو ملیگا اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ لَغَنِیٌّ البتہ بےپروا ہی عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ○

اہل عالم کی طاعتوں اور عبادتوں سے اور بندوں کی عبادات کی تکلیف و سختی کے احوال کی دشمنی کے واسطے دیتا ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور جو لوگ ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہین اونھون نے کام اچھے لَنُكَفِّرَنَّ البتہ مٹا دینگے ہم عَنْهُمْ اونسے
سَيِّاٰتِهِمْ اونکی برائیان وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اور البتہ جزا دینگے ہم اونھین اَحْسَنَ الَّذِيْ بہت نیک کام کی جو كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝ تھے کرتے یعنی توحید کی جزا کہ اونکے سب عملون مین یہی بہتر ہے اور باقی کام چونکہ فضیلت مین اوسکے برابر نہین ہین
اونکی جزا اونکے موافق ہم دینگے اونکے عمل سے بہتر اور زیادہ ایک کے بدلے دس اور اس سے بھی زیادہ سات سو تک اسواسطے کہ وہ محتاج ہین
اور ہین بے نیاز ہون مصرع ہم باشد کز غنی چیزے رسد محتاج را لکھا ہے کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ دولت اسلام سے
سرفراز ہوے تو اونکی مان حمنہ نام بنت ابو سفیان نے قسم کھائی کہ ہرگز دھوپ سے چھاؤن مین نہ جاونگی اور جس چیز سے میری زندگی کو مدد
پہونچتی ہے وہ نہ کھاونگی جب تک تو دین محمدی سے جو تو نے اختیار کیا ہے باز نہ آوے حضرت سعد نے یہ حال جناب رسول کریم علیہ التحیۃ
والتسلیم کی خدمت مین عرض کیا اور یہ آیت نازل ہوئی وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ اور حکم کیا ہے ہمنے آدمی کو بِوَالِدَيْهِ اوسکے مان
باپ کے ساتھ حُسْنًا نیکی کا یعنی ایسے کام کا جو محض نیکی ہو وَاِنْ جَاهَدٰكَ اور اگر کوشش کرین مان باپ یا لڑائی جھگڑا
کرین تیرے ساتھ لِتُشْرِكَ بِيْ تاکہ شریک ٹھہراے تو میرے ساتھ مَا لَيْسَ اوس چیز کو کہ نہین ہے لَكَ بِهٖ تجھے اوسکی خدائی کا
عِلْمٌ کچھ علم نفی الوہیت کو نفی علم الوہیت کے ساتھ حق تعالیٰ نے تعبیر فرمایا یعنی مان باپ اگر تجھے حکم کرین اس بات کا کہ اوس چیز کو میرا شریک
ٹھہرا جسکی خدائی تو نہ جانتا ہو اور واقع مین خدائی میرے سوا کسی کے واسطے ثابت ہی نہین پس اگر مان باپ شرک کرنے کو کہین فَلَا تُطِعْهُمَا
تو نہ اطاعت کر اونکی اسواسطے کہ خالق کے گناہ مین مخلوق کی فرمانبرداری درست نہین ہے اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ میری جزا کی طرف ہے پھرنا
تمھارا مومن ہو یا مشرک فرزند بار ہو یا عاق فَاُنَبِّئُكُمْ تو آگاہ کرونگا مین تمکو جزا دینے کے وقت بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اوس
چیز سے کہ ہو تم کرتے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے کفر کے بعد وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے برائی کے
بعد لَنُدْخِلَنَّهُمْ ضرور ضرور داخل کرینگے ہم اونھین فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝ گروہ مین نیکون کے یا لائینگے ہم اونھین اونکے داخل ہونے کی
جگہ مین کہ وہ بہشت ہے وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے مَنْ يَّقُوْلُ کوئی ہے کہ کہتا ہے اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ایمان لائے ہم خدا کا
مراد منافق ہین یا ضعیف الایمان لوگ کہتے تھے کہ ایمان لائے ہین ہم فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ پھر جب ایذا دیا جاتا ہے وہ راہ خدا مین اپنے
دین کے سبب یعنی جب کافر اوسپر سختی کرتے ہین تو جَعَلَ کرتا ہے یعنی گنتا ہے اور شمار کرتا ہے فِتْنَةَ النَّاسِ رنج اور سختی کو لوگون کی
كَعَذَابِ اللّٰهِ مانند عذاب الٰہی کے یعنی خلق کی تکلیف اور ایذا رسانی کے سبب سے ایمان چھوڑ دیتے ہین جسطرح عذاب الٰہی کے
خوف سے کفر ترک کر دینا چاہیے وَلَئِنْ جَآءَ اور اگر آوے نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ مدد تیرے رب کے پاس سے یعنی فتح اور غنیمت تو لَيَقُوْلُنَّ
ضرور کہین گے اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ بیشک ہم تمھارے ساتھ ہین دین و ملت مین تو ہمین بھی مال غنیمت مین شریک کرلو اَوَلَيْسَ اللّٰهُ کیا
نہین ہے اللہ بِاَعْلَمَ بڑا جاننے والا سب جاننے والون سے بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وہ چیز جو عالمیون کے دلون مین ہے
اخلاص کی سچائی یا نفاق کا تنزل وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور البتہ جانتا ہے خدا اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین

دل سے وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ○ اور البتہ جانتا ہی منافقون کو جو نہین ایمان لائے ہین وہ اونکو دنیا مین تمیز کریگا یعنی مین
مبتلا کرکے اور بلا مین ڈالکر اونکا امتحان لیگے اسواسطے کہ بلا او مصیبت مین مردون کا جوہر پہچانا جاتا ہی جسطرح آگ مین سونے
چاندی کا کھرا کھوٹا پن کھلجاتا ہی نظم بشکل وہیات انسان زرہ مرو زنہار بتوان بصیر و تحمل شناخت جوہر مرد بہ اگر نہ پاک بود از بلا
نخواہد جست ﴿ وگر در اصل بود پاک جوہر خواہد کرد ﴿ لباب مین ہی کہ ابوسفیان اور امیہ بن خلف نے امیر المومنین عمر اور حضرت خباب رضی اللہ
عنہما کو کہا کہ تم دین سے منھ موڑو اور اپنے باپ دادا کا قدیم طریقہ چھوڑو اور اگر باپ دادا کے دین پر ثابت قدم رہنے مین کچھ گناہ ہو تو اوسکا
بار ہم اوٹھا لینگے اور تمکو اوس بار مین رہنے دینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اون لوگون نے جو ایمان نہ
لائے لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اون لوگون سے جو ایمان لائے کہ اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا پیروی کرو ہماری راہ کی یعنی اپنے باپ دادا کے
طریقہ پر رہو وَلْنَحْمِلْ اور چاہیے کہ اوٹھائین ہم خَطٰيٰكُمْ گناہ تمھارے امر تاویل جزا مین ہی یعنی اگر ہماری متابعت کروگے تو
ہم تمھارے گناہ اوٹھالین وَمَا هُمْ اور حال یہ ہی کہ نہین ہین کافر بِحٰمِلِيْنَ اوٹھانے والے مِنْ خَطٰيٰهُمْ مومنون کے
گناہون مین مِّنْ شَيْءٍ کچھ بھی اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ○ تحقیق کہ وہ ضرور جھوٹے ہین اپنی اس بات مین جو کہتے ہین کہ ایمان والون کے
گناہون کا بوجھ ہم اوٹھا لینگے اور وہ اوسے اوٹھانے پر قادر نہونگے نہ تھوڑے کے نہ بہت کے اپنے گناہون کے بار کی جہت سے
اور اونکے گناہون کے بوجھ کے باعث سے بھی کہ اونھین کافرون کے سبب سے وہ گمراہ ہوے اور اون کافرون کی متابعت کی جیسا
حق تعالی نے فرمایا ہی وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ اور ضرور اوٹھائینگے قیامت مین بھاری بوجھ اپنے گناہون کے وَاَثْقَالًا
اور بھاری بوجھ اورون کے مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ز اپنے بھاری بوجھون کے ساتھ یعنی جن لوگون کو ان کافرون نے گمراہ کیا ہی
اونکے وبال کے بوجھ کو اون کافرون کے گناہون کے بوجھ پر اضافہ کرینگے بغیر اس بات کے کہ گمراہون کے گناہ مین سے کچھ کم ہو وَ
لَيُسْـَٔلُنَّ اور پوچھے جاوینگے تابع اور متبوع لوگ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ○ ع اوس
چیز سے کہ ہین افترا کرتے باطل باتین اور حیلے جسکے سبب سے خلق گمراہ ہوتی ہی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور بیشک بھیجا ہمنے نُوْحًا اِلٰى
قَوْمِهٖ نوح کو اوسکی قوم کی طرف فَلَبِثَ تو ٹھہرا فِيْهِمْ اونکے درمیان قوم کے لوگون کو راہ حق کی طرف بلانے کے واسطے
اَلْفَ سَنَةٍ ہزار برس اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا مگر پچاس سال بہت مشہور روایت ہی کہ نوح علیہ السلام چالیس
برس کے سن مین مبعوث ہوے اور نوسو پچاس برس خلق کو خدا کی طرف پکارا اور طوفان کے بعد ساٹھ برس زندہ رہے احقاف مین حضرت
وہب سے منقول ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی عمر چودہ سو برس کی ہوئی صاحب عین المعانی نے لکھا ہی کہ تین سو ستر برس کی عمر مین مبعوث ہوے
اور نوسو پچاس برس دعوت کی اور طوفان کے بعد تین سو پچاس برس زندہ رہے قبض روح کے وقت ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام نے
پوچھا کہ ای سب پیغمبرون مین بڑی عمر والے آپنے دنیا کو کیسا پایا فرمایا کہ جیسے دو درون کا ایک گھر کہ ایک سے آئین دوسرے سے نکل جائین
رباعی گر عمر تو عمر نوح ولقمان باشد ﴿ آخر بروی چنانکہ فرمان باشد ﴿ در بودن دنیا و برون رفتن ازو ﴿ یکروز و ہزار سال یکسان باشد
حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ حق تعالی نے اس جہت سے بیان فرمایا کہ حضرت سید انام علیہ الصلوة والسلام کے دل مبارک کو تسکین ہو

اور قوم کی ایذا اور ظلم اوٹھانے پر آپ کو آگاہی ہو جائے اور طوفان نوح کا حال سُنکر تکذیب کرنے والون کو دھمکی ہو جائے یعنی نوح
علیہ السلام نے نوسو پچاس برس تک قوم کی ایذا سہی اور دعوت اسلام کرتے رہے اور کوئی ایمان نہ لایا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ
پھر پکڑ لیا اونکی قوم کو عذاب طوفان نے وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ اور وہ ظالم تھے کفر کے سبب سے فَاَنْجَيْنٰهُ پھر نجات دی ہمنے
نوح علیہ السلام کو وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ اور یاران کشتی کو اور جو کوئی اونکے ساتھ تھا ایمان والے آدمی اور اقسام جانور وَ
جَعَلْنٰهَآ اور کردیا ہمنے کشتی کو یا حضرت نوح کے واقعہ کو اٰيَةً دلالت اور نشانی یا عبرت لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ اہل عالم کے واسطے کہ اوس سے
دلیل پکڑین یا نصیحت پائین وَاِبْرٰهِيْمَ اور یاد کر ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اِذْ قَالَ جب کہا اونھون نے لِقَوْمِهِ اپنی
قوم کے لوگون کو کہ بابل کے رہنے والے تھے اعْبُدُوا اللّٰهَ کہ عبادت کرو اللہ کی وَاتَّقُوْهُ اور ڈرو اوسکے عذاب سے ذٰلِكُمْ
یہ عبادت اور ڈر خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے تمہارے واسطے اوس دین اور آئین سے جو تم رکھتے ہو اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○
اگر ہو تم جانتے خیر کو شر سے نفع کو ضرر سے اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ سوا اسکے نہین کہ پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا اَوْثَانًا
بتون کو وَتَخْلُقُوْنَ اور پیدا کرتے ہو اِفْكًا جھوٹ اور اوسکا نام خدا رکھتے ہو یعنی جھوٹا خدا اپنے دل سے پیدا کرتے ہو اِنَّ
الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ تحقیق کہ جنکو پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا وہ لَا يَمْلِكُوْنَ نہین سکت اور قدرت
رکھتے کہ دین لَكُمْ رِزْقًا تمکو روزی فَابْتَغُوْا تو ڈھونڈھو عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ خدا کے پاس سے روزی کہ وہ رزق
کھانے والون کو رزق پہونچانے کی قدرت رکھتا ہے وَاعْبُدُوْهُ اور عبادت کرو اوسکی اور سے ایک جان کرو وَاشْكُرُوْا اور شکر کرو
لَهٗ اوسکا اسواسطے کہ شکر سے نعمت حال باقی رہتی ہے اور آیندہ نعمت بڑھتی ہے اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ اوسکی طرف پھیر
جاؤ گے یہانتک حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا قول تھا اب حق تعالیٰ کفار قریش کو تہدید فرماتا ہے اور دھمکی سناتا ہے کہ وَاِنْ
تُكَذِّبُوْا اور اگر تکذیب کرو اے مکہ والو میرے پیغمبر کی فَقَدْ كَذَّبَ تو بیشک تکذیب کر چکی ہین اپنے پیغمبرون کی اُمَمٌ امتین
مِّنْ قَبْلِكُمْ تم سے قبل جیسے قوم نوح قوم ہود قوم صالح علیہم السلام اور اونکی تکذیب سے پیغمبرون کو کچھ ضرر نہین پہونچا بلکہ اونکی بھی
مضرت اونھی امتون کے لاحق حال ہوئی کہ وہ لوگ دنیا اور آخرت مین مستحق عذاب ہوے تو اے کفار قریش تمہاری تکذیب سے میرے حبیب کا کیا
نقصان وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ اور نہین ہے میرے رسول پر مگر پیغام پہونچا دینا کھلا ہوا اور اونھون نے
پیغام پہونچا کر خوف اور امید دلا کر تمکو راہ حق کی طرف بلایا اور عذاب آخرت سے تمکو ڈرایا اور تم حشر و نشر کے منکر ہوے اَوَلَمْ يَرَوْا کیا
نہین دیکھا اونھون نے اور بکر نے لم تروا جمع حاضر کا صیغہ پڑھا ہے یعنی کیا نہین دیکھا تمنے اے حشر و نشر کے منکرو کہ كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ
الْخَلْقَ کیونکر ظاہر کرتا ہے اللہ مخلوق کو اور نیست سے ہست کرتا ہے ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر اونھین موت کے بعد پھیریگا زندگی کی طرف اِنَّ
ذٰلِكَ تحقیق کہ پہلے پہل پیدا کرنا اور دوبارہ زندہ فرمانا عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○ خدا پر آسان ہے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سِيْرُوْا سیر کرو فِي الْاَرْضِ زمین مین فَانْظُرُوْا كَيْفَ پھر دیکھو کیونکر بَدَاَ الْخَلْقَ پیدا کیا ہے خدا نے خلق کو مختلف شکلون
فعلون مختلف حالون پر ثُمَّ اللّٰهُ پھر اللہ تعالیٰ يُنْشِئُ ظاہر کریگا النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ دوسرا پیدا کرنا خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب

دیکھا اور جان لیا کہ ابتدا میں سبکا خالق اللہ ہی تو تمپر دوبارہ پیدا کرنے کی دلیل اور حجت لازم ہو جائیگی اور خواہی نخواہی جان لوگے کہ جو
ابتدا میں خلائق کا پیدا کرنے والا ہی ہو سکتا ہی کہ وہ دوبارہ پیدا کرنے والا بھی ہو اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ تعالی عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
ہر چیز پر یا ابتدا پیدا کرنا ہو یا دوبارہ قَدِيْرٌ ۝ قادر ہی اس جہت سے کہ قدرت اوسکی صفت ذاتی ہی اور اوسکی ذات سب ممکنات کے
ساتھ نسبت کرکے یکسان ہی جب وہ پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہی تو یقینی دوبارہ پیدا کرنے سے بھی عاجز نہوگا يُعَذِّبُ عذاب
کرتا ہی مَنْ يَّشَاۗءُ جسے چاہتا ہی عذاب کرنا وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ اور رحم کرتا ہی جسپر چاہتا ہی رحم کرنا وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ
اور اوسی کے حکم کی طرف پھیرے جاؤگے روز جزا میں اور بعضون نے کہا ہی کہ عذاب کرتا ہی چھوڑ دینے اور کفران کے ساتھ اور رحم
کرتا ہی توفیق ایمان دیکر کشف الاسرار میں ہی کہ عذاب اوسکا عدل کی راہ سے ہی اور رحمت اوسکی فضل کی رو سے جسکے ساتھ
چاہتا ہی عدل کرتا ہی اور سامنے سے ہٹا دیتا ہی اور جسپر چاہتا ہی فضل کرتا ہی اور مہربانی کے ساتھ بلاتا ہی نظم اگر رانی ز راہ عدل
رانی ÷ وگر خوانی ز روے فضل خوانی ÷ مرا با راندن و خواندن چہ کارست ÷ اگر خوانی وگر رانی تو دانی ÷ اور زاد المسیر میں ہی
کہ عذاب بدخوئی کے سبب سے اور رحمت حسن خلق کے باعث سے اور بعضون کے نزدیک عذاب دنیا کی طرف میل اور رغبت کرنے سے اور رحمت
دنیا کو ترک اور نفرت کرنے سے یا عذاب حرص و رحمت قناعت کے باعث یا عذاب بدعت کی وجہ سے اور رحمت ملازمت سنت کے
سبب سے یا عذاب پریشانی خاطر اور رحمت جمعیت دل کے ساتھ ہی امام قشیری رحمۃ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ عذاب یہ ہی کہ بندہ کو اوسی پر
چھوڑے اور رحمت یہ ہی کہ خود بندہ کے کامون کا کفیل ہو جاوے مصرع تا تو نباشی یار و رونق نگیرد کار ما ÷ وَمَآ اَنْتُمْ اور نہیں ہو تم
اے لوگو بِمُعْجِزِيْنَ عاجز کرنے والے اپنے رب کو اپنے عذاب سے فِي الْاَرْضِ زمین میں اگر چاہو کہ اوسکے حکم سے بھاگو اور زمین مین
چھپ رہو تو نہیں چھپ سکتے ہو وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۡ اور نہ آسمان میں یعنی اگر آسمان میں ہو تو بھی تم عاجز کرنے والے نہیں ہو اور بعضون نے
کہا ہی کہ اس سے یہ مراد ہی کہ جو خلق آسمان میں ہی وہ بھی خدا کو عاجز کرنے پر قادر نہیں ہی وَمَا لَكُمْ اور نہیں ہی تمہارے واسطے
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مِنْ وَّلِيٍّ کوئی یار جو تمکو عذاب الٰہی سے بچاوے وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ۧ اور نہ کوئی مددگار جو عذاب ع ۹
تمپر سے اوٹھاوے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اور جو لوگ کافر ہوے خدا کی آیتون کے ساتھ یعنی اوسکی کتابون کا ایمان
نہ لاے یا اوسکی حکمت اور وحدانیت کی دلیلیں نہ مانین وَ اور ایمان نہ لاے لِقَاۗىِٕهٖٓ اوسکی ملاقات اور دیدار کا یعنی آخرت اور حشر
و نشر کے منکر ہوے اُولٰۗىِٕكَ يَىِٕسُوْا وہ لوگ ناامید ہوے مِنْ رَّحْمَتِيْ میری رحمت سے دنیا میں یا ناامید ہونگے قیامت میں
اور یئسوا صیغہ ماضی تحقیق وقوع کی جہت سے ہی گویا وہ مایوس ہو چکے وَاُولٰۗىِٕكَ اور وہ لوگ لَهُمْ اونکے واسطے ہی عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۝ عذاب دکھ دینے والا یعنی ہمیشہ عذاب میں رہینگے اپنے کفر کے سبب سے اوسکے بعد جملہ معترضہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم
کے قصہ کے ساتھ بیان فرماتا ہی کہ فَمَا كَانَ پھر نہ تھا جَوَابَ قَوْمِهٖٓ جواب قوم ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو جب وہ اپنی
قوم کو بت پرستی سے منع فرما چکے اور بت توڑ دیے اِلَّآ اَنْ قَالُوا مگر یہ کہ بولے قوم کے بعض لوگ بعضون سے کہ اقْتُلُوْهُ قتل کرو
ابراہیم کو اَوْ حَرِّقُوْهُ یا جلادو اوسے اور جلانے پر متفق ہوکر اونھیں آگ میں ڈالدیا فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ تو نجات دی ابراہیم کو اللہ تعالی نے

مِنَ النَّارِ ط آگ کے ضرر سے اور آگ اوسپر سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی کردی اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک اس نجات دینے مین لَاٰیٰتٍ البتہ
نشانیان ہین اوسکی قدرت کی کہ آگ کو بجھایا اپنے خلیل کو سلامت بچایا اوسکی تفریح کے واسطے قدرت سے چمن پھولا ہوا لگایا اور قدرت کی نشانیان
انکے واسطے ہین لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ○ اون لوگون کے واسطے جو ایمان لاتے ہین اسواسطے کہ وہ لوگ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا قصہ
سنکر اوسمین غور و فکر کرتے ہین اور فائدہ اوٹھاتے ہین وَقَالَ اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ سوا اسکے نہین کہ
ٹھہرالیا ہے تمنے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ تعالی کے اَوْثَانًا بتون کو خدا مَّوَدَّةَ بَیْنِكُمْ اپنے درمیان دوستی ہونے کے
سبب سے یعنی تاکہ تم اور بت پرست باہم ملجاؤ اور بتون کی پرستش پر اجتماع کرلو فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ج زندگی دنیا مین یعنی جب تک دنیا مین
رہو وہ دوستی باقی ہے ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ پھر قیامت کے دن یَكْفُرُ کافر ہوجائینگے اور بیزاری جتلاوینگے اور منکر ہوجائینگے بَعْضُكُمْ
بعضے تم مین جنکے لوگ تابع تھے بِبَعْضٍ بعض کے ساتھ کہ تابع ہین وَّیَلْعَنُ بَعْضُكُمْ اور لعنت کرینگے بعضے تمہارے یعنی پیروی
کرنے والے اور رذیل لوگ بَعْضًا ز بعض کو کہ آگے چلنے والے اور شریف لوگ ہین وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ اور پھرنے کی جگہ تم سب کی
دوزخ ہے وَمَا لَكُمْ اور نہین ہے تمہارے واسطے اوس دن مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ○ کوئی یار و مددگارون مین سے جنکی مدد سے تم نجات پاؤ
آتش دوزخ سے اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اوس آگ سے نکلے فَاٰمَنَ تو ایمان لائے اور تصدیق کی لَهٗ لُوْطٌ م اونکی لوط
علیہ السلام نے کہ اونکے بھانجے یا بھتیجے تھے وَقَالَ اور کہا ابراہیم نے لوط علیہما السلام سے اور حضرت سارہ سے کہ اونکی چچازاد بہن ہین
اور اونکا ایمان لائی تھین کہ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ بیشک مین ہجرت کرنے والا ہون اس قوم سے اِلٰی رَبِّیْ ط اوس جگہ جہان میرے رب کا
حکم ہے اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ بیشک وہ وہ تو غالب ہے مجھے دشمنون سے مغلوب کریگا الْحَكِیْمُ ○ جانتا ہے اور حکمت کے ساتھ میرا
کام بناتا ہے پھر لوط اور سارہ نے ابراہیم علیہم السلام کے ساتھ اتفاق کرکے پہاڑ پر سے جو کوفے کے سامنے ہے نجران کو گئے اور وہان سے
ملک شام مین داخل ہوئے حضرت ابراہیم تو فلسطین مین ٹھہرے اور لوط علیہما السلام موتفکہ مین گئے تشاف مین لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام
اوس وقت پچھتر برس کے تھے اور اسی سال حق تعالی نے اسماعیل علیہ السلام کو اونکے گھر پیدا کیا حضرت ہاجرہ سے کہ حضرت سارہ کی لونڈی
تھین اور جب حضرت ابراہیم کا سن شریف ایک سو بارہ یا ایک سو بیس برس کا ہوا تو حق تعالی نے حضرت سارہ سے بھی اونھین فرزند
عطا کیا جیسا کہ فرمایا ہے کہ وَوَهَبْنَا لَهٗ اور عطا کیا ہمنے اونھین بوڑھاپے مین اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ایک فرزند اسحاق
نام اور ایک پوتا یعقوب نام وَجَعَلْنَا اور رکھدی ہے ہمنے فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ اوسکے فرزندون مین نبوت یعنی نبی اسرائیل
اور نبی اسماعیل مین وَالْكِتٰبَ اور کتابین یعنی توریت انجیل زبور قرآن وَاٰتَیْنٰهُ اَجْرَهٗ اور دیا ہمنے ابراہیم کو اجر ہجرت کا
فِی الدُّنْیَا ج اس جہان مین اسطرح کہ اونھین ہمنے فرزند عطا کیا بوڑھاپے مین بانجھ بوڑھیا سے یا ہمنے ذریت پاکیزہ عطا فرمائی اور پیغمبری
اور کتابین اونھین مرحمت کین یا اونھین ہمنے مقبول خلق اور ہر دل عزیز کردیا کہ سب ملتون والے اونکی طرف اپنی نسبت ٹھیک کرتے ہین یا ہمنے
حکم کردیا اونپر درود پڑھنے کا آخر زمانہ تک اور ماوردی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ دنیا مین اونکا اجر اونکی ضیافت باقی رہنا ہے یعنی جسطرح اونکی زندگی مین
اونکے مہمانخانہ مین دعوت کا دستارخوان بچھا رہتا تھا اب بھی ہے اور سب خاص و عام اوس دسترخوان سے بہرہ مند ہین وَاِنَّهٗ اور بیشک وہ

فلازم

فِی الْاٰخِرَۃِ آخرت مین لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ صالحون مین سے ہین وَلُوْطًا اور یاد کر لوط کو اِذْ قَالَ جب کہا اونھون نے
لِقَوْمِهٖۤ اپنی قوم کے لوگون سے کہ وہ ہوتنکا ت کے رہنے والے تھے کہ اِنَّكُمْ بیشک تم لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ز
آتے ہو بُرے کام پر اور کبھی ژ اَئِنَّکُمْ ہمزہ استفہام کے ساتھ پڑھا ہے یعنی کیا تم بُرے کام پر آتے ہو یعنی کیا تم وہ کام کرتے ہو جو نہایت
بُرا ہے اور اوسکی بُرائی کے سبب مَا سَبَقَكُمْ نہین سبقت لیگیا تمپر بِهَا اوس بُرے کام مین مِنْ اَحَدٍ کوئی مِّنَ
الْعٰلَمِیْنَ ○ اہل عالم مین سے اسواسطے کہ اچھی اور سلیم طبیعتین اوس کام سے متنفر ہین اور پاکیزہ نفس اوس کام سے کراہت کرتے
ہین اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ کیا تم آتے ہو مردون پر مباشرت کی راہ سے وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ ۙ۬ اور راہ
ماری کرتے ہو راہ چلنتون پر یعنی اونکا مال لیکر اونھین قتل کر ڈالتے ہو یا غریبون پر اس کام کے واسطے جبر کرتے ہو اور اس سبب سے
لوگون نے دریا کی راہ سے آمد و رفت اختیار کی ہے اور خشکی کی راہ بند ہو گئی ہے وَتَاْتُوْنَ اور آتے ہو تم فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَ
اپنی مجلسون مین بُرے کام کے ساتھ یعنی ایسے کام کرتے ہو جو عاقلون اور عارفون کے نزدیک اچھے نہین ہین جیسے گالی دینا اور فحش ملی
ہنسی کرنا اور سیٹی بجانا اور اونگلی سے ایک کا دوسرے کو کنکری مارنا اور راہ چلتون کو غلّے مارنا اور شراب پینا تنبورہ وغیرہ مزامیر بجانا
اور مسافرون سے مسخرا پن اور ایسی باتین فَمَا كَانَ تو نہ تھا جَوَابَ قَوْمِهٖۤ جواب لوط کی قوم کو لوط کی بات کا اِلَّاۤ اَنْ
قَالُوْا مگر یہ کہ کہا اونھون نے ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ لاؤ عذاب خدا کا ہمپر اِنْ كُنْتَ اگر ہے تو مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ○
سچون مین سے اس بات مین کہ یہ کام بُرے ہین اور اسکے سبب سے تمپر عذاب نازل ہوگا یعنی ہم یہ کام نہ چھوڑینگے اے لوط اگر تم سچ کہتے ہو
کہ خدا ہے اور تم اوسکے پیغمبر ہو تو اوس سے کہو کہ عذاب ہمپر بھیجے جب لوط علیہ السلام اون کافرون سے ناامید ہوئے کہ ایمان نہ لائینگے
رکوع ع ۸ قَالَ کہا مناجات کی راہ سے کہ رَبِّ انْصُرْنِیْ اے رب مدد کر میری عذاب نازل کرکے عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ○ گروہ مفسدون پر کہ
وَلَمَّا جَآءَتْ اور جب لے گئے رُسُلُنَاۤ رسول ہمارے یعنی فرشتے اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ ابراہیم کی طرف فرزند کی
بشارت دینے تو قَالُوْۤا کہا فرشتون نے کہ اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَہلِ بیشک ہم ہلاک کرنے والے ہین اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ اس سدوم
نام گانوٴن کے رہنے والون کو اسواسطے کہ وہ آپکے بھتیجے لوط علیہ السلام کی تکذیب کرتے ہین اِنَّ اَهْلَهَا بیشک اوس گانوٴن والے
كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ○ ہین ظالم کفر کے سبب سے اور انواع و اقسام کی بُرائیان کرکے قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اِنَّ فِیْهَا
لُوْطًا بیشک اوس گانوٴن مین لوط ہین وہ تو ظالمون مین سے نہین ہین تو قَالُوْا بولے فرشتے کہ نَحْنُ اَعْلَمُ ہم خوب جانتے ہین
بِمَنْ فِیْهَا اوسے جو اوس گانوٴن مین ہے مومن و کافر اور ہم لوط علیہ السلام کے حالات سے غافل نہین ہین لَنُنَجِّیَنَّهٗ ضرور
ضرور ہم نجات دینگے اوسے وَاَهْلَهٗۤ اور اوسکے لوگون کو اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر اوسکی جورو کو كَانَتْ ہے وہ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ○
باقی رہجانے والون مین سے عذاب مین یا گانوٴن مین یعنی ہم کو معلوم ہے کہ لوط علیہ السلام قوم مین سے نکل جائینگے اور لوگون مین سے
اور اونکے سب لوگ نکل جائینگے مگر اونکی جورو قوم کے لوگون مین رہیگی اور اونکے ساتھ ہلاک ہوجائیگی وَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ
اور جب آئے رُسُلُنَا لُوْطًا بھیجے ہوئے ہمارے لوط کی طرف تو سِیْٓءَ بِهِمْ غمناک ہوئے لوط اونکے سبب سے

[illegible] رنجیدہ اور تنگ ہوے اونکے باعث ذَرْعًا دل کی رو سے یعنی تنگدل ہوے کہ مبادا اونکی قوم کے لوگون سے اونکو ایذا
یا رسوائی پہونچے یا رنج پہونچے بایں جہہ کہ قوم کے لوگ خبیثون سے متعرض ہوتے تھے فرشتون نے رنج کے آثار حضرت لوط کے چہرہ پر دیکھ کر
اونکی تسلی دی وَقَالُوْا اور بولے فرشتے کہ لَا تَخَفْ نہ ڈرو وَلَا تَحْزَنْ اور نہ رنج کر اِنَّا مُنَجُّوْكَ بیشک ہم نجات
دینے والے ہین تجھے وَاَهْلَكَ اور تیرے لوگون کو اِلَّا امْرَاَتَكَ مگر تیری جورو کو کہ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○
ہوگی رہجانے والون اور ہلاک ہونے والون مین سے اِنَّا مُنْزِلُوْنَ بیشک ہم نازل کرنے والے ہین عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ
الْقَرْيَةِ ان گانون والون پر رِجْزًا عذاب مِّنَ السَّمَاۤءِ آسمان سے یعنی پتھر کا مینہ بِمَا كَانُوْا بسبب اسکے کہ تھے برابر
يَفْسُقُوْنَ ○ فسق کرتے تو حکم الٰہی کے موافق لوط علیہ السلام نے اپنے لوگون سمیت نجات پائی اور موتفکہ کے کافر ہلاک
ہوے اور شہر خراب ہوگیا اور اون کافرون کا حال اہل عالم کے واسطے محل عبرت ہوگیا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ تَّرَكْنَا
اور بیشک ہمنے چھوڑ دیا ہے مِنْهَآ اوس گانون مین سے اٰيَةًۢ بَيِّنَةً نشانی کھلی ہوئی لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ اوس قوم کے
واسطے جسکے لوگ سمجھتے ہین اور عبرت لیتے ہین اور وہ نشانی یا اوسکے خراب مکانون کے آثار ہین یا پتھر کنکر وغیرہ کہ اوس مین
پائے جاتے ہین یا سیاہ پانی کہ ابتک موجود ہے وَاِلٰى مَدْيَنَ اور بھیجا ہمنے اہل مدین کی طرف اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اونکے
بھائی شعیب کو فَقَالَ پھر کہا شعیب نے کہ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے میری قوم کے لوگو عبادت کرو اللہ کی وَارْجُوا الْيَوْمَ
الْاٰخِرَ اور امید رکھو ثواب روز آخرت کی یعنی ایسے کام کرو جنکے سبب سے ثواب کی امید رکھ سکو یا ڈرو روز قیامت سے وَلَا تَعْثَوْا
اور تباہی نہ ڈھونڈھو فِى الْاَرْضِ زمین مدین مین کم ناپ تول کے مُفْسِدِيْنَ ○ اوس حال مین کہ قصد کرنے والے ہو فساد کا
فَكَذَّبُوْهُ تو تکذیب کی اون لوگون نے اور تباہی اور خرابی کرنے سے باز نہ آئے فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ تو آپکڑا اونکو
سخت زلزلے نے یا جبریل علیہ السلام کی چیخ نے کہ اوسکے سبب سے دل پھٹ گئے فَاَصْبَحُوْا پھر صبح کی فِيْ دَارِهِمْ اپنے گھرون مین
جٰثِمِيْنَ ○ زانو کے بل پڑے ہوے اور مرے ہوے وَعَادًا وَّثَمُوْدَا اور ہلاک کیا ثمودًا پڑھا ہے تنوین کے ساتھ اور یاد کر
قوم عاد اور ثمود کو وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ اور بیشک ظاہر ہوئی ہے اونکی ہلاکت تمہارے واسطے مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ اونکے
مکانون سے جو حجاز اور یمن مین واقع ہین کہ وہان تمہارا گذر ہوتا ہے اور عذاب کے آثار دیکھتے ہو وَزَيَّنَ لَهُمُ اور آراستہ کر دیے ہین
اونکے واسطے الشَّيْطٰنُ شیطان نے اَعْمَالَهُمْ اونکے کام کفر اور تکذیب فَصَدَّهُمْ تو باز رکھا اونہین عَنِ السَّبِيْلِ
راہ راست سے جسکی طرف انبیا علیہم السلام اونہین بلاتے ہین وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ○ اور تھے دیکھنے والے یعنی دیدہ
بصیرت سے ملاحظہ اور نظر اور فکر کرسکتے تھے مگر اس طرف متوجہ اور مشغول نہوے یا اپنے گمان مین ہوشیار اور باریک بین
تھے مگر پیغمبرون کی باتون کو نامعقول جانا وَقَارُوْنَ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قارون کو وَفِرْعَوْنَ
وَهَامٰنَ اور فرعون کو اور اوسکے وزیر ہامان کو وَلَقَدْ جَاۤءَهُمْ مُّوْسٰى اور تحقیق کہ آئے اونکے پاس
موسیٰ علیہ السلام بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی نشانیون اور ظاہر معجزون کے ساتھ فَاسْتَكْبَرُوْا پھر سرکشی کی اونھون نے

فِي الْأَرْضِ زمین مین متکبر تھے اور بڑائی اختیار کی وَمَا كَانُوا سَابِقِينَ ○ اور نہ تھے سبقت لیجانے والے حکم الٰہی پر
بلکہ حکم الٰہی اونمین جاری ہوا فَكُلًّا تو ہر ایک کو اونمین سے جنکا ذکر کیا أَخَذْنَا پکڑ لیا اور عذاب کیا ہمنے بِذَنْبِهِ اوسکے
گناہ کے سبب سے فَمِنْهُمْ تو اونمین سے مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ کوئی تھا کہ بھیجی ہمنے اوسپر حَاصِبًا آندھی کہ اوسپر
سنگ ریزے برسے تھے یعنی قوم لوط پر وَمِنْهُمْ اور اونمین سے مَنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ کوئی تھا کہ پکڑ لیا اوسے چیخ کے
عذاب نے یعنی قوم ثمود اور اہل مدین کو وَمِنْهُمْ اور اونمین سے مَنْ خَسَفْنَا کوئی تھا کہ دھنسا دیا ہمنے بِهِ الْأَرْضَ
اوسے زمین مین جیسے قارون کو وَمِنْهُمْ اور اونمین سے مَنْ أَغْرَقْنَا کوئی تھا کہ ڈبو دیا ہمنے اوسے پانی مین جیسے قوم نوح اور
فرعون وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ اور نہ تھا اللہ کہ ظلم کرے اونپر یعنی ایسا نہین کہ بےجرم اونپر عذاب کرے وَلَٰكِنْ كَانُوا
اور لیکن تھے وہ کہ جہل اور عناد کے سبب سے أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ○ اپنی جانون پر ظلم کرتے تھے اور کفر و معصیت کرکے اپنے کو مستحق عذاب کا
کرتے تھے رباعی اے آنکہ بحکم شرع راہ رفتی ناکردہ خدا راہ باشی ہر جہ بدی بکنی بعد او تو بدی یابی جزا بس نیک بیا جملہ با خود
میکنی ❖ مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مثل اون لوگون کی جنھون نے ٹھہرایا مِنْ دُونِ اللَّهِ بجز اللہ کے أَوْلِيَاءَ دوست
یعنی معبود كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ مانند مکڑی کے ہے کہ اپنے واسطے اتَّخَذَتْ بَيْتًا بنا لیتی ہے گھر یعنی جالا لگاتی ہے وَإِنَّ
وقفہ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ اور تحقیق کہ گھرون مین بہت سست اور بےثبات لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ البتہ گھر یعنی جالا مکڑی کا ہے
کہ نہ چھت ہوتی ہے نہ دیوار اور نہ گرمی سے بچاتا ہے نہ سردی سے لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ○ اگر ہون کافر کچھ بھی جانتے تو یہ بات
ضرور جان لین کہ یہ مثل اونکے دین کے واسطے ہے جیسے مکڑی کا جالا بےحاصل ہے اور کسی چیز کو نہین چاہیے ہوتا اسی طرح اونکا دین بھی
ذلیل و خوار اور بےمقدار ہے اور اوس سے کوئی بات نہین کھلتی صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہے کہ مکڑی جتنا اپنے اوپر جالا تنتی ہے
اپنی ذات کے واسطے قیدخانہ بناتی ہے اور اپنے ہاتھ پانون پھنساتی ہے تو اوسکا گھر اوسکا قیدخانہ ہے تو جو لوگ خدائے برحق کے سوا
اور معبود ٹھہراتے ہین یعنی ہواپرستی اور محبت دنیا اور متابعت شیطان کی طرف میل کرتے ہین وہ طوق زنجیرون یا اور وبال مین
مقید ہوکر خلاص ہونے کا منھ اور نجات کی راہ نہین دیکھنے اور عاقبت کو دوزخ کے بلاکتخانہ اور دوری محرومی کے گڑھے مین پڑکر مبتلائے
عذاب ہونگے اور بعضون نے ہوائے نفسانی کو بےاعتباری اور بےثباتی مین مکڑی کے جالے سے تشبیہ دی ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے بیت
از ہوا بگذر کہ بس بے اعتبار افتادہ است ❖ رشتۂ دام ہوا چون تار بیت عنکبوت ❖ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ تحقیق کہ اللہ جانتا ہے
مَا يَدْعُونَ جو کچھ وہ پکارتے ہین یعنی پوجتے ہین مِنْ دُونِهِ خدا کے سوا مِنْ شَيْءٍ ہر چیز مین سے جیسے بت فرشتے آدمی
ستارے وَهُوَ الْعَزِيزُ اور وہ غالب ہے اپنی بادشاہی مین شریک نہین رکھتا الْحَكِيمُ ○ حکمت کے ساتھ کام کرنے والا کسی
حکمت سے مشرکون پر عذاب نازل کرنے مین تاخیر کرتا ہے وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ اور یہ مثلین نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لاتے ہین
ہم اور بیان کرتے ہین لوگون کے واسطے وَمَا يَعْقِلُهَا اور نہین دریافت کرتے اوسکا ثمرہ اور فائدہ إِلَّا الْعَالِمُونَ ○
مگر جاننے والے جو غور کرتے ہین چیزون کی حقیقتون مین خَلَقَ اللَّهُ پیدا کیے اللہ نے السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

آسمان اور زمینین بِالْحَقِّ حق ظاہر کرنے کو باطل اور کھیل نہین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک اس پیدا کرنے مین لَاٰيَةً البتہ نشانی ہی کھلی ہوئی یا مثال ہے بڑی بزرگ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان والون کے واسطے فقط

اُتْلُ پڑھا کرو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ جو وحی بھیجی جاتی ہی تمہاری طرف مِنَ الْكِتٰبِ قرآن سے وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو نماز اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى بیشک نماز باز رکھتی ہی عَنِ الْفَحْشَآءِ اون کامون سے جو عقل کے نزدیک برے ہوتے ہین وَالْمُنْكَرِ اور اوس کام سے جسکی ممانعت حکم شرع کی رو سے ہی یعنی نماز گناہون سے باز رہنے سبب ہوتی ہی اسواسطے کہ نماز کی مداومت دوام ذکر کا سبب ہی اور دوام ذکر کا نتیجہ کمال خوف آلہی ہی اور جسکے دل مین خوف ہوگا اوس مین ارادہ گناہ کا نہین ہو سکتا تو نماز کی خاصیت یہ ہی کہ بندہ کو گناہ سے باز رکھتی ہی لکھا ہی کہ انصار مین سے ایک جوان ہمیشہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتا کبھی اوسکی جماعت نہ ترک ہوتی اور غیر شرعی باتین منع ہین سب کرتا جب صحابہ نے اوسکے حال کی حکایت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہی تو آپنے فرمایا کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى یعنی قریب ہی کہ نماز باز رکھے اوسے اون برائیون سے بس تھوڑے ہی زمانہ مین اوسنے توبہ کی توفیق پائی اور زاہد صحابہ مین سے ہوگیا وسیط مین اپنی اسناد کے ساتھ مالک رضی اللہ عنہم سے منقول ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو نماز اون کامون سے باز نہین رکھتی ہو شرع نماز اوسکی مستوجب ہین تو اوسکے درگاہ آلہی سے دوری ہی بڑھتی جاتی ہی صاحب تاویلات نے لکھا ہی کہ ہر ایک کو بدن دل نفس سر روح خفی ہی ایک نماز باز رکھنے والی ہی بدن کی نماز گناہون اور کھیل کی باتون سے منع کرتی ہی اور دل کی نماز فضول باتون کے لھو اور غفلت کی زیادتی اور دور سے باز رکھتی ہی نفس کی نماز رذیل باتون اور علاقون اور برے اخلاق اور تیرگی پیدا کرنیوالی گناہون سے منع کرتی ہی اور سر کی نماز غیر خدا کی طرف التفات کرنے سے روکتی ہی اور روح کی نماز ملاحظہ اغیار کے ساتھ قرار پکڑنے کو منع کرتی ہی اور خفی کی نماز سالک کو شہود انیت اور ظہور انانیت سے گزار دیتی ہی یعنی سالک پر ظاہر ہوجاتا ہی کہ حقیقت کی رو سے سوا اللہ کے کچھ نہین بیت
جز یکے نیست نقد این عالم ~ باز بین بعالمش مفروش ~

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ اور البتہ ذکر اللہ کا بہت بڑا ہی سب چیزون کے ذکر سے اسواسطے کہ اوسکا ذکر عبادت ہی اور غیر خدا کا ذکر عبادت نہین ہی یا اللہ کا ذکر بہت بڑھکر اس بات سے ہی کہ کوئی اوسکی قدر پہچانے یا بہت بڑھکر ہی اس بات سے کہ اور کا ذکر اوسکے ساتھ برابری کرے اور بعضون کے قول پر ذکر سے نماز مراد ہی تو معنی یہ ہین کہ نماز بہت بڑی عبادت ہی سب عبادتون سے یا اس سبب سے بہت بڑی ہی کہ نماز پڑھنے والے کو سبب عذاب سے باز رکھتی ہی یعنی شرعًا اور عقلًا جو بری باتین ہین اونسے روکتی ہی محققون نے کہا ہی کہ یاد کرنا خدا کا بندہ کو بہت بڑھکر ہی اس بات سے کہ بندہ خدا کو یاد کرے اسواسطے کہ بندہ کا خدا کو یاد کرنا غرضون کے ساتھ ملا ہوا ہی اور بندہ کو خدا کا یاد فرمانا صاف ہی بے غرض اور بے کدورت یا بندہ کا یاد کرنا خدا کو آپ ہی اور جلد فنا ہو جائیگا اور خدا کا یاد کرنا بندہ کو باقی ہی کبھی زائل ہی نہوگا حضرت ذوالنون مصری قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ خدا کا بندہ کو یاد فرمانا اس سبب سے بہت بڑا امر ہی کہ جب وہ پہلے تجھے یاد کر لیتا ہی تو تو اوسے یاد کرتا ہی سلمی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ ازل مین جو اوسنے یاد فرمایا یہ یاد

فرماتا ہی بہت بہتر ہی اس سے کہ اے تم اوسکو یاد کرتے ہو نفحات مین حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سرہ سے منقول ہی کہ خدا کا یاد کرنا بہت
بڑھکر ہو نہ اسطرح کہ تو اوسے یاد کرتا ہی بلکہ وہ تجھے یاد فرماتا ہی اس سبب سے اوسکا ذکر بہت بڑھکر ہو تیرا یاد کرنا پیدا ہوا ہی کہان تک ہیگا
بیت تو یاد کنی خدا را در خور خود ٭ او یاد کند ترا ولے در خور خویش ٭ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی مَا تَصْنَعُوْنَ ۝
جو کچھ کرتے ہو تم نماز و روزہ وغیرہ اور تمہارے عمل کے موافق جزا دیگی وَلَا تُجَادِلُوْٓا اور نہ جھگڑو اَهْلَ الْكِتٰبِ اہل کتاب سے
یعنی اون اہل کتاب سے جو تمہارے عہد مین ہین یا جنھون نے جزیہ دینا قبول کیا اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ مگر اوس خصلت سے
ساتھ کہ وہ بہتر ہی یعنی وہ بدمزاجی کرین تو اوسکے مقابلہ مین تم اونکے ساتھ خوشخوئی کرو وہ غصہ کرین تو تم تحمل کرو اِلَّا الَّذِیْنَ
ظَلَمُوْا مِنْهُمْ مگر وہ جنھون نے ظلم کیا اونمین سے یعنی جنھون نے عہد توڑ ڈالا یا جزیہ روک لیا اور بعضون نے کہا ہی کہ اہل کتاب
مین سے ظالم وہ ہین جو خدا کے واسطے فرزند ثابت کرتے ہین وَقُوْلُوْٓا اور کہو اونسے کہ کمال صدق کے ساتھ اٰمَنَّا ایمان لائے
ہم بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اوس چیز کا جو اوتاری گئی ہی اِلَیْنَا ہماری طرف یعنی قرآن وَاُنْزِلَ اِلَیْكُمْ اور جو اوتاری گئی ہی
تمہاری طرف یعنی توریت اور انجیل اور زبور وَاِلٰهُنَا اور ہمارا خدا وَاِلٰهُكُمْ اور تمہارا خدا وَاحِدٌ ایک ہی وَّنَحْنُ لَهٗ
اور ہم اوسکے واسطے مُسْلِمُوْنَ ۝ گردن جھکائے ہوے اور مخلص اور موحد ہین اور تم اپنے عالمون اور فقیرون سے
رب ٹھہرا لیتے ہو وَكَذٰلِكَ اور جسطرح ہمنے اوتارین اور انبیا علیہم السلام پر اپنی کتابین اوسی طرح اَنْزَلْنَآ اوتارا ہمنے
اِلَیْكَ الْكِتٰبَ تمہاری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کہ وہ ایک کتاب ہی اصول دین مین اگلی کتابون کے موافق
فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ تو وہ لوگ جنھین دیا ہمنے اگلی کتابون کا علم جیسے ابن سلام اور اونکے یار لوگ یُؤْمِنُوْنَ
بِهٖ ایمان لاتے ہین قرآن کا یا وہ لوگ مراد ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے قبل آپ پر اور قرآن پر ایمان
لائے ہین جیسے قیس بن ساعدہ اور بحیرا اور نسطور اور ورقہ اور اونکے مثل وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ اور اوس گروہ عرب سے مَنْ یُّؤْمِنُ
بِهٖ کوئی ہی کہ ایمان لاتا ہی قرآن کا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اور نہین منکر ہوتے ہماری کتاب کی
آیتون کے اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۝ مگر کافر لوگ یہود مین سے جیسے کعب بن اشرف اور عرب مین سے جو عناد رکھتے ہین جیسے
ابو جہل اور مثل اوسکے وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا اور نہ تھے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پڑھتے مِنْ قَبْلِهٖ قرآن سے قبل
مِنْ كِتٰبٍ کوئی کتاب نازل کی ہوئی کتابون مین سے وَّلَا تَخُطُّهٗ اور نہین لکھتے تم کتاب بِیَمِیْنِكَ اپنے داہنے
ہاتھ سے یہ تاکید ہی نفی کتابت مین یعنی اے ہمارے حبیب ہرگز نہ تمنے پڑھا ہی نہ لکھا ہی اسواسطے کہ اگر تم لکھنے پڑھنے والے ہوتے تو
اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ اوسوقت نہ شک مین پڑتے تباہکار اور ٹیڑھی راہ چلنے والے یعنی مشرکان عرب کہتے کہ جب
محمد عربی لکھتے پڑھتے ہین تو قرآن کو اگلی کتابون مین سے چھانٹکر ہمپر پڑھ دیتے ہین اور لکھ دیتے ہین یا یہود شک مین پڑتے کہ ہمنے تو
کتابون مین پڑھا ہی کہ پیغمبر آخر زمان لکھتے پڑھتے نہونگے اور یہ شخص تو لکھتا پڑھتا ہی تیسیر مین ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
سوا اور لوگون کے واسطے لکھنا پڑھنا بزرگی اور فضیلت کی بات ہی اور نہ لکھنا پڑھنا معجزہ اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی تھی اور یہ بڑا معجزہ ظاہر ہے اور آپ کے امی ہونے میں کچھ شک و شبہ نہ رہا تو حق تعالیٰ نے اخیر عمر میں لکھنے پڑھنے کی
فضیلت بھی آپکو عطا فرمائی تاکہ دوسرا معجزہ ہو ابن ابی شیبہ اپنی تصنیف میں عون بن عبد اللہ کے طریق سے نقل کرتے ہیں کہ ما مات
رسول اللہ حتی کتب و قرء یعنی نہیں وفات فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہانتک کہ لکھا آپ نے اور پڑھا اور یہ صورت
قرآن کے منافی نہیں ہے اسواسطے کہ جس کتاب میں آپکے نہ لکھنے اور نہ پڑھنے کا ذکر ہے اوسکے معنی ہیں یہ دلیل کی ہے کہ وحی نازل
ہونے کے قبل آپکی یہی شان تھی اور جو علما آپکو اول عمر سے آخر تک امی جانتے ہیں اونکا مذہب صحت اور صواب سے بہت قریب ہے نظم
بقلم گر نرسید انگشتش ۞ بود لوح و قلم اندر مشتش ۞ از سواد خط اگر دیدہ ببست ۞ بگمانش نرسد ہیچ شکست ۞ بود او نور و خط تیرہ
ظلم ۞ نشود نور و ظلم جمع بہم ۞ بَلْ هُوَ بلکہ قرآن اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ آیتیں ہیں کھلی ہوئی فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ سینہ
اون لوگون کے جو اُوْتُوا الْعِلْمَ دیے گئے ہیں علم یعنی اہل کتاب میں سے جو ایمان لائے یا صحابہ کرام کہ وہ اوسے یاد کرتے
تھے تاکہ اوسمین کوئی تبدیل اور تحریف نہ کر سکے اور دل سے حفظ قرآن پڑھنا امت محمدی کا خاصہ ہے اسواسطے کہ اگلی اور آسمانی کتابیں
اوراق میں لکھی دیکھکر پڑھتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ بل ہو میں ہو کی ضمیر جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی طرف پھرتی ہے یعنی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور آپکے کام اور علم باوصف اسکے کہ آپ امی ہیں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں اون لوگون کے واسطے جو اگلی کتابون کے عالم ہیں
اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفتون اور نشانیون سے واقف ہیں وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اور منکر نہیں ہوتے ہماری آیتون سے
کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن ہیں اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۞ مگر وہ لوگ جو ظلم میں کامل ہیں کہ مناظرہ اور مکابرہ کرتے ہیں باوصف
اسکے کہ معجزے کھلے ہوے دیکھتے ہیں وَقَالُوْا اور کہا کافرون نے کہ لَوْلَآ اُنْزِلَ کیون نہیں اوتارے جاتے عَلَيْهِ محمد عربی پر
اٰيٰتٌ معجزے مِّنْ رَّبِّهٖ اونکے رب کے پاس سے یعنی ایسے معجزے جیسے کہ حضرت صالح کو اونٹنی اور حضرت موسیٰ کو عصا اور حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کو مائدہ عطا ہوا تھا قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سوا اسکے نہیں کہ آیتیں اور معجزے عِنْدَ
اللّٰهِ اللہ کے پاس ہیں جسوقت جسپر جو معجزہ چاہتا ہے اوتارتا ہے اور وہ میرے اختیار اور اقتدار میں نہیں وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۞
اور سوا اسکے نہیں کہ میں ڈرانے والا ہون کھلا ہوا یعنی ایسی بات میں تمکو خوف دلاتا ہون کہ تم سمجھتے ہو اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ کیا کافی
نہیں اونھیں دلیل کھلی ہوئی اور معجزہ ظاہر اَنَّآ اَنْزَلْنَا یہ کہ اوتارا ہمنے عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تیری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن
اور برابر يُتْلٰى عَلَيْهِمْ پڑھا جاتا ہے اونپر اونھی کی زبان میں اور وہ بڑے فصیح لوگ ہیں بلاغت کے اسرار اور فصاحت کے اطوار اونپر
پوشیدہ نہیں ہیں اور تمنے اونھیں اپنے سامنے بلایا اور سب سے چھوٹی سورت جو قرآن کی ہے اوسکے مثل عبارت اونسے چاہی اور وہ
لشکر کھینچتے ہیں اور جان و مال ہار دیتے ہیں اور اوسکے مثل عبارت بنانے میں نہیں مشغول ہوتے اس سے زیادہ کھلا ہوا اور کونسا
معجزہ ہوگا اور کہان سے آئیگا اور بعضون نے کہا ہے کہ کچھ لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوے اور یہود کے
بعضے کلمات لکھتے لائے مطلب تھا کہ ہم ایسی چیز چاہتے ہیں جس سے اپنے علم کو بڑھائیں حضرت نے فرمایا کہ پچھلی قوم کی یہی
گمراہی ہے کہ جو کچھ اونکا نبی اونپر لایا اوسے چھوڑکر رغبت کرتے ہیں ایسی چیز کی طرف جو اونکے نبی کے سوا دوسرا لایا اور یہ آیت مذکور

نازل ہوئی کہ اَوَلَمْ یَکْفِہِمْ یعنی کیا اونھین یہ قرآن کفایت نہین کرتا جو اونپر پڑھا جاتا ہی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک اس کتاب مین لَرَحْمَۃً
البتہ بڑی رحمت اور نعمت ہی اوس شخص کے واسطے جو قرآن کی متابعت کرے وَّذِکْرٰی اور نصیحت ہی لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ○
اوس گروہ کے واسطے جو تصدیق کرتے ہین قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ کہہ بس ہی خدا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ درمیان میرے اور تمہارے
شَہِیْدًا گواہ میری بات پر اس واسطے کہ معجزات عطا فرما کر میری تصدیق فرماتا ہی یَعْلَمُ جانتا ہی خدا مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ جو کچھ ہی آسمانون اور زمین مین تو میرا اور تمہارا احوال بھی اوس پر پوشیدہ نہ رہیگا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان
لائے بِالْبَاطِلِ ناحق پر جیسے یہودی اور نصرانی یا ایمان لائے ہین باطل معبودون کا وَکَفَرُوْا بِاللّٰہِ اور کافر ہوئے
خدائے برحق کے ساتھ اُولٰٓئِکَ وہ لوگ ہُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ وہ تو نقصان اوٹھانے والے ہین کہ اونھون نے کفر کو ایمان کے
ساتھ بدل دیا وَیَسْتَعْجِلُوْنَکَ اور جلدی چاہتے ہین تجھسے اے ہمارے حبیب بِالْعَذَابِ عذاب جیسے نضر بن حارث
اور اوسکے مثل کافر وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّی اور اگر نہ مدت ہوتی نام رکھی ہوئی اور معین ہر قوم کے عذاب کے واسطے لَجَآءَہُمُ
الْعَذَابُ تو البتہ آجاتا وہ عذاب جلدی عذاب مانگنے والون پر جسکا وعدہ ہی وَلَیَاْتِیَنَّہُمْ اور ضرور آجائیگا اونپر عذاب
بَغْتَۃً اچانک دنیا مین موت کے وقت یا آخرت مین وَّہُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ نہ جانینگے عذاب آنا یَسْتَعْجِلُوْنَکَ بِالْعَذَابِ
جلدی مانگتے ہین تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عذاب وَاِنَّ جَہَنَّمَ اور حال یہ ہی کہ دوزخ لَمُحِیْطَۃٌ بِالْکٰفِرِیْنَ ○
پکڑے اور گھیرے ہوئے ہی کافرون کو یا جہنم مین جانے کے سبب گھیرے ہوئے ہین اونھین جیسے کفر اور عذاب یا اسم فاعل فعل مستقبل کے معنی مین
ہی یعنی گھیر لیگا اونھین عذاب یَوْمَ یَغْشٰہُمُ الْعَذَابُ یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس دن کو کہ گھیر لیگا اونھین عذاب
مِنْ فَوْقِہِمْ اونکے سرون کے اوپر سے وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِہِمْ اور اونکے پیرون کے نیچے سے وَیَقُوْلُ اور فرمائیگا حق تعالی
یا فرشتہ کہیگا خدا کے حکم سے یا کوئی آدمی کہیگا دوزخیون سے کہ ذُوْقُوْا چکھو مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ جزا اوس
چیز کی کرتے تھے تم کرتے دنیا عمل کرنے کا گھر ہی اور عقبی جزا پانے کا گھر جو وہان تم بو آئے ہو یہان کا تو بیت تو تحفہ بہشتان
اگر چون بدروی ہی یہ محصول خود بشاد و خرم مثنوی ہی لکھا ہی کہ کچھ مسلمانون نے مکہ معظمہ مین قیام کیا خرچ راہ کم ہونے یا قوت یا استعداد
کی قلت یا وطن کی محبت یا بھائیون کی صحبت کے خیال سے ہجرت نہ کرتے تھے اور خوف و ہراس کے ساتھ پوشیدہ خدا کی عبادت
کرتے تھے حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے میرے وہ بندو جو ایمان لائے ہو مشرکون سے
الگ ہو جاؤ اور مومنون کا ساتھ ڈھونڈھو اگر مکہ مین میری عبادت علانیہ نہین کر سکتے ہو تو اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَۃٌ
بیشک میری زمین کشادہ ہی تم خوف کی جگہ سے امن کے مقام پر ہجرت کر جاؤ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ ○ پھر میری
عبادت کرو خالص اور یہی کسی نے کہا ہی قطعہ سفر کن چو جائے تو نا خوش بود ÷ کزین جائے رفتن بدان ننگ نیست ÷
اگر تنگ گردد ترا جائگاہ ÷ خدائے جہان را جہان تنگ نیست ÷ اور اگر اہل و عیال کی محبت کے سبب سے اپنا شہر نہین چھوڑ سکتے
تو ایک دن مفارقت ضرور ہونا ہی کہ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ہر ایک نفس چکھنے والا ہی موت کا اور مر کر ہر جگہ

اور ہر شخص سے چھوٹنا ہوگا ثُمَّ اِلَیْنَا پھر ہماری طرف تُرْجَعُوْنَ ○ پھیرے جاؤگے اور بکر نے یُرْجَعُوْنَ جمع غائب کا
صیغہ پڑھا ہے یعنی پھر ہماری طرف رد کئے جاؤگے پھیرے جاؤگے جزا پانے کو تو مشرکون کے شہر مین نہ رہنا چاہیے اور کعبہ ایمان یعنی آستان
حضرت پیغمبر آخر زمان کی طرف رخ کرنا چاہیے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے
اونھون نے کام اچھے یعنی فرض ادا کیے تو لَنُبَوِّئَنَّهُمْ ضرور اوتارینگے ہم انھین مِّنَ الْجَنَّةِ جنت سے غُرَفًا
اونچے اونچے مکان مین کہ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہین اونکے نیچے سے نہرین خٰلِدِیْنَ ہمیشہ رہنے
والے ہین وہ فِیْهَا اون مکان عالیشان مین نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ○ خوب اجر ہے نیک عمل کرنے والون کو جنت مین
الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وہ جنھون نے صبر کیا مشرکون کی اذیت پر اور وطنون سے ہجرت پر وَعَلٰی رَبِّهِمْ اور اپنے رب پر اوسکے سوا
اور کسی پر نہین یَتَوَكَّلُوْنَ ○ توکل کرتے ہین اور اپنا کام اوسی کو سونپتے ہین مکہ کے مسلمانون نے یہ آیتین سنین اور مدینہ منورہ
کی طرف ہجرت کرنے کی عزیمت اور نیت کی تو دوسرا دغدغہ پیدا ہوا کہ جس شہر مین ہمارے واسطے اسباب معیشت مہیا نہین ہین وہان
کیونکر جا سکتے ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَكَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ اور کتنے جنبش کرنے والے ہین کہ کسی جہت سے لَا تَحْمِلُ
رِزْقَهَا نہین اوٹھاتے اپنی روزی یعنی اوسے اوٹھانے کی طاقت اور قوت نہین رکھتے یا جمع نہین کر رکھتے اور جمع کر رکھنے والے
تین جاندار ہین آدمی چوہا چیونٹی اور بعضون نے کہا ہے کہ جنگلی کوا بھی جمع کر رکھتا ہے اور بلبل بھی جاتا ہے کشاف مین بعضے اکابر سے
منقول ہے کہ بلبل کو مین نے دیکھا کہ اپنی خوراک بازو کے نیچے چھپاتی تھی غرضکہ بہت جانور ایسے ہین جو وحش طیور درندے وغیرہ ہین
لیئے کہ اسے او جمع نہین کر رکھتے اور اپنے اوپر لادے نہین پھرتے اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا اللہ تعالیٰ ہی روزی دیتا ہے اونھین وَاِیَّاكُمْ
اور تمھین بھی تو غربت و مسافرت مین اسباب معیشت نہونے کے سبب اندیشہ نکرو قطعہ بیت ای کریم ذوالجلال ای مشرب ارزاق
آرزے لال شاہ و گدا روزی او میخورند مور و ملخ قسمت او می برند وَهُوَ السَّمِیْعُ اور وہ ہی سننے والا تمھاری بات جو تم کہتے
کہ پردیس مین ہجرت کر کے ہم جائینگے تو روزی کہان سے کھائینگے الْعَلِیْمُ جاننے والا کہ تمکو کہان سے روزی دیگا وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ
اور اگر پوچھو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مکہ سے کہ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کسنے پیدا کیے آسمان اور زمین
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کر دیا سورج اور چاند کو لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ضرور کہینگے کہ اللہ نے چونکہ یہ مسئلہ سب کی عقلون مین
جما ہوا ہے کہ انتہا سب ممکنات کی اوس ایک کی طرف واجب ہے جسکی ذات واجب الوجود ہے اور چونکہ یہ سب جانتے ہین کہ آسمان و زمین کا پیدا
کرنے والا بھی وہی ہے فَاَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ○ پھر کہان منھ پھیرے جاتے ہین توحید سے یعنی راہ حق سے کیون منھ پھیرتے ہین اور راہ
باطل مین کیون دوڑتے ہین اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ اللہ پھیلاتا ہے اور کشادہ فرماتا ہے روزی لِمَنْ یَّشَآءُ جس کیلیے
واسطے چاہتا ہے مِنْ عِبَادِهٖ اپنے بندون مین سے وَیَقْدِرُ لَهٗ اور تنگ کرتا ہے اوس کیلیے واسطے کہ چاہتا ہے ضمیر غیر
مذکور کی طرف پھرتی ہے اسواسطے کہ تقسیم اوسپر دلالت کرتی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ جسکے واسطے روزی کشادہ کیجاتی ہے اور جسپر تنگ
کیجاتی ہے وہ ایک ہی ہے یعنی جس بندہ پر چاہتا ہے کبھی روزی کشادہ کر دیتا ہے اور کبھی تنگ کر دیتا ہے اِنَّ اللّٰهَ یقینی اللہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ ہر چیز جانتا ہی روزی کی تنگی اور فراخی اور بندون کی مصلحت اوسپر پوشیدہ نہین وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ
اور اگر پوچھو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کے مشرکون سے کہ مَنْ نَزَّلَ کسنے برسایا مِنَ السَّمَاءِ ابر سے یا آسمان سے مَاءً
پانی فَاَحْيَا پھر زندہ اور سرسبز کر دیا بِهِ الْاَرْضَ اوس پانی سے زمین کو مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہو جانے
بعد تو لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ضرور کہینگے کہ اللہ نے یعنی اس بات کا اونھین اقرار ہی کہ ممکنات کا پیدا کرنے والا وہی ہی اور باوجود اسکے بعضے
مخلوقات اوسکی عبادت مین اور ون کو شریک کرتے ہین قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حمد و شکر خدا کے واسطے ہی
ع ۱۴ کہ اوسنے اس گمراہی سے محفوظ رکھا مجھے اور میری اتباع کرنے والون کو بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ بہت سے اونکے یعنی اکثر کافر لَا يَعْقِلُوْنَ ○
نہین سمجھتے اور وہ جو بات کہتے ہین [illegible] کا اقرار کرتے ہین اور مخلوق کو اوسکا شریک ٹھہراتے ہین وَمَا هٰذِهِ
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اور نہین یہ زندگی دنیا کی اِلَّا لَهْوٌ مگر مشغولی اور بیکاری وَّلَعِبٌ اور کھیل یعنی جھٹ پٹ گذر جانے
لڑکون کے کھیل کے مثل ہی کہ ایک جگہ جمع ہوتے ہین اور [illegible] کھیل سے خوش ہوتے ہین اور پھر دم بھر مین تھک کر اور رنجیدہ ہوکر متفرق
ہو جاتے ہین اور یہی مضمون کسی نے کیا خوب کہا ہی کہ بیت [illegible] بے عقل مردمان کہ بدین مبتلا شوند
وقف وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ اور بیشک آخرت کا گھر لَهِيَ الْحَيَوَانُ البتہ وہی ہی زندگی [illegible] یعنی وہان ہمیشہ زندگی ہوگی لَوْ
كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ اگر ہوتے لوگ کہ جانتے اور جان بوجھ [illegible] باقی کو فانی پر اختیار کرین فَاِذَا رَكِبُوْا پھر جب
سوار ہوتے ہین کافر فِي الْفُلْكِ کشتی مین اور موج کے [illegible] مضطرب ہوتے ہین تو دَعَوُا اللّٰهَ پکارتے ہین خدا کو
مُخْلِصِيْنَ اوس حال مین کہ خالص کرنے والے ہوتے ہین لَهُ الدِّيْنَ ۵ اپنے خدا کے واسطے اپنے دین کو یعنی ظاہر مین
مخلصون کی ایسی صورت بناتے ہین اسواسطے کہ اوسوقت خدا ہی کو یاد کرتے ہین اور وہ خوف و اضطراب دفع کرنے کو اوسی کی پناہ
ڈھونڈھتے ہین فَلَمَّا نَجّٰهُمْ پھر جب نجات دیتا ہی اونھین خدا دریا سے اور وہ سلامت اوترتے ہین اِلَى الْبَرِّ میدان
کی طرف تو اِذَا هُمْ اوسی وقت وہ يُشْرِكُوْنَ ○ شرک کرتے ہین یعنی اپنی عادت کی طرف پھر جاتے ہین لِيَكْفُرُوْا
تا کہ کافر اور ناشکرے ہو جائین بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ اوس چیز کے ساتھ جو ہمنے دی ہی اونھین نجات کی نعمت وَلِيَتَمَتَّعُوْا
اور تا کہ فائدہ اوٹھائین بت پرستی پر اکٹھا ہو کر یا اس جہان کی زندگی سے پھل کھائین فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○ پھر قریب ہی کہ جانینگے
عذاب کے وقت اپنے کام کا انجام اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھا مکہ کے لوگون نے اور نہین جانا اَنَّا جَعَلْنَا یہ کہ کر دیا ہمنے اونکے شہر
حَرَمًا اٰمِنًا حرم امن والا یعنی وہان کے لوگ لوٹ مار سے بیخوف ہین وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ اور حال یہ ہی کہ لیے جاتے ہین
لوگ مِنْ حَوْلِهِمْ گرداگرد سے اونکے شہر کے یعنی لوگون کو قتل اور قید کرتے ہین مکہ معظمہ کے گرد اور کوئی اونکے حال سے متعرض
نہین ہوتا اَفَبِالْبَاطِلِ کیا پھر باطل پر یعنی بت ہین یا شیطان يُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہین وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ اور نعمت الٰہی کے ساتھ
یعنی ایسی کھلی ہوئی نعمت کہ حرم مین مکان بنانا خوف سے امین ہو جانا اسکے ساتھ يَكْفُرُوْنَ ○ کفران کرتے ہین اور ناشکر
ہوے جاتے ہین اور اونکے کفران نعمت کی دلیل شرک ہی وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون شخص بڑا ظالم ہی مِمَّنِ افْتَرٰى اوس سے

جو افترا کرے عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اللہ پر جھوٹ اور گمان کرے کہ خدا کا شریک ہی اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ یا تکذیب کرے قرآن کی یا رسول کی لَمَّا جَآءَهٗ ؕ جبکہ آئے اوسکے پاس اَلَيْسَ کیا نہیں ہی یعنی ہی فِيْ جَهَنَّمَ دوزخ میں مَثْوًى جگہ ٹھہرنے کی لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ کافرون کے واسطے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا اور جو لوگ کوشش کرتے ہین فِيْنَا ہمارے کام مین اور ہمارے دین قائم رکھنے مین تو لَنَهْدِيَنَّهُمْ ضرور راہ دکھاتے ہین ہم اونھین سُبُلَنَا ؕ اپنی راہین وَاِنَّ اللّٰهَ اور تحقیق کہ اللہ تعالی لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ نیک کام کرنے والون کے ساتھ ہی یعنی مجاہدون کے ساتھ مدد اور فتح کرکے حق تعالی نے یہان مجاہدہ کا لفظ مطلق فرمایا تاکہ ظاہری اور باطنی دونون جہادون کو شامل رہے تو اس آیت کے یہ معنی ہوے کہ جو لوگ جہاد کرتے ہین میری راہ مین دین کے دشمنون کے ساتھ اور نفس اور خواہش کے ساتھ تو دکھاتے ہین ہم اونھین ولت لقا کو پہونچنے کی راہ سہل عبد اللہ تستری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ جو لوگ کوشش کرتے ہین اقامت سنت مین راہین دکھاتے ہین ہم اونھین جنت کی امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ جو لوگ آراستہ کرتے ہین اپنا ظاہر مجاہدات سے آراستہ کردیتے ہین ہم اونکا باطن مشاہدات سے شیخ ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے معنی یون فرماتے ہین کہ حق تعالی ارشاد کرتا ہی کہ جو کوشش کرتا ہی میرے واسطے تو مین راہ دیتا ہون اوسے اپنی طرف بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ اس آیت مین ارشاد ہوتا ہی کہ جو کوئی کوشش کرتا ہی میری طلب مین تو مین اوسے اپنے پا جانے کی راہ بتاتا ہون اَلَا مَنْ طَلَبَنِيْ وَجَدَنِيْ یعنی آگاہ ہو جسنے مجھے ڈھونڈھا پایا بعض کلمات زبور شریف کے ترجمہ مین کسی نے یہ شعر کہا ہی قطعہ
اَنَا الْمَعْبُوْدُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ + اَنَا الْمَقْصُوْدُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ + بیت اگر در جستجوے من شتابی + مراد خود بزودی باز یابی +

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً
سورہ روم مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ساٹھ آیتین ہین

الٓمّٓ ۝ ابو الجوزا رحمہ اللہ تعالی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کرتے ہین کہ حروف مقطعہ آیت بانیہ مین ہر ایک حرف اشارہ ہی اوس صفت کی طرف جسکے ساتھ خدا کی ثنا کرتے ہین جیسا کہ الٓمّٓ مین الف الوہیت سے کنایہ ہی اور لام لطف سے اور میم ملک سے اور بعضون نے کہا ہی کہ الف اشارہ ہی اسم اللہ کی طرف اور لام جبریل کی جانب اور میم اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف یعنی اللہ نے جبریل امین کے ذریعہ سے وحی بھیجی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝ مغلوب ہوے رومی اور فارسی اونپر غالب آئے فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ اوس زمین مین جو بہت نزدیک ہی عرب سے زمین روم کی نسبت اور وہ شہر اردن اور فلسطین تھا یا کشکر یا اذرعات اور بصری کا درمیان اور وہ غلبہ اس طرح پر تھا کہ خسرو پرویز نے شہریار اور فرخان کو اوسکے دو امیر تھے انکو بڑے لشکر کے ساتھ بھیجا اور ملک روم مین سے اونھون نے کچھ فتح کرلیا اور روم کے لوگ شکست کھا گئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے کے نوین برس خبر مکہ مین پہونچی تو کافر خوش ہوے اور مسلمانون سے بد خواہی کے طور پر بولے کہ تم اور نصارا دونون اہل کتاب ہو اور ہم اور فارسی دونون امّی ہین تو روم پر فارس کے غلبہ سے ہم یہ فال نکالتے ہین کہ ہم بھی تمپر غالب ہونگے تو حق تعالی نے یہ آیتین بھیجی اور بیان کردیا کہ وَهُمْ اور رومی مِّنْۢ بَعْدِ

غَلَبِهِمْ اپنے مغلوب ہونے کے بعد سَيَغْلِبُوْنَ ۙ جلد غالب ہونگے فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ڛ تھوڑے برسون مین یعنی تین و نو برس کے درمیان مین لکھا ہی کہ امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت نازل ہونے کے بعد مشرکون سے کہا کہ تمھاری آنکھین روشن نہون قسم ہی خدا کی کہ روم کے لوگ فارس پر غالب ہونگے چند سال مین اُبی بن خلف بولا کہ ایسا نہین ہی ہم تمھارے ساتھ شرط کرتے ہین پس تین برس کی مدت مقرر کرکے دس دس اونٹ جوان شرط لگائے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حال عرض کیا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بضع تین اور نو کے درمیان ہی تم جاؤ مال اور مدت بڑھاؤ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر آئے اور نو برس تک کی مدت مقرر کرکے سو اونٹ پر شرط کی اور باہم ضمانت لی جنگ بدر کے دن جب مسلمان کفار قریش پر غالب ہوے تو فارسیون پر رومیون کے غلبہ کی بھی خبر پہونچی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ خبر جنگ حدیبیہ کے دن تحقیق ہوئی پہلے قول کے موافق حضرت صدیق نے سو اونٹ اُبی بن خلف سے لیے اور دوسرے قول پر اوسکے ضامن سے اسواسطے کہ اُبی جنگ احد مین قتل ہوگیا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ بہتر ہی یعنی صدقہ دیدو غرضکہ یہ آیت خبر دینا ہی ہونے والے امور سے اور یہ اعجاز قرآن کے اقسام مین سے ہی لِلّٰهِ الْاَمْرُ اللہ ہی کے واسطے ہی حکم مِنْ قَبْلُ پہلے سے جب فارس کو روم پر غلبہ ہوا تھا وَمِنْ بَعْدُ ؕ اور بعد غالب ہونے روم کے فارس پر یعنی ہر وقت اوسکا حکم جاری ہی اور سب کام اوسی کے قبضۂ قدرت مین ہین اور کشف الاسرار مین کہا ہی کہ قبل ازل ہی اور بعد ابد یعنی امر ازلی و ابدی اوسی کو ہی اسواسطے کہ وہ خداوند ازلی و ابدی ہی وَيَوْمَئِذٍ اور جب رومی فارسیون پر غلبہ کرینگے تو يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ خوش ہونگے مومن بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ خدا کی مدد کے سبب سے کہ وہ اہل کتاب کو مدد اور فتح دیگا اوس قوم پر جو کتاب نہین رکھتے اسواسطے کہ فارس کی فتح اور لٹ جانا نیک فال ہی مسلمانون کے واسطے اور ایمان والون کی دی ہوئی خبر کا صدق ظاہر کرتا ہی اور کی ہوئی شرط کا لینا ہی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا یقین زیادہ ہوتا ہی تو ضرور ایمان والے خوش وخرم ہونگے اور بعضون نے کہا ہی کہ مسلمانون کی خوشی کا باعث یہ ہی کہ رومیون اور فارسیون کی لڑائی مین بعضے دین کے دشمنون نے بعض پر غلبہ کیا اور ایک جماعت کو نیست و نابود کردیا اور اوسکی کیفیت اسطرح پر ہی کہ شہریار اور فرخان ملک روم کے بعضے شہرون پر غالب ہوے اور پرویز بعض اہل غرض کی غمازی اور چغلی کھانے سے دونون بھائیون سے ناراض ہوا اور اوسنے چاہا کہ ایک کو دوسرے کے ہاتھ سے ہلاک کرے دونون بھائی اس حال کی حقیقت سے واقف ہوگئے اور قیصر روم کو یہ کیفیت لکھی اور نصارا ہوگئے اور لشکر روم کے سپہ سالار ہوکر فارسیون کو مغلوب کیا اور اونکے بعضے شہر فتح کرلیے يَنْصُرُ مدد دیتا ہی حق تعالی مَنْ يَّشَآءُ ؕ جسے چاہتا ہی وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہی انتقام لیتا ہی ایک گروہ سے الرَّحِيْمُ ۙ مہربان ہی غلبہ دیتا ہی ایک گروہ کو دوسرے گروہ پر وَعْدَ اللّٰهِ ؕ وعدہ کیا خدا نے غلبۂ روم کا یا مسلمانون کی خوشی کا وعدہ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ نہین خلاف کرتا ہی اللہ اپنا وعدہ اسواسطے کہ جھوٹ اوس پر ممتنع ہی بلکہ وہ اپنا وعدہ سچ ہی کرتا ہی وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے اوسکے وعدہ کی صحت اور سچائی يَعْلَمُوْنَ جانتے ہین ظَاهِرًا ظاہر چیزین مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ زندگی دنیا مین سے دنیا کا مال متاع جاہ دولت یا معیشتون اور تجارتون کے اسباب

اور تیسیر میں لکھا ہے کہ دنیا سے مراد مکان بنانا اور کھیتی کرنا نہریں جاری کرنا اور کھیت اور باغ سے پانی لانا ہے کہ اکثر دنیا کے لوگ اوسکے قواعد جانتے ہیں وَهُمْ اور وہ عَنِ الْاٰخِرَةِ امور آخرت سے کہ غایت مقصود وہی ہے هُمْ غٰفِلُوْنَ ○ وہ تو غافل اور بے خبر ہیں ضمیر کا مکرر لانا تاکید کے واسطے ہے اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا کیا فکر نہیں کرتے فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اپنی ذاتوں میں کہ مراد ایسے ممکنات ہیں یعنی جو کچھ آفاق میں ہے اوسکی نمود نفسوں میں پاسکتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ اپنے کاموں میں کیوں تفکر نہیں کرتے تاکہ اپنے پہلے پہل پیدا ہونے سے دوبارہ قیامت کے دن اوٹھنے پر دلیل پکڑیں مَا خَلَقَ اللّٰهُ نہیں پیدا کیا خدا نے السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ آسمانوں اور زمینوں کو وَمَا بَيْنَهُمَآ اور جو کچھ آسمان اور زمین کے درمیان ہے اِلَّا بِالْحَقِّ مگر حق کے واسطے یعنی حکمت کے ساتھ خلاصہ کلام یہ ہے کہ زمین آسمان اور جو کچھ ان دونوں میں ہے اوسکا پیدا کرنا کھیل کے واسطے نہیں بلکہ اسکا پیدا کرنا اسواسطے ہے کہ حضرت باری تعالی کی توحید پر انسے دلیل لیتے ہیں وَاَجَلٍ مُّسَمًّى اور نام رکھے ہوئے وقت کے واسطے کہ جب وقت آپہونچیگا تو یہ سب نہایت کو پہونچ جاوینگے اس سے قیامت کا دن مراد ہے وَاِنَّ كَثِيْرًا اور تحقیق کہ بہتیرے مِّنَ النَّاسِ لوگوں میں یعنی کافر بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ اپنے رب کے دیدار کے ساتھ یعنی قیامت کے دن پر اور ملاقات الٰہی کا وقت ہے لَكٰفِرُوْنَ ○ البتہ ایمان نہ لانے والے ہیں اور منکر ہیں اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا کیا سیر نہیں کرتے فِي الْاَرْضِ زمین میں یعنی تجارت کے وقت عاد و ثمود کے مکانوں کی سیر نہیں کرتے فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ پس دیکھیں تو کیسا تھا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ انجام ان لوگوں کا جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے ان سے اگلی امتوں میں سے كَانُوْٓا اَشَدَّ تھے وہ لوگ اَشَدَّ مِنْهُمْ بہت سخت اہل مکہ کی نسبت قُوَّةً زور کی رو سے جیسے قوم عاد اور ثمود کے لوگ اور بہتر اون کے وَاَثَارُوا الْاَرْضَ اور پھاڑی اونھوں نے زمین یعنی بیج بونے درخت لگانے کنواں نکالنے پانی لینے کے واسطے اونھوں نے زمین پھاڑی وَعَمَرُوْهَآ اور آباد کیا اونھوں نے اوسے اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا بہت زیادہ اوس سے کہ آباد کی مکہ کے لوگوں نے کیونکہ اس کے رہنے والے ہیں جہاں کھیت نہ تھا یہ کہ وہ لوگ عمر رکھتے تھے دنیا میں کفار قریش کی عمروں سے زیادہ وَجَآءَتْهُمْ اور آئے اونکے پاس رُسُلُهُمْ پیغمبر اونکے بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی آیتوں یا ظاہر معجزوں کے ساتھ اور وہ کافر اونکا ایمان نہ لائے تو حق تعالی نے اون سب کو ہلاک کردیا فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ تو نہیں ہے اللہ کہ ظلم کرے اونپر یعنی ایسا نہیں ہے کہ بے رسول بھیجے اور بغیر کفر اور تکذیب کے اونکو ہلاک کردے وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اور لیکن تھے کہ عذابوں کے موجبات اور اسباب کے باعث سے اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ اپنی ذاتوں پر ظلم کرتے تھے ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ پھر ہے سر انجام اون لوگوں کا جنھوں نے اَسَآءُوا برا کیا یعنی کافر ہوئے السُّوْٓاٰى بری ہی سختی اور عذاب ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ سُوْأٰی جہنم کا نام ہے جس طرح حسنیٰ بہشت کا نام ہے یعنی دوزخ مشرکوں کا انجام ہے اَنْ كَذَّبُوْا بسبب اسکے کہ تکذیب کی ہے اونھوں نے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ تعالی کی آیتوں کی یعنی اونھوں نے قرآن کو نہ مانا یا دلائل قدرت کے سبب سے اونھوں نے عبرت نہ پکڑی وَكَانُوْا بِهَا اور تھے کہ اون آیتوں کے ساتھ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ ہنسی کرتے تھے اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ اللہ پیدا کرتا ہے خلق کو نطفہ سے ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر دوبارہ زندہ کریگا اور اوٹھاویگا

موت کے بعد ثُمَّ اِلَیْهِ پھر اوسکی جزا اور اوسکے حکم کی طرف تُرْجَعُوْنَ ۝ پھیرے جاؤگے اور ابوبکر نے جمع غائب کا صیغہ پڑھا ہے
یعنی وہ پھیرے جائینگے وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جس دن قائم ہوگی قیامت یُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ چپ ہو جائینگے
مشرک یعنی ناامید ہو جائینگے اور حجت منقطع ہو جائیگی وَلَمْ یَکُنْ لَّهُمْ اور نہوگا اونکے واسطے مِّنْ شُرَکَآئِهِمْ اونکے
شریکون مین سے یعنی خداؤن مین سے جنکا نام اونھون نے شریک رکھا تھا جیسے فرشتے اور بت انہین سے اونکا کوئی شُفَعٰٓؤُا
شفاعت کرنے والے یعنی یہ کافر دنیا مین کہتے تھے کہ ہمارے خدا ہماری شفاعت کرینگے اور اوس دن کافر اونکی شفاعت سے محروم رہینگے
وَکَانُوْا اور تھے اوس امید کے سبب سے بِشُرَکَآئِهِمْ اون شریکون کے ساتھ کٰفِرِیْنَ ۝ کافر یعنی جب یہ مطلوب سے
ناامید ہونگے تو اپنے خداؤن سے بیزار ہو جائینگے وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جسدن قائم ہوگی قیامت یَوْمَئِذٍ
اوس دن یَّتَفَرَّقُوْنَ ۝ پراگندہ ہو جائینگے لوگ اور ایک دوسرے سے جدا ہو جائینگے ایک گروہ اعلی علیین کی طرف جائیگا ایک
گروہ اسفل السافلین مین گر پڑیگا ایک تو درجۂ وصلت پر ہوگا ایک درکۂ فرقت مین پڑیگا وہ تو محبت کے تخت پر ہونگے یہ محنت اور
مصیبت کی چٹائی پر اونکو طرح طرح کا ثواب ہوگا انکو قسم قسم کا عذاب ہوگا ایک گروہ دولت مواصلت سے نازش کریگا ایک گروہ
آتش مفارقت مین جلنے لگیگا بیت یکے خندان بصد عشرت یکے نالان بصد عسرت یکے در راحت وصلت یکے در شدت
ہجران ۝ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پھر مگر جو لوگ ایمان لائے ہون وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے ہون اونھون نے
اچھے فَهُمْ فِیْ رَوْضَةٍ یُّحْبَرُوْنَ ۝ تو وہ ایسے باغ مین خوش کیے گئے ہونگے جو پھلا پھولا سرسبز شاداب ہوگا نہرین
اوسمین چھلکتی ہونگی اور وہ نیک لوگ اوس باغ مین ایسے خوش ہونگے کہ خوشی کا اثر اونکے چہرون سے ظاہر ہوگا یا بزرگی کیے گئے
اور نعمت دیے گئے یا اونھین حلون سے آراستہ کرینگے احقاف مین ہے کہ تاج دیے جائینگے عین المعانی مین ہے کہ ایسی اچھی آواز سنائے جائینگے کہ اوسکے
سننے کے برابر کسی چیز مین لذت نہوگی حدیث مین ہے کہ بہشت کی کنواریان ایسی آواز سے گائینگی کہ خلائق نے ویسی آواز نہ سنی ہوگی اور
آواز بہشت کی سب نعمتون سے افضل ہے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جنت کی کنواریان کیا گائینگی تو اونھون نے فرمایا کہ
تسبیح حضرت یحیی بن معاذ رازی قدس سرہ سے پوچھا کہ آوازون مین آپ کس آواز کو بہت دوست رکھتے ہین فرمایا کہ مزامیر انس کو مکانات
قدس مین الحان تحمید کے ساتھ ریاض تمجید مین صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہے کہ کل قیامت کو خدا کے دوست بہشت کے باغون مین
چمنستان انس کے درمیان خوشی کے ساتھ یہ سماع کرینگے کہ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ اور حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم ہوگا
کہ وہ دلپذیر نغمہ اور شوق انگیز تر آواز جو ہمنے تمکو عطا کی ہے اوس سے زبور پڑھو اے موسی تم توریت پڑھو اے عیسی تم انجیل پڑھنے مین مشغول
ہو اے طوبی دل آراستہ کرنے والی آواز میری تسبیح کے ساتھ نکال اے اسرافیل تو قرآن شروع کر امام ثعلبی اوزاعی رحمہما اللہ سے نقل کرتے
ہین کہ حضرت اسرافیل سے زیادہ کوئی خوش آواز نہین جب وہ خوش آوازی کرتے ہین تو سب فرشتے اپنے اوراد و اذکار سے باز رہتے
ہین حاصل کلام یہ ہے کہ انوار تجلی کے مشاہدہ کے بعد جنت مین سب سے بہتر لذت سماع ہوگی اسی جگہ سے شرح مثنوی مین اوس عزیز نے کہا ہے
کہ دنیا کے میدان تیرگی بڑھانے والے مین جو لوگ عاجز اور درماندے ہین سماع اونکے واسطے بہشت نورانی کے عشرت آباد سے

ایک منادی ہی نظم مومنان گفتند کاوا بہشت با لغز گردانید ہر آواز بہشت باہمہ اجزاے عالم بودا ایم پیوند بہشت
آن لحنہا بشنودہ ایم گرچہ بر ما ریخت آب و گل شکے یاد ما آید ازانہا اندکے پس فی وجنگ و رباب و سازہا چیز کی ماند ازان آوازہا
عاشقان لین نغمہا بشنوند جزو بگذارند و سوے کل روند ٭ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اور لیکن وہ جنہوں ایمان لاے وَكَذَّبُوْا
بِاٰیٰتِنَا اور جھٹلائین اونھون نے ہماری آیتین یعنی قرآن یا ہماری قدرت کی دلیلین وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ اور تکذیب کی
ملاقات آخرت یعنی حشر ونشر کی فَاُولٰٓئِكَ تو وہ لوگ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ○ عذاب مین حاضر کیے گئے ہین
فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ یہ مصدر ہی امر کے معنی مین یعنی تسبیح کرو خدا کی اور اوسے پاکی کے ساتھ یاد کرو یا نماز پڑھو حِیْنَ تُمْسُوْنَ
جب شام ہوتی ہی اس سے مغرب یا عشا کی نماز مراد ہی وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ○ اور جسوقت صبح ہوتی ہی اس سے صبح کی نماز مراد ہی
وَلَهُ الْحَمْدُ اور اوسی کے واسطے ہی تعریف فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون اور زمین مین یعنی جو کوئی آسمان اور زمین
مین ہی وہ اوسکی حمد کرتا ہی وَعَشِیًّا اور نماز پڑھو آخر دن کے کنارے یعنی عصر کی نماز وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ○ اور جسوقت ظہر
ہوتے ہو ظہر کے وقت یعنی ظہر کی نماز صاحب لباب نے فرمایا ہی کہ تسبیح کے معنی آواز بلند کرنا ہی تو صلوٰۃ جہریہ یعنی اون نمازون کے
ساتھ ملانا نسبت سے خالی نہین جنہین چلا کر قرأت کرتے ہین اور حمد چونکہ آواز بلند کرنے پر دلالت نہین کرتی تو نماز اخفائیہ یعنی اون
نمازون کے ساتھ اوسکے ذکر کی تخصیص مناسب نظر آئی جنہین آہستہ قرأت کرتے ہین یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ نکالتا ہی خدا
زندون کو مردون سے جیسے بڑے پیڑ گٹھلی سے اور چھوٹے بوٹے بیج سے اور پرند انڈے سے اور انسان نطفہ سے یا مصلح کو مفسد سے اور مومن کو
کافر سے اور عالم کو جاہل سے پیدا کرتا ہی وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ اور نکالتا ہی مردہ کو زندہ سے جیسے اوسکا عکس جو مذکور ہوا وَیُحْیِ
الْاَرْضَ اور زندہ کرتا ہی زمین کو گھاس سے بَعْدَ مَوْتِهَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہو جانے کے بعد وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح نکالے کیطرح
تُخْرَجُوْنَ ○ ع نکالے جاؤگے قبرون سے وَمِنْ اٰیٰتِهٖٓ اور قدرت خدا کی نشانیون مین سے اَنْ خَلَقَكُمْ وہ ہی کہ اوسنے پیدا
کیا تمھاری اصل یعنی آدم علیہ السلام کو مِّنْ تُرَابٍ خاک سے ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ پھر اب تم بَشَرٌ آدمی ہو کہ تَنْتَشِرُوْنَ ○ پھیلے
پراگندہ ہوتے ہو زمین مین اسباب معیشت مین تصرف کرنے کے واسطے وَمِنْ اٰیٰتِهٖٓ اور اوسکی قدرت کی نشانیون مین سے اَنْ
خَلَقَ لَكُمْ یہ ہی کہ اوسنے پیدا کین تمھارے واسطے مِّنْ اَنْفُسِكُمْ تمھاری ذاتون یعنی تمھاری جنس سے اَزْوَاجًا
عورتین لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَیْهَا تا کہ میل کرو ہمجنس ہونے کی وجہ سے اونکی طرف اور آرام لو اونسے اسواسطے کہ ہمجنس ہونا باہم میل
کرنے کا سبب ہی اور مخالفت باہم نفرت کرنے کا باعث ہی نظم ہمجنس خود کند ہر جنس آہنگ ٭ ندارد ہیچکس از جنس خود ننگ ٭ بہ جنس
خویش دارد میل ہر جنس ٭ فرشتہ با فرشتہ انس با انس ٭ وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ اور کردی یعنی ظاہر کی تمھارے اور تمھاری عورتون کے
درمیان مَّوَدَّةً دوستی وَّرَحْمَةً اور مہربانی اور موضح مین لکھا ہی کہ عورت کے ساتھ محبت تو فقط عقد تزویج ہی سے ہو جاتی ہی
اور مہربانی لڑکا جننے کے سبب سے ہوتی ہی یا محبت تو کمسنون کے ساتھ ہوتی ہی اور مہربانی بوڑھیون پر اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک عورتون کو
بشریت مین مردون کے مشابہ اور ہمشکل پیدا کرنے مین لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان ہین لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے

جو تفکر کرتے ہین اور اس صورت مین جو حکمت ہی اوسپر مطلع ہو جاتے ہین وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کی نشانیون مین سے ہے خَلْقُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنا ہی آسمانون اور زمینون کا وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ اور مخالفت تمھاری زبانون کی
بات کہنے مین اسواسطے کہ کوئی بلند آواز کرکے بات کرتا ہی کوئی آہستہ سے کوئی فصاحت کے ساتھ کوئی ہکلا کر مختلف زبانون مین عربی
فارسی ترکی ہندی وغیرہ مین کتاب مین ہی کہ سب مختلف زبانون کی اصلین بہتر ہین اونیس ۱۹ اولاد سام مین ستر ۲۷ حام کی اولاد مین چھتیس ۳۶
اولاد یافث مین وَاَلْوَانِكُمْ اور دوسرے اختلاف تمھارے رنگون کا سرخی سفیدی زردی مین یا اعضا اور ہیلیون اور
شکلون مین کہ کوئی آدمی سب چیزون مین دوسرے کے مشابہ نہین ہی یہانتک کہ جو دو لڑکے جڑوان پیدا ہوتے ہین باوجود اسکے کہ
ایک ہی رات اور ایک ہی مان باپ سے پیدا ہوتے ہین مگر اونکی بھی کسی نہ کسی چیز مین فرق ہوتا ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک
آدمیون کی زبانین اور رنگ مختلف ہونے مین باوصف اسکے کہ ایک ہی مان باپ سے پیدا ہوے ہین لَاٰيٰتٍ البتہ اوسکی قدرت
اور حکمت کی نشانیان ہین لِّلْعٰلِمِيْنَ ○ علم والون کے واسطے یعنی یہ نشانی عالمون کے واسطے ہی جو اوسمین غور و فکر کرتے ہین
اور اوسکی کنہ کو سمجھتے ہین اور بکسر لام للعالمین پڑھا ہی لام کو زبر یعنی یہ نشانی اہل عالم کے واسطے ہی کہ فرشتہ انسان جن کسی عقل والے پر
یہ بات پوشیدہ نہین کہ اس اختلاف مین حکمت کلی مندرج ہی اسواسطے کہ اگر اس وجہ پر اختلاف نہوتا تو شخصون مین خلاف مشکل پڑتا
اور بہت کام نہوتے وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کاملہ کی نشانیون مین سے ہے مَنَامُكُمْ سونا تمھارا ہی بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ
رات دن مین قواے نفسانی کی استراحت اور قواے طبیعی کی قوت کے واسطے وَابْتِغَآؤُكُمْ اور ڈھونڈھنا تمھارا روزی کو مِّنْ
فَضْلِهٖ اوسکے فضل سے یعنی اسباب معاش ڈھونڈھنا اور بعضون نے کہا ہی کہ سونا مخصوص ہی رات کے ساتھ اور روزی ڈھونڈھنا
دن کے ساتھ اور اس آیت مین معنی کے موافق تقدیم و تاخیر ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ رات کو سونے اور دن کو معیشت ڈھونڈھنے مین
لَاٰيٰتٍ البتہ دلالتین اور عبرتین ہین لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ○ اون لوگون کے واسطے جو سنتے ہین گوش ہوش سے وَمِنْ
اٰيٰتِهٖ اور اوسکی حکمت کی نشانیون مین ہی يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ یہ ہی کہ دکھاتا ہی تمھین بجلی خَوْفًا بجلی گرنے سے اور دن کو
ڈرانے کے لیے وَّطَمَعًا اور مقیم کو مینہ کی طمعون مین ڈالنے کے واسطے وَّيُنَزِّلُ اور برساتا ہی مِنَ السَّمَآءِ آسمان کی طرف سے
پانی سے مَآءً پانی فَيُحْيٖ پھر زندہ کرتا ہی بِهِ الْاَرْضَ اوس پانی کے سبب سے زمین کو کہ اوس سے ترو تازہ گھاس اوگتی ہی بَعْدَ
مَوْتِهَا اوسکے افسردہ اور پژمردہ ہو جانے کے بعد اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ برق و باران مین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان ہین قدرت
الٰہی پر لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو عقل لڑاتے ہین حق تعالی کی کائنات کے ہونے مین تاکہ اونپر ظاہر ہو جاے
حق تعالی کی کمال قدرت جو ہر نئی پیدا ہوئی چیز مین ہی وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کی نشانیون مین سے ہے اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ یہ ہی
کہ قائم رہتا ہی آسمان بے ستونون کے وَالْاَرْضُ اور ٹھہری ہوئی ہی زمین پانی پر بِاَمْرِهٖ اوسکے حکم سے یعنی اوسکی نگہبانی سے جو اوسکے
ساتھ علاقہ رکھتی ہی ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ پھر جب پکاریگا تمکو اسرافیل آخر کو صور پھونک کر دَعْوَةً ایک پکارنا اسطرح کہ ای مردو نکلو
مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے اِذَآ اَنْتُمْ اوسوقت تم تَخْرُجُوْنَ ○ نکل آؤگے اپنی قبرون سے خلق کا قبرون سے نکلنا بھی

اوسکی نشانیون مین سے ایک نشانی ہی وَلَهٗ اور اوسکے واسطے ہی مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ ہی آسمانون اور زمینون مین
اور سب کا خالق مالک وہی ہی کُلٌّ لَّهٗ سب اوسکے واسطے قٰنِتُوْنَ ۝ فرمانبردار ہین صورت زندگی حشر و نشر مین آن
احوال مین اوسکے حکم سے سرکشی نہین کرسکتے وَهُوَ اور وہ ہی الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ وہ جو پہلی بار پیدا کرے خلق کو
پھر مار ڈالے ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر زندہ کرے اوسے وَهُوَ اور وہ پھر زندہ کرنا اَهْوَنُ بہت آسان ہی عَلَيْهِ خدا پر جسطرح
پہلی بار پیدا کرنا یا تمہارے اعتقاد کے موافق دوبارہ بنانا پہلی مرتبہ بنانے سے زیادہ آسان ہی پھر جب تم اس بات کے قائل ہو کہ پہلی بار
اوسنے پیدا کیا تو دوبارہ پیدا کرنے سے کیون منکر ہو پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنا اوسکی قدرت کے آگے یکسان ہی نظم چون قدرت
او منزہ از نقصان ست ✤ آوردن خلق و بردنش یکسان ست ✤ نسبت بمن و تو ہر دو دشوار بود ✤ در قدرت پر کمال او آسان ✤
وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى اور اوسکے واسطے ہی صفت برتر اور بہت بڑی جیسے قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ اور وحدت ذات اور عظمت
صفات فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون اور زمینون مین وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہی عاجز نہین ممکن کو پہلی بار
پیدا کرنے مین اور دوبارہ زندہ فرمانے مین الْحَكِيْمُ ۝ صواب جاننے والا اسواسطے کہ اوسکے افعال اوسکی حکمت کے موافق ع
ہوتے ہین ضَرَبَ لَكُمْ بیان کرتا ہی حق تعالیٰ تمہارے واسطے مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ایک مثل لی ہوئی تمہاری ذاتون کے
احوال سے هَلْ لَّكُمْ کیا ہی تمہارے واسطے اے آزاد لوگو مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ تمہارے لونڈی غلامون مین سے جو
تمہارے ہاتھ کا مال ہین مِّنْ شُرَكَآءَ کوئی شریک فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ اوس چیز مین جو دیے ہین ہمنے تمکو مال و اسباب فَاَنْتُمْ
فِيْهِ سَوَآءٌ پھر تم اور وہ اوس چیز مین یکسان ہو یعنی جس طرح تم اپنے مال و ملک مین تصرف کرتے ہو اوسطرح وہ بھی کرسکتے
ہین تَخَافُوْنَهُمْ ڈرتے ہو اونسے کہ تصرف مین مستقل ہو جائین كَخِيْفَتِكُمْ مثل ڈرنے تم آزادون کے اَنْفُسَكُمْ اپنی
ذاتون سے یعنی اون آزادون سے جو شریک ہین خلاصہ کلام یہ ہی کہ ای لونڈی غلامون کے مالکو کیا تم اپنے لونڈی غلامون کو اپنے ملک و
مال مین شریک کرتے ہو کہ اوسپر تسلط اور تصرف کرنے مین تم اور وہ برابر ہو اور اونکے ہمیشہ مستقل قابض و متصرف ہونے سے ڈرتے رہو عین المعانی
اور بعضی تفسیرون مین ہی کہ جب حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے یہ آیت سرداران قریش کے سامنے پڑھی تو وہ بولے کہ ہرگز نہین واللہ نہو گا ایسا
ایسا کبھی ہرگز پس حضرت نے فرمایا کہ تم تو اپنے لونڈی غلامون کو اپنی ملک مین شرکت نہین دیتے ہو تو مخلوق جو خدا کے بندے ہین انکو اوسکی
ملک مین کیونکر شریک کرتے ہو نظم خلق چون بندگان سر در پیش ✤ ماندہ در بند حکم خالق خویش ✤ جملہ ہم بندہ اند و ہم بندی ✤ نرسد
بندہ را خداوندی ✤ كَذٰلِكَ اسکی تفصیل کے موافق نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ تفصیل کرتے ہین ہم اور بیان کر دیتے ہین ہم اپنی حجت کی
دلیلین لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ اوس گروہ کے واسطے جو لوگ اپنی عقل مثالین سوچنے سمجھنے مین لڑاتے ہین مگر منکر اور ظالم لوگ
اِن باتون کی حقیقت سے بیخبر ہین بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا بلکہ پیروی کرتے ہین وہ لوگ جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر شرک کے سبب سے
اَهْوَآءَهُمْ اپنے نفس کی آرزوون کی بِغَيْرِ عِلْمٍ بے علمی اور نادانی کے سبب سے فَمَنْ يَّهْدِيْ پھر کون ہی جو ہدایت کرے اوسے
مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ جسکو چھوڑ دیا اللہ نے اور چھوڑ دینے کے سبب سے گمراہ ہو گیا وَمَا لَهُمْ اور نہین ہی گمراہ مشرکون کے واسطے

نَاصِرِيْنَ کوئی یار اور مددگار کہ عذاب دوزخ سے انہیں نجات دے فَاَقِمْ وَجْهَكَ پھر سیدھا رکھ تو منہ اپنا یعنی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اپنا منہ لِلدِّيْنِ دین عبادت الٰہی کے واسطے یا خالص کر تو اپنا کام حَنِيْفًا اوس حال میں کہ مائل ہے [illegible]
دین اسلام کی طرف اور اپنی امت کو بھی کہہ دو کہ اسی جہت سیدھے اور قائم رہیں وہ سب [illegible] کریں فِطْرَتَ اللّٰهِ [illegible] خدا کی
الَّتِيْ [illegible] فَطَرَ النَّاسَ پیدا کیا خدا نے لوگوں کو عَلَيْهَا اوس پر بعضے کہتے ہیں کہ [illegible]
اور [illegible] ہیں [illegible] کو حاصل ہوا تو فرماتا ہے کہ وہ عہد لازم پکڑے رہو کہ اوس پر عہد کیے گئے ہو لَا تَبْدِيْلَ نہی نفی کی
صورت میں ہے یعنی تبدیل نہ کرو لِخَلْقِ اللّٰهِ خلق خدا کو یعنی جس دین پر حق تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا اور اوس سے عہد و میثاق لیا ذٰلِكَ
الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وہ ہی دین سیدھا اور مستقیم وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے
سیدھا اور مستقیم ہونا دین کا اپنی طبیعت کی کجی کے سبب سے اور اسمین غور نہ کرنے کے باعث مُنِيْبِيْنَ حال ہے اَقِمْ کی ضمیر سے یعنی محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین کی طرف متوجہ ہو اپنی امت سمیت اوس حال میں کہ پھرے گئے ہو اِلَيْهِ حق کی طرف اوسکے غیر سے شیخ ابو سعید خراز
قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ انابت حق سے حق کی طرف رجوع کرنا ہے اور منیب اوسے کہتے ہیں کہ سلوک حق تعالیٰ کے سوا اور کسی طرف رجوع نہو
بیت تو مرجعی ہمہ را من رجوع با کنم ✤ گرم تو در نپذیری کجا روم چہ کنم ✤ وَاتَّقُوْهُ اور ڈرو اوس سے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور
قائم رکھو نماز وَلَا تَكُوْنُوْا اور نہ ہو جاؤ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شرک کرنے والوں میں سے قصداً نماز ترک کر کے یہ خطاب امت کی طرف
ہے تیسیر میں شیخ محمد طوسی قدس سرہ سے منقول ہے کہ ایک حدیث مجھے پہونچی کہ جو کچھ مجھسے روایت کیجائے اوسے قرآن شریف پر پیش کرو اگر
موافق ہو تو وہ روایت مجھسے ہے تو میں نے اس حدیث کو کہ من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر چاہا کہ کسی آیت سے موافق کروں تیس برس میں نے
فکر کی یہانتک کہ یہ آیت پائی کہ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا اور نہ ہو اون لوگوں میں سے
جنہوں نے جدا کیا اور پراگندہ کر دیا دِيْنَهُمْ اپنا دین وَكَانُوْا شِيَعًا اور ہو گئے وہ گروہ گروہ اس سے مشرک مراد ہیں کہ دین اسلام
چھوڑ کر کچھ بت پوجنے لگے اور ایک گروہ نے فرشتوں کی پرستش اختیار کی ایک نے ستارہ کی یا یہود و نصاریٰ مراد ہیں کہ انمیں سے ہر ایک
کئی گروہ ہو گئے یا خارجی اور رافضی مراد ہیں کہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے اس باب میں ایک حدیث مرفوع روایت ہے یا بدعتی مراد ہیں كُلُّ
حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ ہر ایک گروہ کے لوگ بسبب اوسکے کہ جو کچھ اونکے نزدیک ہے دین فَرِحُوْنَ خوش ہیں اور اونکو گمان یہی ہے
کہ وہی حق پر ہیں نظم ہر کسے را در خور مقدار خویش ✤ ہست نوع خوشدلی در کار خویش ✤ میکند اثبات خویش و نفی غیر ✤ چہ امام
صومعہ چہ پیر دیر ✤ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ اور جب پہونچتی ہے مشرکوں کو ضُرٌّ سختی یا بیماری یا مفلسی اور بعضوں نے کہا ہے کہ
کچھ مشرکوں کی تخصیص نہیں بلکہ عام ہے سب لوگوں کے واسطے کہ جب کسی سختی اور شدت میں پھنستے ہیں تو دَعَوْا پکارتے ہیں وہ
رَبَّهُمْ اپنے رب کو مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ پھر کر حق کی طرف ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ پھر جب چکھاتا ہے اونھیں یعنی عطا کرتا ہے اونھیں خدا
مِّنْهُ اپنے پاس سے رَحْمَةً آسانی یا صحت یا مالداری اور اوس شدت سے چھوڑا لیتا ہے تو اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ اوس وقت ایک گروہ
اونمیں سے بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ اپنے رب کے ساتھ شرک کرتے ہیں یعنی بلا سے نجات پانے کے عوض ایسا عمل کرتے ہیں لِيَكْفُرُوْا

تاکہ کافر اور ناشکرے ہوجائین بِمَآ اٰتَیْنٰھُمْ اوس چیز کے ساتھ جو عطا کی ہمنے اونکو فَتَمَتَّعُوْا پس حکم ہی کہ فائدہ
اوٹھالو دو چار روز دنیا کی نعمتون سے فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ پھر قریب ہی کہ جانوگے انجام کار کا انجام کہ وہ عذاب آخرت ہی اَمْ اَنْزَلْنَا
کیا بھیجی ہمنے عَلَیْھِمْ کافرون پر سُلْطٰنًا کوئی کتاب یا دلیل یا رسول یا فرشتہ کہ اوسکے ساتھ کوئی دلیل ہو کہ
فَھُوَ پس وہ رسول یا فرشتہ یَتَکَلَّمُ بات کہے اوس کتاب کے سبب بِمَا کَانُوْا بِهٖ یُشْرِکُوْنَ ۝ ساتھ
اوس چیز کے کہ ہین وہ اوسکے سبب شرک کرتے یعنی وہ دلیل ہو انکے شرک کرنے پر ایسا نہین وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ اور جب چکھاتے ہین
ہم مشرکون کو رَحْمَةً کوئی رحمت وسعت اور مثل اوسکے تو فَرِحُوْا خوش ہوتے ہین بِھَا اوس نعمت کے سبب وَاِنْ تُصِبْھُمْ
سَیِّئَةٌ اور جب پہونچتی ہی اونھین سختی بیماری او قحط او مثل اسکے بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ بسبب اوسکے کہ آگے بھیجے
ہین اونکے ہاتھ یعنی اونھون نے جو برے کام کیے ہین بلا پہونچتی ہی تو اِذَا ھُمْ یَقْنَطُوْنَ اوس وقت
وہ ناامید ہوتے ہین اور مصیبت پر صبر اَوَلَمْ یَرَوْا کیا نہین جانا ہی اونھون نے
کہ اَنَّ اللّٰهَ یعنی اللہ یَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی روزی لِمَنْ یَّشَآءُ جس کسی کے واسطے کہ چاہتا ہی وَیَقْدِرُ
اور تنگ کردیتا ہی روزی جسپر چاہتا ہی اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک بیچ روزی کی وسعت او قلت ہین لَاٰیٰتٍ البتہ دلیلین عبرت کی ہین
لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ اوس گروہ کے لوگون کے واسطے جو تصدیق کرتے ہین حکم الٰہی کی وسعت اور تنگی رزق مین اور بھلائی پر شکر
کرتے ہین اور برائی پر صبر اسواسطے کہ مومن کے کام کی بنیاد اور ایمان کی اصل انھی دو صفتون پر ہی فَاٰتِ پھر دو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ذَا الْقُرْبٰی قرابت والے بنی ہاشم کو حَقَّهٗ اوسکا حق مال غنیمت مین سے بعضون نے کہا ہی کہ ظاہر مین تو یہ خطاب حضرت رسول
کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے ساتھ ہی اور سب ایمان والے اس حکم مین داخل ہین یعنی حق تعالیٰ سب مسلمانون کو حکم فرماتا ہی کہ دو حق قرابت دارون کو یعنی ناتہ
جوڑے رہو احسان کرکے انعام دیکر تعظیم و توقیر کرکے امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذوی الارحام کو نفقہ دینا واجب ہونے پر اسی آیت سے دلیل
نکالی ہی وَالْمِسْکِیْنَ اور دو حق محتاجون اور عاجزون کو وَابْنَ السَّبِیْلِ اور راہ چلنے والون کو اوسمین سے جو دینا مقرر ہوا ہی
یعنی مال زکوٰۃ مین سے ذٰلِكَ یہ حقوق دینا خَیْرٌ بہتر ہی حق روکنے سے لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اون لوگون کے واسطے جو
چاہتے ہین وَجْهَ اللّٰهِ خدا کا دیدار یا اوسکی رضامندی ڈھونڈھتے ہین یا اونکی مراد حق تعالیٰ کے ساتھ تقرب ہی اس دینے سے
اور کسی غرض اور بدلے کی جہت سے نہین دیتے وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ نفقہ دینے والون کا ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہ ہوین
فلاح پانے والے وَمَآ اٰتَیْتُمْ اور جو کچھ دیتے ہو مِّنْ رِّبًا ہدیہ اور عطیہ بدلے کی توقع پر لِّیَرْبُوَا تاکہ زیادہ کرے مال تمھارا فِیْٓ
اَمْوَالِ النَّاسِ لوگون کے مالون مین یعنی کسی کو ہدیہ دیتے ہو اور اوسکی قیمت سے زیادہ کی توقع رکھتے ہو تاکہ تمھارا مال بڑھے فَلَا یَرْبُوْا
تو زیادہ نہین ہوتا وہ مال عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک اور اوس سے برکت جاتی رہتی ہی یا جو کچھ دیتے ہو معاملات مین حرام زیادتی کے طور پر
یعنی روپیہ کا سود تاکہ سود کھانے والون کے مال مین بڑھتی ہو تو ایسا نہین ہوتا اور اوسمین برکت نہین رہتی وَمَآ اٰتَیْتُمْ
مِّنْ زَکٰوةٍ اور جو کچھ دیتے ہو زکوٰۃ فرض مین سے یا صدقہ کہ اوس دینے مین تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ چاہتے ہو ثواب

اللہ تعالیٰ کا فَاُولٰٓئِکَ تو وہ لوگ جو زکوٰۃ اور صدقہ خدا کے واسطے دیتے ہین بڑھنے کی نیت سے نہین هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ○ وہی ہین دونا
زیادتی کے یا زیادتی پانے والے کہ ایک کے بدلے دس یا زیادہ پاوینگے اَللّٰهُ خدا ہے برحق الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وہ ہے جسنے پیدا کیا تمکو
اور تم نہ تھے ثُمَّ رَزَقَکُمْ پھر روزی دی اوسنے اور دیتا ہے جب تک کہ تم زندہ ہو ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ پھر مار ڈالیگا تمکو جب تمہاری مدتین
پوری ہوچکینگی ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ پھر زندہ کریگا تمکو اور اوٹھائیگا قیامت کے دن هَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ کیا ہے تمہارے
شریکون مین سے یعنی وہ بت جو تمہارے زعم مین خدا کے شریک ہین اونمین سے ہے مَّنْ یَّفْعَلُ کوئی جو کرے مِنْ ذٰلِکُمْ اس
پیدا کرنے روزی دینے مار ڈالنے پھر جلانے مین سے مِّنْ شَیْءٍ کوئی چیز کہ اوس سبب سے اوسکی پرستش کرسکیے اور چونکہ ان کامون مین سے
ع کچھ بھی اونسے نہین ہوتا تو اونکو شریک ٹھہرانا نہ چاہیے سُبْحٰنَهٗ پاک ہے اللہ وَتَعٰلٰی اور برتر ہے عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ○ اوس چیز سے
کہ شریک کرتے ہین اوسکے ساتھ ظَهَرَ الْفَسَادُ ظاہر ہوا فساد اور تباہی فِی الْبَرِّ میدان مین خشک سالی اور چارپایون کے
مرنے اور وباؤن کے سبب سے وَالْبَحْرِ اور دریا مین حبس باران اور طوفان اور کشتیان غرق ہونے کے سبب سے بِمَا کَسَبَتْ بسبب اسکے
کہ کیا اَیْدِی النَّاسِ ہاتھون نے آدمیون کے یعنی اونکے گناہون کے وبال کے سبب سے اکثر علما اس بات پر ہین کہ فساد سے مینہ نہ برسنا
مراد ہے اسواسطے کہ جب پانی نہین برستا تو میدان مین گھاس نہین اوگتی اور دریا مین موتی اور جواہر نہین بنتے صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ جب پانی
نہین برستا تو دریا کے جانور اندھے ہوجاتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ خشکی کا فساد یہ تھا کہ قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا اور دریا کا فساد یہ تھا
کہ کشتیان غصب کرلین اور بعضون کے نزدیک فساد سے فساد کا اثر مراد ہے یعنی اوسکا نتیجہ ظاہر ہوا خشکی مین اہل قریٰ کو ہلاک کرنے سے اور
دریا مین قوم نوح کو اور آل فرعون کو غرق کرنے سے اور بہر تقدیر حضرت مالک قدیر نے اسباب دنیوی کا فساد آدمیون سے کیا لِیُذِیْقَهُمْ
تاکہ چکھائے اونھین بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا بعضی جزا اوسکی جو اونھون نے کیا ہے اسواسطے کہ پوری جزا آخرت مین ہوگی لَعَلَّهُمْ شاید کہ
وہ یہ بعضی جزا کا مزا چکھنے سے یَرْجِعُوْنَ ○ پھرین شرک سے توحید کی طرف اور گناہ سے طاعت کی جانب اور محققون کے نزدیک بر سے
نفس مراد ہے اور بحر سے قلب شیخ ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جسکا بحر دل مراقبہ ترک کرنے سے خراب ہوجاتا ہے تو اوسکے بر نفس مین
خرابی ظاہر ہوجاتی ہے اور امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ بر نفس کا فساد خطرات مین ترک ہونے سے ہے اور بحر دل کا فساد [illegible] کے سبب سے
جو رسمون اور عادتون کی پابندی کے سبب سے ہوتا ہے حقائق سلمی مین مذکور ہے کہ بر تو علماء ظاہر کی زبان ہے اور بحر اہل تحقیق کی زبان فساد
تاویلون سے علماء ظاہر کی زبان بگڑتی ہے اور باطل دعوون سے عارفون کی زبان خراب ہوتی ہے نظم یار نادیدہ ونشانہا میدہد ☆
راستہا را بران کج می نہد ☆ از برای مثنوی در وصف ماہ ☆ صد نشان نادیدہ گوید ہمچو جاہ ☆ قُلْ سِیْرُوْا کہو ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون سے کہ جاؤ فِی الْاَرْضِ اگلی امتون کی زمین مین فَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ پھر دیکھو تو کیسا تھا
عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ انجام اون لوگون کا جو تھے مِنْ قَبْلُ اونسے پہلے کَانَ اَکْثَرُهُمْ تھے اکثر اونکے جو ہلاک ہوے
مُّشْرِکِیْنَ ○ شرک کرنے والے فَاَقِمْ تو سیدھا کر تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَجْهَکَ تمام اپنے کو لِلدِّیْنِ الْقَیِّمِ
سیدھے دین کے واسطے یا متوجہ ہوجا صحیح اور درست دین کی طرف مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ قبل اس سے کہ آئے یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ وہ دن کہ

نہیں ہی پھیرنا اوسکے واسطے نہیں [illegible] یعنی خدا [illegible] کی [illegible] اوسے
[illegible] یَوْمَئِذٍ یَّصَّدَّعُوْنَ ○ [illegible]
[illegible] فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ [illegible] مَنْ کَفَرَ [illegible]
فَعَلَیْہِ کُفْرُہٗ [illegible] اوسکے کفر کی [illegible] ہمیشہ آتش دوزخ مین رہیگا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا [illegible] کرے
کام فَلِاَنْفُسِہِمْ تو اونسے کیسے ہونگے اپنی ذاتون کے واسطے یَمْھَدُوْنَ ○ بچھاتے ہین یعنی جگہ درست کرتے ہین بہشت
اور قیامت کے دن بندون کا علاحدہ ہونا واقع ہی لِیَجْزِیَ تاکہ جزا دے خدا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہین انھون نے کام اچھے مِنْ فَضْلِہٖ اپنے فضل سے اور یہان کافرون کی جزا کا ذکر نہین کیا
اس جہت سے کہ مقصود بالذات ایمان والے ہین اِنَّہٗ بیشک اللہ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ ○ دوست نہین رکھتا کافرون کو کہ ایمان
والون کے ساتھ اکٹھا کرے بلکہ کافرون کو جدا کرکے دوزخ مین بھیجیگا وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اور خدا کی قدرت کی نشانیون مین سے ہے اَنْ
یُّرْسِلَ الرِّیَاحَ یہ کہ بھیجتا ہی ہوائین یعنی اوتر ہری دکھنی ہوا اور باد صبا کو مُبَشِّرٰتٍ خوشخبری دینے والیان مینھ کی وَّ
لِیُذِیْقَکُمْ اور تاکہ چکھاوے تمکو اوس سے مِّنْ رَّحْمَتِہٖ اپنی رحمت مین سے جو مینھ کے تابع ہی یعنی فراخی معیشت اور رفاہیت
وَلِتَجْرِیَ الْفُلْکُ اور اسواسطے تاکہ ہواؤن کے سبب سے چلے کشتی دریا پر بِاَمْرِہٖ خدا کے حکم سے وَلِتَبْتَغُوْا اور تاکہ ڈھونڈھو
دریاؤن کی تجارت مین مِنْ فَضْلِہٖ روزی جو خدا محض اپنے فضل سے دیتا ہی وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ○ اور شاید کہ تم شکر کرو ان
نعمتون پر وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور بیقینی ہمنے بھیجے مِنْ قَبْلِکَ تمسے پہلے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رُسُلًا رسول آدمیون مین سے
اِلٰی قَوْمِہِمْ اونکے گروہ کی طرف فَجَآءُوْھُمْ تو آئے ہمارے رسول اپنی قوم کے پاس بِالْبَیِّنٰتِ کھلے ہوے معجزون کے ساتھ
یا حلال اور حرام کے ظاہر احکام کے ساتھ تو بعضے لوگ اونکی قوم مین سے اونکا ایمان لائے اور بعضے کافر ہوے فَانْتَقَمْنَا پھر ہمنے
انتقام اور بدلا لیا مِنَ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا اون لوگون سے جو کافر رہے اور اونھین ہمنے ہلاک کردیا اور مدد کی ہمنے اونکی جو ایمان لائے
وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا اور ہی حق ہمپر نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ مدد دینا ایمان والون کو اسواسطے کہ وہ مدد کے مستحق ہین اَللّٰہُ
خدا ہے برحق الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ وہ ہی جو بھیجتا ہی ہوائین فَتُثِیْرُ سَحَابًا تو اوٹھاتی ہین ہوائین ابر کو فَیَبْسُطُہٗ
پھر پھیلا دیتا ہی خدا اوسے یعنی جب کبھی چاہتا ہی ابر کو ملا اور گھرا رکھتا ہی فِی السَّمَآءِ آسمان کی طرف کَیْفَ یَشَآءُ جسطرح چاہتا ہی
چلتا ہوا یا تھما ہوا وَیَجْعَلُہٗ اور کردیتا ہی اوسکو کبھی کِسَفًا ٹکڑے ٹکڑے ہر ٹکڑے کو ہر طرف فَتَرَی الْوَدْقَ پھر تو دیکھتا ہی
مینھ کو کہ حکم الٰہی کے موافق یَخْرُجُ نکلتا ہی مِنْ خِلٰلِہٖ ابر کے درمیان سے ابر ملا ہوا اور گھرا ہوا ہوتا ہی جب بھی اور جدا جدا
ہوتا ہی تب بھی فَاِذَآ اَصَابَ بِہٖ پھر جب پہونچا دیتا ہی خدا مینھ کو مَنْ یَّشَآءُ جس کسی کی زمین اور شہر ہین کہ
چاہتا ہی مِنْ عِبَادِہٖ اپنے بندون مین سے اِذَا ھُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ○ اوس وقت وہ خوش ہوتے ہین وَ
اِنْ کَانُوْا اور تحقیق کہ تھے مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْہِمْ قبل سے اسکے کہ برسایا جائے اونپر مینھ مِّنْ قَبْلِہٖ

بدرا آنے سے پہلے لَمُبْلِسِيْنَ ○ نا امید مینھ سے فَانْظُرْ پس دیکھ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ رحمت الٰہی کے نشان کی طرف
یعنی مینھ کا اثر دیکھ کہ كَيْفَ کیونکر خدا اوس اثر سے يُحْيِ الْاَرْضَ زندہ کرتا ہے زمین کو پیڑون پھلون کھیتون بوٹون سے بَعْدَ
مَوْتِهَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہوجانے کے بعد یہ ترجمہ بکر کی قرأت کے موافق ہوا کہ اونھون نے اَثَرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ پڑھا ہے اور حفص نے
اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ صیغہ جمع کے ساتھ پڑھا ہے یعنی تا کہ رحمت الٰہی اور بخشایش نامتناہی کے آثار تو دیکھے کہ مری ہوئی ترابن کو زندگی عطا
فرماتا ہے اِنَّ ذٰلِكَ تحقیق کہ جو مری ہوئی زمین کو زندہ کرنے پر قادر ہے وہ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى البتہ زندہ کرنے والا مردون کا بھی ہے
اسواسطے کہ زمین کا زندہ کرنا یا پیدا کرنا اوسکا ہے جو اسمین تھین نباتی قوتین اور مردون کا زندہ کرنا پیدا کرنا اوسکا ہے جو مردون کے
مادّون مین تھین قوتین وغیرہ وَهُوَ اور اللہ تعالیٰ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ سب چیزون پر قادر ہے اسواسطے کہ اوسکی
قدرت سب مخلوقات کے ساتھ یکسان ہے احقاف مین ہے کہ رحمت کا اثر مینھ کے ظاہر مین یہ ہے کہ سب کی زندگی اوسی کے سبب سے ہے
اور باطن مین اوسکا ذکر ہے کہ دل کی زندگی اوسکے سبب سے ہے اور بحر الحقائق مین ہے کہ اثر رحمت نشان اوس دانہ کا ہے جس سے زمین دل زندہ
ہوتی ہے اور بعضون کے نزدیک اثر رحمت خود دل ہے کہ حق تعالیٰ کی نظر پڑنے کی جگہ ہے مثنوی مین اسی مبحث کے مناسب ایک حکایت
لائے ہین مثنوی صوفیے در باغ از بہر کشاد ٭ صوفیانہ روے بر زانو نہاد ٭ پس فرو رفت او بخود اندر نغول ٭ شد ملول از صورت خوابش
فضول ٭ کہ چہ خسپی آخر اندر رز نگر ٭ این درختان بین آثار خضر ٭ امر حق بشنو کہ گفتست انظروا ٭ سوے این آثار رحمت آر رو ٭
گفت آثارش دل ست ای بو الہوس ٭ آن برون آثار آثارست و بس ٭ باغہا و میوہا اندر دل ست ٭ عکس لطف او برین آب و گل ست ٭
وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا اور اگر بھیجین ہم رِيْحًا ہوا ہلاک کرنے والی جیسے دبور کہ عذاب کی ہوا ہے اور یہ ہوا اونکے کھیتون پر چلے فَرَاَوْهُ
تو دیکھین وہ کھیتی کو مُصْفَرًّا زرد سبزی کے بعد مری ہوئی ایسی کہ اوس سے فائدہ نہ لے سکین تو لَظَلُّوْا البتہ ہوجائین وہ مِنْۢ
بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ○ کھیت زرد ہوجانے کے بعد کہ ناشکرے ہوجائین گذری ہوئی نعمتون پر چاہیے تھا کہ حق تعالیٰ سے التجا کرتے
اور اوسکی رحمت سے نا امید نہوتے اور ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون سے یہ امید نہ رکھو کہ وہ باتین سمجھین اور تمہارا کہا مانین فَاِنَّكَ
پس تحقیق کہ تم ای ہمارے حبیب لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى بات نہین سنا سکتے مُردون کو اور کافر مردون ہی کا حکم رکھتے ہین اسواسطے
کہ اونکے [illegible] ہین ہے وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ اور نہین سنا سکتے تم بہرون کو الدُّعَآءَ پکارنا اِذَا وَلَّوْا جب وہ پھرین پکار
والے [illegible] مُدْبِرِيْنَ ○ بھاگتے ہوے بات کہنے والے کی طرف سے پھرتے اور بھاگتے [illegible] اور سننا محال ہوتے
کے واسطے ہے یعنی وہ بہرا جسکا منہ بات کہنے والے کی طرف ہوتا ہے اگرچہ سنتا نہین مگر لب ہلانے کی حرکت اور [illegible] اشارے سے
کچھ دریافت کر لیتا ہے لیکن جس بہرے کی پیٹھ بات کرنے والے کی طرف ہو وہ اسقدر دریافت کرنے سے بھی محروم ہے وَمَآ اَنْتَ اور نہین
ہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِهٰدِ الْعُمْيِ راہ دکھانے والے دل کے اندھون کو عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ اونکی گمراہی سے یعنی ای ہمارے
حبیب تمکو یہ قدرت نہین کہ مشرکون کو ایمان کی توفیق دو اِنْ تُسْمِعُ نہین سناتے ہو قرآن کی نصیحتین اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ مگر اوسے
جو ایمان لایا ہے بِاٰيٰتِنَا ہماری کتاب کی آیتون کا اسواسطے کہ ایمان اونھین اس بات پر رکھتا ہے کہ الفاظ قرآن کو یاد کر لیتے ہین اور

معنی مین غور اور فکر کرتے ہو فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ تو وہ ماننے والے ہین امر و نواہی کو اَللّٰهُ خداوند مطلق اور معبود برحق الَّذِیْ ع ۵ ۱۳
خَلَقَكُمْ وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو مِّنْ ضُعْفٍ سست چیز یعنی نطفہ سے ثُمَّ جَعَلَ پھر دی تمھین مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ
سستی کے بعد جو بچپنے مین ہوتی ہی قُوَّةً یعنی جوانی ثُمَّ جَعَلَ پھر دی مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ زور جوانی کے بعد ضُعْفًا وَّ
شَيْبَةً سستی اور بوڑھاپا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ پیدا کرتا ہی جو چاہتا ہی ضعف و قوت جوانی و بوڑھاپا وَهُوَ الْعَلِيْمُ اور وہ جاننے والا ہی
بندون کا احوال الْقَدِيْرُ ○ قادر ہی اونکی کیفیتین و صفتین بدلنے پر وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جسدن کہ قائم ہوگی قیامت
اور وہ آخر ساعت ہوگی دنیا کی ساعتون مین سے يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۵ لا تو قسم کھاوینگے کافر کہ مَا لَبِثُوْا نہین ٹھہرے وہ
دنیا مین یا قبرون مین غَيْرَ سَاعَةٍ ط سوا ایک ساعت کے اور سب ایمان والے جانینگے کہ یہ جھوٹ کہتے ہین كَذٰلِكَ جسطرح
آخرت مین سچ سے برگشتہ ہوکر جھوٹ بولینگے اسی طرح كَانُوْا ہین دنیا مین کہ حشر و نشر سے انکار کرنے کے سبب سے يُؤْفَكُوْنَ ○
پھیرے جاتے ہین سچائی کی راہ سے یعنی جھوٹ بولنا اونکا کام ہی دونون جہان مین وَ اور جب وہ قسم کھا چکینگے کہ ہم دنیا مین نہین رہے تو
قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ کہینگے وہ لوگ جو دیے گئے ہین علم وَالْاِيْمَانَ اور ایمان یعنی مومن اور عالم فرشتے اور آدمی
کہینگے کہ کیون جھوٹ بولتے ہو لَقَدْ لَبِثْتُمْ سچ تو یہ ہی کہ بیشک تم ٹھہرے ہو دنیا مین اور تمھارا ٹھہرنا مذکور اور لکھا ہوا ہی فِيْ
كِتٰبِ اللّٰهِ اللہ کی کتاب یعنی لوح محفوظ یا قرآن شریف مین جہان جہان فرمایا ہی کہ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ یا خدا کے
علم مین یا اوسکے حکم مین یا اوسمین کہ جو کچھ تمھارے واسطے لکھا ہی کہ تمھارے ٹھہرنے کا زمانہ ہوگا اور تم اوسی قدر دنیا مین یا قبرون مین رہے ہو
اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ اوٹھنے کے دن تک فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ تو یہی ہی اوٹھنے کا دن جسکا تم انکار کرتے تھے وَلٰكِنَّكُمْ
كُنْتُمْ اور لیکن تم تھے کہ کمال نادانی اور نہ فکر کرنے کے سبب سے لَا تَعْلَمُوْنَ ○ نہ جانتے تھے کہ قیامت کے دن قبرون سے اوٹھنا حق ہی
تو کافر عذر شروع کرینگے جو گذر گیا اوسکے تدارک کے واسطے دنیا مین پھر آنے کی اجازت مانگینگے اور اجازت نہ پاوینگے فَيَوْمَئِذٍ پھر اوسدن
لَّا يَنْفَعُ فائدہ نہ کریگی الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اون لوگون کو جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر کفر کرکے مَعْذِرَتُهُمْ عذر خواہی اونکی
وَلَا هُمْ اور نہ وہ يُسْتَعْتَبُوْنَ ○ پکارے جاوینگے ایسی چیز کی طرف جو اونسے عذاب زائل کرے یعنی اونسے نہ کہینگے کہ
خدا کی رضامندی طلب کرو اسواسطے کہ خدا تو اونسے راضی ہی نہ ہوگا وَلَقَدْ ضَرَبْنَا اور البتہ بیان کی ہمنے لِلنَّاسِ
لوگون کے واسطے فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن مین مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ط ہر مثل سے کہ جو اونکے کام آئے توحید اور حشر
اور حساب مثل سچے ہونے کے بیان مین وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ اور اگر لاوے تم ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اونکے پاس معجزہ
یعنی مثلا وہ معجزہ طلب کرتے ہین اگر وہ معجزہ تم اونھین دکھاؤ تو لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ضرور کہینگے وہ لوگ جو
کافر ہین بسبب شدت عداوت و عناد اور غایت سرکشی و فساد کی وجہ سے کہ اِنْ اَنْتُمْ نہین ہو تم یعنی پیغمبر اور مومن لوگ
اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ○ مگر تباہ کار اور جھوٹے اور افترا کرنے والے كَذٰلِكَ اسی طرح يَطْبَعُ اللّٰهُ مہر کر دیتا ہی اللہ
عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ دلون پر اون لوگون کے جو لَا يَعْلَمُوْنَ ○ نہین جانتے اور نہ جاننا چاہتے ہین وَاصْبِرْ

تو صبر کرو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی ایذا رسانی پر کہ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک خدا کا وعدہ تمہاری فتح و نصرت اور کلمہ بلند کرنے اور تمہارا دین غالب ہونے کے باب مین حَقٌّ سچ ہی اور خدا وہ وعدہ وفا کریگا وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ اور نہ سبک کہینگے تمہین وہ لوگ جو لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ نہین یقین رکھتے معاد کے باب مین یا تمکو اس بات پر نہ لائینگے کہ او پر جلد عذاب نازل ہونے کی دعا کرو کہ وہ ایک وقت مقرر پر موقوف ہی جب وہی وقت آئیگا تو حکم الٰہی ظاہر ہو جائیگا بیت تکمدار دید وقت کار ہا کہ ہر کارے بوقتے باز بستست

سورۃ لقمٰن مکیۃ وھی	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	اربع وثلٰثون اٰیۃ
سورۂ لقمان مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	چونتیس ۳۴ آیتین ہین

الٓمّٓ ۝ حروف مقطعہ سورتون کے شروع اور غیب کے خزانون کی کنجیان ہین اور الف لام میم کی تفسیر مین کہا ہی کہ الف اشارہ ہی انا کی طرف اور لام لی کی جانب اور میم منّی کی طرف یعنی اَنَا اللّٰهُ لِیَ جَمِیْعُ الصِّفَاتِ وَمِنِّی الْغُفْرَانُ وَالْاِحْسَانُ یعنی مین معبود برحق ہون میرے ہی واسطے ہین سب صفتین اور میری ہی طرف سے ہی بخشدینا اور احسان تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ یہ سورت آیتین ہین قرآن الْحَكِيْمِ ۝ صاحب حکمت یا متضمن حکمت کی یا قرآن محکم کی کہ اوسمین تناقض نہین ہی یا قرآن حاکم کی کہ حلال و حرام کا حکم کرتا ہی هُدًى ہدایت کرنے والا وَّرَحْمَةً اور رحمت خدا ہی لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝ نیک کام کرنے والون کے واسطے الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وہ لوگ جو قائم رکھتے ہین نمازین فرض وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ اور دیتے ہین زکوۃ واجب وَهُمْ اور وہ بِالْاٰخِرَةِ آخرت پر هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ وہ یقین رکھنے والے ہین یعنی قبر سے اوٹھنے اور جزا پانے کو تصدیق کرتے ہین اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جو ان صفتون سے موصوف ہین عَلٰى هُدًى سیدھی راہ پر ہین مِّنْ رَّبِّهِمْ اپنے رب کی طرف سے وَاُولٰٓئِكَ اور وہ لوگ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہ تو نجات پانے والے ہین لکھا ہی کہ نضر بن حارث تجارت کے واسطے فارس طرف گیا تھا اور رستم اور اسفندیار کا قصہ مول لا کر قریش کے مجمع مین اسطرح سنا تا کہ سب شیفتہ اور فریفتہ ہوتے اور ڈینگ مارتا کہ اگر محمد عوں عاد و ثمود کی حکایت اور سلیمان و داؤد کی بادشاہی کی عظمت بیان کرتے ہین تو مین فارس کے بادشاہون کی سلطنت کی وسعت اور اونکی شان و شوکت کی حکایت بیان کرتا ہون تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے مَنْ يَّشْتَرِيْ کوئی ہی کہ مول لیتا ہی لَهْوَ الْحَدِيْثِ بات کھیل کی اور بعضون نے کہا ہی کہ بات فریب دینے والی اور باز رکھنے والی یعنی اختیار کرتا ہی افسانہ کہانی لِيُضِلَّ تا کہ گمراہ کرے لوگون کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے یعنی اوسکے دین سے باز رکھتا کہ وہ دین قرآن سنتا ہی بِغَيْرِ عِلْمٍ بے علم اور بے دلیل باز رکھتا ہی وَّيَتَّخِذَهَا اور ٹھہرا لیتا ہی خدا کی آیتون کو هُزُوًا ہنسی اور مسخرا پن اُولٰٓئِكَ وہ لوگ لَهُمْ عَذَابٌ اونکے واسطے ہی عذاب مُّهِيْنٌ ۝ ذلیل کرنے والا کہ قید ہو اور قتل کی دنیا مین اور عذاب ہی آخرت مین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیت اون لوگون کی شان مین ہی جو گانے والی لونڈیان مول لیتے تھے اور لوگون کو اونکی آواز اور الحان سنا کر کلام حق سننے سے باز رکھتے تھے وَاِذَا تُتْلٰى اور جب پڑھی جاتی ہین عَلَيْهِ اوس پر

اوسپر جسنے کھیل کی بات مول لی ہی اور اوسے عظمت دی ہی اِذَا تُتْلٰی اور جب پڑھی جاتی ہیں عَلَیْهِ اوسپر اٰیٰتُنَا آیتین ہمارے کلام کی تو وَلّٰی مُسْتَکْبِرًا اوس سے منہ پھیر لیتا ہی
متکبر بنکر یعنی اوسکی طرف التفات نہین کرتا کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا گویا کہ اوسنے سنا ہی نہین کَاَنَّ فِیْٓ اُذُنَیْهِ گویا کہ اوسکے
دونون کانون مین وَقْرًا بوجھ ہی فَبَشِّرْهُ تو بشارت دو تم اوسے اور خوشخبری کی جگہہ پر ڈر او اوسے بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ عذاب
دکھ دینے والے سے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے ہین خدا و رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہین
اونھون نے کام اچھے لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ اونکے واسطے ہین جنتین نعمت والی یا جنت کی نعمتین خٰلِدِیْنَ
فِیْهَا ہمیشہ رہنے والے ہین اوسمین وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا ہی اللہ نے وعدہ حَقًّا صحیح اور درست وَهُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ
خدا غالب ہی کہ کوئی اوسے عہد اور وعدہ وفا کرنے سے مانع نہین ہوتا الْحَکِیْمُ درست کام کرنے والا جو کچھہ کرتا ہی وہ حکمت ہی کی
راہ سے ہی بیت نہ در وعدۂ اوست نقض و خلاف ❊ نہ در کار او ہیچ لاف و گزاف ❊ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ پیدا کیے اوسنے آسمان
بِغَیْرِ عَمَدٍ بے ستون تَرَوْنَهَا دیکھتے ہو تم اونھین اوٹھے ہوئے وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ اور رکھے زمین مین یعنی پیدا کیے
اوسمین رَوَاسِیَ پہاڑ بلند پایدار تاکہ اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ نہ ہلائے اور نہ مضطرب بنائے تمکو زمین اسواسطے کہ زمین پانی پر ہلتی تھی
کشتی کی طرح پہاڑون کے بوجھہ مین دب کر تھمی موضح مین ضحاک سے منقول ہی کہ حق تعالی نے انیس پہاڑون کو میخ زمین کر دیا کہ زمین
ٹھہر گئی اونمین سے کوہ قاف ہی اور ابو قبیس اور جودی اور لبنان اور سینین و طور سینا اور ثبیر وغیرہ وَبَثَّ فِیْهَا اور پراگندہ کیا زمین مین
مِنْ کُلِّ دَآبَّةٍ ہر جنبش کرنے والے میں سے وَاَنْزَلْنَا اور نیچے بھیجا ہمنے تکلم کی طرف التفات فاعل کے ساتھ فعل ناس(؟) ہونے کی
جہت سے ہی یعنی ہمارے سوا کسی نے نہین بھیجا ہم ہی نے بھیجا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً آسمان سے پانی کہ وہ مینھہ ہی فَاَنْۢبَتْنَا پھر اوگایا
ہمنے فِیْهَا زمین مین اوس پانی کے سبب سے مِنْ کُلِّ زَوْجٍ ہر قسم کی گھاس کَرِیْمٍ اچھی اور بہت فائدہ والی هٰذَا یہ جو مذکور
ہوا آسمان زمین پہاڑ حیوان نبات خَلْقُ اللّٰهِ پیدا کیے اللہ کے ہین فَاَرُوْنِیْ پھر دکھاؤ مجھے کہ عالم مین مَاذَا خَلَقَ کیا چیز
پیدا کرتے ہین الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ وہ لوگ جو سوا اوسکے ہین اس سے بت مراد ہین کہ کافر اونھین خدا کا شریک کہتے تھے تو حق تعالی
فرماتا ہی کہ یہ سب تو میرے مخلوق ہین تمہارے بتون نے کیا چیز پیدا کی ہی بَلِ الظّٰلِمُوْنَ بلکہ مشرک لوگ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ
کھلی ہوئی گمراہی مین ہین کہ عاجز کو قادر کے ساتھہ مخلوق کو خالق کے ساتھہ پرستش مین شریک کرتے ہین نظم ہر کہ ہست آفریدہ او بندہ است
بندہ و بندہ آفرینندہ واست ❊ پس کجا بندہ کہ در خور دست ❊ لائق شرکت خدا و ند است ❊ نقل ہی کہ لقمان حکیم کا قصہ اور اوکی نصیحتین
یہود مین بڑی شہرت رکھتی تھین اور عرب جس امر مین یہود کی طرف رجوع کرتے یہود لقمان کی حکمتون مین سے اونکے واسطے مثال و مدد
تو حق تعالی نے اوسکے حال سے خبر دی اور فرمایا کہ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا اور تحقیق کہ ہمنے دی لُقْمٰنَ الْحِکْمَةَ لقمان بن باعورا کو
حکمت کہ بات صائب اور کام پورا ہی یا توحید کی شناخت اور شرک کی نفی اور احقاف مین کہا ہی کہ حکمت لقمان توحید مقرر کرنا اور رسولون پر
ایمان کے واسطے عقلی دلیلین قائم کرنا اور شرک کی نفی اور اوسکی طرف معنی دلیلون کی اضافت کرنا ہی لقمان کی نبوت مین عالمون کا اختلاف ہی
سدی اور عکرمہ اور شعبی رحمہم اللہ تعالی اس بات پر ہین کہ لقمان پیغمبر تھے اور اس آیت مین حکمت سے نبوت مراد ہی

احوال لقمان

اور لقمان حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے یا خالہ زاد بھائی تھے تیسیر مین لکھا ہی کہ لقمان باعور کے فرزند تھے اور باعور ناحور کا بیٹا تھا اور ناحور
تارخ کا بیٹا تارخ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بھائی تھے امام ابواللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ لقمان کی کنیت ابوالانعم تھی
اور عین المعانی مین لکھا ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی بعثت سے دس برس پہلے لقمان پیدا ہوے اور حضرت یونس علیہ السلام کے
زمانہ تک زندہ رہے اور بعضون نے کہا ہی کہ ہزار برس اونکی عمر ہوئی اور اکثر علما اس بات پر ہین کہ لقمان پیغمبر نہ تھے بلکہ حکیم تھے اور
بعضون نے کہا ہی کہ کسی کے غلام تھے اور بکریان چرایا کرتے یا درزی یا بڑھئی کا کام کرتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ حبشی تھے بنی اسرائیل مین
فتوی پوچھتے اور امام سجاوندی کے قول پر بندگان توبہ سے تھے مرد سیاہ رنگ اور موٹے ہونٹھ ایکدن حکیم لقمان گھر مین
دن کو سوتے کے وقت فرشتے آئے اور لقمان پر سلام کیا لقمان نے اونھین نہین دیکھا اور سلام کا جواب دیا فرشتے بولے کہ اے لقمان
ہم تمھارے پروردگار کے فرشتے ہین تمکو زمین پر ہم خلیفہ کرتے ہین کہ صحت اور راستی کے ساتھ لوگون مین حکم کیا کرو پس لقمان نے
جواب دیا کہ اگر اس کام پر میرے رب کی طرف سے حکم قطعی ہی تو سنکر طاعت کے طور پر مین قبول کرتا ہون اور امید رکھتا ہون کہ مجھے
توفیق دے اور میری مدد کرے اور اگر مجھے اختیار دیا ہی تو مین عاقبت اختیار کرتا ہون اور فتنہ سے متعرض نہین ہوتا فرشتے ونکی
اس بات سے تعجب آیا حق تعالی نے لقمان کی بات کو پسند فرمایا اور اونکی طرف حکمت فاضلہ کی تقریبًا دس ہزار کلمے اونسے منقول ہین
کہ ہر کلمہ ایک عالم کے برابر ہی بنی اسرائیل مین سے ایک بڑا آدمی ایکدن حکیم لقمان کے سامنے گذرا اور ایک جماعت لوگون کی اونکے پاس
تھی کچھ لوگ بیٹھے کچھ کھڑے حکمت کی باتین سنتے تھے اوس بڑے بزرگ آدمی نے پوچھا کہ اے لقمان کیا تو وہ کالا غلام نہین ہی جو بکریان
چراتا تھا فلان شخص کی لقمان بولے کہ ہان مین وہی ہون پھر اون بزرگ نے پوچھا کہ کس چیز نے تجھے اس مرتبہ پر پہونچایا لقمان بولے کہ تین
چیزون نے سچ بولنے امانت کی نگہبانی کرنے فضول بات چھوڑ دینے نے امام ثعلبی رحمۃ اللہ تعالی کی تفسیر مین لقمان کی حکایتون مین سے مذکور ہی
کہ ایکدن اونکے آقا نے اور غلامون کے ساتھ اونھین باغ مین بھیجا کہ میوہ لائین اور غلام راہ مین میوہ کھا گئے اور کہدیا کہ لقمان نے کھالیا
آقا لقمان پر خفا ہوا لقمان بولے کہ میوہ ان غلامون نے کھایا ہی اور مجھے جھوٹ لگایا ہی آقا بولا کہ اس بات کی حقیقت کیونکر معلوم ہو لقمان بولے
کہ ہم سب کو گرم پانی پلائیے اور میدان مین دوڑائیے کہ ہم قی کرین جسکے پیٹ مین سے میوہ گرے وہ خائن ہی حضرت مولوی معنوی قدس
سرہ نے مثنوی مین یہ حکایت نظم کی ہی چھ بیتین جنمین نکتہ ہی اوس حکایت مین سے یہان مذکور ہین **نظم** گشت ساقی خواجہ از آب حمیم ٭ مر غلامان
و خوردند آن بیم ٭ بعد از ان میراندشان در دشتہا ٭ میدویدند آن نفر تحت و علا ٭ در قی افتادند ایشان از عنا ٭ آب می آورد ز ایشان
میوہا ٭ چونکہ لقمان را در آمد قی ز ناف ٭ میبر آمد از درونش آب صاف ٭ حکمت لقمان چو این پایہ نمود ٭ تا چہ باشد حکمت رب ودود ٭ ہر چہ
پنہان باشدت پیدا شود ٭ ہر کہ از خائن بود رسوا شود ٭ یعنی آقا نے سب غلامون کو پانی پلا کر میدان مین دوڑایا سب نے قی کی تو لقمان کے سوا
سب کے پیٹ سے میوہ گرا تو لقمان کی حکمت سے جب خائنون کی خیانت کھل گئی تو خدائے حکیم کی حکمت کے سامنے کسی کی خیانت کب چھپے
سکیگی لباب مین ہی کہ ایکدن داؤد علیہ السلام نے لقمان سے پوچھا کہ کیونکر صبح کی لقمان نے جواب دیا کہ صبح کی دوسرے کے ہاتھ مین اس
فضل اور عدل کا قبضہ مراد ہی حضرت داؤد نے اس بات مین فکر کی اور ایک نعرہ مار کر بیہوش ہوگئے اور لقمان کی بعضی حکمتین اور کلمات

اسی واسطے تمام جواہر التفسیر مین لکھا ہی کہ خدا حق تعالی نے فرمایا کہ ہمنے لقمان کو حکمت عطا کی اور اوس سے کہا اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ط
یہ کہ شکر کر اللہ کا نعمت حکمت پر وَمَنْ يَّشْكُرْ اور جو کوئی شکر کرتا ہی فَاِنَّمَا يَشْكُرُ تو سوا اسکے نہین کہ وہ شکر کرتا ہی لِنَفْسِهٖ
اپنی ذات کے واسطے اسلیے کہ شکر کا نفع ہمیشہ نعمت کا باقی رہنا اور زیادتی کا مستحق ہونا ہی یہ نفع شکر کرنے والے کو پہونچتا ہی وَمَنْ
كَفَرَ اور جو کوئی ناشکری کرے فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ غَنِيٌّ بے پرواہ ہی کسی کے شکر کی پروا نہین کرتا حَمِيْدٌ ۝
حمد کے لائق ہی اگرچہ کوئی اوسکی حمد نکرے یا محمود ہی کہ تمام کائنات زبان قال و زبان حال سے اوسکے شکر گذار ہین وَاِذْ قَالَ
لُقْمٰنُ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا لقمان نے لِابْنِهٖ اپنے بیٹے انعم سے اور بعضون نے کہا ہی کہ اوسکا نام ماثان
یا سادان یا اشکم یا مشکور تھا وَهُوَ يَعِظُهٗ اور لقمان نصیحت کرتے تھے اوسے اور کہتے تھے کہ يٰبُنَيَّ اے چھوٹے بیٹے میرے شفقت
اور مہربانی کی وجہ سے چھوٹا بیٹا کہکر کہا کہ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ نہ شرک کر خدا کے ساتھ اِنَّ الشِّرْكَ تحقیق کہ خدا کے ساتھ شرک کرنا لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝
البتہ ظلم بڑا ہی اسواسطے کہ مشرک آدمی مخلوق کو خالق کے ساتھ برابر کرتا ہی وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ اور وصیت کی ہمنے آدمی کو اور حکم
کردیا بِوَالِدَيْهِ کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کر اور نیکی کرنے کا ایک سبب یہ ہی کہ حَمَلَتْهُ اوٹھایا فرزند کو اُمُّهٗ اوسکی ماں نے تھوڑی
مدت اوسکے حمل اور اوٹھانے مین سست ہی وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ ناطاقتی پر ناطاقتی وَّفِصٰلُهٗ اور
چھوڑانا اوسکا دودھ سے فِيْ عَامَيْنِ دو برس گذرنے مین اور اتنی مدت تک اوسے دودھ دیا اور آدمی کو ہمنے دوسرا حکم کیا اَنِ
اشْكُرْ لِيْ یہ کہ شکر کر میرا وَلِوَالِدَيْكَ ط اور اپنے ماں باپ کا اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ میرے حکم کی طرف ہی پہرنا آدمیون کا
اور شکر اور شرک پر اونہین جزا دونگا وَاِنْ جَاهَدٰكَ اور اگر کوشش کرین تیرے ماں باپ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ اس بات پر
کہ شریک ٹھہرا تو میرے ساتھ مَا لَيْسَ لَكَ اوس چیز کو کہ نہین ہی تجھے بِهٖ عِلْمٌ شرکت پر اوسکے مستحق ہونے کا کچھ علم
فَلَا تُطِعْهُمَا تو نہ حکم مان اونکا وَصَاحِبْهُمَا اور مصاحبت کر اون دونون کے ساتھ فِي الدُّنْيَا زندگی دنیا مین مَعْرُوْفًا ز
مصاحبت اچھی کہ شریعت کے موافق اور بزرگی کا مقتضا ہو وَّاتَّبِعْ اور پیروی کر دین مین سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اوسکی راہ کی جو پھرا ہی اِلَيَّ
میری طرف توحید اور اخلاص کے ساتھ اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ثُمَّ اِلَيَّ پھر میری جزا کی طرف ہی
مَرْجِعُكُمْ پھرنا تمہارا فَاُنَبِّئُكُمْ پھر آگاہ کرونگا تمکو بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اوس چیز سے جو کہ ہو تم کرتے بھلائی
برائی یہ آیت حضرت سعد وقاص کی شان مین نازل ہوئی جیسا کہ سورہ عنکبوت مین مذکور ہی اور لقمان کے قصہ مین اس حکم کا ذکر نعمت
شرک کی مناسبت کے سبب سے ہی لکھا ہی کہ حضرت سعد وقاص کی ماں نے تین دن کھانا پانی نہ کھایا پیا یہانتک کہ اونکا منھ لکڑی سے کھولکر
حلق مین پانی ڈالدیا اور حضرت سعد رض یہی کہتے تھے کہ بالفرض اگر اسکی ستر روحین ہون اور ایک ایک قبض کرین یعنی اگر ستر بار مرے
تو بھی مین دین اسلام سے نہین پھرتا پھر دوبارہ لقمان کی وصیت حق تعالی بیان فرماتا ہی کہ اونھون نے اپنے بیٹے سے کہا کہ يٰبُنَيَّ
اے میرے چھوٹے بیٹے اِنَّهَا بیشک جو کام آدمی کا ہوتا ہی یعنی نیک و بد کام اِنْ تَكُ اگر ہو چھوٹے پن مین مِثْقَالَ حَبَّةٍ
برابر دانہ کے مِّنْ خَرْدَلٍ رائی سے کہ رائی کا دانہ سب دانون سے چھوٹا ہوتا ہی فَتَكُنْ پھر ہو وہ فِيْ صَخْرَةٍ صخرہ سنگ کے نیچے کہ اوسے

سماکتنے ہیں اور وہ ساتون زمین مین کے نیچے ہی اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ یا وہ کام آسمانون مین ہو یا جو اوسکی بلندی اور وسعت کے یا آسمانون کے
اوپر ہی اَوْ فِی الْاَرْضِ یا زمین مین پوشیدہ ہو تو یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ لائیگا اوسے خدا اور حاضر کردیگا اور اوسکا حساب لیگا اِنَّ اللّٰهَ
لَطِيْفٌ بیشک اللہ باریک جاننے والا ہی اور اوسکا علم ہر پوشیدہ چیز کو گھیرے ہوئے ہی خَبِيْرٌ جاننے والا ہر چیز کا یٰبُنَیَّ
اَقِمِ الصَّلٰوةَ اے چھوٹے بیٹے میرے قائم رکھ نماز تاکہ تیرا نفس مرتبہ کمال کو پہونچے وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کر نیکی کا وَانْهَ
عَنِ الْمُنْكَرِ اور باز رکھ برائی سے تاکہ اور لوگ تیرے سبب سے کامل ہون معروف وہ ہی جو شریعت اور سنت کے موافق ہو اور منکر وہ ہی جو
عقل اور نقل کے مخالف ہو وَاصْبِرْ اور صبر کر عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ اوس چیز پر جو تجھے پہونچے شدتون مین سے خصوصًا اوامر و
نواہی مین اِنَّ ذٰلِكَ بیشک یہ جو حکم کیا گیا مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ واجبات امور مین سے ہی یعنی جو کچھ خدا نے حکم قطعی کیا
ہی اوسمین یہ حکم واجب کر دیا ہی وَلَا تُصَعِّرْ اور ایک طرف نہ پھیر خَدَّكَ لِلنَّاسِ اپنا منھ یعنی تکبر کی وجہ سے لوگون کی طرف سے
منھ نہ پھیر بلکہ فروتنی کے ساتھ اونکی طرف متوجہ ہو وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ اور نہ چل زمین مین مَرَحًا ہنسی کھیل خود غرضی کے
واسطے یعنی اترا اترا کر مستون کی طرح نہ چل اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا كُلَّ مُخْتَالٍ ہر چلنے والے کو
جو متکبرون کی طرح چلتا ہی فَخُوْرٍ ناز کرنے والے کو کہ اسباب تنعم کے سبب سے لوگون کے سامنے اکڑتا ہی وَاقْصِدْ اور اوسط
درجہ اختیار کر فِیْ مَشْيِكَ اپنی چال مین یعنی جلد اور آہستہ چلنے کے درمیان مین چلتا رہ اسواسطے کہ جلدی چلنا ہلکے پن
اور سبکساری کی علامت ہی اور دیر کو قدم اوٹھانا تکبر اور بزرگواری کا نشان ہی بلکہ میانہ رو رہ اور فروتنی کے ساتھ قدم رکھ وَاغْضُضْ
اور نیچی کر اور کم نکال مِنْ صَوْتِكَ اپنی آواز مین سے یعنی چیخا چلایا نہ کر زبان دراز اور سخت گو نہو جا اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ
یقینی بدتر آوازون کی لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ گدھے کی آواز ہی یعنی آواز بلند کرنے مین کچھ فضیلت نہین ہی دیکھو گدھے کی آواز کیسی
بلند ہوتی ہی باوصف اسکے طبیعت کو بری معلوم ہوتی ہی دماغ کو پریشان کرتی ہی عین المعانی مین ہی کہ عرب کے مشرک آواز بلند ہونے پر
تفاخر کرتے تھے اس آیت مین حق تعالیٰ نے اونکے فخر کو اونپر رد کر دیا اور حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نرم آواز دوست رکھتے تھے
اور بلند آواز سے کراہت فرماتے تھے انجیل مین مذکور ہی کہ حکم کر میرے بندون کو کہ جب میرے ساتھ مناجات کیا کرین تو اپنی آوازین سُلادین
یعنی آہستہ مناجات کرین کہ مین سنتا ہون اور جو کچھ اونکے دلون مین ہی جانتا ہون اگر کوئی کہے کہ بدتر ہونا گدھے کی آواز کے ساتھ خاص کیا گیا
حالانکہ بعض حیوانون کی آواز اوس سے بھی بدتر ہوتی ہی تو اسکا جواب دیا ہی کہ بدتر اور مکروہ معلوم ہونے مین عرب کے نزدیک گدھے کی آواز مثل
ہی سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی ہر حیوان کی آواز اوسکی تسبیح ہی مگر گدھے کی چیخ شیطان کو دیکھنے کے سبب سے ہی اور حدیث مین
آیا ہی کہ اِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَاِنَّهُ رَاٰى شَيْطٰنًا یعنی جب تم آواز گدھے کی سنو تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيْمِ کہو اسواسطے کہ بیشک گدھے نے شیطان کو دیکھا ہی اور کتاب فیہ ما فیہ مین حضرت مولوی قدس سرہ سے گدھے کی آواز بدتر ہونے کی وجہ
یہ نقل کی ہی کہ اکثر وہ گھاس اور پانی کے واسطے چلاتا ہی یا شہوت جھاڑنے کو یا دوسرے گدھے سے لڑنے کے لیے اور جو آواز صفات بہیمی اور سبعی کے
سبب سے پیدا ہو وہ سب آوازون سے بدتر ہوتی ہی اور یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ جو ندا اصحاب اخلاق ربانی اور فرشتہ خصلت لوگون سے آتی ہی وہ سب صداون

اور ندا اون سے بہتر ہوگی بیت نغمہاے عاشقان بس نکشن ست ٭ استماع نغمۂ ایشان خوش ست ٭ اَلَمْ تَرَوْا کیا نہین دیکھتے ہو
تم ای لوگو کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ نے سَخَّرَ لَكُمْ مسخر کردین تمہارے واسطے مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وہ چیزین جو آسمانون مین ہین
آفتاب یا ماہتاب کہ انکی روشنی سے فائدہ اوٹھاتے ہو اور ستارے کہ اونکے سبب سے راہ پاتے ہو وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو چیزین زمین مین ہین
پہاڑ صیدان دریا حیوانات نباتات کہ مانین کہ اوس سے نفع حاصل کرتے ہو وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ اور پوری کردین تمپر نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً
نعمتین اپنی ظاہر وَّبَاطِنَةً اور پوشیدہ یعنی جو نعمتین تم پہچانتے ہو اور جو نہین پہچانتے ہو یا نعمتین جو محسوس ہین یعنی حواس سے
پہچانی جاتی ہین اور جو معقول ہین کہ عقل سے دریافت ہوتی ہین اور بعضے نے نِعْمَةً پڑھا ہی صیغہ واحد اور نعمت ظاہر و باطن مین علما کو بہت گفتگو ہی
صاحب تیسیر نے لکھا ہی کہ کتاب بحر العلوم مین نعمت کی تین سو تفسیر کی ہی اور جو نعمت ظاہر مشہور ہی حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی ذات ہی
اور نعمت باطن فرشتون کی امداد ہی اور ایک قول کے موافق نعمت ظاہر خوبصورتی ہی اور نعمت باطن نیک سیرتی یا اقرار اور تصدیق یا نطق یعنی
گویائی اور عقل یا وجود نعمت اور شہود منعم یا درستی اعضا اور معرفت ملک علی یا حفظ قرآن اور اوسکے معنی سمجھنا یا دن رات یا نماز روزہ یا ذکر
زبان و ذکر قلب یا بدنون کی صحت اور دینون کی صحت یا بصر اور بصیرت یا منافع کھینچنا اور ضرر دفع کرنا یا زیادتی اموال اور صفائی احوال یا نبوت اور
ولایت شیخ جمال الدین سیاحی قدس سرہ نے فرمایا کہ فخر الاولیا یونس سجاوندی نے کہا ہی کہ نعمت ظاہر فقیرون کا انصاف رن کو دینا
اور نعمت باطن فقیر کا انصاف رن کو دینا ہی اور باقی وجہین جو عالمون اور عارفون نے کہی ہین وہ جواہر التفسیر مین ہمنے لکھی ہین بیت
کوششے کن وہ سوآن بحر بر ٭ کاندران یابی صدفہا پر گہر ٭ وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین مَنْ يُّجَادِلُ کوئی ہی کہ جھگڑتا ہی
فِي اللّٰهِ اللہ کی کتاب مین یعنی نضر بن حارث کہ قرآن شریف کو اگلون کی کہانی کہتا تھا عین المعانی مین ہی کہ ایک یہودی نے حضرت رسول کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تمہارا خدا کس چیز کا ہی پس فورًا اوسے بجلی نے ہلاک کردیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ کوئی ہی کہ جھگڑتا ہی خدا کی
ذات مین بِغَيْرِ عِلْمٍ بے علم کے وَّلَا هُدًى اور بے بیان کے کہ خدا کے پاس سے ہو وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ اور بے کتاب
روشن کے بلکہ محض تقلید کی راہ سے جیسا کہ اوسنے فرمایا ہی کہ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اور جب کہین اونکو کہ صدق کے ساتھ اتَّبِعُوْا پیروی کرو
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اوس چیز کی جو بھیجی ہی اللہ نے یعنی قرآن اور اوسکا ایمان لاؤ تو قَالُوْا کہتے ہین کہ بَلْ نَتَّبِعُ ہم نہین ایمان لاتے
اور نہین پیروی کرتے اوسکی بلکہ ہم پیروی کرتے ہین مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اوس چیز کی کہ پایا ہی ہمنے اوسپر اٰبَآءَنَا اپنے باپ
دادا کو یعنی اپنے بزرگون کی راہ پر ہم چلتے ہین اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ کیا اگر ہی شیطان کہ وسوسون سے يَدْعُوْهُمْ بلاتے
اونھین اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ عذاب دوزخ کی طرف تو بھی یہ اسی طرح پیروی کرتے رہینگے اوسکی اور تقلید سے نہ درگذرینگے
وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اور جو کوئی خالص کرے دین یا عمل اپنا یا اخلاص کے ساتھ توجہ کرے اِلَى اللّٰهِ اللہ کی طرف وَهُوَ
مُحْسِنٌ حالانکہ وہ نیک کام کرنے والا ہو یعنی موحد فَقَدِ اسْتَمْسَكَ تو بے شک وشبہہ ہاتھ مارا اوسنے بِالْعُرْوَةِ
الْوُثْقٰى مضبوط پکڑ پر کہ کلمہ شہادت ہی یا اسلام یا قرآن ہی اور بعضون نے کہا ہی محبت اللہ کے واسطے اور عداوت اللہ کے
واسطے اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ عروۃ وثقی یعنی مضبوط پکڑ طریقۂ سنت وجماعت کی رعایت ہی وَاِلَى اللّٰهِ اور اللہ کی طرف ہی

عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ○ پھرنا سب کاموں کا یعنی اہل امور کو کہ خلائق ہین اوسی کی طرف پھرنا ہوگا وَمَنْ كَفَرَ اور جو کوئی کفر کرے ایمان
نلائے اور عروۂ وثقی پر ہاتھ نہ مارے فَلَا يَحْزُنْكَ تو چاہیے کہ رنجیدہ نہ کرے تمکو ای ہمارے حبیب كُفْرُهٗ ط اوسکا کفر اِلَيْنَا
ہماری ہی طرف ہی مَرْجِعُهُمْ پھرنا اونکا فَنُنَبِّئُهُمْ پھر آگاہ کرینگے ہم اونھین بِمَا عَمِلُوْا ط اوس چیز کے ساتھ جو اونھون نے
کیا ہی اور یہ آگاہ کرنا عذاب کرکے ہوگا اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ عَلِيْمٌ خوب جانتا ہی بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ اون باتون کو
جو تمھارے سینون مین ہین بھلائی برائی نُمَتِّعُهُمْ فائدہ دیتے ہین ہم اونکو نعمت اور خوشی کے سبب سے قَلِيْلًا تھوڑی مدت کہ جلد
تمام ہوجاوے ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ پھر لائینگے ہم اونھین مضطر اور ناچار کرکے اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ○ عذاب سخت اور گاڑھے
اور بھاری کی طرف کہ ہرگز سبک نہوگا بلکہ عذاب مین روز بروز ترقی ہوگی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ اور اگر پوچھو تم ای محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کافرون کو کہ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کسنے پیدا کیے آسمان اور زمین تو لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ط ضرور ضرور
کہینگے کہ خدا نے برحق نے اور خالق مطلق نے اسواسطے کہ غیر خدا کی طرف پیدا کرنے کی اسناد کو منع کرنے والی دلیلین بہت کھلی ہوئی ہین
قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ط کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سب تعریف اللہ کے واسطے ہی یعنی شکر کرو کہ وہ اقرار کرتے ہین اوس چیز کا جس سے
اونکے اعتقاد کا باطل ہونا ثابت ہی بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ اکثر اونمین سے لَا يَعْلَمُوْنَ ○ ع نہین جانتے کہ اس اقرار کے سبب سے
اونپر الزام آتا ہی لِلّٰهِ خدا ہی کے واسطے ہی مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط جو کچھ ہی آسمانون اور زمینون مین یعنی سب اوسی کے
مخلوق ہین تو زمین و آسمان مین اوسکے سوا کوئی مستحق عبادت نہین اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ بیشک اللہ تعالی وہ تو بے پرواہ ہے
اپنی ذات سے سب چیزین پیدا ہونے کے قبل سے الْحَمِيْدُ ○ خب تعریف کیا ہوا اپنی صفات کے ساتھ سب بندون کی گویائی کے
قبل سے یا بے پرواہی سب تعریف کرنے والون کی تعریف سے اور تعریف کیا ہوا ہی بے اونکی تعریف کیے ہوے بیت ای غنی
در ذات خود از ما سوائے خویشتن ٭ خود تو سگوئی بجود حمد و ثنائے خویشتن ٭ سورۂ کہف کے آخر مین گذرا کہ یہود نے قرآن پر اعتراض
کیا کہ کہین تو اوسمین ہی کہ تمکو حکمت کے ساتھ ہمنے بہت کچھ دیا ہی اور کہین ہی کہ تمکو تھوڑا سا علم دیا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ لَّوْ كَانَ
الْبَحْرُ مِدَادًا اس سورت مین بھی اوس خبر کی تاکید کے واسطے فرماتا ہی کہ وَلَوْ اَنَّ اور اگر ہوتا مَا فِي الْاَرْضِ جو کچھ زمین مین ہے
مِنْ شَجَرَةٍ درختون مین سے اَقْلَامٌ قلم وَالْبَحْرُ اور دریاے محیط باوصف اپنی وسعت کے سیاہی ہوتا کہ يَمُدُّهٗ مدد دیتے
اوس بحر محیط کو مِنْ بَعْدِهٖ اوسکا پانی تمام ہوجانے کے بعد سَبْعَةُ اَبْحُرٍ سات دریا اور اوسکے مانند اور قلمون اور دریاؤن کے
پانی کی سیاہی سے لکھتے تو مَا نَفِدَتْ نہ ختم اور تمام ہوتا كَلِمٰتُ اللّٰهِ ط علم الٰہی اور عجائب صنع بادشاہی
یا دنیا مین جو کچھ پیدا کیا ہی اور عقبی مین جو کچھ پیدا کریگا اونکے نام یا اوسکے حکم اور فرمان یا جو نعمتین کہ دونون جہان مین بندون کو
پہونچاتا ہی اسواسطے کہ سیاہی اور قلم کی نہایت ہی اور یہ جو مذکور ہوا بے نہایت ہی اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ بیشک اللہ غالب ہی
احکام بے نہایت مین حَكِيْمٌ ○ جاننے والا ہی کوئی چیز اوسکے علم اور حکمت سے باہر نہین مَا خَلْقُكُمْ
نہین ہی پیدا ہونا تمہارا ای مکہ کے لوگو وَلَا بَعْثُكُمْ اور نہ اوٹھانا تمہارا موت کے بعد اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ط

مگر مانند پیدا کرنے اور اوٹھانے ایک آدمی کے اسواسطے کہ حق تعالیٰ پیدا کرنے مین اوزار اور مددگارون کی مدد کا محتاج نہین ہی بلکہ ایک
لفظ کن سے لاکھ عالم پیدا کرتا ہی اور مُردون کو اوٹھانے مین پہلے کچھ چیزین مرتب کرنے کی احتیاج نہین رکھتا بلکہ حضرت اسرافیل سے
حکم کر دیگا کہ کہے اوٹھو قبرون سے بس ایک ہی پکار مین سب مخلوق اپنی اپنی قبرون سے نکل آوینگے اِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ تحقیق
کہ اللہ سننے والا ہی سب سننے کی باتین بَصِيرٌ ۝ دیکھنے والا ہی سب دیکھنے کی چیزین اور یقینی ایسے قادر مطلق کی قدرت کامل
مین عاجزی کو دخل نہین ؎ قدرت بے عجز ندارد کس ÷ قدرت بے عجز تو داری و بس ÷ اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا
تو نے اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ اللہ تعالیٰ يُولِجُ الَّيْلَ اندر کر دیتا ہی رات کے اندھیرے کو فِي النَّهَارِ دن کے اوجالے مین یہ شام کو ہوتا ہی
وَيُولِجُ النَّهَارَ اور داخل کرتا ہی دن کے اوجالے کو فِي الَّيْلِ رات کے اندھیرے مین یہ صبح ہوتے ہوتا ہی رات دن کی مقدارین
کم اور زیادہ کرتا ہی وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ز اور مسخر کر دیا سورج اور چاند کو اِن دونون کے سبب سے خلق کو فائدے
پہونچتے ہین كُلٌّ يَّجْرِيْٓ ہر ایک دونون مین سے چلتا ہی اپنے آسمان مین اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ایک دن نام رکھے ہوے تک کہ وہ قیامت کا
روز ہی اوس دن انکا چلنا البتہ بند ہو جائیگا وَّاَنَّ اللّٰهَ اور تحقیق کہ اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو
خَبِيْرٌ ۝ خبر رکھتا ہی اور سب امور کی باریکی پہچانتا ہی ذٰلِكَ وہ وسعت علم اور شمول قدرت بِاَنَّ اللّٰهَ بسبب اسکے ہی کہ اللہ تعالیٰ
هُوَ الْحَقُّ وہ ثابت ہی اپنی ذات مین اور واجب ہی اپنے وجود مین وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ اور وہ چیز جسے پکارتے ہین مشرک اور بکسر
تدعون مخاطب پڑھا ہی یعنی ای مشرکو جسے تم پکارتے اور پوجتے ہو مِنْ دُوْنِهِ سوا خدا کے وہ الْبَاطِلُ لا بہیودہ اور ناحق ہی وَاَنَّ
اللّٰهَ اور دوسرا سبب یہ ہی کہ هُوَ الْعَلِيُّ وہ ہی برتر یعنی سب پر غالب الْكَبِيْرُ ع بڑا ہی کہ اوس سے بڑا کوئی نہین اَلَمْ تَرَ
کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تو نے اَنَّ الْفُلْكَ یہ کہ کشتی تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ چلتی ہی دریا مین بِنِعْمَتِ اللّٰهِ اللہ کے احسان سے
کہ وہی کشتی کی پانی کے اوپر نگہبانی کرتا ہی اور ہوا کو کشتی چلانے کے واسطے بھیجتا ہی لِيُرِيَكُمْ تاکہ دکھاوے تمکو مِّنْ اٰيٰتِهٖ
اپنی قدرت کی نشانیون مین سے کشتی کے ہلنے اور چلنے اور دریا کے بعضے عجائبات مین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک کشتی اور دریا کے
امور مین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان ہین شمول قدرت اور کمال حکمت اور وفور نعمت کی لِّكُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنے والے کے واسطے اوسکی
بلا پر شَكُوْرٍ ۝ شکر کرنے والے کے لیے اوسکی نعمتون پر وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ اور جب پکڑتی ہی اور چھپا لیتی ہی
کشتی والون کو موج دریا کی کہ بڑائی مین كَالظُّلَلِ مانند سائبانون کے ہوتی ہی یا پہاڑون کے مانند یا ابرون کے مثل تو دَعَوُا اللّٰهَ
پکارتے ہین خدا کو مُخْلِصِيْنَ پاک کرنے والے لَهُ الدِّيْنَ ۵ خدا کے واسطے اپنا دین اسواسطے کہ آفت ہوا اور کشتی کا
کشتیبان کے اختیار مین چلنا کہ مخالف اصلی ہین انکے خوف شدید کو زائل کر دے اور اونھین اصلی مقام مین پہونچا دے
فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ پھر جب کہ چھڑاتا ہی اللہ اونھین اور صحیح سلامت پہونچا دیتا ہی اِلَى الْبَرِّ میدان کی طرف فَمِنْهُمْ
تو بعضے اونمین سے مُّقْتَصِدٌ ط عادل ہین یعنی سیدھے ہین طریق توحید پر اور بعضے مڑنے والے راہ حق سے یعنی
ع ۱۲ ۱۰ کشتی مین جو ایمان والے ہوتے ہین وہ تو اپنی دعا اور امید پر ثابت رہتے ہین اور مشرک منکر ہو جاتے ہین وَمَا يَجْحَدُ

بِاٰیٰتِنَآ اور انکار نہین کرتے ہماری قدرت کی نشانیون کا اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ مگر ہر عذر کرنے والا اور عہد توڑنے والا كَفُوْرٍ ۝ ناشکرا
اپنے پروردگار کی نعمتون پر یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اے لوگو یہ ندا عام ہے یعنی اے سب لوگو کشتی والے جو ثابت ہوا انکی دعا اور امید پر اور غیر
اہل کشتی اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ڈرو اپنے رب کے عذاب سے یا پرہیز کرو بری باتون سے وَاخْشَوْا اور ڈرو يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ اوس دن سے
کہ دفع نہ کریگا عذاب کو اور نہ روکیگا وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ باپ اپنے بیٹے سے وَلَا مَوْلُوْدٌ اور نہ کوئی فرزند کہ هُوَ جَازٍ بار رکھنے والا
ہو عَنْ وَّالِدِهٖ اپنے باپ سے شَيْـًٔا کچھ عذاب مین سے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ خبر خاص ہے کافرون کے ساتھ اسواسطے کہ ایمان والے
باپ بیٹے بعضے بعضون کی شفاعت کرینگے اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ اللہ کا ثواب اور عذاب کے باب مین حَقٌّ سچا ہے اور اوسمین کچھ خلاف
نہین اور نہوگا فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ تو چاہیے کہ فریب نہ دے تمکو الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وقفہ زندگی دنیا کی یعنی دنیا کے دلفریب مال و متاع اور
اوسکی زینتون پر فریفتہ نہو جاؤ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ اور چاہیے کہ مغرور نہ کرے تمکو بِاللّٰهِ خدا کی بخشش کے ساتھ یا اوسکے مہلت دینے پر
الْغَرُوْرُ ۝ شیطان فریب دینے والا یعنی تمکو بڑی لمبی لمبی امیدون کے سبب سے راہ بہکا کر گناہون پر دلیر کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ مصرع
امروز گنہ کنید و فردا توبہ ✣ تم ہرگز دھوکے مین نہ آنا اسواسطے کہ کل کے عذر کے واسطے کل کی عمر چاہیے کوئی اوسکا قبول کرنے والا نہین ہے
نظم کار امروز بہ فردا مگذار ای زنہار ✣ روز چون یافتہ کارکن و عذر بیار ✣ ساقیا عشرت امروز بفردا مفگن ✣ یا ز دیوان قضا خط امانی
بمن آر ✣ لکھا ہے کہ حارث یا وارث بن عمر اور ایک محارب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی
کہ اے محمد قیامت کب ہوگی اور مین نے کھیت بویا ہے پانی کب برسیگا اور میری عورت حاملہ ہے اوسکے پیٹ مین لڑکا ہے یا لڑکی اور مجھے بتاؤ کہ مین
کل کیا کام کرونگا اور مین اپنے پیدا ہونے کی جگہ تو جانتا ہون بھلا مین دفن کہان ہونگا تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ اے ہمارے حبیب
تم کہدو کہ ان پانچون کا علم میرے رب ہی کے خزانہ مشیت مین ہے اور اسکے اطلاع کی کنجی کسی آدمی کے ہاتھ مین اوسنے نہین دی ہے
اِنَّ اللّٰهَ یقینی اللہ عِنْدَهٗ اوسکے پاس ہے یقینی عِلْمُ السَّاعَةِ علم قیامت آنے کا وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ اور برساتا ہے مینہ
اوسوقت اور اوس مقام پر جو ٹھہرایا اور مقرر فرمایا ہے وَيَعْلَمُ اور جانتا ہے مَا فِي الْاَرْحَامِ جو کچھ رحمون مین ہے لڑکا لڑکی پورا ناقص
وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ اور نہین جانتا کوئی جی نیک کام کرنے والا ہو یا بدکار کہ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا کیا چیز کمائی کریگا
کل بھلائی یا برائی وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ اور نہین جانتا کوئی جی کہ وہ بِاَيِّ اَرْضٍ کس زمین پر تَمُوْتُ مریگا اور کسوقت مریگا
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بیشک اللہ جانتا ہے غیب کی باتین جب چاہے ظاہر کرے خَبِيْرٌ ۝ آگاہ ہے بھیدون سے جب چاہے پردہ کرم مین چھپائے

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً
سورہ سجدہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ تیس آیتین ہین

الٓمّٓ ۝ امیر المومنین حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ خدا کی ہر کتاب کا ایک خلاصہ ہوتا ہے قرآن کا خلاصہ حروف
مقطعہ ہین الٓمّٓ مین کہا ہے کہ الف حلق کی انتہا سے نکلتا ہے اور وہ حروف نکلنے کی سب جگہون مین اول ہے اور لام زبان کے کنارے سے نکلتا ہے

اور وہ حروف نکلنے کی جگھون مین وسط ہی اور میم ہونٹھ سے نکلتا ہی اور وہ حروف نکلنے کی جگھون مین اخیر ہی تو یہ بات اس طرف اشارہ ہی
کہ بندہ کو چاہیے کہ اپنے اقوال اور افعال کی ابتداؤن اور درمیان اور انتہاؤن مین اللہ کے ذکر کے ساتھ اُنس چاہتا ہے تَنْزِيلُ
الْكِتٰبِ اوتارنا کتاب یعنی قرآن کا لَا رَيْبَ فِيْهِ کچھ شک نہین وسمین یعنی اوتارا گیا ہی بے شبہہ مِنْ رَّبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم کے رب کے پاس سے آیا تصدیق کرتے ہین مکہ کے لوگ کہ یہ خدا پاس سے ہی اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ
یا کہتے ہین کہ بنا لیا ہی اوسے محمد عربی نے اپنے جی سے بَلْ ایسا نہین ہی جو وہ کہتے ہین بلکہ هُوَ الْحَقُّ قرآن بات صحیح اور درست ہی
اوترا ہوا مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کے پاس سے لِتُنْذِرَ تاکہ ڈرائے تو عذاب الٰہی سے قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ اوس قوم کو جو تیرے
درمیان ہی اور نہین آیا ہی اونکے پاس مِّنْ نَّذِيْرٍ کوئی ڈرانے والا مِّنْ قَبْلِكَ پہلے تجھسے اس سے فترت کا زمانہ مراد ہی
اور اسماعیل علیہ السلام اپنے زمانہ والون کے واسطے ڈرانے والے تھے اور تم ای حبیب اپنی قوم کو ڈرانے والے ہو لَعَلَّهُمْ
شاید کہ وہ لوگ تمھارے ڈرانے سے يَهْتَدُوْنَ ۝ راہ پائین اگر مین چاہون اَللّٰهُ خدائے برحق الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وہ ہی جسنے پیدا کیے آسمان اور زمین وَمَا بَيْنَهُمَا اور وہ جو آسمان اور زمین کے درمیان ہی فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
چھہ دن کی مقدار مین دنیا کے دنون مین سے ثُمَّ اسْتَوٰى پھر غالب ہوا اوسکا حکم عَلَى الْعَرْشِ عرش پر کہ سب مخلوق سے
بڑا ہی تو اوس خدا پر ایمان لاؤ اور اوسکی راہ سے منھ نہ پھیرو کہ دنیا اور عقبی مین مَا لَكُمْ نہین ہی تمھارے واسطے مِّنْ دُوْنِهٖ
اوسکے سوا مِنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست کہ یاری کرے وَّلَا شَفِيْعٍ اور نہ کوئی شفاعت کرنے والا کہ مددگاری کرے اَفَلَا
تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ کیا نصیحت نہین مانتے خدا کے اور قرآن کے پند و نصائح سے يُدَبِّرُ الْاَمْرَ بناتا ہی دنیا کے کام یعنی اوسکا
حکم کرتا ہی اور بھیجتا ہی فرشتہ کو جو اوس کام پر معین ہی مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے اِلَى الْاَرْضِ زمین کی طرف تو فرشتہ آتا ہی اور
وہ کام بجالاتا ہی ثُمَّ يَعْرُجُ پھر چڑھ جاتا ہی اِلَيْهِ آسمان کی طرف فِيْ يَوْمٍ كَانَ دن مین کہ ہی مِقْدَارُهٗ مقدار
اوسکی اَلْفَ سَنَةٍ ہزار سال مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ اوس چیز مین سے کہ تم شمار کرتے ہو یعنی آسمان سے اوترنا اور چڑھنا ہی
اتنی مدت مین کہ اگر آدمی جائے تو ہزار برس سے کم مین جانا میسر نہ آئے اسواسطے کہ آسمان سے زمین تک پانسو برس کی راہ ہی تو اوترنے
چڑھنے کا زمانہ ہزار برس ہوا ذٰلِكَ وہ خدا جو بندون کے کام بناتا ہی عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا ہی پوشیدہ اور ظاہر کا
یعنی دنیا اور آخرت کے امور جانتا ہی یا جانتا ہی جو کچھ ہو چکا اور ہوتا ہی اور ہوگا الْعَزِيْزُ غالب ہی مقدر اور مقرر کرنے مین الرَّحِيْمُ ۝
مہربان ہی بندون پر کام بنانے مین الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وہ وہ ہی جسنے اچھا کیا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ہر چیز کو کہ پیدا کیا یعنی آراستہ کیا
اچھی صورت پر بمقتضائے حکمت نظم کرد نی انچہ درجہان شاید ✤ کردہ آنچنانکہ بباید ✤ از تو رونق گرفت کارہمہ ✤ کہ تو ای آفریدگار ہمہ ✤ نقش زیبا
بلوح خاک از تست ✤ دل دانا و جان پاک از تست ✤ وَبَدَاَ اور شروع کیا خَلْقَ الْاِنْسَانِ پیدا کرنا آدم علیہ السلام کا مِنْ طِيْنٍ ۝
مٹی سے ثُمَّ جَعَلَ پھر پیدا کیے نَسْلَهٗ فرزند اوسکے مِنْ سُلٰلَةٍ خلاصہ سے پیٹھ سے باہر نکالکر مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝
پانی ضعیف او ذلیل یعنی نطفہ سے ثُمَّ سَوّٰىهُ پھر سیدھا کیا آدم کا قالب وَنَفَخَ فِيْهِ اور پھونکی اوسمین مِنْ رُّوْحِهٖ

اپنی روح مین سے یہ اضافت بزرگی اور سرفرازی کی ہے یہ بات ظاہر کرنے کو کہ روح بزرگ مخلوق ہے وَجَعَلَ لَكُمُ اور بنایا تمھارے واسطے
السَّمْعَ کان تاکہ سنو وَالْاَبْصَارَ اور آنکھین تاکہ دیکھو وَالْاَفْئِدَةَ اور دل تاکہ دریافت کرو قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ؀
تھوڑا سا شکر کرتے ہو ایسی نعمتون پر وَقَالُوْٓا اور کہا اون لوگون نے جو قیامت کے دن قبرون سے زندہ ہوکر اوٹھنے کے منکر تھے
جیسے ابی بن خلف اور اوسکے ایسے منکرون نے کہ ءَاِذَا ضَلَلْنَا کیا جب ہم گم ہو جائینگے فِي الْاَرْضِ زمین مین یعنی جب
ہم خاک ہوکر زمین مین اسطرح رل مل جائینگے کہ ہمارے اعضا اور خاک کے درمیان کچھ تمیز نہ باقی رہے تو ءَاِنَّا کیا ہم لَفِيْ
خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۬ ضرور نئی پیدائش مین ہونگے اور یہ استفہام انکار کے طور پر ہے یعنی جب ہم خاک ہو جائینگے تو نئی پیدائش ہمارے
متعلق نہوگی بَلْ هُمْ ایسا نہین جو وہ کہتے ہین بلکہ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ وہ اپنے رب کی ملاقات سے كٰفِرُوْنَ ؀ کافر ہین
یعنی آخرت جو دیدار کی جگہ ہے اوسکا ایمان نہین رکھتے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخرت کے منکرون کو کہ جلد يَتَوَفّٰىكُمْ
لے لیگا تمھاری روح کو مَّلَكُ الْمَوْتِ فرشتہ موت کا کہ عزرائیل علیہ السلام ہین الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ وہ فرشتہ جو موکل اور
مقرر کیا گیا ہے تمھاری روحین قبض کرنے پر ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ پھر اپنے رب کی طرف تُرْجَعُوْنَ ؀ پھیرے جاؤگے حساب اور جزا کے
واسطے کشاف مین ہے کہ عزرائیل علیہ السلام روحون کو پکارتے ہین وہ جواب دیتی ہین پھر وہ اپنے مددگارون کو قبض ارواح کا حکم دیتے
ہین امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر مین فرمایا ہے کہ ملک الموت کا ایک چہرہ آگ کا ہے اوس چہرے سے کافرون پر ظاہر ہوتے ہین
اور اونکی روح قبض کرتے ہین اور ایک چہرہ اونکا ظلمت اور سیاہی کا ہے کہ اوس چہرہ سے ظاہر ہوکر منافقون کی روح نکالتے ہین اور ایک چہرہ
آدمیون کا سا ہے وہ چہرہ ظاہر کرکے ایمان والون کی روح نکالتے ہین اور ایک چہرہ ہے نور کا اوس چہرے سے ظاہر ہوکر انبیا و صدیقون کی
روح قبض کرتے ہین اور اونکے مددگار رحمت کے فرشتے بھی ہین اور عذاب کے بھی پس آدمی سے تعجب ہے کہ اوسکی گھات مین تو ایسا حریف
لگا ہوا ہے پھر وہ کیونکر آرام طلبی کا دم بھرتا ہے اور دعوی کرتا ہے فرد آسودگی مجوے کہ از صدمت اجل + کس را نداد ہ اند برات مسلّمی + وَلَوْ
تَرٰٓى اور اگر دیکھے تو اے دیکھنے والے اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ جب مشرک لوگ حشر کے دن نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ جھکائے ہونگے اپنے سر
یعنی کمال مرتبہ خجالت و ندامت کی وجہ سے اپنا سر آگے جھکا لینگے عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اپنے رب پاس عرض کے محل اور موقف مین تو
البتہ دیکھیگا تو ہول بھرے کام اور اوسوقت وہ کہینگے کہ رَبَّنَآ اے ہمارے رب اَبْصَرْنَا دیکھا ہمنے جو کچھ تونے وعدہ کیا تھا وَ
سَمِعْنَا اور سنی ہمنے تجھ سے پیغمبرون کی تصدیق یا قیامت کے دن کی ہول ہمنے دیکھی اور صور کی آواز سنی فَارْجِعْنَا پھر پھیر دے ہمین
دنیا مین نَعْمَلْ صَالِحًا تاکہ کرین ہم کام اچھے اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ؀ بیشک ہم یقین کرنے والے ہین آخرت کے اسواسطے
کہ اب ہمنے آنکھون سے دیکھ لیا اور اب ہمین شبہہ نہین ہے پس حق تعالی فرمائیگا کہ وَلَوْ شِئْنَا اور اگر چاہتے ہم تو لَاٰتَيْنَا البتہ
دیتے ہم دنیا مین كُلَّ نَفْسٍ ہر ایک کو هُدٰىهَا وہ چیز جس سے وہ راہ پاتا ایمان اور نیک کام کی طرف وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ
اور لیکن ثابت ہوا ہے یہ حکم مِنِّيْ مجھ سے کہ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ ضرور ضرور بھر دینگے ہم دوزخ کو مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کافر جن
اور آدمی اَجْمَعِيْنَ ؀ سب فَذُوْقُوْا تو چکھو تم عذاب بِمَا نَسِيْتُمْ بسبب اسکے کہ بھول گئے یعنی چھوڑ بیٹھے لِقَآءَ يَوْمِكُمْ

هٰذَا آج اپنا یہ دن دیکھنے کو یعنی تم اس روز کی ملاقات کا ایمان نہ لائے اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ بیشک ہمنے بھی ترک کیا تمکو اور عذاب مین چھوڑدیا
وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ اور چکھو تم عذاب ہمیشہ کا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ بسبب اوسکے کہ تھے تم عمل کرتے اِنَّمَا
يُؤْمِنُ سوا اسکے نہین کہ ایمان لاتے ہین بِاٰيٰتِنَا ہمارے کلام کی آیتون کا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا وہ لوگ کہ جب نصیحت کیے
ہوتے ہین بِهَا اون آیتون کے سبب سے تو خَرُّوْا منھ کے بل گر پڑتے ہین وہ سُجَّدًا سجدہ کرنے والے وَّسَبَّحُوْا اور پاکی بیان
کرتے ہین اپنے پروردگار کی اوس چیز سے جو اوسکی عظمت اور کبریائی کے لائق نہو ایسی تسبیح جو ملی ہو بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اونکے رب کی تعریف کے
ساتھ یعنی نالائق صفتون سے تنزیہ کرتے ہین اور موافق صفتون کے ساتھ تعریف کرتے ہین یا سجدون مین سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہتے ہین
وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۩ ۝ اور وہ سرکشی نہین کرتے ایمان اور طاعت اور سجدون سے حضرت امام اعظم کے قول پر یہ نوان سجدہ
ہے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دسوان شیخ قدس سرہ نے اسکو سجدۂ تذکر کہا ہے سجدہ کرنے والے کو چاہیے
کہ اوس چیز کو یاد کرے جس سے غافل ہوا ہے اور وجود واحد کی دلالت کو تصدیق کرے کہ وہ دلالت سب چیزون مین موجود ہے بیت
وَفِيْ كُلِّ شَيْءٍ لَهٗ اٰيَةٌ ✤ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ وَاحِدٌ ✤ نظم ہمہ ذرات از مہ تا بماہی ✤ بوحدانیتش دادہ گواہی ✤ ہمہ اجزائے کون از مغز تا پوست ✤
چو وا بینی دلیل وحدت اوست ✤ لکھا ہے کہ بعضے انصار کے مکان حضرت سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد سے دور تھے جب وہ
مغرب کی نماز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جماعت مین پڑھتے تو اوسی طرح عشا تک مسجد مین ٹھہرے رہتے اور نماز عشا پڑھتے پھر
بھی اپنے مکانون کو نہ جاتے تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز فجر ادا کرنے کی دولت اور سعادت سے بہرہ مند ہون تو
حق تعالیٰ نے اونکی شان مین یہ آیت بھیجی کہ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ دور رہتے ہین اونکے پہلو سونے کی جگھون سے
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ پکارتے ہین اپنے رب کو خَوْفًا خوف سے غصہ کے وَّطَمَعًا اور امید پر اوسکی خوشنودی کے ابو الدردا
رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ یہ آیت اونکی شان مین ہے جو عشا اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ تہجد پڑھنے
والون اور رات کو اوٹھنے والون کی شان مین ہے کہ جب شب کا پردہ پڑجاتا ہے اور جہان کے لوگ غفلت کے تکیہ پر سر رکھتے ہین تو وہ تہجد گزار بستر
گرم اور فرش نرم سے اپنا پہلو خالی کرکے قدم نیاز پر کھڑے ہوتے ہین اور شب دراز مین از حضرت بے نیاز سے کہتے ہین سہیل یمنی یعنی حضرت
اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ کسی شب وہ کہتے کہ یہ رات رکوع کی ہے تمام شب رکوع ہی مین رہتے دوسری رات کو کہتے کہ یہ سجدہ کی رات ہے
بس ایک ہی سجدہ مین صبح کر دیتے لوگون نے اونسے کہا کہ اویس کیونکر تم عبادت کی طاقت رکھتے ہو اتنی بڑی بڑی راتین ایک حال مین گذار دیتے ہو
پس حضرت اویس نے کہا کہ بڑی رات کہان ہے کاشکے ازل سے ابد تک ایک ہی رات ہوتی کہ مین ایک ہی سجدہ مین اوسے تمام کر دیتا اور اوس
سجدہ مین نالہ زار اور گریہ بیشمار کرتا بیت بہ نیم شب کہ ہمہ مست خواب خوش باشند ✤ من و خیال تو و نالہ ہائے درد آلود ✤ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ اور جو کچھ روزی دی ہے ہمنے اونھین اوس مین سے يُنْفِقُوْنَ ۝ خرچ کرتے ہین نیک راہون مین یعنی رات کو تو میری
درگاہ مین گدائی کرتے ہین اور دن کو میری راہ مین فقیرون کو دیتے ہین فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ پس نہین جانتا کوئی نہ فرشتہ مقرب نہ نبی مرسل
مَّآ اُخْفِيَ جو کچھ چھپا رکھا گیا ہے لَهُمْ اونکے واسطے یعنی اون لوگون کے واسطے جو اپنے بسترون سے پہلو تہی کرتے ہین مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ

آنکھون کی روشنی مین ہے یعنی وہ چیز جسسے آنکھین روشن ہون حدیث قدسی مین آیا ہی کہ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ
وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ محقق لوگ اس بات پر ہین کہ اوس پوشیدہ نعمت کو زبان پر لانا نسب ہی اسواسطے کہ فَلَا تَعْلَمُ
اور لَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ یہ آیت اور حدیث دو گواہ ہین کہ وہ نعمت دریافت کر لینے کا دعوی لائق نہین مگر اہل مشاہدہ کو اور وہ بچھونون سے
پہلو تہی کرنے والے دیے جائینگے جَزَآءً جزا بِمَا کَانُوْا بسبب اوسکے کہ تھے خالص نیت سے یَعْمَلُوْنَ ۝ عمل کرتے بزرگون نے
کہا ہی کہ چونکہ وہ عمل پوشیدہ کرتے تھے تو اوسکی جزا بھی پوشیدہ ہی اسواسطے کہ جسطرح کوئی اونکی عبادت پر مطلع نہین ہوا اوسی طرح
اونکی جزا سے بھی آگاہ نہو نظم روز یکہ روم ہمرہ جانان بچمن ❊ نی لالہ و گل بینم و نی سرو و سمن ❊ راز یکہ میان من و اوگفتہ شود ❊ من دانم
و داند و واند دل من ❊ لکھا ہی کہ ایکدن ولید بن عقبہ نے شیر خدا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے ڈینگ کے طور پر کہا کہ اے علیؓ میری سنان
تمھاری سنان سے سخت اور میری زبان تمھاری زبان سے تیز ہی پس حضرت علیؓ نے فرمایا کہ چپ رہ اے فاسق تجھے میرے ساتھ کیا مجال برابری کی
اور کیا طاقت جھگڑے کی پس حق تعالی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کلام کی تصدیق فرمائی اور یہ آیت بھیجی کہ اَفَمَنْ کَانَ کیا
کوئی ہو مُؤْمِنًا ایمان لانے والا خدا اور رسول کا یعنی علی کرم اللہ وجہہ کَمَنْ کَانَ فَاسِقًا مانند اوس شخص کے جو ہی فاسق
جیسے ولید بن عقبہ لَا یَسْتَوٗنَ ۝ برابر نہین ہین بزرگی اور مرتبہ مین یا جزا اور ثواب مین اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مگر وہ لوگ جو
ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے نیک فَلَهُمْ تو اونکے واسطے ہین جَنّٰتُ الْمَاْوٰی باغ رہنے کے جو ہین
حقیقی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جنت الماوی ایک بہشت ہی داہنے جانب عرش کے حق تعالی یہ جنت مومنون کو عطا فرمائیگا نُزُلًا اوس حال مین
پیشکش ہونگے یعنی ماحضر جو مہمانون کے واسطے لاتے ہین اور کلی نعمتین جنت مین داخل ہونے کے بعد اونھین عطا ہونگی یہ پیشکش بِمَا کَانُوْا
یَعْمَلُوْنَ ۝ بسبب اوسکے ہی کہ تھے عمل کرتے جسکی بدولت اس بزرگی کے مستحق ہوے وَاَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا اور لیکن جن
لوگون نے فسق کیا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ تو بازگشت اونکی دوزخ ہی یعنی جنت الماوی تو ایمان والون کے واسطے ہی اوسکے مقابلہ مین
فاسقون کو ماوی اور ٹھکانا دوزخ مین دینگے کُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَآ جب چاہینگے فاسق کہ نکلین آتش دوزخ سے
اُعِیْدُوْا پھیرے جائینگے فِیْهَا دوزخ مین لکھا ہی کہ جوش کے وقت دوزخ فاسقون کو اوپر پھینکیگی یہانتک کہ وہ دوزخ کے دروازون کے
قریب پہونچینگے اور باہر نکلجانے کی توقع کرینگے پس دوزخ کے مہتمم فرشتے آگ کے گرزون سے اونھین مار کر ہانکینگے اور دوزخ کے گڑھے مین
ڈالدینگے وَقِیْلَ لَهُمْ اور کہا جائیگا اونکو اہانت کی راہ سے کہ ذُوْقُوْا چکھو عَذَابَ النَّارِ عذاب آگ کا الَّذِیْ کُنْتُمْ
بِهٖ تُکَذِّبُوْنَ ۝ وہ عذاب کہ تھے تم اوسکی تکذیب کرتے اور باور نہ کرتے تھے وَلَنُذِیْقَنَّهُمْ اور البتہ چکھائینگے ہم مکے والون کو
مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی عذاب مین سے جو بہت نزدیک ہی اور بہت چھوٹا ہی دنیا مین کہ قتل اور قید ہونا ہی یا قحط دُوْنَ الْعَذَابِ
الْاَکْبَرِ بڑے عذاب سے کہ وہ دوزخ مین ہمیشہ رہنا ہی لَعَلَّهُمْ شاید کہ وہ یعنی جو لوگ اونمین سے باقی رہین یَرْجِعُوْنَ ۝ پھرین
راہ حق کی طرف اور کفر سے توبہ کرین موضح مین ہی کہ بہت چھوٹا عذاب جمع حطام ہی اور بہت بڑا عذاب کسب آثام اور بعضون کے نزدیک ادنی عذاب
قبر کا ہی اور اکبر عذاب دوزخ ابو سلیمان دارانی قدس سرہ نے کہا ہی کہ ادنی خذلان ہی اور اکبر نیران لباب مین نقاش کی تفسیر سے منقول ہی کہ ادنی عذاب

قحط فی الدنیا ہی اور اکبر عذاب الیم مہدی علیہ السلام کا نکلنا ہی مع شمشیر آبدار اور بعضون نے کہا ہی کہ ادنی عذاب دنیا کی خواری ہی اور اکبر عذاب عقبیٰ کی نگونساری یعنی
گناہون مین پڑنا اور درجات قرب الٰہی سے گرنا بایت دور ماندن از وصال و عذاب اکبر ست با آتش سوز فراق و عذاب انت ست وَمَنْ
أَظْلَمُ اور کون ہی بڑا ظالم مِمَّنْ ذُكِّرَ اوس شخص سے جو نصیحت کیا جائے بِآيَاتِ رَبِّهِ اپنے رب کی آیتون کے ساتھ یعنی قرآن سے
ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا پھر منہ پھیر لے اوس سے اور اوسمین غور و تامل نکرے إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ ع
بیشک ہم مشرکون سے بدلا لینے والے ہین ہلاک اور عذاب کر کے وَلَقَدْ آتَيْنَا اور تحقیق کہ ہمنے دی مُوسَى الْكِتَابَ موسیٰ کو
کتاب توریت جسطرح تمھین دیا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ پس نہو شک مین مِنْ لِقَائِهِ دیدار
موسیٰ علیہ السلام سے وسیط مین ہی کہ حق تعالی نے حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے وعدہ کیا تھا کہ دنیا سے رحلت کرنے کے قبل
تم حضرت موسیٰ کو دیکھو گے یہان اوس وعدہ کی تاکید کے واسطے فرماتا ہی کہ موسیٰ کی ملاقات مین شک نکرو جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
معراج ہوئی تو حضرت موسیٰ کو چھٹے آسمان پر دیکھا عرش پر جاتے وقت بھی اور زمین پر آتے وقت بھی وَجَعَلْنَاهُ اور کر دی ہمنے وہ
کتاب جو موسیٰ پر اوتاری تھی هُدًى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ راہ دکھلانے والی بنی اسرائیل کو وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اور کر دیے
بنی اسرائیل مین سے أَئِمَّةً يَهْدُونَ پیشوا کہ خلق کو اونھون نے راہ دکھائی احکام توریت کے ساتھ بِأَمْرِنَا ہمارے حکم سے لَمَّا صَبَرُوا
جبکہ اونھون نے صبر کیا ایمان پر یا قوم کی شدتون پر یا عبادت کر کے یا بری باتون سے بچکر وَكَانُوا بِآيَاتِنَا اور تھے کہ ہماری آیتون سے یعنی ان
علامتون کے ساتھ جو ہمنے موسیٰ کو دی تھین يُوقِنُونَ یقین رکھتے تھے إِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب هُوَ يَفْصِلُ وہ حکم کریگا
بَيْنَهُمْ لوگون کے درمیان يَوْمَ الْقِيَامَةِ قیامت کے دن فِيمَا كَانُوا فِيهِ اوس مین کہ تھے جسمین يَخْتَلِفُونَ اختلاف کرتے
امر دین مین سے تو حکم الٰہی اوس دن جدا کر دیگا اوسے جو حق پر تھا اوس سے جو باطل پر تھا اور ہر ایک کو اوسکے مناسب حال جزا دیگا أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ
کیا راہ نہین دکھائی اور بیان نہین کیا اہل مکہ کے واسطے عذابون مین سے جو تکذیب کرنے والون کو پہونچا کہ كَمْ أَهْلَكْنَا کتنے ہلاک کر دیے ہمنے
مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اونسے مِنَ الْقُرُونِ قرنون والون مین سے جیسے قوم عاد اور قوم ثمود کہ يَمْشُونَ چلتے ہین یعنی اہل مکہ فِي
مَسَاكِنِهِمْ اونکے مکانون اور مسکنون مین اور سفر کے حال مین وہان سے گذر رہا ہی إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک بیچ اوسکے جو ہمنے اگلے زمانہ والون کو
ہلاک کر دیا اس ہلاک کرنے مین لَآيَاتٍ البتہ عبرتین ہین پچھلی امتون کے واسطے أَفَلَا يَسْمَعُونَ کیا پھر نہین سنتے یعنی عقل کے کان سے
نہین سنتے أَوَلَمْ يَرَوْا کیا وہ نہین دیکھتے اور نہین جانتے أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ اس بات کو کہ ہم پانی چلاتے ہین یعنی مینھ اور بہا لیجاتے
ہین إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ بے گھاس کی زمین پر اور بعضون نے کہا ہی کہ جرز ملک یمن مین ایک موضع کا نام ہی کہ نہرون کا پانی وہان نہین
پہونچتا تو حق تعالی نے فرمایا کہ ہم پانی اوس خشک زمین مین پہونچاتے ہین فَنُخْرِجُ بِهِ پھر نکالتے ہین ہم اوس پانی کے سبب سے زَرْعًا کھیت اور
بعضون نے کہا ہی کہ غلے اور درخت مراد ہین تَأْكُلُ مِنْهُ کھاتے ہین اوسمین سے أَنْعَامُهُمْ چارپائے اونکے گھاس اور درخت کے پتے
وَأَنْفُسُهُمْ اور وہ خود کھاتے ہین دانے اور میوے أَفَلَا يُبْصِرُونَ کیا پھر نہین دیکھتے وہ یہ قدرت کی نشانی تا کمال قدرت الٰہی
و دلیل پکڑین اور جان لین کہ جو خدا خشک زمین مین گھاس اور غلے پیدا کرنے پر قادر ہی وہ مرنے کے بعد لوگون کو پھر زندہ کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہی وَيَقُولُونَ

اور کہتے ہین کفار کہ وہ کبھی **هٰذَا الْفَتْحُ** کب ہوگی یہ فتح جو مومن کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ ہمین اونپر فتح دیگا یعنی کافرون نے جلدی کی
راہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہا کہ یہ فتح جسکا تمکو وعدہ دیا گیا ہے کب ہوگی ہمین جلدی کہاؤ **اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ**۝
اگر ہو تم سچے اپنے وعدے مین **قُلْ** کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ **يَوْمَ الْفَتْحِ** فتح بدر یا فتح مکہ کے دن **لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ**
كَفَرُوْٓا نہ فائدہ دیگا اون لوگون کو جو نہ ایمان لائے **اِيْمَانُهُمْ** ایمان لانا اونکا اس سے وہ کافر مراد ہین جو فتح کے دن قتل ہوئے
اسواسطے کہ قتل کے حال مین اونکا ایمان کچھ فائدہ نہین دیتا اسواسطے کہ یہ ایمان یاس ہے **وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ**۝ اور نہین ہین
وہ کہ مہلت دیے جائین آخرت مین اور عذاب اونپر سے ٹھہرے **فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ** پس منہ پھیر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے اہانت کے
طور پر مدت معلوم تک یعنی آیت سیف جب تک نازل ہو **وَانْتَظِرْ** اور منتظر رہو نصرت الٰہی کے **اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ**۝ تحقیق وہ بھی
منتظر ہین کہ تمپر غالب ہون حق تعالیٰ تمکو غالب کریگا اونکو نہین **نظم** منتظر باش الطاف الٰہی کہ شود تا کہ در دین تو ہر روز برافراختہ تر ❊ حرب ساختگی کرو بود ہر روزے ❊ کار احباب بہ از روز دگر ساختہ تر ❊

وهي ثلث وسبعون اية	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سورة الاحزاب مدنية
اور وہ تہتر آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ احزاب مدینہ منورہ مین نازل ہوئی

اس سورت کے اسباب نزول مین یہ کور ہے کہ ابوسفیان اور عکرمہ اور ابوالاعور جنگ احد کے بعد مدینہ منورہ مین آئے اور ابن ابی منافق کے یہان
ٹھہرے دوسرے دن منافقون کے ایک گروہ کے ساتھ حاضر ہو کر جناب سلطان الانبیا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا سے امان مانگی اور مستدعی
ہوئے کہ ہمکو لات منات کے ساتھ چھوڑ دیے اور کہہ دیجیے کہ بتون کو قیامت کے دن مرتبہ شفاعت حاصل ہے تاکہ ہم بھی آپکو چھوڑ دین کہ
آپ اپنے خدا کی عبادت کیجیے یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شاق گذری آپ چین بجبین ہوئے پس ابن ابی اور ابن قشیر اور جندب
ابن قیس بولے کہ یا رسول اللہ اشرف عرب کا کلام رد نہ کیجیے اسی مین صلاح ہے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حمیت اسلام اور سختی دین غالب
ہوئی آپ نے کافرون کو قتل کر ڈالنے کا قصد کیا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر مین نے انکو جان کی امان دی ہے اور عہد توڑنا روا
نہین ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ **يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ** اے پیغمبر **اتَّقِ اللّٰهَ** دائم اور قائم رہو تقوے پر یا ڈرتے رہو حق تعالیٰ سے عہد توڑنے مین
وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ اور کہا نہ مانو کفار مکہ کا جیسے ابوسفیان اور عکرمہ وغیرہ **وَالْمُنٰفِقِيْنَ** اور مدینہ کے منافقون کا جیسے ابن
ابی اور معتب بن قشیر **اِنَّ اللّٰهَ كَانَ** بیشک اللہ ہے **عَلِيْمًا** جاننے والا اونکی باتین **حَكِيْمًا**۝ حکم کرنے والا عہد پورا کرنے کو
وَّاتَّبِعْ اور پیروی کر **مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ** اوس چیز کی جو وحی کی جاتی ہے تیری طرف اے ہمارے حبیب **مِنْ رَّبِّكَ** تیرے رب کی طرف سے
جیسے اونکا کہا ماننے کی ممانعت **اِنَّ اللّٰهَ كَانَ** تحقیق اللہ ہے **بِمَا تَعْمَلُوْنَ** ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو **خَبِيْرًا**۝
خبردار **وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ** اور توکل کر اللہ پر یعنی اپنا کام اوسکے سپرد کر **وَكَفٰى بِاللّٰهِ** اور کافی ہے اللہ **وَكِيْلًا**۝ کام بنانے
اور مشکل حل کرنے والا اور نگہبان اور کفایت کرنے والا مہمات کا **بیت** چون نہ رہ لطف عنایت کند ❊ جملہ مہمات کفایت کند ❊

لکھا ہے کہ ابی معمر بن جمیل بن اوس زبان آور اور منشی آدمی تھا بار ہا کہتا کہ میرے دو دل ہیں ایک سے سمجھتا ہوں اوس سے زیادہ جو محمد سمجھتے ہیں اور لوگ
اوسے ذوالقلبین یعنی دو دل والا کہتے تھے جب جنگ بدر سے بھاگا ہوا مکہ معظمہ کو جاتا تھا تو ایک جوتا اوسکے ہاتھ میں تھا اور ایک پاؤں میں
ابوسفیان اوسے ملا اپنی قوم کی خبر پوچھی دو دلے نے جواب دیا کہ بعضے قتل ہوئے کچھ بھاگ گئے ابوسفیان بولا کہ تیری جوتیوں کا کیا حال ہے
ایک پاؤں میں ہے ایک ہاتھ میں ابو معمر نے دیکھا تو واقعی ایک پاؤں میں ہے ایک ہاتھ میں ہے پس کہنے لگا کہ میں تو جانتا تھا کہ دونوں جوتے
میرے پاؤں میں ہیں پس حق تعالیٰ نے اوسے جھوٹا کر دیا اور معلوم ہو گیا کہ اوسکے دو دل نہیں ہیں اور اس باب میں آیت نازل ہوئی کہ
مَا جَعَلَ اللّٰهُ نہیں پیدا کیا اللہ نے لِرَجُلٍ کسی مرد کے واسطے مِّنْ قَلْبَيْنِ دو دل سے فِيْ جَوْفِهٖ اوسکے درون
یعنی سینہ میں اسواسطے کہ دل روح حیوانی کا معدن اور قوتوں کا منبع ہے تو ایک دل سے زیادہ نہونا چاہیے اسواسطے کہ روح حیوانی
ایک ہی ہے زاد المسیر میں ہے کہ منافق کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو دل ہیں ایک ہمارے ساتھ ایک اپنے اصحاب کے ساتھ
پس حق تعالیٰ نے فرمایا کہ منافق جھوٹے ہیں حق تعالیٰ نے کسی کو دو دل نہیں دیے وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓئِیْ اور نہیں
کیا خدا نے تمہاری عورتوں کو وہ عورتیں کہ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ ظہار کرتے ہو تم اونسے اُمَّهٰتِكُمْ تمہاری مائیں یعنی
تم جس عورت کو کہتے ہو کہ اَنْتِ عَلَیَّ كَظَهْرِ اُمِّیْ یعنی تو ہے پیٹھ ہماری ماں کے برابر ہے اوس عورت کو اللہ نے تمہاری ماں نہیں کر دیا اسواسطے کہ جورو ہونے اور ماں ہونے کا
اجتماع ایک عورت میں محال ہے کہ ہو سکے جورو ہونا چاہتا ہے کہ عورت مرد کی خدمت کرے ماں ہونا چاہتا ہے کہ مرد اوس عورت کی خدمت کرے جو ماں ہے
وَمَا جَعَلَ اور نہیں کیا خدا نے اَدْعِيَآءَكُمْ تمہارے منہ بولے بیٹوں کو اَبْنَآءَكُمْ اوسکے بیٹے تمہارے اسواسطے کہ بیٹا ہونا امر
اصلی ہے اور منہ سے بیٹا کہکر پکارنا صورت عارضی ہے تو چاہیے کہ ایک دوسرے کے ساتھ جمع نہو عرب کے نزدیک ظہار طلاق تھی اور منہ بولا بیٹا سگے
بیٹے کے مثل میراث لیتا تھا حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جسطرح دو دل ایک سینہ میں اکٹھا نہیں ہوتے اوسی طرح جورو ہونا اور ماں ہونا بھی ایک
عورت میں اور متبنی ہونا اور حقیقی فرزند ہونا ایک شخص میں جمع نہیں ہوتا ذٰلِكُمْ یہ کہ ظہار کی ہوئی عورت کو طلاق دی ہوئی جانتے
ہو اور بنائے ہوئے بیٹے کو اصلی بیٹا کہتے ہو قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ بات ہے کہ اپنی باتوں سے کہتے ہو اور اس بات کی کچھ حقیقت
نہیں وَاللّٰهُ اور اللہ تعالیٰ يَقُوْلُ الْحَقَّ کہتا ہے حق بات جو مطابق واقع کے ہے وَهُوَ يَهْدِی السَّبِيْلَ ○ اور وہ
راہ دکھاتا ہے حق راہ یہ آیت حضرت زید ابن حارث کے واسطے نازل ہوئی کہ لوگ اونھیں زید بن محمد کہتے تھے حالانکہ حضرت زید ام المومنین
حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے اور حضرت خدیجہ نے حضرت زید کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نذر کیا اور بخشدیا تھا اور
آنحضرت نے حضرت زید کو آزاد کر دیا اور فرزند کی طرح پرورش فرماتے تھے لوگ حضرت زید کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا کہتے تھے تو حق تعالیٰ نے
فرمایا کہ اُدْعُوْهُمْ پکارو بیٹوں کو اور نسبت دو اونھیں لِاٰبَآئِهِمْ اونکے باپوں کے ساتھ هُوَ یہ پکارنا اَقْسَطُ بہت سچ ہے
عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک صحیح بخاری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ پہلے ہم زید بن محمد ہی کہتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی
تو زید بن حارث کہنے لگے فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا پھر اگر نہ جانو اٰبَآءَهُمْ اونکے باپوں کو کہ اونکی طرف منسوب کرو فَاِخْوَانُكُمْ تو وہ
تمہارے بھائی ہیں فِی الدِّيْنِ دین اسلام میں اور کہو یا اخی یعنی اے میرے بھائی وَمَوَالِيْكُمْ اور دوست تمہارے ہیں یا مولائی کہکر

اونسے خطاب کرو یعنی دوست کہکر پکارو وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ اور نہین ہی تمپر جُنَاحٌ کچھ گناہ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ اوس
چیز مین کہ خطا کی تمنے بہ اوسکے سبب سے جیسے زید بن محمد کہنا وَلَٰكِن مَّا تَعَمَّدَتْ اور لیکن گناہ ہی اوس چیز مین کہ قصد
کرین قُلُوبُكُمْ دل تمہارے اور قصداً کسی کو اوسکے باپ کے سوا اور کسی کی طرف منسوب کرو وَكَانَ اللَّهُ اور ہی اللہ غَفُورًا
بخشنے والا اوسے جو خطا کرے رَّحِيمًا مہربان صاحب قصد پر جب وہ توبہ کرے النَّبِيُّ أَوْلَىٰ پیغمبر سزاوار بہت ہی بِالْمُؤْمِنِينَ
مومنون کے ساتھ مِنْ أَنفُسِهِمْ اونکی ذاتون سے ہر کام مین اسواسطے کہ پیغمبر صاحب جو حکم کرینگے بندون کی عین صلاح اور فلاح ہی
بہ نسبت اونکے نفس کے کہ نفس کا حکم شقاوت کا سبب ہوتا ہی پس چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندہ کے نزدیک زیادہ دوست ہون
اوسکے نفس کی بہ نسبت یعنی حضرت کو اپنی جان سے زیادہ محبوب اور عزیز رکھنا چاہیے حدیث مین ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ تم مین سے کوئی مومن نہین ہوتا جب تک اوسے میرے ساتھ محبت نہو اپنے ماں باپ اولاد اور اپنے نفس اور سب لوگون کی محبت سے
زیادہ لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ تبوک کا ارادہ فرمایا تو سب مسلمانون کو نکلنے کا حکم کیا بعضون نے کہا کہ اپنے
ماں باپ سے ہم اجازت لیلین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ پیغمبر صاحب اولیٰ تر ہین مومنون کے واسطے اونکی جانون کی نسبت تو چاہیے کہ آپکا
حکم سب حکمون سے زیادہ اپنے اوپر لازم جانین عین المعانی مین ہی کہ آپکی ذات کے ساتھ محبت زیادہ رکھنا سزاوار ہی اپنی جان کے ساتھ
یا اورون کے ساتھ محبت رکھنے سے نظم امتان در دو عالم اوست دوست ۞ دوستی با دیگران بر بوے اوست ۞ دوستی با اصل
باید کرد و بس ۞ فرع را ہرچہ دارد دوست کس ۞ اصل داری فرع ہرگز گو مباش ۞ تن بمان و جان بگیر ای خواجہ باش ۞ وَأَزْوَاجُهُ
اور بیبیان آپکی أُمَّهَاتُهُمْ مائین ہین مومنون کی تحریم اور تعظیم کی جہت سے محرمیت اور وراثت کے سبب سے نہین اسواسطے کہ
اونھین دیکھنا روا نہین اور مسلمان اونکے مال کے وارث نہین ہین حضرت ابی کے مصحف اور حضرت ابن مسعود کی قرأت مین یہ عبارت
یون تھی کہ وَهُوَ أَبٌ لَّهُمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ اس سے شفقت تمام اور رحمت لاکلام مراد ہی اور چونکہ ابتداء اسلام مین ہجرت کے سبب سے
اور دوستی اور بھائی چارے کی وجہ سے میراث لیتے تھے تو حق تعالیٰ نے وہ حکم منسوخ فرمایا کہ وَأُولُو الْأَرْحَامِ اور قرابت والے
بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ بعضے اونکے بہت سزاوار ہین بعض کے ساتھ وارث ہونے مین فِي كِتَابِ اللَّهِ لوح محفوظ مین
یا اوسمین جو بھیجا ہی قرآن مین سے یعنی وہ آیت جسمین وراثت کا بیان ہی اور حکم فرما دیا کہ اولو الارحام بہت مستحق ہین میراث پانے کے
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مومنون سے یعنی انصار سے وَالْمُهَاجِرِينَ اور مہاجرون سے کہ پیغمبر علیہ السلام نے اونکے باہم برادری کردی
تھی إِلَّا أَن تَفْعَلُوا مگر یہ کہ کرو اپنی زندگی مین إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُم اپنے دوستون کے ساتھ مَّعْرُوفًا نیکی یا وصیت کرو اوسکے
واسطے جسے دوست رکھتے ہو كَانَ ذَٰلِكَ ہی یہ جو ذکر کیا گیا پیغمبر کا اولیٰ ہونا اور ذوی الارحام کا میراث لینا فِي الْكِتَابِ لوح محفوظ مین
یا قرآن مین مَسْطُورًا ○ لکھا ہوا اور ثابت وَإِذْ أَخَذْنَا اور یاد کر اوسے کہ لیا ہمنے مِنَ النَّبِيِّينَ پیغمبرون سے مِيثَاقَهُمْ
عہد اونکا اس بات پر کہ خدا کی عبادت کرین اور خدا کی عبادت کی طرف بلائین اور ایک دوسرے کی تصدیق کرین اور امت کو نصیحت کرین یا یہ کہ ایک کو
بشارت دین دوسرے پیغمبر کی کہ اونکے بعد ہونگے اور یہ عہد پیغمبرون سے روز الست مین لیا تھا وَمِنكَ اور لیا ہمنے تجھسے بھی عہد اے محمد صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ اور ان سب پیغمبرون سے بھی عہد لیا جنکا ذکر ہوا ان پیغمبرون کے
ذکر کی تخصیص اسواسطے ہے کہ یہ اولوالعزم ہین اور ہمارے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ذکر سب سے مقدم آپکی تعظیم کی جہت سے ہے وَ
اَخَذْنَا مِنْهُمْ اور لیا ہمنے سب پیغمبرون سے مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ عہد مضبوط قسم کے ساتھ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ
تاکہ پوچھے خدا سچون سے یعنی پیغمبرون سے عَنْ صِدْقِهِمْ انکی سچائی اوس بات مین جو انھون نے اپنی قوم سے کہی یا قوم کی
تصدیق کا حال کہ انھون نے ان پیغمبرون کی تصدیق کی وَاَعَدَّ اور تیار کیا ہے خدا نے لِلْكٰفِرِيْنَ کافرون کے واسطے جو
رسولون کا ایمان نہین لائے عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ عذاب دکھ دینے والا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے ایمان والو اذْكُرُوْا ع ۸
یاد کرو نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ نعمت اللہ کی جو اوسنے انعام کی تمپر اِذْ جَآءَتْكُمْ جب آئے تمھارے پاس جُنُوْدٌ
لشکر جیسے قریش غطفان کنانہ یہود دس ہزار آدمی کے قریب فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ پھر بھیجا ہمنے اونپر رِيْحًا ہوا کو اس سے باد صبا
مراد ہے وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا اور وہ لشکر جنکو تمنے نہین دیکھا یعنی فرشتے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ
اوس چیز کے جو تم کرتے ہو بَصِيْرًا ۝ دیکھنے والا اس آیت مین جنگ احزاب کا بیان ہے اور مجملاً وہ قصہ اس طرح پر ہے کہ بنی نضیر کو
جلاوطن کرنے کے بعد یحیی بن اخطب یہود کے ایک گروہ کے ساتھ مکہ مین گیا اور ابوسفیان اور اوسکے تابعون سے رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مقابلہ و مقاتلہ کرنے پر عہد باندھا اور قریش اور علماء عرب مین سے دس ہزار سے زیادہ جمع کرکے مدینہ
منورہ کی طرف عازم ہوا یہ خبر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی مدینہ منورہ سے تین ہزار آدمی لیکر آپ روانہ ہوے اور آپکا
لشکرگاہ جبل سلع کے سامنے مقرر ہوا وہان سب مسلمان و ترے آپنے دشمنون سے مقابلہ کرنے کے باب مین اصحاب سے مشورہ کیا وہ شمار مین بہت
اور ہتھیارون سے آراستہ تھے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ خندقون کی وضع سے واقف تھے کہ عجم کے شہرون مین ہوتی ہین اونکا کچھ
حال بیان کیا حضرت کی رائے عالی نے اوسے قبول فرمایا پس صحابہ رضی اللہ عنہم پر زمین تقسیم فرمادی اور خندق کھودنے کا اشارہ فرمایا صحابہ
اوس کام مین مشغول ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بنفس نفیس مٹی نکالنے مین مشغول تھے اور صحابہ کو فتح کی خوشخبری دیتے اور
زبان مبارک پر یہ دعا جاری تھی کہ اللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ اس اثنا مین ایک بہت بڑا پتھر خندق مین
ظاہر ہوا کہ تبر وغیرہ اوسپر کام نہ کرتا تھا صحابہ نے حضرت کو خبر کی آپ پتھر کے قریب تشریف لائے اور کدال دست مبارک مین لیا بسم اللہ کہکر
اوس پتھر پر کدال مارا دو انگل پتھر اوسمین سے ٹوٹا اور ایک نور بجلی کی طرح چمکا اوس روشنی مین نظر مبارک ملک شام کے محلون پر پڑی پس آپنے
فرمایا اللہ اکبر ملک شام کی کنجیان مجھے عطا ہوئین دوبارہ پھر آپنے اوس پتھر پر کدال مارا تھوڑا پتھر ٹوٹا اور نور چمکا اوسمین ملک یمن کے محل حضور کو نظر
آئے آپنے فرمایا کہ اللہ اکبر یمن کی کنجیان میرے قبضہ اختیار مین ہین تیسری مرتبہ تمام پتھر ٹوٹ گیا اور بہت نور اوسمین سے چمکا کسری کے
اونچے اونچے مکانات آپکو اوس نور مین نظر آئے فرمایا کہ اللہ اکبر فارس کے ملک میرے قبضہ قدرت مین آئے منافق بولے کہ یہ مرد خلق کو وہم
دیتا ہے دشمنون کے خوف سے آج تو خندق کھودتا ہے اور ملک فارس و یمن اور شام فتح کرنے کا وعدہ کرتا ہے غرضکہ چھ دن مین خندق کی مہم
ختم ہوئی اور خندق کھد چکی تو دشمنون کا لشکر وہان پہونچا مالک بن عوف اور عیینہ بن حصن اور غطفان اور فزارہ اور یہود اوس میدان کے

اوپر سے آئے جو مدینہ کے مشرق طرف ہے اور ابو سفیان وغیرہ کفار قریش اوس میدان کی دوسری طرف سے کہ مغرب کی جانب ہے ظاہر ہوئے اور جو قریظہ جنھون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد باندھا تھا ابن اخطب کے بہکانے سے وہ عہد توڑ کر کافرون کے مددگار ہوگئے اور کفار کے لشکر کی ہیبت اور کثرت دیکھکر ضعیف مسلمانون کے دل ہٹ گئے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِذْ جَآءُوْکُمْ یاد کرو اوسے کہ جب آپڑے تم پر لشکر مِّنْ فَوْقِكُمْ تمہارے اوپر سے یعنی میدان کے اوپر کی جانب سے وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ اور تمہارے نیچے سے یعنی میدان کے جانب اسفل سے وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ اور جبکہ ٹل گئین آنکھین اپنے گردھون سے اور کجی کرنے لگین خوف کے مارے وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ اور پہنچے دل حلقون مین خوف کے مارے اسواسطے کہ پھیپھڑا شدت کے پھول جاتا ہے اور دل اوس کی بلندی کے سبب سے حلق تک پہونچتا ہے وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا اور گمان کیے اللہ کے ساتھ انواع واقسام کے گمان مخلصون کو تو یہ گمان کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب کریگا اور مومنون کو فتح دیگا اور منافقون کو یہ گمان کہ لشکر اسلام ان لشکرون سے لڑائی کی تاب نہ لاکر تباہ ہوجائیگا هُنَالِكَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وہان آزمائے گئے ایمان والے اور ثابت قدم لوگ اور تزلزل سے ممتاز ہوے وَزُلْزِلُوْا اور ہلادیے گئے زِلْزَالًا شَدِیْدًا ہلانا سخت یعنی اپنی جگہ سے ہٹ گئے یہانتک کہ بددل لوگون نے سفر کا ارادہ کرلیا اور بے صبرون نے جدا ہوجانے کا قصد کیا بیت آرام زدل بشد دل زجائے + ہوش از سر رفت وقوت ازپائے +

وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ اور یاد کریہ کہ کہا منافقون نے جیسے ابن قشیر نے وَالَّذِیْنَ اور اون لوگون نے فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ جنکے دلون مین بیماری ہے یعنی ضعف اعتقاد کہ مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وعدہ نہین دیا ہمکو اللہ وَرَسُوْلُهٗۤ اور اوسکے رسول نے شام اور یمن کی فتح کا اِلَّا غُرُوْرًا مگر وعدہ فریب کے ساتھ یعنی وہ دل لگی اور دم دینے کی بات تھی وَاِذْ قَالَتْ اور اوسے بھی یاد کرو کہ کہا طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ ایک گروہ نے منافقون میں سے جیسے اوس بن قیظی اور ابو عرابہ اور ابن ابی نے کہ یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ اے یثرب والو یثرب ایک نام ہے کہ مدینہ طیبہ اوسکے ایک ناحیہ مین واقع ہے غرضکہ ان منافقون نے مدینہ کے لوگون سے کہا کہ لَا مُقَامَ لَكُمْ نہین جگہ رہنے کی ہے تمہارے واسطے محمد عربی کے لشکرگاہ مین یا یہان تمھین ٹھہرے رہنے کی کیا وجہ ہے فَارْجِعُوْا تو پھر جاؤ تم اپنے گھرون کو مدینہ مین یا دین اسلام پر قائم رہنے کی تمکو کوئی وجہ نہین تم اپنے باپ دادا کے دین کی طرف پھر جاؤ اور محمد عربی کو دشمنون کے حوالے کردو لیس دیکھا کہ وَیَسْتَاْذِنُ اور پھر جانے کی اجازت چاہتے ہین فَرِیْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِیَّ ایک گروہ کے لوگ منجملہ اونکے نبی سے یعنی بنو حارثہ اور بنو سلمہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے اجازت چاہنے لگے یَقُوْلُوْنَ کہتے ہین کہ اِنَّ بُیُوْتَنَا یقینی ہمارے گھر مدینہ مین عَوْرَةٌ خالی ہین و مضبوط نہین وَمَا هِیَ بِعَوْرَةٍ حالانکہ اونکے گھر خالی تھے اور اون مین کچھ نقصان نہ تھا خوب مضبوط تھے اِنْ یُّرِیْدُوْنَ نہ چاہتے تھے اس جانے سے اِلَّا فِرَارًا مگر بھاگ جانا لڑائی سے وَلَوْ دُخِلَتْ اور اگر داخل ہوجائین مدینہ مین لشکر کفار عَلَیْهِمْ اونپر مِّنْ اَقْطَارِهَا اوسکے اطراف سے یعنی اگر دفعتہ کفار مدینہ مین آجائین اور اوسکے گرداگرد گھیرلین ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ پھر سوال کیے جائین بھاگنے والے فتنہ کا یعنی اگر کفار مدینہ مین گھیر کر اونسے کہین کہ تم شرک اختیار کرو یا مسلمانون سے لڑو تو لَاٰتَوْهَا ضرور وہ برپا کردین فتنہ یعنی کفار کا کہا مان لین وَمَا تَلَبَّثُوْا اور نہ دیر کرین بِهَاۤ فتنہ اوٹھانے کی اِلَّا یَسِیْرًا

مگر تھوڑی سی یا بہت جلد شریک ہو جاتین یا مسلمانون سے محاربہ و مقاتلہ کرنے لگین وَلَقَدْ كَانُوا اور تحقیق کہ تھے بنو حارثہ اور بنو سلمہ
انات کی رو سے عَاهَدُوا اللّٰهَ عہد کیا تھا اونھون نے مِنْ قَبْلُ اسکے پہلے یعنی جنگ احد کے دن اونھون نے عہد کیا تھا کہ ہرگز لَا
يُوَلُّونَ الْاَدْبَارَ پیٹھین پھیرینگے لڑائی مین وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ اور ہے عہد خدا کا مَسْئُولًا ۝ پوچھا گیا یعنی اوس سے سوال
کیا جائیگا اور عہد توڑنے یا وفا کرنے کی جزا اونکو دینگے قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ کسی وجہ سے لَنْ يَنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ فائدہ نہ دیگا
تمکو بھاگنا اِنْ فَرَرْتُمْ اگر بھاگوگے تم مِّنَ الْمَوْتِ موت سے اَوِ الْقَتْلِ یا قتل سے اسواسطے کہ ہر شخص کو وقت معین پر موت آنا
یا قتل ہونا لازم ہے کہ حکم قضا اوسکے ساتھ جاری ہوتا ہے وَاِذًا اور اوسوقت جب کہ بھاگ جائین یعنی اگر بھاگنا نفع کرے اور تمھاری
تاخیر مین چلے تو لَا تُمَتَّعُوْنَ نہ فائدہ دیے جائینگے اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مگر تھوڑا زمانہ اسواسطے کہ آخر فنا ہونا ہے بیت کسے نہد قدم
اندرین سراے کون و فساد ÷ کہ باز روی براہ عدم نمی آرد ÷ قُلْ کہہ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ کون ہے وہ جو بچالے تمکو مِّنَ
اللّٰهِ عذاب الٰہی سے اِنْ اَرَادَ اگر چاہے خدا بِكُمْ سُوْٓءًا تمھارے ساتھ برائی اور شکست اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً
یا چاہے تمھارے ساتھ نعمت و نصرت تو وہ کون ہے جو منع کرے اوس سے وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ اور نہین پاتے ہین لوگ اپنے واسطے
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا وَلِيًّا کوئی دوست کہ نفع پہونچائے وَّلَا نَصِيْرًا ۝ اور نہ کوئی یار و مددگار کہ ضرر کو روکے
اور زاد المسیر مین ہے کہ ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لشکرگاہ سے مدینہ منورہ مین گیا اپنے بھائی کو دیکھا کہ عیش و طرب کا اسباب
مہیا کیے ہوئے شراب و نقل اپنے سامنے رکھے تھا وہ بولا کہ اے بھائی تو یہان عیش و طرب مین گذرانے اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نیزہ اور تلوار کے بیچ مین بھائی نے جواب دیا کہ تو آ بیٹھ کہ تجھے اور تیرے دوستون کو بلا گھیرے ہوئے ہے محمد عربی ہرگز اس معرکہ سے سلامت نہ نکلینگے
وہ مرد پھرا اور بولا کہ جاتا ہون اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تیری باتون کی خبر سناتا ہون جب حضرت کے پاس پہونچا حضرت جبریل اوس سے
پہلے ہی آچکے تھے اور یہ آیت لاچکے تھے کہ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ تحقیق کہ جانتا ہے اللہ الْمُعَوِّقِيْنَ باز رکھنے والون کو نصرت رسول سے
مِنْكُمْ تمھارے گروہ مین سے وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ اور کہنے والون کو اپنے بھائیون سے کہ هَلُمَّ اِلَيْنَا آؤ ہماری طرف
اور بعضون نے کہا ہے کہ منافق لوگ مسلمانون کو ڈراتے تھے یا ابو سفیان یا یہود منافقون کو کہتے تھے کہ اپنے کو ہلاکت مین نہ ڈالو اور محمد عربی کی یاری
اور مددگاری سے بھاگو منافقون نے یہ بات سنی اور لڑائی سے پہلو تہی کرتے تھے جیسا کہ خود فرماتا ہے کہ وَلَا يَأْتُوْنَ الْبَأْسَ اور نہین
آتے ہین منافق لوگ کفار کی لڑائی مین اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مگر تھوڑا آنا یا تھوڑی لڑائی کرتے ہین دکھانے سنانے کی راہ سے اَشِحَّةً
عَلَيْكُمْ اوس حال مین کہ بخیل ہین مدد دینے مین یا خرچ دینے مین یا یہ نہین چاہتے کہ فتح اور غنیمت تمکو پہونچے فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ پھر جب آیا
دشمن کا خوف رَاَيْتَهُمْ دیکھتے ہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اونکو کہ کمال بزدلی کی وجہ سے يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ دیکھتے ہین تمھاری طرف
تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ پھرتی ہین اونکی آنکھین اپنے گڑھون مین كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مانند اوسکے جسپر پوشیدہ کیا ہو یعنی غش کھا کر
بیہوش ہو گیا ہو مِنَ الْمَوْتِ سکرات موت کے سبب سے فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ پھر جب جاتا رہے خوف سَلَقُوْكُمْ قریب ہے کہ رنج
دین تمکو اور سخت کہین بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ سخت زبان سے یعنی تیز زبانی کرین اَشِحَّةً اوس حال مین کہ بخیل ہین عَلَى الْخَيْرِ مال غنیمت پر

یعنی جب غنیمتون کے مال تقسیم ہونیکے وقت لڑتے جھگڑتے ہین تو اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا وہ لوگ نہین ایمان لائے ہین فَاَحْبَطَ
اللّٰهُ پس باطل کردیے ہین اللہ نے اَعْمَالَهُمْ عمل اونکے یعنی جو جہاد اونھون نے ریا اور غرض کے سبب سے کیا ہی وہ باطل اور نامقبول ہی
یا اللہ ظاہر کردیگا اونکے اعمال کا باطل ہونا وَكَانَ ذٰلِكَ اور ہی یہ ظاہر کردینا عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا خدا پر آسان
يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ گمان کرتے ہین یہ گروہ احزاب کو یعنی کافرون کے لشکر کو کہ وہ لَمْ يَذْهَبُوْا نہین چلے گیے
ہین یعنی منافق ایسے ڈرے ہین اور اسطرح اونھون نے جی چھوڑ دیے ہین کہ باوجود اس بات کے کہ منافق لوگ شکست کھا گئے ہون مگر
منافق یہی گمان کرتے ہین کہ وہ مدینہ کو گھیرے ہوے لڑنے کو کھڑے ہین وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ اور اگر آئین وہ لشکر دوبارہ يَوَدُّوْا
دوست رکھتے ہین منافق اور تمنا کرتے ہین لَوْ اَنَّهُمْ یہ کہ وہ بَادُوْنَ صحرانشین ہون فِي الْاَعْرَابِ درمیان عرب کے
یعنی منافق لوگ بیدلی کی وجہ سے چاہتے ہین کہ مدینہ کے اندر نہ رہین بلکہ جنگلون مین جا کر بیٹھ رہین يَسْاَلُوْنَ پوچھتے ہین
آنے جانے والون سے عَنْ اَنْبَآئِكُمْ تمھاری خبرون سے اور دشمنون کی کیفیت اور جو کچھ تمھارے اونکے درمیان گذری ہو
وَلَوْ كَانُوْا اور اگر ہون فِيْكُمْ تمھارے درمیان یعنی مدینہ مین اور دشمنون سے مقابلہ ہو تو مَّا قٰتَلُوْٓا نہ قتال کرین اِلَّا
قَلِيْلًا مگر تھوڑا سا لَقَدْ كَانَ تحقیق کہ ہی لَكُمْ تمھارے واسطے ای دلاورو اور ای بےدلو فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ رسول اللہ
کے افعال مین اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اقتدا اچھی یعنی آپکی متابعت جسطرح آپ لڑائی مین ثابت قدم اور سختیون مصیبتون پر صبر
کرتے ہین تم بھی ویسا ہی کرو یا آپکی ذات مین پیروی کرنے کے واسطے نیک خصلتین ہین لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ اوس شخص کے
واسطے جو امید رکھتا ہی ثواب الٰہی یا لقاے الٰہی کی وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ اور روز آخرت کی نعمتون کی وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا
اور اوسکے واسطے جسنے یاد کیا خدا کو بہت دل اور زبان سے توضیح مین ہی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو خبر دیدی تھی احزاب
یعنی کفار کے لشکرون کے آنے کی اور فرمادیا تھا کہ اونکے اکٹھا ہونے سے تمپر کام سخت ہو جائیگا اور آخر تم ہی اونپر فتح پاؤگے وَلَمَّا رَاَ
الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ اور جب دیکھا ایمان والون نے لشکرون کو جنگ خندق کے دن لشکر اسلام کے سامنے اونھون نے صف
باندھی تو قَالُوْا کہا مسلمانون نے کہ هٰذَا یہ ہی مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وہ جسکا وعدہ دیا تھا ہمکو اللہ نے کہ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ
لَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَرَسُوْلُهٗ اور وہ جو فرمایا تھا خدا کے رسول نے کہ سیشتد الامر باجتماع الاحزاب وَصَدَقَ اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ اور سچ کہا خدا نے اور اوسکے رسول نے وَمَا زَادَهُمْ اور نہین زیادہ کیا لشکرون کے دیکھنے نے مسلمانون کے واسطے
اِلَّآ اِيْمَانًا مگر باور کرنا اللہ کے وعدون کا وَّتَسْلِيْمًا اور گردن جھکا دینا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے سامنے اسواسطے
کہ دونون جہان کی سعادت اس گردن جھکانے مین مندرج ہی بیت ہر کہ دارد چون قلم سر بر خط فرمان او ؎ ہمہ نویسد بخت طغراے شرف بر نام او نقل ہی کہ
صحابہ رضی اللہ عنہم مین سے بعضون نے نذر کی تھی جیسے حضرت حمزہ اور مصعب اور عثمان اور طلحہ اور انس بن النضر وغیرہ رضی اللہ عنہم نے کہ جب میدان
جنگ مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہون ثابت قدم رہکر کفار سے خوب مقابلہ او مقاتلہ کرینگے اور جبتک شربت شہادت
نہ پیین آرام نہ لینگے تو حق تعالی اونکی صفت مین فرماتا ہی کہ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مومنون مین سے رِجَالٌ صَدَقُوْا مرد ہین کہ سچ کی ہی اونھون نے

مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ وہ چیز کہ عہد باندھا ہی خدا کے ساتھ اوس چیز پر کہ قتال پر ثابت رہنا ہی حضرت ملک متعال کی رضامندی کے
واسطے فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ تو اونمین سے کوئی ہی جسنے گذارا یعنی وفا کی اپنی نذر اور قتال کیا یہانتک کہ شہید ہو گئے حمزہ اور
مصعب اور انس رضی اللہ عنہم وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ اور اونمین سے کوئی ہی کہ انتظار کرتا ہی جیسے عثمان اور طلحہ رضی اللہ عنہما وَمَا
بَدَّلُوْا اور نہین بدلا اونھون نے اپنا عہد تَبْدِيْلًا بدلنا اور نہی بات سے نہین پھرے لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ تاکہ جزا دے اللہ
الصّٰدِقِيْنَ سچون کو یعنی عہد وفا کرنے والون کو بِصِدْقِهِمْ اونکی سچائی پر یعنی فرمانبرداری پر وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اور
تاکہ عذاب کرے منافقون کو اِنْ شَآءَ اگر چاہے کہ وہ نفاق پر مرین اَوْ يَتُوْبَ یا پھرے توفیق توبہ کے ساتھ عَلَيْهِمْ اونپر یعنی
اونکو توبہ کی توفیق دے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہی غَفُوْرًا بخشنے والا جو توبہ کرے رَّحِيْمًا مہربان اوسپر جو توبہ پر مرے لکھا ہی
کہ بیس وزیادہ ستائیس دن لشکر ظاہر مدینہ پر ٹھہرے روز خندق کے کنارے آتے اور دونون طرف تیر اور پتھر کی لڑائی ہوتی راتون کو شبخون مارنے کا
ارادہ کرتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس صحابہ کو ساتھ لیکر شبخون کے دفع مین مشغول ہوتے ایک دن عمرو بن عبید نام کافر کہ
شجاع عرب تھا اور اوسے ہزار جنگی آدمیون سے مقابل کرتے تھے جب کے چار شجاع کا ساتھ لیے ہوے خندق اوتر کر سامنے آیا اور مقابل
طلب کیا پس عمرو تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ سے مارا گیا اور نوفل کو مسلمانون نے سنگسار کیا اور امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے اوسکی کمر دو ٹکڑے کر دی پس کافرون کا دل ٹوٹ گیا جی چھوٹ گیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوشنبہ منگل بدھ تین دن تک مسجد
فتح کے واسطے دعا کی بدھ کے دن ظہر اور عصر کی نماز کے درمیان بین فتح کا انتظار ہوا اور حق تعالی نے باد صبا کو لشکر اسلام کی مدد کے واسطے
بھیجا بیت باد صبا بست میان نصرت تراہ دیدی چراغ را کہ کند باد یاوری ٭ پس صبا نے اوس لشکر مین زلزلہ ڈالدیا اور اونکی آگین بجھا دین نکی
اور فرشتون نے آسمان سے اوترکر اونکے خیمون کی رسیان توڑ دین اور میخین اوکھاڑ ڈالین وہ عاجز ہوکر بھاگ نکلے اور بے دغدغہ قتال پر اقبال کی
کنجیون سے فتح و نصرت کے دروازے کھل گئے بیت بے در و سر نیزہ و آمد شد شمشیر ٭ آن فتح کہ مفتاح امان بود برآمد ٭ وَرَدَّ اللّٰهُ
اور پھیر اللہ نے مدینہ سے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگون کو جو نہ ایمان لائے اوسکا یعنی احزاب کا بِغَيْظِهِمْ اونکے غصہ کے ساتھ
یعنی وہ غصہ مین بھرے ہوے پھرے لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا نہ پائی اونھون نے نصرت اور غنیمت وَكَفَى اللّٰهُ اور کفایت کی اللہ نے
الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ مومنون کو لڑائی باد صبا اور فرشتون کے سبب سے وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا اور ہی اللہ قوی قادر جو کچھ چاہے
اوسکے پیدا کرنے پر عَزِيْزًا غالب سب چیزون پر کافرون کے بھاگ جانے کے بعد حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑائی کے واسطے مسلمان جائین
اسواسطے کہ اونھون نے عہد توڑکر کافرون کی مدد کی تھی لشکر اسلام نے پندرہ دن رات اونکا محاصرہ کیا اور اونپر کام تنگ ہوا سعد بن معاذ رضی اللہ
عنہ کہ امیر لشکر تھے اونکے حکم سے مسلمان اوترے اور سعد نے حکم فرمایا کہ اونکے مردون کو قتل کرین عورتون اور بچون کو لونڈی غلام بنائین
اور اونکے مال مومنون پر تقسیم کرین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای سعد تمنے وہ حکم کیا کہ حق تعالی نے سات آسمانون کے اوپر وہی
حکم دیا تھا تو حق تعالی اس واقعہ کی خبر دیتا ہی کہ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ اور اوتارا خدا نے اون لوگون کو جنھون نے
مدد دی ہی احزاب کو اور اونکے پشت پناہ ہو گئے مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل توریت مین سے یعنی یہود قریظہ کو مِنْ

صَیَاصِیْہِمْ اونکے قلعون سے وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِہِمُ الرُّعْبَ اور ڈالدیا اونکے دلون مین خوف پیغمبر اور اونکے لشکر کا
فَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو نو سو تک دشمنین سے یا سات سو تک قتل ہوے وَتَأْسِرُوْنَ فَرِیْقًا ۝ اور ہر وہ
اور قیدی پکڑتے ہو ایک گروہ یعنی اونکی عورتون اور بچون کو قید کرتے ہو وَاَوْرَثَکُمْ اور میراث دی تمکو اَرْضَہُمْ اونکی زمین
یعنی کھیت اور باغ وَدِیَارَہُمْ اور اونکے گھر یعنی قلعے وغیرہ وَاَمْوَالَہُمْ اور اونکے مال نقد جنس چارپائے وَاَرْضًا
لَّمْ تَطَؤُہَا اور دی تمکو وہ زمین کہ نہین گئے ہو اوسمین پا اوسکے مالک نہین ہوے ہو اس سے مراد خیبر ہی یا دیار روم یا ممالک فارس
اور بعضون نے کہا ہی کہ جو زمین قیامت تک مسلمانون کے قبضہ مین آئے وہ اس خبر مین داخل ہی وَکَانَ اللّٰہُ اور ہی اللہ عَلٰی ع ۳
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ۝ ہر چیز پر قادر تو شہرون کے فتح کرنے اور اونپر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاکم کردینے پر بھی قادر ہی بیت
لشکر عزم ترا فتح و ظفر ہمراہ است ۞ لاجرم ہر نفس اقلیم دگر میگیرد ۞ ارباب سیر اس بات پر ہین کہ ہجرت کے نوین برس حضرت رسول کریم
علیہ التحیۃ والتسلیم نے بیبیون سے جدائی اختیار کرکے قسم کھائی کہ مہینا بھر تک اونسے نہ ملونگا اور سبب تھا کہ بیبیان وہ کپڑا آپ کے
مقدور سے زیادہ مانگتی تھین جیسے یمانی اور دقی مصری اور مثل اسکے اور ایسی چیزون کی طمع کرتی تھین جو آپکے قبض و تصرف مین تھین
اور اسباب انکی تھین جو کتب سیر مین مذکور ہی اور بہر تقدیر آپنے غمگین اور ملول ہوکر اونسے کنارہ کیا اور مسجد کے ایک گوشہ مین آپ نے نزول فرمایا
ہے اونتیس دن کے بعد کہ وہ مہینا بھی اونتیس ۲۹ دن کا ہوا تھا حضرت جبریل آیت تخییر لائے کہ یٰٓاَیُّہَا النَّبِیُّ اے پیغمبر قُلْ
لِّاَزْوَاجِکَ کہدو اپنی بیبیون سے کہ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ اگر ہو تم چاہتیان اَلْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا زندگی دنیا کی یعنی دنیا مین
عیش و آرام کرنا وَزِیْنَتَہَا اور آرائش دنیا کی جیسے لباس فاخرہ اور زیور پرتکلف فَتَعَالَیْنَ تو آؤ اُمَتِّعْکُنَّ دون مین تمکو متاع
طلاق وَاُسَرِّحْکُنَّ اور رہا کردون مین تمکو سَرَاحًا جَمِیْلًا ۝ رہا کرنا خوب جسمین کراہت نہین وَاِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ
اللّٰہَ اور اگر ہو تم کہ چاہتی ہو ثواب اللہ کا وَرَسُوْلَہٗ اور اوسکے رسول کی خوشی وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ اور نعمت آخرت کی
فَاِنَّ اللّٰہَ تو بیشک اللہ نے اَعَدَّ تیار کیا ہی لِلْمُحْسِنٰتِ نیک کام کرنے والی عورتون کے واسطے مِنْکُنَّ تم مین سے
یعنی وہ بیبیان جو دوسری شق اختیار کرین اونکے واسطے ہی اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ اجر بڑا کہ دنیا کی مزخرف چیزین اوسکے مقابلہ مین حقیر
اور رکم مین لکھا ہی کہ بیبیون مین سب سے پہلے جسنے خدا اور رسول کو اختیار کیا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھین یٰنِسَآءَ
النَّبِیِّ اے پیغمبر کی بیبیو مَنْ یَّاْتِ مِنْکُنَّ جو کوئی لائے تم مین سے بِفَاحِشَۃٍ برے کام مُّبَیِّنَۃٍ کھلے ہوے کہ وہ رسول مقبول
کی نافرمانی ہی اور بکسرے مبینۃ کی یے کو پڑھا ہی یعنی کام ناپسندیدہ ظاہر کیا ہوا جو تم مین سے کرینگی تو یُّضٰعَفْ لَہَا الْعَذَابُ
دونا کیا جائیگا اوسکے واسطے عذاب ضِعْفَیْنِ دو حصے اوسکی بہ نسبت جو اور ون کی عورتون کے واسطے ہو سو اسطے کہ ان
بیبیون سے گناہ کا ہونا بہت برا ہی وَکَانَ ذٰلِکَ اور ہی یہ عذاب کا دونا کرنا عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا ۝ اللہ پر آسان فقط
وَمَنْ یَّقْنُتْ اور جو کوئی کرے ہمیشہ فرمانبرداری مِنْکُنَّ تم مین سے کہ پیغمبر کی بیبیان ہو لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ
اللہ اور اوسکے رسول کی وَتَعْمَلْ صَالِحًا اور کرے نیک کام نُّؤْتِہَآ اَجْرَہَا تو دینگے ہم اوسکو اوسکا اجر مَرَّتَیْنِ

دوبارا ایک بار تو خدا کی عبادت بجالانے کے واسطے اور ایک بار پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی ڈھونڈھنے کے لیے **وَاَعْتَدْنَا** اور تیار کی ہے ہمنے **لَهَا** اوس بی بی کے واسطے **رِزْقًا كَرِيمًا** روزی اچھی بہشت میں اور اوسکا اجر ہے زیادہ **يٰنِسَاۤءَ النَّبِيِّ** اے پیغمبر کی بیبیو **لَسْتُنَّ** نہیں ہو تم **كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاۤءِ** مانند ہر ایک کے عورتون میں سے اسواسطے کہ تم سب عورتون سے بڑی فضیلت ہو **اِنِ اتَّقَيْتُنَّ** اگر تم ڈرتی ہو خدا سے اور اوسکا حکم مانتی ہو **فَلَا تَخْضَعْنَ** تو نرمی اور عاجزی نہ کرو **بِالْقَوْلِ** بات کرنے مین جب کسی سے بات کرو **فَيَطْمَعَ** کہ آرزو کرے تم مین **الَّذِيْ** وہ شخص **فِيْ قَلْبِهٖ** جسکے دل مین **مَرَضٌ** بیماری ہے نفاق کی یا چاہ ہے گناہ کی **وَّقُلْنَ** اور کہو **قَوْلًا مَّعْرُوْفًا** بات نیک اور اچھی کہ شبہے سے دور ہو **وَقَرْنَ** اور آرام سے رہو **فِيْ بُيُوْتِكُنَّ** اپنے گھرون مین **وَلَا تَبَرَّجْنَ** اور بناؤ نہ دکھاؤ **تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى** دکھانا پہلی جاہلیت کی عورتون کا ایسا کہ اوس جاہلیت کے دنون کو جاہلیت جہلا کہتے ہین اور وہ حضرت ادریس کے زمانہ سے حضرت نوح علیہما السلام کے زمانہ تک تھی اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ جاہلیت اولی حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے زمانہ مین تھی کہ عورتین موتیون کی بنا کر پہنتی تھین اور اپنے کو مردون کے سامنے پیش کرتی تھین اور جاہلیت اخری حضرت عیسی اور جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے درمیان مین تھی اور بعضے مفسرون نے اس آیت کے معنی یون کیے ہین کہ زمین پر چلو اوس انداز کی چال جیسے زمانہ جاہلیت اولی کی عورتین چلتی تھین **وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ** اور قائم رکھو نماز کہ عبادات بدنیہ کی جڑ ہے **وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ** اور دو زکوۃ کہ عبادات مالیہ مین بڑی عبادت ہے **وَاَطِعْنَ اللّٰهَ** اور حکم مانو خدا کا فرائض مین **وَرَسُوْلَهٗ** اور اوسکے رسول کا سنتون مین **اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ** سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہے خدا **لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ** تاکہ لیجاوے تم سے گناہ **اَهْلَ الْبَيْتِ** اے پیغمبر کی بیبیو **وَيُطَهِّرَكُمْ** اور پاک کرے تمکو گناہون سے **تَطْهِيْرًا** پاک کرنا صاحب تبیان نے لکھا ہے کہ یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی بیبیان آپکی اہلبیت ہین اور روضۃ الاحباب مین عکرمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ اہل بیت حضرت کی بیبیان ہین اور دلیل یہ ہے کہ پہلے بھی اونھین سے خطاب تھا اور آیندہ بھی ونھی سے خطاب ہے اور عنکم اور یطہرکم مین مذکر کی ضمیر تغلیب کی جہت سے ہے اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین مین تھے اور زاد المسیر مین ایک قول لکھا ہے کہ زنان آن حضرت اور اولاد اونکی اور احقاف مین ابو منصور ماتریدی رحمہ اللہ تعالی سے بھی یہی منقول ہے اور صاحب عین المعانی نے کہا ہے کہ ظاہر تفسیر اسی بات پر دلالت کرتی ہے کہ اہلبیت آپکی بیبیان ہی ہون مگر ام المومنین حضرت بی بی عایشہ اور بی بی ام سلمہ اور ابو سعید خدری اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے نقل کیا ہے کہ اہل بیت جناب سیدہ حضرت بی بی فاطمہ اور حضرت علی اور امام حسن اور امام حسین علیہم السلام ہین اور اس آیت کا شان نزول اسطرح پر لکھا ہے کہ حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے اپنے گھر مین کملی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے بچھائی آپ اوس پر بیٹھے تھے کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا آئین اور سنبو سے یا پکا ہوا گوشت آپکے واسطے لائین حضرت نے فرمایا کہ اے فاطمہ علی اور اپنے بیٹون کو بلا کہ اس خوان پر وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھائین جب وہ آئے اور کھانا کھا چکے تو آپ نے اوس کملی کا خالی کونا اون پر اوڑھا دیا اور فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہین انسے گناہ لیجا اور انھین پاک کردے تو یہ آیت نازل ہوئی تو مین نے اپنا سر کملی کے اندر کرکے عرض کی

کہا یا رسول اللہ کیا مین آپکے اہل بیت مین سے نہین ہون آپ نے فرمایا کہ تو خیر پر ہے اور اسی واسطے انہی پانچ شخصون کو
آل عبا بولتے ہین شعر آل عبا رسول اللہ و ابنتہ و ابن عمہ و ولداہ اذا جمعوا فہم خمسۃ اور تفسیر مین انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ وہ حضرت نماز کے وقت حضرت بی بی فاطمہ کے دروازہ پر گذرتے تو کہتے کہ الصلوٰۃ انما یرید اللہ لیذہب
عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا وَاذْكُرْنَ اور یاد کرو اے پیغمبر کی بیبیو مَا يُتْلَىٰ جو پڑھی جاتی ہے فِي بُيُوتِكُنَّ
تمہارے گھرون مین مِنْ آيَاتِ اللَّهِ آیات کلام اللہ سے وَالْحِكْمَةِ اور سنت یعنی باتون مین سے کہ محض حکمت ہے
اور یہ آیت آمادہ کرتی ہے قرآن اور حدیث حفظ کرنے پر إِنَّ اللَّهَ كَانَ بیشک ہے خدا لَطِيفًا باریک کام کرنے والا تمہارے ساتھ
خَبِيرًا ۝ جاننے والا تمہاری باتین اور بھلائے کام یہ آیت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون کے باب مین نازل ہونے کے بعد
مسلمان عورتون کی ایک جماعت نے کہا کہ ہمارے واسطے کچھ بھی نہین نازل ہوا تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ بیشک
مسلمان مرد وَالْمُسْلِمَاتِ اور مسلمان عورتین وَالْمُؤْمِنِينَ اور ایمان والے وَالْمُؤْمِنَاتِ اور ایمان والیان وَالْقَانِتِينَ
وَالْقَانِتَاتِ اور فرمانبرداری پر ثابت رہنے والے مرد اور عورتین وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ اور سچے بات اور کام مین مرد اور
سچی عورتین وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ اور صبر کرنے والے طاعتون پر یا گناہون سے مرد اور عورتین وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ
اور عاجزی کرنے والے مرد اور عورتین وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ اور صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والیان وَ
الصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ اور روزہ رکھنے والے فرض اور نفل کا مرد اور عورتین وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ
اور اپنی شرمگاہین حرام سے بچانے والے اور بچانے والیان وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ اور بہت ذکر کرنے والے اللہ کا
اور ذکر کرنے والیان أَعَدَّ اللَّهُ تیار کی ہے اللہ نے لَهُمْ اون سب مردون اور عورتون کے واسطے مَغْفِرَةً مغفرت گناہون سے
وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝ اور اجر زیادہ اونکی طاعت سے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی زینب بنت جحش کی خواستگاری حضرت
زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم کے واسطے کی بی بی زینب نے اس گمان پر پیام قبول کر لیا کہ حضرت اپنے لیے میری خواہش کرتے ہین جب اونھین
معلوم ہوا کہ حضرت زید کے واسطے یہ خواہش ہے تو انکار کیا اسواسطے کہ بہت خوبصورت تھین اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپی کی
بیٹی تھین بولین کہ مین آزاد کیے ہوے غلام کی جورو کیون بنون اونکے بھائی عبداللہ بھی اس انکار مین اپنی بہن کے شریک تھے
تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اور نہین ہے کسی ایمان والے مرد یعنی عبداللہ بن جحش کو وَلَا مُؤْمِنَةٍ
اور نہ کسی ایمان والی عورت یعنی بی بی زینب کو إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ جب حکم کر چکا خدا اور اوسکا رسول أَمْرًا
کسی کام کو یعنی حضرت زید کے ساتھ بی بی زینب کے نکاح کو أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ یہ کہ ہو اونکے واسطے کچھ اختیار کہ پسند کرین
مِنْ أَمْرِهِمْ ط اپنے کام مین سے کچھ بلکہ اونپر واجب ہے کہ اپنے اختیار کو خدا اور رسول کے اختیار کا تابع کر دین وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ اور جو کوئی گناہگار ہو جائے اور مخالفت کرے خدا اور رسول سے یا قرآن اور حدیث کے حکم سے در گذرے
فَقَدْ ضَلَّ تو بیشک وہ گمراہ ہوا ضَلَالًا مُبِينًا ۝ ط گمراہی کھلی ہوئی اسواسطے کہ اگر اعتقاد کی رو سے خلاف کرے

(آخرکار) یہ آیت نازل ہونے کے بعد بی بی زینب بھی راضی ہو گئین اور اونکے بھائی بھی اور حضرت زید کے ساتھ اونکا نکاح ہو گیا اور حق تعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم دیا کہ میرے علم قدیم مین یہ بات ٹھہری ہوئی ہو کہ زینب تمھاری بیبیون مین داخل ہونگی پھر حضرت زید اور بی بی زینب مین ناموافقت ظاہر ہوئی یہانتک کہ کئی مرتبہ اونھون نے طلاق دینے کا ارادہ کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرماتے تھے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہو **وَاِذْ تَقُوْلُ** اور یاد کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کہا تمنے **لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ** اوس شخص کے واسطے جسپر انعام کیا اللہ نے اسلام کی دولت عطا کرکے اور تمھاری خدمت اور متابعت کی توفیق دیکر **وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ** اور تمنے انعام کیا اوسپر پرورش اور آزاد اور متبنیٰ کرکے یعنی زید جو خدا اور رسول کی نعمتون کے دریا مین ڈوبے ہوئے ہین اونسے تمنے کہا کہ **اَمْسِكْ عَلَيْكَ** روک رکھ اپنے واسطے **زَوْجَكَ** اپنی عورت یعنی بی بی زینب کو **وَاتَّقِ اللّٰهَ** اور ڈر خدا سے اوسکے کام مین اور ضرر کی راہ سے اوسکو طلاق نہ دے **وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ** اور چھپاتے ہو تم اے ہمارے حبیب اپنے جی مین **مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ** وہ چیز جسے اللہ ظاہر کرنے والا ہو یعنی اس بات کو کہ زینب تمھاری بیبیون مین داخل ہوگی **وَتَخْشَى النَّاسَ** اور ڈرتے ہو تم لوگون کی ملامت سے کہ کہینگے اپنے متبنیٰ کی زوجہ کی خواہش کی **وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ** اور خدا بہت لائق اس بات کے ہو کہ اوس سے تم ڈرو اوس بات مین جسمین ڈرنا چاہیے اور یقینی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام خلق مین خدا سے بہت ڈرنے والے تھے اسواسطے کہ خوف علم کے سبب سے ہی اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اور اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِاللّٰهِ وَاَخْشٰكُمْ کے حکم کے موافق سب اہل عالم سے زیادہ آپکو خوف خدا تھا **نظم** خوف و خشیہ نتیجہ علمست ٭ ہر کرا علم بیش خشیت بیش ٭ ہر کرا خوف شد رفیق رہش ٭ باشد از جملہ رہروان در پیش ٭ لکھا ہی کہ حضرت زید نے بی بی زینب کو طلاق دیدی تو مدت عدت گذرنے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو بھیجا کہ آپکے واسطے اونکی خواہش کرے یہ بات حضرت زینب کے سامنے پہونچی تو اونھون نے کمال خوشی کی وجہ سے شکر کا سجدہ کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ دو رکعت نماز پڑھی اور یہ دعا کی کہ یا اللہ تیرے رسول نے میری خواہش کی ہی اگر مین اونکے لائق ہون تو مجھے اونکے نکاح مین دے بس فوراً اونکی دعا قبول ہوئی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ **فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ** پھر جب پہونچا زید **مِّنْهَا** زینب سے **وَطَرًا** اوس حاجت کو جو رکھی تھی اور موضح مین ہی کہ حضرت زید کی مراد بی بی زینب کی طلاق تھی جب اونسے اپنی مراد پائی یعنی اونھین طلاق دی اور عدت پوری ہوئی تو **زَوَّجْنٰكَهَا** جوڑا کردیا ہمنے تمھین اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکا یعنی تمھارا نکاح زینب کے ساتھ کر دیا **لِكَيْ لَا يَكُوْنَ** تا نہو تمھارے بعد **عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ** مومنین پر تنگی یا گناہ یا وبال **فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ** بیچ جوروون اپنے متبنا اونکی جوروون کے **اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا** جب پہونچین اونسے اپنی مراد کو یعنی طلاق دین اور عدت گذر جائے **وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ** اور ہی کام جو خدا چاہتا ہی **مَفْعُوْلًا** کیا ہوا بے شبہہ جیسے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا کام پس حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آیت نازل ہونے کے بعد ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے گھر مین اونکی بے اجازت چلے گئے وہ بولین کہ یا رسول اللہ بے خطبہ اور بے گواہ آپنے فرمایا کہ اللہ نے نکاح کر دیا اور جبرئیل گواہ ہین حضرت زینب اور سب بیبیون پہ فخر کرتی تھین کہ میرا نکاح خود خدا نے اپنے رسول کے ساتھ کر دیا اور تمھارے نکاحون کے مہتمم اور متولی

تمہارے دلی لوگ تھے مَا كَانَ نہین ہی عَلَى النَّبِيِّ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مِنْ حَرَجٍ کچھہ بار اور وبال فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ
لَهٗ ط اوس چیز مین جو تقدیر اور مقرر کرچکا ہی اللہ اوسکے واسطے اور یہ صورت اونکے واسطے مخصوص نہین ہی بلکہ سُنَّةَ اللّٰهِ سنت
ٹھہرائی ہی اللہ نے سنت فِی الَّذِيْنَ خَلَوْا اون لوگون مین جو گذر گئے مِنْ قَبْلُ ط پہلے سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس سے اور انبیا مراد ہین کہ حق تعالی نے اونپر سے حرج مٹا دیا اوس چیزمین جو اونپر مباح کردی وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ اور ہی خدا کا کام قَدَرًا
مَّقْدُوْرَا ۨ انداز مقرر کیا ہوا کہ اوسکے خلاف ہونا محال ہی الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ وہ لوگ جو پہونچاتے ہین رِسٰلٰتِ
اللّٰهِ پیغام خدا کے اپنی امتون کو وَيَخْشَوْنَهٗ اور ڈرتے ہین اوس سے وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اور نہین ڈرتے ہین کسی سے
اِلَّا اللّٰهَ ط مگر خدا سے وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور بس ہی اللہ حَسِيْبًا ۝ کافی ڈرنے والون کو یا شمار کرنے والا بندون کو اور حساب شمار
اوسکے ہاتھہ ہی تو چاہیے کہ خوف بھی اوسی سے ہو ام المومنین حضرت زینب کے اس معاملہ نکاح کے بعد بے ادبون نے زبان طعن دراز کی
کہ محمد عربی لوگون کو تو نصیحت کرتے ہین کہ بیٹے کی جورو تمپر حرام ہی اور خود زید کو بیٹا بنایا اور اونکی عورت سے نکاح کرلیا وہ لوگ متبنّی کو
حکم شرع مین اصلی بیٹے کے برابر جانتے تھے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ نہین ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ باپ کسی مرد کے تم مین سے اگرچہ حضرت طیب اور طاہر اور قاسم اور ابراہیم کے باپ تھے مگر یہ چارون پیغمبرزادے
مردی یعنی جوانی کی حد تک نہین پہونچے تو درحقیقت آپکی صلب سے کوئی بیٹا نہین کہ اوسکی زوجہ آپپر حرام ہو وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ
اور لیکن وہ رسول ہین اللہ کے وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط اور مہر ہین پیغمبرون کی یعنی آپکے سبب سے نبوت پر مہر ہوگئی اور پیغمبری آپ پر ختم
ہوگئی اور خاتم آخر کے معنی مین بھی آیا ہی یعنی آپ آخر انبیا ہین نور ظہور مین جسطرح اونکے اول تھے ظہور نور مین وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ ہر چیز جاننے والا تو جانتا ہی کہ کون شخص اسکے لائق ہی کہ اوسپر نبوت ختم ہو عین الاجوبہ مین ہی کہ مہر نوشتے کی
صحت اور درستی کے سبب سے ہی اور حق تعالی نے پیغمبر کو مہر کہا تاکہ لوگ جان لین کہ محبت الہی کے دعوے کی تصحیح آپکی متابعت ہی کرسکتے
ہین اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ اور ہر کتاب کا شرف اور بزرگی مہر کے سبب سے ہی تو سب پیغمبرون کو شرف حضرت کی ذات سے ہی اور مہر
کتبہ کی گواہ اوسکی مہر ہوتی ہی تو محکمہ قیامت مین گواہ آپ ہونگے جیساکہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا اور
جہان کتاب پر مہر کی گئی تو کتابت تمام ہوجاتی ہی چونکہ نبوت پر حضرت کی ذات مہر ہی تو آپکے سبب سے نبوت کا دروازہ بند ہوگیا اور چونکہ
سب انبیا سے مہر نبوت کے ساتھ آپ مخصوص ہوئے تو اونکی ختمیت کے ساتھ بھی آپنے اختصاص پایا مثنوی مین ہی نظم بہر او
خاتم شد ست او کہ بجود ❊ مثل او نی بود نی خواہد بود ❊ چونکہ در صنعت برد استاد دست ❊ تو نگوئی ختم صنعت بر وی ست ❊ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوا اے ایمان والو اذْكُرُوا اللّٰهَ یاد کرو اللہ کو ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ بہت یاد کرنا یعنی اکثر اوقات یا بہت طرح سے یاد کرو لا الہ
الا اللہ کہکر الحمد للہ کہنے سے اللہ اکبر کہکر وَّسَبِّحُوْهُ اور تسبیح کرو اوسکی یا نماز ادا کرو اوسکے واسطے بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝
صبح شام اسواسطے کہ صبح اور شام کے وقت نماز ادا کرنا بہت شاق ہی شیخ قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ ذکر کثیر سے دلی ذکر مراد ہی اسواسطے کہ ہمیشہ ذکر
کرنا دل ہی سے ہوتا ہی زبان سے ممکن نہین لطائف قشیری مین ہی کہ ذکر کثیر کا حکم اشارہ ہی حق تعالی کی محبت کی طرف یعنی اوسے دوست رکھو اسواسطے

کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ یعنی جو کسی کو دوست رکھتا ہی تو اکثر اوسکا ذکر کرتا ہی ذکر کی کثرت محبت کی علامت ہی محبت چھوڑتی ہی نہین کہ زبان یا دل دوست کے ذکر سے خالی رہے ہے بیت درہیچ مکان نیم زنامت خالی ‡ درہیچ زمان نیم زذکرت غافل ‡ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ وہ ہی خدا کہ درود بھیجتا ہی یعنی رحمت نازل کرتا ہی عَلَیْکُمْ تمپر وَمَلٰٓئِکَتُہٗ اور اوسکے فرشتے درود بھیجتے ہین یعنی مغفرت چاہتے ہین تمھارے گناہون کی اور یہ خدا اور فرشتون کا درود تمپر لِیُخْرِجَکُمْ اسواسطے ہی کہ نکالے تمکو مِّنَ الظُّلُمٰتِ تاریکیون سے کفر کی اِلَی النُّوْرِ نور ایمان کی طرف نکال لینے سے مراد ہمیشہ نکالے رکھنا اور نکلنے پر قائم کر دینا ہی اسواسطے کہ خدا اور فرشتون نے جب اونپر درود بھیجا تو اوسوقت وہ تاریکیون مین نہ تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ نکالنا ظلمت معصیت سے تھا نور طاعت کی طرف یا شک سے یقین کی جانب یا تدبیر کے اندھیرے سے یقین کے اوجالے کی طرف بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ ظلمات بشریت سے نور روحانیت کی طرف وَکَانَ اور ہی خدا بِالْمُؤْمِنِیْنَ ایمان والون کے ساتھ رَحِیْمًا ۝ مہربان کہ اونپر خود تو رحمت کرتا ہی اور فرشتون کو اونکی بخشش چاہنے کا حکم فرماتا ہی تَحِیَّتُہُمْ تحیت مومنون کی خدا کی طرف سے یَوْمَ یَلْقَوْنَہٗ سَلٰمٌ جس دن دیکھینگے اونسے سلام ہی وہ سلام جو ہر آفت اور ہر خوف سے سلامتی کی خبر دے اور بعضون نے کہا ہی کہ یلقونہ مین ہو کی ضمیر ملک الموت کی طرف پھرتی ہی یہ کنایہ غیر مذکور ہی یعنی وہ جس دن حضرت عزرائیل کو دیکھینگے تو عزرائیل انپر سلام کہینگے وَاَعَدَّ اور تیار کیا ہی خدا نے لَہُمْ مومنون کے واسطے باوجود اونپر تحیت کرنے کے اَجْرًا کَرِیْمًا ۝ اجر بزرگ کہ جنت اور اوسکی نعمت ہی یٰٓاَیُّہَا النَّبِیُّ اے پیغمبر بزرگی کا پکارنا ہی اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بیشک بھیجا ہمنے تجھے شَاہِدًا گواہ امت کی تصدیق اور تکذیب پر وَّمُبَشِّرًا اور خوشخبری دینے والا ہماری رحمت کی وَّنَذِیْرًا ۝ اور ڈرانے والا ہمارے عذاب سے وَّدَاعِیًا اور پکارنے والا اِلَی اللّٰہِ خدا کی عبادت کی طرف اور اوسکی توحید کے اقرار کی جانب بِاِذْنِہٖ اوسکے حکم سے یا اوسکی توفیق سے وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ اور چراغ روشن یا صاحب چراغ روشن کہ وہ چراغ قرآن ہی یعنی قرآن کی تلاوت کرنے والا آیات باہرات مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے پیغمبر کو چراغ کہا اسواسطے کہ چراغ کی روشنی اندھیرے کو مٹا دیتی ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور وجود نے کفر کے اندھیرے کو جہان سے نیست و نابود کر دیا بیت چراغے روشن از نور خدائی ‡ جہان را دادہ از ظلمت رہائی ‡ دوسرے یہ کہ جو کچھ گھر مین گم ہو جاتا ہی اوسے چراغ کی روشنی مین پا سکتے ہین اور جو حقائق لوگون سے پوشیدہ تھے اس چراغ کے نور سے انوار معرفت حاصل کرنے والون پر روشن ہو گئے نظم از وجان را بدانش آشنائی ست ‡ وزو چشم جہان را روشنائی ست ‡ در گنج معانی بر کشادہ ‡ وزان صاحبدلان را مایہ دادہ ‡ تیسرے یہ کہ چراغ گھر والون کو امن و امان و راحت کا سبب ہوتا ہی اور چور کو خجلت اور عقوبت کا باعث ہوتا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی دوستون کے واسطے سلامت اور کرامت کے سبب ہین اور منکرون کے لیے حسرت و ندامت کے باعث ہین اور منیرا تاکید ہی یعنی آپ چراغ ہین اور چراغون کی طرح نہین اسواسطے کہ اور چراغ کبھی بجھتے ہین کبھی روشن ہوتے ہین اور آپ اول سے آخر تک روشن ہین اور چراغ ہوا سے جھلملاتے ہین اور کوئی آپکے نور کو مغلوب نہین کر سکتا یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ اور چراغ رات کو روشن کیے جاتے ہین دن کو نہین آپنے ظلمت دنیا کی رات کو دعوت اسلام کے نور سے روشن کر دیا اور قیامت کے دن کو بھی مشعل شفاعت سے آپ

روشن کرینگے نظم شد بدینا زخش چراغ افروز * شب ما گشت ز التفاتش روز * باز فردا چراغ افروزد * کہ ازان جرم عاصیان سوزد *
کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے آفتاب کو چراغ فرمایا وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا اور ہمارے پیغمبر کو بھی چراغ فرمایا آفتاب چراغ آسمان ہی
اور جناب رسالت مآب چراغ زمین و زمان وہ چراغ دنیا ہی آپ چراغ دین وہ منازل فلک کا چراغ آپ محافل ملک کے چراغ ہین وہ
چراغ آب و گل ہی آپ چراغ جان و دل ہین چراغ آفتاب جلنے سے لوگ خواب سے بیدار ہوتے ہین آپ کے نور کا چراغ روشن ہونے سے
سب خواب عدم سے اوٹھ کر میدان وجود مین آئے بیت از ظلمات عدم راہ کہ بردے بیرون * گر نشدے نور تو شمع روان
ہمہ * اور کسی نے اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا ہی بیت ز اقلیم عدم می آمدی و پیش و آدم * چراغے بود بر دستش ہم از نور
نخستینت * وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ اور خوشخبری دو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان والون کو بِأَنَّ لَهُم اس بات کے ساتھ
کہ بیشک اونکے واسطے ہی مِّنَ اللَّهِ خدا کی طرف سے فَضْلًا كَبِيرًا فضل بڑا اونکے کام کے اجر سے زیادہ یعنی وقت لقا
کہ بہت بڑی عطا اور بہت خوب جزا ہی وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ اور کہا نہ مان کافرون اور منافقون کا یعنی
اونکے کہے پر ثابت نہ رہ وَدَعْ اور ہاتھ اوٹھا اور چھوڑ دے ای ہمارے حبیب أَذَاهُمْ اونکی اذیت کا بدلا جو اذیت تمھین پہونچتی ہی
یعنی اونسے بدلا لینے کے درپے نہ رہو کہ مین اونکی برائی کو کفایت کرتا ہون وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ اور توکل کر خدا پر او تمھین دفع
کرتے ہین وَكَفَىٰ بِاللَّهِ اور بس ہی اللہ وَكِيلًا کارساز اور مہم پرداز یا نگہبان یا ضامن تمہارے واسطے نصرت اور
غالبیت کے وعدہ پر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ای ایمان والو إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ جب نکاح مین لاؤ ایمان والیون کو
ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ پھر طلاق دو تم اونھین مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ پہلے اس سے کہ چھوؤ تم اونکو امام شافعی رحمۃ اللہ
تعالی کہتے ہین کہ مس کنایہ ہی مباشرت سے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ خلوت صحیحہ مساس کا حکم رکھتی ہی تو جب طلاق دو
تم عورتون کو دخول یا خلوت صحیحہ سے پہلے فَمَا لَكُمْ تو نہین ہی تمہارے واسطے عَلَيْهِنَّ اون طلاق دی ہوئی عورتون پر
مِنْ عِدَّةٍ کوئی عدت کہ تَعْتَدُّونَهَا گنو تم اوسکے دن فَمَتِّعُوهُنَّ تو کچھ فائدہ دو اونھین اوسکے سبب سے جو تمنے
مہر مقرر کیا ہی اوس طلاق دی ہوئی عورت کو نصف مہر دینا لازم اور متعہ یعنی فائدہ دینا مستحب ہی امام اعظم رح کے نزدیک اور بعضے
نزدیک واجب ہی اور اگر مہر نہ نام رکھا گیا ہو تو فائدہ دینا مال اور فراغت کی قدر واجب ہی وَسَرِّحُوهُنَّ اور چھوڑ دو اونھین سَرَاحًا
جَمِيلًا چھوڑنا اچھا یعنی چونکہ عدت نہین ہی تو اونکو اپنے گھرون سے رخصت کرو اور اونکو کچھ ضرر نہ پہونچاؤ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ ای پیغمبر
إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ بیشک ہمنے حلال کردین تمہارے واسطے أَزْوَاجَكَ بیبیان تمہاری اللَّاتِي آتَيْتَ وہ کہ دیے
ہین تمنے أُجُورَهُنَّ مہر اونکے حلال کر دینے کو مقید کرنا مہر عطا کرنے کے ساتھ طریق افضل کے ایثار کی جہت سے ہی حلال ہونا اوسپر
موقوف ہونے کی وجہ سے نہین وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ اور حلال کر دی ہمنے تجھپر وہ عورت جسکا مالک ہوا ہی تمہارا ہاتھ یعنی
تمہاری لونڈیان مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ اوس چیز سے کہ پھیر لایا ہی اللہ عَلَيْكَ تجھپر غنیمتون مین سے جیسے حضرت صفیہ و ریحانہ اور مثل
اونکے وَبَنَاتِ عَمِّكَ اور بیٹیان میرے چچا کی وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ اور بیٹیان تیری پھوپھیون کی اولاد عبد المطلب مین سے

وَبَنٰتِ خَالِكَ اور بیٹیان تیرے ماموؤن کی وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ اور بیٹیان تیری خالاؤن کی عبد مناف بن زہرہ کی اولاد
مین سے الّٰتِیْ هَاجَرْنَ وہ عورتین کرکی ہوئی جنھون نے ہجرت کی مَعَكَ تیرے ساتھ احتمال ہی کہ ذکر کی ہوئی عورتون کو حلال کرنا
ہجرت کی قید کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین خاص ہی اور بی بی ام ہانی کا یہ قول اس احتمال کی تائید کرتا ہی کہ حضرت نے میرے ساتھ
نکاح کا پیام دیا اور اس آیت کے سبب مین آپ پر حرام ہوگئی اسواسطے کہ مین نے ہجرت نہ کی تھی وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اور ایمان والی
عورت ہمنے حلال کردی اِنْ وَّهَبَتْ اگر بخشدے نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اپنی ذات پیغمبر کے واسطے اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ
اگر ارادہ کرے پیغمبر اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَا اسبات کا کہ نکاح مین لائے اوسے خَالِصَةً خالص کیا گیا حلال کردینا اوسکا خالص کیے گئے
لَّكَ تیرے واسطے مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ سوا مومنون کے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخصوصات سے یہ بات ہی کہ فقط ہبہ کے ساتھ
ہی بے مہر اور بے نکاح عورت پر آپ تصرف کرسکتے تھے امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ ہبہ کے لفظ سے نکاح بندھ جاتا ہی مگر مہر مثل لازم ہی
اور اس بات مین اختلاف ہی کہ یہ صورت کس بی بی کے ساتھ واقع ہوئی بہت مشہور یہ بات ہی کہ ہبہ واقع ہوئی حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ
عنہا سے کہ اونھین ام المساکین کہتے ہین یا حضرت خولہ بنت حکیم سے یا حضرت میمونہ بنت حارث سے یا حضرت ام شریک بنت جابر رضی اللہ عنہن سے
تبیان کبیر مین کہا ہی کہ حضرت ام سہل سے کہ قبیلۂ بنی اسد سے تھین اور اگر ہبہ کرنے والی حضرت زینب تھین تو اونکی ہبہ رمضان سن تین ہجری مین
واقع ہوئی اور آٹھ مہینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرم محترم مین رہکر ربیع الاول سن چار ہجری مین وفات پائی مگر اہل سیر کے نزدیک حضرت ام شریک سے
ہبہ واقع ہوئی اور ان بی بی صاحب کو دولت عقد حاصل نہین ہوئی قَدْ عَلِمْنَا بیشک ہمنے جانا ہی مَا فَرَضْنَا جو کچھ فرض کیا ہی ہمنے
عَلَیْهِمْ اوپر یعنی امت پر شرائط عقد فِیْۤ اَزْوَاجِهِمْ نکاح مین اونکی عورتون کے یعنی مہر گواہ نفقہ وجوب قسم چار آزاد عورتون تک کو
نکاح مین رکھنا وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ اور اونکی لونڈیان رکھنے مین یعنی ہمین کا ہم کو وسعت دینا ہی اور اے ہمارے حبیب ہمنے تمپر عورتین فقط ہبہ کے
سبب سے بے مہر اسواسطے حلال کردین لِكَیْلَا یَكُوْنَ تاکہ نہو عَلَیْكَ حَرَجٌ تمپر تنگی وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ غَفُوْرًا
بخشنے والا وہ چیزین جنسے بچنا دشوار ہی رَّحِیْمًا مہربان وسعت دیکر اوس مقام پر جہان حرج کا گمان ہو تُرْجِیْ پیچھے رکھ مَنْ تَشَآءُ
جسے چاہے مِنْهُنَّ اپنی بیبیون مین سے وَتُـْٔوِیْۤ اور جگہ دے اِلَیْكَ اپنی طرف یعنی اپنے ساتھ رکھ مَنْ تَشَآءُ جسے چاہے
اونمین سے وسیط مین ہی کہ باری بانٹنا اس آیت کے سبب سے حضرت پر سے ساقط ہوگیا اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ ام المومنین حضرت سودہ کے
سوا اور سب بیبیون مین حضرت نے آخر عمر تک باری کی رعایت کی اسواسطے کہ حضرت سودہ نے اپنی باری ام المومنین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا
کو بخشدی تھی صاحب کشاف نے کہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ بیبیون کو الگ کیا یعنی ام المومنین حضرت سودہ حضرت صفیہ
حضرت جویریہ حضرت میمونہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہن کو اور انمین باری کی رعایت فرماتے تھے جب چاہتے اور جسطرح چاہتے اور چار بیبیون کو
اپنے ساتھ رکھا حضرت بی بی عائشہ صدیقہ حضرت حفصہ حضرت ام سلمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہن کو وَمَنِ ابْتَغَیْتَ اور جسکو تم چاہو یعنی محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاؤ اور دلجوئی کرو مِمَّنْ عَزَلْتَ اونمین سے جنسے کنارے رہتے ہو اور اونھیں الگ رکھتے ہو فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ
تو کچھ گناہ اور تنگی نہین ہی تمپر ذٰلِكَ یہ معزول بیبیون کو طلب کرنا اور دور رہنے والیون کو اپنے پاس بلانا اَدْنٰۤی اَنْ تَقَرَّ بہت قریب ہی اس بات سے

کہ روشن ہو جائیں اَعْيُنُهُنَّ اونکی آنکھیں وَلَا يَحْزَنَّ اور غمگین نہوں وَيَرْضَيْنَ اور راضی رہیں بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ
ساتھ اوس چیز کے جو دو تم اونکو سب کو یعنی جب وہ عورتیں جان لیا کہ جو کچھ تم کرتے ہو الگ کرنا اور ساتھ رکھنا اور پاس بلانا اور دور
کر دینا یہ سب خدا کے حکم سے ہی تو رنجیدہ نہونگی اور بسر وچشم مان لینگی وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی مَا فِي قُلُوبِكُمْ وہ چیز
جو تمہارے دلوں میں ہی رغبت اور کراہت وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ عَلِيمًا جاننے والا حَلِيمًا ○ بردبار کہ گناہگاروں پر
عذاب کرنے میں جلدی نہیں کرتا لَا يَحِلُّ حلال نہیں ای میرے حبیب لَكَ النِّسَاءُ تیرے واسطے عورتیں مِنْ بَعْدُ بعد ان نو
بیبیوں کے جو تمہارے عقد نکاح میں ہیں اسواسطے کہ آپکے حق میں نو بیبیاں ایسی ہیں جیسے امت کے حق میں چار وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ
اور نہ حلال ہی یہ کہ بدلو تم بِهِنَّ اونھیں مِنْ أَزْوَاجٍ اور بیبیوں سے یعنی اونمیں سے ایک کو طلاق دو اور اوسکی جگہ دوسری سے
نکاح کر لو یہ بھی حلال نہیں وَلَوْ أَعْجَبَكَ اگرچہ خوشی میں لاوے تجکو حُسْنُهُنَّ حسن اونکا إِلَّا استثنا ہی نسا سے یعنی نو بیبیاں
جو رکھتے ہو اونکے بعد تمپر حلال نہیں اور عورتیں مگر مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وہ جسکا مالک ہوا ہاتھ تمہارا یعنی جو عورت تمہارے قبضہ
وتصرف میں آئے اور تمہارے ہاتھ کا مال ہو جائے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ سب چیزوں پر رَقِيبًا ○ مہربان اور
نگہبان جو کوئی حق تعالی کے رقیب ہونے سے آگاہ ہی اوسے مراقبہ سے چارہ نہیں ہی مراقبہ یہی ہی کہ حق تعالی کو دانا بینا جاننا اور ظاہر اور
پوشیدہ ادب اور حرمت سے زندگی بسر کرنا بیت چو دانستی کہ حق دانا و بیناست ✻ نہان و آشکار خویش کن راست ✻ لکھا ہی کہ جب حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم خدا سے بی زینب کو قبول کیا تو ولیمہ ترتیب دیا لوگوں کو بلا کر دعوت دی جب کھانا کھا چکے تو لوگ باتیں کرنے لگے اور
حضرت زینب رضی اللہ عنہا گھر کے گوشے میں دیوار کی طرف منھ کیے بیٹھی تھیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے کہ لوگ چلے جائیں آخر
آپ خود مجلس سے اوٹھ کر چلے گئے اور اکثر صحابہ بھی چلے گئے تین آدمی اوسی طرح باتیں کرتے رہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کے دروازہ پر آئے
اور اونسے عذر چاہنے میں آپ شرماتے تھے بہت انتظار کے بعد خلوت ہوئی حضرت انس کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت
بی زینب رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے میں نے چاہا کہ میں بھی اندر جاؤں آپنے حجرہ کے دروازہ پر پردہ ڈال لیا اور پردہ کی یہ آیت نازل ہوئی
کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ای ایمان والو جو خدا اور رسول پر ایمان لائے ہو لَا تَدْخُلُوا نہ داخل ہو بُيُوتَ النَّبِيِّ گھروں میں پیغمبر کے
إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ مگر یہ کہ اجازت دیے جاؤ یعنی جب تمکو بلائیں إِلَىٰ طَعَامٍ کھانا کھانے کو تو اوسوقت آؤ غَيْرَ نَاظِرِينَ
اوس حال میں کہ نہ منتظر ہو یعنی انتظار نہ کرو إِنَاهُ کھانا پہونچنے کا کچھ لوگ تھے کہ وقت تاکے رہتے جب باورچی خانہ میں دھواں ہوتا تو آکر
بیٹھے رہتے حکم ہوا کہ ایسا نہ کیا کرو وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ اور مگر جب بلائے جاؤ فَادْخُلُوا تو گھروں میں جاؤ فَإِذَا طَعِمْتُمْ
جب کھانا کھا چکو فَانْتَشِرُوا تو متفرق ہو جاؤ اور نہ ٹھہرو وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ اور نہ بیٹھے رہو آرام سے لِحَدِيثٍ باتیں کرنے کو إِنَّ
ذَٰلِكُمْ تحقیق کہ تمہارا ٹھہرنا کھانے سے فراغت کر کے باتوں کے واسطے كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ ہی رنجیدہ کرتا پیغمبر کو فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ
پھر شرماتے ہیں پیغمبر صاحب تمسے کہ کہیں باہر جاؤ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِي اور خدا نہیں شرماتا مِنَ الْحَقِّ حق بات کہنے سے وَإِذَا
سَأَلْتُمُوهُنَّ اور جب مانگو پیغمبر کی بیبیوں سے مَتَاعًا کوئی چیز گھر کے اسباب میں سے کہ اوس سے اپنا کام کرو فَاسْأَلُوهُنَّ

تو مانگو اون سے مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ پردہ کی آڑ سے ذٰلِكُمْ یہ پردہ کی آڑ سے مانگنا اَطْهَرُ بہت پاکیزہ اور بہت پاک کرنیوالا ہو
لِقُلُوْبِكُمْ تمہارے دلون کو وَقُلُوْبِهِنَّ اور اون بیبیون کے دلون کو خیالات شیطانی اور خطرات نفسانی سے آیت حجاب
نازل ہونے کے اسباب مین اور روایتین بھی ہین وَمَا كَانَ اور نہین پہونچتا اور نہ چاہیے لَكُمْ تمکو اَنْ تُؤْذُوْا یہ کہ رنج
دو رَسُوْلَ اللّٰهِ رسول خدا کو اور نہ چاہیے کہ وہ بات کرو جو اونھین بری معلوم ہو وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اور نہ چاہیے تمکو یہ کہ
نکاح مین لاؤ اَزْوَاجَهٗ اونکی بیبیون کو جو اونکے تصرف مین آئی ہون مِنْۢ بَعْدِهٖٓ بعد اونکی وفات کے یا اونکی طلاق دینے کے
بعد اسواسطے کہ پیغمبر صاحب کی بیبیان تمہاری مائین ہین اور مان بیٹے پر حرام ہی تو تمکو اونکے ساتھ نکاح نہ کرنا چاہیے اَبَدًا ہرگز کبھی
اِنَّ ذٰلِكُمْ تحقیق کہ ایذا آنحضرت کی اور آپکی بیبیون سے نکاح کرنا كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ ہی خدا کے نزدیک عَظِيْمًا بڑا گناہ اسواسطے
کہ آنحضرت کی حرمت آپکی حیات مین اور آپکی وفات کے بعد لازم ہی بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور حرمت آپکی حیات مین
اور وفات کے بعد حقوق تعظیم ادا کرنے مین یکسان ہی اسواسطے کہ خلافت عظمی کا خلعت حالت حیات مین اور شفاعت کبری کا لباس
وفات کے بعد آپکے قد وقامت سراپا رفعت پر چست کر دیا ہی بیت قبائے سلطنت ہر دو کون تشریف ست ✤ کہ بر قامت اقبال او
بنا یدراست ✤ لکھا ہی کہ صحابہ مین سے ایک شخص نے یہ بات کہی تھی کہ اگر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات فرمائین تو مین حضرت
بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کرون اور دوسرے کسی صحابی کے دل مین یہ بات گذری تھی زبان پر نہ آئی تھی تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ اِنْ تُبْدُوْا اگر ظاہر کرو شَيْـًٔا کچھ یعنی بعض امہات مومنین کے ساتھ نکاح کرنے کا لفظ زبان پر لاؤ اَوْ تُخْفُوْهُ یا اس بات کو اپنے
دل مین چھپاؤ زبان سے نہ کہو فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ پس بیشک خدا ہی بِكُلِّ شَيْءٍ ہر چیز کو چھپی ہو یا کھلی عَلِيْمًا جانتا اور اوسپر تمکو
جزا دیگا لکھا ہی کہ پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد حکم ہوا اور سب بیبیان پردے بیٹھین تو اونکے باپون اور بھائیون اور قرابتدارون نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ جب عورتون کو پردہ کا حکم ہوا تو اب ہمکو پردہ کی آڑ مین اونسے بات چیت کرنا چاہیے یا نہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا جُنَاحَ
نہین ہی کچھ گناہ عَلَيْهِنَّ عورتون پر فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ اپنے باپون کو مُنہ دکھلانے مین وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ اور نہ اپنے بیٹون کو وَلَآ
اِخْوَانِهِنَّ اور نہ اپنے بھائیون کو وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ اور نہ اپنے بھتیجون کو وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ اور نہ اپنے
بھانجون کو وَلَا نِسَآئِهِنَّ اور نہ اپنی عورتون یعنی ایمان والی عورتون کو وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اور نہ اونکو جو اونکے
ہاتھ کا مال ہین لونڈی غلام اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ لونڈیون کو فقط اور اس مبحث مین سے کچھ سورۂ نور مین مذکور ہو چکا پھر حق تعالی اسنے
غیبت سے خطاب کی طرف رجوع فرمائی سختی اور دھمکی کے واسطے اور حکم فرمایا کہ ای بیبیو پردے اور حجاب مین ہو وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ
اور خدا سے ڈرو اور حیا کا پردہ سامنے سے نہ اوٹھاؤ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہی عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز پر تمہارے افعال اور
اقوال مین سے شَهِيْدًا گواہ اور جو کچھ تمہارے دل مین خیال گذرتا ہی اوسپر آگاہ نظم دیدہ بپوشید زنا محرمان ✤ دور
شوید از رہ وہم وگمان ✤ در پس زانوے حیا و وقار ✤ خوش بنشینید بصبر و قرار ✤ ای عزیز از جان اس بات کو جان کہ آیتون سے جو
مذکور ہوئین حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرائط تعظیم اور وظائف تکریم کو لازم پکڑنا معلوم اور مفہوم ہوتا ہی تو ان آیتون سے

ہوئی ہو یہ آیت نازل فرمائی جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کمال اعتنا و عنایت کو ظاہر کرتی ہے ارشاد ہوا کہ اِنَّ اللّٰهَ
وَمَلٰٓئِكَتَهٗ بیشک اللہ اور اوسکے فرشتے يُصَلُّوْنَ درود بھیجتے ہین عَلَى النَّبِيِّ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول کا صَلُّوْا عَلَيْهِ درود بھیجو اونپر وَسَلِّمُوْا اور سلام
بھیجو تَسْلِيْمًا سلام بھیجنا یا اطاعت کرو اونکے حکم کی اطاعت کرنا حق تعالی کا درود رحمت ہے اور اورون کا درود طلب رحمت ہے ایک
گروہ علما کے نزدیک اللهم صل على محمد کے معنی یہ ہین کہ یا اللہ تعظیم کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا مین اونکا دین بلند کرکے اور دعوت
ظاہر فرماکر اور ذکر کو بزرگی دیکر اور شریعت کو باقی رکھکر اور آخرت کے دن امت کے حق مین اونکی شفاعت قبول فرماکر اور ثواب دوناکرکے
اور اولین اور آخرین پر اونکی بزرگی ظاہر کرکے اور سب انبیا و مرسلین اور ملائکہ اور آدمیون پر اونھین مقدم رکھکر اور جمہور علما اس بات پر
ہین کہ اس آیت مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کا حکم محمول ہے وجوب پر مگر اوس واجب کی مقدار مین اختلاف ہے امام مالک رحمۃ اللہ
علیہ کہتے ہین تمام عمر مین ایکبار واجب ہے اور اس سے زیادہ مندوب اور مستحب ہے اور بعض مواضع مین استحباب بہت تاکیدی ہے یعنی
نماز مین پہلے تشہد کے بعد امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے مذہب پر اور دوسرے تشہد مین واجب ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ اور چند علما شافعیہ
کے نزدیک سنت ہے اور حضرت کا نام لینے اور سننے کے وقت درود کے باب مین علما کا اختلاف ہے بعضے اس بات پر ہین کہ ہر بار درود پڑھنا
واجب ہے اور ایک گروہ کے نزدیک ایک مجلس مین ایک یا تین بار درود پڑھنا واجب ہے بس اور فتوی اس بات پر ہے کہ ایک مجلس مین ہرچند آپکا نام
ذکر لیا جائے درود پڑھنا ایکبار تو واجب ہے باقی سنت اور درود کی کیفیت مین حدیثین متعدد اور انواع و اقسام کی وارد ہوئی ہین امام نووی
رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ افضل یہ ہے کہ طرق احادیث مذکورہ کے درمیان جمع کرے کہ اکثر وہ حدیثین صحت کو پہونچی ہین اور سب الفاظ وارده کو
درود مین لے آئے اس طرح پر کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ
عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا اور درود کے فضائل اور وقت اور شرائط اور آداب جنکی رعایت کرنا چاہیے تحفۃ الصلوۃ کے مطالعہ پر
حوالہ ہے نظم یا سید الانام درود جناب تو ورد زبان ماست مہ و سال صبح و شام ہر نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم باز دور ہا در دست ما ہمین صلوات
والسلام اِنَّ الَّذِيْنَ بیشک جو لوگ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ رنج دیتے ہین اللہ کو یعنی اوس کام کے مرتکب ہوتے ہین جو خدا کے نزدیک مکروہ ہے
اوسکے ساتھ شریک اور جورو لڑکے کی نسبت کرنا اور کفر کے کلمے کہنا وَرَسُوْلَهٗ اور رنج دیتے ہین اوسکے رسول کو زبان سے کہ ساحر اور
شاعر کہتے ہین اور ہاتھ سے کہ آپکے چہرے اور دندان مبارک پر صدمہ پہونچاتے ہین لَعَنَهُمُ اللّٰهُ دور کرتا ہے اللہ تعالی اون موذیون کو
اپنی رحمت سے فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ دنیا اور آخرت مین وَاَعَدَّ اور تیار کیا ہے لَهُمْ اونکے واسطے آخرت مین عَذَابًا
مُّهِيْنًا عذاب ذلیل کرنے والا وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور وہ لوگ جو رنج دیتے ہین ایمان والے مردون کو جیسے صفوان
سہمی کو وَالْمُؤْمِنٰتِ اور ایمان والی عورتون کو جیسے حضرت بی بی عائشہ کو بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا بغیر اسکے کہ اونھون نے حاصل کیا ہو
یعنی بے ایسا کام کیے ہوے جسکے سبب سے ایذا کے مستحق ہون فَقَدِ احْتَمَلُوْا تو بیشک اوٹھاتے ہین بوجھ بُهْتَانًا جھوٹ کا وَاِثْمًا

مُّبِیْنًا ع اور گناہ کھلا ہوا یعنی بہتان اور ظاہری گناہ کے سبب سے عذاب کے مستحق ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ آیت منافقوں کی شان میں
اوتری ہے کہ نالائق باتوں سے حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کو رنج دیتے تھے اور اس آیت کے اسباب نزول میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے ایک لونڈی بناؤ سنگار کیے دیکھی کہ بدکاری کی طرف میل رکھتی تھی اوسے ملامت کی بلا ادب بکر جھڑکا لونڈی اپنے آقا پاس شکایت لیگئی
اوس بے ادب نے سخت اور بری باتیں حضرت فاروق رضہ کے منہ پر کہیں اور یہ آیت اوسکے باب میں نازل ہوئی اور بعضوں نے کہا ہے کہ زناکاروں کی
شان میں نازل ہوئی کہ راتوں کو سر راہ بیٹھتے اور لونڈیوں پر دست درازی کرتے اور سدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اوس وقت میں آزاد عورتوں کی
یہ علامت تھی کہ سر کو چادر سے چھپا کر راہ میں چلتیں اور لونڈیاں ننگے سر پھرتیں چونکہ وہ بدکار لوگ اون عورتوں سے دور رہتے جو سر چھپائے نہیں
تھیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اے نبی قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ کہ اپنی بیبیوں کو وَبَنٰتِكَ اور اپنی بیٹیوں کو وَ
نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور مومنوں کی عورتوں کو گھر سے باہر نکلتے وقت یُدْنِیْنَ نزدیک کریں اور ڈال لیں عَلَیْهِنَّ اپنے مونہوں
اور بدنوں پر مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ اپنی چادریں یعنی اپنے منہ اور بدن اوس سے چھپا لیں ذٰلِكَ یہ سر اور منہ اور بدن چھپانا اَدْنٰٓی
بہت قریب ہے اَنْ یُّعْرَفْنَ اس بات سے کہ وہ پہچان لیجائیں نیکبختی اور پاکدامنی کے ساتھ یا پہچان لیجائیں کہ آزاد بیبیاں ہیں لونڈیاں
نہیں فَلَا یُؤْذَیْنَ پھر ایذا نہ دیجائیں یعنی وہ زناکار اونسے تعرض نہ کریں وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا غَفُوْرًا بخشنے والا پچھلے
گناہ جب توبہ کریں رَّحِیْمًا ۝ مہربان کہ بندوں کی مصلحت اونسے بیان کرتا ہے لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ اگر باز نہ آئیں منافق
اپنے نفاق سے وَالَّذِیْنَ اور الگ نہ ہو جائیں وہ لوگ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ جنکے دلوں میں بیماری ہے یعنی زناکار لوگ زنا کے قصد اور
بری باتوں کی طرف میل سے اگر باز نہ آئیں وَّالْمُرْجِفُوْنَ اور اگر ترک نہ کریں بد خبر اوڑانے والے یعنی وہ لوگ جو بری خبریں مشہور
کرتے ہیں فِی الْمَدِیْنَةِ مدینہ میں اسلام کے لشکروں کی اور مومنوں کے عیب لَنُغْرِیَنَّكَ بِهِمْ ضرور مسلط کرینگے تجھے اونپر اے
حبیب اونپر اور حکم کرینگے ہم اونکے قتل کا ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَكَ پھر پڑوس میں نہ رہینگے تیرے فِیْهَآ مدینہ میں اِلَّا قَلِیْلًا ۝
مگر تھوڑے دن یعنی شہر سے جلدی نکل جاینگے مَّلْعُوْنِیْنَ راندے ہوئے اور عاجز ہوئے اَیْنَمَا ثُقِفُوْٓا جہاں کہیں پائے جائیں
اُخِذُوْا پکڑے جائیں یعنی چاہیے کہ اونھیں گرفتار کرلیں وَقُتِّلُوْا اور قتل کیے جائیں یعنی چاہیے کہ اونھیں قتل کریں تَقْتِیْلًا ۝
قتل کرنا ذلت کے ساتھ سُنَّةَ اللّٰهِ سنت رکھی ہے اللہ نے سنت یعنی عادت فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا اون لوگوں میں جو گذر گئے
مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے یعنی اگلی امتوں میں یہ بات مقرر تھی کہ انبیا کو منافقوں کے قتل کا حکم تھا وَلَنْ تَجِدَ اور نہ پائیگا تو لِسُنَّةِ
اللّٰهِ سنت یعنی عادت الٰہی کو تَبْدِیْلًا ۝ بدلنا اور تغییر دینا یَسْئَلُكَ النَّاسُ پوچھتے ہیں تجھ سے لوگ یعنی کفار امتحان
اور ہنسی کی راہ سے عَنِ السَّاعَةِ ساعت قیامت سے قُلْ کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّمَا عِلْمُهَا نہیں ہے اوسکا
علم مگر عِنْدَ اللّٰهِ اللہ کے پاس اور کسی ملک مقرب و نبی مرسل کو اوسکی اطلاع نہیں دی ہے وَمَا یُدْرِیْكَ اور کس چیز نے جاننے والا
کیا تجھکو یعنی تم مطلق نہیں جانتے لَعَلَّ السَّاعَةَ شاید قیامت کا آنا تَكُوْنُ قَرِیْبًا ۝ ہو قریب اِنَّ اللّٰهَ بیشک
اللہ نے لَعَنَ الْكٰفِرِیْنَ راندا کافروں کو یعنی بعث و نشر کے منکروں کو اور اپنی رحمت سے دور کردیا وَاَعَدَّ اور تیار

کیا ہی اونکے واسطے سَعِیْرًا عذاب جلتی ہوئی آگ کا خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ ہمیشہ رہینگے اوسمین اَبَدًا ہمیشہ تا کہینہ
یعنی ہمیشہ آگ مین مبتلا رہینگے عذاب ہینگے لَا یَجِدُوْنَ نہ پاینگے وَلِیًّا کوئی دوست جو اونھین دوزخ سے باہر نکالے وَّلَا
نَصِیْرًا اور نہ کوئی یار اور مددگار کہ عذاب اون پر سے ٹالے یَوْمَ تُقَلَّبُ یاد کرو وہ دن کہ پھیرے جاینگے وُجُوْهُهُمْ اونکے منہ
فِی النَّارِ آگ مین ایک طرف سے دوسری طرف یعنی دوزخ مین کبھی اونھین چت لٹائینگے کبھی پٹ یَقُوْلُوْنَ کہینگے کافر یٰلَیْتَنَآ
کاشکے ہم اَطَعْنَا اللّٰهَ اطاعت کرتے ہم خدا کی وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا اور اطاعت کرتے ہم رسول کی وَقَالُوْا اور کہینگے
تابع اور رذیل قوم کے کہ رَبَّنَآ اے ہمارے رب اِنَّآ اَطَعْنَا بیشک ہمنے اطاعت کی سَادَتَنَا اپنے سردارون کی جو ہمارے
قبیلون مین تھے وَکُبَرَآءَنَا اور اپنے بڑون اور پیشواؤن کی فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا تو گمراہ کردیا اونھون نے ہمکو یعنی
ہمین راہ سے بے راہ کردیا اور قصے کہانیان کہکر فریب دیا رَبَّنَآ اے ہمارے رب ہمارا فیصلہ کر اٰتِهِمْ دے اونھین ضِعْفَیْنِ
دونا مِنَ الْعَذَابِ اوس عذاب سے جو تو نے ہمکو دیا ہے اسواسطے کہ وہ خود بھی گمراہ تھے اور دوسرون کو بھی گمراہ کرتے تھے
وَالْعَنْهُمْ اور راندہ اونھین لَعْنًا كَبِيْرًا راندنا بڑا کہ پھر بلانا نہو یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ جسکو حق تعالی راندتا ہے دوسرا اوسے
پھر نہین بلاسکتا بیت هرکرا قهر تو راند که تواند خواندن ⁂ وان کرا لطف تو خواند که تواند راندن ⁂ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے
وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَكُوْنُوْا نہو كَالَّذِيْنَ مانند اون لوگون کے جنھون نے اٰذَوْا مُوْسٰى ایذا دی موسی کو یعنی
تم ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ ایذا دو جسطرح بنی اسرائیل نے موسی علیہ السلام کو ایذا دی تھی اور اونکی طرف زنا کی نسبت کی تھی
اور اسکا تتمہ قارون کے قصہ مین گذرا فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ پھر پاک کردیا اوسے خدا نے مِمَّا قَالُوْا اوس بات سے جو اونھون نے کہی تھی اور جس
عورت کو اونھون نے رشوت دی تھی کہ حضرت موسی کے حق مین افترا کرے اوسی نے اونکی پاکی کا اقرار کیا یا جسوقت ہارون علیہ السلام کے
ساتھ حضرت موسی کوہ طور پر گئے تھے اور حضرت ہارون نے وہان وفات پائی تو بنی اسرائیل نے حضرت موسی کو کہا کہ تمنے اونپر حسد کیا اور اونھین
قتل کردیا تو حق تعالی نے فرشتون کو حکم فرمایا اور فرشتے اونھین قبر سے نکال لائے اور قوم مین لاکر رکھدیا تو معلوم ہوا کہ مقتول نہین ہین
یا حق تعالی نے حضرت ہارون کو زندہ کردیا اور اونھون نے خود اپنے بھائی موسی کے بری الذمہ ہونے کا اقرار کیا یا بنی اسرائیل کہتے تھے کہ حضرت
موسی مین کوئی عیب ہے اسواسطے کہ یہ تنہا نہاتے ہین تو ایک دن اونھون نے اپنے کپڑے اوتار کر پتھر پر رکھدیے اور خود پانی مین اوترے بس وہ پتھر کپڑون
سمیت چلا اور قوم مین آیا حضرت موسی بھی اوسکے پیچھے ننگے دوڑے آئے اور بنی اسرائیل کو معلوم ہوگیا کہ اونمین کوئی عیب نہین وَ
كَانَ اور تھے موسی علیہ السلام عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک وَجِيْهًا صاحب جاہت اور صاحب قسمت یا مقبول یا مستجاب الدعوات
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ اے ایمان والو ڈرو خدا سے ناگوار باتین کرنے مین اور رسول کو ایذا دینے سے وَقُوْلُوْا اور کہو قَوْلًا
سَدِيْدًا بات سچی اور درست اور پکی ایمان والون کے باب مین یہ اوسکے ضد اور خلاف سے نہی مراد ہے یعنی جھوٹ نہ بولو اور بات مین کجی نہ کرو
جیسے حضرت عائشہ پر تہمت کی بات اور حضرت زینب کا قصہ اور بعضون نے کہا ہے کہ قول سدید کلمہ لا الہ الا اللہ ہے یا جس بات سے خدا کی رضامندی
ڈھونڈھین اور قول جامع اس باب مین یہ ہے کہ قول سدید وہ بات ہے جو سچ ہو جھوٹ نہو صواب ہے خطا نہو جد ہو ہزل نہو خالص ہو ملمع نہو تو اسکی

کہو یُصْلِحْ تاکہ درست کردے اللہ لَکُمْ تمہارے واسطے اَعْمَالَکُمْ تمہارے کام یعنی تمہارے اعمال کو قبول کرے اور اونپر ثواب مرتب کرے وَیَغْفِرْ لَکُمْ اور بخشدے تمہارے واسطے ذُنُوْبَکُمْ تمہارے گناہ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ اور جسنے اطاعت کی اللہ کی وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے رسول کی جس چیز مین اوسنے حکم کیا فَقَدْ فَازَ تو یقینی چھوٹ گیا وہ اطاعت کرنے والا برائی اور پہونچ گیا بھلائی کو اور اپنی مراد کو پہونچا فَوْزًا عَظِیْمًا۝ پہونچنا بڑی مراد کو کہ وہ خدا کا دیدار ہے یا بہشت اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ بیشک ہمنے پیش کی امانت کہ وہ طاعت ہے یا شرع کی حدین اور موضع مین ہے کہ وہ نماز روزہ حج زکوۃ جہاد امانتداری ہے یا فضول بات سے زبان کو بچانا اور بعضون نے کہا ہے کہ غسل جنابت ہے بہر تقدیر ہمنے پیش کی امانت عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون اور زمین پر وَالْجِبَالِ اور پہاڑون پر ثواب اور عذاب کی شرط پر اوسوقت جب کہ انمین سمجھ پیدا کی تھی فَاَبَیْنَ تو انکار کیا اونھون نے اَنْ یَّحْمِلْنَهَا اس سے کہ اوٹھالین امانت کو وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا اور ڈرے اوس سے اور بولے کہ ہم و سبین حکم کے تابع ہین جسواسطے تونے ہمین پیدا کیا نہ ہمین ثواب کی حاجت ہے نہ عذاب کھینچنے کی طاقت یا پیش کی امانت اہل آسمان پر کہ فرشتے ہین اور زمین اور پہاڑون کے رہنے والون پر کہ دریائی اور خشکی کے جانور ہین اور اونھون نے بار امانت اوٹھانے سے انکار کیا خوف کی راہ سے مخالفت کی وجہ سے نہین وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اور اوٹھالیا اوسے انسان ضعیف اور ناتوان نے اِنَّهٗ کَانَ یقینی ہے انسان ظَلُوْمًا ظلم کرنے والا اپنے نفس پر اسواسطے کہ اسنے وہ بار امانت اوٹھالیا جس سے بڑے بڑے اجرام یعنی آسمان زمین پہاڑون نے پہلوتہی کی اور اسنے باوصف اپنی عاجزی کے وہ امانت قبول کرلی جَهُوْلًا۝ نادان اوسکے انجام سے یعنی اوس امانت مین خیانت کے عذاب سے اور امانت پیش کی لِّیُعَذِّبَ اللّٰہُ تاکہ عذاب کرے اللہ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ منافق مردون اور منافق عورتون کو امانت ضائع کرنے کے سبب سے وَالْمُشْرِکِیْنَ وَالْمُشْرِکٰتِ اور عذاب کرے مشرک مردون اور عورتون کو امانت مین خیانت کرنے کے سبب سے وَیَتُوْبَ اللّٰہُ اور تاکہ پھرے رحمت کے ساتھ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ایمان والون اور ایمان والیون پر امانت کی حفاظت کے سبب سے وَکَانَ اللّٰہُ اور ہے خدا غَفُوْرًا بخشنے والا توبہ کرنے والون کو رَّحِیْمًا۝ع مہربان اونپر عالمون اور عارفون نے اس آیت کی بہت طرح تفسیرین کی ہین اونمین سے ایک شمہ یہان لایا جاتا ہے ایک گروہ نے اس آیت کے معنی یون نکالے ہین کہ اوس امانت کی شان اتنی بڑی ہے کہ اگر ان بڑے اجرام پر پیش کیجائے اور انکو شعور اور فہم دیجائے تو اوس امانت کو اوٹھانے سے انکار کرین اور حق بات یہ ہے کہ حق تعالی نے ان اجرام کو شعور اور ادراک دیا اور اونپر اس امانت کو پیش کیا اختیار دیکر پیش کرنا تو اونھون نے اوسے اوٹھالینے سے انکار کیا اپنی عاجزی کی حیثیت سے معصیت کی راہ سے نہین اور انسان نے وہ امانت اوٹھالی ہمت کی راہ سے قوت کی وجہ سے نہین بیت آسمان بار امانت نتوانست کشید ✿ قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند ✿ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ان اجرام پر امانت عرض کی اور انسان پر فرض کی تھی وہان عرض تھی اونھون نے انکار کیا یہان فرض تھی انھون نے اوٹھالی شیخ جنید قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ آدم کی نظر خدا کے پیش کرنے پر تھی امانت پر نہین پیش کرنے کے مزے نے امانت کا بوجھ بھلا دیا تو ضرور لطف ربانی نے زبان عنایت سے فرمایا کہ اوٹھالینا تیری طرف سے ہے اور نگہبانی میری جانب سے چونکہ تونے خوشی سے میری امانت کا بوجھ اوٹھالیا مینے بھی سب مین سے تجکو اوٹھالیا کہ وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بیت اے او را بدو نوان ہمیودہ ✿

بار اوراید و توان برداشت نا خدا سب توارث کہا ہی کہ چاہیے امانت سے مراد عقل اور تکلیف ہو چونکہ آسمان مین اور پہاڑون کو اوسے
اوٹھانے کی استعداد نہ تھی تو انسان نے اپنی قابلیت کے سبب سے قبول کیا اسواسطے کہ ظلوم ہی قوت غضبی کے غلبہ کے سبب سے اور جہول ہی
قوت شہوی کے غلبہ کی جہت سے اور عقل سے یہ فائدہ ہی کہ دونون قوتون کو زیادتی سے بچا کر طریقہ اعتدال پر ثابت رکھے اور تکالیف سے
یہ استعداد تھی دونون قوتون کو اعتدال پہ رکھنا ہی جو صفت سبعی اور بہیمی کی نتیجہ ہین پس ظلومی اور جہولی امانت اوٹھا لینے کی علت ہی
اور بعضون نے کہا ہی کہ انسان کی شان سے ظلم اور جہل ہی جیسا تو کہے کہ پانی طہور ہی یعنی طہارت اوسکی شان سے ہی اسی طرح یہ دونون صفتین
آدمیون کی شان سے ہین لیکن چونکہ آدمی امانت اوٹھانے والے ہوے تو بعضون نے ظلم اور جہل چھوڑ دیا اور ایک گروہ اوسی حال پر رہا
یا خود یہ دونون صفتین آدمی کے واسطے اس اعتبار سے ثابت ہین کہ اکثر آدمیون مین پائی جاتی ہین اور احقاف مین ہی کہ ظلوم وجہول ہی
خلق کے نزدیک حق تعالی کے نزدیک نہین اور خواجہ محمد پارسا کی تفسیر مین مذکور ہی کہ حق سبحانہ تعالی نے اہل آسمان اور اہل زمین اور اہل جبال پر
امانت پیش کی اونھون نے اپنی بے استعدادی کی وجہ سے اوسکے اوٹھانے سے انکار کیا اور چونکہ انسان کو اوسکے اوٹھانے کی استعداد تھی
اسنے بے تنگی اور مبالغہ کے قبول کر لی اور وہ ظلم کرنے والا ہی اپنے نفس پر کہ اپنی ذات کو فنا کرتا ہی ہویت مطلقہ مین اور جہول یعنی نادان ہی
کہ خدا کے سوا کسیکو نہین پہچانتا اور لا الہ الا اللہ کہکر ماسوی کی نفی کرتا ہی فتوحات مین لکھا ہی کہ امانت اسماے حسنی کے ساتھ متصف ہونا ہی
کہ سب موجودات پر پیش کی اور انسان نے قبول کر لی وہ ظلوم ہوتا یعنی اپنے اوپر ظلم کرتا اگر یہ امانت اوٹھا نہ لیتا اور جہول یعنی عالم ہی اسواسطے کہ
اللہ کو جاننے کی نہایت یہ ہی کہ اوسے پہچاننے سے اپنے عاجز اور جاہل ہونے کا اقرار ہو مصرع العجز عن درک الادراک ادراک ٭ اور حضرت قاسم
انوار نے اپنے بعضے رسالون مین امانت کو خلافت ربانی پر ڈھالا ہی اور یہ بات لکہی ہی کہ ظلم اور جہل عدل اور علم کا ضد ہی لیکن اذا جاوز الشیء حدہ
انعکس ضدہ کے معنی کو یہان جلوے دیے اور ظلوم وجہول دونون مبالغہ کے صیغے ہین جب یہ دونون صفتین حد سے متجاوز ہوئین تو ضرورتا
ضد کے ساتھ مبدل ہو جائینگی اور روح الارواح مین کہا ہی کہ ظلوم وجہول یہان پر مدح ہی مذمت نہین آدم علیہ السلام نے بار امانت اپنی
ہمت سے اوٹھا لیا جو اونکی طاقت سے بڑھکر تھا اونسے کہا کہ تمنے ظلم کیا اپنی جان پر نہ سمجھے کہ بوجھ بھاری ہی جواب دیا کہ مین غیر حق سے جاہل تھا
پس اوسکی ظلومی اور جہولی کا شہرہ دونون عالم مین ہو گیا اور اہل عالم اسکے بھید سے غافل ہین لوامع مین ہی کہ وہ بوالعجبی جو عشق کو عالم
بشریت مین ہی مملکت ملکیت مین نہین اسواسطے کہ ملائک مہربانی اور پاکی کے سایہ مین پرورش ہوے ہین اور سایہ مین پرورش پایا ہوا امرد
اور محبت بے درد کچھ قدر اور قیمت نہین رکھتا عشق کے لائق وہی گروہ ہین کہ اتجعل فیہا من یفسد فیہا جنکے بازار کا سرمایہ ہو اور انہ کان
ظلوما جہولا جنکے روزگار کا پیرایہ ہی بیت عاشقان را درد و بدنامی خوش ست ٭ عاشقان را سوز و ناکامی خوش ست ٭ جب آفتاب
امانت عرض الوہیت کے برج سے چمکا تو آسمان بولا کہ مجھے بلندی کی صفت حاصل ہی زمین چلائی کہ مجکو کشادگی کی صفت ثابت ہی پہاڑ سے
آواز آئی کہ مجھے ثابت قدمی کا وصف حاصل ہی ہم اس بوجھ کا تحمل نہین رکھتے شاید ہمپر آفت نہ آئے اور یہ صفت ہمسے چھن نہ جائے آدم خاکی بولا کہ
مجھمین کیا ہی جو مجھسے چھین لینگے مردانہ وار سامنے آیا اور جو بوجھ آسمانون کے جسم نہ اوٹھا سکے اپنے کاندھے پر لیکر ہل من مزید کا نعرہ مارنے لگا
پس حکم ہوا کہ اے خاکی دلیر یہ سب قوت تو کہان سے لایا پس یہ مشت خاک زبان حال سے بولا کہ بار گران یار مہربان کی مدد سے کھینچ سکونگا ٭ بیت

... اوس بار کو اوٹھانے سے ... عرش ... بار کو دیکھا تو ... آیا بار تو ان ... نسان ... جسکا نام آدم ... اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کا
پروانہ لکھا ہوا اوسکے قامت ... سوا اور کسیکے قدر امانت اوٹھانے کا خلعت ٹھیک نہوا اور جب اتنا بڑا کام اور ایسی ...
... اوسکے نام ہوئی تو حسد کرنے والے شیطان جو اوسکے پرانے دشمن ہین اونکی نظر بد سے حفاظت کے لیے غیرت کی آگ مین ...
ظَلُوْمًا جَهُوْلًا کا اسپند اوسپر کردیا مصرع تا کور شود ہر آنکہ نتوا ند دید

سورۃ السبا مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وہی اربع وخمسون آیۃ
سورہ سبا مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چوّن آیتین ہین

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریف اللہ کے واسطے ہی الَّذِیْ لَهٗ وہ اللہ کہ اوسی کے واسطے ہی مَا فِی السَّمٰوٰتِ جو کچھ آسمانون
مین ہی بڑی نعمتون کے وسایط وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہی مہربانیون اور بخششون کے روابط وَلَهُ الْحَمْدُ اور اوسی کے
واسطے ہی تعریف فِی الْاٰخِرَةِ آخرت مین حکم کرنے کی راہ سے نہین بلکہ خوشی کی وجہ سے جیسا کہ کہینگے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا اور
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ اور بعضون نے کہا ہی کہ سب آخرت والے اوسکی حمد کرینگے دوست اوسکے
فضل کے سبب سے حمد وثنا کرینگے اور دشمن اوسکے عدل کے باعث سے ستائش کرینگے وَهُوَ الْحَكِیْمُ اور وہ ہی کام جاننے والا الْخَبِیْرُ
جاننے والا بندون کے احوال ظاہر اور پوشیدہ یَعْلَمُ جانتا ہی مَا یَلِجُ جو چیز اوترتی ہی فِی الْاَرْضِ زمین مین جیسے مینہ کا پانی
وَمَا یَخْرُجُ اور جو چیز نکلتی ہی مِنْهَا زمین سے جیسے بوٹی ٹہنی یا جاننے والا ہی اوسے جو کچھ زمین کے اندر ہی خزانے دفینے مردے اور جو کچھ
زمین کے اوپر ہی حیوان چشمے سونا چاندی وَمَا یَنْزِلُ اور جانتا ہی اوسے جو کچھ اوترتا ہی مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے جیسے فرشتے
کتابین روزی اور مینہ کے اندازے وَمَا یَعْرُجُ اور جو کچھ اوپر جاتا ہی فِیْهَا آسمان مین جیسے فرشتے اعمالنامے بندون کے اور دعائین
اور کلمات طیبہ اور ارواح طاہرہ غرائب التفسیر مین ہی کہ جو آسمان سے اوترتا ہی اس سے حضرت جبرئیل مراد ہین اور جو آسمان پر جاتا ہی اس سے
جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شب معراج مین آسمان پر تشریف لیجانا مقصود ہی صاحب کشف الاسرار نے
فرمایا ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ اوسکے علم قدیم پر پوشیدہ نہین جو اوترتے ہین اولیا کے دلون پر واردات اور کشوفات اور جو کچھ اوپر جاتے ہین
اولیا اور اصفیا کے نفائس انفاس سب اوقات مین یا جو کچھ اوترتا ہی الطاف وکرم کہ بارگاہ قدم سے دلون کی طرف متوجہ ہوا ہی جہان کہین
آشنائی کی بو آتی ہی وہین منزل اور مقام کرتا ہی اِنَّ لِرَبِّكُمْ فِیْ اَیَّامِ دَهْرِكُمْ نَفَحَاتٍ اَلَا فَتَعَرَّضُوْا لَهَا اور جو کچھ اوپر جاتا ہی توبہ کرنے والون کا نالہ
اور مفلسون کی آہ ہی جب صبح کو اونکے سینہ کے خلوتخانہ سے یہ نالہ و آہ درگاہ رحمت پناہ کی طرف منہ کرتی ہی فورًا قبول ہوجاتی ہی کہ اَنِیْنُ الْمُذْنِبِیْنَ
اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ زَجَلِ الْمُسَبِّحِیْنَ بیت غلغل تسبیح شیخ ارچہ مقبول ست لیک ؛ آہ دردآلود رندان را قبولی دیگرست وَهُوَ الرَّحِیْمُ
اور وہ مہربان ہی نعمت پوری کرنے مین الْغَفُوْرُ چھپانے والا گناہون کا پردہ رحمت مین وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اور کہا
اون لوگون نے جو کافر ہوے انکار یا ہنسی کی راہ سے کہ لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَةُ نہین آتی ہی ہمپر قیامت قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ

واٰلہ وسلم کہ بَلٰی ہو بات نہیں ہے جو تم کہتے ہو ہاں وَرَبِّیْ قسم ہے میرے رب کی کتاب میں کہا ہے کہ ابو سفیان نے لات اور عزیٰ کی قسم کھا کر کہا کہ
بعث و نشر کچھ نہیں ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم تم بھی قسم کھاؤ کہ میرے رب کی قسم کہ جلدی لَتَاْتِیَنَّکُمْ
ضرور آئیگی تمہارے پاس قیامت عٰلِمِ الْغَیْبِ اپنے رب کی صفت ہے یعنی ایسے رب کی جو جاننے والا ہے چھپی چیزوں کا لَا یَعْزُبُ دور نہیں ہوتا
عَنْهُ اوسکے علم سے یا نہیں چھپتا اوس سے مِثْقَالُ ذَرَّةٍ چھوٹی چیونٹی کے برابر یا ہوا میں جو ذرے اوڑتے ہیں اونمیں سے
ایک ذرے کی قدر فِی السَّمٰوٰتِ آسمانوں میں وَلَا فِی الْاَرْضِ اور نہ زمین میں وَلَآ اَصْغَرُ اور نہیں ہے بہت چھوٹی
چیز مِنْ ذٰلِکَ ذرہ سے وَلَآ اَکْبَرُ اور نہ بہت بڑی اوس سے اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مگر یہ کہ لکھی ہوئی ہے کتاب مُّبِیْنٍ ۝ روشن
یعنی لوح محفوظ چھوٹی بڑی سب چیزیں لوح محفوظ میں موجود ہیں لِّیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تاکہ جزا دے اسمیں اون لوگوں کو
جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیا اونھوں نے کام اچھے اُولٰٓئِکَ وہ ایمان والوں اور نیک کام کرنے والوں کا گروہ لَهُمْ
اونکے واسطے ہے مَّغْفِرَةٌ مغفرت خطاؤں سے وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ اور روزی بزرگی والی یعنی بے طلب اور بے رنج و تعب وَ
الَّذِیْنَ سَعَوْ اور جو لوگ دوڑتے ہیں فِیْٓ اٰیٰتِنَا ہمارے کلام کی آیتوں میں یعنی جنھوں نے ہماری آیتیں باطل کرنے میں کوشش کی
مُعٰجِزِیْنَ عناد کرنے والے یا کوشش کرنے والے اس بات میں کہ لوگ اون آیتوں سے نفرت کریں یا اپنے زعم میں ہم سے پیشی لیجانے والے
تاکہ اونپر سے ہمارا عذاب فوت ہوجائے اُولٰٓئِکَ وہ لوگ لَهُمْ اونکے واسطے ہے عَذَابٌ عذاب مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ۝ سخت بہت
عذاب میں سے دکھ دینے والا عذاب وَيَرَى اور دیکھتے ہیں الَّذِیْنَ اور لوح محفوظ میں سب چیزوں کا ثبت کرنا اسواسطے ہے تاکہ جان لیں وہ لوگ جو
اُوْتُوا الْعِلْمَ دیے گئے علم اس سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے اصحاب مراد ہیں یا مومنین اہل کتاب اور بہر تقدیر
مراد یہ ہے کہ اہل کتاب جانتے ہیں الَّذِیْٓ اُنْزِلَ وہ چیز جو اوتاری گئی ہے اِلَیْکَ تیری طرف مِنْ رَّبِّکَ تیرے رب کی طرف سے
یعنی قرآن هُوَ الْحَقَّ وہ صحیح اور درست ہے وَيَهْدِيْٓ اور وہ یعنی اوتارا ہوا ہدایت کرتا ہے اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ
راہ خدائے غالب الْحَمِيْدِ ۝ تعریف کیے ہوئے کی جسکی حمد کیجاتی ہے نعمتوں پر نہایت حمد وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
اور کہا اون لوگوں نے جو کافر ہیں یعنی بعث و نشر کے منکروں میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ هَلْ نَدُلُّكُمْ کیا دلالت کریں
ہم یعنی بتائیں تمکو عَلٰى رَجُلٍ اوس مرد پر يُّنَبِّئُكُمْ جو خبر دیتا ہے تمکو یعنی محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم جو کہتے ہیں کہ اِذَا
مُزِّقْتُمْ جب ٹکڑے کیے جاؤگے یعنی متفرق ہوجائینگے تمہارے سب اجزا كُلَّ مُمَزَّقٍ بالکل ٹکڑے ٹکڑے کیے ہوئے یعنی جب
تمہارے جسم بالکل خاک میں ریزہ ریزہ ہو جاینگے تو اِنَّكُمْ بیشک تم لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ ضرور نئی پیدایش میں ہوگے
یعنی پھر نئے سر سے زندہ کیے جاؤگے کافروں نے باہم کہا کہ جو مرد یہ خبر دیتا ہے اوسنے اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ باندھا ہے اللہ پر كَذِبًا جھوٹھ
جان بوجھ کر اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ط یا اوسے جنون ہے کہ جو چیز نہیں جانتا وہ کہتا ہے بَلِ الَّذِیْنَ ایسا نہیں جو وہ کہتے ہیں بلکہ جو لوگ
لَا يُؤْمِنُوْنَ نہیں ایمان لاتے بِالْاٰخِرَةِ آخرت کا فِی الْعَذَابِ عذاب میں ہیں اوس جہان میں وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۝
اور دور کی گمراہی میں ہیں اس جہان میں کہ وہ گمراہی راہ صواب سے بہت دور ہے اَفَلَمْ يَرَوْا کیا نہیں دیکھتے اور نہیں ایمان لاتے کافر

اِلٰی مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ جو انکے آگے ہے وَمَا خَلْفَھُمْ اور جو انکے پیچھے ہے مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
آسمان اور زمین سے یعنی ... اِنْ نَّشَاْ
نَخْسِفْ بِھِمُ الْاَرْضَ ... اَوْ نُسْقِطْ عَلَیْھِمْ کِسَفًا
مِّنَ السَّمَآءِ ... اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک آسمان و زمین پر نظر کرنے
یا زمین مین دھنسا دینے اور آسمان کا ٹکڑا ... مین ہی آئین غور و تامل کرنے مین لَاٰیَۃً البتہ دلالت اور عبرت ہی لِّکُلِّ
عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ع رجوع کرنے والے بندہ کے واسطے جو حق کی طرف رجوع کرتا ہی اسواسطے کہ وہ غور اور فکر کرتے ہین ہماری قدرت
اور حکمت کی دلیلون مین وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ اور بیشک ہمنے دی داوود کو مِنَّا اپنے پاس سے فَضْلًا ط زیادتی اوس
زمانہ کے سب لوگون پر کہ نبوت تھی یا زبور یا بادشاہی یا حسن خلق یا رغبت فیصلہ کرنے مین یا عدل کی توفیق یا ضعیفون اور رعایا پر دل
بخشش یا مناجات کی حلاوت یا علم اس بات کا کہ اوسکی بارگاہ کے سوا اور کوئی التجا اور پناہ کی جگہ نہین ہی عین المعانی مین ہی کہ فضل سے
اچھی آواز مراد ہی اسواسطے کہ داوود علیہ السلام جب زبور پڑھنے مین مشغول ہوتے درندے اور وحشی جانور اپنے مقامون سے نکل آتے اور
اونکی آواز دلنواز سنا کرتے اور پرندے اونکے نغمات جانفزا سے مضطرب ہو کر اپنے کو ہوا سے زمین پر گراتے نظم زصوت دلکشش جان تازہ
گشتے ۔ روان از ذوق بے اندازہ گشتے ۔ سپہر چنگ پشت ارغنون ساز ۔ ازان پرحال ترنشنودہ آواز ۔ اور بعضون نے کہا ہی کہ فضل یہ ہی
جو اسکے بعد فرماتا ہی کہ یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ کہا ہمنے اے پہاڑو پھیرو اپنی آوازین مَعَہٗ داوود کے ساتھ اونکی تسبیح کے وقت یعنی اونکے ساتھ
موافقت کرو یا جہان وہ جائین اور تمکو بھی بلائین تم اونکے ساتھ سیر کرو اور یہ حضرت داوود علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ جب وہ چاہتے تو پہاڑ اونکے
ساتھ چلتے وَالطَّیْرَ ج اور مسخر کر دیا اوسکا پرندون کو کہ ذکر کے وقت اونکے ساتھ موافقت کرتے تیسیر مین لکھا ہی کہ جب حضرت داوود تسبیح
کہتے تو پہاڑ آواز سے اونکی مدد دیتے اور پرندے اونکے سر کے اوپر صف باندھ کر الحان آل داوود سے اونکی مدد کرتے اور وہ نغمے سننے والے بہتیرے
اپنی جان دیتے بیت چوگرد مضطرب من نغمہ پرداز ۔ شود بس مرغ روح آید بہ پرواز ۔ ایک اہل تفسیر نے حضرت داوود کی زیارت کو آیا اور
بولا کہ آپ خدا کے پیغمبر اور خلیفہ مین اولی یہ ہی کہ آپکا کھانا آپکی کمائی سے ہو داوود علیہ السلام نے خدا سے پیشہ طلب کیا حکم ہوا کہ زرہ بنایا کرو
اور یہ پیشہ حق تعالی نے اونپر آسان کر دیا جیسا کہ فرماتا ہی کہ وَاَلَنَّا لَہُ الْحَدِیْدَ لا اور نرم کر دیا ہمنے اونکے واسطے لوہے کو بے
آگ کے ایسا کہ اونکے ہاتھ مین موم کی طرح لوہا نرم ہوجاتا تھا اور اوس لوہے مین جو تصرف چاہتے کرتے اور حکم کر دیا ہمنے اَنِ اعْمَلْ یہ کہ بناؤ
سٰبِغٰتٍ زرہین فراخ دامن کشادہ وَّقَدِّرْ اور اندازہ نگاہ رکھ فِی السَّرْدِ اوسکے بننے مین یعنی اوسکی کڑیان برابر برابر بناؤ تاکہ
اوسکی وضع مناسب پڑے تیسیر مین ہی کہ حضرت داوود ہر روز ایک زرہ بناتے اور چھ ہزار درم کو بیچتے چار ہزار تصدق کرتے اور دو ہزار اہل و
عیال پر خرچ کرتے لباب مین کہا ہی کہ جب حضرت داوود نے وفات فرمائی تو چھ ہزار زرہین اونکے گھر مین تھین وَاعْمَلُوْا اور کہا ہمنے
کہ اے داوود تو اپنے لوگون کے ساتھ عمل کر صَالِحًا ط عمل نیک یعنی غرضون سے خالص اِنِّیْ بیشک مین بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے
جو تم لوگ کرتے ہو بَصِیْرٌ o دیکھنے والا ہون اور اوسکے لائق جزا دونگا وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ اور مسخر کر دی گئی سلیمان علیہ السلام

اور سلیمان کے لیے ... غُدُوُّهَا شَهْرٌ ... اوسکا چلنا ایک ... وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ اور شام کو اوسکی چال ایک مہینے کی راہ صبح کو
... سلیمان چلتے اور ... شام کو ... [illegible] ... وَأَسَلْنَا لَهُ اور جاری کردیا ہمنے
سلیمان کے واسطے عَيْنَ الْقِطْرِ چشمہ تانبے کا ... اور ... مکان قریب صنعا ملک یمن کے ایک
... تین دن تک ... اوس سے بہتا جو کچھ چاہتے ... وَمِنَ الْجِنِّ اور تابع کردیے گئے سلیمان کے جنون مین سے
مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ جوکوئی کام کرتا اونکے سامنے بِإِذْنِ رَبِّهِ اپنے رب کے حکم سے وَ اور مقرر کردیا ہمنے کہ مَنْ يَزِغْ
مِنْهُمْ جو کوئی جن پھرے اور مڑے اور سرکشی کرے عَنْ أَمْرِنَا ہمارے حکم اور سلیمان کی اطاعت سے نُذِقْهُ چکھائین ہم اوسے مِنْ
عَذَابِ السَّعِيرِ ۝ عذاب مین سے جلتی ہوئی آگ کے عقبی مین اور بعضے کہتے ہین کہ دنیا مین جو فرشتہ آگ کا کوڑا ہاتھ مین لیے رہتا ہے وہ
جنون پر مقرر اور مسلط تھا کہ جو جن حضرت سلیمان کے حکم سے باہر ہو وہ آگ کا کوڑا اوسے مار کر جلادے يَعْمَلُونَ کام بناتے تھے جن لَهُ سلیمان کے
واسطے مَا يَشَاءُ جو چاہتے تھے سلیمان مِنْ مَحَارِيبَ در اور دالان اچھے اور دیوارین خوب ... صحاح مین ہے کہ محراب اوس مکان کو کہتے ہین کہ ایک درجہ چڑھ کر
اوسپر جاسکین اور بعضون نے کہا ہے کہ محاریب سے یہان حرب یعنی لڑائی کی جگہ مراد ہے جیسے اونچے قلعے اور بڑے بڑے حصن جنون نے ولایت یمن مین حضرت سلیمان کے
واسطے عجیب عجیب قلعے بنائے تھے جیسے مرواح و بینون اور قلقوم اور غمدان اور جنید اور مثل اوسکے وَتَمَاثِيلَ اور بناتے تھے مورتین اور
فرشتون اور انبیا علیہم السلام کی صورتین اوس وضع پر جسپر کہ وہ عبادت کے وقت رہتے تھے تاکہ لوگ اون تصویرون کو دیکھ کر اوسی صورت سے
عبادت کرین اور اوس زمانے مین تصویر لینا اور رکھنا مباح تھا عین المعانی مین ہے کہ لوہے سے آدمیون کی مورتین بناتے تھے اور جب دشمنون سے
لڑائی کا وقت آتا تو حق تعالی اونمین روح پھونک دیتا تاکہ قتال مین قوی اور سخت ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ دو شیر بنائے تھے حضرت سلیمان کے
تخت کے نیچے اور دو گرس تخت کے اوپر جب حضرت سلیمان چاہتے کہ تخت پر چڑھین تو وہ دونون شیر اپنے شانے پھیلا دیتے اور اونپر قدم رکھکر حضرت سلیمان
تخت پر چڑھ جاتے اور جب تخت پر بیٹھتے تو دونون گرس اپنے پرون سے اونپر سایہ کرلیتے وَجِفَانٍ اور بناتے تھے حضرت سلیمان کے واسطے
لگن ... کاسے كَالْجَوَابِ جیسے حوضون کے مثل وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ اور دیگین اونچی اونچی تپائی پر رکھین پہاڑون کے مانند
اور ... ہزار آدمی ... تھے ... دیگون مین کھانا پکانے اور اب تک ولایت شام مین بعض مقام پر ایسی دیگین پتھر سے تراشی ہوئی موجود ہین اعْمَلُوا
کہا ہمنے کہ نیک کام کرو آلَ دَاوُودَ اے آل داود شُكْرًا واسطے شکر ان نعمتون کے کہ ثابت ہین سنائی قدس سرہ نے کہا ہے کہ آل داود نے
دن رات کی گھڑیان تقسیم کی تھین ساعت ... ایک شکر آلہی اور رعایت بادشاہی پر قائم تھا وَقَلِيلٌ اور تھوڑے ہین مِنْ عِبَادِيَ
الشَّكُورُ ۝ میرے بندون مین سے شکر گزار اور شکور اوسے کہتے ہین جو دل اور زبان اور ہاتھ پاؤن سے اکثر اوقات مراسم شکر گزاری ادا کرے اور
شکر مین اوس حد تک استقدر ڈوبے رہنے کے اپنے کو ادائے شکر سے عاجز جانے اس واسطے کہ شکر کی توفیق ایک اور نعمت ہے کہ دوسرے شکر کو چاہتی ہے اور اسی
جگہ سے کہا ہے کہ الشکور من یری عجزہ من الشکر یعنی شکر کرنے والا وہ ہے جو دیکھے اپنا عجز ادائے شکر سے مثنوی حد شکر حق نداند ہیچکس *
حیرت آمد حاصل دانا و بس * آن بزرگ گفت با حق در نہان * کای پدید آرندہ ہر دو جہان * ... ترا از زن و فرزند و جفت * کی توانم شکر
نعمت ہات گفت * پیک حضرت داد شان این پیام * گفتش از تو این بود شکر تمام * چون رسیدی اینقدر بشناختی * شکر نعمتہا بجا پرداختی *

لکھا ہی کہ بیت المقدس کی بنا حضرت داود علیہ السلام نے شروع کی تھی اور حضرت سلیمان نے اوسے پورا کرنے مین سعی کوشش کی تھی ابھی
اوسکے پورا ہونے مین سال بھر کا کام باقی تھا کہ موت کا پیام حضرت سلیمان کو آپہونچا اخیر وقت حضرت سلیمان نے اپنے لوگون کو وصیت کی کہ
میری موت ظاہر نہ کرنا اور مرنے کے بعد مجھے میرے عصے کی آڑ لگا کر کھڑا کر دینا تاکہ جن اپنے کام سے باز نہ رہین اور مسجد کا کام پورا ہو جاے
پھر حضرت سلیمان جب اس جہان سے گذر گئے تو اونھین غسل دیا اور جنازہ کی نماز پڑھی اور عصے کی آڑ مین کھڑا کر دیا جن ڈر سے اونھین
زندہ جانتے تھے اور اپنے اپنے کام پر مستعد تھے یہانتک کہ ایک سال گذرنے کے بعد عصے کو نیچے کی طرف گھن نے کھا لیا اور حضرت سلیمان زمین پر
گرے تو سبھون کو اونکی موت کا حال معلوم ہوا جن بھاگے اور پہاڑون کی گھاٹیون اور جنگلون کے درمیان مین چلدیے جیسا کہ حق تعالی نے
فرمایا ہی کہ فَلَمَّا قَضَيْنَا پھر جب حکم کیا ہمنے عَلَيْهِ الْمَوْتَ سلیمان پر موت کا اور مرنے کے بعد اونھین عصے کی آڑ لگا کر
لوگون نے کھڑا کر دیا تو مَا دَلَّهُمْ دلالت نکی جنون کو عَلٰى مَوْتِهٖٓ سلیمان کی موت پر اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ مگر گھن نے کہ زمین سے
نکلا تَاْكُلُ کھاتا تھا مِنْسَاَتَهٗ ج اوسکے عصے کو فَلَمَّا خَرَّ پھر جب گر پڑے سلیمان علیہ السلام تو تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ جان لیا
جنون نے اَنْ لَّوْ كَانُوْا یہ کہ اگر ہوتے کہ البتہ يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ جانتے غیب کو جنون کو یہ گمان تھا کہ وہ غیب جانتے ہین اور لوگون سے
ایسا ہی ظاہر کرتے تھے حق تعالی فرماتا ہی کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو مَا لَبِثُوْا نہ ٹھہرتے سال بھر تک فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ط
ذلیل کرنے والے عذاب مین یعنی عمارت بنانے مین جو سخت تکلیفین اونکو تھین وہ نہ اوٹھاتے لَقَدْ كَانَ بیشک تھی لِسَبَاٍ واسطے اولاد
سبا کے جو یشجب بن یعرب بن قحطان کا بیٹا تھا فِيْ مَسْكَنِهِمْ اونکے گھر مین اور بکر نے مساکنہم جمع کا صیغہ پڑھا ہی یعنی اونکے
گھرون مین اٰيَةٌ ج ایک علامت اور دلالت وجود صانع پر اور اوسکی قدرت کاملہ پر مختار مین ہی کہ سبا کے فرزندون کے واسطے ولایت یمن مین
مارب کے حوالی مین ایک مقام تھا دو پہاڑون کے درمیان اوسکے اوپر سے نیچے تک اٹھارہ فرسخ تھا اور اونکا گھاٹ جہان سے پانی لیتے تھے جنگل
جانب عُلیٰ مین تھا ایک چشمے سے پہاڑ کی انتہا پر اور کبھی ایسا ہوتا کہ ولایت شہر کا بڑھا ہوا پانی انکے پانی مین ملجاتا اور خرابی کرتا بلقیس جو
اونکی ولایت کی والی تھی انھون نے اوس سے درخواست کی اور اوسنے آڑ کے واسطے ایک بڑی مضبوط دیوار کھینچ دی دونون پہاڑون کے
منھ پر کہ اصلی اور زیادہ پانی وہان جمع ہوتا اور اوس باندھ پر تین سوراخ ترتیب دیئے تاکہ پہلے اوپر والا سوراخ کھولدین اور اپنے کھیت
سینچ لین اور جب پانی گھٹ جائے تو بیچ والا کھولین آخر کو نیچے والا اور وہ لوگ اپنے مکانون کے داہنے بائین باغ رکھتے تھے اون
باغون مین میوہ دار درخت تھے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی جَنَّتٰنِ نشانی جو اہل سبا کے مکانات مین تھی کہ وہ دو باغ تھے عَنْ
يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ط داہنی بائین طرف اونکے مکانون سے اگرچہ باغ بہت تھے ہر طرف مگر درخت قریب قریب ہونے سے
سب باغ ایک باغ کے مثل تھے كُلُوْا کہا پیغمبر نے اونسے کہ کھاؤ مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ اپنے رب کی دی ہوئی روزی مین سے اونکے باغون مین
میوے اس کثرت سے تھے کہ اگر کوئی شخص زنبیل سر پر رکھ کر درختون کے نیچے چلتا تو بے ہاتھ ہلائے وہ زنبیل میوون سے بھر جاتی تو پیغمبر نے
کہا کہ ان نعمتون مین سے کھاؤ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ط اور شکر کرو خدا کا بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ یہ شہر ہی یعنی یاجس سے روزی دیتا ہی خدا تمکو شہر پاکیزہ ہی
اور ہوا تندرست رکھنے والی اور پانی میٹھا اور خاک پاک بلبیت شہر ہے چو بہشت از نکوئی ؛ چون باغ ارم بتازہ روئی ؛ وہان مچھر

کثھل بچھو کچھ تھے اور کپڑون مین جاپوے نہ پڑتے تھے جو مسافر وہان پہونچتا اوسکے کپڑون کے جاپوے بھی مرجاتے وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ۝
اور رب رزق دینے والا اور تمسے شکر چاہنے والا او بخشنے والا ہی اوسے جو شرک سے توبہ کرے فَاَعْرَضُوْا پھر اونھون نے منھ پھیرا
اپنے پیغمبرون سے اور شکرگذاری نہ کی روایت مین ہی کہ تیرہ پیغمبر اونکے پاس آئے اونھون نے سب کی تکذیب کی اخیر پیغمبر ذوالاذعار بن جیشان
کی بادشاہی کے زمانہ مین آئے حضرت ادریس علیہ السلام کے اوٹھ جانے کے بعد اوس پیغمبر کو اون ناشکرون نے بہت ایذا دی تو حق تعالی نے
جنگلی چوہے اوس پانی کے باندھ کے نیچے پیدا کر دیے اور اونھین حکم فرمایا کہ اوس باندھ مین اونھون نے سوراخ کر دیے آدھی رات کو جب سوگئے
باندھ ٹوٹ گیا اور بہیا آئی بس اون ناشکرون کے مکان اور باغ خراب گئے اور بہت آدمی اور چارپائے ہلاک ہوگئے جیسا کہ خود
اوسنے فرمایا ہی کہ جب اونھون نے انکار کیا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ تو بھیجا ہمنے اوپر سَيْلَ الْعَرِمِ سیلاب سخت او بعضون نے
کہا ہی کہ عرم اوس پانی کے باندھ کا نام تھا یا اوس جنگل کا نام تھا جس سے پانی آتا تھا یا اوس جنگلی چوہے کا نام جسنے باندھ مین سوراخ کیا تھا
وَبَدَّلْنٰهُمْ اور بدل دیا ہمنے اونھین بِجَنَّتَيْهِمْ اونکے باغون سے جَنَّتَيْنِ دو باغ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ میوے والے کڑوے
وَّاَثْلٍ اور جھاو اور اپنے مقام کو باغ کہنا مشکل باغ ہونے کے سبب سے ہی وَّشَيْءٍ اور کچھ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ۝ بیریان چھوٹی اور
تھوڑی سی یعنی اون شور زمینون مین تھوڑے سے بیر کے درخت ہمنے پیدا کر دیے تا کہ اونکے سبب سے گذرے ہوئے میوے یاد کرین ذٰلِكَ
یہ عذاب کرکے جَزَيْنٰهُمْ جزا دی ہمنے اونکو بِمَا كَفَرُوْا بسبب اسکے کہ ناشکری کرکے رسولون پر ایمان نہ لائے وَهَلْ نُجٰزِيْٓ
اور کیا سزا دیتے ہین ہم اِلَّا الْكَفُوْرَ ۝ مگر ناشکرے کو اور بعضے نے وَہَلْ یُجَازٰی اِلَّا الْکَفُوْرُ پڑھا ہی فعل غائب مجہول اور کفور کی رفع کے
بیش یعنی کیا سزا دیا جاتا ہی مگر ناشکرا جزا عام ہی ہر مومن اور کافر کو اور مجازات کفار کے واسطے خاص ہی لکھا ہی کہ شہر سبا مین جو لوگ باقی رہگئے
تھے اونھون نے پیغمبر کے پاس آکر کہا کہ ہمنے اپنے خدا اور رسول کو پہچان لیا اسکے بعد اگر پھر وہ ہمکو نعمت عطا فرمائے تو ہم ناشکری نہ
کرینگے اور اتنی عبادت کرتے رہینگے کہ کبھی کسی قوم نے نہ کی ہو حق تعالی نے دوسری بار نعمت کا دروازہ اونپر کھول دیا کہ وَ
جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ اور کر دیا ہمنے درمیان سبا کے وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ اور درمیان اون دیہات کے کہ اپنے کرم سے
بٰرَكْنَا برکت دی ہی ہمنے فِيْهَا اونمین کہ وہ ولایت شام مین سے ہی جیسے فلسطین اور اردن اور اریحا اور ایلیا قُرًى
ظَاهِرَةً دیہات آباد ظاہر ایک دوسرے سے ملے ہوئے عین المعانی مین کہا ہی کہ مارب جو اہل سبا کا مقام تھا وہان سے شام تک
چار ہزار سات سو گانون آباد ہوگئے وَّقَدَّرْنَا اور اندازہ کیا ہمنے فِيْهَا السَّيْرَ اون دیہات مین چلنا لوگون کا یعنی چلنے کی
مقدارین ہمنے بیان کر دین اور ہمنے کہدیا کہ سِيْرُوْا چلو فِيْهَا اون دیہات مین لَيَالِيَ وَاَيَّامًا راتون اور دنون کو
اٰمِنِيْنَ ۝ امان پائے ہوئے دشمنون اور درندون سے خلق کی کثرت کے سبب سے یا امان پائے ہوئے بھوک پیاس سے دیہات آباد
ہونے کے سبب سے سبا مین جو لوگ باقی رہگئے تھے اونھون نے تجارت شروع کی تھی شام کو جاتے تھے کچھ دن چڑھے ایک گانون مین ہوا اور
شام کو ایک گانون مین امیرون کو غریبون پر حسد آیا کہ ہم مین اور انمین کچھ فرق نہین رہا ہے اور مفلس بے زاد اوسی آرام سے چلتے ہین جیسے سوار مالدار
فَقَالُوْا پھر اون امیرون نے کہا کہ رَبَّنَا اے ہمارے رب بٰعِدْ دور ہی الدے بَيْنَ اَسْفَارِنَا ہمارے سفر کی منزلون مین یعنی

ایک منزل سے دوسری منزل تک میدان پیدا کر دے تاکہ لوگ بے خرچ راہ اور بے سواری کے سفر نہ کر سکین وَظَلَمُوٓا اَنۡفُسَهُمۡ
اور ظلم کیا اونھون نے یہ دعا کر کے اپنی جانون پر اور ہمنے اون بستیون کو خراب کر دیا فَجَعَلۡنٰهُمۡ تو کر دیا ہمنے اہل سبا کو اَحَادِیۡثَ باتین یعنی وہ
لوگ تعجب سے کہنے لگے کہ ہمنے آبادی سے بربادی کی طرف رغبت کی وَمَزَّقۡنٰهُمۡ اور پراگندہ کیا ہمنے اونھین کُلَّ مُمَزَّقٍ سب
پراگندہ کرنا یہانتک کہ اونمین سے ایک بھی آرب مین نہ رہا قبیلہ غسان تو شام مین چلا گیا اور قضاعہ مکہ مین آور اسد بحرین مین اور انمار
یثرب مین اور جزام تہامہ مین اور ازد عمان مین اور یہ کلمہ حد کو ضرب المثل ہو گیا کہ تفرقوا ایدی سبا اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ بیشک جو کچھ ہمنے ذکر کیا
اوسمین لَاٰیٰتٍ البتہ عبرتین ہین لِّكُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنے والے کے واسطے جو محنتون پر صبر کرتا ہی شَكُوۡرٍ ۝ شکر کرنے والے کے
لیے جو نعمتون پر شکر کرتا ہی کشف الاسرار مین ہی کہ اہل سبا خوشحالی کے ساتھ بسر کرتے تھے بے صبری اور ناشکری کے سبب سے گذری جو کچھ
اونپر گذری بیت ؎ روزگار عافیت شکرت نکردم لاجرم ۔ دستے کہ در آغوش بود اکنون بدندان میگزم ۔ وَلَقَدۡ صَدَّقَ اور بیشک
سچ پایا عَلَیۡهِمۡ اہل سبا پر اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ سب کافرون پر اِبۡلِیۡسُ ظَنَّهٗ ابلیس نے اپنا گمان یعنی شیطان نے گمان کیا تھا کہ
آدمیون پر مین قابو پاؤنگا اونکی شہوت اور غصہ کے سبب سے جو اونکے اندر پیدا ہی اور اسی سبب سے مین اونکو گمراہ کرونگا تو اوسکا گمان گمراہون کے
باب مین سچا ہوا فَاتَّبَعُوۡهُ تو اوسکی پیروی کی شرک اور معصیت مین اِلَّا فَرِیۡقًا مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝ مگر مومنون کے
ایک گروہ نے کہ وہ مستثنیٰ ہین وَمَا كَانَ اور نہ تھا لَهٗ عَلَیۡهِمۡ ابلیس کو اون لوگون پر جنکے باب مین اوسکا گمان محقق ہوا
مِّنۡ سُلۡطٰنٍ کچھ تسلط اور غلبہ اِلَّا لِنَعۡلَمَ مگر اسواسطے کہ ہم جدا کرین مَنۡ یُّؤۡمِنُ اوسے جو ایمان لاتا ہی بِالۡاٰخِرَةِ
آخرت پر مِمَّنۡ هُوَ اوس شخص سے جو مِنۡهَا فِیۡ شَكٍّ آخرت سے شک مین ہی تاکہ ہمارے دوست اہل ایمان لوگ اور شک والون کو
پہچان لین وَرَبُّكَ اور تیرا رب عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ سب چیزون پر حَفِیۡظٌ ۝ نگہبان ہی قُلِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ع ۱۲
وسلم بنی ملیح کو کہ ادۡعُوا الَّذِیۡنَ زَعَمۡتُمۡ پکارو اونکو جنکو گمان کیا ہی تمنے کہ خدا ہین مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ خدا کے سوا یعنی
جن فرشتون کو پوجتے ہو اونھین پکارو تو دیکھو نفع حاصل کرنے اور ضرر دور کرنے مین اونسے مدد پاتے ہو یعنی بے خدا کی مدد کے اونھین کچھ
اختیار اور قدرت نہین ہی یا سب کافرون سے کہو کہ اپنے خداؤن کو پکارو کہ کچھ تمھارا کہا مانین اور کیونکر وہ تمھاری عرض قبول کر سکتے ہین
اسواسطے کہ لَا یَمۡلِكُوۡنَ مالک نہین ہین وہ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ ذرہ برابر بھلائی اور برائی کے فِی السَّمٰوٰتِ آسمانون مین وَ
لَا فِی الۡاَرۡضِ اور نہ زمین مین وَمَا لَهُمۡ اور نہین ہی بتون یا فرشتون کو فِیۡهِمَا آسمان اور زمین مین مِنۡ شِرۡكٍ کچھ شرکت
نہ پیدا کرنا اور نہ تصرف کرنا وَّمَا لَهٗ اور نہین ہی خدا کے واسطے مِنۡهُمۡ بتون اور فرشتون مین سے تقدیر اور تدبیر مین مِّنۡ ظَهِیۡرٍ ۝
کوئی یار اور مددگار وَلَا تَنۡفَعُ الشَّفَاعَةُ اور فائدہ نہ کریگی کسیکی شفاعت عِنۡدَهٗ خدا کے پاس یعنی فرشتون یا بتون کے
ساتھ جو تم شفاعت کا گمان رکھتے ہو محقق نہوگا اسواسطے کہ شفاعت کرنا کچھ فائدہ نہ کریگا اِلَّا لِمَنۡ اَذِنَ لَهٗ ط مگر جسکے واسطے
اجازت دے خدا شفاعت کرنے کی یا وہ اذن دیا گیا ہو شفاعت کرنے کی اور قیامت کے دن شفاعت کرنے والا اور وہ جسکی شفاعت
کریگا دونون منتظر رہینگے اور خوف مین ہونگے کہ دیکھیے حضرت رب العزت سے کیا حکم ہوتا ہی اور اسی انتظار مین رہینگے حَتّٰۤی اِذَا فُزِّعَ

یہانتک کہ جب اوٹھا لینگے خوف عَنْ قُلُوْبِهِمْ اونکے دلون سے اور شفاعت کی اجازت دینگے قَالُوْا کہینگے بعضے اونکے بعض کو کہ
مَاذَا قَالَ کیا کہا رَبُّكُمْ تمہارے ربنے شفاعت کے باب مین تو قَالُوا الْحَقَّ وہ کہینگے کہ صحیح اور درست کہا اور حکم دیا کہ مومنون کی
شفاعت کرین کافرون کی نہین وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ○ اور خدا برتر اور بڑا ہے اس بات سے کہ پیغمبر اور فرشتے بغیر اوسکے اذن
شفاعت کر سکین قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کون روزی دیتا ہے تمکو مِّنَ السَّمٰوٰتِ آسمانون سے
مینھ برساکر وَالْاَرْضِ اور زمین سے سبزہ اوگاکر قُلِ اللّٰهُ تو خود یہ بھی کہو کہ اللہ روزی دیتا ہے تمکو اسواسطے کہ اس سوال کا
اسکے سوا اور کچھ جواب ہی نہین ہے اگرچہ کافر الزام کے خوف سے زبان پر نہ لائین مگر دل سے اسکے مقر ہین وَاِنَّآ اور او نسے یہ بھی کہو
کہ ہم مومن جو روزی دینے والے کو ایک کہتے ہین اور اوس وحدہ لاشریک کی عبادت کرتے ہین جو ہر صفت مین ایک ہے اَوْ اِيَّاكُمْ
یا تم مشرک کہ جماد کو جو ممکنات مین ہر جہت کی راہ سے سب سے کمتر ہین واجب الوجود کے ساتھ شریک کرتے ہو لَعَلٰى هُدًى سیدھی
راہ پر ہین اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ○ یا کھلی ہوئی گمراہی مین قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ کہہ نہ پوچھے جاؤگے تم عَمَّآ اَجْرَمْنَا
اوس سے جو کچھ کرتے ہین ہم برائی وَلَا نُسْـَٔلُ اور ہم نہ پوچھے جائینگے عَمَّا تَعْمَلُوْنَ○ اوس چیز سے جو تم کرتے ہو بلکہ ہمارا
پروردگار ہر ایک سے اوسی کے اعمال پوچھیگا اور اوسکے مناسب جزا دیگا قُلْ يَجْمَعُ کہہ جمع کریگا بَيْنَنَا درمیان ہمارے رَبُّنَا
رب ہمارا قیامت کے دن ثُمَّ يَفْتَحُ پھر حکم کریگا بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ط ہمارے درمیان حق حق پس جو لوگ حق پر ہین انھین باغ وصال مین
بھیجیگا اور جو باطل پر ہین انکو زندان بال مین وَهُوَ الْفَتَّاحُ اور وہ ہی حکم کرنے والا مشکل قضیون مین الْعَلِيْمُ○ جاننے والا
حکم کی کیفیت قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ کہہ دکھاؤ مجھے اون لوگون کو کہ اَلْحَقْتُمْ ملایا ہے تمنے اونھین بِهٖ خدا کے ساتھ
شُرَكَآءَ شریک یعنی دکھاؤ تو کہ کس صفت کے سبب سے بتون کو خدا کا شریک بناتے ہو عبادت مین كَلَّا یہ شریک کرنا درست نہین ہے
بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ بلکہ وہ ہی خدا غالب سب پر کوئی اوسکا شریک ہونے کا دم نہین مار سکتا الْحَكِيْمُ○ جاننے والا ہے احکام
موصوف اوس حکمت کے ساتھ جو حد کو پہونچی ہوئی ہے تو کسے اوسکے ساتھ شرکت کا مرتبہ دے سکیے نظم وحدہ لاشریک لہ صفتش ذاتش
الفرد ہمل معرفتش شرک راسوے وحدتش رہ نیست عقل از کنہ ذاتش آگہ نیست ہست در راہ کبریاے جلال شرکت لائق
وشریک محال وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اور نہین بھیجا ہمنے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا كَآفَّةً مگر بھیجنا عام اور شامل
لِّلنَّاسِ واسطے سب لوگون لال کے لئے جن انس کے یا نہین بھیجا ہمنے تمکو ای ہمارے حبیب مگر تمام خلق کی طرف اور یہ فضیلت خاص
آنحضرت کی ہے کہ آپ مبعوث ہوے سب آدمیون اور جنون وغیرہ کی طرف اور کوئی نبی تمام جن اور انس کی طرف مبعوث نہین ہوا نظم مراد اہ
منشور سعادت وز ان پس نوع انسان آفریدند پری را جملہ در خیل تو کردند پس آنگاہے سلیمان آفریدند اور بعضون نے کہا ہے کہ
کافۃ کی ہے مبالغہ کے واسطے ہے جیسے علامہ اور نسابہ یعنی نہین بھیجا ہمنے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر باز رکھنے والا لوگون کو شرک
سے بَشِيْرًا خوشخبری دینے والا فضل کی اوسے جو توحید کا اقرار کرے وَّنَذِيْرًا اور ڈرانے والا عدل سے اوسے جو شرک پر اصرار کرے وَّ
لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ○ نہین جانتے ہین تمہارے فضائل اور کمالات اور جہل مرکب انکو تمہاری

مخالفت پر رکھتا ہی وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین [illegible] جہالت سے کہ مَتٰى کب ہوگا هٰذَا الْوَعْدُ یہ وعدہ عذاب کا یا قیامت قائم ہونا
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہو تم سچے یعنی رسول اور مؤمن سب قُلْ لَّكُمْ کہہ تمہارے واسطے مِّيْعَادُ يَوْمٍ وعدہ اوس
دن کا ہی کہ جب وہ آپہونچیگا تو لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ نہ پیچھے رہوگے عَنْهُ اوس دن سے سَاعَةً ایک ساعت یعنی ذرہ دیر بھی
وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ○ اور نہ آگے بڑھوگے لکھا ہی کہ کفار مکہ نے اہل کتاب سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احوال پوچھا وہ بولے
کہ ہم نے اپنی کتابون مین اونکی نعت پڑھی ہی وہ پیغمبر برحق ہین ابوجہل وغیرہ بولے کہ ہم تمہاری کتابون کا بھی ایمان نہین رکھتے اور یہ آیت
نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اون لوگون نے جو نہ ایمان لائے اہل کتاب سے کہ لَنْ نُّؤْمِنَ نہین ایمان رکھتے ہم
بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن کا جو محمد عربی پر اوترا ہی وَلَا بِالَّذِيْ اور نہ اوس کتاب کا بھی جو اوتری ہی بَيْنَ يَدَيْهِ ط اوس سے
پہلے وَلَوْ تَرٰٓى اور اگر دیکھو تم ای ہمارے حبیب اِذِ الظّٰلِمُوْنَ جب ظالم مَوْقُوْفُوْنَ ٹھہرائے گئے ہونگے عِنْدَ رَبِّهِمْ
اپنے رب پاس یعنی محاسبے کے موقف مین تو البتہ دیکھوگے تم امر سخت اور کام پرخوف يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ پھیرتے ہین بعضے اونکے اِلٰى
بَعْضِ ۨ الْقَوْلَ بعض کی طرف بات کو یعنی باہم باتین کرتے ہین اور ایک دوسرے کی طرف بات پھیرتا ہی يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
کہتے ہین وہ لوگ جو ذلیل بیچارے پکڑے گئے تھے یعنی تابع اور پیرو لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا اون لوگون سے جو حق بات سے سرکشی
کرتے تھے یعنی پیشوا اور بزرگ لوگ کہ لَوْلَآ اَنْتُمْ اگر نہوتے تم یعنی اگر تم ہمکو اغوا اور گمراہ نہ کرتے لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ○
تو البتہ ہوجاتے ہم مؤمن مگر تمنے ہمکو گمراہ کیا اور ایمان سے باز رکھا قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا کہینگے وہ لوگ جنھون نے تکبر کیا تھا
لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اون لوگون سے جو دنیا مین حقیر اور عاجز گرفتار تھے کہ اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ کیا ہمنے باز رکھا تمکو
عَنِ الْهُدٰى ایمان اور ہدایت قبول کرنے سے بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بعد اسکے کہ آیا تمہارے پاس ایمان بَلْ كُنْتُمْ بلکہ تھے تم
اپنی ذات سے مُّجْرِمِيْنَ ○ گناہگار اور مشرک وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا اور کہینگے وہ لوگ جو کمزور بیچارے تھے
لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا اون لوگون کو جنھون نے حق بات ماننے سے سرکشی کی کہ بَلْ ایسا نہین ہی کہ ہم خود کافر ہوگئے بلکہ مَكْرُ
الَّيْلِ وَالنَّهَارِ مکر و فریب تمہارا دن رات ہمکو ایمان سے باز رکھنے والا تھا اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ جب حکم کرتے تھے تم ہمکو اَنْ نَّكْفُرَ
بِاللّٰهِ یہ کہ کافر ہون ہم خدا کے ساتھ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اور ٹھہرالین ہم اوسکے واسطے اَنْدَادًا ط ہمسر اور شریک وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ
اور دونون گروہ کہنے سننے کے بعد پشیمان ہونگے اور اپنے عمل چھپائینگے یا پشیمانی کو ایک دوسرے سے چھپائینگے جب تک ملامت کرتے کرتے
تھک جائین اور بعضے مفسر اسرار کو اظہار کے معنی مین جانتے ہین اور یہ لغت اضداد سے ہی یعنی ظاہر کرینگے اپنی پشیمانی اور شرمندگی لَمَّا
رَاَوُا الْعَذَابَ ط جبکہ دیکھینگے عذاب وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ اور ڈالدینگے ہم آگ کے طوق فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط
گردنون مین اون لوگون کی جو نہ ایمان لائے تابع اور متبوع مستقبل کو لفظ ماضی کے ساتھ لانا تحقیق وقوع کی جہت سے ہی اور اسم ظاہر کو ضمیر کی
جگہہ پر لانا اس بات پر آگاہ کرتا ہی کہ طوق آتشین اونکی گردنون مین کفر کے سبب سے ہونگے هَلْ يُجْزَوْنَ کیا جزا دیے جائینگے لوگ یعنی نہ جزا دیے
جائینگے اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ مگر اوس چیز کے سبب سے کہ تھے عمل کرتے پھر حق تعالی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی

فرماتا ہی کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہین بھیجا ہمنے فِیْ قَرْیَۃٍ کسی گانون اور شہر مین مِّنْ نَّذِیْرٍ کوئی ڈرانے والا یعنی کوئی پیغمبر
اِلَّا قَالَ مگر کہ کہا مُتْرَفُوْهَآ اوس گانون کے مالدارون اور متکبرون نے اون پیغمبرون کو کہ اِنَّا بیشک ہم بِمَآ اُرْسِلْتُمْ
بِهٖ ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم اوسکے ساتھ اپنے زعم مین كٰفِرُوْنَ ○ کافر اور منکر ہین وَقَالُوْا نَحْنُ اور کہا اون
متکبرون نے کہ ہم اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا بہت زیادہ ہین اموال اور اولاد کی رو سے یعنی ہمارے مال اور فرزند تمسے زیادہ ہین
تو ہم رسالت کا دعوی کرنے کی لیاقت تمسے بڑھکر رکھتے ہین وَّمَا نَحْنُ اور نہین ہین ہم بِمُعَذَّبِیْنَ ○ عذاب کیے ہوے یعنی خدا ہمپر
عذاب نکریگا اسواسطے کہ ہمین نعمت کے سبب سے بڑا اور بزرگ کیا ہی تو معصیت کے سبب سے ذلیل نکریگا قُلْ اِنَّ رَبِّیْ کہ بیشک میرا رب
یَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی روزی لِمَنْ یَّشَآءُ جس کسی کے واسطے چاہتا ہی مشرکون اور گناہگارون مین سے اپنی مشیت
کی رو سے اوسکی بڑائی اور بزرگی کی وجہ سے نہین وَیَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہی جسپر چاہتا ہی اپنی حکمت کی جہت سے اوسکی ذلت کی رو سے نہین
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن بہت لوگ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ ع نہین جانتے اور گمان کرتے ہین کہ مال اور اولاد کی کثرت خوبی
اور بزرگی کے واسطے ہی اور شاید کہ [illegible] تھوڑا تھوڑا عذاب سے قریب کرنے کی جہت ہو وَمَآ اَمْوَالُكُمْ اور نہین ہین
مال جو ہمنے تمکو دیے ہین وَلَآ اَوْلَادُكُمْ اور نہ اولاد جو ہمنے تمکو عطا کی ہی بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ اوس خصلت کے ساتھ جو قریب
کرے تمکو عِنْدَنَا ہمارے نزدیک زُلْفٰٓی قریب کرنا اسواسطے کہ خدا کی نزدیکی نیک کامون کے سبب سے ہوتی ہی اور تمکو وہ حاصل نہین
تو مال اور اولاد کسیکو حق تعالی سے قریب نہین کرتے اِلَّا مَنْ اٰمَنَ مگر اوس شخص کو جو ایمان لاے وَعَمِلَ صَالِحًا اور کرے
وہ کام جو قبولیت کے قابل ہون یعنی اپنے مال خدا کی راہ مین خرچ کرے اور اولاد کو دین کا علم سکھاوے اور صلاحیت مین تربیت کرے
فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ لَهُمْ اونکے واسطے ہی جَزَآءُ الضِّعْفِ جزا دونی یعنی زیادہ پر زیادہ ایک کے بدلے دس بلکہ زیادہ
سات سو تک بِمَا عَمِلُوْا بسبب اوسکے کہ کین اونھون نے نیکیان وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اور وہ بہشت کے بالاخانون مین اٰمِنُوْنَ ○
بیخوف ہین ناگوار چیزون اور آفتون اور سختیون سے وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ اور وہ لوگ جو جلدی اور کوشش کرتے ہین فِیْٓ اٰیٰتِنَا
ہماری آیتون مین یعنی قرآن مین اور اوسپر طعن کرتے ہین مُعٰجِزِیْنَ اوس حال مین گمان کرنے والے ہین کہ ہمکو عاجز کرسکتے ہین آیات
نازل کرنے سے یا لوگون کو اوسے ماننے اور اوسپر ایمان لانے سے اُولٰٓئِكَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ○ وہ لوگ عذاب
دوزخ مین حاضر کیے گئے ہین قُلْ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّ رَبِّیْ بیشک میرا رب یَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی
روزی کو لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ جس کسی کے واسطے چاہتا ہی اپنے بندون مین سے کافر ہون یا عاصی اپنی مشیت کے موافق
وَیَقْدِرُ لَهٗ اور تنگ کرتا ہی جس کسی کے واسطے کہ چاہتا ہی اپنی حکمت کی رو سے وَمَآ اَنْفَقْتُمْ اور جو کچھ خرچ کرتے ہو مِّنْ
شَیْءٍ اوس چیز مین سے جو تمکو حاصل ہی راہ خدا مین فَهُوَ تو خدا یُخْلِفُهٗ عوض دیتا ہی اوسکو دنیا مین یا ذخیرہ رکھتا ہی تمھارے
واسطے آخرت مین حدیث مین ہی کہ صبح کو دو فرشتے آسمان سے اوترتے ہین ایک کہتا ہی کہ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ كُلَّ مُنْفِقٍ خَلَفًا یعنی ای اللہ خرچ
کرنے والے کو بدلا دے اور دوسرا دعا کرتا ہی کہ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ كُلَّ مُمْسِكٍ تَلَفًا یعنی ای اللہ بخیل کا مال تلف کر بلیت بدہ [illegible]

عوض دیگا وہ جو چاہتا ہی بہتر ہم کا ہاک زمانے اور آخرت کے وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ○ اور اللہ بہتر روزی دینے والا ہی یعنی اوسکے
سوا جو کوئی کسی کو کچھ دیتا ہو وہ روزی پہونچانے مین واسطہ ہی اور رزاق حقیقی وہی ہی وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا اور یاد کرو ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس دن کو جس دن جمع کریگا اللہ عابدون اور معبودون کو ثُمَّ يَقُولُ پھر کہیگا اور یہ دونون لفظ نون سے پڑھے ہین نَحْشُرُهُمْ
اور نَقُولُ یعنی ہم اونھین جمع کرینگے پھر ہم کہینگے لِلْمَلَائِكَةِ فرشتون کو أَهَٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ کیا یہ گروہ ہین کہ تمکو كَانُوا
يَعْبُدُونَ پوجتے تھے اور یہ سوال مشرکون کی جھڑکی کے واسطے ہوگا اور اسلیے کہ فرشتون کی شفاعت سے قطع امید کرین تو قَالُوا
کہینگے فرشتے سُبْحَانَكَ پاکی تیرے واسطے ہی اس بات سے کہ تیرے غیر کو پوجین أَنْتَ وَلِيُّنَا تو ہی ہی خداوند ہمارا اور معبود ہمارا
اور ہم خود اپنے کو تیری عبادت مین کمی کرنے والا جانتے ہین اور اپنا معبود ہونا ہم کس وجہ سے روا رکھین یا تو ہی ہمارا دوست ہی مِنْ دُونِهِمْ
اونکے سوا یعنی ہمارے اونکے درمیان کچھ دوستی نہین ہی اور ہم راضی نہین اپنی پرستش سے اور اونکو اجازت نہین دی بَلْ كَانُوا بلکہ تھے کہ وہ اونکی
وجہ سے يَعْبُدُونَ الْجِنَّ پوجتے تھے جنون کو یعنی اونکی فرمانبرداری کرتے تھے باطل معبودون کی پرستش مین یا جن انواع و اقسام کی
صورتین بنا کر اونپر ظاہر ہوتے تھے اور اونکے خیال مین ڈالتے تھے کہ ہم فرشتے ہین أَكْثَرُهُمْ اکثر لوگ بِهِمْ جنون پر مُؤْمِنُونَ○
ایمان لانے والے ہین یعنی اونکی متابعت کرتے ہین فَالْيَوْمَ تو آج کہ بالکل حکم خدا ہی کے واسطے ہی لَا يَمْلِكُ مالک نہین ہوتے
بَعْضُكُمْ بعضے تم مین سے لِبَعْضٍ بعض کے واسطے نَفْعًا کچھ نفع کے وَلَا ضَرًّا اور نہ کچھ نقصان کے یعنی کسی معبود باطل کی
اپنی پرستش کرنے والے کے واسطے نفع پہونچانے کی قوت ہی نہ نقصان دور کرنے کی طاقت وَنَقُولُ اور کہینگے ہم لِلَّذِينَ ظَلَمُوا
اون لوگون کو جنھون نے ظلم کیا اپنی جان پر بے محل عبادت کرکے ذُوقُوا چکھو عَذَابَ النَّارِ الَّتِي عذاب اوسی آگ کا كُنْتُمْ
تھے تم بِهَا اوسکی تُكَذِّبُونَ○ تکذیب کرتے اور اوسے جھوٹ جانتے وَإِذَا تُتْلَىٰ اور جب پڑھی جاتی ہین عَلَيْهِمْ کافرون پر
آيَاتُنَا آیتین ہماری یعنی قرآن بَيِّنَاتٍ کھلی ہوئی آیتین قَالُوا کہتے ہین کہ مَا هَٰذَا إِلَّا رَجُلٌ نہین ہی یہ شخص جو قرآن پڑھتا ہی
یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر ایک مرد کہ يُرِيدُ أَنْ يَصُدَّكُمْ چاہتا ہی یہ کہ روکے تمکو عَمَّا كَانَ اوس چیز سے کہ تھے
جسے ہمیشہ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ پوجتے تمھارے باپ دادا یعنی اوس مرد کا مدعا یہ ہی کہ تمکو بت پرستی سے باز رکھے اور جو نیا آئین اوسنے
بنایا ہی اوسپر لائے اور اون لوگون کو اپنا تابع بنائے وَقَالُوا اور کہا اونھون نے کہ مَا هَٰذَا نہین ہی یہ کلام جو وہ مرد پڑھتا ہی
یعنی قرآن إِلَّا إِفْكٌ مگر جھوٹ مُفْتَرًى باندھا ہوا اور خدا کی طرف اوسے منسوب کیا ہی وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور کہا
اون لوگون نے جو نہ ایمان لائے کفار مکہ مین سے لِلْحَقِّ سچے پیغمبر پر لَمَّا جَاءَهُمْ جب آیا اونکے پاس یعنی قرآن کہ إِنْ هَٰذَا
نہین ہی یہ إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ○ مگر جادو کھلا ہوا یہ لوگ یہ بات کہان سے کہتے ہین وَمَا آتَيْنَاهُمْ اور حال یہ ہی کہ نہین دی ہی ہمنے اونکو
مِنْ كُتُبٍ کتابون مین سے جو اوتاری گئی ہین کہ يَدْرُسُونَهَا پڑھین اوسے اور اوسمین سے قرآن باطل ہونے کی کوئی دلیل لائین
وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ اور نہین بھیجا ہمنے اونکی طرف قَبْلَكَ پہلے تجھسے یعنی فترت کے زمانہ مین مِنْ نَذِيرٍ کوئی ڈرانے والا یعنی کوئی پیغمبر جو
اونھین حق کی طرف دعوت کرے اور اوسکی تکذیب پر ڈرائے وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور تکذیب کی انبیا کی اون لوگون نے جو اونسے پہلے تھے

وَمَا بَلَغُوا اور حال یہ ہے کہ نہین پہونچے اہل کہ مِعْشَارَ مَا آتَيْنَاهُمْ اوسکے دسوین حصہ کو جو ہمنے دیا تھا اگلے کافرون کو
بڑی قوت اور لمبی عمر اور مال کثرت یا یہ معنی ہین کہ اے ہمارے حبیب تمہارے زمانہ کے کافرون کے واسطے جو دلیلین ہدایت کے
اسباب ہمنے ظاہر کیے اگلے کافرون کے لیے اسکا دسوان حصہ بھی نہ تھا فَكَذَّبُوا رُسُلِي تو پھر تکذیب کی انہون نے
ہمارے پیغمبرون کی فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا ہوا نَكِيرِ ○ انکار میرا اونپر یعنی اونکو میرا ناپسند کرنا اور ہلاک کرنا اور عذاب کرنا تو چاہیے
کہ تمہاری قوم کے لوگ بھی ایسے حالات سے ڈرین قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سوا اسکے نہین کہ
نصیحت کرتا ہون مین تمکو اور ارشاد کرتا ہون بِوَاحِدَةٍ ایک چیز أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ وہ چیز یہ ہے کہ اوٹھو پیغمبر کی
مجلس سے خدا کے واسطے اور پراگندہ ہو مَثْنَىٰ وَفُرَادَىٰ دو دو تاکہ ایک دوسرے سے مشورہ کرو اور ایک ایک تاکہ ازدحام سے
تمہاری خاطر مشوش نہو ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا پھر تم تفکر کرو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اونکے ابتدائے حال سے ابتک کے اونکے
اطوار یاد کرو تاکہ تمہین معلوم ہو جائے کہ مَا بِصَاحِبِكُمْ نہین ہے اس تمہارے یار کو مِنْ جِنَّةٍ کچھ دیوانگی کہ اونکے باعث
اونسے رسالت کا دعوی کیا ہو بلکہ تم پہچان لوگے اونکا کمال عقل اور اونکی بات سچ ہونے مین کافی ہے إِنْ هُوَ نہین ہے وہ إِلَّا نَذِيرٌ
لَكُمْ مگر ڈرانے والا تمکو بَيْنَ يَدَيْ پہلے واقع ہونے عَذَابٍ شَدِيدٍ ○ عذاب سخت کے کہ وہ عذاب آخرت ہے
قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ کہہ جو کچھ مانگتا ہون مین تمسے مِنْ أَجْرٍ بدلا ادائے رسالت پر فَهُوَ لَكُمْ تو وہ تمہارے واسطے ہے یعنی جو بدلا
کہ ادائے رسالت پر مین چاہتا ہون وہ تمکو بخشا اس سے سوال کی نفی مراد ہے یعنی کچھ بدلا مین نہین چاہتا إِنْ أَجْرِيَ نہین ہے میری مزدوری
اسلام کا بدلا إِلَّا عَلَى اللَّهِ مگر خدا پر وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ اور وہ سب چیزون پر شَهِيدٌ ○ گواہ ہے قُلْ إِنَّ رَبِّي
کہہ بیشک میرا رب يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ڈالتا ہے حق یعنی وحی القا کرتا ہے جسپر چاہتا ہے یا صحیح اور درست بات کو آفاق مین منتشر کرتا ہے
اس سے دین اسلام کا افشا اور اوسکے احکام کا اظہار مراد ہے عَلَّامُ الْغُيُوبِ ○ وہ ہے خوب جاننا پوشیدہ باتین اوسپر کوئی چیز
مخفی نہین قُلْ جَاءَ الْحَقُّ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آئی صحیح اور درست بات یعنی قرآن یا اسلام یا پیغمبر کا مبعوث ہونا وَمَا يُبْدِئُ
الْبَاطِلُ اور نہین پیدا کرتا باطل یعنی ابلیس یا بت کوئی چیز نہین پیدا کرتا وَمَا يُعِيدُ ○ اور پھیرتا نہین اوسے یعنی نہ پہلی پیدا کرنے پر
قادر ہے نہ دوبارہ زندہ کرنے پر قُلْ إِنْ ضَلَلْتُ کہہ اگر ڈگا مین راہ حق سے جیسا تمنے میرے ساتھ گمان کیا ہے فَإِنَّمَا أَضِلُّ تو سوا اسکے
نہین کہ ڈگا ہون مین عَلَىٰ نَفْسِي اپنے نفس پر یعنی اوسکا وبال مجھپر ہے وَإِنِ اهْتَدَيْتُ اور اگر سیدھی راہ پر چلون فَبِمَا يُوحِي تو سبب
اسکے ہے کہ وحی بھیجتا ہے إِلَيَّ میری طرف رَبِّي میرا رب اسواسطے کہ ہدایت کی توفیق اوسکی عنایت کے ساتھ بندھی ہے إِنَّهُ بیشک حق تعالی
سَمِيعٌ سننے والا ہے بندون کی دعا قَرِيبٌ ○ قریب ہے آرزومندون کی امید سے وَلَوْ تَرَىٰ اور اگر دیکھو تم اے ہمارے حبیب کافرون کو إِذْ فَزِعُوا
جب ڈرینگے موت کے قریب یا دوبارہ زندہ ہو کر اوٹھنے کے وقت یا جنگ بدر کے دن دیکھوگے تم عجب امر ہولناک فَلَا فَوْتَ تو نہوگا کچھ فوت یعنی بھاگنے
اور قلعہ مین پناہ لینے سے کچھ بھی عذاب اونسے فوت نہوگا وَأُخِذُوا اور پکڑے جاینگے مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ ○ نزدیک جگہ سے یعنی زمین کے
اوپر سے زمین کے نیچے یا موقف سے دوزخ مین یا میدان بدر سے کنوے مین اور بعضی تفسیرون مین ہے کہ یہ آیت سفیان اور اوسکی قوم کی شان مین ہے کہ لشکر تمام

خروج کریگا اور ملک شام سے ایک لشکر کعبہ معظمہ زادہا اللہ شرفا کو خراب کرنے کے واسطے مرتب کریگا اور وہ سب میدان بیدا میں زمین کے اندر دھنس
جاوینگے تو اس تفسیر کے موافق اُخذوا من مکان قریب کے معنی یہ ہیں کہ اپنے قدموں کے نیچے سے ماخوذ ہونگے اور اوس تمام لشکر میں سے دو آدمی نجات
پاوینگے ایک تو اونکے دھنسنے کی خوشخبری مکہ معظمہ میں پہنچائیگا اور دوسرا کہ اوسکا منہ پیچھے گدی کی طرف ہو جائیگا اور
قوم کے دھنسنے کی خبر سفیانی کو پہونچائیگا وقالوا اور کہینگے کافر منکر موت کے وقت یا قیامت کے دن یا اوس گھڑی کہ لوگ زمین میں دھنستے وقت
آمنا بہ ایمان لائے ہیں ہم ساتھ اوسکے یعنی پیغمبر کے یا ساتھ حضرت محمد کے وانی لہم التناوش اور کہاں سے ہوگا اونکو دست
ایمان اختیار کرلینا اور یہ کہ من مکان بعید دور جگہ سے کہ وہ عالم آخرت
ہے اور تکلیف ایمان کی جگہ دنیا ہے اور بالکل قریب آخرت میں ایمان نفع نہ کریگا وقد کفروا بہ اور حال یہ ہے کہ
نہیں ایمان لائے خدا اور رسول اور آخرت کا من قبل پہلے اس سے جب تعمیل حکم کی جگہ میں تھے ویقذفون اور ڈالتے تھے
بالغیب بے دیکھی ہوئی بات یعنی بدگمان پر باتیں کرتے تھے اور قرآن اور رسول پر من مکان بعید
دور جگہ سے یعنی جو کچھ کہتے تھے اوس سے سچائی دور تھی اور نہایت دور تھے وحیل اور حائل کی گئی بینہم درمیان اونکے
وبین ما یشتہون اور درمیان اوس چیز کے کہ خواہش کرتے تھے ایمان قبول کرنا اور دنیا میں پھر آنا کما فعل ایسا ہی کیا گیا ہے
کام باشیاعہم اونکے مشابہوں کے ساتھ کہ کافر تھے من قبل اس سے پہلے یعنی اونسے ایمان یاس قبول نہیں کیا گیا
انہم کانوا بیشک تھے وہ فی شک مریب بیچ گمان میں تہمت لگانے والے اور مضطرب کرنے والے

سورۃ فاطر مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	خمس واربعون آیۃ
سورۂ فاطر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	پینتالیس آیتیں ہیں

الحمد للہ جو حمد کہ چاہیے اور جو ثنا کہ لائق ہو خدا کے واسطے ہے جو حمد و ثنا کے قابل ہے فاطر السموات والارض
نیا بنانے والا اور ظاہر کرنے والا آسمانوں اور زمینوں کا جاعل الملئکۃ کرنے والا فرشتوں کو رسلا رسول یعنی اونہیں
رسالت کے ساتھ انبیا کے پاس بھیجتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اللہ کی رسالتیں پیغمبروں کے پاس پہونچاتے ہیں وحی کے سبب سے اور اولیا کے
پاس الہام کرکے اور مومنوں کو سچے خوابوں کے ساتھ پھر حق تعالیٰ فرشتوں کی صفت کرتا ہے کہ اولی اجنحۃ بازو والے مثنی
دو دو بازو اوڑنے کے واسطے وثلث اور تین تین وربع اور چار چار آرایش کے لیے اس سے ان عددوں کی خصوصیت اور زیادہ کی
نفی مراد نہیں ہے اسواسطے کہ حدیث میں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام کے چھ سو بازو ہیں یزید زیادہ کرتا ہے فی الخلق اپنی خلق میں
ما یشاء جو کچھ چاہتا ہے یعنی فرشتوں کے بازو بڑھاتا ہے یہانتک کہ چار سے زیادہ ہو جاتے ہیں اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ خلق سے آدمی
مراد ہیں اور اونمیں زیادتی یا عقلی ہوتی ہے جیسے فصاحت اور علم اور کرم یا جسمی ہوتی ہے جیسے خوبصورتی اور ملاحت اور بڑی آنکھیں اور
بعضوں نے کہا ہے کہ اچھا خط مراد ہے یا خلق کے دلوں میں محبت امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عالی ہمتی یا تقدیر پر راضی ہونا یا مرتبہ

قرب کا شوق مقصود ہی حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ اشراف مین انکساری اور غنیون مین سخاوت اور فقیرون مین عفت اور مومنون مین سچائی
اور محبون مین شوق اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ سب چیزون پر فرشتون کو رسول کرنے پر اور خلق مین یادتی کرنے پر
قَدِیْرٌ ۝ قادر ہی مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ جو کچھ کھولتا ہی اللہ لِلنَّاسِ لوگون کے واسطے اور بھیجتا ہی اونپر مِنْ رَّحْمَةٍ اپنی
رحمت مین سے جیسے نعمت عافیت صحت علم توبہ فَلَا مُمْسِكَ تو کوئی پھیر لینے والا انہین ہی لَهَا اوسکو وَمَا
یُمْسِكْ لا اور جو چیز پھیر لیتا ہی لوگون سے جیسے اپنی بخشش کے آثار فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ تو کوئی بھیجنے والا نہین اوسکو مِنْۢ بَعْدِهٖ
اوسے پھیر لینے کے بعد وَهُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ غالب ہی پھیر لینے مین الْحَكِیْمُ ۝ پکا کام کرنے والا بھیجنے مین صاحب کشف الاسرار
کہا ہی کہ ارباب فہم اس بات پر ہین کہ یہ آیت اشارہ ہی مومنون اور اہل عرفان کے فتوح کی طرف اور فتوح اوسے کہتے ہین جو غیب سے
بے ڈھونڈھے اور بے چاہے آئے اور وہ دو قسم پر ہی ایک مواہب صوری جیسے روزی بے کمائے اور دوسرے مطالب معنوی اور وہ علم
لدنی ہی بے سیکھے ہوے شریعت کے موافق بے سنے ہوے دل سے آشنا شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ آہ اس بے سیکھے ہوے علم
کیطرح اوسمین غرق ہون کبھی اوس سے جلتا ہون نظم دست لطف نسخہ علم و حکم ✤ بے قلم در صفحۂ دل زد رقم ✤ علم اہل دل نہ از مکتب بود ✤
بلکہ از تلقین ناصر رب بود ✤ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا اے آدمیو یاد کرو نِعْمَتَ اللّٰهِ نعمتین رب العالمین کی جو اوسنے انعام
کی ہین عَلَیْكُمْ ط تمپر جیسے سوالون کا بھیجنا روزی پہونچانا هَلْ مِنْ خَالِقٍ کیا ہی کوئی پیدا کرنے والا غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ
سوا خدا کے کہ روزی دیتا ہی تمکو مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے مینھ برسا کر وَالْاَرْضِ ط اور زمین سے درخت اوگا کر لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ز صلے
کوئی معبود لائق عبادت کے نہین مگر وہ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ پھر کہان پھیرے جاتے ہو راہ توحید سے وَاِنْ یُّكَذِّبُوْكَ اور
اگر تکذیب کرین تمہاری ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مکہ کے لوگ فَقَدْ كُذِّبَتْ تو بیشک تکذیب کیے گئے ہین رُسُلٌ رسول مِّنْ
قَبْلِكَ ط تمسے پہلے اور اونھون نے صبر کیا پس تم بھی ونکی طرح صبر کرو وَاِلَى اللّٰهِ اور اللہ کی طرف تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ پھیرے جاتے ہین
سب کام تمکو صبر کی جزا اونکو تکذیب کی سزا دیگا یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ ای لوگو اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ اللہ کا حشر اور جزا کے باب مین
حَقٌّ سچ ہی اور اوسمین خلاف نہین فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ پس چاہیے کہ نہ دھوکا دے تمکو اور نہ فریب مین لائے الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا قف
زندگی دنیا کی کہ آخرت کو بھول جاو وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ اور چاہیے کہ فریب نہ دے تمکو بِاللّٰهِ اللہ کے کرم کے ساتھ الْغَرُوْرُ ۝
شیطان فریب دینے والا یعنی ایسا نہو کہ گناہ پر اصرار کے ساتھ مغفرت کی آرزو تمہارے دل مین ڈالے اور اگرچہ یہ بات ممکن ہی مگر ایسی بات ہی
جیسے کوئی زہر کھائے اس امید پر کہ طبیعت دفع کر دیگی یا طبیب سنبھال لیگا بزرگون نے فرمایا ہی کہ ابلیس کے فریبون مین سے ایک فریب تو یہ مین
تسویف ہی یعنی بندہ کی توبہ کو تاخیر مین ڈالتا ہی اور کہتا ہی کہ فرصت باقی ہی نقد عیش و عشرت ہاتھ سے نہ کھو بیت امشب ہمہ شب
یار می و شاہد باش ✤ چون روز شود توبہ کن زاہد باش ✤ عاقل چاہیے کہ یہ فریب کھا کر راہ سے نہ پھرے اور الفرصۃ تمر مر السحاب
کے نکتہ سے غافل نہو جائے خدا سب کو توفیق دے مصرع عذر با فردا افگندی عمر فردا را کہ دید ✤ اِنَّ الشَّیْطٰنَ
لَكُمْ عَدُوٌّ یقینی شیطان تمہارا دشمن ہی اور اوسے تمہارے ساتھ قدیمی اور میراثی عداوت ہی فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ط

پس تم بھی اوسے دشمن رکھو اور اوس سے بچتے رہو۔ ایک بزرگ سے لوگون نے پوچھا کہ ہم کیونکر شیطان کے ساتھ دشمنی کرین اون بزرگ نے فرمایا
کہ اوسکی آرزو کی پیروی نہ کرو اور اپنے نفس کی خواہش کے تابع نہو اور جو کچھ کرو وہ چاہیے کہ شرع کے موافق اور طبع کے مخالف ہو اِنَّمَا
يَدْعُوْا سوا اسکے نہین کہ بلاتا ہی شیطان خواہش کی اتباع اور دنیا کی رغبت کی طرف حِزْبَهٗ اپنے گروہ کو یعنی اپنے پیرودون اور
فرمانبردارون کو لِيَكُوْنُوْا تاکہ ہون آخرت مین اوسکے ساتھ مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ آگ کے یارون مین سے
اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا جو لوگ کافر ہوے اور جنھون نے شیطان کا کہا مانا لَهُمْ اونکے واسطے ہی عَذَابٌ شَدِيْدٌ عذاب سخت
آخرت مین وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے اور شیطان کے ساتھ مخالفت کی وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے
کام اچھے اور خاص اور پاکیزہ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ اونکے واسطے ہی مغفرت اونکے رب کے پاس سے وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ اور اجر بڑا یعنی ثواب
بہت بہشت مین اَفَمَنْ زُيِّنَ کیا کوئی کہ آراستہ کی گئی لَهٗ اوسکے واسطے سُوْٓءُ عَمَلِهٖ برائی اوسکے کام کی فَرَاٰهُ تو دیکھا
اوسنے برے کام کو حَسَنًا اچھا مثل اوس شخص کے جو اچھے کو برے سے تمیز کرتا ہی اور ہر ایک کو اوس صفت پر دیکھتا ہی جو واقع مین ہی
موضح مین لکھا ہی کہ اوس سے ابوجہل یا عاص بن وائل مراد ہی اور اونکا برا کام شرک اور تکذیب ہی ماوردی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہود اور نصارا مراد
ہین اور اونکا کام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عناد اور جھگڑا ہی یا خارجی اور رافضی مراد ہین اور اونکا برا کام باطل تاویلین ہین
فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ يُضِلُّ چھوڑ دیتا ہی اور گمراہ کرتا ہی مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اور ہدایت کرتا ہی
اور توفیق دیتا ہی جسے چاہتا ہی فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ پس چاہیے کہ نہ جاوے جی تیرا یعنی ہلاک ہونے کی طرف مائل نہو عَلَيْهِمْ
اونکی گمراہی پر حَسَرٰتٍ حسرتون کے واسطے جو برابر تم اونپر کرتے ہو اور طرح طرح کے تاسف جو اونکے برے کامون پر کرتے ہو یعنی تحسر اونپر
ہر ایک بہت سی حسرتون کا مقتضی ہی اونپر نہ کرو اور اونکے کامون کے پیچھے اپنا جی نہ دو اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلِيْمٌ جاننے والا ہی بِمَا
يَصْنَعُوْنَ اوس چیز جو وہ کرتے ہین اور اون کامون پر اونکو جزا دیگا وَاللّٰهُ اور خدا ہے برحق الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ وہ ہی جسنے
بھیجین ہوائین یعنی اوتری اور دکھنی اور پروائی فَتُثِيْرُ تو اونھون نے اوٹھایا سَحَابًا ابر لفظ مضارع کے ساتھ ماضی کا لانا اس
جہت سے ہی کہ اس صورت کے حاضر کرنے مین حکمت ہی فَسُقْنٰهُ پھر ہنکا دیا ہمنے وہ ابر تکلم کی طرف پھرنا یعنی پہلے غائب کا صیغہ لاکر پھر متکلم کا
صیغہ لانا فعل خاص ہونے کی جہت سے ہی یعنی یہ فعل ہم ہی کر سکتے ہین کہ ابر کو ہنکاتے ہین اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ مردہ اور افسردہ زمین کی طرف
اوسے زندہ اور تازہ کرنیکو فَاَحْيَيْنَا بِهِ پھر زندہ کر دیا ہمنے اوس پانی کے سبب سے جو ابر سے برساتھا الْاَرْضَ زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا
اوسکے مردہ اور افسردہ ہو جانے کے بعد كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ایسا ہی زندہ کرنا ہی یعنی مری ہوئی چیزون کو جلانا اور مردون کو قبرون سے
اوٹھانا دونون اوسکی قدرت مین یکسان ہین مَنْ كَانَ جو کوئی ہو کہ اپنے واسطے يُرِيْدُ الْعِزَّةَ چاہتا ہو عزت اوس سے کہدو کہ خدا کی عبادت
کرنے سے عزت چاہ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا کہ خدا کے واسطے ہین سب عزتین اور اوسی کی عزت سے رسول اور مومنون نے عزت حاصل کی ہی
کہ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ عزت اوسکی ملازمت مین ہی اور ذلت اوسکی مخالفت مین بیت عزیزیکہ از درگہش سر بتافت * بہر در کہ شد
ہیچ عزت نیافت * اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ اوسکی رضامندی کی طرف اور اوسکی درگاہ قبولیت کی جانب بلند ہوتی ہین

باتین پاک یا جن صحیفون مین نیک باتین لکھی ہین وہ بلند ہونا چاہتے ہین وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ط اور نیک کام اوٹھاتا ہی اوسکو
اور محل قبول تک پہنچاتا ہی اسواسطے کہ اکیلی بات بے نیک کام کے کہ اخلاص ہی نفع دینے والی نہین یا کلم طیب دعا ہی اور عمل صالح
مساکین کو صدقہ دینا اسواسطے کہ اکثر دعائین قبول ہوتا صدقے دینے کے سبب سے ہی یا کلمہ اماموں کی دعا ہی اور عمل صالح مقتدیون کا
آمین کہنا یا کلمہ غازیون کی تکبیر ہی اور عمل تلوار مارنا یا کلمہ استغفار ہی اور عمل ندامت اور ان سب صورتون مین کلمون کا اوٹھانے والا عمل ہی اور
بعضے مفسر يَرْفَعُهٗ مین فاعل کی ضمیر کلمہ طیب کی طرف پھیرتے ہین کہ لا الہ الا اللہ ہی اور کہتے ہین کہ توحید عمل کو اوٹھاتی ہی اسواسطے
کہ اعمال کا قبول ہونا توحید پر موقوف ہی اور ایک صورت کشاف مین یہ لکھی ہی کہ خدا اوٹھاتا ہی عمل صالح کو یعنی اوسکے مرتبہ کی قدر بلند
کرتا ہی اس سے موحد مخلص کے عمل مراد ہین کہ کوئی چیز اوسکی قدر و قیمت پر نہین ہی اور جس کام مین ریا ملی ہو وہ کام سب چیزون سے زیادہ
خوار اور بے مقدار ہی نظم گر نیست ہیچ اخلاص در سوم نیست ٭ ازین در کسی جوان تو محروم نیست ٭ زر قلب آلودہ بے قیمت ست ٭ زر سرے را
کہ خالص بود حرمت ست ٭ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ اور جو لوگ چھپاتے ہین اور کرتے ہین مکر برے اس سے تین قسم کے
مکر مراد ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت دار الندوہ مین اونھون نے فکر کی تھی کہ آپ کو قید کیجیے یا قتل کر ڈالیے یا نکال دیجیے
جیسا کہ سورۂ انفال مین مذکور ہو چکا لَهُمْ اونکے واسطے یعنی مکر کرنے والون کے لیے عَذَابٌ شَدِيْدٌ ط عذاب سخت ہی
آخرت مین وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ اور مکر اوس گروہ کا هُوَ يَبُوْرُ ○ وہ بیکار اور خراب کھوٹا ہو جائیگا اور آگے نہ چلیگا وَاللّٰهُ
خَلَقَكُمْ اور اللہ نے پیدا کیا تمکو یعنی تمہارے باپ آدم کو مِّنْ تُرَابٍ مٹی سے ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ پھر پیدا کیا تمکو نطفہ سے
ثُمَّ جَعَلَكُمْ پھر کر دیا تمکو اَزْوَاجًا ط جوڑے مرد اور عورت کہ باہم جفت ہوتے ہو وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى اور نہین
حاملہ ہوتی کوئی عورت وَلَا تَضَعُ اور نہین وضع حمل کرتی یعنی نہ حمل مین لڑکا رہتا ہی کسی عورت کے نہ کوئی عورت جنتی ہی اِلَّا
بِعِلْمِهٖ ط مگر خدا کے علم کے ساتھ یعنی حمل رہنا اور جننا اور مدت اور زمانہ سب اوسے معلوم ہی وَمَا يُعَمَّرُ اور زندگی نہین دیا جاتا
مِنْ مُّعَمَّرٍ کوئی بڑی عمر والا وَلَا يُنْقَصُ اور گھٹائی نہین جاتی مِنْ عُمُرِهٖٓ عمر مین دوسرے عمر والے کے جو پہلے عمر والے کی
عمر کو نہ پہونچے مراد یہ ہی کہ عمر کی کمی زیادتی نہین ہی اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ط مگر لوح محفوظ مین ہی یعنی بڑی عمر اور تھوڑی عمر ہونا مقرر اور مقدر
ہو چکا ہی اِنَّ ذٰلِكَ بیشک زیادتی اور کمی عمر کی مقدر اور مقرر کرنا عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○ خدا پر آسان ہی وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ق
اور نہین برابر ہین دو دریا هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ وہ پانی میٹھا گوارا ہی شَرَابُهٗ اوسکا پینا وَهٰذَا اور وہ دوسرا
مِلْحٌ اُجَاجٌ ط پانی کھاری یا کڑوا ناگوار وَمِنْ كُلٍّ اور ہر ایک ان دونون دریاؤن مین سے تَاْكُلُوْنَ کھاتے ہو لَحْمًا طَرِيًّا
گوشت تازہ یعنی مچھلی وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ اور نکالتے ہو دریائے شور سے خاص کر کے حِلْيَةً زیور موتی مونگے کا تَلْبَسُوْنَهَا
تم پہنتے ہو یعنی تمہاری عورتین پہنتی ہین بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ یہ مثال مومن و کافر کی ہی کہ ان دونون مین برابری کی کوئی صورت
نہین اسواسطے کہ ایک حلاوت ایمان کے سبب سے میٹھا پانی ہی اور دوسرا گناہ کی تلخی سے کھاری پانی بیت آن آب حیات آمد این نقش
سراب ست ٭ این عین خطا باشد و آن محض صواب ست ٭ وَتَرَى الْفُلْكَ اور دیکھتا ہی تو کشتیون کو فِيْهِ ہر ایک مین ان دونون یا ان مین سے

تو دیکھتا ہے کشتیون کو پانی پھاڑنے والی اور پانی پر چلنے والی لِتَبْتَغُوا تاکہ طلب کرو تم مِنْ فَضْلِهٖ خدا کے فضل مین سے یعنی نفع تجارت مین وَلَعَلَّكُمْ
اور شاید کہ تم تَشْكُرُونَ شکر کرو اسکے احسان و نعمت پر يُولِجُ اللَّيْلَ داخل کرتا ہے رات کو فِي النَّهَارِ دن مین یعنی رات
کی کسی قدر دن مین بڑھا دیتا ہے [illegible] بڑھاتا ہے وَيُولِجُ النَّهَارَ اور داخل کردیتا ہے دن کو فِي اللَّيْلِ رات مین
یعنی دن کی گھڑیوں مین سے کچھ رات کی گھڑیوں مین بڑھاتا ہے کہ رات کی ساعتین دن کی ساعتون سے زیادہ ہوجاتی ہین وَسَخَّرَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کردیا آفتاب و ماہتاب کو یعنی اپنے حکم کا تابع کرلیا كُلٌّ يَجْرِي ہر ایک آفتاب و ماہتاب چلتے ہین
لِأَجَلٍ مُّسَمًّى نام رکھے ہوئے وقت کے واسطے یعنی زمانہ معلوم تک کہ اپنا دورہ تمام کرین یا قیامت کے دن تک کہ اپنی سیر سے باز رہین
ذَٰلِكُمُ اللَّهُ وہ خدا جو خالق اور فاعل ان چیزون کا ہے رَبُّكُمْ پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا تمھارا ہے لَهُ الْمُلْكُ اوسکے واسطے ہے بادشاہی وَالَّذِينَ
تَدْعُونَ اور جن معبودون کو تم پکارتے اور پوجتے ہو مِنْ دُونِهٖ خدا کے سوا مَا يَمْلِكُونَ وہ مالک نہین ہین مِنْ قِطْمِيرٍ
کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے پس مالک مطلق اور معبود برحق وہی ہے إِنْ تَدْعُوهُمْ اگر پکارو تم اونکو جو تمھارے معبود باطل ہین یعنی اگر اونسے
نفع حاصل کرنے کو یا مضرت زائل کرنے کو تم دعا کرو تو لَا يَسْمَعُوا نہین سنتے دُعَاءَكُمْ دعا تمھاری اسواسطے کہ وہ کنکر پتھر
جیسے ہین اور ایسی چیزون کے کان نہین ہوتے کہ سنین وَلَوْ سَمِعُوا اور اگر بالفرض سنین بھی تو مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ
تو قبول نہین کرتے تمھارے واسطے اور تمھاری حاجت روائی نہین کرتے اسواسطے کہ فائدے پہونچانے اور ضرر دفع کرنے پر قادر نہین ہین
وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ اور قیامت کے دن يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ کافر ہونگے تمھارے شرک کرنے پر یعنی اس بات کا اقرار کرینگے
کہ جو شرک تمنے کیا وہ باطل ہے یا منکر ہوجاوینگے تمھاری پرستش کے اور کہینگے کہ مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ یعنی نہ تھے تم ہمکو پوجتے وَلَا يُنَبِّئُكَ
اور خبر نہ کریگا تجکو کامون کی حقیقت سے کوئی خبر کرنے والا مِثْلُ خَبِيرٍ مثل اوسکے جو حقیقت امور جانتا ہے کہ وہ حق سبحانہ
تعالی ہے صاحب لباب نے لکھا ہے کہ اضافت مثل خدا کی جائز نہین تو یہ ایک مثل کلام عرب مین پھیلی ہوئی ہے اور ایسے مخبر کی خبرون مین اسے
استعمال کرتے ہین جسکا کلام نفس الامر مین معتمد اور پختہ ہو يَا أَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ تم محتاج ہو إِلَى اللَّهِ
اللہ کی طرف یعنی اوسکی روزی اور بخشش اور خوشنودی اور بہشت کے وَاللَّهُ اور اللہ تعالی هُوَ الْغَنِيُّ وہ بے نیاز ہے اپنی مطلق بے نیازی کے ساتھ
نعمت دینے والا ہے سب موجودات کو الْحَمِيدُ تعریف کیا ہوا نعمت عام اور فضل شامل پر جاننا چاہیے کہ ماہیات ممکنہ اپنے وجود مین
محتاج ہین فاعل کی اور أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اشارہ اوسکی طرف ہے کہ حق تعالی اپنے کمال ذاتی کے سبب سے عالم اور اہل عالم کے وجود سے مستغنی ہے اور وَاللَّهُ
هُوَ الْغَنِيُّ اوسی سے عبارت ہے اور چونکہ کمال اسمائی کا ظہور موقوف ہے اعیان ممکنات کے وجود پر تو اونکا ایجاد بڑی نعمت ہے کہ ایجاد کرنے والا
حمد و ثنا کا مستحق ہے اور کلمۂ الْحَمِيدُ اوسکی طرف اشارہ کرتا ہے اور اس رباعی سے یہ معنی سمجھ مین آسکتے ہین رباعی تا حق گردد جلوہ و صفات اعیان
واجب باشد کہ ممکن آید بمیان * ورنہ بکمال ذاتی از عالمیان * فرد ست و غنی چنانکہ خود کرد بیان * إِنْ يَشَأْ اگر چاہے يُذْهِبْكُمْ
لیجاوے تمکو روے زمین سے یعنی ہلاک کرے وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ اور لاوے خلق نئی یعنی ایسی قوم جو تمسے زیادہ
فرمانبردار ہو یا ایسا گروہ پیدا کرے کہ کسی نے نہ دیکھا سنا ہو وَمَا ذَٰلِكَ اور نہین ہے تمھارا لیجانا اور اورون کا لانا عَلَى اللَّهِ خدا پر

بِعَزِیْزٍ○ دشوار وَلَا تَزِرُ اور نہ اوٹھاویگا وَازِرَةٌ کوئی نفس گناہ کرنیوالا وِّزْرَ اُخْرٰی دوسرے کے گناہ کا بوجھ وَاِنْ تَدْعُ
اور اگر پکارے مُثْقَلَةٌ جو نفس گران بار ہے گناہ سے دوسرے کو اِلٰی حِمْلِهَا اوسکے بعض گناہ اوٹھا لینے کو تو لَا يُحْمَلْ نہ اوٹھائی
جائیگی مِنْهُ شَيْءٌ اوسکے گناہ میں سے کوئی چیز یعنی جو پکارا گیا ہے وہ کچھ پکارنے والے کے گناہ میں سے نہ اوٹھائیگا وَّلَوْ كَانَ اور اگرچہ ہو ذَا
قُرْبٰی قرابت والا یعنی ہرچند کوئی گناہگار اپنے قرابت والون کو پکارے اور چاہے کہ کچھ اوسکی خطاؤن میں سے اوٹھالین کوئی جواب بھی
نہ دیگا اسواسطے کہ سب اپنے حال میں عاجز اور درماندے ہونگے اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ سوا اسکے نہیں کہ تم اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ڈراتے ہو اون لوگون کو جو يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ڈرتے ہیں اپنے رب سے بِالْغَيْبِ پوشیدہ یعنی خلوتون میں ڈر کا اثر اونکا
ہی صحبتون میں نہیں یا اوسکا عذاب اونسے چھپا ہوا ہے اور بے دیکھے اوس عذاب سے ڈرتے ہیں وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور
قائم رکھی ہے اونھون نے نماز ڈرانے کے ساتھ ڈرانے والون اور نماز پڑھنے والون کی تخصیص اس جہت سے ہے کہ یہ لوگ ڈرانے سے فائدہ
اوٹھائے ہوئے ہیں وَمَنْ تَزَكّٰی اور جو کوئی پاکیزہ ہو گناہون سے فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰی تو سوا اسکے نہیں کہ وہ پاکیزہ ہوگا لِنَفْسِهٖ
اپنی ذات کے واسطے اسلیے کہ پاکیزگی کا نفع اوسکی طرف پھرتا ہے وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ○ اور اللہ کی طرف ہے پھرنا سب کا تو پاکیزہ
لوگون کو اونکی پاکیزگی پر جزا دیگا وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰی اور برابر نہیں ہے اندھا یعنی کافر یا جاہل یا گمراہ وَالْبَصِيْرُ○ اور
آنکھون والا یعنی مومن یا عالم یا راہ پایا ہوا وَلَا الظُّلُمٰتُ اور برابر نہیں اندھیرے یعنی باطل یا گناہ وَلَا النُّوْرُ○ اور نہ
روشنی یعنی حق یا طاعت وَلَا الظِّلُّ اور برابر نہیں سایہ یعنی ثواب یا بہشت یا راحت وَلَا الْحَرُوْرُ○ اور نہ حرارت یعنی
عذاب یا دوزخ یا زحمت وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ اور برابر نہیں زندے وَلَا الْاَمْوَاتُ اور نہ مردے یعنی مومنون کو
کافرون کیساتھ برابری نہیں اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ بیشک اللہ سناتا ہے اور سمجھاتا ہے مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہے توفیق اور ہدایت کے ساتھ
وَمَآ اَنْتَ اور نہیں ہو تم اے ہمارے حبیب بِمُسْمِعٍ سنانے والے بات کے مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ○ اوسکو جو قبرون میں ہے
مَنْ فِی الْقُبُوْرِ کا ذکر مردون کے ساتھ کافرون کی تمثیل ہے اِنْ اَنْتَ نہیں ہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا نَذِيْرٌ○
مگر پیغمبر ڈرانے والے تم پر یہی پہونچانا اور ڈرانا ہے بس مصرع نیست بر پیغمبران الا البلاغ ؂ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بیشک ہمنے بھیجا ہمنے
تمکو بِالْحَقِّ دین حق کے ساتھ کہ اسلام ہے بَشِيْرًا خوشخبری دینے والا ثواب کی وَّنَذِيْرًا اور ڈرانے والا عذاب سے وَاِنْ مِّنْ
اُمَّةٍ اور نہ تھی اگلی امتون میں سے کوئی امت اِلَّا خَلَا مگر یہ کہ گذرا فِيْهَا اوسمین نَذِيْرٌ○ پیغمبر ڈرانے والا یا عالم آگاہی دینے والا
وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ اور اگر تکذیب کرین تیری قریش کے معاند تو تعجب نہ کر فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ کہ یقینی تکذیب کی اون لوگون
نے جو مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اونسے تھے اپنے پیغمبرون کی جَآءَتْهُمْ آئے اونکے پاس رُسُلُهُمْ رسول اونکے بِالْبَيِّنٰتِ کھلی
ہوئی دلیلون یا ظاہر معجزون کے ساتھ وَبِالزُّبُرِ اور آسمانی چھوٹی کتابون کے ساتھ جیسے حضرت شیث اور حضرت ادریس اور
حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہم السلام کے صحیفے وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ○ اور روشن کتابون کے ساتھ یعنی حلال
حرام کے احکام بیان کرنیوالی کتابون کے ساتھ جیسے توریت انجیل ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پھر تکذیب کے بعد

پکڑ لیا ہمنے اونکو جو نہ ایمان لائے فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ پس کیسا تھا انکار ہمارا اونپر عذاب اور عقاب کے ساتھ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ
کیا نہین دیکھا تو نے یہ کہ اللہ تعالی نے اَنْزَلَ نازل کیا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً آسمان یا ابر سے پانی فَاَخْرَجْنَا بِهٖ پھر نکالا
ہمنے غیبت سے تکلم کی طرف عدول فعل کی تخصیص کی جہت سے ہے یعنی ہم ہی اوس پانی سے نکال سکتے ہین ثَمَرٰتٍ
سب میوے مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ط اوس حال مین کہ مختلف ہین اوسکے رنگ یعنی اونکی جنسین یا قسمین رنگ کی ہین اور
بعضے کہتے ہین کہ اونکی شکلین اور ہیئتین مراد ہین وَمِنَ الْجِبَالِ اور جو چیز پیدا کی ہمنے پہاڑون سے جُدَدٌ راہین ہین مختلف
رنگ کی تفسیر مقدسی مین ہے کہ جُدَّۃ بہ نگار رنگ کی لکیرین ہین بِیْضٌ سفیدیان وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا اور سرخیان ہین کہ طرح طرح کے
ہین اونکے رنگ تیز اور ہلکے ہونے مین یعنی بعض تو نہایت سرخ اور بعض ہلکے رنگ کے وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۝ اور سیاہیان
نہایت سیاہ وَمِنَ النَّاسِ اور آدمیون مین سے وَالدَّوَآبِّ اور جنبش کرنے والون مین سے وَالْاَنْعَامِ اور چارپایون مین سے
مُخْتَلِفٌ ہے وہ چیز کہ ہوتے ہین طرح طرح کے اَلْوَانُهٗ اوسکے رنگ کَذٰلِكَ ط اسی طرح یعنی پھلون اور پہاڑون کے رنگ مختلف
ہونے کے مانند اور جو کوئی نہ جانیگا خدا کی قدرت چیزین پیدا کرنے مین اور ہر چیز کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیرنے کا علم رکھتا
ہوگا وہ کیونکر خدا سے ڈریگا اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ سوا اسکے نہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط اوسکے بندون
مین سے عالم لوگ اسواسطے کہ جس سبب سے ڈرتے ہین اوس سے اور اوسکا علم اور صفتین اور افعال جاننا ڈرنے مین شرط ہے تو جسکو علم زیادہ ہوتا ہے
اوسکو خوف زیادہ ہوتا ہے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ اِنِّیْ اَعْلَمُکُمْ وَاَخْشَاکُمْ بِاللّٰہِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
تحقیق کہ اللہ غالب ہے بدلا لینے مین اوس سے جو خدا سے نہ ڈرے غَفُوْرٌ ۝ بخشنے والا ہے ڈرنے والون کو اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ
بیشک جو لوگ پڑھتے ہین یا متابعت کرتے ہین كِتٰبَ اللّٰهِ کتاب الٰہی کی کہ قرآن ہے وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھی
اونھون نے نماز اوسکے آداب و شرائط کے ساتھ وَاَنْفَقُوْا اور خرچ کیا اونھون نے ہماری دی ہوئی مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اوس چیز مین سے جو روزی
دی ہے ہمنے اونکو سِرًّا چھپا کر اس خوف سے کہ ریا نہ ملجائے وَّعَلَانِيَةً اور ظاہر اس طمع پر کہ اس سبب سے اورون کو صدقہ دینے کی رغبت
یا چھپانا مسنون صدقون مین ہوتا ہے اور ظاہر کرنا اونمین جو فرض ہین يَّرْجُوْنَ وہ لوگ امید رکھتے ہین ان کامون کے سبب سے تِجَارَةً
لَّنْ تَبُوْرَ ۝ سوداگری کی جو نہ ہلاک ہو اور نہ بگڑے اور اوسمین نقصان پہونچے ہی نہین بلکہ بازار قیامت کے دن اونکے اعمال کی
متاع خوب رواج پائے ان عملون پر جو اونھون نے کیے ہین لِيُوَفِّيَهُمْ تاکہ پورا کرے اللہ یعنی تمام و کمال اونھین پہونچا دے
اُجُوْرَهُمْ اجر اونکے کامون کے وَيَزِيْدَهُمْ اور بڑھائے اونکی نیکیان مِّنْ فَضْلِهٖ ط اپنے فضل سے یعنی اونکا اجر بڑھائے اور اونکو
شفاعت کا مرتبہ عطا فرمائے اور لباب مین ہے کہ اونکی شفاعت اون لوگون کے باب مین قبول کرے جنپر دوزخ کی آگ واجب ہوچکی ہے
اِنَّهٗ بیشک اللہ تعالی غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ بخشنے والا ہے گناہگارون کو اجر دینے والا ہے شکرگزارون کو وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ
اور جو کچھ وحی کیا ہے ہمنے اِلَيْكَ تیری طرف مِنَ الْكِتٰبِ قرآن سے هُوَ الْحَقُّ وہ صحیح اور درست ہے مُصَدِّقًا موافق
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ط اوس چیز کے جو اوس سے پہلے تھی کتابون مین سے یعنی اگلی آسمانی کتابون کے مطابق ہے اور اونکے عقائد

اور اصول احکام مین اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ بِعِبَادِهٖ اپنے بندون کے ساتھ لَخَبِيْرٌ البتہ خبر رکھنے والا ہی اونکے دل کی باتین جانتا ہی بَصِيْرٌ ۝ دیکھنے والا ہی اونکے ظاہری کام دیکھتا ہی اور بندون کے حالات اوسپر پوشیدہ نہین ہین کہ قرآن کی تصدیق کرتے ہین یا تکذیب پھر فرمایا کہ ہمنے اگلی کتابین تو اگلی امتون پر بھیجین ثُمَّ اَوْرَثْنَا پھر میراث دیا ہمنے الْكِتٰبَ قرآن یعنی تاخیر کی ہمنے اوسکو نازل کرنے مین تاکہ عطا کرین ہم الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا اون لوگون کو جنھین برگزیدہ کیا ہی ہمنے مِنْ عِبَادِنَا ۚ اپنے بندون مین سے یعنی حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو عطا کو حق تعالی نے میراث فرمایا اسواسطے کہ میراث وہ مال ہوتا ہی جو بے محنت اور بے مانگے ہاتھ آئے اسی طرح یہ بڑا عطیہ یعنی قرآن بے مومنون کی جستجو کے محض عنایت ربانی سے اونکو پہونچا ہی یا جسطرح بیگانہ میراث مین داخل نہین اسی طرح دشمن بھی قرآن سے بے نصیب ہین یا میراث کے حصّون مین تفاوت ہی جیسے اٹھوان حصّہ چھٹا حصّہ چوتھائی ایک تہائی نصف دو تہائیان اور کوئی میراث پوری لے لیتا ہی تو اسی طرح اہل قرآن کے حصّے بھی متفاوت ہین ہر ایک اپنے استحقاق اور استعداد کے موافق قرآن کے حقائق سے بہرہ مند ہوتا ہی مصرع زین بزم یکے جرعہ طلب کرد و یکے جام فَمِنْهُمْ پس بعضے بندون مین سے ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ ظالم ہین اپنے نفس پر قرآن کے موافق عمل کرنے مین کمی کرکے وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ اور بعض اونمین سے میانہ رو ہین لاکثر اوقات قرآن پر عمل کرتے ہین وَمِنْهُمْ اور ایک گروہ اونمین سے سَابِقٌ بِالْخَيْرٰتِ پیشی لیجانے والے ہین نیکیون مین کہ ہمیشہ قرآن کے احکام پر عمل کرتے ہین بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ خدا کے اذن سے اور اوسکے حکم اور توفیق سے ذٰلِكَ یہ وارث کردینا اور برگزیدہ کرلینا هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝ وہی فضل بڑا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ ہم مین سے سابق یعنی پیشی لیجانے والا سب پر پیشی لیگیا ہی اور ہمارے مقتصد یعنی میانہ رو نے نجات پائی اور ہم مین جو ظالم ہی وہ بخشا ہوا ہی تفسیر ثعلبی مین ہی کہ حضرت پیغمبر نے ان تینون گروہون کی تفسیر فرمائی اور فرمایا کہ سابق وہ لوگ ہین جو بیحساب بہشت مین جائینگے اور مقتصد وہ جنکا حساب آسانی سے ہوجائیگا اور ظالم وہ جو ایک مدت تک موقف حساب مین رہینگے اور حق تعالی اپنی رحمت واسعہ سے اونکے حال کی تلافی کریگا ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ ہمارے سابق اہل جہاد ہین اور ہمارے مقتصد وہ ہین جو گھر ہین ہین جہاد مین نہ جائین گو جماعت نماز مین حاضر ہون اور ہمارے ظالم وہ ہین جو میدانون مین رہتے ہین نہ جہاد کو کمر باندھتے ہین نہ جماعت کی دولت پاتے ہین امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ سابق وہ ہی جو ہجرت سے پہلے ایمان لایا اور مقتصد وہ ہی جو ہجرت کے بعد مکہ معظمہ فتح ہونے کے قبل ایمان لایا اور ظالم وہ ہی جو فتح مکہ کے بعد اسلام مین داخل ہوا اصحاب تفسیر وتذکیر اور ارباب تحقیق وتدقیق نے ان تینون گروہون کے باب مین بہت کچھ کہا ہی تبرکًا چند باتین یہان بیان کیجاتی ہین اوس ترتیب پر جو قرآن مین مذکور ہی یعنی پہلے ظالم درمیان مین مقتصد اخیر مین سابق سہل بن عبد اللہ تستری قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ وہ جاہل ہین اور علم حاصل کرنے والے اور عالم اور بعضون نے کہا ہی کہ طالب دنیا ہین اور سائل عقبی اور متوجہ مولی یا صاحب کبیرہ اور مرتکب صغیرہ اور جرم سے مبرا یا گناہ پر مصر اور تائب توبہ شکن اور تائب ثابت توبہ پر اول سے آخر تک یا جسکی معاش معاد پر غالب ہو اور وہ جو دونون سے متعلق ہو اور وہ جسکی معاد معاش پر غالب ہو یا عبادت کرنے والا عادت کے طور پر اور عبادت کرنے والا خوف اور طمع سے اور عبادت

کرنے والا اللہ فی اللہ یا بے صبری کرنے والا بلا پر اور صبر کرنیوالا بلا پر اور لذت پانیوالا بلا سے یا حرام کھانے والا اور مائل مال مشتبہ پر
اور حلال کھانیوالا یا ذکر سے غافل اور ذکر مین مشغول اور مذکور کی طرف متوجہ یا گنہگار اور تائب اور متقی یا غافل اور طالب اور واجد
یعنی پانیوالا یا وہ جسکی برائیان نیکیون پر زیادہ ہون اور وہ جسکی برائیان اور نیکیان برابر ہون اور وہ جسکی نیکیان برائیون پر
زیادہ ہون یا وہ جسکا ظاہر باطن سے بہتر ہو اور وہ جسکا ظاہر و باطن یکسان ہو اور وہ جسکا باطن ظاہر سے بہتر ہو یا وہ جو دوسرے سے
لیتا اور دیتے نہین اور وہ جو لے بھی اور دے بھی اور وہ جو دے اور لے نہین یا وہ جو اپنی روزی سے زیادہ ڈھونڈھے اور وہ جو ضرورت کی قدر
روزی ڈھونڈھے اور وہ جو بالکل ڈھونڈھے ہی نہ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ وہ اہل سخاوت اور اہل جود اور اہل ایثار ہین یا طالب
نجات و طالب جنات و طالب مناجات ہین حقائق سلمی مین ہے کہ دیکھنے والا آپ سے اپنی طرف اور دیکھنے والا آپ سے آخرت کی جانب اور دیکھنے والا
حق سے حق کو صاحب فتوحات نے فرمایا ہے کہ ظالم وہ ہے جو ہمیشہ خواب غفلت مین ہے اور مقتصد وہ ہے کہ کبھی خواب غفلت سے چونکے بھی
اور سابق وہ ہے جو ہمیشہ بیدار ہے لطائف مین کہا ہے کہ ظالم وہ ہے جو نعمت سے منعم کی طرف نہ پھرے اور مقتصد وہ ہے جو منعم سے نعمت کی طرف
نہ پھرے اور سابق وہ ہے جو منعم سے منعم کی طرف نہ پھرے یعنی منعم کے مشاہدے مین رہے اور اوس سے التفات نہ کرے بیت نسیم
ہر دو جہان مسکینہ بر ما عرض ٭ دل ز میانہ تمنا ندارد الا دوست ٭ حق تعالی نے اگلی امتون مین سے کسی امت کو یہ نوازش نہین
مہربانی اور یہ بزرگی عطا نہین کی برگزیدگی کا نشان سب کے صفحہ حال پر کر دیا اور ظالم سے ابتدا کی تا کہ شرمندہ نہون اور رحمت سے نا امید
امیدوار رہین بیت نباید از من آلودہ طاعت خالص ٭ ولے برحمت و فضلت امیدواری ہست ٭ اور بعضون نے کہا ہے کہ ظالم
کی تقدیم فضل کی وجہ سے ہے اور اوسکی تاخیر عدل کی راہ سے ہے اور حق تعالی فضل کو عدل سے زیادہ دوست رکھتا ہے اور سابق کی تاخیر
اس جہت سے ہے تا کہ ثواب سے قریب ہو جائے اور ثواب دخول جنت ہے یا اس جہت سے کہ اپنے عمل پر اعتماد نہ کرے اور طاعت پر خود
پسند نہ ہو جائے اسواسطے کہ خودپسندی وہ آگ ہے کہ جب جلائی جائے تو عبادت کے ہزار کھریان اوس سے جلجاتے ہین نظم ای پسر
عجب آتشے عجب ست ٭ گرم ساز تنور بولہب ست ٭ ہر کجا شعلہ از وافروختہ ٭ ہر چہ از علم و زہد و بسوختہ ٭ جَنّٰتُ عَدْنٍ
باغ اقامت کے یَدْخُلُوْنَهَا داخل ہونگے اوسمین تینون گروہ یُحَلَّوْنَ زیور پہنائے جاینگے فِيْهَا اون باغون مین مثل
مِنْ اَسَاوِرَ کنگن کے ہونگے مِنْ ذَهَبٍ خالص سونے کے وَلُؤْلُؤًا اور جواہرات موتی کے عین المعانی مین ہے
کہ سونے کے کنگنا اور موتی عرب کے بادشاہون کا زیور تھا اور وہ اس زیور کے ساتھ خصوصیت رکھتے تھے جسطرح بادشاہان
عجم کے واسطے تاج مخصوص ہے وَلِبَاسُهُمْ اور لباس اوس گروہ کے لوگون کا فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝ بہشت مین ریشمی ہوگا
دنیا کے ریشمی کپڑون کا سا نہین یعنی نہ اوسمین تاگا ہوگا نہ وہ کسی کا بنا ہوا ہوگا وَقَالُوْا اور کہینگے یہ گروہ جب دوزخ کے گذرنے
سے رہائی پاکر باغ جنت مین داخل ہونگے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب حمد و ثنا خدا کے واسطے ہے الَّذِيْٓ اَذْهَبَ
وہ خدا جو لیگیا عَنَّا الْحَزَنَ ہمسے رنج دوزخ کا یا جو خوف طاعت رد ہونے سے ہم رکھتے تھے طاعت قبول فرماکر وہ
ہمسے دفع کر دیا اور بعضون نے کہا ہے کہ اس سے دنیا کے رنج و غم مراد ہین جیسے موت کا ڈر یا شیطان کا وسوسہ یا بھوک

پیاس کا ضرر یا بادشاہ کا خوف یا لوگون کے حسد او بغض کرنے کا دغدغہ اِنَّ رَبَّنَا بیشک ہمارا رب لَغَفُوْرٌ البتہ بخشنے والا
گناہگارون کا ہی شَكُوْرٌ جزا دینے والا شکر گذارون کو الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا وہ خدا جو اوتاریگا ہمکو دَارَ الْمُقَامَةِ قیام
کرنے کے گھر مین کہ وہ جنت ہی اور اوس سے اور جگہ پھر جانا نہوگا مِنْ فَضْلِهٖ وہان اوتاریگا اپنے فضل و کرم سے ہمارے عمل کے
سبب سے نہین لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نہ پہونچیگا ہمکو اوس اقامت کے مقام مین نَصَبٌ کچھ رنج طلب معیشت کی جہت سے اور سبب
مشقتین جو دنیا مین تھین وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا اور نہ پہونچیگی ہمکو اوس جگہ لُغُوْبٌ ماندگی اور رنج اسواسطے کہ جنت مین کچھ
کلفت اور محنت نہین ہی بلکہ عیش اور حضور اور فرحت اور سرور ہی ہی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ نہ ایمان لائے خدا اور رسول کا
لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ اونکے واسطے ہی آگ دوزخ کی لَا يُقْضٰى نہ حکم کیا جائیگا عَلَيْهِمْ اونپر مرنے کا جیسے وہ دوزخ مین ہونگے
فَيَمُوْتُوْا کہ وہ مر جائین اور عذاب سے چھوٹین وَلَا يُخَفَّفُ اور نہ تخفیف کیا جائیگا عَنْهُمْ اونسے مِّنْ عَذَابِهَا کچھ
عذاب دوزخ مین سے بلکہ جب آگ کے شعلے کم ہو جائینگے تو اوسکو زیادہ جلائین اور بھڑکائینگے كَذٰلِكَ اسی جزا کی طرح نَجْزِيْ ہی
جزا دیتے ہین ہم كُلَّ كَفُوْرٍ ہر ناشکرے کو جو کفر اور ناشکری مین نہایت کو پہونچا ہو وَهُمْ اور وہ یعنی کافر يَصْطَرِخُوْنَ
فریاد چاہتے ہونگے فِيْهَا دوزخ مین اور کہتے ہونگے کہ رَبَّنَآ اے ہمارے رب اَخْرِجْنَا ہمکو نکال اور دنیا مین بھیج نَعْمَلْ
صَالِحًا تاکہ کرین ہم کام اچھے غَيْرَ الَّذِيْ سوا اوسکے کہ كُنَّا نَعْمَلُ تھے ہم عمل کرتے اسواسطے کہ اب عذاب ہمنے آنکھون سے
دیکھ لیا اور جان لیا کہ دنیا مین ہمارے کام اچھے نہ تھے حق تعالی فرمائیگا کہ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ کیا ہمنے زندگی نہین دی
تھی تمکو اور عمر عطا نہین کی تھی اوسقدر کہ نصیحت پکڑے فِيْهِ اوس عمر مین مَنْ تَذَكَّرَ جو چاہے کہ نصیحت پکڑے اس سے وہ عمر ارادہ کی
جسمین مکلف فکر کرنے اور نصیحت پکڑنے کے ساتھ متمکن ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ عمر بیس اور ساٹھ برس کے درمیان مین ہی اور زاد المسیر مین ہی
کہ ستر برس تک زمانہ نصیحت پکڑنے کا ہی اوسکے بعد بوڑھاپے کا زمانہ ہی مقصود کلام یہ ہی کہ ہمنے تمکو عمر عطا فرمائی اسواسطے کہ تم نصیحت
قبول کرو اور متنبہ ہو جاؤ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ اور آیا تمہارے پاس ڈرانے والا یعنی پیغمبر جو تمکو نصیحت کرتا تھا یا کتاب یا عقل
یا قرابت والون اور پڑوسیون کی موت كَفٰى بِالْمَوْتِ وَاعِظًا اور اکثر علما اس بات پر ہین کہ ڈرانے والے سے بوڑھاپا مراد ہی اسواسطے کہ بڑھاپے کا
زمانہ شعلۂ حیات کو بجھانے والا ہی اور آئینۂ ذات پر زنگ بڑھانے والا ہی مثنوی نوبت پیری چو زد کوس درد ÷ دل شود از خوشدلی
و عیش فرد ÷ در تن و اندام چو آید شکست ÷ لرزہ کند پاے ز رستی چو دست ÷ موے سفید از اجل آرد پیام ÷ پشت خم از مرگ رساند سلام
دولت اگر دولت جمشیدی ست ÷ موے سفید آیت نومیدی ست ÷ موضح مین ہی کہ جب دوزخی استغاثہ کرینگے اور غل مچائینگے اور
کہینگے کہ یا اللہ ہمین پھر دنیا مین بھیج تاکہ نیک کام کرین تو جب سے دنیا پیدا ہوئی اور جب تک ختم ہوئی اتنے زمانہ تک فریاد کیا کرینگے حق تعالی
استفسار فرمائیگا کہ مین نے تمکو دنیا مین زندگی دی تھی وہ جواب دینگے کہ ہان ہمنے زندگی بھی پائی تھی ڈرانے والے کو بھی بھیجا تھا حق تعالی فرمائیگا
کہ فَذُوْقُوْا پھر چکھو عذاب دوزخ کا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ پس نہین ہی ظالمون کے واسطے یعنی مشرکون کے لیے مِنْ نَّصِيْرٍ کوئی
یار اور مددگار کہ اونپر سے عذاب اوٹھالے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جاننے والا ہی پوشیدہ کا جو آسمانون

اور سینون مین ہی ہو کافرون ان احوال او سپر پوشیدہ ہو گا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بیشک وہ جاننے والا ہے بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اوس چیز کو
جو چھپی ہی سینون مین هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ وہ ہی جسنے کر دیا تمکو خَلٰٓئِفَ خلیفہ فِي الْاَرْضِ زمین مین یعنی تمکو اگلون کی
جگہہ پر صاحب مکان بنایا اور زمین مین تصرف کرنے کی کنجیان تمہارے قبضہ اقتدار مین چھوڑ دین اور یہ بڑی نعمت ہے فَمَنْ كَفَرَ پھر
جو کوئی ناشکری کرے اس نعمت ہا نعمت دینے والے پر ایمان نہ لائے فَعَلَيْهِ تو اوسی پر ہی كُفْرُهٗ جزا اوسکے کفر کی وَلَا يَزِيْدُ
الْكٰفِرِيْنَ اور نہین زیادہ کرتا ہی کافرون کو كُفْرُهُمْ ایمان لانا اونکا استحقاق عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب پاس اِلَّا مَقْتًا مگر سخت دشمنی
یعنی اونکے کفر کا نتیجہ نہین ہی مگر بغض باقی کہ سبب غضب جاودانی وہی ہو سکیگا وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اور زیادہ نہ کریگا کافرون کو
كُفْرُهُمْ کفر اور شرک اونکا اِلَّا خَسَارًا مگر نقصان آخرت مین قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَيْتُمْ کیا دیکھا تمنے
شُرَكَآءَكُمُ اپنے شریکون کو الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ اونکو جنھین تم پکارتے ہو اور پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے اَرُوْنِيْ
دکھاؤ اور خبر دو مجھکو ان شریکون نے مَاذَا خَلَقُوْا کیا چیز پیدا کی مِنَ الْاَرْضِ زمین مین سے اور اوسمین جو کچھ اوسکے اوپر
اور اوسکے اندر ہی اَمْ لَهُمْ کیا ہی اونکے واسطے شِرْكٌ شراکت فِي السَّمٰوٰتِ آسمانون کے پیدا کرنے مین اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ
کیا دی ہمنے اونکو كِتٰبًا کوئی کتاب جو بات کہنے والی کہ جسنے انکو شریک ٹھہرایا ہو فَهُمْ پس وہ عَلٰى بَيِّنَتٍ کھلی ہوئی دلیلون پر ہین
مِّنْهُ اوس کتاب کی بَيِّنَتٍ کو بعضون نے جمع پڑھا ہی اوسکے سوا اور قرأتون مین بَيِّنَةٍ کے تئین بصیغہ واحد پڑھا ہی بَلْ ایسا نہین ہی بلکہ
اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ وعدہ نہین دیتے ہین مشرک بَعْضُهُمْ بعضے اونکے رؤسا اور اشراف مین بَعْضًا بعض کو کہ ذلیل و تابع
لوگ ہین بتون کی شفاعت کا اِلَّا غُرُوْرًا مگر فریب کا اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ نگاہ رکھتا ہی آسمانون اور زمین کو اَنْ تَزُوْلَا کہ ٹل جاوین اپنی جگہہ سے اسلیے کہ ممکن کو بقا کے حال مین
نگاہ رکھنے والا ضرور چاہیے لکھا ہی کہ جب یہود اور نصارا نے حضرت عزیر اور حضرت عیسی علیہما السلام کو خدا کے بیٹے ہونے کے ساتھ
نسبت کیا تو قریب تھا کہ آسمان اور زمین پھٹ جاوین حق تعالی نے فرمایا مین اپنی قدرت سے انکو نگاہ رکھتا ہون تاکہ زوال نہ پائین یعنی
اپنی جگہہ سے ہٹ نجاوین وَلَئِنْ زَالَتَآ اور اگر زائل ہو جاوین اِنْ اَمْسَكَهُمَا تو نہین ہی نگاہ رکھنے والا اونکو مِنْ اَحَدٍ
کوئی مِّنْۢ بَعْدِهٖ زائل ہونے کے بعد کہ جگہہ پر لاوے اِنَّهٗ كَانَ تحقیق کہ اللہ ہی حَلِيْمًا بردبار کہ یہود اور نصارا پر عذاب کرنے مین
جلدی نہین کرتا غَفُوْرًا بخشنے والا اوسے جو اس بات سے رجوع کرے اوسکی وحدانیت پر ایمان لاوے اور جانے کہ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ اوسکی
صفت ہی نظم خداوند یکہ معبود ست و واحد نہ گوید کس مولود ست و والد کسے کو را نباشد کفو و مانند بدو نسبت نشاید کرد فرزند
رؤسا قریش نے سنا تھا کہ اہل کتاب نے اپنے رسولون کی تکذیب کی تو آپسمین کہتے تھے کہ لعنت کرے اللہ یہود و نصارا پر کیسے گروہ ہین کہ اپنے
پیغمبر کی تکذیب کرتے ہین خدا کی قسم کہ اگر کوئی پیغمبر ہمارے پاس آتا تو ہم اونسے زیادہ راہ پائے ہوئے ہوتے اور اوسکی تصدیق مین بڑی جلدی
کرتے حق تعالی نے خبر دی کہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ اور قسم کھائی اونھون نے اللہ کی جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ بہت سخت اپنی قسمون کی لَئِنْ
جَآءَهُمْ اگر آوے اونکے پاس نَذِيْرٌ کوئی پیغمبر ڈرانے والا لَّيَكُوْنُنَّ تو البتہ ہونگے اَهْدٰى زیادہ راہ پائے ہوئے مِنْ

اِحْدَى الْاُمَمِ ہدایت پانیوالے اگلی امتون کے جیسے یہود ونصارا وغیرہ فَلَمَّا جَآءَهُمْ پھر جب آیا اونکے پاس نَذِيْرٌ ڈرانے والا یعنی حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مَّا زَادَهُمْ نزیادہ کیا اوس نذیر کے آنے نے اونکو اِلَّا نُفُوْرَا مگر بھاگنا حق سے اور دور ہونا
اِسْتِكْبَارًا اور نہ بڑھایا اونہیں مگر حکم الٰہی سے تکبر اور سرکشی فِي الْاَرْضِ زمین مین وَمَكْرَ السَّيِّئِ اور یہ کہ مکر کیا
اونھون نے برا مکر یعنی اونھون نے نذیر کو ہلاک کرنے کے لیے حیلے اور بہانے سوچے وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ اور نہیں پھرتا
مکر برا مگر اپنے کرنیوالے کی طرف یعنی ہر مکر کرنے والے کا مکر احاطہ کرتا ہے اور اوسکے اطراف وجوانب لیلیتا ہے اور جو کچھ کسی دوسرے کے باب مین سوچا
ہے وہی اپنے بارہ مین مشاہدہ کرتا ہے اس باب مین ابن یامین کا قطعہ ہے قطعہ در باب ہر روے حسد یکے وناشناس ✽ ہو مہاز وند وکورہ
تنہ و بنا فتہ ✽ ز اعمال نفسہم ہمہ نیکی بہن رسید ✽ والیشان جزاے فعل بدخویش یافتند ✽ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ پھر کیا انتظار کرتے ہین
تکذیب کرنیوالے اور مکار یعنی انتظار نہین کرتے اور امید نہین رکھتے اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ مگر عادت الٰہی کی جو اگلون مین جاری
تھی کہ وہ اہل تکذیب پر عذاب اور مکارون پر عقوبت ہے فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ پس ہرگز نپاوگے اے ہمارے حبیب عادت الٰہی کے واسطے
تَبْدِيْلًا کچھ تبدیل یعنی عذاب کو ثواب سے کوئی نہین بدل سکتا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ اور نہ پاوگے عادت الٰہی کے واسطے
تَحْوِيْلًا ۝ پھرنا یعنی تکذیب کرنے والون اور مکارون سے دوسرے کی طرف کوئی نہین پھیر سکتا اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا کیا سیر نہین کرتے
اہل مکہ فِي الْاَرْضِ زمین مین فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ تاکہ دیکھین شام اور یمن کی راہ مین کہ کیسا تھا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ انجام اون لوگون کا جو اونسے پہلے تھے یعنی قوم عاد اور قوم ثمود وَكَانُوْا اَشَدَّ مِنْهُمْ اور تھے وہ سخت تر مکہ
والون سے قُوَّةً ازروے قوت کی رو سے اور باوجود اسکے اونھون نے عذاب سے رہائی نہ پائی اور ہر قوم کی ہلاکت کے آثار اونکے شہر و دیار مین باقی ہین
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ اور نہین ہے اللہ کہ عاجز کرے اوسکو مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز فِي السَّمٰوٰتِ آسمانون مین وَلَا فِي الْاَرْضِ
اور نہ زمین مین تو وہ جو چاہے کرے کوئی اوسکے حکم پر پیشی نہین کرتا اِنَّهٗ كَانَ بیشک وہی عَلِيْمًا جانتا سب چیزون کا احوال
قَدِيْرًا قادر اونہین تصرف کرنے پر وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ اور اگر پکڑتا خدا النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا لوگون کو جزا پر اوس چیز کے
جو اونھون نے کمائی کی شرک اور معصیت مَا تَرَكَ تو نہ چھوڑتا عَلٰى ظَهْرِهَا زمین کی پشت پر مِنْ دَآبَّةٍ کسی جنبش
کرنے والے کو آدمیون مین سے یا جن اور انس مین سے اور بعضون نے کہا ہے کہ سب حیوانات مراد ہین کہ بنی آدم کے گناہون کی
شامت سے ہلاک ہوتے ہین جیسے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ مین کہ مشرکون کے کفر کی نحوست سے سب جانور بھی ہلاک ہوے
مگر وہ جانور جو کشتی مین تھے تو اسوقت بھی اگر انکو گناہگارون کے گناہ کے وبال مین پکڑین تو سب نیست نابود ہو جائین وَلٰكِنْ
يُّؤَخِّرُهُمْ مگر پیچھے رکھتا ہے اونکو اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وقت نام رکھے ہوئے تک کہ اونکے ہلاک ہونے کا زمانہ ہے فَاِذَا جَآءَ
اَجَلُهُمْ پھر جب آئیگا وقت اونکے ہلاک ہونے کا فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ كَانَ بِعِبَادِهٖ ہے اپنے بندون کو بَصِيْرًا ۝
دیکھنے والا اور جانتا ہے کہ ہلاک ہونے کا مستحق کون ہے اور نجات پانے کے قابل کون اور ہر ایک کو اوسکے حال کے موافق جزا دیگا قطعہ
آنرا بہ لوامع رضا بنوازد ✽ وین را بنوائر غضب بگدازد ✽ کس را بقضاے قدرتش کارے نیست ✽ آنست صلاح خلق کو بسازد ✽

سورۃ یٰسٓ مکیۃ وھی	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ○	ثلٰث و ثمانون اٰیۃ
سورۂ یٰسٓ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	تراسی آیتین ہین

یٰسٓ ○ ینابیع مین ہی کہ حروف مقطعہ مین سے ہر ایک حرف ایک بھید ہی خزانۂ غیب کے بھیدون مین سے کہ حق تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ السلام کو اوسپر اطلاع دی ابد اونکے جبریل علیہ السلام اونپر نازل ہوے اور خدا اور رسولؐ کے سوا کوئی اوس بھید سے واقف نہین لیکن بعضے علمانے یٰسٓ کی تفسیر بیش اونکے قرآن کا نام ہی اور حقائق سلمی مین ہی کہ اللہ کے نامون مین سے ایک نام ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ سورت کا نام ہی اور یہ حدیث کہ اِنَّ اللّٰہَ قَرَءَ طٰہٰ وَیٰسٓ قَبْلَ اَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ اس قول کی تائید کرتی ہی اور تفسیر ماوردی مین ہی کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سات نام قرآن مین مذکور ہوے ہین اونمین سے ایک یٰسٓ ہی اور وہ جو اہل بیت کو آل یٰسٓ کہتے ہین اسکی تائید کرتا ہی مصرع سَلَامُ اللّٰہِ کُلُّہُمْ یَا آلَ یَاسِیْنَا ٭ امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ یے اشارہ ہی یوم میثاق کی طرف اور سین عبارت ہی اوسکے سر سے اے شوق والے دوستو بحر الحقائق مین ہی کہ یٰسٓ کے معنی یہ ہین کہ قسم ہی مین نبوت حبیب کی اور اونکے سر طہر کی اور بعضے اس بات پر ہین کہ یٰسٓ کے معنی یا انسان ہین بنی طی کی لغت مین یٰسٓ اصل مین یا انیسین تھا کثرت ندا کی جہت سے اوسمین اختصار کر دیا ہی جسطرح ایمن اللہ مین من اللہ کہتے ہین اور حقیقت یہ ہی کہ کلام عرب مین کلمہ کو ایک حرف سے تبدیل کر دیتے ہین جیسے قَدْ قُلْتُ لَہَا قِفِیْ فَقَالَتْ لِیْ قَافْ یعنی وقفت تو پایا جاے کہ حرف مین کلمہ کی طرف اشارہ ہوا اور جو قول کہ گذرا اوسکے موافق انسان کی طرف اشارہ ہی اور انسانیت کے ساتھ مخاطب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون اسواسطے کہ کمال انسانیت کی صفت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ثابت ہی اور شاید کہ کلمہ سید کی طرف اشارہ ہو یعنی یا سید البشر اور یہ جو حدیث ہی کہ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ ہی ان حرفون کی تفسیر ہو اور جاننا چاہیے کہ حرفون مین سین کو سومیت اعتدالیہ ہی کہ اوسکے زبر و بینات مین توافق اور تساوی ہی اور کسی حرف کا یہ حال نہین تو لاجرم حضرت ختمیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہی اسواسطے کہ عدالت حقیقی خواہ طریق توحید مین خواہ احکام شرع مین آپکے ساتھ خصوصیت رکھتی ہی

نظم

ترا است مرتبۂ اعتدال در ہمہ حال ٭ کہ در خصائص توحید اعدلی زہمہ ٭
تمکن ست ترا در مقام جمع الجمع ٭ بدین فضیلت مخصوص افضلی زہمہ ٭

اور کلمات سابقہ کے نحو سے قَلْبُ الْقُرْآنِ یٰسٓ کی خوشبو سونگھ سکتے ہین

فرد

خدایت لشکرے دادہ ز قرآن ٭ یسین آنگہ قلب آن لشکر زیٰسٓ ٭

جوامع الاصول مین صحیح ترمذی سے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے منقول ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لِکُلِّ شَیْءٍ قَلْبٌ وَقَلْبُ الْقُرْآنِ یٰسٓ اور جو کوئی سورۂ یٰسٓ پڑھے یا لکھے وہ قرآن کے بارہ پارون کا ثواب پاتا ہی اور اس سورت کو متمم کہتے ہین یعنی اپنے پڑھنے والے پر دونون جہان کی نیکی تمام کر دیتی ہی اور دافعہ کہتے ہین کہ اوس سے سب برائیان دفع کرتی ہی اور قاضیہ کہتے ہین کہ پڑھنے والے کی سب حاجتین روا کرتی ہی لکھا ہی کہ کفار مکہ نے کہا کہ ای محمد تم رسول ہو خدا نہین ہو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یٰسٓ ای سید وَالْقُرْآنِ الْحَکِیْمِ ○ قسم ہی قرآن محکم یا حق حکم کرنے والے کی یا قرآن صاحب حکمت کی اِنَّکَ بیشک اور بے شبہہ تم لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○

رسولون مین سے جنھین خدا نے خلق کی طرف بھیجا ہی اور جو تھے عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ سیدھی راہ پر کہ توحید ہی یا تم بھیجے گئے ہو
طریقۂ استقامت کے ساتھ کہ وہ راہ مقصود کو پہونچا دینے والی ہی تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ بھیجا قرآن کو بھیجنا خدا ے قوی نے اپنے ملک مین اور
بکر نے تنزیل کے لام کو پیش پڑھا ہی یعنی قرآن اوتارا ہوا ہی خدا ے غالب الرَّحِیْمِ ○ مہربان کا خلق پر اور ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تم رسولون مین سے ہو لِتُنْذِرَ تا کہ تم ڈراو عذاب الٰہی سے قَوْمًا اوس گروہ کو کہ مَّآ اُنْذِرَ نہین ڈرائے گئے ہین اٰبَآؤُهُمْ
اونکے باپ قریب زمانہ کے زمانۂ فترت سے دوری اور دیری کے سبب سے یا ڈراؤ اونکو اوس چیز سے کہ ڈرائے گئے اونکے باپ دادا زمانہ دور کے
حضرت اسماعیل علیہ السلام کے عہد مین فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ○ پھر وہ غافل ہین لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ بیشک حق ہوا قول عذاب کا
عَلٰٓی اَكْثَرِهِمْ اکثر کافرون پر یعنی لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ کا کلمہ حق ہوا اون پر فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ○ تو وہ نہین
ایمان لاے اس سے وہ کافر مراد ہین جنکو خدا ازل مین جانتا تھا کہ کفر ہی پر مرینگے یا شرک پر قتل ہونگے جیسے ابو جہل اور اوسکے مثل اِنَّا جَعَلْنَا
بیشک کیے ہمنے فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا اونکی گردنون مین طوق فَهِیَ پھر وہ طوق لپٹ گئے اِلَى الْاَذْقَانِ اونکی ٹھوڑیون کی طرف
اور چھوڑتے ہی نہین کہ سر ہلائین فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○ پس وہ سر اوٹھائے ہوئے ہین اور آنکھین بند کیے گئے یہ تمثیل مشرکون کی ہی اوس
گروہ کے ساتھ جو گردن مین طوق ڈالے ہون لکھا ہی کہ ابو جہل نے قسم کھائی کہ پیغمبر صاحب کو نماز مین دیکھے تو آپکا سر توڑے ایکدن دیکھا کہ آنحضرت
نماز پڑھتے ہین پتھر اوٹھایا اور آپکے پاس آیا جب پتھر مارنے کو ہاتھ اوٹھایا تو وہ ہاتھ اوسکی گردن مین لپٹ گیا اور پتھر اوسکے ہاتھ مین جمکر گردن مین لگ گیا اور
آیت نازل ہوئی کہ ہمنے اونکو باز رکھا جسطرح طوق اور ہتکڑی پہنے ہوے آدمی کامون سے باز رکھے جاتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ قوم
بنی مخزوم نے ابو جہل کا ہاتھ اوسکی گردن سے بمشکل تمام چھوڑایا اور ایک مخزومی بولا کہ مین جاتا ہون اور اسی پتھر سے محمد کو قتل کرتا ہون جب
آپکے قریب آیا تو اندھا ہوگیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَجَعَلْنَا اور کردی ہمنے مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ اونکے منھ کے سامنے
سَدًّا دیوار اور آڑ وَّمِنْ خَلْفِهِمْ اور اونکے پیچھے سَدًّا آڑ اور روک فَاَغْشَیْنٰهُمْ پھر چھپا دین ہمنے اونکی آنکھین
فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ○ پھر وہ نہین دیکھتے محققون نے کہا ہی کہ سامنے کی آڑ امید بڑی کرنا ہی اور پیچھے کی آڑ گذرے ہوے گناہون سے
غفلت ہی اور جسکو ایسی دو آڑین گھیرے ہون تو دلائل قدرت مین نظر کرنے سے اوسکی آنکھ ڈھپی ہوگی اور ایسے لوگ فلاح اور ہدایت کی
راہ نہین دیکھتے وَسَوَآءٌ عَلَیْهِمْ اور برابر ہی اون پر ءَاَنْذَرْتَهُمْ کہ ڈراو تم ای ہمارے حبیب اونکو اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ
یا نہ ڈراؤ تم اونکو لَا یُؤْمِنُوْنَ ○ وہ نہین ایمان لاتے اسواسطے کہ علم قدیم اور تقدیر ازلی خداے حکیم کی کفر پر اونکے قتل اور
موت کا حکم لگا چکی ہی اِنَّمَا تُنْذِرُ نہین ڈرتے اور نہین آگاہ کرتے ہو تم ای ہمارے حبیب ایسا ڈرانا کہ مفید ہو مگر مَنِ اتَّبَعَ
الذِّكْرَ اوسکو جو پیروی کرتا ہی قرآن کی اور اوسکی نصیحتین قبول کرنے کو سنتا ہی وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ اور ڈرتا ہی خدا سے
بِالْغَیْبِ پوشیدگی مین یعنی چھپا ہوا اوس سے ڈرتا ہی خلق کی نظر مین نہین یا خدا سے اوس خبر مین ڈرتا ہی جو اوس سے غائب ہی
یعنی امور آخرت مین فَبَشِّرْهُ پھر خوشخبری دو اوس ڈرنے والے کو بِمَغْفِرَةٍ پچھلے گناہ بخشنے کی وَّاَجْرٍ كَرِیْمٍ ○
اور بڑے اجر کی آیندہ زمانہ مین یعنی بہشت کی لکھا ہی کہ بنو سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے گھر مسجد سے دور ہین اگر مسجد کے قریب

ہم گھر لین تو کیسا سس یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّا نَحْنُ بیشک ہم نُحْیِ الْمَوْتٰی زندہ کرتے ہین مردون کو قبرون سے اوٹھاکر یا مردہ دلونکو
ہدایت فرماکر وَنَكْتُبُ اور لکھتے ہین ہم مَا قَدَّمُوْا جو کچھ اونھون نے پہلے سے بھیج رکھا ہی نیک یا بدکام وَاٰثَارَهُمْ
اور ہم لکھتے ہین اونکے پانون یعنی اونکے پانون کے نشان کہ چلکر مسجدین جاتے ہین مراد یہ ہی کہ اونکی خطائین مٹادینگے اور ہر قدم پر عنایت کا
نشان اونکے صحیفۂ اعمال پر کھینچا جائیگا وَكُلَّ شَيْءٍ اور سب چیزین اَحْصَيْنٰهُ ہمنے نگاہ رکھی ہین یا ہمنے بیان کی ہین فِيْٓ
اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ اوس نسخہ مین جو ظاہر ہی کھلا ہوا یعنی لوح محفوظ پر یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے بنو سلمہ تم اپنے گھرون مین رہو اسواسطے کہ تمھارے قدمون کے نشان کا ثواب لوح محفوظ مین لکھتے ہین صحیحین مین ہی کہ
نمازیون مین سب سے زیادہ بزرگ وہ آدمی ہی کہ مسجد مین جسکے آنیکی راہ بہت دور ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ آثار عام ہی اس بات سے
کہ نیک ہون جیسے وہ علم جو لوگون کو سکھائین یا وہ وقف جو نیک مقامون پر کرتے ہین یا جاری رہنے والا صدقہ جیسے پل سرایا مسجد یا آثار بد ہون
جیسے باطل امرون کو شائع کرنا اور ظلم کی جڑ مضبوط کرنا حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین سب آثار لکھتا ہون اور وقت پر ہر امر کے مناسب جزا
دونگا نظم از مکافات عمل غافل مشو ؎ گندم از گندم بروید جو ز جو ؎ اینچنین گفت ست پیر معنوی ؎ کای برادر انچہ کاری بدروی ؎
وَاضْرِبْ لَهُمْ اور بیان کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مکہ کے واسطے مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ مثل اہل دیہہ انطاکیہ
کی اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ جب آئے اوس گانون مین بھیجے ہوئے لکھا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آسمان پر اوٹھ جانے سے
قبل شمعون الصفا کے ساتھ دو حواریون کو انطاکیہ کی طرف بھیجا شمعون الصفا حضرت عیسیٰ کے آسمان پر اوٹھ جانے کے بعد اونکے خلیفہ
ہوئے تھے اور وہ دو حواری جو اونکے ساتھ انطاکیہ کو گئے تھے اونکے نام یحییٰ اور تومان ہین یا ناروس ماروس آور ثعلبی نے کہا ہی کہ صادق
اور صدوق اور حضرت عیسیٰ نے اونکو اسواسطے انطاکیہ کی طرف بھیجا تھا کہ خلق کو خدا کی طرف بلائین یہ جب شہر کے قریب پہونچے تو
ایک بوڑھا آدمی دیکھا کہ بکریان چراتا ہی اوسے سلام کیا اوسنے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو یہ بولے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھیجے ہوئے ہین
خلق کو ضلالت کے جنگل سے منزل ہدایت کی راہ پر ہم بلاتے ہین وہ بوڑھا آدمی بولا کہ اپنا دعوی سچے ہونے پر کوئی دلیل بھی رکھتے ہو اونھون نے
جواب دیا کہ ہان ہم بیمارون کو اچھا کردیتے ہین سفید داغ والے اور مادرزاد اندھے کو حالت صحت پر پھیر لاتے ہین بڈھا بولا کہ برسون گذر گئے
میرا بیٹا بیمار ہی اور طبیب اوسکے علاج سے عاجز ہین اگر تم اوسکے درد کی دوا کردو تو مین تمھارے خدا پر ایمان لاؤن اونھون نے اوس بیمار کے
سرھانے آکر دعا کی بیمار نے صحت کامل پائی بیت قدم نہادی و بر سر دو دیدہ جا کردی ؎ بیک نفس دل بیمار را دوا کردی ؎ بس وہ
بڈھا ایمان لایا وہی حبیب نجار ہی کہ اوسے صاحب یٰس کہتے ہین اور ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے چھ سو برس
قبل آپ پر ایمان لایا تھا ایمان مین سبقت لیجانے والون مین سے ایک وہ بھی ہی غرضکہ حضرت عیسیٰ کے ان دونون بھیجے ہوئے
آدمیون کی خبر انطاکیہ مین مشہور ہوئی اور بہت بیمارون نے انکی برکت سے صحت پائی بادشاہ شہر کہ عالم مین اوسکا نام انطیخس
رومی لکھا ہی بت پوجتا تھا اوسنے ان دونون شخصون کی خبر پائی اور انکی دعوت کے مضمون کی بھی خبر پائی کہ یہ خدائے واحد کی طرف
بندون کو بلاتے ہین اور بت پرستی سے منع فرماتے ہین بس انکو قید خانہ مین بھیجدیا اور شمعون انکے پیچھے آئے اور بادشاہ کے

خواص سے دوستی اور آشنائی شروع کی اور علم وحکمت کی وجہ سے بادشاہ کے مقرب ہوگئے تو حق تعالی نے اس قصہ سے خبر دی کہ اِذْ
اَرْسَلْنَآ یاد کر جب بھیجا ہمنے اِلَیْھِمُ اثْنَیْنِ انطاکیہ کے لوگون کی طرف دو پیغمبر یعنی عیسیٰ اور شمعون نے ہمارے حکم سے دو حواری
بھیجے فَکَذَّبُوْھُمَا تو تکذیب کی اون کا نون والون نے اون دونون کی اور اونکو قید خانہ مین بھیجدیا فَعَزَّزْنَا پھر قوت دی ہمنے
اونکو اور بکر نے عزّزنا بے تشدید پڑھا ہی یعنی غالب کردیا ہمنے اونکو بِثَالِثٍ تیسرے بھیجے ہوے کے سبب سے کہ قول اصح پر وہ شمعون الصفا
ہین اور بعضون نے کہا ہی شمعان یا سلوم یا یونس ہین فَقَالُوْٓا تو کہا اون بھیجے ہوون نے اہل انطاکیہ سے کہ اِنَّآ اِلَیْکُمْ مُّرْسَلُوْنَ ○
بیشک ہم تمہاری طرف بھیجے ہوے ہین عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے یا اونکے خلیفہ کے پاس سے قَالُوْا کہا اوس شہر کے لوگون نے
کہ مَآ اَنْتُمْ نہین ہو تم اِلَّا بَشَرٌ مگر آدمی مِّثْلُنَا مثل ہمارے اکثر صفات بشریہ مین پھر تمکو رسالت کے ساتھ کیون خاص کیا
وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ اور نہین بھیجی اللہ تعالی نے مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز وحی اور رسالت مین سے اِنْ اَنْتُمْ نہین ہو تم
اِلَّا تَکْذِبُوْنَ ○ مگر جھوٹ بولتے ہو دعوی رسالت مین قَالُوْا رَبُّنَا کہا اون بھیجے ہوون نے کہ ہمارا رب یَعْلَمُ جانتا ہی
کہ اِنَّآ بیشک ہم اِلَیْکُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ○ تمہاری طرف بھیجے ہوے ہین وَمَا عَلَیْنَآ اور نہین ہی ہمپر اِلَّا الْبَلٰغُ
الْمُبِیْنُ ○ مگر پہونچادینا کھلا ہوا اور ہم اپنا کام کرچکے اور تیرے پیغام پہونچادیا اگر تم ہماری دعوت قبول کروگے اور ہمارا دین اختیار
کروگے تو تمپر عذاب نازل ہوگا قَالُوْٓا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِکُمْ وہ بولے کہ ہمنے بدفال لی تمہارے آنے سے کہ سبب سے تم اس شہر مین
آئے ہو مینھ نہین برسا اور ہماری سب کھیتیان خشک ہوگئین لَئِنْ لَّمْ تَنْتَھُوْا اگر باز نہ آؤگے تم اپنے دعوے سے تو لَنَرْجُمَنَّکُمْ
ضرور پتھرون سے مار ڈالینگے ہم تمکو وَلَیَمَسَّنَّکُمْ اور البتہ پہونچیگا تمکو مِّنَّا ہمسے عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ عذاب دکھ دینے والا
قَالُوْا طَآئِرُکُمْ کہا پیغام پہونچانے والون نے کہ فال بد تمہاری مَّعَکُمْ تمہارے ساتھ ہی یعنی تمہارے فاسد عقیدون
اور باطل عملون کی شامت ہی اَئِنْ ذُکِّرْتُمْ کیا تم نصیحت کیے جاتے ہو تو فال بد لیتے ہو اور مار ڈالنے پر دھمکاتے ہو بَلْ اَنْتُمْ بلکہ
تم قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○ گروہ ہو ڈھینگے اور حد سے گذرے ہوے لکھا ہی کہ شمعون بادشاہ کے ساتھ بتخانہ مین آئے اور حق تعالی کو
سجدہ کیا جب سجدہ کرتے لوگ جانتے کہ وہ بت کو پوجتے ہین بادشاہ اونپر بڑا اعتماد کرنے لگا اور اونکے مشورہ کے کسی مہم پر قدم نہ رکھتا
ایک دن شمعون نے پوچھا کہ بادشاہ سلامت مینے سنا ہی کہ آپنے دو مسافر غریب قید کیے ہین اونکو قید کرنے کی کیا علت ہی بادشاہ بولا کہ وہ
دعوی کرتے ہین کہ تمہارے بتون کے سوا اور خدا ہی شمعون نے تعجب کی رو سے کہا کہ حکم کیجیے ذرا اونھین حاضر کرین کہ وہ تو عجیب بات کہتے ہین
بادشاہ نے حکم دیا وہ دونون حاضر کیے گئے جب اونھون نے شمعون کو دیکھا تو اپنے دل مین خوش ہوے اور دلیر ہوگئے شمعون نے اونسے
پوچھا کہ تم کسکی عبادت کرتے ہو وہ بولے کہ ہم اوسکی عبادت کرتے ہین جسنے زمین آسمان پیدا کیا شمعون نے کہا تمہارا خدا کیا کرتا ہی
وہ بولے کہ اندھے کو آنکھون والا کردیتا ہی شمعون نے بادشاہ سے التماس کی اور کئی اندھے حاضر کیے گئے شمعون نے اون دونون سے
کہا کہ بھلا اپنے خدا سے کہو تو کہ ان اندھون کو آنکھون والا کردے اونھون نے دعا کی پس فورًا پلک مارتے ہی اون اندھون کی آنکھین
کھل گئین شمعون بولے کہ بادشاہ سلامت ہم بھی اپنے خداؤن سے درخواست کرین کہ وہ بھی یہی کام کر دکھائین بادشاہ نے

چپکے سے کہا کہ شمعون تم نہین جانتے کہ یہ جو خدا ہین نہ دیکھتے ہین نہ سنتے ہین نہ کسی چیز پر قدرت رکھتے ہین شمعون نے دوبارہ کہا کہ اگر جو انکو تمہارا خدا
اور کیا کر سکتا ہے وہ دونون غریب بولے کہ مردہ کو زندہ کرتا ہے شمعون نے کہا کہ اگر تمہارا خدا یہ کام کرتا ہے تو ہم سب او سپر ایمان لاتے ہین تو ایک
بادشاہ کو جسے مرے ہوئے مدت گذر گئی تھی پاس لائے اون کے کسی مردہ کو اونھون نے دعا کر کے زندہ کر دیا پس بادشاہ تمام قوم سمیت
اوسی وقت ایمان لایا اور کچھ لوگون نے مومنون کو ایذا رسانی اور قتل کا قصد کیا حبیب نجار کو خبر ہوئی وہ اپنی جگہ سے اوس طرف متوجہ
ہوا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے کہ وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ اور آیا دور کنارہ شہر سے یعنی اوس شہر سے بہت دور جگہ سے
رَجُلٌ ایک مرد يَسْعَى دوڑتا ہوا اون بھیجے ہوون کو جتانے کے واسطے اور پہونچتے ہی قَالَ يَا قَوْمِ بولا کہ اے میری قوم اتَّبِعُوا
الْمُرْسَلِينَ ○ پیروی کرو بھیجے ہوون کی اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْأَلُكُمْ پیروی کرو اون لوگون کی جو نہین مانگتے تمسے أَجْرًا
کچھ بدلا پیغام پہونچانے پر وَهُمْ مُهْتَدُونَ ○ اور وہ راہ پائے ہوئے ہین خیر کے ساتھ دونون جہان مین
وَمَا لِيَ اور کیا ہے ہمکو کہ سچائی کی رو سے لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي نہین عبادت کرتے اوسکی جسنے ہمکو پیدا کیا اور معدوم سے
موجود کر دیا وَإِلَيْهِ اور اوسکے حکم اور جزا کی طرف تُرْجَعُونَ ○ پھیرے جاؤگے قیامت کے دن اپنی طرف پیدا کرنے کی اضافت
شکر ظاہر کرتا ہے اور پھر زندہ ہوکر اوٹھنے کی اضافت کافرون کے ساتھ زجر اور تہدید مین مبالغہ ہے أَأَتَّخِذُ کیا ٹھہراتا ہون مین
مِنْ دُونِهِ خدا کے سوا آلِهَةً بہت سے خدا یعنی بت إِنْ يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ اگر چاہے خدا مجکو بِضُرٍّ ضرر کے ساتھ یعنی اگر چاہے
کہ کچھ ضرر مجکو پہونچائے تو لَا تُغْنِ عَنِّي کفایت نہین کرتی مجسے شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا شفاعت بتون کی کچھ بھی اوس ضرر مین سے
یعنی بت مجسے بلا کو دفع نہین کرتے وَلَا يُنْقِذُونِ ○ اور نہ رہائی دیتے ہین مجکو اور نہ خلاص کرتے ہین پس اگر مین اوسے پوجون جو
نہ نفع پہونچانے کی قدرت رکھتا ہے نہ ضرر سے بچانے کی اور جو نفع پہونچانے اور ضرر سے بچانے کی قدرت رکھتا ہے اوس سے ہاتھ اوٹھاؤن تو
إِنِّي إِذًا بیشک مین اوسوقت ہون لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ○ کھلی ہوئی گمراہی مین جب کافرون نے حبیب نجار سے یہ بات سنی تو
اونھین قتل کرنے کا قصد کیا تو وہ پیغمبرون کی طرف متوجہ ہوکر بولے کہ إِنِّي آمَنْتُ بیشک مین ایمان لایا بِرَبِّكُمْ تمہارے رب پر
فَاسْمَعُونِ ○ تو تم سنو میرا ایمان تا کہ کل قیامت کے دن میرے ایمان کی گواہی دو اور بعضون نے کہا ہے کہ قوم کی طرف مخاطب ہوکر
یہ بات کہی اور قوم کے لوگ اونھین پتھر مارنے لگے یہانتک کہ وہ مر گئے اور بازار انطاکیہ مین اونکی قبر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ لوگون نے اونھین مار ڈالا
اور حق تعالی نے پھر زندہ کر کے بہشت مین داخل فرمایا حسن بصری رحمہ اللہ تعالی اس بات پر ہین کہ لوگون نے جب اونھین قتل کرنے کا ارادہ کیا
تو حق تعالی نے کرامت اور بزرگی کی وجہ سے اونھین بہشت مین پہونچا دیا قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ کہا گیا کہ داخل ہو جنت مین جب
وہ بہشت مین گئے تو قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ○ وہ بولے کہ کاشکے میری قوم کے لوگ جانتے بِمَا غَفَرَ لِي وہ چیز جسکے
سبب سے بخشدیا مجکو رَبِّي میرے رب نے وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ○ اور کر دیا مجکو اون لوگون مین سے جو نوازے گئے ہین بزرگی کے ساتھ
اور ایک قول یہ ہے کہ وہ بھیجے ہوئے پیغام پہونچانے والے اور بادشاہ اور مومن سب قتل ہو گئے اور ایک قول یہ ہے کہ اور سب تو سلامت
بچ گئے فقط حبیب نجار قتل ہوئے یا آسمان پر چلے گئے وَمَا أَنْزَلْنَا اور نہین بھیجا ہمنے عَلَىٰ قَوْمِهِ حبیب کی قوم پر

مِنۡۢ بَعۡدِهٖ اونکے قتل ہونے یا اوٹھ جانے کے بعد مِنۡ جُنۡدٍ کوئی لشکر مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے وَمَا كُنَّا اور نتھے ہم مُنۡزِلِيۡنَ۝
اوتارنے والے لشکر کسی قوم کو ہلاک کرنے کے واسطے یعنی کافر ایسے ذلیل و خوار اور بیقدر ہین کہ اونھین ہلاک کرنے کے واسطے آسمانی لشکر
نہ چاہیے آور جنگ بدر اور حنین کے دن آسمان سے فرشتے جو اونترے یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کے واسطے تھا نہ سلیے
کہ کافرون کا لشکر کسی حساب مین ہو اِنۡ كَانَتۡ نہ تھا اہل انطاکیہ پر عذاب اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً مگر ایک چیخ کہ جبرئیل
علیہ السلام نے اونکے شہر کے دونون بازار کھیر کر ایک چیخ ماری فَاِذَا هُمۡ تو ہین وہ خٰمِدُوۡنَ۝ مرے پڑے تھے یعنی جبرئیل علیہ السلام
کی ایک ہی چیخ سے سب مر گئے جیسے ایک ہی بار آگ بجھ جاتی ہی يٰحَسۡرَةً عَلَى الۡعِبَادِ اے افسوس کافر بندون پر مَا يَاۡتِيۡهِمۡ
مِّنۡ رَّسُوۡلٍ نہین آیا اونکے پاس کوئی پیغمبر اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ مگر تھے کہ اوسکے ساتھ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ۝ ہنسی کرتے تھے
اَلَمۡ يَرَوۡا کیا اونھون نے نہین دیکھا اور نہین جانا کہ كَمۡ اَهۡلَكۡنَا کتنے ہلاک کر دیے ہمنے قَبۡلَهُمۡ اونکے پہلے مِّنَ الۡقُرُوۡنِ
زمانون والون مین سے اَنَّهُمۡ اِلَيۡهِمۡ نہین دیکھا اونھون نے یہ کہ جو اگلے زمانہ مین ہلاک ہوے وہ اونکی طرف لَا يَرۡجِعُوۡنَ۝
نہین پھرتے یعنی دنیا مین پھر نہین آتے وَاِنۡ كُلٌّ اور نہین ہین وہ سب لَّمَّا جَمِيۡعٌ جبکہ ہم جمع ہون لَّدَيۡنَا مُحۡضَرُوۡنَ۝
ہمارے پاس حاضر کیے گئے قیامت کے دن جزا کے واسطے یعنی اون اگلے کافرون مین سے جنکو ہمنے ہلاک کیا یا یہ مخالف پیچھے رہے ہوے
سب میدان حشر مین ہمارے حضور حاضر ہونگے اور اپنے افعال اور اقوال کے موافق جزا اور سزا پائینگے یعنی بڑے عذاب مین مبتلا ہونگے
اور محرومی کے قید خانہ مین ہمیشہ کے واسطے قید ہونگے بیت و نعمت جنان ہمہ محروم جاودان ☆ محزون و مستمند ہمہ محبوس مبتلا
وَاٰيَةٌ اور ہماری قدرت کی نشانیون مین سے ایک نشانی لَّهُمُ الۡاَرۡضُ الۡمَيۡتَةُ کافرون کے واسطے زمین مری ہوئی ہی
یعنی خشک بے گھاس کہ ہمنے مینھ کے سبب سے اَحۡيَيۡنٰهَا زندہ کر دیا ہمنے اوسکو وَاَخۡرَجۡنَا مِنۡهَا اور نکالا ہمنے اوس سے حَبًّا
دانہ کاٹ لینے کے قابل اس سے اناج مراد ہی فَمِنۡهُ يَاۡكُلُوۡنَ۝ تو اوس دانہ مین سے کھاتے ہین وَجَعَلۡنَا فِيۡهَا اور پیدا
کر دیے ہمنے زمین مین جَنّٰتٍ باغ مِّنۡ نَّخِيۡلٍ خرمون کے اقسام وَّاَعۡنَابٍ اور انگورون کے انواع مین سے وَّفَجَّرۡنَا اور جاری
کر دیے ہمنے فِيۡهَا مِنَ الۡعُيُوۡنِ۝ زمین مین چشمون مین سے لِيَاۡكُلُوۡا تاکہ کھائین وہ مِنۡ ثَمَرِهٖ میوے مین سے جو کہ
ذکر ہوا وَمَا عَمِلَتۡهُ اَيۡدِيۡهِمۡ اور نہین کیا اونکے ہاتھون نے یعنی اون میوون مین سے کھاتے ہین جنہین اونکے
ہاتھون نے کچھ کام ہی نہین کیا بلکہ محض قدرت سے پیدا کیے گئے ہین اور بکر نے عملوہ پڑھا ہی اور ما موصولہ کہا ہی یعنی جاری کیا ہمنے
باغون مین جو کچھ کیا ہی اونکے ہاتھون نے تبرہ انگور وغیرہ کے مثل اَفَلَا يَشۡكُرُوۡنَ۝ کیا پھر شکر نہین کرتے ان نعمتون کے
مقابلہ مین اور منعم کی پرستش نہین کرتے صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہی کہ اہل اشارت کی زبان پر اس آیت کے معنی یہ ہین کہ زمین
دل کو ہمنے زندہ کر دیا عنایت کے مینھ سے اور پیدا کیا ہمنے اوس سے طاعت کا دانہ کہ روحین اوس سے غذا پاتی ہین اور پیدا
کر دیے ہمنے باغ ذکرون کے خرمون اور شوقون کے انگورون کے اور حکمت کے چشمے اوسمین ہمنے جاری کر دیے کہ مکاشفون
اور مشاہدون کے پھلون سے فائدہ لیتے ہین اور جو کام کہ اونھون نے کیے ہین خیر او رصدقے اوسکے نتیجون سے بہرہ مند

ہوتے ہین کیا شکر گزاری نہین کرتے یعنی شکر کرنا چاہیے اس ظاہری اور باطنی نعمت پر تاکہ اوسکی زیادتی کا سبب ہو کہ لئن شکرتم
لازیدنکم فنظم گر شکر کنی زیادہ گردد نعمت وزدل ببرد غدغہ بیش وکمت بیت ودلبر منزل مقصود دیتی بداند ہیچ شکر گزار نغز
قدمت سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا پاک ہو وہ جسنے قدرت کاملہ سے پیدا کین سب قسمین اور نوعین مِمَّا
تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ اوس چیز سے جو اوگاتی ہو زمین جیسے چھوٹے بڑے درخت وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ اور اونکی ذاتون مین سے یعنی
بشر مرد اور عورت وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور اوس چیزین سے جو نہین جانتے ہین اقسام خلائق مین سے وَاٰيَةٌ لَّهُمُ
الَّيْلُ اور دوسری نشانی اونکے واسطے ہماری قدرت پر رات ہے کہ حکمت کی رو سے نَسْلَخُ کھینچتے ہین اور دور کرتے ہین ہم مِنْهُ
النَّهَارَ اوس سے دن کی روشنی کو فَاِذَا هُمْ پھر اوسوقت وہ مُّظْلِمُوْنَ ۝ آنے والے ہین تاریکی مین وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ
اور نشانی آفتاب ہے کہ چلتا ہے لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا اوس قرارگاہ کی طرف جو اوسکے واسطے ہے صحیح مسلم مین ہے کہ آفتاب کی قرارگاہ عرش کے
نیچے ہوتی ہے اور کہتے ہین کہ قرارگاہ سے مراد حد معین ہے کہ آفتاب کا دورا اوسپر تمام ہو ذٰلِكَ وہ اوسکا قرارگاہ کی طرف جانا تَقْدِيْرُ
الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ اندازہ ہے خدا کا جو غالب ہے اپنی قدرت کے سبب سے ہر مقدور پر جاننے والا ہے ہر معلوم کو وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ
اور چاند کو مقرر کر دیا ہمنے یعنی اوسکی سیر مَنَازِلَ منزلون مین کہ اٹھائیس ہین بارہ برجون مین اسواسطے کہ ہر برج کا حصہ دو منزلین
اور ایک تہائی ہوتی ہے اور ہر روز ایک منزل کے قریب قطع کرتا ہے اور منازل اجتماعیہ مین وسکا نور بڑھتا ہے اور منازل استقبالیہ مین گھٹتا ہے
اور جھکنے اور کمان ہونے کی طرف میل کرتا ہے حَتّٰى عَادَ اوسوقت تک کہ ہوتا ہے اخیر منزل مین باریکی اور زردی اور کجی کے سبب سے
كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝ مانند اوس لکڑی کے جو یکسالہ شاخ خرما کی ہو خشک اور ٹیڑھی ہلال کی شکل لَا الشَّمْسُ نہ آفتاب
يَنْۢبَغِيْ لَهَاۤ چاہیے اوسکو اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ یہ کہ پا جائے چاند کو اپنے جلدی سیر کرنے مین اسواسطے کہ چاند سب برجون کو
ایک مہینے مین قطع کرتا ہے اور آفتاب ایک برس مین تو آفتاب اگر جلد سیر کرنے مین چاند کے مثل ہو جائے تو سال کی چارون
فصلین اپنی وضع سے پھر جائین اور اوگنے والی چیزین پیدا ہونے اور حیوانات کی زندگی مین خلل پڑے وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ
اور نہ رات آگے بڑھنے والی ہے دن کے کہ دن کی روشنی پر غالب ہو جائے اور ہر وقت رات ہی رہے بلکہ رات دن کے پیچھے ہی
بعضون نے کہا ہے کہ دن رات سے اونکی دونون نشانیان یعنی ماہتاب اور آفتاب مراد ہین مطلب یہ ہے کہ اگر آفتاب جلدی کی راہ سے
ماہتاب کو نہین پاتا ہے تو ماہتاب بھی روشنی مین آفتاب پر بڑھ نہین جاتا ہے وَكُلٌّ اور سب ستارے آفتاب ماہتاب وغیرہ
فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ آسمان مین تیرتے ہین جیسے مچھلی پانی مین وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اور نشانی اونکے واسطے اَنَّا حَمَلْنَا
یہ ہے کہ اوٹھایا ہمنے ذُرِّيَّتَهُمْ اونکے باپون کو یعنی بٹھلا لایا ہمنے فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ کشتی مین جو بھری ہوئی
تھی آدمیون اور سب حیوانون سے یعنی کشتی نوح مین اور بعضون نے کہا ہے کہ ذریت سے اولاد مراد ہے کہ اوسے تجارت کو بھیجتے
ہین یا عورتین اور بچے مراد ہین کہ اونکو سفر مین لیجاتے ہین یعنی چونکہ اونکے بچون کو خشکی مین سفر کرنے کی قوت نہین تو اونکے
واسطے ہمنے کشتی مقرر کر دی وَخَلَقْنَا لَهُمْ اور پیدا کیا ہمنے لوگون کے واسطے مِّنْ مِّثْلِهٖ اوسکے مثل

مَا یَرْکَبُوْنَ ○ وہ چیز جسپر سواری کرتے ہین جیسے ڈونگی ٹھیلا اور مثل اونکے اور بعضون نے کہا ہی کہ اونٹ مراد ہین کہ وہ میدانون کی
کشتی ہین وَاِنْ نَّشَاْ اور اگر ہم چاہین تو نُغْرِقْهُمْ ڈبودین اہل کشتی کو فَلَا صَرِیْخَ لَهُمْ تو کوئی فریاد رس نہین اونکا جو اونھین
ڈوبنے سے بچالے وَلَا هُمْ یُنْقَذُوْنَ ○ اور نہ وہ چھوڑائے جائینگے موت سے اِلَّا رَحْمَةً مگر یہ کہ رحمت کرین ہم مِّنَّا
رحمت اپنی طرف سے وَمَتَاعًا اور فائدہ دین ہم اونکو فائدہ دینا اِلٰی حِیْنٍ ○ اوس زمانہ تک کہ اونکی اجل پہونچے وَاِذَا قِیْلَ
اور جب کہا جاتا ہی لَهُمُ اتَّقُوْا کافرون کو کہ ڈرو مَا بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ اوس عذاب سے جو تمسے پہلے تکذیب کرنے والے گروہون کو
پہونچا وَمَا خَلْفَكُمْ اور اوس عذاب سے جو تمھارے پیچھے ہی یعنی آخرت مین اور مراد یہ ہی کہ ایمان لاؤ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ شاید
رحم کیے جاؤ تو وہ انکار کرکے لڑائی جھگڑا بڑھاتے ہین وَمَا تَاْتِیْهِمْ اور نہین آتی ہی اونکے پاس مِّنْ اٰیَةٍ کوئی نشانی مِّنْ اٰیٰتِ
رَبِّهِمْ اونکے رب کی نشانیون مین سے یعنی قرآن یا وحدت کی دلیلون مین سے اِلَّا كَانُوْا مگر یہ کہ ہوتے ہین عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ○
اوس سے منھ پھیرنے والے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اور جب کہا جاتا ہی اونسے کہ درویشون اور محتاجون پر اَنْفِقُوْا خرچ کرو مِمَّا رَزَقَكُمُ
اللّٰهُ اوس چیز مین سے جو روزی دی ہی تمکو اللہ نے تو قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا کہتے ہین وہ لوگ جو نہ ایمان لائے یعنی کفار عرب
لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین یعنی کافر لوگ استہزا کے طور پر ایمان والون سے کہتے ہین کہ کیا کھانا دین
ہم یعنی نہ دینگے مَنْ لَّوْ یَشَاءُ اللّٰهُ اوسے کہ اگر چاہتا خدا تو اَطْعَمَهٗ کھانا دیتا اوسکو یعنی تمھارے زعم مین خدا خلق کو
رزق پہونچانے پر قادر ہی تو چاہیے کہ اونکو کھانا دیتا جب اوسی نے نہ دیا تو ہم بھی نہین دیتے اور کہا کافرون نے مومنون کو کہ اِنْ
اَنْتُمْ نہین ہو تم اے مومنو اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ مگر کھلی ہوئی گمراہی مین کہ ہمکو مشیت الٰہی کے خلاف کرنے کا حکم کرتے
ہو اور اونکی یہ بات خطا اور غلط تھی اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے بعضے لوگون کو مالدار کیا ہی اور بعضون کو فقیر اور امتحان کے واسطے حکم فرمایا
کہ مالدار مال مین سے جو خدا نے مقرر کیا ہی محتاجون کو بہرہ مند کرین تو مشیت کو بہانہ کرنا اور خرچ کرنے کے باب مین جو خدا نے حکم فرمایا
اوسے چھوڑ دینا محض خطا اور نرا ظلم و جفا ہی نظم درویش را خدا بتوانگر حوالہ کرد ٭ تا کار او بسازد و فارغ کند دلش ٭ از روے
بخل گر نشود ملتفت بدو ٭ فردا بود ندامت و اندوہ حاصلش ٭ وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین کافر کہ مَتٰی کہان ہی هٰذَا الْوَعْدُ
وہ وعدہ کیا ہوا تمھارا یعنی قیامت قائم ہونا اور دوبارہ زندہ ہوکر اوٹھنے کا وقت اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ اگر ہو تم سچے
مَا یَنْظُرُوْنَ وہ انتظار نہین کرتے اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ مگر ایک آواز سخت کا کہ لیلے اونکو یعنی نفخہ صاعقہ
کہ نفخہ فزع کے بعد ہی اونکو لیلیگا وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ ○ حالانکہ وہ اوسوقت سودے اور معاملہ مین لڑائی جھگڑے کے ساتھ مشغول
ہونگے اور دنیا کے کام بنا رہے ہونگے کہ حضرت اسرافیل یکبار صور پھونکینگے اور تمام خلق وہین مر جائیگی مگر جسے اللہ بچائے فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
تو نہ سکینگے تَوْصِیَةً وصیت کرنا اون لوگون کو جو اونکے پاس حاضر ہون وَّلَآ اِلٰٓی اَهْلِهِمْ اور نہ اپنے اون لوگون کی طرف
جو غیر حاضر ہون یَرْجِعُوْنَ ○ پھرینگے یعنی بازار سے گھر جانے کی مجال نہ پائینگے وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ اور چالیس برس کے
بعد پھونکینگے صور دوبارہ فَاِذَا هُمْ تو اوسوقت وہ مِّنَ الْاَجْدَاثِ قبرون سے باہر نکلکر اِلٰی رَبِّهِمْ اپنے رب کی طرف

یَنْسِلُوْنَ ○ دوڑینگے اور یہ چالیس برس کا فرون پر عذاب نہو گا جب اوٹھائے جائینگے تو قَالُوْا یٰوَیْلَنَا کہینگے کہ اے واے
ہمکو مَنْۢ بَعَثَنَا کسنے اوٹھایا ہمین مِنْ مَّرْقَدِنَا ہماری قبرون سے تو فرشتے جواب دینگے کہ ھٰذَا یہ ہی مَا وَعَدَ
الرَّحْمٰنُ وہ جو وعدہ کیا تھا خدا نے بعث و نشر کا اور تم کہتے تھے کہ مَتٰی ہٰذَا الْوَعْدُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ○ اور سچ کہا
پیغمبرون نے قبرون سے اوٹھنے اور جزا پانے کے باب مین اور تمنے اونکا کہا باور نہ کیا اِنْ كَانَتْ نہ ہوگا یہ واقعہ اِلَّا صَیْحَةً
وَّاحِدَةً مگر ایک نعرہ کہ وہ نفخۂ اخیر ہی یعنی ایک ہی نفخہ کے ساتھ زندہ ہو جائینگے فَاِذَا هُمْ تو اوسوقت وہ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا
مُحْضَرُوْنَ ○ سب ہمارے پاس حاضر کیے گئے ہونگے فَالْیَوْمَ تو اوسدن کہ جزا کا دن ہی لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ نہ ظلم کیا جائیگا کوئی
جی شَیْـًٔا کچھ بھی اپنے کامون کی جزا مین یعنی نہ تو اونکے ثواب مین سے گھٹائینگے نہ عذاب مین بڑھائینگے جسقدر جزا پانیکے مستحق
ہین اوسی قدر پائینگے وَلَا تُجْزَوْنَ اور نہ جزا دیے جاؤگے اے اہل محشر اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ مگر اوس چیز کی کہ تھے
تم کرتے بھلا اور برا اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ بیشک جنتی لوگ الْیَوْمَ اوسدن فِیْ شُغُلٍ کام مین ہونگے فٰكِهُوْنَ ○
شادان اور نازان میوے کھاتے اور مزے اوڑاتے اور وہ کام کنواریون کے پاس جانا ہی یا سماع یا آپس کی ملاقات یا خدا کے مہمان
ہونا یا نعمت حاصل کرنے مین مشغول ہونگے اور دوزخیون کے امور اور عذابون مین تامل کرنے سے فارغ ہونگے یا خدا اونھین
ایسے شغل مین مشغول فرمائیگا کہ جو لوگ دوزخ مین ہونگے اونھین یہ بھول جائینگے اسواسطے کہ اونھین یاد کرنے سے عیش مین خلل پڑے
بحر الحقائق مین ہی کہ اصحاب جنت سے طالبان بہشت مراد ہین کہ اونکو جنت کی نعمتین ہی مقصود تھین حق تعالیٰ اونکو نعمتین حاصل کرنے
مین مشغول کریگا اور یہ حال اگرچہ دوزخیون کی نسبت بڑی نعمت ہی مگر طالبان حق کی نسبت نہایت کم دکھائی دیتا ہی اور اس جگہ سے
اَكْثَرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْبُلْهُ کا بھید مل سکتا ہی کہتے ہین کہ یہ آیت شبلی قدس سرہ کے سامنے پڑھی تو اونھون نے نعرہ مارا اور بیہوش ہو گئے اور
جب ہوش مین آئے تو بولے کہ بیچارے اگر جانین کہ کس سے غافل ہو کر کس چیز مین مشغول ہین تو ابھی ہلاکت مین پڑین کشف الاسرار مین
شیخ الاسلام انصاری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہین کہ بہشت کی نعمت مین مشغول ہونا تمام مومنون کا حصہ ہی لیکن مقربان حضرت سطا اللہ
شہود اور ملاحظۂ نور وجود سے ایک لحظہ نعمت بہشت کی طرف نہ مشغول ہونگے نظم روزیکہ مرا وصل تو در چنگ آید از حال
بہشتیان مرا ننگ آید ✦ ور بے تو بصحراے بہشتم خوانند ✦ صحراے بہشت بر دلم تنگ آید ✦ هُمْ وہ یعنی اصحاب جنت وَاَزْوَاجُهُمْ
اور اونکی عورتین جو دنیا مین تھین یا حورین فِیْ ظِلٰلٍ سایون مین عالیشان مکانون کے یعنی ایسے مقام پر جو حرارت آفتاب سے دور ہوگا
عَلَى الْاَرَآئِكِ آراستہ تختون پر مُتَّكِــٴُـوْنَ ○ تکیہ لگائے ہونگے اور تخت پر تکیہ لگانا تنعم کی دلیل ہی لَهُمْ فِیْهَا اونکے
واسطے ہین بہشت مین فَاكِهَةٌ میوے پھلون کے اقسام مین سے وَّلَهُمْ اور اونکے واسطے ہی مَّا یَدَّعُوْنَ ○ جو کچھ چاہین اور آرزو
کرینگے احقاف مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ کھانے پینے کی چیزون مین سے جنتی جو کچھ خیال کریگا بے اسکے کہ زبان پر لائے
اوسے اپنے سامنے حاضر دیکھیگا اور اونکے واسطے ہوگا سَلٰمٌ تحفہ سلام قَوْلًا خطاب بے واسطہ مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ○
پروردگار مہربان سے معالم مین حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل بہشت

اپنی نعمت مین ڈوبے ہونگے کہ ناگاہ ایک نور اونپر ظاہر ہوگا جب وے سر اوٹھائینگے تو حضرت رب العزت فرمائیگا کہ سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین
یا اہل الجنۃ بیت سلام دوست شنیدن سعادت ست وسلامت ٭ بوصل یار رسیدن فضیلت ست و کرامت ٭ وامتازوا الیوم
اور جدا ہو جاؤ آج ایھا المجرمون ۝ ای مشرکو موحدون سے اور ای منافقو مخلصون سے اسواسطے کہ تمکو دشمنون کے قیدخانے مین
ہنکاتے ہین اور اونھین دوستون کے باغ مین بلاتے ہین الم اعھد کیا عہد نہین کیا مین نے الیکم تمہارے ساتھ اور
نہین حکم کیا تھا مین نے تمکو یٰبنی آدم ای فرزندان آدم ان لا تعبدوا الشیطٰن یہ کہ نہ پوجو شیطان کو یعنی
بتون کو شیطان کے کہنے سے انہ لکم بیشک وہ تمہارا عدو مبین ۝ دشمن ہے کھلا ہوا اور تمہارے باپ آدم کے ساتھ
اوسکی دشمنی سب پر ظاہر ہے وان اعبدونی اور نہین عہد کیا تھا مین نے کہ میری ہی عبادت کرو کہ مین تمہارا دوست
خیرخواہ ہون ھٰذا یہ میری عبادت صراط مستقیم ۝ راہ ہے سیدھی جنت کی ولقد اور بیشک اور بیشبہہ اضل
گمراہ کر دیا شیطان نے منکم تم مین سے ای آدمیو جبلا کثیرا بہتیری خلق کو تمسے پہلے افلم تکونوا تعقلون ۝
کیا نہین ہو تم کہ سمجھو اور اپنے کو اوسکے ہاتھ اور پھندے سے چھوڑاؤ اور اوسکے فریب مین نہ آؤ ھٰذہ جھنم یہ دوزخ ہے التی
کنتم توعدون ۝ وہ دوزخ کہ وعدہ دیے گئے تھے تم اوسکا دنیا مین اصلوھا الیوم پہونچو اوسمین آج بما
کنتم تکفرون ۝ بسبب اسکے کہ چھپاتے تھے تم حق اور انبیا کی تصدیق نہ کرتے تھے الیوم نختم آج مہر کردینگے ہم
علیٰ افواھھم اونکے موہنون پر جبکہ انکار کرتے ہین کہ ہم مشرک نہ تھے اور ہمنے رسولون کی تکذیب نہین کی اور شیطان کو ہمنے نہین پوجا
وتکلمنا ایدیھم اور باتین کرینگے ہمسے اونکے ہاتھ وتشھد ارجلھم اور گواہی دینگے اونکے پانون بما کانوا اوس
چیز کی جو کچھ تھے دنیا مین یکسبون ۝ کمائی کرتے کشف الاسرار مین فرمایا ہے کہ جسطرح دشمنون کے ہاتھ پانون اونکے برے کامونکی
گواہی دینگے اوسی طرح دوستون کے ہاتھ پانون اونکی طاعت اور عبادت پر گواہی دینگے جیسا کہ آثار مین وارد ہوا ہے کہ حق تعالی بندۂ مومن سے
خطاب کریگا کہ کیا لایا ہے تو وہ بندہ مومن شرمائیگا کہ اپنی عبادات اور طاعات اور خیرات شمار مین لائے پس حق تعالی اونکے اعضا سے باتین
کروائیگا اور ہر ایک عضو اپنے اعمال کہینگے یہانتک کہ اونگلیان تسبیحون کی گواہی دینگی جیسا کہ وارد ہوا ہے کہ فانھن مسئولات مستنطقات
ولو نشاء اور اگر چاہین ہم دنیا مین تو لطمسنا البتہ ناپید کر دین ہم یعنی مٹا دینے کا نشان ہم کر دین علیٰ اعینھم
اونکی آنکھون پر فاستبقوا الصراط تو بڑھ جائین وہ راہ جسپے چلنے کے وہ عادی ہین فانّیٰ یبصرون ۝ پھر کیونکر دیکھین اوسے
ولو نشاء لمسخنٰھم اور اگر چاہین ہم تو البتہ مسخ کر دین ہم اونکو اور اونکی صورتین ہم بدل دین بندرون اور سورون کی صورتون سے
علیٰ مکانتھم اونکی جگہون پر تاکہ سب وہین ٹھنڈے ہو جائین فما استطاعوا پھر نہ سکین اور قادر نہون مضیا چلنے
ع ۱۷ آگے ولا یرجعون ۝ اور نہ پھرین اور نہ پھر سکین پیچھے کہ پہلی صورت پر پھر آجائین ومن نعمرہ ننکسہ فی الخلق
اور جسکو ہم عمر بڑی دیتے ہین اوسے پھیرتے ہین اوسکی پیدایش مین یعنی قوت کو ضعف سے اور جسم کی بالیدگی کو کمی سے اور دانائی کو نادانی سے
ہم بدل دیتے ہین افلا یعقلون ۝ کیا پھر وہ نہین سمجھتے کہ جو کوئی صورت بنانے اور بدل دینے پر قادر ہے وہ مٹا دینے اور مسخ کرنے پر

بھی قادر ہوگا بیت نزد قدرت کار ہا دشوار نیست ٭ کار اور احاجتے در کار نیست ٭ لکھا ہی کہ کفار مکہ کہتے تھے کہ محمد عربی شاعر ہین تو حق تعالیٰ اونکی بات رد فرماتا ہی کہ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ اور نہین سکھایا ہمنے محمد کو شعر وَمَا يَنْبَغِي لَهٗ ؕ اور نہ چاہیے اونکو شعر کہنا اسواسطے کہ اگر آپ شعر کہتے تو قوم کے دلون مین شبہہ آتا کہ آپکو قرآن شریف نظم اور فصیح کرنیکی قدرت اوس قوت اور تیزی کے سبب سے ہی جو آپ شاعری مین رکھتے ہین تو حق تعالیٰ نے آپکو شعر نہین سکھایا تاکہ یہ شبہہ نہ پیدا ہو اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی بیت تمثیل کے طور پر ادا فرماتے تو آپکی زبان مبارک پر اسطرح جاری ہوتی کہ وزن سے گر جاتی چنانچہ ایک مرتبہ آپنے فرمایا مصرع کَفٰی الْاِسْلَامُ وَالشَّيْبُ لِلْمَرْءِ نَاهِيًا ٭ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ کہنے والے نے تو یون کہا ہی کہ کَفَی الشَّيْبُ وَالْاِسْلَامُ لِلْمَرْءِ نَاهِيًا ٭ پھر حضرت نے اوسی طرح پڑھا جسطرح پہلی بار پڑھا تھا بس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اَشْهَدُ اَنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَمَا عَلَّمَكَ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَكَ اور آپکی زبان مبارک سے جو کلمات موزون نکلے ہین جیسے اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ سب بے تکلف اور بے قصد کے تھے اِنْ هُوَ نہین ہی وہ جو ہمنے اونکو سکھایا اِلَّا ذِكْرٌ مگر نصیحت اور ارشاد وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۙ اور کتاب کھلی ہوئی معانی اور حقائق مین یا جو احکام اور حدود ہمنے بھیجے اونھین ظاہر کرنے والی لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا تاکہ ڈرائے اور فائدہ دے قرآن یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو جو زندہ دل ہو یعنی عقل اور فہم والا اسواسطے کہ غافل اور جاہل مردہ کے مثل ہی یا اوسے جو اللہ کے علم مین مومن ہی اسواسطے کہ حیات ابدی اور بقاے سرمدی ایمان کے سبب سے ہی اور مومن کے ساتھ ڈرانے کی تخصیص اس جہت سے ہی کہ وہ ڈرانے سے فائدہ اوٹھاتا ہی وَيَحِقَّ الْقَوْلُ اور واجب ہوتا ہی عذاب کا کلمہ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ کافرون پر جو قرآن کو قبول نہین کرتے اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھتے اور نہین جانتے وہ کہ اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ بیشک پیدا کیا ہمنے اونکے لیے مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اوس چیزین سے جو کیا اور بنایا ہمنے بے واسطہ اور بے شرکت اور بے وکالت یعنی ہم یکتا تھے اوسے پیدا کرنے مین لوگون کے درمیان یہ مثل ہی کہ جو کام کوئی تنہا کرتا ہی تو کہتا ہی کہ مینے یہ کام اپنے ہاتھ سے بنایا ہی یعنی کسی دوسرے نے یہ کام بنانے مین میری مدد نہین کی یہان بھی فرماتا ہی کہ ہمنے پیدا کیے اونکے واسطے اپنی خودی سے بے مشارکت کسی غیر کے اَنْعَامًا چارپائے جیسے اونٹ گائے بکری فَهُمْ لَهَا تو وہ لوگ اوسکے مٰلِكُوْنَ ۝ مالک ہین اور اوسے تصرف مین لانے والے وَذَلَّلْنٰهَا اور دھیرے کیے ہمنے اور تابع کر دیے چارپائے لَهُمْ اونکے واسطے فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ تو بعضے اونمین سے اونکی سواریان ہین کہ اونپر وہ سوار ہوتے ہین جیسے اونٹ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝ اور اونمین سے بعضون کو کھاتے ہین جیسے بکری وَلَهُمْ فِيْهَا اور اونکے واسطے ہین اون چارپاؤن مین مَنَافِعُ فائدے روؤن اور بالون اور کھال سے وَمَشَارِبُ ؕ اور پینے کی چیزین دودھ سے اور اور فائدے بھی ہین اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ کیا پھر وہ شکر نہین کرتے خدا کی نعمت کا کہ اوسنے چارپائے پیدا کیے اور تمھارے تابع کر دیے اور چارپاؤن سے بڑے فائدے اونکو پہونچائے وَاتَّخَذُوْا اور ٹھہرائے مشرکون نے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ بجز اوس خدا کے جو عبادت کے لائق ہی اٰلِهَةً بہت سے خدا لَّعَلَّهُمْ تاکہ شاید وہ يُنْصَرُوْنَ ؕ نصرت کیے جائین اونکی مدد سے حالانکہ وہ بت لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نہین کر سکتے نَصْرَهُمْ اونکی مدد اسواسطے کہ اونکو کچھ شعور اور قدرت نہین وَهُمْ اور بت پرست لَهُمْ بتون کے واسطے جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝ لشکر ہین حاضر کیے ہوسے

آج کہ اونکے نگاہبان ہین یا کل قیامت کو اونکے لشکر ہین کہ اونکے ساتھ دوزخ مین حاضر ہونگے فَلَا یَحْزُنْكَ تو چاہیے کہ نہ رنجیدہ کرے
تمکو ای ہمارے حبیب قَوْلُهُمْ اونکی بات جو حق تعالیٰ کی طرف نسبت کرتے ہین کہ معاذ اللہ وہ صاحب اولاد ہی اور اوسکے شریک ہین
یا تمھاری رسالت کے باب مین طعن کرتے ہین اور شاعر اور ساحر بناتے ہین اِنَّا نَعْلَمُ بیشک ہم جانتے ہین مَا يُسِرُّوْنَ جو کچھ
وہ چھپاتے ہین بغض اور عداوت وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین کفر کے کلمات اور ہم ان باتون پر اونکو جزا دینگے
بیت آشکار و نہان ہر چہ کردی و گفتی ٭ جزا دہد تبود انائے آشکار و نہان ٭ لکھا ہی کہ عاص بن وائل یا ابوجہل اور بہت مشہور یہ
بات ہی کہ ابی بن خلف نے تھوڑی سی پورانی ہڈیان پیسکر ہاتھ مین ملین اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین آیا اور قریش کے
بعضے سردار موجود تھے پس کہنے بولا کہ وہ کون ہی جو ان متفرق اجزا ایک کٹے ملے اعضا کو جمع کرکے دوبارہ زندہ کرے پس حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خالق اکبر انکو قیامت کے دن اوٹھا کھڑا کریگا اور تجکو بھی زندہ کرکے دوزخ مین لیجائیگا اور یہ آیت
نازل ہوئی کہ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا آدمی نے یعنی ابی بن خلف نے کہ اَنَّا خَلَقْنٰهُ یقینی پیدا
کیا ہمنے اوسکو مِنْ نُّطْفَةٍ منی سے اور اوسے تھکا بنا کر درجہ درجہ ترقی دی یہانتک کہ مان کے پیٹ مین لڑکا بنکر پیدا ہوا
اور بچپنے سے بزرگی کو پہونچا اور باتین کرنے والا اور دلیر ہوا فَاِذَا هُوَ تو اوسوقت وہ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ جھگڑالو ہی کھلا ہوا
جھگڑے کے مقام پر آکر وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا اور اوسنے بنائی میرے واسطے ایک مثل یعنی ایک عجیب امر لایا ہڈی پیسی ہاتھ میں
ملی خاک کی ہوا مین اوڑادی وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ اور بھول گیا میرا پیدا کرنا اوسکو قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ بولا کہ کون زندہ کرتا ہی
ہڈیان وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝ حالانکہ وہ گلی ہوئی ہین اور ریزہ ریزہ ہوگئی ہین نہ اونمین گوشت ہی نہ پوست نہ رگین پٹھے قُلْ
کہدے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ زندہ کریگا اوسے وہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے اَنْشَاَهَآ پیدا کیا اوسے
اَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی بار اور معدوم سے موجود کیا وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ اور وہ سب مخلوق کو عَلِيْمٌ ۝ جانتا ہی تفصیل کے ساتھ مخلوقات
اوسے معلوم ہین اور اشخاص کے اجزا کو متفرق اور پراگندہ ہونے کی حالت مین پہچانتا ہی اور اوسے اکٹھا کرنے اور ملا دینے پر قادر ہی
الَّذِيْ جَعَلَ وہ خدا جسنے پیدا کی لَكُمْ تمھارے واسطے مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ ہرے درخت سے نَارًا آگ فَاِذَآ
اَنْتُمْ تو اوسوقت تم مِّنْهُ اوس درخت سے تُوْقِدُوْنَ ۝ جلاتے ہو آگ اکثر مقامون پر عرب کے جنگل مین دو درخت ہین مرخ
اور عفار مرخ کی شاخ عفار مین گرتے ہین تو آگ نکلتی ہی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو ہرے درخت سے آگ پیدا کرنے پر قادر ہی کہ اوسمین نمی آگ کے
جوہر کی ضد اور مخالف ہی وہ البتہ قادر ہی اوس چیز کی حرارت پھیر لانے پر بھی جو پہلے تر و تازہ ہو اور پھر خشک ہوگئی ہو اَوَلَيْسَ
کیا نہین ہی الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ جسنے پیدا کیے آسمان و زمین اونکے جرم اور جسم بڑے ہونے کے ساتھ بِقٰدِرٍ
قادر عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ اس بات پر کہ پیدا کرے مِثْلَهُمْ مثل اونکے چھوٹے جسمون و حقیر جرمون کے ساتھ بَلٰى ہان وہ اس پر قادر ہی
وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ اور وہ پیدا کرنے والا ہی بہت خلق کا اور مخلوق کے احوال کی کنہ جاننے والا ہی اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ سوا اسکے
نہین کہ اوسکی شان اِذَآ اَرَادَ جب وہ چاہتا ہی شَيْئًا کوئی چیز پیدا کرنا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ یہ ہی کہ کہتا ہی اوسے کہ میرے حکم سے

کُنْ ہوجا فَيَكُوْنُ ۝ پس وہ ہوجاتی ہی بعض کے نزدیک یہ تمثیل ہی تاثیر قدرت کی اون چیزین جو مراد قدرت ہی اللہ کے حکم کے ساتھ اور
تفسیر کبیر مین کہا ہی کہ اس کلام سے چیزون کے پیدا کرنے مین حکم جلد جاری ہونا مراد ہی بہت جلدی کے طور پر جو ممکن ہو اور یہ کلمہ بولنا نہین
مقصود ہی اور بعض مفسر کہتے ہین کہ یہ کلمہ ایک علامت ہی کہ جب فرشتے اسکو سنین تو جان لین کہ کوئی چیز نئی پیدا ہوگی بیت حرف
کاف و نون ز طوامیر صنع او + از قاف تا بقاف بدین حرف گشتہ دال + فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ تو پاکی اور بے عیبی اوسکے واسطے ہی
کہ بے شبہہ بِيَدِهٖ اوسکے دست قدرت مین ہی مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ بادشاہی سب چیز کی وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ع
اور اوسکی طرف پھیرے جاؤگے اعمال کا بدلا پانے کو یہ آیت دوستون کو وعدہ اور دشمنون کو وعید ہی کہ انکے واسطے شدید العقاب ہی اور اونکے لیے طوبیٰ لہم و حسن مآب

سورۃ الصّٰفّٰت مکیّۃ وھی	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	مائۃ واثنتان وثمانون اٰیۃ
سورہ صافات کہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	ایک سو بیاسی ۱۸۲ آیتین ہین

وَالصّٰٓفّٰتِ قسم فرشتون کی جو صف باندھے ہوئے ہین مقام عبودیت مین صَفًّا ۝ صف باندھکر فَالزّٰجِرٰتِ پھر
ہنکانے والے شیطان کو چوری کر باتین سننے سے زَجْرًا ۝ ہنکا کر فَالتّٰلِيٰتِ پھر پڑھنے والے ذِكْرًا ۝ خدا کی وحی انبیا پر حق تعالی
قسم کھاتا ہی اون فرشتون کی جو ہوا مین صف باندھے کھڑے ہین کہ جو کچھ حکم ہو اوسکی تعمیل کرین یا غازیون کی قسم کھاتا ہی جو جہاد مین
صف باندھتے ہین یا ایمان والون کی قسم کھاتا ہی جو نماز جماعت مین صف باندھتے ہین یا عالمون کی قسم کہ فائدہ دینے کی صف مین فیض
پہونچانے کی صف کے ساتھ قائم اور قرار پکڑنے والے ہوتے ہین یا پرندون کی قسم کہ ہوا مین صف باندھکر اوڑتے ہین اگر فرشتے مراد ہین تو ہنکانے
والے بھی وہی ہین کہ بدلی کو ہنکاتے ہین اور پڑھنے والے بھی وہی ہین کہ ہمیشہ تسبیح تمجید تحمید الٰہی مین مشغول رہتے ہین اور اگر غازی لوگ مراد ہین
تو اونکا ہنکانا یہ ہی کہ گھوڑون کو ہنکاتے ہین یا دشمنون کو اور اونکا پڑھنا تکبیر اور تہلیل ہی اور اگر مومن ہین تو انوار خدمت سے شیطانون کو
ہنکاتے ہین یا اپنے نفس کو گناہ سے روکتے ہین اور اثناے نماز مین قرآن پڑھتے ہین اور اگر عالم ہین تو وہ کفر اور فسق سے روکتے ہین دلیلین
لاکے پڑھنے والے ہین کہ خلق کو احکام شریعت پڑھکر سناتے ہین اور اگر پرند ہین تو خدا کا ذکر کرکے انواع و اقسام کی آفتین اپنے اوپر سے
ٹال لیتے اور ہنکاتے ہین صاحب تاویلات نے فرمایا کہ حق تعالی راہ توحید کے سالکون کے نفسون کی قسم کھاتا ہی کہ وہ مشاہدہ کی موافقت پر
صف باندھکر شیطانی بیچارون اور شہوات نفسانی کے جھگڑون کو دور کرتے ہین اور انواع ذکر زبانی یا دلی یا سِرّی یا روحی مین اپنے احوال کے
موافق مشغول رہتے ہین بحر الحقائق مین ہی کہ صافات یعنی صف باندھنے والی روحین ہین اور زاجرات الہامات ربانی ہین کہ عوام کو مناہی سے
خواص کو عبادتون مین ریا سے اخص الخواص کو کونین کی طرف التفات کرنے سے روکتے ہین اور تالیات ذکر کرنے والے نفس ہین
کہ مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ کے موافق ہمیشہ حق تعالی کی یاد مین گذرتے ہین رباعی ای یاد توام مونس جان در ہمہ حال + بے ذکر تو
آرام دلم ہست محال + جز فکر ثنای تو ندارم شب و روز + جز نامۂ حمد تو نخوانم مہ و سال + لکھا ہی کہ مکہ کے کافر تعجب کی راہ سے
کہتے تھے کہ محمد عربی نے سب خداؤن کے بدلے ایک خدا لائے ہین ایسا کیونکر ہوسکتا ہی اسواسطے کہ ہم اتنے خدا جو رکھتے ہین انکے

سبب سے ہمارا کلام درست نہین ہوتا ایک خدا سے کیونکر ہوتا ہے تو حق تعالی نے اس آیت مین قسم یاد فرما کر ارشاد کیا کہ اِنَّ اِلٰهَكُمْ بیشک
تمہارا خدا اپنی ذات مین لَوَاحِدٌ ۝ البتہ ایک ہی اور یگانہ اور یکتا ہے رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا
آسمانون کا ہے اور زمینون کا وَمَا بَيْنَهُمَا اور پروردگار اون چیزون کا جو زمین آسمان کے درمیان ہین سب چیزین وَرَبُّ
الْمَشَارِقِ ۝ اور پیدا کرنے والا تارون کی مشرقون کا اسواسطے کہ ہر تارے کی ایک مشرق ہے کہ وہان سے طلوع کرتا ہے یا آفتاب
کی مشرقین مراد ہین اسواسطے کہ سال بھر مین ہر روز دوسری مشرق سے ظاہر ہوتا ہے اور آفتاب کی مغربین بھی مختلف ہین اسواسطے
کہ ہر روز ایک دوسری مغرب مین چھپتا ہے حق تعالی نے فقط مشرقون کے ذکر پر اکتفا کی اور مغربون کا ذکر نہ فرمایا یہ دو ضدون مین سے ایک
ذکر پر اکتفا ہے جیسے سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ مین فقط حر یعنی گرمی کا ذکر فرمایا اور مراد گرمی جاڑا دونون ہین اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا
بیشک ہمنے آراستہ کیا آسمان کو جو بہت نزدیک ہے کرۂ زمین سے بِزِيْنَةِ ۨ الْكَوَاكِبِ ۝ ستارون کی آرایش سے اور بکر نے بزینۃ
الکواکبِ پڑھا ہے یعنی ستارے آراستہ کرنے سے کشاف مین ہے کہ کواکب سے اونکی مختلف شکلین مراد ہین جیسے جوزا کی شکل اور ثریا کی ہیئت
اور بنات النعش وغیرہ کی شکلین اڑتالیس شکلون مین سے اور چاند کی اٹھائیس منزلون مین سے وَحِفْظًا اور نگاہ رکھا ہمنے آسمانون کو
نگاہ رکھنا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ ہر شیطان سے مَّارِدٍ ۝ سرکش اور نافرمان کے لَا يَسَّمَّعُوْنَ نہین سنتے یعنی سننے اور
کان رکھنے کی طاقت نہین رکھتے اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى بہت بلند گروہ کے کلام کی یعنی بزرگ فرشتون کی باتون کی جو لوح محفوظ سے
بعضے بعیدون سے واقف ہین اور ایک دوسرے سے کہا کرتے ہین وَيُقْذَفُوْنَ اور ڈالے جاتے ہین یعنی اوپر ڈالتے ہین آگ کے شعلے
یا ہنکائے جاتے ہین مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ ہر طرف سے جدھر سے آسمان پر چڑھنے کا ارادہ کرتے ہین دُحُوْرًا ہنکانا ذلت
اور خواری کے ساتھ وَّلَهُمْ اور شیطانون کے واسطے عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ عذاب سخت ہے آخرت مین یا ہمیشہ دنیا مین
اور انکو فرشتون کا کلام سننے کی قوت نہین ہے اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ مگر وہ جو اوڑا لیجائے ایک اوڑا لیجانا یعنی فرشتون کی
بات چورا کر سن آئے فَاَتْبَعَهٗ تو پیچھے آتا ہے اوسکے شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ ستارہ روشن یا آگ جلانے والی اور جس شیطان
کو وہ آگ ماری جاتی ہے اوسے ایذا پہونچاتی ہے یا جلا دیتی ہے اور وہ اوس آگ کے مارے جانے سے بھاگتے ہین اور پھر آسمان کا قصد کرتے ہین کہا ہے
کہ رکانہ بن یزید اور ابو الاشدین کہ بہت قوی اور جسم کے مضبوط تھے ہمیشہ اپنی پکڑ اور زور قوت کا دعوی کرتے تھے اور قریش مین تکلف کی راہ سے
ڈینگ کا جھنڈا کھڑا کیا کرتے تھے تو حق تعالی نے اونکی شان مین آیت بھیجی کہ فَاسْتَفْتِهِمْ پھر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مکہ کے ان مشرکون سے کہ مخلوقات مین سے اَهُمْ اَشَدُّ کیا وہ بہت سخت ہین خَلْقًا پیدایش کی رو سے اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا
یا وہ جنکو ہمنے پیدا کیا آسمان مین تارے مشرقین آگ کے شعلے اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ بیشک پیدا کیا ہمنے اونکے دادا آدم کو مِّنْ
طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝ مٹی چپکتی ہوئی سے اور اونکا اصل مادہ وہی گارا ہے اور وہ بنتا ہے پانی کے اجزا زمین کے اجزا ملنے سے اس کلام مین
معاد کا ثابت کرنا اور اوسکے کافرون کے محال ٹھہرانے کا رد ہے اسواسطے کہ اگر مادہ کے ناقابل ہونے کی وجہ سے محال ٹھہراتے ہین
تو مادہ باقی ہے ملا دینے کے قابل اور اگر فاعل کو قدرت نہونے کے سبب سے محال ہونے کے قائل ہین تو جو کوئی ان بڑی بڑی چیزون کے

پیدا کرنے پر قادر ہے تو متفرق اجزا کو پھر ملانے اور اونمین زندگی پھیر لانے پر بھی قادر ہوگا چونکہ قدرت صفت ذاتی ہے تو ہرگز متغیر نہین ہوتی
اونسے [illegible] جو پیدا ہوئے اونکی نسبت قدرت یکسان ہوتی ہے تو جب قدرت کا آفتاب مطلع ارادت سے طلوع کرتا ہے تو مقدورات کے ذرے
پیدا ہونیکی ہوا مین جلوہ نما ہوتے ہین مصرع کائنات عدم سے کو جو وآمدہ ایم ۔ معالم مین لکھا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گمان
تھا کہ جو کوئی قرآن سنتا ہے تو اوسپر ایمان لاتا ہے اور مکہ کے مشرکون نے سنا اور نہ ایمان لائے اور اوسپر ہنسی کی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس بات سے متعجب ہوے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ بل کلام اول کے قطع کو ہے اور زاد المسیر مین ردع کے معنی پر کہا ہے یعنی کافرون کی
باتون سے درگذر اور ہاتھ اوٹھا عجبت عجب کیا تو نے ای ہادی سبب قرآن پر اونکے ایمان نہ لانے سے ویسخرون ○
اور وہ مسخراپن کرتے ہین قرآن کے ساتھ یا تم تعجب کرتے ہو کہ با وصف قدرت الٰہی کے دوبارہ زندہ ہوکر اوٹھنے سے کیون انکار کرتے ہین
اور وہ ہنسی کرتے ہین تمہارے تعجب پر واذا ذکروا اور اونکا انداز یہ ہے کہ جب نصیحت کیے جاتے ہین کسی بات کی تو لایذکرون ○
یاد نہین کرتے اوسکو اور اوسکے باب مین نصیحت نہین مانتے واذا راوا اور جب دیکھتے ہین ایۃ کوئی معجزہ جو تمہاری بات سچ ہونے پر
دلیل ہے جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہوجانا تو یستسخرون ○ تو ایک دوسرے کو مسخرےپن کے ساتھ پکارتے ہین وقالوا اور کہتے ہین
کہ ان ھذا نہین ہے یہ جو ہمنے دیکھا الا سحر مبین ○ مگر جادو کھلا ہوا ءاذا متنا کیا جب مرینگے ہم وکنا ترابا
اور ہوجاینگے ہم خاک وعظاما اور ہڈیان بے گوشت اور بے پوست تو ءانا لمبعوثون ○ کیا ہم اوٹھائے گئے ہونگے
اوابا ؤنا الاولون ○ اور یا ہمارے باپ پہلے قل کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نعم ہان اوٹھائے جاوگے اپنے باپون سمیت
وانتم داخرون ○ حال آنکہ تم ذلیل اور بے قدر رہوگے جب قیامت آیگی فانما ھی زجرۃ واحدۃ تو سوا اسکے نہین
کہ قیامت ایک ہنکا دینا ہوگی یعنی ایک بار صور پھونک دینا فاذا ھم ینظرون ○ تو اوسوقت زندہ ہوکر قبر سے نکلکے دیکھتے ہونگے
وقالوا اور کہتے ہونگے کہ یویلنا ای افسوس ہمپر ھذا یوم الدین ○ یہ ہے جزا پانے کا دن ہمکو جسکا وعدہ کرتے تھے اور
فرشتے کہینگے کہ ہان ھذا یوم الفصل یہ ہے دن حکم اور فیصلہ کا یا نیکون کو بُرون سے جدا کرنے کا دن الذی کنتم بہ وہ کہ
تھے تم اوسکی تکذبون ○ تکذیب کرتے اور اوسکو باور نہ کرتے تھے پھر حق تعالیٰ کی جناب سے فرشتون کو حکم پہونچیگا کہ احشروا
الذین جمع کرو اور اکٹھا کر لاؤ اون لوگون کو جنھون نے ظلموا ظلم کیا اپنے اوپر شرک کرکے وازواجھم اور اونکے مشابہون
اور مثلون کو یعنی بت پرست کو بت پرست کے ساتھ اور ستارہ پرست کو ستارہ پرست کے ساتھ اور علیٰ ہذا القیاس یا اونکے ساتھیون کو
شیطانون مین سے یا اونکی جورؤن کو جو کافرہ تھین اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ ظالمون سے وہ لوگ مراد ہین جنھون نے جور کرکے خلق پر ظلم کیا
اور گناہ کرکے اپنے اوپر اور حشر یہ ہے کہ اونھین محشر مین کھینگے اونکے مثلون کے ساتھ زناکارون کو زناکارون کے ساتھ شرابخوارون کو
شرابخوارون کے ساتھ یا اونکے مددگارون کے ساتھ یعنی اونکے جو نوکر چاکر ظلم کرنے مین اونکے مددگار تھے قوت القلوب مین ہے کہ ایک شخص نے
عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مین درزی ہون اور کبھی کبھی ظالمون کا کپڑا سیتا ہون بھلا اوسوقت ظالمون کے مددگارون مین میرا
شمار تو نہوگا حضرت عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا کہ نہین تو مددگارون مین نہین بلکہ ظالمون مین سے ہے مددگار تو وہ لوگ ہین جو سوئی تاگا تیرے

ہاتھ پہنچے مین ظلم ظالم مباش تا نشوی روز حشر شرمسار ایشان ۞ گر ظلم پسند میداری ۞ باشی ز جملگی یکے ایشان ۞ اور
بہت صحیح یہ بات ہے کہ ظالم مشرکین ہین اس دلیل سے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ حشر کرو انکو وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ۞ اور اوس
چیز کو بھی جو پرستش کرتے تھے مِنْ دُونِ اللّٰهِ خدا کے سوا بتون وغیرہ مین سے یا ابلیس اور اوسکے لشکر کو یہ آیت عام ہے کہ اسنے تخصیص
پایا ہے اِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ سے فَاهْدُوهُمْ تو پکارو ظالمون کو اور اونکے معبودون کو یا راہ بتاؤ اونکو اِلٰى صِرَاطِ
الْجَحِيمِ ۞ راہ دوزخ کی طرف اور جب اونکو دوزخ کی راہ پر لائینگے تو کہا جائیگا کہ وَقِفُوهُمْ اور ٹھہراؤ اونکو موقف پر یا پل صراط پر اِنَّهُمْ
مَسْئُولُونَ ۞ یقینی وہ سوال کیے گئے ہین یعنی اونسے اونکے عقائد اور اعمال پوچھینگے زیادہ جھڑکنے اور گھُرکنے کو اور اونسے
کہینگے کہ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ۞ کیا ہی تمکو کہ مدد نہین کرتے ایکدوسرے کی اور موقف کی قید سے نہین چھوڑا لیتے تو وہ جواب
نہ دینگے تو حق تعالیٰ فرشتون سے فرمائیگا کہ یہ ایکدوسرے کو مدد نہین دیتے بَلْ هُمُ الْيَوْمَ بلکہ وہ آج مُسْتَسْلِمُونَ ۞ گردن جھکائے
ہوئے اور مانے ہوئے ہین عاجزی کی وجہ سے اور مطیع ہین وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ اور موقف مین منھ کرینگے بعضے اونمین سے عَلٰى
بَعْضٍ بعض کی طرف یعنی قوم کے رئیس اور ضعیف ایکدوسرے کی طرف متوجہ ہوکر يَتَسَاءَلُونَ ۞ ایکدوسرے سے پوچھینگے کہ یہ کیا حال ہے
جو ہمپر پیش آیا یا ایکدوسرے کو ملامت کرینگے قَالُوا کہینگے تابع لوگ اپنی قوم کے رئیسون سے کہ اِنَّكُمْ بیشک تم كُنْتُمْ تَأْتُونَنَا تھے تم کہ آتے
تھے ہمارے پاس عَنِ الْيَمِينِ ۞ نصیحت اور خیرخواہی اور یمن برکت کی راہ سے اپنے زعم مین یا زور وظلم کی راہ سے یا قسم کے طریق پر یعنی
تم قسم کھاتے تھے کہ دین حق ہے جسپر ہم تمکو بلاتے ہین قَالُوا کہینگے رؤسا اونکے جواب مین کہ ایسا نہین ہے بَلْ لَمْ تَكُونُوا بلکہ نہ تھے تم
مُؤْمِنِينَ ۞ ایمان لائے یعنی تم خود سیدھی راہ پر نہ تھے کہ ہمنے تمکو گمراہ کردیا ہو وَمَا كَانَ لَنَا اور نہ تھی ہمکو عَلَيْكُمْ مِنْ
سُلْطَانٍ تمپر کوئی حجت اور قدرت کہ زبردستی جبر کرکے ہمنے تمکو گمراہی کی طرف بلایا ہو بَلْ كُنْتُمْ بلکہ تھے تم اپنی ذات سے
قَوْمًا طَاغِينَ ۞ گروہ حد سے گذرے ہوئے فَحَقَّ عَلَيْنَا تو واجب ہوگئی ہم سب پر قَوْلُ رَبِّنَا بات ہمارے رب کی
کہ کلمۃ العذاب ہے اِنَّا لَذَائِقُونَ ۞ بیشک ہم چکھنے والے ہین عذاب آج فَأَغْوَيْنَاكُمْ تو ہمنے تمکو پکارا گمراہی کی طرف
اس حجت سے کہ اِنَّا كُنَّا غَاوِينَ ۞ یقینی ہم تھے گمراہ ہمنے چاہا کہ تم بھی ہمارے ایسے ہوجاؤ مثل ہے کہ جلا ہوا گھر بان جلے گھر بان
ڈھونڈھتا ہے بیت من مستم وخواہم کہ تو ہم مست شوی ۞ تا ہمچو منی سوختہ از دست شوی ۞ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ فَإِنَّهُمْ پھر تحقیق کہ وہ
تابع اور متبوع يَوْمَئِذٍ اوس دن فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۞ عذاب کھینچنے مین شریک ہونگے جسطرح گمراہی مین شریک تھے
اِنَّا كَذٰلِكَ بیشک ہم ایسا ہی نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۞ کرتے ہین ہم مشرکون کے ساتھ اِنَّهُمْ كَانُوا تحقیق کہ وہ مشرکین
ایسے تھے کہ اِذَا قِيلَ لَهُمْ جبکہ کہا جاتا ہے اونسے کہ کہو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی کلمہ توحید تو يَسْتَكْبِرُونَ ۞ سرکشی کرتے تھے
یہ کلمہ کہنے سے یا کہوانے والے سے تکبر کرتے ہین وَيَقُولُونَ اور کہتے ہین یہ کافر کہ اَئِنَّا لَتَارِكُوا اٰلِهَتِنَا کیا ہم ہر آئینہ
چھوڑ دینے والے ہین اپنے خداؤن کی عبادت لِشَاعِرٍ مَجْنُونٍ ۞ ایک شاعر دیوانہ کے واسطے یعنی اوسکے کہنے سے ہم بت
پرستی نہ چھوڑینگے مکہ کے کافر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعر اور جنون کی طرف نسبت کرتے تھے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ

بَلْ جَآءَ ایسا نہین جیسا وہ کہتے ہین بلکہ آئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے پاس بِالْحَقِّ راستی اور درستی کے ساتھ وَصَدَّقَ
الْمُرْسَلِيْنَ ○ اور اونھون نے تصدیق کی پیغمبرون کی جو اونسے پہلے تھے اِنَّكُمْ بیشک تم ای کافرو لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ
الْاَلِيْمِ ○ البتہ چکھنے والے ہو عذاب دردناک طرح طرح کے دوزخ مین شرک اور تکذیب کے سبب سے وَمَا تُجْزَوْنَ اور نہ جزا دیے
جاؤگے اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ مگر جزا اوس چیز کی جو کہ تم عمل کرتے اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ مگر خدا کے وہ بندے
الْمُخْلَصِيْنَ ○ جو پاک ہین شرک اور شک کے میلون سے جس کام مین ہین اوسکی جزا المضاعف پاوینگے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ یعنی مخلص
بندے لَهُمْ اونکے واسطے ہی رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ○ روزی جانی ہوئی یعنی ظاہر پوشیدہ نہین بلکہ معلوم ہین اوسکے خاصے کہ ہمیشہ باقی رہنا
اور محض لذت ہونا ہی فَوَاكِهُ وہ روزی میوے ہین ہر طرح کے تر اور خشک وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ○ اور وہ نوازے ہوئے ہین فِيْ جَنّٰتِ
النَّعِيْمِ ○ جنتون مین جو ناز اور نعمت والی ہین عَلٰى سُرُرٍ آراستہ تختون پر مُّتَقٰبِلِيْنَ ○ روبرو ایک دوسرے کے تاکہ
دیدار سے بھی خوش خرم رہین يُطَافُ دور دیے جاوینگے عَلَيْهِمْ اونپر یعنی بہشت کے ساقی اونپر دورہ کرینگے بِكَاْسٍ جام کے
ساتھ جو بھرا ہوا ہوگا مِّنْ مَّعِيْنٍ ○ شراب سے جو چشمون سے ظاہر یا جاری ہوگی بَيْضَآءَ سفید شراب کہ دودھ سے زیادہ سفید
ہوگی لَذَّةٍ لذت والی خوش مزہ لِّلشّٰرِبِيْنَ ○ پینے والون کے واسطے لَا فِيْهَا غَوْلٌ نہین ہی اوس شراب مین کوئی آفت
اور علت جو دنیا کی شراب مین ہوتی ہی جیسے خراب حالی اور بے عقلی اور دردسر وغیرہ وَلَا هُمْ عَنْهَا اور نہ جنتی لوگ اوس شراب سے يُنْزَفُوْنَ ○
سست ہونگے کہ عقل اور فہم اونسے جاتی رہے وَعِنْدَهُمْ اور اونکے پاس یعنی اونکے مکانون مین قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لونڈیان
ہونگی نیچی نگاہ والیان یعنی اپنے شوہرون کے سوا اور کسی کی طرف نہ دیکھینگی عِيْنٌ ○ بڑی آنکھون والیان كَاَنَّهُنَّ گویا کہ وہ بَيْضٌ
مَّكْنُوْنٌ ○ انڈے ہین پوشیدہ حق تعالی حورون کو تشبیہ دیتا ہی ملاحت اور پاکی اور خوش رنگی مین شترمرغ کے بیضہ کے ساتھ اسواسطے
کہ یہ بات ٹھہری ہوئی ہی کہ شترمرغ اپنا انڈا پرون کے نیچے چھپائے رکھتا ہی کہ اوسپر گرد و غبار نہین پڑتا اور اوسکا انڈا سفید ہوتا ہی ذرا زردی لیے
ہوے اور بدن کا بہت خوب رنگ اہل عرب کے نزدیک یہی ہوتا ہی فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ پھر منھ کرینگے بعضے جنتی عَلٰى بَعْضٍ بعض کی طرف
يَّتَسَآءَلُوْنَ ○ پوچھتے ہونگے دنیا کا احوال اور جو کچھ اونپر گذری ہوگی دوست دشمن کے ساتھ قَالَ قَآئِلٌ کہیگا کہنے والا مِّنْهُمْ
جنتیون مین سے اپنے دوستون سے کہ اِنِّيْ یقینی مین جب دنیا مین تھا تو كَانَ لِيْ تھا میرے واسطے قَرِيْنٌ ○ ایک یار ہمنشین کہ پھر
زندہ ہوکر اوٹھنے کا منکر تھا مقاتل کہتے ہین کہ وہ دو بھائی تھے کہ سورہ کہف مین اونکا ذکر ہی یہودا مومن ہی وہ جنتیون سے کہینگے کہ میرا ایک
بھائی تھا قطروس نام کہ دنیا مین ملامت کرتا ہوا يَّقُوْلُ کہتا تھا کہ اَئِنَّكَ کیا تو لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ○ باور کرنے والا ہی حشر کو
ءَاِذَا مِتْنَا کیا جب ہم مرینگے وَكُنَّا تُرَابًا اور ہو جاوینگے ہم خاک وَّعِظَامًا اور ہڈیان پورانی تو ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ○
کیا ہم جزا دیے گئے ہونگے یعنی کیا ہمکو پھر زندہ کرکے جزا دینگے قَالَ کہیگا یہودا جنتیون کو هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ○ کیا تم مطلع
یعنی دوزخیون کو دیکھتے ہو مراد یہ ہی کہ دوزخیون کو دیکھو تاکہ میرے بھائی کا حال مجھے بتاؤ کہ دوزخ کے کس درجہ مین اور کس قسم کے عذاب مین مبتلا ہی
جنتی کہینگے کہ تم اوسے خوب پہچانتے ہو خود دوزخ مین دیکھ لو فَاطَّلَعَ تو نیچے دیکھیگا یہودا فَرَاٰهُ تو دیکھیگا قطروس کو فِيْ سَوَآءِ

الْجَحِيمِ ۝ دوزخ کے درمیان مین قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ کہیگا بہود اوس کو اخر ظرف تسم خدا کی بیشک دیکھاتو قریب تھا
لَتُرْدِيْنِ ۝ ضرور البتہ کہ کرتا تو مجھے اور دامسے جہد ہوتا وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ اور اگر نہوتی میرے
رب کی نعمت اور رحمت کہ اوسنے مجھے اوس رکھا تیرے فتنہ سے بچایا تو لَكُنْتُ ضرور ہوجاتا مین مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝
حاضر کیے ہوؤن مین بیچ دوزخ مین پہر بہود اہ فرشتون سے کہیگا اسطرح پر کہ اوسکا بہائی سنے اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ۝ کہ کیا نہین ہین
ہم مرنے بہشت مین یعنی ہم ہمیشہ جنت مین جیتے رہینگے کبہی نہ مرینگے اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى بلکہ پہلا مرنا دنیا مین وَمَا نَحْنُ
بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ اور نہین ہین ہم عذاب کیے ہودن مین سے فرشتے کہینگے کہان ہرگز تم نہ مروگے اور تمپر عذاب نہوگا پھر یہودا کہینگے
کہ اِنَّ هٰذَا بیشک یہ ہمیشہ رہنے اور عذاب سے بچوت ہوجانے کی نعمت لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ البتہ وہ چھٹکارا بڑا ہی لِمِثْلِ
هٰذَا ایسی نعمتون کے واسطے فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝ پس چاہیے کہ عمل کرین عمل کرنے والے دنیا کے مال و جاہ کے واسطے نہین
اسلیے کہ وہ زائل اور منتقل ہوجانے والا ہی نظم گر بار کشتی بار نگارے بارے ہ درکار کنے برائے یارے بارے ہ و ر ر قصے بخاک راہ خواہی بالیدہ
بر خار ر رہ طرفہ سوارے بارے ہ وہ جو حق تعالی فرماتا ہی کہ اَذٰلِكَ کیا یہ جو مذکور ہوئین جنتیون کے واسطے نعمتین یہ خَيْرٌ بہتر ہین
نُّزُلًا نزول اور پیشکش اور ماحضر کی رو سے اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝ یا درخت زقوم کا یہ درخت ولایت تہامہ مین ہی چھوٹی چھوٹی پتیان
اسمین ہوتی ہین اور اسکا پھل نہایت کڑوا اور بدبو ہوتا ہی حق سبحانہ تعالی نے اوس درخت کا نام یہی رکھا جسکا میوہ دوزخیون کو پیشکش ہوگا
زبردستی اونکو کھلایا جائیگا اور فرمایا کہ اِنَّا جَعَلْنٰهَا بیشک ہمنے کردیا زقوم کے درخت کو فِتْنَةً محنت اور عذاب لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝
ظالمون کے واسطے آخرت مین یا اس درخت کو دنیا مین اونکے واسطے ہمنے امتحان کردیا اسواسطے کہ جب اونھون نے سنا کہ زقوم ایک درخت ہی
دوزخ مین تو بولے کہ بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہی حالانکہ آگ تو لوہے کو گلا اور جلا دیتی ہی اور اونھون نے یہ نہ جانا کہ جو آگ مین آتشی جانور پیدا کرنے پر
قادر ہی جیسے سمندر وہ یہ بھی قدرت رکھتا ہی کہ آگ مین درخت پیدا فرمائے اور جلجانے سے اوسکو بچائے معالم مین ہی کہ ابن الزبعری نے
رؤسائے قریش سے کہا کہ محمد عربی ہمین زقوم سے ڈراتے ہین اور بربرہ اور افریقیہ کی زبان مین زقوم مسکے اور خرمے کو کہتے ہین تو ابوجہل
کھڑا ہوگیا اور عرب کے بڑے آدمیون کو گھر مین لایا اور لونڈی سے بولا کہ زقمینا یعنی ہمین زقوم دے پس لونڈی مسکا اور خرما لے آئی ابوجہل نے
کہا کہ کھاؤ یہی زقوم ہی جس سے محمد ہمین ڈراتے ہین تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ زقوم وہ نہین ہی جیسے یہ کافر گمان کرتے ہین بلکہ اِنَّهَا
شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْۤ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝ یقینی وہ ایک درخت ہی کہ نکلتا ہی دوزخ کے گڑھے مین اور اوسکی شاخین بلند ہوکر سب درکون مین
پہونچتی ہین طَلْعُهَا خوشے اوس درخت کے كَاَنَّهٗ گویا کہ وہ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝ سر ہین شیطانون کے برے اور
ہولناک ہونے مین اور بعضے کہتے ہین کہ شیاطین سانپ ہین برے ہول کے اور بعضے کہتے ہین کہ کہ معظمہ کے گرد کالے پتھر تھے اونھین رؤس
الشیاطین کہتے تھے فَاِنَّهُمْ پس تحقیق کہ دوزخی لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا ضرور کھانے والے ہین اوس درخت زقوم مین سے فَمَالِـُٔوْنَ
مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ پھر بھرنے والے ہین اوس سے پیٹون کو بھوک کے مارے یا زبردستی اونھین پیٹ بھر کر کھلائینگے ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ
پھر بیشک دوزخیون کو عَلَيْهَا اوسے کھانے پہ لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ البتہ میل ہی گرم پانی سے ایسا گرم پانی

کہ آنتون کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے یعنی جب زقوم کھائینگے تو اوسکے پیچھے گرم پانی اونھین پلائینگے کہ وہ زقوم سے ملجائے ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ
لَاِلَى الْجَحِيْمِ ○ پھر یقینی پھرنا اونکا زقوم کھانے اور کھولتا پانی پینے کے بعد البتہ دوزخ کی طرف ہے اور وہ قوم ابتدا اپنی پیشکش اور
حاضر ہوگا اِنَّهُمْ بیشک وہ لوگ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ پایا اپنے باپون کو ضَآلِّيْنَ ○ گمراہ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ
تو وہ اونکی ایڑیون پر یعنی اونکے قدم بقدم يُهْرَعُوْنَ ○ دوڑتے ہین یعنی اونکی پیروی اور تقلید کرتے ہین وَلَقَدْ ضَلَّ
اور بیشک تحقیق گمراہ ہوئے قَبْلَهُمْ ان تمہاری قوم کے لوگون سے قبل اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ بہتیرے اگلے لوگون مین سے جیسے قوم نوح
قوم عاد و ثمود کے لوگ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور بیشک تحقیق بھیجے ہمنے فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ○ ڈرانے والے پیغمبر اون
اون لوگون کو ہمارے عذاب سے ڈراتے تھے اور اون لوگون نے نہ مانا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ پھر دیکھ تو کیسا ہوا
عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ○ انجام کار ڈرائے ہوؤن کا یعنی اونپر عذاب نازل ہوا اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○
مگر بندے اللہ کے پاک کیے ہوئے کہ ڈرانے کے سبب سے عذاب حق سے آگاہ ہوگئے وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ اور بیشک پکارا ہمکو
نوح نے اور ہلاکت قوم کی دعا کی اور ہمنے دعا قبول کرلی فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ○ تو خوب قبول کرنے والے ہین ہم قوم
قوم کو طوفان کے سبب سے ہمنے غرق کردیا وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ اور نجات دی ہمنے اوسکو اور اوسکے لوگون کو مِنَ الْكَرْبِ
الْعَظِيْمِ ○ بڑے غم سے کہ غرق ہونا ہے یا قوم کی ایذا رسانی سے وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ اور کردیا ہمنے اوسکی ذریت کو
هُمُ الْبٰقِيْنَ ○ وہ باقی ہین نسل کی جہت سے قیامت تک اسواسطے کہ حدیث مین ہے کہ حضرت نوح کی اولاد مین سام اور حام اور
یافث کے سوا کوئی نہ باقی رہا اور سب لوگ اونھی کی نسل سے ہین سام کی اولاد مین عرب فارس روم کے لوگ ہین اور یافث کی اولاد مین ترک
خزر سقلاب کے لوگ اور حام کی نسل مین ہند اور حبش اور زنگ اور بربر کے لوگ وَتَرَكْنَا اور باقی چھوڑی ہمنے عَلَيْهِ نوح پر تعریف اور
نیکی بیان کرنا فِى الْاٰخِرِيْنَ ○ پچھلون مین یعنی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یا اونکو ہمنے باقی چھوڑا کہ اونکو امت آخرین کہتے ہین
سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ سلام نوح پر فِى الْعٰلَمِيْنَ ○ اہل عالم مین ایک قول یہ ہے کہ یہ ابتدائے کلام ہے اور حق تعالی حضرت نوح پر سلام
کرکے فرماتا ہے کہ اِنَّا كَذٰلِكَ بیشک ہمنے جسطرح نوح علیہ السلام کو جزا دی اسی طرح نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ○ جزا دیتے ہین ہم نیک کام
کرنے والون کو اِنَّهٗ بیشک نوح مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ○ ہمارے ایمان والے بندون مین سے ہے ثُمَّ پھر نوح علیہ السلام کی دعا کے
بعد اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ○ ڈبودیا ہمنے اورون کو یعنی اونکی قوم کے کافرون کو وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ اور بیشک حضرت
نوح کے پیرؤون مین سے لَاِبْرٰهِيْمَ ○ البتہ ابراہیم علیہما السلام ہین یعنی حضرت ابراہیم اصول شرع اور طریق توحید مین نوح علیہما السلام
کے پیرو تھے لباب مین فراء رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہے کہ شیعتہ مین حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ضمیر پھرتی ہے
کنایہ غیر مذکور ہے اور ابراہیم علیہ السلام اگرچہ ظاہر مین سابق تھے مگر باطن مین ہمارے رسول کے متابع ہین اسواسطے کہ پیروون کی طرح آپکی فضیلت کے
مقر تھے اور دین محمدی کی اونھون نے تعریف کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے دعا مانگی کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا نظم پیش از تو
آمدند بسے انبیا تو بعد گر آخر آمدی ہمہ ایشان پیشوا توئی خوان خلیل ہست نمکدان خوان تو ہر خوان اصطفا نمک انبیا توئی + اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ

یاد کرو اوسے جبکہ آیا ابراہیم اپنے رب پاس بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝ ایسے دل کے ساتھ کہ پاک تھا علاقون سے یا خالی دنیا کی محبت سے یا غیرون کی
محبت سے فارغ یعنی درگاہ رب العزت کی طرف حضرت ابراہیم علیہ التحیۃ والتسلیم جب متوجہ ہوئے تو اونکا دل پاک تھا کونین کے تعلق اور حظ
نفس سے إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ یاد کر جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ آزر اور اپنی قوم کے لوگون سے مَاذَا تَعْبُدُونَ ۝
وہ کیا ایسی چیز ہے جسے تم پوجتے ہو أَئِفْكًا کیا جھوٹ کی رو سے آلِهَةً خداؤن کو دُونَ اللَّهِ خدائے برحق کے سوا تُرِيدُونَ ۝
چاہتے ہو فَمَا ظَنُّكُمْ تو کیا ہی تمہارا گمان بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ پروردگار اہل عالم کے ساتھ کہ وہ تمہیں عذاب کریگا اس بات پر کہ وہ جو
مستحق عبادت ہے اوسکی عبادت چھوڑکر اوسکے غیر کو پوجتے ہو قوم کے لوگون نے حضرت ابراہیم کو یہ جواب دیا کہ کل ہماری عید ہے اور صحرا کی طرف ہم جائینگے
اور کھانے پکاتے ہین بتون کے گرد رکھ جائینگے تاکہ جب صحرا سے پھرین تو بتخانہ مین جاکر ان کھانون مین سے تبرکاً تقسیم کرلین تم بھی آؤ اور ہمارے
جشن کا تماشا دیکھو اور وہان سے ہمارے ساتھ بتخانہ مین آنا اور بتون کی زیب زینت اور شکل ہیئت دیکھنا اور ہم جانتے ہین کہ اونھین دیکھکر ہمین
ملامت کرنے سے اپنی زبان بند کرلوگے اور ہمکو اونکی پرستش کے باب مین معذور رکھوگے بیت گوئی کہ چرا زعاشقی رنجوری ما تو روی تو ہم ندیدہ
معذوری ما پس حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام نے کہ جواب دیا دوسرے دن اونکے ماں باپ اور یار دوست نے کہا کہ اے ابراہیم آؤ چلین فَنَظَرَ
تو دیکھا حضرت ابراہیم نے نَظْرَةً ایک دیکھنا فِي النُّجُومِ ۝ ستارون مین اور اونکے ملنے اور پھرنے کے موقع دیکھے یا علم نجوم کی کتابین
دیکھا اور چونکہ اونکی قوم کے لوگ علم نجوم مانتے تھے تو اونکے ساتھ اونھی کے علم کی رو سے کلام کیا فَقَالَ تو کہا حضرت ابراہیم نے کہ إِنِّي
سَقِيمٌ ۝ یقینی مین بیمار ہون یعنی معلوم ہوتا ہے کہ مجھے طاعون ہوگا اور وہ لوگ طاعون سے گمان بد کرتے تھے فَتَوَلَّوْا عَنْهُ
مُدْبِرِينَ ۝ تو پھرے وہ اوسکے پاس سے منھ پھیرے ہوے اس ڈر کے مارے کہ طاعون چونکہ امراض متعدیہ مین سے ہے ناگاہ اونکو سرایت کرجائے
جب قوم کے لوگ ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑکر صحرا مین گئے تو ابراہیم علیہ السلام بتخانہ کی طرف متوجہ ہوئے فَرَاغَ پھر پوشیدہ پھر ابراہیم إِلَىٰ
آلِهَتِهِمْ اونکے بتون کی طرف بتون کو دیکھا کہ آراستہ ہین اور کھانے کے خوان اونکے سامنے چنے ہوے ہین فَقَالَ تو کہا حضرت ابراہیم نے
ہنسی کی راہ سے کہ أَلَا تَأْكُلُونَ ۝ کیا نہین کھاتے ہو تم یہ کھانے جب جواب نہ پایا تو ہنسی کی راہ سے دوبارہ کہا کہ مَا لَكُمْ
لَا تَنْطِقُونَ ۝ کیا ہی تمکو جو تم بات نہین کرتے اور ہمکو جواب نہین دیتے فَرَاغَ پھر چھپے ہوے آئے عَلَيْهِمْ اونپر اور ماری بتون کو ضَرْبًا
بِالْيَمِينِ ۝ مار بڑی زور سے یا داہنے ہاتھ سے اوس قسم کے سبب سے جو حضرت ابراہیم نے کھائی تھی کہ تَاللَّهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُمْ غرضکہ ابراہیم
علیہ السلام نے بتون کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا جیسا کہ سورۂ انبیا مین گذرچکا جب وہ اپنی عیدگاہ سے بتخانہ مین آئے تو یہ حال دیکھا سمجھے کہ یہ کام ابراہیم
ہی کا ہے فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ تو پھر متوجہ ہوئے حضرت ابراہیم کی طرف يَزِفُّونَ ۝ جلدی کرتے تھے اونکو پکڑنے مین آخر اونھین نمرود کے
پاس پکڑ لائے بڑے مباحثہ کے بعد کہ اوسکا ایک شمہ ذکر ہوچکا قَالَ کہا حضرت ابراہیم نے کہ أَتَعْبُدُونَ کیا پوجتے ہو تم مَا تَنْحِتُونَ ۝
وہ چیز جسے تراشتے ہو پتھر اور لکڑی سے اپنے ہاتھون سے وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ۝ اور اللہ نے پیدا کیا تمکو اور اوس چیز کو
جو کرتے ہو تم اپنے ہاتھون سے اس آیت مین دلیل ہے اس بات پر کہ بندے اور بندون کے کام سب خدا ہی کے پیدا کیے ہوے ہین جب
ابراہیم علیہ السلام نے اونکو الزام دیا تو قَالُوا ابْنُوا بولے نمرودی اور نمرود کے خواص کہ بناؤ لَهُ ابراہیم کو جلانے کے واسطے

ابنیا ناً ایک عمارت اور لکڑیاں بھر کر اوسمین آگ دیدو فَاَلْقُوْہُ پھر ڈال دو اوسے فِی الْجَحِیْمِ ○ جلتی ہوئی آگ مین فَاَرَادُوْا
پھر چاہا نمرودیون نے بِهٖ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کَیْدًا مکر اور فتنہ کہ اوسے جلادین فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِیْنَ ○ پھر کیا ہمنے
اونکو بہت نیچا اور خوار اسواسطے کہ اونکی آگ کو ابراہیم علیہ السلام پر باغ کردیا اور یہ حضرت ابراہیم کی حقیت اور نمرودیون کے بطلان پر کھلی ہوئی
دلیل تھی وَقَالَ اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے جب آگ سے باہر آئے کہ اِنِّیْ ذَاهِبٌ بیشک مین جانے والا ہون اِلٰی رَبِّیْ اوس طرف
جہان میرے رب نے حکم کیا ہے یعنی زمین شام کی جانب سَیَهْدِیْنِ ○ قریب ہے کہ وہ راہ دکھاوے مجھے میرے مقصد کی یا دنیوی اور اخروی
مصلحتون کی پھر حضرت ابراہیم ملک شام کی طرف متوجہ ہوے اور وہان بی بی ہاجرہ حضرت سارہ کے ہاتھ آئین اور حضرت سارہ نے بی بی
ہاجرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بخشدین اور جب حضرت ہاجرہ حضرت ابراہیم کی ملک ہوگئین تو آپنے دعا کی کہ رَبِّ هَبْ لِیْ اے میرے
رب عطا کر مجھے فرزند مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ نیکوں اور تعریف کیے ہوون مین سے کہ میرا معین اور مددگار ہو طاعت مین اور میرا مونس ہو
غربت اور مسافرت مین فَبَشَّرْنٰهُ پھر خوشخبری دی ہمنے اوسے بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ○ فرزند بردبار کی یعنی ایسے فرزند کی خوشخبری کہ جب وہ
بلوغ کو پہونچے تو بردبار ہو پھر حق تعالیٰ نے حضرت ہاجرہ کے بطن سے حضرت اسماعیل حضرت ابراہیم علیہما السلام کو عطا کیے اور حکم الٰہی کے موافق
زمین شام سے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کو مکہ معظمہ مین لائے اور حضرت اسماعیل وہان بڑھے اور پرورش ہوے ایک مرتبہ ابراہیم علیہ السلام
شام سے اپنے فرزند اسماعیل کو دیکھنے آتے تھے تین رات برابر خواب مین یہ حکم سُنا کہ اپنے فرزند کو قربانی کر بقرعید کا دن تھا کہ حضرت ابراہیم
حضرت اسماعیل کو ساتھ لیکر منا کی طرف چلے فَلَمَّا بَلَغَ پھر جب پہونچے حضرت ابراہیم مَعَهٗ اپنے فرزند اسماعیل کے ساتھ السَّعْیَ
مقام سعی مین یعنی صفا اور مروہ کے درمیان اور بعضون نے کہا ہے کہ سعی سے منا مین چلنا مراد ہے تو قَالَ کہا حضرت ابراہیم نے کہ یٰبُنَیَّ اے میرے
چھوٹے بیٹے یہ تصغیر ترحم کے واسطے ہے اور شفقت کے لیے اِنِّیْۤ اَرٰی تحقیق کہ مین دیکھتا ہون برابر فِی الْمَنَامِ خواب مین اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ
یہ کہ مین تجھے ذبح کرتا ہون یعنی برابر خواب مین یہی حکم سنتا ہون کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی تو تو بھی دیکھ اس کام مین
کہ تو کیا دیکھتا ہے اور تیری راے مین کیا بات آتی ہے قَالَ کہا حضرت اسماعیل نے کہ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ اے میرے باپ کر مَا تُؤْمَرُ جو کچھ تجھے حکم کیا گیا ہے
اسواسطے کہ انبیا علیہم السلام کا خواب بھی وحی ہے سَتَجِدُنِیْۤ قریب ہے کہ پاویگا تو مجھے اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اگر چاہے خدا مِنَ
الصّٰبِرِیْنَ ○ صبر کرنے والون مین سے ذبح پر یا حکم قضا پر فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا پھر جب گردن جھکادی حکم خدا کے سامنے دونون نے حضرت
ابراہیم تو بیٹے کو فدا کرنے پر آمادہ ہوگئے اور حضرت اسماعیل نے اپنے کو قربان کرنے کی اجازت دی اور واقع ہوا جو کچھ واقع ہونا تھا وَتَلَّهٗ
اور گرایا ابراہیم نے اپنے بیٹے کو لِلْجَبِیْنِ ○ پیشانی کے بل یعنی اونکی خواہش کے موافق اونکی پیشانی زمین پر رکھی معالم مین ہے کہ جب ابراہیم
علیہ السلام نے حضرت اسماعیل کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو اسماعیل علیہ السلام نے تین وصیتین کین ایک یہ کہ اے والد میرے ہاتھ پاؤن مضبوط باندھیے
تاکہ مین تڑپون نہیں اسواسطے کہ ایسا نہو کہ تڑپتے وقت آپکے کپڑے خون آلودہ ہوجائین اور مین مرتے بے ادبی کی وجہ سے گنہگار اور بدنام ہون اور
مجھے اوس جناب مین ندامت اور خسارت ہو بیت اگر خونم بریزی غم ندارم زان ہمی ترسم که تا گرد دامن پاکت شود از خونم آلوده
دوسری یہ کہ جب گھر مین تشریف لیجائیے گا تو میری والدہ دلخستہ کو میرا سلام پہونچاکر صبر کرنا اونہین حوالہ فرمائیے گا تاکہ وہ [illegible]

سبب سے تسلی ہے تیسری یہ کہ میرا مونھ زمین کی طرف کیجیے کہ ذبح کرنے وقت آپکی نظر میرے چہرے پر نہ پڑنے پائے اور شفقت پدری جوش مین
نہ آئے کہ مبادا حکم الٰہی کی تعمیل مین تاخیر اور تقصیر ہو پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا دل مضبوط کر کے بیٹے کے ہاتھ پاؤن باندھے
اور چھری اونکے حلق پر رکھی حق تعالیٰ نے تانبے کا پتر حلقے کی شکل پر حضرت اسماعیل کے حلق مین پیدا کر دیا کہ اوسنے چھری کو کاٹنے سے روکا
اور بعضون نے کہا ہے کہ اونکی گردن کٹتی تھی اور پھر درست ہو جاتی تھی تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے ابراہیم علیہ السلام کا کام پسند فرمایا اور وہ ہمارا
حکم بجا لایا وَنَادَيْنٰهُ اور پکارا ہمنے اوسے اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ ○ کہ اے ابراہیم قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا بیشک سچ کیا تو نے
اپنا خواب وسیط مین ہے کہ اونھون نے خواب مین دیکھا تھا کہ مین اپنے فرزند کو قتل کرتا ہون مگر خون کا اثر نہین دیکھا تھا جاگتے مین بھی وہی صورت
واقع ہوئی اِنَّا بیشک ہم كَذٰلِكَ اسی طرح شدت کے بعد آرام و راحت نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○ جزا دیتے ہین ہم
نیک کام کرنے والون کو اِنَّ هٰذَا بیشک یہ کام لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ○ البتہ اوسکے واسطے آزمایش ہے کھلی ہوئی کہ اسکے
سبب سے مخلص او رغیر مخلص مین تمیز ہو جاتی ہے وَفَدَيْنٰهُ اور فدیہ دیا ہمنے اسماعیل کو بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ○ بڑا مینڈھا یعنی فربہ
اور سینگون والا تھا چالیس برس بہشت مین چرا تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ وہ مینڈھا تھا جسے ہابیل نے قربان کیا تھا اور حق تعالیٰ نے
اوسے قبول کر لیا تھا یا ایک بکرا کوہ ثبیر پر سے اوترا تھا پھر حضرت ابراہیم کے پاس آ کھڑا ہوا اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ جبریل علیہ السلام
آسمان پر سے لائے تھے اور قربانی کا قصہ اوسکی متعلق باتون سمیت تفصیل مناسب کے ساتھ جواہر التفسیر مین مذکور ہے وَتَرَكْنَا اور باقی
چھوڑی ہمنے عَلَيْهِ ابراہیم علیہ السلام پر ثنا و صفت کرنا فِي الْاٰخِرِيْنَ ○ پچھلون مین یعنی امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
یا اوسے ہمنے باقی رکھا کہ لوگ کہتے ہین سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ○ سلام ہو ابراہیم پر ہم اونپر سلام کرتے ہین كَذٰلِكَ اسی طرح
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○ جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو اِنَّهٗ بیشک ابراہیم علیہ السلام مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ○
ہمارے ایمان والے بندون مین سے ہے وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ اور خوشخبری دی ہمنے اوسے یعنی حضرت ابراہیم کو اسماعیل علیہما السلام کے
بعد ایک فرزند اسحاق نام کی کہ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ ایک پیغمبر ہے تعریف کیے ہوون مین سے وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ اور برکت
اوتاری ہے ہمنے اوسپر وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ اور اوسکے بیٹے اسحاق پر کہ اوسکی پشت سے انبیاء بنی اسرائیل وغیرہ جیسے حضرت ایوب کو ہمنے
پیدا کیا وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا اور ان دونون کی ذریت مین سے مُحْسِنٌ کوئی نیک کام کرنے والا ہے ایمان و طاعت کے ساتھ وَظَالِمٌ
لِّنَفْسِهٖ اور کوئی ظالم ہے اپنے نفس پر کفر او رمعصیت کے سبب سے مُبِيْنٌ ○ کھلا ہوا ہے ظلم اوسکا یعنی اوسکی نسل مین سے نیک کام کرنے والے
ایماندار بھی ہین اور کافر ستمگار بھی وَلَقَدْ مَنَنَّا اور بیشک وبے شبہہ احسان کیا ہمنے عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ○ موسیٰ و ہارون پر
نعمت نبوت عطا فرما کر وَنَجَّيْنٰهُمَا اور نجات دی ہمنے اون دونون کو وَقَوْمَهُمَا اور اونکی قوم کو یعنی بنی اسرائیل کو مِنَ الْكَرْبِ
الْعَظِيْمِ ○ بڑے غم اور سختی سے یعنی قبطیون کے غلبہ اور ایذا سے وَنَصَرْنٰهُمْ اور مدد دی ہمنے اون دونون کو اونکی قوم سمیت فَكَانُوْا
هُمُ پس تھے وہ الْغٰلِبِيْنَ ○ غلبہ کرنے والے دشمنون پر وَاٰتَيْنٰهُمَا اور دی ہمنے موسیٰ و ہارون کو الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ○
کتاب ظاہر اور کھلی ہوئی وَهَدَيْنٰهُمَا اور ہدایت کی ہمنے اون دونون کو الصِّرٰطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ راہ سیدھی منزل مقصود کو

پہونچانیوالی وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ ۝ اور باقی چھوڑی ہمنے دونون پر تحسین و ثنا پچھلی اُمتون مین یا جو بات ہمنے
باقی چھوڑی وہ یہ ہو کہ وہ کہین سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝ سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر یا ہم سلام کہتے ہین دونون پر
إِنَّا كَذَٰلِكَ بیشک ہم اسی طرح نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو إِنَّهُمَا بیشک وہ دونون
یعنی حضرت موسیٰ و ہارون مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ ہمارے ایمان والے بندون مین سے ہین وَإِنَّ إِلْيَاسَ اور یقینی الیاس
بن یاسین بن بشیر بن فنحاص بن العیزار بن ہارون لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ رسولون مین سے ہین إِذْ قَالَ یاد کرو جب اوسنے
کہا لِقَوْمِهِ اپنے گروہ سے کہ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ کیا نہین ڈرتے ہو عذاب الٰہی سے أَتَدْعُونَ کیا پوجتے ہو بَعْلًا بعل کو
بعل ایک بت تھا بیس گز اونچا اور اوسکے چار منھ تھے اور بک نام ایک ملک شام مین جو نکہ بعل وہان تھا تو اوس جگہ کو بعلبک کہتے ہین
اور اسی نام سے وہ مقام مشہور ہی غرضکہ الیاس علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم پکارتے اور پوجتے ہو بعل کو وَتَذَرُونَ
اور چھوڑتے ہو أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ۝ عبادت اوسکی جو بہت خوب پیدا کرنے والا ہی خالقین سے مصور مراد ہین اللَّهَ
رَبَّكُمْ اللہ رب تمہارا ہی وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝ اور رب تمہارے اگلے باپون کا تو اوسی کی عبادت کیا کرو اور اوسکے
ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ حق تعالیٰ نے حضرت الیاس کو بعلبک کے لوگون کی طرف بھیجا اون لوگون کا ایک بادشاہ تھا اجب نام
پہلے وہ مسلمان تھا آخیر کو اپنی جورو کے بہکانے سے بت پرستون مین شریک ہو گیا پس حضرت الیاس نے دعا فرمائی اور وہ لوگ تین برس تک
قحط مین مبتلا رہے اور حضرت الیاس کی طرف رجوع کی اور اپنے خلل و خرابی کا تدارک اور عذر خواہی کرنے لگے حضرت الیاس نے فرمایا کہ ایمان لانا
چاہیے اور خدا کی وحدانیت کا اقرار کرنا چاہیے اون لوگون نے تامل کیا پس حضرت الیاس نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میرے اور تمھارے دین کا حق اور باطل
ہونا ظاہر ہو جائے تو آؤ مین اپنے خدا کو پکارون اور تم اپنے بتون کو پکارو جو دعا قبول کرے وہ عبادت کے قابل ہی پس وہ لوگ اس بات پر راضی
ہوئے اور اپنے بت کو آراستہ کر کے اوسکی بڑی تعریف کی اور اوس سے مینھ مانگا دعا قبول ہونے کا اثر نظاہر ہوا پھر حضرت الیاس نے جو
دعا کی تو فوراً مینھ برسا اور اونکی قوم نے انکار مین زیادتی کی فَكَذَّبُوهُ پس قوم کے لوگون نے اونکی تکذیب کی فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۝
تو وہ لوگ ضرور حاضر کیے گئے ہونگے دوزخ مین إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ مگر بندے اللہ کے جو پاک کیے گئے ہین کفر اور
نفاق کے شائبہ سے لکھا ہی کہ الیاس علیہ السلام نے رنجیدہ ہو کر خدا سے یہ بات چاہی کہ عذاب نازل ہونے کے قبل اونھین قوم مین سے
نکال لے حکم پہونچا کہ فلانے دن فلان جگہ جائین اور جو کچھ اونپر ظاہر ہو اوسپر سوار ہون حضرت الیاس اوسی وقت معین مین مقرر کی ہوئی جگہ پر گئے
ایک شیر یا گھوڑے کی صورت آگ کی اونکے سامنے آئی اوسپر سوار ہو لیے اور حضرت الیسع کو اپنا خلیفہ کر دیا اور حق تعالیٰ نے اونھین باز و اور پر
عنایت کیے اور کھانے پینے اور عورت کی خواہش اون سے دور کر کے فرشتون کے ساتھ اونھین اڑا لیا چنانچہ اونکی صفت مین آیا کہ وہ آدمی بھی ہین
فرشتہ بھی ارضی بھی ہین آسمانی بھی اور وہ بیابانون پر معین ہین جیسے حضرت خضر دریاؤن پر عرفات پر باہم ملاقات کرتے ہین اور رمضان مین
بیت المقدس پر افطار کرتے ہین امت کے نیک لوگون مین سے ایک گروہ اونکو دیکھتا ہی وَتَرَكْنَا اور چھوڑ دیا ہمنے عَلَيْهِ الیاس پر
فِي الْآخِرِينَ ۝ پچھلون مین بہت درود اور ثنا یا یہ بات چھوڑی کہ لوگ کہین سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ ۝ سلام ہو قوم الیاس

اور بعضون نے کہا ہے کہ الیاسین بھی اونکا نام ہے جیسے میکال و میکائیل و سینا و سینین اِنَّا كَذٰلِكَ بیشک ہم اسی طرح نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ جزا دیتے ہین نیک کام کرنے والون کو اِنَّهٗ یقینی الیاس مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ہمارے ایمان والے
بندون مین سے ہے ایمان ایک اسم ہے جامع سب کمالات ظاہری اور باطنی کو اور بندگی ایک بزرگی خاص ہے اہل اختصاص کے واسطے نظم
اگر بندۂ خویش خوانی مرا ٭ بہ از مملکت جاودانی مرا ٭ شہانے کہ با تخت فرخندہ اند ٭ ہمہ بندگان ترا بندہ اند ٭ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ
الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور یقینی لوط ابن ہارون رسولون مین سے ہے اِذْ نَجَّيْنٰهُ یاد کر جب نجات دی ہمنے اوسے وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۝
اور اوسکے اہل بیت کو سب کو اِلَّا عَجُوْزًا مگر بوڑھیا کو جو اونکی جورو تھی اسواسطے کہ وہ ٹھہر گئی فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝ پیچھے رہنے والون مین
جو مبتلاے عذاب ہوے اسواسطے کہ وہ کافرہ تھی اور اوسنے حضرت لوط کا ساتھ نہ دیا ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ پھر ہلاک کیا ہمنے
اورون کو اونکی قوم مین سے اور اونکے مکانات ہمنے اولٹ پلٹ کر دیے وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ اور بیشک تم ای گروہ قریش گذرتے ہو
عَلَيْهِمْ اونکے مکانون پر جب تجارت کے واسطے ملک شام مین جاتے ہو مُّصْبِحِيْنَ ۝ اوس حال مین کہ صبح کرنے والے ہوتے ہو وَبِالَّيْلِ
اور رات کو یعنی اونکے منازل اور مکانات پر دن رات تمہارا گذر ہوتا ہے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ کیا پھر تم نہین سمجھتے اور نہین خیال کرتے ہو کہ تکذیب
کرنے والون کا انجام ہلاکت ہی ہے وَاِنَّ يُوْنُسَ اور تحقیق کہ یونس بن متی لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ رسولون مین سے ہے حق تعالی نے
اونھین نینوا کے لوگون کی طرف بھیجا جو موصل کے شہرون مین سے ہے جیسا کہ سورۂ یونس مین مذکور ہوا قوم کے لوگون نے اونکی تکذیب کی اور حضرت
یونس نے عذاب مانگا اور قوم کے لوگون مین سے نکل گئے جب عذاب کا اثر ظاہر ہو چکا تو حضرت یونس کی قوم کے لوگ ایمان لاے اور عذاب اوٹھ گیا حضرت
یونس نے یہ خبر پائی اور وہ قوم سے عذاب کا وعدہ کر چکے تھے کہ تمپر عذاب نازل ہوگا تو اس اندیشہ سے کہ قوم کے لوگ اونھین جھوٹا کہینگے دریا کی طرف چلے اِذْ
اَبَقَ یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھاگے یونس اپنی قوم سے اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ کشتی کی طرف جو بھری ہوئی تھی لوگون اور
مال و متاع سے لکھا ہے کہ جب یونس علیہ السلام دریا کے کنارے پہونچے تو تاجرون کے ایک گروہ نے کشتی پانی مین ڈالی تھی اور اوسپر سوار ہوے تھے جب
یونس علیہ السلام اونکے ساتھ کشتی پر چڑھے اور کشتی دہارے پر پہونچی تو ٹھہر گئی ملاح بولے کہ کوئی بھاگا ہوا غلام اس کشتی پر ہے کہ کشتی نہین چلتی پس یونس
علیہ السلام بولے کہ وہ بھاگا ہوا غلام مین ہون اہل کشتی بولے حاشا کہ آپ غلام ہونگے آپکے چہرۂ مبارک سے یہ بات چمکتی ہے کہ آپ جوانمرد آزاد ہین یونس
علیہ السلام نے مبالغہ اور اصرار کیا کہ بھاگا ہوا مین ہی ہون اور اوس قوم کا دستور تھا کہ بھاگے ہوے غلام کو دریا مین ڈالدیتے تھے تو کشتی رواں ہو جاتی تھی
جب یونس علیہ السلام نے اس باب مین بہت گفتگو کی اور وہ لوگ آپکی بات نہ سنتے تھے تو فرمایا کہ ہم قرعہ ڈالین فَسَاهَمَ تو اہل کشتی نے باہم قرعہ ڈالا تین بار
فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۝ تو ہوے یونس علیہ السلام مدحضین مین سے یعنی تینون مرتبہ قرعہ اونھین کے نام نکلا پس اہل کشتی نے اونھین
اوٹھا کر قصد کیا کہ دریا مین ڈالدین ناگاہ بحکم خدا ایک مچھلی جو دریا کی تہ مین تھی کشتی کے پاس آئی اور حضرت یونس کی طرف منہ کھولا ملاحون نے یہ حال
دیکھ کر چاہا کہ حضرت یونس کو اوس طرف دریا مین ڈالدین غرضکہ جدھر جدھر ملاح حضرت یونس کو لیجاتے تھے اودھر اودھر مچھلی ظاہر ہوتی تھی آخر حضرت
یونس نے اپنا سر کملی مین چھپا کر اپنے تئین آپ دریا مین ڈالدیا فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ تو نگل گئی اونھین مچھلی یکبارگی وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝ اور وہ
ملامت کرنے والا تھا اپنے نفس کو کہ قوم سے تو کیون بھاگا پس مچھلی کو حکم پہونچا کہ مین نے اوسے تیرا کھانا نہین کیا ہے بلکہ تیرے پیٹ کو اوسکا

قید خانہ بنا یا ہی خبردار اونکے اعضا کو آسیب نہ پہونچے اور نہ غرق ہو کر پڑے پس مچھلی اونکی نگہبانی مین ایسی عنایت کرنے لگی جیسے رعایت مان اپنے فرزند کی حفاظت مین
کرتی ہی اور سر پانی سے باہر نکالکر تیرتی تھی اور حضرت یونس اوسکے پیٹ مین سانس لیتے تھے تین دن یا سات دن اوسکے پیٹ مین رہے اور بہت مشہور
بات ہی کہ چالیس دن مچھلی کے پیٹ مین رہے اور مچھلی سات دریاؤن مین پھری اور حق تعالی نے اوسکا گوشت اور پوست ایسا باریک اور صاف کر دیا تھا
جیسے شیشہ کہ یونس علیہ السلام نے دریا کے عجائب و غرائب مشاہدہ کیے اور برابر خدا کی یاد مین مشغول رہے فَلَوۡلَاۤ اَنَّهٗ تو اگر نہ یہ ہی کہ یونس
علیہ السلام كَانَ مِنَ الۡمُسَبِّحِيۡنَ ۙ‏ تھے تسبیح کرنے والون مین سے مچھلی کے پیٹ مین کہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ
کہتے تھے یا اگر نہ یہ ہی کہ مچھلی کے پیٹ مین جانے کے پہلے ذکر کرنے والون اور نماز پڑھنے والون مین سے ہوتے لَلَبِثَ تو البتہ ٹھہرتے
فِىۡ بَطۡنِهٖۤ مچھلی کے پیٹ مین اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ۚ‏ اوس دن تک کہ اوٹھائے جاینگے لوگ قبرون مین سے مگر خدا کے ذکر کی برکت نے
اونھین بہت جلد رہائی دی فَنَبَذۡنٰهُ پھر ڈالدیا ہمنے اوسے یعنی مچھلی کو ہمنے حکم دیا تو اوسنے یونس علیہ السلام کو اپنے پیٹ سے
نکالکر ڈالدیا بِالۡعَرَآءِ زمین ہامون پر یعنی ایسے میدان مین جہان درخت گھاس تنکا پہاڑ کچھ نہ تھا ایسی جگہ اونھین ڈالدیا وَهُوَ
سَقِيۡمٌ ۚ‏ حال آنکہ وہ بیمار تھے یعنی کمزور اور دبلے جیسے لڑکا اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہی وَاَنۡۢبَتۡنَا عَلَيۡهِ
اوگا دیا ہمنے یونس کے سر پر شَجَرَةً مِّنۡ يَّقۡطِيۡنٍ ۚ‏ ایک درخت کدو کا کہ اوسنے اپنے پتون سے اونپر سایہ کرلیا
زاد المسیر مین ہی کہ کدو کے پتے کی خاصیت یہ ہی کہ اوسکے گرد مکھی نہین آتی جب حق تعالی نے اونھین درخت کدو مین چھپا دیا
تو مکھیون کی تکلیف اور آفتاب کی گرمی سے وہ بیخوف ہو گئے اور پہاڑی بکری کو حکم دیا کہ وہ آتی اور حضرت یونس کو دودھ پلاتی
یہانتک کہ اونکی کھال مضبوط ہوئی اور اونکا گوشت بھر آیا تو پھر وہ اپنی حالت اصلی پر آگئے وَاَرۡسَلۡنٰهُ اور بھیجا ہمنے اوسے
دوبارہ اِلٰى مِائَةِ اَلۡفٍ طرف سو ہزار یعنی لاکھ آدمیون کے اَوۡ يَزِيۡدُوۡنَ ۚ‏ یا زیادہ بیس ہزار یا ستر ہزار کی جانب
یعنی ایک لاکھ بیس ہزار یا ایک لاکھ ستر ہزار آدمیون پر ہمنے یونس کو رسول کیا جب نینوا کے لوگون کو حضرت یونس کے آپہونچنے کی
خبر پہونچی تو بادشاہ تمام قوم سمیت اونکے استقبال کو نکلا فَاٰمَنُوۡا پھر ایمان لائے یونس علیہ السلام کا یعنی اونکے ہاتھ پر تجدید ایمان کی
فَمَتَّعۡنٰهُمۡ پھر فائدہ دیا ہمنے اونکو اِلٰى حِيۡنٍ ؕ‏ اوس وقت تک جبکہ اونکی اجل پہونچی اور جب متقاضی اجل آپہونچتا ہی کہ ودیعت روح
پھیرو تو کسی طرح نہین رکتا نہ لڑنے جھگڑنے سے نہ مال خرچ کرنے سے **نظم** روزیکہ اجل دست کشاید بستیز + ور بہر ہلاک برکشد خنجر تیز + نہ وقت
جدل بود نہ ہنگام حیل + نہ روے مقاومت نہ یارائے گریز + فَاسۡتَفۡتِهِمۡ پھر پوچھو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنو خزاعہ اور بنو ملیح اور
جہنیہ سے کہ وہ فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے ہین یعنی تقسیم کی وجہ پوچھو کہ اَلِرَبِّكَ الۡبَنٰتُ کیا تیرے رب کے واسطے بیٹیان ہین وَلَهُمُ
الۡبَنُوۡنَ ۙ‏ اور اونکے واسطے بیٹے اَمۡ خَلَقۡنَا الۡمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا کیا پیدا کیا ہمنے فرشتون کو عورتین وَّهُمۡ شٰهِدُوۡنَ‏
اور وہ حاضر تھے جب ہمنے فرشتے پیدا کیے اَلَاۤ اِنَّهُمۡ آگاہ ہو اور یہ بات جان لے کہ وہ لوگ مِّنۡ اِفۡكِهِمۡ اپنے جھوٹ اور افترا سے لَيَقُوۡلُوۡنَ ۙ‏
وَلَدَ اللّٰهُ ۙ البتہ کہتے ہین کہ اولاد والا ہوا اللہ یعنی اوسکے فرزند ہین وَاِنَّهُمۡ لَـكٰذِبُوۡنَ‏ اور بیشک وہ جھوٹے ہین اس بات مین کہ خدا کی
باپ ہونے کو منسوب کرتے ہین کہ خدا والد ہی اور اوسکی اولاد ہی اَصۡطَفَى الۡبَنٰتِ کیا برگزیدہ کرلین خدا نے لڑکیان جو تمکو بری معلوم ہوتی ہین

عَلَى الْبَنِيْنَ ○ بیٹون پر چونکہ تمہارے واسطے افتخار اور قوت اور مدد حاصل کرنے کا آلہ اور سبب ہین مَا لَكُمْ تفکر کیا ہی تمکو اسبات مین
كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ○ کیا حکم کرتے ہو اور خدا کی طرف وہ چیز منسوب کرتے ہو جو اپنے واسطے نہین پسند کرتے اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○
کیا تم خیال نہین کرتے کہ حق تعالی پاک ہی بی بی اور اولاد سے اسواسطے کہ باپ بیٹے کو ایک ہی جنس سے ہونا چاہیے اور دونون کا مثل ہونا ضروری
اور حضرت رب العزت مثل و شبہ سے پاک ہی اَمْ لَكُمْ کیا تمہارے واسطے اس بات مین کہ فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے ہو سُلْطٰنٌ
مُّبِيْنٌ ○ دلیل ہی کھلی ہوئی یا کوئی کتاب آسمان پر سے اوتری ہی کہ جس سے یہ بات ثبوت کو پہونچی ہی فَأْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ تو لاؤ وہ
آسمانی کتاب اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہو سچے اپنے دعوے مین لکھا ہی کہ بنی خزاعہ مین سے بعضے لوگون نے کہا کہ حق تعالی نے
جنون کے خاندان مین اپنی وصل کی اور بعض جنات کے ساتھ ملنے سے فرشتے پیدا ہوے یا معاذ اللہ وہ لوگ کہتے تھے کہ خدا اور شیطان
بھائی ہین تو حق تعالی فرماتا ہی کہ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ اور مقرر کر لیا اون کافرون نے خدا کے درمیان وَبَيْنَ الْجِنَّةِ اور جنون مین کہ
شیطان اونھی سے ہی نَسَبًا قرابت اور نسبت مقرر کر لی وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اور یقینی جانتے ہین جن اور شیطان قیامت کے
دن اِنَّهُمْ بیشک وہ یعنی یہ بات کہنے والا یا وہ سب کے سب لَمُحْضَرُوْنَ ○ ضرور حاضر کیے جاینگے عذاب کے واسطے ایک گروہ
اس بات پر ہی کہ جن سے فرشتے مراد ہین اسواسطے کہ جو مخلوق آنکھ سے پوشیدہ ہو سب اوسے جن کہتے ہین اور کافرون نے حق تعالی اور فرشتون
نسبت ٹھہرادی اور بعض نے کہا ہی کہ فرشتے اوسکی بیٹیان ہین اور فرشتے جانتے ہین کہ وہ سوال کے واسطے حاضر کیے جاینگے او کافرون کی
پرستش کے سبب سے اونسے جواب طلب ہوگا اور وہ جواب باصواب دینگے کہ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ جیسا کہ سورہ سبا مین گذرا سُبْحٰنَ
اللّٰهِ پاک ہی اللہ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ اوس چیز سے جو صفت کرتے ہین کافر یعنی اوسکی طرف قرابت اور ولادت کو جو منسوب کرتے ہین
اور وہ کافرون کی بات سے بیزار ہی اور وہ سب خدا کو ایسا ہی کہتے ہین اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○ مگر بندے اللہ کے پاک
کیے گئے شبہون کے میلون سے کہ وہ اوسکی شان کے لائق اوسکی حمد کرتے ہین فَاِنَّكُمْ تو بیشک تم ای کافرو وَمَا تَعْبُدُوْنَ ○
اور جو کچھ پوجتے ہو تم بت مَا اَنْتُمْ نہین ہو تم عَلَيْهِ اوس چیز پر کہ پوجتے ہو بِفٰتِنِيْنَ ○ گمراہ کرنے والے اور تباہ کر دینے والے
اِلَّا مَنْ هُوَ مگر اوسے کہ وہ جو صَالِ الْجَحِيْمِ ○ داخل ہونے والا ہی دوزخ مین یعنی علم ازلی مین جو یقینی دوزخی ٹھہرا ہوا ہی اور جو لوگ
فرشتون کو پوجتے تھے اونکا قول رد کر دینے کو حق تعالی نے فرشتون کا اقرار بیان کردیا کہ وہ بندے ہونے کے مقر ہین اور کہتے ہین کہ وَمَا مِنَّآ اور
نہین ہی ہم مین سے کوئی اِلَّا لَهٗ مگر اوسکے واسطے مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ○ ایک مقام ہی خدمت اور عبادت مین معین اور مقرر کیا ہوا
کہ اوس سے ہم تجاوز نہین کر سکتے شیخ ابوبکر وراق قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ پاک اور عالی مقام مراد ہی جیسے خوف رجا اور محبت و رضا کا مرتبہ
مقربان حظائر ملکوت اور مقدسات جوامع جبروت مین سے ایک مقام ہر ایک کے واسطے ہی مقیم اور متمکن ہی وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ○ اور بیشک ہم
صف باندھے ہوے ہین ادا ے طاعت اور موقف ملازمت مین وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ○ اور یقینی ہم تسبیح کرنے والے ہین
ادا ے طاعت مین خدا کے واسطے اور جو چیز اوسکی ذات مقدس کے لائق نہو ہم اوس سے اوسکی پاکی بیان کرنے والے ہین بعضی کہتے ہین کہ یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم اور مومنون کا کلام ہی کہ کہتے ہین فردا ے قیامت کو ہم ہر ایک مقام معلوم رکھتے ہین بہشت مین اور آج صف مین کھڑے ہونے والے ہین نماز مین ہم

پاکی کے ساتھ یاد کرنے والے ہین خدا کو اور اِنْ و نون جملون کی تاکید اِنَّ اور لام کے سبب سے کرنا اور ان یہ دونون حرف درمیانی اور جدائی کے لاتا
دلیل ہی ہمیشہ طاعت اور ذکر کرنے پر بے شبہہ قصور اور شائبۂ فتور کے خواہ یہ کلام منسوب ہو ملائکہ کرام کی طرف خواہ حضرت سید انام علیہ
الصلوٰۃ والسلام اور اہل ایمان یعنی اصحاب عظام علیہم الرضوان کی جانب وَاِنْ كَانُوْا اور بیشک تھے کفار قریش کہ رسول مقبول کے
مبعوث ہونے سے قبل لَيَقُوْلُوْنَ ۝ البتہ کہتے تھے کہ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا اگر ہوتا ہمارے پاس ذِكْرًا کوئی ذکر یعنی کوئی کتاب
کہ ہمارے پند اور نصیحت کا سبب ہوتی مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اگلون کی کتابون سے یعنی اگر ہمارے واسطے بھی کوئی کتاب ہوتی اور ہمپر
بھی حکم نازل ہوتا لَكُنَّا تو ضرور ہوتے ہم عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ بندے اللہ کے پاک کیے ہوئے شرک اور کفر کے لوث سے
اور جب اونکے پاس کتاب آئی جو سب آسمانی کتابون مین اشرف اور بزرگ ہی یعنی قرآن فَكَفَرُوْا بِهٖ تو کافر ہوے اوسکے ساتھ
یعنی اوسپر ایمان نلائے فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ تو قریب ہی کہ جانین اپنے کفر کا انجام کہ عذاب و مغلوبیت ہی وَلَقَدْ سَبَقَتْ اور
بے شک و شبہہ سبقت لیگئی ہی كَلِمَتُنَا ہماری بات پیغمبرون کے واسطے اور اس وعدہ کا حکم لوح محفوظ مین ثبت کیا گیا ہی جیسا کہ حق تعالی نے
فرمایا کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ یعنی ہمنے وعدہ نصرت کا جو کیا ہی وہ لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ہمارے بندون کے واسطے ہی بھیجے ہوے
ہین اِنَّهُمْ بیشک وہ رسول لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝ البتہ وہ ہین مدد کیے ہوے وَاِنَّ جُنْدَنَا اور تحقیق ہمارا لشکر یعنی انبیا
علیہم السلام کے تابع لوگ لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ البتہ غلبہ کرنے والے ہین دلیل یا نصرت کے سبب سے اکثر اوقات اور اونپر کافرون کا غلبہ ندرت
اور قلت کے ساتھ ہی فَتَوَلَّ عَنْهُمْ تو منھ پھیر لو تم اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اونسے حَتّٰى حِيْنٍ ۝ اوس وقت تک جب کہ قتال کا حکم
یا وعدۂ نصرت کے زمانہ تک کہ جنگ بدر یا فتح مکہ کا دن ہی وَّاَبْصِرْهُمْ اور دیکھنا اونکا حال اوس دن فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝ پس
قریب ہی کہ دنیا مین تمھاری نصرت اور آخرت مین تمھارا مرتبہ دیکھینگے لکھا ہی کہ جب کافرون نے فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ کی وعید سنی تو بولے کہ یہ کب
ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَفَبِعَذَابِنَا کیا پھر وہ ہمارے عذاب کی يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ جلدی کرتے ہین اور عذاب نازل ہونے کا
وقت پوچھتے ہین فَاِذَا نَزَلَ پھر جب اوترےگا عذاب بِسَاحَتِهِمْ اونکے مکانون کے صحنون مین فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝
تو بری ہوگی صبح ڈرائے ہوؤن کی لکھا ہی کہ عرب کے قبیلون مین لوٹ مار بہت تھی اور جو لشکر کسی قبیلہ کا قصد کرتا تمام رات راہ چلکر
صبح کو کہ نیند غالب ہونے کا وقت ہی اونکو گھیر لیتے اور اونکے لوٹنے مارنے قید کر لینے پر ہاتھ بڑھاتے اور قوم کی بیخ کنی کرتے اور چونکہ
اکثر صبح کے وقت غارت ہوا کرتی تھی تو غارت کا نام صبح رکھدیا تھا اور اگرچہ اور وقت بھی غارت ہوتی ہاں اوس وقت کو صبح ہی کہتے
اس آیت مین عذاب کو تشبیہ دی اوس لشکر کے ساتھ جو ناگاہ اونپر ہجوم کریگا اور اونپر غارت واقع ہوگی کہ وہ بیخ کنی کا عذاب ہی روایت ہی کہ
جس صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زمین خیبر پہونچے اور اونکے قلعے وغیرہ دیکھے تو فرمایا کہ اللہ اکبر خربت خیبر اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ
صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ پھر حق تعالی دوبارہ تاکید کے واسطے فرماتا ہی کہ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ اور منھ پھیر اونسے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حَتّٰى حِيْنٍ ۝
تا وقتیکہ آیت سیف نازل ہو وَّاَبْصِرْ اور دیکھ کہ اونپر عذاب نازل ہوتا ہی فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝ تو قریب ہی کہ دیکھینگے انواع عذاب
دنیا اور عقبی مین سُبْحٰنَ رَبِّكَ پاک ہی تیرا رب رَبِّ الْعِزَّةِ خداوند عزت اور قوت اور غلبہ کا عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ اوس چیز سے

کہ وصف کرتے ہین مشرک وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور سلام رسولون پر وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سب تعریف اللہ کے واسطے ہی رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ جو رب ہی سب اہل عالم کا اس آیت مین حق تعالی بندون کو تسبیح کرنا سلام بھیجنا حمد کرنا تعلیم فرماتا ہی امام محی السنۃ معالم التنزیل مین اپنی سند کے ساتھ حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہین کہ جو کوئی یہ بات دوست رکھتا ہی کہ اوسکا ثواب واجر بہت بڑے پیمانہ سے پانا چاہتی یعنی کثرت سے عطا کرین اوسے چاہیے کہ اپنی مجلس مین ختم کلام اس آیت پر کرے سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تک تاکہ ثواب پاوے

سورۂ ص مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	ثمان وثمانون آیۃ
سورۂ ص مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اٹھاسی آیتین ہین

صٓ ابوبکر وراق اور قطرب رحمہا اللہ تعالی اس بات پر ہین کہ حروف مقطعہ کافرون کے ٹھہرانے کے واسطے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز وغیرہ مین پکار کر قرآن پڑھتے تو وہ لوگ دشمنی کی وجہ سے سیٹی اور تالی بجاتے تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے غلطی ہو تو حق تعالی نے یہ حروف بھیجے کہ وہ انھین سنکر فکر اور تامل کر کے غلطی کرانے سے باز رہتے اور اس حرف مین خاصکر کہا ہی کہ نام خدا کا ہی یا قرآن کا یا سورت کا یا اسم صمد اور صانع اور صادق الوعد کی کنجی ہی یا صدق اللہ یا صدق محمد صلوات اللہ علیہ وسلامہ اجمعین کی طرف اشارہ ہی اور احقاف مین ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ آسمان مین ایک دریا ہی اوسکا نام ہی صاحب لباب نے فرمایا کہ وہ ایک دریا ہی کہ خدا کا عرش اوسپر ہی یا ایک دریا ہی کہ حق تعالی اوسکے سبب سے مُردون کو زندہ کرتا ہی امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ حق تعالی دوستون کی صفاے محبت کی قسم کھاتا ہی سلمی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ قسم ہی صفاے دل عارفان کی تاویلات مین ہی کہ قسم ہی صورت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بحر الحقائق مین ہی کہ قسم ہی اوسکی صمدیت کے صاد کی ازل مین اور صوریت کے صاد کی ابد مین اور صانعیت کے صاد کی دونون کے درمیان مین وَالْقُرْاٰنِ اور قسم قرآن ذِي الذِّكْرِ ۝ عظمت اور شرف اور شہرت والے کی یا ایسے قرآن کی قسم جسمین کہ حاجت کی چیزون کا ذکر ہی قسم کا جواب یہ ہی کہ وہ بات نہین جو کافر سمجھتے ہین بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوے رؤساے قریش مین سے فِيْ عِزَّةٍ حق بات قبول کرنے سے سرکشی مین ہین وَّشِقَاقٍ ۝ اور خدا کی مخالفت اور رسول کی عداوت مین كَمْ اَهْلَكْنَا کتنے ہلاک کر دیے ہمنے مِنْ قَبْلِهِمْ کفار مکہ سے پہلے مِّنْ قَرْنٍ زمانہ والے یعنی اگلی امتین اپنے تکبر اور عداوت کرنے کی وجہ سے فَنَادَوْا پھر ندا کی اونھون نے اور چیخے کہ کوئی اونکی فریاد کو پہونچے وَّلَاتَ اور نہین ہی وہ وقت حِيْنَ مَنَاصٍ ۝ وقت پھرنے کا بھاگ بچنے کی جگہ معالم التنزیل مین فرمایا ہی کہ کفار مکہ کی عادت یہ تھی کہ جب لڑائی بڑھتی اور کڑی پڑتی تو مناص مناص پکارتے یعنی بھاگو بھاگو تو حق تعالی خبر دیتا ہی کہ عذاب آنے کے وقت در بدر مناص مناص پکارینگے اور کہین بھاگنے کی جگہ نہ پائینگے وَعَجِبُوْا اور تعجب کرتے ہین کافر اَنْ جَآءَهُمْ یہ کہ آیا اونکے پاس مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ پیغمبر ڈرانے والا اونھی مین سے یعنی بشر اونکی صورت کا یا اونکے قبیلہ کا وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ اور کہا کافرون نے کہ هٰذَا یہ ڈرانے والا سٰحِرٌ جادوگر ہی اون چیزون مین جو خلاف دکھاتا ہی

كَذَّابٌ ○ جھوٹا ہو دعوی نبوت میں جو خدا کی طرف سے قرآن کو اسناد کرتے ہیں کیا اندھی راے ہی کہ انوار وحی کو تاریکی سے تمیز نہیں
کرتی اور کیا بصیرت ہی کہ صدق کی شعاعوں اور جہالت کی ظلمات کو نہیں پہچانتی نظم گشت طالع آفتاب اے آتشین عالم فروز بہ دیدہ
خفاش را یک ذرہ وزو ہی نور نیست افتاد چراغ او دیرینہ شمع چون کار ناید چشم او بی نور را ... هنوز دیدہ وہی دور لکھا ہی کہ حضرت حمزہ اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہما کے ایمان لانے کے بعد اشراف قریش مضطرب ہو کر ابو طالب کے پاس آئے اور بولے کہ ای عبد مناف کے بیٹے تم ہمارے
بزرگ اور سردار ہو ہم اسواسطے آئے کہ ہمارا اور اپنے بھتیجے کا فیصلہ کرو کہ ہماری قوم کے بیعقلوں میں سے ایک ایک کو تمھارا بھتیجا پھسلاتا ہی
اور اپنا نکالا ہوا دین اور بنائے ہوئے آئین اونکے سامنے چمکاتا ہی اور ہمارے گروہ میں ہر وقت پھوٹ ڈالتا ہی اور ایسا وہ زمانہ قریب ہی کہ اس
آگ کے بجھانے کی تدبیر اور تدارک سے ہم عاجز آجائیں ابو طالب نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا اور یہ بات کہی کہ ای محمد تمھاری
قوم کے لوگ میرے پاس آئے ہیں اور تمسے اونکا مدعا یہ ہی کہ یکبارگی انحراف کا طریق نہ اختیار کرو اور اونکی جو تمنا ہی اوسمین ذرا غور و تامل کرو
حضرت نے فرمایا کہ ای گروہ قریش مجھسے تم کیا بات چاہتے ہو وہ بولے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا دین توڑنے سے تم دست بردار ہو جاؤ اور ہمارے
خداؤں کو برا کہنا چھوڑ دو کہ ہم بھی نہ تمسے متعرض ہوں نہ تمھارے تابعوں سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی تمسے ایک بات
چاہتا ہوں کہ ایک کلمہ میں میرے ساتھ متفق ہو جاؤ تا کہ ممالک عرب تمھارے مسخر ہو جائیں اور عجم کے بڑے آدمی تمھاری فرمانبرداری کریں
اونھوں نے پوچھا کہ وہ کیا کلمہ ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ پس دفعۃً اشراف قریش حضرت کی طرف سے منھ پھیر کر باہم کہنے لگے کہ
أَجَعَلَ الْآلِهَةَ کیا کر دیا محمد نے ہمارے خداؤں کو إِلَٰهًا وَاحِدًا ایک خدا إِنَّ هَٰذَا یقینی یہ خدا کا ایک ہونا لَشَيْءٌ
عُجَابٌ ○ چیز ہی بہت عجیب اسواسطے کہ ہمارے تین سو ساٹھ بت ایک شہر مکہ کا کام نہیں کر سکتے محمد جو ایک خدا کہتے ہیں وہ تمام عالم کا
کام کیونکر بناتا ہی وَانْطَلَقَ الْمَلَأُ اور جلدی چلے گئے قوم کے بڑے آدمی ابو طالب کے گھر میں سے مِنْهُمْ ایک دوسرے سے کہتے تھے أَنِ امْشُوا
یہ کہ چلو وَاصْبِرُوا اور صبر کرو عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ اپنے خداؤں کو پوجنے پر إِنَّ هَٰذَا بیشک یہ مخالفت محمد کی ہمارے ساتھ
لَشَيْءٌ يُرَادُ ○ ایک چیز ہی ارادہ کی ہوئی ہمارے زمانے کے حوادث میں سے اور اوسکے وقوع سے چارہ نہیں ہی یعنی بڑائی اور برتری جو محمد کا
مدعا ہی یہ ایک چیز ہی کہ اوسکی خواہش کیجاتی ہی یعنی سب لوگ یہی چاہتے ہیں کہ ہم بڑے اور عالی رتبہ ہیں مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا نہیں سنا ہی ہمنے
یہ جو محمد کہتے ہیں خدا کی وحدانیت فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ پچھلی ملت میں جسپر ہمنے اپنے باپوں کو پایا یا حضرت عیسی کی ملت میں کہ سب ملتوں سے
آخر ہی اسواسطے کہ وہ تین خدا ہونے کے قائل ہیں ایک ہونے کے قائل نہیں ہیں إِنْ هَٰذَا نہیں ہی یہ توحید جو محمد کہتے ہیں إِلَّا
اخْتِلَاقٌ ○ مگر بنا لینا اپنی طرف سے یعنی جھوٹ خود محمد بنا لیتے ہیں أَأُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ کیا اوتارا گیا ہی اوسپر قرآن مِنْ بَيْنِنَا
ہم میں سے یعنی ہمارے گروہ میں سے محمد وحی کے ساتھ کیوں مخصوص ہوں اور بزرگ کیوں محروم رہیں اور اون کافروں نے یہ بات حسد کی راہ سے کہی یہ
نہیں کہ اونھیں اس بات کا اعتقاد ہو کہ قرآن غیر وحی آلہی ہی بَلْ هُمْ بلکہ وہ فِي شَكٍّ شک میں ہیں مِنْ ذِكْرِي میری وحی سے بَلْ
لَمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ ○ بلکہ نہیں چکھا ہی اونھوں نے عذاب میرا اور جب عذاب کا مزہ چکھینگے تو اونکا شک جاتا رہیگا اور سب جان لینگے کہ
جو کچھ ہمارے رسول نے وحی کے طریق پر ادا کیا سب حق تھا یعنی جب اونپر عذاب نازل ہوگا تو سب تصدیق کا دم بھرینگے اور اوسوقت تصدیق

واسطے ... اَمْ عِنْدَهُمْ کیا اونکے پاس ہین خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ خزانے تیرے رب کی رحمت کے الْعَزِیْزِ ایسا رب غالب
نہین ... الْوَهَّابِ ○ عطا کرنے والا کہ جو چیز عطا فرماتا ہی اوسکے مستحق ہی کو عطا فرماتا ہی یعنی نبوت کی کنجیان کافرون کے
ہاتھ مین نہین اونکے تصرف مین نہین ہین کہ اپنے لیتفے سرداران قریش کو نبوت دیدین بلکہ یہ ایک عطیہ ہی حق سبحانہ تعالی کی درگاہ سے
کہ اپنے فضل سے جسے چاہتا ہی عطا کرتا ہی نظم چون حال مستحقان آگہی ٭ ہر چہ خواہی ہر کرا خواہی دہی ٭ دیگران را این تصرف کی رسد
اختیار این امر تنہا تر است ٭ اَمْ لَهُمْ کیا اونکے واسطے ہی مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمینون کی
وَمَا بَیْنَهُمَا اور جو کچھ اونکے درمیان مین ہی اور اگر وہ اس ملک کے مالک ہین فَلْیَرْتَقُوْا تو چاہیے کہ چڑھ جائین فِی
الْاَسْبَابِ ○ سببون مین کہ اونکے باعث سے آسمان پر جاتے ہین لباب مین ہی کہ اسباب یہ ہین کہ فرشتے آسمان پر اپنے بازوون سے
چڑھتے وقت اوسپر سہارا دیکے اوڑتے ہین خلاصہ کلام یہ ہی کہ اگر کافرون کو ملک مین آسمان مین اختیار اور اقتدار ہی تو چاہیے کہ آسمان پر چڑھین
اور عرش پر ٹھہرین اور عالم کے کامون کی تدبیر مین مشغول ہون اور جسے چاہین وحی بھیجا کرین اور جسپر چاہین وحی بھیجدین اور یہ بات بڑی
ہنسی کی راہ سے ہی جُنْدٌ مَّا وہ ایک لشکر ہین اور کیا لشکر هُنَالِكَ اوس جگہ یہ اشارہ ہی اونکے کوارون کی طرف جو در بدر ہین
یعنی وہان ایک لشکر مَهْزُوْمٌ شکست دیا ہوا ہی مِّنَ الْاَحْزَابِ گروہون مین سے جو لشکر کشی کرکے رسولون کے ساتھ
لڑتے تھے قرآن کے اعجاز کی دلیلون مین سے ایک یہ ہی کہ حق تعالی نے مکہ مین اپنے پیغمبر کو خبر دی کہ قریش کا لشکر عنقریب قتل کیا جائیگا
اور شکست کھائیگا اور ایسا ہی ہوا كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ تکذیب کی اہل مکہ کے قبل قَوْمُ نُوْحٍ قوم نوح نے نوح علیہ السلام
کی وَّعَادٌ اور قوم عاد نے ہود علیہ السلام کی وَّفِرْعَوْنُ اور فرعون نے موسی علیہ السلام کی ایسا فرعون کہ ذُو الْاَوْتَادِ
میخون والا تھا اس سے ملک ثابت اور برقرار مراد ہی خدا نے اوس ملک کو خیمہ سے تشبیہ دی کہ خیمہ ستون اور میخون کے سبب سے مضبوطی
پاتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ چار میخ مراد ہین کہ مومنون پر چومیخا کرکے سختی کرتا تھا وَثَمُوْدُ اور تکذیب کی ثمود نے صالح علیہ السلام کی
لکھا ہی کہ ثمود نے حضرت صالح کی تکذیب دوسری بار دعوت اسلام کرنے کی وقت کی اسواسطے کہ پہلی بار جب صالح علیہ السلام نے دعوت اسلام کی
تو سب ایمان لائے تھے جب اونھون نے وفات فرمائی تو لوگ مرتد ہوگئے حق تعالی نے پھر حضرت صالح کو زندہ کرکے اونپر مبعوث کیا اوس
قوم نے اونکو نہین پہچانا اور معجزہ طلب کیا اونٹنی پیدا ہونے کا معجزہ واقع ہوا تو بعضے ایمان لائے اور بعض نے تکذیب کی اور اونٹنی کی
کوچین کاٹنے کے سبب سے سب ہلاک ہوے وَقَوْمُ لُوْطٍ اور قوم لوط نے لوط علیہ السلام کی تکذیب کی وَّاَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ اور
جنگل والون نے شعیب علیہ السلام کی اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ○ وہ لوگ ہین لشکر تکذیب کرنے والون کا اور کفار قریش کا گروہ
شکست کھایا ہوا بھی اونھی مین سے ہوگا اِنْ كُلٌّ نہ تھا کوئی بھی اونمین سے اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ مگر یہ کہ تکذیب کی اوسنے
فرشتون کی فَحَقَّ عِقَابِ ○ تو حق ہوا میرا عقاب وسزا اور نازل ہوا میرا عذاب وسزا وَمَا یَنْظُرُ اور نہین دیکھتے اور انتظار
نہین کھینچتے ہین هٰٓؤُلَآءِ یہ گروہ تمہاری قوم مین سے اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مگر ایک سخت آواز کی کہ وہ پہلا نفخہ ہی اور اوسکے ساتھ
مرجائینگے مَّا لَهَا نہین ہی اوس آواز سخت کو مِنْ فَوَاقٍ ○ کچھ پھرنا یعنی کوئی اوسکو رد نہ کرسکیگا وَقَالُوْا رَبَّنَا اور کہا معاندین

قریش نے جیسے نضر بن حارث اور اوسکے مثل اور کافرون نے کہ اے ہمارے رب عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا جلدی دے ہمارا حصہ اوس عذاب سے
جس سے ہمکو محمد دھمکاتے ہین یا جلدی دے ہمکو ہمارا نامۂ اعمال کہ اوسمین ہم دیکھین قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝ قبل روز حساب کے
یہ جلدی مسخرے پن کی راہ سے کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کو رنج ہوتا تھا تو حق تعالی نے فرمایا کہ اِصْبِرْ
صبر کر عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ اوس بات پر جو وہ کہتے ہین اور یہ حکم آیت سیف سے منسوخ ہے وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ اور یاد کر ہمارے
بندے داؤد ذَا الْاَيْدِ صاحب قوت کو کہ وہ قوت والے لڑائی مین تھی یا ملک داری مین اور بعضون نے کہا ہی کہ عبادت مین اسواسطے کہ آدھی
رات فقط عبادت مین بسر کرتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن نہین اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝ بیشک وہ پھر آنیوالا تھا ہماری طرف
اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ یقینی ہمنے مسخر کردیا پہاڑون کو داؤد کا کہ جہان داؤد علیہ السلام چاہتے پہاڑ وہان چلے جاتے مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ
اوسکے ساتھ تسبیح کرتے تھے بِالْعَشِيِّ رات کو وَالْاِشْرَاقِ ۝ اور آفتاب نکلتے وقت صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہی کہ
پہاڑون اور پتھرون کی تسبیح اگرچہ عاقلون پر پوشیدہ ہی مگر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہین ہی اور کنکریون کی تسبیح حضرت رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مین خدا کی قدرت پر ایک گواہ ہی اولیاء اللہ مین سے ایک ولی نے ایک پتھر کو دیکھا کہ مینھ کی بوندون
کی طرح پانی اوسمین سے ٹپکتا ہی ایک ساعت وہان توقف کرکے غور سے اوسکو دیکھا تو پتھر اون ولی سے باتین کرنے لگا کہ ای اللہ کے ولی
کئی برس ہوے کہ اللہ نے مجکو پیدا کیا اور اوسکی سیاست کے خوف سے مین حسرت کے آنسو بہاتا ہون اوس خدا کے ولی نے مناجات کی کہ ای اللہ
اس پتھر کو بیخوف کردے اونکی دعا قبول ہوئی اور امان کی خوشخبری اوس پتھر کو پہونچی پھر ایک مدت کے بعد وہ ولی اوس مقام پر پہونچے اور پھر
اوس پتھر کو دیکھا کہ پہلی بار سے زیادہ آنسو بہاتا ہی پوچھا کہ ای پتھر جب کہ تو بیخوف ہو چکا تو اب رونا کسواسطے ہی اوسنے جواب دیا کہ پہلے مجھسے
قطرے جو ٹپکتے تھے خوف عذاب کے سبب سے تھے اور اب جو مین روتا ہون تو یہ رونا امن کی خوشی سے ہی یہان اس درگاہ مین رونے کے سوا کچھ
کام نہین ہی شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہی بیت سر گریہ داریم دور و دراز ٭ ندانم ز حسرت بود یا ز ناز ٭ شعر از سنگ گریہ بین و مگو
کان ترشح ست ٭ وز کوہ نالہ دان و مپندار کان صداست ٭ وَالطَّيْرَ اور مسخر کردیا ہمنے داؤد کا پرندون کو مَحْشُوْرَةً جمع
کیے گئے اونکے پاس اور صف باندھے ہوے اونکے سر پر كُلٌّ لَّهٗٓ ہر ایک پہاڑون اور پرندون مین سے داؤد علیہ السلام کے اَوَّابٌ ۝
مطیع تھے یا پھیرنے والے اپنی آوازین اونکے ساتھ تسبیح کرکے وَشَدَدْنَا اور مضبوط کردی ہمنے مُلْكَهٗ اوسکی بادشاہی مظلومون کی
دعا کے سبب سے یا نصیحت کرنیوالے وزیرون کے باعث سے یا رعیت پر سے ظالمون کے ہاتھ کو کوتاہ کرنے سے یا دشمنون کے دلون مین اونکا رعب ڈالکر
یا زرہ اور لڑائی کے ہتھیار بنانے سے یا لشکر کی کثرت کے باعث یا پاسبانون کی کثرت کے سبب سے اسواسطے کہ ہر شب چھتیس ہزار مرد اونکے گھر کی نگہبانی
رکھتے تھے امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ بادشاہی کا استحکام اس سبب سے تھا کہ حق تعالی نے آسمان سے ایک زنجیر لٹکائی وہ زنجیر حضرت داؤد کے
محکمہ پر ٹھہری متخاصمین مین سے جو کوئی حق پر ہوتا اوسی کا ہاتھ زنجیر تک پہونچتا اور فریق ثانی کا ہاتھ نہ پہونچتا وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ
اور دی ہمنے داؤد کو حکمت یعنی تمام علم اور کمال عمل وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝ اور بات پاکیزہ کہ مخاطب اپنا مقصود بے شبہے کے دریافت
کرلینا یا بات اوسط درجہ کی مطلب کو گھیرے ہوے اور فضول ذرا بھی نہین تقریر نہ بہت دراز نہ مختصر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فصل الخطاب کی

نذر کی ہو کیا البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر اور حقیقت مین کتنے ہی متخاصم ہوں سب کا کلام اس حکم سے منقطع ہوجاتا ہی جاننا چاہیے
کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے قصہ مین اور اوریا کی عورت کے ساتھ آپکے نکاح کرنے مین بہت اختلاف ہی بعضے مفسرون نے یہ قصہ اس طرح
بیان کیا ہی کہ شرع اور عقل اوسے قبول کرنے سے انکار کرتی ہی جو کچھ صحت کے قریب معلوم ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ اوریا نے ایک عورت کے ساتھ
اپنے نکاح کا پیام دیا اور قریب تھا کہ اوسکا نکاح اوس عورت کے ساتھ ہوجائے عورت کے ولیون کو اوسکے ساتھ کچھ خرخشہ پڑا تھا اونھون نے
اوس عورت کو اوریا کے ساتھ نکاح نہ کرنے دیا اور حضرت داؤد نے اپنے ساتھ نکاح کا پیام دیا اور حضرت داؤد کی ننانوے بیبیان تھین آپنے
اوس سے بھی خواہش کی زاد المسیر مین ہی کہ عتاب الٰہی حضرت داؤد پر اسوجہ سے ہوا کہ اوریا کے پیام دینے کے بعد حضرت داؤد نے پیام دیا اور قرآن مین
اوسکا حال اس طرح پر ہی کہ وَهَلْ أَتَاكَ اور کیا آئی تیرے پاس اے ہمارے حبیب نَبَأُ الْخَصْمِ خبر اون دو گروہ کی جنھون نے وق
جھگڑا کیا اور تبیان مین ہی کہ جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام دو متخاصمین کی صورت پر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئے اور ہر ایک کے
ساتھ فرشتون کا ایک ایک گروہ تھا اور حضرت داؤد نے دن تقسیم کردیے تھے ایک دن عبادت کرتے ایک دن فیصلہ ایک دن وعظ کہتے ایک دن
اپنے خاص کامون مین مشغول ہوتے عبادت کے دن بالاخانہ پر جاتے اور پاسبان اوسکے گرداگرد کھڑے ہوکر لوگون کو اوپر جانے سے منع کرتے اوس دن
فرشتے آدمی کی صورت پکڑ کر حضرت داؤد کے گھر مین آئے اور اونکے عبادت خانہ پر چڑھ گئے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝
یاد کر جب چڑھ گئے اوسکے بالاخانہ پر إِذْ دَخَلُوا جب اندر آئے عَلَىٰ دَاوُودَ داؤد کے سامنے اور حضرت داؤد نے اونھین دیکھا فَفَزِعَ
تو ڈرے مِنْهُمْ اونسے اسواسطے کہ وہ بے اجازت اوپر چلے گئے تھے قَالُوا لَا تَخَفْ بولے فرشتے کہ نہ ڈرو اے داؤد خَصْمَانِ
ہم دو گروہ ہین جھگڑنے والے ایک دوسرے کے ساتھ بَغَىٰ بَعْضُنَا ظلم کیا بعض نے ہم مین سے عَلَىٰ بَعْضٍ بعض پر فَاحْكُم بَيْنَنَا پس
حکم کر درمیان ہمارے بِالْحَقِّ حق حق وَلَا تُشْطِطْ اور ظلم نہ کر اپنے حکم مین وَاهْدِنَا اور ہدایت کر ہمین إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ۝
میانہ اور سیدھی راہ کی طرف کہ وہ عدل اور راستی ہی داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ جھگڑا بیان کرو ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کرکے حضرت
داؤد سے کہا کہ إِنَّ هَٰذَا أَخِي تحقیق بیشک یہ میرا بھائی ہی دین اور محبت کی راہ سے لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً اوسکی ننانوے
بھیڑیان ہین وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ اور میری ایک ہی بھیڑی ہی فقط فَقَالَ تو اسنے مجھسے کہا کہ أَكْفِلْنِيهَا اوسے میرا حصہ
اور ملک کر دے وَعَزَّنِي اور غلبہ کیا اسنے مجھپر فِي الْخِطَابِ ۝ بات کرنے مین اور مجھے اس امر مین عذر کرنے کی بھی مہلت نہ دی قَالَ کہا
داؤد علیہ السلام نے کہ اگر یہ کیفیت واقعی ہی تو لَقَدْ ظَلَمَكَ قسم خدا کی کہ اسنے ظلم کیا تجھپر بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ تیری بھیڑی مانگنے اور اوسے
ملانے کے سبب سے إِلَىٰ نِعَاجِهِ اپنی بھیڑیون مین وَإِنَّ كَثِيرًا اور تحقیق کہ بہتیرے مِّنَ الْخُلَطَاءِ شریکون مین جو مال
آپس مین خلط کرتے ہین لَيَبْغِي البتہ ظلم کرتے ہین بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ بعض اونکے بعض پر اور اپنے حق سے زیادہ مانگتے ہین إِلَّا
الَّذِينَ آمَنُوا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ اور تھوڑے ہین یہ
لوگ شریکون مین جب حضرت داؤد نے یہ بات کہی تو وہ دونو کھڑے ہوے اور نظر سے غائب ہوگئے پس داؤد علیہ السلام سوچ مین گئے وَظَنَّ
دَاوُودُ اور گمان کیا داؤد نے أَنَّمَا فَتَنَّاهُ یہ کہ ہمنے آزمایا اوسے اس فیصلہ مین تاکہ وہ متنبہ ہوجائے فَاسْتَغْفَرَ تو مغفرت مانگی اوسنے

رَبَّهٗ اپنے رب سے وَخَرَّ رَاكِعًا اور منہ کے بل گر پڑا اس حال میں کہ سجدہ کرنے والا تھا وَاَنَابَ ۩ اور پھرا خدا کی طرف یہ سجدہ سجدہ
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سجدہ عزیمت ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ آیت پڑھ کر سجدہ کرنا چاہیے نماز اور غیر نماز میں اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ　عند ابی حنیفہ رحمہ اللہ
کے نزدیک عزیمتوں میں سے نہیں ہے اور امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس سجدہ میں دو روایتیں ہیں اور امام اعظم کے قول پر یہ دسواں سجدہ ہے
اور فتوحات مکیہ میں اسے سجدہ انابت کہا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ سجدہ شکر کا بھی کہا جاتا ہے اسواسطے کہ داؤد علیہ السلام نے خدا کی جناب میں
شکر کا سجدہ کیا فَغَفَرْنَا لَهٗ تو بخشدی ہمنے داؤد علیہ السلام کو ذٰلِكَ وہ چیز جسکی بخشش اوسنے اوس روز چاہی تھی وَاِنَّ لَهٗ اور بیشک
اوسکے واسطے عِنْدَنَا لَزُلْفٰى ہمارے پاس نزدیکی ہے مغفرت کے بعد وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ اور اچھی بازگشت جنت میں اور کہا
ہمنے اوسکو يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ اے داؤد بیشک کردیا ہے ہمنے تجکو خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ خلیفہ زمین میں یعنی خلافت کا
رتبہ ہمنے تجکو عطا کیا یا جو انبیا علیہم السلام تجسے قبل تھے اونکا خلیفہ ہمنے تجھے کیا فَاحْكُمْ پس حکم کر تو بَيْنَ النَّاسِ لوگوں درمیان
بِالْحَقِّ سچائی کے ساتھ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى اور پیروی نہ کر خواہش نفس اور اوسکی آرزوؤں کی فَيُضِلَّكَ کہ گمراہ کرے خواہش تجکو
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ سے اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ بیشک وہ لوگ جو گمراہ ہوتے ہیں عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ سے یعنی اون دلیلوں سے
جو خدا نے راہ حق پر نصب کی ہیں لَهُمْ اونکے واسطے ہے عَذَابٌ شَدِيْدٌ عذاب سخت بِمَا نَسُوْا بسبب اسکے کہ بھول گئے ہیں
يَوْمَ الْحِسَابِ ۝ روز شمار کو اور اوس دن کے واسطے کچھ وقت اونھوں نے نہیں صرف کیا فوائد السالکین میں ہے کہ دیکھو بادشاہی کیا سخت کام ہے اور　ع ۱۲
شہریاری کیا بھاری بوجھ ہے کہ حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام باوصف کمال درجۂ نبوت اور جلال مرتبۂ رسالت کے ایسے حکم سے مامور ہوے اور ایسے
خطاب کے ساتھ مخاطب ہوے کہ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ یعنی لوگوں میں حکم کر عدل و انصاف کے ساتھ اور قدم راہ حق پر رکھ طریق باطل پر نہیں اور
اپنے نفس کی خواہش کی پیروی اختیار نہ کر کہ تجھے ہماری مرضیوں کی راہوں سے گمراہ کردے اور سلسلۃ الذہب میں ہے کہ نظم حق آن شنو کہ حق فرمود
در مقام خطاب یا داؤد ۔ کہ ترا زان خلیفگی دادیم ۔ سوے خلق جہان فرستادیم ۔ تا نہی ملک را ز عدل اساس ۔ حکم رانی بعدل بین الناس ۔ سر کہ دانی
ز عدل مستور ست ۔ از مقام خلیفگی دور ست ۔ آنکہ گر دستم ز دلیش سبق ۔ عقل چون خواندش خلیفۂ حق ۔ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاۗءَ وَالْاَرْضَ
اور نہیں پیدا کیا ہمنے آسمان اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ ان دونوں درمیان ہے بَاطِلًا بیکار یعنی ہمنے انکو عبث نہیں پیدا
کیا بلکہ اسواسطے کہ اوس سے دلیل پکڑیں ہماری قدرت کاملہ و حکمت شاملہ پر ذٰلِكَ یہ بات کہ چیزوں کا پیدا کرنا بے کسی حکمت کے ہے ظَنُّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا گمان ہے اون لوگوں کا جو کافر ہوے اور خلقت کے بھید کو نہیں پہونچے فَوَيْلٌ پس واے لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون
لوگوں پر جو نہ ایمان لائے اور دین حق نہ قبول کیا اور ایسا گمان رکھا اونپر واے ہے مِنَ النَّارِ ۝ آتش دوزخ سے لکھا ہے کہ کفار قریش نے
مومنوں سے کہا کہ ہمکو آخرت میں تمھارے برابر یا تم سے زیادہ عطیہ دینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَمْ ایسا نہیں ہے نَجْعَلُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا کیا کرتے ہیں ہم اون لوگوں کو جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھوں نے اچھے جزا دہی میں كَالْمُفْسِدِيْنَ
مانند تباہکاروں کے فِى الْاَرْضِ زمین میں یعنی کافروں کے اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ کیا کرتے ہیں ہم پرہیزگاروں کو
كَالْفُجَّارِ ۝ مانند بدکاروں اور نابکاروں کے یعنی ہم نہیں کرتے ہیں كِتٰبٌ یہ ایک کتاب ہے یعنی قرآن اَنْزَلْنٰهُ نازل

کتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ ایک کتاب ہے اتاری ہم نے تیری طرف برکت دیا ہوا اور بڑی خیر والا لِّيَدَّبَّرُوْٓا تاکہ سوچ کرین اٰيٰتِهٖ اوسکی آیتون مین
غور کرین اوسکے معانی اور حقائق مین وَلِيَتَذَكَّرَ اور تاکہ نصیحت مانین اُولُوا الْاَلْبَابِ صاف عقل والے
وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ اور عطا کیا ہمنے داؤد کو سُلَيْمٰنَ سلیمان یعنی فرزند کہ وہ سلیمان علیہ السلام ہین نِعْمَ الْعَبْدُ
اچھا بندہ تھا سلیمان ع اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ بیشک وہ رجوع کرنے والا تھا خدا کی طرف ہر حال مین لکھا ہی کہ سلیمان نے
علیہ السلام نے دمشق اور نصیبین کے کافرون سے قتال کیا اور ہزار گھوڑے اونسے لیے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت داؤد
علیہ السلام نے عمالقہ سے قتال کیا تھا اور ہزار گھوڑے لیے تھے وہ حضرت سلیمان کو میراث پہونچے معالم مین ہی کہ دریائی گھوڑے تھے اور وہ
پردار تھے دریا سے سلیمان علیہ السلام کے واسطے نکلے تھے پھر ایک روز حضرت سلیمان نے چاہا کہ اونکا تماشا دیکھین بعد نماز عصر کے
گھوڑے پیش کیے گئے حضرت سلیمان جو اونکو دیکھنے مین مشغول ہوے تو آخر دن مین جو ورد وظیفہ مقرر تھا وہ ناغہ ہو گیا پس آپ نے
سب گھوڑے قربانی کر ڈالے جیسا کہ حق تعالے فرماتا ہی کہ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ اور یاد کر جب پیش کیے گئے سلیمان پر بِالْعَشِيِّ
آخر دن مین الصّٰفِنٰتُ کھڑے رہنے والے گھوڑے تین پاؤن اور چوتھے پاؤن کے سم کے کنارے پر اور اسطرح کھڑا ہونا گھوڑے مین
صفت پسندیدہ ہی الْجِيَادُ گھوڑے تیز چلنے والے اور حضرت سلیمان اونکے دیکھنے مین مشغول تھے یہانتک کہ اونکا ورد ناغہ
ہوگیا فَقَالَ تو کہا سلیمان نے کہ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ بیشک مین نے اختیار کی محبت حُبَّ الْخَيْرِ محبت بہت مال کی یعنی
دریائی گھوڑون کی کہ باز رہا مین عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ اپنے رب کی یاد سے یعنی اوس ورد سے جو شام کے قریب مین نے
مقرر کیا تھا حَتّٰى تَوَارَتْ یہانتک کہ چھپ گیا آفتاب بِالْحِجَابِ پردہ مین رات کے اور بعضون نے
کہا ہی کہ حجاب ایک پہاڑ ہی تمام کرۂ زمین کو گھیرے ہوے رُدُّوْهَا عَلَيَّ پھیرو گھوڑے میری طرف جب لوگون نے
پھیرے فَطَفِقَ تو کھڑے ہوے سلیمان اور تلوار لیکر لگے مَسْحًاۢ بِالسُّوْقِ ساقون پر گھوڑون کی یعنی
کونچین کاٹتے تھے وَالْاَعْنَاقِ اور اونکی گردنون پر یعنی گھوڑون کے سر کاٹتے تھے اوس زمانے مین گھوڑے کا گوشت
حلال تھا اور گھوڑے خدا کی راہ مین قربانی کے واسطے ذبح کرتے تھے اور بعضے عالم اس بات پر ہین کہ ذکر سے عصر کی نماز مراد ہی کہ حضرت سلیمان سے
قضا ہوگئی تھی گھوڑے دیکھنے کے سبب سے اور آفتاب غروب ہوگیا تھا پس حضرت سلیمان نے باذن خدا ان فرشتون کو حکم دیا جو آفتاب پر معین ہین
رُدُّوْهَا عَلَيَّ کہ پھیرو آفتاب کو میرے واسطے حق تعالی کے حکم فرمایا فرشتون نے آفتاب کو پھیر دیا یہانتک کہ آفتاب اوس مقام پر آیا جہان عصر کی
نماز کا وقت ہوتا ہی اور حضرت سلیمان ع نے نماز ادا کر لی اور وہ جو ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے ڈوبا ہوا آفتاب پھر اوٹھا
نکلا اور عصر کی نماز کا وقت جہان ہوتا ہی اوس جگہ پھر آیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عصر کی نماز پڑھ لی پھر غروب ہوا محدثون مین مشہور ہی اور یہ معجزہ مقام
خیبر مین واقع ہوا تھا امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شرح آثار مین لکھا ہی کہ اس حدیث کے راوی ثقہ ہین اور احمد بن صالح رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہی کہ اہل علم
کو لائق نہین ہی کہ حدیث حفظ کرنے سے غفلت کرے اس واسطے کہ علامت نبوت ہی نظم از دعوتش گرفتہ گریبان آفتاب ٭ بالا کشید از چہ مغرب آسمان ٭ گر وصف آن رأس
گرد خوان چرخ ٭ دستش دو نیم کردہ بیک ضربت بنان ٭ لکھا ہی کہ حضرت وہاب العطایا نے سلیمان علیہ السلام کو ایک فرزند عطا فرمایا جنون کے ایک گروہ کو خوف ہوا کہ وہ فرزند

بلکہ بیٹے والا جد کی طرح ہین مطیع اور مسخر کریگا اس خوف سے سب جنون نے جمع ہوکر اوس فرزند کو قتل کر ڈالنے پر اتفاق کیا حضرت سلیمان کو یہ خبر ہوئی آپ نے وہ فرزند ابر کو
سپرد کر دیا کہ اوسکی رضاعت اور پرورش مین مستعد رہے اور جنون کے شر سے محفوظ رہے بانقضاے الٰہی سے وہ فرزند مر گیا اور اوسے مرا ہوا حضرت سلیمان کے تخت پر
ڈالدیا جیسا کہ حق تعالیٰ نے خبر دی کہ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ اور بیشک شبہ مین ڈالا اور امتحان مین ڈالا ہمنے سلیمان کو وَاَلْقَيْنَا اور ڈالا ہمنے عَلٰی كُرْسِيِّهٖ
اوسکے تخت پر اوسکے بیٹے کو جَسَدًا جسد بے روح سلیمان علیہ السلام نے وہ جو کیا تھا اوس سے نادم ہوے کہ بیٹے کو ابر کے سپرد کیا اور خدا پر توکل نہ کیا
اس بات پر پشیمان ہوے ثُمَّ اَنَابَ ۝ پھر پھرے خدا کی طرف اور اہل عالم پر ظاہر ہو گیا کہ خدا ہی پر توکل کرنا چاہیے اور اباب مین لکھا ہے
کہ حضرت سلیمان بیمار ہوے اسقدر کہ کمال ضعف کی وجہ سے اونکا جسم بے روح معلوم ہوتا تھا مگر اونکو تخت پر بٹھاتے تھے تاکہ امور سلطنت مین
خلل نہ پڑے پھر پھرے صحت کی طرف یعنی اچھے ہو گئے اور مشہور یہ ہے کہ ترک ادب کی وجہ سے اونکی مملکت کی انگوٹھی صخرہ جنی کے ہاتھ لگی وہ چالیس
دن تخت سلطنت پر بیٹھا پھر وہ انگوٹھی حضرت سلیمان کے ہاتھ آئی اور حضرت سلیمان سلطنت کی طرف پھرے اور دعا مین مشغول ہوے قَالَ
کہا سلیمان نے کہ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ اے میرے رب بخشدے مجھے اس چیز مین جو مجھسے صادر ہوئی وَهَبْ لِيْ اور عطا کر مجھے
مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ بادشاہی کہ نہ لائق ہو لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ کسیکے واسطے میرے بعد تاکہ ایسی بادشاہی میرا ہی معجزہ ہو
یا کوئی چھین نہ لے سکے جیسے صخرہ جنی نے لے لی تھی بحر حقائق مین فرمایا ہے کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما کہ کوئی دوسرا
اوسکے طلب کی ہوس نہ کرے اور بلا اور فتنہ مین نہ پڑے اسواسطے کہ بے قوت نبوت اتنی بڑی سلطنت مین فتنہ سے کوئی بے خوف نہین
ہو سکتا اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ یقینی تو عطا فرمانے والا ہے اور جو کچھ جسکو تو چاہے عطا فرمائے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا کہ حضرت سلیمان ؑ نے الہام الٰہی سے یہ بات جان لی تھی کہ جناب سلطان الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلطنت دنیا کی طرف
التفات نہوگا اس جہت سے اس دعا کی جرأت کی کہ اونکی ہمت عالی کے سامنے دنیا و ما فیہا پر پشہ کے برابر بھی حقیقت نہین رکھتی بیت
عارفان ہرچہ ثباتے و بقاے نکند ٭ گر ہمہ ملک جہان ست بہیچش نخرند ٭ اسی جہت سے صاحب فتوحات قدس سرہ نے لکھا ہے کہ حضرت
سلیمان کا مطلب اور مقصود اس دعا مین یہ تھا کہ یا الٰہی مجھے ایسی سلطنت عطا فرما کہ بالفعل اوسکا ظہور کسیکے لائق نہو اسواسطے کہ بالقوہ حضرت
سلطان الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کو وہ سلطنت حاصل تھی صحیحین مین وارد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ناگاہ جن مین سے ایک عفریت میرے
پاس آیا تاکہ نماز میری قطع کر دے حق تعالیٰ نے مجھے قوت عطا فرمائی اور یہ بات ممکن کر دی مین نے اوسکو گرفتار کیا اور چاہا کہ مسجد کے ستونون مین سے
کسی ستون مین اوسے باندھ دون کہ تم اوسے دیکھو پھر مجھے سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آئی کہ رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ تو اوسکو مین نے رہا کر دیا تو
وہ بے بہرہ اور نا امید پھرا فَسَخَّرْنَا پھر مسخر کر دی ہمنے لَهُ الرِّيْحَ سلیمان کے واسطے ہوا کہ اوسکی فرمانبرداری کرے تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ چلے
اوسکے حکم سے رُخَاۗءً نرم اور دھیمی حَيْثُ اَصَابَ ۝ جہاں کہین قصد کیا ہو وَالشَّيٰطِيْنَ اور مسخر کر دیے ہمنے سلیمان کے
واسطے شیطان كُلَّ بَنَّاۗءٍ ہر ایک بنا کرنے والا خشکی مین تاکہ اوسکے واسطے عمارتین بنائین وَّغَوَّاصٍ اور غوطہ لگانے والا دریا مین تاکہ اوسکے
واسطے جواہر نکالے وَّاٰخَرِيْنَ اور مسخر کر دیے ہمنے سلیمان کے واسطے اور جن مُقَرَّنِيْنَ باہم بندھے ہوے فِي الْاَصْفَادِ ۝ زنجیرون مین
شیطانون مین سے جو کاریگر تھے وہ حضرت سلیمان کے واسطے کام کرتے اور جو سرکش اور متمرد تھے وہ قید کر دیے جاتے تاکہ کسیکو ضرر نہ پہونچائین پھر ہمنے سلیمان سے کہا

یہ هٰذَا ایسی بادشاہی جو ہمنے تمکو دی عَطَاؤُنَا عطا ہماری ہی فَامْنُنْ پس احسان کر جسپر چاہے اور اوسے اس عطیہ مین سے خوشحال کر دے اَوْ اَمْسِكْ یا روک رکھ اپنی عطا جس سے تو چاہے بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ بے حساب احسان کرنا اور روک رکھنا یعنی اس عطا مین تصرف کرنا تمھارے چاہنے پر موقوف ہی اور اوسکا حساب تمسے نہو گا وَاِنَّ لَهٗ اور بیشک سلیمان کے واسطے عِنْدَنَا ہمارے نزدیک لَزُلْفٰى البتہ قربت ہی اونکی طاعت قبول ہونے کے سبب سے یا آخرت مین حضرت سلیمان ؑ درگاہ صمدیت کے مقربون مین سے ہونگے باوصف اسکے کہ دنیا مین بڑی سلطنت اونھین حاصل تھی وَحُسْنَ مَاٰبٍ ○ اور اونکے واسطے ہی خوبی بازگشت کی یعنی جنت مین درجات مین اونکے واسطے وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ اور یاد کر ہمارے بندے ایوب کو اِذْ نَادٰى جبکہ پکارا اونے رَبَّهٗٓ اپنے رب کو اسطرح کہ اَنِّيْ یقینی مجھے مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ مس کرتا ہی مجھے شیطان یعنی شیطان پہنچاتا ہی مجھے رنج وَّعَذَابٍ ○ اور دکھ اور وہ اسطرح ہی کہ ابلیس نے حضرت ایوب علیہ السلام کو ملامت اور شماتت کی اور کہا کہ ایوب تمنے کیا کیا کہ حق تعالی نے اپنی نعمتون کے فائدے تمسے پھیر لیے اور دکھ کے شدائد تمپر مسلط کر دیے اور بعضون نے کہا ہی کہ اونکے تابعون کو وسوسہ ڈالتا یہانتک کہ تابعون نے اونھین اپنے گھرون سے نکال دیا اس ڈر کے مارے کہ اونکی بیماری ہمین نہ ہو جائے اور حضرت ایوب کی تھوڑی سی حکایت سورۂ انبیا مین مذکور ہو چکی ہی غرضکہ حق تعالی نے حضرت ایوب کی دعا قبول فرمائی اور حضرت جبریل کو اونکے پاس بھیجا تو حضرت جبریل نے آکر کہا کہ ای ایوب اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ مار اپنا پاؤن زمین پر حضرت ایوب نے حضرت جبریل کے کہنے کے موافق پاؤن زمین پر مارا اور پانی کے دو چشمے اونکے قدم کے نیچے سے جوش مارنے لگے ایک گرم ایک سرد اور جبریل علیہ السلام نے کہا کہ هٰذَا مُغْتَسَلٌ یہ چشمہ گرم پانی کا غسل کرنے کی جگہ ہی یا ایسا پانی ہی کہ جس سے غسل کرنے مین اور یہ دوسرا چشمہ بَارِدٌ ٹھنڈا ہی وَّشَرَابٌ ○ اور پینے کا تو ایوب علیہ السلام نے اوس گرم پانی کے چشمہ مین غسل کیا اور اونکی سب ظاہری بیماریان مٹ گئین پھر ٹھنڈے چشمہ مین سے پانی پیا امراض باطنی بالکل زائل ہو گئے اور بعضون نے کہا ہی کہ چشمہ ایک ہی تھا پینے کے وقت اوسکا پانی ٹھنڈا ہوتا اور غسل کے وقت گرم وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اور عطا کیے ہمنے اوسے اَهْلَهٗ اوسکے لوگ یعنی اوسکے فرزندون کو ہمنے پھر زندہ کر دیا وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ اور مثل اونکے اونکے ساتھ تو پہلے جتنی اولاد تھی اب اوسکی دونی ہو گئی رَحْمَةً مِّنَّا رحمت کے واسطے کہ ہماری طرف سے پہونچی وَذِكْرٰى اور نصیحت پکڑنے کو لِاُولِي الْاَلْبَابِ ○ عقلوالون کے واسطے تاکہ بلاؤن مین راحت اور فرحت کا انتظار کھینچین اور خدا سے پناہ مانگین اسواسطے کہ خدا کی رحمت نے کشایش کو صبر کے ساتھ باندھ دیا ہی فَاِنَّ الصَّبْرَ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ نظم کلید صبر کسے راکہ باشد اندر دست ✦ ہر آئنہ در گنج مراد بکشاید ✦ بشام تیرہ محنت بساز و صبر نماے ✦ کہ دم بدم سحر از پردہ روی بنماید ✦ لکھا ہی کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے زمانۂ مرض مین اونکی بی بی رحیمہ نام کسی کام کو گئی تھین یہان اونھین دیر ہو گئی تو حضرت ایوب نے قسم کھائی کہ اونکو سو کوڑے مارونگا جب اونھین صحت ہوئی اور تندرستی اور جوانی کی حالت پر پھر آئے تو چاہا کہ اپنی قسم پوری کرین تو حکم پہونچا کہ وَخُذْ بِيَدِكَ اور لے اپنے ہاتھ مین ضِغْثًا ایک مٹھا اذخر کی شاخون کا مٹھا یا خشک تنکے کہ سو ہون فَاضْرِبْ بِّهٖ پھر مار اپنی بی بی کو اوس مٹھے سے وَلَا تَحْنَثْ اور نہی قسم مین حانث ہو یعنی قسم نہ توڑو اور جھوٹے نہو جاؤ اِنَّا وَجَدْنٰهُ بیشک ہمنے پایا ایوب کو صَابِرًا

[illegible] اونکی ذات [illegible]

[illegible] درگاہ کریم [illegible]

اور [illegible] علیہم السلام **اُولِی الْاَیْدِیْ** قوت والون **وَالْاَبْصَارِ**

اور نگاہ والون کو اس سے بزرگی عمل اور نفع دینے والے [illegible] کام کو تعبیر فرمایا اسواسطے کہ اکثر کام ہاتھ سے ہوتے ہیں

اور آنکھ سے معرفتون کہ اسواسطے کہ معرفتون کے مبادی ہین [illegible] سے طاعت مین قوت مراد ہے اور

ابصار سے دین [illegible] مقصود ہے **اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ** [illegible] کے ساتھ

مین عیبون کے شائبون سے پاک [illegible] **ذِكْرَى الدَّارِ** یاد کرنا

دار آخرت کا اسواسطے کہ انبیا علیہم السلام کی [illegible] **وَاِنَّهُمْ** اور تحقیق

پیغمبر لوگ **عِنْدَنَا** ہمارے نزدیک **لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ** [illegible] **وَاذْكُرْ**

اِسْمٰعِيْلَ اور یاد کر اسمعیل کو **وَالْيَسَعَ** اور [illegible]

ہوے **وَذَا الْكِفْلِ** اور ذوالکفل کو [illegible]

مین اور اپنے باپ کے بعد ایک قوم کی طرف [illegible] ذوالکفل [illegible]

اوسکو وہی الیسع جانتے ہین کہ حضرت الیاس کی طرف سے [illegible] اور اس تقدیر پر ذوالکفل [illegible]

موصوف بصفت کے عطف کے قبیل سے ہے **وَكُلٌّ** اور سب [illegible] نیکون اور برگزیدہ لوگون

مین سے تھے **هٰذَا** یہ انبیا علیہم السلام کی خبر **ذِكْرٌ** [illegible] تمہاری [illegible] **وَاِنَّ**

لِلْمُتَّقِيْنَ اور تحقیق کہ پرہیزگارون کے واسطے **لَحُسْنَ مَاٰبٍ** [illegible] **جَنّٰتِ**

عَدْنٍ باغ ہین قیام کرنے کے **مُّفَتَّحَةً** کھولے گئے **لَّهُمُ الْاَبْوَابُ** [illegible] اون باغون کے **مُتَّكِـِٕيْنَ**

وہ تکیہ لگائے ہونگے تختون پر **فِيْهَا** اون باغون مین ناز و نعمت والون کی طرح رہتے کے واسطے **يَدْعُوْنَ** چاہتے ہونگے **فِيْهَا** اون

باغون مین **بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ** میوے بہت اسواسطے کہ میوہ خوری لذت کے واسطے ہوتی ہی اور غذا اکہانا تن پروری کے لیے اور جنت مین

تن پروری نہوگی اسوجہ سے میوون کی طرف رغبت بہت کرینگے **وَشَرَابٍ** اور چاہینگے پینے کی چیز بہت **وَعِنْدَهُمْ** اور اونکے

پاس ہونگی **قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ** نیچی نگاہ والیان یعنی وہ عورتین جو اپنے شوہرون کے سوا اورکسی طرف دیکھین نہین **اَتْرَابٌ**

ہمجولیان یعنی سب ایک ہی سن کی ہونگی اور بعضون نے کہا ہی کہ جنت مین سب عورتین سن مین اپنے شوہرون کے برابر ہونگی کہ سب کا

تینتیس برس کا سن ہوگا اور بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ اتراب سے یہ مراد ہی کہ سب عورتین حسن مین برابر ہونگی

کسیکو کسی پر وہان فوقیت نہوگی کہ اوسکی طرف کسی کی طبیعت رغبت کرے جو حسن مین فوقیت رکھتی ہو

اور اوس سے پھر جائے جسپر فوقیت رکھتی ہو **هٰذَا** فرشتے جنتیون سے کہینگے کہ یہ **مَا تُوْعَدُوْنَ** وہ چیز جسکا

وعدہ دیے گئے تھے لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ حساب کے دن میں تو جنتی لوگ فرحت اور خوشی میں کہینگے کہ اِنَّ هٰذَا
بیشک جو کچھ نعمت ہم دیکھ رہے ہیں لَرِزْقُنَا البتہ ہماری روزی ہے کہ حضرت رزاق نے بے منت ہمیں عطا فرمائی مَا لَهٗ
نہیں ہے اس روزی کے واسطے مِنْ نَّفَادٍ ۝ کچھ کمی اور بند ہو جانا هٰذَا یہ ہے جو کہ جنتیوں کو حاصل ہوگا وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ
اور بیشک نافرمان برداروں یعنی کافروں کے واسطے لَشَرَّ مَاٰبٍ ۝ البتہ بری جگہ پھرنے کی ہے کہ وہ جَهَنَّمَ دوزخ ہے
يَصْلَوْنَهَا جائینگے دوزخ میں فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ پس برا بچھونا ہے دوزخ هٰذَا یہ ہے عذاب فَلْيَذُوْقُوْهُ
تو چاہیے کہ چکھیں کافر وہ عذاب حَمِيْمٌ وہ گرم پانی ہے نہایت کھولتا ہوا کہ جب منھ کے سامنے جائے تو اوسے جلا دے اور
پیینگے تو ٹکڑے ہو جائینگے وَّغَسَّاقٌ ۝ اور زمہریر ہے کہ دوزخیوں کو ٹھنڈک کے مارے اوسطرح جلائیگا جیسے آگ گرمی کے باعث سے
جلاتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ غساق ایک گندی چیز کو کہتے ہیں ترک کی زبان میں اور یہاں پیپ مراد ہے کہ دوزخیوں کے گوشت اور پوست
اور زناکاروں کی شرمگاہوں سے بہتا ہوگا کہ اوسے جمع کرکے دوزخیوں کو پلائینگے وَّاٰخَرُ اور دوزخیوں کے واسطے عذاب
اور ہے مِنْ شَكْلِهٖٓ مثل اس عذاب کے جو مذکور ہوا اَزْوَاجٌ ۝ انواع و اقسام کا مگر سختی اور دکھ میں ایک دوسرے کے
مشابہ ہے لکھا ہے کہ کافروں کے سردار جب دوزخ میں داخل ہونگے تو اونکے تابعوں کو بھی اونکے پاس پہونچائینگے اور فرشتے سرداروں سے کہینگے هٰذَا فَوْجٌ یہ گروہ ہے
مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ داخل ہونے والا دوزخ میں رنج اور سختی سمیت تمھارے ساتھ تو وہ کہینگے لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ کچھ مرحبا
نہو جیو اونکو اِنَّهُمْ بیشک وہ صَالُوا النَّارِ ۝ پہونچنے والے ہیں آگ میں اپنے اعمال کی شامت سے جسطرح ہم دوزخ میں داخل ہوئے
مرحبا ایک کلمہ ہے کہ مہمان کے اعزاز و اکرام کے واسطے کہتے ہیں تو سردار کافر اپنے تابعوں کو نفرین کرینگے لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ کہکر اور جب تابع لوگ
سرداروں سے یہ بات سنینگے تو قَالُوْا کہینگے بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ مرحبا نہو تمھارے واسطے اور ای کافروں کے
سردارو تم اسی نفرین کے بہت سزاوار ہو اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا تم تو پہلے رکھ چکے ہو ہمارے واسطے عذاب واجب کرنے والی چیزیں کیونکہ تمنے ہمکو
اغوا کیا اور تمھارے ہی گمراہ کرنے کے سبب سے ہم دوزخ میں آئے فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ تو بری ٹھہرنے کی جگہ ہے دوزخ پھر تابع لوگ دوبارہ قَالُوْا
رَبَّنَا کہینگے کہ اے ہمارے رب مَنْ قَدَّمَ لَنَا جسنے آگے رکھا ہمارے واسطے هٰذَا اس کفر اور گمراہی کو اور ہمارا قدم راہ حق سے ہٹا دیا ہے
فَزِدْهُ تو زیادہ کر اوسپر عَذَابًا ضِعْفًا عذاب دونا فِي النَّارِ ۝ آتش دوزخ میں یعنی جتنا عذاب اوسپر ہے اوتنا ہی اور بڑھا دے اور بعضے کہتے ہیں
کہ دوزخ کے سانپ اور بچھو اونپر مسلط ہو جائینگے وَقَالُوْا اور کہینگے سرداران قریش جو کافر تھے دوزخ میں کہ مَا لَنَا کیا ہے ہمکو کہ آج لَا نَرٰى نہیں
دیکھتے ہیں ہم رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ اون مردوں کو کہ تھے ہم گنتے اونھیں دنیا میں مِّنَ الْاَشْرَارِ بدوں اور مردودوں میں سے
موضح میں ہے کہ کفار قریش جب دوزخ میں دیکھینگے اور فقیر مسلمانوں کو وہاں نہ پائینگے جیسے حضرت عمار یاسر اور صہیب اور خباب اور بلال رضی اللہ عنہم کو تو
کہینگے کہ اَتَّخَذْنٰهُمْ ٹھہرایا تھا ہمنے اونکو سِخْرِيًّا مسخرا اور ہنسا ہوا اور جنکے ساتھ ہم مسخرا پن اور ہنسی کیا کرتے تھے کیا اونکو
دوزخ میں نہیں لائے اَمْ زَاغَتْ یا لائے ہیں اور مڑ گئی ہیں عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۝ اونسے ہماری آنکھیں یعنی
ہم اونکو دوزخ میں نہیں دیکھتے آثار میں وارد ہے کہ حق تعالی مسلمان فقیر کے اوس گروہ کو جنت کی کھڑکیوں میں جلوہ دیگا تاکہ کافر دیکھیں اور اونکی

[illegible]

اَهْلِ النَّارِ ۝ [illegible]

اَنَا نہین ہون مین مگر ڈرانے والا [illegible] وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ [illegible]

الْوَاحِدُ کہ خدا ایک [illegible]

[illegible] الْقَهَّارُ [illegible]

[illegible]

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا [illegible]

اور دونون کے الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ [illegible] قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ [illegible]

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] اَنْتُمْ عَنْهُ

مُعْرِضُوْنَ ۝ تم اوس سے [illegible]

[illegible] مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰى [illegible]

اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ جب [illegible]

[illegible]

جو اگلی کتابون [illegible] اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ [illegible]

اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا مگر یہ سوا اسکے نہین کہ مین نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ ڈرانے والا [illegible]

قَالَ رَبُّكَ یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا تھا تیرے رب نے لِلْمَلٰٓئِكَةِ فرشتون کے لیے اِنِّيْ خَالِقٌ مین پیدا کرنے

والا ہون بَشَرًا بشر کو مِّنْ طِيْنٍ ۝ مٹی سے بشر سے حضرت آدم مراد ہین فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ پھر جب پوری کرون مین وسکی خلقت

اور صورت اور اوسکا قالب بہت خوب شکل مین بنا چکون وَنَفَخْتُ فِيْهِ اور پھونکون مین اوسمین مِنْ رُّوْحِيْ اپنی روح مین

حق تعالی نے روح کو اپنی ذات کی طرف اضافت فرماکر مشرف اور معزز فرمایا اوسکی نفاست اور پاکیزگی کی وجہ سے خلاصہ کلام یہ کہ فرشتون کو

حکم ہوا کہ جب مین آدم کے قالب مین روح داخل کرون اور وہ زندہ ہو جائے فَقَعُوْا لَهٗ تو منھ کے بل گر پڑو تم سب اوسکے

سٰجِدِيْنَ ۝ سجدہ کرنے والے تعظیم کی جہت سے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ تو سجدہ کیا فرشتون نے كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ

سب کے سب نے آدم کو اونمین روح پھکنے کے بعد اِلَّآ اِبْلِيْسَ مگر ابلیس نے سجدہ نہین کیا اِسْتَكْبَرَ بڑا رکھا اوسنے

اپنے کو اور حکم نہ مانا وَكَانَ اور ہوگیا اوس نافرمانی کے سبب سے مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ کافرون مین سے قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ

فرمایا حق تعالی نے کہ ای ابلیس مَا مَنَعَكَ کس چیز نے باز رکھا تجھے اَنْ تَسْجُدَ اس بات سے کہ سجدہ کرے تو

لِمَا خَلَقْتُ اوسے جسکو پیدا کیا ہمنے بِيَدَيَّ اپنے دونون ہاتھون سے ہاتھ کا ذکر اس بات کی تحقیق کے واسطے

[illegible] نے اپنی ذات سے آدم کو پیدا کیا [illegible]
[illegible] پر کہ آدم کے پیدا کرنے مین مزید قدرت [illegible]
[illegible] ہین کہ دست قدرت اور دست نعمت سب موجودات کو [illegible]
[illegible] ثابت نہین ہوتی تو ضرور ہے کہ یدی کے لفظ مین ایسے معنی ہون جو حضرت آدم کی بزرگی پر دلالت کرتا
[illegible] تشبیہ اسواسطے کہ آدم دونون صفتون کو جامع ہے اور [illegible]
[illegible] ہے اسواسطے کہ یہ دو صفتین سب صفات الٰہی پر شامل ہین اسواسطے کہ [illegible]
[illegible] جلالی ہین اور بعضی جمالی تبارک اسم ربک ذو الجلال والاکرام اور کوئی مخلوق [illegible]
[illegible] اور شیطان صفت قہر کا اور آدمی دونون [illegible]
[illegible] اور اسی مضمون کو کسی نے کہا ہی نظم آدمی آئینہ [illegible]
[illegible] شد عیان ذات [illegible] مظہرے گشت کل و جامع * سر ذات و صفات [illegible]
[illegible] اپنے دونون ہاتھون سے پیدا کیا أستکبرت [illegible]
[illegible] العالین ○ [illegible] جو برتری کا استحقاق رکھتے ہین [illegible]
[illegible] انا خیر منہ [illegible] مخلوق سے پھر اپنی بہتری بیان کرتا ہے [illegible]
[illegible] لطافت اور [illegible] خلقتنی من نار اور پیدا کیا تو نے اوسے من طین ○
[illegible] نے اس قیاس مین [illegible] ایک شمہ سورۂ اعراف مین مذکور ہوا [illegible]
[illegible] آگ سے ٹوٹا ہوا ہے اور آگ سے ملا آدم خاک سے تجھے [illegible]
[illegible] ایک شور [illegible]
کیا ہو [illegible] خاک [illegible] ابو سعید نے ایک نعرہ مارا کہ اگر یہ خاک نہوتی تو آتش عشق روشن نہوتی اور سینون کا سوز [illegible]
آنکھون کا [illegible] اسواسطے کہ اگر [illegible] نہوتی تو مہر ازل کی بو کون سونگھتا اور قرب لم یزل سے آشنا کون ہوتا نظم اے خاک
چہ خوش طینت [illegible] داری * [illegible] کہ در گل داری * در مخزن کنت کنزا گنجے کہ بود * تسلیم تو کردند کہ در دل داری *
قال فرمایا حق تعالیٰ نے ابلیس سے جب وہ اپنی بہتری کا دعوی کر چکا کہ فاخرج منہا پھر نکلجا تو بہشت سے یا آسمان پر سے
یا فرشتون کی صورت سے فانک رجیم کہ یقینی تو راندا ہوا ہی رحمت سے اور دور ہوا ہی رتبہ کرامت سے وان علیک
اور بیشک تجھ پر ہے لعنتی میری لعنت اور پھٹکار اور میرا غصہ الی یوم الدین ○ روز جزا تک تو قال رب
کہا ابلیس نے کہ اے میرے رب فانظرنی پھر مجھے مہلت دے جو تو نے مجھے راندا ہے الی یوم یبعثون ○
اوس دن تک کہ قبرون سے اوٹھائے جائینگے لوگ اور ابلیس کی غرض یہ تھی کہ موت کا مزہ نہ چکھے قال فانک

فرمایا حق تعالی نے کہ پس بیشک تو مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ لا مہلت دیے ہوؤن مین سے ہے اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝
اوسدن تک کہ وقت معلوم ہے یعنی پہلی بار صور پھکنے تک کہ اوسوقت سب مرجائینگے قَالَ فَبِعِزَّتِكَ کہا ابلیس نے کہ
پھر قسم ہے مجھے تیرے غالب اور قاہر ہونے کی کہ جسطرح کرسکون لَاُغْوِيَنَّهُمْ ضرور گمراہ کرونگا اولاد آدم کو اَجْمَعِيْنَ ۝ لا
سب کو اِلَّا عِبَادَكَ مگر تیرے اون بندون کو مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ اونمین سے جو پاک کیے گئے ہین شرک اور
عصیان کے لوث سے قَالَ کہا حق تعالی نے کہ فَالْحَقُّ پھر حق مجھی سے ہے وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۝ اور مین حق کہتا ہون
کہ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ ضرور ضرور بھردونگا مین دوزخ کو مِنْكَ تجھے وَمِمَّنْ تَبِعَكَ اور اون لوگون سے جو تیری
پیروی کرینگے مِنْهُمْ آدمیون اور جنون مین سے اَجْمَعِيْنَ اون سب سے قُلْ کہو اے ہمارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کہ مَآ اَسْئَلُكُمْ نہین مانگتا ہون مین تمسے عَلَيْهِ تبلیغ احکام پر مِنْ اَجْرٍ کچھ بدلا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۝
اور نہین ہون مین تکلف کرنے والون مین سے یعنی اون لوگون مین سے جو اپنی طرف سے بناکر ایسی بات ظاہر کرتے ہین جو جانتے
نہین ہین صاحب کشاف نے فرمایا ہے کہ تکلف کرنے والون کی تین علامتین ہین ایک یہ کہ اوسکے ساتھ جھگڑتا ہے جو اوس سے برتر ہے دوسری
یہ کہ چاہتا ہے کہ جو چیز لینا مقدور سے باہر ہے وہ بھی لیلے تیسری یہ کہ وہ بات کہتا ہے جو اوسے معلوم نہین اِنْ هُوَ نہین قرآن اِلَّا ذِكْرٌ
مگر نصیحت لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم کے واسطے جن ہون یا انسان وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ اور قریب ہے کہ جانوگے تم قرآن
کی خبر یعنی جو کچھ اوسمین ہے وعدہ وعید یا جانوگے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر اور اونکی بات سچ ہونا تمکو معلوم ہو جائیگا بَعْدَ
حِيْنٍ ۝ ایک وقت اور مدت کے بعد کہ وہ موت کی گھڑی ہے یا قیامت کا دن یا اسلام ظاہر ہونے کا وقت

سورۃ الزمر مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	خمس وسبعون آیۃ
سورہ زمر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور یہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	پچھتر آیتین ہیں

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ اوتارنا قرآن کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مِنَ اللّٰهِ اللہ کی طرف سے ہے جو الْعَزِيْزِ غالب ہے تقدیر مین
الْحَكِيْمِ ۝ دانا ہے تدبیر مین اِنَّآ اَنْزَلْنَآ تحقیق کہ اوتاری ہمنے اِلَيْكَ الْكِتٰبَ تیری طرف اے ہمارے حبیب کتاب کہ وہ قرآن ہے
بِالْحَقِّ صحت اور راستی کے ساتھ یا حق ثابت اور بیان کرنے کو فَاعْبُدِ اللّٰهَ پس عبادت کر اللہ کی مُخْلِصًا اوس حال مین کہ پاک کرنے
والا ہو تو لَّهُ الدِّيْنَ ۝ ط اوسکے واسطے اپنی عبادت کو خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور مراد امت کے لوگ ہین کہ اونھین حکم ہے کہ
اپنی عبادت کو شرک اور ریا سے پاک کرین اَلَا لِلّٰهِ آگاہ ہو جاؤ اور جانو کہ خدا ہی کے واسطے ہے الدِّيْنُ الْخَالِصُ ط عبادت پاک شرک سے یعنی وہ سزاوار
اسکے ہے کہ اوسکی عبادت خالص ہو اسواسطے کہ صفت الوہیت کے ساتھ وہ منفرد اور یکتا ہے وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا اور جنھون نے ٹھہرا لیے
مِنْ دُوْنِهٖٓ خدا کے سوا اَوْلِيَآءَ م دوست یعنی بہت سے خدا کہ کافر اونھین بہت دوست رکھتے ہین عام اس بات سے کہ وہ فرشتے ہون
یا بت وغیرہ اور کافر کہتے ہین مَا نَعْبُدُهُمْ نہین پوجتے ہین ہم اونکو اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ مگر اسواسطے تاکہ نزدیک کردین ہمکو اِلَى اللّٰهِ اللہ کی
طرف زُلْفٰى ط نزدیک کرکے یعنی تاکہ وہ ہماری شفاعت کرین اور اونکی شفاعت سے ہم بڑا مرتبہ پائین اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ تحقیق کہ

اللہ حکم کریگا اون مشرکون کے درمیان فِیْ مَا هُمْ فِیْهِ اوس چیز مین جسمین وہ یَخْتَلِفُوْنَ ۵ اختلاف کرتے ہین معبودون مین سے
یعنی کوئی کسی کو کوئی فرشتہ کو پوجتا ہے جیسے بنو ملیح کوئی آدمی کو جیسے یہود و نصارا اور اسیطرح بت آفتاب ستارون پتھرے درخت پتھر جن آگ کو
پوجتے ہین اور ہر ایک کا مدعا یہ ہے کہ اوسی کا معبود حق ہے وہ باقی باطل تو حق تعالیٰ قیامت کے دن اونکے درمیان فیصلہ کریگا اور ہر ایک کا بطلان ظاہر
کردیگا اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ تحقیق کہ اللہ ہدایت کی توفیق نہین دیتا مَنْ هُوَ اوس شخص کو جو کٰذِبٌ جھوٹا ہے اور کہتا ہے
کہ ہمارے خدا ہماری شفاعت کرینگے كَفَّارٌ ۝ ناشکرے کو جو منعم حقیقی کا منکر ہے لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اگر چاہتا خدا اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا
یہ کہ پیدا کرے کوئی فرزند جیسا کہ وہ گمان کرتے ہین تو لَّاصْطَفٰی اختیار کرتا مِمَّا یَخْلُقُ اوس چیز مین سے کہ پیدا کرتا ہے مَا یَشَآءُ
جس چیز کو چاہتا بڑی عزت دار چیزون مین سے نہایت کم اور ذلیل کو نہین اولاد مین سے بہت کامل اختیار کرتا کہ وہ بیٹے ہین ناقص اختیار کرتا
کہ وہ بیٹیان ہین مگر مخلوق خالق کے مثل نہین ہے اور باپ بیٹے کو ایک جنس سے ہونا ضرور ہے تو اوسکا کوئی فرزند نہین سُبْحٰنَهٗ ط پاکی اوسکے واسطے ہے فرزند پیدا کرنے سے
هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ وہ ہے اللہ ایک اوسکی وحدت ذاتی اوسکے غیر کے ساتھ مثل ہونے کی منافی ہے الْقَهَّارُ ۝ قہر کرنے والا
اور مشرکون کے توہمات اور تصورات توڑ دینے والا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیے اوسنے آسمان اور زمین
بِالْحَقِّ ج حق کے ساتھ باطل اور کھیل کے طور پر نہین بلکہ اونمین سے ہر ایک کو پیدا کرنے مین لاکھون آثار قدرت اور اطوار حکمت موجود
ہین تاکہ نظر والے لوگ عبرت کی رو سے خالق کی معرفت کے نشان اون لیلون کے صفحون پر مطالعہ کرین بیت نوشتہ است بر اوراق آسمان
زمین ** خطے کہ فاعتبروا منہ یا اولی الابصار ** یُكَوِّرُ الَّیْلَ لاتا ہے رات کو عَلَی النَّهَارِ دن پر اور اوسکی تاریکی کے پردے مین اسکی
روشنی چھپا دیتا ہے وَیُكَوِّرُ النَّهَارَ اور لاتا ہے دن عَلَی الَّیْلِ رات پر اور اوسکی روشنی کی شعاع مین اسکے اندھیرے کو چھپا دیتا ہے
یا بڑھا دیتا ہے رات مین سے دن پر اور دن مین سے رات پر وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط اور مسخر کردیا آفتاب اور ماہتاب کو
کہ اوسی کے حکم سے سیر کرتے ہین كُلٌّ یَّجْرِیْ ہر ایک اونمین سے چلتا ہے لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ط ایک زمانہ نام رکھے ہوئے تک کہ ہر روز
اور ہر مہینے اور ہر برس کی اونکی سیر تمام ہونے کا وقت ہے یا سیر منقطع ہونے کے وقت تک یعنی قیامت تک اَلَا هُوَ الْعَزِیْزُ
جان لو تم کہ خدا غالب ہے سب چیزون پر اور تمام مخلوقات اور مکونات اوسکے مغلوب و مقہور ہین الْغَفَّارُ ۝ بخشنے والا کہ باوصف
اسکے کہ آدمی شرک اور گناہ کرتے ہین مگر وہ ایسا بخشنے والا ہے کہ یہ نعمتین اونسے سلب نہین کرتا اور بدلے نہین لیتا خَلَقَكُمْ پیدا کیا تمکو
اے آدمیو مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ایک تن تنہا سے کہ وہ آدم علیہ السلام ہین ثُمَّ پھر خبر کی تمکو کہ جَعَلَ مِنْهَا پیدا کی
اوس سے یعنی اوسکی جنس یا اوسکی بائین پسلی کی ہڈی سے زَوْجَهَا اوسکی بی بی حوا اور بعضون نے کہا ہے کہ پہلے حضرت
آدم کی پشت سے اونکی ذریت نکالی پھر حضرت حوا کو اونسے پیدا کیا وَاَنْزَلَ لَكُمْ اور پیدا کیے تمہارے واسطے
مِّنَ الْاَنْعَامِ چارپاؤن مین سے ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ ط آٹھ قسم کے نر مادہ اونٹ گائے بکری بھیڑ
کہ اوس سے نفع لیتے ہو کھاتے اور پہننے کی چیزین صاحب لباب نے لکھا ہے کہ چارپاؤن کو حق تعالیٰ نے بہشت سے
زمین پر بھیجا یَخْلُقُكُمْ پیدا کرتا ہے تمکو فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ تمہاری ماؤن کے پیٹ مین خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ

پیدا کرنے کے بعد پیدا کرنا یعنی نطفہ کو تھکا کرتا ہے اور تھکے کو لوتھڑا پھر کھلی ہوئی ہڈی پھر ہڈی کو گوشت میں چھپی ہوئی پھر جسم درست فِيْ
ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ تین تاریکیوں میں یا تاریکی جھلی کی کہ رحم میں ہوتی ہے دوسری تاریکی رحم کی تیسری تاریکی پیٹ کی ذٰلِكُمُ اللّٰهُ
وہ جو یہ کام کرتا ہے خدا ہے رَبُّكُمْ رب تمہارا لَهُ الْمُلْكُ ؕ اوسکے واسطے ہے بادشاہی مطلق کہ اوسمیں زوال اور فنا کو دخل ہی نہیں
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ نہیں کوئی معبود لائق عبادت مگر وہ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝ پھر کہاں پھیرے جاتے ہو راہ حق سے
باوجود ان کھلی ہوئی دلیلوں کے اِنْ تَكْفُرُوْا اگر کافر ہو گے ای مکے والو فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ تو بیشک اللہ بے نیاز ہے عَنْكُمْ
تمہارے ایمان اور عبادت سے وَلَا يَرْضٰى اور وہ نہیں پسند فرماتا اور نہیں حکم کرتا لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ اپنے بندوں کو کفر کا
اور کفر سے اوسکا ناراض ہونا اس سبب سے نہیں کہ کفر سے اوسکو کچھ ضرر پہونچتا ہے بلکہ وہ یہ نہیں پسند کرتا کہ کفر کا ضرر بندوں کو پہونچے وَ
اِنْ تَشْكُرُوْا اور اگر شکر کرو تم نعمت توحید پر یا شکر گزاری کرو اس نعمت کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ حق کی طرف تمکو بلاتے ہیں يَرْضَهُ
لَكُمْ ؕ پسند کرتا ہے اوسے تمہارے واسطے اس لیے کہ یہ شکر گزاری تمہاری فلاح کا سبب ہے وَلَا تَزِرُ اور نہیں اوٹھائیگا وَازِرَةٌ
کوئی اوٹھانے والا وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ بوجھ دوسرے کے گناہ کا بلکہ ہر ایک اپنے ہی گناہ کا بوجھ اوٹھائیگا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ پھر تمہارے
رب کی طرف ہے مَّرْجِعُكُمْ پھر جانا تمہارا فَيُنَبِّئُكُمْ پھر خبر دیگا تمکو بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اوس چیز کی جو تھے تم
عمل کرتے اور اوسکی خبر کرنا حساب کرنے اور جزا دینے کے سبب سے ہوگا اِنَّهٗ بیشک وہ عَلِيْمٌ جاننے والا ہے بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝
اوس چیز کو جو سینوں میں ہے نیتیں اور ارادے وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ اور جب پہونچتی ہے کافروں کو کہ عتبہ بن ربیعہ ہے یا حذیفہ بن مغیرہ
ضُرٌّ سختی جیسے بیماری اور مفلسی اور بلا تو دَعَا رَبَّهٗ پکارتا ہے وہ اپنے رب کو مُنِيْبًا اِلَيْهِ پھرنے والا اوسکی طرف اور فریادرسی
چاہنے والا اوس سے اور ترک کرنے والا بت پرستی اور بتوں سے خواہش کرتا ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ پھر جب بخشتا ہے حق تعالے اوسکو نِعْمَةً
مِّنْهُ کوئی نعمت اپنے پاس سے اور وہ سختی اوس سے دفع کر دیتا ہے تو نَسِيَ بھول جاتا ہے مَا كَانَ يَدْعُوْٓا وہ چیز کہ پکارتا تھا خدا
اِلَيْهِ سختی اوٹھ جانے کی طرف مِنْ قَبْلُ اس نعمت سے پہلے یعنی اوس سختی کو بھول جاتا ہے یا راحت کے بعد دعا اور عاجزی سے ہاتھ
اوٹھاتا ہے وَجَعَلَ لِلّٰهِ اور کرتا ہے خدا کے واسطے اَنْدَادًا شریک اور ہمسر یعنی عبادت میں بتوں کو خدا کا شریک کرتا ہے لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ
تاکہ گمراہ کر دے لوگوں کو راہ خدا سے کہ اسلام ہے قُلْ تَمَتَّعْ کہہ کہ فائدہ لے بِكُفْرِكَ اپنے کفر کے سبب سے قَلِيْلًا ۖ تھوڑے زمانہ تک دنیا میں
حکم تہدید ہے یعنی فائدہ کی چیزوں میں سے جس چیز کے ساتھ چاہو مشغول ہو پھر اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝ بیشک تو اہل دوزخ میں سے ہے اور دنیا کی
لذتیں عذاب دوزخ کے مقابلہ میں نہایت حقیر اور ناچیز ہیں پھر فرماتا ہے کہ آیا ایسا کافر بہتر ہے اَمَّنْ هُوَ یا وہ شخص جو قَانِتٌ فرمانبردار ہے جیسے حضرت صدیق
اور حضرت فاروق یا عمار یاسر یا سلمان یا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ ہیں بہر تقدیر
قانت یعنی جو قائم ہے وظائف بندگی پر اور ہمیشہ سر جھکائے رکھنے کی رسموں پر اٰنَآءَ الَّيْلِ رات کی گھڑیوں میں
سَاجِدًا سجدہ کرنے والا خدا کو وَّقَآئِمًا اور کھڑا رہنے والا نماز میں يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ
ڈرتا ہے عذاب آخرت سے وَيَرْجُوْا اور امید رکھتا ہے آخرت میں رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ اپنے رب کی رحمت یعنی باوصف ہے

کہ طاعت بہت کرتا ہی اور طریقہ مجاہدہ لازم پکڑے ہوئے ہی پھر بھی متردد ہی خوف اور رجا کے درمیان مین یعنی کبھی تو کعبہ خوف کے گرد
طواف کرتا ہی کبھی میدان امید مین سیر اور مرغ ایمان اوسکا دو بازو اقبال کے سوا ہوا ے کمال مین اوڑ نہین سکتا کہ لَوْ وُزِنَ خَوْفُ الْمُؤْمِنِ
وَرَجَاؤُهُ لَاعْتَدَلَا نظم گرچہ داری طاعتی از ہیبتش ایمن مباش ❀ ور گنہگاری ز فیض رحمتش دل بر مدار ❀ نیک ترسان شو کہ قہر اوست
بیرون از قیاس ❀ باش پس خوشدل کہ لطف اوست افزون از شمار ❀ قُلْ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ
يَعْلَمُونَ کیا برابر ہوتے ہین وہ لوگ جو جانتے ہین توحید جیسے ارباب فضائل وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ط اور وہ لوگ جو نہین
جانتے ہین خدا کی وحدانیت جیسے اصحاب رذائل إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ سوا اسکے نہین کہ نصیحت قبول کرنے والے ہوتے ہین میری قدرت کی
دلیلون سے أُولُو الْأَلْبَابِ ع یعنی عقل والے جو وہم کی آلودگی سے پاک ہین قُلْ يَا عِبَادِ کہہ اے میرے بندو الَّذِينَ آمَنُوا ع ۹
ایمان والو اتَّقُوا رَبَّكُمْ ط ڈرو اپنے رب سے اور پرہیز کرو اور تقوے کی علامت طاعت کرنا اور گناہ سے بچنا ہی لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا
اون لوگون کے واسطے جنہون نے نیکی کی ہی کلمہ شہادت کہکر فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا اس دنیا مین حَسَنَةٌ ط ثواب نیکی کا ہی آخرت مین
کہ وہ ثواب بہشت ہی یا جن لوگون نے نیکی کی طاعتین التزام کرکے دنیا مین اونکے واسطے نیک بدلا ہی کہ وہ صحت اور عافیت ہی یا جن لوگون نے
اخلاق الٰہی اپنے مین پیدا کیے دل کی روشنی اور چہرہ کی تازگی اور خوب تعریف دنیا مین اونکے واسطے ہی یا جن لوگون نے مشاہدہ کے طریق
پر عبادت کی دنیا مین اونکے واسطے جلالی انوار تجلیات جمالی دیکھنا ہی چونکہ بعضے عالمون کے قول پر آیت حبشہ کے مہاجرون کی شان
مین ہی جیسے حضرت جعفر بن ابی طالب اور اونکے اصحاب رضی اللہ عنہم تو نیکی کرنے کی تفسیر ہجرت کرنا کی ہی یعنی جن لوگون نے ہجرت کی اونکے
دنیا مین دشمنون سے رہنا اور بلا سے نجات ہی وَأَرْضُ اللَّهِ اور خدا کی زمین ہجرت کرنے کے واسطے وَاسِعَةٌ ط کشادہ ہی ہر ایکے
واسطے جو ہجرت کا ارادہ کرے إِنَّمَا يُوَفَّى سوا اسکے نہین کہ پورا دیے جاتے ہین الصَّابِرُونَ صبر کرنے والے جو وطنون کی مفارقت
یا مسافرت اور غربت کی سختی اور کربت پر یا عبادت کی مشقت پر یا دشمنون کی ایذا سہنے پر صبر کرتے ہین اونھین پورا دیا جاتا ہی أَجْرَهُمْ
اونکا اجر بِغَيْرِ حِسَابٍ بیشمار یعنی اسقدر کہ شمار مین نہ آئے معالم مین ہی کہ قیامت کے دن بلا کھینچنے والے صابرون کو عرصات مین
حاضر کرینگے نہ اونکے واسطے ترازو کھڑی کرینگے نہ عمالنامہ رکھینگے بلکہ اونکے اوپر اونکا اجر بیحساب برسادینگے اور اونکو وہ درجہ حاصل ہوگا کہ دنیا مین
جو خیر و عافیت سے رہے اور کبھی کسی بلا و ظلم مین نہین پھنسے وہ تمنا کرینگے کہ کاشکے ہمارے بدن قینچیون سے ذرہ ذرہ کترے گئے ہوتے کہ آج
بلا والون کے ساتھ ہمکو بھی یہی مرتبہ حاصل ہوتا نظم تو مبین مخموری غم دیدگان ❀ کاندران گنج اند بگزیدگان ❀ ہر کرا از جمہا غم بیشتر ❀
لطف یارش داده مرہم بیشتر ❀ لکھا ہی کہ کفار مکہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ تمکو کس بات نے اس امر پر آمادہ کیا ہی کہ ایسا دین
اور آئین بنا بناتے ہو جو ہمارے طریقہ اور روش کے مخالف ہی آخر دیکھو تو اپنے باپ دادا اور قوم کے سردارون کی ملت کو کہ سب لات و عزی کی پرستش
کرتے تھے تو تم بھی وہی طریقہ پر آؤ اور راحت و آسایش پاؤ تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ کہہ بیشک مین حکم کیا گیا ہون
أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ یہ کہ عبادت کرون اللہ کی مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ﴿۱۱﴾ پاک کرنے والا اوسکے واسطے دین کو شرک سے یعنی
مجھے حکم ہی کہ موحد رہون اور توحید کی طرف اورون کو دعوت کرون وَأُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہون لِأَنْ أَكُونَ اس بات کا

ہوئون مین اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ پہلا مسلمانون کا اس امت مین سے سو واسطے کہ مین اونکا امام اور اونکے آگے چلنے والا ہون دنیا
اور آخرت مین قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسری مرتبہ کہ اِنِّیْٓ اَخَافُ یقینی مین ڈرتا ہون اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ
اگر گناہ کرون اپنے رب کا اور شرک کرون اور تمہارا طریقہ اختیار کرون عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ○ عذاب کو اوس روز کے کہ بڑی
ہین اوسکی گردشین اور بہت ہین اوسکی ہولین قُلِ اللّٰہَ اَعْبُدُ کہہ اللہ کو مین پوجتا ہون مُخْلِصًا لَّہٗ اوس حال مین کہ پاک کرنے والا
اوسکے واسطے دِیْنِیْ ○ اپنے دین کو شرک سے یا خالص کرنے والا ہون اپنے عمل کو ریا سے فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ تو تم
پوجو جسے چاہو مِّنْ دُوْنِہٖ خدا کے سوا یہ حکم تہدید اور تنبیہ ہے اونکے محروم رہنے پر اور آیہ سیف سے یہ حکم منسوخ ہے لکھا ہے کہ عرب کے مشرکون نے
یہ آیت سنکر جواب دیے کہ ای محمد تمنے نقصان کیا اپنے باپ دادا کے دین کی مخالفت مین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ
کہہ بیشک نقصان اوٹھانے والے الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا وہ لوگ ہین جنہون نے نقصان کیا اَنْفُسَہُمْ اپنی ذاتون مین کہ گمراہ ہوئے
وَاَهْلِیْهِمْ اور اپنے لوگون مین یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قیامت کے دن کہ اونسے الگ رہینگے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حق تعالی
ہر انسان کے واسطے ایک مکان اور ایک اہل بہشت مین پیدا کیا ہے تو جو کوئی خدا اور رسول کا حکم مانتا ہے وہ جنت مین داخل ہوگا اور اوسکا مکان
اور اوسکے لوگ اوسکو دینگے اور جو کوئی نافرمانی کریگا اوسے دوزخ مین لیجائینگے اور اوسکا مکان اور اہل دوسرے کو دینگے جو مطیع ہوگا تو کافر
قیامت کے دن مکان اور اہل کے باب مین اپنا نقصان کرتے ہین اَلَا ذٰلِكَ آگاہ ہو جاؤ اور جان لو کہ وہ ہے هُوَ الْخُسْرَانُ
الْمُبِیْنُ ○ وہ نقصان کھلا ہوا کہ اہل موقف مین سے کسی پر پوشیدہ نہوگا لَهُمْ اون نقصان اوٹھانے والون کے واسطے ہین مِّنْ فَوْقِهِمْ
اونکے اوپر سے ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ سائبان ہین آگ کے وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ اور اونکے نیچے بھی سائبان ہین اوس
دوسرے گروہ کے واسطے جو اونکے سب سے نیچے والے درکہ مین ہین اور یہ بات مشہور ہوئی ہے کہ سب سے نیچے والا درکہ منافقون کے واسطے ہے اور یہان
کافر مراد ہین اور ظلل سے فرش اور بچھونا مراد ہے اور ظلل کا ذکر کلام مین مجاز کے طریقہ پر ہے ذٰلِكَ وہ عذاب جو مذکور ہوا یُخَوِّفُ اللّٰہُ
بِہٖ ڈراتا ہے اللہ اوسکے سبب سے عِبَادَہٗ اپنے بندون کو تاکہ پرہیز کرین ایسی چیز سے جو اونھین اس عذاب مین مبتلا کرے جیسے شرک اور معصیت
یٰعِبَادِ ای میرے بندو فَاتَّقُوْنِ ○ پھر ڈرو مجھسے یعنی جو چیزین میرے غصے کی موجب ہین اونسے متعرض نہو اور وہ باتین نکرو لکھا ہے کہ
زمانہ جاہلیت مین ایک گروہ نے خالق کی وحدانیت کا اقرار کیا جیسے حضرت سلمان فارسی اور ابو ذر غفاری اور زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم تو
حق تعالی انکی شان مین فرماتا ہے کہ وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا اور جن لوگون نے پرہیز کیا اور الگ ہو گئے الطَّاغُوْتَ شیطان
یا بتون یا کاہنون سے یا ہر چیز سے جسکو خدا کے سوا پوجتے ہین کنارے ہو گئے اَنْ یَّعْبُدُوْهَا اس بات سے کہ اونکو
پوجین وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ اور پھرے خدا کے حکم کی طرف بالکل اور اپنے دل کو حق کی طرف متوجہ کیا لَهُمُ الْبُشْرٰی
اونکے واسطے خوشخبری ہے دنیا مین فرشتون کی زبانی مرتے وقت اور عقبی مین گناہون کی مغفرت اور ہمیشہ کے واسطے جنت کی اسباب
نزول مین لکھا ہے کہ جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین سرفراز ہوے
تو چھ آدمی عشرہ مبشرہ مین سے جیسے حضرت عثمان اور حضرت طلحہ اور زبیر اور سعد بن زید اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمان

بن عوف رضی اللہ تعالی عنہم نے اونسے ملاقات کی تو حقیقت ایمان کی خبر پوچھی اور جو باتین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمائین اونسے
ان لوگون نے سچائی کی خوشبو سونگھی اور مسلمان ہوئے اونکی شان مین یہ آیت نازل ہوئی کہ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ پھر خوشخبری
سنا دو میرے اون بندون کو الَّذِينَ جو يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ سنتے ہین بات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فَيَتَّبِعُونَ
أَحْسَنَهُ ط پھر پیروی کرتے ہین بہتر بات کی احسن سے بہت خوب مراد ہی اسو سطے کہ اونکی بات سب خوب تھی اور بعضون نے
کہا ہی کہ بات سننا اور بہتر بات کی پیروی کرنا عام ہی اور قول سے قرآن مراد ہی اور احسن سے احسن محکم ہی منسوخ کے سوا اور عزیمت ہی
رخصت کے سوا حقائق مین ہی کہ قرآن شریف مین دشمنون کی خرابیان اور مذمتین ہین اور دوستون کی خوبیان اور صفتین ہین تو یہ لوگ
احسن کی اتباع کرتے ہین جیسے حضرت موسی کا طریقہ ہی خصلت فرعون کے سوا اور علی ہذا القیاس اور لباب مین ہی کہ ملتون والون کے
قول مراد ہین اور سب ملتون مین دین اسلام احسن ہی اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ قول سے وہ باتین مراد ہین جو مجلسون اور محفلون مین
ہوتی ہین اور اہل دل لوگ اون باتون مین سے بہتر بات کی متابعت کرتے ہین مثل ہی کہ خُذْ مَا صَفَا دَعْ مَا كَدِرَ بیت قول کس حرف شنو
درو تامل کن تمام ✤ صاف را بردار و دُردی را رہا کن والسلام ✤ اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ قول عام ہی خدا کا کلام ہو یا فرشتون کی
بات یا آدمی کا قول یا شیطان کی بات یا نفس کی تو آدمی تو حق اور باطل نیک اور بد سب کچھ کہتا ہی اور شیطان گناہ ہی کی بات اور
نفس آرزون کی رغبت دلاتا ہی اور فرشتہ طاعت اور عبادت کی طرف بلاتا ہی اور حق تعالی اپنی طرف پکارتا ہی کہ تَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا تو خالص
بندے وہ ہین جو احسن اقوال کو کہ وہ حضرت رب الارباب کا خطاب ہی اور یہ خطاب جناب رسول خدا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بانی
سنا اوسی کی پیروی کرتے ہین أُولَٰئِكَ وہ گروہ جو بہتر باتون کی متابعت کرتے ہین الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وہ لوگ ہین کہ راہ
دکھائی اونھین اللہ نے منزل مقصود کی وَأُولَٰئِكَ هُمْ اور وہ گروہ وہ تو ہین أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ عقلون والے
کہ اونکی عقلین صاف ہین وہم کے شائبون سے اور خالی ہین عوام کی عادتون سے أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ کیا پھر وہ شخص کہ ثابت ہوا اور واجب ہو گیا
جسپر كَلِمَةُ الْعَذَابِ ط کلمہ وعید کا جو عذاب کی طرف اشارہ کرتا ہی جیسے لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ اور هَٰؤُلَاءِ فِي النَّارِ اور لَا أُبَالِي کا کلمہ ہی تو وہ
کیا اوسکے مثل ہی جسپر یہ کلمہ عذاب واجب نہوا ہو أَفَأَنْتَ تُنْقِذُ کیا تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہائی دیتے ہو مَنْ فِي النَّارِ ۝ اوسے جو
دوزخ مین ہو یعنی کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ اوسے مومن کر لو اور عذاب سے رہائی دو یہ انکار کی تاکید ہی یعنی یہ کام ہرگز تمہارے ہاتھ مین نہین کہ دوزخیون کو
عذاب سے چھوڑا لو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ دوزخیون سے ابولہب اور اوسکا بیٹا عتبہ مراد ہی لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا مگر وہ لوگ جو ڈرے
رَبَّهُمْ اپنے رب کے عذاب سے اور ایمان اور طاعت سے متصف اور آراستہ ہوئے لَهُمْ غُرَفٌ اونکے واسطے مکان ہین اونچے اونچے
جنت مین کہ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ اونکے اوپر بہت بلند مکان ہین مَبْنِيَّةٌ لا بنا کیے ہوئے یعنی مستحکم اون مکانون کے ایسے جو
زمین پر بناتے ہین تَجْرِي جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ط اون مکانون کے نیچے سے نہرین جنت کی وَعْدَ اللَّهِ ط وعدہ کیا ہی
اللہ نے وعدہ کرنا لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ ۝ خلاف نہین کرتا اللہ اپنا وعدہ أَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھتا ہی تو أَنَّ اللَّهَ یہ کہ اللہ نے أَنْزَلَ
مِنَ السَّمَاءِ نازل کیا آسمان سے مَاءً پانی یعنی مینہ فَسَلَكَهُ پھر بہایا اوس پانی کو يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ چشمون میں جو زمین پر ہین

اوسمین درچشمون ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا پھر نکالتا ہے اوس پانی کے سبب کھیتیان کہ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ مختلف ہین رنگ اوسکے
یعنی بعض سبز زرد سرخ اور سیاہ اور انکے گونے کے یا جدا جدا جنسین جو گیہون تل اور مثل انکے ثُمَّ يَهِيْجُ پھر خشک ہو جاتا ہے کھیت ہری ہونے کے
بعد فَتَرٰىهُ تو دیکھتا ہے تو اوسے مُصْفَرًّا زرد تازگی اور سبزی کے بعد ثُمَّ يَجْعَلُهٗ پھر کر دیتا ہے خدا اوسے حُطَامًا ریزہ
ریزہ اور رلا اور روندا ہوا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک اس پانی برسانے اور سبزہ اوگانے مین لَذِكْرٰى البتہ یاد کرانا ہے لِاُولِي
الْاَلْبَابِ ۝ عقل والون کے واسطے یا اوسمین نصیحت ہے عقلمندون کے لیے کہ مال دنیا کو اوس تر و تازہ کھیت کے ساتھ تشبیہ دیتے ہین
اور اوسپر اعتماد نہین کرتے ہو اسطے کہ تھوڑے زمانہ مین وہ تری تازگی جاتی رہتی ہے اور زردی اور خشکی آجاتی ہے اور حوادث کے سبب سے
پامال ہو کر اور کٹ کر تلف ہوتی ہے نظم بود مال دنیا چو آن سبزہ زار ٭ کہ بس تازہ بینی بفصل بہار ٭ چو بر وے وزد تند باد خزان ٭
یکی برگ سبزے نیابی ازان ٭ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ کیا پھر جو کوئی کہ کھولدیا ہے اللہ نے صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ اوسکا
سینہ قبول اسلام اور اطاعت حکم ملک علام اور متابعت سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کے واسطے تو کیا وہ اوسکے مثل ہے جسکا سینہ
حق بات اور اسلام قبول کرنے سے تنگ ہے فَهُوَ پس جسکا سینہ کشادہ ہے وہ عَلٰى نُوْرٍ نور معرفت پر ہے مِّنْ رَّبِّهٖ طرف اپنے رب کی
طرف سے یا یقین اور بصیرت پر ہے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شان مین ہے کہ حق تعالی نے اونکے دل
نور معرفت سے منور فرمادیے پھر ابولہب اور اوسکے فرزند بے ادب کی شان مین فرمایا کہ فَوَيْلٌ پس عذاب کی شدت لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ
سخت دلون کے واسطے ہے کہ اونکے دل انکار کرنے والے ہین مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یاد الہی سے یا خالی ہین اوس سے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ غافل و سنگدل
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی گمراہی مین ہے یا جو کوئی ذرا بھی فہم رکھتا ہے اوسپر اوسکی گمراہی ظاہر ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت ہے کہ سینہ کشادہ اور دل کھلے ہونے کی نشانی پھرنا ہے دار الخلود کی طرف یعنی آخرت کی طرف متوجہ ہونا اور پہلو تہی کرنا ہے دار الغرور سے
یعنی دنیا سے پرہیز کرنا اور موت آنے سے قبل اوسکی تیاری کرنا ہے ایک عزیز نے اس باب مین فرمایا ہے نظم نشان آنکہ گرفیض اسلام ہست
نورانی ٭ توجہ باشد اول سوے دار الملک روحانی ٭ ز دنیا روی گردانیدن و فکر اجل کردن ٭ کہ چون مرگ اندر آید خوش توانی مردن باسانی ٭
لکھا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت سید انام علیہ التحیۃ والسلام سے عرض کی کہ تو حدیث تمنا کیا ہو اگر ہمارے واسطے آپ کچھ بات ارشاد کیجیے اور اپنے لب شکر بار سے
بات کہکر سننے والون کی طوطیان ارواح کو شیرین کام کر دیجیے بیت سرمایہ حیات ابد اہل ذوق را ٭ در یک حکایت از لب شکر فشان تست ٭ تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَللّٰهُ
نَزَّلَ اللہ نے نازل کی اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ بہتر بات کہ وہ ہے كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا کتاب متشابہ یعنی قرآن کہ اوسکی بعضی آیتین بعض کے مشابہ ہین اعجاز مین
یا لفظ کی تیزی اور معنی کی صحت مین یا اوسمین سے بعض تصدیق کرنے والا ہے بعض کی اور اوسمین کچھ تناقض و اختلاف نہین مَّثَانِيَ دو دو اور دہرایا ہوا
یعنی اوسمین وعدہ و وعید خبرین جوڑ کی طرح مذکور ہین جیسے امر و نہی وعدہ وعید ذکر فکر رحمت عذاب بہشت دوزخ مومن کافر وغیرہ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ تھراتی ہین
اوس سے یعنی اون وعیدون سے جو اوسمین مذکور ہین جُلُوْدُ الَّذِيْنَ کھالین ان لوگون کے بدنون کی جو يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ڈرتے ہین اپنے رب سے
ثُمَّ تَلِيْنُ پھر نرم ہو جاتی ہین اور آرام پاتی ہین جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اونکی کھالین اور انکے دل اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ خداوند کریم کی رحمت و مغفرت
یاد کرنے کی طرف امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ تھراتے ہین ہیبت الہی سے اور تسکین پاتے ہین انس بادشاہی سے اور بعضون نے کہا ہے

مین ٹھہرانا اور آرام پانا نصیب اور لبیا ہکے آثار سے حاصل ہوتا ہی دیا پوشیدگی اور تجلی کے سبب سے کشف الاسرار مین ہی کہ تقشعر منہ جلودہم صفت ہی
مبتدیان راہ کی اور تلین جلودہم وقلوبہم علامت ہی خواندگان الطاف اسکی ذٰلِكَ یہ کتاب کہ قرآن ہی هُدَى اللّٰهِ ہدایت ہی
اسد کی یعنی راہ دکھانا اور ارشاد فرمانا خلق کو ہی خدائے خالق کی طرف سے يَهْدِيْ بِهٖ ہدایت فرماتا ہی اوسکے سبب سے مَنْ يَّشَاۤءُ
جسے چاہتا ہی وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جسے چھوڑ دیتا ہی اسد تعالیٰ تو وہ البتہ گمراہی کے جنگل مین جا پہونچتا ہی فَمَا لَهٗ تو نہین ہی
اوسکے واسطے مِنْ هَادٍ ۝ کوئی راہ دکھانے والا کہ حیرانی اور سرگردانی سے نجات دے اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ کیا جو کوئی بچاتا ہی
بِوَجْهِهٖ اپنا منہ سُوْۤءَ الْعَذَابِ بدی اور شدت عذاب سے یعنی ڈرتا ہی آتش دوزخ کی آنچ سی کہ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
قیامت کے دن یہ عذاب ہوگا تو یہ ڈرنے والا کیا مثل اوسکے ہی جو عذاب سے نڈر ہو کر راحت مین زندگی بسر کرتا ہی وسیط مین کلبی رحمۃ اللہ
علیہ سے منقول ہی کہ نڈر سے ابوجہل مراد ہی کہ اوسے دوزخ مین لیجائینگے ہاتھ گردن مین باندھ کر اور وہ چاہتا ہوگا کہ آتش دوزخ کی طرف
منہ کرے اور اوس سے بچے وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ اور کہینگے ظالمون سے کہ ذُوْقُوْا چکھو مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝
وبال اوس چیز کا کہ تھے تم کرتے تکذیب پیغمبر کی كَذَّبَ الَّذِيْنَ تکذیب کی اون لوگون نے جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ کفار مکہ کے
قبل اپنے پیغمبرون کی فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ تو آیا اونپر عذاب الٰہی مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ جہان سے کہ نہ جانتے
اور توقع نہ رکھتے تھے فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ تو چکھائی اونکو اسد نے ذلت و خواری اور رسوائی فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
زندگی دنیا مین قتل و قید اور جلا وطن اور مسخ ہو کر اور زمین مین دھنس کے وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ عذاب آخرت کا جو اون کے
واسطے تیار کیا گیا اَكْبَرُ ۘ بہت بڑا ہی دنیا کے عذاب سے اسواسطے کہ وہ ہمیشہ ہی تمام ہی نہوگا لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ اگر وہ یہ جانتے وقف
تو عبرت پکڑتے اور اپنے کو عذاب سے چھوڑائینگے وَلَقَدْ ضَرَبْنَا اور بیشک ہمنے بیان کی لِلنَّاسِ آدمیون کے واسطے یا اہل مکہ کے
لیے فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس کتاب مین کہ قرآن ہی مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ہر ایک مثل جو امر دین مین کام آئے لَّعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ شاید وہ لوگ نصیحت پاوین اوسکے سبب سے اور وہ کتاب جو ہمنے اوتاری ہی قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا قرآن ہی زبان عربی مین غَيْرَ
ذِيْ عِوَجٍ نہ کجی والا یعنی بے عیب ہی اور بے خلل اور بے تناقض فقیہ ابو اللیث نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اسد عنہ سے روایت
کی ہی کہ غیر مخلوق اور بہت تقدیر اوتارا گیا ہی اسواسطے کہ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ شاید وہ اوسکے معنی مین غور و تامل کرنے کے سبب سے پرہیز کرین کفر و تکذیب
سے ضَرَبَ اللّٰهُ بیان کی خدا نے مَثَلًا ایک مثل مشرک اور موحد کے واسطے اور وہ مثل کیا ہی کہ رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَاۤءُ ایک مرد غلام ایک
اور اوسمین بہت شریک ہین مُتَشٰكِسُوْنَ بدخو ناموافق اور ہر ایک اوس سے کام کا حکم کرے اور وہ کسیکا کام پورا نہ کرسکے اور کوئی شریک اوس سے
راضی نہو وَرَجُلًا سَلَمًا اور ایک مرد ہی چھوٹا ہوا شرکت سے سالم محفوظ لِّرَجُلٍ ایک ہی مرد آدمی کے واسطے یعنی ایک غلام کہ اوسکا ایک ہی آقا ہو اور کوئی
اوسمین جھگڑا نہ کرے تو البتہ یہ غلام بالکل اپنے آقا کے کام مین متوجہ ہو کر اوسے خوشنود کر سکتا ہی هَلْ يَسْتَوِيٰنِ کیا برابر ہوتے ہین یہ دونون غلام
مَثَلًا ؕ مثل ہونے کی رو سے یقینی یہ دونون غلام برابر نہین ہوسکتے اسواسطے کہ ایک تو اپنے آقاؤن کے جھگڑے کے سبب سے عاجز ہوتا ہی اور سب آقا اوس سے ناراض
رہتے ہین اور دوسرا شریکون کی منازعت سے سالم اور محفوظ ہی تو اوسکا آقا اوس سے خوش اور راضی رہتا ہی مشرک تو پہلے غلام کے مثل ہی کہ اوس

اپنا دل اپنے معبودون مین سے ہر ایک کی عبادت مین پراگندہ کیا اور موحد دوسرے غلام کے مثل ہر کہ خدا کے سوا نہ کسیکی عبادت کرتا ہر نہ
کسیکو دوست رکھتا ہر نہ اور کوئی اوسکی امیدگاہ ہر بیت یک یار پسند کن چو یک دل داری ✤ ورنہ بکشی تو در جہان بس خواری اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ ۚ سب تعریف اللہ کے واسطے ہر جو خدائی مین اپنا شریک نہین رکھتا بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے
کہ وہ مالک مطلق ہر لکھا ہر کہ کفار مکہ کہتے تھے کہ نَتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ یعنی ہم امید رکھتے ہین کہ محمد مرجائین اور ہم اونسے نجات پائین تو حق
تعالی نے فرمایا کہ اِنَّكَ مَيِّتٌ بیشک تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردہ ہوگے وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝ اور یقینی مشرک بھی
مردہ ہین یعنی جلد مرجائینگے تو اپنی موت سے وہ بیخوف نہین ہین اس حال مین دوسرے کی موت کا انتظار عین جہالت اور کمال حماقت ہر
بیت ای دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری ✤ شادی مکن کہ بر تو ہمین ماجرا رود ✤ ثُمَّ اِنَّكُمْ پھر بیشک تم ای مومنو کافرون کے ساتھ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن عِنْدَ رَبِّكُمْ اپنے رب کے پاس تَخْتَصِمُوْنَ ۝ جھگڑوگے امر دین مین اور اونپر غلبہ ع ۱۰
تمھی کو ہوگا اور بعضون نے کہا ہر کہ جھگڑا عام ہر کہ بعضے لوگ بعضون سے جھگڑینگے دنیا کے قصے قضیون مین اور ہر ایک اپنے حق کو پہونچیگا
فَمَنْ اَظْلَمُ پھر کون بڑا ظالم ہر مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ اوس شخص سے جو جھوٹ باندھے اللہ پر اور اوسکے ساتھ
زن اور فرزند اور شریک منسوب اور ثابت کرے وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اور جھوٹ جانے سچ بات کو کہ وہ قرآن ہر
اِذْ جَآءَهٗ ۭ جب آئے اوسکے پاس اور بعضون نے کہا ہر کہ صاحب صدق یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین کہ وہ جب اون
کافرون کے پاس تشریف لائے ہین تو وہ کافر تکذیب کرتے ہین اور جھوٹا بناتے ہین اَلَيْسَ کیا نہین یعنی ہر فِيْ جَهَنَّمَ دوزخ مین مَثْوًى
لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ جگہ اور مقام کافرون کے واسطے وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ اور وہ جو آیا سچی بات کے ساتھ وَصَدَّقَ
بِهٖٓ اور وہ جسنے سچا جانا اوسکو اُولٰۗىِٕكَ وہ گروہ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ وہی ہین پرہیزگار اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ جاء بالصدق سے
جبریل امین مراد ہین کہ قرآن لائے اور صَدَّقَ بِهٖ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقصود ہین کہ آپ نے اوسکی تصدیق فرمائی اور قبول
کرلیا اور بعضون نے کہا ہر کہ قرآن لانے والے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور تصدیق کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
ہیان ہین ہر کہ تصدیق کرنے والے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ ہین اور بعضون نے کہا ہر کہ سب مومن تصدیق کرنے والے ہین لَهُمْ اونکے
واسطے ہر مَّا يَشَاۗءُوْنَ جو کچھ چاہین اور تمنا کرین نعمت اور کرامت عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اونکے رب پاس ذٰلِكَ یہ ہر جَزٰۗؤُا
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ جزا نیک کام کرنے والون کی یعنی اہل تصدیق کی اور حق تعالی اونکو جزا دیتا ہر لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ تاکہ مٹا دے اور چھپائے
اللہ عَنْهُمْ اونسے اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا بہت برا کام جو اونھون نے کیا ہو بہت برے کام کا ذکر مبالغہ کے واسطے ہی
یعنی جب بہت برے کام کو مٹائے اور چھپائیگا تو جو کم برے کام ہین اونھین بطریق اولی محو اور مخفی فرمائیگا وَيَجْزِيَهُمْ اور
جزا دیگا اونکو اَجْرَهُمْ اجر اونکا بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ بہت اچھے کام کے ساتھ
جو عمل کرتے تھے کہ وہ بہت اچھا کام ایمان ہی بعضون نے کہا ہر کہ اونکے احسن اعمال کی جزا زیادہ عطا کرینگے اور باقی اعمال کا اجر بدستور
دینگے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ کیا نہین ہر اللہ کافی عَبْدَهٗ ۭ اپنے بندے کو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکے معنی یہ ہین

کہ اللہ جل شانہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشمنون کے شر سے بچانے کے واسطے کافی ہے اور اپنے حبیب کی نصرت کرکے مشرکون پر غالب کریگا
اور دین محمدی کو سب دینون پر غلبہ دیگا لکھا ہے کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار کے باطل معبودون کے عیب
بیان کرتے تو کافر کہتے کہ اے محمد ایسا نہ کہو ورنہ ہمارے خدا تکو بیج پہونچا وینگے اور تمھارا حال تباہ ہوجائیگا تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَيُخَوِّفُونَكَ
اور ڈراتے ہین تمکو مشرک بِالَّذِينَ اونسے جنکو وہ پوجتے ہین مِن دُونِهِ سوا خدا کے وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ اور جسے گمراہ کرے
اللہ کہ گمراہی کی وجہ سے وہ خوف دلاتے اون چیزون کا جو کہ ہیچ ہین نہ ضرر پہونچا سکتے نہ فائدہ فَمَا لَهُ تو نہین ہے اون گمراہون کو مِنْ
هَادٍ کوئی ہدایت کرنے والا کہ اونکو ہدایت کرے وَمَن يَهْدِ اللَّهُ اور جسے ہدایت کرے اللہ کہ وہ خدا کے سوا اور کسی سے نہ ڈرے
فَمَا لَهُ تو نہین ہے اوس ہدایت کیے ہوئے کو مِن مُّضِلٍّ کوئی گمراہ کرنے والا کہ اوسے راہ سے بہکاوے أَلَيْسَ اللَّهُ کیا
نہین ہے خدا یعنی ہے بِعَزِيزٍ غالب دشمنون پر ذِي انتِقَامٍ انتقام لینے والا کافرون سے وَلَئِن سَأَلْتَهُم اور اگر
پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے مشرکون سے کہ مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ کسنے پیدا کیے آسمان اور
زمین تو لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ضرور کہینگے کہ اللہ نے سو اسکے کہ زمین آسمان کا پیدا کرنا اوسکے خالق اور ایک ہونے پر بہت کھلی ہوئی دلیل ہے
قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ أَفَرَأَيْتُم کیا دیکھا ہے تم نے مَّا تَدْعُونَ کیا پھر سمجھے ہو تم یہ بات کہ پکارتے اور چاہتے ہو تم مِن دُونِ اللَّهِ
اللہ کے سوا یعنی بتون کو پوجتے ہو إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ اگر چاہے خدا مجھ کو بِضُرٍّ سختی اور زحمت پہونچانا تو هَلْ هُنَّ کیا ہین وہ بت
كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ دفع کرنے والے وہ سختی جو خدا نے میرے واسطے چاہی أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ یا اگر ارادہ کرے اللہ مجھے رحمت
اور منفعت دینے کا تو هَلْ هُنَّ کیا ہونگے وہ بت مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ روک رکھنے والے مجھسے اوس رحمت کو مقاتل رحمہ اللہ
تعالی کہتے ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکون سے پوچھا تو وہ چپ ہو رہے تو حق تعالی نے فرمایا کہ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ
کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بس ہے مجھے اللہ بھلائی پہونچانے اور برائی سے بچانے کو عَلَيْهِ اوسی پر يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ
توکل کرتے ہین توکل کرنے والے ہر باب اور ہر حال مین اپنا کام اوسی پر چھوڑتے ہین بیت تو با خدائے خود انداز کار و دل خوشدار ٭ کہ رحم
گر نکند مدعی خدا بکند ٭ قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے میری قوم عمل کرو عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ اون حالون پر
جو تم رکھتے ہو اور اپنے کو خدا پر رکھو توکل کی راہ سے اور حق تعالی پر اعتماد واثق کر رہے یہ ترجمہ ابوبکر کی قراءت کے موافق ہوا اور بعض نے مکاناتکم
پڑھا ہے یعنی اپنی جگہ پر عمل کرو إِنِّي عَامِلٌ تحقیق مین عمل کرنے والا ہون ہر حال پر جو حال مجھکو دیا ہے توکل کی رو سے اوس حال مین
مین عمل کرتا ہون فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ تو قریب ہے کہ جانوگے تم مَن يَأْتِيهِ اوس شخص کو کہ ہم مین اور تم مین سے آئیگا اوسپر
عَذَابٌ يُخْزِيهِ عذاب کہ اوسے رسوا کریگا وَيَحِلُّ عَلَيْهِ اور اوتریگا اوسپر عَذَابٌ مُّقِيمٌ عذاب ہمیشہ اور ہلاک کرنے والا
اور ایک کی رسوائی دوسرے کے غلبہ کی دلیل ہوگی تو حق تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنون کو جنگ بدر کے دن رسوا کیا کہ اون مین سے
ایک گروہ مسلمانون کے ہاتھ سے قتل ہوا اور ایک گروہ قید ہوا بیت این سر باد داده وان دستها بسته ٭ آن کشته خوار و زار و گرفتار وستمند ٭ إِنَّا
أَنزَلْنَا بیشک ہمنے اوتاری عَلَيْكَ الْكِتَابَ تجپر کتاب کہ قرآن ہے لِلنَّاسِ سب لوگون کے واسطے بِالْحَقِّ بیان حق کے ساتھ ہوا ہے

قرآن شریف مین لوگون کی معاش و معاد کی مصلحتین بیان مین فَمَنِ اهْتَدٰى پس جو کوئی راہ پر آیا

یعنی جو کچھ اوس مین بیان ہوا اوس پر عمل کرے فَلِنَفْسِهٖ تو اوسی کے واسطے ہی اوس عمل کرنے کا فائدہ

پہونچیگا وَمَنْ ضَلَّ اور جو بہکا فَاِنَّمَا يَضِلُّ تو سوا اسکے نہین کہ وہ گمراہ ہوتا ہی عَلَيْهَا اپنے نفس پر یعنی اوس گمراہی کا وبال

اوسی پر ہی وَمَآ اَنْتَ اور نہین ہو تم اے ہمارے حبیب عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ اوپر نگہبان کہ اونہین گمراہ ہونے دو ع ۱

اور ضلالت کے اختیار مین بلکہ تمہارے ذمہ پر تو فقط حکم پہونچا دینا ہی بس اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ اللہ تعالی قبض کرتا ہی جانین حِيْنَ

مَوْتِهَا اونکی موتون کے وقت وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ اور چھوڑ دیتا ہی اوسکا جی جو نہین موا ہی فِيْ مَنَامِهَا اوسکے خوابون مین امام محی السنۃ

رحمہ اللہ تعالی نے معالم مین فرمایا کہ ہر آدمی کے دو نفس ہین ایک نفس حیات دوسرا نفس تمیز نفس حیات تو آدمی سے موت ہی کے وقت مفارقت کرتا ہی

اور اوسکے زائل ہونے سے نفس تمیز بھی زائل ہو جاتا ہی اور نفس تمیز سوتے وقت مفارقت کرتا ہی اور اوسکے زائل ہونے سے نفس

حیات نہین زائل ہوتا اتحاف مین ابن جبیر رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہی کہ حق تعالی زندون اور مردون کی روحین باہم ملا دیتا ہی

کہ دوسرے کو آشنائی کا پتا اور نشان دیتے ہین فَيُمْسِكُ الَّتِيْ پھر نگاہ رکھتا ہی اوس عالم مین اوس نفس کو کہ قبل اوس قَضٰى عَلَيْهَا

الْمَوْتَ جاری کرچکا ہی اوس پر موت کو وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اور بھیجتا ہی دوسرے نفس کو جسکی زندگی باقی ہی اوسکے بدنون کی طرف

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى تمام رکھے ہوئے وقت تک کہ اونکی اجل آپہونچے اور جمہور مفسرون کے نزدیک امساک و ارسال اون نفسون کے واسطے ہی

جو خواب مین قبض کیے ہون اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک نفسون کے قبض کر لینے اور نگاہ رکھنے اور بدنون مین بھیجنے مین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان

ہین کمال قدرت پر اور بعث و حشر کے واسطے لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ اوس گروہ کے واسطے جو تفکر کرتے ہین مار ڈالنے کے امر مین کہ نیند کے مشابہ

اور زندہ کرنے کے باب مین کہ وہ جاگنے سے مثل ہی تو رستہ پاوینگے کہ اوسی بنی آدم جسطرح ... سوتا اور جاگتا ہی اوسیطرح مرتا ہی اور اوسیطرح مرنے کے بعد

اوٹھایا جائیگا اور کافر اسمین کچھ غور و تامل نہین کرتے اَمِ اتَّخَذُوْا بلکہ ٹھہرا لیا ہی کافرون نے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اللہ کے سوا شُفَعَآءَ

شفیع لوگ کہ خدا سے اونکی شفاعت کرینگے قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا کہو کیا وہ شفاعت کرینگے اگرچہ ہون کہ کسی طرح لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا مالک نہون کسی چیز

شفاعت مین سے یعنی شفاعت کی قدرت نہین رکھتے وَّلَا يَعْقِلُوْنَ اور نہین جانتے اپنے پوجنے والون کو یعنی جمادات سے شفاعت کی توقع کیونکر

حال یہ ہی کہ وہ قدرت اور علم دونون سے بے بہرہ ہین قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ کہو اللہ کے واسطے ہی شفاعت جَمِيْعًا سب یعنی حکم شفاعت اوسی کے

پاس ہی اور بے اوسکے حکم کے کوئی شفاعت نہ کریگا لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اوسکے واسطے ہی بادشاہی آسمانون اور زمینون

کی ثُمَّ اِلَيْهِ پھر اوسکی طرف تُرْجَعُوْنَ پھیرے جاؤگے تم قیامت کے دن وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ اور جب یاد کیا جاتا ہی اللہ تعالی

وَحْدَهُ اکیلا بے اونکے معبودون کی یاد کے جیسا کہ لا الہ الا اللہ کہتے ہین تو اشْمَاَزَّتْ بھاگتے ہین اور نفرت کرتے ہین قُلُوْبُ الَّذِيْنَ

دل اون لوگون کے جو لَا يُؤْمِنُوْنَ نہین ایمان لائے بِالْاٰخِرَةِ آخرت کا وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ اور جب

یاد کیے جاتے ہین وہ جو اونکے معبود ہین مِنْ دُوْنِهٖٓ بجز خدا کے اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ تو اوسی وقت وہ خوش

ہوتے ہین حق کو بھول لینے اور باطل کے ساتھ مشغول ہونے کے سبب سے مگر مومن کا کام اسکے برعکس ہی کہ وہ خدا کی یاد کے

خوش ہو اور سمجھے کہ ان سے [illegible] مقصود نہیں ہے فقط [illegible] دل ہی [illegible] خوش ہو ❊ فال من از اقبال تو فرخندہ شود ❊ وز غیر تو ہر جا سخن
آید بیان [illegible] شود ❊ قُلِ اللّٰھُمَّ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یا اللہ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمینوں کے عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے اَنْتَ تَحْکُمُ
تو حکم کریگا بَیْنَ عِبَادِکَ اپنے بندوں کے درمیان آخرت میں فِیْ مَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝ اوس چیز میں کہ تھے
وہ اوس میں اختلاف کرتے امر دین میں سے وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اور اگر ہوا اون لوگوں کے واسطے جو کافر ہوئے مَا فِی الْاَرْضِ
جو کچھ کہ زمین میں ہے مال جَمِیْعًا سب وَّمِثْلَہٗ اور مثل اوس مال کے مَعَہٗ اوسکے ساتھ تو لَافْتَدَوْا بِہٖ ضرور فدیہ
دین اوس مال کو یعنی اوسے فدا کریں گے واسطے سبب [illegible] اور چھڑائیں مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ شدت عذاب سے
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ دن قیامت کے وَبَدَا لَھُمْ اور ظاہر ہو [illegible] مِّنَ اللّٰہِ خدا سے مَا لَمْ یَکُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ۝
وہ چیز جسے نہ گمان کرتے یعنی اونکو گمان یہ تھا کہ بتوں کی [illegible] وسیلہ سے قربت کا رتبہ ملیگا جب عذاب میں گرفتار ہونگے تو جو اونکو
گمان تھا اوسکے خلاف اونہیں پہونچیگا ❊ تابعین میں سے ایک بزرگ نے [illegible] مضطرب ہوئے لوگوں نے سبب پوچھا فرمایا کہ مجھ پر
یہ ایسی کوئی چیز پیش آئے جسے میں حساب [illegible] حضرت سفیان ثوری سے منقول ہے کہ جب یہ آیت پڑھتے تو فرماتے کہ ویل لاھل الریا
یعنی افسوس ریاکاروں پر ریا ہی پیدا [illegible] ❊ خلاصہ کار درو ست ❊ چون پردہ زروی کار بر داشتہ
گشت ❊ بر خلق عیان شد کہ [illegible] ❊ وَبَدَا لَھُمْ اور ظاہر ہوویگا اونکے واسطے سَیِّاٰتُ مَا کَسَبُوْا عذاب بدیوں کا
جو اونھوں نے کی ہیں وَحَاقَ بِھِمْ اور گھیر لیگی اونکو مَا کَانُوْا بِہٖ جو اوس چیز کی کہ تھے اوسکے ساتھ یَسْتَھْزِءُوْنَ
ہنسی کرتے خدا کے [illegible] اور رسول مقبول کے [illegible] میں سے فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ پھر جب پہونچتی ہے کافروں کو
کہ وہ [illegible] اور مفسرین کے ایک گروہ نے سب کافروں کو عام رکھا ہے یعنی جب پہونچتی ہے کافر کو ضُرٌّ سختی اور مفلسی تو
دَعَانَا پکارتا ہے ہمیں اور اوسکو دفع کرنے کی ہم سے خواہش کرتا ہے ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰہُ پھر جب ہم عطا کی اوسکو نِعْمَۃً نعمت یعنی
مال اور ثروت مِّنَّا اپنی طرف سے فضل کی راہ سے اوسکے استحقاق کی وجہ سے نہیں تو قَالَ وہ کافر کہتا ہے کہ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُہٗ سوا اسکے
نہیں کہ مجھے یہ مال دیا گیا ہے عَلٰی عِلْمٍ علم پر میرے یعنی مال کمانے اور حاصل کرنے کی راہیں میں جانتا ہوں تو میری دانائی اور ہوشیاری سے
حاصل ہوا یا خدا نے جانا کہ میں اس نعمت کا مستحق ہوں بَلْ ایسا نہیں ہے جو وہ کہتے ہیں بلکہ ھِیَ فِتْنَۃٌ وہ نعمت آزمایش ہے اوسکی تاکہ
ظاہر ہو جاوے کہ وہ شکر گزار ہے یا ناشکر وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ اور لیکن بہت سے اونمیں سے لَا یَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے اور نہیں دریافت
کرتے قَدْ قَالَھَا بیشک کہی تھی یہی بات الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ اون کافروں نے جو اونکے قبل تھے یعنی قارون نے کہا تھا کہ اِنَّمَآ
اُوْتِیْتُہٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ اور اوسکی قوم کے لوگوں نے یہ بات پسند کی تھی فَمَآ اَغْنٰی عَنْھُمْ تو نہ دفع کیا اونسے عذاب کو مَا کَانُوْا
یَکْسِبُوْنَ ۝ اوس چیز نے جو وہ کمائی کرتے تھے دنیا کا مال متاع فَاَصَابَھُمْ تو پہونچیا اونکو سَیِّاٰتُ مَا کَسَبُوْا ایذا بدیوں اور
بد خوئیوں کا جو اونھوں نے کی تھیں اور مال سمیت زمین میں دھنس گئے وَالَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اور جن لوگوں نے ظلم کیا اور ناشکری کی مِنْ ھٰٓؤُلَآءِ

ان مشرکون کے گروہ مین سے جو تمھارے زمانہ مین ہین سَيُصِيبُهُمْ قریب ہو کہ پہونچے اونکو بھی سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا جزا اون برائیون کی جو
اونھون نے کین وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ۝ اور نہین ہین وہ عاجز کرنے والے ہمکو عذاب کرنے سے یا سبقت لیجانے والے ہمارے عذاب سے أَوَلَمْ
يَعْلَمُوا کیا نہین جانا اونھون نے کہ أَنَّ اللَّهَ بیشک حق تعالی يَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہو روزی لِمَنْ يَشَاءُ جس کسیکے
واسطے کہ چاہتا ہی اوسکی قدر بڑھانے کو نہین بلکہ محض اپنی مشیت سے وَيَقْدِرُ ط اور تنگ کرتا ہو روزی جس کسیکے واسطے کہ چاہتا ہو اوسکی خواری
اور بیمقداری اور مذلت کے واسطے نہین بلکہ اپنی حکمت کی روسے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک روزی کشادہ اور تنگ کرنے مین لَآيَاتٍ البتہ
نشانیان ہین اوسکی قدرت اور ارادہ کے کمال پر لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ ع اوس گروہ کے واسطے جو ایمان لاتے ہین خدا کا جو روزی دینے والا ہی ع ۵ ۱۱
اور جانتے ہین کہ وہ جو کچھ جسکو دیتا ہو اوسی کے ضمن مین مصلحت کلی ہی نظم ہر کرا باید بہر کہ می شاید ✣ تو دہی آنچنانکہ بیاید ✣ تو شناسی صلاح کار ہمہ ✣
کر تو آفریدگار ہمہ ✣ معالم مین مذکور ہی کہ مشرکون کی ایک قوم نے قتل اور زناہت کی تھی اور خواہش نفسانی سے گناہون کے دروازے اپنے اوپر
اونھون نے کھول لیے اور بہت گناہ کرنے لگے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونھون نے عرض کی کہ آپ جس بات کی طرف ہمین بلاتے ہین وہ
بہت خوب ہو مگر ہم ایسے اس شرط سے قبول کرتے ہین کہ آپ ہمکو یہ خبر دین کہ ہمارے گناہ بخشے جائینگے یا نہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا اے ہمارے وہ بندے جنھون نے اسراف کیا ہو عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ اپنی ذاتون پر یعنی گناہون
مین افراط کی ہو اور حد سے زیادہ کیے ہین کہ لَا تَقْنَطُوا ناامید ہو مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ط اللہ کی رحمت سے یہ آیت تمام قرآن کی آیتون سے
زیادہ امید وار کرنے والی اور بہتر ہو حدیث مین ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دنیا اور جو کچھ دنیا مین ہو سب مجھے حاصل ہو تو
اس آیت کے سامنے مین اوسے دوست نہین رکھتا ہون اسلئے کہ یہ آیت دنیا وما فیہا سے بہتر ہو معالم مین حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہو
کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک مسجد مین آئے دیکھا کہ ایک واعظ دوزخ کی آگ اور طوق اور زنجیرون کا ذکر کرتا ہو فرمایا کہ اے واعظ لوگون کو کیون ناامید
کرتا ہی مگر تو نے یہ نہین پڑھا ہی کہ خداوند غفور رحیم نے فرمایا ہو کہ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ فصول مین ہو کہ تمام تو
تین چیزون مین ہو پہلے تو خطاب کا لطف کہ فرمایا يَا عِبَادِيَ یعنی اے میرے بندو اور نہ فرمایا کہ يَا أَيُّهَا الْعُصَاةُ یعنی اے گنہگار و دوسرے عتاب مین نرمی
کہ فرمایا أَسْرَفُوا یعنی اسراف کیا اونھون نے اور نہ فرمایا اخطأوا یعنی خطا کی اونھون نے تیسرے اسباب رحمت پر تنبیہ کہ لَا تَقْنَطُوا فرمایا فتوحات مین ہو
کہ لَا تَقْنَطُوا نہی ہو اور جس چیز سے حق تعالی نہی فرمائے اوس سے باز رہنا بندون کو لازم ہو تو ناامید ہونا کسی وجہ سے روا نہین ہو مسلمانو ناامید نہو
اسواسطے کہ ناامیدی کفر ہو إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ بیشک اللہ بخشدیگا گناہ جَمِيعًا ط سب اگرچہ بہت ہون بجز شرک کے کہ وہ
ہرگز نہ بخشا جائیگا بعضے علما کہتے ہین کہ گناہون کا بخشا جانا توبہ پر موقوف ہو اور یہ قید ظاہر کے خلاف ہو وسیط مین اپنے اسناد کے ساتھ لکھا ہو اسما
بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ مین نے سنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ولا
یبالی إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ بیشک وہ بخشنے والا ہو گناہون کا الرَّحِيمُ ۝ مہربان ہو بندون پر اس آیت کے
حقائق اور اوسکی تاکیدون کی وجہین جواہر تفسیر مین تفصیل مناسب کے ساتھ تحریر ہین جن بیمارون کو گناہ کی
بیماری ہو اونھین اسی آیت کی دار الشفا سے شربت راحت ملتا ہو اور جو لوگ نفس کی خواہش کے بیابان مین سرگردان ہین اونھین اسی آیت کی

ہو دسے راہ نجات میسر آتی ہی نظم ندارم ہیچگونہ توشۂ راہ ✤ بجز لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ✤ نفرمودی کہ نومیدی میارید ✤ زمن لطف و عنایت چشم دارید ✤ بدینمعنی بسے امیدواریم ✤ ببخشا زانکہ بس امیدواریم ✤ امیدور دمندان را رواکن ✤ دل امیدواران را دواکن ✤ وَاَنِيْبُوْٓا اور پھیرو طاعت یا دعا اور عاجزی کے ساتھ اِلٰى رَبِّكُمْ اپنے رب کی طرف وَاَسْلِمُوْا اور گردن جھکا دو لَهٗ اوسکے واسطے یا اخلاص اختیار کرو توحید مین مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ پہلے اس سے کہ آئے تمپر عذاب ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ پھر مدد نہ دیے جاؤ گے یعنی تمپر سے عذاب دفع کرنے مین کوئی مدد نہ دیگا وَاتَّبِعُوْٓا اور پیروی کرو اَحْسَنَ بہت خوب مَآ اُنْزِلَ اوس چیز کی جو بھیجی گئی ہی اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ تمھاری طرف تمھارے رب پاس سے یعنی عزیمت کی متابعت کرو رخصت کی نہین اور ناسخ کی پیروی کرو منسوخ کی نہین مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ قبل اس سے کہ آئے تمپر الْعَذَابُ بَغْتَةً عذاب ناگہان یعنی بلا اور عقوبت یا مرگ مفاجات وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اور تم نہ جانتے ہو اوسکا تاکہ تدارک کرسکو اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ پہلے اس سے کہ نفس کہے کہ يٰحَسْرَتٰى اے میری پشیمانی عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ اوس چیز پر کہ مین نے تقصیر کی فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ خدا کے کام مین یا اوسکی رضا اور جوار رحمت اور قرب حضرت ڈھونڈھنے مین وَاِنْ كُنْتُ اور بیشک حال یہ ہی کہ مین تھا لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝ البتہ مسخراپن کرنے والون مین سے خدا کی کتاب اور اوسکے رسول اور مومنون کے ساتھ سلسلۃ الذہب مین اس آیت کے معنی مین فرمایا ہی نظم روز آخر کہ مرگ مردم خوار ✤ کند از خواب غفلتش بیدار ✤ یادش آید کہ در جوار خدا ے ✤ سالہا زد بجرم و عصیان راے ✤ ہر چہ در شصت سال یا ہفتاد ✤ کردہ از خیر و شر پیش افتاد ✤ یک بیک پیش چشم او دارند ✤ آشکارا بروے او آرند ✤ بگذراند زگنبد والا ✤ بانگ یا حسرتا و واویلا ✤ حسرت از جان او برآرد دود ✤ وانزمان حسرتش ندارد سود ✤ اَوْ تَقُوْلَ یا کہیگا وہ نفس کہ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ اگر یہ کہ خدا ہدایت کرتا مجکو تو لَكُنْتُ البتہ مین ہوتا مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ پرہیزگارون مین سے اور شرک و معصیت مین مین نہ آلودہ ہوتا اَوْ تَقُوْلَ یا کہیگا حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ اوسوقت جب کہ عذاب دیکھیگا کہ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً اے کاشکے ہوتا پھر جانا مجھے دنیا مین فَاَكُوْنَ کہ مین وہان جاؤن اور ہو جاؤن مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ نیک کام کرنے والون اور فرمانبردارون مین سے تو جو یہ کہیگا کہ مجھے ہدایت نہین کی ورنہ مین متقی ہوتا اوس سے کہینگے کہ بَلٰى ہان یعنی تجھے ہدایت کی ہی قَدْ جَآءَتْكَ یقینی آئین تیرے پاس اٰيٰتِيْ آیتین میری کتاب کی کہ وہ قرآن ہی فَكَذَّبْتَ بِهَا پس تکذیب کی تو نے اور اوسکو جھوٹ مانا وَاسْتَكْبَرْتَ اور تکبر کیا تو نے اور اوسپر ایمان لانے سے سرکشی کی وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور تھا تو کافرون مین وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور قیامت کے دن تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا دیکھیگا تو اون لوگون کو جنھون نے جھوٹ باندھا عَلَى اللّٰهِ اللہ پر یعنی خدا کو کہا کہ اوسکی اولاد اور شریک ہین وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اونکے منھ کالے ہونگے دوزخ مین داخل ہونے کے قبل اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ کیا نہین ہی دوزخ مین یعنی ضرور ہی مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ مقام اور ٹھہرنے کی جگہ متکبرون اور سرکشون کو جنھون نے خدا اور رسول کا حکم نہ مانا وَيُنَجِّي اللّٰهُ اور نجات دیگا حق تعالے دوزخ سے الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اون لوگون کو جنھون نے پرہیز کیا شرک سے بِمَفَازَتِهِمْ ز اونکے چھٹکارے کے ساتھ یعنی اسباب نجات کے ساتھ

کہ وہ ایمان اور نیک کام کرتا ہی لَا يَمَسُّهُمُ السُّوۡٓءُ نہ پہونچیگی متقیون کو کوئی برائی اور ناگوار بات وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ○
اور نہ غمگین ہونگے اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیۡءٍ خدا پیدا کرنے والا ہی سب چیزون کا وَّهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ اور وہ ہر چیز پر
وَّكِيۡلٌ ○ خداوند ہی اور اوسمین تصرف کرنے والا اور اوسکی حفاظت پر قائم لَهٗ مَقَالِيۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ
اوسی کے واسطے ہین کنجیان آسمانون اور زمین کے خزانون کی یعنی علوی اور سفلی امور کا مالک وہی ہی اوسکے غیر کو اونمین تصرف ممکن نہین ہی جسطرح
خزانون مین وہی دخل کرسکتا ہی جسکے ہاتھ مین اونکی کنجیان ہون حدیث مین ہی کہ حضرت عثمان رض ذوالنورین نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ
واٰلہ وسلم سے پوچھا کہ مَقَالِيۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ کی تفسیر کیا ہی تو حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ تفسیر ہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِهٖ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ
وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ هُوَ الۡاَوَّلُ وَالۡاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالۡبَاطِنُ يُحۡيِيۡ وَيُمِيۡتُ بِيَدِهِ الۡخَيۡرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِيۡرٌ یعنی یہ کلمات آسمان اور زمین کے خزانون کی
کنجیان ہین جو کوئی یہ کلمات پڑھے ان خزانون کے نقد فیض اوسے پہونچینگے اور بعضون نے کہا ہی کہ آسمان کے خزانے مینھ ہین اور زمین کے
خزانے گھاس ہی اور ان خزانون کی کنجی اوسی کے قبضہ تصرف مین ہی جب چاہتا ہی مینھ برساتا ہی اور نباتات مین سے جو کچھ چاہتا ہی اوگاتا ہی وَالَّذِيۡنَ
كَفَرُوۡا اور جو لوگ نہ ایمان لائے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ تعالی کی نشانیون کا یعنی اوسکی قدرت کی دلیلون اور اوسکی کتاب کی آیتون کا
اُولٰٓئِكَ وہ گروہ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ○ع وہی نقصان پانے والے ہین اسواسطے کہ اونکے رجوع کرنے کی جگہ دوزخ ہی لکھا ہی کہ کفار ع
قریش نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو آپکے باپ دادا کے دین کی طرف بلایا تو حق تعالی نے فرمایا کہ قُلۡ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ
واٰلہ وسلم اونسے اَفَغَيۡرَ اللّٰهِ کیا غیر خدا کو تَاۡمُرُوۡٓنِّیۡۤ اَعۡبُدُ حکم کرتے ہو تم مجھے کہ پوجون ان دلیلون کے بعد اَيُّهَا الۡجٰهِلُوۡنَ ○
ای نادانو وَلَقَدۡ اُوۡحِیَ اِلَيۡكَ اور بیشک بے شبہہ وحی بھیجی گئی ہی تیری طرف وَاِلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكَ اور اونکی طرف
جو تجھسے قبل تھے پیغمبر یعنی ای حبیب تمسے اور سب پیغمبرون سے یہ بات کہی گئی ہی کہ لَئِنۡ اَشۡرَكۡتَ اگر تم شرک کروگے یعنی یہ فرض
محال اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ ظاہر مین اگرچہ مخاطب پیغمبر ہین مگر مراد اونکی امتون کے مسلمان ہین ہر ایک کو فرماتا ہی کہ اگر تو شرک کریگا تو
لَيَحۡبَطَنَّ ضرور ضرور حبط اور تباہ ہو جائیگا عَمَلُكَ عمل تیرا جو ایمان کے حال مین ہوا وَلَتَكُوۡنَنَّ اور
بیشک بے شبہہ ہو جائیگا تو مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ○ نقصان پانے والون مین سے کہ عزت دین حاصل کرنے کے بعد ذلت شرک
مین مبتلا ہوگا بَلِ اللّٰهَ فَاعۡبُدۡ بلکہ خدا کی عبادت کر وَكُنۡ مِّنَ الشّٰكِرِيۡنَ ○ اور رہ شکر گزارون مین سے جو توحید
اور عبادت کی نعمت پر شکر کرتے ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ علماء یہود مین سے ایک عالم حضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ
وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور بولا کہ ای محمد تم جانتے ہو کہ حق تعالی قیامت کے دن ایک اونگلی پر آسمان ایک پر زمین ایک پر پہاڑ ایک پر
پانی اور مٹی ایک پر تمام مخلوق کو رکھیگا پھر اپنی اونگلیان ہلائیگا اور فرمائیگا کہ اَنَا الۡمَلِكُ وَاَيۡنَ الۡمُلُوۡكُ یعنی آج مین ہی بادشاہ ہون
کہان ہین اور بادشاہ حضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اوسکی بات سنکر مسکرائے اور چپ رہے تو یہ آیت نازل ہوئی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ اور وصف
نہین کیا ان لوگون نے خدا کا اور اوسکی تعظیم نہین کی حَقَّ قَدۡرِهٖ ق صلے جو حق ہی اوسکی قدر اور تعظیم کا وَالۡاَرۡضُ جَمِيۡعًا
اور زمین سب قَبۡضَتُهٗ اوسکی مٹھی مین پکڑی ہوئی ہوگی يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ قیامت کے دن وَالسَّمٰوٰتُ مَطۡوِيّٰتٌ اور آسمان لپٹے ہونگے

بِیَمِیْنِہٖ ط اوسکے یمین مین معالم مین ہو کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہین کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ حق تعالی قیامت کے دن آسمانون کو لپیٹ کر اپنے یمین مین لیگا پھر فرمائیگا کہ اَنَا الْمَلِکُ وَاَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ وَاَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ یعنی مین بادشاہ ہون
کہان ہین جبار اور کہان ہین متکبر پھر لپیٹ کر زمین کو اپنے شمال مین لیگا اور وہی کلمات فرمائیگا اہل ایمان ایسی باتون مین تشبیہ سے اوسکی
تنزیہ کا اعتقاد رکھتے ہین یعنی تشبیہ سے وہ پاک ہی صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہی کہ ہمارا مذہب اس آیت کی تحقیق مین یہ ہی کہ ہم اسے اوس معنی پر
چھوڑ دین جو اللہ جل شانہ نے اس سے مراد لیے ہین اسواسطے کہ ایسے کلمات متشابہات مین شمار کیے گئے ہین اوسپر ایمان لانا چاہیے اور اوسکی
حقیقت مین کچھ بات نہ کہنا چاہیے سُبْحٰنَہٗ پاک ہی حق تعالی جواہر اور اعراض کے وصف سے وَتَعٰلٰی اور برتر ہی عَمَّا
یُشْرِکُوْنَ ۝ اوس چیز سے کہ شرک کرتے ہین اور اوسکا شریک بناتے ہین وَنُفِخَ اور پھونکا جائیگا فِی الصُّوْرِ صور مین پہلی بار اونکے قول کے موافق
جو دو نفخے ثابت کرتے ہین اور اس نفخہ کو نفخہ صعقہ کہتے ہین اسواسطے کہ اس بار جب صور پھونکا جائیگا فَصَعِقَ تو بیہوش ہو کر
گر پڑیگا اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ مر جائیگا مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ جو کوئی ہی آسمانون مین وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اور جو کوئی ہی
زمین مین اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ ط مگر جسے چاہے اللہ کہ وہ عرش اوٹھانے والے فرشتے ہین یا شہید لوگ یا بہشت اور دوزخ کے
اہلکار فرشتے ثُمَّ نُفِخَ پھر پھونکا جائیگا فِیْہِ اُخْرٰی دوسری بار اس نفخہ کو نفخہ بعث کہتے ہین اور اس نفخہ سے سب جی دے زندہ
ہو جائینگے فَاِذَا ھُمْ تو اوسوقت وہ قِیَامٌ کھڑے ہونگے اپنی قبرون کے کنارے یَّنْظُرُوْنَ ۝ دیکھتے ہونگے مبہوتون کی طرح
یا اس انتظار مین ہونگے کہ دیکھیے اب ہمارے ساتھ کیا کیا جاتا ہی وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ اور روشن ہو جائیگی زمین محشر بِنُوْرِ
رَبِّہَا اپنے رب کے نور سے یعنی اوس نور سے جو نور خدا اوس مین پیدا کر دیگا اور بعضون نے کہا ہی کہ نور سے عدل کی روشنی
مراد ہی کہ اوس روشنی سے خلائق اور خالق کے حق ظاہر ہو جائینگے اور ظلم کی ظلمت جاتی رہیگی وَوُضِعَ الْکِتٰبُ اور رکھے
جائینگے نوشتے یعنی اعمالنامے داہنے بائین ہاتھ مین وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ اور لائینگے پیغمبرون کو امتون پر یہ دعوی کرنے کو کہ
ہمنے انھین حکم پہونچا دیے وَالشُّھَدَآءِ اور گواہون کو پیغمبرون کے دعوے صحیح اور ثابت کرنے کے واسطے ان گواہون سے امت
محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ شہدا سے شہید لوگ مراد ہین جنھون نے صف جہاد مین شربت شہادت پیا یعنی
شہیدون کو حاضر کرکے پیغمبرون کا رفیق کرینگے اونکے شرف اور بزرگی کی جہت سے وَقُضِیَ اور حکم کیا جائیگا بَیْنَہُمْ بندون کے
درمیان بِالْحَقِّ حق حق سچائی اور عدل کے ساتھ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝ اور وہ ظلم نہ کیے جائینگے ثواب کم ہونے اور عذاب
بڑھنے کی وجہ سے وَوُفِّیَتْ اور پوری دیا جائیگا کُلُّ نَفْسٍ ہر نفس مَّا عَمِلَتْ جزا اوسکی جو اوسنے کیا ہی وَھُوَ اَعْلَمُ اور
خدا خوب جانتا ہی بِمَا یَفْعَلُوْنَ ۝ع وہ جو کچھ مخلوق کرتے ہین اور اوسکے مناسب جزا دیگا وَسِیْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اور
ہنکائے جائینگے وہ لوگ جو نہ ایمان لائے ہنکانا سخت اِلٰی جَھَنَّمَ دوزخ کی طرف زُمَرًا ط گروہ گروہ ایک دوسرے کے پیچھے حَتّٰٓی
اِذَا جَآءُوْھَا یہانتک کہ جب آئینگے دوزخ پر تو فُتِحَتْ کھولے جائینگے اَبْوَابُھَا اوسکے دروازے ساتون اونکے داخل ہونے کے
واسطے وَقَالَ لَھُمْ اور کہینگے اونسے خَزَنَتُھَآ دوزخ کے خازن ملامت کی روسے کہ اَلَمْ یَاْتِکُمْ کیا نہین آئے تمھارے پاس

رُسُلٌ مِّنْكُمْ رسول تم ہی مین سے بحکم الٰہی کے سبب سے یَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ پڑھتے تم پر اٰيٰتِ رَبِّكُمْ آیتین تمھارے رب کی جو اوسنے اوتاری
تمھین وَيُنْذِرُوْنَكُمْ اور ڈراتے تمکو لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا دیکھنے سے اس تمھارے دن کے قَالُوْا بَلٰى کہینگے کافر کہ ہان ہمارے
پاس آئے اور ہمکو ڈرایا وَلٰكِنْ حَقَّتْ لیکن واجب ہوئی كَلِمَةُ الْعَذَابِ بات اللہ کی یعنی اوسکا حکم عذاب عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
کافرون پر قِيْلَ ادْخُلُوْٓا کہا جائیگا اونکو کہ داخل ہو اَبْوَابَ جَهَنَّمَ دوزخ کے دروازون مین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ
رہنے والے اوسمین فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ○ تو برا ٹھکانا ہی متکبرون کے واسطے دوزخ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اور
لیجائینگے اون لوگون کو جو ڈرے رَبَّهُمْ عذاب سے اپنے رب کے لیجانا مہربانی اور نرمی کے ساتھ یعنی فرشتے براہ مہربانی اونسے جلدی کرینگے
چلنے مین اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا جنت کی طرف گروہ گروہ اونکے مراتب بہشت کے تفاوت کے موافق جنتیون کو چلانا اور ہنکانا دوزخیون کے
جوڑ کے طور پر فرمایا ہی یا اونکی سواریان ہنکائی اور بڑھائی جائینگی اسواسطے کہ متقیون کو سوار کر کے جنت مین لیجائینگے حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا
یہانتک کہ جب آئینگے جنت مین اور سعادت تمام اور دولت لاکلام کو پہونچینگے وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا اور کھولدیے جائینگے جنت کے دروازے
اونکے پہونچنے سے قبل اور اونکو ذرا انتظار کرنا پڑیگا وَقَالَ لَهُمْ اور کہینگے اونسے خَزَنَتُهَا جنت کے خازن کہ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ درود
وسلام ہو تمپر یا سلامتی اور امنی تمھارے حال کو لازم رہے طِبْتُمْ پاک تھے تم دنیا مین گناہون سے یا جنت مین تمھارا مقام پاکیزہ ہی حضرت
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ جب جنتی جنت مین پہونچینگے تو وہان ایک درخت دیکھینگے کہ اوسکے نیچے سے دو چشمے جاری ہین تو ایک مین غسل
کرینگے اور اونکا ظاہر جسم پاک ہو جائیگا اور دوسرے مین پانی پینگے تو اونکا باطن منور ہو جائیگا اور اس محل پر فرشتے کہینگے کہ پاک ہوے تم ظاہر اور باطن
مین فَادْخُلُوْهَا تو داخل ہو جنت مین خٰلِدِيْنَ ○ ہمیشہ رہنے والے اوسمین وَقَالُوا اور کہینگے مومن جب جنت مین داخل ہونگے
کہ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریف اللہ کے واسطے ہی الَّذِيْ صَدَقَنَا ایسا اللہ جسنے سچا کیا ہمارے ساتھ وَعْدَهٗ اپنا وعدہ ثواب کا
وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ اور میراث دی اوسنے ہمکو زمین بہشت مین سے کہ ہم تمکین کی روسے نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ جگہ لیتے ہین ہم
جنت مین حَيْثُ نَشَآءُ جہان ہم چاہتے ہین فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ○ تو خوب ہی اجر کام کرنے والون کا یعنی ثواب
حکم ماننے والون کا وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ اور دیکھتے ہوگے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتون کو یعنی جب مقعد صدق مین تم قرب
پر ہوگے تو جدہر دیکھوگے فرشتے نظر آئینگے حَآفِّيْنَ گھیرے ہوے مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ گرداگرد عرش کے یعنی اوسکے گرد طواف
کرنے والے کہ يُسَبِّحُوْنَ تسبیح کرتے ہین بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ملی ہوئی اپنے رب کی حمد کے ساتھ یعنی سبحان اللہ وبحمدہ کہتے ہین اور تسبیح
کرکے ذات الٰہی سے نفی کرتے ہین اون صفتون کی جو اوسکو سزاوار نہین اور حمد کرکے وہ صفتین ثابت کرتے ہین
جو اوسکو سزاوار ہین وَقُضِيَ اور حکم کیا جائیگا بَيْنَهُمْ خلق کے درمیان بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ یعنی ہر ایک جنتی
کو اوسکے مقام پر اوتارینگے وَقِيْلَ اور کہا جائیگا یعنی فرشتے ایمان والون سے کہینگے کہ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ سب تعریف اللہ کے واسطے ہی جو رب ہی سب اہل عالم کا
جسطرح آسمان اور زمین پیدا کرنے کی ابتدا مین اوسنے اپنی حمد کی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اوسی طرح اپنے مقامات

اور منازل ہین زمین و آسمان کے قرار پکڑنے وقت وہی حمد کی تاکہ جان لین کہ شروع اور خاتمہ مین حمد وثنا کا مستحق وہی ہے

بیت در خور حمد و ستایش نبود غیر تو کس ٭ ہر کجا حمد و ثنائیست تر از یبد بس ٭

سورۃ المؤمن مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	خمس وثمانون ایۃ
سورہ مؤمن کہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور اسمین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	پچاسی آیتین ہین

پہلی سورت ہے سات سورتون حامیمون مین سے امام ابو اللیث نے اپنی تفسیر مین اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جنت کے باغون مین میوے کھایا چاہے اوسے چاہیے حامیمین پڑھے حصن حصین مین صحیح مستدرک سے نقل کیا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی نے طٰہٰ اور طٰسینین اور حامیمین موسی علیہ السلام کی لوحون سے مجھے دی ہین معالم مین حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مین حامیمون کی تلاوت کرتا ہون تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا جنت کے باغون مین آگیا کہ وہ باغ نرم زمین مین ہین اور متعجب ہو کر اونھین دیکھتا ہون اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لکل شیء لباب و لباب القرآن الحوامیم یعنی ہر چیز کا لباب ہوتا ہے اور قرآن کا لباب حامیمین ہین اور بعضے صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم حامیمون کو عرائس قرآن اور دیباج قرآن کہتے ہین وباللہ التوفیق

حٰمٓ۝ بعضے علما کے قول پر حروف مقطعہ مقسم بہ ہین یعنی اونکی قسم کھائی ہے اور ہر حرف اشارہ ہے ایک کلمہ کی طرف جیسا کہ کلام عرب مین بعض کو نام سے تعبیر کرتے ہین تو یہان ح اشارہ حکم حق کی طرف ہے کہ وہ ہرگز نہ رد ہوتا ہے نہ رکتا ہے اور میم ایما ہے اوسکے ملک کی جانب کہ کبھی زائل اور فانی نہوگا اور قسم کا جواب یہ ہے کہ **تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ** اوتارنا قرآن کا **مِنَ اللّٰهِ** خدا کی طرف سے ہے جو **الْعَزِيزِ** کہ غالب اور قادر ہے اوسکے اوتارنے پر **الْعَلِيمِ۝** جاننے والا اوسے جو کچھ جسپر جسوقت نازل کرتا ہے **غَافِرِ الذَّنْبِ** بخشنے والا گناہون کا اوسکے واسطے جو صدق کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے **وَقَابِلِ التَّوْبِ** اور قبول کرنے والا توبہ کا کلمہ توحید کہنے والے سے **شَدِيدِ الْعِقَابِ** سخت عذاب کرنے والا اوسکو جو کلمہ توحید کہنے سے انکار کرے **ذِي الطَّوْلِ** صاحب نیکوکاری اور بخشش اور بزرگواری کا **لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ** نہین ہے کوئی معبود مستحق عبادت مگر وہ **إِلَيْهِ الْمَصِيرُ۝** اوسکی طرف ہے پھرنا سب بندون کا اپنی جزا پانے کو **مَا يُجَادِلُ** جھگڑا اور طعن نہین کرتا **فِي آيَاتِ اللّٰهِ** خدا کی آیتون مین کوئی بعد اس بات کے کہ اوسکا اوترنا محقق ہو چکا **إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا** مگر وہ لوگ جنھون نے حق چھپایا **فَلَا يَغْرُرْكَ** تو چاہیے کہ فریب نہ دے تمکو **تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ۝** پھرنا کافرون کا سب شہرون مین شام اور یمن کے تجارت کے واسطے یعنی یہ بات دل مین نہ لاؤ کہ اونکو کچھ مہلت اور فرصت ہوگی اس جہت سے کہ اونکا انجام کار اور خاتمہ روزگار خسارہ اور نقصان پر ہوگا **كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ** تکذیب کی تیری قوم کے قبل **قَوْمُ نُوحٍ** قوم نوح نے **وَالْأَحْزَابُ** اور چند گروہون نے جنپر اونکے رسولون نے فوج کشی کی **مِنْ بَعْدِهِمْ** قوم نوح کے بعد اپنے پیغمبرون کی جیسے قوم عاد اور ثمود نے **وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ** اور قصد کیا ہر ایک نے اونمین سے **بِرَسُولِهِمْ** اپنے رسول کے ساتھ **لِيَأْخُذُوهُ** کہ پکڑین اوسے

اور جو ایذا چاہین اوسے پہونچائین وَجَادَلُوْا اور جھگڑا کیا اپنے پیغمبرون کے ساتھ بِالْبَاطِلِ اپنی بیہودہ باتون سے لِيُدْحِضُوْا
تاکہ زائل کرین اور ناچیز کردین بِهِ الْحَقَّ اپنی بیہودہ باتون سے اوس حق بات کو جسکی متابعت واجب تھی فَاَخَذْتُهُمْ قصد تو پکڑا
مین نے اونھین اور ہلاک کردیا اوسکی مکافات مین فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا تھا عِقَابِ ۝ میرا عذاب اور عقاب اونپر
وَكَذٰلِكَ اور جسطرح واجب ہوا تھا عذاب اگلی امتون کے تکذیب کرنے والون پر اوسی طرح حَقَّتْ واجب ہوا ہی كَلِمَتُ
رَبِّكَ حکم تیرے رب کا عذاب اور عقاب کے ساتھ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اونپر جو کافر ہوے ہین تمھاری قوم مین سے
اَنَّهُمْ بسبب اسکے کہ وہ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝ دوزخ مین رہنے والے ہین یعنی اوس جہان مین بھی عذاب کے مستحق ہین
اور ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر تمھاری قوم حق تعالی کی عبادت سے منھ پھیرتی ہی تو حق تعالی کی بادشاہی مین کچھ خلل نہین پڑتا اسواسطے
کہ اوسکی عبادت اور حمد کرنے والے خواص مخلوقات مین سے بہت ہین ازانجملہ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وہ فرشتے
ہین جو اوٹھائے ہوے ہین عرش اور حاملان عرش بزرگ فرشتون مین سے ہین کشاف مین ہی کہ حق تعالی سب فرشتون کو حکم فرماتا ہی
کہ وہ صبح وشام اعزاز واکرام کی راہ سے حاملان عرش پر سلام کرتے ہین وَمَنْ حَوْلَهٗ اور جو فرشتے عرش کے گرداگرد ہین
گروہون مین سے کہ طواف کیا کرتے ہین اور اونھین طواف کہتے ہین اور اونکی ستر ہزار صفین ہین عرش کو بیچ مین لیے ہوے نہایت ذوق وشوق سے
يُسَبِّحُوْنَ تسبیح کہتے ہین ملی ہوئی بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی حمد کے ساتھ یعنی خدا کا ذکر کرنے والے ہین اوسکی سب صفتون
اور ثناؤن کے ساتھ معالم مین شہر بن حوشب سے منقول ہی کہ حاملان عرش آٹھ ہین چار کہتے ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ
عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ اور دوسرے چار کہتے ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ اور گویا وہ فرشتے آدمیون کے گناہون کے
ساتھ کرم الٰہی کی نسبت مین یہ کلمات کہتے ہین وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ اور ایمان لاتے ہین اپنے پروردگار کا وَيَسْتَغْفِرُوْنَ اور مغفرت
چاہتے ہین خدا سے لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین اور کہتے ہین کہ رَبَّنَا ای ہمارے رب وَسِعْتَ
پہونچا ہی اور گھیرے ہی تو كُلَّ شَيْءٍ سب چیزون کو رَّحْمَةً وَّعِلْمًا رحمت اور علم کی راہ سے یعنی تیری رحمت اور علم سب چیزون کو
پہونچا ہی فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا پس بخشدے اون لوگون کو جنھون نے توبہ کی اور تیری طرف پھرے وَاتَّبَعُوْا اور پیروی کی
اونھون نے سَبِيْلَكَ تیری راہ کی کہ وہ دین اسلام ہی وَقِهِمْ اور نگاہ رکھ اونھین عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ عذاب سے
آتش دوزخ کے رَبَّنَا ای ہمارے رب مہربانی کر وَاَدْخِلْهُمْ اور داخل کر توبہ کرنے والون یا دین کی پیروی کرنے والون یا سب
ایمان والون کو جَنّٰتِ عَدْنِ رہنے کے باغون مین الَّتِيْ ایسے باغ کہ محض اپنے فضل سے وَعَدْتَّهُمْ وعدہ دیا تونے
اونکو وَمَنْ صَلَحَ اور اوسے جسنے نیک کام کیے مِنْ اٰبَآئِهِمْ اونکے باپون مین سے وَاَزْوَاجِهِمْ اور اونکی عورتون مین سے
وَذُرِّيّٰتِهِمْ ط اور اونکی اولاد مین سے تاکہ تیرے فضل وکرم سے جنت مین اونکی خوشی اون سب کے دیدار سے پوری ہو اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ
بیشک تو غالب ہی اور کسی سے عاجز نہین الْحَكِيْمُ ۝ جاننے والا اور جو کچھ تو کرتا ہی حکمت سے خالی نہین ہوتا وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ط
اور باز رکھ اونھین برائیون سے یعنی اونھین گناہون سے دوری عطا فرما وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ اور جسے باز رکھتا ہی تو

برائیان يَوْمَئِذٍ آج اس جہان مین فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ط تو بیشک بخشدیا تونے اوسے آخرت مین وَذٰلِكَ اور وہ تیری
نگاہداشت هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ع وہ بڑی کامیابی ہی سو اسطے کہ جو صاحب دولت آج عصمت الٰہی کی پناہ مین ہی وہ کل رحمت
نامتناہی کے سایہ مین ہوگا یہی نکتہ کسی نے کہا ہی نظم امروز کسے راکہ درآری بہ پناہ ✤ فردا بمقام قربتش بخشی راہ ✤ وان راکہ ز پیش راندۂ
بردرگاہ ✤ فردا چہ کند گر نہ کند نالہ و آہ ✤ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بیشک جو لوگ کافر ہوے وہ يُنَادَوْنَ پکارے گئے فرشتون کی
زبانی یعنی جب کافر دوزخ مین آوینگے اور اپنے نفسون سے دشمنی شروع کرکے غصہ اور ملامت کرینگے کہ جب اختیار کا زمانہ تھا تو تم ایمان کیون
نہ لائے اوسوقت فرشتے اونکو پکار کر کہینگے کہ لَمَقْتُ اللّٰهِ البتہ خدا کی دشمنی تمہارے ساتھ کفر کے سبب سے اَكْبَرُ بہت بڑی ہی مِنْ
مَّقْتِكُمْ تمہاری دشمنی سے اَنْفُسَكُمْ اپنی ذاتون کے ساتھ اور تم خدا کو دشمن رکھتے تھے اِذْ تُدْعَوْنَ جب پکارے گئے
اِلَى الْاِيْمَانِ ایمان کی طرف کہ خدا اور رسول کا ایمان لاؤ فَتَكْفُرُوْنَ ۝ تو تم کافر ہوے اور ایمان نہ لائے تو قَالُوْا رَبَّنَآ
کافر کہینگے کہ اے ہمارے رب اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ مار ڈالا تونے ہمکو دو بار وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ اور زندہ کیا تونے ہمین دوبار
پہلی بار مار ڈالنا تو جب ہی کہ دنیا مین زندگی کی مدت پوری ہوجاتی ہی اور پہلی بار زندہ کرنا قبر مین ہی اور دوسری بار مار ڈالنا بھی قبر مین ہی اور دوسری
بار زندہ کرنا جب ہی کہ قبرون سے زندہ ہوکر اوٹھینگے تبیان مین ہی کہ حضرت آدم کی ذریت کو جب اونکی پشت سے نکالکر عہد لیا اور پھر مار ڈالا یہ
پہلا مار ڈالنا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ پہلا مار ڈالنا وہ ہی کہ جب وہ نطفہ تھا تو اوسے مان کے پیٹ مین زندہ کیا اور دنیا مین مار ڈالا اور آخرت مین
پھر زندہ کریگا اور پھر تقدیر کا فرض کرنے اور مار ڈالنے کا اقرار کرینگے اور کہینگے کہ فَاعْتَرَفْنَا پھر ہمنے اقرار کیا بِذُنُوْبِنَا اپنے گناہون کا
کہ وہ پھر زندہ ہونے کا انکار اور تکذیب تھی فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ پھر کیا ہی ہمکو دوزخ مین سے نکلنے کی طرف مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ عـ
کوئی راہ یعنی کوئی ایسا طریقہ ہی جسپر ہم چلین اور دوزخ سے چھوٹ کر جنت مین پہونچ جائین اس سے قبول ایمان اور توبہ مراد ہی پس فرشتے اونھین
ناامید کرکے کہینگے کہ ذٰلِكُمْ یہ جو تم دوزخ مین آئے ہو یہان ہمیشہ رہنے کا حکم ہی بِاَنَّهٗ اس سبب سے کہ دنیا مین اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ جب
پکارتے تھے خدا کو وَحْدَهٗ ایک اور اکیلا تو كَفَرْتُمْ کافر ہوے تم اور اوسکی یگانگی نمانی اور کہنے لگے کہ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَاِنْ
يُّشْرَكْ بِهٖ اور جب شرک کرتے تھے اوسکے ساتھ یعنی مشرک لوگ خدائے واحد کے ساتھ اور شریک ملاتے تھے تو تُؤْمِنُوْا ط تم ایمان لاتے سمجھے
شریکون کا فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ تو حکم خدا کے واسطے ہی ایسا خدا کہ الْعَلِيِّ برتر ہی اس بات سے کہ اوسکے ساتھ دوسرے کو خدائی مین شریک کرین
الْكَبِيْرِ ۝ بڑا اس بات سے کہ کسی غیر کو اوسکے برابر ٹھہرائین هُوَ الَّذِيْ وہ ہی ایسا خدا جو کمال قدرت کے ساتھ يُرِيْكُمْ دکھاتا ہی تمکو
اٰيٰتِهٖ نشانیان اپنی وحدت پر دلالت کرنے والین وَيُنَزِّلُ اور نازل کرتا ہی لَكُمْ تمہارے واسطے مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ط
آسمان سے روزی کے اسباب جیسے مینھ یا فرشتون کو بھیجتا ہی اس تدبیر کے ساتھ جو سبب رزق ہو وَمَا يَتَذَكَّرُ اور نہین نصیحت
مانتا یعنی ان نشانیون سے کوئی عبرت نہین پکڑتا اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ۝ مگر وہ جو پھرتا ہی خدا کی طرف یعنی جو معصیت سے
پھر کر طاعت کی طرف متوجہ ہوتا ہی فَادْعُوا اللّٰهَ پس پکارو اللہ کو مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اور اس حال مین
کہ پاک کرنے والے رہو اپنی طاعت کو شرک اور ریا سے اوسکے واسطے وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ اگرچہ کراہت کرین کافر

اوسکی توحید مین تمھارے اخلاص سے اسواسطے کہ وہ نعمت ایمان سے کافر ہین اور تم اوس نعمت پر شاکر ہو تو تم مین اور اونمین باہم نفرت ہی اور
تمھارے اعمال اور اقوال اونکو محبوب اور مرغوب نہین ہین جسطرح اونکے کام اور باتین تمھین مکروہ معلوم ہوتی ہین **رَفِيعُ الدَّرَجٰتِ**
وہ ہی بلند کرنے والا بندون کے درجے دنیا مین تفاوت طبقات کے ساتھہ اور عقبی مین مراتب اور مقامات کا تفاوت کرکے یا انبیا
علیہم السلام کے درجے بلند کرنے والا ہی حضرت آدم کا درجہ صفوت کے ساتھہ بلند کیا اور حضرت نوح کا درجہ دعوت کے سبب سے اور حضرت
ابرٰہیم کو خلت اور حضرت موسیٰ کو قربت اور حضرت عیسیٰ کو زہادت اور حضرت سید الانبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت عطا فرماکر
سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ جس کسی کا درجہ چاہتا ہی بلند کرتا ہی حقائق کی شناخت اور معرفت کے سبب سے بحر الحقائق مین ہی کہ محبون کا
درجہ بلند کرنے والا ہی محبت سے فنا کرکے محبوبیت کے ساتھہ باقی رکھکر ایک عزیز نے فرمایا ہی کہ لَا يُوجَدُ الْبَقَاءُ اِلَّا بِالْفَنَاءِ
جبتک تو شربت فنا نپیے کا خلعت بقا نہ پہنیگا **قطعہ** ہش در رہ فنا گر بقا ہمی خواہی + کہ زاد راہ بقا دردی خرابات ست + زحال خویش فنا
شو درین رہ ای عطار + کہ باقی رہ عشاق فانی الذات ست + **ذُو الْعَرْشِ** خداوند عرش ہی یعنی عرش کا خالق اور مالک ہی
یا ملک اور سلطنت کا خداوند ہی **يُلْقِي الرُّوحَ** ڈالتا ہی روح کو **مِنْ اَمْرِهٖ** اپنے حکم سے یا بھیجتا ہی جبرئیل کو **عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ**
جسپر چاہتا ہی **مِنْ عِبَادِهٖ** اپنے بندون مین سے یعنی جسے چاہتا ہی مرتبہ نبوت عطا فرماتا ہی **لِيُنْذِرَ** تاکہ ڈرائے وہ جسپر وحی
آئے لوگون کو **يَوْمَ التَّلَاقِ** ملاقات کے دن یعنی جسدن روحین بدنون سے ملینگی یا اہل زمین اور اہل آسمان باہم ملاقات
کرینگے یا اولین و آخرین یا معبود اور اونکی عبادت کرنے والے یا مظلوم اور ظالم یا ہر عمل کرنے والا ملاقی ہوگا اپنے عمل سے یا یہ سب جو مذکور
ہوئے ایک دوسرے سے ملاقات کرینگے **يَوْمَ هُمْ** جسدن کہ وہ یعنی عبادت کرنے والے **بٰرِزُوْنَ** ظاہر ہونگے قبرون سے نکلکر
لَا يَخْفٰى پوشیدہ نہین ہوتی **عَلَى اللّٰهِ** اللہ تعالے پر **مِنْهُمْ** اونمین سے یعنی باوصف کثرت کے بندون کی ذاتون اور اعمال اور
احوال مین نہین پوشیدہ ہی خدا پر **شَيْءٌ** کچھہ بلکہ سب کو جانتا ہی اور سب کو عمل کے موافق جزا دیگا اور ندا کرنیوالا ندا کریگا **لِمَنِ الْمُلْكُ**
الْيَوْمَ کسکے واسطے ہی بادشاہی آجکے دن تو سب بندے باہم متفق ہوکر جواب دینگے کہ **لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ** خدا کے واسطے جو ایک ہی
حکم مین توڑنے والا اونکے جھگڑے جو ملک کے مدعی تھے اور چونکہ کافرون کو خدا کی وحدانیت کا ضروری علم حاصل ہوگا تو سب جواب مین ایمان والون کی
موافقت کرینگے **اَلْيَوْمَ تُجْزٰى** آج جزا دیا جائیگا **كُلُّ نَفْسٍ** ہر نفس **بِمَا كَسَبَتْ** جزا اوسکی جو اوسنے کیا ہی **لَا ظُلْمَ**
الْيَوْمَ نہین ہی ظلم آج کہ نہ کسی کے ثواب مین سے کم کرینگے نہ کسی پر عذاب بڑھائینگے نہ کسی کو دوسرے کے گناہ پر پکڑینگے نہ نیکی کا بدلا
بدی دینگے نہ بدی کا بدلا نیکی **اِنَّ اللّٰهَ** بیشک اللہ **سَرِيْعُ الْحِسَابِ** جلدی شمار کرنے والا ہی حساب کے وقت اور ہر ایک
کی جزا جلدی دیدیگا اسواسطے کہ لَا يَشْغَلُهٗ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ یعنی اوسے کوئی چیز کسی چیز سے باز نہین رکھتی وسیط مین ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ
مین بادشاہ جزا دینے والا ہون ممکن نہین ہی کہ کوئی جنتی جنت مین داخل ہو یا کوئی دوزخی دوزخ مین جائے اور اوسکے ذمے مظلمہ ہو جبتک مین اوس
مظلمہ کو دفع نہ کرلون باعی در وعدۂ اہل ظلم جائے عجب ست + ور زیدن ظلم را وبالے عجب ست + از ظلم بپرہیز کہ در روز جزا + لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ گوشمالے عجب ست
وَاَنْذِرْهُمْ اور ڈرا کافرون کو اور خوف دلا اونکو **يَوْمَ الْاٰزِفَةِ** عذاب سے روز نزدیک کے یعنی روز قیامت کے عذاب سے کہ وہ ضرور آئیگا

اور جو کچھ آنے والا ہے وہ پہونچنے کے قریب ہے اِذِ الْقُلُوْبُ ڈرا او نھین اوسوقت سے جب کہ اونکے دل لَدَى الْحَنَاجِرِ
اونکے حلقون کے پاس ہونگے یعنی اوس دن کے ہول سے اونکے دل اپنی جگہون سے نکلجانے کا میل کرکے حلقون مین
آجائینگے اور وہین اٹک رہینگے نہ اپنی جگہہ پر پھر سکینگے کہ دل والے کو آرام ہوجائے نہ نکلجائینگے کہ نجات پائے اور ایسے دل والے
ہونگے كٰظِمِيْنَ ط غمگین غصہ مین بھرے ہوئے مَا لِلظّٰلِمِيْنَ نہین ہے ظالمون یعنی کافرون کے واسطے اوس روز
مِنْ حَمِيْمٍ کوئی قرابتدار شفیق اور کوئی یار مہربان کہ عذاب اونپر سے دفع کرے وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۝ط اور نہ
کوئی شفاعت کرنے والا کہ اوسکا حکم مانین یعنی شفاعت کرنے والا کہ اوسکی شفاعت قبول ہو يَعْلَمُ جانتا ہے اللہ خَآئِنَةَ
الْاَعْيُنِ خیانت آنکھون کی یعنی اوسکی طرف نظر کرنا جسکو دیکھنا حرام ہے یا لوگون کا عیب بیان کرکے چغلی کھانا یا دیکھنے اور
نہ دیکھنے مین جھوٹ بولنا امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ محبون کی آنکھون کی خیانت یہ ہے کہ مناجات کے وقت نیند کو آنکھ کے
قریب آنے دین جیسا کہ زبور مین آیا ہے کہ وہ شخص جھوٹا ہے دعوی محبت مین جو رات کو سوتا ہے مَنْ نَامَ عَنِّیْ نَامَ عَنْہُ وِصَالِیْ نظم
خواب را با دیدۂ عاشق چہ کار ٭ چشم او چون شمع باشد اشکبار ٭ چشمہاے عاشقان را خواب نیست ٭ یک نفس آن چشمہاے بے آب نیست ٭
وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ۝ اور جانتا ہے خدا وہ چیز جو چھپائی ہے سینون نے یعنی سب کے ارادے اور خطرے جانتا ہے وَاللّٰهُ
يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ط اور اللہ حکم کرتا ہے راستی اور صحت کے ساتھ نیک اور بدکام کرنے والے کی جزا مین وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
اور وہ جنکو پوجتے ہین مشرک مِنْ دُوْنِهٖ خدا کے سوا لَا يَقْضُوْنَ حکم نہین کرتے بِشَيْءٍ ط کچھ اسواسطے کہ وہ
جمادین اونھین حکم کرنے کی قدرت ہی نہین اور اگر حیوان ہین تو مخلوق اور مملوک ہین اور مملوک کو حکم کی قدرت نہین ہوتی اِنَّ اللّٰهَ
بیشک اللہ هُوَ السَّمِيْعُ وہی سننے والا بندون کی باتین الْبَصِيْرُ ۝ع دیکھنے والا اونکے کام اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا ع ۲ ۱۱
کیا سیر اور سفر نہین کرتے مکہ کے مشرک فِي الْاَرْضِ زمین مین یمن اور شام کی تجارت کو فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
کہ پھر دیکھین کہ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا انجام کار اون لوگون کا جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ ط پہلے اونسے
اہل تکذیب جیسے عاد اور ثمود اور اصحاب موتفکہ کہ اونکے مقام اور مکان کی طرف قریش کے تاجر آتے جاتے ہین كَانُوْا هُمْ
اَشَدَّ مِنْهُمْ تھے اگلے اونکے اونسے سخت قُوَّةً قوت کی رو سے یا قدرت کی راہ سے وَّاٰثَارًا اور بہت زیادہ اونکے نشانون کی
جہت سے فِي الْاَرْضِ زمین مین اونکے جوار و دیار کی جیسے اونچے اونچے قلعے اور بڑے بڑے شہر فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ پھر
پکڑلیا اللہ نے اونکو اور اونپر عذاب کیا بِذُنُوْبِهِمْ ط اونکے گناہون یعنی کفر اور تکذیب کے سبب وَمَا كَانَ لَهُمْ اور نہ تھا اونکے
واسطے مِّنَ اللّٰهِ عذاب الٰہی سے مِنْ وَّاقٍ ۝ کوئی نگاہ رکھنے والا کہ اوس عذاب کو اونپر سے دفع کرے ذٰلِكَ وہ پکڑ
بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ بسبب اسکے تھی کہ آئے اونکے پاس رُسُلُهُمْ اونکے رسول بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون
اور ظاہر معجزون کے ساتھ فَكَفَرُوْا پھر کافر ہوئے اونسے یعنی اون دلیلون اور معجزون پر ایمان نہ لائے اور قرآن سے منکر ہوئے
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ط تو پکڑلیا اونھین اللہ نے اور اونپر غصہ اور عذاب کیا اِنَّهٗ قَوِيٌّ بیشک اللہ قوی اور قادر ہے جو چاہے کرے

شدید العقاب ○ سخت عذاب کرنے والا مشرکون پر ولقد ارسلنا موسٰی اور بیشک ہمنے بھیجا موسیٰ کو
بایٰتنا اپنے معجزون سمیت کہ وہ نو معجزے تھے وسلطٰن مبین ○ اور کھلی ہوئی دلیل اور حجت کے ساتھ کہا ہی کہ اس
عصا مراد ہی اور اوسکو الگ کرکے ذکر فرمانا اوسکی تعظیم کی جہت سے ہی یا آیات سے مراد حق کی طرف دعوت کرنا ہی اور سلطان مبین انکا
معجزہ ہی یعنی دعوت اور حجت کے ساتھ بھیجا ہمنے موسیٰ کو الٰی فرعون فرعون کی طرف کہ عمالقہ مصر مین سب سے بڑا تھا اور خدائی کا
دعوٰی کرتا تھا وھامٰن اور ہامان کی طرف جو فرعون کا وزیر تھا وقارون اور قارون کی جانب کہ فرعون کا مقرب اور مشیر تھا
تو حضرت موسیٰؑ نے اونھین حق کی طرف دعوت کرکے معجزہ ظاہر فرمایا اور اونھون نے تکذیب اور انکار کیا فقالوا پھر کہا کہ یہ شخص
سٰحر جادوگر ہی کہ سحر کے زور سے ہمکو خلاف عقل باتین دکھاتا ہی کذاب ○ جھوٹھا ہی اس بات مین جو یہ کہتا ہی کہ ایک خدا ہی اور مین اوسکا
رسول ہون فلما جاءھم بالحق پھر جب آیا اونکے پاس پیغام صحیح اور درست من عندنا ہمارے پاس سے
قالوا اقتلوا تو بولے کہ قتل کرو ابناء الذین اٰمنوا بیٹون کو اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین معہ موسیٰ کے
ساتھ یعنی فرعون کے لوگ حضرت موسیٰ کی ولادت کے قبل بنی اسرائیل کے فرزندون کو قتل کرتے تھے پھر حضرت موسیٰ کے پیدا ہو
بعد ہاتھ روکا تھا جب حضرت موسیٰ آئے اور نبوت کا دعوی کیا تو پھر فرعون کے امرا بولے کہ بنی اسرائیل کے بیٹون کو قتل کرو
تاکہ اونکے دل شکستہ ہون اور موسیٰ کی مدد نہ کرین واستحیوا نساءھم اور جیتی چھوڑو اونکی بیٹیان تاکہ قبطیون کی
عورتون کی خدمت کرین تو اونھون نے یہ مکر کیا وما کید الکٰفرین اور نہین ہی مکر کافرون کا انبیا علیہم السلام اور مومنون کی
نسبت الا فی ضلٰل ○ مگر گمراہی اور بیہودگی یعنی مکر پیش نہین جاتا اور اوسکا وبال مکر کرنے والون کی طرف پھرتا ہی پھر فرعون نے
دوبارہ اپنے خواص سے حضرت موسیٰ کے باب مین مشورہ کیا اور بولا کہ اوسے قتل ہی کرنا چاہیے فرعون کے خواص اور مصاحب بولے کہ
ایسا نہو کہ موسیٰؑ نے اپنے قاتل پر سحر کیا ہو اور اوسے قتل کرنے سے تجھے کچھ خلل ہو پہنچے یا لوگ یہ کہین کہ فرعون موسیٰ کے ساتھ مقابلہ
نہ کرسکا تو اوسے قتل کردیا صلاح یہ ہی کہ ہم ساحرون کو بلائین کہ وہ اگر موسیٰ سے مقابلہ کرین فرعون نے یہ بات مان لی اور وہ جانتا تھا
کہ حضرت موسیٰ پیغمبر ہین اونھین قتل کرنے سے ڈرتا تھا مگر مصاحبون اور خوشامدیون کے سامنے ڈینگ کی لی وقال فرعون ذرونی
اور بولا فرعون کہ چھوڑ دو مجھے تاکہ ذلت اور خواری کے ساتھ اقتل موسٰی قتل کرون مین موسیٰ کو ولیدع ربہ اور کہو
کہ موسیٰ پکارے اپنے رب کو کہ وہ میرا قتل موسیٰ پر سے روکے انی اخاف بیشک مین ڈرتا ہون ان یبدل دینکم اس بات
کہ بدل دے موسیٰ دین تمھارا اور تمکو میری پرستش سے باز رکھے او ان یظہر یا یہ کہ ظاہر کرے دعوت کے سبب سے فی الارض
الفساد ○ بیچ زمین مصر کے فساد اور تباہی یعنی جب اوسکے بہت لوگ تابع ہو جائین تو تمھارے ساتھ جنگ کرین اور یظہر فی الارض
الفساد ... وقال موسٰی اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم
... انی عذت بیشک مین پناہ لی بربی وربکم اپنے رب اور تمھارے رب کے ساتھ
من کل متکبر ... لا یؤمن نہین ایمان لاتا بیوم الحساب ○ روز حساب پر

موسی علیہ السلام نے فرعون کا نام نہ لیا اور وہ اوس تھے اور نشان کے ساتھ ذکر کیا جو اوسکو اور اوسکے مصاحبوں کو شامل ہے حضرت
موسیٰ کے قتل کی خبر مشہور ہوئی کہ فرعون اونھیں قتل کیا چاہتا ہی تو دشمن خوش ہوے اور دوست غمگین وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ
اور کہا ایک مرد مومن نے مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ فرعون کے قرابتیوں میں سے یعنی خربیل ... سمعان نے کہ ڈرتا سے يَكْتُمُ چھپاتا
فرعون سے اور اوسکے تابعوں سے اِيْمَانَهٗ اپنا ایمان و بعضوں نے کہا ہی کہ کئی برس تک ڈر سے تھے کہ وہ ایمان لایا تھا اور اوسے
چھپایا تھا جب یہ خبر سنی کہ فرعون حضرت موسیٰ کو قتل کیا چاہتا ہی تو بولا کہ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا کیا قتل کرو گے تم ایک مرد کو اَنْ
يَّقُوْلَ اسواسطے کہ وہ کہتا ہی کہ رَبِّيَ اللّٰهُ میرا رب اللہ ہی وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ حال آنکہ لایا ہی تمھارے پاس معجزے
کھلے ہوے مِنْ رَّبِّكُمْ تمھارے رب پاس سے وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا اور اگر ہو وہ جھوٹا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ پس اوسی پر ہی
وبال اوسکے جھوٹ کا اور وہ وبال اوسے ہلاک کریگا وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا اور اگر ہو سچا يُّصِبْكُمْ تو پہونچیگا تمکو بَعْضُ الَّذِيْ
يَعِدُكُمْ بعض اوسکا جو تمکو وہ وعدہ دیتا ہی یعنی کہتا ہی کہ دنیا اور آخرت کا عذاب تمکو پہونچیگا تو اگر وہ اپنے وعدے میں سچا ہی تو اونھیں
عذابوں میں سے بعض یعنی دنیا کا عذاب تمکو جلد پہونچیگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ بیشک اللہ نہیں ہدایت کرتا یعنی ہدایت کی توفیق
نہیں دیتا مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ اوسے جو حد سے گذرنے والا ہو لڑکوں کا خون ناحق کرنے میں كَذَّابٌ ○ جھوٹا خدائی کے
دعوے میں يٰقَوْمِ اے میری قوم لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ تمھارے واسطے ہی بادشاہی آج ظٰهِرِيْنَ اوس حال میں کہ تم
غالب ہو بنی اسرائیل پر اور اونکی بہ نسبت عالی رتبہ ہو فِي الْاَرْضِ زمین مصر میں فَمَنْ يَّنْصُرُنَا پھر کون ہی جو مدد دے ہمکو و حمایت
کرے ہماری مِنْ بَاْسِ اللّٰهِ خدا کے عذاب سے اِنْ جَآءَنَا اگر آئے ہمپر تو تم حضرت موسیٰ کے قتل کا قصد نہ کرو اور اونسے
ہاتھ اوٹھاؤ قَالَ فِرْعَوْنُ کہا فرعون نے اوس مرد مومن سے جو حضرت موسیٰ کے قتل سے منع کرتا تھا اور اور لوگوں سے بھی
کہا جو اوسکے قریب حاضر تھے کہ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى نہیں کہا میں نے تمکو مگر وہ جو میں دیکھتا ہوں یعنی موسیٰ کے قتل
میں نے صلاح دیکھی تو وہی راہ صواب تمکو بتائی وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اور راہ نہیں کہتا ہوں تمکو اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ○
مگر راہ بہتری اور درستی کی خربیل نے جب یہ بات سنی تو دوبارہ دہشت نے زور کیا اور جوش ایمان ہوا تو قوم کو ڈرانے لگا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی
وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ اور کہا اوس نے جو ایمان لایا تھا يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اے میری قوم کے لوگو میں بتحقیق خوف کرتا ہوں
عَلَيْكُمْ تمپر موسیٰ کی تکذیب اور تعرض کے سبب مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ○ جیسے اون لشکروں کے دن جنھوں نے رسولوں کی
تکذیب کی یوم احزاب سے اون لشکروں کے ہلاک ہونے کا دن مراد ہی کہ یہ اوسکی تفصیل ہی مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ مانند حال
قوم نوح کے کہ طوفان سے ہلاک ہوئی وَّعَادٍ اور مانند عاد کے کہ تند ہوا سے غارت ہوئے وَّثَمُوْدَ اور مثل قوم ثمود کے کہ ایک چیخ سے
تمام قوم مرگئی وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ اور مانند حال اون لوگوں کے جو اونکے بعد تھے جیسے اہل موتفکہ کہ اونکا شہر اولٹ پلٹ گیا اور
جیسے اصحاب ایکہ کہ عذاب ظلہ میں گرفتار ہوئے وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ اور نہیں ہی اللہ کہ چاہے ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ○ ظلم اپنے بندوں پر یعنی
بیگناہ عذاب نہیں کرتا تو تم بھی ظلم نہ کرو تا کہ تمپر عذاب آئے وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اور اے میری قوم کے لوگو بتحقیق میں خوف کرتا ہوں عَلَيْكُمْ

يَوْمَ التَّنَادِ ۝ دوسرے دن کا عذاب بلانے کو یعنی روز قیامت کے عذاب کا خوف کرتا ہون کہ اوسدن ایک دوسرے کو بلائے اور پکاریگا کہ ہماری فریاد کو پہونچو اور کوئی کسیکی فریاد کو نہ پہونچیگا یا جنتی اور دوزخی ایک دوسرے کو پکارینگے جیسا کہ سورۂ اعراف مین گذرا ہو یا موت ذبح ہونے کے بعد ندا ہوگی کہ یا اہل الجنۃ خلود ولاموت و یا اہل النار خلود ولاموت یا اوسدن منادی ندا کریگا کہ فلان شخص نیک بخت ہو کہ ابد تک بدبخت نہوگا اور فلان شخص بدبخت ہو کہ ابد تک نیکبختی نپائیگا يَوْمَ تُوَلُّوْنَ جسدن پھیرے جاؤگے موقف حساب سے اور چلوگے مُدْبِرِيْنَ پھیرے ہوئے وہان سے دوزخ مین مَا لَكُمْ نہوگا تمھارے واسطے مِّنَ اللّٰهِ عذاب الٰہی سے مِنْ عَاصِمٍ کوئی نگاہ رکھنے والا کہ تمکو اوس سے پناہ مین لے سکے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جس کسیکو چھوڑ دیتا ہے خدا گمراہی مین فَمَا لَهٗ تو نہین ہے اوسکے واسطے مِنْ هَادٍ ۝ کوئی ہدایت کرنے والا جو منزل مقصود کو پہونچائے وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ اور تحقیق کہ آیا تمھارے پاس یوسف بن یعقوب علیہما السلام مِنْ قَبْلُ موسی سے پہلے بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون کے ساتھ اور کہا ہے کہ موسی علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون وہی فرعون ہے جو حضرت یوسف کے عہد مین تھا فرعون کا بہت بیش قیمت گھوڑا مر گیا تھا حضرت یوسف کی دعا سے خدا نے اوسے زندہ کیا اور فرعون اونکا ایمان لایا جب یوسف علیہ السلام نے وفات پائی تو فرعون دین سے برگشتہ ہوگیا اور حضرت موسی کے زمانہ تک زندہ رہا تو مرد مومن نے یہ بات کہی کہ اس سے قبل یوسف علیہ السلام تمھارے پاس کھلے ہوئے معجزات کے ساتھ آئے تھے کہ گھوڑا زندہ کرنا اور اونکی برأت پر بچہ کا گواہی دینا اور بعضون نے کہا ہے کہ حضرت موسی کے زمانہ کا فرعون حضرت یوسف علیہما السلام کے زمانہ کے فرعون کی اولاد مین تھا حق تعالی نے حضرت یوسف کو اوس فرعون کی طرف رسول کیا حضرت یوسف بیس برس تک اون لوگون مین رہے اور معجزے دکھایا کیے گروہ لوگ ایمان نہ لائے تو اوس مرد مومن نے اوسکی خبر دی کہ حضرت یوسف تمھارے پاس آئے تھے فَمَا زِلْتُمْ تو برابر تھے تم فِيْ شَكٍّ شک اور گمان مین مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ اوس چیز سے کہ لایا تھا تمھارے پاس امر دین حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ یہان تک کہ جب وہ گذر گیا تو قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ تم نے کہا کہ ہرگز نہ بھیجیگا اللہ مِنْۢ بَعْدِهٖ اوسکے بعد رَسُوْلًا کوئی رسول یعنی چونکہ ہمنے اس رسول کی بات نہ سنی تو اب کوئی دوسرا رسول نہ آئیگا اس خوف سے کہ اوسکی بات بھی ہم رد کرین كَذٰلِكَ اسی طرح يُضِلُّ اللّٰهُ گمراہ کرتا ہے خدا مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ اوسے جو حد سے گذرنے والا ہے انکار مین مُّرْتَابُ ۝ شک رکھنے والا اوس چیز مین جو معجزے سے ثابت ہو پھر مسرفون اور شکیون کی کیفیت بیان کرتا ہے کہ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ وہ لوگ جو جھگڑتے ہین انبیا کے ساتھ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ کی آیتین باطل اور دفع کرنے مین بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ بغیر کسی دلیل کے کہ آئی انکے پاس كَبُرَ بڑا ہے اونکا جھگڑا مَقْتًا بغض کی جہت سے عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور اون لوگون کے نزدیک جو ایمان لائے ہین یعنی حق تعالی اونکے جھگڑے کو سخت دشمن رکھتا ہے اور مومن بھی اونکے دشمن ہین كَذٰلِكَ اسی طرح يَطْبَعُ اللّٰهُ مہر کر دیتا ہے اللہ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ ہر دل پر متکبر کے جو فرمانبرداری سے سرکشی کرتا ہے جَبَّارٍ ۝ خودکام اور خود پسند کے جو اوروں سے اپنے کو برتر جانتا ہے تو حزبیل کی نصیحتون مین فرعون نے اندیشہ کیا کہ ناگاہ اوسکی بات سننے والون کے دل مین اثر کرے تو اپنے وزیر کو بلایا اور اپنے کو اور اور لوگون کو دوسری طرف متوجہ کیا وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا اور کہا فرعون نے کہ اے ہامان بنا میرے واسطے ایک مکان بہت بلند لَّعَلِّيْۤ کہ شاید مین اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ

پہونچون دروازون یا راہون پر اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ دروازے یا راہین آسمانون کی ایک آسمان سے دوسرے
آسمان کی طرف فَاَطَّلِعَ پھر مطلع ہون یعنی دیکھون اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى موسی کے خدا کی طرف یا اوسکے خدا کا احوال تو مجھے معلوم ہو وَ
اِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ اور بیشک مین گمان کرتا ہون موسی کو كَاذِبًا ط جھوٹا دعوی رسالت مین یا اس بات مین کہ اوسکا خدا ہے جسنے آسمان
پیدا کیے پھر مکان بنانا شروع کیا موسی علیہ السلام روئے تو وحی آئی کہ غمگین نہو دیکھو تو مین اوسکے ساتھ کیا کرتا ہون پھر حق تعالی نے
اوسکے اونچے محل کو پورا بن چکنے کے بعد خراب کر دیا جیسا کہ سورہ قصص مین مذکور ہو چکا وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ
آراستہ کردی گئی فرعون کے واسطے سُوْٓءُ عَمَلِهٖ برائی اوسکے کام کی وَصُدَّ اور روکا گیا عَنِ السَّبِيْلِ ط سیدھی راہ سے
ع ۱۰ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اور نہ تھا مکر فرعون کا اونچا محل بنانے اور قوم کو دھوکا دینے مین اِلَّا فِىْ تَبَابٍ ع گر تباہی
اور نیستی مین وَقَالَ الَّذِىْٓ اٰمَنَ اور کہا اوسنے جو ایمان لایا تھا یعنی خربیل نے کہا کہ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ ای میری قوم کے
لوگو پیروی کرو میری اَهْدِكُمْ راہ دکھاؤنگا مین تمکو سَبِيْلَ الرَّشَادِ ج راہ راستی اور ہدایت کی يٰقَوْمِ ای میری قوم اِنَّمَا
هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا نہین ہے یہ زندگی دنیا کی مگر مَتَاعٌ ز فائدہ پانا کہ بہت جلد منقطع ہو جاوے یعنی اوسکا عیش ذرا فرصت
مین مٹ جاتا ہے نظم بہ باغ دہر کہ بس تازہ روی خوشبوے ست ✽ مباش غرہ کہ با خود خزان ز پے دارد ✽ زمان مان بجہد باد
نکبت و ادبار ✽ چہ رنگ و بو کہ نشانے زباغ نگذارد ✽ وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ اور بیشک آخرت هِىَ دَارُ الْقَرَارِ وہی گھر
آرام اور قرار کا کہ اوسے زوال اور آفت متصور ہی نہین مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً جو کوئی کرے کام برا فَلَا يُجْزٰٓى تو جزا نہین دیا جا
اِلَّا مِثْلَهَا ج مگر مثل اوسکے اور محض عدل الہی کے حکم سے ہے وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا اور جو کوئی کرے کام اچھا مِّنْ ذَكَرٍ
اَوْ اُنْثٰى مرد اور عورت مین سے وَهُوَ مُؤْمِنٌ حال آنکہ وہ مومن ہو اسواسطے کہ عمل قبول ہونے مین ایمان اصل ہے فَاُولٰٓئِكَ
تو وہ لوگ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ داخل ہونگے جنت مین ابو بکر نے یدخلون مجہول کا صیغہ پڑھا ہے یعنی داخل کیے جاوینگے جنت
نصف مین يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا روزی دیے جاوینگے اوسمین پاکیزہ میوے لذیذ کھانے خوش مزہ شربت بِغَيْرِ حِسَابٍ بے شما[ر]
یعنی عمل کے اندازہ پر نہین بلکہ اوس سے بہت زیادہ اور یہ فضل نامتناہی کے روسے ہے فرعون کے لوگ خربیل کی باتون سے سمجھ گئے کہ وہ
ایمان لائے ہین پس ملامت کرنا شروع کی کہ تجھے شرم نہین آتی کہ فرعون کی پرستش چھوڑ کر دوسرے کی عبادت کی طرف متوجہ ہوا
پس خربیل نے تنبیہ کی روسے ندا کی کہ شاید وہ لوگ خواب غفلت سے بیدار ہون تو کہا کہ وَيٰقَوْمِ اور ای میری قوم کے لوگو مَا لِىْٓ کیا
مجکو ہوا کیا ملیگا اور کیسی بات ہے کہ اَدْعُوْكُمْ پکارتا ہون مین تمکو اِلَى النَّجٰوةِ نجات کی طرف کہ خدا کا ایمان لاکر اور اوسکے رسول کی
پیروی کرکے اوسکے عذاب سے نجات پاؤ وَتَدْعُوْنَنِىْٓ اِلَى النَّارِ ط اور تم مجکو بلاتے ہو آگ کی طرف اور اپنے دین کی جانب
کہ وہ فرعون کی پرستش ہے تَدْعُوْنَنِىْ تم مجکو پکارتے ہو لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ تاکہ کافر ہو جاؤن مین خدا کے ساتھ وَاُشْرِكَ بِهٖ
اور شریک کرون اوسکا مَا لَيْسَ لِىْ بِهٖ اوس چیز کو کہ نہین ہے مجھے اوسکے رب ہونے کا عِلْمٌ ز کچھ علم نفی سے علم کی نفی مراد ہے معلوم
کی نفی نہین یعنی خدا سے برحق کے سوا اور کسیکو مین خدا نہین جانتا تو اوسکے ساتھ دوسرے کو خدائی مین کیونکر شریک کرون وَاَنَا اَدْعُوْكُمْ

اور حال یہ ہی کہ مین پکارتا ہون تمکو اِلَى الْعَزِيزِ اوس خدا کی طرف جو غالب ہی مشرکون کو عذاب کرنے پر الْغَفَّارِ ۝ بخشنے والا اور
مٹادینے والا مومنون کے گناہ لَا جَرَمَ البتہ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ تم مجکو بلاتے ہو جسکی طرف یعنی جسکی پرستش کی طرف
لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ نہین ہی اوسکے واسطے پکار قبول کو پہونچی ہوئی یعنی اوسکی بیہودہ بات وہ کچھ اعتبار نہین رکھتی فِي الدُّنْيَا
دنیا مین وَلَا فِي الْآخِرَةِ اور نہ آخرت مین وَأَنَّ مَرَدَّنَا اور بیشک بازگشت ہم سب کی إِلَى اللَّهِ اسد کی طرف ہی اور
وہ ہمکو جزا دیگا وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ اور بیشک مسرف لوگ جو ضلالت اور گمراہی مین ہین هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ۝ وہ ملازم ہین آتش
دوزخ کے پھر فرعون والون نے اوس مرد مومن کو دھمکانا شروع کیا اور اوسکے قتل کا قصد کیا تو وہ بولا کہ فَسَتَذْكُرُونَ پھر جلدی
یاد کروگے تم یعنی جب عذاب دیکھوگے تو تمکو یاد آئیگی مَا أَقُولُ لَكُمْ وہ بات جو کہتا ہون مین تمسے وَأُفَوِّضُ أَمْرِي
اور چھوڑتا ہون مین اپنا کام إِلَى اللَّهِ خدا پر اور اوسپر توکل کرتا ہون تاکہ مجھے تمھارے شر سے بچائے إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ اسد بَصِيرٌ
دیکھنے والا ہی بِالْعِبَادِ ۝ اپنے بندون کے امور لکھا ہی کہ فرعون نے حکم دیا کہ خربیل کو قتل کرو وہ پہاڑ کی طرف بھاگے اور وہان نماز مین
مشغول ہوئے پس حق تعالی نے درندون کا لشکر بھیجا یا درندے اونکے گرداگرد پاسبانی کرنے لگے اپنے کام خدا پر چھوڑنے کا نتیجہ بہت جلد اونکین
حاصل ہوا اور دشمنون کے شر و فساد سے بیخوف ہوگئے کشف الاسرار مین ہی کہ فرعون نے اپنے خواص مین سے ایک گروہ بھیجا کہ خربیل کو لاؤ اور
اوسپر سیاست کرو وہ جو پہاڑ پر چڑھے تو دیکھا کہ خربیل نماز مین مشغول ہین اور درندے اونکی پاسبانی کرتے ہین ڈر کے بھاگے اور فرعون
کے پاس آکر حال بیان کیا فرعون نے اون سب کو دھمکایا تاکہ یہ بات فاش اور مشہور نہو تو حق تعالی خربیل کے حال سے خبر دیتا ہی کہ فَوَقَاهُ
اللَّهُ پھر نگاہ رکھا اور بچا لیا اوسے اسد نے سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا برائیون سے اوس چیز کی جو وہ کر سوچے تھے اوسکے باب مین
وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ اور گھیر لیا فرعون کے لوگون کو جو خربیل کو قتل کرنے کے ارادہ پر گئے تھے سُوءُ الْعَذَابِ ۝
عذاب کی برائی نے دنیا مین کہ وہ قتل ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ آل فرعون سے سب قبطی مراد ہین اور سوء العذاب اونکا غرق ہونا ہی اور بعضونے کہا ہی
کہ سوء العذاب آگ ہی کہ حق تعالی سوء العذاب کا بدل یہ لایا ہی کہ النَّارُ گھیر لیا فرعون والون کو آگ نے يُعْرَضُونَ حاضر کیے جاتے ہین عَلَيْهَا
آتش دوزخ پر غُدُوًّا وَعَشِيًّا صبح شام عین المعانی مین فرمایا ہی کہ دوزخ جو اونکے رہنے کا ٹھکانا اونکو دکھاتے ہین اور ابن مسعود رضی اسد عنہ نے
فرمایا ہی کہ فرعون والون کی روحین سیاہ پرندون کے اندر ہین ہر صبح شام آگ اونپر پیش کرتے ہین قیامت تک وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ اور جسدن قایم ہوگی قیامت
اور اونکی روحین بدنون مین پھر آئینگی تو حق تعالی فرشتون سے کہیگا کہ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ داخل کرو فرعون کے لوگون کو أَشَدَّ
الْعَذَابِ ۝ بہت سخت عذاب مین اوس عذاب کی بنسبت جسمین پہلے تھے اور بکر نے اُدْخُلُوا پڑھا ہی ہمزہ و خے کو پیش یعنی فرشتے فرعون
والون سے کہینگے کہ داخل ہو بہت سخت عذاب مین وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ اور یاد کر جب جھگڑا اور باہم خصومت کرینگے دوزخی فِي النَّارِ
آتش دوزخ مین فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ تو کہینگے ضعیف بیچارے کہینے لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا اون لوگون سے جو سرکش
اور بڑے آدمی تھے یا تابع لوگ متبوعون سے کہینگے کہ إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا بیشک تھے ہم تمھارے تابع اور فرمانبردار اوس چیز مین جسمین تمنے
ہمکو شرک اور انبیا کی تکذیب کی طرف بلایا یعنی دوزخ مین ہمارے داخل ہونے کے سبب تمھی ہوئے ہو فَهَلْ أَنْتُمْ تو کیا ہو تم مُغْنُونَ

عَنَّا دفع کرنیوالے ہمسے نَصِیْبًا مِّنَ النَّارِ ۝ کوئی حصہ آگ مین سے قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْٓا کہینگے وہ جو لوگ متکبر تھے کہ
اس بات کا کیا محل ہے اِنَّا کُلٌّ فِیْهَآ تحقیق کہ ہم سب دوزخ مین ہین تو تمسے عذاب کو کیونکر روکین اور اگر ہمکو عذاب دفع کرنے کی قدرت ہوتی تو
پہلے اپنے اوپر سے عذاب دفع کرتے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ نے قَدْ حَکَمَ تحقیق کہ حکم کر دیا بَیْنَ الْعِبَادِ ۝ بندون کے درمیان اور ہر ایک کو ایسی جگہ
بھیجا ہے جو جگہ اوسکے لائق ہے وَقَالَ الَّذِیْنَ اور کہینگے وہ لوگ جو فِی النَّارِ دوزخ مین ہین جب کہ ایک دوسرے سے ناامید ہو جاوینگے لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ دوزخ کے
چوکیدارون سے کہ ہمارے واسطے ادْعُوْا رَبَّکُمْ پکارو اپنے رب کو یعنی دعا کرو کہ یُخَفِّفْ عَنَّا ہلکا کرے اور اوٹھالے ہمسے
یَوْمًا ایک دن کی قدر دنیا کے دنون مین سے مِّنَ الْعَذَابِ ۝ عذاب مین سے کچھ تاکہ ہم راحت لیلین تھوڑی قَالُوْٓا کہینگے دوزخ
فرشتے کہ دنیا مین اَوَلَمْ تَکُ تَاْتِیْکُمْ کیا نہ تھا کہ آئے تمھارے پاس رُسُلُکُمْ رسول تمھارے یعنی جو تمھاری ہدایت کو بھیجے
بِالْبَیِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون اور ظاہر معجزون کے ساتھ اور اونھون نے تمکو خدا کی طرف بلایا قَالُوْا بَلٰی کہینگے دوزخی کہ ہان آئے تھے
مگر ہمنے اونکی تکذیب کی تو قَالُوْا کہینگے دوزخ کے فرشتے کہ جب یہ حال ہے فَادْعُوْا تو تمھی پکارو خدا کو اور عذاب کی تخفیف چاہو کہ ہمکو
تم ایسے کافرون کے واسطے دعا کرنے کی اجازت نہین ہے پھر وہ کافر دعا کرینگے اور اونکی دعا قبول نہوگی وَمَا دُعٰٓؤُا الْکٰفِرِیْنَ اور نہین ہے
دعا کافرونکی اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ۝ مگر باطل اور ضائع ہونے مین اور قبول نہونے مین اِنَّا لَنَنْصُرُ بیشک ہم نصرت کرتے ہین اور مدد ۵ ع ۱۳
دیتے ہین رُسُلَنَا اپنے پیغمبرون کی وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور اون لوگون کی جو ایمان لائے ہین فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا
زندگی دنیا مین یعنی اس جہان مین بھی ہم رسولون کی نصرت کرتے ہین اونکے دشمنون کو ہلاک کرکے اور انکو اور اونکے تابعون کو نجات
دیکر اور اگر قتل ہو جائین تو قاتلون سے انتقام لیکر جیسا کہ حضرت یحیٰی علیہ السلام کے قتل ناحق کے وبال مین ستر ہزار آدمی قتل ہوئے
وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝ اور مدد کرینگے ہم رسولون کی اوسدن جب کہ کھڑے ہونگے گواہ یعنی ایک گروہ لوگون کا
گواہی دیگا اور وہ انبیا علیہم السلام ہونگے اور امت محمدی کے لوگ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ الظّٰلِمِیْنَ جسدن کہ فائدہ نہ کریگا
ظالمون کو مَعْذِرَتُهُمْ اونکا عذر کرنا اسواسطے کہ اوسدن معذرت باطل ہے اور قبول کا محل نہین رکھتی وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ
اور اونکے واسطے لعنت ہے یعنی رحمت الٰہی سے دوری وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝ اور اونکے واسطے ہے گھر برا یعنی دوزخ وَلَقَدْ
اٰتَیْنَا اور تحقیق کہ ہمنے دی مُوْسَی الْهُدٰی موسیٰ بن عمران کو ہدایت اور رہنمائی یا وہ چیز جسکے سبب سے ہدایت پاتے ہین جیسے معجزے
اور شریعتون کے صحیفے وَاَوْرَثْنَا اور ہمنے میراث دی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ ۝ هُدًی بنی اسرائیل کو توریت
یعنی اونکے درمیان مین ہمنے توریت کو باقی چھوڑا کہ اوسکی برکت کی جہت سے راہ پائین یا راہ دکھانے والی وَّذِکْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ
اور نصیحت کرنے والی عقل والون کو جنکی عقلین سلیم ہین فَاصْبِرْ پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار کی ایذا پر اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
تحقیق کہ خدا کا وعدہ انبیا کی نصرت اور دشمنون کی ہلاکت کے باب مین حَقٌّ سچا ہے اور خلاف کو اوسمین راہ نہین اور تم اس بات پر حضرت موسیٰ
علیہ السلام اور فرعون کا قصہ گواہ لو وَّاسْتَغْفِرْ اور مغفرت چاہو لِذَنْۢبِکَ اوس چیز کے تدارک کے واسطے جو کچھ واقع ہوا ہو
اور وسیط مین ہے کہ اس حکم سے مقصود یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی عبادت کرین استغفار کے ساتھ درجہ زیادہ ہونے کے واسطے

اور تاکہ آپکے بعد امت کے واسطے یہ طریقہ سنت ہو جائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستر بار یا زیادہ ہر روز استغفار کرتے تھے کہ انی لاستغفر اللہ
یوماً سبعین مرۃً حدیث ہے اور تبیان مین ہے کہ اس آیت کے معنی یہ ہین کہ ای ہمارے حبیب مغفرت طلب کرو اپنی امت کے واسطے کہ وہ تمھاری
جناب مین امید وار ہین نظم گر لب بکشائی از نکوئی ✦ حرفے ز برائے ما بگوئی ✦ یعنی کہ بعذر خواہی ما ✦ از حالت پر گناہی ما ✦ نزدیک خدا
کنی شفاعت ✦ ما را بر ہانی از شناعت ✦ وَسَبِّحْ اور تسبیح کرو بِحَمْدِ رَبِّكَ برابر اپنے رب کی حمد کے ساتھ بِالْعَشِيِّ
وَالْإِبْكَارِ۝ شام اور صبح یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہا کرو لکھا ہے کہ کفار قرآن نازل ہونے اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر اوٹھنے کے
باب مین جھگڑا کرتے تھے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ بیشک جو لوگ جھگڑتے ہین فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ
اللہ کی آیتون کے باطل ہونے مین اور اونھین دفع کرنے مین کوشش کرتے ہین بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ لا بے کسی دلیل کے جو
آئی ہو اونکے پاس آسمان سے یا بے اوس دلیل کے جو وہ رکھتے ہون عقلی دلیلون مین سے اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ نہین ہے اونکے
سینون مین اِلَّا كِبْرٌ مگر سرکشی حق بات سے یا سرداری کا ارادہ یا حکومت کا قصد یا عظمت موہوم کہ مَّا هُمْ نہین ہین وہ ہرگز
بِبَالِغِيْهِ ۚ پہونچنے والے اوسکو فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ پس پناہ مانگ خدا کی اونکے شر سے اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ بیشک
وہ سننے والا ہے اونکے اقوال الْبَصِيْرُ۝ دیکھنے والا ہے اونکے افعال لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ البتہ پیدا کرنا
آسمان اور زمین کا اَكْبَرُ بہت بڑا ہے تمھارے نزدیک مِنْ خَلْقِ النَّاسِ آدمیون کے پیدا کرنے سے تو جو قادر ہو آسمان و
زمین پیدا کرنے پر باوصف اونکی عظمت اور پھیلاوے کے پہلے پہل بے اصل اور بے مادہ کے البتہ وہ قادر ہوگا آدمی کو دوبارہ پیدا کرنے کے
اصل اور مادہ سے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ۝ نہین جانتے کہ یہ پیدا کرنا بہت آسان ہے بعضے
مفسرون کے قول کے موافق جھگڑا کرنے والے یہود تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ تم ہمارے یار نہین ہو بلکہ وہ ابو یوسف
بن مسیح بن داؤد ہے یعنی دجال کہ اوسکی سلطنت خشکی اور تری مین پہونچ جائیگی اور پانی کی نہرین اوسکے ساتھ جاری ہونگی اور بادشاہی ہماری طرف پھر
آئیگی اور وہ خدا کی نشانیون مین سے ایک نشانی ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ یعنی جو لوگ دجال کے باب مین جھگڑا کرتے ہین
اور اوسے آیت اللہ یعنی خدا کی نشانی جانتے ہین اونکے دلون مین کبر ہے یعنی حکومت اور سلطنت کی خواہش کہ اوس حکومت اور سلطنت کو نہ
پہونچینگے تو تم خدا کی پناہ مانگو فتنۂ دجال کے شر سے اور یہ بھی کہتے تھے کہ دجال کا جثہ آدمیون کے جثہ سے بہت بڑا ہے تو حق تعالی نے فرمایا کہ
زمین آسمان کا پیدا کرنا اوسے پیدا کرنے سے بڑھکر ہے اور بہت لوگ نہین جانتے کہ دجال بھی ہماری مخلوقات مین سے ایک مخلوق ہے جاننا چاہیے کہ دجال ایک آدمی ہے اور
آدمیون کی بہ نسبت قد مین بہت بلند اور اوسکا جثہ بہت بڑا ہے اور وہ کانا ہے کہ اوسکا ظہور قیامت کی نشانیون مین سے ایک نشانی ہے اور ہمارے
پیغمبر صلعم نے اوسکے نکلنے کی علامتین بیان کی ہین کہ اوسکے خروج کے تین برس قبل لوگ غلون کے قحط مین مبتلا ہونگے پہلے برس تو جتنا پانی
برستا اوسکی تہائی حصہ کم برسیگا اور زمین مین جسقدر روئیدگی ہوتی اوس سے ایک تہائی کم ہوگی دوسرے برس دو تہائیان تیسرے برس نہ
آسمان سے پانی برسیگا نہ زمین پر گھاس اوگیگی پھر دجال نکلیگا اور اوسکے ساتھ جادو وغیرہ بہت ہوگا اور بہت خلق اوسکی متابعت کریگی
مگر جو خدا کو مضبوط پکڑے اور اوسکے ساتھ بہشت اور دوزخ بھی ہوگی اور جن اور شیطان اوسکے ساتھ ہونگے کہ وہ آدمیون کی صورت

پہچانینگے تو ابلیس کہیگا کہ اگر مین تیرے ماں باپ کو زندہ کردون تو تو میری خدائی کا اقرار کریگا وہ کہیگا کہ ہان بس فوراً شیاطین اوسکے ماں باپ کی شکل بنا دینگے اور وہ دوست کہینگے کہ بیٹا اسکی متابعت کر کہ یہی تیرا پالنے والا ہو بہت سے لوگ گمراہ ہونگے اور وہ سب شہر لیلیگا مگر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کہ وہان اللہ کے فرشتے اسواسطے کہ فرشتے ان دونون شہرون کی نگہبانی کرینگے اور جب وہ مومنین پر کام تنگ ہوگا تو حق تعالی حضرت عیسی علیہ السلام کو آسمان سے اوتاریگا کہ وہ دجال کو قتل کرینگے اور اوسکے لشکر مین اکثر یہود ہونگے تمام لشکر کو عیسی علیہ السلام قتل کرینگے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول کے احوال کا ایک شمہ انشاء اللہ تعالی سورہ زخرف مین مذکور ہوگا وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ اور برابر نہین ہین اندھے اور آنکھون والے یعنی غافل و عاقل یا جاہل و عالم وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور یکسان نہین ہوتے وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے وَلَا الْمُسِيءُ اور نہ بدکار یعنی کافر مراد یہ ہی جسطرح اندھے اور آنکھون والے دنیا مین برابر نہین اوسی طرح مومن اور کافر عقبی مین برابر نہونگے ایک جنت کے درجون مین ساکن ہوگا ایک دوزخ کے درکون مین مقیم قَلِيلًا مَا تَتَذَكَّرُونَ ۝ تھوڑی نصیحت مانتے ہین اور جب ثابت ہوا کہ نیک کام کرنے والے اور بدکام کرنے والا ثواب اور عذاب مین برابر نہین اور دنیا تکلیف کا گھر ہی جزا کا گھر نہین تو دوسرا گھر ضرور رہی جہان جزا پائین اور وہ قیامت مین ہوگا إِنَّ السَّاعَةَ بیشک ساعت قیامت لَآتِيَةٌ البتہ آنے والی ہی لَا رَيْبَ فِيهَا کچھ شک نہین اوسکے آنے مین اسواسطے کہ سب رسولون نے قیامت واقع ہونے کا وعدہ کیا ہی وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت آدمی لَا يُؤْمِنُونَ ۝ نہین ایمان لاتے قیامت کا اور اپنی نظر کے قصور اور محسوسات کی الفت کے سبب سے اوسکی تصدیق نہین کرتے وَقَالَ رَبُّكُمُ اور تمہارے رب نے کہا کہ ادْعُونِي پکارو مجھکو أَسْتَجِبْ لَكُمْ تاکہ قبول کرون مین تمہارے واسطے قبول کرنے کے یہ معنی ہین کہ تم میری عبادت کرو تاکہ مین تمکو ثواب دون اکثر علمانے عبادت کی جگہ دعا کو ڈھالا ہی اور عبادت مراد ہونے کی تائید یہ قول کرتا ہی جو حق تعالی نے فرمایا ہی کہ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ تحقیق کہ وہ لوگ جو سرکشی کرتے ہین عَنْ عِبَادَتِي میری عبادت سے سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ قریب ہی کہ داخل ہون دوزخ مین اور بعضون نے مجہول کا صیغہ یعنی یُدخلون پیشنے کو زبر پڑھا ہی یعنی داخل کیے جائینگے دوزخ مین دَاخِرِينَ ۝ بیچارے ذلیل و خوار اور بعضون نے کہا ہی کہ دعا استغاثہ کے معنی مین ہی یعنی فریاد چاہو مجھسے عاجزی کے وقت کہ مین تمہاری فریاد کو پہونچون اور ایک گروہ علما کے قول کے موافق دعا سے سوال مراد ہی یعنی مجھسے سوال کرو تاکہ مین تمکو عطا کرون اسواسطے کہ میری رحمت کا خزانہ بھرا ہوا ہی اور میرا کرم آرزوئین برلانے والا ہی کون فقیر ایسا ہی جسنے میرے سامنے ہاتھ پھیلایا اور مین نے نقد مراد اوسکے ہاتھ پر نہین رکھدیا * بیت * بر آستان ارادت کہ سر نہاد شبے * کہ لطف دوست بروش ہزار در نگشاد * اور بعضون نے کہا ہی کہ دعا ثنا کے معنی مین ہی اور استجابت قبول کے معنی مین یعنی میری حمد و ثنا کرو تاکہ اپنے فضل کامل سے تمہاری حمد و ثنائے ناقص قبول کرون اور علمائے توبہ سے مراد ہی اسواسطے کہ توبہ کرنے والا خدا کو پکارتا ہی اوسکی طرف رجوع کرنے کے وقت اور اجابت سے توبہ قبول کرنا مراد ہی یعنی توبہ کرو تاکہ مین قبول کرون * بیت * گر توبہ کنی پذیرم از روے کرم * وانگہ ز سر جریمات در گذرم * اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ خدا وہ ہی جسنے برحق پیدا کی لَكُمُ اللَّيْلَ تمہارے واسطے رات اندھیری ٹھنڈے مزاج کے ساتھ لِتَسْكُنُوا تاکہ ساکن ہو جاؤ

فِيهِ اور مین ضعف حرکات اور سکون حواس کی جہت سے وَالنَّهَارَ اور پیدا کیا دن مُبْصِرًا روشن کرنے والا گرم مزاج کے ساتھ آلہ دیکھو
چیزین اور معاش حاصل کرنے مین تمھاری حرکتین قوی ہو جائین اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ تعالیٰ لَذُو فَضْلٍ البتہ فضل کرنے والا اور
بہت بڑا عَلَى النَّاسِ آدمیون پر رات پیدا کرکے یا آدمیون کو پیدا کرکے اور روزی دیکر یا ایسے امور مرتب فرما کر جو سبب ہے اونکے نفس
اور مال کی مصلحتین قائم ہین وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن بہت لوگ لَا يَشْكُرُوْنَ ○ شکر نہیں کرتے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ جو یہ کام کرتا ہے
وہ اللہ ہے رَبُّكُمْ رب تمھارا ہے خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ پیدا کرنے والا سب چیزون کا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں ہے کوئی معبود لائق عبادت قف لازم
مگر وہ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○ تو کس طرح اور کس وجہ سے پھیرے جاتے ہو اوسکی عبادت سے اوسکے غیر کی عبادت کی طرف كَذٰلِكَ جس طرح
پھیری گئین یہ قومین اسی طرح يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ پھیرے جاتے ہین وہ لوگ جو كَانُوْا ہین عقل کی رو سے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
يَجْحَدُوْنَ ○ اللہ کی آیتون کے ساتھ انکار کرتے ہین اور اونھین قبول نہین کرتے اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ اللہ وہ ہے جسنے بنا دی
لَكُمُ الْاَرْضَ تمھارے واسطے زمین قَرَارًا قرار اور آرام کی جگہ کہ اوسپر چلتے پھرتے ہو اور لیٹتے ہو وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً اور کر دیا
آسمان کو اوٹھا ہوا وَّصَوَّرَكُمْ اور تصویر بنایا تمکو اے آدمیو فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ پھر خوب بنائین تمھاری صورتین یعنی
تمھارے قد سیدھے کیے اور چہرے پاکیزہ اور اعضا ایک دوسرے کے مناسب پیدا کیے وَرَزَقَكُمْ اور روزی دی تمکو مِّنَ الطَّيِّبٰتِ
پاکیزہ چیزون مین سے یعنی کھانے کی چیزین لذیذ اور تمھاری روزی کو ممتیز کر دیا حیوانات کی روزی سے بحر الحقائق مین فرمایا ہے کہ انسان کی
صورت کا حسن اس بات مین ہے کہ وہ آئینہ جہان نما ہے سب علوی اور سفلی حقائق اور ظاہری باطنی دقائق کو جامع ہے اور ذات اور صفات کی معرفت کے
انوار حقیقت جامعہ سے ظاہر ہین رباعی ای صورت تو آئینہ سر وجود روشن ز رخت پرتو آثار شہود مجموعہ ہر دو کون کس نیست چو تو ور ملکت
صورت و معنی موجود ذٰلِكُمُ اللّٰهُ جسنے ایسی صورت بنائی وہ خدا ہے رَبُّكُمْ رب تمھارا فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ پس بڑا ہی خدا اور بہت
بزرگ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ پروردگار اہل عالم کا سب جن انس وغیرہ کا هُوَ الْحَيُّ وہ ہے زندہ یعنی حیات ازلی کے ساتھ اکیلا ہے لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ نہین ہے کوئی معبود لائق عبادت مگر وہ فَادْعُوْهُ پس پکارو تم اوسکو مُخْلِصِيْنَ اس حال مین کہ پاک کرنے والے ہو لَهُ
الدِّيْنَ اوسکے واسطے اپنا دین شرک سے یا اپنی عبادت ریا سے اور کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ سب تعریف اللہ کے
واسطے ہے جو رب ہے سب اہل عالم کا قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مشرکون سے جو تمکو کہتے ہین کہ اپنے باپ دادا کے دین پر ستد ین
ہو جاؤ یہ کہ اِنِّيْ نُهِيْتُ بیشک مین منع کیا گیا ہون اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ اس بات سے کہ عبادت کرون اونکی
جنکو تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ جب کہ آئی ہین میرے پاس دلیلین اور آیتین مِنْ رَّبِّيْ
میرے رب کے پاس سے وَاُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہون اَنْ اُسْلِمَ یہ کہ گردن جھکاؤن اور مطیع ہو جاؤن لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○
اہل جہان کے رب کے واسطے هُوَ الَّذِيْ وہ وہ ہے جسنے خَلَقَكُمْ پیدا کیا تمھارے دادا آدم کو مِّنْ تُرَابٍ خاک سے
ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ پھر تمکو اے آدمیو اوسنے پیدا کیا نطفہ سے ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ پھر پھٹکے سے کہ چالیس دن کے بعد منی پھٹکے کی
صورت ہو جاتی ہے ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ پھر نکالا تم مین سے ہر ایک کو ماں کے پیٹ سے طِفْلًا بچہ ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا پھر رکھا تمکو

تاکہ تم پہونچو اَشُدَّكُمْ اپنی کمال قوت کو کہ نہایت شباب ہی ثُمَّ پھر اس درجہ سے بڑھتے ہو لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا تاکہ ہو جاؤ تم بوڑھے
وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى اور تم مین سے کوئی ہوتا ہی کہ مارڈالا جاتا ہی مِنْ قَبْلُ جوان یا بوڑھے ہونے کے قبل وَلِتَبْلُغُوْٓا اور
باقی رکھتا ہی تمکو تاکہ پہونچو تم اَجَلًا مُّسَمًّى مدت نام رکھی ہوئی تک کہ وہ موت کا وقت ہی وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اور شاید تم
عقل لڑاؤ اپنی پیدایش مین اور ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر منتقل ہونے مین هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وہ ہی وہ جو زندہ
کرتا ہی اور مارڈالتا ہی فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا پھر جب چاہتا ہو اور حکم کرتا ہی کسی کام کا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ تو سوا اسکے نہین کہ کہتا ہی
اوسکو کہ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ ع ہو تو وہ ہو جاتا ہی بے مدت اور بے مہلت کے یا اوسکے پیدا کرنے کو آلے اور شمار اور فرصت اور ع ۸
کلفت کی کچھ حاجت نہین ☆ نظم ☆ فعل اورا کہ عیب و علت نیست + متوقف بہیچ آلت نیست + از خم زلف کاف طرہ نون + ہر زمان شکلے
آورد بیرون ☆ اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا تو نے اِلَى الَّذِيْنَ اون لوگون کی طرف جو يُجَادِلُوْنَ جھگڑا اور نزاع کرتے ہین فِيْٓ
اٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ کی آیتون مین یعنی جو کافر قرآن کی دلیلون کے منکر ہین اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ۝ کس طرح اور کیون پھیرے جاتے ہین نصف عند المتأخرین
اوسکی تصدیق کی طرف سے اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا جھگڑا کرنے والے وہ لوگ ہین جنھون نے تکذیب کی اور نہ ایمان لائے بِالْكِتٰبِ
قرآن کا یا سب آسمانی کتابون کا وَبِمَآ اَرْسَلْنَا اور اوس چیز کا کہ بھیجا ہمنے بِهٖ رُسُلَنَا اوسکے ساتھ اپنے رسولون کو وہ چیز
احکام اور شرعیتین ہین فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ پھر قریب ہی کہ جانین تکذیب اور انکار کا انجام اِذِ الْاَغْلٰلُ جب کہ آگ کے طوق
ہونگے فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اونکی گردنون مین وَالسَّلٰسِلُ اور زنجیرین بھی اوسمین ہونگی يُسْحَبُوْنَ ۝ کھینچے جائینگے مونھ کے بل
وہ زنجیرین پکڑ کر تاکہ اونکو ڈال دین فِي الْحَمِيْمِ کھولتے ہوے پانی مین ثُمَّ فِي النَّارِ پھر آگ مین يُسْجَرُوْنَ ۝ جلے
بھنے ہونگے یعنی پانی اور آگ کے ذریعہ سے انواع عذاب مین مبتلا ہونگے ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ پھر کہا جائیگا اونسے کہ اَيْنَ مَا
كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝ کہان ہین وہ جنکو تھے تم شریک ٹھہراتے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے تو قَالُوْا دوزخی کہینگے کہ وہ شریک
کیے ہوے ضَلُّوْا عَنَّا گم ہو گئے ہمسے اور ہم اونکو نہین پاتے اور ہم تو اونسے امداد کی توقع رکھتے تھے اونھون نے ہمکو بلا مین چھوڑ دیا
بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا بلکہ ہم نہ تھے کہ پکارا ہو ہمنے مِنْ قَبْلُ اس سے پہلے دنیا مین شَيْـًٔا کسی چیز کو کہ اوسپر اعتبار ہو یعنی اب
ہمکو ظاہر ہو گیا کہ ہماری سمجھ کچھ نہ تھی كَذٰلِكَ جسطرح جھگڑنے والون کو چھوڑ دیا اسی طرح يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ گمراہ
چھوڑتا ہی کافرون کو کہ ایسی چیز کی طرف راہ نہین پاتے جس سے آخرت مین فائدہ حاصل کرین پھر اونکو کہینگے کہ ذٰلِكُمْ یہ تمھاری خرابی
آج عقبی مین بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ بسبب اسکے ہی کہ تھے تم خوشی کرتے فِي الْاَرْضِ زمین مین یعنی دنیا مین بِغَيْرِ الْحَقِّ
اوس چیز کے ساتھ جو حق نہ تھی یعنی شرک کے سبب سے وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝ اور بسبب اسکے کہ تھے تم ناز کرتے
اپنے اوپر اور تکبر سے چال چلتے تھے اُدْخُلُوْٓا داخل ہو اَبْوَابَ جَهَنَّمَ دوزخ کے ساتون دروازون مین جو تمپر
تقسیم کر دیے ہین یعنی ہر ایک گروہ دوزخ کے ایک دروازہ مین داخل ہوگا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے اسمین فَبِئْسَ
مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ تو بری ہی ٹھہرنے کی جگہ متکبرون کو دوزخ فَاصْبِرْ پس صبر کر وای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تم کو ایذا پر اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ بیشک اللہ کا وعدہ دوستون کی نصرت کرنے اور دشمنون کو ہلاک کرنے کے باب مین حق ہے اور بیشک اوسکا ثبت ہوگا فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ پھر اگر دکھائین ہم تجھے بَعْضَ الَّذِي بعض اوس مین سے نَعِدُهُمْ جو وعدہ دیا ہے ہمنے اونکو قتل اور قید کا اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ یا مار ڈالین ہم تجھے وہ عذاب ظاہر ہونے کے قبل فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ○ تو ہماری طرف پھیرے جائینگے قیامت کے دن اور اپنی جزا پائینگے یعنی کسی طرح ہم اونھین نہ چھوڑینگے اور حق تعالی نے کفار کا کچھ عذاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھایا قتل اور قید اور قحط وغیرہ اور باقی اونکے عذاب عقبی مین دکھائیگا بیت دوستان اندر دو عالم شاد و خرم میزیند دشمنان در محنت و غم این سر و آن سر اند لکھا ہے کہ کافر جھگڑے کی راہ سے بہت معجزون کی فرمائش کرتے تھے جیسے چشمے جاری ہو جانا باغ ظاہر کرنا آسمان پر چڑھ جانا اونکے۔ وبر داوس صورت سے جیسا کہ سورہ بنی اسرائیل مین مذکور ہوا تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا اور بیشک تحقیق بھیجے ہمنے رسول مِّنْ قَبْلِكَ تجھ سے پہلے مِنْهُمْ بعض اونمین سے مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وہ ہین کہ اونکے قصے بیان کیے ہمنے تجھ پر وہ اونتیس ۲۹ پیغمبر ہین وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ اور بعضے اونمین سے وہ ہین کہ نہین قصے بیان کیے ہمنے اونکے عَلَيْكَ تجھ پر مگر اونکے نام تمنے جانے ہین جیسے حضرت الیسع وغیرہ اور بعضے وہ رسول ہین کہ نہ اونکے قصے تمنے جانے نہ نام مفسرون کا ایک گروہ اس بات پر ہے کہ سب انبیا آٹھ ہزار تھے چار ہزار بنی اسرائیل مین اور چار ہزار تمام خلق مین اور مشہور یہ بات ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار تھے اور اونپر ایمان لاتے ہین اور اونکی تفصیل و گنتی جاننا اور اونکو نام و نسب کے ساتھ پہچاننا شرط نہین ہے وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اور نہ تھی کسی پیغمبر کو یہ بات اور قدرت اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ کہ لاوے کوئی معجزہ جو اوسکی نبوت کا نشان ہو اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر اللہ کے اذن سے اور اوسکے حکم کے ساتھ یعنی اے کافرو تم میرے پیغمبر سے معجزون کی فرمائش کرتے ہو اور وہ معجزہ دکھانے مین مستقل و خود مختار نہین ہے کہ بغیر خدا کے حکم دکھا سکے اور معجزہ نہ ظاہر ہونے مین حکمت یہ ہے کہ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ پھر جب آتا ہے حکم اللہ کا اونپر عذاب نازل ہونے کے باب مین جو معجزون کی فرمائش کرتے ہین اور معجزے اور نشانیان ظاہر ہونے کے بعد قُضِيَ حکم کیا جاتا ہے بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ یعنی مشرک عذاب مین مبتلا ہوتا ہے اور مومن نجات پاتا ہے وَخَسِرَ اور نقصان اوٹھاتے ہین هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ○ اوس جگہ جھوٹے اور معاند لوگ کہ جو معجزہ نبوت پر دلالت کرتا ہو اوسے دیکھنے کے بعد اور معجزے طلب کرتے ہین اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ خدا ایسا برحق ہے جسنے پیدا کیے لَكُمُ الْاَنْعَامَ تمھارے واسطے چارپائے جیسے اونٹ بکری گائے لِتَرْكَبُوْا تاکہ سوار ہوتے ہو مِنْهَا اونمین سے بعض پر جیسے اونٹ اور گھوڑے پر وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ○ اور اونمین سے بعض کو کھاتے ہو جیسے بکری کو اور بعض وہ ہین کہ سوار ہونے کے لائق بھی ہین اور کھانے کے قابل جیسے گائے بیل وَلَكُمْ اور تمھارے واسطے ہین فِيْهَا مَنَافِعُ چارپایون مین بہت منفعت جیسے دودھ اون وغیرہ وَلِتَبْلُغُوْا اور اونکو پیدا کیا تاکہ پہونچو تم عَلَيْهَا اونمین سے بعض پر سوار ہوکر مسافرت مین حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ حاجت کو جو تمھارے دلون مین ہے فائدہ اوٹھانا اور معاملہ کرنا وَعَلَيْهَا اور اونٹون پر خشکی مین وَعَلَى الْفُلْكِ اور کشتیون پر دریاؤن مین تُحْمَلُوْنَ ○ لادے اوٹھائے جاتے ہو وَيُرِيْكُمْ اور دکھاتا ہے خدا تمکو اٰيٰتِهٖ نشانیان اپنی قدرت کی فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ○ پھر کس نشانی کا قدرت کی نشانیون یا نبوت کی دلیلون مین سے انکار کرتے ہو نبوت کی دلیلین جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا غیب کی

خبر دینا اَفَلَمْ يَسِيرُوا کیا پھر سیر نہین کی اونھون نے فِي الْأَرْضِ زمین مین عاد وثمود کی فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ
پس تاکہ دیکھین کیسا تھا عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ انجام کار اون لوگون کا جو اونسے پہلے تھے اگلی امتون مین
كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وے تھے بہت زیادہ اونسے عدد کی راہ سے وَأَشَدَّ قُوَّةً اور بہت سخت قوت کی رو سے وَآثَارًا
فِي الْأَرْضِ اور بہت زیادہ نشانون کی رو سے جو باقی رہے ہین زمین مین قلعے وغیرہ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم تو نہ دفع کیا اونکو
اونپر سے مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○ اوس چیز نے جو وہ کرتے تھے مال جمع اور سپاہ آراستہ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ پس جب آئے
اونکے پاس رُسُلُهُم اونکے پیغمبر بِالْبَيِّنَاتِ معجزون اور دلیلون کے ساتھ فَرِحُوا تو خوش ہوئے بِمَا عِندَهُم
ساتھ اوس چیز کے جو اونکے پاس ہے مِّنَ الْعِلْمِ علم اونکے زعم مین یعنی جہل کا اوسکا نام علم رکھا تھا اور راسخ تھے مراد اونکے باطل
عقیدے اور اونکے اعتبار شبہے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ پیشون اور تجارتون کا علم مراد ہے یا علم نجوم وغیرہ اور وے رد کرتے تھے
اور انبیا علیہم السلام اور اونکے معجزون کے ساتھ ہنسی کرتے تھے تو حق تعالی نے انکو ہلاک کر دیا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ
يَسْتَهْزِئُونَ ○ اور پکڑا اور گھیر لیا اونکے عذاب کے سبب سے اوس چیز کی جزا نے جو انبیا علیہم السلام کے ساتھ ہنسی اور ٹھٹھا کرتے تھے
کرتے تھے کہ دنیا مین طرح طرح کا عذاب تھا اور جو پیشین اونسے وعدہ کیا گیا ہے عقبی مین اوس وعدہ کو بھول جاتے فَلَمَّا رَأَوْا پس جبکہ
دیکھی اونھون نے بَأْسَنَا سختی ہمارے عذاب کی دنیا مین تو قَالُوا آمَنَّا کہا اونھون نے کہ ایمان لائے ہم بِاللَّهِ وَحْدَهُ
اللہ پر حالانکہ وہ ایک ہے اور اوسکا کوئی شریک نہین وَكَفَرْنَا اور کافر ہوئے ہم بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ○ ساتھ اوس چیز کے کہ
تھے ہم شرک کرنے والے یعنی بتون کے ساتھ جنہین کہ اختیار کیا فَلَمْ يَكُ يَنفَعُهُمْ پس نہ تھا کہ فائدہ کرے اونکو إِيمَانُهُمْ
ایمان اونکا لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا اوسوقت جبکہ دیکھا اونھون نے ہمارا عذاب اسواسطے کہ جب عذاب دیکھا تو اوسوقت تکلیف
اوٹھ جاتی ہے اور ایمان تکلیف کے زمانے مین مقبول ہے عذاب دیکھنے کے بعد نہین سُنَّتَ اللَّهِ عادت مقرر کردی اللہ نے عادت مقرر
الَّتِي قَدْ خَلَتْ وہ عادت جو گذری ہے فِي عِبَادِهِ اوسکے بندون مین اگلی امتون مین کہ ایمان یاس کسی حال مین مقبول نہین ہے
وَخَسِرَ اور نقصان اوٹھایا هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ○ اوسوقت کافرون نے یعنی اونکا نقصان اوسوقت ظاہر ہوگیا اگرچہ تمام عمر نقصان میں تھے

وھی اربع وخمسون آیۃ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○	سورۃ حم السجدۃ ۴۱ مکیۃ
اور وہ چون آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورہ حم سجدہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

اللہ کا اسم اعظم حروف مقطعہ مین پوشیدہ ہے ہر ایک کو اوسے نکالنے مین دسترس نہین ہے اور بعضون نے کہا ہے
کہ حے اشارہ ہے حکمت کی طرف اور میم منت کی جانب یعنی اللہ کا احسان ہے مومنون پر حکمت نازل کرکے جیساکہ خود
فرمایا ہے کہ حم اوس چیز کی طرف اشارہ ہے جو حق تعالی اور اوسکے حبیب کے درمیان راز و نیاز ہے کہ کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل
اوس سے آگاہ نہین اسواسطے کہ حے اور میم دو حرف اسم رحمن کے درمیان ہین اور یہی دو حرف اسم محمد کے بیچ مین بھی ہین

قوله [illegible] حرف ہین اونکے بھید کی قسم کہا کر حق تعالی فرماتا ہے کہ یہ قرآن تَنْزِيْلٌ اوتارا گیا ہے مِّنَ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ [illegible] بخشش کرنے والا [illegible] عوام کو ہدایت [illegible] قلوب [illegible] کی
رعایت [illegible] ساتھ
ساتھ [illegible] كِتٰبٌ فُصِّلَتْ ایک کتاب ہے کہ فصل ہین اٰيٰتُهٗ اوسکی آیتین [illegible] امر نہی وعدہ
وعید کے ساتھ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا [illegible] حال ہین قرآن عربی ہے یعنی زبان عرب مین تاکہ سہولت کے ساتھ پڑھین اور سمجھین [illegible]
آیتون کی تفصیل کی گئی ہے لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ اوس گروہ کے لوگون کے واسطے جو کہ جانتے ہین اور پہچانتے ہین کہ یہ کتاب
اللہ کی طرف سے اوتری ہے بَشِيْرًا خوشخبری دینے والی اون لوگون کو جو اوسپر عمل کرتے ہین وَّنَذِيْرًا اور ڈرانے والی اون
لوگون کو جو اوسپر ایمان نہین لاتے فَاَعْرَضَ تو مونھ پھیرا اوسے قبول کرنے سے یعنی نہ قبول کیا اَكْثَرُهُمْ بہتیرون نے اون
کافرون مین سے فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ پس وہ نہین سنتے یعنی اسواسطے مونھ پھیرا کہ اوسے نہ سنین وَقَالُوْا اور بولے
مشرک کہ ہمیشہ قُلُوْبُنَا ہمارے دل فِيْٓ اَكِنَّةٍ پردون مین ہین مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اوس چیز کے سمجھنے سے کہ بلاتا ہے تو ہمین
اوسکی طرف یعنی ہم قرآن نہین سمجھتے وَفِيْٓ اٰذَانِنَا اور ہمارے کانون مین ہے وَقْرٌ گرانی ہے جو تم پڑھتے ہو اے محمد اوسے ہم
سنتے ہی نہین وَمِنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ اور درمیان ہمارے اور تیرے حِجَابٌ پردہ ہے کہ تمھاری نبوت کا حال ہم نہین سمجھتے
یا آڑ ہے کہ ہمین تجھسے ملنے نہین دیتی [illegible] ہے کہ ابوجہل نے اپنے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان ایک کپڑے کا
پردہ تان دیا اور بولا کہ تو اودھر ہے ہم ادھر فَاعْمَلْ پس تو عمل کر اپنے دین پر اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ہم تحقیق کہ ہم بھی [illegible]
اپنے آئین پر یا اوسنے حضرت سے کہا کہ [illegible] کی
فکر کرینگے اور [illegible] رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تفسیر کی ہے کہ [illegible] کام کر اپنی آخرت کے واسطے ہم اپنی دنیا کے لیے کام کرتے ہین قُلْ کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ [illegible] مثل تمھارے یعنی [illegible] ہون فرشتہ
اور جن نہین ہون کہ تم اونکی بات نہین سمجھ [illegible] ہون جس سے سماعت [illegible] ہو
نفرت ہو بلکہ يُوْحٰٓى اِلَيَّ وحی کی گئی ہے میری طرف اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ [illegible] تمھارا خدا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ خدا ایک
فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ پس سیدھے ہو جاؤ اوسکی طرف توحید اور طاعت کے ساتھ اور اوسپر مستقیم رہو وَاسْتَغْفِرُوْهُ اور اوس سے
بخشش چاہو اون گناہون کی [illegible] صحیح یہ ہے کہ افعال و اقوال و احوال ظاہر اور باطن مین برابر ہونے کا نام
استقامت ہے یعنی چاہیے کہ تمھارا ظاہر اور باطن ایک ہو جائے [illegible] تو استغفار کرو اپنے عمل پر [illegible] اسواسطے
کہ یہ بڑا گناہ ہے وَوَيْلٌ اور سختی اور عذاب لِّلْمُشْرِكِيْنَ مشرکون کے واسطے ہے الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وہ جو
نہین دیتے ہین زکوۃ یعنی کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ جو نفسون کی زکوۃ ہے نہین کہتے مطلب یہ ہے کہ توحید اختیار کرکے اپنے کو شرک کے میل سے پاک
نہین کرتے یا یہ کہ مال کی زکوۃ نہین دیتے مشرکون کے ساتھ زکوۃ نہ دینے کی تخصیص [illegible] کی نسبت اسواسطے ہے کہ [illegible] بہت عزیز

اور محبوب ہی اور مال خرچ کرنا اور کامون کی بہ نسبت اونکی جان پر بہت سخت ہوتا ہی تو یہ بات بیان کرنا اونکے بخل اور خست کی طرف اور
خلق پر شفقت نہ کرنے کی جانب اشارہ ہی اور بخل سب رذیل کامون اور بُری صفتون مین بڑھکر ہی اور کہا ہی کہ جس ملا مین سخاوت اور
احسان نہین وہ مثل ایک لاش کے ہی کہ اوسمین جان نہین یا وہ ایسا ہی گویا درخت بے پھل کا ہی نظم منعم ممسک شجر بے بر ست ٭ سرور
بخل جسد بے سر ست ٭ بخل کہ سرمایۂ ناکامیست ٭ درد و جہان موجب بدنامیست ٭ وَهُمْ اور مشرک لوگ بِالْآخِرَةِ آخرت کے
ساتھ هُمْ كَافِرُونَ وہ کافر ہین اس جہت سے خرچ نہین کرتے کہ اوس عالم مین بدلا اور ثواب ملنا باور نہین کرتے إِنَّ الَّذِينَ
آمَنُوا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کیے اونھون نے نیک کام لَهُمْ أَجْرٌ اونکے واسطے اونکا اجر ہی
غَيْرُ مَمْنُونٍ نہ گھٹایا ہوا یا بے حساب معالم مین ہی کہ یہ آیت بیمارون اور عاجزون کی شان مین ہی کہ ضعف اور عاجزی کی
حالت مین عبادت ادا کرنے سے عاجز ہین تو حق تعالی اونھین عبادت کا ثواب ویسا ہی عطا فرماتا ہی جیسا حالت صحت کی عبادت کا
عطا کرتا ہی تو غیر ممنون کے معنی غیر مقطوع ہین عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
بندہ جب نیک طریقہ پر ہوتا ہی عبادت مین تو جب بیمار ہو جاتا ہی تو حق تعالی اوس فرشتے کو حکم دیتا ہی جو اوس بندہ پر متعین ہی کہ اس
بیمار بندے کے واسطے تو ویسا ہی عمل لکھا رہ جیسا اوسکی صحت کے وقت لکھتا تھا جب تک مین اسے صحت نہ دون یا اپنے پاس
بلا نہ لون قُلْ کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَئِنَّكُمْ کیا تم لَتَكْفُرُونَ ہر آئنہ کافر ہوتے ہو اور نہین ایمان لاتے ہو بِالَّذِي
خَلَقَ الْأَرْضَ اوسپر جسنے پیدا کی زمین فِي يَوْمَيْنِ دو دن مین ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ اتوار کے دن زمین
پیدا کی اور دوشنبہ کے روز پھیلا دی وَتَجْعَلُونَ لَهُ اور ٹھہراتے ہو اوسکے واسطے اپنی زبان سے أَنْدَادًا شریک اور ہمسر
ذَٰلِكَ وہ خدا جسنے زمین پیدا کی رَبُّ الْعَالَمِينَ پروردگار ہی سب اہل عالم کا وَجَعَلَ فِيهَا اور پیدا کیے زمین مین
رَوَاسِيَ پہاڑ بلند اور پایدار مِنْ فَوْقِهَا اوسکے اوپر سے تاکہ زمین دیکھنے والے عبرت مین سے حصہ لین وَبَارَكَ فِيهَا اور
برکت دی اوسنے پہاڑون مین کہ چشمے اور کہانین اور صنعتین اونمین پیدا کین یا زمین مین برکت دی درختون اور کھیتون اور چارپایون
اور چرندون کے سبب سے وَقَدَّرَ فِيهَا اور مقدر کرین اوسمین أَقْوَاتَهَا روزیان اہل زمین کی یعنی ہر موضع اور ہر مقام مین لوگون کی
روزی مقرر کر دی جیسے گیہون جو چاول خرما گوشت وغیرہ کے انمین سے ایک ایک چیز ہر شہر والے زیادہ کہاتے ہین اور حق تعالی نے
یہ روزیان مقدر اور مقرر فرمائین فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ چارون کے تتمہ اور تتمہ مین کہ وہ اور دو دن ہین یعنی منگل بدھ سَوَاءً
لِلسَّائِلِينَ برابر ہوا پوچھنے والون کو جو زمین اور جو کچھ زمین مین ہی اوسے پیدا کرنے کی مدت پوچھتے ہین کہ کتنی مدت مین پیدا
ہوئی یعنی سوال کرنے والون کا پورا پورا جواب کہدیا گیا ثُمَّ اسْتَوَىٰ پھر قصد کیا إِلَى السَّمَاءِ آسمان کی طرف یعنی اوسے
پیدا کرنے کا وَهِيَ دُخَانٌ حال آنکہ وہ دھوان تھا یعنی پانی کے بخار دھوین کی ہیئت پر ہی زاد المسیر مین ہی کہ حق تعالی نے جب
پانی پیدا کیا تو اوسپر آگ کو مسلط کر دیا کہ پانی کو جوش مین لائی اور اوس سے بخار اٹھا اوس سے حق تعالی نے آسمان پیدا کیا
عین المعانی مین ہی کہ حق تعالی نے سبز جوہر پیدا کر کے ہیبت کی نظر سے اوسے دیکھا پس وہ پگھل کر بہ نکلا پس اوسمین

آگ مسلط کر دی تو وہ اوس سے برش مین لائی اور کف اور بخار اوس سے اوٹھا اوس کف سے تو زمین پیدا کی اور بخار سے آسمان نظم کفے را منبسط
ساز و کہ این فرشیست بس لائق و بخارے را برافراز و کہ این سقفیست بس زیبا ازان سقف معلی حسن تصویرش بود ظاہر و زین فرش مطبق
لطف تدبیرش بود پیدا فقال لها پھر کہا حق تعالیٰ نے آسمان پیدا کر کے آسمان سے وللارض اور زمین سے کہ دونون
ائتیا آؤ اوس چیز کے ساتھ جو مین تمکو حکم کرتا ہون طوعًا فرمانبرداری کی رو سے او کرهًا یا ناخوشی اور بے رغبتی کے ساتھ یعنی
خواہ مخواہ آؤ آنے سے تمکو چارہ نہین اس سے کمال قدرت ظاہر کرنا مراد ہے اونکی خوشی اور ناخوشی ثابت کرنا مقصود نہین بعضون نے کہا ہے
کہ آسمان کو حکم فرمایا کہ اپنے آفتاب ماہتاب ستارے ظاہر کر دے اور زمین کو حکم کیا کہ اپنی نہرین اور پہاڑ میوے اور اپنے درخت نکالے
قالتا کہا آسمان اور زمین نے کہ اتینا آئے ہم اوس چیز کے ساتھ جو تو نے حکم فرمایا طائعین فرمانبردار لکھا ہے کہ زمین کے
اجزا مین سے پہلے اوس مقام نے کلام کیا جہان کعبہ شریف ہے اور آسمان کے اجزا مین سے جو اوسکے مقابل تھا اوسنے کلام کیا اسی وجہ سے
وہ مقام کعبۂ اسلام اور قبلۂ انام ہو گیا اور جب آسمان پیدا کیا گیا تو اوسکے سات ٹکڑے کر دیے فقضٰهن سبع سمٰوات پس
سات آسمان اور پورے کر دیے اوسکے امور فی یومین دو دن مین پنجشنبہ اور جمعہ کو واوحٰی اور وحی کی فی کل سماء
ہر آسمان مین امرها حکم اوسکا یعنی ہر آسمان کے فرشتون کو حکم کر دیا کہ عبادت کرو اور ہر آسمان سے جو کچھ ہوتا ہے وہ اوسکے
واسطے مقرر کر دیا وزینا السماء الدنیا اور آراستہ کر دیا ہمنے اس آسمان کو جو بہت نزدیک ہے بمصابیح ساتھ چراغون کے
یعنی اوسمین ستارے چراغون کی طرح روشن ہوتے ہین وحفظًا اور حفاظت کی ہمنے آسمان کی حفاظت آفتون یا شیطانون سے جو
چوری کر کر وہان کی باتین سننے کا داعیہ کرتے ہین ذلک یہ عجیب خلقتون مین سے جو بیان کیا گیا تقدیر العزیز اندازہ کرنا اور
اندازہ کرنا ہے خدائے غالب کا کہ اپنی بادشاہی مین قدرت کے ساتھ جو چاہتا ہے کرتا ہے العلیم جاننے والا ہے جو کچھ کرتا ہے وہ
حکمت کی رو سے ہوتا ہے فان اعرضوا پس اگر منہ پھیرین مکہ کے کافر یا انکار کرین ایمان سے باوصف ایسے بیان کے فقل
انذرتکم تو کہہ کہ ڈرایا مین نے تمکو صٰعقة اوس عذاب سے جو بیہوش اور ہلاک کرنے والا ہے مثل صٰعقة عاد مانند
عذاب قوم عاد کے کہ سخت ہوا کا عذاب اونپر آیا وثمود اور مثل عذاب ثمود کے کہ حضرت جبرئیل کی ایک چیخ سے سب قوم ہلاک ہو گئی
ان دونون قوم کی تخصیص اسواسطے ہے کہ کفار قریش رحلة الشتاء والصیف کے سفر مین ان قومون کے مقامون پر گذر کرتے تھے اور
عذاب کے آثار دیکھتے اور وہ صاعقہ اور چیخ کے مستحق ہوے اذ جاءتهم الرسل اوس وقت جب کہ آئے اونکے پاس پیغمبر
یعنی حضرت ہود اور حضرت صالح من بین ایدیهم اونکے سامنے سے ومن خلفهم اور اونکے پیچھے سے یعنی ہر طرف سے
اونکے پاس نرمی سختی اور نصیحت فضیحت کے ساتھ آئے اور دعوت کی الا تعبدوا الا الله یہ کہ نہ عبادت کرو
مگر خدا کی قالوا بولے کافر اونکے جواب مین لو شاء ربنا اگر چاہتا ہمارا رب کہ رسول بھیجے لانزل ملٰئكة
ضرور بھیجتا فرشتے تمھاری جگہ پر فانا بما ارسلتم به پس بیشک ہم اوس چیز کے ساتھ جسکے ساتھ تم اپنے زعم مین
بھیجے گئے ہو کٰفرون کافر ہین اسواسطے کہ تم ہماری طرح آدمی ہو اور ہمپر تمکو کچھ فضیلت اور شرافت نہین شرک کو حکم

انبیا علیہم السلام کی صورت ہی مین چھپے ہوے تھے اور اونکے باطن سے غافل تھے **مثنوی** چند بینی صورت آخر ای صورت پرست ✣
ہرکہ معنی دید از صورت برست ✣ دیدۂ صورت پرستی را ببند ✣ تا شوی از نور معنی بہرہ مند ✣ پھر اونکے قصے کی تفصیل کرتا ہی اور
فرماتا ہی کہ **فَاَمَّا عَادٌ** پھر لیکن قوم عاد **فَاسْتَكْبَرُوْا** پس تکبر کیا اونھون نے **فِي الْاَرْضِ** زمین احقاف مین یا یمن کے شہرون مین
بِغَيْرِ الْحَقِّ ناحق یعنی تکبر کا استحقاق نرکھتے تھے پھر ہود علیہ السلام نے اونکو عذاب سے ڈرایا اونھون نے تکبر کی وجہ سے
اوسکی طرف التفات بھی نہ کیا **وَقَالُوْا** اور بولے کہ **مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً** کون ہی بہت سخت ہمسے قوت کی راہ سے اور قوم
عاد کے لوگ اپنی قوت اور شوکت پر مغرور ہوے اسواسطے کہ لمبے چوڑے موٹے تازے قوی لوگ تھے ہاتھ مار کر پہاڑ سے پتھر اوکھاڑ دیتے
اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین جانا اونھون نے جو اپنی قوت پر مغرور تھے کہ **اَنَّ اللّٰهَ** بیشک اللہ **الَّذِيْ خَلَقَهُمْ** وہ اللہ جسنے
اونکو پیدا کیا ہی **هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً** وہ بہت سخت اور تیز ہی اونسے قوت کی رو سے یعنی قدرت اور قوت ایسی چیز پر رکھتا ہی
کہ اوسکے سوا اور کسی کو وہ قدرت نہین **وَكَانُوْا** اور تھے قوم عاد کے لوگ کہ تعصب اور تکبر کی وجہ سے **بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ** ۝
ہماری آیتون کے ساتھ منکر ہوے باوصف اس بات کے کہ جانتے تھے کہ وہ حق ہی **فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ** پھر بھیجی ہمنے اونپر
رِيْحًا صَرْصَرًا ہوا ٹھنڈی مہیب آواز کے ساتھ **فِيْ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ** نحس دنون مین یعنی شوال کے اخیر عشرہ مین ایک بدھ کی
فجر سے دوسرے بدھ کے آخر تک کہ آٹھ دن اور سات راتین ہوتی ہین ہمنے باد صرصر بھیجی **لِّنُذِيْقَهُمْ** تاکہ چکھائین ہم اونکو
عَذَابَ الْخِزْيِ عذاب ذلت اور رسوائی کا **فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا** زندگی دنیا مین یعنی تاکہ سب کو ہم ہلاک کرین **وَلَعَذَابُ**
الْاٰخِرَةِ اور البتہ عذاب آخرت کا **اَخْزٰى** بہت سخت ہی رسوائی اور ذلت کی راہ سے **وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ** ۝ اور وہ نصرت
نہ کیے جائینگے اور مدد نہ دیے جائینگے **وَاَمَّا ثَمُوْدُ** اور مگر قوم ثمود **فَهَدَيْنٰهُمْ** پس ہدایت کی ہمنے اونھین سیدھی راہ یا بھلائی
برائی دونون راہین ہمنے اونکو دکھائین **فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى** تو اختیار کر لیا اونھون نے نابینائی کو یعنی جہل ضلالت
کفر کو علم ہدایت ایمان پر **فَاَخَذَتْهُمْ** پھر لیا اونھین **صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ** عذاب ذلیل خوار کرنے والے
عذاب کے صاعقہ نے یعنی حضرت جبرئیل کی چیخ نے اونکو ہلاک کیا **بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ** ۝ بسبب اوس چیز کے کہ تھے کمائی
کرتے یعنی حضرت صالح کی تکذیب کی اور اونٹنی کی کوچین کاٹین **وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** اور نجات دی ہمنے اوس صاعقہ سے
اون لوگون کو جو ایمان لائے حضرت صالح کا **وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ** ۝ع اور تھے پرہیز کرتے شرک سے **وَيَوْمَ يُحْشَرُ** اور یاد کر اوس ع ۲ ۱۰
دن کو کہ حشر کیے جائینگے **اَعْدَاۗءُ اللّٰهِ** خدا کے دشمن **اِلَى النَّارِ** آتش دوزخ کی طرف یعنی سب کو جمع کر دینگے **فَهُمْ**
يُوْزَعُوْنَ ۝ پھر وہ ہنکائے جائینگے دوزخ ہین یا اگلون کو روک رکھینگے جب تک پچھلے پہونچین پھر سب کو دوزخ مین
ہنکا دینگے **حَتّٰٓى اِذَا مَا جَاۗءُوْهَا** یہانتک کہ آئینگے وہ آگ مین تو **شَهِدَ عَلَيْهِمْ** گواہی دینگے اونپر
سَمْعُهُمْ اونکے کان جو کچھ اونھون نے سنا ہو اوسکی **وَاَبْصَارُهُمْ** اور اونکی آنکھین جو کچھ اونھون نے دیکھا ہو
اوسکی **وَجُلُوْدُهُمْ** اور اونکی کھالین یعنی ہاتھ پاؤن وغیرہ اور اونکے بدن مین جو عضو پہلے اونسے کلام کریگا وہ بائین ران

اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی ہوگی اور بعضون نے کہا ہی کہ اونکی شرمگاہین گواہی دینگی بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ اوس چیز کی جو وہ
کرتے تھے وَقَالُوا اور کہینگے کافر تعجب کی راہ سے یا جھڑک کے لِجُلُودِهِمْ اپنے عضوون سے کہ لِمَ شَهِدْتُمْ
کیون گواہی دیتے عَلَيْنَا ہمپر کہ ہم تمپر دنیا مین حکومت کرتے تھے اور تمکو تکلیف سے بچاتے تھے قَالُوا کہینگے اونکے اعضا
کہ ہمین ملامت نکرو ہم اپنے اختیار سے بات نہین کرتے بلکہ أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي گویا کردیا ہمکو اوس خدا نے جسنے اپنی قدرت
کاملہ سے أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ گویا کردیا ہی ہر چیز کو جو بولتی ہی وَهُوَ اور حال یہ ہی کہ اوسنے خَلَقَكُمْ پیدا کیا تمکو أَوَّلَ
مَرَّةٍ پہلی بار اور نیست سے ہست کیا وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○ اور اوسی کی طرف پھیرے جاؤگے تم جزا کے واسطے وَمَا
كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ اور نہ تھے تم کہ چھپو أَنْ يَشْهَدَ اس بات سے کہ گواہی دین عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ تمپر تمہارے
کان وَلَا أَبْصَارُكُمْ اور نہ تمہاری آنکھین وَلَا جُلُودُكُمْ اور نہ تمہارے اعضا یعنی تمنے جانا تھا کہ چھپو مگر نہ چھپ سکے
اور تم یہ گمان نہ کرتے تھے کہ تمہارے اجزا اور اعضا تمپر گواہی دینگے وَلَٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اور مگر گمان رکھا تھا تمنے کہ أَنَّ اللَّهَ
لَا يَعْلَمُ اللہ نہین جانتا كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ○ ع بہت اوس چیز مین سے جو تم کرتے ہو زاد المسیر مین فرمایا ہی کہ کافر
کہتے تھے کہ ہم جو کچھ ظاہر مین کرتے ہین وہ تو خدا جانتا ہی اور جو کچھ چھپا کر کرتے ہین اوسے خدا نہین جانتا تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَذَٰلِكُمْ
اور وہ تمہارا گمان ظَنُّكُمُ الَّذِي وہ گمان ہی جو دنیا مین ظَنَنْتُمْ تم گمان کرتے تھے بِرَبِّكُمْ اپنے رب کے ساتھ کہ ہمارے
پوشیدہ کام نہین جانتا اوس گمان نے أَرْدَاكُمْ ہلاک کیا تمکو آخرت مین فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ○ تو ہوگئے تم نقصان
پائے ہوون مین سے فَإِنْ يَصْبِرُوا پھر اگر کافر صبر کرین یا بے صبری فَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ پس آگ دوزخ کی ٹھکانا ہی
اونکے واسطے وَإِنْ يَسْتَعْتِبُوا اور اگر حق تعالی کی خوشنودی ڈھونڈھتے فَمَا هُمْ تو نہین ہین وہ مِنَ الْمُعْتَبِينَ ○
قبول کیے گئے میری خوشنودی طلب کرنے مین وَقَيَّضْنَا اور مقرر کیے ہین ہمنے لَهُمْ مشرکون کے واسطے قُرَنَاءَ دوست اور
ہمنشین شیطانون مین سے اور اونپر مسلط کردیے فَزَيَّنُوا لَهُمْ تو آراستہ کردی شیطانون نے اونکے واسطے مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ وہ چیز جو اونکے سامنے ہی دنیا کی زینت اور نفس کی خواہش کی متابعت یہانتک کہ اونکی طلب مین وہ قائم ہوگئے
اور جو اونکے پیچھے ہین امور اخروی اور وعدے وعید یہانتک کہ اونکے منکر ہوے وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ اور واجب ہوئی اونپر بات
یعنی کلمہ عذاب فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ اگلی امتون کے ساتھ جو گذر گئی ہین مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اونسے مِنَ الْجِنِّ
وَالْإِنْسِ جنون اور آدمیون مین جنہون نے یہی کام کیے تھے یعنی جن اگلی امتون نے تکذیب کی جسطرح وہ عذاب کی مستحق ہوئین
اوسی طرح یہ گروہ بھی عذاب کے لائق ہی کشف الاسرار مین ہی کہ جب حق تعالی کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہی تو اوسکو دوست
نیک اور ہمنشین اچھا عطا فرماتا ہی کہ عبادت مین اوسکا معین اور مددگار رہے اور جب بندے کے ساتھ برائی کرنا چاہتا ہی تو اوسے رفیق بد
اور مصاحب فاسق و فاجر کے ساتھ مبتلا کرتا ہی کہ اوسے حق کی مخالفت مین ترغیب و تحریص کرتا ہی جسطرح شیطانون کو اونکا ہمنشین
کردیا اور وہ عذاب کے مستحق ہوگئے إِنَّهُمْ بیشک وہ کافر كَانُوا خَاسِرِينَ ○ ہین نقصان پانے والے دونون جہان مین

بیت ز نقد معرفت امروز مفلس * ز سود آخرت فردا تہیدست * لکھا ہے کہ کفار قریش ایک دوسرے کو نصیحت اور وصیت کرتے تھے کہ
جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پڑھتے دیکھیں تو اس طرح پراگندہ اور پریشان کریں کہ آپ غلطی کریں تو جب حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قرآن پڑھتے تو لوگ متعرض ہو کر بلند آوازوں سے بیہودہ باتیں کرتے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے اور عمل اشعار پڑھتے
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور کہا کافروں نے یعنی عرب کے منکروں نے باہم ایک دوسرے سے کہ
لَا تَسْمَعُوا نہ سنو اور نہ کان لگاؤ لِهَٰذَا الْقُرْآنِ اس قرآن سننے کے واسطے یعنی محمد پڑھتے ہیں وَالْغَوْا فِيهِ اور لغو اور
بیہودہ باتیں کرو اوسمیں یا آپ کے ہونٹ کے سامنے کھڑے ہو کر چیخو چلاؤ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ کہ شاید تم غلبہ پاؤ اور آپکی تلاوت پر
اور آپ قرآن پڑھنے سے باز رہیں فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا تو ضرور ضرور چکھاوینگے ہم انکو جو کافر ہوئے اس سے
یہ کہنے والوں کا گروہ ہو یا سب کافر مقصود ہیں عَذَابًا شَدِيدًا عذاب سخت یعنی بہت اور ہمیشہ رہنے والا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
اور ضرور جزا دینگے ہم انکو أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ برا بدتر اوس کام کی کہ تھے نادانی اور غصہ کے سبب سے عمل کرتے
ذَٰلِكَ وہ عذاب بد جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ جزا ہے خدا کے دشمنوں کی النَّارُ یعنی آگ یہ عطف بیان ہے جزا کا لَهُمْ فِيهَا
اون کافروں کے واسطے ہے آتش دوزخ میں دَارُ الْخُلْدِ گھر ہمیشہ رہنے کا یعنی ہمیشہ آتش دوزخ میں رہینگے جَزَاءً جزا دیے جاینگے
جزا دینا بِمَا كَانُوا بسبب اوسکے کہ تھے بِآيَاتِنَا ہمارے کلام کی آیتوں کے ساتھ يَجْحَدُونَ انکار کرتے تھے وَقَالَ
الَّذِينَ كَفَرُوا اور کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے یعنی اوسوقت جب آگ میں ہونگے تو کہینگے کہ رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ اے ہمارے
رب دکھا ہمیں وہ دو شخص جنھوں نے دنیا میں أَضَلَّانَا گمراہ کیا تھا ہم کو مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ شیطانوں اور آدمیوں میں سے
یعنی ابلیس جسنے پہلے نافرمانی کی اور قابیل جسنے پہلے پہل خون ناحق کیا ان دونوں شخصوں کو ہمیں دکھا کہ نَجْعَلْهُمَا کریں ہم
اون دونوں کو تَحْتَ أَقْدَامِنَا نیچے اپنے قدموں کے یعنی ان دونوں سے بدلا لیں لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ تاکہ ہوجاویں
وہ دونوں بہت نیچے رہنے والے لوگوں میں سے یعنی دوزخ میں سب سے نیچے والے درکہ میں ہوں یا سب نیچوں سے نیچے ہوجائیں إِنَّ الَّذِينَ
قَالُوا تحقیق کہ جن لوگوں نے کہا کہ رَبُّنَا اللَّهُ ہمارا رب اللہ ہے ثُمَّ اسْتَقَامُوا پھر اوسپر قائم ہوگئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ نے اسکی تفسیر میں کہا کہ شرک نہیں کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امر و نہی پر قائم ہو گئے اور راہ بازی نہیں کی حضرت
عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تفسیر کی ہے کہ اپنے عمل پاک کیے اور خالص کیے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے یوں تفسیر فرمائی ہے کہ فرائض ادا کیے
حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ استقامت یہ ہے کہ طاعتیں اور عبادتیں کیں اور گناہوں سے بچے اور بعضوں نے کہا کہ دنیائے فانی سے
منھ پھیرا اور سراسر باقی کی طرف راغب ہوئے صاحب کشاف نے فرمایا کہ رَبُّنَا اللَّهُ کہنا توحید اقراری سے عبارت ہے اور ثُمَّ اسْتَقَامُوا
توحید معرفت کی طرف اشارت ہے توحید اقراری یہ ہے کہ اللہ یکتا ہے اور توحید معرفت یہ ہے کہ اوسے یکتا جانے یعنی ہر جہت سے
اوسکی وحدت دیکھیں باوصف اسکے کہ عالم وحدت میں جہت نہیں ہے نظم نیست سگنجد آنجا ز صفت * نی تکلف زبیان نی معرفت *
آتشے از سر وحدت برفروخت * غیر واحد ہرکہ پیش آمد بسوخت * تَتَنَزَّلُ اوترتے ہیں عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ اونپر فرشتے

یعنی مستقیم مومنون پر ہم فرشتے نازل کرتے ہین اونکی موت کے قریب یا قبر سے باہر آنے کے وقت یا قبر کے اندر یا ان سب وقتون مین جو مذکور ہوے ساتھ اس بات کے کہ اونسے کہینگے کہ اَلَّا تَخَافُوْا نہ ڈرو اونسے جو تمہارے آگے ہین امور اخروی اسواسطے کہ وہ تیر آسانی سے گذر جائینگے وَلَا تَحْزَنُوْا اور غمگین نہو اوسکے سبب سے جو چھوڑ آئے ہو اہل و عیال کہ حق تعالی اونکے کام بخوبی بنائیگا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ اور خوش ہو جنت کے سبب سے الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ وہ جنت جسکا وعدہ دیے جاتے تھے پیغمبر کی زبانی نَحْنُ اَوْلِيٰٓـؤُكُمْ ہم تمہارے دوست تھے فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا مین اور تمکو آفتون سے بچاتے تھے اور سچا الہام دیتے تھے اور بھلائی کی باتین بتاتے تھے اور مدد کرتے تھے وَفِي الْاٰخِرَةِ اور ہم تمہارے دوست ہین آخرت مین تعظیم و تکریم کرکے اور شفاعت مین یعنی شفاعت مین مدد کرکے جس کسی کو خدا چاہے وَلَكُمْ اور تمہارے واسطے ہے فِيْهَا آخرت مین مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وہ چیز جسکی آرزو اور خواہش کرتے ہین نفس تمہارے لذتون اور کرامتون مین سے وَلَكُمْ فِيْهَا اور تمہارے واسطے ہے عقبی مین مَا تَدَّعُوْنَ ۝ وہ چیز جو تم چاہو گے نُزُلًا روزی مہیا ہوئی مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝ خدا بخشنے والے مہربان کی طرف سے اور نزل کے ساتھ رحیم لانا اسطرف اشارہ کرتا ہے کہ جو اہل استقامت کی تمنا ہے وہ اون نعمتون کے سامنے جو عطا کیجائینگی ایسی ہے جیسے مہمان کے سامنے جو حاضر لاتے ہین وسے اون نعمتون کے ساتھ نسبت ہے جو اوسکی ضیافت کے واسطے اہتمام اور تکلف کے ساتھ تیار کیجاتی ہین اور یہین سے بزرگون نے کہا ہے کہ نہایت کرامت نتیجہ استقامت ہے اسواسطے کہ سلوک طریقت مین اس سے عالی کوئی درجہ نہین شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ استقامت ماسوی اللہ سے سر کی نگاہداشت ہے یعنی چاہیے کہ غیر حق کو خلوتخانۂ سر مین راہ نہ دے اور اغیار کو حریم منزل دل مین نہ چھوڑے بیت امروز مرا در دل جز یار نمی گنجد + کاندر حرم سلطان اغیار نمی گنجد + وَمَنْ اَحْسَنُ اور کون ہے بہت نیک قَوْلًا بات کی روسے مِّمَّنْ دَعَآ اوس شخص سے جسنے پکارا خلق کو اِلَى اللّٰهِ خدا کی عبادت کی طرف وَعَمِلَ صَالِحًا اور کیے کام اچھے وَّقَالَ اِنَّنِيْ اور کہا کہ بیشک مین مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ حکم ماننے والا ہون خدا کا یہ آیت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین ہے کہ آپنے خلق کو خدا کی طرف پکارا امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہے کہ علما مراد ہین کہ وے نیک امور لوگون کو سکھاتے ہین اور اونکا عمل صالح یہ ہے کہ اپنے علم کے موافق عمل کرتے ہین یا محتسب لوگ ہین کہ امر معروف اور نہی منکر کے قاعدون کی تمہید کرتے ہین اور اونکا عمل صالح صبر و عمل ہے ان سختیون اور مکروہات پر جو اونھین پہونچتی ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ سب امام اور مشائخ رحمہم اللہ تعالی اس آیت مین داخل ہین اور ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ فرماتی ہین کہ مین نہین دیکھتی یہ آیت مگر اذان کہنے والون کی شان مین صاحب عین المعانی نے لکھا ہے کہ حضرت بلال اذان دیتے تو یہود کہتے کہ کوا چلاتا ہے اور نماز کے واسطے بلاتا ہے اور بیہودہ باتین اونکی زبان پر آتین تو یہ آیت نازل ہوئی اور بر تقدیر کہ یہ آیت موذنون کی شان مین ہو تو اونکا عمل صالح یہ ہے کہ اذان اور تکبیر کے درمیان مین دو رکعت نماز پڑھین وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اور برابر نہین ہے نیکی اور بدی جزا اور مکافات مین یعنی خدا کو ایک جاننا اور خدا کا شریک ٹھہرانا برابر نہین ہے وہ بہشت مین درجے بلند ہونے کا باعث ہے یہ دوزخ کے درکون مین گرنے کا سبب ہے اور کہا ہے حسنہ سے علم اور سیئہ سے جہل مراد ہے اور تفسیر وردی اور تبیان اور عین المعانی مین ہے کہ حسنہ اور لا دونون الگ الگ مقبول

اور سینہ اونکے ساتھ عداوت ہی اِدۡفَعۡ دفع کر برائی کو بِالَّتِیۡ اوس چیز کے سبب سے کہ نفس الامر مین ہِیَ اَحۡسَنُ وہ بہت نیک ہی یعنی
غصہ کو حلم سے تسکین دے اور گناہ کو معاف کرکے مٹا دے اور لغو سے غفلت کے ساتھ درگذر کر فَاِذَا الَّذِیۡ پھر جب تو ایسا کریگا وہ کہ اوسکے ساتھ
کہ ہو بَیۡنَکَ وَ بَیۡنَہٗ عَدَاوَۃٌ تیرے اور اوسکے درمیان عداوت تو ضرور وہ تیرا دوست ہو جائیگا کَاَنَّہٗ گویا کہ وہ وَلِیٌّ حَمِیۡمٌ ○
دوست ہی کارساز اور قرابتی ہو مہربان امام اعظم رحمہ اللہ تعالی سے احقاف مین منقول ہی کہ جب کوئی مجھے خبر پہونچاتا ہی کہ فلانا مجھے برا کہتا ہی تو
مین اوسے دعاے خیر دیتا ہون اور اوسکی تعریف کرتا ہون اوسوقت کہ خبر پاتا ہون کہ اب وہ بھی میری نیکی کہتا ہی حضرت مخدوم شاہ مینا
قدس سرہ کا ایک قطعہ مترجم کو برمحل یاد آیا بے اختیار زبان قلم پر لایا قطعہ ہر کہ نبود یار ما ایزد او را یار باد + ہر کہ ما را رنج دادہ راحتش
بسیار باد + ہر کہ اندر راہ من خارے نہد از دشمنی + ہر گلے کز باغ عمرش بشگفد بے خار باد + وَمَا یُلَقّٰھَا اور نہین دیجاتی یہ خصلت کہ
بدی کے بدلے نیکی کرنا ہی اِلَّا الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡا مگر اونھین جو صبر کرتے ہین سختیون پر اور نفس کو بدلا لینے سے باز رکھتے ہین
وَمَا یُلَقّٰھَاۤ اور عطا نہین کیجاتی یہ عادت او صفت اِلَّا ذُوۡ حَظٍّ عَظِیۡمٍ ○ مگر بڑے حصہ والے کو یعنی اون
لوگون کو جو پورا حصہ حاصل رکھتے ہین ایمان مین سے یا کمال نفس یا خیر یا اخلاق حسنہ مین سے اور بعضون نے کہا ہی کہ حظ عظیم
بہشت ہی وَاِمَّا یَنۡزَغَنَّکَ اور اگر پہونچے تجھے مِنَ الشَّیۡطٰنِ شیطان سے نَزۡغٌ وسوسہ یا تباہی یعنی اگر
وسوسہ شیطانی چاہے کہ یہ صفت جو مذکور ہوئی اسکی جڑ کاٹ دے اور اسے توڑ ڈالے فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ تو پناہ مانگ
خدا کی اور اوسکے شر سے اِنَّہٗ بیشک خدا ھُوَ السَّمِیۡعُ وہ ہی سننے والا تمھارا پناہ مانگنا الۡعَلِیۡمُ ○ جانتا ہی تمھاری نیت
وَمِنۡ اٰیٰتِہِ اور قدرت الہی کی نشانیون مین سے الَّیۡلُ وَالنَّھَارُ رات ہی اور دن کہ ایک دوسرے کے پیچھے ہی
دن آرائش کے واسطے اور رات آسائش کے لیے وَالشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ اور آفتاب اور ماہتاب کہ سپہر مقدر اور اندازہ مقرر کے
ساتھ آتے جاتے ہین لَا تَسۡجُدُوۡا نہ سجدہ کرو لِلشَّمۡسِ آفتاب کو وَلَا لِلۡقَمَرِ اور نہ ماہتاب کو اسواسطے کہ یہ بھی
تمھاری طرح مخلوق ہین وَاسۡجُدُوۡا لِلّٰہِ اور سجدہ کرو خدا کو الَّذِیۡ خَلَقَھُنَّ وہ خدا جسنے پیدا کیے ہین آفتاب ماہتاب
دن رات اِنۡ کُنۡتُمۡ اگر ہو تم کہ یگانگی کی رو سے اِیَّاہُ تَعۡبُدُوۡنَ ○ اوسی کو پوجتے ہو اسواسطے کہ سجدہ بہت خاص
عبادت ہی اور وہ خالق کے واسطے چاہیے مخلوق کے لیے نہین امام شافعی رحمہ اللہ اسی مقام پر سجدہ کرتے ہین تاکہ سجدہ حکم کے
ساتھ ملا رہے اور یہ روایت حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہی فَاِنِ اسۡتَکۡبَرُوۡا پھر اگر سرکشی کرین خدا کو سجدہ کرنے سے
تو اس سے اوسکا نقصان کیا ہی فَالَّذِیۡنَ عِنۡدَ رَبِّکَ پس وہ جو تیرے رب کے پاس ہین فرشتے یُسَبِّحُوۡنَ لَہٗ
نماز پڑھتے ہین اوسکے واسطے یا تسبیح کرتے ہین اوسکے لیے اور اوسکی ثنا و صفت کرتے ہین بِالَّیۡلِ وَالنَّھَارِ رات دن یعنی برابر
اوسکی عبادت مین مشغول رہتے ہین وَھُمۡ لَا یَسۡئَمُوۡنَ ○ اور وہ نہین تھکتے بہت عبادت اور تسبیح اور حمد کرنے سے
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ یہان پر سجدہ کرتے ہین اسواسطے کہ سجدہ کا ذکر یہان تمام ہوا اور یہ حضرت ابن عباس اور حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہی اس بات پر علما کا اتفاق ہی کہ یہ قرآنی سجدون مین سے گیارھوان سجدہ ہی اور حضرت شیخ

قدس سرہ نے فتوحات مین اس سجدہ کو سجدۂ اجتہاد کہا ہی اور فرمایا ہی کہ اگر پہلی آیت کے آخر پر سجدہ کرین تو سجدۂ شرط ہوگا اسواسطے کہ حق تعالی کے قول اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ سے ملا ہوگا اور دوسری آیت کے بعد سجدہ کرین تو نشاط اور محبت کا سجدہ ہوگا اسواسطے کہ وَہُمْ لَا یَسْئَمُوْنَ کے کلمے سے ملا ہوا ہی وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اور خدا کی قدرت کی نشانیون مین سے اَنَّکَ تَرَی الْاَرْضَ یہ ہی کہ دیکھتا ہی تو زمین کو خَاشِعَۃً دبی اور سوکھی ہوئی فَاِذَآ اَنْزَلْنَا پھر جب برسایا ہمنے عَلَیْہَا الْمَآءَ اوس زمین پر مینھہ کا پانی تو اهْتَزَّتْ جنبش مین آتی ہی اوس سے سبزہ اوگنے کے سبب وَرَبَتْ ط اور اوگتی ہی اور بڑھتی ہی گھاس کے سبب سے اِنَّ الَّذِیْٓ اَحْیَاھَا بیشک جسنے اوس زمین مردہ کو زندہ کیا لَمُحْیِ الْمَوْتٰی ط ضرور زندہ کرنے والا ہی مردون کا اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ بیشک وہ سب چیزون پر زندہ کرنے اور مار ڈالنے پر قادر ہی اور اوسکی قدرت سب مقدورون کے ساتھ ایکسی ہی اِنَّ الَّذِیْنَ تحقیق وہ لوگ یُلْحِدُوْنَ میل کرتے ہین اور راہ صواب سے پھرتے ہین یا طعنہ کرتے ہین یا تاویل باطل کرتے ہین فِیْٓ اٰیٰتِنَا ہماری آیتون مین کہ وہ قرآن ہی یا قدرت کی نشانیان کہ دلالت کرنے والی ہین قادر یکتا کے وجود پر لَا یَخْفَوْنَ نہین چھپتے عَلَیْنَا ط ہمپر یعنی ہم سب کو جانتے ہین اور اونکے طعن اور الحاد کی جزا ہم اونکو دینگے اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ کیا پھر جو ڈالدیا جائیگا دوزخ مین اس بات پر مفسرون کا اتفاق ہی کہ ابو جہل مراد ہی یعنی جو جلا دینے کے قابل ہی وہ خَیْرٌ بہتر ہی اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْٓ یا وہ جو آئے اٰمِنًا امن دوزخ سے یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط قیامت کے دن کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت حمزہ یا حضرت عمّار یا حضرت عمر یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ہین اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ لا یہ امر تہدید ہی کافرون کو فرماتا ہی کہ عمل کرو جو چاہو اِنَّہٗ بیشک خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ وہ چیز جو تم کرتے ہو بَصِیْرٌ ۝ دیکھتا ہی اور اوسپر تمکو جزا دیگا بیت حیلہ و مکر رہا کن کہ خدا میداند ✤ نقد مغشوش میاور کہ معامل بیناست ✤ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا تحقیق کہ جو کافر ہوئے بِالذِّکْرِ قرآن کے ساتھ کہ سب ذکرون سے بہتر ہی لَمَّا جَآءَھُمْ ج جس وقت کہ آیا قرآن اونکے پاس وہ وعدہ وعید اور جھگڑا کرنے والے ہین وَاِنَّہٗ اور بیشک قرآن لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ ۝ لا البتہ کتاب ہی عزت والی اور بزرگ خدا کے نزدیک یا بڑے نفع والی یا بے نظیر امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا کہ قرآن عزیز ہی اسواسطے کہ کلام رب عزیز کا ہی کہ ملک عزیز رسول عزیز صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوسے لایا امت عزیز کے واسطے بایں کہ دوست کا نامہ ہی دوست کے پاس اور دوست کا نامہ دوستون کے نزدیک عزیز ہوتا ہی بیت ز نام و نامۂ تو یافتیم عز و کرامت ✤ ہزار جان گرامی فدائے نامہ و نامت ✤ لَّا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ نہین آتی اوس کتاب کے پاس کوئی باطل بات مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ اوسکے سامنے سے وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ ط اور نہ اوسکے پیچھے سے یعنی کسی جہت سے کوئی باطل امر اوسکی طرف آہی نہین سکتا یا گھٹانا یا بڑھانا اوسکی طرف راہ نہین پاتا اگلی پچھلی خبرین جو اوسمین ہین اون خبرون مین کچھہ بھی جھوٹ نہین پایا جاتا تَنْزِیْلٌ اوتارا ہوا ہی مِّنْ حَکِیْمٍ خداوند دانا حَمِیْدٍ ۝ حمد کیے ہوے کی طرف سے مَا یُقَالُ لَکَ نہین کہتے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری قوم کے کافر اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ مگر وہ جو کچھہ کہا گیا ہی یعنی جو اگلے کافرون نے کہا تھا لِلرُّسُلِ رسولون کے واسطے مِنْ قَبْلِکَ ط پہلے تمسے حضرت رب العزت

اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دل مبارک کو تسکین و تشفی دیتا ہی کہ کافرون کی باتون سے تم غمگین نہو اسواسطے کہ اس سے قبل جو پیغمبر
ہوے ہین اونکی قوم کے متکبرون نے بھی اونھین ایسی ہی باتین کہی ہین جو یہ کافر تمکو کہتے ہین اِنَّ رَبَّکَ بیشک تیرا رب لَذُوْ مَغْفِرَۃٍ
البتہ صاحب مغفرت ہی کہ انبیا علیہم السلام اور اونکے تابعون کو بخشدیتا ہی وَذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ○ اور صاحب عقوبت دردناک ہی
کہ منکرون کو اور تکذیب کرنے والون کو دکھ دینے والے عذاب مین مبتلا کرتا ہی لکھا ہی کہ کفار قریش نے کہا کہ قرآن زبان عجم مین
کیون نہین نازل ہوتا اور کچھ عربی اور کچھ عجمی کیون نہین ہوتا تاکہ دونون قوم کے لوگ اوس سے حصہ لین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ
وَلَوْ جَعَلْنٰہُ اور اگر ہم بھیجتے اس کتاب کو قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا قرآن غیر عرب کی زبان مین تو لَقَالُوْا ضرور کہتے کفار عرب کہ
لَوْلَا فُصِّلَتْ کیون نہ تفصیل کی گئین اور صاف صاف کیون نہ اوتارین اٰیٰتُہٗ اوسکی آیتین ایسی زبان مین جسکو ہم
سمجھتے ہین ءَ اَعْجَمِیٌّ کیا کلام تو عجمی ہی وَّعَرَبِیٌّ اور مخاطب بی قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ھُوَ کتاب یعنی قرآن
لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین ھُدًی راہ دکھانے والا ہی حق کی طرف وَّشِفَاۗءٌ اور شفا
بخشنے والا ہی شک اور شبہہ کی بیماریون سے وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ اور جو لوگ کہ ایمان نہین لائے اوسپر فِیْٓ اٰذَانِہِمْ وَقْرٌ
اونکے کانون مین گرانی ہی یعنی وہ بہرے بنے جاتے ہین اور گوش ہوش سے اوسکو نہین سنتے وَّھُوَ عَلَیْہِمْ عَمًی اور قرآن
اونکے اوپر اندھاپن ہی اور اندھیری کہ وہ اوسکے جمال کمال کا جلوہ نہین دیکھتے اُولٰۗئِکَ وہ گروہ جو قرآن سننے اور اوسکی حقیقت
طرف سے اندھے ہین یُنَادَوْنَ پکارے جاتے ہین مِنْ مَّکَانٍۢ بَعِیْدٍ○ دور کی جگہ سے یعنی اونکی مثل ایسی ہی جیسے کسی کو
دور دراز مسافت سے پکارین کہ وہ نہ پکارنے والے کو دیکھے نہ اوسکی آواز سنے تو اوسکو اوس پکار سے کیا فائدہ بیت نادی اقبال میگوید
کہ اے ناقابلان ہا بسے نزدیک نزدیک وشما بس دور دور وَلَقَدْ اٰتَیْنَا اور البتہ دی ہمنے مُوْسَی الْکِتٰبَ موسی کو توریت
فَاخْتُلِفَ فِیْہِ پس اختلاف کیا اوسمین جیسا کہ اختلاف کیا قرآن مین بعض نے باور کیا بعض نے اوسکی تکذیب کی وَلَوْلَا کَلِمَۃٌ
سَبَقَتْ اور اگر نہوتا وہ کلمہ جو سبقت لیگیا ہی مِنْ رَّبِّکَ تیرے رب کی طرف سے یعنی قیامت کا وعدہ اور میدان حشر مین
جھگڑے فیصل کرنا یا تکذیب کرنے والون پر عذاب کی تاخیر تو لَقُضِیَ البتہ حکم کیا جاتا بَیْنَہُمْ تکذیب کرنے والون کے درمیان
اور وہ نیست و نابود ہو جاتے وَاِنَّہُمْ اور بیشک عرب کے مشرک یا یہود لَفِیْ شَکٍّ البتہ شک مین ہین مِّنْہُ قرآن
یا توریت سے مُرِیْبٍ○ شک اضطراب مین لانے والی مَنْ عَمِلَ جو کوئی کرے صَالِحًا کام اچھا فَلِنَفْسِہٖ وہ اوسکے
نفس کے واسطے ہی یعنی اوسکا فائدہ اوسی کو پہونچیگا وَمَنْ اَسَاۗءَ اور جو کرے برا کام فَعَلَیْہَا تو وہ اوسکے نفس پر ہی یعنی اوسکا
ضرر اوسی کی طرف پھریگا وَمَا رَبُّکَ بِظَلَّامٍ اور نہین ہی تیرا رب ظلم کرنے والا لِّلْعَبِیْدِ○ اپنے بندون پر کہ عمل کے لائق بدلا نہ دے
اِلَیْہِ یُرَدُّ خدا کی طرف پھیرا جاتا ہی عِلْمُ السَّاعَۃِ جاننا قیامت کا یعنی جب قیامت کو پوچھین تو اوسکا علم خدا کی
حوالہ کرنا چاہیے کہ اوسکے سوا کوئی نہین جانتا وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ اور نہین نکلتا کوئی میوہ مِّنْ اَکْمَامِہَا
اپنے پردون اور غلافون مین سے وَمَا تَحْمِلُ اور حاملہ نہین ہوتی مِنْ اُنْثٰی کوئی مادہ آدمی اور سب حیوان کی وَلَا تَضَعُ

اور نہین جنتی اِلَّا بِعِلْمِهٖ مگر خدا کے علم کے ساتھ یعنی جسطرح قیامت کو وہ جانتا ہی اوسی طرح حمل اور بچہ پیدا ہونے کا علم بھی اوسی کے
واسطے خاص ہی وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ اور جسدن پکاریگا خدا مشرکون کو اور جھڑکی کی راہ سے فرمائیگا کہ اَيْنَ شُرَكَاءِي کہان ہین
وہ جو تمھارے زعم مین میرے شریک تھے تو قَالُوٓا اٰذَنّٰكَ لا وہ کہینگے کہ ای خدا سنا ہمنے تیرا سوال اور جواب دیتے ہین ہم کہ مَا مِنَّا
نہین ہی ہم مین سے مِنْ شَهِيْدٍ کوئی گواہی دینے والا اونکے شریک ہونے پر اسواسطے کہ ہم اونسے بیزار ہین وَضَلَّ عَنْهُمْ
اور گم ہوجائیگی مشرکون سے مَا كَانُوْا يَدْعُوْنَ وہ چیز جسے تھے پوجتے مِنْ قَبْلُ قیامت سے پہلے یعنی بتون کو جو دنیا مین
پوجتے تھے اوسدن اونھین نہ دیکھینگے یا اونسے مدد نہ پائینگے وَظَنُّوْا اور گمان کیا اونھون نے کہ عذاب و عقوبت سے مَا لَهُمْ
نہین ہی اونکے واسطے مِّنْ مَّحِيْصٍ کوئی بھاگنے کی جگہ لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ تھکتا نہین ہوتا آدمی مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ
نیک خواہش سے اس جہان مین جیسے نعمت اور مثل اسکے وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ اور اگر پہونچے اوسے برائی جیسے مفلسی و بیماری
فَيَـُٔوْسٌ تو نا امید ہی راحت سے قَنُوْطٌ امید توڑ دینے والا رحمت سے یاس اور قنوط کافرون اور گمراہون کی صفت ہی وَلَئِنْ
اَذَقْنٰهُ اور اگر چکھاتے ہین ہم اون کافرون کو رَحْمَةً مِّنَّا رحمت اپنی طرف سے جیسے صحت اور دولتمندی مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ
مَسَّتْهُ بعد سختی کے جو اوسے پہونچی ہو تو لَيَقُوْلَنَّ ضرور کہتے ہین کہ هٰذَا لِيْ یہ خیر و عافیت میرے واسطے ہی اور مین اوسکا
مستحق ہون یا میرے واسطے ہمیشہ رہیگی کبھی زائل ہی نہوگی وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً لا اور ہم گمان نہین کرتے قیامت کو
کھڑی ہوئی اس سے بعث و حشر کا انکار مراد ہی وَلَئِنْ رُّجِعْتُ اور اگر پھیرین مجھے اِلٰى رَبِّيْ میرے رب کی طرف اوس طور پر جیسے
مسلمانون نے وہم کیا کہ قیامت قائم ہوگی اور مجھے پھر اوٹھائینگے تو اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ج بیشک میرے واسطے ہی اوسکے پاس
وہ چیز جو بہت نیک ہو یعنی نعمت اور کرامت کا استحقاق میرے واسطے ثابت ہی خواہ دنیا مین خواہ عقبی مین مصرع زہے تصور باطل زہے
خیال محال امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب سے نقل کرتے ہین کہ کافر کو عجیب دو تمنائین ہین ایک تو دنیا مین کہ
کہتا ہی کہ بہشت کی نعمتین میرے واسطے ہونگی اور ایک عقبی مین کہیگا يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا یعنی کاشکے مین مٹی ہوتا اور ان دونون تمناؤن مین سے
کوئی بر نہ آئیگی فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس خبر کرینگے ہم اون لوگون کو جو نہین ایمان لائے بِمَا عَمِلُوْا اوس چیز کی جو
کہ اونھون نے کیا کفر اور تکذیب وَ اور عذاب کی فقط خبر کیا بلکہ لَنُذِيْقَنَّهُمْ ضرور چکھائینگے ہم اونکو مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ
عذاب مین سے کہ گاڑھا ہی اور بڑا اور سخت یہ عذاب اونکو پہونچیگا برخلاف اوسکے جو وہ نعمت اور بزرگی حاصل ہونے کا اعتقاد رکھتے
وَاِذَآ اَنْعَمْنَا اور جب ہم نعمت دیتے ہین اور خیر و عافیت کا دروازہ کھولتے ہین عَلَى الْاِنْسَانِ کافرون پر اَعْرَضَ تو وہ
مونھ پھیرتے ہین شکر سے وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ اور دور ہوتے ہین یعنی آپ ہی راہ حق سے دور ہوجاتے ہین یا اپنے کو کنارے کھینچتے ہین
شکرگزاری سے وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ اور جب پہونچتی ہی اوسے بلا اور محنت فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ تو بڑی دعا والا ہی
یعنی بہت دعا مانگتا ہی کہ یہ برائی دفع ہوجائے حق تعالی نے یہان دعا کو اوس چیز کے ساتھ تشبیہ دی جو چوڑان رکھتی ہی اوسکی کثرت کی جہت سے
قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَيْتُمْ خبر دو مجکو کہ درحقیقت اِنْ كَانَ اگر ہو قرآن مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ خدا کے پاس سے

ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ پھر تم کافر ہو گئے اوسکے ساتھ اوسمین بے غور و تامل کیے مَنْ اَضَلُّ کون ہی بہت گمراہ مِمَّنْ هُوَ اوس شخص سے فِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ جو خلاف مین ہو دور خدا سے یعنی تمسے زیادہ کون گمراہ ہی کہ ہمیشہ مقابلہ اور عناد اور انکار اور فساد کرتے رہتے ہو صلہ کی جگہہ پر موصول کا رکھنا اونکے حال اور مزید ضلال کی تشریح کے واسطے ہی امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر مین مذکور ہی کہ ابوجہل نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ کوئی معجزہ ہمین دکھاؤ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند دو ٹکڑے کر دیا ابوجہل بولا کہ ای قریش محمد نے تمپر جادو کر دیا تم مکۂ معظمہ کے گرد و نواح مین لوگ بھیجو کہ آدمیون سے پوچھین کہ اونھون نے بھی چاند کو دو ٹکڑے دیکھا کہ نہین اگر اور جگہہ بھی لوگون نے دیکھا ہی تو آیت احدی یعنی خدا کا ظاہر کیا ہوا معجزہ ہی ورنہ سحر محمدی یعنی محمد کا کیا ہوا سحر ہی تو کفار قریش نے ہر طرف قاصد بھیجے سبھون نے کہا کہ ہان ہمنے دیکھا تو ابوجہل بولا کہ ہذا سحر مستمر یعنی یہ جادو سب جگہہ پھیلا ہوا ہی تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ سَنُرِيْهِمْ قریب ہی کہ دکھائین ہم اونکو یعنی کفار قریش کو اٰيٰتِنَا اپنی قدرت کی نشانیان کہ اونمین سے ایک شق القمر ہی فِي الْاٰفَاقِ جہان کے کنارون مین وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اور اونکی ذاتون مین یعنی مکۂ معظمہ مین حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ تاکہ ظاہر ہو جائے اونھین کہ اَنَّهُ الْحَقُّ وہ ہمارا رسول سچا ہی اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ کیا کافی نہین ہی تیرا رب اَنَّهٗ وہ جو عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سب چیزون پر شَهِيْدٌ گواہ ہی یعنی ای ہمارے حبیب اگر کفار تمھارے معجزون سے انکار کرتے ہین تو تمھارا خالق تمھارا گواہ بس ہی بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ آفاقی دلائل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبرین ہین جو امور آیندہ کے باب مین آپ نے دی تھین جیسے روم مین فارس فتح ہونے کی خبر آپ نے دی تھی اور آیات انفسی وہ امور ہین جو اہل مکہ کے درمیان واقع ہوے جیسے اونکا قتل ہونا اور نیز قحط پڑنا اونکا خوف کھانا مغلوب ہونا معالم مین ہی کہ آفاقی اگلی امتون کے واقعات ہین کہ حضرت نے اہل مکہ کو اونکی خبر دی اور انفسی جنگ بدر کے دن کا واقعہ ہی فصول مین محمد بن کعب رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہی کہ آفاقی دین اسلام کا غلبہ ہی امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے وقت اور انفسی وہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین غلبہ ہوا فتح مکہ وغیرہ اور بعضے مفسر آدمیون کی طرف ضمیر پھیرتے ہین یعنی آدمیون کو ہم دلائل آفاقی دکھلاتے ہین کہ امور پنہان کا منہدم اور خراب ہونا ہی اور انفسی بدنون کی ہلاکت ہی آفاق مین زمانون اور مکانون کا اختلاف اور نفسون مین احوال اور مزاجون کا تفاوت کلی یا آفاقی عجائب مصنوعات ہین آسمان مین ستارے درخت نہرین پھل وغیرہ اور انفسی عجیب غریب حکمتین اور صنعتین جو انسان کے نفس مین بہرہ ہین حقائق مین ہی کہ آفاق عالم کبیر ہی اور نفس عالم صغیر اور قدرت کی دلیلون مین سے جو کچھ عالم کبیر مین ہی اوسکا نمونہ عالم صغیر مین موجود ہی شعر وتزعم انک جرم صغیر وفیک انطوی العالم الاکبر یعنی جو کچھ عالم مین مفصل ہی وہ انسان مین مندرج مجمل ہی صورت کی رو سے انسان عالم صغیر مجمل ہی اور انسان کا عالم کبیر مفصل ہی مگر مرتبہ کی رو سے انسان عالم کبیر ہی اور عالم انسان صغیر ہی رباعی ای آنکہ ترا است ملک اسکندر روم از حرص مباش در پی نیم درم عالم ہمہ درست ولیکن از جہل نشناختہ تو خویش را در عالم آیات آفاقی اور آیات انفسی کی تطبیق اس تفسیر مختصر مین کرنا مناسب نہین اس آیت کے حقائق کا شمہ تفسیر جواہر مین بیان ہوا ہی اَلَآ اِنَّهُمْ آگاہ ہو جاؤ کہ کافر فِيْ مِرْيَةٍ شک مین ہین مِّنْ لِّقَاۗءِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی ملاقات سے بعث اور جزا کے ساتھ اَلَآ اِنَّهٗ آگاہ ہو جاؤ کہ

ع ۱

بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ سب چیزون کا گھیرا ہوا ہی یعنی گھیرنے والا ہی علم و قدرت کے ساتھ اور سب چیزون کی جمعیت اور تفصیلین جانتا ہی اور جو کچھ اپنے ملک مین کرنا چاہے کر سکتا ہی کسی کو چون و چرا کی مجال نہین نظم علم نے جمل و قدرت بے عجز خاص حضرت الٰہی راست ✤ آنچہ باید در نفس و آفاق ✤ کن از حکم پادشاہی راست ✤

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً
سورۂ شوری مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ترپن آیتین ہین

حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ حروف مقطعہ اشارہ ہی ہونے والے فتنہ اور واقعات کی طرف امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہین کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ حٰم عسق سے فتنون کو پہچانتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ حے حرق ہی اور میم مہلکہ اور عین عذاب اور سین مسخ اور قاف قذف آدر ایک حدیث مرفوع ہی کہ یہ حروف نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک سے رنج کا اثر ظاہر ہوا اصحاب نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اون چیزون کی خبر دی ہی جو میری امت پہ نازل ہونگی پھر قذف مسخ خسف وغیرہ دجال کے خروج اور حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول تک کا ذکر کیا اور ایک قول یہ ہی کہ یہ حروف حکیم مجید علیم سمیع قدیر کے پہلے حروف ہین یا حلم مجد علم سنا قدرت کی طرف اشارہ ہی کشف الاسرار مین ہی کہ یہ حروف اون عطائون کی طرف اشارہ ہی جو حق تعالی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرحمت فرمائے حے اشارہ ہی حوض مورود کی طرف یعنی حوض کوثر کی جانب کہ اوس حوض سے اپنی امت کے پیاسون کو آپ سیراب کرینگے اور میم ملک ممدود کی طرف کہ مشرق سے مغرب تک آپ کی امت کے تصرف مین آئیگا اور عین آپ کے عز وجود کی طرف اسواسطے کہ آپ حق تعالی کے نزدیک سب چیزون سے زیادہ عزیز ہین اور سین آپ کی سناے مشہود کی جانب کہ آپ کے مرتبہ کی بلندی کو کوئی نہین پہونچتا اور قاف مقام محمود کی طرف کہ شب معراج مین درجہ او ادنی ہی اور قیامت کے دن شفاعت کبری ہی بیت مقام تو محمود و نامت محمد ✤ بدینسان مقامے و نامے کہ دارد ✤ كَذٰلِكَ ایسے ہی معانی جیسے اس سورت مین ہین يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وحی کرتا ہی تیری طرف وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اور اونکی جانب جو رسول تجھسے پہلے تھے وحی کی اللّٰهُ الْعَزِيْزُ اللہ نے ایسا اللہ کہ غالب ہی اور اوسے وحی نازل کرنے سے کوئی باز نہین رکھ سکتا الْحَكِيْمُ ۝ جاننے والا اوسکا حال جسپر وحی نازل ہونا اوسکو لائق ہی لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اوسی کے واسطے ہی جو کچھ ہی آسمانون مین علویات وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہی سفلیات وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ اور وہ برتر ہی اور بہت بزرگ کہ بلندی بڑائی پادشاہی اوسی کی شان ہی تَكَادُ السَّمٰوٰتُ قریب ہی آسمان کہ اوسکی عظمت سے يَتَفَطَّرْنَ پھٹ جائین مِنْ فَوْقِهِنَّ ایک دوسرے کے اوپر سے یعنی پہلے وہ آسمان پھٹے جو بہت بلند ہی پھر ایک ایک آسمان پھٹ جائے کشاف مین ہی کہ اوسکی بڑی کبریائی اور پورا جلال ظاہر ہونے مین یہ حال ہی اسواسطے اوپر والے آسمان پہ عرش اور کرسی اور فرشتون کی صفین ہین تو وہان سے پھٹنے کی ابتدا عظمت پروردگار کے آثار پہ بڑی دلیل ہی وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ اور فرشتے یعنی حاملان عرش سب فرشتون سمیت ذات حق کی پاکی بیان کرتے ہین ایسی پاکی

کہ ملی ہوئی ہی بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی حمد کے ساتھ یعنی تسبیح اور حمد باہم کرتے ہین اسواسطے کہ ایک یعنی تسبیح نفی ہی اون چیزون کی جو اوسکی
ذات کے لائق نہین اور دوسری یعنی حمد اثبات ہی اون باتون کا جو اوسکی شان کے لائق وَيَسْتَغْفِرُونَ اور مغفرت طلب کرتے ہین
لِمَنْ فِي الْأَرْضِ اون لوگون کے واسطے جو زمین مین ہین مومن أَلَا إِنَّ اللَّهَ آگاہ ہوجاؤ کہ بیشک اللہ هُوَ الْغَفُورُ
وہی بخشنے والا بندون کے گناہ الرَّحِيمُ مہربان اوپر توبہ قبول فرماکر وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا اور وہ لوگ ٹھہرا لیتے ہین
مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ خدا کے سوا دوست یعنی مثل اور شریک کہ محبت کے ساتھ اونکی پرستش کرتے ہین اللَّهُ حَفِيظٌ اللہ نگہبان ہی
عَلَيْهِمْ اوپر اونکے اقوال احوال اعمال ہی اور اونکو مناسب جزا دیگا وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ اور نہین ہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونپر
بِوَكِيلٍ وکیل کہ اونکے اعمال کی محافظت کرو بلکہ تمہارا کام خدا کی طرف بلانا اور احکام شریعت پہونچانا ہی وَكَذَٰلِكَ اور
جسطرح ہر پیغمبر پر ہمنے اوسکی قوم کی زبان مین وحی بھیجی اسی طرح أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وحی بھیجی ہمنے تیری طرف قُرْآنًا عَرَبِيًّا قرآن
تیری قوم کی زبان مین کہ وہ عرب ہین لِتُنْذِرَ تاکہ ڈراؤ اوسکے سبب سے أُمَّ الْقُرَىٰ اوس شہر کے لوگون کو جو اور شہرون کی
مان ہی یعنی مکہ معظمہ کے لوگون کو وَمَنْ حَوْلَهَا اور جو کوئی اوسکے گرداگرد ہی اوس سے یعنی سب دنیا والون کو اور یہ بات ٹھہری
ہوئی ہی کہ تمام زمین کو مکہ معظمہ ہی کی زمین سے پھیلایا ہی تو سب شہرون کی اصل وہی ہی اور سب شہر اوسکے گرد ہین وَتُنْذِرَ
اور ڈراؤ لوگون کو يَوْمَ الْجَمْعِ جمع کے دن سے یعنی قیامت کے روز سے کہ لَا رَيْبَ فِيهِ نہین کچھ شک اوسکے واقع ہونے مین
اوسے حق تعالی نے روز جمع اسواسطے کہا کہ اولین اور آخرین خلق سب وہان مجتمع ہونگی یا جمع کرینگے ارواح یا اجسام یا اعمال کو یا ہر ایک کو
اوسکے مثل کے ساتھ اور اجتماع کے بعد پھر اونکو متفرق کردینگے تو فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ ایک گروہ کو بہشت مین لیجاینگے کہ وہ
مومن اور موحد لوگ ہین وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ اور ایک گروہ کو دوزخ مین ڈالدینگے کہ وہ منافق اور مشرک لوگ ہین
وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ اور اگر چاہتا خدا تو لَجَعَلَهُمْ البتہ کردیتا سب خلائق کو أُمَّةً وَاحِدَةً ایک گروہ راہ ہدایت پر
یا طریق ضلالت پر وَلَٰكِنْ يُدْخِلُ اور مگر داخل کرتا ہی مَنْ يَشَاءُ جسے چاہتا ہی ہدایت فرماکر اور عبادت کی توفیق
دیکر فِي رَحْمَتِهِ اپنی بہشت مین وَالظَّالِمُونَ اور ظالم لوگ یعنی مشرک اور منافق مَا لَهُمْ نہین ہی اونکے
واسطے مِنْ وَلِيٍّ کوئی دوست جو اونکے کام کا متولی ہو وَلَا نَصِيرٍ اور نہ کوئی یار اور مددگار کہ اونپر سے عذاب
اوٹھائے أَمِ اتَّخَذُوا بلکہ ٹھہرالیا کافرون نے مِنْ دُونِهِ خدا کے سوا أَوْلِيَاءَ دوست جیسے بت اور اونکی
محبت کے دم بھرتے اور دعوے کرتے تھے فَاللَّهُ تو خدائے برحق هُوَ الْوَلِيُّ وہی ہی ایسا دوست جو دوستون کے ہاتھ پکڑے
وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ اور وہ زندہ کردیتا ہی مردون کو اپنی قدرت سے اور اونکے معاجز بت نہین کرسکتے وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ
شَيْءٍ اور خدا سب چیزون پر قَدِيرٌ قادر ہی اور اون کافرون کے بتون کو قدرت نہین نظم اوست قادر بکل بیچون و چگون
غیر او جملہ عاجز اند و زبون * عجز را سوے قدرتش رہ نیست * عقل ازین کارخانہ آگہ نیست * وَمَا اخْتَلَفْتُمْ اور وہ چیز کہ اختلاف
کرتے ہو ای مومنو فِيهِ اوس چیز مین کافرون کے ساتھ مِنْ شَيْءٍ ہر چیز مین سے امور دین و دنیا مین سے فَحُكْمُهُ تو اوسکا حکم

اِلَى اللّٰهِ خدا کی طرف اور وہ حکم کریگا اوس باب مین قیامت کے دن ذٰلِكُمُ وہ کہ حق حق حکم کرنا جسکی صفت ہی اللّٰهُ خدا بر حق ہی
رَبِّيْ میرا رب ہی عَلَيْهِ اوسی پر اوسکے غیر پر نہین تَوَكَّلْتُ اعتماد کیا مین نے اپنے سب کامون مین اور اپنے سب مہمات اوسی کے
کرم پر حوالہ کردیے وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ اور اوسکی طرف ہم پھرتے ہین ہر حال مین فی الحقیقت بنانے کے واسطے اوسکی درگاہ کے سوا
کوئی رجوع کرنے اور پھرنے کی جگہ نہین فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمانون اور زمینون کا جَعَلَ
لَكُمْ پیدا کین اوسنے تمھارے واسطے مِّنْ اَنْفُسِكُمْ تمھاری جنس سے اَزْوَاجًا عورتین وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اور پیدا کین
چارپائون مین سے اَزْوَاجًا قسمین طرح طرح کی يَذْرَؤُكُمْ بہت کردیتا ہی تمکو فِيْهِ اوسمین یعنی اس طرح جورو لڑکے
ہوتے ہین لَيْسَ نہین ہی كَمِثْلِهٖ مثل اوسکے شَيْءٌ کوئی چیز مثل کا لفظ کلام عرب مین زیادہ ہوتا ہی جیسے اللہ تعالی کا قول
فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ یا مثل ذات کے معنی مین ہی جیسا کہتے ہین کہ مِثْلُكَ لَا يَفْعَلُ كَذَا اور اس آیت مین مثل کو حقیقت پر نہ چھوڑنا
چاہیے کہ تناقض پیدا ہوتا ہی کہ وہ مثل کا اثبات اور نفی ہی بیت ذات ترا صورت و پیوند نے * تو بکس در تو مانند نے * وَهُوَ
السَّمِيْعُ اور وہ سننے والا ہی سب سننے کی باتین الْبَصِيْرُ دیکھنے والا سب دیکھنے کی چیزین لَهٗ اوسکے واسطے ہی مَقَالِيْدُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کنجیان آسمان اور زمین کے خزانون کی یعنی رزق کی کنجیان اسواسطے کہ آسمانون کا خزانہ مینھ ہی اور زمین کا
خزانہ اوگنے والی چیز يَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی روزی لِمَنْ يَّشَآءُ جس کسی کے واسطے کہ چاہتا ہی اپنے ارادہ سے وَيَقْدِرُ
اور تنگ کردیتا ہی جسپر چاہتا ہی اپنی مشیت سے اِنَّهٗ بیشک وہ بِكُلِّ شَيْءٍ سب چیزین قبض اور بسط کے دقیقے عَلِيْمٌ جانتا ہی
شَرَعَ بیان کی اور ظاہر کردی اور چن لی لَكُمْ تمھارے واسطے مِّنَ الدِّيْنِ طاعت اور عبادت اور اصل توحید مین سے
مَا وَصّٰى وہ چیز جسکا حکم کیا تھا بِهٖ نُوْحًا نوح بن ملک کو وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اور وہ چیز جو وحی کی ہمنے اِلَيْكَ تیری طرف
اے ہمارے حبیب یعنی دین مین سے جو اصل مشترک ہی تیرے اور نوح کے درمیان وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اور وہ جسکا حکم کیا تھا ہمنے
اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى ان پیغمبرون کو اصول دین مین سے اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ یہ کہ قائم رکھو دین کو کہ ایمان ہی
اوس چیز کے ساتھ جسکی تصدیق واجب ہو اور خدا کی فرمانبرداری کرو وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ اور متفرق نہو جاؤ اوسمین یعنی
اوس اصل مین اختلاف نہ کرو کہ وہ توحید اور طاعت ہی اسواسطے کہ توحید اور شریعتون کی فروع مین زمانون اور وقتون اور بندون کی
مصلحتون کے موافق اختلاف ہوتا ہی كَبُرَ بڑی گران اور سخت ہی عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مشرکون پر مَا تَدْعُوْهُمْ وہ چیز کہ بلاتا ہی
انکو اِلَيْهِ اوسکی طرف کہ وہ توحید ہی اور شرک کی نفی اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ خدا کھینچتا ہی اور جمع کرتا ہی اوس چیز کی طرف جدھر تم
بلاتے ہو یا صحیح اور درست دین کی طرف مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی یا برگزیدہ کرلیتا ہی اپنی دوستی کے واسطے یا رسول کرنے کو جسے چاہتا ہی
وَيَهْدِيْٓ اور راہ دکھاتا ہی توفیق دیکے اِلَيْهِ دین حق کی طرف اوسے مَنْ يُّنِيْبُ جو پھرتا ہی حق کی جانب اور متوجہ ہوتا ہی اوسکی
طرف یعنی جو کوئی غیر خدا سے مونھ پھیر کر خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہی تو خدا اوسے سیدھی راہ دکھاتا ہی بیت نخست از طالبی زجملہ بگذر رو بدو
آور کہ تا ازان حضرت ندا آید کہ ای گمشتہ رہ اینک * وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اور نہین پراگندہ ہوئین اگلی امتین جیسے عاد و ثمود و اصحاب ایکہ وغیرہ یعنی دین سے

الّا مگر من بعد ما جاءهم العلم بعد اسکے کہ آیا انکو علم پیغمبرون کے خبر بھیجنے یا یہود و نصارا دین سے
نہین پھرے مگر جب پیغمبر کو توریت اور انجیل کی آیتون سے پہچان لیا یا یہ علم حاصل ہونے کے بعد تفرق محض گمراہی ہی بغیًا اور
یہ پھر جانا ظلم اور سرداری کے سبب تھا کہ واقع ہوئی بینہم اونکے درمیان یا جاہ اور ریاست طلب کرنے کو یا اوس حسد کے سبب سے
جو پیغمبر کے ساتھ رکھتے تھے ولولا کلمة سبقت اور اگر وہ بات نہوتی جو سبقت لیگئی ہی یعنی وعدہ ہوچکا ہی من ربک
تیرے رب کی طرف سے اونکو مہلت دینے کے باب مین الی اجل مسمّی نام رکھے ہوئے زمانہ تک کہ آخر عمر ہی یا روز قیامت
لقضی بینہم تو حکم فیصلہ کیا جاتا اونکے درمیان اہل باطل پر عذاب نازل کرکے اور اہل حق کو نجات دے کر وان
الذین اور بیشک جن لوگون کو اورثوا الکتب دیے گیے ہین کتاب یعنی قرآن من بعدہم بعد اگلی امتون کے اس سے
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے کافر اور بعضون نے کہا انکو قرآن دیا اور وہ لفی شک منہ البتہ شک مین ہین دین
یا قرآن یا پیغمبر کی طرف سے مریب ۞ اوسی شک جو تہمت مین ڈالنے والی ہی فلذلک پس اس تفرقہ کے سبب سے جو اونسے واقع ہوا
فادع پکار اے پیغمبر ہمارے سبب خلق کو طرف اسلام پر متفق ہوجانے کی طرف واستقم اور مستقیم رہ یا ثابت رہ کما امرت
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے [illegible]
[illegible]
[illegible] اور [illegible] کو وہ [illegible] وعدہ کیا کہ تم اپنے باپ دادا کے دین [illegible]
تین [illegible] کا نکاح تمہارے ساتھ کردین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یہی دعوت پر قائم اور دین ملت پر ثابت قدم رہ ولا تتبع
اور پیروی نکر اھواءھم اونکی آرزوون کی کہ وہ باطل ہین وقل امنت اور کہہ کہ ایمان لایا مین بما
انزل اللہ اوس چیز کا جو نازل کی خدا نے من کتب کتاب مجید اور انبیا پر مجھسے پہلے یعنی جتنی کتابین نازل ہوئی ہین سب پر
ایمان رکھتا ہون اور حق تعالی نے سب کتابون مین توحید کا حکم کیا ہی وامرت اور حکم کیا گیا ہون لاعدل کہ عدل کرون
اور برابر نگاہ رکھون بینکم تمہارے درمیان یعنی اشراف اور ارذال کو برابر حق کی طرف بلاؤن اور احکام پہونچانے مین
کسی طرف جھک نہ جاؤن اللہ ربنا و ربکم اللہ رب ہی ہمارا اور تمہارا لنا اعمالنا ہمارے واسطے ہین ہمارے اعمال کی جزا
ولکم اعمالکم اور تمہارے واسطے ہی تمہارے اعمال کی سزا لا حجة کچھ خصومت نہین بیننا وبینکم ہمارے
اور تمہارے درمیان یعنی حق ظاہر ہوگیا اور خصومت کرنے کی مجال نہین رہی اور اگر اب کوئی خلاف کرے تو عناد اور سرکشی کی وجہ سے ہوگا
اللہ یجمع بیننا اللہ جمع کریگا ہمارے درمیان قیامت مین والیہ المصیر اور اوسی کی طرف ہی پھرنا سب کا
بعضون کے نزدیک خصومت نکرنے کا حکم آیت قتال سے منسوخ ہی والذین یحاجون اور جو لوگ کافرون کے ساتھ
جھگڑتے اور لڑتے ہین فی اللہ خدا کے دین مین من بعد ما استجیب لہ بعد اسکے کہ قبول کرلیا ہی اونہون نے اسکا قول
یعنی روز میثاق ہان اور اوسکے رب ہونے کا اقرار کرچکے ہین یا یہود مراد ہین کہ اونہون نے خدا کی اطاعت توریت مین مان لی اور حضرت محمد مصطفی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاچکے تھے یا یہ کہ جھگڑتے ہین بعد اسکے کہ حق تعالی نے اپنے رسول کی دعا قبول فرمائی اور وہ معجزہ ظاہر ہوا

جو اونکے سچے ہونے پر دلالت کرتے ہین حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ حجت اونکی باطل ہی عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب کے نزدیک اسواسطے کہ
معجزے ظاہر ہونے کے بعد دشمنون کا جھگڑنا محض عناد ہی وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ اور اونپر ہی خدا کا غضب بیچ باطل کرنے کے
واسطے جھگڑنے کے سبب سے وَلَهُمْ اور اونکے واسطے ہی اونکے کفر کے سبب سے عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝ عذاب سخت کہ وہ آتش
دوزخ ہی اَللّٰهُ خدا برحق اَلَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ وہ ہی جسنے اوتاری کتاب بِالْحَقِّ صحت اور درستی کے ساتھ
وَالْمِيزَانَ اور اوتاری ترازو کہ تولتے کی چیزین اوسمین تولتے ہین تاکہ بیچ اوسکے دینے اور لینے کے باب مین ظلم نہ کرین اور محقق لوگ
اس بات پر ہین کہ ترازو سے معاملات مین عدل مراد ہی اور عدل اور راستی کو ترازو کے ساتھ کنایہ کیا ہی اسواسطے کہ ترازو آلہ عدل ہی
اور عدل نازل کرنا عبارت ہی عدل کا حکم کرنے سے عین المعانی مین ہی کہ میزان یعنی ترازو سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین
اسواسطے کہ عدل کا قاعدہ اور قانون آپ ہی کے سبب سے درست ہوتا ہی اور عدل نازل کرنا آپ کو رسول کرکے بھیجنا ہی وَمَا يُدْرِيكَ
اور کس چیز نے جاننے والا کیا تجھے اور تو کیا جانے لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ۝ شاید کہ وقت قیامت نزدیک ہو امام زاہدی نے
فرمایا کہ لعل تحقیق کے واسطے ہی یعنی یقینی جس ساعت مین قیامت قائم ہوگی وہ نزدیک ہی يَسْتَعْجِلُ جلدی کرتے ہین بِهَا ساعت
قیامت کی یعنی قیامت آنے کی اَلَّذِينَ وہ لوگ جو لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا نہین ایمان لاتے اوسکا یعنی جلدی کرنا جھٹلانے
اور ہنسی کی راہ سے ہوتا ہی وَالَّذِينَ آمَنُوا اور جو لوگ ایمان لائے خدا کا اور اوسکے رسول کا اور قیامت کا مُشْفِقُونَ
وہ ڈرنے والے ہین مِنْهَا قیامت سے اسواسطے کہ نہین جانتے کہ خدا اونکے ساتھ کیا کریگا اور حساب کیونکر ہوگا اور جزا کیا ملیگی وَيَعْلَمُونَ
اور وہ جانتے ہین أَنَّهَا الْحَقُّ یہ کہ آنا قیامت کا برحق ہی أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ آگاہ ہو جاؤ کہ یقینی جو لوگ لڑائی
جھگڑا کرتے ہین فِي السَّاعَةِ قیامت کے آنے مین وہ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝ البتہ گمراہی مین ہین دور راہ صواب سے اَللّٰهُ
لَطِيفٌ اللہ جانتا ہی یا نیکی کرنے والا ہی بِعِبَادِهِ اپنے بندون کے ساتھ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ روزی دیتا ہی اپنی مہربانی سے
ع ١٠ جسے چاہتا ہی وَهُوَ الْقَوِيُّ اور وہ قوی ہی مہربانی اور رحمت مین الْعَزِيزُ ۝ غالب حکم اور ارادے مین فصول مین ہی کہ لطیف کے
چار معنی ہین ایک مہربان اور امام قشیری نے فرمایا کہ یہ اوسکی مہربانی ہی کہ کفایت سے زیادہ دیتا ہی اور قوت سے بہت کم کام کو حکم فرماتا ہی
دوسرے نوازنے والا اس سے بڑھکر اور نوازنا کیا ہی کہ اپنی طرف بندون کو نسبت فرمایا تیسرے باریک دان اور دوربین کہ چھپے ہوے
امور جانتا ہی اور سبھون کے بھید اوس سے پوشیدہ نہین چوتھے کام چھپانے والا کہ کسی کو اوسکے قضا و قدر کے بھیدون کی طرف
راہ نہین اور اوسکے کام مین چون وچرا کو دخل نہین نظم کسے زچون وچرا دم نمی تواند زد + کہ نقش بند حوادث ورای چون وچراست
چرا مگو کہ چرا دست بستہ قدرت + زچون ملاف کہ چون نیز پایمال قضاست + موضح مین ہی کہ لطیف اوسے کہتے ہین جو سب امور اپنے
علم سے جانے اور جرائم جمہور سے بسبب حلم کے درگذر کرے اور ترجمہ رشف مین فرمایا ہی کہ لطیف وہ ہی جسکا علم شامل مصلحتون کو
محیط اور جسکی حکمت باہرہ منفعتون کو شامل ہو کشف الاسرار مین لطیف کے معنی اسطرح پر لکھے ہین کہ نعمت تو اپنی قدر دے اور شکر بندہ کی
قدر چاہے اس آیت مین اور فائدے بہت ہین اور لطیف کے معنی سے مفصل آگاہی جواہر التفسیر کے مطالعہ پر حوالہ ہی مَنْ كَانَ يُرِيدُ

جو کوئی ہو کہ چاہے اپنے عمل سے حَرْثَ الْاٰخِرَةِ کھیتی اچھی آخرت کی یا اوسکی جزا تو نَزِدْ لَهٗ زیادہ کرتے ہین ہم اوسکے واسطے فِيْ
حَرْثِهٖ اچھی کھیتی مین یا ثواب مین کھیتی کا ذکر کرکے آخرت کے ثواب کی خبر دی تمثیل کی جہت سے یعنی جسطرح کھیتی دانہ کو زیادہ کرتی ہے
کہ ایک دانہ اوس سے بہت دانے ہوجاتے ہین اسی طرح مومن کا عمل روز بروز خدا کے نزدیک زیادہ ہوتا ہے یہانتک کہ ایک ذرہ کوہ احد کے
برابر ہوجاتا ہے وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ اور جو کوئی ہو کہ چاہے اپنے کردار سے حَرْثَ الدُّنْيَا کھیتی دنیا کی اور متاع دنیا حاصل
کرنے مین کوشش کرے تو نُؤْتِهٖ مِنْهَا دیتے ہین ہم دنیا مین سے جو کچھ قسمت ازلی مین اوسکا حصہ مقرر ہو وَمَا لَهٗ اور
نہین ہے اوسکے واسطے فِي الْاٰخِرَةِ آخرت مین مِنْ نَّصِيْبٍ کچھ حصہ اس سے کافر مراد ہین کہ اسی دنیا کو چاہتے ہین بس یا وہ
منافق جو جہادون مین مومنون کے ساتھ اتفاق کرتے اور اونکی غرض فقط یہ ہوتی کہ مال غنیمت حاصل ہو تو حق تعالی نے اس
آیت مین فرمایا کہ جو کوئی دنیا چاہتا ہے تو جسقدر ہم مقدر کرچکے ہین اوسے دینگے اور آخرت کی نعمت سے وہ بے نصیب ہوگا اور جو کوئی
آخرت طلب کرتا ہے وہ دنیا مین سے بھی اپنا حصہ لیتا ہے اور آخرت مین زیادہ سے زیادہ فیض پائیگا بیت دنیا طلبی بہرۂ دنیات دہند
عقبی طلبی ہر دو بیکجات دہند۔ ایسا نہین ہے جیسا کافرون نے تصور کیا ہے اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا کیا اونکے واسطے شریک ہین یعنی
اونکے واسطے شیطان ہین جو گناہ مین اونکے شریک ہین شَرَعُوْا لَهُمْ رکھدیا اونھون نے اونکے واسطے یعنی آراستہ کردی
شیطانون نے کافرون کے دلون مین مِّنَ الدِّيْنِ دین جاہلیت مین سے مَا لَمْ يَأْذَنْ وہ چیز کہ اجازت نہین دی اور
نہین حکم کیا بِهِ اللّٰهُ اوسکا اللہ نے کسی کو جیسے شرک اور قیامت سے انکار اور دنیا کے واسطے کام کرنا اور بحیرہ اور سائبہ کو
حرام کرلینا اور ایسی باتین وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ اور اگر نہ سچی بات ہوتی یعنی اونکے واسطے تاخیر مکافات کے باب مین پہلا
حکم نہوچکا ہوتا تو لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ضرور فیصلہ کیا گیا ہوتا کافر اور مومن کے درمیان یا مشرکون اور اونکے شریکون مین اور
ہر ایک نے سزا پائی ہوتی مگر اونمین فیصلہ ہونے کا وعدہ قیامت کے دن ہے وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ اور تحقیق کہ ظالم لوگ یعنی کافر
لَهُمْ اونکے واسطے ہے اوس روز عَذَابٌ اَلِيْمٌ عذاب دکھ دینے والا ہمیشہ کہ کبھی نہ تمام ہوگا تَرَى الظّٰلِمِيْنَ دیکھیگا
تو مشرکون کو قیامت مین مُشْفِقِيْنَ ڈرنے والے اور ہراس کرنے والے مِمَّا كَسَبُوْا اوسکی جزا سے جو کچھ اونھون نے
کمائی کی ہو وَهُوَ اور وہ اونکے اعمال و افعال کا وبال وَاقِعٌ بِهِمْ پہونچنے والا ہے اونکو وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ
ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے اچھے وہ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ جنت کے
روضون مین ہین یعنی جنت مین جو مقام بہت خوب اور فرحت اور نزہت زیادہ کرنے والا ہے وہان ہونگے لَهُمْ اونکے واسطے ہے
بہشت مین مَّا يَشَآءُوْنَ وہ چیز جسے چاہینگے اور جسکی آرزو کرینگے تیار ہے عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب کے پاس ذٰلِكَ
یہ جو مذکور ہوئی جنتیون کی بزرگی هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ وہی بڑا فضل کہ حق تعالی نے اپنے بندون پر کیا اور اوسکے
مقابل مین دنیا کی فنا ہوجانے والی نعمت نہایت حقیر ہے ذٰلِكَ وہ ثواب جسکی خبر دی الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ وہ ہے جسکی خوشخبری
دیتا ہے اللہ عِبَادَهُ اپنے بندون کو الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ایسے بندے جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے

کام اچھے اور یہ نعمتیں اور کرامتیں حاصل ہونے کے قبل انکی خبر مومنوں کی خوشی زیادہ ہونے کے واسطے ہے اور اسواسطے کہ وہ جانیں کہ ہمارے
کام ضائع نہیں ہیں تو عبادت کرنے میں زیادہ کوشش کریں تفسیر ثعلبی کا ترجمہ لکھنے والا [illegible] کہتا ہے کہ [illegible] نیکوکار [illegible]
[illegible] اجر مانگتے [illegible] بانداز کردار دینا ہے امام ثعلبی حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ [illegible]
ایک گروہ نے جمع ہو کر باہم کہا کہ دیکھو دریافت کیا کہ محمد جو کام کرتے ہیں یعنی خلق کو خدا کی طرف بلانا اور [illegible]
اسکا کچھ بدلا چاہتے ہیں یا نہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ نہیں مانگتا ہوں
تم سے عَلَيْهِ پیغام پہونچانے پر اَجْرًا کچھ بدلا اور کسی پیغمبر نے اپنی امت سے خدا کی طرف بلانے کا بدلا نہیں چاہا ہے [illegible]
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو انصار میں جو بزرگ
آدمی تھے وہ آپکی خدمت [illegible] میں حاضر ہوئے اور یہ بات عرض کی کہ آپ ہمارے بہن کے بیٹے ہیں اور دین [illegible]
راہبر اور ہم دیکھتے ہیں کہ آپکا خرچ بہت اور [illegible] اگر آپ حکم فرمائیں تو اپنا [illegible] مال اپنی خوشی سے جمع کر کے ہم لائیں اور
حضور کے [illegible] پھر کریں تاکہ وہ اپنی حاجتوں میں صرف کریں اور آپ کے دل مبارک کو اس طرف سے فراغت حاصل ہو تب
تو یہ آیت نازل ہوئی [illegible] کچھ نہیں چاہتا ہوں کسی سے بدلا نہیں چاہتا ہوں اِلَّا الْمَوَدَّةَ
[illegible]
[illegible]
[illegible] میری [illegible]
معنی [illegible] کہ قرابتیوں کے ساتھ [illegible] پہونچانے کا بدلا نہیں چاہتا ہوں
میرے عزیزوں کو دوست رکھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد صحابہ نے عرض کی کہ
یا رسول اللہ آپ کے قرابتدار کون ہیں جنکے ساتھ ہمکو دوستی کرنا چاہئے آپ نے فرمایا کہ علی فاطمہ حسن حسین علیہم السلام اور تفسیر ثعلبی میں ہے
کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابتدار ہاشم کی اولاد اور عبد المطلب کی اولاد ہے کہ [illegible] اور بعضوں کے
نزدیک قربی سے خدا کا تقرب مراد ہے یعنی ان لوگوں کو دوست رکھو جو نیک کام کر کے خدا سے تقرب کرتے ہیں وَمَنْ
يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً اور جو کوئی کماتا ہے کوئی [illegible] کرتا ہے اور عین المعانی میں ہے کہ [illegible] یہاں رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی آل کے ساتھ محبت [illegible] ہے کہ [illegible] ہو تو نَّزِدْ لَهٗ زیادہ کرتے ہیں ہم اسکے واسطے فِيْهَا حُسْنًا اوس نیکی کی
نیکی اوس نیکی کا ثواب ہم زیادہ دیتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہے گناہگاروں کو شَكُوْرٌ [illegible] طاعت قبول کرنیوالا
فرمانبرداروں کی اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى بلکہ کہتے ہیں کافر کہ افترا کیا ہے محمد نے باندھا ہے عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا خدا پر جھوٹ نبوت کے
دعوے یا قرآن نازل ہونے میں فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ پھر اگر چاہے خدا تو يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ مہر کر دے تیرے دل پر اے ہمارے حبیب اگر
تم افترا کرو اور قرآن تمکو بھلا دے یا مہر کر دے تمہارے دل پر صبر کی کہ اونکی ایذا رسانی سے تمکو ضرر نہ پہونچے تفسیر ثعلبی میں حضرت [illegible]

اسکے یہ معنی ہین کہ شوق ابدی اور محبت سرمدی کی مُہر تمہارے دل پر رکھدے تاکہ اوسکے سوا اور کسی کی طرف تم التفات نکرو اور خلق سے
قبول کرنے اور انکار کرنے سے فارغ ہوجاؤ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ اور مٹا دیتا ہی خدا جھوٹ اور ناراستی کو وَيُحِقُّ الْحَقَّ اور
ظاہر کرتا ہی حق کو بِكَلِمٰتِهٖ اپنے کلمون سے یعنی وحی سے یا حکم قضا سے کہ کوئی اوسے دفع نہین کرسکتا اِنَّهٗ بیشک خدا عَلِيْمٌ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ جانتا ہی جو کچھ دلون مین ہی یعنی تمھارا سچا ہونا اور اونکا یہ طعنہ کہ تم افترا کرتے ہو خدا پر پوشیدہ نہین
عین المعانی مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ یہ آیہ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا نازل ہونے کے بعد بعضے لوگون کے دل مین
یہ بات آئی کہ ہمارے رسول اپنے قرابتدارون کے ساتھ دوستی کرنے کا حکم فرماتے ہین تاکہ آپ کے بعد ہم اونکی فرمانبرداری کرین الخ وہ ہمارے
حاکم بنین پس جبرئیل امین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر کردی کہ یہ لوگ اس آیت کے سبب سے آپ پر یہ اتہام کرتے ہین اور حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون لوگون سے کہا اونھون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ سچے ہین یعنی ہمکو
یہ خیال آیا تھا اور ہم اپنے اس خیال سے توبہ کرتے ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ اللہ وہ ہی کہ محض اپنے کرم سے يَقْبَلُ
التَّوْبَةَ قبول کرتا ہی توبہ عَنْ عِبَادِهٖ اپنے بندون سے یعنی جب اوسکی طرف بندے پھرتے ہین اور جو گناہ کیا اوس سے نادم ہوتے ہین
تو حق تعالی اوس پھرنے کو قبول کرلیتا ہی وَيَعْفُوْا اور معاف کردیتا ہی عَنِ السَّيِّاٰتِ اونکی برائیان یعنی توبہ کے بعد گناہون سے
انکے درگذر کرتا ہی وَيَعْلَمُ اور جانتا ہی مَا تَفْعَلُوْنَ جو کچھ کرتے ہو گناہ اور توبہ اور بکر نے يَفْعَلُوْنَ غائب کا صیغہ پڑھا ہی یعنی جو کچھ
وہ کرتے ہین توبہ کے بعد نیکی اور بدی وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور قبول کرتا ہی اون لوگون کو جو ایمان لائے وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام نیک وَيَزِيْدُهُمْ اور زیادہ کرتا ہی اونکی مراد اور مدعا مِّنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے یعنی
اونکو وہ نعمت عطا فرماتا ہی جسکے مانگنے کی جرات تک اونھون نہ رکھی ہو کہ وہ دیدار الٰہی ہی اور سلام وَالْكٰفِرُوْنَ اور کافر لوگ
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ اونکے واسطے ہی عذاب سخت کہ حجاب کی ذلت اور ہمیشہ کا عذاب اور عقوبت ہی اور کوئی رنج اور عذاب
ذلت حجاب سے بدتر نہین ہی بیت زہیچ رنج تو مطلق دلم نتابد روے ٭ جز آنکہ بند کنی در حجاب فرمائش ٭ لکھا ہی کہ اصحاب صفہ رضی اللہ
عنہم کہ فقر اور فاقہ مین گذران کرتے تھے ایک دن اونکے دل مین یہ بات آئی کہ کیا خوب بات ہوتی کہ ہم مالدار ہوتے اور اپنا مال افعال
نیک مصرف مین صرف کرتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ اور اگر کشادہ کرتا اللہ روزی کو لِعِبَادِهٖ
اپنے بندون کے واسطے اور اونپر فراخ کردیتا تو لَبَغَوْا البتہ ظلم کرتے فِي الْاَرْضِ زمین میں اور غلبہ اور برتری ڈھونڈھتے
یا تکبر اور فساد کرتے اور یہ بات اکثر ہی سب لوگون کے واسطے نہین اسلیے کہ حضرت عثمان غنی اور حضرت عبد الرحمن بن عوف سب اصحاب مین
بہت مالدار تھے اور ہرگز ظلم اور زیادتی کا اثر بھی اونسے نہین ظاہر ہوا اور بعضون نے کہا ہی کہ دنیا کا مال مینہ کے مثل ہی کہ سب مین یہ
پہونچتا ہی اور اوسکے ہر قطرے سے گھاس اوگتی ہی بیت باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ٭ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ٭
اور چونکہ خلق کی اکثر طبیعتین ہوا اور ہوس کی طرف مائل ہین اور صفات بہیمی کی پرورش اونپر غالب ہی اور دنیا کا مال اس باب مین
بہت قوی ترین اسباب ہی تو اگر حق تعالی خلق پر روزی کشادہ کرتا تو اکثر آدمی ظالم اور باغی ہوجاتے تو اوسکو حکمت کے ساتھ

تقسیم کیا جیسا کہ فرمایا ہی کہ وَلٰکِنْ یُّنَزِّلُ اور مگر اوتارتا ہی روزی بِقَدَرٍ تقدیر ازلی کے ساتھ مَّا یَشَآءُ جو چاہتا ہی اور جسقدر چاہتا ہی اور جس کسی کے
واسطے کہ چاہتا ہی اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ تحقیق وہ اپنے بندوں سے خَبِیْرٌ خبردار ہی اور انکا حال جانتا ہی بَصِیْرٌ دیکھنے والا ہی
سب کو دیکھتا ہی اور جانتا ہی کہ کسکو کیا چاہیے اور کسقدر چاہیے اور کب چاہیے وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ اور وہ ہی وہ جو
نازل کرتا ہی مینھ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا بعد اسکے کہ ناامید ہو گئے اوسکے برسنے سے وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ اور پراگندہ کرتا ہی اپنی
رحمت یعنی مینھ کو میدانوں اور پہاڑوں مین منتشر کرتا ہی وَهُوَ الْوَلِیُّ اور وہ ہی دوست مومنوں کا اور اونکے کام بنانے والا مینھ
برساکر اور رحمت منتشر فرماکر الْحَمِیْدُ تعریف کیا ہوا سب بازبان یا تعریف کرنے والا حمد کرنے والوں کا وَمِنْ
اٰیٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کی دلیلوں اور خلقت کی نشانیوں مین سے خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنا ہی آسمانوں اور
زمینوں کا وَمَا بَثَّ اور پیدا کرنا ہی اوس چیز کا جو پراگندہ کی فِیْهِمَا آسمان اور زمین مین مِنْ دَآبَّةٍ جنبش کرنے
والوں مین سے یعنی زندے جیسے فرشتے جن انسان اور سب حیوان وَهُوَ عَلٰی جَمْعِهِمْ اور وہ خدا میدان حشر مین اونکو جمع
کرنے پر اِذَا یَشَآءُ جب چاہے قَدِیْرٌ قادر ہی اور سوا اسکے سب اسباب عاجز ہین وَمَآ اَصَابَكُمْ اور جو کچھ پہونچی تمکو ع
اے مومنو مِّنْ مُّصِیْبَةٍ مصیبت اور آفت مال مین یا بدن و اہل و عیال مین فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ تو بسبب اوس کے ہی
جو کمائی کی تمہارے ہاتھوں نے یعنی تمہارے گناہوں کی شامت سے ہی ہر چند میرے حکم سے ہی مگر تمہارے گناہوں کی عقوبت اور وبال ہی
وَیَعْفُوْا اور عفو کرتا ہی اور درگذر کرتا ہی عَنْ كَثِیْرٍ بہت گناہوں سے اور اگر کسی بیگناہ کو مصیبت اور آفت پہونچتی ہی تو اوسکا
اجر اور زیادہ ہوگا امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ حق تعالی نے
جتنی آیتین اپنے پیغمبر پر بھیجین اون سب مین اس آیت کے سبب سے بڑی امید ہی اسواسطے کہ اوسنے خبر دی کہ بعض گناہ کے سبب سے مین
مصیبت بھیجتا ہوں اور اکثر گناہ معاف کر دیتا ہوں اور وہ بڑا رحیم و کریم ہی جو گناہ ایکبار دنیا مین معاف کر چکا دوبارہ عقبی مین
اوسکے سبب سے مواخذہ نہ کریگا وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ اور نہیں ہو تم اوسکو عاجز کرنے والے خدا کو حکم جاری کرنے یا مستحق پر
عذاب کرنے سے فِی الْاَرْضِ زمین مین وَمَا لَكُمْ اور نہیں ہی تمہارے واسطے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مِنْ وَّلِیٍّ
کوئی دوست کام بنانے والا دنیا مین وَّلَا نَصِیْرٍ اور نہ کوئی مددگار کہ عقبی مین عذاب کو باز رکھے وَمِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ اور
اوسکی قدرت کی نشانیوں مین سے کشتیاں جاری ہین فِی الْبَحْرِ دریا مین كَالْاَعْلَامِ پہاڑوں کے مانند بڑائی مین اِنْ یَّشَاْ
اگر چاہے خدا تو یُسْكِنِ الرِّیْحَ ٹھہرادے ہوا کو جسکے سبب سے کشتی چلتی ہی اور جب ہوا ٹھہر جائے فَیَظْلَلْنَ تو ہو جائین کشتیاں رَوَاكِدَ
ٹھہری ہوئین عَلٰی ظَهْرِهٖ پانی کی پشت پر اور کشتی والوں کو اضطراب ہو اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک ہوا کو مسخر کرنے اور کشتیوں کو
رواں کرنے مین لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیاں ہین لِّكُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنے والے کو جو کشتی مین صبر کرتا ہی شَكُوْرٍ
شکر گذار کو جو کشتی مین اوترنے وقت شکر کرتا ہی اَوْ یُوْبِقْهُنَّ یا اگر چاہے خدا تو ہلاک کر دے کشتیوں کو یعنی
اونکو جو کشتیوں مین سوار ہین بِمَا كَسَبُوْا بسبب اوس چیز کے جو کیے اونہوں نے گناہ وَیَعْفُ

اور معاف کر دیتا ہی عَنْ كَثِيرٍ ۝ بہت گناہ اہل کشتی کے اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہی کہ اور نجات دیتا ہی بہتون کو غرق ہونے سے پس اگر
چاہے تو مومنون کو نجات دے اور اگر چاہے تو کافرون کو غرق کرے کہ اونسے انتقام اور بدلا ہو جائے وَيَعْلَمَ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ
اور تاکہ جان لین سب لوگ جو جھگڑتے ہین فِي آيَاتِنَا ہماری قدرت کی نشانیون مین کہ بلا نازل ہونے کے محل مین مَا لَهُمْ وہ نہین ہی اونکے
واسطے مِنْ مَحِيصٍ ۝ کوئی بھاگنے کی جگہ فَمَا أُوتِيتُمْ پھر جو دیے گئے ہو مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز جو اس جہان سے تعلق
رکھتی ہی جیسے مال اور فرزند فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا تو وہ متاع ہی حیات دنیا کی یعنی جب تک زندہ ہو اوس سے فائدہ لیتے ہو
وَمَا عِنْدَ اللَّهِ اور جو چیز خدا کے پاس ہی آخرت کا ثواب اور جنت کی نعمتین خَيْرٌ بہتر ہین وَأَبْقَىٰ اور بہت باقی رہنے والی لِلَّذِينَ
آمَنُوا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ اور اپنے رب پر توکل کرتے ہین وَالَّذِينَ
اور اون لوگون کے واسطے جو يَجْتَنِبُونَ پرہیز کرتے ہین یا الگ ہو جاتے ہین كَبَائِرَ الْإِثْمِ بڑے گناہون سے
وَالْفَوَاحِشَ اور برے کامون سے وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ اور جب غصہ کرتے ہین لوگون پر رنج یا نقصان یا برائی
سبب سے جو اونھین پہونچائی ہو يَغْفِرُونَ ۝ تو وہ اوس سے درگذر کرتے ہین اور معاف کر دیتے ہین لباب مین ہی کہ یہ آیت
حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شان مین ہی کہ اونھین لوگ مکہ معظمہ مین گالیان دیتے تھے اور جب اونھین غصہ آتا تو وے
ہضم کرتے اور گالیان دینے والون سے تعرض نہ کرتے تبیان مین ہی کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان مین ہی کہ جب
اونھون نے اپنا سب مال راہ خدا مین خرچ کر دیا تو لوگون نے اونھین ملامت کی اور گالیون تک نوبت پہونچا دی اور اونھون نے حلم
اختیار کیا اور ملامت کرنے والون سے متعرض نہوتے تھے اور ظاہر یہ ہی کہ ان دونون حضرات کی شان مین ہی بلکہ اور مسلمانون کے حق مین بھی جو
ان بزرگون کا طریقہ اختیار کرین اور جمع کا صیغہ اس مضمون پر دلالت کرتا ہی بیت مستغرق کار خود چنانکہ دگر بے پروا ملامت گر بیکار مست
وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا اور اون لوگون کے واسطے جنھون نے قبول کر لیا لِرَبِّهِمْ اپنے رب کو اس سے انصار مراد ہین کہ حضرت
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونھین ایمان کی طرف بلایا تو اوسی وقت اونھون نے خوشی کے ساتھ ایمان قبول کر لیا وَأَقَامُوا
الصَّلَاةَ صلی اور برپا رکھی اونھون نے نماز یعنی شرائط اور ارکان کے ساتھ وقت پر پڑھی وَأَمْرُهُمْ اور اونکا کام شُورَىٰ مشورے کے
ساتھ ہی بَيْنَهُمْ اونکے درمیان مین یعنی جب وہ کوئی کام کرتے ہین تو باہم صلاح اور مشورہ کر کے کرتے ہین وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
اور اوس چیز مین سے جو ہمنے عطا کیے ہین اونکو مال يُنْفِقُونَ ۝ خرچ کرتے ہین خدا کی راہ مین وَالَّذِينَ اور اون لوگون کے لیے
جو ایسے ہین کہ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ جب پہونچتا ہی اونپر ظلم کافرون سے هُمْ يَنْتَصِرُونَ ۝ وہ اپنے دشمن سے یعنی کافرون سے
بدلا لیتے ہین اسواسطے کہ کافرون سے بدلا لینا فرض ہی اور اونپر جہاد کرنا لازم ہی وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ اور جزا برے کام کی سَيِّئَةٌ
مِثْلُهَا برا کام ہی مثل اوسکے دوسری جگہہ لفظ سیئہ باوصف اسکے کہ سیئہ نہین ہی کلام کے جوڑ کے طور پر ہی جیسے وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا
فَمَنْ عَفَا پھر جو کوئی معاف کرے اپنے ظالم کو جو مسلمان ہو اور اوس سے بدلا نہ لے وَأَصْلَحَ اور صلح کرے اپنے اور ظالم کے درمیان
فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ تو اوسکا اجر اللہ پر ہی مبہم وعدہ اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ وعدہ کی ہوئی چیز بہت بڑی اور بہتر ہی تبیان مین

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ قیامت کے دن امید ہوگی کہ جو کوئی خدا پر اجر رکھتا ہو اوٹھے تو کوئی اوٹھے اور اپنا اجر لے
تو کوئی نہ اوٹھیگا مگر وہی جسنے ظالم کا ظلم معاف کر دیا ہو [illegible] اہل فتوت سے ہے [illegible] کا [illegible]
[illegible] زجر خصم و کرم [illegible] ور عفو [illegible] انہ تحقیق کہ خدا لا یحب الظلمین
دوست نہین رکھتا ظالمون کو یعنی اون لوگون کو جو پہلے ظلم کرتے ہین یا بدلا لینے مین حد سے گذر جاتے ہین ولمن انتصر
اور جو کوئی بغض نکالے ظالم سے بعد ظلمہ بعد اسکے کہ اوسپر ظلم کیا ہو فاولٰئک تو وہ بغض نکالنے والون کا گروہ
ما علیھم نہین ہے اونپر من سبیل کوئی راہ غصہ اور ملامت کی یا اونپر کچھ گناہ نہین ہے انما السبیل سوا اسکے
نہین کہ غصہ اور عذاب علی الذین یظلمون الناس اون لوگون پر ہے جو ظلم کرتے ہین لوگون پر ویبغون فی
الارض اور زیادتی ڈھونڈھتے ہین اور حد سے گذرتے ہین زمین مین بغیر الحق ناحق بے دلیل اولٰئک وہ گروہ
ظالم اور باغی لھم اونکے واسطے ہے عذاب الیم عذاب دکھ دینے والا یعنی دوزخ کا عذاب ولمن صبر اور جو کوئی صبر کرے
لوگون کی ایذا پر وغفر اور در گذرے اونکے ظلمون سے اور بدلا نہ لے تو ان ذٰلک بیشک یہ صبر کرنا اور معاف کر دینا
لمن عزم الامور بہتر کامون مین سے ہے امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہ کام بڑے مردون کا ہے ہر ایک کو یہ قوت
نہین ہوتی کہ جفا سہے اور وفا کرے بیت وفا کنیم و ملامت کشیم و خوش باشیم ✦ کہ در طریقۂ ما کافری ست رنجیدن ✦ ومن
یضلل اللہ اور جس کسی کو چھوڑ دیتا ہے خدا فما لہ تو نہین ہے اوسکے واسطے من ولی کوئی دوست جو کام بنائے من
بعدہ بعد اسکے کہ خدا نے اوسے چھوڑ دیا ہو وتری الظلمین اور دیکھیگا تو کافرون کو لما راوا العذاب
جبکہ وہ دیکھینگے عذاب کو یعنی قیامت کے دن کو یقولون تو کہینگے ہل الی مرد کیا ہے دنیا کی طرف پھرنے کی من
سبیل کوئی راہ کہ پھر وطن جائین اور جو نیک کام ہم سے فوت ہوئے ہین وہ بجا لائین وترٰھم اور دیکھیگا تو کافرون کو
اوس روز کہ یعرضون حاضر کیے جاتے ہین علیھا آتش دوزخ پر کنایہ ہے مذکور ہو واضح ہونے کی جہت سے اسواسطے کہ یہ بات
معلوم ہے کہ کافرون کا پیش ہونا آتش دوزخ ہی پر ہوگا خٰشعین اس حال مین کہ فروتنی کرنیوالے ہونگے من الذل ذلت اور
رسوائی کے سبب ینظرون دیکھتے ہونگے آگ کی طرف من طرف خفی چھپی نگاہ سے یعنی انکھیون کے کنارے سے دوزخ کی طرف
دیکھتے ہونگے [illegible] اونکی ہول اور ہیبت سے [illegible]
نگاہ سے دیکھینگے کبھی فرشتون کو کبھی عرش کی طرف کبھی دوزخ کی جانب [illegible]
اسواسطے کہ کافر اندھے حشر کیے جاینگے تو دل سے دوزخیون کا حال جانینگے جسطرح دنیا کے اندھے لوگون کا [illegible]
وقال الذین اٰمنوا اور جب اونھین اس حال پر دیکھینگے تو جو لوگ ایمان لائے وہ کہینگے کہ ان الخسرین تحقیق نقصان اٹھانے والے
الذین خسروا وہ لوگ ہین جنھون نے نقصان کیا انفسھم اپنی جانون مین واھلیھم اور اپنے لوگون مین یوم القیٰمۃ
قیامت کے دن جانون مین نقصان یہ ہے کہ اپنے کو بتون کی عبادت کے سبب سے آتش دوزخ کا مستحق کر لیا اور اپنے لوگون مین نقصان اگر وہ دوزخی

تو یہ ہی کہ اونکو ایمان سے باز رکھا اور اگر جنتی ہین تو یہ نقصان ہی کہ خود اونکے دیدار سے محروم رہے اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ آگاہ ہو جاؤ کہ
بیشک ظالم یعنی مشرک فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ عذاب میں ہین کہ وہ عذاب برابر بلا ہوا ہی ہمیشہ باقی رہیگا کبھی منقطع نہوگا وَمَا كَانَ
لَهُمْ اور نہوگا ان کافرون کے واسطے مِّنْ اَوْلِيَآءَ کوئی دوستون اور مدد کرنے والون میں سے عذاب کے وقت کہ يَنْصُرُوْنَهُمْ مدد دین
اونکو مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا یعنی خدا کے سوا کسی کو یہ طاقت نہوگی کہ اونپر سے عذاب دور کرسکے اور خدا اونہین عذاب سے
نہ بچائیگا وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جس کسی کو گمراہ کرتا ہی خدا فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ تو نہین ہی اوسکے واسطے کوئی راہ نجات کی
اِسْتَجِيْبُوْا قبول کرلو لِرَبِّكُمْ اپنے رب کو یعنی ایمان اور توحید کا جو اوسنے حکم کیا ہی اوسے مان لو مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ
قبل اسکے کہ آئے يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ وہ دن کہ نہین ہی پھرنا اوسے مِنَ اللّٰهِ اللہ کی طرف سے اوس دن کے آنے کا حکم ہوا ہی اور
یہ حکم نہ ٹلیگا مَا لَكُمْ نہین ہی تمہارے واسطے مِّنْ مَّلْجَاٍ کوئی پناہ اور گزیر گاہ يَّوْمَئِذٍ اوس روز وَّمَا لَكُمْ اور نہین
تمہارے واسطے مِّنْ نَّكِيْرٍ کچھ انکار اوسمین جو تمنے کیا ہی یعنی اپنے عملون سے منکر نہوسکوگے اسواسطے کہ کرام الکاتبین نے
اعمالناموں میں لکھا ہوگا اور تمہارے اعضا بھی اون اعمال پر گواہی دینگے فَاِنْ اَعْرَضُوْا پھر اگر مونھ پھیرین مشرک دعوت اسلام
قبول کرنے سے فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ تو ہمنے نہین بھیجا تجھے عَلَيْهِمْ اونپر حَفِيْظًا نگہبان کہ برے کام سے اونکو بچائے رکھو
اِنْ عَلَيْكَ نہین ہی تجھپر اِلَّا الْبَلٰغُ مگر حکم پہونچا دینا اور تم حکم پہونچانے والے ہو وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ
اور تحقیق کہ ہم جب چکھاتے ہین کافر کو یعنی پہونچاتے ہین مِنَّا اپنی طرف سے رَحْمَةً صحت اور دولتمندی تو فَرِحَ بِهَا
خوش ہوتا ہی اوسکے سبب سے وَاِنْ تُصِبْهُمْ اور اگر پہونچتی ہی اونکو سَيِّئَةٌ برائی جیسے بیماری اور مفلسی اور محنت
بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ بسبب اسکے کہ آگے بھیج چکے اونکے ہاتھ برے کام فَاِنَّ الْاِنْسَانَ تو بیشک انسان یعنی کافر
كَفُوْرٌ بڑے ناشکرے اور بے ایمان ہین اور شاید کہ انسان سے سب آدمی مراد ہون اور اکثر اونمین سے ایسے ہی ہین کہ راحت اور
نعمت بھول جاتے ہین اور محنت و مصیبت کو سخت اور بہت جانتے ہین امام منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ شکر نہ کرنا
ایمان والون کی ناشکری اور کفران ہی لِلّٰهِ خدا ہی کے واسطے ہی مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون کی اور
زمین کی يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی يَهَبُ عطا کرتا ہی لِمَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی اِنَاثًا بیٹیان
اکیلی بغیر بیٹے کے جیسے حضرت لوط علیہ السلام کو وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اور عطا کرتا ہی جسے چاہتا ہی الذُّكُوْرَ بیٹے فقط
بیٹیان نہین جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اَوْ يُزَوِّجُهُمْ یا جوڑا دیتا ہی اونکو ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا بیٹے اور بیٹیان یعنی بیٹا بھی
عطا کرتا ہی اور بیٹی بھی جیسے ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جسطرح اکیلی بیٹیان اور اکیلے بیٹے عطا کرنا اپنی مشیت کے
ساتھ متعلق کیا تھا اوسطرح یہان نہین ارشاد کیا اسواسطے کہ جہان فقط بیٹی عطا کرتا ہی وہان شاید ماں باپ کو بیٹے کی تمنا ہو اور جہان
فقط بیٹا عطا فرماتا ہی وہان شاید ماں باپ کو بیٹی کی آرزو ہو تو وہان اپنی مشیت کے ساتھ متعلق کیا یعنی ہم جو کچھ چاہتے ہین عطا کرتے ہین جہان
بیٹا بیٹی دونون عطا فرمائے تو ماں باپ کو کچھ آرزو نہین باقی رہتی کہ اوسکی نفی کرنا چاہیے وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ اور کردیتا ہی جسے چاہتا ہی

عَقِیۡمًا ط لاولد کہ اوسکے اولاد پیدا ہی نہو جیسے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو اِنَّهٗ عَلِیۡمٌ بیشک خدا جانتا ہی جو کچھ بناتا ہو قَدِیۡرٌ
قادر ہی ہر چیز پر جو کچھ بناتا ہو اوسکا علم اور دانائی جہل اور نادانی سے مقدس اور مبرا ہی اور اوسکی قدرت اور توانائی عجز سے منزہ
اور مبرا ہی بیت علمش بر طرف از شائبہ جہل و فتور قدرتش پاک از آلایش نقصان۔ تفسیرون مین لکہا ہی کہ یہود نے حضرت سید عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ آپکا خدا آپ سے بیواسطہ بات کیون نہین کرتا کہ آپ اوسکا دیدار بھی کرین جیسے حضرت موسیٰ اوس سے
کلام بھی کرتے تھے اور اوسکو دیکھتے بھی تھے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام اللہ سے کلام کرتے تھے
اوسے دیکھتے نہ تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا كَانَ اور نہین ہی اور نہ چاہیے لِبَشَرٍ آدمی کو اَنۡ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ یہ کہ کلام کرے
اوس سے دو بدو اور روبرو دنیا مین اور وہ آدمی اوسے دیکھے تو خدا کا کلام بشر کے ساتھ نہین ہوتا اِلَّا وَحۡیًا مگر وحی کرکے اور
وہ کلام پوشیدہ ہی کہ بہت سرعت اور جلدی کے ساتھ اوسے دریافت کر لیتے ہین یا بطریق الہام یا خواب مین القا اَوۡ مِنۡ وَّرَآئِ
حِجَابٍ یا بات کرتا ہی اوسکے ساتھ ورائے حجاب سے یعنی آدمی حجاب اوڑ ہین ہوتا ہی جیسا کہ حضرت موسیٰ اور ادریس علیہما السلام کے
ساتھ بات کی اور وہ حجاب نور کے پردہ مین تھے موضح مین ہی کہ حق تعالیٰ نے جناب رسول کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وراء
حجابین سے کلام کیا یعنی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو حجابون مین تھے کہ خدا کا کلام سنا ایک حجاب زر سرخ کا دوسرا
مروارید سفید کا اور دونون حجابون مین ستر برس راہ کا فرق تھا اَوۡ یُرۡسِلَ رَسُوۡلًا یا خدا بھیجتا ہی کوئی رسول فرشتہ اوس
بشر پر فَیُوۡحِیَ بِاِذۡنِهٖ تو وحی کرتا ہی وہ بھیجا ہوا فرشتہ اوس بشر کی طرف وہ بھیجا گیا ہی خدا کے اذن سے مَا یَشَآءُ
جو کچھ خدا چاہتا ہی اِنَّهٗ عَلِیٌّ بیشک وہ برتر ہی صفات مخلوق سے اور غالب ہی وحی بہونچانے مین حَكِیۡمٌ جانتا ہی بشر کے
ساتھ کلام کرنا حکمت کی روسے جس طرح پر کہ چاہیے وَكَذٰلِكَ اور جسطرح وحی بہیجی ہمنے پیغمبرون کی طرف تجہسے پہلے اسی طرح
اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ وحی کیا ہمنے تیری طرف اے ہمارے حبیب رُوۡحًا قرآن کو مِّنۡ اَمۡرِنَا ط اپنے حکم سے حق تعالیٰ نے قرآن کو
روح فرمایا اسواسطے کہ اوسکے سبب سے دل زندہ ہوتے ہین جسطرح بدن روح سے زندگی پاتا ہی مَا كُنۡتَ تَدۡرِیۡ نہ تہا تو کہ جانے
وحی کے قبل کہ مَا الۡكِتٰبُ کیا چیز ہی قرآن یعنی جب قرآن اوتارا نہ گیا تہا تو تم اوسے نہ جانتے تھے یا ازل مین جو سعادت او شقاوت
لکہی گئی تمکو کچھ نہ معلوم تھی وَلَا الۡاِيۡمَانُ اور نہین جانتا تھا تے ایمان کی طرف دعوت کرنا اور بلانا یا ایمان کے احکام اور شرائع
اوسکے علم کے تم عالم نہ تھے یا اہل ایمان کو تم نہین پہچانتے تھے یعنی تمکو یہ نہ معلوم تہا کہ کون تمہارا ایمان لائیگا وَلٰكِنۡ جَعَلۡنٰهُ
اور مگر کر دیا ہمنے کتاب یا ایمان کو نُوۡرًا نَّهۡدِیۡ بِهٖ نور کہ ہدایت کرین ہم اوسکے سبب سے مَنۡ نَّشَآءُ جس کسی کو کہ ہم چاہین
مِنۡ عِبَادِنَا ط اپنے بندون مین سے یعنی جب بندے اوسکو قبول کر لیتے ہین تو طریق دین کی راہ پاتے ہین وَاِنَّكَ لَتَهۡدِیۡۤ اور
یقینی تو پکارتا ہی اے ہمارے حبیب وحی کے سبب سے لوگون کو اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ لا سیدھی راہ کی طرف تمہارا پکارنا تو
عام ہی تمام خلق کو اور میری ہدایت خاص ہی جسے مین چاہتا ہون ہدایت کرتا ہون اور صراط مستقیم دین اسلام ہی یا ایسی راہ جو
طالب کو منزل مقصود پر پہونچا دے صِرَاطِ اللّٰهِ وہ خدا کی راہ ہی الَّذِیۡ لَهٗ ایسا خدا کہ اوسکے واسطے نشانیان ہین مَا فِی السَّمٰوٰتِ

وَمَا فِی الْاَرْضِ جو کچھ آسمانون مین ہی اور زمین مین اَلَآ اِلَی اللّٰہِ آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کی طرف تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ ○ پھر ینگے خلائق کے کام آخرت مین محققون کے نزدیک ہر وقت او ر ہر حال مین سب کام اوسی کی طرف پھرتے ہین اور پردے اور واسطے اوٹھ جاتے ہیے یعنی حاصل ہوتے ہین نظم صورت کثرت حجب و حدت ست ✤ غیبت مانع نور حضور ✤ دیدہ دل باز کشا ہی ببین ✤ سر اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ ✤

وَهِیَ تِسْعٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰیَۃً	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	سورۃ الزخرف مکیۃ
اور وہ نواسی آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورہ زخرف مکہ معظمہ مین نازل ہوا

حٰمٓ ۚ حروف مقطعہ آگاہ اور جتانے کے واسطے ہین تا کہ سننے والے کو خواب غفلت سے ہوشیار کردین اور ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول جو لغت قدوہ مین ہی اس بات کی تائید کرتا ہی وہ جہان اونھون نے کہا ہی کہ حروف تہجی ادا تنبیہ کے واسطے آتے ہین الا کے مقام پر تو یہان حے اور میم کلام اعظم سننے کو آگاہ کرنے کے واسطے ہین کشف الاسرار مین ہی کہ حے حیات حق کی طرف اشارہ ہی اور میم اوسکے ملک کی طرف وہ قسم یاد کرتا ہی حیات نے زوال اور ملک نے انتقال کی وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ○ اور قرآن کی جو روشن اور ظاہر ہی دلائل اعجاز کے ساتھ یا ظاہر کرنے والا احکام شرع کا اور ہدایت کی راہون کا اور قسم کا جواب کیا ہی اِنَّا جَعَلْنٰہُ بیشک ہمنے بھیجی یہ کتاب قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا قرآن زبان عرب مین لَّعَلَّکُمْ تا کہ شاید تم عربی زبان ہو تَعْقِلُوْنَ ○ سمجھو او یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت صحیح جان لو اوس چیز کے سبب سے جو اوسمین فصاحت کے آثار اور بلاغت کے اطوار ہین وَاِنَّہٗ اور تحقیق کہ قرآن فِیْٓ اُمِّ الْکِتٰبِ سب آسمانی کتابون کی اصل یعنی لوح محفوظ مین ہی جو کہ تغیر سے امن ہی لَدَیْنَا ہمارے پاس لَعَلِیٌّ البتہ بلند قدر ہی حَکِیْمٌ ○ محکم کیا ہوا کہ اوسمین تناقض نہین ہی یا اور اگلی آسمانی کتابون کو منسوخ کرنے والا ہی اور خود منسوخ نہین ہوا اَفَنَضْرِبُ کیا پھر باز رکھین ہم عَنْکُمُ الذِّکْرَ تم سے قرآن کو صَفْحًا باز رکھنا اَنْ کُنْتُمْ بسبب اسکے کہ ہو تم قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ○ قوم مشرک یعنی باوصف اسکے کہ تم قرآن سے انکار کرتے ہو اور اوسکی تکذیب کرتے ہو مگر ہم اپنی وحی نہ روکینگے بلکہ جب حجت لازم کرنے کے واسطے ہم پڑھ کر بھیجینگے اور تبیان مین یہ تفسیر کی ہی کہ تمھارے شرک کے سبب سے قرآن کو ہم آسمان پر نہ اوٹھا لینگے اسواسطے کہ ہم جانتے ہین کہ عنقریب وہ لوگ پیدا ہونگے جو اوسپر ایمان لائینگے اور اوسکے احکام پر عمل کرینگے وَکَمْ اَرْسَلْنَا اور کتنے بہت سے بھیجے ہمنے مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ ○ پیغمبر اگلے لوگون مین کہ وہ لوگ مشرک اور مسرف تھے اور اونکے کفر نے ہمین رسول بھیجنے سے نہین روکا وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ○ اور نہین آیا اگلے کافرون کے پاس کوئی بھیجا ہوا ہمارے پاس سے مگر یہ کہ تھے اوسکی قوم کے معاند کہ اوسکے ساتھ ہنسی کرتے تھے جسطرح قریش کے منکر تمھارے ساتھ ہنسی اور مسخراپن کرتے ہین فَاَهْلَکْنَآ پھر ہلاک کر دیا ہمنے ہنسی کرنے کے سبب سے اونکو جو اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا بہت سخت تھے اونسے قوت کی رو سے یعنی ان کافرون سے زیادہ جو قوی تھے اونکو ہمنے ہلاک کر دیا اور اونکی سختی اور شوکت نے ہمکو عاجز نہین کیا وَّمَضٰی اور گذرا قرآن مین کئی جگہ مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ ○ حال اور قصہ اگلون کا کہ اونھون نے پیغمبرون کے ساتھ کیا کیا اور ہمنے اونکے ساتھ کیا کیا اور جگہ سے

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نصرت کا وعدہ اور دشمنوں کیلیے عذاب اور عقوبت کی وعید نکلتی ہو وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ
اور اگر پوچھو تم ای ہمارے حبیب اپنی قوم کے لوگوں سے کہ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کسنے پیدا کیے آسمان اور زمین تو
لَيَقُولُنَّ ضرور کہینگے کہ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ پیدا کیا اونھین اوس خداوند نے جو غالب ہو اپنے حکم مین الْعَلِيمُ جاننے والا
بندون کا احوال اسواسطے کہ یہ پیدا کرنا کسی جاہل و رعاجز کا کام نہین ہوسکتا اور یہ آیت اون کافرون کے کمال جہالت اور
حماقت سے خبر دیتی ہو کہ اقرار تو کرتے ہین کہ پیدا کرنے والا قوی اور دانا ہو اور اوسکے غیر کی عبادت کرتے ہین پھر حق تعالی اپنی
صفت مین فرماتا ہو کہ الَّذِي جَعَلَ ایسا خداوند ہو کہ اوسنے پیدا کیا لَكُمُ الْاَرْضَ تمھارے واسطے زمین کو مَهْدًا بچھونا بچھا ہوا
تاکہ تمھاری قرارگاہ ہو وَجَعَلَ لَكُمْ اور پیدا کین اور ظاہر کردین تمھارے واسطے فِيهَا سُبُلًا اوس زمین مین راہین لَعَلَّكُمْ
تَهْتَدُونَ تاکہ شاید تم راہ پاؤ اونکے سبب سے اون شہرون اور مکانون کی طرف جہان تم جانا چاہو وَالَّذِي نَزَّلَ اور وہ
وہ خدا ہو جسنے نازل کیا مِنَ السَّمَاءِ آسمان سے مَاءً بِقَدَرٍ پانی بقدر حاجت اور مصلحت کے قدر یعنی نہ تو بہت کہ اوسکے سبب
غرق ہو جائین جیسے طوفان نوح نہ تھوڑا کہ کھیتون کی ضرورت کو کافی نہو فَاَنْشَرْنَا بِهِ پھر زندہ کیا ہمنے اوس پانی کے سبب سے
بَلْدَةً مَيْتًا شہر اور جگہ مردہ کو یعنی خشک اور افسردہ زمین کو گھاس نکال کر غیبت سے تکلم کی طرف التفات اس جہت سے ہے
کہ یہ فعل اوسی کے ساتھ خاص ہو كَذٰلِكَ اسی زندہ کرنے کی طرح تُخْرَجُونَ تم نکالے جاؤگے قبرون سے زندہ ہوکر
وَالَّذِي خَلَقَ الْاَزْوَاجَ اور وہ خداوند وہ ہو جسنے پیدا کین جنسین اور قسمین فرشتون اور مخلوقات کی كُلَّهَا وہ سب
بے کسی یار اور مددگار کے وَجَعَلَ لَكُمْ اور بنائی تمھارے واسطے مِنَ الْفُلْكِ کشتیون سے وَالْاَنْعَامِ اور چار پایون
مین سے مَا تَرْكَبُونَ وہ چیز کہ سوار ہو خشکی اور تری مین لِتَسْتَوُا تاکہ سیدھے ہو جاؤ عَلٰى ظُهُورِهِ اونکی پشتون پر
سواری مین ثُمَّ تَذْكُرُوا پھر یاد کرو نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اپنے رب کی نعمت اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ جب سیدھے ہو بیٹھو تم اوسپر
وَتَقُولُوا اور کہو کہ سُبْحٰنَ الَّذِي سَخَّرَ پاک ہو وہ خدا جسنے مسخر کر دیا اور زیر دست بنا دیا لَنَا هٰذَا ہمارے واسطے اس کشتی کو
یا اس چار پایہ کو کہ اوسپر سوار ہو کر خشکی اور تری ہم طے کرتے ہین وَمَا كُنَّا لَهُ اور نہین ہین ہم اس سواری کو اپنی قوت سے مُقْرِنِينَ
تھامنے والے اور فرمانبردار کرنے والے وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف لَمُنْقَلِبُونَ پھرنے والے ہین
یعنی آخر عمر مین اوس سواری پر جسکو جنازہ کہتے ہین اور دنیا کی سواریون مین وہ اخیر سواری ہو بیت ہشت اروعنان کشیدہ رو
آخر کار ٭ بر مرکب چوبین ز جہان خواہی رفت ٭ حدیث مین ہو کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکاب مین پاے مبارک رکھتے تو بسم اللہ کہتے
اور جب سواری کی پشت پر بیٹھتے تو کہتے کہ الحمد للہ علی کل حال سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون موضع مین ہے
کہ سوار ہونے والے کو چاہیے کہ الحمد للہ کہے صاحب کشاف نے لکھا ہو کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے کسی کو دیکھا کہ سواری پر بیٹھا اور آیت سبحان الذی آخر تک
پڑھی حضرت امام نے فرمایا کہ تمکو کسنے یہ حکم کیا ہو سوار نے عرض کی کہ ای فرزند رسول اللہ مین کیا حکم کیا ہو فرمایا کہ ان تذکروا نعمۃ ربکم حکم ہے کہ یاد
کرو اپنے رب کی نعمت سوار ہوتے وقت یہ اسطرف اشارہ ہو کہ سوار ہوتے وقت حمد کرنے سے غافل نہ رہو وَجَعَلُوا اور حکم کرتے ہین

کافر اور مقرر کرتے ہین لَهٗ خدا کے واسطے مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ط اوسکے بندون مین سے ایک حصّہ یعنی کہتے ہین کہ فرشتے اوسکی بیٹیان ہین کافرون کے جہل سے یہ تعجب ہی کہ اوسکی خالقیت اور عزت اور علم کا اقرار کرنے کے بعد اوسکے واسطے اولاد ثابت کرتے ہین اور یہ نہین جانتے کہ ولادت اجسام کی صفتون مین سے ہی اور وہ سب جسمون کا خالق ہی اِنَّ الْاِنْسَانَ بیشک کافر لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ۝ؕ البتہ ناشکرا کھلا ہوا ہی اوسکا کفر کہ حق تعالی کی طرف اولاد کی نسبت کرتا ہی اور اون کافرون کی جہالت کی نشانیون مین سے ایک یہ ہی کہ بیٹیون کی نسبت حق تعالی کی طرف کرتے ہین اور اپنے واسطے بیٹے چاہتے ہین تو حق تعالی فرماتا ہی اَمِ اتَّخَذَ لیلیا ہی ع۱۵
خدا نے اپنے واسطے مِمَّا يَخْلُقُ اوس چیز مین سے جو وہ پیدا کرتا ہی بَنٰتٍ بیٹیان کہ بہت بری اور ناقص ہوتی ہین وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ۝ اور تمکو برگزیدہ کیا اور خاص کرلیا بیٹون کے ساتھ کہ بہتر اور بہت کامل ہین اور یہ بات کیونکر ہونا چاہیے کہ خدا کا بچہ بندہ کے بچہ سے کمتر ہو وَاِذَا بُشِّرَ اور جب خبر دیا جاتا ہی اَحَدُهُمْ کوئی اون مشرکون مین سے جو خدا کی طرف بیٹیون کو منسوب کرتے ہین کہ وہ بنو ملیح ہین بِمَا ضَرَبَ ساتھ اوس چیز کے کہ بناتا ہی لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا خدا مہربان کے واسطے شبیہ اور مانند یعنی خدا کی طرف جو کافر بیٹیون کی نسبت کرتے ہین تو فی الحقیقۃ اوسکے واسطے مثل اور مانند ٹھہراتے ہین اسواسطے کہ اولاد کو ضرور ہی کہ والد کے مثل ہو تو وہ کافر بیٹیون کو خدا کے واسطے ضرب المثل کرتے ہین پس اون کافرون مین سے جب کسی کو خبر دیتے ہین کہ تیرے بیٹی پیدا ہوئی تو ظَلَّ وَجْهُهٗ ہو جاتا ہی اوسکا موہنہ مُسْوَدًّا کالا نہایت رنج اور غم کے سبب سے وَّهُوَ كَظِيْمٌ۝ اور وہ بھرا ہوتا ہی غم اور بیچینی اور بے صبری مین یعنی اپنے دل ہی دل مین غم کھاتا ہی پس اے کافرو جب تم اپنے واسطے بیٹیان نہین پسند کرتے تو خدا کے واسطے کیون روا رکھتے ہو اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا کیا جو کوئی پرورش کیا جاتا ہی فِي الْحِلْيَةِ زیور مین یعنی نازمین پرورش پاتا ہی اور اوسے لڑائی اور معرکہ آرائی کی قوت نہو وَهُوَ فِي الْخِصَامِ اور وہ جھگڑے اور گفتگو کے وقت غَيْرُ مُبِيْنٍ۝ نہ بیان کرنے والا دلیل کا ہو اور عرب کو شجاعت اور فصاحت پر فخر تھا اور اکثر عورتون مین یہ دونون صفتین نہین ہوتی ہین تو حق تعالی نے فرمایا کہ کیا جو کوئی ایسا ہو خدا اوسے فرزندی مین لیتا ہی اور کافرون کی بڑی نادانی بیان فرماتا ہی کہ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ اور نام رکھا فرشتون کا الَّذِيْنَ هُمْ ایسے فرشتے کہ وہ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ بندے ہین اللہ کے کیا نام رکھا اِنَاثًا ط لڑکیان یعنی فرشتے جو ہمیشہ عبادت اور بندگی مین مشغول رہتے ہین کافر اونکو خدا کی بیٹیان کہتے ہین اَشَهِدُوْا کیا حاضر تھے اور اونھون نے دیکھا ہی خَلْقَهُمْ ط پیدا کرنا خدا کا اونکو کہ عورت ہونے کی صفت اونمین دیکھی ہو معالم مین ہی کہ حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے کافرون سے پوچھا کہ تم کیونکر جانتے ہو کہ فرشتے عورتین ہین تو کافرون نے کہا کہ ہمنے اپنے باپ دادون سے سنا ہی اور ہم گواہی دیتے ہین کہ ہمارے باپ دادا جھوٹ نہین بولتے تھے تو حق تعالی نے فرمایا سَتُكْتَبُ قریب ہی کہ لکھی جائے شَهَادَتُهُمْ اونکی گواہی وَيُسْــَٔلُوْنَ۝ اور پوچھے جاینگے قیامت کے دن کہ یہ بات بتاؤ وَقَالُوْا اور کہا بنو ملیح نے خدا اعتراض سے کہ لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ اگر چاہتا خدا تو مَا عَبَدْنٰهُمْ ط نہ پوجتے ہم فرشتون کو اور یہ بات جھگڑے کی راہ سے کہتے تھے اس اعتقاد کی راہ سے نہین کہ خدا کی مشیت بندون کی مشیت پر غالب ہی اور یہ اعتقاد تو ایمان مین سے ہی تو لاجرم حق تعالی نے فرمایا

نہیں ہمارا انکے واسطے بِذٰلِكَ اوس بات کا جو وہ کہتے ہیں مِنْ عِلْمٍ کچھ علم یعنی یہ بات علم کی روسے نہیں کہتے بلکہ مشیت کو
حکم الٰہی پر قیاس کر کے یہ دلیل کرتے ہیں اِنْ هُمْ نہیں ہیں وہ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ مگر یہ جو کہتے ہیں اٹکل سے ہیں اور وسیط میں ہی کہ اونکا مدعا یہ تھا کہ حق تعالی
ہماری تقدیر میں اونکی پرستش لکھدی ہی اور اس بات پر خدا راضی ہی تو اس بات کے سبب سے ہمپر عذاب نکریگا تو وہ جھوٹ کہتے تھے اسواسطے
کہ حق تعالی کسی کافر کے کفر سے راضی نہیں اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ جو وہ کہتے ہیں ایسا نہیں ہی کیا دی تھی ہمنے اونکو كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ کوئی
کتاب قرآن سے قبل جس سے اونکی بات کا سچ ہونا ثابت ہو فَهُمْ تو وہ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۝ اوس کتاب پر چنگل مارنے والے ہوں اور
اوس سے دلیل نکالیں اور یہ بات مقرر ہی کہ ہمنے قرآن سے پہلے کوئی کتاب نہیں دی کہ اوس سے کوئی دلیل و نقل لائیں اور عقل کی راہ سے بھی
کوئی دلیل نہیں رکھتے بَلْ قَالُوْٓا بلکہ کہتے ہیں کہ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا بیشک پایا ہمنے اپنے باپ دادا کو عَلٰٓى اُمَّةٍ ایک طریقہ
اور خصلت پر وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ اور ہم اونکے قدموں کے نشان پر راہ پائے ہوئے ہیں یعنی اپنے باپ دادا کے
طریقہ کو دلیل پکڑتے ہیں جو نادان تھے وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ نہیں بھیجا ہمنے قبل تمہارے
ای ہمارے حبیب فِيْ قَرْيَةٍ کسی قریہ میں مِّنْ نَّذِيْرٍ کوئی پیغمبر ڈرانے والا کہ اوسنے عذاب سے اوس قریہ والوں کو ڈرایا اور
شرک سے توحید کی طرف بلایا اِلَّا قَالَ مگر کہا مُتْرَفُوْهَآ اوس گاؤں کے دولتمند والوں اور سرداروں نے کہ اِنَّا وَجَدْنَآ بیشک پایا ہمنے
اٰبَآءَنَا اپنے باپ دادا کو عَلٰٓى اُمَّةٍ ایک طریقہ اور آئین پر وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ اور ہم اونکے قدموں کے نشان پر مُّقْتَدُوْنَ ۝
پیروی کرنے والے ہیں قٰلَ کہا پیغمبر نے اور بعضوں نے قُلْ پڑھا ہی یعنی کہا ای پیغمبر کہ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ کیا تم اپنے نادان باپ دادا کی پیروی
کرتے ہو اگرچہ لایا ہوں میں تمہارے واسطے بِاَهْدٰى دین سیدھا مِمَّا وَجَدْتُّمْ اوس چیز سے کہ پایا ہی تمنے عَلَيْهِ اوس
دین پر اٰبَآءَكُمْ اپنے باپ دادا کو اور وہ تقلید پر ایسے کڑے اور اڑے ہوئے تھے کہ محض عناد کی راہ سے قَالُوْٓا کہا اونھوں نے کہ
اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ ہم اوس چیز کے ساتھ کہ بھیجے گئے ہو تم كٰفِرُوْنَ ۝ کافر ہیں تو تقلید کی شامت سے اونکا کام تباہ اور
دشمنی کو پہونچا نظم خلق را تقلید شان بر باد داد ✣ کہ دو صد لعنت بران تقلید باد ✣ گرچہ عقلش سوے بالا مے پرد ✣ مرغ تقلیدش بپستی مے پرد ✣
فَانْتَقَمْنَا پھر انتقام اور بدلا لیا ہمنے مِنْهُمْ اونسے یعنی مقلدوں اور معاندوں سے اونکی جڑ اوکھاڑ کر فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ پھر
دیکھ کہ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ انجام تکذیب کرنے والوں کا اس کلام میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی ہی پھر فرماتا ہی ع ۱۰
کہ اگر اپنے باپ دادا کی تقلید کرتے ہو تو ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی تقلید کرو جو تمہارے باپ دادا میں سب سے زیادہ شریف اور بزرگ ہیں
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ اور یاد کرو اوسے کہ کہا ابراہیم نے غار سے باہر نکلنے کے بعد لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اپنے باپ اور اپنی قوم کو جب لوگوں سے
جب اونھیں بت پرستی کرتے دیکھا کہ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ بیشک میں بیزار ہوں مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۝ اوس چیز سے جسکو تم پوجتے ہو
اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ مگر وہ جسنے مجھے پیدا کیا فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ۝ پس بیشک وہ مجھے راہ دکھاتا ہی راہ راست پر
وَجَعَلَهَا اور کیا ابراہیم علیہ السلام نے کلمۂ توحید کو كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً کلمہ باقی رہنے والا فِيْ عَقِبِهٖ اپنی ذریت میں
اور اسی سے ہمیشہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی اولاد میں موحد اور توحید کی طرف بلانے والے ہوے اور بعضوں نے کہا ہی کہ عقب ابراہیم سے

آل محمد یا امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہی اور بعضے اس بات پر ہین کہ حق تعالی نے حضرت ابراہیم کی نسل مین کلمہ توحید کو باقی چھوڑا لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ ۝ تاکہ شاید کافر شرک سے پھرین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر آئین بَلْ مَتَّعْتُ بلکہ فائدہ دیا ہے مینے
هٰٓؤُلَآءِ کافرون کے اس گروہ کو جو حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے زمانہ مین ہین وَاٰبَآءَهُمْ اور اونکے باپ دادا کو عمر دراز
اور نعمت کے اندازہ عطا کرکے حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ یہانتک کہ آیا اونکے پاس کلام سچا یعنی قرآن یا دین اسلام وَرَسُوْلٌ
مُّبِيْنٌ ۝ اور پیغمبر آشکارا دلیلون اور معجزون کے ساتھ یا توحید بیان کرنے والا دلیلون اور آیتون کے ساتھ وَلَمَّا جَآءَهُمُ
الْحَقُّ اور جب کہ آیا اونکے پاس کلام راست و درست تو چاہیے تھا کہ اس نعمت کی شکر گزاری مین فرمانبرداری کرتے اونکے خلاف
انکار مین زیادتی کرکے قَالُوْا هٰذَا بولے کہ یہ قرآن سِحْرٌ جادو ہی وَّاِنَّا بِهٖ اور بیشک ہم اوسکے ساتھ كٰفِرُوْنَ ۝ کافر ہین
اور باور نہیں رکھتے کہ یہ خدا کے پاس سے اوترا ہی وَقَالُوْا اور کہا اونھون نے دوبارہ کہ لَوْلَا نُزِّلَ کیون نہ اوتارا گیا
هٰذَا الْقُرْاٰنُ یہ قرآن اگر خدا کے پاس سے ہی عَلٰى رَجُلٍ کسی مرد پر مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ ایک کے ان دونون گانون مین سے
کہ مکہ معظمہ اور طائف ہی عَظِيْمٍ ۝ بڑے بزرگ پر جو صاحب مال اور صاحب جاہ ہوتا مکہ مین ولید بن مغیرہ پر یا عتبہ بن
ربیعہ یا اخنس بن شریف پر اور طائف مین عروہ ثقفی یا حبیب بن عمر یا کنانہ پر کافرون کا مدعا یہ تھا کہ رسالت بڑا منصب ہی
چاہیے تھا کہ کسی بزرگ آدمی کو ملتا اور بزرگی اونکے نزدیک مزخرفات دنیوی جمع ہونے اور حکومت کرنے اور گروہ
اور حشمت کی کثرت پر منحصر تھی اور اونھون نے یہ نہ جانا کہ رسالت عالی رتبہ اور اوسکا استحقاق فضائل روحانی اور کمالات
قدسی سے آراستہ ہونا ہی اور ان سب اختصاص کے ساتھ جاننا چاہیے کہ حضرت واہب العطایا کے خاص فضل سے یہ مرتبہ
حاصل ہوتا ہی مصرع تا دوست ازان میان کرا خواہد ۔ تو حق تعالی نے اونکے جواب مین فرمایا کہ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ کیا وہ تقسیم
کرتے ہین رَحْمَتَ رَبِّكَ تیرے رب کی رحمت کہ نبوت ہی یعنی رسالت کی کنجیان کیا اونکے دست تصرف مین ہین تاکہ جسپر
چاہین نبوت کا دروازہ کھول دین نَحْنُ قَسَمْنَا ہمنے تقسیم کی بَيْنَهُمْ اونکے درمیان مَّعِيْشَتَهُمْ اونکی معیشت یعنی وہ
چیز جسکے سبب سے زندہ رہتے ہین فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا مین اور وہ اوسکی تدبیر و تغییر مین عاجز ہین پس کہان امر رسالت مین
کہ مراتب انسانیہ مین اعلی رتبہ ہی دخل دیتے ہین وَرَفَعْنَا اور بلند کیا ہمنے بَعْضَهُمْ اونکے بعض کو فَوْقَ بَعْضٍ بعض پر دَرَجٰتٍ
درجون کی رو سے روزی مین کہ ایک مالدار ہی دوسرا فقیر یا حریت مین کہ ایک آزاد ہی دوسرا غلام یا بزرگیون مین کہ ایک فاضل ہی دوسرا
مفضول حقائق سلمی مین ہی کہ درجون کا فرق نیک اخلاق کے سبب سے ہی جسکی خو بہت نیک اوسکا درجہ بہت بلند اور یہ تفاوت ہمنے کیا
لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ تاکہ بنالین بعضے آدمی بَعْضًا بعض کو سُخْرِيًّا کام کرنے والا یعنی لوگون سے کام لین تاکہ ان کام کرنے والون کے کام بنین
اور اونکی معاش حاصل ہو ایک مال سے دوسرے کا معاون ہو دوسرا اعمال سے اوسکی مدد کرے تاکہ اس صورت سے امور دنیوی کا انتظام ہو
وَرَحْمَتُ رَبِّكَ اور تیرے رب کی رحمت یعنی نبوت خَيْرٌ بہتر ہی مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ اوس چیز سے جو کافر جمع کرتے ہین یعنی مال دنیا اور اوسے
بزرگی کا سبب جانتے ہین وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اور اگر نہ یہ ہی کہ ہوتے آدمی اُمَّةً وَّاحِدَةً ایک گروہ مجتمع حرص میں یا آخرت پر دنیا کو

اختیار کیے ہین وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا تو البتہ ہم کر دیتے لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ اوس شخص کے واسطے جو نہین ایمان لاتا خدا کا لِبُيُوْتِهِمْ
اونکے گھرون کو سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ چھتین سونے کی وَّمَعَارِجَ اور سیڑھیان کہ اونکے سبب سے عَلَيْهَا چھت پر اون گھرون کی
يَظْهَرُوْنَ ۝ چڑھین اور اپنے کو دکھائین وَلِبُيُوْتِهِمْ اور کر دیتے ہم اونکے گھرون کو اَبْوَابًا دروازے وَّسُرُرًا عَلَيْهَا
اور تخت چاندی کے کہ اوسپر يَتَّكِـُٔوْنَ ۝ تکیہ لگا کر سب بیٹھین اس آیت مین اشارہ ہی دنیا کی حقارت کی طرف یعنی ہمارے سامنے دنیا کی کچھ
قدر و قیمت نہین ہی اور اگر ایسا نہوتا تو لوگ دنیا کے طلب کرنے اور جمع کرنے مین مشغول ہو جاتے اسواسطے کہ اکثر طبیعتین دنیا کی محبت کے ساتھ
مخلوق ہین اور اوسکے سبب سے عبادت الٰہی اور فرمانبرداری سے باز رہکر کفران و ناشکری کی طرف لوگ میل کرتے ہین اور اگر کافرون کے گھرون کی
چھتین اور دروازون اور سیڑھیون اور تختون کو بالکل ہم چاندی کا کرتے وَزُخْرُفًا اور باوجود اسکے اونکو ہم سونا بھی دیتے یا ہم اگر ایسا
کرتے کہ یہ سب چیزین وہ سونے کی بناتے وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ اور نہین ہی یہ سب جو بیان کیا گیا لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مگر متاع
زندگی دنیا کی یعنی زائل و منتقل ہو جانے والی ہی وَالْاٰخِرَةُ اور نعمت آخرت کی اور بعضے نے کہا ہی کہ بہشت عِنْدَ رَبِّكَ تیرے رب
پاس یعنی اوسکے حکم مین لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ پرہیزگارون کے واسطے ہی جنھون نے شرک اور گناہون سے احتراز کیا اور لذت حاصل کرنے کی ربع
چیزین اور اس جہان کی نعمتین جو فنا ہو جانے والی ہین اونسے اجتناب کیا اور بچے رہے قطعہ ہر کس کہ رخ از متاع فانی برتافت + و اندر
طلب دولت باقی بشتافت + آنجا کہ کمال ہمتش بود رسید + وان چیز کہ مقصود دلش بود بیافت + وَمَنْ يَّعْشُ اور جو کوئی آنکھ چرا ئے
یعنی انکار کرے عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ یاد الٰہی سے یعنی حلال و حرام کے ذکر سے اور عذاب الٰہی سے نہ ڈرے اور اوسکی رحمت کا امیدوار
نرہے تو نُقَيِّضْ مسلط کر دیتے ہین ہم لَهٗ اوسکے واسطے شَيْطٰنًا شیطان فَهُوَ پس شیطان لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ اوسکے واسطے
ہمنشین و دمساز اور ہمراز اور مصاحب ہوتا ہی یعنی دنیا مین او رہمیشہ اوسکو وسوسہ دینے اور اغوا کرنے مین مشغول رہتا ہی نفحات الانس مین ہی
کہ شیخ ابو القاسم نصیر آبادی قدس سرہ ایک مسلمان جن سے دوستی رکھتے تھے ایک دن جامع مسجد مین بیٹھے تھے جن بولا کہ ای شیخ ان لوگون کو
آپ کیسا دیکھتے ہین فرمایا کہ بعض کو بیخواب بعض کو خواب غفلت مین اوسنے پوچھا کہ جو کچھ انکے سرون پر ہی وہ بھی آپ دیکھتے ہین کہا نہین بس اوسنے
اونکی آنکھین ملین تو اونھون نے دیکھا کہ ہر شخص کے سرپر ایک کوا بیٹھا ہی بعض کی آنکھون پر اپنے بازو لٹکا دیے ہین اور بعض کے ساتھ یہ
معاملہ ہی کہ کبھی تو بازو اونکی آنکھون پر لٹکا دیتا ہی کبھی سرپر اوٹھا لیتا ہی تو اونھون نے اوس جن سے پوچھا کہ یہ کیا ہی وہ بولا کہ آپنے نہین پڑھا ہی
کہ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا یہ کوے شیطان ہین انکے سرون پر بیٹھے ہوے اور ہر ایک پر اوسکی غفلت کی قدر غلبہ پائے ہوے ہین
رباعی دریغ و درد کہ بانفس بد قرین شدہ ایم + وزین معاملہ با دیو ہمنشین شدہ ایم + بہارگاہ فلک بودہ ایم و رشک ملک + ز جور نفس جفا پیشہ
اینچنین شدہ ایم + وَاِنَّهُمْ اور بیشک شیطان لَيَصُدُّوْنَهُمْ ضرور باز رکھتے ہین اپنے ساتھی آدمی کو عَنِ السَّبِيْلِ راہ
حق سے وَيَحْسَبُوْنَ اور پہچانتے ہین کافر آدمی اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ یہ کہ وہ شیطان کی متابعت کے سبب سے راہ
پائے ہوے ہین یا گمان کرتے ہین کہ شیطان اہل ہدایت ہین اور اسی گمان پر رہتے ہین حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا یہانتک کہ جب آئیگا
ہمارے پاس وہ انکار کرنے والا اور بکر نے جاءانا جمع کا صیغہ پڑھا ہی اور بکر کی قرات اظہر ہی اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ منکر اور اوسکے

ساتھی شیطان کو ایک زنجیر میں باندھ کر میدان حشر میں لاینگے اور دونو دوزخ میں ڈالدینگے معالم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے
کہ جب کافرون کو اوٹھا کر میدان حشر میں لائینگے تو جو شیطان دنیا میں اوسکا ساتھی ہوگا اوسوقت اوسکے ساتھ ہوگا جدا نہو جائیگا یہانتک کہ
دوزخ میں جائینگے غرضکہ جب میدان حشر میں آئینگے تو قَالَ کہیگا ہمارے پاس یعنی جو حق سے آنکھ بند کیے ہوے تھا وہ اپنے شیطان سے کہیگا کہ
یٰلَیْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ اے کاشکے ہوتی میرے تیرے درمیان بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ دوری مشرق اور مغرب کی حق تعالی نے مشرق کو
لفظ میں غالب کیا یعنی مشرقین فرمایا مغربین نہ فرمایا موضح میں ہے کہ مشرقین سے جاڑے اور گرمی کی دو مشرقین مراد ہیں اور ان دونون
مشرقون میں بھی بہت فرق ہے غرض یہ کہ کافر شیطان سے کہیگا کہ کاشکے تو مجھسے اور میں تجھسے دور رہتا فَبِئْسَ الْقَرِیْنُ ○
پس تو برا ساتھی ہے بہکانے والا اونسے کہیگا کہ وَلَنْ یَّنْفَعَکُمُ الْیَوْمَ اور فائدہ نہ دیگی تمکو آخرت میں یہ آرزو اور تمنا اِذْ ظَّلَمْتُمْ
جبکہ ظلم کیا تھا تم نے اپنی جانون پر دنیا میں اَنَّکُمْ اسواسطے کہ تم ہو فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِکُوْنَ ○ عذاب دوزخ میں شریک یعنی جیسے
کہ [illegible] ہے جسطرح سبب [illegible] میں شریک تھے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہیں کہ تمکو یہ بات کچھ فائدہ نہ دیگی کہ تم عذاب میں شریک
رہوگے یعنی [illegible] عذاب میں شریک ہونے کے سبب کسیکا سے عذاب کم نہوجائیگا لکھا ہے کہ جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا دل مبارک قوم کے ایمان
لانے کے ساتھ [illegible] تعلق رہتا تھا چنانچہ دعوت اسلام پر آپ بہت قائم رہتے اور کافرونکو اکثر دعوت فرماتے اور کافرون کا عناد اور
انکار [illegible] حق تعالی نے فرمایا کہ اَفَاَنْتَ کیا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تُسْمِعُ الصُّمَّ سنا سکتے ہو بہرون کو یعنی اونکو
[illegible] اَوْ تَهْدِی الْعُمْیَ یا تم یہ قوت رکھتے ہو کہ راہ دکھاؤ اندھون کو یعنی دل کے
اندھون کو [illegible] وَمَنْ کَانَ اور جو کوئی ہے فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ کھلی ہوئی گمراہی میں یعنی یا رسول اللہ
گمراہوں کو [illegible] اپنے نفس کو بسبب رنج اور تکلیف نہ دو فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِکَ پھر اگر تمکو ہم اپنے جوار
رحمت میں لیجائیں قبل اسکے کہ اونکا عذاب تمکو دکھائیں تو تم دل خوش رکھو فَاِنَّا مِنْهُمْ کہ بیشک ہم اونسے مُّنْتَقِمُوْنَ ○ بدلا
انتقام لینے والے ہیں عذاب کرکے اَوْ نُرِیَنَّکَ یا اگر دکھائیں ہم تمکو الَّذِیْ وَعَدْنٰهُمْ وہ جو وعدہ کیا ہے ہمنے اونکے واسطے
عذاب کا دنیا میں فَاِنَّا عَلَیْهِمْ تو بیشک ہم اونپر مُّقْتَدِرُوْنَ ○ قادر ہیں یعنی بہرحال اونپر عذاب ہوگا تمھاری حیات میں
یا تمھاری وفات کے بعد فَاسْتَمْسِکْ پس تو ہاتھ مار یعنی مضبوط پکڑ بِالَّذِیْٓ اُوْحِیَ اِلَیْکَ اوس چیز کو جو وحی کی گئی ہے
تیری طرف [illegible] اِنَّکَ بیشک تو اے ہمارے حبیب عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ سیدھی راہ پر ہے کہ اوس راہ سے جلد
منزل مقصود کو پہونچ سکتے ہیں وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن لَذِکْرٌ لَّکَ البتہ شرف اور عزت ہے تیرے واسطے وَلِقَوْمِکَ اور تیرے
گروہ قریش کے لیے اور مجاہد علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ قوم سے تمام عرب مراد ہیں اور اونکا شرف یہ ہے کہ قرآن اونکی زبان میں ہے اور قریش کو ایک
خصوصیت [illegible] میں بنی ہاشم کو اور زیادہ خصوصیت ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ قوم سے امت مراد ہے وَسَوْفَ
تُسْئَلُوْنَ ○ اور قریب ہے کہ پوچھے جاؤگے نعمت اور شکرگزاری یعنی منت نعمت اور شکرگزاری کا سوال ہوگا وَسْئَلْ اور پوچھو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اون لوگون کو جنکو ہمنے تمسے قبل بھیجا تھا یعنی اونکا حال استفسار کرو

مِنْ رُّسُلِنَآ ہمارے بھیجے ہوؤن مین سے کہ فرشتے ہین یا اگلے رسولون سے سوال کرو کہ ہمنے اَجَعَلْنَا کیا حکم کیا ہو ہمنے مِنْ
دُوْنِ الرَّحْمٰنِ خدا کے سوا اٰلِھَةً یُّعْبَدُوْنَ ع ۱۰ بہت سے معبود کہ پوجے جائین یعنی پوچھو کہ ہمنے اونکی ملتون مین سے کسی ملت مین
کوئی حکم بت پوجنے یا کسی غیر خدا کی پرستش کا مقرر کیا ہو اس کلام سے توجیہ پر سب انبیا علیہم السلام کے جمع ہونے کی گواہی لینا مراد ہی تفسیر معالم التنزیل مین
فرمایا ہو کہ شب معراج مین جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سب رسولون کو حق تعالی نے جمع کیا اور آپ کو
حکم دیا کہ انسے پوچھو آپ نے مضمون کلام مین شک نہین کیا اور کسی سے نہین پوچھا صاحب عین المعانی نے لکھا ہو کہ آثار مین آیا ہو کہ حضرت
جبریل نے حضرت میکائیل علیہما السلام سے پوچھا کہ حضرت سید عالم نے انبیا سے یہ سوال کیا حضرت میکائیل نے کہا کہ آپکا یقین بہت کامل اور ایمان
بہت محکم ہو اس بات سے کہ آپ یہ سوال کرین بیت آنکہ در کشف وارد استقلال + کی توجہ کند باستدلال + وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی
اور بیشک بھیجا ہمنے موسی کو بِاٰیٰتِنَآ اپنے معجزات کے ساتھ کہ نبوت کی کھلی ہوئی علامت ہی اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فرعون
اور اوسکے گروہ کی طرف فَقَالَ تو کہا موسی علیہ السلام نے اونکو کہ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ بیشک مین رسول ہون
رب العالمین کا فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰیٰتِنَآ پھر جب آیا اونکے پاس موسی ہماری نشانیان جیسے عصا اور ید بیضا وغیرہ تو اِذَا هُمْ
اوسوقت وہ مِّنْهَا یَضْحَكُوْنَ اوس سے ہنستے تھے یعنی وہ نشانیان اور معجزے دیکھکر پھر اومین غور و تامل اونھون نے نہ کیا دیکھتے ہی
ہنسی اور مسخراپن شروع کر دیا وَمَا نُرِیْهِمْ اور نہین دکھاتے ہین ہم اونکو مِّنْ اٰیَةٍ کوئی نشانی اِلَّا هِیَ مگر یہ کہ وہ اَكْبَرُ
بہت بڑی ہوتی ہی مِنْ اُخْتِهَا اوس پہلی سے جو اوسکے مثل و مانند تھی یعنی ہر ایک ایک قسم اعجاز کے ساتھ خاص کیے گئے تھے
کہ اونکی جہت سے دوسرے پر تفضیل دیے گئے تھے اس بزرگی اور بڑائی کے ساتھ سب معجزون کا وصف دیا ہی وَاَخَذْنٰهُمْ
بِالْعَذَابِ اور پکڑ لیا ہمنے اونکو قحط اور کلنیون اور ٹڈیون وغیرہ کے عذاب مین لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ کہ شاید وہ پھرین
باطل آئین سے اور آئین دین حق کی طرف اور جب عذاب اونھون نے آنکھون سے دیکھ لیا تو استغاثہ کرنے لگے اور پناہ ڈھونڈھنے لگے
وَقَالُوْا اور کہا اونھون نے موسی علیہ السلام سے کہ یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ اے مرد جادوگر یعنی اے عالم کامل یہ پکارنا تعظیم کی راہ سے تھا اسواسطے
کہ جادو اونکے نزدیک ایک بڑا علم اور پسندیدہ صفت تھی یا یہ معنی ہین کہ اے وہ شخص جو علم سحر مین قدم اور سب ساحرون پر غالب ہی یا چونکہ
حضرت موسی علیہ السلام کو ہمیشہ ساحر کہکے پکارتے تھے اوسی عادت کے موافق اسوقت بھی کہا کہ اے ساحر اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ پکار ہمارے
واسطے اپنے رب کو بِمَا عَهِدَ ساتھ اوس چیز کے کہ عہد کیا ہی اوسنے یعنی اوس عہد کے ساتھ جو اوسنے ہی عِنْدَكَ تیرے نزدیک اور
وہ آپکی دعا قبول کرتا ہی یعنی چونکہ جو دعا آپ کرتے ہین اوسے آپکا خدا قبول فرماتا ہی تو ہمپر سے عذاب دفع ہونے کے واسطے بھی آپ اوسکو پکارئیے
اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ بیشک ہم راہ پائے ہوئے ہین یعنی ہمپر سے اگر عذاب دفع ہو جائے تو ہم آپ پر ایمان لائین اور راہ پائین فَلَمَّا
كَشَفْنَا پھر جب کھولیگے ہم عَنْهُمُ الْعَذَابَ اونسے عذاب کو موسی علیہ السلام کی دعا سے تو اِذَا هُمْ یَنْكُثُوْنَ ہ اوسی وقت اونھون نے
عہد توڑ ڈالا اور حضرت موسی کی دعا قبول ہونے سے فرعون متردد ہوا کہ مبادا لوگ اونکا ایمان لائین تو اوسنے اپنی قوم کو جمع کیا
اور اونچے کوٹھے پر چڑھا وَنَادٰی فِرْعَوْنُ اور ندا کی فرعون نے خود فِیْ قَوْمِهٖ اپنی قوم کے درمیان جب قوم پر سے

عذاب جاتا رہا و فرعون [illegible] ہو گیا اور عظمت کی راہ سے قَالَ یٰقَوْمِ کہا کہ اے میری قوم یعنی اے قبطیو اَلَیْسَ لِیْ کیا نہیں ہے میرے واسطے یعنی ہے
میرے لیے مُلْکُ مِصْرَ ملک مصر کا سکندریہ سے شام کی سرحد تک وَھٰذِہِ الْاَنْھٰرُ اور یہ نہریں آب نیل کی تَجْرِیْ بہتی ہیں
مِنْ تَحْتِیْ جو جاری ہیں میرے محل کے نیچے سے نیل کا پانی تین سو ساٹھ نہروں میں تقسیم تھا اور اون میں سے بڑی چار نہریں فرعون کے
باغ میں جاری تھیں نہر الملک بڑی نہر طولون بڑی نہر دمیاط بڑی نہر تنیس اور یہ نہریں اوسکے محل کے نیچے سے بہتی تھیں پس فرعون نے ان نہروں کے
سبب سے فخر کیا اور کہا کہ میرے باغوں میں یہ نہریں بہتی ہیں اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ع کیا پھر تم میری عظمت اور حشمت نہیں دیکھتے
اور موسیٰ کو یہ باتیں نہیں حاصل اَمْ اَنَا خَیْرٌ بلکہ میں بہتر ہوں مِّنْ ھٰذَا الَّذِیْ اس شخص سے جو میرے ملک میں ھُوَ مَھِیْنٌ وہ
ذلیل و بیقدر ہے وَّلَا یَکَادُ یُبِیْنُ ○ اور نہیں ظاہر کر سکتا بات یعنی مطلب نہیں بیان کر سکتا اسواسطے کہ اوسکی زبان میں گرہ ہے
اور اوس ملعون نے جھوٹ کہا اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے اس دعا سے کہ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ اوس گرہ کو کھول دیا تھا مگر یہ بات قوم پر
پوشیدہ تھی اسواسطے کہ رسول ہونے کے قبل حضرت موسیٰ کو اونھوں نے ایسا ہی جانا اور دیکھا تھا فَلَوْلَآ اُلْقِیَ عَلَیْہِ پھر کیوں
نہ ڈالے اوسپر اَسْوِرَۃٌ مِّنْ ذَھَبٍ کنگن سونے کے اوس زمانہ میں یہ رسم تھا کہ جسکو افسری اور پیشوائی دیتے تھے تو
سونے کے کنگن اوسکے ہاتھ میں اور سونے کا طوق اوسکے گلے میں پہنا دیتے تھے فرعون بولا کہ اگر موسیٰ سچ کہتا ہے کہ قوم کی سرداری
اور ریاست اوسکے نامزد ہو چکی ہے تو حق تعالیٰ نے اوسے سونے کے کنگن کیوں نہ دیئے اَوْ جَآءَ یا کیوں نہ آئے مَعَہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ
اوسکے ساتھ فرشتے مُقْتَرِنِیْنَ ○ ملے ہوئے اوسکے ساتھ اور اوسکی یاری اور مددگاری کے لیے اسواسطے کہ جو بادشاہ اپنی
جگہ پر ایلچی بھیجتا ہے تو اپنے خواص کا ایک گروہ اوس ایلچی کی خدمت کے واسطے نامزد کرتا ہے کہ اوسکا لشکر بہت ہو جائے اور وہ خواص سلطانی
ہر حال میں اوسکے مددگار و معاون رہیں تو یہ کیونکر ہوگا کہ حق تعالیٰ ایک مرد فقیر بیکس کو اپنے پاس سے رسول کر کے بھیجے فَاسْتَخَفَّ تو ہلکی
عقل کا پایا فرعون نے اس مکر میں قَوْمَہٗ اپنی قوم کو یعنی فرعون کا یہ فریب اون میں اثر کر گیا فَاَطَاعُوْہُ تو اطاعت کی قوم کے
لوگوں نے اوسکی اور حضرت موسیٰ کی متابعت سے بالکل دل اوٹھا لیا اِنَّھُمْ کَانُوْا بیشک فرعون والے تھے قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ○
گروہ باہر نکلے ہوئے عبادت اور اوسکی فرمانبرداری کے دائرہ سے بلکہ طریق عقل سے خارج تھے کہ جاہ و مال فانی پر اعتماد کر کے موسیٰ علیہ السلام کو
نظر حقارت سے دیکھا اور یہ نہ جانا بیت فرعون و عذاب بدورش مرصع ٭ موسیٰ کلیم اسد و چوب و شبانی فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا
پھر جب غضب میں لائے ہمکو جھگڑے اور غلبے میں زیادتی کر کے یا غصے میں لائے ہمارے رسول کو تو اِنْتَقَمْنَا مِنْھُمْ انتقام لیا ہمنے اون سے
فَاَغْرَقْنٰھُمْ اَجْمَعِیْنَ ○ الآیۃ تو غرق کر دیا ہمنے اون سب کو دریا میں فَجَعَلْنٰھُمْ سَلَفًا پھر کر دیا ہمنے اونکو آگے چلنے والا اون
کافروں کا جو اونکے بعد آئیں یعنی ہمنے اونکو آیندہ پیدا ہونے والوں مشرکوں کا پیشوا کر دیا تا استحقاق عذاب میں اونکے کاموں کی پیروی
کریں وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ ع اور کر دیا ہمنے اونکو نصیحت اور عبرت پچھلوں کے لیے جو عبرت لینے کے مقام اور
مرتبہ پر ہوں اسواسطے کہ عبرت لینے والے کو اونکے قصہ عجیبہ ملاحظہ کرنا احوال پلٹ جانے پر کافی ہے اور از انجملہ
یہ کہ جب فرعون نے پانی کے سبب سے نازش کی تو اوسے بھی اوسی کے پانی میں ڈبو دیا اور جسپر اوسنے ناز کیا تھا وہ اوسکی

فرمایا کونہ پہونچا ہیت در سرداری کہ باشد مت سرداری اندر سالی روی کہ در سرداری آسباب نزول مین لکھا ہی کہ جب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صنادید قریش سے جب کہا کہ خدا کے سوا دوسرے جنکو تم پوجتے ہو انمین کچھ خیر نہین ہی تو ایکگروہ نے جواب دیا
کہ عیسی نصاری کے معبود ہین خدا کے سوا اور تم کہتے ہو کہ عیسی نیک بندہ ہی تو اوس مین بھی کچھ خیر نہین اور کفار قریش اپنے گروہ نے یہ بات
سنکر ہنسے اور گمان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملزم ہوے تو آیت نازل ہوئی کہ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا
اور جب مثال ہاگیا مریم کا بیٹا إِذَا قَوْمُكَ اوسوقت تیری قوم کے لوگ مِنْهُ یَصِدُّونَ ﴿﴾ اوس مثل سے انکار کرتے ہین
اور غل کرتے ہین اس آیت کے سبب نزول مین ایک قول یہ ہی کہ کفار قریش نے یہ بات کہی کہ عیسی مخلوق بھی ہین اور نصاری کے معبود بھی
تو ممکن ہی کہ ہمارے خدا بھی مخلوق ہون یا اونھون نے مثال دی کہ جب یہ بات روا ہی کہ عیسی اللہ کے بیٹے ہین تو کیون نہ چاہیے کہ فرشتے
خدا کی بیٹیان ہون اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ آیۃ اِنَّکُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَہَنَّمَ نازل ہونے کے بعد ابن زبعری نے کہا
کہ خدا کے سوا عیسی کو نصاری نے پوجا تو جب عیسی آگ مین ہونگے تو ہم اور ہمارے خدا بھی آگ مین ہونگے اس قول کی تائید کرتا ہی
وہ جو حق تعالی نے فرمایا کہ وَقَالُوۡۤا ءَاٰلِہَتُنَا خَیۡرٌ اور کہا مشرکون نے کہ آیا ہمارے خدا بہتر ہین اَمۡ ہُوَ یا عیسی جب
عیسی بھی جہنم کے ہوے ہو ہمارے خدا بھی ہون مَا ضَرَبُوۡہُ نہین دی وہ مثال لَکَ تیرے واسطے اِلَّا جَدَلًا
مگر جدال اور خصومت کے واسطے حق کو باطل سے تمیز کرنے کے لیے نہین بَلۡ ہُمۡ قَوۡمٌ بلکہ وہ سب اور ہین ایک گروہ ہین
خَصِمُوۡنَ ﴿﴾ خصومت کرنے والے اِنۡ ہُوَ نہین ہی عیسی اِلَّا عَبۡدٌ اَنۡعَمۡنَا مگر بندہ کہ احسان رکھا ہی ہمنے عَلَیۡہِ
اوسپر نبوت اور رسالت دیکر وَجَعَلۡنٰہُ مَثَلًا اور کردیا ہمنے اوسکو ایک نشانی اور امر عجیب لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ﴿﴾
بنی اسرائیل کے واسطے یعنی بے باپ کے اونکا پیدا ہونا عجیب قصون مین سے ایک قصہ ہوا اور سب قصون کے مثل وَلَوۡ نَشَآءُ
اور اگر ہم چاہین تو لَجَعَلۡنَا مِنۡکُمۡ کردین ہم تمھارے بدلے مَّلٰٓئِکَۃً فرشتے یعنی تمکو ہلاک کرکے تمھارے بدلے ہم فرشتے لائین
فِی الۡاَرۡضِ یَخۡلُفُوۡنَ ﴿﴾ زمین مین تمھارے پیچھے آئین وَاِنَّہٗ اور بیشک عیسی علیہ السلام لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَۃِ علم ہی ساعت کے
واسطے یعنی اونکے سبب سے جانوگے کہ قیامت نزدیک ہی اسواسطے کہ قیامت کی علامت مین سے ایک حضرت عیسی کا اوترنا ہی کہ جب اہل دین پر
دجال کا تسلط ہو جائیگا تو وہ دمشق کے پورب طرف کے کنارے منارہ بیضا کے قریب اوترینگے اور رنگین کپڑے پہنے ہوے اپنی دونون
ہتھیلیان دو فرشتون کے بازوون پر رکھے ہوے اور اونکے رخسارہ مبارک پر پسینا آیا ہوگا جب سر آگے جھکائینگے تو قطرے اونکے چہرے
ٹپک پڑینگے اور جب سر اوپر اوٹھائینگے تو قطرے اونکے چہرے پر موتیون کی طرح روان ہونگے اور جس کافر پر اونکی سانس پہونچیگی وہ مرجائیگا
اور جہانتک اونکی نگاہ پڑیگی وہانتک اونکی سانس بھی پہونچیگی پھر وہ دجال کی تلاش مین چلینگے اور باب لد جو ایک موضع ہی ولایت شام مین
جب وہان پہونچینگے تو اوسکو قتل کرینگے تو اوسوقت یاجوج ماجوج نکلینگے اور عیسی علیہ السلام مومنون کو کوہ طور پر لیجائینگے اور وہان
پناہ اور آڑ پکڑینگے غرضکہ جب معلوم ہوا کہ عیسی علیہ السلام قرب قیامت کی ایک نشانی ہین فَلَا تَمۡتَرُنَّ تو شک نکرو اور جھگڑا نہ مچاؤ
بِہَا قیامت آنے مین وَاتَّبِعُوۡنِ اور پیروی کرو میرے رسول کی شریعت کی ہٰذَا یہ ہی صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿﴾ سیدھی راہ

کہ اوسپر کوئی گمراہ نہیں ہوتا وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ اور چاہیے کہ باز نہ رکھے تمکو شیطان سیدھی راہ چلنے سے اپنے وسوسے کے
سبب سے تو اوسکی متابعت نکرو اِنَّهٗ لَكُمْ بیشک وہ تمھارے واسطے ہی عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ دشمن کھلا ہوا وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى
اور جبکہ آئے اونکے پاس عیسی علیہ السلام بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلوں کے ساتھ یا انجیل کی آیتوں یا کھلے ہوئے معجزوں کے ساتھ تو
قَالَ کہا عیسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہ قَدْ جِئْتُكُمْ آیا ہوں تمھارے پاس بِالْحِكْمَةِ شرع کے ساتھ جو مشتمل ہے
قولی اور فعلی حکمت پر وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ اور اسواسطے کہ بیان کروں میں تمھارے واسطے اور ظاہر کروں بَعْضَ الَّذِيْ
تَخْتَلِفُوْنَ جو کچھ اختلاف کرتے ہو تم فِيْهِ اوسمیں کہ وہ امور دین یا احکام توریت ہیں فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرو تم عذاب الٰہی سے
وَاَطِيْعُوْنِ اور فرمانبرداری کرو میری جو کچھ میں تمکو حکم کروں اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ کہ اوسکے حکم سے میں حکم کرتا ہوں
هُوَ رَبِّيْ وہ رب ہی میرا وَرَبُّكُمْ اور رب ہی تمھارا فَاعْبُدُوْهُ پس اوسکی عبادت کرو یگانگی کے ساتھ هٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یہ ہی سیدھی راہ جسمیں نہ کج ہی نہ موڑ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ تو مختلف ہوئے گروہ مِنْۢ
بَيْنِهِمْ نصارا میں سے جیسے یعقوبیہ نسطوریہ ملکانیہ مرسیہ شمعونیہ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا تو وا ہے اونکے حال پر جنھوں نے
ظلم کیا ان گروہوں میں سے مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ عذاب سے اوس دن کے کہ دکھ دینے والا ہی اوسکا عذاب هَلْ
يَنْظُرُوْنَ کیا امید رکھتے ہیں گروہ یعنی منتظر نہیں ہیں اِلَّا السَّاعَةَ مگر قیامت کے اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً یہ کہ آجاے اونپر ناگہان
وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ اور وہ نہیں جانتے اوسے غفلت اور امور دنیا میں مشغولیت کے سبب اَلْاَخِلَّآءُ دوست کفر
یا معصیت کے يَوْمَئِذٍ اوسدن بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اونکے بعض بعض کے دشمن ہونگے اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ مگر پرہیزگار ع ۱
لوگ اہل ایمان یعنی اوسدن کافر کہ اونکی دوستی کفر اور معصیت پر باہم اعانت کرنے کے واسطے تھی باہم دشمن ہو جائینگے کہ يَلْعَنُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
یعنی ایک دوسرے پر لعنت کرینگے اور مومن لوگ جنکی محبت خدا کے واسطے تھی اونکی دوستی برقرار رہیگی کہ ایک دوسرے کی شفاعت کرینگے
تاویلات کاشی میں مذکور ہی کہ دوستی چار قسم پر ہوتی ہی پہلی دوستی حقیقی کہ محبت روحانی ہو اور روحوں کے تناسب اور تعارف کے سبب سے
جیسے انبیا اولیا شہدا اصفیا کی محبت ایک دوسرے سے دوسری محبت قلبی اور اسکی اسناد اوصاف کاملہ اور اخلاق فاضلہ کے تناسب کے سبب سے ہی
جیسے صلحا اور ابرار لوگوں کی محبت باہمی اور انبیا علیہم السلام کے ساتھ امتوں کی محبت اور پیروں کے ساتھ مریدوں کی ارادت اور اس قسم کی
دونوں محبتوں میں خلل نہیں آتا نہ دنیا میں نہ آخرت میں اور ان دونوں محبتوں سے ظاہری اور باطنی فائدے حاصل ہوتے ہیں تیسری محبت
عقلی کہ اسباب معاش حاصل ہونے اور دنیا کی مصلحتیں آسان ہونے کے سبب سے مستند ہی جیسے تاجروں اور کاریگروں کے ساتھ محبت اور خادموں کی
دوستی مخدوموں کے ساتھ اور حاجتمندوں کی محبت دولتمندوں کے ساتھ چوتھی محبت نفسانی حسی لذتوں اور نفسانی خواہش کی چیزوں کے سبب سے اسکی
اسناد ہی تو قیامت میں کہ ان دو قسم کی محبت کے اسباب فانی اور زائل ہو جائینگے تو یہ دونوں محبتیں بھی فنا اور زائل ہو جائنگی جب تمنا کی ہوئی چیز
نہ پائی جائیگی اور غرض اور حاجت نہ حاصل ہوگی تو وہ دوستی دشمنی کے ساتھ بدل جائیگی نظم دوستی کان غرض آمیز شد ٭ دوستی دشمنی انگیز شد
مہر کہ از ہر غرضے گشت پاک ٭ راست چو خورشید بود تابناک ٭ ندا کرنے والا اوس روز ندا کریگا متقیوں کو کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ

یعنی اے میرے بندو لَا خَوْفٌ نہین ہے کچھ خوف عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ تمپر آج مکروہات پیش آنے کے سبب سے وَلَا اَنْتُمْ
تَحْزَنُوْنَ اور نہ تم غمگین ہوگے مقاصد فوت ہونے کے سبب پھر پکارے ہوئے بندون کی صفت فرماتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
بِاٰیٰتِنَا وہ میرے بندے ایسے ہین کہ ایمان لائے ہمارے کلام کی آیتون پر وَکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ اور تھے گردن جھکائے ہوئے
حکم الٰہی کے سامنے اوسوقت ندا کرنے والا اونسے کہیگا کہ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ داخل ہو تم جنت مین اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ تم اور
تمھاری بیبیان سلمان تُحْبَرُوْنَ خوش کیے ہوے یا بزرگی دیے ہوے یا آرائش کیے ہوے یُطَافُ عَلَیْهِمْ دور
دیے جائینگے اون بندون پر جو بہشت مین داخل ہونگے بِصِحَافٍ کاسے مِّنْ ذَهَبٍ سونے کے اور اونمین چند قسم کے
کھانے ہونگے وَّاَکْوَابٍ اور کوزے بے دستہ کے اور بے گوشہ کے یعنی صراحیان طرح طرح کی پینے کی چیزون سے بھری ہوئین
وَفِیْهَا اور بہشت مین ہوگی اونکے واسطے مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ جو کچھ کہ چاہین جی وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ اور جو چیز دیکھنے مین
خوش آئے آنکھون کو اور اوس سے لذت پائین وسیط مین ہے کہ یہ دو کلمے فرما کر حق تعالیٰ نے جنتیون کے واسطے جو نعمتین ہین اون سب کی
تعبیر کی ہے اسواسطے کہ جنت کی نعمتین یا نفس کا حصہ ہین یا آنکھ کا ایک درویش نے فرمایا ہے کہ اہل نظر جانتے ہین کہ آنکھ کی لذت کس چیز مین
ہوسکتی ہے جن لوگون کی نظر بصیرت صاف نہین کہ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کے جمال کا نور اونپر پوشیدہ رہا اونسے کہ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ کا ہے سے
عبارت ہے اور ہر صاحب بصیرت پر یہ بات ظاہر ہے کہ اہل شوق کے واسطے آنکھ کی لذت جمال محبوب کے مشاہدہ کے سوا اور کسی چیز مین
متصور نہین بیت پردہ از پیش برانداز کہ مشتاقان را ✢ لذت دیدہ بجز دیدن دیدار تو نیست ✢ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے
لکھا ہے کہ لذت دیدار اشتیاق کے قدر ہے عاشقون کو جسقدر شوق زیادہ ہوتا ہے اوسی قدر لذت دیدار بھی زیادہ ہوتی ہے ذوالنون مصری قدس
سرہ سے نقل کیا ہے کہ شوق محبت کا ثمرہ ہے جسقدر محبت زیادہ ہو اوسے اوسی قدر محبوب کے دیدار کا شوق زیادہ ہے زبور مین ہے کہ اے داؤد میری
بہشت مطیعون کے واسطے ہے اور میری کفایت متوکلون کے لیے ہے اور میری زیادتی شکر گزارون کے واسطے اور میرا انس طالبون کا حصہ ہے اور
میری رحمت نیک کام کرنے والون کا حق ہے اور میری مغفرت توبہ کرنے والون کے واسطے اور مین خاص مشتاقون کا ہون شعر اَلَا طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ
اِلٰی لِقَائِیْ وَاَنَا اِلَیْهِمْ اَشَدُّ شَوْقًا ✢ رباعی دلم از شوق تو خون ست ندانم چون ست ✢ دردلم شوق جہالت ز بیان بیرون ست ✢ دردلم شوق تو
ہر روز فزون مے گردد ✢ دل شوریدہ من بین کہ چہ روز افزون ست ✢ اب جنتیون کی پوری لذت کے واسطے فرماتا ہے کہ وَاَنْتُمْ فِیْهَا
اور تم بہشت مین خٰلِدُوْنَ ہمیشہ رہنے والے ہو اور کمال نعمت اوسی مین ہے کہ اوسے زوال کا کھٹکا نہو وَتِلْکَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ
اور وہ بہشت کہ آج اُوْرِثْتُمُوْهَا میراث دیے گئے ہو تم اوسکی وہ بہشت وعدہ کی گئی ہے کہ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ کَانَ تَقِیًّا اور تمکو میراث
دی مین نے بہشت بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ بسبب اوسکے کہ تھے تم عمل کرتے دنیا مین انواع طاعات اور اقسام خیرات جزا کو حق تعالیٰ نے
میراث کے لفظ سے یاد کیا اسواسطے کہ خالص ہے اور استحقاق کے سبب سے ہاتھ آتی ہے لَکُمْ فِیْهَا تمھارے واسطے جنت مین فَاکِهَةٌ
کَثِیْرَةٌ میوے بہت ہین مِّنْهَا تَاْکُلُوْنَ اور اون مین سے ہمیشہ کھاتے رہوگے معالم مین ہے کہ حدیث مین وارد ہوا کہ جو
کوئی بہشت مین درخت سے میوہ لیگا فورًا ویسا ہی میوہ پھر اوس درخت مین پیدا ہو جائیگا اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ تحقیق کہ کافر فِیْ

عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ عذاب جہنم مین ہمیشہ رہنے والے ہین لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ سست و ہلکا نہ کیا جائیگا عذاب اونسے
وَهُمْ فِيْهِ اور وہ عذاب مین مُبْلِسُوْنَ ۝ ناامید ہین نجات کی راحت اور عذابون کی قلت و خفت سے وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ
اور ہمنے ظلم نہین کیا اونپر عذاب کرنے سے وَلٰكِنْ كَانُوْا اور لیکن تھے هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وہی ظالم کہ اونھون نے شرک کیا اور بے محل
عبادت کی وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ اور جب نجات کی امید منقطع ہوگی تو اون فرشتون کو پکارینگے جو دوزخ کے مہتمم ہین اور کہینگے کہ
ای مالک درخواست کر خدا سے لِيَقْضِ عَلَيْنَا تاکہ حکم کرے ہمپر یعنی ہمکو مار ڈالے رَبُّكَ تیرا رب تاکہ عذاب کھینچنے سے ہم رہائی پائین تو
قَالَ کہیگا مالک فرشتہ اونکے سوال کے جواب مین ہزار برس کے بعد اور تبیان مین ہے کہ چالیس دن کے بعد اوس جہان کے دنون مین سے
کہ ایک دن یہان کے ہزار برس کے برابر ہوگا کہ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝ بیشک تم دیر تک رہنے والے ہو دوزخ مین کہ نہ تم مروگے نہ تمپر
تخفیف عذاب ہوگی پھر حق تعالی مالک کے جواب دینے کے بعد اونسے فرمائیگا کہ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ بیشک و شبہہ لایا مین تمھارے
پاس حق یعنی پیغمبرون کی زبانی ہمنے تمھارے پاس کلام صحیح و درست بھیجا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ اور لیکن اکثر تم لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝ حق بات سے
کراہت کرنے والے تھے اور تمنے اوسے پسند نہ کیا اَمْ اَبْرَمُوْٓا بلکہ محکم کر دیا کافرون نے اَمْرًا کام حق کو رد اور باطل کرنے مین
یا مکر پیغمبرون کے واسطے فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝ تو بیشک ہم بھی محکم کرنے والے ہین کام اونکے مکافات کے واسطے یا انبیا کی نصرت کے
ساتھ کافرون کا مکر باطل کرنے کو اَمْ يَحْسَبُوْنَ کیا گمان کرتے ہین کفار مکار اَنَّا لَا نَسْمَعُ یہ کہ نہین سنتے ہین ہم سِرَّهُمْ
چھپی بات اونکی جو دل مین کہتے ہین وَنَجْوٰىهُمْ اور جو زبانون پر ایک دوسرے سے مصلحت کرتے ہین بَلٰى ہان سنتے ہین ہم اوسے
وَرُسُلُنَا اور ہمارے بھیجے ہوے فرشتے کہ حفظہ ہین لَدَيْهِمْ اونکے پاس ہین اور اوپر مسلط اور موکل ہین يَكْتُبُوْنَ ۝ لکھتے ہین
اوسے میرے حکم سے اور جب اونکی پوشیدہ باتین میرے فرشتون پر ظاہر ہین تو ہم جو خداوند ہین ہمپر کیونکر پوشیدہ ہونگی قُلْ کہہ ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ اگر ہو خدا کے واسطے وَلَدٌ بیٹا جیسا کہ تم گمان کرتے ہو فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ۝
تو مین پہلا عبادت کرنے والا ہون خدا کی اوسکی وحدانیت کے ساتھ تو چاہیئے تھا کہ مین جانتا اور جب مین جانتا ہون کہ اوسکا فرزند
نہین ہے تو تم اوسکا فرزند ثابت کرنا کہان سے پیدا کرتے ہو صاحب کشاف نے اس آیت کے معنی مین کہا ہے کہ اگر خدا کا فرزند ہوتا اور
صحیح دلیل سے ثابت ہو جاتا تو مین پہلے اوسکی تعظیم کرتا یعنی مین کہ ہمیشہ خدا کی تعظیم کرتا ہون اگر اوسکا کوئی فرزند ہوتا تو اوسکی بھی مین تعظیم
کرتا یہ بات تمثیل کے طور پر ہے اور حق تعالی کے واسطے فرزند ہونے مین مبالغہ ہے امام زاہد نے لکھا ہے کہ ایک دن نضر بن حارث لعنہ اللہ اپنے
گھر مین بیٹھا ڈینگ ہانکتا تھا اور اکثر سرداران قریش اوسکے پاس تھے ایک آیت قرآن مین خوض اور فکر کرکے ہنسی اور مسخرا پن شروع کیا
ولید بن مغیرہ اوسوقت اسلام کی طرف مائل تھا اور برابر قرآن شریف کی تعریف کیا کرتا تھا بولا کہ اے نضر تو قرآن کے ساتھ ہنسی کی باتین کرتا ہے
قسم خدا کی محمد نہین کہتے ہین مگر حق نضر نے کہا کہ مین بھی حق کہتا ہون محمد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے ہین مین بھی کہتا ہون لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مگر اتنا
زیادہ کہتا ہون کہ فرشتے خدا کی بیٹیان ہین یہ بات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی اور آپ غمگین ہوے پس جبرئیل امین یہ آیت
لائے اور نضر ولید کے سامنے آیا اور یہ آیت پڑھی اور بولا کہ محمد کے خدا نے اس آیت مین ہمارے کلام کی تصدیق کی کہ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ

وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ولید نے کہا کہ ای احمق خدا نے تیری تکذیب کی اسواسطے کہ اِنْ نفی کے معنی مین ہی فرماتا ہی کہ نہین ہی اور نہ تھا خدا کا
کوئی فرزند اسواسطے کہ یہ جو فرمایا ہی کہ مین پہلا ہون وحدون کا سُبْحٰنَ پاک ہی اور بے عیب رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا
کرنے والا آسمانون اور زمینون کا رَبِّ الْعَرْشِ خداوند عرش کا عَمَّا يَصِفُوْنَ اوس چیز سے کہ وصف کرتے ہین کافر
اوسکو یعنی دنیا مین اوسے صاحب اولاد کہتے ہین فَذَرْهُمْ پس چھوڑ دے اونکو يَخُوْضُوْا تاکہ کوشش کرین باطل مین
وَيَلْعَبُوْا اور کھیلین دنیا مین حَتّٰى يُلٰقُوْا یہانتک کہ دیکھین يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ وہ دن کہ وعدہ
کیے گئے ہین جسکی ملاقات کا یعنی قیامت کا دن وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ اور وہ ہی
خداوند آسمان اور زمین کا اوسکی عبادت کرنے والے ہین فرشتے اور جن اور انسان وَهُوَ الْحَكِيْمُ اور وہ ہی راست کار
تدبیر خلق مین الْعَلِيْمُ جاننے والا اونکی مصلحتین وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ اور بزرگ ہی وہ جسکے واسطے ہی مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ پادشاہی آسمانون اور زمین کی وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ زمین و آسمان مین ہی یعنی اوسکا حکم سب مخلوقات کے
اجزا پہ جاری ہی وَعِنْدَهٗ اور اوسکے پاس ہی عِلْمُ السَّاعَةِ علم اوس ساعت کا جسمین قیامت قائم ہوگی وَاِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ اور اوسکی طرف پھیرے جاؤگے یعنی سب خلائق اوسدن اوسکی طرف پھیری جائیگی وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ
اور نہ مالک ہونگے اوسدن وہ لوگ يَدْعُوْنَ پوجتے ہین کافر جنکو مِنْ دُوْنِهِ سوا خدا کے الشَّفَاعَةَ شفاعت کرنے کے
یعنی کافرون کے معبود جن انسان فرشتے بت کہ مشرک اونکی شفاعت کے امیدوار ہین وہ اوسدن شفاعت نہ کر سکینگے اِلَّا مَنْ
شَهِدَ مگر جسنے گواہی دی ہو بِالْحَقِّ حق جیسے فرشتے اور حضرت عیسی اور حضرت عزیر علیہم السلام کہ اونکو شفاعت کرنے کا رتبہ
حاصل ہی اسواسطے کہ انھون نے شہادت برحق ادا کی ہی وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور وہ جانتے ہین اپنے دل مین یہ بات کہ انھون نے
گواہی دی ہی اور مومن گنہگارون کے سوا اور کسی کی شفاعت نہ کرینگے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ اور اگر پوچھو تم ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان عبادت کرنے والون سے اور اونسے جنکی وہ عبادت کرتے ہین کہ کسنے اونکو پیدا کیا تو لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ
ضرور کہینگے کہ اللہ نے اسواسطے کہ یہ جواب ایسا ظاہر ہی کہ اس سے انکار نہ کر سکینگے فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ پھر کیونکر پھیرے جاتے ہین
مشرک اوسکی عبادت سے اوسکے غیر کی عبادت کی طرف وَقِيْلِهٖ اور خدا کے نزدیک ہی جاننا رسول کے قول کا کہ کہا ہی يٰرَبِّ ای میرے
رب اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ بیشک یہ گروہ یعنی کافر معاند قَوْمٌ ایک گروہ ہین کہ عناد اور غلبہ ڈھونڈھنے کی وجہ سے لَّا يُؤْمِنُوْنَ
نہین ایمان لاتے فَاصْفَحْ پس مونھ پھیر لو ای محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم عَنْهُمْ اونسے دعوت اسلام کرنے سے یا اونسے بدلا لینے سے
مونھ پھیرو وَقُلْ اور کہو سَلٰمٌ کہ تمکو چھوڑ دینا مجھے منظور ہی یہ حکم آیت قتال سے منسوخ ہی فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ پس قریب ہی کہ جانین اپنے
کفر کا انجام اوسوقت جب اونپر عذاب نازل ہو دنیا مین جنگ بدر کے دن اور عقبی مین آتش دوزخ مین داخل ہونے کے سبب سے

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ تِسْعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً
سورۂ دخان مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور یہ انسٹھ آیتین ہین

ع ۱۴

معانقہ عند المتقدمین

حٰمٓ ۝ (ایۃ کوفی) امام ابواللیث رحمہ اللہ تعالی اپنی تفسیر مین امام محمد حکیم ترمذی رحمہما اللہ تعالی سے نقل کرتے ہین کہ جو سورتین حروف مقطعہ سے
شروع کی گئی ہین اونمین جتنے احکام اور قصے مذکور اور مجتمع ہین وہ کلا حروف مقطعہ مین بھی جمع ہین مگر چونکہ نبی اور ولی کے سوا حروف مقطعہ مین
اون احکام اور قصون کو کوئی نہین پہچانتا تو عوام کو سمجھانے کے لیے پوری سورت مین مفصل ذکر کیے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ حروف
کلمات کی طرف اشارہ ہین چنانچہ حٰمٓ مین کہا ہی کہ اشارہ ہی حمیت المحبین کی طرف یعنی مین نے حمایت کی اپنے دوستون کی ماسوی
کی طرف متوجہ ہونے سے اور بعضے کہتے ہین کہ اسکے معنی ہین کہ حُمَّ یعنی کام بنایا گیا وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اور قسم کتاب ظاہر کی
کہ وہ قرآن ہی کہ محض اپنے کرم سے اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ بیشک ہمنے اوسے نازل کیا فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ رات مین جو بزرگ اور برکت والی ہی
کہ وہ شب قدر ہی اور اسکے برابر اور کیا برکت ہوسکتی ہی کہ اوس رات مین کتاب کریم جو دینی و دنیوی فائدون اور ظاہری باطنی
واسطون کی سبب ہی لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوئی اِنَّا كُنَّا بیشک ہم ہین مُنْذِرِيْنَ ۝ ڈرانے والے
اس شب قرآن نازل کرکے اور ایک گروہ اس بات پر ہی کہ لیلہ مبارکہ شب برات ہی اور وہ پندرھوین شب ماہ شعبان کی ہی اوسکی
برکت فرشتے نازل ہونے اور دعائین قبول ہونے اور حکم جاری ہونے اور نعمتین تقسیم ہونے مین ہی فِيْهَا يُفْرَقُ اوس شب مین
جدا کیا اور جاری کر دیا جاتا ہی كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝ ہر ایک امر جو تمام سال حکم کیا گیا ہی روزیون اور اجلون کا اور شب برات
اون بزرگ راتون مین سے ہی جو اس امت کو عطا ہوئین حدیث مین ہی کہ اس رات اتنے گنہگار بخشے جاتے ہین جتنے روئین قبیلہ
بنی کلب کی بکریون کے جسم پر ہین اور اس رات آب زمزم زیادہ ہوجاتا ہی صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ حدیث مین ہی کہ جو کوئی اس
شب مین سو رکعت نماز پڑھتا ہی حق تعالی سو فرشتے بھیجتا ہی کہ وہ اوس نماز پڑھنے والے کے ساتھ رہتے ہین تیس۳۰ فرشتے اوسے بہشت کی
بشارت دیتے ہین اور تیس فرشتے اوسے دوزخ سے بےخوف کرتے ہین اور تیس۳۰ فرشتے اوسے دنیا کی آفتون سے بچاتے ہین اور دس
فرشتے اوس سے شیطان کے مکر کو دفع کرتے ہین اور اس رات بندون پر نعمت تقسیم کرتے ہین اَمْرًا حکم کیا ہمنے حکم کرکے اس رات احکام
جاری کرنے کا مِّنْ عِنْدِنَا اپنے پاس سے اِنَّا كُنَّا بیشک ہم ہین مُرْسِلِيْنَ ۝ بھیجنے والے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ رحمت تمہارے رب کی طرف سے خلق پر جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا ہی وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ نظم
در دو عالم بخشش و بخشائش ست ٭ خلق را از بخشش آسائش ست ٭ خواجہ چون دُرِّ درج خویش سُفت ٭ اِنَّمَاۤ اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ گفت
یا بھیجنے والے ہین ہم جبرئیل کو قرآن کے ساتھ اپنے حبیب پر یا اس رات فرشتون کو ہمنے بھیجا مومنون پر سلام کے ساتھ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ۝ بیشک خدا سننے والا اور جاننے والا ہی اونکی سب باتین رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا
آسمانون اور زمینون کا ہی وَمَا بَيْنَهُمَا اور اوسکا جو کچھ آسمانون اور زمینون کے درمیان مین ہی پس جان لو ای
مخلوق اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝ اگر ہو تم یقین کرنے والے یعنی یقین طلب کرنے والے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
کوئی معبود سزاوار اور مستحق عبادت کا نہین مگر وہ يُحْيٖ زندہ کرتا ہی وَيُمِيْتُ اور مار ڈالتا ہی یعنی وہی ہی
زندگی اور موت کا موجود کرنے والا رَبُّكُمْ وہ ہی تمہارا رب وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اور رب تمہارے

وقف

پہلے باپون کا بَلْ هُمْ بلکہ کافر اس بات پر یقین کرنے والے نہیں ہین فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ شک مین ہین قرآن کی طرف سے
کھیل کرنے والے فَارْتَقِبْ پس تو منتظر رہ اونکے واسطے يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ اوسدن جب آئیگا آسمان بِدُخَانٍ
مُّبِيْنٍ کھلے ہوئے دھوئین کے ساتھ جو شر غالب ہوتا ہی عرب اوسے دخان کہتے ہین اس سے وہ عذاب مراد ہی جو قرآن کے
ساتھ ہنسی کرنے والون پر نازل ہوگا عین المعانی مین ہی کہ دھوین سے وہ غبار مراد ہی جو فتح مکہ کے دن اوٹھا تھا اور اوسنے ہوا کو چھپا لیا
اور بعضے کہتے ہین قحط کا زمانہ مراد ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی بددعا سے کفار بھوکون مرنے لگے اور بھوکے ہوئے کتون کو ہڈی
سمیت کھا جاتے تھے اور دھوین سے وہ دھند مراد ہی کہ جو بھوک کی شدت مین آدمی کو ضعف بصارت کے سبب سے اپنے اور آسمان کے
درمیان دھوین کی ایسی ایک چیز نظر آتی ہی اور تبیان مین ہی کہ قحط کے سال خشک سالی کے سبب سے سیاہ غبار زمین سے
اوٹھتا ہی وہ دھوین کی شکل پر اسی واسطے قحط کے برس کو سنة الغبرا کہتے ہین اور عام الرماد ہونے کی وجہ بھی ہی اور بعض کا قول
یہ ہی کہ یہ دھوان قیامت کی نشانیون مین سے ہوگا جیسا کہ اشراط الساعة کی حدیث مین آیا ہی فذکر الدخان والدجال
یعنی پھر ذکر کیا دھوین اور دجال کا اور وہ دھوان ہوگا مشرق سے مغرب تک يَّغْشَى النَّاسَ گھیر لیگا لوگون کو
اور چالیس دن کے بعد موقوف ہوگا اور اوسکے سبب سے مومنون کو ایسی حالت پیدا ہوگی جیسے زکام ہوتا ہی مگر کافرون کو
بیہوش اور سراسیمہ کردیگا فرشتے اونسے کہینگے هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ یہ ہی عذاب دکھ دینے والا جو حق تعالی نے
وعدہ کیا تھا پس کافر رو وینگے اور کہینگے کہ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ ای ہمارے رب اوٹھا ہمپر سے
یہ عذاب اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ بیشک ہم ایمان والے ہین عذاب دفع ہوجانے کے بعد یعنی جب یہ بلا دفع ہوجائیگی تو ہم
ضرور ایمان لائینگے تو حق تعالی فرماتا ہی کہ اَنّٰى کیونکر ہوگا لَهُمُ الذِّكْرٰى اونکے واسطے نصیحت ماننا اتنے عذاب سے
وَقَدْ جَآءَهُمْ اور حال یہ ہی کہ آیا اونپر رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ رسول ظاہر کرنے والا معجزون کا اور اونھونے اوسکے سبب سے
نصیحت نمانی ثُمَّ تَوَلَّوْا پھر اوسکی طرف پیٹھ پھیری یعنی انکار کیا عَنْهُ اوسپر ایمان لانے سے وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ اور بولے کہ
سکھایا ہوا ہی جبیر اور یسار اوسے قرآن سکھاتے ہین مَّجْنُوْنٌ دیوانہ ہی اور اوسکے دماغ مین خبط ہو گیا ہی اور باوصف ان باتون کے
اگر وہ ایمان کا وعدہ کرتے ہین تو اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ یقینی ہم اوٹھا لینے والے ہین عذاب اونپر سے قَلِيْلًا تھوڑے دن
یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی دعا سے اون کافرون کے مرتے دم تک ہم قحط اوٹھا لینگے مگر کچھ فائدہ نہوگا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ
بیشک تم پھرنے والے ہو کفر کی طرف لکھا ہی کہ قحط کے زمانہ مین ابوسفیان قریش کے ایک گروہ کے ساتھ مدینہ مین آیا اور خدا اور رحمان کی قسم پیغمبر کو دی
اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی تو قحط کی بلا دفع ہو گئی اور وہ اوسی طرح کفر پر جمے رہے اور بعضے لوگ جو دھوین کو علامات
قیامت مین سے لیتے ہین وہ کہتے ہین کہ جب دعا اور زاری کرینگے تو چالیس دن کے بعد دھوان اوٹھ جائیگا اور وہ اوسی حال پر پھر آئینگے
جس شرک اور فسق کے حال پر پہلے تھے يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى یاد کرو وہ دن جسدن پکڑینگے ہم کافرون کو بڑی پکڑ
یعنی قیامت کے دن اور تفسیر دمیاطی مین لکھا ہی کہ جنگ بدر کا دن مراد ہی کہ حق تعالی مشرکون کو وعید کرتا ہی کہ اوسدن بڑے عذاب مین ہم تمکو مبتلا کرینگے

کہ وہ قتل اور قید ہے اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝ بیشک ہم انتقام لینے والے ہین اوس روز وَلَقَدْ فَتَنَّا اور بتحقیق ہم نے امتحان کیا قَبْلَهُمْ انکے
کفار مکہ کے پہلے قَوْمَ فِرْعَوْنَ گروہ قبط کو جو فرعون کے ملازم تھے وَجَاۗءَهُمْ اور آیا اونکے پاس رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝
پیغمبر بزرگ حسب نسب مین یعنی موسیٰ بن عمران اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ اس بات کے ساتھ کہ ادا کرو یعنی ہاتھ روکو اور بھیج دو میرے ساتھ
عِبَادَ اللّٰهِ خدا کے بندون کو یعنی بنی اسرائیل کو اِنِّيْ لَكُمْ بیشک مین تمھارے واسطے رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ رسول ہون
امانتدار وحی کا اور مجھپر کوئی تہمت نہین اور مین خلق کا خیرخواہ ہون وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا اور آیا ہون مین تمھارے پاس یہ بات
لیکر کہ سرکشی اور تکبر نہ کرو عَلَى اللّٰهِ اللہ پر اور اوسکی وحی کی اہانت نہ کرو اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ بیشک لانے والا ہون مین
تمھارے پاس دلیل مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی دلیل اپنا دعا سچ ہونے پر فرعون والون نے یہ بات سنکر حضرت موسیٰ کو ایذا دینے کا
قصد کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ وَاِنِّيْ عُذْتُ اور بیشک مین پناہ لایا بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اپنے رب اور تمھارے
رب کے ساتھ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۝ اس سے کہ سنگسار کرو مجھے یا قتل کرو یا گالی دو اسواسطے کہ مین نبی ہون وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ
اور اگر نہ ایمان لائے ہو میرا فَاعْتَزِلُوْنِ ۝ تو کنارہ کرو مجھسے اور مجھکو ایذا نہ دو مصرع مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان پس اون
کافرون نے حضرت موسیٰ کی بات نہ مانی اور ہاتھ اور زبان سے ایذا دینا شروع کی فَدَعَا رَبَّهٗٓ تو پکارا موسیٰ علیہ السلام نے
اپنے رب کو اَنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ کہ یہ قبطیون کا گروہ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ۝ گروہ ہے کفر اور تکبر پر مصر یعنی یا اللہ تو انکو جانتا ہے
کہ وہ مشرک ہین تو حق تعالیٰ نے جب اونکی دعا قبول فرمائی تو کہا کہ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا پس لیجا میرے بندون کو رات کو تم
مصر سے اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝ بیشک تم پیچھا کیے گئے ہو یعنی جب تم جاؤگے تو فرعون اور اوسکی قوم کے لوگ خبر لینگے اور تمھارے
پیچھے آئینگے اور جب دریا کے کنارے تم پہونچنا تو اپنا عصا دریا پر مارنا کہ وہ پھٹ جائیگا اور راہین اوسمین ظاہر ہوجائینگی تاکہ بنی اسرائیل
گذر جائین وَاتْرُكِ الْبَحْرَ اور چھوڑدے دریا کو رَهْوًا ساکن اور ٹھہرا ہوا اوسی طرح اوسپر راہین کھلی ہوئی ہین یعنی دوبارہ اوسپر
عصا نہ مارنا کہ پہلے حال پر آجائے اور راستے اوسی طرح چھوڑدینا کہ قبطی اوسمین آئین اور ڈرنا نہین اِنَّهُمْ بیشک وہ لوگ جُنْدٌ
مُّغْرَقُوْنَ ۝ ایک گروہ ہین ڈبوئے گئے یعنی دریا مین ڈوب جائینگے تو فرعون کے لوگ سب غرق ہوگئے كَمْ تَرَكُوْا کتنے
بہت سے چھوڑے اونھون نے مِنْ جَنّٰتٍ باغ درختون سے بھرے ہوئے وَّعُيُوْنٍ ۝ اور چشمے بہتے ہوئے پانی کے
وَّزُرُوْعٍ اور کھیتیان تیار وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ اور مکان خوب آراستہ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا اور اسباب عیش آرام کے
کہ تھے فِيْهَا اوس ناز و نعمت مین فٰكِهِيْنَ ۝ عیش اور خوشی کرنے والے كَذٰلِكَ ہمارا کام تکذیب کرنے والون کے
ساتھ ایسا ہی ہو وَاَوْرَثْنٰهَا اور میراث دیے ہمنے اونکے مکان قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝ دوسری قوم کو یعنی
بنی اسرائیل کو فَمَا بَكَتْ پس نہین رویا عَلَيْهِمُ السَّمَاۗءُ اونپر آسمان وَالْاَرْضُ اور زمین یعنی اونکے
ہلاک ہونے کا کسی نے حساب نہین کیا معالم مین ہے کہ جب کوئی مومن مرتا ہے تو آسمان اور زمین اوسپر چالیس دن تک
رویا کرتے ہین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ کوئی بندہ نہین کہ آسمان مین جسکے واسطے دو دروازے نہون

ایک دروازہ سے اوسکی روزی اوترتی ہی دوسرے دروازے سے اوسکے عمل اوپر جاتے ہین تو جب وہ بندہ مرجاتا ہی تو یہ دونون دروازے اوسکے
اوسکی روزی اوترنے اور عمل اوپر جانے کے محروم ہو جاتے ہین [illegible] روتے ہین عطا رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ آسمان کا رونا اوسکے
کنارون کی سرخی ہی منقول ہی کہ جب امیر المومنین حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوے تو اونپر آسمان رویا اور اوسکا رونا یہی تھا
کہ اوسکے کنارے سرخ ہو گئے یہی مضمون کسی نے کہا ہی شعر از بہر این شہید کہ این چرخ بیوفاست * ہر شام عکس خون شہیدان
کربلاست * گر چرخ خون ببارد ازین غصہ در خور است * ور خاک خون کند بدرد این ماجرا رواست * اور بعضون نے کہا ہی کہ آسمان
زمین کا رونا بھی آدمیون کا سا رونا ہی اور بعض اس بات پر ہین کہ آسمان زمین پر ایسی علامت ظاہر ہوتی ہی جو حزن اور افسوس پر
دلیل ہو جیسے رونا کہ اکثر غم اور رنج پر دلالت کرتا اور یہ ہر تقدیر پر چونکہ فرعون والون کا کوئی عمل ایسا نہ تھا جو آسمان پر جاتا اسلئے
اور نہ زمین پر بھی اونھون نے کوئی نیک کام نہ کیا تھا تو آسمان اور زمین اونپر نہ روئے وَمَا كَانُوا اور نہ تھے مُنْظَرِينَ ○ ع
مہلت دیے ہوے ایک وقت سے دوسرے وقت تک وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اور یقینی نجات دی ہمنے
بنی اسرائیل کو مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ذلیل کرنے والے عذاب سے کہ وہ فرعون کی بندگی اور غلامی تھی اور اونکے
بیٹون کا قتل اور کام مین رنج و تعب مِنْ فِرْعَوْنَ فرعون سے إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا بیشک تھا فرعون سرکش اور اپنے کو
بڑا اور بلند جاننے والا مِنَ الْمُسْرِفِينَ کافرون مین سے کہ وہ ایمان کی حدون سے تجاوز کیے ہوے ہین وَلَقَدِ
اخْتَرْنَاهُمْ اور تحقیق کہ برگزیدہ کر لیا ہمنے موسی علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے ایمان والون کو عَلَى عِلْمٍ علم پر یعنی ہمنے
جانا کہ یہ برگزیدہ کرنے کے لائق ہین عَلَى الْعَالَمِينَ ○ اہل عالم پر اپنے زمانہ کے وَآتَيْنَاهُمْ اور دی ہمنے اونکو
مِنَ الْآيَاتِ قدرت کی نشانیون مین سے مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُبِينٌ ○ وہ چیز جسمین نعمت تھی کھلی ہوئی جیسے دریا کا پھٹ جانا
اور من و سلوی اوترنا إِنَّ هَؤُلَاءِ بیشک یہ گروہ یعنی کفار قریش لَيَقُولُونَ ○ البتہ کہتے ہین کہ إِنْ هِيَ نہین ہی انجام کار
إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَى مگر پہلی موت ہماری دنیا مین اور اوسکے بعد پھر زندگی نہین ہی وَمَا نَحْنُ اور نہین ہین ہم بِمُنْشَرِينَ ○
زندہ کیے ہوے اور اوٹھائے ہوے موت کے بعد فَأْتُوا بِآبَائِنَا پس لاؤ ہمارے باپون کو إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○ اگر ہو تم
سچے اس بات مین کہ موت کے بعد پھر اوٹھنا ہی انکی یہ بات نادانی کے سبب سے تھی اسواسطے کہ حق تعالی کی طرف سے جو بات ظاہر ہونا ایک
وقت پر موقوف ہی تو دوسرے کی خواہش سے ہر وقت اوسکا ظہور کچھ لازم نہین نہ موت کے بعد پھر اوٹھنے کا وعدہ آخرت مین ہی اگر دنیا مین
نہ ظاہر ہو تو اوسپر کچھ تحکم نہین ہو سکتا أَهُمْ خَيْرٌ کیا قریش کے لوگ بہتر ہین قوت اور سختی اور مال اور شوکت مین أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ
یا قوم تبع حمیری کہ وہ ایک بڑا لشکر تھا عظمت اور دبدبہ والا وَالَّذِينَ اور وہ لوگ جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ قوم تبع کے قبل
جیسے عاد و ثمود وغیرہ جب وہ ایمان نہ لائے أَهْلَكْنَاهُمْ ہلاک کر دیا ہمنے اونکو إِنَّهُمْ كَانُوا بیشک وہ تھے مُجْرِمِينَ ○ کافر اور
بعث و حشر سے منکر اخبار اور آثار کے فحوا سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ تبع ایک بادشاہ تھا حمیر کا اوسکی کنیت ابوکرب تھی اور نام اسعد بن ملیکرب
یہ بادشاہ بڑے جاہ و حشم اور لشکر کے ساتھ مشرق سے عالم کی مغربی حد تک پھرا اور حمیرہ اسی نے آباد کیا اور بہت مشہور بات ہی کہ سمرقند بھی اوسی کا

آباد کیا ہوا ہی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت ہی کہ وہ پیغمبر تھا اور حدیث مین آیا ہی کہ مین نہین جانتا کہ تبع پیغمبر تھا یا نہین اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ تبع کو گالی نہ دو کہ وہ ایمان لایا ہی اور اسی واسطے حق تعالی نے اوسکی قوم کی مذمت کی خود اوسکی مذمت نہین کی معالم مین ہی کہ ایک وقت مدینہ مین اوسکے بیٹے کو لوگون نے قتل کر ڈالا تھا اور اوسنے وہان کے لوگون کو قتل کرنے کے قصد سے لشکر کشی کی اور بنی قریظہ کے دو عالم کہ اونکا نام کعب اور اسد تھا اونھون نے جب خبر سنی تو تبع کے پاس گئے اور کہا کہ یہ جرأت نہ کر اسواسطے کہ مدینہ نبی آخر الزمان کی ہجرت گاہ ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف بیان کی تو تبع اپنے قصد سے باز آیا مدینہ منورہ کے لوگون کو نہ قتل کیا نہ قید اور وہ آتش پرست تھا اور اون دونون عالمون کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اور اہل کتاب کے ایک گروہ کے ساتھ یمن کی طرف چلا تو راہ مین چند آدمی ہذیل کے اوسکے سامنے آئے اور یہ بات زبان پہ لائے کہ ہم تجھین ایسا مکان بتاوین کہ جسمین چاندی موتی زمرد کا خزانہ ہی تبع نے پوچھا کہ کہان وہ بولے مکہ مین اور اون آدمیون کی غرض یہ تھی کہ خانۂ کعبہ کھودنے کا ارادہ کرے اور ہلاک ہو جاے تبع نے خزانہ اور مکان کا حال عالمون سے بیان کیا علما بولے کہ خبردار ایسا ارادہ ہرگز نہ کرنا تمام روے زمین مین وہ مقام بہت بزرگ اور شریف ہی اور جو کوئی اوسکے ساتھ بے ادبی کا ارادہ کرتا ہی وہ ہلاک ہو جاتا ہی تجھین وہان جانا چاہیے اور اوس مکان کی تعظیم بجالانا چاہیے تبع وہان گیا اور کعبہ شریف پر پوشش چڑھائی اور چھ ہزار اونٹ قربانی کیے اور وہان سے یمن کی طرف رخ کیا اور اوسکی قوم جو یمن مین تھی اوسنے مخالفت اور بغاوت شروع کی کہ تو ہمارے دین سے پھر گیا ہم تجھسے نہین ملتے تبع نے خدا کی عبادت کرنے کی دلیلین اونکے سامنے بیان کین اور اونھون نے عناد اور عداوت زیادہ کی اور بولے کہ ہم آگ سے امتحان کرتے ہین یمن کے پہاڑون مین سے ایک پہاڑ کے دامن مین آگ تھی جب دو آدمیون مین جھگڑا ہوتا تو اوس آگ مین آتے جو ناحق پر ہوتا وہ تو جل جاتا اور جو حق پر ہوتا اوسے کوئی آفت نہ پہونچتی غرضکہ علما اپنی کتابون سمیت آگ مین گئے اور صحیح و سلامت نکل آئے اور وہ لوگ بالکل جل گئے ارباب سیر کے نزدیک یہ بات ثبوت کو پہونچی ہی کہ تبع نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نامہ لکھا اور شامول یہودی کو دیا کہ اگر حضرت کا زمانہ پائے تو خود آپکی خدمت مین پہونچائے ورنہ اپنی اولاد کو سپرد کرکے وصیت کرے کہ تم مین سے جو آپکا زمانہ پائے یہ نامہ حضور مین پہونچائے شامول کی بیسوین پشت مین حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے انھون نے وہ نامہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچایا اور آپنے تین بار فرمایا کہ مرحبا بالاخ الصالح اور رقاشی رحمہ اللہ تعالی سے نقل ہی کہ ابوکرب اسعد حمیری ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سات سو برس آپکی نبوت اور بعثت کے قبل ایمان لائے تھے اور درج الدرر مین ہی کہ ایک ہزار تین برس ہجرت کے قبل کہ نبوت سے ایک ہزار چالیس برس پہلے ہوے وہ ایمان لائے تھے وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور اوسکو جو اون دونون کے درمیان مین ہی لٰعِبِيْنَ ○ کھیلنے والے یعنی ہمنے حکمت کے ساتھ پیدا کیا ہی کھیل کے طور پر نہین بلکہ تمام مخلوقات کو حکمت کاملہ کے ساتھ ہمنے ظاہر کیا ہی اور حکمت کو یہ بات سزاوار نہین کہ آدمیون کو ہم معطل اور مہمل چھوڑ دین بے ثواب اور بے عذاب مَا خَلَقْنٰهُمَآ نہین پیدا کیا ہمنے اہل زمین اور اہل آسمان کو اِلَّا بِالْحَقِّ مگر حق کے واسطے کہ وہ طاعت پر ثواب پاتا اور معصیت پر عذاب اوٹھاتا ہی وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن بہت آدمی یعنی مشرک غفلت اور نہ فکر کرنے کے سبب سے لَا يَعْلَمُوْنَ ○ نہین جانتے کہ حکیم کا کام حق اور حکمت کے

ساتھ ہوتا ہے اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ تحقیق کہ دن جدا ہونے کا حق باطل سے جدا ہوگا یا مومن کافر سے یا مطیع عاصی سے مِیْقَاتُهُمْ
اَجْمَعِیْنَ ۝ وقت ہے سب آدمیوں کے جمع ہونے کا یَوْمَ لَا یُغْنِیْ جس دن نفع نہ کریگا مَوْلًى کوئی دوست اور قرابتی عَنْ
مَّوْلًى کسی دوست اور قرابتی سے شَیْئًا کچھ عذاب میں سے یا کوئی کسی کو کسی چیز کے سبب سے فائدہ نہ پہنچائیگا وَّلَا هُمْ
یُنْصَرُوْنَ ۝ اور نہونگے وہ ہستوں میں کہ مدد دیے جائیں اور دوستوں سے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ مگر وہ جسپر رحم کرے اللہ
یعنی مومن کہ شفاعت کرے ایک دوسرے کی مدد کریگا اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ بیشک خدا غالب ہے جسپر وہ عذاب کریگا اوسکی
کوئی مدد نہ کریگا الرَّحِیْمُ ۝ مہربان ہے جسپر رحمت کریگا اوسے رتبہ شفاعت عطا فرمائیگا اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝
یقینی درخت زقوم یعنی اوسکا میوہ طَعَامُ الْاَثِیْمِ ۝ کھانا ہے گناہگاروں کا یعنی ابوجہل اور اوسکے گروہ کا اور
زقوم جب کھائینگے كَالْمُهْلِ تو پگھلائے ہوئے تانبے کی طرح یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ۝ جوش کھائیگا پیٹوں میں جوش کھانا
كَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ۝ جیسے جوش کھاتا گرم پانی کا یعنی اونکی آنتوں وغیرہ کو ٹکڑے کردیگا پھر حق تعالیٰ دوزخ کے فرشتوں کو حکم فرمائیگا کہ
خُذُوْهُ لیلوان گنہگاروں کو فَاعْتِلُوْهُ پھر کھینچو اونکو زبردستی قہر کے ساتھ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ۝ دوزخ کے درمیان میں
ثُمَّ صُبُّوْا پھر اوسوقت بہائینگے فَوْقَ رَاْسِهٖ اوسکے سر پر مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ۝ عذاب گرم پانی کا کہ اوسکے
بدن پر باہر طرف اس پانی کے سبب سے عذاب ہوگا جس طرح اندر زقوم کے سبب عذاب ہوگا اور کہینگے اوس سے کہ ذُقْ چکھ اور پہنچ یہ عذاب
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ بیشک تو عزت اور قدرت والا ہے اپنی قوم کے نزدیک الْكَرِیْمُ ۝ بزرگ اپنے زعم میں ابوجہل کہتا تھا
کہ سب اہل یہ میں میں بہت عزت اور بزرگی والا ہوں بطحا میں مجھسے زیادہ کوئی عزت والا نہیں ہے تو قیامت کے دن حق تعالیٰ
فرمائیگا کہ اوسپر عذاب کرو جو عزیز اور کریم ہونے کا دعوی کرتا تھا اِنَّ هٰذَا بیشک یہ عذاب مَا كُنْتُمْ بِهٖ وہ ہے کہ
تھے تم اوسکے ساتھ تَمْتَرُوْنَ ۝ شک کرتے یہانتک کہ اب تم نے آنکھوں سے دیکھ لیا اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ تحقیق کہ پرہیزگار
فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ۝ امن والے مقام میں ہیں یعنی ایسے مقام میں جہاں آفات اور کوئی خوف کی بات نہوگی فِیْ جَنّٰتٍ باغوں میں
وَّعُیُوْنٍ ۝ اور چشموں میں یَلْبَسُوْنَ پہنینگے مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ ریشمی کپڑے مہین و سنگین مُّتَقٰبِلِیْنَ ۝
اوس حال میں کہ روبرو بیٹھے ہونگے ایک دوسرے کے باہم محبت رکھنے واسطے تفسیر سورآبادی میں ہے کہ یہ روبرو بیٹھنا مہمانی کے
دن ہوگا دار الجلال میں کہ حق تعالیٰ سب مومنوں کو ایک خوان پر بٹھائیگا اور سب ایک دوسرے کا مونھ دیکھینگے كَذٰلِكَ
اسی طرح اسی حال پر رہینگے بے تغیر اور تبدیل کے وَزَوَّجْنٰهُمْ اور جوڑا کرینگے ہم متقیوں کو بِحُوْرٍ گوری عورتوں کے
ساتھ عِیْنٍ ۝ بڑی آنکھوں والیاں اس بات میں اختلاف ہے کہ یہ دنیا کی عورتیں ہونگی یا جنت کی حوریں یَدْعُوْنَ
فِیْهَا چاہینگے بِكُلِّ فَاكِهَةٍ ہر میوہ جو آرزو کرینگے اٰمِنِیْنَ ۝ اوس حال میں کہ بیخوف ہیں اوسکے ضرر سے
یا منقطع ہوجانے سے لَا یَذُوْقُوْنَ نہ چکھینگے فِیْهَا الْمَوْتَ آخرت میں موت اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى مگر موت
پہلی جو دنیا میں چکھ چکے اور جب لوگوں کے نزدیک یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ ہر زندگی کے پیچھے موت لگی ہوئی ہے تو حق تعالیٰ نے

خبر دی کہ جنت مین جو زندگی ہو اوسکے بعد موت نہین ہی وَوَقٰھُمْ اور نگاہ رکھیگا جنتیون کو حق تعالی اور اونسے تکلیف دفع کریگا عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۙ عذاب دوزخ کی فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ فضل و کرم کی راہ سے کہ وہ فضل تیرے رب کی طرف سے ہی ذٰلِكَ وہ عذاب پھرنا اور بہشت مین حیات ابدی ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ وہی چھٹکارا اور مراد پانا بڑا فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ پھر سوا اسکے نہین کہ ہمنے آسان کردیا قرآن جو نازل کیا ہی بِلِسَانِكَ تیری زبان مین لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ۝ کہ شاید تیری قوم کے لوگ سمجھین اور نصیحت مانین اور اونھون نے نصیحت نہ مانی فَارْتَقِبْ پس امید رکھ اوس چیز کی جو اونپر اوترنگی اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۝ بیشک وہ بھی منتظر ہین کہ تمپر کیا نازل ہوتا ہی مگر تمھارے واسطے نصرت الٰہی ہوگی اور اونکے لیے عذاب نامتناہی دوستون کو ہردم فتح تازہ ہی اور دشمنون کو ہر وقت رنج بے اندازہ بیت تابعان را وعدہ حسن المآب ✦ منکران را وعدہ ذوقوا العذاب

سورۃ الجاثیۃ مکیۃ وھی	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۝	سبع وثلثون اٰیۃ
سورہ جاثیہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سینتیس آیتین ہین

حٰمٓ ۝ یہ حروف مقطعہ حروف اسماے الٰہی کے مختصر ہین چنانچہ ح اشارہ ہی حیؔ اور حفیظ کی طرف اور میم کنایہ ہی ملک اور مجید سے لطائف مین ہی کہ ح حکم ازلی ہی اور میم ملک ابدی ہی اِن دونون کی قسم کھاتا ہی تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ اوترنا قرآن کا مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ خدا کے پاس سے ہی جو سب پر غالب ہی الْحَكِیْمِ ۝ دانا مطالب میسر کرنے اور عطایا مقدر کرنے مین اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ تحقیق کہ آسمانون مین ثابت اور سیارہ ستارے وَالْاَرْضِ اور زمینون مین پہاڑ درخت حیوانات لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ البتہ نشانیان ہین ایمان والون کے واسطے صانع کی وحدت اور قدرت پر وَفِیْ خَلْقِكُمْ اور تمکو پیدا کرنے مین نطفے اور اوسکو بدلنے مین ایک حال سے دوسرے حال کی طرف وَمَا یَبُثُّ اور اوسمین جو کچھ پراگندہ کرتا ہی زمین مین مِنْ دَآبَّةٍ جنبش کرنے والون مین سے اونکی صورتین اور شکلین مختلف ہونے کے سبب اٰیٰتٌ نشانیان ہین حضرت ذو الجلال کی حکمت پر استدلال کے واسطے لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۝ اوس گروہ کے واسطے جو یقین کرنے والے ہین وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ اور رات دن کے اختلاف مین وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور اوس چیز مین جو اوتاری اللہ نے مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے یا ابر سے مِنْ رِّزْقٍ روزی یعنی مینھ جو روزی کا سبب ہی فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ پھر زندہ کیا اوس مینھ سے زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا اوسکے خشک اور پژمردہ ہوجانے کے بعد وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اور ہوائین پھیرنے مین جہتون کے اختلاف اور احوال کے اختلاف کے ساتھ اٰیٰتٌ نشانیان ہین کھلی ہوئی کمال قدرت الٰہی پر لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ اوس گروہ کے واسطے جو سمجھتے ہین تِلْكَ یہ دلیلین اٰیٰتُ اللّٰهِ دلیلین ہین قدرت الٰہی کی یا یہ آیتین ہین قرآن کی نَتْلُوْهَا عَلَیْكَ پڑھتے ہین ہم تجپر اونھین بِالْحَقِّ ۚ صحت اور درستی کے ساتھ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ پھر کس بات کے ساتھ بَعْدَ اللّٰهِ بعد کلام الٰہی کے کہ قرآن ہی وَاٰیٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کی نشانیون کے یُؤْمِنُوْنَ ۝ ایمان لاتے ہین اور بعضے تؤمنون حاضر کا صیغہ

پڑھا ہی یعنی اے کافرو تم ان باتون پر نہین ایمان لاتے تو پھر کن پر ایمان لاؤگے ویل عذاب کی سختی ہی لکل افاک ہر جھوٹے
اثیم بڑے گنہگار کے واسطے ہی یعنی نضر بن حارث کے لیے کہ یسمع سنتا ہو ایت اللہ آیتین اللہ کی جو تتلی علیہ
پڑھی جاتی ہین اوس پر ثم یصر پھر اصرار کرتا ہی یعنی ثابت قدمی کرتا ہی اپنے کفر پر مستکبرا اوس حال مین کہ تکبر کرنے والا ہی
اوسپر ایمان لانے سے کان لم یسمعھا گویا کہ نہین سنا اوسے یعنی جب اوس طرف کان نہ لگایا اور اوس سے نفع نہ اوٹھایا
تو گویا اوسنے سنا ہی نہین فبشرہ تو خوشخبری سنا اوسے بعذاب الیم عذاب دکھ دینے والے کی جو دوزخ مین ہوگا
خوشخبری کا لفظ ہنسی کی راہ سے ہی واذا علم اور جب سنتا ہی من ایتنا ہماری کتاب کی آیتون مین سے شیئا
کچھ یعنی اوسے کوئی دلیل پہونچتی ہی اور جانتا ہی کہ قرآن مین سے ہی اتخذھا ھزوا تو ٹھہرالیتا ہی اوسے ہنسی ہوئی
یعنی اوسپر ہنسی اور مسخرا پن کرتا ہی اور ایسی صورت ظاہر کرتا ہی کہ حق اور صواب سے وہ دور رہتی ہی اولئک وہ گروہ ہنسنے والون کا
لھم اونکے واسطے ہی عذاب مھین عذاب ذلیل کرنے والا من ورائھم اونکے مونھ کے سامنے جھنم دوزخ ہی
اسواسطے کہ اوسکی طرف متوجہ ہین یا اونکے پیچھے دوزخ ہی یعنی مرنے کے بعد اونکا مآل دوزخ مین ہوگا ولا یغنی عنھم
اور دفع نکریگا اونسے ما کسبوا جو کچھ کمایا اونھون نے مال و پیدا کی اولاد شیئا کچھ عذاب الٰہی مین سے ولا ما اتخذوا اور نہ دفع
کریگا اونسے عذاب کو وہ جو ٹھہرالیے ہین اونھون نے من دون اللہ خدا کے سوا اولیاء دوست اور معبود ولھم اور اونکے
واسطے ہی عذاب عظیم عذاب بڑا کہ اوسکی شدت حد سے تجاوز ہی ھذا یہ قرآن ھدی راہ دکھانے والا ہی
والذین کفروا اور جو نہین ایمان لائے ہین بایت ربھم اپنے رب کی آیتون کا کہ قرآن ہی یا قدرت و حکمت کی دلیلین
لھم عذاب اونکے واسطے ہی عذاب من رجز الیم بہت سخت عذابون مین سے دکھ دینے والا اللہ خدا الذی سخر
وہ ہی جسنے مسخر کیا لکم البحر تمھارے واسطے دریا کو یعنی اوسکی سطح برابر کردی تاکہ وہ چیزین جو اندر سے سبک ہی رہتی ہین اوسکے اوپر
ٹھہری رہین اور بعضون نے کہا ہی کہ دریا کا مسخر ہونا یہ ہی کہ وہ اپنے مین غوطہ لگانے اور سیر کرنے سے باز نہین رکھتا لتجری الفلک
تاکہ چلین کشتیان فیہ اوسمین بامرہ خدا کے حکم سے ولتبتغوا اور تاکہ طلب کرو تم من فضلہ خدا کے فضل سے انواع
و اقسام کے فائدے جیسے تجارت اور مچھلی کا شکار وغیرہ ولعلکم تشکرون اور تاکہ شاید تم شکر کرو خدا کا ان نعمتون پر
وسخر لکم اور حکم مین کردیا تمھارے واسطے یعنی تمھاری منفعت کے واسطے پیدا کیا اوسے ما فی السموات جو کچھ آسمانون مین ہی
آفتاب ماہتاب ستارے مینھ وما فی الارض اور جو کچھ زمین مین ہی پہاڑ دریا درخت پھل جمیعا یہ سب منہ اوسی سے ہی
اوسکے غیر سے نہین ان فی ذلک بیشک یہ چیزین مسخر کرنے مین لایت البتہ نشانیان ہین قدرت الٰہی اور حکمت پادشاہی کی
لقوم یتفکرون اون لوگون کے واسطے جو تفکر کرتے ہین اوسکی عجیب غریب صنعتون اور خلقتون مین کہ صفحۂ
جہان سے ظاہر ہی بیت درجملہ جہان ز مغز تا پوست * ہر ذرہ گواہ قدرت اوست * لکھا ہی کہ غفاری نے شہر مکہ مین فاروق
رضی اللہ عنہ کو گالی دی اور حضرت فاروق نے بمقتضاے شجاعت چاہا کہ اوسے پکڑین اور انتقام لین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قل

کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِلَّذِينَ آمَنُوا اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین يَغْفِرُوا کہ معاف کرین لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ
اون لوگون کو جو نہین ڈرتے ہین أَيَّامَ اللَّهِ ہلاک ہونے کے دنون سے اور عذاب الٰہی کے ایام سے عرب واقعون کو ایام کے ساتھ
تعبیر کرتے ہین جیسے یوم بعاث یوم اعماس تو آیت کے معنی یہ ہین کہ درگذر کرو اون لوگون سے جو کافرون کے ہلاک ہونے کے دنون مین
غور و تامل نہین کرتے اور اوس سے نہین ڈرتے لِيَجْزِيَ تاکہ جزا دے خدا قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ ایک قوم کے
لوگون کو ساتھ اوس چیز کے کہ ہین کمائی کرتے برائی کرنا اور معاف کر دینا کشاف مین ہو کہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین
کہ ہم حضرت فاروق کے سامنے بیٹھے تھے پڑھنے والے نے یہ آیت پڑھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لیجزی عمر بما صنع اور
بعضے کہتے ہین کہ آیت نازل ہونے کا سبب جہجاہ غفاری اور سنان جہنی کا قصہ ہو اور اوسکا شمہ انشاء اللہ سورۂ منافقون مین
کہا جائیگا اور اس تقدیر پر اس آیت کو مدنی کہا چاہیے اسواسطے کہ یہ سورت بالاتفاق مکی ہو امام ثعلبی کی تفسیر مین ہو کہ یہ آیت
نازل ہونے کے بعد کہ مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فنحاص یہودی نے بر سبیل طعن یہ بات کہی کہ خدا مگر محتاج ہو گیا ہو کہ
قرض مانگنے لگا اور یہ خبر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو پہونچی پس آپنے تلوار کھینچکر اوسے ڈھونڈھنا شروع کیا کہ جہان اوسے دیکھین
قتل کر ڈالین تو حضرت جبرئیل یہ آیت لائے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلانے کے
واسطے بھیجا جب حضرت عمر حاضر ہوے تو آپ نے فرمایا کہ اے عمر تلوار رکھ دے کہ حق تعالی نے معاف کرنے کا حکم فرمایا اور یہ آیت حضرت عمر رضی کے
سامنے پڑھی پس امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ قسم ہو اوس خدا کی جسنے آپ کو خلق کی طرف رسول حق کر کے
بھیجا ہو کہ اب غصہ کا اثر میرے چہرے پر نہ دیکھیے گا اور گناہ کے مقابلہ مین معاف کرنے کی صفت کے سوا اور کچھ مشاہدہ نہ فرمائیے گا نظم
چو بہینی ز خلق درگذاری ۞ تراز سید طریق بردباری ۞ اگر چہ دامنت را سید رد خار ۞ تو گل باش و دہان پر خندہ میدار ۞ اور بعضون نے
کہا ہو کہ یہ آیت آیت قتال سے منسوخ ہو مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ جو کوئی کرے نیک کام تو اوسکے نفس کے واسطے ہو اوسکا
ثواب وَمَنْ أَسَاءَ اور جو کوئی برا کام کرے فَعَلَيْهَا تو اوسی پر ہو اوسکا وبال ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تو اپنے رب کی طرف تُرْجَعُونَ ۝
پھیرے جاؤگے کامون اور باتون کی جزا کے واسطے وَلَقَدْ آتَيْنَا اور بیشک و شبہہ ہمنے دی بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ
فرزندان یعقوب کو توریت وَالْحُكْمَ اور حکم کرنا امور دین مین وَالنُّبُوَّةَ اور نبوت یعنی اونمین سے بعض کو ہمنے پیغمبر کیا اور
کسی قبیلہ مین اسقدر پیغمبر نہین ہوے جتنے بنی اسرائیل مین ہوے حضرت یوسف کے زمانے سے حضرت عیسی علیہما السلام کے زمانہ تک
وَرَزَقْنَاهُمْ اور روزی دی ہمنے اونکو مِنَ الطَّيِّبَاتِ پاکیزہ اور حلال چیزون مین سے اور بعضون نے کہا ہو کہ طیبات سے
من و سلوی مراد ہو وَفَضَّلْنَاهُمْ اور فضیلت دی ہمنے اونکو عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ اونکے زمانے کے اہل عالم پر وَآتَيْنَاهُمْ اور
عطا کین ہمنے اونکو بَيِّنَاتٍ مِنَ الْأَمْرِ کھلی ہوئی دلیلین دین اور ملت کے کام مین سے یا کھلے ہوے معجزے یا ظاہر آیتین محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب مین یہانتک کہ اونھین جو پہچاننے کا حق ہو اوس طرح پہچان لیا اور آپکا امر اونکے اوپر خوب محقق ہو گیا فَمَا
اخْتَلَفُوا پھر اختلاف نہین کیا اونھون نے آپ کے امر مین إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ مگر بعد اسکے کہ آیا اونکو علم حقیقت حال

یعنی خود تحقیق کے ساتھ اونھون نے یہ جانا کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی پیغمبر ہین جنکا حال توریت مین مذکور ہوچکا ہی اور آپکا حال اونھونے
پوشیدہ کیا **بَغْيًا بَيْنَهُمْ** عداوت اور حسد کی راہ سے کہ اونکے درمیان مین ہی **اِنَّ رَبَّكَ** بیشک تیرا رب **يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ** حکم کریگا اونکے
درمیان **يَوْمَ الْقِيٰمَةِ** قیامت کے دن **فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ** اوس چیز مین کہ تھے جسمین **يَخْتَلِفُوْنَ** ○ اختلاف کرتے یعنی توریت
صاف کلمون مین کہ اونمین سے بعضے خبر دینے والے تھے حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات کی نعت سے **ثُمَّ جَعَلْنٰكَ** پھر
بنی اسرائیل کے بعد کردیا ہمنے تجھے ای ہمارے حبیب یعنی مقرر کردیا ہمنے تیرا چلنا **عَلٰى شَرِيْعَةٍ** کھلی ہوئی راہ پر **مِّنَ الْاَمْرِ** دین کے کام مین سے
فَاتَّبِعْهَا بس متابعت کر اوس شریعت کی اور اوسے اپنا پیشوا کرلے اور اوسپر عمل کر **وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ** اور متابعت
نہ کر اون لوگون کی آرزو کی جو **لَا يَعْلَمُوْنَ** ○ نہین جانتے توحید کی حقیقت یعنی روسا قریش جو تجسے کہتے ہین کہ اپنے باپ دادے کے
دین کی طرف پھر آ تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اونکی خواہش کی متابعت نہ کرنا **اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا** تحقیق کہ وہ دفع نہ کرینگے **عَنْكَ**
تجسے **مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا** عذاب الٰہی مین سے کچھ اگر خدا چاہے تیرے ساتھ **وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ** اور تحقیق کہ ظالم لوگ **بَعْضُهُمْ**
اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ بعضے اونمین سے دوست ہین بعض کے اور اونکی دوستی ایک دوسرے کے ساتھ ہمجنس ہونے کے سبب سے ہی اور چونکہ
تمھین اونکے ساتھ جنسیت نہین ہی تو تم اونکی آرزوون کی پیروی نہ کرو اور اپنا مصاحب اپنی جنس سے ڈھونڈھو **وَاللّٰهُ** اور اللہ
وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ○ دوست ہی پرہیزگارون کا تو تم بھی اونھی کو دوست رکھو **هٰذَا** یہ شریعت کی متابعت **بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ**
نگاہین ہین لوگون کے واسطے یعنی روشن چیزین ہین کہ اونکے سبب سے راہ حق دیکھ لیتے ہین گمراہ نہین ہوتے **وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ**
اور ہدایت اور رحمت ہی خدا کی طرف سے **لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ** ○ اون لوگون کے واسطے جو یقین کرتے ہین یعنی گمان کے جنگل سے
نکل کر یقین کی منزل کے طالب ہوتے ہین معالم مین ہی کہ مشرکون مین سے ایک شخص نے مومنون سے یہ بات کہی کہ یہ جو تم بعث اور
حشر کے باب مین کہتے ہو اگر سچ ہو اور ہمین واقعی دوسرے عالم مین لیجائین تو وہان بھی ہم مال وجاہ مین تمسے زیادہ ہونگے
جسطرح اس عالم مین ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ **اَمْ حَسِبَ** کیا ایسا نہین ہی جو گمان کیا **الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ**
اون لوگون نے جنھون نے کمائی ہین برائیان جیسے کفر اور معصیت **اَنْ نَّجْعَلَهُمْ** یہ کہ کردین ہم اونکو آخرت مین **كَالَّذِيْنَ**
اٰمَنُوْا مانند اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین **وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ** اور کیے اونھون نے کام نیک یعنی مشرک لوگ بزرگی مین
مومنون کے مثل ہونگے **سَوَآءً** یکسان ہی **مَّحْيَاهُمْ** اونکی زندگی **وَمَمَاتُهُمْ** اور اونکی موت دنیا اور آخرت مین یعنی جو کوئی
ایمان پر مریگا وہ ایمان پر اوٹھیگا اور جو کوئی کفر پر مریگا کفر پر اوٹھایا جائیگا **سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ** ○ ع برا حکم ہی جو وہ کرتے ہین
اور شرک اور توحید کے نتیجہ کو برابر رکھتے ہین مصرع نیست یکسان لاے زہر آمیز با آب حیات ¶ **وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ**
وَالْاَرْضَ اور پیدا کیے خدا نے آسمان اور زمین **بِالْحَقِّ** راستی اور عدل کے ساتھ اور مقتضاے عدالت یہ ہی کہ نیک کام
کرنے والے اور بدکار اور موحد اور مشرک مین تفاوت ہو **وَلِتُجْزٰى** اور دوسرے اسواسطے کہ جزا دیا جائے **كُلُّ نَفْسٍۢ** ہر نفس **بِمَا كَسَبَتْ**
بسبب اوسکے جو کمائی کی اوسنے بھلائی یا برائی **وَهُمْ** اور وہ یعنی عمل کرنے والے **لَا يُظْلَمُوْنَ** ○ نہ ظلم کیے جائینگے

یعنی نیک لوگون کے ثواب مین کمی اور برون کے عذاب مین زیادتی نہوگی بلکہ ہر ایک کو اوسکے عمل کے موافق جزا دینگے اَفَرَءَیْتَ کیا دیکھا تونے مَنِ اتَّخَذَ اوسے جسنے ٹھہرالیا اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ اپنا خدا اپنی خواہش کو یعنی خواہش کی پیروی کرتا ہی اور اوسکا حکم اسطرح مانتا ہی جسطرح خدا کا حکم ماننا چاہیے یا یہ کہ اپنے معبود کو اپنی آرزو بنالیتا ہی یعنی ایک بت پوجتا ہی اور جب وسا دوسرا بت اوس سے بہتر دیکھتا ہی تو پہلے کو چھوڑ دیتا ہی اور اس دوسرے کی پرستش کرنے لگتا ہی وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ اور کیا دیکھا تونے اوسے جسکو گمراہ کر دیا اور چھوڑ دیا خدا نے عَلٰى عِلْمٍ اوسکے علم پر جو حق تعالی کو ہی اوسکے انجام کے باب مین وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ اور مُہر کر دی اوسکے کان پر تاکہ حق بات نہ سنے وَقَلْبِهٖ اور اوسکے دل پر تاکہ آیات حق نہ سمجھے وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً اور ڈالدیا اوسکی آنکھ پر پردہ اور پوشش تاکہ عبرت حاصل کرنے کی نظر سے نہ دیکھے فَمَنْ یَّهْدِیْهِ پھر کون ہی جو ہدایت کرے ایسے آدمی کو مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ بعد اسکے کہ خدا نے اوسے چھوڑ دیا اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا نصیحت نہین پکڑتے ہو یعنی نصیحت پکڑو اور متنبہ ہو جاؤ وَقَالُوْا اور کہا بعث و حشر کے منکرون نے کہ مَا هِیَ نہین ہی یہ زندگی اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا مگر زندگی دنیا کی جو ہمین حاصل ہی نَمُوْتُ وَنَحْیَا مرتے ہین ہم اور زندہ ہوتے ہین ہم یعنی ہم مین سے بعضے مرتے ہین بعضے جیتے ہین اور احتمال رکھتا ہی کہ اس بات کے قائل مذہب تناسخ رکھتے ہون اور اونکے نزدیک یہ ہو کہ جو مرتا ہی اوسکی روح دوسرے جسم سے تعلق پکڑ لیتی ہی اور دنیا ہی مین پھر ظہور کرتا ہی یہانتک کہ دوبارہ مرتا ہی پھر اور جسم کے ساتھ روح آتی ہی تنا لمورجواونکے زعم مین پیغمبر تھا نقل کرتے ہین کہ اوسنے کہا کہ مین نے اپنے کو سترہ سو قالب مین دیکھا ہی اور مشرکون نے کہا ہی کہ وَمَا یُهْلِكُنَاۤ اور ہلاک نہین کرتا ہمکو اِلَّا الدَّهْرُ مگر زمانہ گذرنا اور پرانا ہو جانا اور بوڑھا پا وَمَا لَهُمْ اور نہین ہی کافرون کو بِذٰلِكَ اس بات کا کہ مرنے کی نسبت زمانہ کی طرف کرتے ہین مِنْ عِلْمٍ کچھ علم کہ اون زمانون کا اولٹنے والا اور اونمین تصرف کرنے والا حق تعالی ہی اور زمانہ کو کسی کام مین کچھ اختیار نہین نظم دہر ترا دہر پناہی ترا ٭ حکم ترا زیبد و شاہی ترا ٭ دور زمان کا لیسا زد بجود ٭ چرخ فلک سر نفراز د بجود ٭ این ہمہ فرمان ترا بندہ اند ٭ ذرہ ذرہ امر تو شتابندہ اند ٭ اِنْ هُمْ نہین ہین وہ اِلَّا یَظُنُّوْنَ مگر گمان کیے ہین اور نری تقلید سے بے دلیل بات کہتے ہین وَاِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اور جب پڑھی جاتی ہین اونپر اٰیٰتُنَا آیتین ہماری کتاب کی بَیِّنٰتٍ اس حالت مین کہ کھلی ہوئی اور صاف دلالت کرنے والی ہون بعث و نشر کے باب مین جیسے قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ اور اِنَّ الَّذِیْۤ اَحْیَاهَا لَمُحْیِ الْمَوْتٰى مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ نہین ہوتی اونکی دلیل اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا مگر یہ کہتے ہین کہ لاؤ بِاٰبَآىِٕنَاۤ ہمارے باپون کو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم سچ کہنے والے خلق کو زندہ کرنے مین مرنے کے بعد قیامت کے دن اور یہ بات جہل و عناد سے کہتے ہین اسواسطے کہ مردون کے زندہ کرنے کا وقت مقرر کیا گیا ہی خاص وقت کے ساتھ ایسی وجہ پر جو مقتضائے حکمت ہی پس اگر فرمائش کے وقت نہ موجود ہو جائین تو عاجزی پر گمان نہ کرنا چاہیے قُلِ اللّٰهُ یُحْیِیْكُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدا زندہ کرتا ہی تمکو مان کے پیٹ مین ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ پھر مار ڈالتا ہی تمکو دنیا مین ثُمَّ یَجْمَعُكُمْ پھر جمع کریگا تمکو قبرون مین اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ قیامت تک کہ لَا رَیْبَ فِیْهِ نہین ہی کچھ شک اوسکے آنے مین وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن بہتیرے آدمی لَا یَعْلَمُوْنَ نہین جانتے کم فکر کرنے اور منظرون کے قصور سے وَلِلّٰهِ اور اللہ ہی کے

واسطے ہی وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اوسیکی ہی بادشاہی آسمانون اور زمینون کی وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ جسدن قائم
ہوگی قیامت يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ اوسدن ٹوٹا پاوینگے باطل والے نقصان اوٹھاینگے تباہکار اور اونکا نقصان یہ ہوگا کہ دوزخ مین
پہونچینگے وَتَرٰى اور دیکھیگا تو اوسدن كُلَّ اُمَّةٍ ہر گروہ کو جَاثِيَةً گرا زانو کے بل پڑا ہوا اور بعضون نے کہا ہی کہ زانو کے بل گرنا
کافرون کا خاصہ ہی اور یہ بات صحیح ہی بات یہ کہ اسے عام رکھین اسواسطے کہ اوس روز کی ہیبت سے سب لوگ زانو کے بل گر پڑینگے كُلُّ
اُمَّةٍ ہر گروہ تُدْعٰٓى پکارا جائیگا اِلٰى كِتٰبِهَا اپنی کتابون کی طرف یعنی اپنے نامۂ اعمال کی طرف اور اونکو کہینگے اَلْيَوْمَ
تُجْزَوْنَ آج جزا دیے جاؤگے مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے هٰذَا كِتٰبُنَا یہ ہماری کتاب ہی
یعنی وہ کتاب جسکے لکھنے کا حکم ہمنے کراماً کاتبین کو دیا تھا يَنْطِقُ بولتی ہی یعنی ظاہر کرتی ہی عَلَيْكُمْ تمپر تمہارے اعمال بِالْحَقِّ سچائی کے
ساتھ نہ کم نہ زیادہ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ بیشک تھے ہم لکھواتے مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ جو کچھ تھے تم کرتے معالم مین ہی کہ
جب دونون فرشتے بندون کے عمل آسمان پر لیجاتے ہین تو حق تعالی اوس لکھے مین وہ عمل ثابت رکھتا ہی جسپر ثواب یا عذاب ہو اور لغو
اور بیہودہ کو مٹا دیتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ لکھوانا لوح محفوظ مین سے ہی اسواسطے کہ آدمیون کے نامۂ اعمال سال بسال لوح محفوظ سے
فرشتون کو سپرد کرتے ہین فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پھر جو لوگ ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے
کام اچھے فَيُدْخِلُهُمْ تو داخل کریگا اونکو رَبُّهُمْ اونکا رب فِيْ رَحْمَتِهٖ اپنی رحمت مین کہ منجملہ اوسکے بہشت ہی ذٰلِكَ وہ
اپنی رحمت مین داخل کرنا هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ وہی ہی مراد پانا اور چھٹکارا کھلا ہوا وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تھے اور پھر وہ لوگ جو
نہ ایمان لائے اونسے کہینگے کہ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ کیا نہ تھا کہ میری آیتین تُتْلٰى عَلَيْكُمْ پڑھی جاتین تمپر یعنی ہمنے پیغمبر بھیجے تھے کہ
میری کتاب کی آیتین تمپر پڑھتے تھے فَاسْتَكْبَرْتُمْ پھر تمنے تکبر کیا اور اوسپر ایمان لانے سے انکار کیا وَكُنْتُمْ اور تم تھے قَوْمًا
مُّجْرِمِيْنَ ایک گروہ مشرک عاصی وَاِذَا قِيْلَ اور جب کہا جاتا تھا تمہارے سامنے کہ اے لوگو اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ بیشک خدا کا وعدہ
حشر اور حساب اور ثواب اور عذاب کے باب مین حق ہی وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا اور قیامت کچھ شک نہین اوسمین تو قُلْتُمْ
مَّا نَدْرِيْ تم کہتے تھے کہ ہم نہین جانتے کہ مَا السَّاعَةُ کیا چیز ہی قیامت اِنْ نَّظُنُّ گمان نہین کرتے ہم قیامت قائم ہونے کا
اِلَّا ظَنًّا مگر گمان تھوڑا یعنی ہمکو یہ گمان ہی کہ تم بھی اوسکا گمان ہی رکھتے ہو اور تمکو بھی اوسکا یقین نہین وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ
اور نہین ہین ہم اوسمین یقین کرنے والے یعنی ہمکو بھی قیامت قائم ہونے کا یقین نہین وَبَدَا لَهُمْ اور ظاہر ہوگی اونکے واسطے آخرت مین
سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا جزا برائیون کی جو اونھون نے دنیا مین کی ہین وَحَاقَ بِهِمْ اور اوتریگا اونپر مَّا كَانُوْا بِهٖ عذاب
اوسکا کہ تھے اوسکے ساتھ يَسْتَهْزِءُوْنَ ہنسی کرتے قیامت کے عذابون مین سے وَقِيْلَ الْيَوْمَ اور کہینگے اونسے کہ آج نَنْسٰىكُمْ
ہم چھوڑے دیتے ہین تمکو آگ مین جیسے بھولی ہوئی چیز کو چھوڑ دیتے ہین كَمَا نَسِيْتُمْ جسطرح تمنے چھوڑ دیا غفلت کے سبب سے
یعنی جیسے تم غافل تھے لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا دیکھنے سے اپنے اس دن کو اور تمنے آج کے واسطے کچھ تیاری کی وَمَاْوٰىكُمُ
النَّارُ اور ٹھکانا تمہارا آگ ہی وَمَا لَكُمْ اور نہین ہی تمہارے واسطے کوئی مِّنْ نّٰصِرِيْنَ یارون اور مددگارون مین سے

جو تمکو آگ سے بچائے **ذٰلِکُمْ** یہ تمپر عذاب اوترنا **بِاَنَّکُمُ اتَّخَذْتُمْ** بسبب اسکے ہے کہ تمنے ٹھہرالیا **اٰیٰتِ اللّٰہِ** خدا کی آیتون کو
یا اوسکی قدرت کی دلیلون کو **ھُزُوًا** ہنسی ہوئی چیز یعنی اوسپر تم ہنستے تھے اور اوسمین فکر نہ کرتے تھے **وَّغَرَّتْکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا**
اور فریفتہ کیا تمکو زندگی دنیا نے تم حیات فانی پر بھولے تھے اور حیات جاودانی کو بھولے تھے **فَالْیَوْمَ** تو آج **لَا یُخْرَجُوْنَ**
نہ نکالے جائینگے **مِنْهَا** آتش دوزخ سے **وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ** ۝ اور نہ ہین وہ کہ طلب خوشنودی کی کریں اونسے یعنی اونسے
یہ نہ کہینگے کہ تم عذر خواہی کرو تاکہ تمسے ہم خوش ہون اسواسطے کہ خدا کی خوشنودی اونسے جاتی رہی **فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ** پس خدا ہی کے واسطے
سب تعریف **رَبِّ السَّمٰوٰتِ** پیدا کرنے والا آسمانون کا **وَرَبِّ الْاَرْضِ** اور خداوند زمین کا **رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ** ۝ تربیت کرنے والا
سب اہل عالم کا **وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ** اور اوسی کے واسطے ہے بزرگی اور بڑائی اور اوسی کی فرمانبرداری کرنا چاہیے اور اوسکے آثار قدرت ظاہر ہین
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون اور زمین مین **وَهُوَ الْعَزِیْزُ** اور وہ ہے غالب سب خلق پر **الْحَكِيْمُ** ۝ دانا سب کامون مین

سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ مَکِّیَّۃٌ	**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** ۝	**وَهِيَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً**
سورۂ احقاف مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور یہ پینتیس ۳۵ آیتین ہین

حٰمٓ ۝ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حے اشارہ ہے حکم الہی کی طرف اور میم کنایہ ہے مجد بادشاہی کی جانب حق تعالی اپنے حکم
کامل اور مجد شامل کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ جو مجھپر ایمان لایا اوسپر عذاب نہ کرونگا لطائف مین مذکور ہے کہ حے اہل توحید کی حمایت ہے اور میم
مرضات حق ہین اونسے زیادتی کے ساتھ کہ وہ منظر کرتا ہے اسکے درجہ کی طرف **تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ** اوتارنا کتاب کا بعض کے بعد بعض **مِنَ اللّٰهِ**
الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ۝ اللہ کی طرف سے ہے جو قوی اور غالب ہے حکم صائب ہے والا افعال اور اقوال مین اوسکے غیر کی طرف کتاب کا اوترنا نہین ہے
مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو **وَمَا بَیْنَهُمَآ** اور اوس چیز کو جو اون دونون کے
درمیان مین ہے اقسام مخلوقات اور انواع موجودات **اِلَّا بِالْحَقِّ** مگر راستی کے ساتھ ایسی وجہ پر جو اوسکی حکمت اور عدالت کی چاہی ہوئی ہے
وَاَجَلٍ مُّسَمًّی اور نہین پیدا کیا ہمنے اونکو مگر نام رکھے ہوئے زمانہ کے اندازہ کے ساتھ کہ ہر ایک کے باقی رہنے کی آخر مدت ہو یا وہ
زمانہ کہ اوسپر سب کی انتہا ہو کہ وہ قیامت کا دن ہے **وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا** اور وہ لوگ جو نہین ایمان لائے آخرت کا وہ **عَمَّآ اُنْذِرُوْا**
اوس چیز سے کہ ڈرائے جاتے ہین **مُعْرِضُوْنَ** ۝ مونھ پھیرنے والے ہین اوسمین فکر نہین کرتے نہ اوسے
مسلم رکھتے ہین **قُلْ** کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو کہ **اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ** خبر دو مجکو اوس چیز کی
جسے تم پوجتے ہو **مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ** خدا کے سوا جیسے بت اور فرشتے اور جن وغیرہ **اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا** دکھاؤ مجکو کہ
کیا پیدا کیا انھون نے **مِنَ الْاَرْضِ** زمین اور اوسکے اجزا سے **اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ** کیا اونکے واسطے ہے کچھ شرکت **فِی السَّمٰوٰتِ**
آسمان پیدا کرنے مین اور چونکہ ظاہر ہے کہ تمھارے معبود عاجز ہین اور اونکو زمین اور آسمان مین کچھ تصرف نہین تو انھین
پرستش مین شریک کیون کرتے ہو **اِیْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ** لاؤ میرے پاس کوئی کتاب جو تمھارے پاس آئی ہو **مِّنْ قَبْلِ**

هٰذَآ قبل قرآن اوترنے کے کہ اوس کتاب مین تمکو شرک کرنے کا حکم ہوا اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ یا لاؤ اگلون کے علم کا بقیہ یا کوئی روایت
اگلے انبیا علیہم السلام سے جو اس بات پر دلالت کرے کہ وہ تمھارے معبود عبادت کے مستحق ہین اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
اگر ہو تم سچے اپنے دعوے مین جب مشرک اس دلیل مین عاجز آئے تو حق تعالی نے اونکی گمراہی کے باب مین فرمایا کہ وَمَنْ اَضَلُّ
اور کون ہی زیادہ گمراہ مِمَّنْ يَّدْعُوْا اوس شخص سے جو پکارے اور پوجے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا سوا مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ
لَهٗٓ اوسکو جو نہ جواب دے اور نہ قبول کرے اوسکی دعا کو اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن تک یعنی اگر مشرک [illegible]
پکارین تو اجابت کا اثر اوس سے نہ ظاہر ہوگا وَهُمْ اور وہ بت عَنْ دُعَآئِهِمْ [illegible] پکارنے سے جو اون بتون کو پکارتے ہین
غٰفِلُوْنَ ۝ غافل اور بیخبر ہین اور جب وہ اونکا پکارنا سنتے ہی نہین [illegible]
خدا اونکی عبادت سے دست بردار ہوا اور چند بجس جماد [illegible]
کسے کہ چشمہ آب حیات بگذارد ورو نہد بسوے ظلمات ﴿ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ اور جب [illegible] لوگ تو كَانُوْا لَهُمْ
ہونگے معبود باطل اپنی پرستش کرنے والون کے اَعْدَآءً دشمن [illegible]
وَّكَانُوْا اور ہونگے معبود باطل بِعِبَادَتِهِمْ اپنے عابدون کی [illegible] كٰفِرِيْنَ کافر اور منکر عبادت کرنے والوں
اونکی پرستش سے منکر ہو جاوینگے یعنی بت کہینگے کہ انھون نے ہماری [illegible] جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ
بِشِرْكِكُمْ [illegible] بت پرست کہینگے کہ ہمنے تو بتون کی پرستش نہین کی جیسا کہ حق تعالی نے [illegible] وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ
اور جب پڑھی جاتی ہین کافرون پر اٰيٰتُنَا ہماری کتاب کی آیتین بَيِّنٰتٍ [illegible] قَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کہتے ہین کافر لِلْحَقِّ حق بات کو لَمَّا جَآءَهُمْ [illegible] هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ [illegible]
اَمْ يَقُوْلُوْنَ اور اسی پر بس نہین کرتے کہ اوسے جادو کہین بلکہ کہتے ہین کہ افْتَرٰىهُ افترا کیا ہی قرآن کو محمد نے یعنی اپنی طرف سے
کہلیا ہی قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ کہہ کہ اگر افترا کیا ہو مین نے بفرض محال تو [illegible] گناہ ہوگا اور البتہ اوسکی جزا مین عذاب بھی بڑا ہوگا
فَلَا تَمْلِكُوْنَ پس تم اور تمھارے غیر مالک نہین ہوسکتے لِیْ میرے واسطے مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا خدا سے کسی چیز کے یعنی اگر
خدا نے مجپر عذاب کرنا چاہا ہو تو تم اوس مین سے کچھ بھی دفع کرنے پر قادر نہین ہو تو مین کیونکر جرأت کرون اور مددگار کے بھروسے پر
یہ کام کرون هُوَ اَعْلَمُ خدا خوب جانتا ہی بِمَا تُفِيْضُوْنَ اوس چیز کو جو خوض کرتے ہو تم فِيْهِ جس مین یعنی اوس مین طعن کرتے ہو
اور سحر اور افترا کیا ہوا نہ کہو كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا کافی ہی گواہ اوسکا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ میرے تمھارے درمیان میری گواہی
دیگا کہ میرا کلام سچ تھا اور مین نے تمکو احکام پہونچا دیے اور تمپر گواہی دیگا کہ تم جھوٹ بولے اور تمنے عناد انکار اور فساد کیا وَهُوَ
الْغَفُوْرُ اور وہ بخشنے والا ہی اوسے جو شرک سے توبہ کرے الرَّحِيْمُ ۝ مہربان ہی اوسپر جو ایمان مین پکا ہو قُلْ
مَا كُنْتُ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین ہون مین بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ نیا آیا ہوا پیغمبرون مین سے یعنی مین پہلا پیغمبر
نہین آیا ہون مجھسے پہلے بھی پیغمبر ہوے تھے تو تم میری نبوت کے کیون منکر ہو وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ اور مین نہین جانتا کہ

کیا کیا جائیگا بِیْ میرے ساتھ یعنی مجھے محنت ہوگی یا راحت یہان ہونگا یا ہجرت کرونگا یا کفار قوم کے ساتھ مجھے قتال کرنا ہوگا
وَلَا بِکُمْ ؕ اور مین نہین جانتا کہ تمھارے ساتھ کیا کیا جائیگا زمین مین دھنسا دیے جاؤگے کہ آندھی سے ہلاک ہوگے یا زلزلے سے یا قتل
ہوگے یا قید یا اسکے سوا اور کچھ معالم مین ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد مشرک خوش ہوے اور بولے کہ ہمارا اور محمد کا کام خدا کے نزدیک ایک ہی وہ اپنا انجام
نہین جانتا جیسے ہم نہین جانتے اور اگر خدا کی طرف سے ہمارے اوپر مبعوث ہوتا تو چاہیے تھا کہ خدا اوسے خبر کرتا کہ اوسکے ساتھ کیا کریگا
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ اسباب نزول مین لکھا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین
دیکھا کہ آپ نے ہجرت فرمائی ہی ایسی زمین پر جسمین پانی درخت اور خرمے کے باغ ہین صحابہ رضی اللہ عنہم یہ خواب سنکر خوش ہوے
جب اوسکی تعبیر دیر کو ظاہر ہوئی اور کافرون کی ایذا رسانی حد سے زیادہ بڑھی تو اصحاب ہجرت مین جلدی کرتے تھے تو یہ آیت نازل
ہوئی کہ ای ہمارے حبیب کہدو کہ مین نہین جانتا کہ مجھے اور تمکو ہجرت کا حکم ہوگا یا نہین اِنْ اَتَّبِعُ نہین پیروی کرتا ہون مین اِلَّا مَا یُوْحٰٓی
مگر اوس چیز کی جو وحی کی جاتی ہی اِلَیَّ میری طرف اور مین اوس سے درگذر نہین کرسکتا وَمَآ اَنَا اور نہین ہون مین اِلَّا نَذِیْرٌ
مگر ڈرانے والا عذاب الٰہی سے مُّبِیْنٌ ○ کھلا ہوا ڈرانے والا اور مین کامون کے انجام کی خبر بے وحی الٰہی کے نہین دے سکتا کیا خوب
کسی نے کہا ہی رباعی ای دل تا کے فضولی و بوالعجبی ✣ از من چہ نشان عاقبت میطلبی ✣ سرگشتہ بود خواہ ولی خواہ نبی ✣ در وادیِ
مَا اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ ✣ قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَیْتُمْ خبر دو مجکو اِنْ کَانَ اگر ہو قرآن مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ
خدا کے پاس سے وَکَفَرْتُمْ بِہٖ اور تم کافر ہوے ہو اوسکے ساتھ وَشَہِدَ اور گواہی دی ہی شَاہِدٌ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ
ایک گواہی دینے والے نے بنی اسرائیل مین سے یعنی اونکے عالمون نے جیسے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اور بعضون نے کہا ہی کہ
یامین بن یامین رضی اللہ عنہ نے عَلٰی مِثْلِہٖ قرآن پر کہ خدا کے پاس سے ہی فَاٰمَنَ پھر ایمان لایا ہی اوسکا مسروق رحمہ اللہ تعالی سے
منقول ہی کہ یہ گواہ نہ ابن سلام رضی اللہ عنہ ہین نہ اونکے اور کوئی علماء بنی اسرائیل مین سے اسواسطے کہ ابن سلام رضی اللہ عنہ مدینہ
منورہ مین مشرف باسلام ہوے اور یہ حکم مکہ معظمہ مین اوترا بلکہ یہ آیت حجت باہمی کے وقت تھی جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قریش کے
درمیان واقع ہوئی تھی اور گواہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ ہین اور مثل قرآن توریت ہی اور آیت کے معنی یہ ہین کہ اگر قرآن حق تعالی کے پاس سے ہو
اور تم اوسپر ایمان نہین لاتے اور حضرت موسیٰ نے توریت پر گواہی دی کہ وہ بھی خدا کے پاس سے ہی اور وہ تو قرآن پر ایمان لائے تھے
وَاسْتَکْبَرْتُمْ ؕ اور تمنے سرکشی کی اور اوسپر ایمان نہ لائے تو تم اس کام مین اپنے اوپر فلاح نہ پاؤگے اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ اللہ لَا یَہْدِی
الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ○ نہین ہدایت کرتا ظالمون کے گروہ کو اور اونھین گمراہی کے جنگل مین چھوڑ دیتا ہی لکھا ہی کہ جب قبائل ع ۱۰
جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفاری ایمان لائے تو بنو عامر اور غطفان اور اشجع نے اونپر طعن شروع کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور کہا اونھون نے جو کافر تھے بنو عامر اور مثل اونکے لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کے واسطے جو ایمان
لائے جہینہ اور اونکے مثل کہ لَوْ کَانَ خَیْرًا اگر ایمان خوب ہوتا اور راستی اور درستی رکھتا تو مَّا سَبَقُوْنَآ نہ سبقت
لیجاتے ہمپر اور جلدی نہ کرتے اِلَیْہِ ؕ اوسکی طرف قبیلون کے رذیل لوگ بلکہ ہمہی اونسے پہلے ہوتے اسواسطے کہ ہمارا رتبہ اونسے

بہت بڑا ہی اور بھاری بزرگی اور شہرت بہت ہی یا ابن سلام اور اونکے دوستون رضی اللہ عنہم کے اسلام کے بعد یہودیون نے کہا کہ جو کچھ محمد کہتے ہین
کہ مین لایا ہون اگر وہ خوب ہوتا تو اور لوگ ہمپر سبقت نہ لیجا سکتے اسواسطے کہ ہمین اونسے زیادہ علم ہی وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ اور جب
راہ نہ پائی کافرون نے یا یہودنے قرآن کی طرف یا جو کچھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے اوسکی طرف فَسَيَقُوْلُوْنَ تو کہتے ہین کہ
هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ یہ جھوٹ پرانا ہی یعنی اگلے لوگون نے بھی ایسا ہی کہا ہی وَمِنْ قَبْلِهٖ اور حال یہ ہی کہ قرآن سے
پہلے كِتٰبُ مُوْسٰٓى کتاب موسٰی کی تھی یعنی توریت اور کیا ہمنے اوسے اِمَامًا اہل دین کا پیشوا وَّرَحْمَةً اور رحمت کا
سبب اون لوگون کے واسطے جو اوسے باور کرتے ہین وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ اور یہ قرآن ایک کتاب ہی تصدیق کرنے والی
توریت کی یا جتنی کتابین اوترین سب کی لِّسَانًا عَرَبِيًّا عربی زبان مین لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا تاکہ ڈرائے اون لوگون کو
جنھون نے ظلم کیا اپنے نفس پر کفر اور معصیت کرکے وَبُشْرٰى اور قرآن خوشخبری دینے والا ہی لِلْمُحْسِنِيْنَ نیک کام کرنے والون کے
واسطے خدا کی رضامندی کی اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا تحقیق کہ وہ لوگ جنھون نے کہا کہ رَبُّنَا اللّٰهُ رب ہمارا اللہ ہی ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
پھر قائم رہے اوسپر اور اوس سے پھرے نہین یعنی توحید کہ خلاصہ علم ہی اور استقامت کہ منتہائے عمل ہی اونھون نے دونون کو
جمع کر لیا بحر الحقائق مین فرمایا ہی کہ ظاہری اعضا سے استقامت کرنا ارکان شریعت بجالانے پر اور نفوس سے آداب شریعت حاصل
کرنے پر اور قلوب سے قلوب صاف کرنے پر تعلقات سے اور ارواح سے جلا حاصل کرنے پر انوار صفات سے اور سر سے محض توحید اور
خفی سے فنا پر غیر حق سے اور بقا پر حق کے ساتھ کمال استقامت یہ ہی اور جاننا چاہیے کہ استقامت کی ہمراہی بغیر منزل مقصود پر پہونچنا
نہایت باطل فکر ہی اور بہت محال خیال ہی مصرع کراست نیابی مگر ز استقامت + فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ تو کچھ خوف نہین مستقیم ہونیوالون کو
اوس جہان مین کوئی مکروہ اور ناگوار چیز پہونچنے کا وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہ رنجیدہ ہوتے ہین اس جہان مین کوئی محبوب اور مرغوب چیز
فوت ہوجانے پر اُولٰٓئِكَ وہ گروہ یعنی ایمان اور استقامت والے اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ جنت والے لوگ ہین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے
اوسمین جَزَآءً جزا دیے جائینگے جزا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے عمل کرتے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ
اور حکم کیا ہمنے آدمی کو بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ اوٹھایا ہی آدمی کو اوسکی ماں نے
كُرْهًا رنج اور سختی کے ساتھ وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا اور رکھا اوسے محنت اور مشقت سے وَحَمْلُهٗ اور اوسکے حمل کی مدت وَفِصٰلُهٗ
اور اوسکے دودھ چھوڑنے کا زمانہ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا تیس مہینے ہین جو کوئی چاہے کہ رضاعت کی مدت پوری ہو اور یہان سے
معلوم ہوا کہ کم سے کم حمل کی مدت چھ مہینے ہین اسواسطے کہ دودھ پلانے کا زمانہ دو برس کامل ہی حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ تا وقتیکہ پہونچے آدمی
اَشُدَّهٗ اپنی قوت کے کمال کو کہ وہ تینتیس برس کی عمر ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اٹھارہ برس سے چالیس برس تک کی عمر
وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً اور پہونچے چالیس برس کی عمر کو اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے
ساتھ یہ آیت خاص ہی اسواسطے کہ آپ چھ مہینے اپنی ماں کے پیٹ مین رہے اور دو برس کامل دودھ پیا اور اٹھارہ برس کی عمر مین
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سن شریف بیس برس کا تھا

پہلی برس زمانے سے حضرت صدیق اکبر سفر و حضر مین آپ کے رفیق اور مصاحب رہے اور جب حضرت کا سن شریف چالیس برس کو پہونچا تو آپ
رسول ہوئے اور حضرت صدیق کا سن اڑتیس برس کا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور جب چالیس برس کو آپکی عمر پہونچی تو
قَالَ رَبِّ کہا کہ اے میرے رب اَوْزِعْنِیْٓ الہام دے مجکو اور توفیق عطا کر اَنْ اَشْكُرَ تاکہ مین شکر کرون نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ
تیری نعمت کا جو تو نے اپنے کرم عمیم سے اَنْعَمْتَ عَلَیَّ انعام کی مجکو وہ اسلام کی نعمت ہے وَعَلٰی وَالِدَیَّ اور اوس
نعمت پر جو تو نے میرے ماں باپ کو دی ہے کہ وہ زندگی اور قدرت ہے اور بعضون نے نعمت اسلام بھی کہی ہے اسواسطے کہ حضرت صدیق کے
سوا مہاجرین اور انصار مین کوئی وہ نہین ہے کہ جسکے ماں باپ کو بھی اسلام کی دولت حاصل ہوئی ہو وَاَنْ اَعْمَلَ اور الہام دے کہ
مین عمل کرون صَالِحًا عمل نیک کہ تَرْضٰىهُ پسند فرمائے تو اوسے اور اوس سے خوش رہے حق تعالیٰ نے اونکی دعا قبول فرمائی
اور توفیق دی کہ غلامون پر کہ کافرین کے واسطے سختی اور عذاب کرتے تھے اونھین مول لیکر آزاد کر دیا اونھین سے ایک حضرت بلال حبشی بھی ہین
رضی اللہ عنہم وَاَصْلِحْ لِیْ اور دعا کی اپنی اولاد کے واسطے اسطرح پر کہ صلاحیت پیدا کر میرے واسطے یعنی نیکی اور صلاح جاری کر دے
فِیْ ذُرِّیَّتِیْ میری اولاد مین اور یہ دعا بھی قبول ہو گئی اسواسطے کہ حضرت صدیق کی بیٹی ام المومنین حضرت بی عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح اور صحبت اور خدمت مین آکر سرفراز ہوئین وسیط مین ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے
سوا اور کسی صحابی کی چار پشتون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا دادا حضرت ابو قحافہ بیٹے حضرت صدیق اکبر پوتے حضرت عبدالرحمان
بن ابی بکر پرپوتے ابو عتیق رضی اللہ عنہم یہ سب شرف صحابیت سے مشرف تھے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد مین بہت بڑے بڑے
قابل عالم مین موجود ہین اونمین سے اکثر علم اور صلاح سے آراستہ ہین اِنِّیْ تحقیق کہ مین تُبْتُ اِلَیْكَ باز آیا مین ہر ایک چیز سے جسمین
تیری رضامندی نہین ہے اور پھرا مین تیری طرف وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اور یقینی مین گردن جھکائے ہوئے ہون تیرے حکم کے
سامنے اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جنھون نے ماں باپ کے ساتھ نیکی کی اور شکر نعمت بجا لائے الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ وہ لوگ ہین کہ قبول کرتے ہین ہم
عَنْهُمْ اونسے اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا بہت نیک اون کامون کے جو اونھون نے کیے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ احسن یہان حسن کے
معنی مین ہے یعنی اونکے نیک کام مقبول ہین وَنَتَجَاوَزُ اور درگذر کرتے ہین ہم عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ اونکے گناہون سے اور کسینے دونون
جگہ تُتَقَبَّلُ اور تُتَجَاوَزُ کو تے سے اور احسن کے نون کو پیش پڑھا ہے یعنی قبول کیے جاتے ہین اونکے عمل اور درگذر کیے جاتے ہین اونکے گناہ
اور وہ شمار کیے جائینگے فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ جنتیون مین وَعْدَ الصِّدْقِ وعدہ دیا اللہ نے وعدہ سچا نیکی قبول کرنے
اور گناہون سے درگذر کرنے مین الَّذِیْ كَانُوْا وہ وعدہ جسکا تھے دنیا مین یُوْعَدُوْنَ وعدہ دیے گئے اور وہ وعدہ
اس آیت مین ہے کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ آخر آیت تک وَالَّذِیْ قَالَ اور وہ شخص جسنے کہا لِوَالِدَیْهِ اپنے
ماں باپ کو جب کہ اوسکے ماں باپ اوسے ایمان کی طرف بلاتے تھے تو اوسنے کہا کہ اُفٍّ لَّكُمَآ کراہت اور رشک ہے تمھارے واسطے
یعنی مین تمسے بیزار ہون اَتَعِدٰنِنِیْٓ کیا وعدہ دیتے ہو تم دونون مجکو اَنْ اُخْرَجَ یہ کہ نکالا جاؤنگا مین قبر سے یعنی مجھے مرنے کے بعد
اوٹھائینگے اور زندہ کرکے قبر سے نکالینگے وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ اور تحقیق کہ گذر گئے بہت سے قرن مِنْ قَبْلِیْ مجھ سے پہلے

اور ایک بھی پھر نہ آیا وَھُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰہَ اور ماں باپ فریاد کرتے تھے خدا سے اور کہتے تھے کہ وَیْلَکَ اٰمِنْ وائے تجھ پر ایمان لا
قیامت کا اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ بیشک وعدہ اللہ کا بعث ونشر کے باب میں حَقٌّ سچ ہے فَیَقُوْلُ تو وہ شخص کہتا کہ مَا ھٰذَآ نہیں ہے
جسکی طرف تم مجکو بلاتے ہو اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ مگر کہانیاں اگلوں کی اور باطل اور جھوٹ باتیں لکھدی ہیں بعضوں نے
کہا ہے کہ یہ آیت اسلام قبول کرنے کے قبل حضرت عبد الرحمان بن ابی بکر کی شان میں نازل ہوئی اور ام المومنین حضرت بی بی عائشہ اس قول سے
منکر ہیں اور صحیح یہ بات ہے کہ یہ آیت ایک کافر کی شان میں نازل ہوئی کہ وہ اپنے ماں باپ کے حق میں عاق تھا یعنی اونکو ایذا دیتا تھا
اُولٰٓئِکَ وہ عاق اور منکر لوگ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْھِمُ الْقَوْلُ وہ ہیں کہ واجب ہوئی اونپر عذاب کی بات اور وہ ہونگے فِیْٓ اُمَمٍ
قَدْ خَلَتْ چند گروہ کے ساتھ جو کافروں میں سے گذر گئے ہیں مِنْ قَبْلِھِمْ قبل اونسے مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ جن اور
آدمیوں میں سے اِنَّھُمْ بیشک یہ اور وہ کَانُوْا ہیں خٰسِرِیْنَ نقصان پانے والے وَلِکُلٍّ اور ہر ایک کے واسطے ان دونوں
فریق میں سے دَرَجٰتٌ درجے اور مرتبے ہیں مِّمَّا عَمِلُوْا اوس چیز کی جزا سے جو اونھوں نے کام کیے ہیں نیک کام والوں کے
درجے بلندی کی طرف اور برے کام والوں کے پستی کی طرف وَلِیُوَفِّیَھُمْ اور ایسا مقرر کیا ہے خدا نے تاکہ پورا کر دے اونکو
اَعْمَالَھُمْ جزا اونکے کاموں کی وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اور وہ ظلم نہ کیے جائینگے ثواب میں کمی کر کے اور عذاب میں زیادتی کر کے
وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور یاد کر اوس دن کو کہ جب پیش کیے جائینگے کافر عَلَی النَّارِ آتش دوزخ پر موضح میں ہے
کہ آگ کو کافروں پر پیش کرینگے اور اونکے موافق لوگوں کو دوزخ میں اونھیں دکھائینگے تاکہ اونکا رنج اور حسرت زیادہ ہو اور اونسے
کہینگے کہ اَذْھَبْتُمْ لیگئے تم اور کھا گئے تم نے طَیِّبٰتِکُمْ اپنی مزہ دار چیزیں فِیْ حَیَاتِکُمُ الدُّنْیَا زندگی دنیا میں جو تمکو حاصل تھی
وَاسْتَمْتَعْتُمْ اور فائدہ اوٹھایا تمنے بِھَا اون لذتوں سے یعنی دنیا میں لذتیں پوری کر لیں اور آخرت کے واسطے کچھ نہ چھوڑا
فَالْیَوْمَ تُجْزَوْنَ تو آج تم جزا دیے جاؤ گے عَذَابَ الْھُوْنِ عذاب ذلت اور رسوائی کا بِمَا کُنْتُمْ تَسْتَکْبِرُوْنَ
بسبب اسکے کہ تھے تم تکبر کرتے فِی الْاَرْضِ زمین میں بِغَیْرِ الْحَقِّ ناحق بے استحقاق یعنی تکبر کرتے تھے باطل دنیا کے ساتھ وَبِمَا کُنْتُمْ
تَفْسُقُوْنَ ع اور بسبب اسکے کہ تم فسق کرتے تھے اور فخر کرتے تھے اور حکم سے باہر قدم رکھتے تھے اور فرمانبرداری نہ کرتے تھے یہاں کے
طالبوں کو تنبیہ ہے کہ قدم اندازہ شرع سے باہر نہ رکھیں نظم پا از حد و شرع بیرون منہ ۔ خود را اسیر نفس و ہوا مکن ۔ حیلہ
شرع نیست خلاصی ز چاہ طبع ۔ این رشتہ را ز دست رہا مکن ۔ وَاذْکُرْ اَخَا عَادٍ اور یاد کر عاد کے بھائی کو یعنی
اوس پیغمبر کو جو قبیلہ عاد سے تھا اس سے حضرت ہود مراد ہیں حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ قوم ہود کا حال قریش کے معاندوں سے کہہ
اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَہٗ جب ڈرایا قوم اپنی کو عذاب الٰہی سے بِالْاَحْقَافِ مقام احقاف میں اور وہ ایک ریگستان تھا حضرموت کے
قریب ولایت یمن میں اور بعضے کہتے ہیں کہ عمان اور مہرہ کے درمیان وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ اور حال یہ ہے کہ گذر گئے تھے
پیغمبر ڈرانے والے مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ ہود سے پہلے وَمِنْ خَلْفِہٖٓ اور اوسکے پیچھے بھی آئے یعنی اوسکے پہلے بھی
خلق میں پیغمبر تھے اور اوسکے بعد بھی ہوئے جب حضرت ہود قوم عاد کی طرف مبعوث ہوئے تو اونکو پکارا اَلَّا تَعْبُدُوْٓا

یہ کہ نہ عبادت کرو إِلَّا اللَّهَ مگر اللہ کو کہ وہی مستحق عبادت ہے إِنِّي أَخَافُ بیشک میں خوف کرتا ہوں عَلَيْكُمْ تم پر عَذَابَ
يَوْمٍ عَظِيمٍ عذاب سے اوس دن کے جو بڑا اور ہول بھرا ہے قَالُوا کہا قوم کے لوگوں نے کہ اے ہود أَجِئْتَنَا کیا آیا ہے تو ہمارے
پاس لِتَأْفِكَنَا تاکہ پھیرے تو ہمکو عَنْ آلِهَتِنَا ہمارے بتوں کی پرستش سے تہدید کرکے اور وعید سنا کر فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا پس لاؤ
وہ جو ہمسے وعدہ کیا ہے تو نے عذاب إِنْ كُنْتَ اگر ہے تو مِنَ الصَّادِقِينَ سچوں میں سے اپنے وعدہ میں قَالَ کہا ہود
علیہ السلام نے کہ جلدی نہ کرو عذاب طلب کرنے میں إِنَّمَا الْعِلْمُ نہیں ہے اوسکے نازل ہونے کے وقت کا علم مگر عِنْدَ اللَّهِ نزدیک
اللہ کے پاس اور مجھے اوسمیں دخل نہیں ہے وَأُبَلِّغُكُمْ اور تمکو پہونچاتا ہوں مَا أُرْسِلْتُ بِهِ وہ چیز کہ بھیجا گیا ہوں اوسکے
ساتھ اور میرے ذمہ پر فقط حکم پہونچا دینا ہے وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ اور مگر دیکھتا ہوں میں تمکو قَوْمًا تَجْهَلُونَ ایک گروہ
کہ نادانی کرتے ہو اور عذاب نازل ہونے کی جلدی کرتے ہو سورۂ اعراف میں مذکور ہوا کہ قیل نام ایک شخص نے قوم عاد کے ایک گروہ کے
ساتھ حرم میں جاکر مینھ برسنے کی دعا کی تین ابر پیدا ہوے اور منادی نے ندا کی کہ انمیں سے ایک اختیار کرلو سیاہ ابر اختیار کیا وہ ابر اونکے
شہر تک آتا تھا فَلَمَّا رَأَوْهُ پھر جسوقت اوسے دیکھا جس عذاب کا وعدہ تھا عَارِضًا ایک ابر پھیلا ہوا عذاب آسمان میں مُسْتَقْبِلَ
أَوْدِيَتِهِمْ سامنے آنے والا اونکے جنگلوں کے قَالُوا کہا اونھوں نے کہ هَٰذَا یہ ابر ہے عَارِضٌ مُمْطِرُنَا پھیلا ہوا مینھ
برسانے والا ہمپر پس حضرت ہود نے فرمایا کہ بَلْ هُوَ یہ مینھ برسانے والا نہیں ہے بلکہ یہ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ وہ چیز ہے کہ جلدی
کرتے تھے تم اوسکی رِيحٌ یہ ہوا ہے فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ اسمیں عذاب دکھ دینے والا ہے اور وہ ایک ہوا ہے کہ نہایت
تندی کے سبب سے تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ ہلاک اور نیست و نابود کرتی ہے سب چیزوں کو اونکی جان مال چارپایوں کو بِأَمْرِ رَبِّهَا
اپنے رب کے حکم سے پھر وہ ہوا آئی شدت اور تندی اور سرکشی کے ساتھ اور احقاف کی ریت کے پشتے اونپر ڈالدیے سات دن رات
اوسمیں دبے رہے پھر ریت اونپر سے اوڑا دی اور اونکے بدنوں کو دریا میں ڈالدیا فَأَصْبَحُوا پھر ہوگئے وہ ایسے حال پر کہ اگر کوئی
اونکے شہر و دیار میں پہونچتا تو لَا يُرَىٰ نہ دیکھا جاتا إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ مگر اونکے مکان یعنی وہ تو سب ہلاک ہوگئے اور اونکے مکان
خالی باقی رہے كَذَٰلِكَ جسطرح ہمنے اونکو جزا دی اسی طرح نَجْزِي جزا دیتے ہیں ہم الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ تکذیب کرنے والے
اور کافروں کے گروہ کو وَلَقَدْ مَكَّنَّاهُمْ اور بیشک و شبہہ قدرت دی تھی ہمنے قوم عاد کو فِيمَا إِنْ مَكَّنَّاكُمْ اوس
چیز میں کہ نہیں قدرت دی تمکو اے کفار قریش فِيهِ اوس چیز میں کہ وہ قوت شوکت مال کی کثرت تصرف حکومت ہے وَجَعَلْنَا
لَهُمْ اور دیے ہمنے اونکو سَمْعًا کان تاکہ سنیں وَأَبْصَارًا اور آنکھیں تاکہ دیکھیں وَأَفْئِدَةً اور دل تاکہ دریافت
کریں اور اونھوں نے گوش ہوش سے حق بات نہ سنی اور دیدۂ دل سے قدرت کی دلیلیں نہ دیکھیں اور دل سے خدا کی صنعتوں میں
تفکر نہ کیا اور جبکہ اونپر عذاب نازل ہوا فَمَا أَغْنَىٰ تو دفع نہ کیا عَنْهُمْ اونسے سَمْعُهُمْ اونکے کان نے
وَلَا أَبْصَارُهُمْ اور نہ اونکی آنکھوں نے وَلَا أَفْئِدَتُهُمْ اور نہ اونکے دلوں نے مِنْ شَيْءٍ کچھ بھی عذاب الٰہی میں سے
إِذْ كَانُوا جبکہ تھے کہ تقلید اور تعصب کی وجہ سے يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ انکار کرتے تھے خدا کی آیتوں کا یا پیغمبر صلی اللہ

ع ۶

علیہ وآلہ وسلم کے معجزون کا وَحَاقَ بِهِم اور گھیر لیا اونھین مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ اوس چیز نے کہ تھے اوسکے ساتھ
ہنسی کرتے یعنی عذاب نے وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا اور ضرور ضرور ہلاک کیا ہمنے ای اہل مکہ مَا حَوْلَكُم اوس چیز کو جو تمہارے گرداگرد ہے
مِّنَ الْقُرَىٰ دیہات جیسے حجر و موتفکہ وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ اور بار بار پھیر پھیر کر دکھائیں ہمنے نشانیان اور دلیلین اونکے ہلاک ہونیکی
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ شاید کہ پھرین کفر سے مگر وہ نہ پھرے اور ہلاک ہوگئے فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ پھر کیون نہ مدد دی
اونکو الَّذِينَ اتَّخَذُوا انھون نے جنکو پکڑا تھا اون ہلاک ہونیوالون نے مِن دُونِ اللَّهِ سوا اللہ کے قُرْبَانًا خدا کے
ساتھ تقرب کے واسطے آلِهَةً بہت سے معبود یعنی جن بتون کو اونھون نے تقرب کے واسطے خدا ٹھہرالیا تھا اون بتون نے
عذاب کے وقت اون بت پرستون کو کیون نہ مدد دی بَلْ ضَلُّوا بلکہ کھوئے گئے عَنْهُمْ اونکی مدد کرنے سے یعنی نا امید ہوے
اور اونکی یہ امید منقطع ہوگئی کہ بت ہماری مدد کرینگے وَذَٰلِكَ اور بتون کو تقرب آلہی کے واسطے خدا ٹھہرالینا إِفْكُهُمْ اونکا جھوٹ ہے
وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ اور وہ چیز کہ ہین افترا کرتے اور خدائی کو ایک مخلوق عاجز کے ساتھ نسبت دیتے ہین اور خالق قادر
کی طرف توجہ کرنے سے مونھ پھیرتے ہین مصرع رو ہر کہ از تو تافت دگر آبرو نہ یافت + ارباب سیر اسبات پر ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم طائف سے پھرتے وقت بطن النخل مین اوترے اور رات کو اوٹھکر نماز تہجد مین قرآن پڑھتے تھے ایک گروہ جن نصیبین سے
یمن کو جاتا تھا وہان قرأت کی آواز سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنے کو ظاہر کیا تو حق تعالی اوس قصے سے خبر دیتا ہے وَإِذْ
صَرَفْنَا اور یاد کر اوسے کہ پھیرا اور جھکا دیا ہمنے إِلَيْكَ تیری طرف نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ ایک گروہ کو جنون مین سے اور وہ سات تھے
نصیبین یا نینوی یا جزیرہ موصل کے اور صاحب عین المعانی نے جو اونکے نام صحیح کرکے لکھے ہین سو یہ ہین شاصر ناصر بن ہش آزد ابیان
الاحقم اور بعضے کہتے ہین کہ نو تھے ورد اور زوبعہ بھی اونمین تھے اور وہ ابلیس کے بیٹے ہین اور دس اور بارہ بھی کہے ہین لباب مین ہے کہ ستر
جن تھے اور بہر تقدیر يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ سنتے تھے قرآن اور کان لگائے ہوئے تھے فَلَمَّا حَضَرُوهُ پھر جب حاضر ہوے
رسول کے پاس تو قَالُوا بولے آپس مین ایک دوسرے سے کہ ادب کی راہ سے أَنصِتُوا چپ ہو اور سنو تو تفسیر مین ہے کہ قرآن
سننے کے شوق سے ایک دوسرے پر گر پڑے فَلَمَّا قُضِيَ پھر جب تمام کی گئی قرأت تو وہ جن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے
اور خبرین پوچھین اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونھین اونکی قوم کی طرف اپنا نائب اور رسول کیا اور وہ وَلَّوْا پھرے إِلَىٰ
قَوْمِهِم اپنی قوم کی طرف مُّنذِرِينَ ۝ ڈرانے والے اور اسلام کی طرف بلانے والے اور قَالُوا يَا قَوْمَنَا کہا اونھون نے
ای ہماری قوم إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا بیشک ہمنے سنی ایک کتاب کہ خدا کی طرف سے أُنزِلَ اوتاری گئی ہے مِن بَعْدِ مُوسَىٰ موسی کی
کتاب کے بعد مُصَدِّقًا تصدیق کرنے والی لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ اوس چیز کی جو اوسکے پہلے تھین کتابین یا اونکے موافق بعضون نے
کہا ہے کہ وہ جن یہودی تھے اور انجیل نازل ہونے کی اونکو خبر نہ تھی یا اوسکا اعتقاد نہ رکھتے تھے جیسا کہ یہود کا اعتقاد ہے اس جہت سے
أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ کہا يَهْدِي راہ دکھاتی ہے وہ کتاب إِلَى الْحَقِّ حق کی طرف یعنی صحیح اور درست عقیدون کی طرف وَإِلَىٰ طَرِيقٍ
مُّسْتَقِيمٍ ۝ اور سیدھی راہ کی طرف یعنی منزل مقصود کو پہونچا دینے والی يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا ای ہمیری قوم کے

اوسکو قبول کرو یعنی اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰہِ اللہ کی طرف بلانے والے یعنی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وَاٰمِنُوْا بِہٖ اور ایمان لاؤ [illegible]
[illegible] اور رنج ماندہ نہیں ہوتی خبر ہین يَغْفِرْ لَكُمْ تاکہ بخشدے خدا تمھارے واسطے مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ تمھارے گناہوں میں سے
جو متعلق انکے ہون اور بعضوں نے کہا ہے کہ تمھارے سب گناہ بخشدے وَيُجِرْكُمْ اور رہائی دے تمکو مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ عذاب
دردناک سے وَمَنْ لَّا يُجِبْ اور جو کوئی نہ قبول کریگا دَاعِيَ اللّٰهِ اللہ کی طرف پکارنے والے کو یعنی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ تو نہیں ہے عاجز کرنے والا فِي الْاَرْضِ زمین میں یعنی جو خدا کی طرف بلانے والے کو قبول نہ کریگا اوسپر
عذاب نازل ہوگا اور وہ عذاب کرنے سے خدا کو عاجز نہ کرسکیگا وَلَيْسَ لَهٗ اور نہیں ہیں اوسکے واسطے مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ
خدا کے سوا دوست اور مددگار اُولٰٓئِكَ وہ لوگ نہ قبول کرنے والے فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں [illegible]
واضح ہو جو جن مومن ہین انکے حکم میں عالموں کو اختلاف ہے بعضے اس بات پر ہین کہ اونکا ثواب یہی آتش دوزخ سے نجات ہے [illegible]
فرمایا يُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہے کہ جنوں کے واسطے ثواب یہ ہے کہ وہ آتش دوزخ سے بچینگے
پھر اونکو خاک کر دینگے بہائم کی طرح حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی اسی طرف گئے ہیں اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات پر ہین کہ جنوں کا
نیک کام کرنے پر ثواب ہے جیسا برے کام کرنے پر عذاب ہوگا ضحاک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جن بہشت میں آئینگے اور کھائینگے
پیینگے امام ابوبکر نقاش رحمہ اللہ تعالی کی تفسیر میں ایک حدیث ہے کہ جن بہشت میں آئینگے امام نقاش سے لوگوں نے پوچھا کہ وہ جنت کی
نعمتیں کھائینگے فرمایا کہ حق تعالی اونکو ایسی تسبیح اور ذکر تعلیم فرمائیگا کہ اوس سے اونکو ویسی لذت حاصل ہوگی جیسی آدمیوں کو بہشت کی
نعمتوں سے معالم میں ہے کہ ضمرہ بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا کہ آیا واسطے جن کے ثواب ہے فرمایا ہاں اور یہ آیت پڑھی لَمْ يَطْمِثْهُنَّ
اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ اور کہا اَلْاِنْسِيَّاتُ لِلْاِنْسِ وَالْجِنِّيَّاتُ لِلْجِنِّ اور معالم میں عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے منقول ہے کہ
ایمان والے جن بہشت کے گرداگرد صحن اور ربض وغیرہ میں رہینگے بہشت میں نہیں اور قاضی نے انوار میں فرمایا ہے کہ بہت ظاہر یہ بات ہے کہ
جن ثواب تکلیف میں انسان کے مثل ہیں واللہ اعلم بالصواب اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہیں دیکھا اور نہیں جانا بعث و حشر کے منکروں نے
اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ یہ کہ اللہ ایسا ہے کہ اوسنے اپنی قدرت کے بخر سے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو
وَلَمْ يَعْيَ اور ماندہ نہیں ہوا اور اوسے رنج نہیں پہونچا بِخَلْقِهِنَّ اونھیں پیدا کرنے کے سبب بِقٰدِرٍ قادر عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ
الْمَوْتٰى اس بات پر کہ زندہ کرے مردوں کو اسواسطے کہ اوسکی قدرت ثابت ہے اور اوسمیں نقص اور منقطع ہوجانے کو دخل نہیں حاصل کلام
یہ ہے کہ خدا جو ایسی قدرت کاملہ ازلی اور ابدی رکھتا ہے کیا وہ مردے زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے بَلٰٓى ہاں ہے اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ بیشک وہ سب
چیزوں پر قَدِيْرٌ قادر ہے بے عجز اور تھکنے کے وَيَوْمَ يُعْرَضُ اور یاد کر اوس دن کو کہ پیش کیے جاینگے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ جو
نہیں ایمان لائے عَلَى النَّارِ آگ پر یعنی آگ اونکے سامنے کیجائیگی [illegible] بر خلاف مبالغہ [illegible]
واسطے حق تعالی نے فرمایا ہے پھر اونکو کہینگے کہ اَلَيْسَ هٰذَا کیا نہیں ہے یہ عذاب بِالْحَقِّ [illegible] قَالُوْا
بَلٰى کہینگے کہ ہاں حق ہے پھر وہ قسم کھائینگے کہ وَرَبِّنَا قسم ہمارے رب کی یہ عذاب سچ ہے قَالَ کہیگا [illegible]

اونسے کہیگا کہ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ پس چکھو عذاب بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ بسبب اسکے کہ تھے تم کہ کافر ہوتے تھے قیامت کے ساتھ اور پیغمبرون کی بات باور نہ رکھتے تھے فَاصْبِرْ پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم کی ایذا اور جفا پر كَمَا صَبَرَ جیسا کہ صبر کیا اُولُوا الْعَزْمِ عزم اور ثبات اور کوشش والون نے مِنَ الرُّسُلِ پیغمبرون مین سے اور وہ شریعت والے رسول ہین کہ اونھون نے قواعد احکام مضبوط اور جاری کرنے مین کوشش کی اور دشمنون کی عداوتون اور زیادتی کرنے والون کے جھگڑون اور منکرون کی ایذاؤن پر اونھون نے صبر کیا اور وہ اولوا العزم رسول حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام ہین امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اولوا العزم وہ رسول ہین جنکا ذکر دو جگہہ خاص کرکے ہوا ہی ایک میثاق لینے کے مقام پر اس آیت مین کہ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى دوسری جگہہ اس آیت مین کہ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى اور وہ رسول شریعت والے پانچ ہین اور ہمارے حبیب سلطان الانبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایک قول یہ ہی کہ اولوا العزم اٹھارہ رسول ہین جنکے نام سورۂ انعام کے رکوع وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ مین مذکور ہین اور ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوا کہ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ زاد المسیر مین لکھا ہی کہ سب پیغمبر اولوا العزم ہین مگر حضرت آدم اور حضرت یونس اور حضرت سلیمان علیہم السلام اور بعضون نے کہا ہی کہ سوا حضرت یونس علیہ السلام کے اسواسطے کہ وہ جلدی کرکے قوم سے باہر چلے گئے اور ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ یعنی بے صبری مین یونس [illegible] کے مثل نہو جاؤ اور یہان فرماتا ہی کہ صبر کرو وَلَا تَسْتَعْجِلْ اور جلدی نہ کر لَّهُمْ واسطے کفار قریش کے واسطے عذاب نازل ہونے مین کہ [illegible] اپنے وقت پر نازل ہوگا كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ گویا کہ وہ جسدن دیکھینگے مَا يُوْعَدُوْنَ وہ چیز کہ جسکا وعدہ کیے گئے ہین عذاب مین سے یعنی جب قیامت کے ہول دیکھینگے تو اونھین ایسا معلوم ہوگا کہ گویا لَمْ يَلْبَثُوْا دیر نہین کی ہی اونھون نے دنیا مین اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ مگر ایک ساعت دن مین سے یعنی دنیا مین بنا رہنا بہت تھوڑا شمار کرینگے اور دوزخ کے عذابون کی تھوڑی سی ہیبت بَلٰغٌ یہ جو اس سورت مین بیان کی گئی نصیحت کے طور پر کفایت ہی فَهَلْ يُهْلَكُ پھر کیا جائیگا عذاب کے سبب جلد نازل کیا جائیگا یعنی نہ ہلاک ہونگے اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ع مگر گروہ فاسقون کے جو دائرۂ فرمان سے باہر نکل گئے ہین

سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	مدنیۃ وھی ثمان وثلثون آیۃ
سورۂ محمد رحمت اللہ کی اونپر اور اونکی اولاد پر اور اصحاب پر	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	مدینہ منورہ مین نازل ہوئی اور اسمین اڑتیس آیتین ہین

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا جو لوگ کافر ہوے وَصَدُّوْا اور باز رکھا اونھون نے لوگون کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے یعنی اسلام مین داخل ہونے سے منع کیا اس سے قریش کے شیطان مراد ہین جیسے ابوجہل اور نضر اور عتبہ یا جنگ بدر کے دن کافرون کو کھانا دینے والے کہ وہ بارہ کافر تھے رؤسائے قریش مین سے اَضَلَّ باطل کر دیے خدا نے اَعْمَالَهُمْ عمل کہ وہ اون عملون کو اچھا جانتے تھے جیسے ناتا رشتہ جوڑنا قیدیون کو چھوڑانا پڑوسیون کی حفاظت حسن ضیافت وَالَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے جیسے کھانا کھلانا قرابت ملانا وَاٰمَنُوْا
اور ایمان لائے بِمَا نُزِّلَ ساتھ اوس چیز کے جو بھیجی گئی ہی عَلٰی مُحَمَّدٍ پیغمبر پر جو خوب تعریف کیا گیا ہی وہ چیز قرآن ہی
وَّهُوَ الْحَقُّ اور وہ قرآن حق ہی یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب حق اور صاحب حقیقت آئے مِنْ رَّبِّهِمْ اپنے رب پاس سے
پھر جو لوگ ایمان لائے قرآن یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کَفَّرَ مٹاتا اور چھپاتا ہی عَنْهُمْ اونسے سَيِّاٰتِهِمْ اونکے گناہ وَاَصْلَحَ
اور نیک کرتا ہی بَالَهُمْ ○ اونکا حال جو ہی دنیا مین یا اونکے دل کی درستی اور اصلاح کر دیتا ہی تاکہ گنہگار نہو جائین ذٰلِكَ یہ گمراہ
کر دینا اور درست کر دینا بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا بسبب اسکے ہی کہ جو لوگ کافر ہوے اونھون نے اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ پیروی کی باطل
یعنی شیطان کی وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اونھون نے اتَّبَعُوا الْحَقَّ پیروی کی حق کی کہ قرآن ہی جو اوتر آیا
مِنْ رَّبِّهِمْ اونکے رب پاس سے كَذٰلِكَ اسی طرح يَضْرِبُ اللّٰهُ بیان کرتا ہی اللہ لِلنَّاسِ لوگون کے واسطے اَمْثَالَهُمْ ○

ربع

مثلین یعنی دونون فریق کے احوال ظاہر فرماتا ہی فَاِذَا لَقِيْتُمُ پھر جب ملو تم اے مومنو الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگون کو جو کافر ہوے
محاربہ اور مقاتلہ کے وقت فَضَرْبَ الرِّقَابِ تو گردن مارو اونکی گردن مارنا حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ یہانتک کہ جب قتل کر چکو
اونکو فَشُدُّوا الْوَثَاقَ تو کڑی کرو قید یعنی اونکو گرفتار کر لو اور مضبوطی کے ساتھ قید کرو کہ بھاگ نہ جائین فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ تو قید کرنے کے بعد
یا احسان کرنا اور بے بدلا لیے آزاد کر دو وَاِمَّا فِدَاۗءً یا فدیہ یعنی بدلا لو اونسے بدلا لینا حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ یہانتک کہ رکھدین
لڑائی والے اَوْزَارَهَا ہتھیار اپنے یعنی سب جگہ دین اسلام پہونچ جائے اور قتال کا حکم نہ باقی رہے اور یہ بات حضرت عیسٰی علیہ السلام کے

معانقة
عند المتقدمین

نزول کے وقت ہوگی اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ میری امت کا آخر جہاد دجال پر ہوگا امام شافعی اور امام محمد رحمہما اللہ تعالی
اس بات پر ہین کہ امام کو اختیار ہی کہ کافرون کو قتل کرے یا لونڈی غلام بنائے یا چھوڑ دے یا مال یا مسلمان قیدی بدلے مین لے اور حضرت
امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ یہ حکم منسوخ ہی یا جنگ بدر کے ساتھ مخصوص تھا اور اب قتل یا لونڈی غلام بنانا متعین ہی ذٰلِكَ یہ کام ہی
اسے یاد رکھو وَلَوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ اور اگر خدا چاہے تو لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ ضرور بدلا لے تمھارے دشمنون سے بغیر اسکے کہ تمکو لڑنا پڑے وَلٰكِنْ
اور لیکن جہاد کا حکم کیا لِّيَبْلُوَا تاکہ آزمائے بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ تم مین سے بعض کو بعض سے یعنی آزمانے والون کا معاملہ کرے کہ مومن کو
کافر کے ساتھ مبتلا کرے تاکہ مومن جہاد کرکے ثواب عظیم پائے اور کافر کو مومن سے آزمائے تاکہ کافر کی گوشمالی ہو اور وہ کفر سے باز آئے وَالَّذِيْنَ
قُتِلُوْا اور وہ لوگ جو قتل کیے جائین اور یکنے قٰتلوا پڑھا ہی یعنی جو لوگ قتال کرتے ہین فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ مین فَلَنْ يُّضِلَّ
تو خدا باطل و ضائع نہین کرتا اَعْمَالَهُمْ ○ اونکے کام سَيَهْدِيْهِمْ قریب ہی کہ راہ دکھائے اونھین حق تعالی دنیا مین اچھے کامون کی
اور عقبی مین کامیابی اور ثواب کے درجون کی وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ○ اور بنا دے اونکے کام وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ
اور داخل کرے اونکو بہشت مین عَرَّفَهَا لَهُمْ ○ تعریف کرتا ہوا بہشت کی اونکے واسطے تاکہ اوسکے مشتاق ہو چلین
یا اونکے مکان جنت مین داخل ہونے کے قبل اونکو دکھاتا رہیگا یا خوش کرتا رہیگا اونکو جنت کی خوشبو سونگھانے کی جہت سے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ اگر مدد کروگے خدا کے دین کی اور اوسکے پیغمبر کی تو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا [illegible] مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ [illegible]

پھر کہ جو خدا نے نازل کی ہدایت ... کا حکم اور احکام شریعت پر عمل کرنا فَاَحْبَطَ [illegible]
اَعْمَالَهُمْ ... اونکے اعمال ... جو وہ حساب میں رکھتے تھے جیسے مسجد حرام ... اور کعبہ کا طواف اور ... اور ... کی
اعانت اور ... اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا کیا سیر نہیں کی ... کافروں نے ... فِي الْاَرْضِ زمین میں ... اور شہروں میں فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ پھر دیکھتے کیسا ہوا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ... انجام ... لوگوں کا جو ... دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ... ہلاک کیا اونکو
... اور ... عَلَيْهِمْ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اور کافروں واسطے اَمْثَالُهَا اونکے مثل ...
ہونگے یہ بات کفار مکہ کے واسطے ... ذٰلِكَ جو ... ذکر کیا گیا دشمنوں پر ... اور دوستوں کی مدد کرنے کا حال بِاَنَّ
اللّٰهَ بسبب اسکے ہے کہ اللہ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا دوست ہے اون لوگوں کا جو ایمان لائے ہیں اونکی مدد کرتا ہے وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ
اور اس سبب سے کہ کافر لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝ کوئی دوست نہیں اونکا کہ اونسے عذاب دفع کرے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ يُدْخِلُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا داخل کرتا ہے اون لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونہوں نے نیک کام ... اور ... پاک
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتوں میں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اونکے درختوں کے نیچے سے نہریں وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو
لوگ کافر ہوئے وہ يَتَمَتَّعُوْنَ فائدہ اٹھاتے ہیں متاع دنیا کے سبب سے وَيَاْكُلُوْنَ اور کھاتے ہیں كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ جس طرح کھاتے ہیں
چارپائے یعنی اونکی تمام ہمت کھانے پینے پر مصروف ہے اور عاقل چاہیے کہ اوسکا کھانا جینے کے واسطے ہو یعنی بدن قائم رکھنے اور قواے نفسانی کو قوت
دینے کے لیے کھانا کھاتے اور اونکی نظر اس بات پر ہے کہ بدن قوی رہے اور قدرت ربانی پر دلیل پکڑنے میں نفسانی قوتیں مدد اور معاون ہوتی
یہ نہیں کہ اپنی عمر کھانے کے واسطے جانے اور ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا کی چراگاہ میں چارپایوں کی طرح چرے کہ کھانے اور سونے کے سوا اور
کسی چیز پر اوسکی نظر نہیں کیا خوب کسی نے کہا ہے بیت خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است * تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است *
وَالنَّارُ اور آگ دوزخ کی مَثْوًى رہنے کی جگہ ہے لَّهُمْ ۝ کافروں کے واسطے وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اور کتنے رہنے والے
دیہات مکہ کے کہ تھے هِيَ وہ اَشَدُّ قُوَّةً بہت سخت تھے قوت کی راہ سے مِّنْ قَرْيَتِكَ تیری بستی کے لوگوں سے
الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ وہ بستی کہ نکالدیا اوسکے لوگوں نے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی مکہ کے دیہات کے لوگ
جو بہت قوی تھے اَهْلَكْنٰهُمْ ہلاک کردیا ہمنے اون دیہات کے لوگوں کو فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝ تو کوئی مدد دینے والا نہ تھا
اونکو کہ ہلاک ہوتے وقت اونکی فریاد کو پہونچے اَفَمَنْ كَانَ کیا پھر جو کوئی ہو عَلٰى بَيِّنَةٍ کھلی ہوئی دلیل پر مِّنْ رَّبِّهٖ

اپنے رب کی طرف سے جیسے پیغمبر اور مومن لوگ وہ ہوتا ہے کَمَنْ زُیِّنَ مانند اوس شخص کے کہ آراستہ کی گئی یعنی شیطان یا اوسکے نفس نے آراستہ
کردی ہے لَہٗ اوسکے واسطے سُوْٓءُ عَمَلِہٖ برائی اوسکے کام کی کہ شرک اور معصیت ہے وَاتَّبَعُوْٓا اور پیروی کی اونھون نے اَھْوَآءَھُمْ
اپنی خواہشون کی جیسے ابوجہل وغیرہ مشرک مَثَلُ الْجَنَّۃِ یہ سب جو ہمنے تمپر پڑھی بہشت کی صفت ہے الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ط
وہ بہشت کہ وعدہ دیے گئے ہین اوسکا پرہیزگار لوگ فِیْھَآ اوس بہشت مین اَنْھٰرٌ نہرین ہین مِّنْ مَّآءٍ پانی غَیْرِ اٰسِنٍ
نہ بگڑنے والے کی یعنی اوسکا رنگ اور بو اور مزہ خراب نہوگا اور وہ دنیا کے پانی کی طرح اپنے حال سے متغیر نہوگا وَاَنْھٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ
اور نہرین ہین دودھ کی کہ ہرگز لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُہٗ نہین بدلا میٹھے ہونے سے یعنی زمانہ گذرنے سے تیز اور کھٹا نہین ہوا
وَاَنْھٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّۃٍ اور نہرین ہین شراب کی خوش مزہ لذت دار لِّلشّٰرِبِیْنَ ہ پینے والون کے واسطے کہ اوسکے پینے سے
خوشی ہوگی خمار نہین وَاَنْھٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى اور نہرین ہین صاف شہد کی آگ پر نہین صاف کیا گیا بلکہ موم وغیرہ سے
صاف پیدا کیا ہوا وَلَھُمْ اور پرہیزگارون کے واسطے ہین فِیْھَا جنت مین ان پینے کی چیزون کے ساتھ مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ
سب میوے جو وہ چاہین رنگ مین صاف مزہ مین لذیذ بو مین خوب وَمَغْفِرَۃٌ اور اونکے واسطے ہے گناہون کا پوشیدہ ہونا مِّنْ رَّبِّھِمْ
اونکے رب کی طرف سے یعنی حق تعالی اونکے گناہ چھپائیگا نہ اونپر عذاب کریگا نہ عتاب فرمائیگا ارباب اشارت اس بات پر ہین کہ جس طرح
جنت مین چار نہرین شجرۂ طوبیٰ کے نیچے جاری ہین اوسی طرح عارف کی زمین دل مین شَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ کے
نیچے بھی چار نہرین جاری ہین قلب کے منبع سے انابت کے پانی کی نہر اور سینہ کے منبع سے صفوت کے دودھ کی نہر اور سر کے خمخانہ سے شراب
محبت کی نہر اور روح کے مجریٰ سے عسل محبت کی نہر مثنوی مین ہے شعر آب صدرت آبجوی خلد بود ٭ جوے شیر خلد مہر تست وود ٭ ذوق طاعت
گشت جوی انگبین ٭ مستی و ذوق تو جوے خمر بین ٭ بحر الحقائق مین ہے کہ پانی اشارہ حیات دل کی طرف ہے اور دودھ فطرت اصلی کی طرف
کہ بدعت کے کسیلے پن سے متغیر نہین ہوا اور شراب جوشش محبت الٰہی ہے اور عسل مصفیٰ قرب کی حلاوت و ثمرات عبارت ہے مکاشفات سے
اور مغفرت اپنے وجود موہوم کے گناہون کا بخشا جانا وجودک ذنب لا یقاس بہا ذنب ٭ بیت ٭ پندار وجود ما گناہیست عظیم ٭ لطفے کن و این
گنہ زما درگذران ٭ بہشت کی نازونعمت حاصل کرنے والون کے ذکر کے بعد دوزخ کی مصیبت کھینچنے والون کے حال کی خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے
کہ جو ایسی نعمتون مین ہو جو ہمنے ذکر کین وہ کیا کَمَنْ ھُوَ خَالِدٌ مثل اوسکے ہے جو ہمیشہ رہنے والا ہے فِی النَّارِ دوزخ کی آگ مین وَسُقُوْا
اور چکھایا جاتا ہے جنت کے شربت کی جگہ مَآءً حَمِیْمًا پانی کھولتا ہوا فَقَطَّعَ پس ٹکڑے کر دیتا ہے اَمْعَآءَھُمْ اونکی آنتون کو لکھا ہے کہ
جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے اور منافقون کا عیب بیان کرتے تو منافقون کا ایک گروہ مسجد سے باہر نکلکر
ہنسی کے طور پر صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کرتا کہ اس مرد نے کیا کہا حق تعالی اون منافقون کے حال سے خبر دیتا ہے وَمِنْھُمْ
اور بعضے اونمین سے یعنی منافقون مین سے مَّنْ یَّسْتَمِعُ وہ لوگ ہین جو کان لگائے رکھتے ہین اِلَیْکَ تیری طرف
خطبہ پڑھنے مین جمعہ وغیرہ کو حَتّٰٓی اِذَا خَرَجُوْا یہانتک کہ جب باہر جاتے ہین مِنْ عِنْدِکَ تیرے پاس سے
تو قَالُوْا کہتے ہین لِلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اون لوگون سے جنکو علم دیا ہے صحابہ مین سے جیسے حضرت عبداللہ بن مسعود

اور حضرت ابوالدرداء اور مثل اونکے رضی اللہ عنہم اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ مین بھی اونمین سے ایک ہون جنسے
منافق پوچھتے تھے کہ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا کیا کہا محمد نے ابھی کچھ ہماری سمجھ مین نہین آیا اور مسخرے پن کے طور پر کہتے تھے اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ وہ لوگ وہ ہین کہ حکم ازل سے طَبَعَ اللّٰهُ مہر کر دی ہو اللہ نے عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اونکے دلون پر نفاق اور شرک کے ساتھ وَاتَّبَعُوْٓا
اور انھون نے پیروی کی اَهْوَآءَهُمْ اپنے نفس کی خواہشون کی اس جہت سے حضرت سید انام علیہ التحیۃ والسلام کے کلام کی اہانت کرتے ہین
وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا اور جن لوگون نے راہ پائی یعنی مومن لوگ زَادَهُمْ زیادہ کرتا ہو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام سننا
اونکو هُدًى بصیرت اور یقین وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ۝ اور دیتا ہو اونکو وہ چیز جو مدد کرے اونکے تقویٰ زیادہ ہونے اور رہنے
رہنے مین فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ پھر کیا انتظار کرتے ہین منافق اور کافر یعنی منتظر نہین ہین اِلَّا السَّاعَةَ مگر قیامت کے
اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً یہ کہ آجائے اونپر ناگہان فَقَدْ جَآءَ پھر تحقیق کہ آئین اور ظاہر ہو گئین اَشْرَاطُهَا اوسکی
علامتین جیسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبعوث ہونا اور چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا فَاَنّٰى لَهُمْ پھر کہان سے ہوگا
اِذَا جَآءَتْهُمْ جب آجائیگی اونپر قیامت ذِكْرٰىهُمْ۝ نصیحت ماننا اونکا اور توبہ کرنا یعنی جب قیامت کا دن آئیگا
تو نصیحت ماننا اور توبہ کرنا کچھ فائدہ نہ کریگا فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی جب موحدون کی سعادت اور مشرکون کی
شقاوت کا حال تجکو معلوم ہو گیا تو جو علم خدا کی وحدانیت کا تجھے حاصل ہو اور تو نے جان لیا ہو کہ معبود برحق کوئی نہین خدا کے سوا
اس علم اور دانش پر ثابت رہ حقائق سلمی مین ہو کہ جب کسی عالم یعنی جاننے والے سے کہین کہ اِعْلَمْ یعنی جان تو تو اس سے اوسکا یاد کرنا
مقصود ہوتا ہو جو اوسنے جانا ہو صحیح مین ہو کہ جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے اسکے برابر کوئی ثواب نہین وَاسْتَغْفِرْ اور مغفرت طلب کے
لِذَنْۢبِكَ اپنے گناہ کے واسطے معالم مین فرمایا ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوصف اسکے کہ مغفور ہین طلب مغفرت پر مامور ہوے
تاکہ استغفار سنت ہو جائے اور اس امر مین امت کے لوگ آپکی پیروی کرین تبیان مین ہو کہ طلب مغفرت سے طلب عصمت مراد ہو کہ خدا سے
عصمت مانگو تاکہ گناہ سے تمکو بچائے رکھے وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور مغفرت طلب کر ایمان والون اور ایمان والیون کے
واسطے اور یہ خدا کی طرف سے اس امت کے واسطے ایک بڑا انعام اور اکرام ہو کہ اسکے رسول کو اسکے گناہون کی مغفرت طلب کرنے کا حکم فرمایا امام علام
رحمۃ اللہ روحہ سے منقول ہو کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو امت کے گناہون کی مغفرت طلب کرنے کا حکم فرمایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے حکم الٰہی کے خلاف متصور نہین تو آپ نے امت کے واسطے ضرور مغفرت طلب فرمائی اور حق تعالیٰ کی شان اس سے بڑی ہو کہ اپنے
حبیب کو حکم کرے کہ کچھ مجھسے مانگو اور اوسکا حبیب جب مانگے تو وہ عطا نہ فرمائے پس معلوم ہوا کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
دولت مغفرت ضرور حاصل ہوگی **قطعہ** ہر کہ راچون تو پیشوا باشد ✤ نا امید از خدا چرا باشد ✤ چون نشان شفاعت کبری ✤ یافت بر نام
عاصیت طغری ✤ آستان با گناہگار رہا ✤ بیتو دارند اسید وار رہا ✤ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور خدا جانتا ہو مُتَقَلَّبَكُمْ تمہارے جانے اور پھرنے کی
جگہ دنیا مین وَمَثْوٰىكُمْ۝ اور تمہارے رہنے اور ٹھہرنے کی جگہہ دنیا اور عقبی مین یا وہ جانتا ہو جہان تم دن کو جاتے ہو اور رات کو رہتے
وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور کہتے ہین وہ لوگ جو ایمان لائے اور چونکہ جہاد کی حرص رکھتے ہین اسوجہ سے وہ ایمان والے کہتے ہین کہ لَوْلَا ع ۸

نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ج کہ کیون نہ اوتاری گئی کوئی سورت کافرون کے ساتھ قتال کرنے کے باب مین فَإِذَآ أُنْزِلَتْ پھر جب وتاری جائے
سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ سورت قرآن کی کہ اوسمین کوئی متشابہ ہو وَّذُكِرَ اور ذکر کیا جائے فِيْهَا الْقِتَالُ لا اوس سورت مین جہاد
اور قتال کا حکم تو رَأَيْتَ الَّذِيْنَ دیکھیگا تو اون لوگون کو فِيْ قُلُوْبِهِمْ جنکے دلون مین مَّرَضٌ بیماری ہے شک اور نفاق کی
یا دین مین سستی کی يَّنْظُرُوْنَ إِلَيْكَ دیکھتے ہین تیری طرف نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ دیکھنا اوس شخص کا سا کہ جیسے آئی ہو بیہوشی
مِنَ الْمَوْتِ ط موت کے غم اور رنج سے اور متحیر اور غمناک ہوتے ہین فَأَوْلٰى لَهُمْ ۝ پس وائے ہے اونپر یا دوزخ ہے اونکے لیے
طَاعَةٌ اونکا کام فرمانبرداری ہے وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ قف اور بات اچھی جیسے سمعنا واطعنا کہنا فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ قف پھر جب
لازم ہوا امر قتال اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے جہاد کا عزم کیا تو اون لوگون نے خلاف کیا اور عورتون کے ساتھ گھرون مین بیٹھ رہے
فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ پھر اگر سچ بولتے جہاد کی حرص ظاہر کرنے مین لَكَانَ البتہ وہ سچ بولنا ہوتا خَيْرًا لَّهُمْ ۝ بہتر اونکے واسطے
فَهَلْ عَسَيْتُمْ پھر کیا ہو تم اے منافقو نزدیک اس بات کے کہ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ اگر اپنے اوپر لو امور لوگون کے یعنی حاکم ہو جاؤ
أَنْ تُفْسِدُوْا یہ کہ فساد کرو فِي الْأَرْضِ زمین مین اور جاہ وحکومت حاصل ہونے کے سبب طرح طرح کی تباہیان اور خرابیان
تمسے واقع ہونگی وَتُقَطِّعُوْٓا أَرْحَامَكُمْ ۝ اور کاٹو اپنی قرابتین تکبر اور بڑائی جانے کی وجہ سے یا اگر قرآن سے انکار کرو
اور اوسکے احکام سے مونھ پھیرو تو تمسے یہ بات وقوع مین آئیگی کہ پھر جاہلیت کے امور اختیار کرلو اور تباہی اور قرابت قطع کرنا اور خونریزی
اور ایسی باتین کرنے لگو أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ لوگ ایسے مفسد اور منکر ہین کہ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ دور کیا اونکو اللہ نے اور اپنی رحمت سے
دور کیا ہے فَأَصَمَّهُمْ پس بہرا کردیا اونکو تا کہ حق بات نہ سنین وَأَعْمٰٓى أَبْصَارَهُمْ ۝ اور اندھی کردی ہین اونکی آنکھین تا کہ
قدرت اور عبرت کی دلیلین نہ دیکھین أَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ آیا کیون تفکر نہین کرتے قرآن مین اور اوسکی نصیحتون پھر کیون نہین
تا کہ نافرمانی سے درگذرین أَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ بلکہ اونکے دلون پر أَقْفَالُهَا ۝ قفل دیئے ہین یعنی ایسی چیزین جو دلون پر ایسی ہین
جیسے دروازون مین قفل اور وہ دلون پر اللہ کی مہر لگی ہے بیت درکہ خدا ببست بروے عباد ÷ ہیچ کلیدش نتوان کشاد ہیچ کس کہ
بردارد و در وا کند ÷ قفل کہ او بر در دلہا نہد تبیان مین ہے کہ یہود نے حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت
توریت مین پڑھی تھی اور آپکی نبوت کی صفت معلوم کی تھی اور آپ کے نبی ہونے سے آپ کی بڑی صفت کرتے تھے اور آپ کے ظہور کی خبر
دیتے تھے جب حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے اور مدینہ منورہ مین تشریف لیگئے تو یہود آپ سے پھر گئے اور حق تعالی نے
یہ آیت بھیجی کہ إِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا بیشک جو لوگ پھر گئے عَلٰٓى أَدْبَارِهِمْ اپنی پیٹھون پر یعنی اولٹے پھرے اور
کافر ہوگئے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپکی نعت چھپانے لگے مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ بعد اسکے کہ ظاہر
ہوگیا تھا لَهُمُ الْهُدَى لا اونکے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا بیان اور ظاہر ہوئی دلیلون کے ساتھ وہ
جان چکے تھے الشَّيْطٰنُ شیطان نے سَوَّلَ لَهُمْ ط آراستہ اور آسان کردیا اونکے واسطے انکار اور عناد کو وَأَمْلٰى
لَهُمْ ۝ اور خدا نے مہلت دی اونکو اور اونپر عذاب کرنے مین جلدی نہین کی تا کہ گناہ مین اور زیادتی کرین ذٰلِكَ یہ مہلت دینا

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا یہ سبب اسکے ہے کہ [illegible] لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا اون لوگون سے جنھون نے کراہت رکھی مَا نَزَّلَ اللّٰهُ اوس چیز سے
جو خدا نے بھیجی یعنی قرآن اور دین سے [illegible] یعنی منافق لوگ [illegible] اور شدید بات کو سَنُطِيْعُكُمْ
قریب ہی کہ حکم مانین ہم تمھارا فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ بعضے کامون مین یعنی اگر تم پیغمبر کے ساتھ لڑو تو ہم تمھاری مدد کرینگے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور
خدا جانتا ہی اِسْرَارَهُمْ چھپی باتین اونکی فَكَيْفَ پس کیسا ہوگا اونکا حال اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ جب قبض کرینگے
اونکی جان فرشتے يَضْرِبُوْنَ مارینگے وُجُوْهَهُمْ اونکے مونھون کو جو اونھون نے حق سے پھیرے ہین وَاَدْبَارَهُمْ اور
اونکی پیٹھون پر جو اہل حق سے موڑی ہین ذٰلِكَ یہ اونکی روحین اسطرح قبض کرنا بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا اس سبب سے ہی کہ اونھون نے
متابعت کی مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ اوس چیز کی جو غصہ مین لائے خدا کو یعنی اوسکے غضب کی موجب ہو جیسے رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی نعت چھپانا اور منافقون کا فرون مشرکون کی مدد کرنا وَكَرِهُوْا اور بسبب اسکے ہی کہ اونھون نے برا جانا اور ناپسند جانا
رِضْوَانَهٗ خدا کی رضامندی اور خوشنودی کو یعنی ایسے کام کو جس سے خدا راضی ہو جیسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
نعت ظاہر کرنا اور آپکی نبوت کا اقرار اور آپکی فرمانبرداری فَاَحْبَطَ پس باطل کردیا خدا نے اَعْمَالَهُمْ ۝ اونکے کامون کو ع ۹
اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ بلکہ گمان کیا اون لوگون نے فِيْ قُلُوْبِهِمْ جنکے دلون مین مَّرَضٌ بیماری ہی نفاق کی یعنی منافقون نے
تصور کیا کہ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ یہ کہ ظاہر نہ کریگا اللہ اَضْغَانَهُمْ ۝ اونکے کینے جو اپنے دل مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم اور مومنون کے ساتھ پوشیدہ رکھتے ہین وَلَوْ نَشَآءُ اور اگر ہم چاہین لَاَرَيْنٰكَهُمْ البتہ دکھائین ہم تجکو وہ لوگ
یعنی اونکی علامتین اور نشان ظاہر کردین فَلَعَرَفْتَهُمْ تو ضرور پہچان لے تو اونکو بِسِيْمٰهُمْ اوس علامت سے جو دلالت کرنے والی
اونکے نفاق پر وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ اور ضرور تو پہچان لے اونکو فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ بات پھیرنے مین صواب کی طرف سے تعریض اور توبیخ کی
جانب وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی اَعْمَالَكُمْ ۝ تمھارے کام اور اونکے موافق جزا دیگا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد کوئی منافق ایسا نہ تھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے نشان اور بات سے اوسے نہ پہچان
لیتے ہون تفسیر مطالع اور عین المعانی مین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ بعض لڑائیون مین نو منافق ایک رات سوئے اور
صبح کو جب اوٹھے تو اونکی پیشانیون پر لکھا تھا کہ ہٰذا منافق یعنی یہ منافق ہی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ اور البتہ آزماتے ہین ہم تمکو امر جہاد اور
تکالیف شاقہ کے سبب سے یعنی آزمانے والون کا معاملہ ہم کرتے ہین حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ تاکہ ہم جان لین مجاہدون کو
یعنی خلق پر یہ بات ظاہر ہو جائے کہ کون لوگ جہاد کرنے والے ہین مِنْكُمْ تم مین سے وَالصّٰبِرِيْنَ اور صبر کرنے والے
لڑائی کی شقت پر وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ۝ اور تاکہ آزمائین ہم تمھاری چیزین جو ایمان اور اخلاص کے باب مین تم کہتے ہو تاکہ
سچ اور جھوٹ سب سے ظاہر ہو جائے اور بکر نے تینون فعل یعنی لَيَبْلُوَنَّكُمْ اور يَعْلَمَ اور يَبْلُوَ کو یے سے پڑھا ہی یعنی خدا تمکو آزماتا ہی
تاکہ مجاہدون کو معلوم کرے اور تمھاری چیزون کی آزمائش کرتا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بیشک وہ لوگ جو
نہین ایمان لائے یعنی بنو قریظہ اور نضیر کے یہود وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور باز رکھا اونھون نے

اپنی قوم کو خدا کی راہ سے کہ وہ دین اسلام ہے وَشَاۗقُّوا الرَّسُوْلَ اور مخالفت کی اونھون نے رسول کے ساتھ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
بعد اوسکے کہ ظاہر ہو گئی تھی لَهُمُ الْهُدٰى اونکو راہ حق اور توریت مین اونھون نے پڑھا تھا اور جان لیا تھا کہ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ
نہ نقصان پہونچا ئینگے خدا کو شَيْـًٔا کچھ کفر کے سبب سے اور لوگون کو راہ حق سے باز رکھکر اور ضرر کا اثر خدا کے دین کو اور پیغمبر کو نہ پہونچیگا
بلکہ اوسکا ضرر اونھی کی طرف پھریگا وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝ اور قریب ہے کہ حق تعالی حبط اور باطل کردے ثواب اونکے کامون کا
یعنی اون عباوتون کا جو وہ کرتے ہین يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اے ایمان والو اَطِيْعُوا اللّٰهَ فرمانبرداری کرو اللہ کی اوس
چیز مین کہ اوسنے حکم کیا وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اور فرمانبردار رہو رسول کے اوس چیز مین کہ وہ فرمائین وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ۝
اور باطل اور بیہودہ اور ضائع نہ کرو اپنے عمل ریا اور سمعہ کے سبب سے یا عجب اور تکبر کی وجہ سے اسواسطے کہ عجب کے سبب سے کام مذموم اور مردود
ہو جاتا ہے نظم ہر علمے کہ عجب رہ یافت ÷ روش زرہ قبول بر تافت ÷ اے گشتہ بکار خویش مغرور ÷ وز درگہ قرب ماندہ مہجور ÷ عجب مشواز
طریق تلبیس ÷ کز عجب بچہ فتاد ابلیس ÷ تا چند تو عجب خودنمائی ÷ از دیدہ بنہ منی و مائی ÷ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا ہے تحقیق
کہ وہ لوگ جو نہ ایمان لائے یعنی قوم قریش اور اونکے تابع اور منع کیا لوگون کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ حق چلنے سے ثُمَّ مَاتُوْا
پھر مر گئے یعنی قتل ہو گئے جنگ بدر کے دن وَهُمْ كُفَّارٌ اور حال یہ ہے کہ وہ کافر تھے فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝ تو ہرگز نہ بخشیگا خدا
اونکو اس آیت کا نزول اہل قلیب کی شان مین ہے مگر اوسکا حکم عام ہے اور جو کافر مرے اوسکو شامل ہے فَلَا تَهِنُوْا پس سستی نہ کرو اے
مومنو وَتَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖ اور نہ پکارو کافرون کو صلح کی طرف یعنی اونسے صلح نہ کرو کہ تمھارے ضعف اور ذلت کا نشان ہے وَاَنْتُمُ
الْاَعْلَوْنَ ۖ حال آنکہ تم برتر ہو یعنی غالب ہو وَاللّٰهُ مَعَكُمْ اور اللہ تمھارے ساتھ ہے نصرت اور اعانت مین وَلَنْ يَّتِرَكُمْ
اور ضائع اور کم نہ کریگا اَعْمَالَكُمْ ۝ ثواب تمھارے کامون کا اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا سوا اسکے نہین کہ زندگی دنیا کی لَعِبٌ
کھیل ہے ناپائدار وَّلَهْوٌ ۭ اور مشغولی ہے بے اعتبار وَاِنْ تُؤْمِنُوْا اور اگر ایمان لاؤگے خدا اور رسول کا وَتَتَّقُوْا اور پرہیز کروگے
گناہ اور فضول کام سے يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ دیگا تمھارے اجر آخرت مین وَلَا يَسْـَٔــلْكُمْ اور نہین چاہتا ہے خدا تمھارا اجر
دینے کو اَمْوَالَكُمْ ۝ تمھارے مال یا حق تعالی تمھارا سب مال نہین چاہتا بلکہ اوسمین سے تھوڑا خرچ کرنے کا حکم کیا ہے کہ وہ دسوان حصہ ہے
اور پانچوان حصہ اور دسوین حصہ کی چوتھائی اِنْ يَّسْـَٔــلْكُمُوْهَا اگر چاہے تمسے تمھارے مال فَيُحْفِكُمْ پھر مبالغہ کرے چاہنے مین
یعنی یہ کہے کہ سب مال خرچ کرو تو تَبْخَلُوْا تم بخل کرو اوسکے ساتھ اور خوشی کے ساتھ نہ دو وَيُخْرِجْ اور ظاہر کردے اللہ تمسے اوس
چاہنے کے سبب سے یا تمھارے بخل کی وجہ سے اَضْغَانَكُمْ ۝ کینے اور کدورتین تمھاری هٰۤاَنْتُمْ اے تم لوگو هٰۤؤُلَاۗءِ اے گروہ
مخاطبون کے تُدْعَوْنَ تم بلائے گئے ہو اور حکم کیے گئے ہو لِتُنْفِقُوْا اسواسطے کہ خرچ کرو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ خدا کی راہ مین یعنی
مال کی زکوۃ دو یا یہ کہ جہاد کے اسباب مین صرف کرو فَمِنْكُمْ پھر تم مین سے ہے مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ کوئی کہ بخل کرتا ہے زکوۃ دینے مین یا جہاد مین
خرچ کرنے سے وَمَنْ يَّبْخَلْ اور جو کوئی بخل کرتا ہے اوس خرچ مین جو اوسپر واجب ہے فَاِنَّمَا يَبْخَلُ تو سوا اسکے نہین کہ وہ بخل کرتا ہے
عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ اپنی ذات سے کہ اپنے کو ثواب سے محروم کرتا ہے وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ اور اللہ بے پرواہ ہے تمھارے صدقون اور خرچون سے وَاَنْتُمُ

اَلْفُقَرَآءُ ۚ اور تم محتاج ہو طرف اوسکی سو اوس سے چاہو کہ جو اوسکے پاس ہے نعمتیں اور کرامتیں تو آج ایک فنا ہو جانے والی چیز دو اور کل اوسکے عوض
وہ باقی رہنے والی نعمتیں اور مرتبے پاؤ اور اسواسطے کہ اوسکے خزانہ بہت ہین کوئی چیز کم نہوگی اور تم اپنی مرادون اور مقصدون کو پہونچ
جاؤگے وَاِنْ تَتَوَلَّوْا اور اگر موہنہ پہیروگے اوس چیز سے جو تمپر فرض کیا ہی یا اگر انکار کروگے اسلام اور قبول احکام سے یَسْتَبْدِلْ
تو بدل دیگا اللہ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ایک گروہ اور تمہارے سوا یعنی تمکو ہلاک کرکے اور لوگ پیدا کریگا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا پس نہونگے
وہ لوگ اَمْثَالَكُمْ ۝ مثل تمہارے بلکہ وہ بہت فرمانبردار اور بڑے پرہیزگار ہونگے ان لوگون سے بنی کندہ اور بنی نخع یمن کے مراد ہین ع ۱۰
اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ صحابہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین حضرت سلمان آپکے پہلو مین بیٹھے تھے آپ نے اونکی
ران پر ہاتھ مارکر فرمایا کہ یہ اور انکی قوم کے لوگ اور حدیث مین آیا ہی کہ اگر دین اوٹھ جائے ثریا تک تو اوسکو پکڑ لائین فارسی لوگ
لباب مین ہی کہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ یہ آیت پڑھکر کہتے تھے کہ اَبْشِرُوْا يَا بَنِيْ فَرُّوْخَ اس سے پارسی لوگ مراد ہین

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ فتح مدینہ منورہ مین نازل ہوئی اور یہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اونتیس آیتین ہین

یہ بات صحیح ہی کہ ہجرت کے آٹھوین برس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ بعضے صحابہ کے ساتھ
آپ مکہ معظمہ کی زیارت کو تشریف لیگئے اور عمرہ ادا کیا ہی صحابہ نے جب یہ حال سنا تو سمجھے کہ اسی سال اس خواب کی تعبیر ظاہر
ہوگی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کا سامان کرنے مین مشغول ہوئے اور اوسی سال ذیقعدہ کے غرہ کو
مدینہ منورہ سے باہر نکل کر عمرہ کا احرام باندھا اور ستر اونٹ قربانی کے واسطے اپنے ساتھ لیے اور اکثر اصحاب متفق ہوگئے یہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کے مکہ معظمہ کی طرف متوجہ ہونے کی خبر مکہ کے مشرکون کو پہونچی زیارت خانۂ خدا سے آپ کو
روکنے کے واسطے سب نے متفق ہوکر مکہ سے باہر آکے بلدح مین لشکر گاہ ٹھہرائی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ خبر پاکر حدیبیہ مین اوترے
کافرون کی طرف سے عروہ بن مسعود ثقفی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا کہ آپ کے آنے کا سبب دریافت کرے بعد اوسکے حلیس کنانی
آیا اور معلوم کر لیا کہ حضرت کو لڑائی کا داعیہ نہین ہی فقط خانۂ کعبہ کی زیارت کے قصد سے آئے ہین مگر کفار قریش حمیت جاہلیت پر لگے
اور کسی طرح راضی نہوے کہ حضرت رسول مقبول صحابہ سمیت مکہ مین داخل ہون رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ کو اونکے پاس بھیجا کافرون نے اونکو نظر بند کر لیا اور اونکے قتل کی خبر لشکر اسلام مین پہونچی اس سبب سے بیعۃ الرضوان
واقع ہوئی چنانچہ عنقریب اوسکا ذکر آئیگا انشاء اللہ تعالی غرضکہ کفار بیعت کا حال سنکر گھبرائے اور سہیل بن عمرو کو بھیجا تو رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کفار مکہ کے درمیان اس بات پر صلح ہوئی کہ دس برس تک مسلمانون اور کافرون مین لڑائی
نہو ایک دوسرے سے نہ ظاہر مین تعرض کرین نہ ایک دوسرے کے حلفاء سے متعرض ہو اور یہ بات ٹھہر گئی کہ اگلے برس مسلمان آئین اور
عمرہ کی قضا کر لیوین اور شرطین بھی ہوئین اور اکثر صحابہ اس صلح سے غمگین و ملول ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے اوسی مقام

حدیبیہ مین آپکے سر مبارک سے بال جدا کیے گئے اور بعضے اونٹ آپنے وہین قربانی کیے بعضے ناجیہ اسلمی کے ساتھ کرکے مکہ معظمہ مین بھیج دیے
کہ مقام مروہ مین ذبح کرین اور وہان کے فقرا اور مساکین کو اونکا گوشت تقسیم ہوا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی وہین سر منڈوائے بال کٹوائے
اور اپنی قربانیون کے جانور ذبح کیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیس دن تک حدیبیہ مین توقف فرمایا پھرتے وقت ایک شب یہ سورت
نازل ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ یارو آج کی رات یہ سورت ایسی مجھپر نازل ہوئی کہ مین اسے اوس سے زیادہ دوست
رکھتا ہون جسپر آفتاب طلوع کرتا ہی پھر سورۂ فتح کو صحابہ کے سامنے پڑھا اور اونکو مبارکباد دی صحابہ نے بھی آپ کو مبارکباد دی إِنَّا فَتَحْنَا
بیشک ہمنے حکم کیا ہی ہمنے لَكَ تیرے واسطے فَتْحًا مُّبِينًا ۝ حکم ظاہر اور کھلا ہوا کہ وہ قریش کے ساتھ صلح ہی حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے صحابہ نے پوچھا کہ أَفَتْحٌ هُوَ یعنی کیا وہ یعنی مکہ ہمارے واسطے فتح کر دیا گیا آپ نے جواب مین فرمایا کہ نَعَمْ یعنی ہان اور درحقیقت
یہ صلح بہت فتوح کی ابتدا تھی اسواسطے کہ جو مسلمان مکہ معظمہ مین اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تھے اونھون نے چھپانا چھوڑ دیا اور کافرون کے
ساتھ مجاہدہ کیا اونکے سامنے قرآن پڑھا اور بہت لوگ مسلمان ہوگئے اور مکہ معظمہ کی فتح کا سبب بھی یہی صلح ہوئی اور اسی وجہ سے
بعضے مفسرون نے اس آیت کی یہ تفسیر کی ہی کہ ہم فتح کر دینگے تیرے واسطے مکہ اور لفظ ماضی لانا تحقیق وقوع کی جہت سے ہی
اور بعضون نے کہا ہی کہ خیبر اور فدک کی فتح مراد ہی پس خدا سے بخشش طلب کر لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ تاکہ بخشدے تیرے واسطے
اللہ مَا تَقَدَّمَ جو کچھ گذرا ہی وحی نازل ہونے کے قبل مِن ذَنبِكَ اوس چیز سے جو تیرے عقاب کا موجب تھی وَمَا تَأَخَّرَ
اور جو کچھ رہا ہی بعد اوسکے یا فتح کے قبل اور بعد یا یہ آیت نازل ہونے کے قبل اور بعد امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ
گذرا ہوا گناہ حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کی زلت اور خطا ہی اور آگے آنے والے گناہ امت کے ہین یعنی حضرت آدم اور
حضرت حوا کا گناہ آپکی برکت سے بخشا اور امت کے گناہ آپکی شفاعت سے بخشیگا اور سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ حضرت آدم کے
گناہ کی اضافت حضرت کی طرف اسواسطے کی ہی کہ آپ اوسوقت اونکی پشت مین تھے اور امت کے گناہون کی اسناد اسواسطے
آپکی طرف فرمائی کہ آپ اونکے پیشوا اور کارساز ہین وَيُتِمَّ اور اپنے فضل عمیم سے پوری کر دی نِعْمَتَهُ اپنی نعمت عَلَيْكَ
تجپر بہت سے شہر فتح کرکے یا دین بلند فرماکر یا نبوت اور سلطنت کو ملاکر یا شفاعت قبول فرماکر وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا
مُّسْتَقِيمًا ۝ اور دکھائی تجکو سیدھی راہ یعنی راہ مستقیم پر ثابت رکھے وَيَنصُرَكَ اللَّهُ اور مدد دے تجکو اللہ نَصْرًا
عَزِيزًا ۝ مدد کہ اوسمین عزت اور غلبہ ہو یعنی تم اوس مدد کے سبب سے غالب ہو جاؤ گے چونکہ حدیبیہ کی صلح مین صحابہ
رضی اللہ عنہم وغدغہ اور تردد سے خالی نہ تھے تو حق تعالی فرماتا ہی کہ هُوَ الَّذِي وہ ہی وہ خدا جسنے أَنزَلَ السَّكِينَةَ
نازل کیا قرار اور آرام اور سکون فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ ایمان والون کے دلون مین لِيَزْدَادُوا تاکہ زیادہ
کرین إِيمَانًا ایمان مَّعَ إِيمَانِهِمْ اونکے ایمان کے ساتھ جسقدر اونکو یقین ہی اوس پر اور یقین زیادہ کرین یا جو ایمان
اصول دین کے ساتھ رکھتے ہین اوسے زیادہ کرین فروع شرع پر ایمان لانے کے ساتھ وَلِلَّهِ اور اللہ ہی کے واسطے ہین جُنُودُ
السَّمَاوَاتِ لشکر آسمانون کے کہ فرشتے ہین وَالْأَرْضِ اور لشکر زمین کے کہ مومن مجاہد ہین پس ایمان لاؤ اور جہاد کرو اور نصرت الہی

یقین واثق رکھو کہ آسمان اور زمین کے لشکر جسکے حکم مین ہون بلکہ کو زمین کے ذرے جسکی سپاہ ہون وہ اپنے دوستون کو دشمنون سے لڑتے وقت
چھوڑ نہ دیگا بیت نصرت از وطلب کہ بمیدان قدرتش ٭ ہر ذرہ پہلو نے وہر پشہ صفدر یست وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ عَلِيْمًا جانتا خلق کی مصلحتین
حَكِيْمًا ۝ۙ بجتہ کار جو کچھ کرے از انجملہ ایک کام یہ ہی کہ ایمان والون کے دلون مین اوسنے سکینہ بھیجی لِّيُدْخِلَ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ تاکہ لائے ایمان والون اور ایمان والیون کو دین مین مضبوط اور عقیدے مین ثابت
ہونے کی برکت سے جَنّٰتٍ تَجْرِيْ باغون مین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے مکانون یا اوسکے
درختون کے نیچے سے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حال یہ ہی کہ ہمیشہ رہنے والے ہین وہ اوسمین وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ
اور اسواسطے کہ چھپائے اونسے اونکی برائیان یعنی جنت مین داخل ہونے کے قبل ونکی برائیان مٹادے تاکہ پاک اور پاکیزہ
روضۂ رضوان مین داخل ہون وَكَانَ ذٰلِكَ اور ہی یہ وعدہ اونکے واسطے عِنْدَ اللّٰهِ اللہ کے نزدیک یعنی اوسکے
حکم مین فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ۙ چھٹکارا بڑا اور اس سے بڑھکر فوز عظیم اور کیا ہی کہ وہ لوگ مکروہات سے بیخوف ہونگے اور اپنی
مرادون کو پہونچینگے وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ اور اسواسطے ہی تاکہ عذاب کرے منافق مردون اور منافق
عورتون کو جو مدینہ مین ہین وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ اور مشرک مردون اور مشرک عورتون کو جو مکے مین ہین
الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ کہ گمان کرنے والے ہین اللہ کے ساتھ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ برا گمان یعنی اسد اور غطفان کے مشرک لوگ
اور بعضے منافقون نے گمان کیا تھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو حدیبیہ مین جاتے ہین وہان قتل ہو جائینگے مدینہ مین
صحیح سلامت پھر کر نہ آئینگے اور آپکا لشکر پسپا ہو جائیگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح سلامت مع مال غنیمت مدینہ منورہ مین
پھر کر تشریف لائے اور حق تعالی نے فرمایا کہ عَلَيْهِمْ اون بدگمانون پرہی دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ گردش بری یعنی یہ لوگ مغلوب
ہونگے وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اور غضب کیا اللہ نے اونپر وَلَعَنَهُمْ اور دور کردیا اونکو اپنی رحمت سے وَاَعَدَّ لَهُمْ
اور تیار کی اونکے واسطے جَهَنَّمَ ؕ دوزخ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ اور بری پھرنے کی جگہ ہی دوزخ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اور اللہ ہی کے واسطے ہین لشکر آسمانون کے اور زمینون کے سب اوسی کے مملوک اور مسخر ہین جیسے
لشکری اپنے سردارون کے مطیع ہوتے ہین یہ بات مکرر فرمانا مومنون کے ساتھ وعدہ ہی تاکہ نصرت الٰہی پر قوی دل رہین اور مشرکون اور
منافقون کے واسطے وعید ہی تاکہ تکذیب ربانی سے ڈرین وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی خدا عَزِيْزًا غالب اپنے حکم مین حَكِيْمًا ۝
دانا اوس چیز مین جو حکم فرماتا ہی اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بیشک ہمنے بھیجا تمکو شَاهِدًا گواہ تیری امت کے اقوال اور
افعال پر وَّمُبَشِّرًا اور خوشخبری دینے والا اونکو جنکے دلون پر سکینہ نازل ہوئی وَّنَذِيْرًا ۝ۙ اور ڈرانے والا اون
لوگون کو جنھون نے برا گمان کیا پس اے ہمارے حبیب تم اپنی امت سے کہو کہ خوشخبری سنانے اور ڈرانے کے واسطے میرا بھیجا جانا
لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ اسواسطے ہی کہ تم تصدیق کرو اللہ کی یعنی وحدانیت کے ساتھ اوسپر ایمان لاؤ وَرَسُوْلِهٖ اور تصدیق کرو
اوسکے رسول کی اوس دعوے مین جو وہ کرتا ہی وَتُعَزِّرُوْهُ اور تقویت دو اوسکے دین کو وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ اور

بزرگ رکھو اوسکا حکم وَتُسَبِّحُوْهُ اور پاکی کے ساتھ یاد کرو اوسے یا اوسکے واسطے نماز پڑھو بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا صبح شام اور
بعضون نے کہا ہی کہ تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ کی ضمیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پھرتی ہی یعنی آپکی مدد کرو اور تعظیم بجا لاؤ اوس واسطے
کہ آپکی تعظیم حقیقت مین تعظیم حق ہی کہ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ بیت در حریم سر تعظیم تو کس را راہ نیست + وز کمال احتشامش
ہیچکس آگاہ نیست + اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ یقینی جن لوگون نے بیعت کی تیری حدیبیہ مین اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ
سوا اسکے نہین کہ اونھون نے بیعت کی ہی اللہ کی اسواسطے کہ بیعت سے مقصود وہی ہی اور بیعت اوسی کی رضامندی ڈھونڈھنے کو
اس بیعت سے بیعت رضوان مراد ہی اور اوسکا ذکر انشاء اللہ آتا ہی سلمی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ یہ بات مقام جمع مین ہی اور حق تعالی نے
جمع کا مرتبہ کسیکے واسطے تصریح نہین فرمایا مگر اوسی کے واسطے جو تمام موجودات مین اخص اور اشرف ہی اور اسی مقام سے ہی کہ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ
فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ قوت اللہ کی اپنا وعدہ وفا کرنے مین کہ ثواب آخرت ہی یا پیغمبر کی نصرت کے باب مین ہی فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ
اونکے ہاتھون پر ہی عہد وفا کرنے یا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت اور موافقت کرنے مین معالم مین ہی کہ صحابہ رضی اللہ
عنہم بیعت کے وقت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑتے تھے اور یَدُ اللّٰہ اونکے ہاتھون پر تھا بیعت لینے اور بیعت کرنے مین
فَمَنْ نَّكَثَ پھر جو کوئی توڑیگا عہد فَاِنَّمَا يَنْكُثُ تو سوا اسکے نہین کہ وہ توڑتا ہی عَلٰى نَفْسِهٖ اپنے نفس پر یعنی
اوسکا ضرر اوسی کو پہونچیگا موضح مین ہی کہ تین چیزین اپنے کرنے والے کی طرف پھرتی ہین ایک مکر کہ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ
دوسرے ظلم کہ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ تیسرے عہد شکنی کہ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ عہد و پیمان شکنی کے باب مین کہا ہی رباعی
عہد شکن کہ ہر کہ پیمان بشکست + از پای درافتاد و برون شد از دست + آنرا کہ درست بود پیمان الست + نشکست بہیچ حال
ہر عہد کہ بست + وَمَنْ اَوْفٰى اور جو کوئی وفا کرے بِمَا عٰهَدَ ساتھ اوس چیز کے کہ عہد کیا ہی عَلَيْهُ اللّٰهَ اوس اللہ کے ساتھ
فَسَيُؤْتِيْهِ تو جلد دیگا اوسے خدا اَجْرًا عَظِيْمًا اجر بڑا آخرت مین وہ بہشت ہی لکھا ہی کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مکہ کی طرف متوجہ ہوے عمرہ کی نیت پر تو بعضے گنوارون کو جیسے اسلم اور جہینہ اور مزینہ اور غفار اور اشجع کو آپنے نامہ لکھا
کہ اس سفر مین میری موافقت اور مرافقت کرو وہ قریش کے ساتھ لڑنے سے ڈرے اور بہانہ کرکے پیچھے رہ گئے حق تعالی نے اپنے پیغمبر کو
خبر دی کہ جب مدینے مین تم پہونچوگے تو سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ قریب ہی کہینگے تجھسے پیچھے رہے ہوے لوگ مِنَ
الْاَعْرَابِ گنوارون مین سے یعنی جو قبیلے مذکور ہوے اونکے لوگ عذر کرینگے کہ شَغَلَتْنَا مشغول کیا تھا ہمکو اَمْوَالُنَا
ہمارے مالون نے کہ کوئی اونکا نگہبان نہ تھا اور وہ ضائع ہوجاتے وَاَهْلُوْنَا اور ہماری اولاد نے کہ بیکسی کے سبب بے بر
اور بے نوا رہجاتی فَاسْتَغْفِرْ لَنَا پس آپ مغفرت چاہیے ہمارے واسطے اس بات مین کہ ہم پیچھے رہ گئے اور آپکی
رفاقت مین حاضر نہین رہے يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ کہتے ہین اپنی زبانون سے مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
وہ بات جو نہین ہی اونکے دلون مین یعنی اونکی یہ عذر خواہی اور مغفرت طلبی زبانی ہی اور اونکے دل کو نہ اسکی کچھ خبر ہی
نہ اسکا کچھ اثر ہی قُلْ کہہ اونکے جواب مین کہ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ پھر کون ہی کہ مالک ہو تمہارے واسطے یعنی سوکے تمسے

مِّنَ اللّٰهِ اللہ کے حکم سے شَيْـًٔا کسی چیز کو اِنْ اَرَادَ اگر چاہے خدا بِكُمْ ضَرًّا تمہارے ساتھ مغلوب کرنا اور پست کر دینا
اور قتل اور خلل مال مین اور اولاد مین یا عذاب کہ پیچھے رہجانے پر اَوْ اَرَادَ بِكُمْ یا اگر چاہے تمہارے ساتھ نَفْعًا فائدہ جیسے
دولت اور نصرت اور مال اور اولاد کی حفاظت بَلْ كَانَ اللّٰهُ بلکہ ہی اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اوس چیز کے ساتھ جو تم کرتے ہو
خَبِيْرًا۝ خبر رکھنے والا وہ جانتا ہی کہ پیچھے رہجانے مین تمہارا قصد کیا تھا اور مال اور اولاد کے ساتھ تمکو مشغولی نہ تھی بَلْ
ظَنَنْتُمْ بلکہ تمنے گمان کیا اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ یہ کہ نہ پھریگا رسول وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور نہ پھرینگے ایمان والے
اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اپنے لوگون کی طرف مدینہ مین اَبَدًا ہرگز بلکہ مشرک لوگ اونکو قتل کر ڈالینگے اور مٹا دینگے وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ اور آراستہ
کردیا گیا یہ گمان یعنی شیطان نے آراستہ کر دیا پیغمبر اور اونکے اصحاب کا نیست و نابود ہو جانا یہانتک کہ جمگیا فِيْ قُلُوْبِكُمْ تمہارے
دلون مین وَظَنَنْتُمْ اور گمان کیا تھا تمنے ظَنَّ السَّوْءِ برا گمان کہ خدا کا دین باطل ہو جائیگا اور ملت اسلام بے بنیاد
ہو جائیگی وَكُنْتُمْ اور ہو گئے تم اس گمان کے سبب قَوْمًۢا بُوْرًا گروہ ہلاک ہونے والے نیت اور عقیدے کی خرابی سے
وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ اور جو کوئی نہ ایمان لائے اللہ کا وَرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول کا اور دل سے خدا اور رسول کے حکم کی
تصدیق نہ کرے فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا تو بیشک ہمنے تیار کی ہی لِلْكٰفِرِيْنَ کافرون کے واسطے سَعِيْرًا آگ جلتی ہوئی
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور خدا ہی کے واسطے ہی بادشاہی آسمانون اور زمین کی علوی اور سفلی امور سب
اوسی کے قبضۂ قدرت مین ہین يَغْفِرُ بخشدیتا ہی بڑے گناہ لِمَنْ يَّشَآءُ جسکے واسطے کہ چاہتا ہی وَيُعَذِّبُ اور عذاب
کرتا ہی چھوٹے گناہ پر مَنْ يَّشَآءُ جسکو چاہتا ہی وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ غَفُوْرًا بخشنے والا توبہ کرنے والون کو
رَّحِيْمًا۝ مہربان اونپر سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ قریب ہی کہ کہین پیچھے رہے ہوئے جنگ حدیبیہ سے اس سے وہی قبیلے
مراد ہین یعنی گنوار کہینگے کہ اِذَا انْطَلَقْتُمْ جب جاؤ تم اِلٰى مَغَانِمَ غنیمتون کی طرف اس سے خیبر کی غنیمتین مراد ہین
لِتَاْخُذُوْهَا تاکہ لو تم وہ غنیمتین ذَرُوْنَا چھوڑ دو ہمکو تاکہ نَتَّبِعْكُمْ پیروی کرین ہم تمہاری اس تفسیر مین لکھا ہی کہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذی الحجہ سن چھ ہجری مین حدیبیہ سے پھرے اور محرم سن سات مین جنگ خیبر کی طرف متوجہ ہوئے
اور حکم ہوا کہ جو کوئی حدیبیہ مین حاضر تھا وہی اس لڑائی مین چلے اوسکے سوا اور کوئی ہمراہ نہو اور جب عزم بالجزم ہوا تو مخالف بولے
کہ اجازت دیجیے تاکہ ہم بھی ساتھ رہین اور خیبر مین آئین يُرِيْدُوْنَ چاہتے ہین مخالف لوگ اَنْ يُّبَدِّلُوْا یہ کہ بدلدین كَلٰمَ
اللّٰهِ اللہ کی بات یعنی اوسکا حکم کہ اہل حدیبیہ کے سوا اور لوگ اس لڑائی مین نہ جائین قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا کہہ پیروی نہ کرینگے
ہماری یہ نفی نہی کے معنی مین ہی یعنی ہمارے ساتھ نہ آئین كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ اسی طرح فرمایا ہی اللہ نے مِنْ قَبْلُ قبل تمہارے
مہیا ہونے کے یا قبل ہمارے مدینے مین آنے کے فَسَيَقُوْلُوْنَ پس قریب ہی کہ کہین حکم نہین کیا ہی خدا نے بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا بلکہ
تم حسد کرتے ہو ہمپر تاکہ غنیمت مین ہم تمہارے شریک نہون اور ایسا نہین ہی جیسا مخالف کہینگے بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ بلکہ وہ ہین کہ نہین
سمجھتے اِلَّا قَلِيْلًا۝ مگر تھوڑی چیز قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ کہہ ان پیچھے رہے ہوؤن مِنَ الْاَعْرَابِ گنوارون سے کہ

سَتُدْعَوْنَ قریب ہے کہ پکارے جاؤ تم اِلٰی قَوْمٍ ایک گروہ کی لڑائی کی طرف کہ وہ لوگ اُولِیْ بَأْسٍ شَدِیْدٍ سخت
لڑائی والے ہین وہ اہل یمامہ ہین مسیلمہ کذاب کے متابعون مین سے یا جو عرب کے قبیلے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد
مرتد ہوگئے تھے یا ہوازن اور غطفان جنھون نے آپکی زندگی مین حنین کے میدان مین جنگ کی اور بعضون نے کہا ہے کہ فارس اور روم کے
لوگ مراد ہین آیت کا خلاصۂ مطلب یہ ہے کہ تمکو بڑے لڑنے والے لوگون سے لڑنے کو بلائینگے تاکہ تم تُقَاتِلُوْنَهُمْ قتال کرو اونسے اور
اونکو قتل کرو اَوْ یُسْلِمُوْنَ یا وہ مسلمان ہوجائین اگر یہ لوگ مرتد یا مشرک ہون تو اونکا حکم قتل ہے یا اسلام اور اگر انکے سوا اہل کتاب ہین
تو اونکا حکم قتل یا جزیہ ہے اور اس تقدیر پر اسلام انقیاد کے معنی مین ہے فَاِنْ تُطِیْعُوْا پھر اگر اطاعت کروگے کسی کی جو تمکو اون لوگون سے
لڑنے کے واسطے بلانے والا ہے تو یُؤْتِکُمُ اللّٰہُ دیگا تمکو حق تعالیٰ اَجْرًا حَسَنًا اجر نیک کہ وہ غنیمت ہے دنیا مین اور جنت ہے
عقبیٰ مین وَاِنْ تَتَوَلَّوْا اور اگر مونھ پھیروگے اور پکارنے والے کی طرف پیٹھ موڑوگے کَمَا تَوَلَّیْتُمْ جسطرح مونھ موڑا تمنے
مِّنْ قَبْلُ اس سے پہلے سفر حدیبیہ مین تو یُعَذِّبْکُمْ عذاب کریگا خدا تمپر عَذَابًا اَلِیْمًا عذاب دردناک مخالفون کے
حق مین جب یہ سب وعیدین واقع ہوئین تو ضعیف عاجز مسلمانون نے اندیشہ کیا کہ ہم عاجزی اور ضعف کے سبب سے
جہاد مین نہین جاسکتے ہین ہمارا حال کیا ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ نہین ہے اندھے پر
کچھ گناہ اگر لڑائی پر نہ جائے وَلَا عَلَی الْاَعْرَجِ اور نہ لنگڑے پر حَرَجٌ کچھ گناہ اگر جہاد مین نہ جائے وَلَا عَلَی الْمَرِیْضِ اور
نہ بیمار پر حَرَجٌ کچھ گناہ اگر لڑائی پر نہ جائے اسواسطے کہ یہ معذور ہین وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ اور جو کوئی اطاعت کرے اللہ کی وَرَسُوْلَهٗ
اور اوسکے رسول کی جہاد وغیرہ مین تو یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ داخل کریگا اوسے اللہ جنتون مین اور وہ جنتین ایسی ہین کہ برابر تَجْرِیْ جاری ہین
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے مکانون کے نیچے سے نہرین وَمَنْ یَّتَوَلَّ اور جو کوئی مونھ پھیریگا خدا اور رسول کے حکم سے تو
یُعَذِّبْهُ عذاب کریگا اوسپر خدا عَذَابًا اَلِیْمًا عذاب دکھ دینے والا کہ اوسکی تکلیف تمام ہی نہو اور وہ عذاب محرومی کا ہے اسواسطے
کہ حکم خدا کی مخالفت کے سبب سے دولت دیدار نہ حاصل ہوگی اور رسول کے حکم سے مخالفت کرنے مین سعادت شفاعت سے محروم رہینگے نعوذ
باللّٰہ من الحرمان بیت سوز آتش حرماں ہم کہ ہیچ عذاب ؛ ہر دے سوز و الم چون عذاب حرمان نیست ؛ لکھا ہے کہ جب حضرت صلی اللّٰہ
علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ مین اوترے تو آپ نے خراش بن امیہ رضی اللہ عنہ کو مکہ معظمہ مین بھیجا تاکہ اہل مکہ کو یہ بات جتا دین کہ رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم عمرہ کے واسطے آئے ہین لڑنے کے ارادے پر نہین اہل مکہ نے خراش رضی اللہ عنہ کو داخل ہونے اور بات کرنے سے
روکا تو حضرت نے دوسری بار حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو کافرون نے اونھین مکہ مین نظربند کرلیا اور اونکے
قتل کی خبر مشہور ہوئی تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب کو بلایا یہ لوگ صحیح قول کے موافق پندرہ سو بیس آدمی تھے ان
سب نے اس بات پر بیعت کی کہ قریش کے ساتھ قتال کرین اور لڑائی سے مونھ نہ پھیرین کیکر کے درخت کے نیچے حضرت بیٹھے تھے
کشاف مین ہے کہ حضرت جب درخت کے نیچے بیٹھے تو اوسکی ایک شاخ آپکی پشت مبارک پر جھک پڑی عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ مین کھڑا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک کے قریب اوس شاخ کو ہاتھ سے پکڑکر پشت پر سے مین نے اوٹھایا اور صحابہ سے

بیعت کی قتل کرنے اور قتل ہو جانے پر کہ ہم ہرگز نہ بھاگینگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم آج تمام زمانہ کے لوگون سے بہتر ہو
معالم مین حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگون نے درخت کے نیچے بیعت کی اونمین سے
ایک بھی دوزخ مین نہ جائیگا اور اس بیعت کو بیعت الرضوان بھی کہتے ہین اسواسطے کہ حق تعالی ان بیعت کرنے والون سے راضی ہوا جیسا کہ وہ
خود فرماتا ہی کہ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ بیشک وشبہہ راضی ہوا اللہ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ایمان والون صحابہ سے اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ جب
بیعت کی اونھون نے تیری تَحْتَ الشَّجَرَةِ کیکر کے درخت کے نیچے فَعَلِمَ پس جانتا ہی خدا مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ وہ چیز جو اونکے دلون مین ہی
اخلاص اور وفا صدق وصفا فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ تو نازل کی تسکین اور آرام عَلَيْهِمْ اونپر وَاَثَابَهُمْ اور جزا دی اونکو فَتْحًا
قَرِيْبًا فتح نزدیک کہ خیبر کی فتح ہی یا مکہ معظمہ کی یا ہجر کی وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً اور غنیمتین بہت نقد اور جنس اور باغ اور مکان
يَّاْخُذُوْنَهَا لیتے ہین اون غنیمتون کو خیبر وغیرہ کے یہود سے وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا اور ہی اللہ غالب اور غلبہ دینے والا دوستون کو
حَكِيْمًا حکم کرنے والا دشمنون کے مغلوب ہونے کا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وعدہ دیا ہی اللہ نے تمکو ای امت کے لوگو مَغَانِمَ كَثِيْرَةً
بہت غنیمتون کا روم اور فارس کے شہرون مین بلکہ تمام عالم کے اطراف مین تَاْخُذُوْنَهَا لیتے ہوگے تم وہ غنیمتین قیامت تک
فَعَجَّلَ پس جلدی کے ساتھ نقد دی لَكُمْ تمکو هٰذِهٖ یہ خیبر کی غنیمت وَكَفَّ اور روکے اور کوتاہ کیے اَيْدِيَ النَّاسِ ہاتھ
لوگون کے یعنی اہل خیبر کے اور اونکے حلفا کے کہ بنی اسد اور غطفان تھے عَنْكُمْ تمسے یہانتک کہ یہود کے حلفا ڈر کر لڑائی مین نہ آئے اور
وہ بھاگے خوف سے قلعہ بند ہوئے یہانتک کہ تمسے صحیح وسالم بچے وَلِتَكُوْنَ اور تا کہ ہو وہ غنیمت اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ نشان مومنون کے
واسطے فتح خیبر کے باب مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول سچ ہونے پر یا غنیمتون کے وعدہ مین اللہ جل شانہ کی بات سچ ہونے پر
وَيَهْدِيَكُمْ اور اسواسطے کہ دکھائے تمکو صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا سیدھی راہ کہ توکل کی بنا ہی اور فضل ازلی پر یقین
اور وثوق کرنا اور لطف لم یزلی پر کام چھوڑنا ارباب سیر رحمہم اللہ تعالی بیان کرتے ہین کہ جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
سفر حدیبیہ سے مراجعت فرمائی تو وعدہ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا کے حکم کے موافق جنگ خیبر کا سامان کیا اور ایک ہزار چار سو آدمی کے ساتھ
مدینہ منورہ سے باہر تشریف لاکر خیبر کے قلعون کی طرف متوجہ ہوئے اور منزل صہبا سے مرجبہ کی راہ پر روانہ ہوئے ایک صبح کو وادی
حرضہ کی راہ سے خیبریون کے قلعون کے درمیان مین داخل ہوئے وہ لوگ جسطرح بیلچہ وغیرہ کھیت اور باغ درست کرنے کے اوزار لیکر روز
جاتے تھے اوسدن بھی اوسی طرح بیخبری کے ساتھ اپنے کام کی طرف متوجہ ہوئے کہ ناگاہ لشکر اسلام اونھین نظر آیا وہ بولے کہ واللہ
محمد والجیش قسم خدا کی کہ محمد ہین اور لشکر اور اپنے قلعہ مین چلے گئے اور حضرت نے فرمایا اللہ اکبر خربت خیبر اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ
قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ غرضکہ یہود نے قلعہ بند ہوکر قتل پہ دل مضبوط کرلیا اور مسلمانون نے پہلے نطاۃ والون سے
جنگ کی اور وہ قلعہ لیلیا پھر حصار شق فتح ہوگیا مغازی محمد بن اسحاق مین مذکور ہی کہ خیبر مین حضرت نے پہلے حصن ناعم مسخر
کرلیا پھر نطاۃ اور شق بعد اوسکے یہود نے صعب بن معاذ کے قلعہ مین آڑ پکڑی اور وہ بڑی لڑائی کے بعد لیا گیا اونکا کپڑا اور غلہ اور
مال ومتاع بہت کچھ مسلمانون کے ہاتھ آیا پھر حصار قموص کے محاصرہ مین مشغول ہوے اور حضرت کو درد سر طاری ہوا آپ خود سوار نہو سکتے تھے

اور وہ قلعہ نہایت مستحکم تھا وہان بڑی سخت لڑائی ہوئی آخرکو حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ پر یہ قلعہ فتح ہوا اوس قلعہ مین آپ نے
مرحب خیبری کو قتل کیا اور قلعہ کا آہنی دروازہ اوکھاڑ کر آپ نے اپنی سپر کیا اور یہود نے پناہ مانگی یہان بہت غنیمتین صحابہ کے
ہاتھ آئین اور ابو الحقیق کا خزانہ پایا وہان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زہر دیا گیا بکری کا بچہ بھنا ہوا جسمین زہر ملا تھا بولا کہ یا رسول اللہ
مجھمین ست نہ کھائیے اسواسطے کہ مجھمین زہر ملایا ہی بیت ز خوان معجز او گر نوالہ طلبی + حدیث برہ بریان شنو کہ ما حضرت وَّاُخْرٰی اور
وعدہ کیا ہی تمسے اور غنیمتون اور شہرون کا یعنی اون غنیمتون کا کہ ابھی لَمْ تَقْدِرُوْا قادر نہین ہوے ہو تم عَلَیْھَا اوسپر اور واسطے تم
نہین جانتے قَدْ اَحَاطَ اللّٰہُ تحقیق کہ گھیر لیا ہی اللہ تعالی نے بِھَا اوسے اس سے ہوازن یا فارس اور روم اور شام کے
شہرون کی غنیمتین مراد ہین اور مجاہد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ قیامت تک جو فتح اس امت کو حاصل ہو وہ اسمین داخل ہی وَکَانَ اللّٰہُ
اور ہی اللہ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ سب چیزون پر شہر فتح کرنے اور غنیمتین عطا فرمانے پر قَدِیْرًا قادر ہی وَلَوْ قَاتَلَکُمُ اور اگر قتال
کرتے تمھارے ساتھ حدیبیہ مین الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وہ لوگ جو کافر ہوے اہل حدیبیہ مین سے اور صلح نہ کی تو لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ
البتہ پھیرتے پیٹھین یعنی شکست پاتے ثُمَّ لَا یَجِدُوْنَ پھر نہ پاتے وَلِیًّا کوئی کارساز جو اونکی نگہبانی کرے وَّلَا نَصِیْرًا
اور نہ کوئی یار جو اونکی مددگاری کرے سُنَّۃَ اللّٰہِ عادت رکھی ہی اللہ نے عادت رکھنا الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ ایسی عادت جو گذری ہی
مِنْ قَبْلُ ج اس سے پہلے اور امتون مین کہ ہمیشہ انبیا علیہم السلام اونپر غالب رہے ہین وَلَنْ تَجِدَ اور نہ پائیگا تو لِسُنَّۃِ اللّٰہِ
عادت الٰہی کے واسطے تَبْدِیْلًا کچھ تبدیل و تغیر جو کچھ ازل مین مقدر اور مقرر ہوا لامحالہ وہ ظاہر ہوگا اور کوئی اوسمین
تغیر اور تبدیل نہین کرسکتا رباعی تغییر بحکم ازلی راہ نیابد + تبدیل بفرمان قضا کار ندارد + در دائرۂ امر کم و بیش نگنجد + باسر قدر
چون و چرا کار ندارد + لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ مین تھے تو اسی آدمی اہل مکہ مین نماز کے وقت جبل تنعیم سے
نیچے دوڑ پڑے اور شبخون لائے تاکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو قتل کرین صحابہ نے غلبہ کرکے اونکو گرفتار کرلیا اور حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی خدمت مین لائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو آزاد کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَھُوَ الَّذِیْ اور وہ
وہ خدا ہی جسنے محض اپنے فضل و کرم سے کَفَّ اَیْدِیَھُمْ روکے کفار مکہ کے ہاتھ عَنْکُمْ تمسے یہانتک کہ اونھون نے
صلح کرلی وَاَیْدِیَکُمْ عَنْھُمْ اور تمھارے ہاتھ اونسے بِبَطْنِ مَکَّۃَ وادی مکہ یعنی حدیبیہ مین مِنْ بَعْدِ
اَنْ اَظْفَرَکُمْ بعد اسکے کہ فتح دی تمکو اور غالب کردیا عَلَیْھِمْ ط اونپر اس سے وہی اسی سوار مراد ہین وَکَانَ
اللّٰہُ اور ہی خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ اوس چیز کو جو تم کرتے ہو کافرون سے مقاتلہ خدا اور رسول کے حکم کے واسطے
اور وہ جو ہاتھ روکتے ہو اور چھوڑ دیتے ہو خانۂ خدا کی تعظیم کی جہت سے حق تعالی یہ سب بَصِیْرًا دیکھنے والا ہی
اور تمکو اوسکے سبب سے جزا دیگا ھُمُ الَّذِیْنَ وہ وہ لوگ ہین جنھون نے کَفَرُوْا کفر کیا وَصَدُّوْکُمْ اور
باز رکھا تمکو عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد حرام کے طواف سے وَالْھَدْیَ اور روکے اونٹ جو قربانی کے واسطے لائے تھے
مَعْکُوْفًا اوس حال مین کہ باز رکھا گیا تھا اَنْ یَّبْلُغَ اس بات سے کہ پہونچے مَحِلَّہٗ ط اپنی جگہ پر جو قربانی کا مقام ہی یعنی منا کو

خلاصہ مطلب یہ ہی کہ کفار مکہ نے چونکہ تمکو عمرہ سے منع کیا اور قربانی کو اوسکے محل پر نہ جانے دیا اسوجہ سے قتال اور استیصال کے
مستحق ہوگئے مگر ہم تمکو امسال اونکے قتال سے باز رکھتے ہین اُن مومنون کی جہت سے جو مکہ مین ہین وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ
اور اگر نہوتے ایمان والے مرد وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ اور ایمان والی عورتین مکہ مین کہ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ نہین جانا ہی تمنے اونکو
اور وہ بہتر مرد اور عورتین تھین کہ یہ سب اپنا ایمان چھپاتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ اگر یہ مکہ مین نہوتے اور تم انکو نہین پہچانتے
اسواسطے کہ وہ مشرکون کے ساتھ ملے ہوے ہین اَنْ تَطَئُوْهُمْ بدل ہی رجال سے یعنی اگر یہ بات نہوتی کہ یہ مومن لوگ وہان ہین
اور نہ یہ ہوتا کہ تم اونکو ہلاک کر ڈالتے فَتُصِيْبَكُمْ پس پہونچتی تمکو مِّنْهُمْ اونکے ہلاک ہونے کی جہت سے مَّعَرَّةٌ مکروہی یعنی
غم اور رنج مومنون کے قتل سے یا تاوان جیسے کفارہ اور دیت بِغَيْرِ عِلْمٍ اَنْ تَطَئُوْهُمْ سے متعلق ہی یعنی تم اونکو قتل کر ڈالتے
بے جانے ہوے اور البتہ ہم تمہارے ہاتھ نہ روکتے پس منع کیا ہمنے تمکو اہل مکہ کے قتل سے اونکی نگہبانی کے لیے اور یہ اسواسطے ہی
لِيُدْخِلَ اللّٰهُ تاکہ داخل کرے اللہ فِيْ رَحْمَتِهٖ اپنی رحمت مین مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہے رحمت سے اس نیکون کی یاوری کی توفیق
مراد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ دین اسلام مقصود ہی لَوْ تَزَيَّلُوْا اگر جدا ہوتے وہ مومن کافرون سے اور مکہ مین نہوتے تو
لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا البتہ ہم عذاب کرتے اونپر جو کافر ہوے مِنْهُمْ اہل مکہ مین سے عَذَابًا اَلِيْمًا عذاب
دکھ دینے والا عقبی مین اور دنیا مین بھی قتل و قید کے سبب سے اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا یاد کر واے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جب کیا اور لائے وہ لوگ جنھون نے ایمان نہ قبول کیا فِيْ قُلُوْبِهِمُ اپنے دلون مین الْحَمِيَّةَ تعصب و تکبر اور غیرت کو
حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ حمیت جاہلیت کی کہ بندہ کو خدا کی فرمانبرداری سے باز رکھے یعنی اونھون نے باہم یہ بات کہی کہ محمد کو
اونکے یارون سمیت مکہ مین ہم آنے کی اجازت نہ دینگے اسواسطے کہ اونھون نے بدر اور اُحد مین ہمارے باپ بھائیون کو قتل کیا ہی
قسم لات اور عزی کی کہ ہمارے مکانون مین وہ نہ آئین جب اونھون نے اپنا یہ جھگڑا پیش کیا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تو نازل کی اللہ نے
سَكِيْنَتَهٗ اپنی سکینہ یعنی آرام اور وقار عَلٰى رَسُوْلِهٖ اپنے رسول پر وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اور مومنون پر کہ اونھون نے
مقابلہ اور مقاتلہ نہین کیا اور صلح پر راضی ہوکر سعادت کی اور سہیل بن عمرو جو صلحنامہ کا باعث تھا اوسنے ہرگز اجازت نہ دی کہ صلحنامہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھیں اور راضی نہوا کہ کلمہ محمد رسول اللہ تحریر کرین تو حق تعالی فرماتا ہی کہ وَاَلْزَمَهُمْ اور ثابت رکھا مومنون کو
كَلِمَةَ التَّقْوٰى کلمہ تقوی پر کہ کلمہ شہادت ہی یا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ اہل مکہ نے اسکو پسند نہ کیا یا کلمہ محمد رسول اللہ کہ
اوسکے لکھنے کی اجازت نہ دی وَكَانُوْٓا اور ہین ایمان والے اَحَقَّ بِهَا بہت مستحق اور سزاوار اس کلمہ کے اپنے غیر کی
بہ نسبت وَاَهْلَهَا اور ہین اہل اوسکے اور اولی اوس کلمہ کے ساتھ وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی خدا بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا
سب چیزین جانتا حدیبیہ سے پھرنے کے بعد بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہمارے رسول کے خواب کی تعبیر سچ نہوئی اور
ہمنے خانہ خدا کا طواف نہ کیا اور سر منڈانا بال کٹوانا جیسے ہم نہ ادا کر سکے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ بیشک
وشبہہ سچ کیا اور محقق فرمایا اللہ نے رَسُوْلَهُ اپنے رسول کے واسطے الرُّءْيَا وہ خواب جو دیکھا تھا بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ

اور حکمت کے واسطے اسکے سال دیر کردی وہ اگلے برس لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ البتہ ضرور بضرور داخل ہوگے تم مسجد حرام میں
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ لا اگر چاہے خدا ایسے محل میں کہ امن اور بیخوف ہوگے دشمنوں سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر خدا چاہے یہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکایت ہے کہ خواب بیان کرتے وقت یہی فرمایا تھا کہ تم مسجد حرام میں داخل ہوگے انشاء اللہ آمنین یعنی امن پانے والے
مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ اپنے سر منڈوانے والے وَمُقَصِّرِيْنَ اور بال کتروانے والے سر کے یعنی بعضے منڈوائینگے بعضے
کترائینگے لَا تَخَافُوْنَ ط نہ ڈروگے کسی سے فَعَلِمَ پس جانتا ہے خدا مَا لَمْ تَعْلَمُوْا جو کہ نہیں جانتے تم حکمت عمرہ کی تاخیر میں
فَجَعَلَ پس کردیا تمہارے واسطے یعنی مقرر کیا مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ پہلے اس سے یعنی عمرہ قضا کے واسطے مسجد الحرام میں داخل
ہونے کے قبل تمہارے واسطے مقرر کردی فَتْحًا قَرِيْبًا فتح قریب کہ خیبر کی فتح ہے تاکہ عمرہ کی تاخیر کا رنج مسلمانوں کے دلوں سے
جاتا رہے اور اوس فتح کے سبب سے خوشدل ہوجائیں هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ وہ خدا ہے جسنے بھیجا رَسُوْلَهٗ اپنے رسول
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بِالْهُدٰى ہدایت خلق اور احکام بیان کرنے کے ساتھ وَدِيْنِ الْحَقِّ اور دین حق کے ساتھ کہ اسلام ہے
لِيُظْهِرَهٗ تاکہ غالب کرے اس دین کو عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ط سب دینوں پر یعنی اور دین اگر حق ہو تو اوسکے احکام منسوخ کرے
اور اگر باطل ہو تو اوسکو جڑ سے اوکھاڑ دے اور بعضوں نے یہ کہا ہے یعنی کہے ہیں کہ کسی دین والا ایسا نہوگا جو مغلوب اور مقہور مسلمانوں کا
نہو جائے اور اس خبر کا ظہور حضرت عیسی علیہ السلام کے اوترنے کے بعد ہوگا وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور کافی ہے اللہ شَهِيْدًا ط گواہ نبوت
تیری اے ہمارے حبیب اگر سہل کہتا ہے کہ صلحنامہ پر محمد بن عبداللہ لکھیں تو تم غم نہ کرو کہ ہم تو کہتے ہیں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط
محمد رسول ہیں اللہ کے برحق وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اور جو لوگ اونکے ساتھ ہیں مومن اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ سخت دل اور
کڑے ہیں کافروں پر رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ مہربان ہیں آپس میں تَرٰىهُمْ دیکھتا ہے تو اونکو رُكَّعًا رکوع کرنے والے سُجَّدًا
سجدہ کرنے والے یعنی اکثر اوقات نماز میں مشغول رہتے ہیں موضح میں ہے کہ یہ سب صفتیں صحابہ کی ہیں مگر ان الفاظ میں اشارہ
خواص اصحاب کے ساتھ ہے ہر ایک صفت خاص ہونے کا وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صفت ہے اسواسطے کہ قرب
اور معیت اور مصاحبت اور رفاقت کے ساتھ گھر اور غار اور سفروں میں آپ مخصوص ہیں اور اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کی صفت ہے اسواسطے کہ مشرکوں اور منافقوں کے ساتھ آپ نہایت سخت اور کڑے تھے اور سب عالم اس بات پر متفق ہیں
کہ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی صفت ہے اسواسطے کہ آپکی نرم دلی اور حیا اور دلنوازی اور وفا مشہور
و معروف ہے خالق اور خلائق سب کے نزدیک آپ ان صفتوں اور نشانوں سے موصوف اور موسوم ہیں رُكَّعًا سُجَّدًا حضرت علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ کے حال کی شرح ہے اسواسطے کہ آپکی اکثر اوقات عبادت ہی میں گذرتی تھی یہانتک کہ ہر شب ہزار بار نماز شروع کرتے میں اللہ اکبر
کہنے کی آواز خلوت سے آپکے آستان عالی کے خادموں کے کان میں پہنچتی تھی يَبْتَغُوْنَ ڈھونڈھتے ہیں یہ بزرگ فَضْلًا مِّنَ
اللّٰهِ فضل اللہ سے یعنی ثواب کی زیادتی ڈھونڈھتے ہیں وَرِضْوَانًا اور خوشنودی خدا کی چاہتے ہیں سِيْمَاهُمْ نشانیاں اونکی
فِيْ وُجُوْهِهِمْ اونکے چہروں میں ظاہر ہیں مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط سجدہ کرنے کے اثر سے لباب میں ہے کہ نماز کا اثر ان حضرات کی نورانی

پشیانیون سے ظاہر تھا اسواسطے کہ نمازی کا چہرہ اہل دل کی نظر مین آفتاب تابان ہی کہ من کثر صلوتہ باللیل حسن وجہہ بالنھار یعنی جو رات کو بہت نماز پڑھتا ہی دن کو اوسکا چہرہ حسین اور نورانی ہوتا ہی نفحات مین مذکور ہی کہ جب جبین قرب آلہی کی برکت سے صاف ہوگئین تو معرفت کے نور چہرون پر ظاہر ہوجاتے ہین بیت درویش را گواہ چہ حاجت کہ عاشق ست + رنگ زخش نہ دور ببین و بدان کہ ہست + ذٰلِكَ یہ وصف جو مذکور ہوے مَثَلُهُمْ اونکی صفت ہی فِي التَّوْرٰىةِ حضرت موسیٰ کی کتاب مین یعنی توریت مین اونکا یہ وصف لکھا ہوا ہی وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ اور اونکی یہ صفت انجیل مین ہی یعنی انھین صفتون کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب مین اونکا ذکر ہوا توریت اور انجیل مین اونکا ذکر ایسا ہی کَزَرْعٍ جیسے کھیتی کہ پہلے اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ نکالتی ہی چھوٹی سی شاخ اپنی یعنی انکھوا پھوٹتا ہی اور سوئی نکلتی ہی فَاٰزَرَهٗ پھر قوی کرتی ہی اپنی اوس شاخ کو فَاسْتَغْلَظَ پھر موٹی ہوجاتی ہی فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ پھر سیدھی کھڑی ہوجاتی ہی اپنی جڑ پر پہلے بیج تھا پھر نرم گھاس ہوتی ہی آخر کو درخت ہوجاتا ہی يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ تعجب مین لاتی ہی کھیتی کرنے والون کو اوسکی قوت اور تیاری اور سیدھا کھڑا ہوجانا اور خوبی اس مثال کے ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے یار رضی اللہ عنہم مثال دیے گئے ہین اسواسطے کہ پہلے دعوت اسلام ضعیف تھی جسقدر بڑھی قوت پکڑی اور سیدھی قائم ہوگئی اور اہل عالم کے تعجب کا سبب ہوئی حق تعالی نے یہ تمثیل فرمائی لِيَغِيْظَ تاکہ غصہ کھائین بِهِمُ الْكُفَّارَ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارون پر کافر امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ یہ آیت اصحاب رضی اللہ عنہم کی شان مین ہی تو جو کوئی اونپر غصہ کرے اور اونکے ساتھ دشمنی رکھے وہ کافرون مین داخل ہوگا نعوذ باللہ منہا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وعدہ کیا ہی اللہ نے اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے اچھے مِنْهُمْ اونسے یعنی اون سب سے وعدہ فرمایا ہی مَّغْفِرَةً گناہ بخشدینے کا وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ اور بڑے اجر کا تفسیر عجائب مین لکھا ہی کہ اس جگہ عمل صالح سے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی محبت مراد ہی

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ ثَمَانِيَ عَشَرَةَ اٰيَةً
سورۂ حجرات مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اٹھارہ آیتین ہین

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تُقَدِّمُوْا نہ آگے بڑھاؤ اپنے اقوال بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا اور اوسکے رسول کے قول کے سامنے یعنی بات نہ کرو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بات کرنے سے پہلے یا آپ سے پہلے امر ونہی مین جلدی نہ کرو یا قرآن اور حدیث کے معنی اور تاویل مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سبقت نہ کرو اسواسطے کہ آپ اوسکے معنی اور تاویل خوب جانتے ہین وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے قول اور فعل مین پہل اور جلدی کرنے سے اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بیشک اللہ سننے والا ہی تمھاری باتین عَلِيْمٌ ۝ جاننے والا ہی تمھارے کام يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو لَا تَرْفَعُوْٓا نہ بلند کرو اَصْوَاتَكُمْ اپنی آوازین فَوْقَ صَوْتِ

قفہ ۱۲ ہین

النَّبِیِّ نبی کی آواز پر اسواسطے کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اونکو ادب کی رسمون کا حکم کرتے ہین یعنی جب بات کرو تو آپکی آواز سے
بلند آواز نہ نکالو وَلَا تَجْهَرُوْا اور نہ ظاہر کرو لَهٗ بِالْقَوْلِ اوسکے واسطے بات کو یعنی آپکی آواز سے بلند آواز کرکے نہ پکارو كَجَهْرِ
بَعْضِكُمْ مانند ظاہر کرنے بعض تمھارے کے لِبَعْضٍ واسطے بعض کے بلکہ اپنی آواز بہت نرم کرو تاکہ لوازم ادب کی رعایت کرتے رہو
اور بعض مفسرون نے یہ معنی کہے ہین کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نام اور کنیت کے ساتھ نہ پکارو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو
بلکہ آپکو یا نبی اللہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ کہکر پکارا کرو اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ تاکہ باطل نہو جائین تمھارے عمل اس جرأت اور
بے ادبی کے سبب سے وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اور تم نہ جانو کہ تمھارے عمل حبط اور باطل ہوگئے بزرگون نے کہا ہی کہ
مَنْ تَرَكَ الْاَدَبَ رُدَّ عَنِ الْبَابِ یعنی جسنے بے ادبی کی وہ مردود درگاہ ہی تو لاکھ برس ابلیس نے جو طاعت اور عبادت کی تھی ایک بے ادبی مین
ضائع ہوگئی ؎ بیت نگاہدار ادب در طریق عشق و نیاز ✤ کہ گفتہ اند طریقت تمام آداب است ✤ لکھا ہی کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ
مرد بلند آواز تھے ہمیشہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باآواز بلند ہی بات کرتے جب یہ آیت نازل ہوئی تو اپنے گھر بیٹھ رہے
اور گریہ و زاری مین مشغول ہوے یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ نے اونکو بلایا اور فرمایا کہ تمھارا کیا حال ہی عرض کی
کہ یا رسول اللہ میرے کان مین گرانی ہی اور مین آپکی مجلس مین بلند آواز سے بات کرتا ہون مین ڈرا کہ میرے عمل حبط اور ضبط ہوگئے ہونگے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو اس بات پر راضی نہین ہی کہ زندہ بھی خیر کے ساتھ رہے اور مرے بھی خیر کے ساتھ
یعنی شہید ہو اور تو جنتی ہی ثابت نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اس خوشخبری سے بیشک خوش ہوا اور ہرگز آپ کے سامنے
آواز بلند نہ کرونگا تو یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ تحقیق کہ جو لوگ نیچی رکھتے ہین اَصْوَاتَهُمْ اپنی
آوازین عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اور ادب کے ساتھ آہستہ سے بات کرتے ہین
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ وہ لوگ وہ ہین کہ امتحان کیا ہی اسنے قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى اونکے دلون کو قبول
تقوی کے واسطے کشف الاسرار مین ہی کہ پاکیزہ کیا ہی اللہ نے اونکے دلون کو اور امتحان کے معنی پاکیزہ کرنا ہین جس طرح جس سونے کو
گھریا مین رکھتے ہین تاکہ اوسکے میل جل جائین اور خالص سونا رہجائے تو اوسے کہتے ہین کہ یہ سونا آزمایا ہوا ہی ؎ بیت در کورۂ امتحان
گر ہم بگدازی ✤ منت دارم کہ بے غشم مے سازی ✤ لَهُمْ ان پاک دلون کے واسطے مَّغْفِرَةٌ بخشش ہی گناہون کی وَّاَجْرٌ اور اجر ہی
عَظِيْمٌ ۝ بڑا اور ربیحد لکھا ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بنی العنبر کے قبیلون مین سے ایک قبیلے کی طرف
بھیجا وہ لشکر چند قیدی وہان سے مدینہ منورہ مین لا یا بنی تمیم کے کچھ لوگ جیسے اقرع بن حابس و عطارد بن حاجب و زبرقان بن بدر
وغیرہ اپنے قیدیون کے پیچھے پیچھے مدینہ مین آئے دوپہر کا وقت تھا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرماتے تھے یہ لوگ
حجرۂ شریف کے دروازے پر جاتے تھے اور چلاتے تھے کہ ای محمد باہر آیئے ہمارے قیدیون کا فیصلہ فرمایئے آخر حضرت جاگ پڑے اور باہر تشریف
لائے اور انھی لوگون مین سے ایک کو حاکم کیا اوسنے حکم دیا کہ نصف قیدیون سے فدیہ لیجیے اور نصف آزاد کر دیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی
کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ تحقیق کہ وہ لوگ جو پکارتے ہین تمکو ای ہمارے حبیب مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ

حجرون کے باہر سے یا حجرون کے پیچھے سے اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝ اکثر اونکے عقل نہین رکھتے ہین اور ادب کی رعایت نہ جانتے ہین
ندا کرتے ہین وَلَوْ اَنَّهُمْ اور اگر وہ لوگ صَبَرُوْا صبر کرتے حَتّٰى تَخْرُجَ یہانتک کہ باہر آتے تم اِلَيْهِمْ اونکی طرف تو لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ
البتہ بہتر ہوتا اونکے واسطے اسلیے کہ تم سب قیدیون کو آزاد کردیتے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہی اون لوگون کو جو بے ادبی سے
توبہ کرین رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہی اہل ادب پر جو حضرت سید الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کی تعظیم کرتے ہین اسواسطے کہ ادب رحمت کو کھینچتا ہی
اور رحمت نعمت کو بیت سرمایۂ ادب بکف آور کہ این متاع ٭ آنرا کہ ہست فیض ابد آیدش بدست ٭ لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ہجرت کے نوین برس ولید بن عقبہ کو قبیلۂ بنی المصطلق کے پاس بھیجا تاکہ اونسے زکوۃ تحصیل لائین اون لوگون اور ولید کے درمیان زمانہ
جاہلیت مین خون ہو گیا تھا جب اونھون نے ولید کے آنے کی خبر سنی تو پرانی عداوت سے درگذرے اور نئی محبت کی بنیاد ڈالی بہت لوگ
تعظیم کی راہ سے استقبال کے واسطے باہر آئے ولید سمجھے کہ مقابلہ اور مقاتلہ کے لیے آتے ہین پس بھاگ کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ بنی المصطلق مرتد ہوگئے ہین اونھون نے میرے قتل کا ارادہ کیا تھا اور زکوۃ دینے سے انکار کیا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ایک گروہ کے ساتھ اودھر بھیجا اور فرمایا کہ اونکے کام مین بڑی احتیاط کرنا اور
جلدی نہ کرنا حضرت خالد گئے اور ایک شخص کو اون لوگون مین روانہ کیا کہ اونکا حال دریافت کرآئے اوسنے جا کر دیکھا کہ اذان
کہتے ہین جماعت سے نماز پڑھتے ہین اسلام کے طریقے اونسے ظاہر ہین وہ پھر آیا اور حضرت خالد سے کیفیت کہی حضرت خالد نے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اِنْ جَآءَكُمْ
اگر آئے تمھارے پاس فَاسِقٌۢ کوئی جھوٹا فرمانبرداری سے باہر نکلا ہوا بِنَبَاٍ کسی خبر سمیت یعنی کوئی خبر لائے وحشت لانے والی جو
رنج کی باعث ہو اور وہ خبر خلاف واقع کے کہے فَتَبَيَّنُوْٓا تو کھوج کرو اور خوب دریافت کرلو اَنْ تُصِيْبُوْا تاکہ نہ پہونچاؤ کوئی
مکروہ امر قَوْمًۢا کسی گروہ کو بِجَهَالَةٍ نادانی سے یعنی تم گمان کرو کہ وہ کافر ہین اور اونسے قتال کر بیٹھو اور حقیقت مین وہ مسلمان
ہون فَتُصْبِحُوْا پھر ہو جاؤ تم عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ اوس بات پر جو تمنے کی ہی نٰدِمِيْنَ ۝ نادم اور پشیمان یعنی کسی فاسق کی دی ہوئی خبر پر
اعتماد کرکے کام مین جلدی نہ کر بیٹھا کرو تاوقتیکہ خبر سچ ہونے کا نشان تپر نہ ظاہر ہو جائے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ
اور جان لو تم یہ بات کہ تم مین رسول ہی اللہ کا اونکی تعلیم مقتضی اسکو ہی کہ اونکے حضور مین جھوٹ اور بیہودہ بات نہ عرض کرو لَوْ يُطِيْعُكُمْ اگر اطاعت
کرے تمھاری یعنی اگر رسول تمھاری بات سن لیا کرین اور تمھاری رائے پر کام کیا کرین فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ بہت کامون مین لَعَنِتُّمْ
البتہ رنج مین پڑو تم اور ہلاک ہو جاؤ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اور لیکن خدا نے حَبَّبَ دوست کردیا ہی اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ تمھاری طرف ایمان
اور توحید کو وَزَيَّنَهٗ اور آراستہ کردیا ہی ایمان کو فِيْ قُلُوْبِكُمْ تمھارے دلون مین اے مومنو دلیلین قائم اور واضح کرکے وَكَرَّهَ اور مکروہ
کردیا ہی اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ تمھاری طرف حق چھپانا وَالْفُسُوْقَ اور سیدھی راہ سے نکلجانا وَالْعِصْيَانَ اور نافرمانی کرنا اُولٰٓئِكَ
وہ لوگ جنھون نے خبر مین تحقیق کی ہی هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ وہ ہین راہ پائے ہوے طریق صلاح کی طرف اور وہ ایمان کو زینت دینا اور کفر سے
پاک کرنا فَضْلًا فضل کے واسطے ہی مِّنَ اللّٰهِ اللہ سے یعنی اوس فضل کے سبب سے جو خدا کی طرف سے تمکو پہونچا وَنِعْمَةً اور نعمت ہی اوسکی درگاہ

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور خدا جانتا ہی خبر دینے والون کا سچ اور جھوٹ حَكِيْمٌ ۝ حکم کرنے والا اور محکم کار ہی بندون کے امور مین اور اوسکی
حکمتون مین سے یہہ بھی ایک حکمت ہی کہ خبرون کی تحقیق کا حکم فرمایا اسواسطے کہ جھوٹی خبرون سے انواع و اقسام کے فتنے و فساد پیدا
ہوتے ہین رباعی ہرگز سخنان شبہہ آمیز مگوے ✢ وان راست کہ ہست فتنہ انگیز مگوے ✢ خامش کن و گر چارہ نداری ز سخن ✢ شوخی مکن و تند و شور
تیز مگوے ✢ لکھا ہی کہ عبداللہ رواحہ رضی اللہ عنہ اور ابن ابی سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور جھگڑا ہوا اور یہانتک نوبت آئی کہ دونونکی
قوم سے مدد پہونچی اور سخت سست کہنے سے حرب و ضرب تک مہم پہنچی تو حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ اور اگر دو گروہ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ایمان والون مین سے اقْتَتَلُوْا قتال کرین ایک دوسرے سے فَاَصْلِحُوْا تو صلح کرو بَيْنَهُمَا اون دونون کے
درمیان نصیحت کرکے اور اونہین بلاؤ خدا اور رسول کے حکم کی طرف فَاِنْۢ بَغَتْ پھر اگر ظلم کرے اور زیادتی ڈھونڈھے اِحْدٰىهُمَا
ایک اون دو گروہون مین سے عَلَى الْاُخْرٰى دوسرے پر اور صلح سے عدول کرے اور خدا کے حکم پر راضی نہو فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ تو
قتال کرو اوس گروہ سے جو بغاوت کرتا ہی حَتّٰى تَفِيْٓءَ یہانتک کہ پھرے اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ خدا کے حکم کی طرف اور خدا کا حکم مان لے
فَاِنْ فَآءَتْ پس اگر پھرے وہ گروہ باغی حق کی طرف اور ظلم چھوڑ کر وہ لوگ احکام شرع کے مطیع ہو جائین فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا
تو اصلاح کرو اون دونون کے درمیان بِالْعَدْلِ راستی کے ساتھ یعنی ایک گروہ کی طرف میل نکرو اور راہ حق سے نہ ہٹو وَ
اَقْسِطُوْا اور عدل دو سب کامون مین اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ دوست رکھتا ہی عدل کرنے والون کو
جو قول و فعل مین قاعدہ عدالت کی رعایت کرتے ہین اسواسطے کہ بادشاہی اور دین کا مدار کار عدل پر ہی نظم عدل چون لشکریست
جان فزاے ✢ عدل مشاطہ ایست ملک آراے ✢ عدل کن زانکہ در ولایت دل ✢ در پیغمبری زند عادل ✢ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
سوا اسکے نہین کہ مومن لوگ بھائی ہین ایک دوسرے کے دین مین اسواسطے کہ سب منسوب ہین ایک ہی اصل کی طرف کہ وہ ایمان ہی
فَاَصْلِحُوْا پس صلح کرو بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ اپنے بھائیون کے درمیان جب کسی طرح کا خلاف واقع ہوا اور ذکر کرنے مین دو بھائیون کی
تخصیص اس جہت سے ہی کہ جنمین لڑائی ہوتی ہی وہ کم سے کم دو آدمی ہوتے ہین یا اوس و خزرج کی اولاد مراد ہو اور وہ دو بھائی تھے
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو عذاب الٰہی سے حکم کی مخالفت کرنے مین لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ شاید تم رحم کیے جاؤ لکھا ہی کہ بنی تمیم کا
ایک گروہ فقیر صحابہ پر ہنستا تھا جیسے حضرت عمار یاسر حضرت بلال حضرت سلمان فارسی حضرت خباب حضرت صہیب رضی اللہ تعالی عنہم
تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا يَسْخَرْ چاہیے کہ نظر حقارت سے
نہ دیکھے اور نہ مسخراپن کرے قَوْمٌ ایک گروہ تمہارا مِّنْ قَوْمٍ دوسرے گروہ سے عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا شاید کہ ہون وہ
خَيْرًا مِّنْهُمْ بہتر مسخراپن کرنے والون سے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعضی بیبیون نے ام المومنین
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کوتاہ قد ہونے کا اور حضرت بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہودی ہونے کا عیب کیا تو حق تعالی نے
فرمایا کہ وَلَا نِسَآءٌ اور نہ چاہیے کہ عورتین نظر حقارت سے دیکھین اور مسخراپن کرین مِّنْ نِّسَآءٍ عورتون سے عَسٰٓى
اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ شاید کہ وہ عورتین جو ہنسی گئی ہین بہتر ہون ہنسنے والیون سے حضرت ثابت بن قیس

رضی اللہ عنہ نے صحابہ مین سے ایک کا عیب کیا تھا اوس سے نہی آئی کہ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اور عیب نہ کرو اَنْفُسَكُمْ اپنی جانون کا یعنی اپنے دین والون کا اسواسطے کہ سب مومن لوگ ایک ذات کے مثل ہین تو جسنے دوسرے کا عیب کیا اوسنے اپنا عیب کیا مصرع عیب ہر کس کہ کنی ہم بتو میگیرد بار ٭ ابو مالک انصاری نے عبداللہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہما کو کہا کہ یا نصرانی اونھون نے جواب مین کہا کہ یا یہودی حق تعالی نے فرمایا کہ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ اور نہ پکارو ایک دوسرے کو برے لقب سے جیسے جو یہود یا نصارا کہ مسلمان ہوگئے ہون اونکو یہودی یا نصرانی کہکر پکارنا یا کسی مومن کو فاسق یا منافق کہنا بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بدنامی ہے کسی کو فسق کے ساتھ یاد کرنا یعنی یہود و نصارا کہنا بَعْدَ الْاِیْمَانِ بعد دخول ایمان کے کہ جب وہ ایمان قبول کر چکا ہو وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ اور جو کوئی توبہ نہ کرے ان منع کی ہوئی باتون سے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ وہ ظلم کرنے والے ہین اپنے نفس پر کہ اپنے کو محل عتاب الٰہی مین لاتے ہین یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا اے ایمان والو پرہیز کرو اور چھوڑ دو كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ بہت سے گمان اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ بیشک بعضے گمان اِثْمٌ گناہ ہین اور اوسنے گناہ پیدا ہوتے ہین جاننا چاہیے کہ گمان چار قسم پر ہین ایک وہ جسکا حکم ہو وہ نیک گمان کرنا ہے خدا کے ساتھ اور مومنون کے ساتھ حدیث مین ہے کہ نیک گمان کرنا ایمان مین سے ہے دوسرا حرام اور وہ خدا اور مومنون کے ساتھ برا گمان کرنا کہ موجب گناہ ہے تیسرا مستحب اور وہ قبلہ کے باب مین اپنے دل سے حکم لینا ہے اور امور اجتہادی مین غلبہ ظن پر بنیاد قائم کرنا چوتھا مباح اور وہ امور دنیا او معیشت کے کاروبار مین گمان اور خیال کرنا ہے اور اس صورت مین بدگمانی سلامتی اور کامون کے انتظام کا موجب ہے اور اسے حرام کے قبیل سے شمار کیا ہے بیت نفس بد مباش و بدگمان باش ٭ وز فتنہ و مکر در امان باش ٭ لکھا ہے کہ اکابر صحابہ مین سے دو آدمیون نے بعض سفر مین سلمان رضی اللہ عنہ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجکر کچھ خرچ یا کھانا مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر حوالہ فرمایا حضرت اسامہ نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی کھانے کی چیز نہین حضرت سلمان پھر آئے اور حال بیان کر دیا اون دونون صحابی نے حضرت سلمان کی غیبت مین کہا کہ سلمان کا قدم ایسا ہے کہ اگر چاہ سمیحہ پر جائین تو اوسکا پانی خشک ہو جائے اور حضرت اسامہ کی غیبت مین کہا کہ اونکے پاس کھانا تھا مگر اونھون نے بخل کیا پھر کھوج مین پڑے کہ آیا اسامہ نے سچ کہا واقعی اونکے پاس کھانا نہ تھا یا بخل کیا دوسرے روز جب وہ دونون صحابی جنھون نے غیبت کی تھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آئے تو آپ نے فرمایا کہ یہ گوشت کی [illegible] کیا ہے جو مین تمھارے دانتون مین دیکھتا ہون وہ بولے کہ ہمنے تو گوشت نہین کھایا حضرت نے فرمایا کہ مین کھانے کا گوشت نہین کہتا ہون اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَجَسَّسُوْا اور کھوج نہ کرو جیسا کہ اسامہ کے امر مین تم بدگمان ہوئے اور کھوج کیا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ اور چاہیے کہ نہ غیبت کرے بعض تمھارا بَعْضًا بعض کی جیسا کہ سلمان کے باب مین کی غیبت یہ ہے کہ کوئی غائبانہ ایسی بات دوسرے کی کہے کہ اگر اوسکے مونھ پر کہتا تو اوسے بری معلوم ہوتی پھر حق تعالی غیبت بری ہونے کی اسطرح مثال دیتا ہے کہ اَیُحِبُّ کیا دوست رکھتا ہے اَحَدُكُمْ کوئی تم مین سے اَنْ یَّاْكُلَ اس بات کو کہ کھائے لَحْمَ اَخِیْهِ گوشت اپنے بھائی کا مَیْتًا اوس حال مین کہ وہ بھائی مردہ ہو بلکہ تمھارا جی اوس سے تنفر کرتا ہے فَكَرِهْتُمُوْهُ پس مکروہ جانتے ہو اوسے کھانا تو جسطرح مردے کا گوشت کھانے سے کراہت رکھتے ہو اسی طرح غیبت سے بھی کراہت کرتے رہو رباعی آنکس کہ لوائے

غیبت نفاق است ... ✽ وانکہ بعیب خلق پرداختہ است ✽ زان است کہ عیب خویش نشناختہ است

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے ... غیبت کرنے کے سبب اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا ہی اون

لوگون سے جو غیبت کرنے ... رَّحِيْمٌ مہربان ہی اوسپر جو غیبت کرنے سے باز آئے لکھا ہی کہ فتح مکہ کے دن بانی اذون کے

ایک گروہ نے حضرت بلال کی غیبت اوس وقت کی جب وہ بیت الحرام زادہا اللہ تعظیما و شرفا کی چھت پر اذان کہنے مین مشغول تھے

اور اون غیبت کرنے والون نے ایک یہ بات کہی کہ کیا محمد کو اس کالے کوے کے سوا اور کوئی اذان کہنے والا نہین ملا اور حضرت

بلال کے نسب مین اعتراض کرنے لگے تب یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ بیشک ہمنے تمکو پیدا کیا ہی

مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى ایک مرد اور ایک عورت سے کہ وہ حضرت آدم اور حوا علیہما السلام ہین جب تم سب ایک ہی ماں باپ سے ہو

تو اپنے نسب پہ فخر اور دوسرے کے نسب پر طعن کرنے کی کوئی وجہ نہین کسی نے کیا خوب کہا ہی قطعہ نیست آن آدمیانرا کہ تفاخر ورزند

از رہ دانش و انصاف چہ دور افتادند ✽ نرسد فخر کسے را از نسب بر دگرے ✽ چونکہ در اصل ہمہ یک آدم و حوا زادند ✽ اور جو کوئی قبیلون اور

قرابتدارون پر ناز کرتا ہی اوسے چاہیے کہ یہ بات جان لے کہ شعبے اور بطن پہچان کے واسطے ہین تفاخر کے واسطے نہین جیسا کہ

حق تعالی خود فرماتا ہی کہ وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا اور کیا ہمنے تمکو شعبے یعنی بڑے بڑے گروہ ایک اصل کی طرف منسوب وَّقَبَآئِلَ

اور قبیلے منسوب ہ اون بڑے گروہون کی طرف لِتَعَارَفُوْا تاکہ پہچان لو ایک دوسرے کو اور تمیز کر لیے جاؤ بعض بعض سے یعنی

دو آدمی ہمنام ہون تو قبیلے سے تمیز کر لیے جاؤ جیسے زید قیسی اور زید تمیمی اور جاننا چاہیے کہ شعبے مشتمل ہین قبیلون پر مثلا خزیمہ شعبی جنہ قبیلون پر

مشتمل ہی کہ ایک اونمین سے کنانہ ہی اور قبیلہ عمائر پر مشتمل ہی جیسے قریش عمارہ ہی کنانہ سے اور عمائر کے بعد بطون ہین جیسے لوی کہ

قریش مین سے ایک بطن ہی اور اوسکے بعد افخاذ ہین جیسے ہاشم کہ ایک فخذ ہی لوی سے پھر عشائر ہین جیسے عباس ہاشم سے اور اوسکے بعد

فصیل ہوتا ہی اور وہ اہل بیت ہین جیسے بنی عباس اور بعضون نے کہا ہی کہ شعوب قحطان سے ہوتے ہین اور قبائل عدنان سے اور

ایک قول یہ ہی کہ شعبے عجم سے ہین اور قبیلے عرب سے اور پھر تقدیر اِنَّ اَكْرَمَكُمْ تحقیق کہ بہت بزرگ تمہارا عِنْدَ اللّٰهِ اللہ کے

نزدیک اَتْقٰىكُمْ بڑا پرہیزگار تمہارا ہی اسواسطے کہ پرہیزگاری سے نفسون کو کمال کا رتبہ حاصل ہوتا ہی جو پرہیزگاری مین بہت

بڑھکر ہی اوسکا قدم مرتبہ کمال مین بہت بڑھا ہوا ہی کہ اَلشَّرَفُ بِالْعِلْمِ وَالْاَدَبِ لَا بِالْاَصْلِ وَالنَّسَبِ بیت باادب باش تا بزرگ شوی ✽

کہ بزرگی نتیجہ ادب ست ✽ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہی تمہاری اصل اور تمہارا نسب خَبِيْرٌ آگاہ ہی تمہارے علم

اور ادب سے لکھا ہی کہ بنی اسد کا ایک گروہ مدینہ منورہ مین آیا اور یہ لوگ کلمہ شہادت اظہار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یا رسول اللہ

تمام عرب آپکے پاس تنہا آئے ہین اور ہم اہل و عیال کے ساتھ آئے ہین اکثر عرب نے آپ سے قتال کیا اور ہم بلا جنگ کیے رہے غرضکہ

ایمان لاکر رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بڑا احسان جتاتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ قَالَتِ الْاَعْرَابُ کہا اون گنوارون نے

یعنی بنی اسد اور غطفان نے کہ اٰمَنَّا ہم ایمان لائے ہین قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا کہ کہ تم ایمان نہین لائے اسواسطے کہ ایمان

زبانی اقرار ہی تصدیق دلی کے ساتھ اور تمکو اقرار ہی اور تصدیق نہین پس تم کہتے ہو کہ ہم ایمان لائے ہین وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا

اَسْلَمْنَا اور مگر کہو کہ اسلام لائے ہم اسلام سے لغوی اسلام مراد ہی کہ انقیاد اور اطاعت سے عبارت ہی اور قتل و قید سے ڈر کر
اسلام مین داخل ہونے اور کلمہ ظاہر کرنے سے مراد ہی وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ اور نہین داخل ہوا ہی ایمان فِي قُلُوبِكُمْ
تمھارے دلون مین تو تمھارے دل زبان کے موافق نہین وَإِنْ تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ اور اگر فرمانبرداری کرو اللہ کی
اور اوسکے رسول کی اخلاص کے ساتھ اور نفاق سے درگذر و گے تو لَا يَلِتْكُمْ کم نہ کریگا خدا تمکو مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا
تمھارے اجر اور اعمال مین سے کچھ بلکہ تمام و کمال تمکو پہونچائیگا إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہی وہ گناہ جو مطیعون سے
صادر ہوا ہو رَحِيمٌ مہربان اونکے اجر پورے دیتا ہی إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ سوا اسکے نہین کہ حقیقی مومن الَّذِينَ
آمَنُوا وہ لوگ ہین جو ایمان لائے ہین بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ خدا اور رسول خدا پر خلوص نیت کے ساتھ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا پھر
اونھون نے شک نہین کیا دل مین زبان سے اقرار کرکے وَجَاهَدُوا اور اپنے ایمان کی حقیقت ظاہر کرنے کو اونھون نے جہاد کیا
بِأَمْوَالِهِمْ اپنے مالون سے کہ غازیون کو دیا اونکے واسطے ہتھیار مول لیے وَأَنْفُسِهِمْ اور اپنی ذاتون سے کفار کی لڑائی مین
شریک ہوئے فِي سَبِيلِ اللَّهِ رضائے الٰہی کی راہ مین أُولَٰئِكَ یہ مومن مجاہد کا گروہ هُمُ الصَّادِقُونَ وہ ہین سچے
اپنے دعویٰ ایمان مین یہ آیت نازل ہونے کے بعد اوسی گروہ نے آکر قسم کھائی کہ ہم سچے مومن ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے کہ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ کیا خبر کرتے ہو تم اللہ کو بِدِينِكُمْ اپنے دین کی اور ایمان پر جھوٹی قسم کھاتے ہو
وَاللَّهُ يَعْلَمُ اور حال یہ کہ اللہ جانتا ہی مَا فِي السَّمَاوَاتِ وہ چیز جو آسمانون مین ہی علوی خلائق وَمَا فِي الْأَرْضِ
اور جو چیز زمین مین ہی سفلی خلائق وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ اور خدا سب چیز مین عَلِيمٌ جانتا ہی اور کوئی چیز اوسپر پوشیدہ نہین ہی
تو وہ تمھارے جتلانے اور خبر دینے کا محتاج نہین يَمُنُّونَ عَلَيْكَ احسان رکھتے ہین تجپر أَنْ أَسْلَمُوا اسلیے کہ اسلام
قبول کیا ہی اونھون نے قُلْ لَا تَمُنُّوا کہہ کہ احسان نہ رکھو عَلَيَّ مجپر إِسْلَامَكُمْ اپنے اسلام کے سبب سے بَلِ اللَّهُ
بلکہ اللہ يَمُنُّ احسان رکھتا ہی عَلَيْكُمْ تمپر أَنْ هَدَاكُمْ بسبب اسکے کہ ہدایت کی اوسنے تمکو لِلْإِيمَانِ ایمان کی طرف
إِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم صَادِقِينَ سچے دعویٰ ایمان مین إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ بیشک اللہ جانتا ہی غَيْبَ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ جو کچھ پوشیدہ ہی آسمانون و زمینون مین وَاللَّهُ بَصِيرٌ اور اللہ دیکھتا ہی بِمَا تَعْمَلُونَ وہ چیز جو تم کرتے ہو
ایمان ظاہر کرنا اور نفاق چھپانا

سُورَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	خَمْسٌ وَأَرْبَعُونَ آيَةً
سورۂ ق مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	پینتالیس ۴۵ آیتین ہین

قٓ حروف مقطعہ نظم اور نثر کلام مین فرق کے واسطے ہین امام علم الہدیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ یہ حروف نثر کے واسطے
ایسے ہین جیسے نظم کے لیے تشبیب اسواسطے کہ یہ حروف سنتے ہی سامع اس بات پر دلیل پکڑ سکتا ہی کہ جو کلام اسکے بعد آتا ہی وہ نثر ہی

منظوم نہین ہی تو ایسے حروف لاتے مین اون لوگون کے قول کی رد ہی جو قرآن کو شعر کہتے ہین اور ان حرفون مین کہا ہی کہ بعینہ خدا کے نامون مین سے
ایکسا نام ہی یا قرآن کا نام ہی یا اسم قادر اور قدیر اور قہار اور قدوس اور قیوم کی کنجی اور ابتدا ہی یا کلمہ قف کی طرف اشارہ ہی یعنی ٹھہر اور قائم رہ ای محمد
اوس عمل پر جسکا تو مامور ہوا ہی امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ قاف کے معنی یہ ہین کہ اَللّٰہُ قَائِمٌ بِالْقِسْطِ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ قاف ایک
پہاڑ ہی زمین کو گھیرے ہوے حق تعالی نے اوسے زمرد سبز کا پیدا کیا ہی یہان اوسکی قسم کھائی یا قسم ہی قدرت خدا اور قرب الٰہی کی کہ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ
الْوَرِیْدِ کا بھید اس صورت مین اوسکی خبر دیتا ہی یا اپنے حبیب کی قوت قلب کی قسم کھاتا ہی وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ۝ اور قسم قرآن مجید کی
کہ سب لوگ مرنے کے بعد پھر اوٹھائے جائینگے اور کافر اس بات پر ایمان نہین لائے ہین بَلْ عَجِبُوْٓا بلکہ عجب کیا اونھون نے اَنْ
جَاۗءَهُمْ اس بات سے کہ آیا اونکے پاس مُّنْذِرٌ پیغمبر ڈرانے والا مِّنْهُمْ اونکی جنس سے فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ تو کہا کافرون نے
ضمیر کی جگہ پر اسم ظاہر لانا کفر کے سبب سے کافرون کی خراب حالی ظاہر کرنے کے واسطے ہی تو کافرون نے کہا کہ ھٰذَآ یہ محمد کو رسالت کے واسطے
برگزیدہ کر لینا شَیْءٌ عَجِیْبٌ ۝ عجیب چیز اور عجب کام ہی اور کافر بولے کہ ءَاِذَا مِتْنَا کیا جب ہم مر جائینگے وَكُنَّا تُرَابًا اور
ہو جائینگے ہم خاک تو ہمکو کیا پھر عالم حیات کی طرف پھیر ینگے اور ہماری روح جسم مین کیا پھر آئیگی ذٰلِكَ یہ ہمارا پھرنا زندگی کی طرف رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ ۝
پھرنا دور ہی عادت اور امکان سے تو حق تعالی نے اونکی بات رد کرنے کو فرمایا کہ قَدْ عَلِمْنَا بیشک ہم جانتے ہین مَا تَنْقُصُ
الْاَرْضُ وہ چیز جو کم کر دیتی ہی زمین مِنْهُمْ اونمین سے گوشت پوست ہڈی اونکے مرنے کے بعد وَعِنْدَنَا اور ہمارے پاس ہی
كِتٰبٌ حَفِیْظٌ ۝ کتاب نگاہ رکھنے والی اونکی تفصیلین تو جو کچھ اونمین سے خاک ہو گیا اوسے ہم جانتے ہین یا لوح محفوظ مین
اونکے سب ذرّون اور متغیر ہونے کا حال اونکی تعداد اور نامون کے ساتھ مفصل لکھا ہی اوسے بھی ہم نہین بھولتے تو فنا کے بعد اونکو پھر
زندہ کر دینا ہمپر کچھ دشوار نہین ہی اور ایسا نہین ہی جو وہ کہتے ہین بَلْ كَذَّبُوْا بلکہ تکذیب کی ہی اور نہین ایمان لائے ہین بِالْحَقِّ
قرآن کا جو حق ہی یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لَمَّا جَاۗءَهُمْ جبکہ آیا اونکے پاس اور معجزہ دکھایا اور دلیل لازم کر دی فَهُمْ فِیْٓ اَمْرٍ
مَّرِیْجٍ ۝ تو وہ ایک بات مختلف مین ہین یعنی قرآن کے باب مین اولجھے ہوے اور مضطرب ہین کبھی اوسے سحر کہتے ہین کبھی شعر کبھی کہانی اور
اسی طرح رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین بھی اولجھتے اور اضطراب کرتے ہین کبھی اونکو مجنون کہتے ہین کبھی کاہن کبھی مفتری
اَفَلَمْ یَنْظُرُوْٓا کیا نہین دیکھتے ہین بعث و حشر کے منکر اِلَى السَّمَاۗءِ آسمان کی طرف جو فَوْقَهُمْ اونکے اوپر ہی کہ محض قدرت سے
كَیْفَ بَنَیْنٰهَا کیونکر بنایا ہمنے اوسے ایک طبقہ پر دوسرا طبقہ وَزَیَّنّٰهَا اور زینت دی ہمنے اوسے ستارون سے وَمَا لَهَا
اور نہین ہی اوسکے واسطے مِنْ فُرُوْجٍ ۝ کوئی درز اور شگافون مین سے تو اتنی بڑی چیز بے درز او شگاف اور علت کے پیدا کرنا
ہمارے کمال قدرت و علم اور نہایت حکمت پر دلیل ہی وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا اور زمین کو کھینچ دیا ہمنے اور پانی پر بچھا دیا
وَاَلْقَیْنَا فِیْهَا اور ڈالدیے ہمنے اوسمین رَوَاسِیَ پہاڑ او پرجے ہوے اپنی جگہہ پر وَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا اور
اوگائی ہمنے زمین مین مِنْ كُلِّ زَوْجٍ ہر طرح کی گھاس بَهِیْجٍ ۝ اچھی بہار کی خوشی زیادہ کرنے والی اور یہ سب جو
ہمنے کیا تَبْصِرَةً بینائی کے واسطے ہی یعنی عبرت لینے اور دلیل پکڑنے کی نظر سے دیکھنے کو وَذِكْرٰى اور یاد کرنے او

تبعیت پکڑنے کے لیے لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ہر بندہ کے واسطے جو پھرنے والا ہے خدا کی طرف وَنَزَّلْنَا اور نازل کیا ہمنے
مِنَ السَّمَآءِ ابر سے یا آسمان کی جانب سے مَآءً مُّبٰرَكًا پانی بڑے فائدے والا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ پھر اوگائے ہمنے
اوس پانی کے سبب سے جَنّٰتٍ باغ درختوں اور پھل والے وَحَبَّ الْحَصِيْدِ اور اوگایا ہمنے پانی کے سبب سے دانہ کو
کہ اوسکی شان سے یہ ہے کہ اوسے کاٹتے ہیں جیسے گیہوں جو وغیرہ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ اور اوگائے ہمنے خرمے کے درخت بڑے
اور اونچے لَّهَا اونکے واسطے طَلْعٌ نَّضِيْدٌ خوشے ہیں تہ بر تہ اس سے اونمیں میوے کی کثرت مراد ہے اور یہ سب چیزیں ہمنے
اوگائیں رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ بندوں کی روزی کے واسطے وَاَحْيَيْنَا بِهٖ اور زندہ کردیا ہمنے اوس پانی کے سبب سے
بَلْدَةً مَّيْتًا مردہ اور افسردہ زمین کو تو جسطرح مری ہوئی زمین کو ہمنے زندگی عطا کی كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ اسی طرح
نکلنا ہے تمھارا قبروں سے یعنی زندہ ہوکے میدان حشر میں تمھارا حاضر ہونا اور اگر کوئی غور و تامل کرے دانہ کے زندہ ہونے میں
کہ مردہ کی طرح خاک میں دفن ہے اور پوشیدہ ہونے کے بعد اوسکے ظاہر ہونے میں جو کوئی غور کرے تو بعید نہیں کہ مرنے کے بعد آدمی کے
زندہ ہونے کا ایک شمہ پاسکے **قطعہ** کدام دانہ فرو شد کہ بر نیامد باز ✽ چرا بدانۂ انسانت این گمان باشد ✽ فرو شدن چو بدیدی بر آمدن
بنگر ✽ غروب شمس و قمر را چرا زیان باشد ✽ پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کی تسلی کے واسطے کہ قوم کی تکذیب کی
جہت سے ملول تھا اگلی امتوں کے مکذبوں کے حال سے خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ تکذیب کی اہل مکہ سے پہلے
قَوْمُ نُوْحٍ قوم نوح نے حضرت نوح علیہ السلام کی اور اس قوم کے لوگ حضرت شیث کی اور قابیل کی اولاد تھے وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ
اور چاہ یمامہ کے لوگوں نے یا بیر معطلہ یا جبل فتح کے لوگوں نے اپنے نبی کی کہ وہ حنظلہ بن صفوان علیہ السلام تھے وَثَمُوْدُ
اور قوم ثمود نے حضرت صالح کی وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ اور قوم عاد نے حضرت ہود کی اور قوم فرعون نے موسی علیہم السلام کی وَاِخْوَانُ
لُوْطٍ اور لوط کے بھائیوں نے یعنی لوط علیہ السلام کے سسرال والوں نے حضرت لوط کی تکذیب کی وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ
اور اصحاب ایکہ نے حضرت شعیب ع کی وَقَوْمُ تُبَّعٍ اور قوم تبع نے تبع کی سورۂ دخان میں تبع کی حکایت کا ایک شمہ بیان ہو چکا ہے
اور باقی انبیا علیہم السلام میں سے ہر ایک کا قصہ اپنے محل پر مذکور ہوا كُلٌّ ان سب نے كَذَّبَ الرُّسُلَ تکذیب کی سب پیغمبروں کی اسواسطے
کہ انبیا علیہم السلام ایک دوسرے کی تصدیق کرنے والے ہیں تو اونمیں سے ایک کی تکذیب اون سب کی تکذیب ہوتی ہے پس جب
اون قوم کے لوگوں نے انبیا کی تکذیب کی فَحَقَّ وَعِيْدِ تو مسلط ہوگئی اور نازل ہوئی اونپر میری وعید یعنی جو کچھ وعدہ عذاب کا
ہمنے کیا تھا اَفَعَيِيْنَا کیا عاجز ہوگئے ہم اور رنج پایا ہمنے بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ پہلی خلق کو پیدا کرنے کے سبب سے تاکہ دوسری بار
پیدا کرنے میں ہم عاجز رہیں مکہ کے مشرک یہ اقرار کرتے تھے کہ حق تعالی اول ہی خلق کا خالق ہے تو حق تعالی فرماتا ہے کہ جو کوئی بے مادہ
اور بے مدد پیدا کرنے پر قادر ہو وہ مادوں کو جمع کرکے اونمیں زندگی پھیر لاکر دوبارہ پیدا کرنے پر کیوں نہ قادر ہوگا اور بے شبہہ
ہم اس دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہیں بَلْ هُمْ بلکہ کافر فِيْ لَبْسٍ شک اور شبہہ میں ہیں شیطانی وسوسوں کے سبب سے
مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ نئی پیدائش سے یعنی بعث حشر نشر سے اسواسطے کہ انھیں خلاف عادت جانتے ہیں خلق جدید کے

ع ۱۵

باب مین محققون نے باریک نکتے اور لطیف اور دقیق مضامین لکھے ہین اونمین بعض اسی آیت کی تفسیر مین جواہر التفسیر سے دریافت ہوسکتے ہین
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ اور بیشک ہمنے پیدا کیا آدمی کو **وَنَعْلَمُ** اور ہم جانتے ہین **مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ** وہ جسکے ساتھ وسوسہ دیتا ہی اوسکا نفس سب اندیشے **وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ** اور ہم بہت نزدیک ہین انسان کے **مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ** ○ اوسکی رگ جان سے اور یہ حق تعالی کی نزدیکی انسان کے ساتھ اوسکے علم اور قدرت کے سبب سے ہی مکان اور مسافت کی راہ سے نہین اور ماوردی نے کہا ہی کہ حبل الورید ایک رگ ہی دل کے نزدیک اور اللہ کا علم بندے کے ساتھ زیادہ نزدیک ہی اوس علم سے جو بندے کے دل کو اوس رگ کا علم ہوتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ ہم بندے کے حال سے نزدیک ہین اوس سے زیادہ جو حبل الورید سے زیادہ اوسکے نزدیک ہی صاحب بحر الحقائق کہتے ہین کہ حبل الورید نفس انسانی سے بہت قریب ایک جز ہی تو اس کلام مین اسطرف اشارہ ہی کہ حق تعالی اوس سے زیادہ بندے کے قریب ہی توجسطرح جب بندہ اپنے کو ڈھونڈھتا ہی تو پاتا ہی اسی طرح جب حق تعالی کو بھی ڈھونڈھتا ہی تو پاتا ہی **وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ** زبور مین ہی کہ اَلَا مَنْ طَلَبَنِي وَجَدَنِي **مثنوی** نحن اقرب گفت من حبل الورید ✤ تو فگندہ تیر فکرت را بعید ✤ ای کمان و تیرہا برساختہ ✤ صید نزدیک تو دور انداختہ ✤ اور جاننا چاہیے کہ حق تعالی کا قرب بے چون اور بے چگون ہوتا ہی آی عزیز جان جو جسم انسان سے ملی ہوئی ہی اوسکے قرب کی کیفیت نہین دریافت ہوسکتی تو حق تعالی کا قرب کہ جو کیفیت سے پاک اور منزہ ہی کیونکر دریافت ہوسکتا ہی اور یہ بھی مثنوی معنوی مین مذکور ہی **نظم** قرب بیچون ست جانت را بتو ✤ قرب حق را چون بدانی ای عمو ✤ قرب نی بالا و پستی رفتن ست ✤ قرب حق از قید ہستی رفتن ست ✤ کشف الاسرار مین ہی کہ حق تعالی سے بندہ کا قرب یہ ہی جو اوسنے فرمایا کہ **وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ** احادیث قدسیہ مین وارد ہی کہ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ اور یہ قرب پہلے تو ایمان اور تصدیق کے سبب سے ہی آخر کو احسان اور تحقیق کے یعنی مقام مشاہدہ کہ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ اور حق تعالی کا قرب بندہ کو دو قسم پر ہی ایک تو تمام خلق کو علم اور قدرت کے سبب سے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ دوسرے خواص درگاہ کو خاص نیکیون اور لطفون کی وجہ سے کہ وَنَحْنُ أَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ پہلے اوسے قرب دیتا ہی یہانتک کہ جہان سے اوسکو رہا کرتا ہی پھر قرب حقیقی عطا فرماتا ہی یہانتک کہ آپ کو کل سے چھوڑا لیتا ہی اور بندہ کی ہستی موہوم مین سے گھٹاتا ہی اور اصلی ہستی کے ساتھ زیادہ ظہور فرماتا ہی جسطرح اول مین خود تھا آخر مین بھی خود ہوتا ہی یہان علاقے مرتفع اسباب منقطع رسوم باطل حدود پراگندہ اشارات فنا ہی عبارات منتفی اور حق یکتا اور باقی رہتا ہی **نظم** موج بحر لمن الملک برآید ناگاہ ✤ غرق گردند دران بحر چہ درویش چہ شاہ ✤ خرمن ہستی موہوم جہان سوزاند ✤ آتش عشق کہ از دانہ بماندے کاہ ✤ **إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ** یاد کر جب لیتے ہین دو فرشتے لینے والے اقوال افعال اعمال مکلف لوگون کے اور لکھتے ہین **عَنِ الْيَمِينِ** داہنی جانب سے ایک ہمنشین فرشتہ **وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ** اور بائین طرف سے دوسرا ہمنشین یعنی دو فرشتے بندے کے داہنے بائین بیٹھے نگہبانی کرتے ہین **مَا يَلْفِظُ** نہین نکالتا ہی اپنے مونھ سے **مِنْ قَوْلٍ** کوئی بات یعنی بندہ مکلف کوئی کلام نہین کرتا **إِلَّا لَدَيْهِ** مگر اوسکے پاس **رَقِيبٌ** ایک نگہبان ہوتا ہی **عَتِيدٌ** ○ آمادہ کہ فوراً لکھ لیتا ہی لباب مین ہی کہ حکمت اولی مین مذکور ہی کہ آدمی سے مین عجب کرتا ہون کہ دو موکل فرشتے اوسکے آگے

دانتون پر بیٹھے ہین آدمی کی زبان اونکا قلم ہی اور آب دہن اونکی روشنائی پس آدمی کیونکر بے مطلب اور لایعنی امر مین بات کرتا ہی الا آنکہ بات کرتا ہی اور بے مطلب بہت باتین بکتا ہی حدیث مین آیا ہی کہ من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ ❊ نظم الٰہی ار صرفہ زدمے کنی ❊ صرفہ گفتار کن ار مے کنی ❊ مصلحت بست زبان بر کام ❊ تیغ پسندیدہ بود در نیام ❊ فرشتے تو اسطرح بندہ کے نگہبان ہین اور اوسکا نیک و بد لکھ رہے ہین کہ ناگاہ اجل آپہونچیگی وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ اور آئیگی غشی موت کی بِالْحَقِّ خدا کے حکم سے کہ وہ حکم حق ہی اور اوس اجل رسیدہ بندے سے فرشتے کہینگے کہ ذٰلِكَ یہ موت ہی مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝ وہ چیز جس سے تو بھاگتا اور ڈرتا تھا اور اوسے مکروہ جانتا تھا وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ اور پھونکا جائیگا صور مین دوسری بار اور اس پھونک سے مردے زندہ ہوکر قبرون سے نکلینگے اور فرشتے کہینگے کہ ذٰلِكَ یہ دن يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝ وعید کا دن ہی کہ خلق کو اس سے وعید کرتے یعنی ڈراتے تھے وَجَآءَتْ اور آئیگا حشر کے دن میدان حشر مین كُلُّ نَفْسٍ ہر ایک مَّعَهَا سَآئِقٌ اوسکے ساتھ ہنکانے والا ہی یعنی فرشتہ جو اوسے موقف حساب مین لیجائیگا وَّشَهِيْدٌ ۝ اور اوسکے ساتھ گواہ ہوگا جو اوسکے نیک و بد اعمال کی گواہی دیگا اور وہ بھی یا فرشتہ ہوگا یا اوسکے ہاتھ پاؤن وغیرہ نہ ہنکانے والے سے بھاگنا میسر ہوگا اور نہ گواہ کے سامنے انکار متصور اور ہر ایک کو حق تعالی کی طرف سے خطاب پہونچیگا کہ لَقَدْ كُنْتَ بیشک تو تھا دنیا مین فِيْ غَفْلَةٍ غفلت مین مِّنْ هٰذَا اس دن سے فَكَشَفْنَا عَنْكَ پس اوٹھا لیا ہمنے تیری آنکھ پر سے غِطَآءَكَ پردہ نادانی اور غفلت کا کہ جو کچھ تو نے سنا تھا اب آنکھون سے دیکھتا ہی فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ پس تیری نگاہ آج پردہ اوٹھ جانے کے سبب سے حَدِيْدٌ ۝ تیز ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بینائی یہان دانائی کے معنی مین ہی یعنی جو کچھ تجھ پر پوشیدہ تھا بعث و حشر کا احوال وہ آج ہمنے تجھے دکھا دیا اور اوسے تو نے جان لیا وَقَالَ قَرِيْنُهٗ اور کہیگا اوسکا ہمنشین یعنی وہ فرشتہ جو اوسپر موکل و متعین تھا کہ هٰذَا یہ ہی مَا لَدَيَّ وہ جو میرے پاس عَتِيْدٌ ۝ حاضر یعنی تیرے اعمال کا دفتر پھر حق تعالی کی طرف سے ہنکانے والے فرشتے اور گواہ کو حکم پہونچیگا کہ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ ڈالدو جہنم مین كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ ہر کافر عناد کرنے والے کو جو سرکش ہو مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ منع کرنے والا خیر کا یعنی مال کو اون حقون سے روکنے والا جنکا ادا کرنا فرض تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کی شان مین ہی اور خیر سے دین اسلام مراد ہی وہ اپنی اولاد اور قرابتدارون کو دین اسلام قبول کرنے سے منع کرتا تھا اور کفر و عناد کی صفت کے ساتھ بھی موصوف تھا اوسکی دوسری صفت یہ ہی کہ مُعْتَدٍ گذرنے والا حدود الٰہی سے مُّرِيْبٍ شک کرنے والا وحدانیت مین الَّذِيْ جَعَلَ وہ کہ اوسنے کیا ٹہرایا مَعَ اللّٰهِ خداے برحق کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ اور معبودون کو فَاَلْقِيٰهُ تو ڈالدو تم دونون اوسے فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ۝ عذاب سخت مین جو ہمیشہ رہیگا اور جب کافر کو دوزخ مین ڈالا جاینگے تو وہ کہیگا کہ میرا کیا گناہ ہی جو شیطان مجھپر مسلط تھا اوسنے مجھے گمراہ کردیا پھر وہ شیطان حاضر کیا جائیگا تو وہ انکار کریگا قَالَ قَرِيْنُهٗ کہیگا اوسکا ہمنشین یعنی وہ فرشتہ جو دنیا مین اوسکے ساتھ تھا کہ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ ای ہمارے رب مینے تو اسے گمراہ نہین کیا اور اوسکے باب مین مین حد سے نہین گذرا وَلٰكِنْ كَانَ لیکن تھا وہ خود فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ۝ دور دراز گمراہی مین اور اوس سے نہ پھرا قَالَ فرمائیگا حق تعالی کہ

لَا تَخْتَصِمُوْا نہ جھگڑو لَدَيَّ میرے پاس اسواسطے کہ اب اس جھگڑے اور خصومت سے کچھ بھی فائدہ نہین وَقَدْ قَدَّمْتُ
اور بیشک مین نے پہلے بھیجی تھی اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ تمھاری طرف اپنی وعید اپنی کتابون مین اپنے رسولون کی زبانی اور اب
تمکو کوئی حجت نہین رہی اور تمھارا کوئی عذر نہ سنا جائیگا مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ نہ بدلی جائیگی بات لَدَيَّ میرے پاس یعنی ہم
جو کچھ وعدہ وعید کر چکے اوسمین تبدیل تغییر کی گنجائش نہین وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ اور نہین ہون مین ظلم کرنے والا لِّلْعَبِيْدِ
بندون پر کہ بے استحقاق اونپر ظلم کرون يَوْمَ نَقُوْلُ اور یاد کرو اوس دن کو جب ہم کہینگے اور بکرنے يَقُوْلُ ی سے پڑھا ہی یعنی حق تعالی
فرمائیگا لِجَهَنَّمَ دوزخ کو کہ هَلِ امْتَلَأْتِ کیا تو بھر گئی یعنی مین نے تجھسے وعدہ کیا تھا کہ کافر آدمی اور جنون سے تجکو بھرونگا
تو بھری کہ نہین حق تعالی تو یہ استفسار فرمائیگا وَتَقُوْلُ اور کہیگی دوزخ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کیا زیادتی ہی یہ استفہام سوال کے
معنی مین ہی یعنی مجھین اور زیادہ کردے حق تعالی اور کافرون کو دوزخ مین بھیجدیگا یہانتک کہ دوزخ پر ہو جائیگی اور ایک قول یہ ہی کہ دوزخ
نہ بھریگی حَتّٰی یَضَعَ الْجَبَّارُ قَدَمَہٗ فِیْهِ فَیَقُوْلُ قَطْ قَطْ یعنی یہانتک کہ حضرت جبار اوسمین اپنے دونون قدم رکھدیگا پھر فرمائیگا کہ بس بس
بیت: آن قدم حق را بود کو را کشد ✽ غیر حق کو کہ کمان او کشد ✽ امام زاہدی اور بعضے اور محقق اس بات پر ہین کہ یہ استفہام نفی کے
معنی مین ہی یعنی لَا مَزِیْدَ یعنی دوزخ کہیگی کہ مین بھر گئی اب مجھین زیادہ کی گنجائش نہین وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ اور نزدیک کیجائیگی
بہشت لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ پرہیزگارون کے واسطے نہ دور تاکید ہی یعنی بہشت متقیون کے نزدیک ہوگی
دور نہین اور یہ قبل اسکے ہوگا کہ اونکو بہشت مین لیجاوین پہلے بہشت اونکو دکھائینگے اور ہر ایک کے مقام اور جو نعمتین اوسکے
واسطے مقرر ہین اوسکی نظر کے سامنے کر دینگے تاکہ اوسکی لذت زیادہ ہو پھر حق تعالی فرمائیگا کہ هٰذَا یہ ہی مَا تُوْعَدُوْنَ
وہ چیز جو وعدہ دیے گئے تھے تم دنیا مین اور یہ بہشت تیار کی ہی لِكُلِّ اَوَّابٍ ہر پھرنے والے کے واسطے جو شرک سے توحید کی
طرف پھر آیا معصیت سے طاعت کی طرف یا خلق سے پھر کر حق تعالی کی طرف رجوع کی حَفِيْظٍ نگاہ رکھنے والا
شرع کی صدین یا امر و نہی کی رعایت کرنے والا اور بعضون نے کہا ہی کہ نفس کو گناہ سے نگاہ رکھنے والا یا حکم الٰہی کی حفاظت کرنے والا
یا اپنی ساعتون اور وقتون کا نگاہ رکھنے والا یعنی کسی دم حق تعالی سے غافل نہین رہتا نظم: اگر تو پاسداری پاس انفاس ✽ بسلطانی
رسانندت ازین پاس ✽ ترا یک پند بس در ہر دو عالم ✽ زجانت بر نیاید بے خدا دم ✽ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ جو کوئی ڈرتا ہی خدا
بِالْغَيْبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی اپنے عمل خلق سے پوشیدہ رکھتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جسکا ظاہر و باطن یکسان ہو وَجَآءَ
بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ اور لائے دل پھرا ہوا حق کی طرف یعنی طاعت کی طرف متوجہ اور نفس کی متابعت سے منکر تو اوس شخص کو
اور اوسکے مثل لوگون کو کہینگے کہ اُدْخُلُوْهَا اوس بہشت مین بِسَلٰمٍ بے خوفی اور سلامتی کے ساتھ یا خدا اور فرشتون کے سلام سے بزرگی
پائے ہوئے ذٰلِكَ یہ دن يَوْمُ الْخُلُوْدِ دن ہی ہمیشہ باقی رہنے کا یعنی اس دن مین موت نہو گی لَهُمْ اونکے واسطے یعنی
جنتیون کے لیے ہی مَّا يَشَآءُوْنَ جو کچھ وہ چاہین طرح طرح کی نعمتین اور قسم قسم کی لذتین فِيْهَا جنت مین وَلَدَيْنَا اور ہمارے
پاس مَزِيْدٌ زیادہ ہی اوس سے جو وہ چاہین اور اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ مزید سے دیدار مراد ہی وَكَمْ اَهْلَكْنَا اور

مِّنْ قَرْنٍ زمانہ والے بہتیرے ہلاک کر دیے قبل ان سے تیری قوم سے یعنی اے ہمارے حبیب تیری قوم سے پہلے قَبْلَهُمْ سے پہلے ... ہُمْ

وہ تھے اَشَدُّ مِنْهُمْ بہت سخت تھے مکے کافرون سے بَطْشًا قوت کی راہ سے جیسے قوم عاد اور قوم ثمود وغیرہ

فَنَقَّبُوا پس راہ کاٹی انھون نے فِي الْبِلَادِ شہرون مین یعنی تجارت کو گئے اور سفر کیے اور بہت مال و متاع پیدا کیا

هَلْ مِن مَّحِيصٍ کیا تھی اونکے واسطے کوئی بھاگنے کی جگہ موت سے یا قضائے الٰہی سے کوئی پناہ تھی جب اونکے فنا ہو جانے کا

حکم نازل ہوا تو کسی چیز نے بھی اونکی دستگیری نہ کی اِنَّ فِي ذٰلِكَ بیشک جو اس سورت مین مذکور ہوا اسمین لَذِكْرٰى البتہ

نصیحت پکڑنا اور یاد کرنا ہے لِمَن كَانَ لَهٗ اوس شخص کے واسطے جسکے لیے ہو قَلْبٌ دل فکر کرنے والا چیزون کی حقیقتون مین

یا عقل ہو خواب غفلت سے بیدار سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت شبلی قدس سرہ سے نقل کرتے ہین کہ قرآن کی نصیحت کے واسطے دل چاہیے

خدا کے ساتھ حاضر کہ ایک مارنے کی قدر بھی غافل نہو اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ یا جو کوئی القائے سمع کرتا ہے یعنی کان لگائے رہتا ہے اور عبرت حاصل

کرنے کی راہ سے سنتا ہے وَهُوَ شَهِيدٌ اور وہ حاضر رہتا ہے سننے کے وقت تاکہ اوسکے معنے سمجھے کتاب مین لکھا ہے کہ صاحب قلب

مومن عرب ہے اور شہید مومن اہل کتاب ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پر گواہ رکھتا ہے اور شیخ ابو سعید خراز قدس سرہ نے فرمایا کہ

قرآن سنتے وقت اسطرح کان لگائے رکھنا چاہیے کہ گویا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنتا ہے پھر فہم مین اور اوپر بڑھ جائے کہ گویا جبریل

علیہ السلام سے سنتا ہے پھر فہم کو اور بلند کرے ایسا سمجھے کہ خدا سے سنتا ہے شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ یہ بات پوری ہے اور اس

بات پر قرآن مین ایک گواہ ہے اور وہ لفظ شہید ہے اسواسطے کہ شہید اوسے کہتے ہین جو حاضر ہو اور کہنے والے سے سنے خبر دینے والے سے نہین

سو وہ نہین ہے کہ ہر ... والے سے سنتا ہے اور حاضر کلام کرنے والے سے جسکا خود کلام ہے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ

فرمایا ... پڑھتا رہا یہانتک کہ مین نے اوس سے سنا جسکا وہ کلام ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور تحقیق کہ پیدا کیے ہم نے

آسمان اور زمین وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو چیز اونکے درمیان مین ہے فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ چھ دن مین اتوار سے ہفتے کے دن تک وَمَا مَسَّنَا

اور نہین پہونچا ہمین انھین پیدا کرنے مین مِن لُّغُوبٍ کچھ رنج اور تھکن یہ یہود کے قول کی رد ہے وہ کہتے ہین کہ ہفتے کے دن خدا نے

استراحت کی اور ... کتاب مین لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہود مردود کا یہ قول سنا تو غصے کے مارے چہرۂ مبارک کا رنگ سرخ ہو گیا

تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَاصْبِرْ پس صبر کر عَلٰى مَا يَقُولُونَ اوس بات پر جو یہود کہتے ہین یا مشرکون کی باتون پر کہ بعث و حشر سے منکر ہین

یا تمہاری شان مین جو بات اونسے صادر ہوتی ہے یا تمہاری طرف سحر شعر جنون کی جو نسبت کرتے ہین اور ہماری جانب اولاد اور شریک کی ان سب باتون پر

صبر کر اے ہمارے حبیب وَسَبِّحْ اور نماز پڑھ بِحَمْدِ رَبِّكَ اپنے رب کی حمد کے ساتھ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ قبل آفتاب نکلنے کے کہ

فجر کی نماز ہے وَقَبْلَ الْغُرُوبِ اور قبل آفتاب غروب ہونے کے کہ وہ نماز عصر ہے وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ اور رات مین سے

پس نماز پڑھ اوسکے واسطے کہ وہ مغرب اور عشا کی نماز ہے وَاَدْبَارَ السُّجُودِ اور نماز پڑھ سجدون کے بعد امام زاہد

رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہین کہ ادبار السجود نماز مغرب کے بعد دو رکعت نماز ہے اور بعضون نے کہا ہے

کہ عشا کے بعد وتر مراد ہے اور بعض کہتے ہین کہ فرض کے بعد نفلین مقصود ہین وَاسْتَمِعْ اور کان لگائے رہو اور سنو يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ

جسدن کہ پکاریگا پکارنے والا یعنی اسرافیل علیہ السلام مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ۝ نزدیک جگہ سے جو آسمان کے قریب ہے یعنی بیت المقدس کے صخرہ پر سے کہ تمام زمین کی نسبت آسمان سے اٹھارہ میل قریب ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مکان قریب کے یہ معنی ہین کہ حضرت اسرافیل کی آواز سب جگہ برابر پہونچیگی اور منقول ہے کہ حدیث مین ہے کہ اسرافیل علیہ السلام صخرہ پر کھڑے ہو کر کانون مین اونگلی دیکے پکارینگے کہ اے گلی ہوئی ہڈیو اور اے چھوٹے ہوے گوشت اور اے پریشان بالو حق تعالی فرماتا ہے کہ سب جمع ہو جاؤ جزا اور فیصلہ کے واسطے يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ جسدن سنینگے صیحہ بعث کو کہ وہ دوسری بار صور پھونکنا ہے بِالْحَقِّ اوس چیز کے ساتھ جو حق ہے یعنی بعث اور کہینگے سننے والون سے کہ ذَٰلِكَ یہ دن يَوْمُ الْخُرُوجِ ۝ دن ہے قبرون سے نکلنے کا إِنَّا نَحْنُ بیشک ہم نُحْيِي زندہ کرتے ہین ہم مُردون کو یعنی مردہ نطفون کو ہم زندگی دیتے ہین وَنُمِيتُ اور مار ڈالتے ہین ہم دنیا مین وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ ۝ اور ہماری طرف ہے پھرنا اونکو دوبارہ کہ حساب کے واسطے ہم اونھین زندہ کرینگے يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ یاد کرو وہ دن جب پھٹیگی زمین اور دور ہو جائیگی عَنْهُمْ اون آدمیون سے یعنی مُردون سے پس وہ مردے قبرون سے نکل آئینگے سِرَاعًا دوڑتے ہوے پکارنے والے کی طرف ذَٰلِكَ یہ مردون کو قبرون سے زندہ کرکے نکالنا حَشْرٌ جمع کرنا اور اوٹھانا ہے عَلَيْنَا يَسِيرٌ ۝ ہمپر آسان نَحْنُ أَعْلَمُ ہم خوب جانتے ہین بِمَا يَقُولُونَ وہ بات جو کافر کہتے ہین انکار قیامت کے باب مین اور اے ہمارے حبیب تیرے حق مین بُری باتین اور میرے حق مین افترا وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم اور نہین ہے تو اونپر بِجَبَّارٍ مسلط کہ جبر اور قہر سے اونکو ایمان پر لا فَذَكِّرْ پس نصیحت کر بِالْقُرْآنِ قرآن کے وعدہ اور وعید کے ساتھ مَن يَخَافُ وَعِيدِ ۝ اوسے جو ڈرتا ہے میری وعید سے اسواسطے کہ ڈرنے والے ہین اونکے سوا اور لوگ قرآن سے نصیحت نہین مانتے

وَهِيَ سِتُّونَ آيَةً	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝	سُورَةُ الذَّارِيَاتِ مَكِّيَّةٌ
اور وہ ساٹھ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے	سورۂ ذاریات مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا ۝ حق تعالی قسم کھاتا ہے اون چیزون کی جو پراگندہ ہونے والیان ہین خاک وغیرہ مین پراگندہ ہو کر اور دانہ کو گھاس بھوس سے جدا کرنے والیان یا اون فرشتون کی جو ہوائین چلانے والے ہین فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا ۝ پھر اوٹھانے والیان بھاری بوجھ یعنی بدلیان جو بہت پانی برساتی ہین فَالْجَارِيَاتِ يُسْرًا ۝ پھر چلنے والیان آسانی سے یعنی روان کشتیان یا ستارے جو اپنی منزلون مین سیر کرتے ہین فَالْمُقَسِّمَاتِ أَمْرًا ۝ پھر حصہ کرنے والیان کام کو یعنی وہ فرشتے جنسے مینھ روزیون وغیرہ کی تقسیم متعلق ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اوس سے وہ چار مقرب فرشتے مراد ہین کہ جنکے نامزد ایک بڑا کام ہے جبرئیل علیہ السلام سے وحی متعلق ہے میکائیل علیہ السلام رحمت اور روزی تقسیم کرنے کے واسطے خاص ہین عزرائیل علیہ السلام کے نامزد موت ہے اسرافیل علیہ السلام صور پھونکنے پر مقرر ہین حق تعالی ان عجیب اور بڑی چیزون کی قسم یاد کرکے فرماتا ہے کہ إِنَّمَا تُوعَدُونَ سوا اسکے نہین کہ وہ چیز جسکا تم وعدہ

[illegible] صادق [illegible] ضرور سچ اور صحیح ہی اوراسمین کچھ خلاف نہین ہی وَّاِنَّ الدِّيْنَ اور تحقیق
[illegible] کچھ شک وشبہہ نہین وَالسَّمَاۗءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝ اور قسم آسمان کی
[illegible] والا یا اچھی [illegible] والا اور اچھا معلوم ہونیوالا یا راہون والا یعنی وہ راہین جنمین ستارے
سیر کرتے ہین اور میان مین ہی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہین کہ اس سے ساتوان آسمان مراد ہی حق تعالی
اوسکی قسم کھاکر فرمایا ہی کہ اِنَّكُمْ بیشک تم اہل مکہ والو لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝ البتہ مخالف باتون مین ہو میرے پیغمبر کے ساتھ یعنی
اونکو کبھی ساحر کہتے ہو کبھی شاعر کبھی کاہن کبھی مجنون یا قرآن کی شان مین تمھاری باتین مختلف ہین اوسے سحر کہتے ہو اور شعر اور کاہنی
اور افترا کیا ہوا اور اگلون کی کہانیان يُّؤْفَكُ پھیرا جاتا ہی عَنْهُ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرایمان لانے یا قرآن سے مَنْ اُفِكَ ۝
وہ شخص جو پھیر اگیا ہی خدا کے علم مین قضا اور قدر کے حکم کے ساتھ ایمان کی طرف سے اور قرآن کی جانب سے یعنی جو شخص
قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرایمان لانے سے محروم ہو وہی محروم ہی بیت ولها ہمہ مجروح وجگرہا ہمہ خونست ہمہ تا حکم ازل رحق
ہرکس چونست قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝ لعنت کیے گئے ہین جھوٹے مختلف باتون والے اس سے وہ لوگ مراد ہین جو قافلے
اوترنے کے وقت مکہ معظمہ کی گھاٹیون پر بیٹھتے اور ہر ایک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال آنے جانے والون سے نئی طرح کہتا اور
لوگون کو آپکی محبت سے باز رکھتے حق تعالی نے اونپر لعنت کی اور فرمایا کہ الَّذِيْنَ هُمْ جھوٹے وہ لوگ ہین جو فِيْ غَمْرَةٍ جہالت اور
نہایت غفلت مین سَاهُوْنَ ۝ غافل ہین امر و نواہی سے يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ پوچھتے ہین پیغمبر اور
مومنون سے کہ کب ہوگا روز جزا جسے تمھارے خدا نے قسم کھاکر کہا ہی کہ اِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ کافر یہ بات ہنسی اور تکذیب کی راہ سے کہتے تھے
حق تعالی نے فرمایا کہ جزا ہونے والی ہی يَوْمَ هُمْ اوسدن جبکہ وہ کافر عَلَى النَّارِ دوزخ کی آگ پر يُفْتَنُوْنَ ۝ جلائے جائینگے
اور عذاب کیے جائینگے اور دوزخ کے فرشتے اونسے کہینگے کہ ذُوْقُوْا چکھو فِتْنَتَكُمْ اپنا عذاب هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ
یہ ہی وہ کہ تھے دنیا مین اوسکے ساتھ یعنی اوسکے آنے کی تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ جلدی کرتے اور کہتے تھے کہ کہان ہی اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ
بیشک پرہیزگار [illegible] شرک اور گناہ سے اوسدن فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ باغون مین ہونگے اور جاری چشمون مین یعنی ایسے
باغون مین جنمین نہرین جاری ہونگی اٰخِذِيْنَ قبول کرنے والے اور لینے والے مَاۗ اٰتٰىهُمْ [illegible] اون پرہیزگارو کو جو اپنے فضل سے
عطا کی ہی [illegible] اپنے اعمال اور اقوال کا ثواب اِنَّهُمْ كَانُوْا بیشک وہ تھے قَبْلَ ذٰلِكَ قبل جنت مین داخل ہونے کے
مُحْسِنِيْنَ ۝ نیک کام کرنے والے اور فرمایا کہ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ تھے تھوڑی رات مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ سوتے تھے
رات کو [illegible] مشغول ہوتے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مغرب اور عشا کے درمیان نفلین پڑھا کرتے اور ابن عباس رضی اللہ
عنہما نے فرمایا کہ اسکے یہ معنی ہین کہ اونپر ایسی رات کم گذرتی تھی کہ اوسکے اول یا درمیان یا آخر مین نماز نہ پڑھتے ہون اور
بہت مشہور روایت ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ بے عشا کی نماز پڑھے ہوئے نہ سوتے تھے اور اوسکے وقت کو لمبا کھینچتے آدھی رات تک
وَبِالْاَسْحَارِ اور سحر کے وقت هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وہ استغفار کرتے تھے یعنی باوجود اسکے کہ رات کو

آدمی ہین دے نہین دیکھے بصورت جوانان خوبرو تو اسطرح سے تعجب بتاؤ تو کہ تم کون لوگ ہو وہ بولے کہ ہم مہمان ہین قَوْمٌ مُّنكَرُونَ پس پھر ابراہیم علیہ السلام اِلٰٓى اَهْلِهٖ اپنے گھر والون کی طرف اسطرح کہ اون مہمانون کو معلوم ہوا کہ یہ کہان جاتے ہین فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝ پھر لائے بچھڑا بھنا ہوا فَقَرَّبَهٗٓ پھر نزدیک کیا اوسے اِلَيْهِمْ اونکی طرف یعنی اونکے سامنے رکھدیا اور حضرت انکی طرف رغبت نکی قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ تم کیون نہین کھاتے آخر جب انہون نے نکھایا تو وہ بولے کہ ہم نہین کھاتے فَاَوْجَسَ پھر دل مین آیا ابراہیم کے مِنْهُمْ اون سے خِيْفَةً خوف یعنی حضرت ابراہیم کا دل بیقرار ہوا کہ مبادا چور ہون اور اونکو ہلاک کرنے کا ارادہ کرین اسواسطے کہ اوس زمانہ مین یہ عادت تھی کہ جو کوئی کسی سے دشمنی رکھتا تو اوسکا کھانا نکھاتا جب فرشتون نے حضرت ابراہیم مین خوف کا اثر دیکھا تو قَالُوْا لَا تَخَفْ بولے کہ تو نڈر ہم فرشتے ہین خدا کے بھیجے ہوے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ تم پہلے سے کیون نہ کہا کہ مین بچھڑا نہ ذبح کرتا اور اوسکی مان سے نہ چھوڑاتا پس حضرت جبرئیل نے اپنا بازو اوس بھنے بچھڑے پر ملدیا وہ زندہ ہوکر کودنے لگا اور چلاتا ہوا اپنی ان کی طرف چلا حضرت بی بی سارہ دروازہ کے پیچھے کھڑی یہ حال دیکھتی تھین اور ابراہیم علیہ السلام اس حال سے متعجب ہوا اور فرشتون نے دوبارہ بات کرنا شروع کی وَبَشَّرُوْهُ اور خوشخبری دی اوسے بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ ایک علم والے بیٹے کی یعنی حضرت سارہ سے ایک بیٹا اسحاق نام پیدا ہونے کی حضرت ابراہیم کو خوشخبری دی کہ وہ بیٹا جب جوان ہوگا تو عالم ہوگا فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ پھر گھر کی طرف رخ کیا اوسکی بی بی سارہ نے فِيْ صَرَّةٍ غل کرنے کے حال مین اور کہتی تھین اللیا اللیا اور یہ کلمہ اونکی زبان مین تھا جب بڑے امر ہوتے تو اوسوقت لوگ زبان پر لاتے تھے فَصَكَّتْ پھر طمانچہ مارا وَجْهَهَا اپنے مونھ کو جیسا کہ تعجب کے وقت عورتین کرتی ہین وَقَالَتْ اور بولین عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ۝ بڑھیا بانجھ کیا جنیگی قَالُوْا كَذٰلِكِ فرشتون نے کہا کہ ہان ایسی ہی خوشخبری دی ہے جنے تجکو قَالَ رَبُّكِ کہا ہے تیرے رب نے اور تیرے اوسکے کہی کی خبر دی اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ بیشک وہ حکم کرنے والا ہے تیرے بیٹا پیدا ہونے کا الْعَلِيْمُ ۝ خوب جانتا ہے تیرا بانجھ ہونا اور جو کوئی حکمت والا علم والا ہو وہ ضرور تیری درستی اور اصلاح پر بھی قادر ہے نظم کسے کو بکاری کہ دانا بود ٭ برا تمام آن ہم توانا بود ٭ بجز در گہش ہر وکن سوے کس ٭ مراد دل خویش از و خواہ و بس ٭ جب ابراہیم علیہ السلام نے جانا کہ وہ فرشتے ہین اور اکٹھا ہوکر انکا اوترنا کسی بڑے ہی کام کے واسطے ہوگا قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ کہا کہ کیا بڑا کام ہے تمکو اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اے بھیجے ہو قَالُوْٓا وہ بولے کہ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ ہم بھیجے گئے ہین اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝ گنہگارون کے ایک گروہ کی طرف یعنی کافرون کی جانب اسواسطے کہ سب گناہون کا سردار کفر ہے اور ہم آئے ہین لِنُرْسِلَ تاکہ ہم پھینکین عَلَيْهِمْ اونپر یعنی اونکو ہلاک اور زیر و زبر کرنے کے بعد حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ۝ پتھر مٹی سے یعنی مٹی پکی ہوئی پتھر کی سی سخت جیسے اینٹ مُّسَوَّمَةً پتھر نشان کیا ہوا عِنْدَ رَبِّكَ تیرے رب پاس لِلْمُسْرِفِيْنَ ۝ اون لوگون کے واسطے جو کفر اور گناہ مین حد سے باہر ہوجانے والے ہین لکھا ہے کہ وہ پتھر نام لکھے ہوے تھے سیاہ اور سفید خط سے یا ہر پتھر پر اوسکا نام لکھا تھا جو اوس پتھر سے ہلاک ہوگا اور یہ پتھر اونکے اوپر ہلاک ہونے کے بعد برسائے گئے اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ وہ پتھر اون لوگون پر برسے جو اوس شہر مین نہ تھے سب کافر وہ پتھر برسنے سے

ہلاک نہین ہوے اور جب حضرت ابراہیم کو معلوم ہوا کہ یہ فرشتے موتفکہ مین قوم لوط کو ہلاک کرنے جاتے ہین تو آپ کا دل مبارک اپنے بھتیجے
لوط علیہ السلام کے سبب ملول و غمگین ہوا کہ اوسکا حال اس بلا مین کیا ہوگا فرشتے بولے کہ رنج نہ کیجیے کہ لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیان
نجات پائینگی فَأَخْرَجْنَا پس نکالینگے ہم اسے مَنْ كَانَ فِيهَا جو کوئی ہو موتفکہ کے دیہات مین مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ کچھ
ایمان والون مین سے فَمَا وَجَدْنَا پھر ہم نہ پائینگے فِيهَا اون قریون مین غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ سوا ایک گھر
مسلمانون سے کہ لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیان اوسمین ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ اوس قوم مین سے ایک شخص حضرت لوط پر
ایمان لایا تھا بیس مین وَتَرَكْنَا اور چھوڑی ہمنے فِيهَا اون دیہات مین آيَةً ایک نشانی عذاب کی لِلَّذِينَ اون لوگون کی
عبرت کے واسطے جو يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝ ڈرتے ہین عذاب دردناک سے اور وہ نشانی سیاہ پانی ہین اور قوم لوط کے
مکانون کا اولٹجانا وَفِي مُوسَىٰ اور موسی علیہ السلام کے قصہ مین بھی ایک نشانی ہی ڈرنے والون کے واسطے إِذْ أَرْسَلْنَاهُ جب
بھیجا ہمنے اوسے إِلَىٰ فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ۝ کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ جیسے ید بیضا اور عصا فَتَوَلَّىٰ
تو پھر گیا فرعون بِرُكْنِهِ اپنی قوت کے سبب سے یعنی چونکہ لشکر اور خزانہ کے باعث سے زور رکھتا تھا اسوجہ سے اوسنے ایمان لانے سے
انکار کیا وَقَالَ سَاحِرٌ اور بولا کہ موسی جادوگر ہی ڈھکبندی کرکے لوگون کو خلاف عادت کام دکھاتا ہی أَوْ مَجْنُونٌ ۝ یا دیوانہ ہی کہ
اپنا انجام کار نہین سوچتا محققون نے کہا ہی کہ حضرت موسی پر فرعون کی طعن اوسکے کمال نادانی کی دلیل ہی اسواسطے کہ اونپر دو مخالف
چیزون کے ساتھ طعن کی اس لیے کہ یہ امر ٹھہرا ہوا ہی کہ جادو کرنے کو کمال عقل و ذہن رسا اور اوس فن مین پوری مہارت چاہیے اور
دیوانہ ہونا زوال عقل کی دلیل ہی تو کمال عقل اور زوال عقل ایک دوسرے کی ضد ہین تو فرعون جب حضرت موسی سے پھر گیا اور اونپر طعن کی
اور اوسکی قوم اس بات مین اوسکے ساتھ متفق تھی فَأَخَذْنَاهُ تو پکڑ لیا ہمنے اوسکو اپنے غضب مین وَجُنُودَهُ اور اوسکے لشکر کو
فَنَبَذْنَاهُمْ پھر ڈالدیا ہمنے اون سب کو فِي الْيَمِّ دریا مین یعنی ہمنے اونکو ڈبو دیا وَهُوَ اور وہ فرعون مُلِيمٌ ۝ مستحق ملامت کا تھا
یا اپنے کو ملامت کرنے والا کہ مین نے ایمان کیون نہ قبول کیا اور موسی سے پھر کر اونپر طعن کیون کی تھی اور اسی سبب سے اوسنے کہا تھا
کہ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَفِي عَادٍ اور قوم عاد کے ہلاک ہونے مین بھی نصیحت اور عبرت ہی عبرت
لینے والون کو إِذْ أَرْسَلْنَا جب بھیجی ہمنے عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ۝ اونپر ہوا بے فائدے اور بغیر بھلائی کی
یعنی وہ ہوا جس سے نہ درخت بارور ہوا اور نہ ابر اوٹھے مَا تَذَرُ نہ چھوڑا اوس ہوا نے مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ کسی چیز کو
کہ گذری عَلَيْهِ اوسپر إِلَّا جَعَلَتْهُ مگر یہ کہ کر دیا اوس چیز کو كَالرَّمِيمِ ۝ مثل سوکھی ہوئی گھاس کے یا پرانی گلی ہوئی ہڈی کے
مانند وَفِي ثَمُودَ اور قوم ثمود کے قصہ مین بھی ایک نشانی ہی ڈرنے والون کے لیے إِذْ قِيلَ لَهُمْ جب کہا گیا اونکے
واسطے حضرت صالح کی تکذیب اور اونٹنی کے کوچین کاٹنے کے بعد کہ تم تَمَتَّعُوا فائدہ لو زندگی سے اور دنیا کے کامون سے
حَتَّىٰ حِينٍ ۝ عذاب کے وقت تک کہ تین دن گذرنے کے بعد وہ وقت ہوگا فَعَتَوْا اور سرکشی کی اونھون نے
عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ حکم سے اپنے رب کے اور اپنے حال کے تدارک مین نہ مشغول ہوے فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ

پھر پکڑ لیا اونھیں ہلاک کرنے والے عذاب نے تین دن کے بعد وَهُمْ يَنْظُرُونَ ○ اور وہ انتظار کرتے تھے اور عذاب سے حضرت جبرئیل
علیہ السلام کی چیخ مراد ہی جیسا کہ اس مقام کے سوا کئی بار مذکور ہو چکا فَمَا اسْتَطَاعُوا پھر نہ سکے وہ مِنْ قِيَامٍ اوٹھنا یہ اونکی
عاجزی سے کنایہ ہی یعنی کھڑے ہونے پر قادر نہ تھے کہ اوٹھیں عذاب سے بھاگیں یا یہ طاقت نہ رکھتے تھے کہ اپنی مہم کی اصلاح پر
قائم ہوں اور عذاب دفع کرنے میں کوشش کریں وَمَا كَانُوا مُنْتَصِرِينَ ۙ اور نہ تھے انتقام لینے والے ہم سے یا مدد دینے والے
ایک دوسرے کو عذاب روکنے میں وَقَوْمَ نُوحٍ اور ہلاک کیا ہمنے قوم نوح کو مِنْ قَبْلُ ۖ قوم عاد اور قوم ثمود سے قبل إِنَّهُمْ
كَانُوا بیشک وہ لوگ تھے قَوْمًا فَاسِقِينَ ○ ع ایک گروہ فاسق یعنی کفر اور عصیان کے سبب سے دائرہ استقامت سے نکلجانے والے ع ۲۱
وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا اور آسمان کو ہمنے بنایا بِأَيْيدٍ اپنی قوت الوہیت یعنی زور خدائی سے اور بعضوں نے کہا ہی کہ اوس قوت سے
جو ہم اوسکے پیدا کرنے پر رکھتے ہیں وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ○ اور ہم قادر ہیں اوسکے بنانے پر بندوں پر اسطرح ہم روزی
کشادہ کرنے والے ہیں جسطرح آسمان کو ہمنے کشادہ کردیا وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا اور بچھایا ہمنے زمین کو فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ○
پھر خوب بچھایا ہی ہمنے اوسے وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ اور ہر جنس موجودات کی جنسوں میں سے خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ پیدا کی ہمنے دو قسم
کہ ایک دوسرے کی جوڑا ہونے والی ہی یا شکل کے لحاظ سے جیسے مرد عورت یا تخالف کی رو سے جیسے اوجالا اندھیرا یا آگے پیچھے آنے کی راہ سے
جیسے رات دن یا مخالفت کی وجہ سے جیسے تر خشک اور اسی طرح قیاس کرلینا چاہیے آسمان زمین پہاڑ میدان بر و بحر کفر و ایمان
شقاوت سعادت جاڑا گرمی جن و انس اور صفات میں سے جیسے حلم و قہر نامردی اور مردانگی سخاوت اور بخل اور اسی کے مثل ہیں حق و باطل
شیرینی تلخی بیماری صحت غنی ہونا فقیر ہونا ہنسنا رونا خوشی غم موت زندگی اور علیٰ ہذا القیاس جسقدر خیال کیجیے خدا کی مخلوقات میں
جوڑ نکلینگے اور یہ جوڑ اسواسطے پیدا کیے کہ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ○ شاید تم نصیحت مانو اور یہ بات جانو کہ وحدانیت اور فردانیت
خاص میری ہی صفت ہی اسواسطے کہ تعداد ممکنات کے خاصوں میں سے ہی اور میں واجب بالذات ہوں اور واجب تعداد اور انقسام
نہیں قبول کرتا نظم ذاتش از قسمت و تعدد پاک + وحدت او مقدس از اشراک + از عدد و ہم زن کہ او فرد ست + کی عدد بہر فرد در خورد ست +
احد ست و شمار از و معزول + صمد ست و نیاز از و مخذول + فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ ۖ پس بھاگو اور رجوع کرو خدا کی توحید کی طرف
یا اوسکے عذاب سے اوسکے ثواب کی جانب یا اوسکی معصیت سے اوسکی طاعت کی طرف اور شیخ سہل تستری سے یہ معنی منقول ہیں کہ بھاگو
اوسکی طرف اوسکے ماسوا سے اور بحر الحقائق میں یہ معنی لکھے ہیں کہ ای لوگو جو بھاگے ہو خلق میں تعلق کے سبب سے حق میں بھاگو
قطع تعلق کرکے اور امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ کا کلام اسطرف راجع ہی کہ اپنے وصف سے بھاگو حق کے وصف کی طرف بلکہ اپنے
فرار کو اور حق کے ساتھ قرار پکڑو بیت ہیچ تن در تو نیاویخت کہ از خود نہ گریخت + ہیچکس با تو نہ پیوست کہ از خود نہ برید + إِنِّي لَكُمْ بیشک
میں تمہارے واسطے مِنْهُ عذاب الٰہی سے نَذِيرٌ مُبِينٌ ۚ ڈرانے والا ہوں کھلا ہوا یا وہ بات بیان کرنے والا ہوں جس سے
بچنا چاہیے وَلَا تَجْعَلُوا اور نہ ٹھہراؤ اور نہ پوجو مَعَ اللَّهِ خدائے برحق کے ساتھ إِلَٰهًا آخَرَ ۖ کسی دوسرے معبود کو إِنِّي لَكُمْ
بیشک میں تمہارے واسطے مِنْهُ خدا سے اوسکے غیر کی عبادت کرنے میں نَذِيرٌ ڈرانے والا ہوں مُبِينٌ ۚ ظاہر اور

کہا ہو کَذٰلِكَ جس طرح تیری قوم کے لوگ تجھے سحر اور جنون کے ساتھ منسوب کرتے ہین اسی طرح مَآ اَتَى الَّذِيْنَ نہین آیا اون
لوگون کے پاس جو تجھے مِنْ قَبْلِهِمْ کفار مکہ سے پہلے مِّنْ رَّسُوْلٍ کوئی رسول اِلَّا قَالُوْا مگر یہ کہ کہا اون لوگون نے کہ وہ رسول
سَاحِرٌ جادوگر ہی اَوْ مَجْنُوْنٌ۝ یا دیوانہ ہی اگر رسول نے اون لوگون کو معجزہ دکھایا تو اوسکے فعل کو اون لوگون نے سحر کہا
اور اگر رسول نے بعث و حشر کی خبر دی تو اوسکے قول کو اون لوگون نے دیوانون کی بات سے مشابہت دی اَتَوَاصَوْا کیا وصیت
کر دی تھی اون اگلون نے ان پچھلون کو بِهٖ اس بات کی کہ سب نے یہی بات کہی استفہام نفی کے معنی مین ہی یعنی وصیت نہین کی ہی بَلْ هُمْ
قَوْمٌ بلکہ وہ ایک گروہ ہین طَاغُوْنَ۝ نافرمانی کرنے والے اور حد سے بڑھنے والے اور اونکی نافرمانی اور زیادتی یہ بات کہلاتی ہی
فَتَوَلَّ پس موں‍ھ پھیر عَنْهُمْ اونسے بدلا لینے سے تا وقتیکہ قتال پر مامور ہو فَمَآ اَنْتَ پس تو نہین ہی بِمَلُوْمٍ۝ ملامت کیا ہوا
خدا کے نزدیک اونسے موں‍ھ پھیرنے کی وجہ سے معالم مین ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
صحابہ رضی اللہ عنہم غمناک ہوے کہ اب وحی بند ہوئی اور نزول عذاب نزدیک پہونچا تو پھر یہ آیت آئی کہ وَّذَكِّرْ اور نصیحت کر
وعظ اور نصیحت چھوڑ نہین فَاِنَّ الذِّكْرٰى پس بیشک نصیحت کرنا تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ۝ فائدہ کرتا ہی مومنون کو یعنی
کافرون کے عناد اور انکار کے سبب سے مومنون کی تربیت سے ہاتھ نہ اوٹھا اسی طرح نصیحت کرنے پر ثابت رہ کہ وعظ کہنے سے
بہت فائدے ہین فصول مین ہی کہ وعظ کہنے والے کے کلام مین دس چیزین ہونا چاہیے تاکہ سننے والون کو مفید ہو ایک تو خدا کی
نعمت لوگون کو یاد دلائے کہ وہ شکر گزاری کرین دوسری محنت اور مصیبت کا ثواب ذکر کرے کہ لوگ اوسپر صبر کرین تیسری گناہون کا
عذاب بیان کرے تاکہ اوس سے باز آئین اور توبہ کرین چوتھی شیطانی وسوسہ اور مکر کہ سنائے کہ لوگ اوس سے بچین پانچوین
دنیا کا فنا اور زوال اور بے اعتبار ہونا ظاہر کرے کہ لوگ اوس سے دل نہ لگائین چھٹی موت کا برابر ذکر کرتا رہے کہ سننے والے
چلنے پر آمادہ ہو جائین ساتوین قیامت اور اوسکی ہولون کا ذکر سنائے کہ اوس دن کا کام بنائین آٹھوین دوزخ کے درکے
اور اقسام عذاب شمار کرے کہ اوس سے ڈرین نوین بہشت کے درجے اور اوسکی نعمتین گنے تاکہ اوسکی طرف راغب ہون دسوین
کلام کی بنیاد خوف و رجا پر رکھے یعنی کبھی حق تعالیٰ کی کبریائی اور عظمت بیان کرے تاکہ اوس سے ڈرین اور کبھی اوسکی رحمت مغفرت
مہربانی تقریر کرے تاکہ اوس سے امیدوار ہون تو جو نصیحت اور وعظ ان چیزون کو شامل ہی مومنون کو اوس سے نفع حاصل ہی
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اور ہمنے نہین پیدا کیا جنون اور آدمیون کو جو اہل ایمان ہین اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۝ مگر اوسواسطے
کہ میری عبادت کرین یا جتنے جن اور انسان ہین اون سب کو ہمنے نہین پیدا کیا مگر اسواسطے کہ اونکو اپنی عبادت کا ہم حکم کرین
اور سب کو حکم کیا ہی وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ اور مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ معنی کہے ہین کہ نہین پیدا کیا ہمنے اونکو مگر اسواسطے کہ ہمکو وہ
پہچانین اور سب اوسے پہچانتے ہین بعضے حکم نہین مانتے اور بعضے اوسکی عبادت مین شریک ٹھہراتے ہین اس آیت کے دقائق اور
حقائق جواہر التفسیر پر حوالہ ہین وَمَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ نہین چاہتا ہون مین اپنے پیدا کیے ہوون سے مِّنْ رِّزْقٍ کچھ روزی
وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ۝ اور نہین چاہتا ہون کہ کھانا دین مجھے بلکہ روزی دینا اور کھانا کھلانا میری ہی صفت ہے

پس اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ تحقیق کہ اللہ وہی ہی روزی دینے والا بندون کو اوسکا غیر نہین ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ قوت اور قدرت والا یعنی قدرت مین استوار اور ثابت ترجمہ کشف مین قوی اور متین کے یہ معنی لکھے ہین کہ اوسکی قدرت قاہرہ اوسکی قوت بالغہ کی دلیل ہوئی اور اوسکی شدت قوت اوسکی متانت قدرت پر حجت ہوگئی نہ کارسازی مین اوسکی متانت کو کچھ فتور ہی اور نہ رزق رسانی اور بندہ نوازی مین اوسکی قدرت کو کمی اور قصور ہی نظم رساند رزق بروجہے کہ شاید بسازد کار نوعے کہ باید بروزی بے نوایان را نوازد برحمت بیکسان اکارسازد فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا پس تحقیق کہ اون لوگون کے واسطے ہی جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر کفر کے سبب سے یعنی مکہ والون کے واسطے ہی ذَنُوْبًا حصہ عذاب مین سے مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِھِمْ مانند اونکے یارون کے حصے کے کہ وہ اگلے کافر تھے یعنی جو عذاب اونپر پہونچا تھا وہ انپر بھی پہونچیگا فَلَا یَسْتَعْجِلُوْنِ پس چاہیے کہ جلدی نکرین اوسے طلب کرنے مین فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا پس وائے اون لوگون پر جو کافر ہوے مِنْ یَّوْمِھِمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ عذاب سے اونکے اوس دن کے جسکا وعدہ دیے گئے ہین اور وہ قیامت کا دن ہی یا جنگ بدر کا واللہ اعلم

سورۃ الطور مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی تسع واربعون آیۃ
سورۂ طور مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اونچاس آیتین ہین

وَالطُّوْرِ قسم طور سینا پہاڑ کی یعنی جبل زبیر کی جسپر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حق تعالیٰ کا کلام سنا اور بعضون نے کہا ہی کہ مطلق پہاڑ مراد ہین کہ زمین کی میخین ہین وَکِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ اور قسم کتاب کی کہ لکھی ہوئی ہی فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ایسے صحیفہ مین جو پڑھتے وقت کھولا جاتا ہی اس کتاب سے قرآن مراد ہی یا وہ چیز جو لوح محفوظ مین لکھی گئی ہی اس تقدیر پر رق منشور مجازا ہوگا اسواسطے کہ لوح محفوظ زمرد سبز کی ہی یا حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی تختیان مراد ہین کہ اونپر لکھتے وقت قلم کی آواز سنتے تھے یا توریت مراد ہی کہ اوسمین حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت لکھی تھی یا اعمال لکھنے والے فرشتون کے نوشتے مراد ہین یا وہ کتاب مقصود ہی جو حق تعالیٰ نے فرشتون کے واسطے لکھی ہی کہ اوسمین جو کچھ ہوا ہی اور ہوگا اوسکا علم پڑھتے ہین وَالْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ اور قسم ہی آباد گھر کی یعنی کعبہ کی کہ حاجیون کی زیارت اور مجاورون کی خدمت سے اوسکی آبادی ہی یا اوس محل کی جو ساتوین آسمان پر کعبہ شریف کے مقابل اور محاذی واقع ہوا ہی اور آبادی اس سے ہی کہ فرشتے کثرت سے اوسکا طواف کرتے ہین وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ اور قسم اونچی چھت یعنی آسمان کی کہ انوار حکمت جمع ہونے اور اسرار فطرت چھپے رہنے کی جگہ ہی یا قسم عرش اعظم کی وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ اور قسم دریا کی جو چڑھا اور بڑھا ہی یعنی بحر محیط کی یا بحر الحیوان کی جو عرش کے نیچے ہی اور اوسی دریا مین سے چالیس دن تک قبرون پر پہلے نفخہ کے بعد مینھ برسائینگے تاکہ دوسرے نفخہ کے ساتھ قبرون سے مردے نکل آئین یا بحر مسجور جہنم ہی اور ارباب تحقیق کے نزدیک طور نفس ہی کہ کلیم قلب اوسپر حق سبحانہ تعالیٰ سے مناجات کرتا ہی اور کتاب مسطور ایمان ہی کہ رق منشور قلب مین قلم رحمت ازلی سے لکھا ہوا ہی کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ اور بیت معمور عارفون کے دل کا بھید کہ تجلیات سبحانی کی نظرون سے آبادی پائی ہی اور سقف مرفوع روح رفیع القدر ہی

کہ خانۂ دل کی چھت ہی اور بحر مسجور وہ دل ہی جو آتش محبت پر سکا ہوا اور قسم کا جواب یہ ہی کہ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ بیشک تیرے رب کا
عذاب لَوَاقِعٌ ضرور ہونے والا ہی اور اوترنے والا ہی مَا لَهُ نہین ہی اوس عذاب کو مِنْ دَافِعٍ کوئی دفع کرنے والا بلکہ ظاہر ہین
ہوونے والا ہی یَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ جسدن پھریگا آسمان مَوْرًا پھرنا یعنی اضطراب مین آکر پھٹ جائیگا وَتَسِيرُ الْجِبَالُ
اور چلینگے پہاڑ یعنی ہوا مین اوڑ جائینگے روئی کی طرح سَيْرًا چلنا یعنی اوڑکر فَوَيْلٌ تو بس عذاب کی سختی يَوْمَئِذٍ اوسدن
لِّلْمُكَذِّبِينَ تکذیب کرنے والون کے واسطے ہوگی جنھون نے خدا رسول کی بات کو جھوٹ جانا الَّذِينَ هُمْ وہ لوگ جو فِي خَوْضٍ
شروع کیئے مین باطل باتون کے کہ قرآن شریف پر ہنسی ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب اور بعث و حشر کا انکار يَلْعَبُونَ کھیل وقف
کرتے ہین اپنی غفلت کی رو سے یعنی باتین کرتے ہین اور بیہودہ کلام کہتے ہین يَوْمَ يُدَعُّونَ نہین ڈرتے اوسدن سے جسدن
ڈالے جائینگے کافر یعنی ذلت اور سختی کے ساتھ کھینچے جائینگے إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ آتش دوزخ کی طرف دَعًّا کھینچکر لکھا ہی کہ کافرون کے
ہاتھ تو انکی گردنون مین باندھینگے اور انکی پیشانیان پیرون کی پشت سے چپکائینگے اور دوزخ مین ڈالدینگے اور کہینگے کہ هَٰذِهِ
النَّارُ الَّتِي یہ وہ آگ ہی کہ دنیا مین كُنتُم بِهَا تھے تم اوسکے ساتھ تُكَذِّبُونَ تکذیب کرتے اور باور نہ رکھتے
اور پیغمبر کی دعوی کو سحر جانتے تھے أَفَسِحْرٌ هَٰذَا آیا سحر ہی یہ جو تم دیکھتے ہو أَمْ أَنتُمْ یا تم لَا تُبْصِرُونَ
نہین دیکھتے ہو یہان جسطرح دنیا مین کہتے تھے کہ ہمپر نظربندی کر دی ہی اصْلَوْهَا آؤ دوزخ مین فَاصْبِرُوا
پھر صبر کرو اوسکے عذاب پر أَوْ لَا تَصْبِرُوا یا نہ صبر کرو بے صبری کرو سَوَاءٌ یکسان ہی عَلَيْكُمْ
تمپر صبر اور بے صبری یعنی نہ بچ سکتے ہو نہ بھاگ سکتے ہو اور ہمیشہ عذاب مین رہوگے إِنَّمَا تُجْزَوْنَ سوا اسکے نہین کہ
جزا دیے جاتے ہو مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ اوس چیز کی جو تم عمل کرتے تھے دنیا مین إِنَّ الْمُتَّقِينَ بیشک پرہیزگار
لوگ جنھون نے کفر اور شرک سے پرہیز کیا فِي جَنَّاتٍ باغون مین ہین اور کیا باغ ہین وَنَعِيمٍ اور نعمتون مین ہین
اور کیا نعمتین ہین فَاكِهِينَ خوش اور مزے اوڑانے والے بِمَا آتَاهُمْ اوس چیز کے سبب جو عطا کی ہی اونکو رَبُّهُمْ
اونکے رب نے ہمیشہ کے واسطے بزرگیان وَوَقَاهُمْ اور بسبب اوسکے کہ بچایا اونکو رَبُّهُمْ اونکے رب نے عَذَابَ
الْجَحِيمِ عذاب دوزخ سے اور جنت کے فرشتے برابر اونسے کہینگے کہ كُلُوا کھاؤ جنت کے کھانے وَاشْرَبُوا اور پیو پینے کی
چیزین کھانا پینا هَنِيئًا پچتا ہوا کہ نہ بدہضمی ہو اور نہ کمی کرے اور تمھارے واسطے یہ جزا بِمَا كُنتُمْ بسبب اوسکے ہی
کہ تھے تم دنیا مین تَعْمَلُونَ عمل کرتے امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہرچند وعدہ بندہ کے کام پر ہی مگر اصل اوسکا
فضل ہی ورنہ ظاہر ہی کہ ہمارے کام کی کیا مزدوری ہوگی نظم ندارد فعل من آن زور بازو ﴿ کہ بافضل تو گردد ہم ترازو ﴿ بہ فضل
خویش و لطفت شو مرا یار ﴿ بہ عدل خود مکن با فعل من کار ﴿ مُتَّكِئِينَ تکیہ لگانے والے یعنی متقی لوگ بہشت مین تکیہ لگائے ہونگے
عَلَىٰ سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ تختون پر جو سونے سے منڈھے ہونگے یا ایک دوسرے سے ملے ہوئے بچھے ہونگے وَزَوَّجْنَاهُم اور جوڑا
کردینگے ہم اونکو بِحُورٍ عِينٍ اون عورتون کے ساتھ جنکا رنگ گورا آنکھین کشادہ ہین وَالَّذِينَ آمَنُوا اور وہ لوگ جو

ایمان لائے خدا اور رسول کا وَاتَّبَعَتۡهُمۡ اور پیروی کی اونکی ذُرِّيَّتُهُمۡ اونکی اولاد نے [illegible]
بِإِيمَٰنٍ ساتھ ایمان کے أَلۡحَقۡنَا بِهِمۡ لاوینگے ہم اونکے ساتھ ذُرِّيَّتَهُمۡ اونکی اولاد [illegible]
پر پہنچنا ہین یعنی اگر باپ دادا اونکے رتبہ بلند ہونگے تو اونکی اولاد کے درجہ بھی ہم بلند کرینگے جیسا کہ باپون کا [illegible]
روشن ہوون وَمَآ أَلَتۡنَٰهُم اور نہین کم کرینگے ہم اونکے عمل سے [illegible]
کا اونکے عمل سے مِّن شَيۡءٍ کوئی چیز یعنی اولاد کو ماننگے باپون [illegible] بلکہ [illegible]
[illegible] اولاد کے درجے میں ہم بلند ہی [illegible] شیخ الاسلام [illegible]
نقل ہے [illegible] ایمان اور عمل [illegible] بہشت [illegible]
ایمان اور عمل [illegible] ایمان اور [illegible] ایمان اور عمل کا [illegible]
اور قصد نا خدا نقشہ و کا [illegible] كُلُّ ٱمۡرِيِٕۭ ہر مرد مکلف عاقل بالغ بِمَا كَسَبَ ساتھ اوس چیز کے جو اوسنے کی رَهِينٞ ۝
گرو رہا ہے اینی اپنی کاموں کی جزا کے ساتھ بندھا ہوا ہے [illegible] رہائی کی کل نہین [illegible] کے کام پر
مواخذہ نہین اور [illegible] وَأَمۡدَدۡنَٰهُم بِفَٰكِهَةٖ اور زیادہ دینگے ہم جنتیون کو یعنی جو بہرا اونکو ہم پہنچے ہین
مزید میوان اور دینگے [illegible] وَلَحۡمٖ مِّمَّا يَشۡتَهُونَ ۝ اور اوس چیز کے گوشت سے جسکو وہ خواہش
کرینگے يَتَنَٰزَعُونَ [illegible] فِيهَا [illegible] كَأۡسٗا [illegible]
[illegible] کا [illegible] کام پر [illegible]
بات ہوگی اوسمین یعنی اوسے پینے [illegible] اور [illegible] وَلَا تَأۡثِيمٞ ۝ اور
نہ گنہگار ہونگے یعنی اونسے ایسا کوئی کام نہ ہوگا جو گناہ کا موجب ہو وَيَطُوفُ اور پھرینگے عَلَيۡهِمۡ اونکے گرد خدمت کے واسطے
غِلۡمَانٞ لَّهُمۡ غلام خدمت کرنے والے اونکے ہین لڑکون کی صورت پر پیدا کیے گئے كَأَنَّهُمۡ گویا کہ وہ [illegible]
لُؤۡلُؤٞ مَّكۡنُونٞ ۝ موتی ہین چھپے ہوئے سیپی ہین کہ اون تک کسیکا ہاتھ نہین پہونچا [illegible] قتادہ [illegible]
کسی نے کہا کہ خادم تو ایسے ہونگے تو مخدوم کیسے ہونگے فرمایا کہ خادم پر مخدوم کو ایسی فضیلت ہوگی جیسے [illegible]
رات کے چاند کو ہوتی ہے تیار میں ہیکہ مشرکون کے لڑکے جنتیون کے غلام ہونگے اور لڑکیان حور [illegible] مومنون کی
اولاد اپنے باپون کے ساتھ اوسی ہیئت پر ہوگی جسطرح دنیا مین تھی اور یہ عجیب غریب نقل ہے وَأَقۡبَلَ [illegible] بَعۡضُهُمۡ
بعضے جنتی عَلَىٰ بَعۡضٖ بعض پر يَتَسَآءَلُونَ ۝ پوچھتے ہونگے ایک دوسرے کا احوال [illegible] قَالُوٓاْ إِنَّا كُنَّا
کہینگے وہ کہ بیشک ہم تھے قَبۡلُ پہلے اس سے فِيٓ أَهۡلِنَا اپنے لوگون کے درمیان مُشۡفِقِينَ [illegible] واسطے عذاب
الٰہی سے یا حکم کی برائی یا دشمنون کے برا کہنے یا انجام کار سے فَمَنَّ ٱللَّهُ پھر احسان رکھا اللہ نے عَلَيۡنَا ہمپر اپنی رحمت
یا توفیق عصمت سے وَوَقَىٰنَا اور بچایا ہمکو عَذَابَ ٱلسَّمُومِ ۝ آگ کے عذاب سے جو [illegible] مسامون

[illegible] دنیا میں اس سے پہلے إِنَّا بیشک ہم كُنَّا تھے مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ [illegible]
[illegible] اور رنج سے بچاؤ مانگتے تھے تو اوسنے ہماری دعا قبول فرمائی إِنَّهُ بیشک وہ هُوَ
[illegible] الرَّحِيمُ مہربان اوپر لکھا ہو کہ کافر مکہ معظمہ کی گھاٹیوں پر کھڑے ہوتے
[illegible] آنے جانے والون کے سامنے کاہن مجنون شاعر ساحر کہتے اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
[illegible] تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَذَكِّرْ پس نصیحت کر یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کے
[illegible] کی باتون پر غمگین ہوتے فَمَا أَنتَ پس نہیں ہو تو بِنِعْمَتِ رَبِّكَ [illegible]
[illegible] کاہن جو غیب کی خبر دیتا ہو جیسا یہ لوگ کہتے ہیں وَلَا مَجْنُونٍ اور نہ دیوانہ [illegible]
[illegible] ہوتا ہی أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ بلکہ وہ کافر کہتے ہیں کہ وہ شاعر [illegible]
نَّتَرَبَّصُ بِهِ انتظار کیے ہیں ہم اوسکے ساتھ رَيْبَ الْمَنُونِ حادثہ زمانہ کا یعنی ہم اوسکی موت کے منتظر ہیں
جیسے اور شاعر مرگئے یا ہم امید رکھتے ہیں کہ اوسکی موت بھی اوسکے باپ دادا کی موت کے مثل ہو یعنی جلدی مرجاوے اور
[illegible] قُلْ تَرَبَّصُوا کہہ کہ منتظر رہو میری موت کے فَإِنِّي مَعَكُم پس بیشک میں بھی
تمہارے [illegible] مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ منتظرون میں سے ہون یعنی تمہارے ہلاک ہونے کا منتظر ہون جسطرح تم میرے
ہلاک ہونے کے [illegible] أَمْ تَأْمُرُهُمْ کیا حکم کرتے ہیں انکو أَحْلَامُهُم اونکی عقلیں بِهَٰذَا ان باتون کا جو آپکی دشمنی
میں [illegible] کاہن کہتے ہیں اور کاہن ہونے کو تیز عقل ہونا لازم ہی اور پھر مجنون بھی کہتے ہیں اور جنون کے ساتھ
عقل کا ہونا ممکن نہیں ہوتی اور شعر کے ساتھ منسوب کرتے ہیں شاعر کا کلام موزون اور خیالی ہونا چاہیے اور وہ بھی جنون کے ساتھ میسر
نہیں ہوتا پس ان کافرون کی یہ باتیں عقل کے موافق نہیں ہیں أَمْ هُمْ قَوْمٌ بلکہ وہ گروہ ہیں طَاغُونَ حد سے گذرے ہوئے جھگڑے
میں [illegible] أَمْ يَقُولُونَ بلکہ کہتے ہیں تَقَوَّلَهُ کہ اوسنے قرآن بنالیا ہی اپنی طرف سے اور ایسا نہیں ہی جیسا وہ کہتے ہیں
[illegible] بَل لَّا يُؤْمِنُونَ بلکہ وہ نہیں ایمان لاتے ہیں تکبر اور حسد کی وجہ سے فَلْيَأْتُوا پس کہہ کہ لاویں بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ
کوئی بات قرآن کے مثل إِن كَانُوا اگر ہیں صَادِقِينَ سچے اس بات میں کہ قرآن اپنی طرف سے بن سکتا ہی یعنی اگر قرآن
بنالینے کی چیز ہوتی تو یہ لوگ عرب کے فصیح اور بلیغ ہیں اونسے کہہ کہ اوسکے مثل ایک بات بناؤ أَمْ خُلِقُوا کیا پیدا کیے گئے ہیں وہ
مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ بغیر چیز کے یعنی بے ماں باپ کے مراد یہ ہو کہ یہ لوگ آدمی ہیں آدمی سے پیدا ہوئے جماد نہیں ہیں کہ امر و نہی نہ سمجھیں اور
بعضون نے آیت کے معنی اس طرح کہے ہیں کہ کیا وہ مخلوق ہیں بے خالق کے اور محال ہی کہ کوئی پیدا کیا ہوا بے پیدا کرنے والے کے ہو أَمْ هُمُ
الْخَالِقُونَ یا وہ پیدا کرنے والے ہیں خود اپنے کو اور یہ بات صاف باطل ہی کہ کوئی معدوم کسی چیز کو کیونکر موجود کرسکتا ہی
أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ کیا اونہون نے پیدا کیے آسمان اور زمین ایسا نہیں ہی بَل لَّا يُوقِنُونَ
بلکہ وہ یقین نہیں کرتے شک میں پڑے ہیں أَمْ عِندَهُمْ کیا اونکے پاس ہیں خَزَائِنُ رَبِّكَ خزانے تیرے رب کے

کیا انہین کچھ خزانے کہ جسکو چاہین نبوت دین اعلی کے خزانے تاکہ جان لین کہ منصب نبوت کے قابل کون ہی اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ۝ یا وہ سرکش اور غالب ہین اور مسلط کہ جو کچھ چاہین کرین اَمْ لَهُمْ کیا اونکے واسطے سُلَّمٌ سیڑھی ہی کہ اوسپر چڑھ کر آسمان پر چلے جاتے
يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ سنتے ہین اوسمین فرشتون کی باتین جو کہ غیب مین سے فرشتون کی جانب وحی کیجاتی ہین اور اگر ایسا ہی فَلْيَاْتِ تو چاہیے کہ لائے مُسْتَمِعُهُمْ اپنے سننے والے کو جو آسمان پر گیا اور غیب کا پیغام سن آیا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی دلیل کے
ساتھ جو اس بات پر گواہ ہو کہ اوسکا سن آنا سچ ہی اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ کیا اللہ کے واسطے بیٹیان ہین وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۝
اور تمھارے لیے بیٹے ہین اس کلام مین مشرکون کی حماقت و جہالت بیان کرتا ہی اور یہ بھی بار اوپر گذرا اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ کیا مانگتا ہی تو
اونسے احکام پہونچانے پر اَجْرًا کچھ بدلا کہ اوس تاوان پڑا فَهُمْ پس وہ مِّنْ مَّغْرَمٍ تاوان پڑنے سے مُّثْقَلُوْنَ ۝
گران بار ہوتے ہین اور تجھسے موںھ پھیرتے ہین اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ کیا اونکے پاس وہ چیز ہی جسمین غیب لکھا ہوا ہی
یعنی لوح محفوظ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝ پس وہ لکھتے ہین کہ قیامت اور بعث کے باب مین پیغمبر کی خبر باطل ہی یا یہ کہتے ہین
تمھاری موت کب ہوگی اور ایسا نہین ہی اَمْ يُرِيْدُوْنَ بلکہ چاہتے ہین كَيْدًا مکر اور قصد برے کا وہ مین اس سے
مکر مراد ہی جو دار الندوہ مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کرتے تھے کہ قتل کیجیے یا قید یا شہر بدر فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس وہ
لوگ جو ایمان لائے هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ۝ وہی مکر کیے گئے ہین یعنی اوس کید اور مکر کی سزا اور وبال اونھی پر پڑیگا اور جنگ بدر مین
قتل کیے جائینگے اَمْ لَهُمْ کیا اونکے واسطے ہی اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ کوئی معبود خداے برحق کے سوا کہ جو عذاب اونکے مکر کی سزا کا
وہ اونسے روک رکھے سُبْحٰنَ اللّٰهِ پاکی اللہ کے واسطے ہی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اوس چیز سے جسے اوسکا شریک لاتے ہین
یا اوسکے واسطے شریک پکڑتے ہین نظم نزدیک عرشش نہ نشیند غبار شرک ✤ با وحدتش کسے دم شرکت چسان زند ✤ ہر طرح
کا فکند بو صفتش خیال و وہم ✤ دست کمال آتش غیرت دران زند ✤ قریش کے معاند حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہتے تھے کہ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ آسمان کا ٹکڑا ہمپر اوتار و اگر اپنے وعدہ مین سچے ہو تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَاِنْ
يَّرَوْا اور اگر دیکھین كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ ٹکڑا آسمان کا سَاقِطًا اوترنے والا اونکے سر پر تو يَّقُوْلُوْا کہین دشمنی اور تکبر کی
راہ سے کہ یہ آسمان کا ٹکڑا نہین بلکہ سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۝ ابر ہی ایک پر ایک بندھا اور تہ بر تہ چپکا ہوا یعنی باوصف اسکے کہ عذاب کے
آثار دیکھین تو بھی کفر سے باز نہ آئین فَذَرْهُمْ پس ہاتھ روک اونسے اور اونکو چھوڑ دے یعنی اونسے جنگ نہ کر ابھی قتال کا حکم
نہین ہی اور اونکی سزا چھوڑ دے حَتّٰى يُلٰقُوْا یہانتک کہ آنکھون سے دیکھ لین يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ اوس دن کو جسدن کہ
يُصْعَقُوْنَ ۝ ہلاک کیے جائینگے یا نفخہ اولی سے بیہوش ہو جائینگے يَوْمَ لَا يُغْنِيْ جسدن نہ نفع کریگا اور نہ باز رکھیگا عَنْهُمْ
اونسے كَيْدُهُمْ اونکا مکر شَيْـًٔا کسی چیز کو عذاب مین سے وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ اور نہ وہ مدد دیے جائینگے یعنی کوئی مدد کرکے
اونسے عذاب کو نہ روکیگا اوس دن سے قیامت کا دن مراد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ روز بدر مراد ہی وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور
تحقیق کہ اون لوگون کے واسطے جو کافر ہوے عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ عذاب ہی عذاب آخرت کے سوا کہ عذاب قبر ہی

یا دنیا مین مواخذہ ہو جیسا کہ بدر مین قتل ہو کر اور سات برس کے قحط مین مبتلا ہوگئے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور مگر بہت کافر
لَا يَعْلَمُوْنَ نہین جانتے اسے وَاصْبِرْ اور صبر کر لِحُكْمِ رَبِّكَ اپنے رب کے حکم کے واسطے کہ اونکے بارہ مین نازل ہوا اونکو
مہلت دیکر اور خود اونسے تکلیف اوٹھا کر فَاِنَّكَ پس بیشک تو بِاَعْيُنِنَا ہماری حفاظت مین ہو اسیطرح ہم تجکو دیکھتے ہین اور تیری حفاظت
کرتے ہین وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ اور نماز پڑھ اپنے رب کے حکم کے ساتھ حِيْنَ تَقُوْمُ جسوقت کہ اوٹھے تو خواب یا جب نماز پر
کھڑا ہو تو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ کہہ یا مجلس سے تم اوٹھو تو کہو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ
حدیث مین ہو کہ مجلس سے اوٹھتے وقت جب یہ کلمات کہتے ہین تو جو لغو اور لہو اوس مجلس مین واقع ہوا ہو یہ کلمات اون سب کا کفارہ
ہو جاتے ہین وَمِنَ الَّيْلِ اور کچھ رات فَسَبِّحْهُ پس نماز پڑھ اوسکے واسطے اس لیے کہ رات کو عبادت کرنا ریا سے بہت دور ہی اور نفس پر
بہت سخت ہی وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ اور نماز اوا کر تارے پھرنے کے پیچھے یعنی جب صبح کے اوجالے مین تارے غائب ہو جائین اس سے نماز ع ۲ ۱۱
فجر کے قبل کی دو رکعتین سنت مراد ہین اور صاحب موضح اور مفسرون کا ایک گروہ اس بات پر ہی کہ اس سے صبح کی نماز مراد ہی

سورۃ النجم مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی اثنتان و ستون اٰیۃ
سورہ نجم مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	اور وہ باسٹھ آیتین ہین

جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے علانیہ دعوت اسلام کی تو مشرکون نے طعن شروع کی اور کہنے لگے کہ معاذ اللہ
محمد اپنے باپ دادا کے دین سے گمراہ ہوگیا اور خطا کی تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَالنَّجْمِ قسم ستارے کی اِذَا هَوٰى جب طلوع
کرے یا غروب اس سے سب ستارے مراد ہین کہ مسافرون کو راہ بتانے والے ہین تری اور خشکی مین یا وہ ستارے مراد ہین جو حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ولادت کے وقت زمین کے نزدیک آئے تھے یا وہ ستارے مقصود ہین جنسے شیطانون کو مارتے ہین
جب وہ آسمان کے قریب چور اکر فرشتون کی باتین سننے کو جاتے ہین اور بعضون کے نزدیک نجم ثریا ہی یا زہرہ یا زحل اور بعضون نے کہا ہی کہ نجم سے
قرآن مراد ہی اور ہوٰی نزول کے معنی مین ہی یعنی قسم ہی قرآن کی سورتون اور آیتون کی جب وہ نازل ہوتی ہین اور ایک گروہ کے
نزدیک وہ گھاس ہی جسکی ٹہنی نہین ہوتی اور ہوٰی یعنی سقط یعنی قسم اوس گھاس کی جب وہ گر پڑتی ہی اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ
عنہ سے مروی ہی کہ ستارہ سے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات مراد ہی جب شب معراج مین آپ آسمان پر سے اوترے اور لباب مین کہا ہی کہ
آنحضرت ہی مراد ہین جب شب معراج مین آپ آسمان پر گئے اور ہوٰی سے دونون معنی لے سکتے ہین اور محققون کے نزدیک یہ ہی کہ
حق تعالی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ستارۂ دل کی قسم کھائی جو آسمان توحید پر ماسوٰی سے منقطع ہوا ہی اور جواب قسم یہ ہی کہ
مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ گمراہ نہین ہوا صاحب تمہارا یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپکا نام صاحب اس جہت سے ہی کہ آپ دعوت اسلام
کرنے کو کافرون کی صحبت مین بیٹھنے پر مامور تھے وَمَا غَوٰى اور اونسے خطا نہین کی اور کسی باطل امر کا اعتقاد نہین کیا وَمَا يَنْطِقُ
اور بات نہین کرتا ہی عَنِ الْهَوٰى اپنے نفس کی خواہش سے یا اپنی طبیعت کی آرزو سے یعنی باطل کلام نہین کرتا ہی اور اصل معنی یہ ہین

کہ آپکا بولنا قرآن کے ساتھ ہی اپنی خواہش نفس کے ساتھ نہیں اِنْ هُوَ نہیں وہ جسکے ساتھ وہ بولتا ہی اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ لا
مگر وحی کہ بھیجی جاتی ہی اوسکی طرف عَلَّمَهٗ سکھائی اوسکو یہ وحی اور لایا اوسکے پاس فرشتہ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝ لا سخت قوت والا
یعنی جبرئیل امین اور اونکی قوت سے ایک یہ بات تھی کہ قوم لوط کے شہر کو زمین سے اوکھاڑ کر اپنے بازو پر اوٹھا لیا اور آسمان کے قریب
لیجا کر اولٹ دیا اور اونکی ایک چیخ سے تمام قوم ثمود مرگئی ذُوْ مِرَّةٍ ط اچھی صورت والا فَاسْتَوٰى لا پھر سیدھا کھڑا ہوا یعنی
جبرئیل علیہ السلام اوس کام پر آسانی کے ساتھ قائم ہوگئے جسپر مامور تھے یا اپنی اصلی صورت پر ٹھہرے وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝ ط
اور وہ آسمان کے اونچے کنارہ پر تھا یعنی مطلع آفتاب کے قریب یہانتک کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو دیکھا اور رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا حضرت جبرئیل کو کسی نے صورت ملکی پر نہیں دیکھا اور آپ نے اونکو دو بار دیکھا ہی پہلی بار تو جب اونکو اصلی
صورت پر دیکھا تو بیہوش ہوگئے اور جب آپ ہوش مین آئے تو حضرت جبرئیل کو اپنے قریب دیکھا کہ ایک ہاتھ آپکے سینۂ مبارک پر دوسرا
آپکے شانہ پر رکھے ہوے بیٹھے تھے حق تعالی اسی بات سے خبر دیتا ہی کہ ثُمَّ دَنَا پھر نزدیک آئے جبرئیل پیغمبر علیہما السلام کے بعد اسکے
کہ آپ جبرئیل امین کو دیکھکر بیہوش ہوگئے تھے فَتَدَلّٰى لا پھر سر جھکایا حضرت سے بات کرنے کو فَكَانَ تو تھا فرق جبرئیل اور محمد
علیہما السلام کے درمیان قَابَ قَوْسَيْنِ دو کمانون کے درمیان کا اَوْ اَدْنٰى ۝ ج بلکہ اوس سے بھی بہت کم فَاَوْحٰٓى پھر وحی کی
جبرئیل نے اور ظاہر کردیا اِلٰى عَبْدِهٖ خدا کے بندہ کی طرف کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین مَآ اَوْحٰى ۝ ط جو کچھ وحی کی خدا نے یعنی
جبرئیل امین سے کہا اور بعض کے قول پر بعضی ضمیرین حق تعالی کی طرف پھرتی ہین اور بعضی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اسطرح کہ ثُمَّ
دَنٰى پھر نزدیک ہوے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت احدیت کے ساتھ یعنی مقرب درگاہ الٰہی ہوے مرتبہ مین مکان مین نہین فَتَدَلّٰى پھر فروتنی کی یعنی
خدمت کا سجدہ بجالائے اور چونکہ وہ مرتبہ خدمت کے واسطے سے پایا تھا تو دوبارہ زیادہ خدمت ادا کی اور سجدہ مین قرب کا وعدہ بھی ہی کہ
اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ اَنْ يَّكُوْنَ سَاجِدًا اور مکان قاب قوسین او ادنی کنایہ ہی تاکید قربت اور تقریر محبت سے فہمون سے قریب ہوجانے کے
واسطے تمثیل کی صورت مین ادا ہوا اسواسطے کہ عرب کے بڑے بڑے آدمیون کی عادت یہ تھی کہ جب کوئی عہد پکا کرنا چاہتے کہ یہ عہد ٹوٹنے نہ پائے
تو دونون عہد کرنے والے اپنی کمان لاتے اور ایک دوسرے سے ملاتے اور دونون عہد کرنے والے دونون قبضے پکڑ کے ایک ہی بار کھینچکر
متفق ہوکے ایک تیر اوس سے پھینکتے اور اون دونون عہد کرنے والون سے یہ صورت ظاہر ہونا ان معنی کی طرف اشارہ تھا کہ ہمارے
درمیان موافقت کلی متحقق ہوگئی اور ایسا اتحاد ہوگیا کہ اسکے بعد ایک کی رضامندی اور ناراضی دوسرے کی رضامندی اور ناراضی کا
سبب ہوگی تو گویا اوس آیت باعنایت مین یہی معنی ادا کیے گئے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت اور محبت
حق تعالی کے ساتھ اس مرتبہ ہی کہ جو مقبول رسول ہی وہ مقبول خدا ہی اور جو مردود جناب مصطفی ہی وہ مردود بارگاہ خدا ہی
اور علی هذا القیاس اور محققون کے نزدیک دَنٰى اشارہ ہی آپکے مکان نفس کی طرف اور فَتَدَلّٰى آپ کے دل مطہر کی منزل کی جانب
اور فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ آپکی روح مطیب کے مقام کی طرف اور اَوْ اَدْنٰى آپکے سر منور کے مرتبہ کی جانب اور آپکا نفس مکان خدمت مین تھا
اور آپکا دل منزل محبت مین اور آپکی روح مقام قربت مین اور آپکا سر مرتبہ مشاہدہ مین اور شیخ ابو الحسن نوری قدس سرہ سے اس آیت کے

معنی پوچھے جواب دیا کہ جہان جبرئیل علیہ السلام کی گنجائش نہین نوری کون ہی کہ اوسکی بات کہسکے **نظم** خیمہ زدن از رہ وحیات دیدہ او شد
تتق نور ذات دیدہ گی ہستی او زدور شد + پردگی پردہ از و نور شد + کیست کزان پردہ شود کار ساز + رمز مگو پیدا از ان پردہ باز +
فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ پھر وحی کی خدا نے اپنے بندہ کی طرف جو کچھ وحی کی بعضے علما کہتے ہین کہ اولی یہ ہی کہ اوس وحی سے ہم تعرض
نہ کرین اور اوسے پردہ ہی مین رکھین اور ایک گروہ عالمون کا کہتا ہی کہ اوس وحی مین سے جو کچھ کسی حدیث یا قول صحابہ مین ہمکو
پہونچا ہو اوسکا ذکر کچھ نقصان نہین کرتا اور اس باب مین بہت سی روایتین وارد ہوئی ہین اور جواہر التفسیر مین بڑی شرح اور بسط سے مذکور ہین
یہان تین وجہ پر اختصار کیا جاتا ہی ایک یہ کہ وحی کا یہ مضمون تھا کہ اگر نہ یہ ہی کہ دوست رکھتا ہون مین معاتبہ تیری امت کے ساتھ
تو اونکے محاسبہ کی بساط مین طی کر دیتا دوسری یہ کہ حق تعالی نے فرمایا کہ ای محمد انا وانت وماسوی ذلک خلقتہ لاجلک آپ نے جواب مین
فرمایا رب انا وانت وماسوی ذلک ترکتہ لاجلک تیسری یہ کہ ای ہمارے حبیب تیری امت میری اطاعت بجالاتی ہی اور بیسا گناہ بھی
کرتی ہی اونکی طاعت میری رضا سے ہی اور اونکی معصیت میری قضا سے تو جو کچھ میری رضا کے ساتھ اونسے صادر ہوا اگرچہ تھوڑا اور
قصور کے ساتھ ہو قبول کرونگا اسواسطے کہ کریم ہون اور جو کچھ میری قضا یعنی حکم کے سبب سے اونسے ظہور مین آتا ہی اگرچہ بہت اور
بڑا ہو اوس سے درگذر کرونگا اسواسطے کہ رحیم ہون **مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ** جھوٹ نہین کہا محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے دل نے محمد
صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے **مَا رَأَىٰ** ۝ جو کچھ کہ دیکھا یہ دیکھی ہوئی چیز پہلے قول پر حضرت جبرئیل ہین اور دوسرے قول پر حق سبحانہ تعالی ہی
اکثر صحابہ اس بات پر ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے شب معراج مین حق تعالی کو دیکھا معالم مین ہی کہ مفسرین کا ایک گروہ اس بات پر ہی
کہ حق تعالی نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بینائی دل مین رکھدی تھی کہ آپ نے دل کی آنکھ سے حق تعالی کو دیکھا **نظم** کلام سعدی
بے نقل بشنید + خداوند جہان را نے جہت دید + دران دیدن کہ حیرت حاصلش بود + دلش در چشم و چشمش در دلش بود + **أَفَتُمَارُونَهُ**
عَلَىٰ مَا يَرَىٰ ۝ کیا جھگڑتے ہو محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے اوس چیز پر جو اونھون نے شب معراج مین دیکھی اور جھگڑا یہ تھا کہ
کافرون نے بیت المقدس کی صفت اور قافلے کا حال پوچھا **وَلَقَدْ رَآهُ** اور تحقیق کہ دیکھا جبرئیل علیہ السلام کو اونکی اصلی صورت پر
نَزْلَةً أُخْرَىٰ ۝ ایک بار اور **عِندَ سِدْرَةِ الْمُنتَهَىٰ** ۝ سدرۃ المنتہی کے درخت کے پاس اور وہ ایک درخت ہی کہ
خلائق کا علم وہان منتہی ہو جاتا ہی اور سارونکے اعمال بھی وہین تک پہونچتے ہین آگے نہین بڑھتے اور مشہور تفسیر کے موافق
یہ معنی ہین کہ حق تعالی کو دوسری بار دیکھا جسوقت خود سدرہ کے نزدیک حضرت تھے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا
قول اسی کی تائید کرتا ہی اسواسطے کہ اونھون نے کہا کہ پیغمبر خدا نے شب معراج مین دل کی آنکھ سے دوبار خدا کو دیکھا اور
معالم مین ہی کہ شب معراج مین نماز کی تخفیف چاہنے کے واسطے آپکو کئی عروج ہوے شاید یہ دوبارہ دیکھنا ان عروجون مین سے
کسی عروج مین ہوا ہو **عِندَهَا** سدرۃ المنتہی کے پاس ہی **جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ** ۝ وہ جنت جو متقیون کی آرامگاہ
یا ارواح شہدا کے رہنے کی جگہ ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل امین یا حق تعالی کو دیکھا **إِذْ يَغْشَى**
السِّدْرَةَ اوسوقت جب کہ چھپایا تھا سدرہ کو **مَا يَغْشَىٰ** ۝ اوس چیز نے کہ چھپایا تھا یعنی اوس درخت پر بہت سے فرشتے جمع تھے

ہر پتّہ پر ایک فرشتہ تھا اور بعضے کہتے ہین کہ اوس درخت کے گرد فرشتے اسطرح اڑتے تھے جیسے سنہلے پروانے یا نور کبریا اوس درخت کو چھپائے تھا مَا زَاغَ الْبَصَرُ نہ پھری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھ یعنی داہنے بائین نہین دیکھا وَمَا طَغٰی ○ اور نہ بڑھی اوس حد سے جسکو دیکھنا مقرر تھا اس آیت مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن ادب اور علو ہمت کی تعریف ہی کہ اوس رات تمام کائنات مین سے کسی کی طرف آپنے التفات نہین فرمائی اور دل کی آنکھ مشاہدہ جمال آلہی کے سوا اور کسی پر نہین کھولی

نظم

در دیدہ کشید کحل مازاغ ✤ ز راغ نگاہ کرد ز باغ ✤ سیر اند براق عرش پرواز ✤ تا حجلۂ ناز و پردہ راز ✤ پس پردہ نہ پیش دیدہ برخاست ✤ بے پردہ بدید آنچہ دل خواست ✤

لَقَدْ رَاٰی قسم خدا کی کہ دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی ○ اپنے رب کی قدرت کی نشانیون مین سے بہت بڑی کو یعنی بڑی بڑی نشانیان دیکھین جیسے جبرئیل علیہ السلام کو چھ سو بازو ہمیت ہر ایک بازو شرق سے غرب تک اور سبز رفرف اور سدرۃ المنتہیٰ اور عرش عظیم اور کرسی اور سب عجائب ملکی اور ملکوتی اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ○ لا خبر دو مجکو کہ لات اور عزّیٰ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی ○ اور منات تیسرا اور یہ سب وہ کر سکتے ہین جو خدا نے کیا ہی لات ایک بت تھا ثقیف کا طائف مین یا قریش کا نخلہ مین اور عزّیٰ ایک درخت ہی غطفان نے اوسے پوجا ہی اور منات ایک بڑا پتھر ہی کہ ہذیل اور خزاعہ اوسکے گرد طواف کرتے تھے یا ایک بت مسلسل تھا کہ بنو کعب اوسکی عبادت کرتے تھے اور کافر یہ اعتقاد کیے ہوے تھے کہ ہر بت کے اندر ایک جن ہی اور یہ جن یا فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین تو حق تعالی نے فرمایا کہ اَلَكُمُ الذَّكَرُ کیا تمھارے واسطے بیٹے ہین وَلَهُ الْاُنْثٰی ○ اور خدا کے واسطے بیٹیان تِلْكَ یہ بانٹ اور تقسیم اِذًا جبکہ ایسی ہی ہو تو قِسْمَةٌ ضِیْزٰی ○ بانٹ ہی نادرست اور بے اعتبار اسواسطے کہ خدائی مین جس چیز سے کہ تم ننگ و عار رکھتے ہو اوسے اپنے خالق کی طرف نسبت کرتے ہو اِنْ هِیَ نہین ہین وہ اِلَّا اَسْمَاۗءٌ مگر نام چند کہ اون ناموں سے سَمَّیْتُمُوْهَا نام رکھ لیا ہی تمنے اونکو اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ تمنے اور تمھارے باپ دادا نے اپنی خواہش کے موافق یعنی خداؤن کے نام تم انپر بولتے ہو اور خدائی کے معنی مین سے انمین کچھ نہین ہی مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ نہین بھیجی ہی اللہ نے بِهَا اونکی عبادت پر مِنْ سُلْطٰنٍ کوئی دلیل کہ اوس دلیل کو پکڑ کر جھگڑنے والے پر غالب ہو جاؤ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ پیروی نہین کرتے مشرک بت پوجنے مین اِلَّا الظَّنَّ مگر شک و گمان کی یعنی اونھون نے یہ توہم کیا کہ اونکا کام حق ہی وَمَا تَهْوَی الْاَنْفُسُ اور متابعت نہین کرتے مگر اوسکی جو چاہتے ہین اونکے نفس یعنی اپنے نفس کی خواہشون کی پیروی کرتے ہین اور اوسکی جو کچھ شیطان اونکی نظر مین آراستہ کرتا ہی وَلَقَدْ جَاۗءَهُمْ اور البتہ آئی اونکے پاس مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰی ○ اونکے رب کی طرف سے کتاب اور رسول کہ سبب ہدایت ہین اَمْ لِلْاِنْسَانِ کیا ہی انسان کے واسطے یعنی کافرون کے لیے مَا تَمَنّٰی ○ جو کچھ آرزو کرتے ہین بتون کی شفاعت یا یہ جو کہتے ہین کہ نبوت فلان فلان شخص کو کیون نہ دی فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰی ○ پس اللہ ہی کے واسطے ہی ملک آخرت کا اور مملکت دنیا کی جو کچھ جسے چاہے دے کسی کو اوسپر تحکم نہین پہونچتا وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ اور بہیترے فرشتے فِی السَّمٰوٰتِ آسمانون مین کہ کافر اونکی

شفاعت کے امیدوار ہین لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ فائدہ نہ کریگی اونکی شفاعت شَيْئًا کچھ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ
مگر بعد اسکے کہ اذن دے خداے تعالی اونکی شفاعت مین لِمَنْ يَّشَاۗءُ جسکے واسطے کہ چاہے فرشتون مین سے کہ وہ شفاعت کرین
یا لوگون مین سے جسکے لیے ارادہ کرے کہ وہ لوگ اپنے لوگون کی شفاعت کرین وَيَرْضٰى اور پسند کرے حق تعالی اوسے شفاعت
کرنے والا ہونے کے واسطے یا شفاعت قبول کیا گیا ہونے کے لیے اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ تحقیق کہ وہ لوگ جو نہین ایمان لاتے
بِالْاٰخِرَةِ آخرت کا لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰۗىِٕكَةَ البتہ وہ نام رکھتے ہین فرشتون کو تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى نام رکھنا
عورتون کا یعنی کہتے ہین کہ اللہ کی بیٹیان ہین وَمَا لَهُمْ اور نہین ہے اونکو بِهٖ اوس چیز کا جو وہ کہتے ہین اونکو عورتین
مِنْ عِلْمٍ کچھ علم اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ نہین پیروی کرتے ہین اس بات مین اِلَّا الظَّنَّ مگر گمان کی یعنی حق تعالی کو
علم کے سوا اور کسی طرح ادراک نہین کرسکتے اور حقائق کی معرفت مین گمان کا کچھ اعتبار نہین وَاِنَّ الظَّنَّ اور تحقیق کہ گمان
لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا دفع نہین کرتا سخن حق سے کچھ یعنی دفع نہین کرتا عذاب الٰہی مین سے کسی چیز کو اگر عذاب
نازل ہو فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى پس مونھ پھیر اوس شخص سے جو مونھ پھیرتا ہے عَنْ ذِكْرِنَا ہمارے ذکر سے کہ وہ
قرآن ہے وَلَمْ يُرِدْ اور نہین چاہتے اپنے عمل سے اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا مگر دنیا کی زندگی کو ذٰلِكَ یہ دنیا کی محبت
اور اوسے اختیار کرنا مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ بڑی پہونچ اونکی ہے علم سے اور اوس کلمے تجاوز نہین کرسکتے بلکہ اونکی
ہمت اوسی کو جمع اور ذخیرہ کرنے مین مصروف اور موقوف ہے اور بعضے عالم مونھ پھیرنے کا حکم آیت قتال سے منسوخ جانتے ہین
اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب هُوَ اَعْلَمُ وہ تو بڑا جاننے والا ہے بِمَنْ ضَلَّ اوسے جو گمراہ ہوا عَنْ سَبِيْلِهٖ راہ سے
دین اسلام کی وَهُوَ اَعْلَمُ اور وہ خوب جانتا ہے بِمَنِ اهْتَدٰى اوس شخص کو جسنے راہ پائی حق اور ہر ایک کو جزا
اوسکے لائق دیگا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اور خدا کے واسطے ہے جو کچھ آسمانون مین ہے موجودات علوی وَمَا فِي
الْاَرْضِ اور جو کچھ زمینون مین ہے مخلوقات سفلی اور وہ سب کا مالک ہے اور سب کو جزا دینے پر قادر ہے تو اونکو قیامت مین
لائیگا لِيَجْزِيَ تاکہ جزا دے الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوْا اون لوگون کو جنھون نے برا کیا یعنی کافر ہوے بِمَا عَمِلُوْا عذاب سے
اوس چیز کے جو اونھون نے کیا یعنی آتش دوزخ سے منکر ہوے وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا اور جزا دیگا اونھین جنھون نے
نیکی کی اور توحید کے قائل ہوے بِالْحُسْنٰى اچھی جزا کے ساتھ کہ بہشت ہے اَلَّذِيْنَ نیک کام کرنے والے وہ لوگ ہین
جو يَجْتَنِبُوْنَ پرہیز کرتے ہین یا الگ ہو جاتے ہین كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ بڑے بڑے گناہ یعنی کبیرہ گناہون سے
جنکے باب مین وعید واقع ہوئی یا اون گناہون کے لیے کچھ حد مقرر ہوئی وَالْفَوَاحِشَ اور بڑی فاحشہ باتون
یعنی خاص زنا سے کہ گناہ کبیرہ مین بڑا فاحش گناہ ہے اور فاحشہ باتون مین بہت بڑا جرم ہے اِلَّا اللَّمَمَ مگر جو کہ چھوٹے ہین
یعنی اگر کوئی وہ گناہ کرے جو تھوڑا سا اور چھوٹا سا گناہ ہے یا اوسکے دل مین آئے اور وہ کرے نہین تو یہ گناہ معاف ہین اِنَّ
رَبَّكَ بیشک تیرا رب وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ بڑا بخشنے والا ہے اسواسطے کہ اوسکی مغفرت سب گناہگارون کو پہونچتی ہے

منتظم گر بد گناہ ماگر استست * عجز کردیم تو ہمچنان ایستت * بارا گشتہ ز حد بیرون ست * عفو تو از جرم ما افزون ست * هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ وہ
جانتا ہی تمہارا احوال اِذْ اَنْشَاَكُمْ جب پیدا کیا تمکو یعنی تمہاری پیدائش کی ابتدا کی مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے یعنی تمہارا
باپ آدم علیہ السلام کو اوسنے خاک سے پیدا کیا اور افعال اقوال احوال سب اوسنے جان لیے وَاِذْ اَنْتُمْ اور اوس وقت ہیں تم
اَجِنَّةٌ چھوٹے بچے تھے فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ اپنی ماؤن کے پیٹون مین تو وہ تمہارے امور کی کیفیت جانتا تھا
فَلَا تُزَكُّوْٓا پس تعریف نہ کرو اَنْفُسَكُمْ اپنے نفسون کی بیگناہی اور کثرت خیر اور خوبی اوصاف کے ساتھ لباب میں ہی
کہ جب یہود کا کوئی لڑکا مرتا تو کہتے کہ وہ صدیق ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات سنی اور فرمایا کہ یہود جھوٹ کہتے ہین کوئی
لڑکا اپنی مان کے پیٹ مین نہین مگر یہ کہ یا وہ سعید ہی یا شقی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ تمہارا حال خوب جانتا ہی ابتدا سے تعلق میں
جب تم اپنی ماؤن کے پیٹ مین چھوٹے چھوٹے بچے تھے تو تم اپنی تعریف نہ کرو اور ایک قول ہی کہ بعض لوگون نے کہا کہ ہماری نماز ہی
ہمارا روزہ ہی ہمارا حج ہی تو یہ آیت نازل ہوا کہ اپنی تعریف نہ کرو هُوَ اَعْلَمُ وہ خوب جانتا ہی بِمَنِ اتَّقٰى اوس شخص کو
جو تقوی اور پرہیزگاری کرتا ہی اور اپنے کام مین خلوص رکھتا ہی کہتا ہی کہ ولید بن مغیرہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پیچھے چلتا اور آپکا کلام سنا کرتا مشرکون نے اوسے ملامت کی کہ تو اپنے باپ دادا کا دین اور آئین چھوڑے دیتا ہی اور اونکو گمراہی کی
طرف منسوب کرتا ہی وہ بولا کہ کیا کرون عذاب الٰہی سے ڈرتا ہون پس ایک کافر بولا کہ اسقدر مال مجھے دے اگر تجھپر عذاب آئیگا
تو مین عذاب اوٹھالونگا ولید نے شرط کی اور اوس مال مین سے تھوڑا سا دیا اور باقی مین بخل کیا تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ تَوَلّٰى کیا دیکھا تو نے اوسے جسنے حق کی پیروی سے مونھ پھیرا وَاَعْطٰى قَلِیْلًا اور دیا تھوڑا سا
مال رشوت مین عذاب سے اوٹھالینے کو وَّاَكْدٰى اور باز رکھا باقی کو تو اوسنے جہل اور بخل دونون اکٹھا کر لیے
اَعِنْدَهٗ کیا اوسکے پاس ہی عِلْمُ الْغَیْبِ علم پوشیدہ چیزون کا فَهُوَ یَرٰى کہ وہ دیکھتا ہی یعنی جانتا ہی کہ اوسکا بار اوٹھا
بار عذاب اوٹھالیگا اَمْ لَمْ یُنَبَّاْ بِمَا فِیْ صُحُفِ مُوْسٰى کیا خبر نہین دیا گیا اوس چیز کے ساتھ جو موسی کے
صحیفون یعنی توریت مین ہی وَاِبْرٰهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰىٓ اور ابراہیم کے صحیفون مین ہی جسنے وفا کی یعنی جان مال اولاد
سب خدا کو تسلیم کر دینے مین یا وفا کی فطرت اسلام مین کہ وہ دس چیزین ہین یا آیت کے معنی یہ ہین کہ کیا ولید پلید کو اون باتون کی
خبر نہین جو حضرت موسی اور حضرت ابراہیم علیہما التحیۃ والتسلیم کے صحیفون مین ہی اَلَّا تَزِرُ یہ کہ نہ اوٹھائیگا وَازِرَةٌ کوئی
نفس اوٹھانے والا وِّزْرَ اُخْرٰى بوجھ دوسرے کے گناہ کا تو ولید اپنا بوجھ دوسرے کو کیونکر حوالہ کرتا ہی وَاَنْ لَّیْسَ اور
دوسرے یہ کہ نہین ہی لِلْاِنْسَانِ آدمی کے واسطے اِلَّا مَا سَعٰى مگر وہ چیز جو کوشش کرین یعنی جسطرح کسی کو کسی کے گناہ
نہین پکڑتے اوسی طرح دوسرے کا ثواب بھی نہین دیتے تبیان مین ہی کہ یہ آیت منسوخ ہی اسواسطے کہ سورۂ طور مین مذکور ہوا
کہ اولاد کو باپ دادا کی نیکی کے سبب سے درجہ کی بلندی عنایت کرینگے وَاَنَّ سَعْیَهٗ اور یہ کہ اپنی کوشش کو یعنی اوس کام کو جسمین
اوسنے کوشش کی ہو سَوْفَ یُرٰى قریب ہی کہ دیکھین قیامت کے دن عدل کی ترازو مین ثُمَّ یُجْزٰىهُ پھر جزا دینگے

اوسکو اجر دیجاوے الجزاء الاوفی ۝ جزا پوری اگر نیک عمل ہو تو نیک جزا اور اگر برا کام ہو تو بری جزا وان الی ربک المنتہی ۝ اور
یہ کہ تیرے رب کی طرف ہی نہایت تمام خلائق کی اور سب کی رجوع وانہ ہو اضحک وابکی ۝ اور یہ کہ خدا وہی تو
ہنساتا ہی اور رولاتا ہی یعنی خوش کرتا ہی اور غمگین کر دیتا ہی یا ہنساتا ہی اہل بہشت کو بہشت میں اور رولاتا ہی اہل دوزخ کو دوزخ میں
یا زمین کو ہنساتا ہی نباتات اوگا کر اور ابر کو رولاتا ہی پانی برسا کر اور بعضوں کے نزدیک ہنسی اور رونا وعدہ اور وعید کے سبب سے ہی
یا طاعت اور معصیت کی وجہ سے یا حق کی طرف متوجہ ہونے اور اوسکی طرف سے مونھ پھیرنے سے وانہ ہو امات واحیا ۝
اور یہ کہ خدا وہ مار ڈالتا ہی اور زندہ کرتا ہی یعنی زندہ کرنے اور مار ڈالنے پر وہی قادر ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ کافروں کو مردہ کرتا ہی
انکار کے ساتھ اور مومنوں کو زندہ کرتا ہی معرفت عطا فرما کر اور ایک گروہ نے قول پر مار ڈالنا اور جلانا جہل اور علم کے سبب سے ہی
یا بخل اور سخاوت کی وجہ سے یا عدل اور فضل کرنے اور محققوں کے نزدیک ہیبت اور انس کے سبب سے یا پوشیدگی اور تجلی کے ساتھ
امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مار ڈالتا ہی زاہدوں کے نفسوں کو تو مجاہدہ سے اور زندہ کرتا ہی عارفوں کے دلوں کو انوار
مشاہدہ سے یا جسکو مقام فنا فی اللہ میں پہونچاتا ہی اوسے جام بقا باللہ سے ایک گھونٹ چکھاتا ہی مثنوی ہر کرا از بود او فانی
کنی + ہر چہ زو گوہر بلاست و جانی کنی + کشتگان را شربت حیوان دہی + بعد کشتن جان جاویدان دہی + وانہ اور وہ جو حضرت
موسیٰ اور ابراہیم علیہما السلام کے صحیفوں میں تھا وہ یہ ہی کہ خدا نے خلق الزوجین پیدا کیا انسان کو دو قسم الذکر
والانثی ۝ نر اور مادہ یعنی مرد اور عورت من نطفۃ آب منی سے اذا تمنی ۝ جب گرائی جاتی ہی رحم میں خدا نے
انسان کو جوڑا یعنی مرد اور عورت پیدا کیا جیسے حضرت آدم اور حوا علیہما السلام اور حضرت عیسیٰ اس حکم سے
مستثنیٰ ہیں وان علیہ اور یہ کہ خدا پر ہی النشاۃ الاخریٰ ۝ پیدا کرنا دوسرا کہ بعث ہی قیامت میں وانہ
ہو اغنی اور وہ وہ جو غنی اور تونگر کر دیتا ہی مال سے واقنی ۝ اور پونجی دیتا ہی جیا پائے اور مال و متاع یا قناعت کے
سبب سے غنی کرتا ہی اور اوسپر راضی کر دیتا ہی وانہ اور یہ کہ خدا ہو رب الشعریٰ ۝ وہ پیدا کرنے والا ہی شعریٰ کا
اور شعریان دو ستارے ہیں ایک کو غمیصا کہتے ہیں اور وہ شعریٰ شامیہ ہی اور دوسرا عبور اور وہ یمانیہ ہی اور یہاں شعریٰ سے وہی مراد ہی
اسواسطے کہ ابو کبشہ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناناؤں میں سے تھا اوسکی پرستش کرتا اور اوسنے قریش کے ساتھ بت پرستی میں
مخالفت کی اسی خلاف کی جہت سے قریش حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے وانہ اہلک اور یہ کہ خدا نے
ہلاک کیا عادا الاولیٰ ۝ پہلی قوم عاد کو کہ حضرت ہود کی امت تھی اور اونمیں سے ایک قوم جسے بنو لقیم کہتے ہیں قوم
عاد کے ہلاک ہونے کے وقت مکہ معظمہ میں مقیم تھی اسنے اونکے بعد کفر ظاہر کیا اور اسے عاد اخریٰ کہتے ہیں یعنی دوسری قوم عاد
وثمودا اور ہلاک کیا قبیلہ ثمود کو فما ابقیٰ ۝ پس باقی نہ چھوڑا اونمیں سے کسی کو وقوم نوح اور ہلاک کیا قوم نوح
علیہ السلام کو من قبل عاد اور ثمود سے قبل انہم کانوا ہم بیشک تھے وہ لوگ اظلم واطغیٰ ۝ بڑے ظالم
اور حد سے بڑے بڑھنے والے شرک اور عداوت میں اسواسطے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو بہت رنج پہونچاتے نوسو پچاس برس حضرت نوح

دعوت اسلام کی اوسمین وہ لوگ بہت تھوڑے سے ایمان لائے **وَالْمُؤْتَفِكَةَ** اور حضرت لوط کے شہر کو **اَهْوٰى** ۵۳
گرا دیا بعد اسکے کہ حضرت جبرئیل نے اوسے اوٹھا لیا تھا یعنی اوس شہر کو الٹ پلٹ دیا **فَغَشّٰىهَا** پھر اوڑھایا اوس شہر کو **مَا غَشّٰى** ۵۴
جو کچھ اوڑھایا یعنی نشان کیے ہوے پتھر اوس شہر پر برسائے **فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ** پھر اپنے رب کی نعمتون مین سے کس نعمت
تَتَمَارٰى ۵۵ تو شک لاتا ہی اور جھگڑتا ہی اس آیت مین ولید بن مغیرہ مخاطب ہی یا ہر ایک سے خطاب ہی اور جو کچھ کہ مذکور ہوا
اوسے حق تعالی نے نعمت فرمایا اسواسطے کہ اوسمین نصیحت ہی عبرت لینے والون کو اور دشمنون سے انبیا علیہم السلام کا انتقام بھی
اوسکے ضمن مین ہی اور وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کی تسلی اور مومنون کے دلون کی تقویت کا
سبب ہی **هٰذَا نَذِيْرٌ** یہ پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ایک پیغمبر ہی ڈرانے والا **مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى** ۵۶ اگلے
پیغمبرون کی جنس سے یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہی فرماتے ہین جو اگلے پیغمبرون نے فرمایا **اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ** ۵۷ قریب
ہوئی قریب ہونے والی یعنی قیامت جو قرب اور نزدیکی کے ساتھ وصف کی گئی ہی **لَيْسَ لَهَا** نہین ہی اوسکو یعنی اوسکے آنے کے وقت کو
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا **كَاشِفَةٌ** ۵۸ خوب ظاہر کرنے والا **اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ** کیا اس کلام سے کہ قرآن ہی
تَعْجَبُوْنَ ۵۹ تعجب کرتے ہو **وَتَضْحَكُوْنَ** اور ہنستے ہو مسخرے پن سے **وَلَا تَبْكُوْنَ** ۶۰ اور نہین روتے ہو اوس وعید کے خوف سے
جو اوسمین ہی **وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ** ۶۱ اور تم کھیلنے والے یا غافل یا گانے والے ہو کافرون کا حال یہ تھا کہ جب قرآن پڑھا جاتا تو وہ
گانے بجانے لگتے تاکہ قرآن سننے سے لوگون کو باز رکھین **فَاسْجُدُوْا** پس سجدہ کرو **لِلّٰهِ** خدا کے واسطے **وَاعْبُدُوْا** ۶۲ اور
اوسکی عبادت کرو باطل معبودون کی پرستش نہ کرو معالم مین ہی کہ پہلی سورت جو اوتری اور جسمین سجدہ تھا وہ یہی سورت ہی اور حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھکر سجدہ کیا مومن مشرک جن انسان سب نے سجدہ کیا اور قرآنی سجدون مین سے یہ بارھوان سجدہ ہی
فتوحات مین اس سجدہ کو سجدۂ عبادت کہا ہی اسواسطے کہ حکم الٰہی اس امر سے ملا ہوا ہی کہ حق تعالی کے ساتھ عاجزی اور
مسکینی کرو اور راہ عبادت چلنے والون کے سوا اس سجدہ کے بھید کی سر منزل پر کوئی نہین پہونچ سکتا

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ**	**خَمْسٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً**
سورۂ قمر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	پچپن ۵۵ آیتین ہین

کفار قریش نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے معجزہ طلب کیا آپنے اونکے واسطے چودھوین رات کے پورے چاند کو دو ٹکڑے
کر دیا اسطرح پر کہ کوہ حرا کو دونون ٹکڑون کے بیچ مین دیکھا معالم اور تبیان مین مذکور ہی کہ شق قمر دو بار واقع ہوا مکہ معظمہ مین اور یہ آیت
نازل ہوئی **اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ** قریب آئی قیامت **وَانْشَقَّ الْقَمَرُ** ۱ اور پھٹ گیا چاند اور قریب قیامت کی علامتون مین
ایک علامت چاند کا پھٹنا ہی اسوجہ پر جو اگلی کتابون مین مذکور تھا امام زاہد رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ ایک شب ابوجہل اور ایک یہودی حضرت صلی اللہ
علیہ آلہ وسلم کی خدمت مین پہونچے ابوجہل بولا کہ ای محمد کوئی معجزہ ہمین دکھاؤ ورنہ تمھارا سر تلوار سے اوڑاتا ہون حضرت نے فرمایا کہ کیا معجزہ چاہتا ہی

اوسنے داہنے بائین دیکھا کہ کیا معجزہ چاہون جسکا وقوع محال اور متعذر ہو یہودی بولا کہ محمد ساحر ہین انسے کہو کہ چاند کو پھاڑدین اسواسطے
کہ سحر زمین پر متحقق ہوتا ہی اور ساحر آسمان پر تصرف نہین کر سکتے ابو جہل بولا کہ ای محمد چاند کو ہمارے واسطے پھاڑدو پس حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کلمہ کی اونگلی اوٹھائی اور اشارہ فرمایا چاند کو کہ پھٹ جا فوراً چاند دوٹکرے ہوگیا ایک ٹکڑا اپنے مقام پر رہا اور دوسرا
ٹکڑا ہٹ دور ہٹ گیا پھر ابو جہل بولا کہ اس سے کہو کہ مل جائے آپ نے اشارہ فرمایا دونون ٹکڑے مل گئے **بیت** شق گشتہ ماہ چاردہ
برلوح سبز چرخ * چون خامہ دبیر ز تیغ سنان او * یہودی تو ایمان لایا ابو جہل بولا کہ محمد نے جادو کر کے میری آنکھ باندھ دی اور
چاند دو ٹکڑے ہمکو دکھا دیا مسافر لوگ جو دور دور سے ہمارے یہان آئین ہم پوچھینگے کہ اونھون نے بھی چاند دو ٹکڑے دیکھا ہی
کہ نہین جب آنے جانے والون سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ ہان فلان شب چاند کو ہمنے دو ٹکڑے دیکھا پس باوجود اس
بات کے کہ ابو جہل نے خود بھی دیکھا اور ون سے بھی سنا مگر ایمان نہ لایا اور یہی کہتا رہا کہ محمدؐ کا جادو بہت سخت ہی جیسا کہ
حق تعالی نے فرمایا کہ **وَاِنْ يَّرَوْا** اور اگر دیکھتے ہین کافر **اٰيَةً** کوئی نشانی ہماری قدرت کی نشانیون مین سے جس سے
ہمارے حبیب کے دعوی کی تصدیق ہو اظہار معجزہ مین **يُّعْرِضُوْا** انکار کرتے ہین اوسپر ایمان لانے سے یا اوسمین غور
وتامل کرنے سے **وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ** ۝ اور کہتے ہین کہ جادو ہی ہمیشہ رہنے والا اور زمین سے آسمان تک
جانے والا **وَكَذَّبُوْا** اور تکذیب کرتے ہین پیغمبر کی **وَاتَّبَعُوْٓا** اور پیروی کرتے ہین **اَهْوَآءَهُمْ** اپنی خواہشون کی
یعنی اوس بات کی جسے شیطان نے اونکی نگاہ مین آراستہ کر دیا عناد اور انکار **وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ** ۝ اور جو کام مقرر کیا گیا وہ
واقع ہی یعنی کافرون کی شقاوت مومنون کی سعادت جو مقرر ہو چکی وہ اونکو ضرور پہونچیگی **وَلَقَدْ جَآءَهُمْ** اور تحقیق کہ آئی
اونکو یعنی اہل مکہ کو قرآن مین **مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ** خبرون مین سے اگلون کی یا امور اخروی کے بیان مین سے **مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ** ۝
وہ چیز جسمین باز رکھنا ہو منہیات سے اور منع ہو تمرد اور سرکشی سے **حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ** وہ حکمت پوری ہی حد کمال کو پہونچنے والی
فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝ پس فائدہ نہین کرتے اونکو اور نفع نہین پہونچاتے ڈرانے والے یعنی پیغمبر لوگ اور قرآنی نصیحتین اگرچہ اونکے
پاس ایک کے بعد ایک آئین تو اونکو کچھ فائدہ نہین ہوتا **فَتَوَلَّ عَنْهُمْ** پس موبھ پھیر اونسے قتال کا حکم ہونے تک اور اونکی
جزا کا منتظر رہ **يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ** اوسدن جب پکاریگا پکارنے والا یعنی اسرافیل علیہ السلام اونکو پکارینگے
اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝ سخت اور بری چیز کی طرف کہ قیامت کی ہولین ہین **خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ** جھکی ہونگی اونکی آنکھین
ہول کے مارے **يَخْرُجُوْنَ** نکلینگے **مِنَ الْاَجْدَاثِ** قبرون مین سے **كَاَنَّهُمْ** گویا کہ وہ **جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ** ۝ ٹڈی
پراگندہ ہین یعنی بہت اور پراگندہ ہونے سے تلے اوپر ہونگے اور ہر طرف حیران اور سرگردان جائینگے **مُّهْطِعِيْنَ** جلدی
کرنے والے **اِلَى الدَّاعِ** پکارنے والے کی طرف یعنی جدھر سے آواز آئیگی دوڑتے ہونگے **يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ** کہینگے کافر **هٰذَا
يَوْمٌ عَسِرٌ** ۝ یہ دن سخت ہی **كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ** تکذیب کی تیری قوم سے پہلے **قَوْمُ نُوْحٍ** قوم نوح نے
بعث وقیامت کی **فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا** پھر تکذیب کی اور جھوٹا ٹھہرایا ہمارے بندہ نوح کو **وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ** اور بولے کہ وہ دیوانہ ہی

وازدجر اور بازرکھا گیا انکو دعوت سے یعنی حضرت ... جب ... اونکو توحید کی طرف بلاتے تھے تو وہ آپکو ایذا
پہونچاتے تھے ... جاتے تھے یہانتک کہ آپ بیہوش ہوجاتے تھے اور ... فدعا ربه تو پکارا نوح علیہ السلام نے
اپنے رب کو انی مغلوب کہ میں شکست دیا ہوا ہون ... مغلوب ہو ... میں نہین کرسکتا ہون فانتصر بس تو بدلہ
انتقام لے میرے واسطے ففتحنا تو کھولدیے ہمنے اور پھر عذاب کے ابواب السماء آسمان کے دروازے بہتے ہوئے
بماء منهمر پانی کے برسنے والے کے ساتھ کہ چالیس دن رات آسمان سے پانی گرا برابر اور اس سے تین ابھی نہ تھا وفجرنا
الارض اور کھولدیے ہمنے زمین مین عیونا چشمے کہ اونسے بھی پانی ابلا فالتقى الماء پھر ملگیا پانی آسمان اور زمین کا
على امر قد قدر اوس کام پر جو مقدر اور مقرر کیا گیا تھا اونپر یعنی طوفان سے قوم نوح کی ہلاکت وحملنه اور
اوٹھالیا ہمنے نوح علیہ السلام کو اون لوگون سمیت جو اونکا ایمان لائے تھے یعنی ہمنے اونکو سوار کیا على ذات الواح کشتی پر جو تختون کی
ودسر اور کیلون اور بندھنون کی جس سے کشتی کو باندھتے اور مضبوط کرتے ہین تجري چلتی تھی وہ کشتی باعيننا ہماری
نگہبانی سے اور یہ طوفان آیا جزاء لمن كان اوس شخص کی جزا کے واسطے جو كفر نہ ایمان لایا تھا اور جن لوگون نے حضرت
نوح کے پیدا ہونے کی نعمت پر شکر نہ کیا تھا اونکی جزا کے لیے ولقد تركناها اور تحقیق کہ ہمنے چھوڑا اس قصہ کو آية ایک
نشانی لوگون کے درمیان یا نوح علیہ السلام کی کشتی کو ہمنے زمین مین ایک علامت اور عبرت چھوڑا قصص مین ہے کہ اس امت کے
اگلے لوگون نے وہ کشتی دیکھی ہے فهل من مدكر پھر کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے کہ اوس سے نصیحت پکڑے اور عبرت لے
فكيف كان عذابي پھر کیسا تھا میرا عذاب دنیا مین کہ سبکو مین نے طوفان مین مبتلا کیا ونذر اور ڈرانا میرا قوم کو
نوح علیہ السلام کو بھیجکر ولقد يسرنا القرآن اور بیشک ہمنے آسان کردیا قرآن کو للذكر اگلی امتون کا حال یاد کرنے کے
واسطے فهل من مدكر پھر ہے کوئی نصیحت سننے والا جو اوسکے سبب نصیحت پکڑے كذبت عاد تکذیب کی قوم عاد
حضرت ہود علیہ السلام کی فكيف كان پھر کیسا ہوا تھا عذابي میرا عذاب کرنا اونکو سخت ہوا بھیجکر ونذر اور اونکو
میرا ڈرانا پیغمبر کی زبانی وعید قیامت سے انا ارسلنا بیشک ہمنے بھیجی عليهم اونپر ريحا صرصرا سخت ہوا مہیب
اور ہولناک آواز کے ساتھ في يوم نحس منحوس دن مین مستمر الی اور مستحکم ہے اوسکی نحوست اور وہ دن صفر کا آخری
چارشنبہ تھا تنزع الناس لیجاتی ہوا نے جڑ او کھاڑ دی قوم عاد کی كانهم اعجاز نخل منقعر گویا کہ بڑی بڑی
جڑ تھی خرمے کی جڑون مین کھدی ہوئی اور زمین پر پڑی ہوئی یہ تو خود دنیا کا عذاب تھا فكيف كان پھر کیسا ہوگا میرا
عذاب آخرت مین اور عذابي ونذر میری وعید جس سے مین نے اونکو ڈرایا ہے ولقد يسرنا القرآن اور
تحقیق کہ آسان کردیا ہمنے قرآن کہ عربی زبان مین بھیجا للذكر نصیحت پکڑنے کو فهل من مدكر پھر کیا کوئی
نصیحت پکڑنے والا ہے كذبت ثمود تکذیب کی قوم ثمود نے صالح علیہ السلام کی بالنذر بسبب ڈرانے کے
کہ اونکے پیغمبر نے اونکو ڈرایا اور نصیحت کی فقالوا تو وہ بولے کہ ابشرا منا کیا آدمی ہماری جنس مین سے واحدا

ایک نہ خدم حشم کچھ نہین ہین نَتَّبِعُهٗ اوسکی ہم پیروی کرین اوسے تو ہمپر کچھ فضیلت نہین اِنَّآ اِذًا بیشک ہم جب اوسکی متابعت
کرین تو پڑ جائین لَّفِيْ ضَلٰلٍ گمراہی مین وَّسُعُرٍ ۝ اور جنون مین ءَاُلْقِيَ کیا القا کیگئی ہی الذِّكْرُ عَلَيْهِ وحی اوسپر
مِنْۢ بَيْنِنَا ہم مین سے یعنی قوم ثمود مین سے کیا نزول وحی کے ساتھ اوسے خاص کرلیا ہی بَلْ هُوَ ایسا نہین بلکہ وہ تو
كَذَّابٌ بڑا جھوٹا ہی اَشِرٌ ۝ خودپسند اور جھگڑالو چاہتا ہی کہ ہمپر ترقی اور بلندی کرجائے تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ
سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا قریب ہی کہ جان لین کل جب اونپر عذاب نازل ہو یا قیامت کے دن معلوم کرینگے کہ مَّنِ الْكَذَّابُ
الْاَشِرُ ۝ کون ہی بڑا جھوٹا جھگڑالو جب قوم ثمود نے حضرت صالح کی تکذیب کی اور معجزہ مانگا کہ پتھر سے اوٹنی نکال تو
اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ یقینی ہم نکالنے والے تھے اوٹنی کو فِتْنَةً لَّهُمْ واسطے اونکے امتحان کے واسطے تاکہ خلق جان لے کہ
اونپر عذاب کا کیا سبب تھا اور صالح علیہ السلام کو ہمنے کہا کہ فَارْتَقِبْهُمْ اونکا نگہبان رہ دیکھ تو اوٹنی کے ساتھ کیا کرتے ہین
وَاصْطَبِرْ ۝ اور صبر کر قوم کی ایذا پر وَنَبِّئْهُمْ اور اونکو آگاہ کردے کہ اَنَّ الْمَآءَ یقینی کنوے کا پانی قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ
حصہ کیا گیا ہی اونکے اور اوٹنی کے درمیان ایک دن اونکا اور اونکے چارپاؤن کا حصہ ہی اور ایک دن فقط اوٹنی کا حصہ ہی كُلُّ شِرْبٍ
ہر حصہ اوس پانی کا مُّحْتَضَرٌ ۝ حاضر کیا گیا ہی اوس حصہ والے کے واسطے یعنی اپنی باری کے دن وہ حصہ لینے والا آئے اور اپنا
حصہ لیجائے فَنَادَوْا تو پکارا قوم ثمود کے لوگون نے صَاحِبَهُمْ اپنے یار کو کہ وہ قدار بن سالف تھا اوٹنی کی کونچین کاٹنے کو
فَتَعَاطٰى تو پکڑی اوسنے اپنی تلوار اور اوٹنی جدھر سے نکلتی تھی اوس راہ پر گھات مین بیٹھا فَعَقَرَ ۝ پس کونچین کاٹین اوسنے
اوٹنی کی اوٹنی کی کونچین کاٹنے کے باب مین تحریک کرنے والی دو عورتین تھین ایک عنیزہ دوسری صدوق اور اوسکا سبب کچھ تو
پہلے سورۂ ہود مین مذکور ہوا صدوق نے اپنے چچا کے بیٹے مصدع بن مہرج کو اپنے وصال کا وعدہ دیا اور عنیزہ نے اپنی بیٹیون مین سے
ایک بیٹی قدار بن سالف کے نامزد کی وہ دونون اوٹنی کی راہ گذر پر گھات مین بیٹھے جب اوٹنی پانی پیکر پھری تو پہلے مصدع کے سامنے پہونچی
اوسنے ایک تیر مارا کہ اوٹنی کے پاؤن چھد گئے قدار بھی سامنے آیا اور تلوار سے اوٹنی کی کونچین کاٹین جب اوٹنی گری تو اوسکے ٹکڑے کرکے
قوم کے لوگون نے بانٹ لیے اوسکا بچہ کوہ صنوبر پر چڑھا اور تین بار چلایا اور وہان سے آسمان پر چلا گیا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ مار ڈالا گیا
تین دن کے بعد قوم ثمود پر عذاب نازل ہوا فَكَيْفَ كَانَ تو کیسا تھا عَذَابِیْ میرا عذاب قوم ثمود پر وَنُذُرِ ۝ اور میرا ڈرانا
صالح کو بھیجکر اِنَّآ اَرْسَلْنَا بیشک ہمنے بھیجی ہمنے عَلَيْهِمْ اونپر صَيْحَةً وَّاحِدَةً چیخ ایک یعنی جبریل علیہ السلام کی
ایک چیخ فَكَانُوْا تو ہوگئے اوس آواز کی ہول سے كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ۝ روندی ہوئی گھاس کے مانند جو ریزہ ریزہ ہوکہ بکریون کی
جگہہ بنانے والے نے اوسے تلے اوپر کرکے رکھا ہو وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ اور تحقیق کہ آسان کردیا ہمنے قرآن کو
لِلذِّكْرِ یاد کرنے کے واسطے کہ سہولت سے حفظ کرلیتے ہین فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ پھر کوئی یاد کرنے والا ہی كَذَّبَتْ
قَوْمُ لُوْطٍ تکذیب کی قوم لوط نے لوط علیہ السلام کی بِالنُّذُرِ ۝ ڈرانے کے سبب سے کہ حضرت لوط نے اپنی قوم کو ڈرایا
اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ بیشک بھیجی ہمنے اونپر حَاصِبًا ہوا یا بدلی پتھر برسانے والی اور سب کو ہمنے ہلاک کردیا اِلَّآ

اٰلَ لُوْطٍ مگر لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیون کو نَجَّیْنٰهُمْ نجات دی ہمنے اونکو عذاب سے بِسَحَرٍ وس صبح کو جب عذاب واقع ہوتا تھا نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا بسبب نعمت دینے کے اپنی طرف سے كَذٰلِكَ جسطرح لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیون کو ہمنے انعام کیا اسی طرح نَجْزِيْ جزا دیتے ہین ہم اپنی نعمت اور رحمت کے ساتھ مَنْ شَكَرَ اوسکو جو شکر کرے ہماری نعمت کا کہ رسولون کو بھیجنا اور کتابین نازل کرنا ہی اور اوسپر ایمان لائے وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ اور تحقیق کہ ڈرایا لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو بَطْشَتَنَا ہماری پکڑ سے عذاب اور ہلاک کر کے فَتَمَارَوْا تو شک لائے وہ بِالنُّذُرِ اوس ڈرانے کے ساتھ اور اونھون نے جھگڑا شروع کیا وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ اور تحقیق کہ طلب کیے اونھون نے لوط علیہ السلام سے عَنْ ضَيْفِهٖ اوسکے مہمان کہ فرشتے تھے یعنی قوم لوط نے کہا کہ انھین ہمارے سپرد کرو اور لوط علیہ السلام اس بات سے انکار کرتے تھے اور قوم کے لوگون کو نصیحت فرماتے تھے وہ ظالم گھر کا دروازہ توڑ کر گھس آئے فَطَمَسْنَا پس مٹا دین ہمنے اَعْيُنَهُمْ اونکی آنکھین یا اونکا چہرہ ہمنے برابر کر دیا اور حدیث شریف مین ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے اپنا پر اونکی آنکھون پر ملا تو وہ سب اندھے ہوگئے اور ہمنے فرشتون کی زبانی اونسے کہا کہ فَذُوْقُوْا پس چکھو عَذَابِيْ میرا عذاب وَنُذُرِ اور لوط علیہ السلام تمکو جس سے ڈراتے تھے وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ اور تحقیق کہ صبح کی قوم لوط علیہ السلام کے ساتھ بُكْرَةً اول دن مین یعنی صبح کے وقت آیا اونپر عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ عذاب قرار پکڑا ہوا یعنی جبتک اونکو ہلاک نہ کیا اونپر سے نہ پھرا اور قائم رہا اور ہمنے اونسے کہا کہ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ پس چکھو اور کھینچو میرا عذاب وَنُذُرِ اور میرا ڈرانا یعنی وہ عذاب جس سے تمکو میرے حکم کے موافق ڈراتے تھے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ اور ضرور سہل اور آسان کر دیا ہمنے قرآن لِلذِّكْرِ گروہ عربی زبانون کے واسطے اوسکے معنی سمجھنے کو اور اگلون کی خبرین جاننے کو فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پس کوئی نصیحت سننے والا ہی کہ اوس سے عبرت لے وَلَقَدْ جَآءَ اور تحقیق کہ آئے اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ فرعون اور اوسکی قوم کے پاس ڈرانے والے یعنی حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام نشانیون اور معجزون سمیت کہ حضرت موسیٰ نے اون معجزون کے سبب سے قبطیون کو ڈرایا اور وہ نو نشانیان تھین كَذَّبُوْا تکذیب کی بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا ہماری اون سب نشانیون کے ساتھ اور اونپر ایمان نہ لائے فَاَخَذْنٰهُمْ تو پکڑ لیا ہمنے اونکو عذاب غرق مین اَخْذَ عَزِيْزٍ پکڑنا ایسے غالب کا جو پکڑ مین مغلوب نہو مُّقْتَدِرٍ قادر مشرکون کے ہلاک کرنے پر اَكُفَّارُكُمْ کیا تمھارے کافر اے گروہ عرب خَيْرٌ بہت قوی اور سخت ہین مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ ان تکذیب کرنے والون کے گروہ سے جو شمار کیے گئے یعنی یہ کافر اون اگلے کافرون سے قوت تیزی حشمت سطوت مین بہتر اور بڑھکر نہین ہین اور اونپر جب ہمارا عذاب آپہونچا تو اونپر کیون نہ آئیگا اَمْ لَكُمْ یا یہ کہ تمھارے واسطے ہی اے مشرکو بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ برات آسمانی کتابون مین یعنی برات نامہ تمھارے نام پر لکھا ہوا کہ تمپر عذاب نہوگا اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ کیا کہتے ہین عرب کے کفار کہ ہم جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ گروہ جمع ہوئے ہین مدد دینے والے ایک دوسرے کو اور ایک دوسرے سے بدلا لینے والے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ قریب ہی کہ شکست پائے اونکی جماعت وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ اور پھیری جائینگی اونکی پیٹھین لڑائی سے یعنی ہر ایک معرکہ قتال سے پیٹھ پھیرین اور بھاگ جائین اور یہ صورت جنگ بدر کے دن واقع ہوئی

تو یہ آیت دلائل نبوت مین سے ایک دلیل ور اعجاز قرآنی مین سے ایک معجزہ ہی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس آیت کے معنی مین نہین جانتا ہون کہ کیا ہین ناگاہ جنگ بدر کے دن مین نے دیکھا کہ حضرت زرہ پہنتے ہین اور یہ فرماتے ہین کہ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ تو مین نے جانا کہ آیت کے یہ معنی تھے اور اسی قتل اور قید اور شکست پر بس نہین ہی بَلِ السَّاعَةُ بلکہ قیامت کا دن مَوْعِدُهُمْ اونکے عذاب کلی کا وعدہ گاہ ہی وَالسَّاعَةُ اور قیامت کا عذاب اَدْهٰى بہت سخت و بہت ہولناک وَاَمَرُّ ؀ اور بہت کڑوا اور بہت ناگوار ہی دنیا کے عذاب سے اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ بیشک مشرک لوگ فِيْ ضَلٰلٍ گمراہی مین ہین راہ حق سے دنیا مین وَّسُعُرٍ ؀ اور عنا و مشقت مین یا جلانے والی آگ مین ہین آخرت مین يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ جس دن کھینچے جاینگے فِي النَّارِ آتش دوزخ مین عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اپنے مونہون پر یعنی اونکو اونکے مونہون کے بل کھینچکر دوزخ مین ڈالینگے اور کہینگے کہ ذُوْقُوْا چکھو مَسَّ سَقَرَ ؀ چھونا دوزخ کا یعنی اوسکی آگ کی گرمی اور دکھ سہو اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بیشک ہمنے سب چیزون کو پیدا کیا بِقَدَرٍ ؀ اندازہ پر جو مقرر اور مرتب ہی مقتضا ے حکمت پر یا جو کچھ ہمنے پیدا کیا وہ اندازہ کیا ہوا اور لکھا ہوا ہی لوح محفوظ مین اوسکے واقع ہونے کے قبل حکم ازلی اوس سے متعلق ہی تو ضرور بالضرور تغییر اور تبدیل سے دور ہی شعر قضی اللہ امرًا وجف القلم ✣ فما شاء یوجد وما لا فلم ✣ بیت سر بر خط لوح ازلی دار و خموش ✣ کز ہر چہ قلم رفت قلم در نکشند ✣ وَمَآ اَمْرُنَآ اور نہین ہی حکم ہمارا ہر چیز کو جسکا ہونا ہم چاہتے ہین اِلَّا وَاحِدَةٌ مگر ایک لفظ کہ وہ کُن ہی یا نہین ہی قیامت قائم ہونے کو ہمارا حکم مگر ایک قول كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ؀ جیسے دیکھنا آنکھ سے جلدی و سہولت کے ساتھ یعنی اگر ہم چاہین تو پلک مارتے ہی قیامت قائم کر دین وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اور بیشک ہمنے ہلاک کر دیا اَشْيَاعَكُمْ تم ایسون کو یعنی اگلے زمانے مین جو کافر تمھارے مثل تھے اونکو ہمنے ہلاک کیا جیسا کہ تمنے اس سورت مین سنا فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ؀ پھر کوئی ہی نصیحت ماننے والا کہ اونکے حال سے عبرت پکڑے وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ اور جو چیز کی ہی اگلے کافرون نے فِي الزُّبُرِ ؀ وہ لکھی ہی لوح محفوظ مین زبر کتابون کو کہتے ہین اور یہان لوح محفوظ کو زبر اسواسطے فرمایا کہ سب کتابون کی اصل ہی یا خود اونکے سب افعال اونکے نامۂ اعمال مین لکھے ہین جو فرشتون کے ہاتھ مین ہی وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ اور ہر ایک چھوٹا بڑا فعل اور قول کہ اولین اور آخرین سے صادر ہوا اور ہوگا مُّسْتَطَرٌ ؀ لکھا ہوا ہی اور اوسپر جزا پاینگے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ تحقیق پرہیزگار اور ڈرنے والے لوگ فِيْ جَنّٰتٍ جنتون مین ہین قیامت کے دن وَّنَهَرٍ ؀ اور نہرون اور چشمون مین یعنی ایسے باغون مین جنمین نہرین اور چشمے ہین اور بعضون کے قول پر نہر روشنی اور کشادگی کے معنی مین ہی یعنی متقی لوگ جنت مین ہونگے نہایت وسعت اور روشنی مین بخلاف کافرون کے کہ وہ تنگی اور تاریکی مین گذارینگے اور متقی لوگ ہونگے فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ مکان پسندیدہ مین کہ اوسمین نہ لغویات ہوگی نہ گناہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حق تعالی نے اوس مکان کا وصف صدق کے ساتھ فرمایا تو وہان نہ بیٹھینگے مگر اہل صدق سلمی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ وہ وہ مکان ہی جسمین حق تعالی وہ وعدے سچ کریگا جو اوسنے اپنے دوستون کے ساتھ کیے ہین اور خدا کے دوست وہان ہونگے عِنْدَ

مَلِيكٍ ایسے بادشاہ کے پاس جو مُّقْتَدِرٍ ۝ قادر ہی سب چیزون پر صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہی کہ مقعد صدق وحدت قربت کا مقام ہی کہ عندیت کے مرتبہ مین تحقق ہوتا ہی اور کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ عند کا کلمہ تقریب اور تخصیص کی علامت رکھتا ہی یعنی اہل قرب کل اوس گھر مین اوس مرتبہ کے ساتھ اختصاص رکھینگے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی عالم مین اوس مرتبہ کے ساتھ مخصوص تھے کہ اَبِیتُ عِنْدَ رَبِّی یُطْعِمُنِی وَیَسْقِینِی اور جب وہ مرتبہ جسکے سبب سے خاص لوگ کل ناز کرینگے آج آپکا ادنی رتبہ تھا تو کل قیامت مین جو مرتبہ اعلی آپکو حاصل ہوگا اوسکا کون نشان دے سکتا ہی نظم اے محرم سر لایزالی ۞ مرآت جمال ذوالجلالی ۞ مہمان اَبِیتُ عِنْدَ رَبِّی ۞ صاحبدل لَا یَنَامُ قَلْبِی ۞ از قربت حضرت الٰہی ۞ ہستی بمتابہ کہ خواہی ۞ قربے که عبارتش نسنجد ۞ در حوصلہ خرد نگنجد ۞ گم گشتہ بود عبارت آنجا ۞ بلکہ نرسد اشارت آنجا ۞

سورۃ الرحمٰن مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	وھی ثمان وسبعون آیۃ
سورہ رحمٰن مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اٹھہتر آیتین ہین

جب حضرت پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا نے کافرون کو اسم رحمان کی خبر دی تو کافر بولے کہ ہم تو رحمان کو نہین پہچانتے تو یہ سورت نازل ہوئی اور بعضون نے کہا ہی کہ مکے کے کافر طعن کرتے تھے کہ فلان فلان شخص محمدؐ کو قرآن تعلیم کرتے ہین تب یہ سورت نازل ہوئی کہ اَلرَّحْمٰنُ ۝ خدا بڑی بخشش والا جسکی رحمت سب چیزون کو پہنچی ہی اوسنے عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ سکھایا اور تعلیم کیا ہی قرآن اپنے حبیب کو جبریل اور پیارے نے نہین یعنی خدا نے اپنے حبیب کو قرآن سیکھنا اور اورون کو سکھانا آسان کر دیا ہی خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ پیدا کی خدا نے آدمیون کی جنس عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ تعلیم کر دیا اوسکو بیان یعنی جو کچھ اوسکے دل مین ہی اوسے کہکر یا لکھکر ظاہر کرنا یا حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور علم اسما اونھین تعلیم کر دیا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا اور جو کچھ تھا اور ہی اور ہوگا سب اونکو تعلیم کر دیا چنانچہ عَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ کا مضمون اسکی خبر دیتا ہی اَلشَّمْسُ آفتاب وَالْقَمَرُ اور ماہتاب چلتے ہین بِحُسْبَانٍ ۝ ایک حساب معلوم سے یعنی اوسطرح پر کہ حق تعالی نے مقرر کر دیے اونکی سیر کے واسطے برجون اور منزلون مین اور اونکے سبب سے فصلین اور وقت پہچانے جاتے ہین وَالنَّجْمُ اور وہ گھاس کہ اوگتی ہی اور اوسکی ٹھنی نہین ہوتی زمین پر پھیلتی ہی وَالشَّجَرُ اور جو گھاس شاخدار اور کھڑی ہوتی ہی یعنی درخت يَسْجُدَانِ ۝ فرمانبرداری کرتے ہین خدا کی اپنی طبیعت اور خوشی سے جیسے مکلف سجدہ کرنے والے ان کا سجدہ یا اون گھاسون کا سجدہ اونکے سایہ سے ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جسطرح ان چیزون کی تسبیح کی ہمکو تمیز اور وقوف نہین اوسی طرح انکے سجدہ کی بھی تمیز نہین جیسا کہ خود حق تعالی فرماتا ہی وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا اور اوٹھایا رحمان نے آسمان کو زمین سے پانسو برس کی راہ اونچا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝ اور پیدا کی یا اوتاری ترازو یا خلق کو اوسکی کیفیت اور بنانا الہام کر دیا اَلَّا تَطْغَوْا اسواسطے کہ حد سے نگذرو فِي الْمِيْزَانِ ۝ ترازو مین دیتے لیتے وقت یعنی عدل سے تجاوز نکرو اور راستی کے ساتھ معاملہ کرو وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ اور قائم رکھو تولین بِالْقِسْطِ عدل کے ساتھ یعنی ترازو درست رکھو وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ

اور کم نہ کرو ترازو یعنی لینے دینے مین کم نہ تولو ترازو والون کو یہ سبب تاکید اسواسطے ہی کہ قیامت مین جب ترازو کھڑی ہو تو اوسوقت
شرمندہ نہون **نظم** ہر چہ وہر جبہ کہ بازوے تو بدہم کن از کیل وترازوے تو پیہ ہست یکایک ہمہ بر جاے خویش پ روز جزا جملہ بیارند پیش پ
با تو نماید نہایت را پ کم وبیش ستانیت را پ **وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا** اور زمین کو بچھایا یا پانی پر رکھا **لِلْأَنَامِ** آدمیون کے واسطے
تا کہ اوسپر قرار پکڑین **فِيهَا** زمین مین **فَاكِهَةٌ** انواع واقسام کے میوے ہین **وَالنَّخْلُ** اور خرمے کے درخت **ذَاتُ**
الْأَكْمَامِ خوشون اور غلاف والے اسواسطے کہ خرما جب تک پھٹتا نہین غلاف مین رہتا ہی اور میوون مین خرمے کی تخصیص
اوسے ذکر کرکے اوسکی فضیلت کی جہت سے ہی اور اوس مشابہت کی وجہ سے جو انسان کے ساتھ رکھتا ہی چنانچہ جواہر التفسیر مین بیان ہوا
وَالْحَبُّ اور زمین مین دانہ ہی **ذُو الْعَصْفِ** سوکھی پتی یعنی بھوسی والا دانہ سے وہ چیز مراد ہی جس سے غذا کرتے ہین جیسے گیہون
اور جو وغیرہ اور عصف وہ پتی ہی جس سے دانہ جدا ہوتا ہی **وَالرَّيْحَانُ** اور زمین مین پھول ہین اچھی بو والے کہ اونسے تمہ
پاس نہین آتا مراد یہ ہی کہ زمین مین ہمنے تمکو بہت نعمتین دی ہین بعضی کھانے کی بعضی سونگھنے کی **فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا** پس ای
آدمیو اور جنو کس نعمت کے ساتھ اپنے رب کی نعمتون مین سے جو مذکور ہوئین **تُكَذِّبَانِ** جھٹلاتے ہو اور انکار کرتے ہو کہ اوسکی طرف سے
نہین ہی ای عزیز از جان اس بات کو جان کہ اس سورت مین اکتیس ۳۱ بار یہ کلمے مکرر آئے ہین اس جہت سے کہ اس سورت مین خدا کی نعمتین
مذکور ہین تو ہر نعمت کے بعد یہ الفاظ لائے گئے اور یہ کلمات فرمائے گئے تا کہ پڑھنے اور سننے والے نعمتون کی کثرت سے آگاہ ہو جائین
اور بعضون نے کہا ہی کہ ان الفاظ کا مکرر لانا غفلت دفع کرنے پر دلیل اور حجت قائم کرنے نعمت یاد دلانے کے واسطے ہی صحیح حاکم مین
جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سورت اخیر تک ہم لوگون کے سامنے پڑھی بعدہ فرمایا کہ مجھے کیا ہی
کہ مین تمکو چپ دیکھتا ہون البتہ جن اس سوال کا جواب دینے مین تمسے بہتر ہین مین نے جتنی بار پڑھا فبای آلاء ربکما تکذبان تو اونھون نے
جواب مین کہا کہ ولا بشیء من نعمتک ربنا لا نکذب فلک الحمد یعنی ہم کسی چیز کی ای ہمارے رب تکذیب نہین کرتے ہین پس تیرے ہی واسطے ہی حمد و ثنا
خَلَقَ الْإِنْسَانَ پیدا کیا ہمنے آدم علیہ السلام کو جو انسان کے باپ ہین **مِنْ صَلْصَالٍ** خشک مٹی سے **كَالْفَخَّارِ** مانند سفال
پختہ کے کہ اگر تو اوسپر ہاتھ مارے تو وہ بجے اور آواز دے **وَخَلَقَ الْجَانَّ** اور پیدا کیا جان کو جو جنون کا باپ ہی **مِنْ مَارِجٍ** شعلے سے
جو صاف ہوتا ہی بے دھوین کا **مِنْ نَارٍ** آگ سے اور بعضون نے کہا ہی کہ مارج اوس آگ سے مراد ہی جو شعلہ سرخ اور سبز اور زرد ملا ہوتا ہی
آگ کی تیزی اور بلندی کے بعد فتوحات کے دوسرے سفر کے نوین باب مین مذکور ہی کہ مارج آگ ہی ہوا سے ملی ہوئی کہ اوسکو
مشتعل ہوا یعنی لو کہتے ہین تو جان دو عنصر سے مخلوق ہی آگ سے اور ہوا سے اور آدم بھی دو عنصر سے پیدا ہوے خاک اور
پانی سے جب خاک اور پانی باہم ملتا ہی تو اوسے طین کہتے ہین اور جب ہوا اور آگ ملتی ہی تو اوسے مارج کہتے ہین جسطرح
رحم مین پانی یعنی آب منی ڈالنے سے آدمی کی نسل بڑھتی ہی اسی طرح رحم مین ہوا ڈالنے سے جن کی نسل بڑھتی ہی اور
جان اور آدم کی پیدائش مین ساٹھ ہزار برس کا فرق تھا **فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ** پس
پھر کس نعمت کے ساتھ اپنے رب کی نعمتون مین تکذیب کرتے ہو تم دونون جن وانس کہ اوسنے تمکو طین اور مارج سے پیدا کیا

اور زندگی کی دولت عنایت فرمائی رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ پیدا کرنے والا دو مشرقون کا ہی ایک گرمی مین آفتاب نکلنے کی جگہ دوسرے
جاڑے مین وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ○ اور پیدا کرنے والا دو مغربون کا ایک گرمی مین آفتاب ڈوبنے کی جگہ دوسرے جاڑے مین
اور دو مشرقین اور مغربین مختلف ہونے مین طرح طرح کے فائدے ہین فصلین نئی پیدا ہونا اور بدلنا اور جو کچھ ہر فصل سے تعلق رکھتا ہی
بلکہ آفتاب کا نکلنا طلب معاش کا موجب اور اوسکا ڈوب جانا آسائش اور راحت کا سبب فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پس کسکے
ساتھ اپنے رب کی نعمتون مین سے تُكَذِّبٰنِ ○ تکذیب کرتے ہو تم دونون اور اوسکے منکر ہوتے ہو مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ اوسنے
راہ دی دو دریاؤن کو ایک اچھا اور شیرین دوسرا کھاری کڑوا تاکہ اوسکے حکم سے يَلْتَقِيٰنِ ○ ایک دوسرے سے ملتے ہین اور وہ
فارس اور روم کے دریا ہین کہ محیط مین ایک دوسرے سے ملتے ہین بَيْنَهُمَا درمیان دونون دریاؤن کے بَرْزَخٌ ایک مانع
اور حاجب اور پردہ ہی خدا کی قدرت سے زمین کا یا کسی جزیرے کا کہ اوسکے سبب سے لَّا يَبْغِيٰنِ ○ زیادتی نہین چاہتے ایک دوسرے پر
یعنی باہم ملتے نہین تاکہ ہر ایک کی خاصیت باطل نہو جائے یا ایک حد جو مقرر ہوگئی ہی اوس سے تجاوز نہین کرتے تاکہ جو کچھ اونکے
درمیان ہین ہی غرق نہو جائے اور ایک دریا دوسرے پر غلبہ کرے تو نفع برطرف ہو جائے اور بہت سے فائدے ان دونون دریاؤن سے
حاصل ہین فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تو کس سے اپنے رب کی ان نعمتون مین سے جو کلیہ مصلحتون پر مشتمل ہین تُكَذِّبٰنِ ○ انکار کرتے
يَخْرُجُ نکلتا ہی مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ ان دونون دریاؤن مین سے یا دریائے شور مین سے بڑا موتی وَالْمَرْجَانُ ○ اور
ریزہ موتی اور یہ جواہر ہین کہ انکے سبب سے آرائش کرتے ہو اور اونکی خرید فروخت سے فائدے پاتے ہو اور یہ نعمتین ظاہر ہین فَبِاَيِّ
اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی ان نعمتون مین سے تُكَذِّبٰنِ ○ تکذیب کرتے ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ دو دریاؤن سے زمین اور
آسمان کا دریا مراد ہی کہ ہر سال ملتے ہین اور ابر پردہ ہی کہ آسمان کے دریا کو اوترنے سے اور زمین کے دریا کو چڑھنے سے روکتا ہی اور آسمان کے
دریا سے بوند زمین کے دریا پر گرتی ہین اور سیپی کے مونھ مین جاتی ہین اوس سے موتی بنتے ہین امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ دو دریا
خوف اور رجا ہین یا قبض اور بسط یا انس اور ہیبت اور برزخ قدرت بے علت ہی اور موتی احوال صافیہ اور مرجان لطائف اور صاحب
کشف الاسرار شرح کرتے ہین کہ خوف و رجا دو دریا عام مسلمانون کو ہین اور اونسے زہد و ورع کا موتی نکلتا ہی اور قبض و بسط کے دو دریا
خاص مومنون کو ہین اونسے فقر اور وجد کے جواہر پیدا ہوتے ہین اور انس و ہیبت کے دریا انبیا اور صدیقون کے واسطے ہین اونسے
فنا کا موتی نکلتا ہی تاکہ اس موتی کا جوہری منزل بقا مین آسایش کرے **بیت** ز قعر بحر فنا گوہر بقا یابی + وگر نہ غوطہ خوری این گہر کجا
یابی + وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ اور خدا کے واسطے ہی چلانا کشتیون کا جو نئی چلانے پر لائی گئی ہین اور بعضون نے شین کو
زیر پڑھا ہی یعنی نئی چلنے والیان فِي الْبَحْرِ دریا مین كَالْاَعْلَامِ ○ مانند پہاڑون کے اونچائی اور بڑائی مین اور کشتیان
پیدا کرنا اور دریا مین روان کرنا بندون کے فائدے کے لیے ہی کہ بہت مسافت تھوڑے زمانہ مین قطع ہو جاتی ہی اور
کشتیون کے ذریعے سے تجارتین اور معاملے ہوتے ہین اور یہ بڑی نعمتین ہین فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی
اپنے رب کی نعمتون مین سے تُكَذِّبٰنِ ○ منکر ہوتے ہو كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا جو کوئی زمین پر ذی روح ہی وہ فَانٍ ○

ہلاک ہونیکی انجام کو سب فنا ہو جائینگے وَّيَبْقٰى اور باقی رہیگی وَجْهُ رَبِّكَ ذات تیرے رب کی ذُو الْجَلٰلِ خداوند بزرگی
اور عظمت کا وَالْاِكْرَامِ اور بزرگ کر دینے والا اپنے فضل عام اور کرم تام سے اوسے جو بزرگی کا مستحق ہو فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
پس کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُكَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو کہ اوسنے تمکو تمھارے فنا ہو جانے کی خبر دی تاکہ آمادہ ہو جاؤ
اور اوسکا کام بناؤ اور اوسنے اپنی بقا سے تمکو آگاہ کر دیا تاکہ اوسی کی طرف رجوع کرو اور اوسکے غیر پر اعتماد نہ کرو يَسْـَٔلُهٗ چاہتا ہے
اوسکو یعنی اوس سے مانگتا ہے مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہ جو کوئی ہے آسمانون اور زمینون مین اپنی حاجتین
اسواسطے کہ سب اپنی ذات اور صفات مین اوسی کے محتاج ہین كُلَّ يَوْمٍ ہر وقت هُوَ فِىْ شَاْنٍ وہ ایک کام
بنانے مین ہے دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہے سائل کو عطا فرماتا ہے عاجز کو نجات بخشتا ہے غمگین کو خوش کرتا ہے بیمار کو صحت دیتا ہے
کسی قوم کو توبہ پر رکھتا ہے کسی گروہ کو بخشتا ہے فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تو کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ توبہ اور دعا قبول کرنا
اور گناہ بخشنا ہے تُكَذِّبٰنِ انکار کرتے ہو ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک سارے زمانہ دو دن ہین ایک دن
دنیا کی مدت اور اس ایک دن مین اوسکی شان امر و نہی ہے عطا کرنا روکنا پیدا کرنا روزی دینا مار ڈالنا زندہ کرنا عزت دینا ذلیل کرنا دوسرا
دن آخرت کی مدت ہے اوس دن اوسکی شان حساب ہے عذاب ہے جزا دینا سوال کرنا ثواب دینا عقاب کرنا اور محققون کے نزدیک
یوم آن کے معنی مین ہے اور وہ ایک جزو اقل زمان کا ہے اور بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ اس ہر نشانی مین حق کی تجلی مراد ہے اوسکے
موافق جسکے واسطے تجلی کیجائے اور اوسکی استعداد کے مناسب اور تجلیات کی کوئی نہایت نہین ہے رباعی كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ
شَاْنٍ چہ شان ست چہ شان ÷ یعنی اوصاف کمال تو ندارد پایان ÷ جلوہ حسن ترا نہایت و پایانے نیست ÷ ہر زمان جلوہ دیگر شود
از پردہ عیان ÷ سَنَفْرُغُ لَكُمْ قریب ہے کہ حساب کرینگے ہم تمھارے واسطے فراغ یہان حساب کرنے اور جزا دینے کے
قصد کے معنی مین ہے اور اس فراغ کے معنی یہ نہین ہین جو شغل کے بعد ہوتا ہے یہ کلام تہدید اور وعید کی راہ سے ہے جیسے کوئی
مثلاً کسی کو کہے کہ ٹھہر کہ مین تیرے ساتھ مشغول ہوتا ہون حالانکہ کہنے والا کچھ کام نہین کرتا ہے تو وہان سننے والے کو ڈرانا منظور
ہوتا ہے تو یہان بھی وعید کی رو سے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم تمھارے حساب کا قصد کرینگے اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ اے دو گروہ
بڑے یعنی جن اور انسان اور جسکی قدر و قیمت بڑی ہوتی ہے عرب اوسکو ثقل کہتے ہین کہ اِنِّىْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اور بعضون نے
کہا ہے کہ ثقل گران بار ہے اور جن و انس مکلف ہونے کے سبب سے گران بار ہین یہانتک کہ بھاری گناہون کے بوجھ سے عاجز
اور رہ ماندے ہین فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ وہ حساب کے سبب سے تہدید ہے
تاکہ برے کامون مین دھمکی مانے رہو اور خطاب کے سبب سے تشریف ہے تاکہ کرم مجید سے امیدوار رہو تُكَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اے گروہ جنون اور آدمیون کے اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اگر سکو اَنْ تَنْفُذُوْا یہ کہ نکلجاؤ
مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کنارون سے آسمانون اور زمین کے اور بھاگ جاؤ میرے حکم سے یا موت آنے سے
فَانْفُذُوْا تو نکلجاؤ اور بھاگو لَا تَنْفُذُوْنَ نہ نکل سکوگے اِلَّا بِسُلْطٰنٍ مگر قہر اور تسلط اور غلبہ کے سبب سے

اور تمکو یہ قوت نہین ہے بلکہ جہان جاؤ گے موت تمہارے ساتھ ہے اور موت آنے سے تمکو کچھ چارہ نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ قیامت کے
دن اہل محشر کے گرداگرد فرشتے صفین باندھینگے اور منادی ندا کریگا کہ اے آدمیو اور جنو یہ میدان حشر ہے اگر تم سکتے ہو تو نکل جاؤ مگر تم
نہین نکل سکتے لیکن حجت اور دلیل سے اور تمہارے واسطے نہ دلیل ہے نہ وہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پس کسکے ساتھ اپنے رب کی
نعمتون مین سے کہ اوسنے تمکو خبر کردی کہ تم دنیا مین عاجز ہو اور آخرت مین درماندے تاکہ تم جان لو کہ دونون جہان مین اوسکے سوا
کوئی یار اور مددگار نہین ہے اور یہ سمجھ کر اوسی کی طرف متوجہ ہو تُکَذِّبٰنِ ○ انکار کرتے ہو یُرْسَلُ بھیجا جاتا ہے عَلَیْکُمَا
تم دونون مین سے اوسپر جو گنہگار اور مشرک ہو شُوَاظٌ خالص شعلہ مِّنْ نَّارٍ آگ سے وَّنُحَاسٌ اور کالا دھوان یعنی
ایکبار آگ کا شعلہ ہو پہنچیگا اور ایکبار دھوان اور بعضے کہتے ہین کہ نحاس پگھلایا ہوا تانبا ہے کہ اونکے سرون پر ڈالینگے فَلَا تَنْتَصِرٰنِ
پھر مدد نہ دے سکوگے ایک دوسرے کو اور ایک دوسرے سے عذاب نہ روک سکوگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے پروردگار کی
نعمتون مین سے کہ اوسنے تمکو شعلہ اور دھوین سے ڈرایا تاکہ نافرمانی سے باز آؤ اور اوسی کی عبادت مین مشغول ہو تُکَذِّبٰنِ ○
تکذیب کرتے ہو فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ پھر جب پھٹیگا آسمان فرشتے اوترنے کے واسطے فَکَانَتْ پھر ہو جائیگا وَرْدَۃً
سرخ یعنی گلابی کَالدِّهَانِ ○ مانند سرخ چمڑے کے یا روغن زیتون کے مثل کہ ہر ساعت دوسرے رنگ پر نظر آتا ہے فَبِاَیِّ
اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُکَذِّبٰنِ ○ تکذیب کرتے ہو کہ اوسنے آسمان پھٹنے کی اور ہولون کی شدت
اوسکے رنگ بدلنے کی تمکو خبر کردی اوس سے پناہ مانگو فَیَوْمَئِذٍ پھر اوسدن لَّا یُسْئَلُ نہ پوچھا جائیگا عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اوسکے گناہ
اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ○ آدمی اور نہ جن یعنی اوسنے علم حاصل کرنے کا سوال نہ کرینگے کہ تمنے کیا کیا بلکہ جھڑکی کے ساتھ سوال ہوگا کہ کیون
کیا یا گناہگارون کو علامت سے پہچان لینگے اور سوال کی حاجت ہی نہوگی یا قبرون سے نکلتے وقت اونسے نہ پوچھینگے اور وہ جو
حق تعالی نے فرمایا ہے کہ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ وہ موقف حساب مین ہوگا کہ سب سے سوال کرینگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پس کسکی
اپنے رب کی نعمتون مین سے تُکَذِّبٰنِ ○ تکذیب کرتے ہو کہ اوسنے اوس دن کے احوال کی تمکو خبر کردی تاکہ ایمان اور تقوی پر ثابت رہو
کہ تمہاری نجات کا سبب ہے یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ پہچانے جائینگے کافر بِسِیْمٰهُمْ اپنی نشانیون سے کہ مونھ کی سیاہی اور آنکھون کا
نیلا ہونا ہے یا اونکے چہرے سے غم اور رنج کے آثار ظاہر ہونگے فَیُؤْخَذُ پھر پکڑے جائینگے بِالنَّوَاصِیْ پیشانی کے بالون سے ایکبار
وَالْاَقْدَامِ ○ اور قدمون سے ایکبار یعنی کبھی تو اونکی پیشانی کے بال پکڑ کر دوزخ کی طرف کھینچینگے اور کبھی پاؤن پکڑ کر سر نیچے
پاؤن اوپر کرکے کھینچتے ہوے دوزخ مین ڈالدینگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُکَذِّبٰنِ ○
انکار کرتے ہو کہ اوسنے تمکو کافرون کے پکڑے جانے اور دوزخ مین ڈالدیے جانے کی خبر کردی تاکہ تم کفر سے پرہیز کرو اور مشرکون کو
دوزخ مین ڈالکر فرشتے کہینگے کہ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یہ وہی دوزخ ہے کہ عناد کی وجہ سے یُکَذِّبُ تکذیب کرتے تھے
بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ○ اوسکی مشرک لوگ اور اوسے باور نہ کرتے تھے یَطُوْفُوْنَ طواف کرینگے اور پھرینگے بَیْنَهَا
دوزخ کے درمیان وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ○ اور درمیان اوسکے گرم پانی کے جو نہایت کھولتا ہوگا یعنی جب کافر

آگ سے پناہ چاہینگے تو اونکی فریادرسی اس طرح کیجائیگی کہ آگ سے نکال کر ایسے گرم پانی مین ڈالدینگے کہ اونکے جوڑ ایک دوسرے سے کھلجائینگے اور ہمیشہ آگ اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان مین رہینگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُکَذِّبٰنِ ؏ تکذیب کرتے ہو کہ اونسے تکو دوزخیون کے عذاب سے آگاہ کیا تاکہ کفر سے پرہیز کرکے ایمان سے آراستہ ہو کر اوس سے نجات پاؤ وَلِمَنْ خَافَ اور اوسکے واسطے جو ڈرتا ہی مَقَامَ رَبِّهٖ خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے جَنَّتٰنِ ۝ دو جنتین ہین یعنی جو شخص موقف حساب سے ڈرے اور گناہ چھوڑدے اوسکو دو جنتین دینگے ایک جنت عدن دوسری جنت نعیم اور بعضون نے کہا ہی کہ ایک انسان خائف کے واسطے ہی اور ایک خائف جن کے لیے اور صحیح مین ہی کہ بہشت مین اونکو دو باغ دینگے کہ اونمین سے ہر ایک سو برس راہ کی قدر لمبا اور اتنا ہی چوڑا ہوگا اور ہر باغ مین مکانات خوب اور میوے مرغوب اور حورین خوبصورت ہونگی حکیم قدس سرہ نے کہا ہی کہ ایک بہشت تو خوف الٰہی کے واسطے ہی اور ایک ترک مناہی کے واسطے ہی ایک خاص خائف کے واسطے اور ایک اوسکے خادمون اور متعلقون کے لیے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ ادائے طاعت اور ترک معصیت کے واسطے دو بہشتین دیتا ہی تُکَذِّبٰنِ ۝ تکذیب کرتے ہو ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۝ دو باغ ہین شاخون والے یعنی اونمین بہت درخت ہونگے ہر ایک درخت مین طرح طرح کے میوے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے پروردگار کی نعمتون مین سے کہ دو بہشتین بندہ کو عطا کرتا ہی جنمین درخت اور میوے ہونگے تُکَذِّبٰنِ ۝ انکار کرتے ہو فِیْهِمَا ان دونون باغون مین عَیْنٰنِ دو چشمے ہین تَجْرِیٰنِ ۝ کہ جاری ہین ہر جگہ جہان جنتی چاہین اونچے مکانون پر اور نیچے مقامون پر ایک تسنیم ہی اور ایک سلسبیل معالم مین ہی کہ ایک صاف پانی کا چشمہ ہی ایک شراب لذیذ کا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ جسنے ایسے چشمے تمہاری راحت اور لذت کے واسطے جاری کیے ہین تُکَذِّبٰنِ ۝ انکار کرتے ہو فِیْهِمَا ان دونون باغون کے درختون مین مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ ہر میوے سے زَوْجٰنِ ۝ دو قسم ہین ایک تو پہچانا ہوا کہ دنیا مین دیکھا ہوگا اور دوسرا عجیب غریب کہ کسی نے نہ دیکھا ہو نہ سنا ہو فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے پروردگار کی نعمتون مین سے جو انواع واقسام کے پھل اور میوے بہشت مین عطا فرماتا ہی تُکَذِّبٰنِ ۝ منکر ہوتے ہو مُتَّکِـِٕیْنَ ڈرنے والے لوگ ان بہشتون مین تکیہ کرنے والے ہونگے عَلٰی فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا بچھونون پر کہ اوسکا استر مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ریشمی مضبوط کپڑے کا ہوگا ایک بزرگ سے پوچھا کہ اوس بچھونے کا استر تو ایسا عمدہ ریشمی ہوگا تو ابرا کیسا ہوگا فرمایا کہ نور سے بنا ہوا اور دوسرے ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ اوسکا ابرا اس آیت مین داخل ہی کہ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ وَجَنَا الْجَنَّتَیْنِ اور میوے ان دونون بہشتون کے درختون کے دَانٍ ۝ نزدیک ہین کہ کھڑے بیٹھے لیٹے کا ہاتھ اوسپر پہونچتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جو شخص فرش پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اور میوے کی آرزو کریگا تو درخت کی شاخ جھک آئیگی اور جس میوے کی خواہش ہی وہ اوسکے مونھ مین آجائیگا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ تمکو بادشاہانہ تختون اور فرشون پر بٹھائیگا اور لذیذ اور لطیف میوے دیگا تُکَذِّبٰنِ ۝ انکار کرتے ہو فِیْهِنَّ ان دونون بہشتون کے محلون مین قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ بند رکھنے والیان

آنکھون کی ہین یعنی حورین کہ اپنے شوہرون کے سوا اورکو دیکھنے سے آنکھ بند رکھینگی لَمْ يَطْمِثْهُنَّ نہ چھوا ہوگا اونکو اِنْسٌ
آدمیون سے قَبْلَهُمْ قبل اونکی ازواج کے جنت مین وَلَا جَانٌّ ۝ اور نہ جنون نے یعنی جو حورین آدمیون کے لیے مقرر ہین
اونکے اس تک کسی آدمی کا ہاتھ نہ پہونچا ہوگا اور جو حورین جنون کے لیے مقرر ہین ونپر کسی جن نے نہ تصرف کیا ہوگا فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ
رَبِّكُمَا تو کسکی اپنے رب کی نعمتون مین کہ اس لطافت کے ساتھ اوسنے اپنے بندون کے واسطے حورین عنایت کین تُكَذِّبٰنِ ۝ تکذیب
کرتے ہو اور یاد نہین کرتے كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ گویا وہ حورین پیدا ہوئی ہین صفائی اور سرخی مین یاقوت سے
اور سفیدی اور چمک مین پاکیزہ موتی سے فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ اوسنے اس صفائی اور
پاکیزگی کے ساتھ تمھارے واسطے حورین پیدا کی ہین تُكَذِّبٰنِ ۝ تکذیب کرتے ہو اور یاد نہین کرتے هَلْ جَزَاۗءُ
الْاِحْسَانِ کیا جزا عمل مین نیکی کرنے کی ہوتی ہے اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝ مگر نیکی کرنا ثواب مین یا جو کوئی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے اوامر و نواہی پر عمل کرے نہین اوسکی جزا مگر بہشت اور اس آیت کا حاصل یہ ہے کہ نیکی کی جزا نیکی ہے تو طاعات کی جزا
درجات ہین اور شکر کا بدلا نعمت کی زیادتی اور تقوی کا فرحت اور توبہ کا قبولیت اور دعا کا اجابت اور سوال کا عطا اور استغفار کا مغفرت
اور دنیا مین خوف کا امن آخرت اور خدمت کا سلطنت بدلا اور جزا ہے بحر الحقائق مین فرمایا ہے کہ فنا فی اللہ کی جزا نہین ہے مگر بقا باللہ
مثنوی ہر کہ در راہ محبت شد فنا ÷ یافت از بحر بقا دُرّ بقا ÷ ہر کرا شمشیر شوقش سر برید ÷ میوہ ذوق از درخت وصل چید فَبِاَيِّ
اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ اوسنے نیکی کرنے کی توفیق دی اور اوسکی جزا مقرر کی تُكَذِّبٰنِ ۝ تکذیب اور انکار
کرتے ہو وَمِنْ دُوْنِهِمَا اور ان دو بہشتون کے سوا جو مذکور ہوئین یا انسے کمتر جَنَّتٰنِ ۝ دو جنتین اور ہین بعضون نے
کہا ہے کہ دو جنتین جو پہلے مذکور ہوئین سونے کی ہین سابقون کے واسطے اور یہ دو جنتین چاندی کی ہین اصحاب یمین کے لیے فَبِاَيِّ
اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ یہ جنتین بندون کے نامزد کرتا ہے تُكَذِّبٰنِ ۝ منکر ہوتے ہو مُدْهَاۗمَّتٰنِ ۝
دو بہشتین سبز سبزی تیز ہونے سے سیاہی مارتی ہین فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ ایسے سبز باغ عطا
فرماتا ہے اور سبزی سے آنکھون کی روشنی بڑھتی ہے تُكَذِّبٰنِ ۝ انکار کرتے ہو فِيْهِمَا ان دو بہشتون مین عَيْنٰنِ دو چشمے ہونگے
نَضَّاخَتٰنِ ۝ خوب جوش مارتے ہوئے یعنی ہر چند اونمین سے پانی لین پھر اور پانی جوش ماریگا فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے
رب کی نعمتون مین سے کہ ایسے دو چشمے بہت پانی کے تمکو دیتا ہے تُكَذِّبٰنِ ۝ انکار کرتے ہو فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ ان دونون بہشتون مین
میوہ بہت ہوگا وَّنَخْلٌ اور درخت خرما کے ہونگے وَّرُمَّانٌ ۝ اور درخت انار کے تخصیص خرما اور انار کی کل میوون مین سے بسبب انکی
فضیلت کے ہے اسواسطے کہ خرما میوہ بھی ہے اور غذا بھی اور انار میوہ بھی ہے اور دوا بھی فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے
کہ ایسے میوے اپنے بندون پر انعام کرتا ہے تُكَذِّبٰنِ ۝ انکار کرتے ہو فِيْهِنَّ ان چار جنتون مین خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ۝ عورتین
برگزیدہ ہونگی خوبصورت یعنی خوبصورت بھی ہونگی اور نیک سیرت بھی فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ تمکو حورین
دیگا ایک دوسری سے بہتر تُكَذِّبٰنِ ۝ تکذیب کرتے ہو حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ حورین چھپی ہوئی فِي الْخِيَامِ ۝ خیمون مین ہین جو

تراشے اور خالی کیے ہوئے موتی ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ خیام سے گھر مراد ہین بعضون تخصیص کی ہی حجاون کی ساتھ اور حجلہ وہ گھر ہی جو آراستہ ہو دولہا دلہن کے لیے فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ ایسی پاکیزہ حورین جنتیون کو دیتا ہی تُكَذِّبَانِ ○ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ نہ چھوا ہوگا اونکو إِنْسٌ قَبْلَهُمْ کسی آدمی نے اونکے شوہرون سے پہلے جنکے ساتھ نامزد ہوئی ہین وَلَا جَانٌّ ○ اور نہ جن نے اونکو ہاتھ لگایا ہی فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ اوسنے کنواریان ایمان والون کے نامزد کی ہین تُكَذِّبَانِ ○ تکذیب کرتے ہو کہ ایسی حورین محفوظ رکھکر عطا کریگا مُتَّكِئِينَ اصحاب الیمین تکیہ لگائے ہوئے ہونگے عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ سبز بچھونون یا سبز تکیون پر وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ○ اور بہت خوب قیمتی بچھونون پر فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی ان نعمتون مین سے جو مذکور ہوئین تُكَذِّبَانِ ○ تکذیب کرتے ہو تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ بزرگ ہی نام تیرے رب کا اس حیثیت سے کہ وہ نام اوسکی ذات پر بولا جاتا ہی پس جان سکتے ہین کہ ذات کی بزرگی کس درجہ پر ہوگی اور اسی سے ہی کہ کسی نے اوسکی ذات کی عظمت سے خبر نہ دی ہی نہ دے سکتا ہی بیت بر لب بحر چنین وامانده اند خشک لب ہم بتدی ہم منتہی ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ○ ترجمہ شریف مین اس اسم کے معنی اسطرح مراد لیے ہین کہ ایسا خداوند کہ صفات جلال مین سے جنکا ثابت کرنا کمال کو مستلزم ہی وہ صفات اوس خداوند کی ذات بے مثال کے واسطے ثابت ہین اور جن صفتون کا سلب عزت اور کبریا کو مقتضی ہی وہ جناب مقدس اون صفتون سے منزہ اور مبرا ہی اور اکثر محقق اس بات پر ہین کہ جلال اشارہ ہی صفات قہریہ کی طرف اور اکرام عبارت ہی اوصاف لطیفہ سے تو ذوالجلال والاکرام یہ نام سب صفات الٰہی کو جامع ہی اور اسی سبب سے اوسے اسم اعظم کہا ہی اور الظوا بیا ذا الجلال والاکرام یہ خبر اس قول کی تائید کرتا ہی

سورة الواقعة مكية	بسم الله الرحمن الرحيم ○	وهي سبع وتسعون آية
سورہ واقعہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھیانوے آیتین ہین

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ○ یاد کر جب واقع ہوگی یعنی پیدا ہوگی اور آئیگی قیامت لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا نہین ہی اوسکے واقع ہونے اور آنے مین كَاذِبَةٌ ○ کچھ جھوٹ یا اوسکے واقع ہونے کے واسطے کچھ جھوٹ واقع ہی نہین بلکہ جو اوسکی خبر دیتا ہی وہ سچا ہی اور وہ دن خَافِضَةٌ نیچے لیجانے والا ہی ایک گروہ کو اسفل السافلین مین عمل کی رو سے رَّافِعَةٌ ○ بلند کرنے والا ہی ایک گروہ کو اعلیٰ علیین کی طرف فضل کی راہ سے یا دھنسانے والا ہی دشمنون اور اہل شقاق اور منافقون کو اور بلند کرنے والا ہی اولیا کو جو اخلاص اور موافقت والے ہین یا نیچا رکھیگا اون لوگون کو جو دنیا مین اپنے کو اونچا اور بلند رکھتے تھے اور اونچا کریگا اون لوگون کو جو دنیا مین جھکے اور نیچے رہتے تھے اور فروتنی کرتے تھے إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ یاد کر جب جنبش دیجائیگی زمین رَجًّا ○ جنبش دیکر اسطرح پر کہ اوسپر جو بنا اور عمارت ہی سب منہدم ہو جائیگی وَبُسَّتِ الْجِبَالُ اور ریزہ ریزہ کیے جائینگے پہاڑ بَسًّا ○ ریزہ کرنا یہانتک کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائینگے فَكَانَتْ پھر ہو جائینگے هَبَاءً غبار جو آفتاب کی شعاعون مین نظر آتا ہی جب وہ شعاع

روشن دان وغیرہ مین پڑتی ہی مُنۡۢبَثًّا پراگندہ اور منتشر ہوا وَّ كُنۡتُمۡ اور ہوگے تم ای مکلف لوگو اوسوقت اَزۡوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ
اقسام تین یعنی تم سب تین مرتبہ پر تین گروہ ہوگے فَاَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ ۙ تو داہنے ہاتھ والے مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ ؕ کیا ہین
داہنے ہاتھ والے حق تعالی اونکی تعظیم کرتا ہی جیساکہ تو یون کہے کہ فلانی قوم کے لوگ بزرگ ہین اور کیا بزرگ ہین اس استفہام مین تعجب کے معنی بھی ہین
اور اصحاب یمین وہ لوگ ہین کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی ذریت اونکی پشت سے نکالی گئی تو وہ لوگ حضرت آدم کے داہنے ہاتھ کی طرف تھے
یا جنکے داہنے ہاتھ مین اونکے نامۂ اعمال دینگے یا جو لوگ جنت مین جائینگے اور جنت عرش کے داہنی طرف ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یمنہ یمن
اور برکت کے معنی مین ہی یعنی اون لوگون کا قدم مبارک ہی وَاَصۡحٰبُ الۡمَشۡئَمَةِ ۙ اور بائین ہاتھ والے مَاۤ اَصۡحٰبُ
الۡمَشۡئَمَةِ ؕ کیا ہین بائین ہاتھ والے اور یہ لوگ ذریت نکالتے وقت حضرت آدم کے بائین ہاتھ کی طرف تھے یا انکے نامۂ اعمال
انکے بائین ہاتھ مین دینگے یا یہ لوگ دوزخ مین جائینگے اور دوزخ عرش کے بائین طرف ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مشأمہ تشأم سے
لیا ہی یعنی وہ لوگ شوم اور نامبارک ہین وَالسّٰبِقُوۡنَ اور سبقت لیجانے والے سب قومون پر یا بہشت مین آگے جانے والے
السّٰبِقُوۡنَ ۚۙ سبقت لیجانے والے ہین ایمان کے ساتھ جیسے آل فرعون کے مومن اور حبیب نجار اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت
علی مرتضی رضی اللہ عنہم یا وہ لوگ جنھون نے دونون قبلون کی طرف نماز پڑھی ہی یا پیغمبر لوگ یا اہل قرآن یا صف جہاد مین آگے بڑھنے والے
یا نماز جماعت مین پہلی تکبیر کے وقت سبقت کرنے والے اُولٰٓئِكَ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ۚ وہ لوگ ہین نزدیک کیے گئے رحمت اور بزرگی سے
فِىۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ‏ ۝ جنتون مین ہین جنمین طرح طرح کی نعمتین ہین ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَۙ‏ ۝ گروہ زیادہ اگلون مین سے
یعنی اگلے انبیا علیہم السلام کی امت کا گروہ وَقَلِيۡلٌ اور تھوڑا سا مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَؕ‏ ۝ پچھلون مین سے یعنی امت محمدی مین سے
مضمون کلام یہ ہی کہ اگلی امت کے سبقت لیجانے والے اس امت کے سبقت لیجانے والون سے زیادہ ہین تبیان مین ہی کہ ان لوگون سے وہ گروہ مراد ہی
جن لوگون نے انبیا علیہم السلام کو آنکھون سے دیکھا اور اونکی خدمت مین پہونچکر اونپر ایمان لائے اگلے پیغمبرون کی تمام امت مراد نہین ہی
اسواسطے کہ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت متابعت اگلی سب امتون سے بہت زیادہ ہوگی جیساکہ حدیث انا اکثر الناس تبعا یوم
القیامۃ کا مضمون اوسکی خبر دیتا ہی اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مین مذکور ہی کہ جنتیون کی ایک سو بیس صفین ہونگی
اسی صفین میری امت کی اور چالیس اور سب امتون کی اور یہ سابق لوگ اولین اور آخرین جنت مین ہونگے عَلٰى سُرُرٍ تختون پر کہ
مَّوۡضُوۡنَةٍ ۙ‏ ۝ بنے ہوے ہین سونے سے اور جڑے ہوے ہین موتی یاقوت زمرد سے مُّتَّكِـئِيۡنَ تکیہ لگائے ہوے عَلَيۡهَا اون
تختون پر مُتَقٰبِلِيۡنَ‏ ۝ ایک دوسرے کے برابر یعنی مونھ کی طرف مونھ کیے ہوے تاکہ دیدار سے بھی خوش اور مسرور
رہین يَطُوۡفُ عَلَيۡهِمۡ دورہ کرتے ہین اونپر خدمت کے واسطے وِلۡدَانٌ لڑکے مُّخَلَّدُوۡنَۙ‏ ۝
ہمیشہ رکھے گئے لڑکپن کی ہیئت پر اسواسطے کہ چھوٹون کی خدمت بڑون کی بہ نسبت زیب دیتی ہی اور بعضے کہتے ہین
کہ مخلد کے معنی گوشوارون سے آراستہ ہونگے اور ان لڑکون کو حق تعالی نے جنتیون کی خدمت کے لیے پیدا کیا ہی سلمان رضی اللہ
عنہ سے منقول ہی کہ یہ مشرکون کے لڑکے ہین کہ جنتیون کی خدمت کو نامزد ہوے ہین اور جنتیون کے گرد کام خدمت کو

پھرتے رہینگے بِاَكْوَابٍ کوزے وَّاَبَارِیْقَ اور ابریقین لیے ہوے وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ اور پیالہ شراب
بھرے ہوے جو بہشت مین جاری ہی یا پاک صاف شراب جیسے آبِ زلال ہوتا ہی لَّا یُصَدَّعُوْنَ درد سر نہ پہنچیگا عَنْهَا
اوس شراب سے یعنی اوس شراب مین خمار نہو گا وَلَا یُنْزِفُوْنَ اور نہ بے عقل اور بے ہوش ہونگے اوس سے وَفَاكِهَةٍ
اور لاوینگے گرد پھرینگے میوے لیے ہوے مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ اوسمین سے جسے اختیار اور پسند کرینگے
وَلَحْمِ طَیْرٍ اور چڑیون کا گوشت لیے ہوے کہ سب گوشتون سے زیادہ لطیف ہی مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ
اوسمین سے کہ آرزو کرینگے یعنی جسطرح وہ چاہین شوربا یا بھنا ہوا وَحُوْرٌ اور سابق لوگون پر جنت مین طواف کرینگی
اور پھرتی رہینگی خدمت کے واسطے گورے رنگ کی عورتین عِیْنٌ کشادہ چشم صفا اور لطافت مین كَاَمْثَالِ
اللُّؤْلُؤِ مانند موتی الْمَكْنُوْنِ چھپے ہوے کے جو سیپی کے اندر پوشیدہ ہوتا ہی کہ اوسپر گرد و غبار نہ بیٹھا ہو اور غیرونکا
ہاتھ نہ لگا ہو جَزَآءً جزا دیتے ہین ہم اونکو جزا دینا بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ بسبب اوس چیز کے کہ تھے عمل کرتے
دنیا مین لَا یَسْمَعُوْنَ نہ سنینگے فِیْهَا جنت مین لَغْوًا بیہودہ بات یا چیخنا چلانا یا جھوٹی قسم وَّلَا تَاْثِیْمًا
اور نہ ایسی بات کہ جسکا کہنا موجب گناہ ہو جیسے فحش گالی اِلَّا قِیْلًا مگر سنینگے بات کہ وہ یہ ہی سَلٰمًا سَلٰمًا اس
لفظ کا مکرر لانا اس بات کی دلیل ہی کہ جنتی لوگ برابر ایک دوسرے کو سلام کہینگے وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ اور داہنے
ہاتھ والے مَآ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ کیا ہین داہنے ہاتھ والے یعنی بزرگ اور معزز اور مکرم ہین اور وہ ہونگے
فِیْ سِدْرٍ بیری کے درخت کے نیچے مَّخْضُوْدٍ بے کانٹے کا بخلاف دنیا کی بیری کے کہ اسمین کانٹے ہوتے ہین
لکھا ہی کہ مسلمانون کی نظر وج پر پڑی اور یہ طائف مین ایک میدان ہی اسمین بیریان لگی ہین اسے دیکھ کر مسلمان بولے
کہ کیا خوب بات ہوتی کہ ہمین اسکے مثل باغ ملتا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جنتیون کے واسطے بیریان بے کانٹے کی ہونگی وَّطَلْحٍ
مَّنْضُوْدٍ اور کیلے کے درخت کہ اوسکے میوے تلے اوپر پھلے ہوے یعنی جڑ سے پھننگی تک درخت مین سب میوہ ہی میوہ
ہوگا وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ اور سایہ کھنچا ہوا یعنی برابر اور ملا ہوا سایہ کہ کبھی زائل نہو ظل سے راحت مراد ہی وَّمَآءٍ
مَّسْكُوْبٍ اور بہتا پانی یعنی پانی جنت عدن سے بہکر اور باغون پر آتا ہوگا وَّفَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ اور بہت
میوے کہ لَّا مَقْطُوْعَةٍ نہ کاٹا گیا یعنی کسی زمانہ مین وہ میوہ نہ کٹیگا بخلاف دنیا کے میوون کے کہ فصل پر ہوتے ہین
بغیر فصل کے نہین وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ اور نہ منع کیا گیا یعنی کھانے والے سے کسی طرح نہ روکینگے دنیا کے میوون کی طرح نہین کہ
بے قیمت ہاتھ نہین آتے وَّفُرُشٍ اور بچھونے مَّرْفُوْعَةٍ جو بلند کیے گئے ہین قیمت کی روسے یا اونکی قدر بلند ہی اور بعضون کے
قول کے موافق فرش کنایہ ہی بلند کی ہوئی عورتون سے جو اونچے تختون پر بیٹھی ہونگی اِنَّآ بیشک ہمنے اَنْشَاْنٰهُنَّ پیدا کیا ہمنے بے سبب
ولادت دنیا کی بوڑھیون کو اِنْشَآءً پیدا کرنا یعنی بوڑھاپے کے بعد اونھین دوسری صورت اور خلقت پر ہم پیدا کرینگے اس سے مراد یہ ہی
کہ سب بوڑھیون کو ایک سن پر ہم جوان کرینگے فَجَعَلْنٰهُنَّ پھر کرینگے ہم اونکو اَبْكَارًا کنواری لڑکیان یعنی جب اونکے شوہر

اونسے قربت کرینگے تو اونکو کنواری پائینگے عُرُبًا دوستدار اور اپنے شوہرون کی عاشق زار ہونگی یا ناز و ادا اور شوہر کی ...
ہونگی اَتْرَابًا ۝ ہمجولیان سب تینتیس برس عمر کی اور اونکے شوہرون کے بھی ہم عمر ہونگے یا ...
اسی سن کا کرکے شوہرون کو دینگے اور بوڑھیون کو بھی اسی سن کا کرینگے اگر دنیا مین اوسکا شوہر ہوگا تو اوسی ...
اور اگر دنیا مین اوسکا شوہر ہو مگر جنتی نہو جیسے فرعون کی جورو تو ایسی عورت کو بھی کسی جنتی کو دینگے اور اگر اوسکا شوہر بھی جنتی ہو تو
اوسی کو اوسکی جورو عنایت کیجائیگی اور اگر کسی عورت کے کئی شوہر کیے ہون اور سب جنتی بھی ہون تو اخیر شوہر کو وہ عورت دیجائیگی
یہ عورتین ہم پیدا کرینگے لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ اصحاب یمین کے واسطے یعنی جو داہنے ہاتھ والے ہین اور گویا کہ پوچھنے والا پوچھتا
کہ اصحاب یمین کون لوگ ہین تو حق تعالی فرماتا ہی کہ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ایک گروہ ہی اگلون مین وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝
اور ایک گروہ ہی پچھلون مین سے اسکے اسباب نزول مین لکھا ہی کہ جب یہ آیت قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ نازل ہوئی تو حضرت فاروق اعظم
رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کی کہ یا نبی اللہ ہم آپ پر ایمان لائے اور ہمنے آپ کی تصدیق کی اور ہم مین تھوڑے ہی آدمی نجات پاوینگے
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت حضرت فاروق کے سامنے پڑھی حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رَضِيْنَا عَنْ رَّبِّنَا یعنی ہم راضی ہوے اپنے رب سے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدم سے
مجھ تک ایک گروہ اور مجھسے قیامت تک ایک گروہ اور حدیث مین آیا ہی کہ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنی مین آرزو کرتا ہون
کہ اہل جنت مین سے آدھے تم لوگ ہوگے اور عنقریب یہ بات بیان ہوئی ہی کہ جنتی لوگ ایک سو بیس صف ہونگے اونمین اَسّی صفین
میری امت کی ہونگی اور اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی امت متابعت مین کوئی شخص دوزخ مین ہمیشہ نہ رہیگا نظم تمام
بندہ زندان دوزخ اسیر ٭ کسے را کہ باشد چنین دستگیر ٭ نماند بہ عصیان کسے در گرو ٭ کہ دارد چنین سید پیش رو ٭ وَاَصْحٰبُ
الشِّمَالِ ۵ اور بائین ہاتھ والے مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝ کیا ہین بائین ہاتھ والے یعنی ذلیل و بدبخت رہین
اور اوس دن ہونگے فِيْ سَمُوْمٍ جلتی ہوئی آگ مین یا گرم ہوا مین کہ اوسکی گرمی اونکے جسم کے اندر اثر کریگی وَّحَمِيْمٍ ۝
اور گرم پانی جو انتہا کا گرم ہوگا صاحب تبیان نے لکھا ہی کہ جب سموم کی گرمی اونکے جسمون اور کلیجون مین اثر کریگی تو وہ پانی سے
پناہ ڈھونڈھینگے جسطرح دنیا مین گرمی کے مارے ہوے پانی مانگتے ہین جب حمیم یعنی کھولتے ہوے پانی مین ڈالدیے جائینگے
تو اونھین اور بھی زیادہ ایذا ہوگی تو سایہ مین پناہ چاہینگے اور اوس سایہ کی حق تعالی خبر دیتا ہی وَّظِلٍّ اور سایہ
مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۝ کالے گرم دھوین کا اور بعضے کہتے ہین کہ یحموم آگ کا ایک پہاڑ ہی کہ دوزخی اوسکے سایہ مین
پناہ لیجائینگے لَّا بَارِدٍ نہ ٹھنڈا ہی اور سایون کی طرح وَّلَا كَرِيْمٍ ۝ اور نہ فائدہ دینے والا نہ راحت پہونچانے والا
اور یہ عذاب اونپر اس جہت سے ہین کہ اِنَّهُمْ كَانُوْا بیشک وہ تھے قَبْلَ ذٰلِكَ اسکے قبل دنیا مین مُتْرَفِيْنَ ۝ جیسے
ناز و نعمت مین پالے گئے اور اونکی آرام طلبی حرام چیزون اور خواہشون کی پیروی کے ساتھ تھی وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ
اور تھے اصرار کرتے عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۝ بڑے گناہ پر کہ وہ شرک ہی یعنی شرک پر قائم تھے یا جھوٹی قسم کھاتے تھے

اس بات پر کہ حشر ہوگا وَكَانُوا يَقُولُونَ ۵ اور تھے کہتے کہ أَئِذَا مِتْنَا کیا جب مرجائینگے ہم وَكُنَّا تُرَابًا اور ہوجائینگے ہم مٹی
وَعِظَامًا اور ہڈیان بے گوشت اور بے پوست أَئِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ کیا ہم اوٹھائے جائینگے قبرون سے اور زندہ
ہونگے استفہام کی تکرار انکار مین مبالغہ کے واسطے ہے أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝ کیا اور اگلے ہمارے باپ دادا بھی مبعوث ہونگے
قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے جواب مین کہ إِنَّ الْأَوَّلِينَ بیشک اگلے تمہارے باپ وغیرہ وَالْآخِرِينَ ۝ اور
پچھلے تم اور تمہارے سوا لَمَجْمُوعُونَ ۵ البتہ جمع کیے گئے ہین إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ۝ بیچ وقت مقرر کیے ہوئے کے
واسطے روز معلوم مین کہ وہ قیامت کا دن ہے یا سب قبرون مین جمع کیے گئے ہین میقات حشر کے واسطے کہ وہ روز معلوم ہے یا سب حشر
کیے جائینگے حساب کے مکان یا زمان مین وسرے وزجوکہ خدا کو معلوم ہے ثُمَّ إِنَّكُمْ پھر تحقیق کہ تم أَيُّهَا الضَّالُّونَ اے گمراہو راہ
حق سے الْمُكَذِّبُونَ ۝ تکذیب کرنے والو بعث ونشر کی یہ خطاب اہل مکہ سے ہے اور یا اونکے مثل اور کافرون سے فرماتا ہے کہ تم
فردائے قیامت کو لَآكِلُونَ البتہ کھانے والے ہو مِن شَجَرٍ ایک درخت سے مِّن زَقُّومٍ ۝ وہ زقوم ہے یعنی تمکو زندہ
کرکے اوس درخت مین سے کھلائینگے فَمَالِئُونَ پھر بھرلینے والے ہوگے مِنْهَا الْبُطُونَ ۝ اوس درخت کے میوے سے
پیٹون کو فَشَارِبُونَ پھر پینے والے عَلَيْهِ زقوم پر مِنَ الْحَمِيمِ ۝ گرم پانی مین سے لکھا ہے کہ دوزخیون پر بھوک کا عذاب
ڈالینگے یہانتک کہ وہ اپنے پیٹ زقوم سے بھرلینگے پھر اونپر پیاس غلبہ کریگی تو کھولتا ہوا پانی اونکے سامنے کرینگے اوسمین سے وہ بہت سا
پانی پی جائینگے فَشَارِبُونَ پس پینے والے ہین کھولتے پانی مین سے شُرْبَ الْهِيمِ ۝ پینا جیسے پیاس کے مارے ہوئے اونٹ پیتے ہین
جنھون نے مدتون پانی نہ پایا ہو یا زمین ریگستان کی طرح کہ کتنا ہی پانی پیے اوسکا اثر اوسپر ظاہر نہین ہوتا یعنی دوزخی کتنا ہی کھولتا
پانی پینگے مگر اونکی پیاس نہ بجھیگی هَٰذَا یہ کھانا پانی نُزُلُهُمْ اونکے واسطے پیشکش ہے يَوْمَ الدِّينِ ۝ روز جزا مین جیسے وہ
ماحضر جو مہمانون کے واسطے لاتے ہین اور اسکے بعد دوزخ مین اونکے واسطے طرح طرح کے کھانے پینے ہونگے کہ اوسکی سختی اور عذاب کی
شرح بیان مین نہین آتی نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ ہمنے پیدا کیا تمکو ابتدا مین اور تم اوسکا اقرار کرتے ہو فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ۝
پھر کیون باور نہین رکھتے اپنی پیدائش انتہا مین اسواسطے کہ ہر عقلمند پر یہ بات ظاہر ہے کہ جو کوئی پہلے پہل پیدا کرنے پر قادر ہو وہ دوبارہ
پیدا کرنے پر بھی قادر ہوگا أَفَرَأَيْتُم کیا پھر دیکھا تم مَّا تُمْنُونَ ۝ اوس پانی کو جو عورت کے رحم مین تم ڈالتے ہو أَأَنتُمْ
تَخْلُقُونَهُ کیا تم پیدا کرتے ہو لڑکے اوس سے أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ۝ یا ہم ہین اوسکے پیدا کرنے والے اور تم مقر ہو
اس بات کے کہ خالق مین ہی ہون اسواسطے کہ جس صورت اور جسطرح پر تم اولاد چاہتے ہو ویسے انہین ہوتی ہے تو ہمارے
ارادے اور مشیت کے موافق پیدا ہوتی ہے نَحْنُ قَدَّرْنَا ہمنے تمکو پیدا کرکے اندازہ کردی بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ
تمہارے درمیان موت اور ہر ایک کی موت کا زمانہ ہمنے مقرر کردیا وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۝ اور نہین ہین ہم سبقت
لیگئے ہوئے یعنی ہمارے حکم پر کوئی سبقت نہین لیجا سکتا تو جو موت مقرر ہوچکی ہے اوس سے کوئی نہین بھاگ سکتا
اور ہمنے یہ موت مقرر اور مقدر کی عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ اسواسطے کہ بدل دین ہم تمسے أَمْثَالَكُمْ وہ لوگ جو تمہارے

مانند ہین یعنی تمکو ہم مار ڈالین اور اونکو پیدا کردین وَنُنْشِئَكُمْ اور پیدا کرین ہم دوبارہ تمکو فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ○
اوس صورت اور ہیئت پر جو نہین جانتے ہو تم آج یعنی کافرون کو بہت بری صورت پر اور مومنون کو بہت اچھی ہیئت پر
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ اور تحقیق کہ جانا ہے تمنے النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ پیدا کرنا پہلی بار کا کہ تم نطفہ تھے پھر تھکا ہوئے آخر تک
اور تم اسکا اقرار بھی کرتے ہو فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ○ پھر کیون نہین یاد کرتے خدا کی قدرت دوبارہ پیدا کرنے پر اسواسطے کہ جو
اوسپر قادر ہے وہ اس سے عاجز نہین ہو کہا نظم آنکہ ما را ز خلوت نابود ✚ بکشد تا بجلوہ گاہ وجود ✚ بار دیگر کہ از سموم ہلاک
روئے پوشیم زیر پردۂ خاک ✚ ہم تواند بامر کن فیکون ✚ کار وارگوشۂ لحد بیرون أَفَرَأَيْتُمْ کیا خبر دیتے ہو مَا تَحْرُثُونَ ○
اوس چیز کی جو کھیتی کرتے ہو اور زمین مین بیج بوتے ہو ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ کیا اوگاتے ہو تم وہ بیج أَمْ نَحْنُ
الزَّارِعُونَ ○ یا ہمنے اوگایا ہے بونا بندہ کا فعل ہے اور اوگانا خدا کا کام ہے حدیث مین ہے کہ تم مین سے کسی کو
زرعت نہ کہنا چاہیے یعنی مین نے اوگایا بلکہ حرثت کہنا چاہیے یعنی مین نے بویا اسواسطے کہ زمین جوتنا اور اوسمین بیج ڈالنا
بندہ کا کام ہے اور اوگانا حق تعالی کی طرف سے ہے لَوْ نَشَاءُ اگر ہم چاہین تو لَجَعَلْنَاهُ البتہ کردین ہم اوسے
جو کچھ تمنے بویا ہے حُطَامًا گھاس ملی دلی اپنی مراد کو پہونچنے سے قبل یا گھاس بے دانہ کی فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ○
پھر تمام دن رہو تم اوس سے تعجب کرتے یا اوس بلا اور آفت پر غمگین رہو یا اپنی محنت اور مشقت سے پشیمان ہو اور
کہو کہ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ○ بیشک ہم تاوان دیے گئے ہوتے ہین اور بکر نے ہمزۂ استفہام کے ساتھ پڑھا ہے کہ
کیا ہم تاوان دیے ہوے ہین بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ○ بلکہ ہم بے نصیب ہین روزی سے أَفَرَأَيْتُمُ کیا خبر
دیتے ہو الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ○ اوس پانی کی جو پیتے ہو پیاس بجھانے کو اور تمھاری زندگی اوسکے ساتھ بندھی ہوئی ہے
ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ کیا تمنے اوتارا ہے اوسے مِنَ الْمُزْنِ سفید بدلی سے أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ○ یا ہم
اوتارنے والے ہین پانی شیرین لطیف کو لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ اگر چاہین تو کردین ہم اوس پانی کو أُجَاجًا کڑوا اور
کھاری اور اوسکا فائدہ اوس سے ہم زائل کردین فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ○ پھر کیون نہین شکر کرتے خدا کا اس نعمت پے
أَفَرَأَيْتُمُ بتاؤ تو کیا النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ○ وہ آگ جو تم نکالتے ہو ءَأَنتُمْ کیا تمنے أَنشَأْتُمْ پیدا کیا ہے
تمنے شَجَرَتَهَا اوس آگ کا درخت کہ وہ مرخ اور عفار ہے أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ○ یا ہم پیدا کرنے والے ہین
اوسکے دیہاتی لوگ درخت مرخ کو مرد کہتے ہین اور عفار کو عورت اوسکی ہری شاخ اسکی سبز شاخ پر رگڑتے ہین حق تعالی
اپنی قدرت سے اون ہری شاخون [illegible] آگ پیدا کرتا ہے جیسے پانی ٹپکتا ہے نَحْنُ جَعَلْنَاهَا ہمنے کردیا اوس آگ کو تَذْكِرَةً
تذکرہ اور یادگار [illegible] دوزخ کی آگ کو یاد کردیا اور اوسکو [illegible] کردیا تاکہ اہل بصیرت جان لین کہ جو کوئی
سبز اور تر درخت سے آگ [illegible] پیدا کرتا ہے یا ضد اوس تری کے [illegible] موجود ہے اور تری کیفیت مین آگ کی
ضد ہے یقینی وہ انسان [illegible] کو خشک اور پژمردہ ہو جانے کے بعد تر و تازہ کردینے پر قادر ہے وَمَتَاعًا

اور بہنے کر دیا آگ کو فائدہ کی چیز لِّلْمُقْوِيْنَ ؏ مسافروں اور مقیموں کے لیے حق تعالی نے دو ضدوں میں سے ایک کے بیان پر
اکتفا کی جیسے سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ فَسَبِّحْ پس تسبیح کر بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ؏ اپنے رب کے نام کے ساتھ اور اوسے پاکی کے
ساتھ یاد کر فَلَآ اُقْسِمُ پھر قسم کھاتا ہوں میں بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ؏ نجوم قرآنی کے مواقع کی یعنی اوسکے منزل کے وقتوں کی
یا تاروں کے غروب ہونے کی جگہوں کی صاحب کشاف نے فرمایا ہی کہ مغارب کی تخصیص اس جہت سے ہی کہ غروب زوال کی دلیل ہی
اور اثر زوال سے دلیل پکڑ سکتے ہیں اوس موثر کے ہونے پر جسکی تاثیر کو زوال نہیں ہی یا تاروں کے طلوع ہونے یا جاری ہونے کی جگہوں کی
قسم عین المعانی میں ہی کہ اس سے صحابہ کے سجدہ کرنے اور قبروں کی جگہیں مراد ہیں کہ وہ تاروں کے ساتھ تشبیہ دیے گئے ہیں جیسا
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ یا تاروں کی منزلیں مراد ہیں کہ وہ آسمان کے
برج ہیں جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ یا وہ وقت مراد ہی جسمیں تارے شیاطین کو رجم کرنے اور ہانکنے پر مامور ہوے
اور وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کا وقت ہی اور آپکے مبعوث ہونے کا زمانہ امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا کہ نجوم قرآن مراد ہیں اور اونکے مواقع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل مقدس ہی ہرچند آپکا دل ایک ہی مگر نجوم
قرآنی بہت ہیں ہر نجم کا ایک موقع ہی اس نظر سے مواقع بصیغہ جمع ارشاد ہوا اور امام حمزہ اور امام کسائی رحمہما اللہ تعالی کی قراءت
کہ اونھوں نے موقع النجوم پڑھا ہی اس قول کی تائید کرتی ہی اور آپکے دل مبارک پر قرآن کا نازل ہونا نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ کی
نص سے ثابت ہوا وَاِنَّهٗ اور تحقیق کہ وہ جسکی خدا قسم کھاتا ہی لَقَسَمٌ البتہ قسم ہی کہ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ اگر تم جانو تو عَظِيْمٌ ؏
بڑی اور معتبر ہی اور قسم کا جواب یہ ہی کہ اِنَّهٗ بیشک وہ جو حضرت تم پڑھتے ہیں لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ؏ البتہ قرآن ہی بڑے فائدے والے
اس واسطے کہ اصول علوم پر مشتمل ہی کہ معاش اور معاد کے مصالح میں کام آتے یا بزرگ ہی حق تعالی اور فرشتوں اور مومنوں کے
نزدیک یا اوسے حفظ کرنے والا اور اوسکی قراءت کرنے والا معزز اور مکرم ہی یہ قرآن لکھا ہوا ہی فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ؏ کتاب میں
جو پوشیدہ اور نگاہ رکھی ہوئی ہی خدا کے پاس یعنی لوح محفوظ میں لَا يَمَسُّهٗ نہیں چھوتے ہیں لوح کو یعنی جو کچھ اوسمیں ہی
اوسپر مطلع نہیں ہوتے اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ؏ مگر پاکیزہ یعنی فرشتے جو ردی اوصاف کی کدورتوں سے پاک ہیں کلبی رحمۃ اللہ
تعالی نے فرمایا ہی کہ مطہرون سے سَفَرَہ اور کِرَامٍ بَرَرَہ مراد ہیں اور بعضے قرآن کی طرف ضمیر پھیرتے ہیں اور قرآن سے مصحف مراد ہی
یعنی مصحف کو نہیں چھوتے مگر وہ لوگ جو حدثوں سے پاک ہیں ظاہر آیت نفی ہی اور حقیقت میں نہی مراد ہی یعنی وہ شخص جو
بے وضو ہو یا جسے غسل کی ضرورت ہو اوسے چاہیے کہ قرآن کو نہ چھوئے مالکی اور شافعی فقہا بے وضو اور جنب اور حائض کے واسطے
مصحف گلے میں لٹکانا اور چھونا جائز نہیں رکھتے اور فقہاے حنبلی کہتے ہیں کہ بے وضو اور جنب کو مصحف گلے میں لٹکانا اور چھونا
درست ہی اور حیض والی عورت کو نہیں اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بے وضو اور جنب اور حیض والی عورت کو
قرآن چھونا نہ چاہیے مگر اوسکے اوپر سے جو قرآن سے جدا ہو تنویر میں مذکور ہی کہ جنب اور حائض کو امام ابو یوسف کے قول پر
قرآن لکھنا جائز ہی جبکہ لوح زمین پر ہو گو وہ مس نہیں اور امام محمد کے نزدیک کسی طرح درست نہیں ہی اور بے وضو ان کے چھونے کو

پڑھنے پر حمل کیا ہی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مجھے یہ بات بہت دوست ہی کہ قرآن نہ پڑھے مگر وہی شخص جو طاہر ہو
ابن عباس رضی اللہ عنہ نہی کرتے تھے اور منع فرماتے تھے اس بات سے کہ یہود و نصارا کو قرأت قرآن سے عزت و تمکین دین
محقق لوگ اس بات پر ہین کہ مس سے اعتقاد مراد ہی یعنی قرآن کے معتقد نہین ہوتے مگر وہ لوگ جنکے دل پاکیزہ ہین کہ وہ مومن لوگ ہین
یا قرآن پر عمل اور اوسکے احکام کی نگہداشت نہین کرتے مگر وہی لوگ جو توفیق کی بدولت خذلان کے لوث سے پاکیزہ ہون یا قرآن کا
علم یعنی اوسکی تفسیر اور تاویل نہین جانتے مگر وہ لوگ جنکا دل اور سر پاک ہوتا ہی حضرت جنید قدس سرہ نے فرمایا کہ پاکی
ماسوی اللہ کی نفی کے سبب سے ہوتی ہی حکیم سنائی نے کہا ہی بیت جمال حضرت قرآن نقاب آنگہ براندازد + کہ دار الملک معنی را مجرد بیند
از غوغا + بحر الحقائق مین ہی کہ قرآن کے اسرار نہین کھلتے مگر اوسپر غیر اور غیریت کے توہم کے لوث سے پاک ہو جائے اور
یہ مرتبہ حاصل نہین ہوتا بجز اسکے کہ شاہد اور شہود و مشہود مین فنا ہو جائے بیت چون تجلی کرد اوصاف قدیم + پس بسوزد
وصف حادث را کلیم + تَنْزِيلٌ قرآن اوتارا گیا ہی مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝ اہل عالم کے پیدا کرنے والے کی طرف سے
أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ کیا اس کلام کے ساتھ کہ قرآن ہی أَنتُم مُّدْهِنُونَ ۝ تم اے مکہ والو نہ ایمان لانے والے ہو
یا سستی کرنے والے یا منکر ہو وَتَجْعَلُونَ اور بناتے ہو رِزْقَكُمْ اپنی روزی یعنی اپنا حصہ قرآن سے أَنَّكُمْ
تُكَذِّبُونَ ۝ یہ کہ تکذیب کرتے ہو اوسکی یا روزی کھلانے والون کا شکر پھیرتے ہو کہ مینھ کو آب و ہوا کی طرف منسوب کرتے ہو
اور یہ خدا کی بات کو جھٹلانا ہی فَلَوْلَا پس کیون نہین إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ۝ جب پہونچتی ہی روح حلقوم مین موت کے
وقت وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ اور تم اوسوقت تَنظُرُونَ ۝ دیکھتے ہو مردے کو وَنَحْنُ أَقْرَبُ اور ہم بہت قریب ہین
إِلَيْهِ اوس مرنے والے کی طرف مِنكُمْ تمسے وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ۝ اور مگر تم نہین دیکھتے اور نہین جانتے اور وہ قرب
علم اور قدرت اور رویت کی راہ سے ہی فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ پھر کیون نہین اگر ہو تم غَيْرَ مَدِينِينَ ۝ نہ جزا دیے گئے
قیامت مین تَرْجِعُونَهَا پھیر لیتے روح کو جسم مین إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ اگر ہو تم سچے خلاصہ کلام یہ ہی کہ اگر تم
حشر اور جزا کے انکار مین سچے ہو تو جسوقت روح حلق مین پہونچتی ہی تو اوسے بدن مین پھیر کیون نہین لاتے فَأَمَّا إِن كَانَ
پس لیکن ہوتا ہی متوفی مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝ نزدیک کیا ہوا درگاہ الٰہی سے یعنی سابقون مین سے ہوتا ہی فَرَوْحٌ تو اوسکے
واسطے ہی راحت یا رحمت یا خلاصی غم سے یا مغفرت یا فرحت اور یہ باتین قبر مین ہونگی یا قیامت مین وَرَيْحَانٌ اور روزی
ہمیشہ کو یا خوشبو یا فرشتون کی دعا اور یہ چیزین بہشت مین ہونگی وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ۝ اور اوسکے واسطے ہی جنت یعنی جنت مین
نعمت کا پانا وَأَمَّا إِن كَانَ اور اگر ہو وہ وفات کیا ہوا آدمی مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ داہنے ہاتھ والون مین سے فَسَلَامٌ
لَّكَ پھر سلامتی ہی تجھے اے وہ شخص کہ تو ہی مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ اصحاب یمین مین سے اور بہت مشہور یہ تفسیر ہی کہ سلام
تجھے اے محمد اصحاب یمین کی طرف سے کہ وہ تیرے بھائی ہین یا اوسنے تمکو سلامتی کی خوشخبری پہونچے یعنی تم خوش ہو کہ وہ سب آفتون سے
صحیح سالم ہین وَأَمَّا إِن كَانَ اور اگر ہو مردہ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ تکذیب کرنے والون مین سے کہ خدا اور رسول کو

جھٹلانے ہین الضَّآلِّيْنَ گمراہ راہ حق سے فَنُزُلٌ تو اوسکے واسطے پیشکش قبر مین مِّنْ حَمِيْمٍ گرم پانی سے ہی جو دوزخ مین
گرم کیا گیا ہی یا آتش دوزخ کا دھوان وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۝ اور پہونچنا قیامت کے دن دوزخ کی آگ مین جو جلاتی اور جلاتی ہی
اِنَّ هٰذَا تحقیق کہ جو کہا گیا ان تینون گروہ کی شان مین لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ البتہ وہ حق یقین ہی یعنی صحیح اور درست و بیشک
فَسَبِّحْ پس تسبیح کر یا سبح بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ اپنے رب کے نام کے ساتھ کہ بڑا ہی یعنی اوسکا نام مبارک لیکر اوسکی تنزیہ اوس چیز سے
جو اوسکی عظمت اور کبریا کے لائق نہو اور یا نماز پڑھ اپنے رب کو یاد کرنے کے ساتھ اور ایک قول ہی کہ سبحان ربی العظیم کہ اور حدیث مین ہی کہ
یہ آیت نازل ہونے کے بعد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اجعلوھا فی رکوعکم یعنی اس حکم کی تعمیل تم اپنے رکوع مین کرو

تسع وعشرون آية	بسم الله الرحمن الرحيم	سورة الحديد مدنية وهي
او نتیس ۲۹ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ حدید مدینہ منورہ مین نازل ہوئی اور وہ

سَبَّحَ لِلّٰهِ نماز ادا کی اور عبادت کی خدا کے واسطے مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اوسنے جو کوئی ہی آسمانون مین فرشتے اور جو
کوئی زمین مین ہی مومن اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ تسبیح خدا کی اور اوسے پاکی کے ساتھ یاد کیا اوس چیز نے جو آسمانون مین ہی فرشتے
ستارے آفتاب ماہتاب وغیرہ اور جو کچھ زمین مین ہی حیوان جماد نبات وغیرہ تو تسبیح عام ہی ہر چیز مین جسے اللہ نے پیدا کیا مگر
بعض کی زبان تسبیح کرتی ہی اور بعض کا سایہ جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی وَظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
اور خدا غالب ہی ہر چیز مین جو چاہے الْحَكِيْمُ ۝ دانا ہر حکم مین جو فرمائے لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اوسی کے واسطے ہی پادشاہی آسمان اور زمین کی کہ وہی انکا پیدا کرنے والا ہی اور اونمین تصرف کرنے والا يُحْيٖ زندہ کریگا
آخرت مین وَيُمِيْتُ اور مار ڈالتا ہی دنیا مین وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور وہ سب چیزون پر مار ڈالنے اور زندہ کرنے پر قَدِيْرٌ ۝
قادر ہی هُوَ الْاَوَّلُ وہی پہلے سب چیزون کے اور اوسکا ظاہر کرنے والا یعنی وہ قدیم ازلی ہی کہ اوسکی ابتدا نہین وَالْاٰخِرُ اور
سب موجودات فنا ہو جانے کے بعد وہ ہی یعنی باقی ابدی ہی کہ اوسکے آخر ہونے کی نہایت نہین ہی فرد اول و اول بے ابتدا + آخر
او آخر بے انتہا + بیت بود و نبود او چو بالذات نیست + باشد و این نیز نباشد کہ ہست + وَالظَّاهِرُ ظاہر ہی اوسکی ہستی
دلیلون کی کثرت کے سبب سے وَالْبَاطِنُ اور پوشیدہ ہی اوسکی ذات ہر عاقل کے سمجھ لینے سے مفسرون نے کرون مجموعون کے
اقوال اس آیت مین حدون سے تجاوز کر گئے ہین شرح و بسط تمام کے ساتھ جواہر التفسیر مین تحریر ہین یہان دو قول پر اختصار کیا جاتا ہی
صاحب کشف الاسرار نے فرمایا کہ زبان رحمت اشارت کی رو سے کہتی ہی کہ ای آدمی خلق عالم کی تیرے حق مین چار گروہ ہین ایک وہ
گروہ جو اول حال مین تیرے کام آئے جیسے ماں باپ دوسرا وہ گروہ جو آخر عمر مین ہاتھ پکڑتا ہی جیسے بیٹے پوتے تیسرا وہ گروہ
جو تیرے ساتھ ظاہر رہتا ہی جیسے دوست آشنا خدمتگار چوتھا وہ گروہ جو پوشیدہ تیرے ساتھ زندگی بسر کرتا ہی جیسے
عورتین اور لونڈیاں پس رب العالمین فرماتا ہی کہ ظاہر خلق اور پوشیدہ خلق پر اعتماد نہ کر اور اونکو اپنا کارساز نہ جان

اسواسطے کہ اول مین ہون کہ مین نے تجھے عدم سے موجود کیا اور آخر مین ہون کہ تیری رجوع میری طرف ہوگی ظاہر مین ہون
کہ تیری صورت بھی بہت اچھی طرح مین نے آراستہ کی اور باطن مین ہون کہ حقائق کے بھید تیرے دل مین مین نے امانت رکھے ہین
رباعی اول و آخر توئی کیست حدوث وقدم ✤ ظاہر و باطن توئی چیست وجود وعدم ✤ اول بے انتقال آخر بے ارتحال ✤ ظاہر بے چند
چون باطن بے کیف وکم ✤ بحر الحقائق مین ہی کہ وہ اول ہی عین آخریت مین اور آخر ہی عین اولیت مین اور اسی طرح ظاہر ہی
عین باطنیت مین اور باطن ہی عین ظاہریت مین شیخ ابو سعید خراز قدس سرہ سے پوچھا کہ خدا کو کس چیز سے آپ نے پہچانا فرمایا
اس سبب سے کہ اضداد کو اوسنے جمع کر لیا ہی پھر یہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ جمع اضداد مت وہی نہین مگر ایک حیثیت اور ایک
اعتبار سے اوس ایک مین نظم اولی وہم در اول آخری ✤ باطنی وہم دران دم ظاہری ✤ تو محیطی بہمہ اندر صفات ✤ وز ہمہ پاکی
مستغنی بذات ✤ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ اور وہ سب چیزین عَلِيمٌ ۝ جانتا ہی اول و آخر اوسکے علم مین برابر ہی اور ظاہر و
باطن اوسکے علم کے سامنے یکسان ہی هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وہ ہی جسنے پیدا کیے آسمان اور زمین اپنی
قدرت کاملہ سے فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ چھہ روز کی مدت مین تاکہ فرشتے اونکا پیدا ہونا ایک کے بعد ایک دیکھین ثُمَّ اسْتَوَىٰ
پھر اوسنے قصد کیا عَلَى الْعَرْشِ عرش کی تدبیر کا اور اپنے ارادے کے موافق اوسکے متعلق امور جاری کرنے کا يَعْلَمُ جانتا ہی
مَا يَلِجُ وہ چیز جو اندر آتی ہی فِي الْأَرْضِ زمین مین جیسے وہ بیج جسے بوتے ہین اور مینہہ کے قطرے اور خزانے اور مردے
وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا اور جانتا ہی اوس چیز کو جو زمین سے نکلتی ہی جیسے نباتات اور معدنیات اور کچھ دفینے دنیا مین اور باقی
بعض خزانے اور سب مردے آخرت مین وَمَا يَنْزِلُ اور جانتا ہی وہ چیز جو اوترتی ہی مِنَ السَّمَاءِ آسمان سے جیسے مینہہ برف اولا
فرشتے احکام وَمَا يَعْرُجُ اور جو چیز بلند ہوکے چلی جاتی ہی فِيهَا آسمان مین جیسے اعمال و دعائین اور فرشتے جو بندون کے عمل لکھتے ہین
وَهُوَ مَعَكُمْ اور اللہ تمھارے ساتھ ہی علم اور قدرت کی راہ سے عموماً اور فضل ورحمت کی راہ سے خصوصاً أَيْنَ مَا كُنْتُمْ
جہان کہین تم ہو یعنی علم اور قدرت کا ساتھ ہونا کسی حال مین تمسے جدا نہین ہوتا اور یہ معیت عقل سے مفہوم نہین ہوتی بلکہ اوسے
ذوق کشف سے پاتا ہی بیت این معیت مے نگنجد در بیان ✤ نے زمان ادراک و نے مکان ✤ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور اللہ ساتھ
اوس چیز کے جو تم کرتے ہو بَصِيرٌ ۝ دیکھنے والا ہی اور اوسپر جزا دیگا لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اوسی کے واسطے ہی
حکمرانی اور فرمان روائی آسمانون اور زمینون مین یہ کلام مکرر لانا اس جہت سے ہی کہ اول ابتداً پیدا کرنے سے تعلق رکھتا ہی اور
دوسرا دوبارہ پیدا کرنے سے جیسا کہ وہ فرماتا ہی کہ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝ اور اللہ کی طرف پھیرے جاتے ہین
انجام کامون کے يُولِجُ اللَّيْلَ اندر کرتا ہی رات کو فِي النَّهَارِ دن مین یعنی رات کی گھڑیون مین سے دن مین بڑھاتا ہی
وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ اور اندر کرتا ہی دن کو رات مین یعنی دن کی گھڑیون مین سے رات مین بڑھاتا ہی چارون فصلون کے
اختلاف کے موافق وَهُوَ عَلِيمٌ اور وہ جاننے والا ہی بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ وہ باتین جو دلون مین پوشیدہ ہین
آمِنُوا ایمان لاؤ اے کافرو بِاللَّهِ اللہ کا اور اوسے ایک جانو وَرَسُولِهِ اور اوسکے رسول کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور اونکو ٦

سچ مانو وَاَنْفِقُوْا اور دو مِمَّا جَعَلَكُمْ اون مالون مین سے کہ کردیا ہی خدا نے تمکو مُّسْتَخْلَفِيْنَ خلیفہ اگلون کا تصرف
کرنے کو فِيْهِ اوسمین یعنی وہ مال جو پہلے اورون کے ہاتھ مین تھا اور اونکے مرنیکے بعد تمھارے تصرف مین آیا اوس مال مین سے
خدا کی راہ مین خرچ کرو فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پس وہ لوگ جو ایمان لائے خدا و رسول کا مِنْكُمْ تم مین سے وَاَنْفَقُوْا اور خرچ کیا
اونھون نے مال زکوۃ اور جہاد اور سب خیرات مین تو لَهُمْ اونکے واسطے ہی اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ اجر بڑا اور ثواب بہت کہ جنت ہی اور
اوسکی نعمت وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ اور کیا ہی تمکو کہ نہین ایمان لاتے ہو بِاللّٰهِ خدا کا اور اوسکی وحدانیت کا اقرار
نہین کرتے ہو وَالرَّسُوْلُ اور حال آنکہ رسول يَدْعُوْكُمْ پکارتا ہی تمکو دلیل اور حجت کے ساتھ لِتُؤْمِنُوْا تا کہ ایمان
لاؤ بِرَبِّكُمْ اپنے رب کا وَقَدْ اَخَذَ اور تحقیق کہ لیلیا ہی خدا نے مِيْثَاقَكُمْ عہد تمھارا روز الست مین اپنی ربوبیت کے
اقرار اور شرک کی نفی پر اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم مُّؤْمِنِيْنَ ۝ باور رکھنے والے اوس عہد کو هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ وہ ہی وہ خداوند
جو اوتارتا ہی عَلٰى عَبْدِهٖٓ اپنے بندہ پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ آیتین ظاہر یعنی قرآن یا معجزے کھلے ہوے
لِّيُخْرِجَكُمْ تا کہ نکالے تمکو خدا قرآن کے سبب سے یا رسول کی دعوت کی وجہ سے مِّنَ الظُّلُمٰتِ تاریکیون سے کفر کی اِلَى النُّوْرِ
نور ایمان کی طرف یا جہل سے علم کی طرف یا ضلالت سے ہدایت کی جانب اور مخالفت سے موافقت کی طرف اور فتوحات مین ہی
کہ ظلمت حجاب سے نور تجلی کی طرف وَاِنَّ اللّٰهَ اور بیشک اللہ بِكُمْ تمھارے ساتھ لَرَءُوْفٌ ضرور مہربان ہی کہ قرآن بھیجتا ہی
رَّحِيْمٌ ۝ رحمت کرنے والا کہ رسول کو دعوت کا حکم فرماتا ہی وَمَا لَكُمْ اور کیا ہی تمکو اور تم کیا فائدہ دیکھتے اور کیا عذر
رکھتے ہو اَلَّا تُنْفِقُوْا اس بات مین کہ خرچ نہین کرتے ہو اپنے مال فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ مین وَلِلّٰهِ حال آنکہ خدا ہی کے
واسطے ہی مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ میراث آسمانون اور زمینون کی جو کچھ آسمانون و زمینون مین ہی وہ اہل زمین اور
اہل آسمان کے فنا ہو جانے کے بعد اوسی کی طرف رجوع کریگا اور آج بھی اوسی کے واسطے ہی مگر خلق اوسمین تصرف کرتی ہی آخر کو اوس سے
اورون کا دست تصرف کوتاہ ہو کر وہ سب حق تعالی کی طرف پھریگا اس کلام مین خرچ کرنے کی رغبت مین لانا ہی یعنی ای بندو جب تمنے
یہ بات جان لی کہ یہ مال تمھارے ہاتھ مین باقی نہ رہینگے تو بارے خدا کا حکم اوسمین نگاہ رکھو اور اوسمین سے اپنے واسطے ذخیرہ آخرت کرو
لَا يَسْتَوِيْ برابر نہین ہی مِنْكُمْ تم مین سے ای مومنو مَّنْ اَنْفَقَ جو کوئی خرچ کرے مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ فتح مکہ کے قبل کہ اہل اسلام
بے ساز و سامان اور بے برگ و بے نوا ہین وَقٰتَلَ اور قتال کرے خدا اور رسول کے دشمنون سے ایسا مومن جان و مال تصدق کرنے والا
فتح مکہ کے قبل اوسکے برابر نہین ہی جو فتح مکہ کے بعد مال خرچ کرے اور قتال کا داعیہ رکھے اسواسطے کہ جب تو مال بہت ہوگا اور خرچ اور
قتال کرنے کی چندان حاجت نہ پڑیگی اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جو قبل فتح مکہ مال خرچ کرتے ہین و قتال پر مستعد ہین وہ اَعْظَمُ بہت
بڑے ہین دَرَجَةً درجہ و مرتبہ کی رو سے مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا اون لوگون سے جو خرچ کرین مِنْۢ بَعْدُ فتح کے بعد
وَقٰتَلُوْا اور قتال کرین وَكُلًّا اور سب کو جو خرچ اور قتال کرتے ہین فتح کے قبل و بعد وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وعدہ
دیا ہی خدا نے اونکو بہشت کا مگر اونکے درجے متفاوت ہونگے وَاللّٰهُ اور اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے کہ تم کرتے ہو

خرچ اور قتال خلاص سے یار یا کے ساتھ خَبِیْرٌ خبر رکھتا ہی اکثر مفسران بات پر ہین کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی
شان مین ہی اسواسطے کہ پہلے جو شخص ایمان لایا اور خرچ کیا اور کافرون سے جھگڑا وہ حضرت صدیق ہی تھے اور اسی مضمون کی طرف اشارہ کرکے
کسی نے اونکی شان مین کہا ہی رباعی صاحب قدم مقام تجرید + سرو فتر جملہ اہل توحید + در جمع مقربان سابق + حقا کہ چو او
نبود صادق + مَنْ ذَا الَّذِيْ کون ہی ایسا کہ يُقْرِضُ اللّٰهَ قرض دے اللہ کو یعنی خرچ کرے اپنا مال بدلے کی امید پر اسواسطے
کہ وہ بدلے کا طالب ویسا ہی جیسے قرض دیتا ہی قَرْضًا حَسَنًا قرض دینا اچھا یعنی جی کی خوشی سے اخلاص کے ساتھ فَيُضٰعِفَهٗ
تاکہ زیادہ کرے اوسکے قرض کی جزا اور بدلا لَهٗ اوسکے واسطے یعنی اوسکا اجر مضاعف کرے وَلَهٗ اور اوسکے واسطے ہو اَجْرٌ
كَرِيْمٌ اجر بزرگ کہ جنت ہی يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ یاد کر اوس دن کو جب دیکھیگا تو ایمان والے مردون کو وَالْمُؤْمِنٰتِ
اور ایمان والی عورتون کو صراط پر اوس دم کہ يَسْعٰى دوڑیگا نُوْرُهُمْ نور اونکی توحید کا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ اونکے آگے تاکہ وہ آسانی سے
گذرین وَبِاَيْمَانِهِمْ اور اونکے داہنی طرفون سے تاکہ اونکو بہشت کی راہ دکھائے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی
کہ ہر ایک کا نور اوسکے عمل کی قدر ہوگا کسی کا نور ایسا وسیع ہوگا کہ کوہ صفا سے عدن تک اور دوسرے کا نور ایک پہاڑ کے برابر
اور کسی کا ایک درخت کی قدر اور سب سے کم نور اتنا ہوگا کہ اوس نور والا اپنے قدم رکھنے کی جگہہ دیکھ لے بارے کوئی ایمان والا بے نور نہوگا
اور فرشتے اونسے کہینگے کہ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ خوشخبری تمھاری آج جَنّٰتٌ داخل ہونا ہی جنتون مین کہ ہر ابر تَجْرِيْ جاری ہین
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے مکانون اور درختون کے نیچے سے نہرین اور رہوگے تم خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ اوس مین
ذٰلِكَ اور یہ خوشخبری ہمیشہ کے واسطے جنتون کی هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وہ چھٹکارا اور مراد پانا ہی بڑا اسواسطے
کہ قیامت کے سب ہولون سے بیخوف ہوکر دار الجلال مین پہونچوگے اور حضرت ملک متعال کا دیدار دیکھوگے مصرع
ہزار جان مقدس فدائے دیدارش + ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مومنون کو صراط پر نور دینگے اور کافرون اور منافقون کو
بے نور چھوڑینگے اور مومن جب مونھ پھیرینگے تو سب صراط روشن ہوجائیگی تو منافق اونسے نور مانگینگے اور اونکو نور نہ پہونچیگا
جیساکہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ یاد کرو وہ دن کہ کہینگے منافق مرد وَالْمُنٰفِقٰتُ اور
منافق عورتین لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اون لوگون سے جو کہ ایمان لائے ہین یعنی مومنون سے التماس کرینگے کہ تم
انْظُرُوْنَا نظر کرو ہماری طرف نَقْتَبِسْ تاکہ لین ہم نور مِنْ نُّوْرِكُمْ تمھارے نور سے جو ہماری طرف
دیکھو قِيْلَ ارْجِعُوْا تو کہا جائیگا یعنی مومن لوگ یا فرشتے منافقون سے کہینگے کہ پھر جاؤ وَرَآءَكُمْ اپنے پیچھے یعنی
دنیا مین جاؤ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا پھر ڈھونڈھو روشنی اسواسطے کہ محشر مین نور نہین حاصل کرسکتے دنیا سے اپنے ساتھ
لانا چاہیے بیت کار اینجا کن کہ تشویش ست در محشر بسے + آب از اینجا بر کہ در دریا بسے شور و شرست + منافق لوگ
یہ بات نہ سمجھ کر اس خیال سے کہ نور اونکے پیچھے ہی پیچھے کی طرف مونھ پھیرینگے فَضُرِبَ پس کھینچی جائیگی یعنی حکم الٰہی سے فرشتے
کھینچدینگے بَيْنَهُمْ درمیان مومنون اور منافقون کے بِسُوْرٍ ایک بڑی دیوار جیسے شہرپناہ کہ لَهٗ بَابٌ

اوسکے واسطے ایک دروازہ ہوگا کہ مومن اوس دروازہ مین داخل ہو جائینگے بَاطِنُهٗ بھیتر دیوار کا کہ اوسمین مومن جاتے ہین فِیْهِ
الرَّحْمَةُ اوسمین رحمت ہوگی اسواسطے کہ بہشت کے نزدیک ہی وَظَاهِرُهٗ اور باہر دیوار کا مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝
اوسکے آگے سے کہ منافقون کی طرف ہی عذاب ہوگا اسلیے کہ دوزخ کے نزدیک ہی پس منافق جب پیچھے دیکھینگے اور نور نظر نہ آئیگا تو پھر
مومنون کی طرف متوجہ ہونگے تو ایک دیوار دیکھینگے اپنے اور مومنون کے درمیان مین کہ آڑ ہو گئی ہی اور ایک دروازہ اوسمین ہی اوس دروازہ سے
مومنون کو دیکھینگے کہ ٹہلتے ہوے باغ جنت کی طرف چلے جاتے ہین تو يُنَادُوْنَهُمْ پکارینگے اونکو عجز اور زاری کے ساتھ اور کہینگے
اے مومنو اَلَمْ نَكُنْ کیا نہ تھے ہم مَّعَكُمْ تمھارے ساتھ دنیا مین اور تمھاری جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تمھارے ساتھ روزے
رکھتے تھے تو قَالُوْا بَلٰى مومن کہینگے کہ ہان ظاہر مین تم ہمارے ساتھ تھے وَلٰكِنَّكُمْ اور لیکن تمنے فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ فتنہ مین
ڈالدین اپنی جانین اور نفاق کے سبب سے گناہون کا مزہ چکھا تاکہ عذاب کے مستحق ہو گئے وَتَرَبَّصْتُمْ اور دیر کی تمنے توبہ مین
وَارْتَبْتُمْ اور شک کیا تمنے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت مین وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ اور فریب دیا
تمکو تمھاری آرزوون نے یعنی بڑی لمبی امیدین تمنے کین حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ یہانتک کہ آ گیا حکم الہی تمھاری روح قبض کرنے کو
وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اور فریب دیا تمکو خدا کے ساتھ شیطان فریبی نے یا ناپائدار دنیا نے فَالْيَوْمَ تو آج
لَا يُؤْخَذُ نہ لیجائیگی مِنْكُمْ تمسے اے منافقو فِدْيَةٌ وہ چیز جو اپنا فدیہ کرو عذاب سے چھوٹنے کو وَلَا مِنَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور فدیہ نہ لینگے اونسے بھی جو کافر ہوے مَاْوٰىكُمُ النَّارُ تمھارا اور اونکا ٹھکانا دوزخ ہی هِيَ
وہ آگ مَوْلٰىكُمْ بہت سزاوار ہی تمھارے واسطے وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اور بری پھرنے کی جگہ ہی دوزخ لکھا ہی کہ مومنون نے
مکہ معظمہ مین فقر و فاقہ کے ساتھ قواعد طاعت کی تمہید بحد تمام کی ہجرت کے بعد کہ بہت مال اونکے ہاتھ آیا اور راہ نعمت کشادہ
ہوئی تو فتور اور قصور کے آثار اونکے وظائف عبادت مین ظاہر ہوے تو یہ آیت آئی کہ اَلَمْ يَاْنِ کیا وقت نہین آیا لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ یہ کہ ڈرین اور نرم ہو جائین اونکے دل لِذِكْرِ
اللّٰهِ خدا کو یاد کرنے کے واسطے وَمَا نَزَلَ اور اوسکے واسطے جو اوتارا خدا نے مِنَ الْحَقِّ لا اپنا کلام کہ حق ہی اور ایک
قول یہ ہی کہ بعضے صحابہ مین مزاح بہت زیادہ ہوئی اور یہ آیت اوتری یا صحابہ نے نصیحت اور موعظت ڈھونڈھی تو یہ آیت آئی اور
ایک گروہ کہتا ہی کہ یہ آیت منافقون کی شان مین ہی حق تعالی فرماتا ہی کہ وقت نہین آیا اونپر جو ایمان لائے ہین زبان سے کہ
اونکا دل اوس سے خبر نہین رکھتا کہ وہ ڈرین اور اخلاص کو اپنا شعار کرلین وَلَا يَكُوْنُوْا اور نہو جاؤ اے مومنو كَالَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ اون لوگون کے مانند جو دیے گئے ہین کتاب مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے یعنی یہود و نصارا کے مثل نہو کہ اونکو
توریت اور انجیل دی فَطَالَ پھر کھنچا عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ اونپر زمانہ یعنی بڑی عمر پائی اور امید بڑھائی فَقَسَتْ
قُلُوْبُهُمْ تو سخت ہو گئے اونکے دل اور اونمین خشوع و خضوع نہ رہا وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ اور بہتیرے اونمین سے
فٰسِقُوْنَ خارج ہین اپنے دین سے اور چھوڑے ہوے ہین اپنی کتاب کے احکام سخت دلی کی شدت سے اور بعضون نے

کہا ہی کہ سخت دلی کا نتیجہ غفلت ہی اور نرم دلی کی علامت توجہ طاعت ہی ابیات دلے کہ نور معنی نیست در وے بتر از خوانش دل کہ آن
سنگ ست و آہن رہ دلے کو گرد غفلت زنگ دارد رہ از ان دل سنگ و آہن ننگ دارد ۱۲ اِعْلَمُوْٓا جان لو ای بعث کے منکرو اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ اللہ
یُحْیِ الْاَرْضَ زندہ کرتا ہی زمین بَعْدَ مَوْتِهَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہوجانے کے بعد اور اوسی طرح زندہ کریگا مردون کو
قَدْ بَيَّنَّا تحقیق کہ ظاہر کین ہمنے لَكُمُ الْاٰيٰتِ تمھارے واسطے اپنی قدرت کی نشانیان لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○
شاید تم اپنی عقلین لیں پکڑے ہین لڑاؤ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ تحقیق کہ صدقہ دینے والے وَالْمُصَّدِّقٰتِ اور صدقہ
دینے والیان اور مکرہ صاد کو فقط زبر پڑھا ہی بے تشدید یعنی تصدیق کرنے والے اور تصدیق کرنے والیان جنھون نے خدا اور
رسول کو سچا جانا وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ اور حال آنکہ قرض دیا اونھون نے خدا کو قَرْضًا حَسَنًا قرض دینا اچھا یعنی بہت پاکیزہ
مالون مین سے يُضٰعَفُ زیادہ کیا جاتا ہی لَهُمْ اونکے واسطے اونکا اجر دس سے سات سو تک اور زیادہ وَلَهُمْ اور اونکے واسطے ہی
اَجْرٌ كَرِيْمٌ ○ اجر بڑا اور بدلا بزرگ یعنی بہشت وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ خدا کا
اور اوسکے رسولون کا اونکے احکام اور اونکی دی ہوئی خبرون مین اُولٰٓئِكَ وہ لوگ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وہ صدیق ہین
یعنی بڑے سچے وَالشُّهَدَآءُ اور گواہ ہین قیامت کے دن عِنْدَ رَبِّهِمْ اپنے رب پاس انبیا پر اور اگلی امتون پر اور بعض کے
قول کے موافق جو وَالشُّهَدَآءُ کو مبتدا جانتے ہین آیت کے یہ معنی ہین کہ اور جو لوگ خدا کی راہ مین شہید ہوے وہ خدا کے پاس ہین
قرب کے درجون مین لَهُمْ اَجْرُهُمْ اونکے واسطے ہی اونکا اجر جسکا ہمنے وعدہ کیا ہی وَنُوْرُهُمْ اور اونکا نور کہ روز حشر مین اونکے
ساتھ ہوگا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جنھون نے چھپایا حق اور پیغمبرون کی نبوت کا انکار کیا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اور اونھون نے
تکذیب کی ہماری آیتون کی جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمنے اوتارین اُولٰٓئِكَ وہ لوگ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ○ دوزخ مین
رہنے والے ہین اِعْلَمُوْٓا جان لو تم اے دنیا طلب کرنے والو اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اس بات کو کہ زندگی دنیا کی لَعِبٌ کھیل ہی
وَّلَهْوٌ اور بیہودہ ہی اور رنج کھینچنا ہی متاع دنیا کی طلب مین اور لڑکون کے کھیل کے مثل بے حاصل چیز ہی بیت بازیچہ
طفل فریب این متاع دہر ملے بے عقل مردمان کہ بدو مبتلا شدند ۱۲ وَّزِيْنَةٌ اور آرایش ہی خوش مزہ کھانون اور عمدہ کپڑون
اور پاکیزہ مکانون اور راہوار سواریون مین وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ اور فخر کرنا ہی باہم جاہ و نسب مین وَتَكَاثُرٌ فِي
الْاَمْوَالِ اور اترانا ہی کثرت اموال وَالْاَوْلَادِ اور کثرت اولاد مین اور جان لو کہ تھوڑے ہی زمانہ مین یہ کھیل
برطرف ہوجائیگا اور یاد اوسکی دل لگی اور خوشی رنج اور غم سے بدل جائیگی اور آرائشین جاتی رہینگی اور فخر کرنا اور زیادتی
چاہنا آگ کی چنگاری کی طرح نیست و نابود ہوجائیگا تو اسکی مثل جلد زائل اور منتقل ہوجانے مین كَمَثَلِ غَيْثٍ
مینھ کی مثل ہی جو پیاسی زمین پر برستا ہی اور جو بیج زمین مین پڑے ہین اوسکے سبب سے جلد اوگ آتے ہین اور درخت
کھڑے ہوجاتے ہین پھر خوبی اور خوشنمائی کی وجہ سے اَعْجَبَ الْكُفَّارَ تعجب اور خوشی مین لاتا ہی نَبَاتُهٗ وہ جو اوگا ہی
اوس مینھ سے ثُمَّ يَهِيْجُ پھر خشک ہوجاتا ہی سماوی یا ارضی آفت کے سبب سے فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا

پھر دیکھتا ہے تو اوس گھاس کو زرد ہری ہونے کے بعد ثُمَّ يَكُونُ حُطٰمًا پھر ہو جاتی ہے زرد ہونے کے بعد وہ ری
اور گلی ہوئی ریزہ ریزہ وَفِي الْاٰخِرَةِ اور آخرت میں عَذَابٌ شَدِيدٌ عذاب سخت ہے خدا کے دشمنوں کو کہ تمام
عمر دنیا طلبی میں بسر کی ہے حق کو بھولے سے وَمَغْفِرَةٌ اور بخشش ہے مِّنَ اللّٰهِ خدا کی طرف سے وَرِضْوَانٌ
اور خوشی خدا کی دوستوں کو جنہوں نے طلب مولا میں دنیا اور عقبیٰ دونوں کو ترک کر دیا ساعی ای طالب دنیا تو بے
مغروری + وی ای اہل عقبیٰ تو بے مزدوری + ای آنکہ نیستی ہر دو عالم دوری + تو طالب نوری بلکہ عین النوری + وَمَا الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَآ اور نہیں ہے زندگی دنیا کی اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ مگر متاع جو فریب دے اور باقی نہ رہے اور متاع غرور
اوس شخص کی نسبت ہے جو دنیا کو اخروی نعمتیں حاصل کرنے کا ذریعہ نہ کرے اور نفس و خواہش کے مزون میں پھنسکر آخرت کے
کام میں نہ مشغول ہو لیکن اگر کسی صاحب دولت کو مدد توفیق رفیق ہوئی اور وہ اسباب دنیا کے سبب سے مقاصد عقبیٰ حاصل کرنے میں
کوشش کرتا ہے اور خدا کو راضی کرکے بہرہ مند ہوتا ہے اوسکی نسبت دنیا متاع سرور ہے متاع غرور نہیں نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ
نیت مال را کہ بہر حق باشد حمول + نعم مال الصالح گفت رسول + سَابِقُوْٓا بڑھ جاؤ اور جلدی کرو اِلٰى مَغْفِرَةٍ اون کاموں کی
طرف جو موجب مغفرت ہیں مِّنْ رَّبِّكُمْ تمہارے رب کی طرف اور موجب مغفرت توبہ ہے یا استغفار یا فرائض ادا کرنا یا روزہ یا صدقہ
یا بہا دیا پہلی تکبیر یا جماعت میں حاضر ہونا شیخی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ سبیل مغفرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت ہے
تو حق تعالی فرماتا ہے کہ حضرت کی پیروی اور متابعت کرنے میں جلدی کرو کہ یہی سبب مغفرت ہے وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا اور سبقت کرو جنت کی
جانب میں کہ اوسکا عرض كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ مثل آسمان و زمین کے عرض کے ہے اس شرط پر کہ سبکو باریک باریک
ورق کرکے باہم جوڑ دین اُعِدَّتْ تیار کی گئی ہے ایسی بہشت لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہیں خدا کا
وَرُسُلِهٖ اور اوسکے رسولوں کا ذٰلِكَ یہ ایمان لانا یعنی ایمان لانے کی توفیق فَضْلُ اللّٰهِ خدا کا فضل و کرم ہے يُؤْتِيْهِ دیتا ہے
اپنی عنایت سے مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور اللہ بڑے فضل والا ہے مومنون پر
دنیا میں ایمان کی توفیق دیکر اور آخرت میں مغفرت اور رضامندی کے سبب سے مَآ اَصَابَ نہ پہونچتی ہے اور نہ پہونچیگی مِنْ مُّصِيْبَةٍ
کوئی مصیبت فِي الْاَرْضِ زمین میں جیسے قحط اور گرانی اور مال و کھیتی کا نقصان اور سوا اسکے وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اور
نہ تمہاری ذاتوں میں جیسے بیماری اور ضعف اور محتاجی اور اولاد کا مرجانا اور سوا اسکے اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مگر یہ کہ
لکھی گئی ہے لوح محفوظ میں مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا پہلے سے اسکے کہ پیدا کریں ہم اوس مصیبت کو یا زمین کو یا تمہاری
ذاتوں کو اِنَّ ذٰلِكَ تحقیق کہ یہ لوح پر مقدرات لکھنا باوصف اونکی کثرت کے عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ اللہ پر آسان ہے
اوسنے رحمت اور مہربانی کی راہ سے ازل میں یہ حکم فرمایا اس جہت سے کہ دلوں میں یہ بات قرار پکڑے اور بندے
یہ امر جان لیں کہ احکام ازلی مندفع نہیں ہوتے حق تعالی فرماتا ہے کہ ازل میں یہ حکم ہمنے تپر لکھ رکھے ہیں لِّكَيْلَا تَاْسَوْا
تاکہ تم اندوہگین نہو اور غم نہ کرو عَلٰى مَا فَاتَكُمْ اوس چیز پر جو فوت ہوئی مال اولاد و صحت عافیت وَلَا تَفْرَحُوْا اور

نہ خوش ہو بِمَآ اٰتٰىكُمْ اوس سبب سے جو پہنچے تمکو دنیا کی پہنچی یہ خبر دینا نہی اور منع کرنے کے معنی مین ہی یعنی اگر دنیا
تمھاری طرف متوجہ ہو تو تم خوش نہو اور اگر دنیا تم سے منھ پھیرے تو تم غمگین نہو اسواسطے کہ اسکا اعتبار ہی نہ اوسے قرار ہی
بیت گر دست دہد گدای شادی نکند ٭ ور فوت شود نیز زدیغے ٭ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ جو شخص اس آیت پر
عمل کرے البتہ زہد کو دونون کنارون سے لیلے یعنی وہ پورا زاہد ہو جائے اور کسی نے کیا خوب کہا ہی رباعی مال ار بتو رو نہد
مشو شادازان ٭ ور فوت شود مشو بفریادازان ٭ بندیست پسندیدہ بکن یادازان ٭ تا دنیا و منت شود آبادازان ٭ وَاللّٰهُ
لَا يُحِبُّ اور اللہ دوست نہین رکھتا كُلَّ مُخْتَالٍ ہر متکبر کو جو دنیا کی نعمت کے سبب سے دوسرے پر بڑائی کرے فَخُوْرِ ۝
اترانے والے کو دنیا کے سبب سے اور جو دنیا کی وجہ سے اپنے رشتہ دارون اور ہمسرون پر فخر کرتا ہی پھر حق تعالی اونکا حال بیان کرتا ہی
کہ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ مختال اور فخور وہ لوگ ہین کہ باوصف دنیاداری اور اسباب دنیا جمع ہونے کے بخل کرتے ہین اور اپنا مال
راہ خدا مین نہین صرف کرتے وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ اور خود بخیل ہونے کے ساتھ حکم کرتے ہین لوگون کو بھی بِالْبُخْلِ بخل
کرنے کا تبیان مین ہی کہ ایک گروہ کے قول کے موافق اس آیت سے یہود مراد ہین کہ انکو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات اور
احوال کا جو علم حاصل تھا اوسے ظاہر کرنے مین اونھون نے بخل کیا اور اوسے پوشیدہ کرکے اورون کو بھی پوشیدہ کرنے کا حکم کیا
وَمَنْ يَّتَوَلَّ اور جسنے منھ پھیرا مال خرچ کرنے سے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے سے فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ هُوَ
الْغَنِيُّ وہ ہی بے نیاز اوس سے اور اوسکے خرچ کرنے سے الْحَمِيْدُ ۝ تعریف کیا ہوا ذات و صفات مین کہ اعداء دین کا منھ پھیرنا
اور انکار کرنا اوسے کچھ ضرر نہین کرتا لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تحقیق کہ ہمنے بھیجے اپنے رسول یعنی فرشتے پیغمبرون کے پاس
بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون کے ساتھ کہ وہ معجزے ہین یا واضح شریعتون کے ساتھ وَاَنْزَلْنَا اور نازل کی ہمنے مَعَهُمُ
الْكِتٰبَ اونکے ساتھ کتاب کہ دینی اور دنیوی مصالح کو شامل تھی وَالْمِيْزَانَ اور نازل کی ہمنے اونکے ساتھ ترازو لِيَقُوْمَ
النَّاسُ تاکہ قائم ہو جائین لوگ بِالْقِسْطِ عدل کے ساتھ یعنی تاکہ معاملات کے وقت ایک دوسرے کے درمیان اوسکے سبب سے
حقوق برابر کرلین اور ترازو حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ مین اوتری اور بعضون نے کہا ہی کہ اوسکے ہبا
نازل کرنا اور اوسے بنانے کا حکم کرنا مراد ہی وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ اور بھیجا ہمنے لوہا آدم علیہ السلام کے پاس ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا ہی کہ حضرت آدم جب بہشت سے دنیا مین آئے تو لوہے کی تین چیزین اونکے ساتھ تھین تبر نیک سندان عالم مین ہی کہ خدا نے
چار چیزین بابرکت آسمان سے زمین پر بھیجین پانی آگ نمک لوہا فِيْهِ لوہے مین بَاْسٌ شَدِيْدٌ لڑائی سخت ہی یعنی لڑائی مین
جو ہتھیار کام آتے ہین وہ لوہے سے بنائے جاتے ہین خواہ دشمن کو دفع کرنے کے واسطے جیسے نیزہ کا پھل اور تلوار اور گانسی اور خنجر اور اسکے
مثل اور خواہ اپنے بچاؤ کے لیے جیسے زرہ خود جوشن وغیرہ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ اور لوہے مین ہین فائدے لوگون کے واسطے
اسلیے کہ جنگ وضرب کی سب صناعت کا قیام لوہے کے ساتھ متعلق اور بندھا ہوا ہی اور کوئی حربہ وہ نہین ہی جسمین لوہے کا دخل نہو
اور خود پورا نفع اوسکا یہ ہی کہ کافر مسلمانون کے تیر اور تلوار سے ڈرتے ہین اور مسلمان اکثر شہرون مین کافرون سے بیخوف رہتے ہین

پس حق تعالیٰ نے اوسواسطے بھیجا تاکہ دین کے دشمن ڈرین او ترازو بھیجی تاکہ تول کے معاملات سچائی کے ساتھ فیصل ہوا کرین او کتاب
اسواسطے نازل فرمائی تاکہ حق اور باطل مین تمیز اور فرق ہوجائے وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ اور تاکہ دیکھے اللہ مَنْ يَّنْصُرُهٗ اوس شخص کو
جو اوسکے دین کی مدد کرتا ہے وَرُسُلَهٗ اور مدد دیتا ہے اوسکے رسولون کو کافرون کے ساتھ جہاد کرنے مین ہتھیار استعمال کرنے کے
سبب سے اس سے مراد مومن مرادہی جو مدد دیتا ہے پیغمبر کو بِالْغَيْبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی جب کہ پیغمبر موجود نہون اسواسطے کہ منافق
لوگ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مددگار تھے اور آپکی غیبت مین باز رہا کرتے تھے اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ بیشک اللہ قادر ہے
دشمنون کو ہلاک کرنے پر عَزِيْزٌ ۝ غالب ہے سب پر حکم کے ساتھ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور تحقیق کہ ہمنے بھیجا نُوْحًا نوح
علیہ السلام کو نبی قابیل کی طرف وَّاِبْرٰهِيْمَ اور ابراہیم خلیل کو نمرودیون کی طرف وَجَعَلْنَا اور امانت رکھی ہمنے فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا
النُّبُوَّةَ اونکی اولاد مین نبوت وَالْكِتٰبَ اور وحی بھیجی ہمنے اونکی طرف وہ کتاب جو اونکے نام فرد تھی فَمِنْهُمْ پس بعضے وہ لوگ
جنکی طرف انبیا علیہم السلام گئے مُّهْتَدٍ راہ پائے ہوئے ہین یعنی ایمان لائے کتاب اور نبی پر وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ اور بہتیرے اونمین
فٰسِقُوْنَ ۝ باہر نکلجانے والے ہین راہ حق سے یعنی رسولون اور کتابون پر ایمان نہ لائے ثُمَّ قَفَّيْنَا پھر پیچھے لائے ہم عَلٰٓى
اٰثَارِهِمْ عقب پر نوح اور ابراہیم علیہما السلام اور اونکی امتون کے بِرُسُلِنَا اپنے رسولون کو چنانچہ نوح علیہ السلام کے بعد
ہود اور صالح علیہما السلام کو اور ابراہیم علیہ السلام کے بعد اسماعیل اسحاق یعقوب یوسف علیہم السلام کو وَقَفَّيْنَا اور پیچھے لائے
ہم ان رسولون کے اور پورے کردیے ہمنے انبیاء بنی اسرائیل بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عیسیٰ فرزند مریم پر وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۥ
اور عطا کی ہمنے اوسے کتاب انجیل وَجَعَلْنَا اور ڈالدی ہمنے فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ اون لوگون کے دلون مین
جنھونے عیسیٰ کی پیروی کی رَاْفَةً مہربانی وَّرَحْمَةً ط اور رحمت ایک دوسرے پر یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی
کرنے والون کو ہمنے باہم ایک دوسرے پر مشفق و مہربان کردیا وَرَهْبَانِيَّةَ ا اور اونھونے پیدا کیا طریقہ رہبانیہ اور اپنی طرف سے
ابْتَدَعُوْهَا نیا کیا اونھون نے اوسے مَا كَتَبْنٰهَا ہمنے فرض نہین کیا تھا وہ عَلَيْهِمْ اونپر اور وہ اسطرح پر تھا کہ حضرت
عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے آسمان پر اوٹھ جانے کے بعد اونکی امت مین سے بعض نے احکام انجیل سے ہاتھ اوٹھایا اور کافر
ہوگئے اور بعضے اوسی دین پر رہے اور لوگون مین سے نکلکر پہاڑون پر چلے گئے اور کھانا پینا کپڑا نکاح چھوڑکر بڑی ریاضتین او مشقتین اختیار
کین اور اونپر فرض نہ تھا اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ مگر خدا کی خوشنودی طلب کرنا اور اونھون نے رہبانیت اختیار کی فَمَا
رَعَوْهَا پھر اونھون نے نہ رعایت کی اوسکی اور نہ نگاہ رکھا اوسے حَقَّ رِعَايَتِهَا ج جو حق تھا اوسکی رعایت اور حفاظت کا
بلکہ تین خداؤن کے قائل ہوکر قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منکر ہوگئے اور اونمین سے بہت تھوڑے آدمیون نے حضرت مسیح
علیہ السلام کی متابعت سے انحراف نہ کرکے جناب خاتم الانبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اور اسلام کی دولت سے
سرفراز ہوکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت سے مشرف ہوئے حق تعالیٰ نے اونکی شان مین فرمایا کہ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا پھر دیا ہمنے اون لوگون کو جو ایمان لائے مِنْهُمْ راہبون مین سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

اَجْرَهُمْ اونکا اجر کہ بڑا ثواب اور بہی مرتبہ بزرگی ہی وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ اور بہتیرے نصاریٰ فٰسِقُونَ ۝ ہین نکلے ہوے حد سے یعنی
دائرہ ایمان سے پھر اہل کتاب کو فرماتا ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگلے رسولوں پر اتَّقُوا اللّٰهَ
ڈرو عذاب الٰہی سے وَاٰمِنُوا اور ایمان لاؤ بِرَسُولِهٖ اوسکے رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر يُؤْتِكُمْ تاکہ دیوے
تمکو كِفْلَيْنِ دو حصہ مِن رَّحْمَتِهٖ اپنی رحمت مین سے ایک حصہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کے سبب سے
اور ایک حصہ تمام انبیا علیہم السلام پر ایمان لانے سے وَيَجْعَل لَّكُمْ اور دے اور خاص کرے تمہارے واسطے نُورًا تَمْشُونَ
بِهٖ نور کہ اوسکے سبب سے چلوگے اور گذروگے صراط پر وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشدے تمہارے واسطے گناہ وَاللّٰهُ غَفُورٌ
اور خدا بخشنے والا ہی مومنون کو رَّحِيمٌ ۝ مہربان اونپر لکھا ہی کہ دو حصے رحمت کی امید پر اہل کتاب کا ایک گروہ ایمان لایا اور
اونمین سے جو ایمان نہ لائے تھے اونھون نے اونپر حسد کیا جو ایمان لائے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ حق تعالی اپنے کرم سے اونکو
دو حصے رحمت اور نور اور مغفرت عطا فرماتا ہی لِّئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتٰبِ تاکہ جانین وہ اہل کتاب جو میرے حبیب پر ایمان
نہ لائے أَلَّا يَقْدِرُونَ یہ کہ بیشک وہ قادر نہونگے عَلٰى شَيْءٍ کسی چیز پر مِّن فَضْلِ اللّٰهِ خدا کے فضل سے ہین یعنی
اون بزرگیون مین سے جو اونکے ایمان والون کے واسطے مذکور ہوئین اونکے لیے کوئی چیز بھی نہوگی اور اونھین نہ پہونچیگی
وَأَنَّ الْفَضْلَ اور تحقیق کہ فضل یعنی ثواب اور جزا کی زیادتی بِيَدِ اللّٰهِ خدا کے دست قدرت مین ہی يُؤْتِيهِ عطا کرتا ہی
اوسے مَن يَشَاءُ جسکو چاہتا ہی وَاللّٰهُ اور اللہ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ بڑے فضل والا ہی یعنی اتنی بڑی نعمت والا
جو سب خاص و عام کو پہونچی ہوئی ہی قطعہ فیض کرم رساندہ از شرق تا بغرب ÷ خوان نعم نہادہ از قاف تا بقاف ÷ مستند بیش و
کم ز نوال تو بہرہ مند ÷ دارند نیک و بد بعطاے تو اعتراف ÷

سورۃ المجادلۃ مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	وھی اثنتان وعشرون اٰیۃ
سورۂ مجادلہ مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ بائیس آیتین ہین

لکھا ہی کہ ایک دن اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ خولہ بنت ثعلبہ کے ساتھ صحبت کرنے کی رغبت کی خولہ نے روکا اوس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انت
علی کظہر امی یعنی تو مجھپر ایسی ہی جیسے میری مان کی پشت اور اسے ظہار کہتے ہین جاہلیت مین ظہار طلاق تھی خولہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئین اور اس باب مین داد خواہی کی حضرت نے فرمایا کہ تو اوسپر حرام ہوگئی خولہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اوسنے مجھکو طلاق
نہین دی حضرت نے فرمایا کہ مین گمان نہین کرتا ہون مگر یہ کہ تو اوسپر حرام ہوگئی خولہ لڑکون کی کثرت اور کم سنی اور قدیم انس کی مفارقت کے
سبب سے نہایت غمگین ہوئین اور دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہی سوال کیا اور وہی جواب پایا پھر رو نیاز
آسمان کی طرف کرکے دعا کی کہ اللّٰہم انی اشکو الیک یعنی یا اللہ مین تجھسے شکایت کرتی ہون پس فورا یہ آیت آئی کہ
قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ تحقیق کہ سنی اللہ نے قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ بات اوس عورت کی جو جھگڑتی ہی تیرے ساتھ فِي

زَوْجِهَا اپنے شوہر کے باب مین وَتَشْتَكِيْٓ اور فریاد کی اور اپنی شکایت اوٹھائی اِلَى اللّٰهِ تعالیٰ خدا کی طرف وَاللّٰهُ يَسْمَعُ
اور خدا سنتا ہی تَحَاوُرَكُمَا تم دونون کا جواب دینا اور بات پھیرنا تم دونون کا یعنی اوسکا اور ہمارے حبیب تم کہتے تھے کہ تو اوسپر حرام ہوگئی وہ کہتی تھی
کہ اوسنے مجکو طلاق نہین دی ہی اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بیشک اللہ سننے والا ہی لوگون کے اقوال بَصِيْرٌ دیکھنے والا ہی اونکے احوال
یعنی یہ کلمہ کہنے سے کسی کی جورو اوسکی ماں نہین ہوجاتی اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ وہ لوگ جو ظہار کرتے ہین مِنْكُمْ تم مردون
مین سے مِّنْ نِّسَآئِهِمْ اپنی عورتون سے اور کہتے ہین کہ تیری پشت مجھپر مثل میری ماں کی پشت کے ہے مَّا هُنَّ نہین ہین
اونکی عورتین اُمَّهٰتِهِمْ اونکی مائین یعنی یہ کلمہ کہنے سے کسی کی جورو اوسکی ماں نہین ہوجاتی اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ نہین ہین
اونکی مائین در حقیقت اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ مگر وہ عورتین جو جنتی ہین اونکو اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیان اور دودھ
پلانے والیان ماں کے حکم مین ہین وَاِنَّهُمْ اور بیشک مرد لَيَقُوْلُوْنَ کہتے ہین مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ بیجا نی بوجھی بات
وَّزُوْرًا اور جھوٹ کہ ہرگز جورو ماں نہین ہوتی وَاِنَّ اللّٰهَ اور بیشک اللہ لَعَفُوٌّ عفو کرنے والا ہی اونکے گناہ جو اوس حال سے
توبہ کرتے ہین غَفُوْرٌ ○ بخشنے والا ہی اونکے کفارے واجب کرکے اور ظہار زوجہ کو تشبیہ دینا ہی اوس چیز کے ساتھ کہ تعبیر کرین ساتھ اوسکے
زوجہ سے یا اوسکے کسی جزو عام کو تشبیہ دینا اوس عضو کے ساتھ جسپر لوگون کو نظر ڈالنا حرام ہی اون عورتون کے اعضا مین سے جنکے ساتھ
نکاح کرنا حرام ہی نسب کی وجہ سے خواہ رضاعت کے سبب سے جیسے کوئی اپنی جورو سے کہے کہ تیری پیٹھ مجھپر مثل میری ماں کی پیٹھ کے ہی یا تیرا سر
یا تیرا نصف دھڑ مثل میری ماں کی پیٹھ کے ہی یا میری بہن یا پھوپی یا خالہ کے پیٹ یا ران یا فرج کے مانند ہی اور علی ہذا القیاس اور ایسے کلمات
کہنے سے شوہر مظاہر ہوجاتا ہی وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ اور وہ لوگ جو ظہار کرتے ہین مِنْ نِّسَآئِهِمْ اپنی عورتون سے ثُمَّ
يَعُوْدُوْنَ پھر پھرتے ہین لِمَا قَالُوْا اوسکے توڑنے کے واسطے جو اونھون نے کہا ہی یعنی اوس سے وطی کا قصد کرین یہ تفسیر امام اعظم
علیہ الرحمہ کے مذہب پر ہی یا روک رکھین اپنی عورت کو جورو پنے پر ظہار کے بعد اگرچہ ایک لحظہ بھی ہو باوجود امکان طلاق کے اور یہ امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہی یا وطی کرے یہ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب پر ہی اور اونکے نزدیک عود وطی ہی کے سبب سے ہوتا ہی اور پھر بقدر
کفارہ دینا چاہیے اور کفارہ کا بیان یہ ہی کہ جب کوئی مرد ظہار کرے اور قصد کرے اوس سے وطی کا یا اپنی جورو ون مین اوسے نگاہ رکھے یا وطی
کر بیٹھے فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ تو اوسپر ہی آزاد کرنا ایک بندے کا مومن خواہ ذمی چھوٹا ہو یا بڑا امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول پر اور
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ بندہ مومن آزاد کرنا چاہیے مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا پہلے اس سے کہ مرد ظہار کرنے والا اور
عورت جس سے ظہار کیا گیا مس کرین ایک دوسرے کو اور فائدہ اوٹھائین باہم اور بعضے اس بات پر ہین کہ مس جماع سے کنایہ ہی اور جس
عورت سے ظہار کیا گیا اوس سے جماع حرام ہی کفارہ دینے کے قبل ذٰلِكُمْ یہ حکم کفارہ کا جسکے تم مامور ہو تُوْعَظُوْنَ بِهٖ
نصیحت کیے جاتے ہو اوسکے ساتھ تاکہ ایسے الفاظ کہنے سے باز رہو وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا وہ چیز جو تم کرتے ہو
خَبِيْرٌ ○ جانتا ہی اور اوسپر پوشیدہ نہین ہی فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ پھر جو بندہ نہ پائے یا بندہ کا مالک ہو مگر اوسکی خدمت
لینے کا محتاج ہو یا اوسکے پاس بندہ کی قیمت ہی مگر خرچ کی احتیاج رکھتا ہی تو اوسے چاہیے کہ روزہ کی طرف نقل کرے یہ قول امام شافعی

علیہ الرحمہ کا ہی اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بندہ ہی آزاد کرتے ہین اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بات ہی کہ اگر بندہ رکھتا ہی
تو اوسے آزاد کر دینا چاہیے ہر چند اوس سے خدمت کا محتاج ہو لیکن اگر بندہ کی قیمت رکھتا ہی اور حنفی کو محتاج ہی
فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تو اوسپر ہین روزے دو مہینے کے پے در پے کہ اوسکے درمیان بے عذر افطار نہ کرے
اور اگر افطار کریگا تو پھر نئے سرے سے روزے رکھے اور اگر عذر رکھتا ہی تو اسمین اختلاف ہی اور یہ روزے رکھنا چاہیے مِنْ قَبْلِ
أَنْ يَتَمَاسَّا قبل اسکے کہ ایک دوسرے پہونچین مباشرت کے ساتھ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ پھر جو کوئی نہ سکے روزے
رکھنا فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا تو اوسپر کھانا کھلانا ہی ساٹھ مسکینون کو ہر ایک کو آدھا صاع گیہون اور ایک
صاع اور اناج اور امام شافعی کے مذہب پر ایک مد طعام دینا چاہیے ذَٰلِكَ یہ ظہار کا بیان ہوا یا بیان احکام نذر ہوے
لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ تاکہ تصدیق کرو خدا کی وَرَسُولِهِ اور اوسکے رسول کی اوامر اور نواہی قبول کرنے کے ۔ وَتِلْكَ
اور یہ احکام حُدُودُ اللَّهِ حدین ہین خدا کی کہ اوس سے نہین درگذر سکتے وَلِلْكَافِرِينَ اور کافرون کے واسطے
جو حکم نہین مانتے عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ عذاب دردناک ہی إِنَّ الَّذِينَ تحقیق کہ وہ لوگ جو يُحَادُّونَ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ مخالفت اور دشمنی کرتے ہین خدا اور اوسکے رسول کے ساتھ یعنی امر و نہی کی حدون سے تجاوز کرتے ہین
كُبِتُوا خوار و ذلیل کیے جاینگے كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ جسطرح ذلیل اور رسوا ہوے مِنْ قَبْلِهِمْ جو اونسے پہلے
کافر تھے وَقَدْ أَنْزَلْنَا اور تحقیق کہ نازل کین ہمنے آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ آیتین کھلی ہوئین یعنی قرآن اور وہ معجزے جو رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے ہونے پر دلالت کرتے ہین وَلِلْكَافِرِينَ اور کافرون کے واسطے ہی ہر وقت عَذَابٌ
مُهِينٌ ○ عذاب ذلیل اور رسوا کرنے والا اور بعضون نے کہا ہی کہ کافرون پر ایسا عذاب آخرت مین ہوگا يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ
اللَّهُ یاد کر اوس دن کو جب اوٹھائیگا اللہ اونھین قبرون سے جَمِيعًا سب کو کوئی وہ نہوگا جو قبر سے نہ اوٹھایا جاوے
فَيُنَبِّئُهُمْ پھر خبر دیگا اونکو بِمَا عَمِلُوا اوسکی جو اونھون نے کیا ہو أَحْصَاهُ اللَّهُ نگاہ رکھا ہوگا اللہ نے اونکے
عمل کو وَنَسُوهُ اور وہ بھول گئے ہونگے وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ اور اللہ سب چیزون پر بندون کے اعمال احوال
اقوال پر شَهِيدٌ ○ گواہ ہی اور اوسکے مناسب بدلا دیگا کہ کوئی اوسکی گواہی رد نہ کرسکے بیت حاکم ز حکم دم نہ زند ع
گر گواہ نیست ٭ حاکم کہ خود گواہ بود قصہ مشکل ست ٭ کشاف مین ہی کہ ایک دن ربیعہ بن عمرو اور حبیب اونکے بھائی صفوان
بن امیہ کے ساتھ باتین کرتے تھے ایک نے کہا کہ کیا خدا جانتا ہی جو کچھ ہم کہتے ہین دوسرے نے کہا کہ ہان بعضی بات جانتا ہی
بعضی نہین تیسرے نے کہا کہ اگر بعض جانتا ہی تو سب جانتا ہی اسواسطے کہ جاننے سے کوئی منع کرنے والا نہین کہتا تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ کیا نہین جانتا ہی تو یہ کہ خدا جانتا ہی مَا فِي السَّمَاوَاتِ جو کچھ ہی
آسمانون مین فرشتے تارے روحین وَمَا فِي الْأَرْضِ اور جو زمین مین ہی کھانین اور اوگنے والی چیزین
حیوانات مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ نہین ہوتے ہین آدمی کہ باہم راز کہنے والے ہون إِلَّا هُوَ

رَابِعُهُمْ مگر خدا اونکا چوتھا ہی علم مین یعنی اونکو چار کر دیتا ہی اس حیثیت سے کہ اونکا رفیق ہو اور اونکے کلام پر مطلع ہو وَلَا خَمْسَةٍ
اور نہ پانچ راز کہنے والے ہوتے ہین اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ مگر وہ اونکا چھٹا ہو افعال اور اقوال دیکھنے اور جاننے کے سبب سے
یعنی اونکو چھ کر دیتا ہی وَلَا أَدْنَىٰ اور نہ بہت کم ہوتے ہین مِن ذَٰلِكَ تین عدد سے وَلَا أَكْثَرَ اور نہ بہت زیادہ پانچ سے
إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ مگر وہ اونکے ساتھ ہی علم کے سبب سے أَيْنَ مَا كَانُوا جہان کہین ہوون آسمانون مین یا زمین مین اسواسطے
کہ اوسکے علم کو چیزون کے ساتھ قرب مکانی نہین ہی کہ مکانات مختلف ہونے سے تفاوت کرے نظم این معیت در نیابد عقل و ہوش
زین معیت دم مزن بنشین خموش ٭ قرب حق از بندہ دور ست از قیاس ٭ بر قیاس خود منہ آنرا اساس ٭ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم
پھر خبر دیگا اونکو بِمَا عَمِلُوا اوسکی جو کچھ اونھون نے کیا ہی دنیا مین اونکی تفضیح اور تشہیر کے واسطے يَوْمَ الْقِيَامَةِ قیامت کے
دن إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ تحقیق کہ اللہ سب چیزین اور باتین اور کام عَلِيمٌ ○ جانتا ہی اور اوسکے علم کی نسبت سب معلومات کے
ساتھ یکسان ہی اہل آسمان کے حالات اوسی طرح جانتا ہی جیسے اہل زمین کے اور اوسکا علم چھپے ہوئے امور کو اسطرح گھیرے ہوے ہی
جیسے ظاہری امور کو ٭ بیت ٭ نہان و آشکارا ہر دو یکسانست بر علمت ٭ نہ این از دو تر بینی نہ آن از دیرتر دانی ٭ امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ کی
تفسیر مین لکھا ہی کہ یہود اور منافقون کی یہ عادت تھی کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لشکر روانہ فرماتے اور اوسکی خبر دیر کو آتی
تو مومنون کی راہ پر یا مومنون کے پاس بیٹھتے اور ایک دوسرے سے مصلحت کرتے اور جن لوگون کے عزیز قریب اوس لشکر مین ہوتے اونکی طرف کنکھیون سے
دیکھ کر کوئی رمز غمازی کے ساتھ درمیان مین لاتے یہانتک کہ مومنون کو گمان ہوتا کہ اوس لشکر پر کوئی سختی آ پڑی یا کچھ شکست واقع ہوئی ہی تو مومن
نہایت غمگین ہوتے یہ خبر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپنے اونکو نہی فرمائی اور ممانعت کی تین دن تک تو اونھون نے
آپکا حکم مانا پھر اوسی طرح باتین کرنا شروع کین تب یہ آیت نازل ہوئی کہ أَلَمْ تَرَ کیا تو نہین دیکھتا ہی إِلَى الَّذِينَ اون لوگون کی
طرف جو نُهُوا باز رکھے گئے عَنِ النَّجْوَىٰ مصلحت کرنے سے آپس مین یعنی اونکو نہی کی گئی ثُمَّ يَعُودُونَ پھر پھرتے ہین
لِمَا نُهُوا عَنْهُ اوس چیز کی طرف جس سے نہی کیے گئے تھے وَيَتَنَاجَوْنَ اور مصلحت کرتے ہین عداوت کی راہ سے
بِالْإِثْمِ اوس چیز کے ساتھ جو اونکو گنہگار کرتی ہی مومنون کی غیبت وَالْعُدْوَانِ اور بیداد کے ساتھ اہل ایمان کے حق مین اور
اونکے غمگین کرنے کو وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ اپنے کلام کا پاس اور لحاظ نہ رکھکر معالم مین ہی کہ
یہود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آئے اور کہا کہ اَلسَّامُ عَلَيْكَ حضرت نے فرمایا کہ وَعَلَيْكُمْ حضرت بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا نے یہود کا کلام سنا اور کہا کہ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللَّهُ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ پس حضرت نے فرمایا کہ آہستہ رہ ای عائشہ اور عادت نرم کر
حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپنے سنا نہین کہ اونھون نے کیا کہا حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ مگر تمنے وہ نہین سنا کہ مین نے
کیا کہا اور رد کیا یعنی مین نے بھی تو کہا کہ وعلیکم اونکی بات اونپر رد کر دی اور میری بات اونکے حق مین مقبول ہی اونکی بات میرے باب مین نہین
تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی وَإِذَا جَاءُوكَ اور جب آتے ہین یہود تیری طرف تو حَيَّوْكَ تحیت اور دعا کرتے ہین تجھ کو
بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ اوس چیز کے ساتھ کہ نہین تحیت اور دعا کی ہی تجھے اوسکے ساتھ خدا نے یعنی حق تعالی نے تجکو وال

وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اور یہ کہتے ہین کہ السّام علیک اور سام زبان یہود مین موت ہے یا تلوار سے قتل ہونا وَیَقُوْلُوْنَ
اور کہتے ہین یہود فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ آپس مین ایک دوسرے کے درمیان کہ لَوْلَا یُعَذِّبُنَا اللّٰهُ کیون نہین عذاب کرتا ہمکو اللہ بِمَا نَقُوْلُ
بسبب اس چیز کے جو ہم کہتے ہین اوسکے پیغمبر کی نسبت یعنی اگر وہ نبی ہے تو چاہیے تھا کہ ہم جو اونکی اہانت کرتے ہین اسکے
سبب سے خدا ہم پر عذاب کرتا حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ بس ہے اونکو دوزخ عذاب کے واسطے یَصْلَوْنَهَا داخل ہونگے اوسمین
فَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ○ پس برا ٹھکانا ہے دوزخ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اِذَا تَنَاجَیْتُمْ جب مصلحت کرو ایک
دوسرے سے فَلَا تَتَنَاجَوْا تو نہ مصلحت کرو بِالْاِثْمِ گناہ کے ساتھ وَالْعُدْوَانِ اور بیداد کے ساتھ وَمَعْصِیَتِ
الرَّسُوْلِ اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ جیسا کہ منافق اور یہود کرتے ہین وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰی اور مصلحت کرو نکوکاری
اور پرہیزگاری اور ڈر کے ساتھ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے ہر کام مین جو تم کرتے ہو الَّذِیْٓ ایسا اللہ کہ تم اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ○
اوسکی طرف اکٹھا کیے جاؤگے اور تمکو کامون پر جزا دیگا اِنَّمَا النَّجْوٰی سوا اسکے نہین کہ مصلحت کرنا گناہ اور بیداد کے ساتھ
مِنَ الشَّیْطٰنِ شیطان کے وسوسہ سے ہے کہ تمھاری نگاہ مین آراستہ کرتا ہے اور اوس کام پر تمکو رکھتا ہے لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
تاکہ غمگین کرے مومنون کو وَلَیْسَ اور نہین ہے شیطان راز کہنے کے ساتھ بِضَآرِّهِمْ شَیْئًا ضرر پہونچانے والا مومنون کو کچھ
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر اللہ کے اذن سے یعنی اوسکی مشیت اور حکم سے وَعَلَی اللّٰهِ اور خدا پر اوسکے غیر پر نہین فَلْیَتَوَکَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ ○ پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے اور اپنے کام حق تعالی پر چھوڑین اور یہود اور منافقون کی مصلحت کرنے کو
حساب مین نہ لائین اسواسطے کہ اونکے کامون کی کوئی مقدار اور اونکی خبرون کا کچھ اعتبار نہین ہے بیت گر بما سخن خصم تند خوے مگو
کہ اہل مجلس ما را ازان حسابے نیست ٭ اہل بدر مین سے ایک گروہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین آیا اور بعضے صحابہ حضرت کے گرداگرد
بیٹھے تھے اور جگہ نہ تھی بدریون نے سلام کیا اور مجلس کے درمیان مین کھڑے رہے کسی نے اونکو جگہ نہ دی تو حضرت نے فرمایا کہ قم یا فلان
یا فلان یعنی اے فلان فلان شخص تم کھڑے ہو جاؤ وہ لوگ کھڑے ہو گئے اور اہل بدر کے واسطے جگہ چھوڑ دی منافقون نے موقع
پاکر اس باب مین شکایت اور کنایے شروع کیے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اِذَا قِیْلَ
لَکُمْ تَفَسَّحُوْا جب کہا جائے تمھارے واسطے کہ جگہ کشادہ کردو فِی الْمَجٰلِسِ مجلسون مین جیسے ذکر اور تلاوت
اور نماز کی مجلسین فَافْسَحُوْا تو جگہ کشادہ کردو لوگون پر یَفْسَحِ اللّٰهُ لَکُمْ تاکہ کشادہ کردے اللہ تمھارے واسطے
قبر یا بہشت مین مکانات وسیع تمکو عطا فرمائے یا تمھارے دل کھولدے تنگی اور زحمت دور کرکے وَاِذَا قِیْلَ اور جب
کہا جائے تمکو کہ انْشُزُوْا اوٹھو فَانْشُزُوْا تو اوٹھو کھڑے ہو موضح مین ہے کہ ایک گروہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
مجلس مین بیٹھتا تھا اون لوگون مین سے جب کسی ایک کو کسی کام کے لیے بلاتے تو وہ نہ اوٹھنا چاہتا تو یہ آیت نازل ہوئی اور
تفسیر ماوردی مین مذکور ہے کہ جب تمسے کہین کہ اوٹھو جمعہ کی نماز کو یعنی اذان کہین تو تم جلدی کرو اوٹھنے مین یَرْفَعِ
اللّٰهُ تاکہ بلند کرے اللہ درجے بہشت مین الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین تم مین سے

وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اور بلند کرتا ہی اون لوگون کے جو دیے گئے علم ایمان کے ساتھ دَرَجٰتٍ ط درجے اون مومنون کے
درجون پر جو بے علم ہوتے ہین اسواسطے کہ مومن عالم افضل ہی مومن بے علم سے کشف الاسرار مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کو مین نے خواب مین دیکھا تو مین نے کہا کہ مجکو خبر دو اوس عمل سے جو سب عملون سے بہتر ہی تاکہ اوسکے
سبب سے مین خدا کا قرب اور نزدیکی ڈھونڈھون فرمایا کہ عالمون کے درجے سے زیادہ بلند کوئی درجہ مین نے نہین دیکھا اوس سے اوتر کر
اندوہناکون کا درجہ ہی تو یہ جواب اس آیت کے موافق ہی اور علماے دین کے درجے بہت بلند ہین دنیا مین مرتبہ اور شرف اور وراثت
انبیا کے سبب سے اور عقبی مین بھی فضل اور قدر اصفیا کے ساتھ موافقت کی وجہ سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مومن عالم کو
مومن غیر عالم پر درجے ہین کہ ان دونون درجون مین ساٹھ برس تک تیز رو گھوڑے کے دوڑنے کا فرق ہی ابو داود کی حدیث مین مذکور ہے
کہ عابد پر عالم کو ایسی فضیلت ہی جیسے چودھوین رات کے چاند کو ستارون پر بیت مَصَابِيْحُ الْاَنَامِ بِكُلِّ اَرْضٍ * هُمُ الْعُلَمَاءُ بِاللّٰهِ
الْكِرَامِ * اور کسی نے کیا خوب کہا ہی رباعی رفعت آدمی بعلم بود * ہر کرا علم بیش رفعت بیش * قیمت ہر کسے بدانش اوست *
سازافزون بعلم قیمت خویش * وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ وہ چیز جو تم کرتے ہو خَبِيْرٌ ○ جانتا ہی اس کلام مین
امید خوف وعدہ وعید سب ہی لکھا ہی کہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہت تردد کرتے اور بہت مصلحت کرکے ہر قسم کی خبرین
پوچھتے یہانتک کہ آپ تنگ آ گئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اے ایمان والو اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ
جب مصلحت کیا چاہو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فَقَدِّمُوْا تو آگے بھیجو یعنی دو بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ مصلحت کرنے سے پہلے
صَدَقَةً ط صدقہ مستحقون کو ذٰلِكَ یہ صدقہ دینا راز کہنے کے قبل خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہی تمہارے واسطے اسلیے کہ طاعت زیادہ
کرنا ہی وَاَطْهَرُ ط اور بہت پاکیزہ ہی اسواسطے کہ گناہ مٹاتا ہی فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا پس اگر نہ پاؤ کوئی چیز صدقہ دینے کو فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ تو بیشک اللہ بخشنے والا ہی اوسے جو یہ گناہ کرے یعنی بے صدقہ دیے راز کہے رَّحِيْمٌ ○ مہربان ہی بندہ کو وہ تکلیف
نہین دیتا جسکے اوٹھانے کی طاقت نہو حدیث مین ہی کہ یہ ممانعت دس راتین رہی حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے پاس سونے کا
ایک دینار تھا آپ نے اوسے دس درم کو بھنایا ہر روز ایک درم پہلے صدقہ دیکر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصلحت کرتے
اور کچھ پوچھتے بعد اوسکے یہ حکم منسوخ ہو گیا امام زاہد نے کہا ہی کہ یہ حکم نازل ہوا تو حضرت علی مرتضی کے سوا اور کسی نے اسکی تعمیل نہین کی
اور یہ بات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب مین سے ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حکم ایک ساعت دن کو رہا حضرت علی مرتضی نے اوسی ساعت
اسکی تعمیل کر لی پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ ءَاَشْفَقْتُمْ کیا تم ڈرے اور دشوار ہوا تمکو اَنْ تُقَدِّمُوْا یہ کہ مقدم کرو تم بَيْنَ
يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ط اپنے مصلحت کرنے اور راز کہنے کے پہلے صدقے فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا پھر جب کیا تمنے یہ کام
وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ اور پھیر اللہ تم پر توبہ کے ساتھ یعنی درگذرا تمسے فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ پس قائم رکھو فرض نماز
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو زکوۃ واجب وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اور اطاعت کرو خدا اور اوسکے رسول کی ہر حال مین کیونکہ اوسکی
درستی اور تلافی کرے وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ اور اللہ خبر رکھتا ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ ع اوس چیز کی جو تم کرتے ہو حدیث مین ہی کہ عبداللہ بن نبتل
ع ۲

ایک منافق تھا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھتا اور اوٹھتا اور آپکی باتین یہود سے کہدیا کرتا ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم حجرات مطہرات مین سے ایک حجرے مین تشریف رکھتے تھے اور صحابہ کا ایک گروہ بھی حاضر تھا حضرت نے فرمایا کہ اب تم مین ایک مرد آتا ہے
کہ اوسکا دل بیحد سخت اور متکبر ہے اور وہ شیطان کی نگاہ سے دیکھتا ہے ناگاہ ابن نبتل آیا حضرت نے فرمایا کہ تو مجھے گالی کیون دیتا ہے اور فلان
فلان تیرے یار کیون مجھے سخت کہتے ہین پس ابن نبتل اور اوسکے یارون نے قسم کھائی کہ ہمنے ہرگز یہ بے ادبی نہین کی ہے تو یہ آیت نازل
ہوئی کہ اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھتا ہے تو اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا اون لوگون یعنی منافقون کی طرف جنھون نے دوست پکڑا قَوْمًا
غَضِبَ اللّٰهُ اوس گروہ کو کہ غصہ کیا ہے اللہ نے عَلَيْهِمْ اون لوگون پر یعنی یہود پر مَا هُمْ نہین ہین منافق مِّنْكُمْ
تم مین سے اے مومنو وَلَا مِنْهُمْ اور نہ اون یہود مین سے وَيَحْلِفُوْنَ اور قسم کھاتے ہین وہ عَلَى الْكَذِبِ جھوٹ دعوی
اسلام اور حضرت سید انام کے اعزاز و احترام پر وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اور وہ جانتے ہین کہ جھوٹ کہتے ہین اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ
تیار کیا ہے خدا نے اونکے واسطے عَذَابًا شَدِيْدًا عذاب سخت دنیا مین ذلت اور رسوائی اور آخرت مین آتش دوزخ کے سبب سے
اِنَّهُمْ بیشک وہ سَآءَ برا ہے مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ جو کچھ ہین وہ کرتے اور اوسپر اصرار کرتے ہین اِتَّخَذُوْٓا ٹھہرالیا ہے اونھون نے
اَيْمَانَهُمْ چند قسمون کو جو وہ کھاتے ہین جُنَّةً سپر یعنی اپنی آڑ اور پناہ کہ اوسکے سبب سے اونکی جان اور مال امن مین ہے فَصَدُّوْا
پس باز رکھا اونھون نے لوگون کو اپنی بیجوئی کے وقت عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے فتنہ انگیزی اور سخن چینی کر کے یا لوگون کو
بدوا کرتے ہین یہانتک کہ وہ لوگ جہاد مین نہین جاتے گھر بیٹھے رہتے ہین فَلَهُمْ تو اونکے واسطے ہے عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ عذاب
رسوا کرنے والا لَنْ تُغْنِيَ دفع نہ کرینگے عَنْهُمْ اونسے قیامت کے دن اَمْوَالُهُمْ اونکے مال وَلَآ اَوْلَادُهُمْ اور نہ اونکی
اولاد مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا عذاب الٰہی مین سے کوئی چیز اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ وہ منافق دوزخی ہین هُمْ فِيْهَا
وہ دوزخ مین خٰلِدُوْنَ ۝ ہمیشہ رہنے والے ہین منافق بھی ہمیشہ دوزخ کے اندر رہینگے ہین کافر کا حکم رکھتے ہین بلکہ اونکا درجہ
مشرکون سے بھی بہت نیچے ہوگا اور اونپر عذاب بہت سخت ہوگا يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا یاد کرو وہ دن جب اوٹھائیگا حق تعالی
سب منافقون کو اونکی قبرون سے فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ پھر قسم کھائینگے خدا کے واسطے اپنے اسلام اور اخلاص پر كَمَا يَحْلِفُوْنَ
لَكُمْ جسطرح قسم کھاتے ہین تمہارے واسطے وَيَحْسَبُوْنَ اور اوس دن گمان کرینگے اَنَّهُمْ یہ کہ وہ عَلٰى شَيْءٍ کسی چیز پر ہین
اور کام کرتے ہین جو قسم کھاتے ہین اور حق تعالی فرماتا ہے کہ اَلَآ اِنَّهُمْ آگاہ ہو جاؤ کہ بیشک وہ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ وہ جھوٹے ہین
اور اونکا جھوٹ اس حد کو پہونچ گیا کہ اوسکے سامنے جھوٹ بولتے ہین جو ظاہر اور باطن کا حال جانتا ہے اِسْتَحْوَذَ غالب ہوا عَلَيْهِمُ
الشَّيْطٰنُ اونپر شیطان اور وسوسہ دیکر اونھین گناہون کی رغبت دیتا ہے فَاَنْسٰهُمْ پس بھلا دی اونکو ذِكْرَ
اللّٰهِ خدا کی یاد کہ نہ وہ دل سے یاد کرتے ہین نہ زبان سے اُولٰٓئِكَ وہ لوگ بھول جانے والے حِزْبُ الشَّيْطٰنِ
لشکر ہین شیطان کے اور اونکی متابعت کرنے والے اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ آگاہ ہو جاؤ کہ لشکر شیطان
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وہ تو نقصان پانے والے ہین کہ اونھون نے ہمیشہ رہنے والی نعمتین ہاتھ سے کھوئین

اور ہمیشہ رہنے والے عذاب میں مبتلا ہونگے اِنَّ الَّذِیْنَ تحقیق کہ وہ لوگ جو یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مخالفت کرتے ہین
خدا اور رسول کی اُولٰٓئِكَ وہ لوگ فِی الْاَذَلِّیْنَ بہت ذلیل لوگون مین ہین اور اونکے ساتھ ہین یعنی
دنیا مین قتل اور قید ہونے کی ذلت مین گرفتار ہین اور عقبی مین رسوا اور روسیاہ اور بے اعتبار ہین كَتَبَ اللّٰهُ لکھا ہے
خدا نے لوح محفوظ مین یہ حکم کر دیا ہے لَاَغْلِبَنَّ اَنَا ضرور ضرور غالب ہونگا مین وَرُسُلِیْ اور میرے رسول رسول اگر
جہاد کے مامور ہین تو اونکا غلبہ قہر اور سیف کے سبب سے ہے اور اگر جہاد کے مامور نہین ہین تو دلیل و حجت سے اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ تحقیق
کہ اللہ قوی اور قادر ہے انبیا کی نصرت پر عَزِیْزٌ غالب ہے ہر حکم کرنے پر جو کچھ چاہے اور کوئی اوسے روکنے پر قادر نہین بیت
حلقے کہ آن نبار گہ کبریا بود کسے را دران خیال نصرت کجا بود حق تعالی منافقون کا ذکر اور خدا کے دشمنون کے ساتھ اونکی
دوستی بیان کر چکا تو اوسکے بعد مخلصون کی صفت فرماتا ہے کہ وہ مطلق کسی دشمن کے ساتھ دوستی نہین کرتے اگرچہ چند در چند قرابتین
واقع ہون چنانچہ فرماتا ہے کہ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ نپائیگا تو اوس گروہ کو جو ایمان لاتے ہین بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
خدا کا اور روز آخرت کا یُوَآدُّوْنَ محبت کرین اور دوست رکھین مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اوسکو جو مخالفت
کرتا ہو خدا کے ساتھ اور اوسکے رسول کے ساتھ یعنی مومن لوگ کافرون کو دوست نہین رکھتے وَلَوْ كَانُوْٓا اگرچہ ہون وہ خدا اور رسول کے
مخالف اٰبَآءَهُمْ اونکے باپ جیسے ابو عبیدہ جراح نے اپنے باپ عبداللہ جراح کو جنگ احد مین قتل کیا اَوْ اَبْنَآءَهُمْ
یا اونکے بیٹے ہون جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جنگ کے دن اپنے فرزند عبدالرحمن کو لشکر کفار سے طلب کیا کہ
اونکے ساتھ مقابلہ اور مقاتلہ کرین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق کو نہ چھوڑا کہ اپنے بیٹے سے مقابلہ کو
جائین اَوْ اِخْوَانَهُمْ یا اونکے بھائی ہون جیسے مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبید کو جنگ احد مین قتل کیا اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ
یا اونکے قرابتدار ہون جیسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو قتل کیا اور جیسے حضرت علی مرتضی
اور حضرت حمزہ اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم نے عتبہ اور شیبہ اور ولید کو جنگ بدر مین قتل کیا اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جو خدا کے
دشمنون سے محبت نہین کرتے كَتَبَ لکھا ہے خدا نے یعنی ثابت کر دیا ہے فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ اونکے دلون مین
ایمان کو یا ایمان کو اوسکے لوازم اخلاص اور استقامت و عدہ کے ساتھ اونکے دلون مین اکٹھا کر دیا ہے وَاَیَّدَهُمْ اور تائید اور
تقویت کی اونکی بِرُوْحٍ رحمت یا نصرت یا نور ہدایت کے ساتھ مِّنْهُ اپنے پاس سے اور بعضے یہ تفسیر کرتے ہین کہ مدد دی ہے اونکو
جبرئیل علیہ السلام یا قرآن کے سبب سے وَیُدْخِلُهُمْ اور داخل کریگا اونکو حشر کے دن جَنّٰتٍ تَجْرِیْ جنتون مین کہ
جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا اوسکے درختون کے نیچے سے الْاَنْهٰرُ نہرین پانی دودھ شہد اور شراب طہور کی خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ہمیشہ رہنے
والے ہین اونمین رَضِیَ اللّٰهُ راضی ہوا اللہ عَنْهُمْ اونسے اوس طاعت کے سبب سے جو اونسے ہوئی دنیا مین وَرَضُوْا اور راضی
ہوئے وہ عَنْهُ خدا سے اوس نعمت اور کرامت کے سبب سے جو اونسے عقبی مین عطا فرمانے کا وعدہ کیا ہے اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ
وہ لوگ خدا کا لشکر ہین اور اوسکے دین کی مدد کرنے والے ہین اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کا لشکر هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ع

وہ لوگ چھٹکارا پانے والے ہین امام ثعلبی جیسے جانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہین اور وہ اون نے اپنے مشایخ سے سنا ہے کہ داؤد
علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے حق تعالیٰ سے [illegible] کہ الٰہی تیرا [illegible] کون لوگ ہین خطاب آیا القانعۃ [illegible] ابصارہم والسلیمۃ اکفہم
والنقیۃ قلوبہم اولئک حزبی [illegible] اپنے محارم سے نگاہ ڈالنے سے [illegible] اور خلق کو آزار
پہونچانے اور حرام کا مال لینے سے اپنے ہاتھ روکے [illegible] انشاء اللہ [illegible] اور میرے عرش کے
گرد طواف کرینگے اور اسی باب مین کسی نے کہا [illegible]
[illegible]

سورة الحشر مدنية	بسم الله الرحمن الرحيم	وهي اربع وعشرون آية
سورہ حشر مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چوبیس ۲۴ آیتین ہین

سَبَّحَ تسبیح کہی اور پاکی کے ساتھ تعریف کی لِلّٰہِ خدا کے واسطے جو حمد وثنا کا مستحق ہے مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
اوس چیز نے جو آسمانون مین ہے اور اوس چیز نے جو زمینون مین ہے وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہے سب پر حکم مین الْحَكِيْمُ ○
پکا اور محکم کام کرنے والا لکھا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سن چار ہجری مین خواص اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ
اون دو مرد عامری کی دیت لینے یہود بنی النضیر کے محلہ مین تشریف لے گئے جو آپ کے عہد مین تھے اور عمرو بن امیہ بن ضمری نے اونھین قتل
کیا تھا جب آپ یہود کے گھر کی دیوار سے پیٹھ لگا کر بیٹھے یہود ایک بڑا پتھر چھت پر لیگئے کہ حضرت پر ڈالدین فوراً حضرت جبرئیل نے آپکو خبر کردی
اور آپ مدینہ منورہ مین پھر آئے اور یہود کے پاس کسیکو بھیجا کہ چونکہ تمھاری غداری ظاہر ہوگئی تو تم ہمارے شہر دیار سے نکلجاؤ اور اونکو آپ نے
دس دن کی مہلت دی یہود سامان سفر مہیا کرنے مین مشغول ہوئے اور عبداللہ بن ابی جو منافقون کا پیشوا تھا اوسنے کسیکو اون یہود کے
پاس بھیجا کہ تم اپنے گھرون سے نہ نکلو اپنے قلعون مین اڑ کر پڑے رہو مین اپنی قوم سے دو ہزار آدمیون سمیت تمھارا معین و مددگار ہون
یہود اوس منافق کی بات پر مغرور ہوکر باغی ہوگئے اور یہ خبر حضرت کو پہونچی آپ ایک گروہ لیکر اونکے سر پر پہونچے اور پندرہ دن تک اونکو
گھیرے رہے اوس منافق نے یہود سے وعدہ نہ وفا کیا اور کچھ مدد نہ کی آخر یہود نے اوس خوف وہراس کی وجہ سے جلاوطنی قبول کی جو خدا نے
اونکے دلون مین ڈالدیا تھا اور جب شہر بدر ہونا اونھون نے قبول کرلیا تو حضرت نے ارشاد کیا کہ یہ شرط ہے کہ اپنے ہتھیار چھوڑ جاؤ اور
تمھارے جانور جسقدر مال اوٹھا سکین اونپر لادلیجاؤ یہ امر قرار پایا اور حق تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ هُوَ الَّذِيْ وہ وہ خداوند ہے جسنے ذلیل
کرنے کی وجہ سے اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا نکالدیا اونھین جو نہ ایمان لائے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل توریت مین سے یعنی
بنی نضیر مین سے مِنْ دِيَارِهِمْ اونکے گھرون سے جو مدینہ مین بنے تھے لِاَوَّلِ الْحَشْرِ پہلی بار اونکو جزیرہ عرب سے نکالنے کے
واسطے اور اونکا دوسرا نکالنا خیبر سے ہوگا یا یہ لوگون کا پہلا حشر ہے ملک شام کی طرف اسواسطے کہ آخر زمانہ مین ایک آگ
مشرق کی جانب سے آئیگی اور لوگون کو زمین شام کی طرف ہنکادیگی اور وہین قیامت قائم ہوگی اور وہ دوسرا حشر قائم ہوگا

[illegible] ٨١

مَا ظَنَنْتُمْ تم گمان نہ رکھتے تھے ای مومنو اَنْ يَّخْرُجُوْا یہ کہ نکل جائینگے بنی نضیر مدینہ سے بہت مرد ہونیکی جہت اور
اور شوکت کی وجہ سے وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اور گمان کیا اونھون نے کہ اونکو مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ باز رکھنے والے
قلعے مِّنَ اللّٰهِ اونپر حکم اور قضاے آلہی نازل ہونے سے فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ پھر آیا اونپر عذاب آلہی کا دن مِنْ حَيْثُ
لَمْ يَحْتَسِبُوْا اوس جگہ سے جہان سے اونھون نے گمان نہ کیا تھا وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ اور
ڈال دیا اسنے اونکے دلون مین رعب اور خوف کہ شہر بدر ہونے پر مستعد ہوگئے اور جب شہر سے نکلجانے کا حکم ہوا يُخْرِبُوْنَ
خراب کرتے ہین اور گراتے ہین بُيُوْتَهُمْ اپنے گھر بِاَيْدِيْهِمْ اپنے ہاتھون سے وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ اور مومنون کے
ہاتھون سے یعنی اونھون نے عہد شکنی کی یہانتک کہ اونکے گھر اہل ایمان کے ہاتھون سے خراب ہوے تو گویا اونھون نے خود اپنے ہاتھون سے
خراب کیے لکھا ہی کہ یہود جب وطن چھوڑنے پر آمادہ ہوے اور سمجھے کہ ہمارے مکانات مومنون کے قبضے مین آئینگے تو اپنے مکان کھودتے
تھے اور جو دروازے اور لکڑی اور پتھر اونھین اچھا معلوم ہوتا اوسے اپنی جگہ سے اوکھاڑ کر چاہتے تھے کہ اپنے ساتھ لیجائین تو چھ سو اونٹ
لاد کر اپنے کو آراستہ کیا اور بناوٹ کی راہ سے دف بجاتے اور گاتے ہوے مدینہ منورہ کے بازار سے نکلے بعضے تو ولایت شام مین
چلے گئے اور بعضے خیبر مین فَاعْتَبِرُوْا پس عبرت لو يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ ای آنکھون والو یعنی اونکا حال دیکھو اور عبرت پکڑو
وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ اور اگر نہ یہ ہوتا کہ خدا نے لکھا ہی لوح مین اور حکم کیا ہی عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ اونپر جانا اپنے نکلجانے کا تو
لَعَذَّبَهُمْ ضرور عذاب کرتا اونکو فِي الدُّنْيَا دنیا مین قتل ہونے اور لونڈی غلام بننے کے سبب وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اور اونکے
واسطے باوصف اسکے کہ دنیا مین شہر بدر ہوے آخرت مین عَذَابُ النَّارِ ۝ عذاب ہی آتش دوزخ کا ذٰلِكَ یہ عذاب
اونپر بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہی کہ اونھون نے شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ دشمنی کی خدا اور اوسکے رسول کے ساتھ اور
حکم کی مخالفت اختیار کی وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ اور جو کوئی دشمن رکھتا ہی اللہ کو فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝
سخت عذاب کرنے والا ہی اوس پر اور جو اوسکے مثل ہین اونپر لکھا ہی کہ محاصرہ کے زمانہ مین حکم ہوا کہ اونکے خرمون کے باغ کاٹے جائین
نخل عجوزہ کے سوا اور حضرت عبداللہ بن سلام اور ابولیلی مازنی رضی اللہ عنہما اس کام پر مامور ہوے تو ابولیلی رضی اللہ عنہ اچھے
درخت کاٹتے اور کہتے کہ مین انھین کاٹ کر منافقون کے دل توڑتا ہون اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اونمین سے بڑے
بڑے درخت کاٹتے اور کہتے کہ مین جانتا ہون کہ حق تعالی یہ خرمے کے درخت مسلمانون کے ہاتھ مین چھوڑ دیگا تو جو درخت بہتر ہین وہ مین
مسلمانون کے واسطے چھوڑتا ہون تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ وہ جو کاٹے تمنے خرمے کے درختون مین سے
اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا یا چھوڑا تمنے اونکو قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا قائم اونکی جڑون پر فَبِاِذْنِ اللّٰهِ پس خدا کے حکم سے ہی اور
اوسکی پسند کے موافق اسواسطے کہ تمکو مدد دے وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ اور اسواسطے ہی کہ ذلیل اور خوار کرے یہود کو جو دائرہ
ایمان سے باہر نکلے ہوے ہین لکھا ہی کہ جب بنی نضیر شہر بدر ہوے تو پچاس زرہین اور پچاس خود اور تین سو چالیس تلوارین اونکی رہین اور اونکے
مال اور باغ سب فی ہوے یعنی سب خاص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حصہ ہوا پھر حضرت نے جو چیز جسے چاہی عطا کی اور باغات

بعضے لوگون کو بخشے اور اکثر روایتون سے معلوم ہوتا ہی کہ اوسمین پانچ حصے کر دیے اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اسی روایت کی طرف
گئے ہین اور حق تعالی اس باب مین فرماتا ہی وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ اور جو کچھ پھیر دیا اللہ نے عَلٰی رَسُوْلِهٖ رسول اپنے پر مِنْهُمْ اونکے مال
اور ملک مین سے یعنی جو غنیمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کی فَمَآ اَوْجَفْتُمْ تو نہین دوڑایا تمنے عَلَیْهِ اوسپر واسطے
حاصل کرنے کے مِنْ خَیْلٍ کسی گھوڑے سے وَّلَا رِکَابٍ اور نہ اونٹ سے یعنی تم لوگ اس حصار پر پیادہ آئے تھے اور زیادہ
لڑائی بھی نہین ہوئی کہ تمکو کچھ تکلف اور دقت ہوئی ہو اور تمنے لڑ بھڑ کر اس حصار کو فتح نہین کیا وَّلٰکِنَّ اللّٰهَ اور لیکن اللہ اپنی
مدد سے یُسَلِّطُ رُسُلَهٗ مسلط اور غالب کر دیتا ہی اپنے پیغمبرون کو عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ جسپر چاہتا ہی وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ اور اللہ ہر چیز پر پیغمبرون کو غالب اور دشمنون کو مغلوب کرنے پر قَدِیْرٌ قادر ہی کبھی سبب ظاہری جیسے جدال اور قتال سے
اونکو غلبہ دیتا ہی اور کبھی سبب باطنی جیسے اونکے دلون مین خوف و ہراس ڈالتا ہی مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ جو کچھ پھیر دیا اللہ عَلٰی رَسُوْلِهٖ
اپنے رسول پر مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی دیہاتون اور اہل شہر کے اموال اور املاک مین سے جو لڑکر نہین لیے جاتے فَلِلّٰهِ پس خدا کے
واسطے ہین وَلِلرَّسُوْلِ اور رسول کے لیے وَلِذِی الْقُرْبٰی اور قرابتیون کے واسطے جو رسول سے قرابت رکھتے ہین
وَالْیَتٰمٰی اور بے باپ کے محتاج بچون کے لیے وَالْمَسٰکِیْنِ اور فقیرون محتاجون کے واسطے وَابْنِ السَّبِیْلِ اور راہ چلنتون
یعنی مسافرون کے لیے جو مال نہ رکھتے ہون علما اس بات پر ہین کہ فئے خاص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے تھا اور اوسکی تقسیم
آپسے متعلق تھی اپنی زندگی مین اہل و عیال کے واسطے سال بھر کا خرچ آپ اوس سے کرتے تھے اور باقی جس طرح حق تھا آپ تقسیم فرماتے تھے اور
آپ کی وفات کے بعد بعض علما ظاہر آیت پر حمل کرکے چھ حصون پر تقسیم کرتے ہین جو حصہ خدا کے نام کا ہی اوسے کعبہ شریف اور مسجدون کی
تعمیر مین صرف کرتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ حق تعالی کا نام فقط تعظیم کے واسطے ہی اور پانچ ہی حصون پر تقسیم کرتے ہین اور رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حصہ مین اختلاف کیا ہی بعضے کہتے ہین کہ امام اوسکا مصرف ہی اور بعض کے نزدیک مسلمانون کے مصالح مین
صرف کرنا چاہیے اور بعضون کے نزدیک مجاہدون کے ہتھیار وغیرہ مین صرف کرنا چاہیے اور معالم مین ہی کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ جب غنیمت
لیتے تو اوسکا سردار اوسمین ایک چوتھائی لیتا اور باقی مین سے بھی اپنے واسطے تحفہ اختیار کرتا اور اوسے صفی کہتے اور باقی قوم پر چھوڑتا
اور قوم کے تونگر لوگ اوسے فقیرون پر تقسیم کرنے مین حیف کرتے رؤسائے اہل ایمان کے ایک گروہ نے یہی خیال کرکے بنی النضیر کی غنیمتون کے
باب مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ اس مال غنیمت مین سے ایک چوتھائی اور صفی لے لیجیے اور باقی
چھوڑ دیجیے کہ ہم تقسیم کرلین حق تعالی نے اوسکو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص حصہ کرکے اوسکی تقسیم اوس طرح پر مقرر فرمائی اور فقرا کو بھی
اور فرمایا کہ مینے فئی کا حکم ظاہر کر دیا کَیْ لَا یَکُوْنَ تاکہ نہووے دُوْلَةً پھرنے والی ہاتھون ہاتھ بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ درمیان
مالدارون کے مِنْکُمْ تمھارے کہ اپنے حق سے زیادہ لیلین اور فقیرون کو کم دین یا محروم رکھین جیسے زمانہ جاہلیت مین تھا وَمَآ اٰتٰىكُمُ
الرَّسُوْلُ اور جو دے تمکو رسول فئی اور غنیمت مین سے فَخُذُوْهُ تو لیلو تم اوسکو کہ وہ تمھارا حق ہی وَمَا نَهٰىكُمْ
عَنْهُ اور جس چیز سے نہی کرے تمکو جیسے غنیمت مین خیانت فَانْتَهُوْا تو باز رہو اوس سے اور محقق لوگ اس

[illegible] متعلق تمام ہو اور اوسکے معنی یہ ہین کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس بات کا حکم کرین اوسے قبول کرلو اور حکم مانو اور
[illegible] باز رہو کہ اونکا امر و نہی برحق ہے جو کوئی اونکے حکم کی تعمیل کرے نجات پائیگا اور جو کوئی اونکی نہی سے
[illegible] بیت آنکس کہ شد متابع رسول تو قد نجا ✽ وان کو خلاف امر تو ورزید قد ہلک ✽ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط
[illegible] رسول کی مخالفت کرنے مین اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ سخت عذاب کرنے والا ہے
[illegible] لوگون کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرتے ہین لِلْفُقَرَاءِ الْمُهٰجِرِيْنَ اور فئی کی تقسیم یتیمون مسکینون
[illegible] فقیرون کے لیے ہے [illegible] ہجرت کرنے والے فقیرون کے واسطے الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا وہ جو نکالے گئے ہین مِنْ دِيَارِهِمْ
اپنے گھرون سے جو مکہ مین تھے وَاَمْوَالِهِمْ اور دور پڑے ہین اپنے مالون سے يَبْتَغُوْنَ طلب کرتے ہین فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ
فضل اللہ سے وَرِضْوَانًا اور اوسکی خوشنودی یعنی اونکی ہجرت تجارت اور دنیوی غرضون کے واسطے نہ تھی بلکہ حق تعالی سے
حق تعالی کی رحمت اور خوشنودی کے وہ طالب تھے اور خدا و رسول کی محبت مین اونھون نے اپنے گھر اور مال چھوڑے وَيَنْصُرُوْنَ
اللّٰهَ اور مدد کرتے ہین خدا کے دین کی اپنی جان اور مال سے وَرَسُوْلَهٗ اور مدد کرتے ہین اوسکے پیغمبر کی یاری کر کے اُولٰٓئِكَ
وہ مہاجرون کا گروہ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ وہ ہین سچے دین اسلام مین قول کی رو سے بھی اور فعل کی راہ سے بھی وَالَّذِيْنَ
اور وہ لوگ انصار کے واسطے جنھون نے تَبَوَّؤُا الدَّارَ مقام کیا ہجرت کے گھر وَالْاِيْمَانَ اور ایمان کے گھر یعنی مدینہ منورہ
مین امام ابوبکر نقاش کی تفسیر مین ہے کہ یہ مدینہ منورہ کا نام ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا یہ نام رکھا تو اس آیت کے معنی
ہوئے کہ اونھون نے مدینہ مین اقامت کی مِنْ قَبْلِهِمْ مہاجرون کی ہجرت کے قبل اس سے انصار مراد ہین جو وہان اپنے گھرون مین
ایمان لائے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لانے سے دو برس قبل مسجدین بنائی تھین يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ
دوست رکھتے ہین اوسے جسنے ہجرت کی اِلَيْهِمْ اونکے شہر و دیار کی طرف اور اوسے جگہ دیتے ہین اور اپنے مال سے امداد اور اعانت
کرتے ہین وَلَا يَجِدُوْنَ اور نہین پاتے فِيْ صُدُوْرِهِمْ اپنے دلون مین حَاجَةً حسد اور کپٹ اور دغدغہ مِّمَّآ اُوْتُوْا
اوس چیز سے جو وہ دیے جاتے ہین مراد یہ ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کو طلب فرمایا اور اونھون نے
مہاجرون کے ساتھ جو اعانت اور امداد اور احسان کیا تھا وہ بیان کیا پھر فرمایا کہ اے گروہ انصار اگر تم چاہو تو بنی نضیر کے مال تم
سب کو مین تقسیم کردون اور مہاجر لوگ بدستور سابق تمھارے گروہ مین رہین اور اگر چاہو تو یہ مال خاص مہاجرون کو مین دیدون
اور وہ تمھارے گھرون سے نکلکر اپنے امور معیشت کے بندوبست مین مشغول ہون پس حضرت سعد بن ابی وقاص اور سعد بن معاذ
اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہم کہ اہل مدینہ کے پیشوا تھے بولے کہ یا رسول اللہ ہمارا جی یہ چاہتا ہے کہ یہ مال بھی آپ مہاجرون کو تقسیم فرمائیں
اور جسطرح وہ ہمارے گھرون مین رہتے ہین اوسی طرح ہمارے گھرون مین رہین بھی اسواسطے کہ ہمارے گھرون مین اون ہی کے سبب سے نور اور
برکت ہے پس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کے حق مین دعا فرمائی اور حق تعالی اونکی شان مین فرماتا ہے کہ وَيُؤْثِرُوْنَ
اور ایثار کرتے ہین اور مقدم رکھتے ہین مہاجرون کو عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اپنی جانون پر یعنی اپنی ذاتون سے پہلے اونکو دیتے ہین

وَلَوْ كَانَ بِهِمْ اور اگرچہ ہو اونکو خَصَاصَةٌ فقر حاجت اوس چیز کی جو ایثار کرتے ہین اسباب النزول میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
منقول ہے کہ ایک سیری بھونی ہوئی کسی فقیر صحابی کے واسطے کوئی شخص لایا اون صحابی نے دوسرے مسلمان کو جو اونسے زیادہ محتاج
تھا بھیجدی اوسنے تیسرے پر ایثار کی اسی طرح نو محتاجون تک پہنچی دوسرے پر ایثار کی اور یہ آیت اون اغنی فقیرون کی شان مین نازل
ہوئی حکما اس بات پر ہین کہ جن چھ صفتون کو جود شامل ہے اونمین صفت ایثار بہت کامل اور فاضل صفت ہے اور ایثار یہ ہے کہ کوئی شخص
کسی چیز کا محتاج ہو اور دوسرے کو اوسکا مستحق دیکھے تو اپنے صرف مین نہ لاوے اوسے دیدے رباعی کریم کامل آنرا شناسم اندرین دوران
کہ گر نانے رسد از آسیائے چرخ گردانش ز استغنائے ہمت باوجود فقر و بے برگی نہ خود گیرد و سازد نثار بے نوا یانش وَمَنْ
يُوقَ اور جو کوئی نگاہ رکھا جائے شُحَّ نَفْسِهٖ بخل سے اوسکا نفس یعنی اپنے نفس کو مال کی محبت اور خرچ کرنے کی عداوت سے
باز رکھے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وہ ہین چھٹکارا پانے والے یا حصہ پانے والے دنیا مین نقد نیکنامی کا
اور آخرت مین وعدہ کیے ہوئے ثواب کا وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ اور جو لوگ آئے اور آتے ہین مِنْۢ بَعْدِهِمْ بعد مہاجرون و انصار کے
اس سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے تابع مراد ہین روز قیامت تک يَقُوْلُوْنَ کہتے ہین کہ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اے ہمارے رب
بخشدے ہمکو وَلِاِخْوَانِنَا اور ہمارے بھائیون کو الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وہ جو سبقت لیگئے ہمپر ایمان میں
وَلَا تَجْعَلْ اور نہ رکھ فِيْ قُلُوْبِنَا ہمارے دلون مین غِلًّا کینہ اور حسد اور خیانت لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کے
ساتھ جو ایمان لائے ہین ہمسے پہلے یعنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رَبَّنَآ اے ہمارے رب اِنَّكَ رَءُوْفٌ بیشک تو
مہربان ہے ہماری دعا قبول کر رَّحِيْمٌ ○ رحمت والا اپنی رحمت سے ہمکو سابقون کے گروہ مین داخل کر علما نے کہا ہے کہ جس کسیکو
اصحاب مین سے کسی ایک کے ساتھ بھی دل مین کینہ ہو وہ اس آیت والون مین سے نہین ہے اور اس دعا سے محروم ہے صاحب انوار نے فرمایا
کہ حق تعالی نے مسلمانون کے تین مرتبہ کیے ہین مہاجر انصار تابعین کہ یہ حضرات دل کی سادگی اور طینت کی پاکی سے موصوف ہین تو جو
شخص اس صفت پر نہو وہ مومنون کی قسمون سے باہر ہو جائیگا اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا تونے اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا اون لوگون کی
طرف جو نفاق کرتے ہین اور جو کچھ اونکے دل مین ہے اوسکے خلاف ظاہر کرتے ہین یعنی ابن ابی اور ابن نبتل اور رفاعہ اور اونکے لشکر کہ
اونھون نے بنی نضیر کے پاس پیغام بھیجا تھا کہ تم جو محمد کے ساتھ لڑائی کیا چاہتے ہو اسمین ہم تمھارے شریک ہین اور تمھاری پوری
اعانت ہم کرینگے اور ہم تمھارے ساتھ ایسے متحد ہین کہ اگر وہ تمکو اس شہر و دیار سے نکال دینگے اور تمپر غالب آئینگے تو ہم تمھاری رفاقت
کرینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقون کا حال دیکھو کہ وہ يَقُوْلُوْنَ کہتے ہین لِاِخْوَانِهِمُ
اپنے بھائیون سے جو کفر مین اونکے مثل ہین الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ جو نہین ایمان لائے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
اہل توریت مین سے کہ وہ یہود ہین کہ غم نہ کرو لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ اگر نکال دیے جاؤگے تم اپنے شہر و دیار سے تو لَنَخْرُجَنَّ
ضرور نکلینگے ہم بھی مَعَكُمْ تمھارے ساتھ محبت اور حمیت کی وجہ سے وَلَا نُطِيْعُ اور ہم اطاعت نہ کرینگے
فِيْكُمْ تمھاری ایذا اور رنج مین اَحَدًا کسی کی کہ وہ محمد ہین یا تمھارے برخلاف کسی مسلمان کی ہم اطاعت نہ کرینگے

آبدًا ہمیشہ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ اور اگر تم قتال کیے جاؤ گے یعنی مسلمان تمہارے ساتھ قتال کرینگے تو لَنَنْصُرَنَّكُمْ البتہ ضرور ضرور
ہم مدد دینگے تمکو وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ منافق اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ بیشک وے جھوٹے ہیں لَئِنْ
اُخْرِجُوْا اگر نکال دیے جائیں یہود مدینہ سے تو لَا يَخْرُجُوْنَ نہ نکلینگے منافق مَعَهُمْ اونکے ساتھ اور اونکی موافقت اور مصاحبت
نہ کرینگے وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا اور اگر قتال کیا جائے اونکے ساتھ تو لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ نہ مدد دینگے منافق اونکو وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ
اور اگر بالفرض مدد دیں منافق یہود کو اور لڑائی میں اونکے ساتھ موجود بھی ہوں تو لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ البتہ پھر جائینگے اور اونکے یعنی
شکست پاکر بھاگ جائینگے ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ○ پھر اونکے پسپا ہوجانے کے بعد بنی نضیر مدد نہ دیے جائینگے یعنی جب اونکے مددگار ہی
پسپا ہوجائینگے تو پھر وہ کیونکر مدد پائینگے لَاَنْتُمْ البتہ تم اے مومنو اَشَدُّ رَهْبَةً بہت سخت ہو خوف کی راہ سے فِيْ
صُدُوْرِهِمْ اونکے دلوں میں مِّنَ اللّٰهِ اللہ سے یعنی منافق لوگ تمسے بہت ڈرتے ہیں اوسقدر خدا سے نہیں ڈرتے ذٰلِكَ یہ جو
اونکو تمسے بڑا ڈر ہی بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہی کہ وہ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ○ ایک گروہ ہیں کہ نہیں جانتے خدا کی عظمت ورنہ چاہیے تھا
کہ اوس سے ڈرتے لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ نہیں قتال کرتے تمہارے ساتھ جَمِيْعًا وہ سب یعنی یہود اور منافق اِلَّا فِيْ قُرًى
مُّحَصَّنَةٍ مگر دیہات میں کہ جو مضبوط کیے گئے ہیں خندق اور برج وغیرہ سے اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ یا دیواروں کے پیچھے سے تیروں
اور تیروں سے یعنی اونکو یہ قوت نہیں ہے کہ میدان میں روبرو ہوکر تمسے مقاتلہ اور مقابلہ کرسکیں اور یہ خوف اور بزدلی کی وجہ سے نہیں بلکہ بَاْسُهُمْ
لڑائی اونکی بَيْنَهُمْ ایک دوسرے کے درمیان جب وہ لڑائی کرتے ہیں شَدِيْدٌ سخت ہے مگر جو شجاع کہ خدا اور رسول سے لڑتا ہے وہ ڈرپوک
اور بزدل ہوجاتا ہے تو وہ اوس خوف کے سبب سے جو خدا نے اونکے دلوں میں ڈالدیا ہے روبرو ہوکر مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے تَحْسَبُهُمْ
جَمِيْعًا تو گمان کرتا ہے یہود اور منافقوں کو سب کو مجتمع اور متفق رائے اور تدبیر میں وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى حالانکہ اونکے دل پراگندہ
اور پریشان ہیں اسواسطے کہ اونکے عقائد اور مقاصد مختلف پڑے ہیں ذٰلِكَ یہ برے اوصاف جو اونمیں ہیں بِاَنَّهُمْ
بسبب اسکے ہیں کہ وہ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ○ گروہ ہیں کہ عقل نہیں پکڑتے اور دریافت نہیں کرتے اوس چیز کو جسمیں اونکی
صلاح ہے اون یہود کی مثل كَمَثَلِ الَّذِيْنَ جیسے اون لوگوں کی مثل ہے جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ اونسے پہلے قَرِيْبًا
قریب زمانہ میں کہ ذَاقُوْا چکھا اونھوں نے وَبَالَ اَمْرِهِمْ وبال اپنے کام کا یعنی ضرر اپنے گناہ کا وَلَهُمْ اور اونکے
واسطے ہی دنیا میں ذلت اور رسوائی کے علاوہ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ عذاب دردناک آخرت میں اور یہود کو فریب دینے
اور اونسے مدد کا وعدہ کرنے میں منافقوں کی مثل كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ جیسے شیطان کی مثل ہے اِذْ قَالَ جب اوسنے
کہا لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ کافر کو کہ اپنے کفر پر ثابت اور قائم رہ کہ میں تیرا یار اور مددگار ہوں فَلَمَّا كَفَرَ پھر جب وہ
کفر پر ثابت قدم ہوگیا اور شرک کے درخت کی جڑ اوسکے دل کی زمین میں خوب جمگئی تو قَالَ کہا شیطان نے کہ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ
مِّنْكَ میں تجھسے بیزار ہوں اِنِّيْٓ بیشک میں اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ○ ڈرتا ہوں اللہ سے جو
رب ہے سب اہل عالم کا شیطان سے ابلیس مراد ہے اور انسان سے ابوجہل اور یہ گفتگو اوس وقت تھی جب ابوجہل جنگ بدر کی طرف

متوجہ ہوا اور قبیلہ کنانہ سے تعلق رکھتا تھا سراقہ بن مالک کی صورت پر ابلیس ظاہر ہو کر ابوجہل سے بولا کہ ابو الحکم تم
تدبیر کہ میں تمہارا یار اور مددگار ہوں [illegible] جب لڑائی کا ہنگامہ گرم ہوا اور ابلیس نے دیکھا کہ مسلمانوں کی مدد کو آسمان سے فرشتے اوترے
ہیں تو بھاگا اور کافروں سے بولا کہ میں تم سے بیزار ہوں الی آخرہ [illegible] یہ قصہ مذکور ہو چکا ہے اور بعضے اس بات پر ہیں کہ شیطان سے
ابیض ابلیس کا بیٹا مراد ہے اور انسان سے برصیصا راہب [illegible] کہ اوسنے اوسکو کفر پر رکھا اور آخر کو اپنی بیزاری ظاہر کی اور
حکایت مجملاً اسطور پر ہے کہ برصیصا نے ستر برس خدا کی عبادت کی اور شیطان اوسکے امر میں عاجز آگئے تو ابیض [illegible] اغوا اور
گمراہ کرنے کا ذمہ دار ہو کر آیا آدمی کی شکل پکڑ کر اور اوسکا مرید ہو کر خدمت کرنے لگا راہب اوسکی شدت [illegible]
ہو گیا اور اوسکا مرید ہو گیا اور ابیض نے وہاں سے جانے کا ارادہ کیا تو [illegible] دن کی صحت اور جو لوگ مبتلائے بلا ہوں اونکی [illegible]
چند کلمات راہب کو تعلیم کیے پھر شہر میں آکر ایک شخص کا گلا دبایا اور ایک طبیب کی صورت پر ظاہر ہو کر اوس شخص کے عزیزوں سے کہا
کہ جب تک برصیصا اسکے حق میں دعا نہ کریگا اچھا نہ ہوگا لوگ اوسے برصیصا کے صومعہ کے دروازہ پر لیگئے جب برصیصا نے
اوسپر دم کیا شیطان نے اوس سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور وہ صحت ہو گئی غرض کہ ابیض اسی طرح آدمیوں کو بلا میں مبتلا کر کے
برصیصا پاس لیجانے کی راہ بتایا کرتا جب وہ وہی کلمات [illegible] دم کرتا تو یہ اوس مبتلا کو چھوڑ دیتا یہانتک کہ اسی طرح بادشاہ کی بیٹی
بیمار ہوئی اوسے برصیصا کے صومعہ پر لائے برصیصا نے دعا کی ابیض نے اوسے چھوڑ دیا اور وہ اچھی ہو گئی بس اوس لڑکی کو
برصیصا کے سپرد کیا ابیض نے برصیصا کو وسوسہ دیا یہانتک کہ اوسنے اوس شاہزادی سے زنا کیا اور وہ حاملہ ہوئی [illegible] خوف سے اوسکو
قتل کر ڈالا ابیض نے شاہزادی کے بھائیوں کو اس بات سے مطلع کر دیا اونھوں نے برصیصا کو پکڑ کر سولی پر چڑھایا اور اوسوقت
ابیض اوسی پہلی صورت پر ظاہر ہوا اور برصیصا سے کہا کہ مجھے سجدہ کر کہ تجھے چھوڑا دون برصیصا نے سجدہ کیا تو ابیض نے اوس سے
بیزاری ظاہر کی اور وہ بے سعادت اس سب عبادت کے بعد شقاوت ابدی میں گرفتار رہا نظم غافل مشو کہ مرکب مردان مرد را
در سنگلاخ وسوسہ پیہا بریدہ اند ـ نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ـ ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا
پس ہوا انجام کار اوس شیطان اور انسان کا أَنَّهُمَا یہ کہ وہ دونوں فِي النَّارِ آتش دوزخ میں خَالِدَيْنِ فِيهَا ہمیشہ رہنے والے
ہیں اوسمیں وَذَٰلِكَ اور آگ میں ہمیشہ رہنا جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ○ ع جزا ہے کافروں کی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو ع
جو ایمان لائے ہو اتَّقُوا اللَّهَ ڈرو عذاب الٰہی سے اور اوسی کی طرف پھرو وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ اور چاہیے کہ دیکھے ہر شخص
مَّا قَدَّمَتْ اوس چیز کو جو اوسنے آگے بھیجی ہے لِغَدٍ کل قیامت کے واسطے تاکہ اگر نیکیاں اور طاعتیں کی ہیں
تو شکر کرے اور اوسکی زیادتی میں کوشش کرے اور اگر برائیاں اور گناہ آگے بھیجے ہیں تو توبہ کرے [illegible] وَاتَّقُوا اللَّهَ
اور ڈرو اور بچے رہو قہر خدا سے اس حکم کا مکرر لانا تاکید کے واسطے ہے یا پہلا حکم ادائے واجبات میں ہے اس قرینہ سے کہ
عمل اوسکے ساتھ ملا ہوا ہے اور دوسرا حرام چیزیں چھوڑ دینے میں ہے اس دلیل سے کہ فرماتا ہے کہ إِنَّ اللَّهَ بیشک اللہ خَبِيرٌ
جاننے والا ہے بِمَا تَعْمَلُونَ ○ وہ چیز جو تم کرتے ہو اور کشف الاسرار میں ہے کہ اول اشارہ ہے اصل تقوے کی طرف

اور دوسرا کمال تقوی کی جانب یا پہلا تقوی عوام کا ہی اور وہ حرام چیزون سے پرہیز کرنا ہی دوسرا خواص کا تقوی ہی اور وہ پرہیز کرنا اور بچنا ہی ماسوی اللہ سے **بیت** اصل تقوی گزار این راہ ست ¤ ترک مجموع ماسوی اللہ ست ¤ **وَلَا تَكُونُوا** اور نہ ہو تم ای مومنو **كَالَّذِينَ** مثل اون لوگون کے جنھون نے **نَسُوا اللّٰهَ** چھوڑ دیا اللہ کو جیسے یہود اور منافق اور مشرک **فَأَنْسٰهُمْ أَنْفُسَهُمْ** پھر خدا نے بھلا دین اوپر اونکی جانین کہ اپنے واسطے اونھون نے کچھ نیکی پہلے سے نہ بھیجی اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ توفیق کا دروازہ بھی اونکے منھہ پر بند کر دیا اور سہل بن عبد اللہ نے یہ تفسیر کی ہی کہ گناہ کے وقت خدا کا حکم وہ بھول گئے حق تعالی نے بھی توجہ انکو بھلا دی **أُولٰئِكَ** وہ لوگ **هُمُ الْفٰسِقُونَ** وہ ہین فرمانبرداری سے باہر ہونے والے **لَا يَسْتَوِي** برابر نہین ہین خدا کے نزدیک **أَصْحٰبُ النَّارِ** دوزخ والے کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل و خوار کرکے آتش دوزخ کے مستحق ہو گئے **وَأَصْحٰبُ الْجَنَّةِ** اور جنت والے کہ اونھون نے نفس کا کمال حاصل کرنے مین کوشش کرکے جنت کی قابلیت حاصل کی **أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ** جنت کے لوگ یعنی جنت مین رہنے والے **هُمُ الْفَآئِزُونَ** وہ ہین چھٹکارا پانے والے یعنی عذاب دوزخ سے چھٹکارا پائے ہوے اور قائم رہنے والی نعمتون سے ملے ہوے **لَوْ أَنْزَلْنَا** اگر بھیجتے ہم **هٰذَا الْقُرْاٰنَ** یہ قرآن **عَلٰى جَبَلٍ** کسی پہاڑ پر اور اوس پہاڑ کو ہم فہم و ادراک دیتے تو **لَرَأَيْتَهُ** ضرور دیکھتا اوسے **خَاشِعًا** ڈرنے والا اور فرمانبردار **مُتَصَدِّعًا** پھٹا ہوا اور ٹکڑے ٹکڑے **مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ** خدا کے خوف سے اور اوس وعید کی ہیبت سے جو اوسمین ہی یعنی پہاڑ باوصف اس بڑائی اور سختی کے اگر قرآن سمجھتا تو ڈرتا اور حکم مانتا اور آنکھون سے چشمے بہاتا اور کافرون کے سخت دل اوس سے اثر نہین قبول کرتے **بیت** ای دل سنگین تو یک ذرہ سوی ان گیر نیست ¤ نفس کافر کیش تو از ترک عصیان سیر نیست ¤ **وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ** اور یہ مثلین **نَضْرِبُهَا** بیان کرتے ہین ہم **لِلنَّاسِ** لوگون کی تنبیہ کو **لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ** کہ شاید اوسمین سوچین اور اوس سے حصہ لین **هُوَ اللّٰهُ** وہ اللہ جسنے قرآن بھیجا **الَّذِي** وہ اللہ ہی **لَا إِلٰهَ** نہین ہی کوئی معبود مستحق عبادت **إِلَّا هُوَ** مگر وہ **عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ** جاننے والا ہی پوشیدہ اور آشکارا کا اور بعضون نے کہا ہی کہ جاننے والا معدوم اور موجود کا یا زندگی اور موت یا رزق اور اجل کا یا دنیا اور آخرت کا یا اوس چیز کا جو ہی اور اوس چیز کا جو ہوگی **هُوَ الرَّحْمٰنُ** وہ ہی بڑا رحم کرنے والا کہ اوسکی رحمت عام سبقت لیجانے والی نے دنیا مین سب خلق کو گھیر لیا ہی **الرَّحِيمُ** بڑی رحمت والا کہ اوسکی خاص رحمت مومنون کو پہونچیگی آخرت مین عفو اور مغفرت رضامندی اور رویت کے ساتھ **هُوَ اللّٰهُ** وہ ہی خدا **الَّذِي** وہ خدا کہ کسی وجہ سے **لَا إِلٰهَ** نہین ہی کوئی معبود عبادت کے قابل **إِلَّا هُوَ** مگر وہ **الْمَلِكُ** بادشاہ کہ اوسکی ذات کا جلال احتیاج سے محفوظ ہی اور اوسکی صفات کا کمال استغنائے مطلق سے ملا ہوا ہی **الْقُدُّوسُ** پاک نقصان اور عیبون کے شائبون سے اور منزہ آفتون کے راہ پانے سے **السَّلٰمُ** سالم عیبون اور علتون سے مبرا ضعف اور عجز اور خلل سے **الْمُؤْمِنُ** امن دینے والا مومنون کا عقوبت نیران سے یا بچانے والا خلق کو ایمان اور امان کی طرف یا رسولون کی تصدیق کرنے والا معجزے اور دلیلین ظاہر کرنے سے **الْمُهَيْمِنُ** سچا گواہ اوسپر جو کچھ خلق کرتی ہی یا خلق کا نگہبان یا عدل کے ساتھ قائم یا پوشیدہ باتون پر مطلع یا حق حق حکم کرنے والا اور بعضون نے کہا ہی کہ مہیمن اللہ کے نامون مین سے

ایک نام ہے کہ اسکے معنی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا **اَلْعَزِیْزُ** غالب حکم میں یا عزت دینے والا **اَلْجَبَّارُ** بزرگوار یا سر توڑنے والا یا ٹوٹے ہوؤں کا کام بنانے والا **اَلْمُتَکَبِّرُ** عظمت اور کبریا کا مستحق **سُبْحٰنَ اللّٰہِ** پاک ہے اللہ **عَمَّا یُشْرِکُوْنَ** ○ اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں اوسکے ساتھ اسواسطے کہ واجب الوجود شرکت نہیں قبول کرتا **ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ** وہی ہے خدا پیدا کرنے والا یعنی خلق کی تقدیر اور اندازہ کرنے والا مشیت اور حکمت کے موافق **اَلْبَارِئُ** ظاہر کرنے والا اونکو نیست سے ہست کرنے والا **اَلْمُصَوِّرُ** صورت دینے والا مخلوقات کو **لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی** اوسی کے واسطے ہیں نام نہایت خوب شرع اور عقل کے نزدیک پسندیدہ اور تعظیم کرتی ہے اوسکی پاکی کے ساتھ اوسے یاد کرتی ہے **مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور سب نقصانوں سے اوسے منزہ اور مقدس جانتے ہیں **وَھُوَ الْعَزِیْزُ** اور وہی ہے غالب اپنی بادشاہی میں کہ مقہور اور مغلوب نہیں ہوتا **الْحَکِیْمُ** پکا کام کرنے والا اپنے قول اور فعل میں کہ جو کچھ کہتا ہے اور کرتا ہے وہ حکمت کے موافق ہوتا ہے عین المعانی میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے اسم اعظم پوچھا حضرت جبرئیل نے کہا کہ علیک بآخر سورۃ الحشر دوبارہ پوچھا یہی جواب پایا ان ناموں کے دقائق اور حقائق اور ہر نام سے بندہ کا حظ مفصل جواہر التفسیر میں ڈھونڈھنا چاہیے

ع ۷

سورۃ الممتحنۃ مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وھی ثلث عشرۃ اٰیۃ
سورہ ممتحنہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ تیرہ ۱۳ آیتیں ہیں

سن آٹھ ہجری میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوشیدہ طور پر مکہ معظمہ کا قصد کیا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ جو مہاجروں میں سے تھے اونھوں نے ایک خط قریش کے نام لکھکر حضرت کے اوس قصد سے آگاہ کر دیا جبرئیل امین نے حضرت کو اس حال سے مطلع کیا حضرت علی اور مقداد اور زبیر رضی اللہ عنہم کو حکم ہوا اور وہ روضۂ خاخ میں گئے اور وہ خط سارہ سے کہ ابی عمرو بن صیفی کی مولاۃ تھی لیلیا اور حضرت کی خدمت میں لائے حضرت نے حاطب کو طلب کیا اور پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے یہ کام کروایا عرض کی کہ یا رسول اللہ قسم خدا کی کہ مومن ہوں خدا اور رسول پر ایمان رکھتا ہوں اور دین اسلام سے پھرا نہیں ہوں مگر قریش کا حلیف ہوں اونکی جان سے نہیں اور مکہ میں کوئی شخص ایسا نہیں رکھتا ہوں کہ میرے لوگوں اور اولاد اور مال کی حمایت اور حفاظت کرے بخلاف اور مہاجروں کے کہ مکہ میں اونکے قرابتدار ہیں میں نے یہ خط لکھکر چاہا کہ قریش پر اپنا حق ثابت کر لوں تاکہ اوسکے ملاحظہ سے میرے لوگوں کی حفاظت کریں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یارو حاطب نے تم سے سچ کہدیا اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ غصہ ہو کر آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے حکم دیجیے کہ میں اس منافق کی گردن ماروں حضرت نے فرمایا کہ اے عمر اوسے رنج نہ دو کہ وہ اہل بدر میں سے ہے اور حق تعالیٰ نے بدریوں کو خوشخبری دی ہے کہ جو چاہو کرو بیشک میں نے تمکو بخش دیا اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ **یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا** اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو **لَا تَتَّخِذُوْا** نہ ٹھہراؤ **عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ** میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو **اَوْلِیَآءَ** دوست **تُلْقُوْنَ** بھیجتے ہو اور القا کرتے ہو **اِلَیْھِمْ** میرے اور اپنے دشمنوں کی طرف

میرے حبیب کی خبرین بِالْمَوَدَّةِ دوستی کے سبب سے اوسے سکتے ہو یا محبت کی طرح ڈالتے ہو وَقَدْ كَفَرُوا اور حال یہ ہے
کہ دشمن کافر ہو گئے ہین بِمَا جَاءَكُمْ اوس چیز کے ساتھ جو آئی ہے تمہارے پاس مِّنَ الْحَقِّ سچی بات کہ وہ قرآن ہے یا دوست کام
کہ دین اسلام ہے یا متابعت کے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ نکالتے ہین رسول کو مکے سے
وَإِيَّاكُمْ اور تمکو بھی نکالتے ہین أَن تُؤْمِنُوا اسواسطے کہ تم ایمان لائے ہو بِاللَّهِ رَبِّكُمْ خدا کا جو تمہارا رب ہے اور وہ
لوگ ایمان کے سبب سے تمکو تمہارے گھرون سے نکالتے ہین پھر تم انکو دوست بناتے ہو إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ اگر ہو تم کہ نکلے ہو
اپنے وطنون سے جِهَادًا فِي سَبِيلِي جہاد کے واسطے میری راہ مین وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي اور میری خوشنودی طلب
کرنے کو تُسِرُّونَ إِلَيْهِم راز کہتے ہو یعنی پوشیدہ بات اونکے پاس لکھ بھیجتے ہو بِالْمَوَدَّةِ دوستی کے ساتھ نصیحت کے
پردہ مین وَأَنَا أَعْلَمُ اور مین زیادہ جاننے والا ہون تم سے بِمَا أَخْفَيْتُمْ اوس چیز کو جو تم چھپاتے ہو دشمنون کی دوستی
وَمَا أَعْلَنتُمْ اور وہ جو ظاہر کرتے ہو تم عذر وَمَن يَفْعَلْهُ اور جو کوئی کریگا تم مین سے یہ کام یعنی اونمین سے کسی کو دوست
بنائیگا یا اونکو خبر بھیجیگا مِنكُمْ تم مین سے فَقَدْ ضَلَّ تو بیشک اوسنے گم کی ہے سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ سیدھی راہ إِن
يَثْقَفُوكُمْ اگر پائین تمکو مکے کے کافر یعنی تم پر قادر ہو جائین اور فتح پاکر تمکو قید کرلین تو يَكُونُوا ہونگے لَكُمْ أَعْدَاءً تمہارے
واسطے دشمن اور نہ دیگا ایسے محبت کی طرح ڈالنا کچھ فائدہ نہ دیگا اور وہ تمہارے ساتھ کینا دشمنی کرینگے وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ
أَيْدِيَهُمْ اور کھولینگے تمہاری طرف اپنے ہاتھ مارنے اور قتل کرنے کے ساتھ وَأَلْسِنَتَهُم اور کھولینگے اپنی زبانین تمپر
بِالسُّوءِ برائی کے ساتھ یعنی گالیان دینگے اور فحش کہینگے وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ ۝ اور دوست رکھتے ہین یہ بات
کہ تم کافر ہو جاؤ جیسے وہ ہین لَن تَنفَعَكُمْ فائدہ نہ دینگے تمکو أَرْحَامُكُمْ تمہارے قرابت والے وَلَا أَوْلَادُكُمْ
اور نہ تمہارے فرزند یعنی آج مال اور اولاد کی محبت کے سبب سے مشرکون سے محبت کرتے ہو اور ملتے ہو اور وہ مال و فرزند
نفع نہ دینگے تمکو يَوْمَ الْقِيَامَةِ قیامت کے دن يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ جدا کریگا اوسدن خدا تمہارے درمیان
اور تمہاری اولاد اور قرابتدارون کے یعنی کافرون کو دوزخ مین بھیجیگا اور مومنون کو جنت مین پہونچائیگا وَاللَّهُ بِمَا
تَعْمَلُونَ اور خدا جو کچھ تم کرتے ہو دوستی یا دشمنی بَصِيرٌ ۝ دیکھنے والا ہے اور اوسپر جزا دیگا قَدْ كَانَتْ تحقیق کہ ہے
لَكُمْ تمہارے واسطے اے مومنو أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ سنت اچھی کہ اوسکی اقتدا کرنا چاہیے فِي إِبْرَاهِيمَ ابراہیم علیہ السلام کے
کلام مین وَالَّذِينَ مَعَهُ اور اون لوگون کے جو اونکے ساتھ تھے ایمان لائے إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ یاد کرو جب ابراہیم
علیہ السلام نے اور اونکی قوم کے مومنون نے کہا اپنی قوم سے کہ وہ قوم کے لوگ مشرک تھے کہ تم ہمسے دوستی اور محبت نہ ڈھونڈھو إِنَّا
بُرَآءُ بیشک ہم بیزار ہین مِنكُمْ تمسے کہ بت پرست ہو وَمِمَّا تَعْبُدُونَ اور بیزار ہین ہم اوس چیز سے جسے تم پوجتے
ہو مِن دُونِ اللَّهِ خدا کے سوا كَفَرْنَا بِكُمْ کافر ہوئے ہم تمہارے دین یا تمہارے معبودون سے وَبَدَا اور
ظاہر ہوگئی بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے الْعَدَاوَةُ دشمنی دل سے وَالْبَغْضَاءُ

اور دشمنی ہاتھ سے یعنی باہم لڑائی اَبَدًا ہمیشہ یعنی دل اور ہاتھ سے برابر ہم مین تم مین دشمنی قائم رہیگی حَتّٰى تُؤْمِنُوْا یہانتک
کہ تم ایمان لاؤ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ الله کے ساتھ جو ایک ہی یعنی اوسکی وحدانیت کا ایمان لاؤ تو حق تعالی مومنون کو نصیحت فرماتا ہی
کہ مشرکون سے بیزار ہونے مین ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی پیروی کرو اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ مگر ابراہیم کی اوس بات مین
جو اوسنے کہی لِاَبِيْهِ اپنے باپ سے کہ اوس وعدہ پر جو مغفرت طلب کرنیکا مین نے تجھسے کیا ہی اور ایمان لانے کا تو نے مجھسے کیا ہی
لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ ضرور مغفرت طلب کرونگا مین تیرے واسطے وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ اور مالک نہین ہون اے باپ تیرے
واسطے یعنی تجھ سے دفع نہین کر سکتا ہون مِنَ اللّٰهِ عذاب الٰہی مین سے مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز اگر تو خدا کی طرف نہ پھرا خلاصہ
کلام یہ ہی کہ کافرون سے بیزار ہونے مین تو ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کرو مگر اونکی مغفرت چاہنے مین نہین اسواسطے کہ ابراہیم علیہ السلام
سے یہ امر وعدہ کے سبب سے واقع ہوا تھا اور جب ابراہیم اور اونکے یارون نے قوم سے بیزاری ظاہر کی تو کہا کہ رَبَّنَا اے ہمارے رب
عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا تجھپر ہم نے توکل کیا یعنی خلق سے ہم کٹے اور خالق کے کرم پر ہم نے اعتماد کیا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا اور تیری طرف
ہم پھرے وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ اور تیری طرف ہی پھرنا ہمکو آخرت مین ایک قول یہ ہی کہ یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول کا
تتمہ نہین ہی بلکہ مومنون کو کافرون کے ساتھ دوستی رکھنے کو منع فرماکر فرماتا ہی کہ جب تمنے دشمنون سے قطع تعلق کیا تو کہو کہ یا الله
اونسے ہم کٹے اور تیری مہربانی کے ساتھ ملے مثنوی سوے تو کردیم روے و دل تو بستیم ✤ از ہمہ باز آمدیم و با تو نشستیم ہرچہ
نہ پیوند یار بود بریدیم ✤ ہرچہ نہ پیمان دوست بود شکستیم ✤ رَبَّنَا اے ہمارے رب لَا تَجْعَلْنَا نہ کر ہمکو فِتْنَةً محل تسلط
لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگون کے واسطے جو نہین ایمان لاتے ہین یعنی اونکو ہمپر مسلط نہ کر اور اونکے ہاتھون ہمپر عذاب نہ کر
وَاغْفِرْ لَنَا اور بخش دے ہمکو رَبَّنَا اے ہمارے رب اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ بیشک تو غالب ہی حکم مین تو اونکا شر دفع کر دے
الْحَكِيْمُ ۝ دانا اپنے کام مین پس ہمکو بخش دے لَقَدْ كَانَ بیشک ہی لَكُمْ تمہارے واسطے فِيْهِمْ ابراہیم علیہ السلام
اور اونکی قوم مین اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ خصلت اچھی کہ اوسکی پیروی کرو یہ اس مضمون کا مکرر لانا حضرت ابراہیم علیہ التحیۃ والتسلیم
کی پیروی کرنے مین تاکید کے واسطے ہی یا پہلی اقتدا اقوال مین ہی اور دوسری افعال مین اور یہ پیروی ہی لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ
اوس شخص کے واسطے جو امید رکھتا ہی رضاء الٰہی کی وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ اور قیامت کے دن جزا کی یا جو خدا سے اور روز قیامت سے
ڈرتا ہی وَمَنْ يَّتَوَلَّ اور جو شخص منھ پھیرے حکم سے اور دشمنون سے محبت کرے فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ تو بیشک الله بے نیاز ہی
اوس سے اور اوسکی مدد دین کرنے سے اسواسطے کہ وہ خود اپنے دین کا مددگار ہی الْحَمِيْدُ ۝ تعریف کیا ہوا ہی بے خلق کی ع ۲
تعریف کے لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد مسلمانون نے اپنے لوگون سے جو مکہ مین مشرک تھے قطع محبت کی تو حق تعالی نے
وعدہ فرمایا کہ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ قریب ہی کہ خدا پیدا کر دے بَيْنَكُمْ درمیان تمہارے وَبَيْنَ الَّذِيْنَ
اور درمیان اون لوگون کے جنکو عَادَيْتُمْ تمنے دشمن رکھا مِّنْهُمْ کفار مکہ مین سے مَّوَدَّةً دوستی اور یہ اسطرح تھا
کہ ابوسفیان اور سہیل بن عمرو اور حکیم بن حزام وغیرہ رؤسا عرب جو مسلمانون کے بڑے دشمن تھے اونھون نے اسلام قبول کیا اور

اونکے لوگون کو اونکے ساتھ محبت کامل پیدا ہو گئی وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ اور اللہ قادر ہے اس بات پر کہ دشمنی کو دوستی سے بدلے وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہی اوسے جسنے مشرکون کے ساتھ نہی کے قبل دوستی کی رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہی اونپر جنھون نے نہی کے
بعد قطع محبت کی لکھا ہی کہ قوم خزاعہ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ عہد و پیمان تھا اور اونھون نے ہرگز مسلمانو نکا
قصد نہین کیا اور دین کے دشمنون کو مدد نہین دی حق تعالی نے اونکے باب مین فرمایا کہ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ منع نہین
کرتا تمکو اے مومنو اللہ عَنِ الَّذِيْنَ اون لوگون سے جنھون نے لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ نہین قتال کیا تمھارے ساتھ فِي الدِّيْنِ
دین کے کام مین وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ اور نہین نکالا اونھون نے تمکو مِّنْ دِيَارِكُمْ تمھارے گھرون سے یعنی خزاعہ نے تمسے
مقاتلہ نہین کیا اور تمھارے اخراج مین دخل نہین دیا یا لڑکے اور عورتین مراد ہین کہ اونکو تمھارے قتل اور اخراج مین چندان دخل نہین ہی
فرماتا ہی کہ خدا باز نہین رکھتا تمکو اَنْ تَبَرُّوْهُمْ اس بات سے کہ نیکی کرو اونکے ساتھ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ اور اس بات سے
کہ عدل کرو یا اونکے واسطے حصہ بھیجو اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ بیشک اللہ دوست رکھتا ہی عدل کرنے والونکو
اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ سوا اسکے نہین کہ حق تعالی منع کرتا ہی تمکو عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْكُمْ اون لوگون سے جنھون نے
قتال کیا تمھارے ساتھ فِي الدِّيْنِ دین خدا مین وَاَخْرَجُوْكُمْ اور نکال دیا اونھون نے تمکو مِّنْ دِيَارِكُمْ تمھارے
گھرون سے وَظٰهَرُوْا اور مدد کی اونھون نے اور پشت پناہ ہو گئے وہ دشمنون کے عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ تمکو نکال دینے مین تمھارے
خانمان سے یعنی مکہ کے مشرک بعض قتال پر آمادہ ہوے اور بعض نے کوشش کرکے اخراج کیا اور بعضے کوشش کرنے والون کے
یار اور مددگار تھے تو اللہ روکتا ہی اور باز رکھتا ہی تمکو اَنْ تَوَلَّوْهُمْ اس بات سے کہ دوستی کرو اونکے ساتھ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ
اور جو کوئی دوست رکھے اونکو فَاُولٰٓئِكَ تو وہ دوست رکھنے والے هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وہ ظالم ہین کہ بے محل دوستی
کرتے ہین اسواسطے کہ محبت خدا سے چاہیے اور اوسکے دوستون سے اور اونکی دوستی سے کچھ نہین ہوتا بیت بگسل ز دوستان
دغاباز و حیلہ ساز ۔ دیار بے طلب کہ طالب نقش و فا بود ۔ لکھا ہی کہ جب حدیبیہ مین صلح واقع ہوئی تو شرائط صلح مین ایک یہ بات تھی
کہ جو مسلمان مکہ سے مدینہ مین آئے حضرت اوسے کافرون مین بھیجدین اور اگر کوئی مسلمان مدینہ منورہ سے منھ پھیر کر مکہ معظمہ کی
جانب جائے تو قریش اوسے نہ پھیرین ہنوز حضرت حدیبیہ مین تھے کہ مومنون کی ایک جماعت مکہ سے بھاگ کے حضرت کی ملازمت مین
حاضر ہوئی اوسمین سبیعہ اسلمیہ تھین اونکے پیچھے پیچھے اونکا شوہر مسافر مخزومی پہونچا اور یہ بات کہی کہ شرط صلح یہ تھی کہ ہم مین سے
جو کوئی تم مین آئے اوسے پھیر دو پس حضرت جبرئیل نازل ہوے اور یہ بات کہی کہ یا رسول اللہ وہ شرط مردون کے باب مین تھی عورتون پر
یہ بات روا نہین ہی کہ ایمان والی عورت کو مشرک کے حوالہ کر دیجیے اور یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو
اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ جب آئین تمھارے پاس عورتین ایمان والیان مُهٰجِرٰتٍ ہجرت کرنے والیان
کفر کے گھر سے دار ایمان مین فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ تو آزماؤ اونکو اسطرح پر کہ اونھین قسم دیکر دریافت کرو کہ اونکا نکل آنا
اپنے شوہر کی عداوت یا کسی اور مرد کی محبت کے سبب سے تو نہین اور دنیوی غرضون مین سے کوئی غرض تو نہین لگی ہوئی ہی خالص

خدا اور رسول کے واسطے اور دین اسلام قبول کرنے کو آئی ہین اَللّٰہُ اَعْلَمُ اللہ خوب جانتا ہی بِاِیْمَانِهِنَّ اونکے ایمان کو
اسواسطے کہ وہ دل کی چھپی ہوئی باتون پر مطلع ہی مگر چونکہ حکم شرع ظاہر پر ہی تو تم اونکو قسم دو فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ
پس اگر تم جان لو اونکو غلبہ ظن کے ساتھ کہ ایمان والیان ہین فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ تو نہ پھیرو اونکو اِلَى الْكُفَّارِ اونکے
شوہرون کی طرف جو کافر ہین لَا هُنَّ نہ یہ عورتین حِلٌّ لَّهُمْ حلال ہین اون کافرون پر وَلَا هُمْ اور نہ وہ کافر
يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ حلال ہوتے ہین اون عورتون کے واسطے اسواسطے کہ دو گھر اور مقام کی دوری اور اختلاف اونکے درمیان جدائی
کر دینے والا ہی وَاٰتُوْهُمْ اور دیدو اونکے شوہرون کو مَّآ اَنْفَقُوْا وہ چیز جو عورت پر خرچ کی ہو یعنی مہر پس حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے سبیعہ کو قسم دی اور اوسکے شوہر مسافر نے جو مہر اوسے دیا تھا وہ لیکر پھر گیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ اور کچھ گناہ نہین تمپر اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ یہ کہ نکاح کر لو تم ان مہاجرہ عورتون سے اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ جب دو تم
اونکو اُجُوْرَهُنَّ اونکے مہر پس حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اوس مہاجرہ عورت سے نکاح کر لیا اور یہ آیت نازل
ہوئی کہ وَلَا تُمْسِكُوْا اور نہ مضبوط پکڑو بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ عصمتون یعنی عقدون اور نکاحون کو کافرہ عورتون کے یعنی اونکا
نکاح باقی نہ چھوڑو بلکہ اونکو طلاق دیدو اگر ایمان نہ لائین تو اصحاب کے نکاح مین جو کافرہ عورتین تھین اصحاب نے اونکو طلاقین دیدین اور
حکم ہوا کہ وَسْــَٔلُوْا اور مانگ لو اوس شخص سے جو کافرون مین سے اوس عورت کو اپنے عقد مین لائے مَآ اَنْفَقْتُمْ جو کچھ خرچ
کیا ہی تمنے مہر اوسپر وَلْيَسْــَٔلُوْا اور چاہیے کہ مانگ لین کافر تمسے مَآ اَنْفَقُوْا جو کچھ اونھون نے خرچ کیا اپنی جورون پر مہر جو
ہجرت کر آئین یعنی عصمت اور عقد زوجیت منقطع ہوگیا مومن مرد اور کافرہ عورت مین اور کافر مرد اور مومنہ عورت مین تو ہر ایک کو چاہیے
کہ جو مہر اپنی جورو کو دیا ہی پھیر لے ذٰلِكُمْ یہ جو ذکر کیا گیا حُكْمُ اللّٰهِ حکم ہی اللہ کا يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ حکم کرتا ہی خدا یہ تم مین
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جانتا ہی تمھارے مصالح حَكِيْمٌ ۝ حکم کرنے والا وہ جو محض حکمت ہی یہ آیت نازل ہونے کے بعد
مومنون نے مہاجرہ عورتون کے مہر اونکے شوہرون کو ادا کیے اور کافرون نے مرتدہ عورتون کے مہر ادا کرنے سے انکار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ وَاِنْ فَاتَكُمْ اور اگر فوت ہو جائے اے مومنو تمسے شَيْءٌ کوئی چیز مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ تمھاری عورتون مین سے اِلَى
الْكُفَّارِ کافرون کی طرف یعنی عورت دار الحرب مین جاکر عقد کرلے اور اوسکا مہر تمھارے ہاتھ نہ آئے فَعَاقَبْتُمْ تو تم غنیمت لو
یعنی لڑو اور انجام کو تم ہی فتح پاؤگے اور مال ہاتھ آئیگا فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ پس دو اون لوگون کو کہ چلی گئی ہین اَزْوَاجُهُمْ
اونکی عورتین دار الکفر مین اور اون لوگون نے اون عورتون کے کافر شوہرون سے مہر نہین پایا ہی مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا مثل
اوسکے جو خرچ کیا ہی اونھون نے اوس عورت کا مہر معالم مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ چھ عورتین مومن مہاجرون کی عورتون مین
سے مرتدہ ہوکر کافرون پاس چلی گئین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے مہر مال غنیمت مین سے اونکو شوہرون کو دیے وَاتَّقُوا
اللّٰهَ اور ڈرو عذاب الٰہی سے الَّذِيْٓ اَنْتُمْ وہ خدا کہ تم بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ اوسکے ساتھ ایمان لائے ہو اس
آیت کا حکم کفار عہد تک باقی تھا اور جب عہد اوٹھ گیا تو یہ حکم بھی منسوخ ہوگیا لکھا ہی کہ فتح مکہ کے دن جب رسول مقبول صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم مردون کی بیعت لینے سے فارغ ہوئے تو عورتون نے بھی بیعت کی رغبت کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یَآ اَیُّهَا النَّبِیُّ
اے خبر دینے والے یا اے بلند قدر اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ جب آئین تمھارے پاس ایمان والی عورتین کہ یُبَایِعْنَكَ
بیعت کرین تیری عَلٰٓى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ اس بات پر کہ شرک نہ کرین اور شریک ٹھہرائین بِاللّٰهِ شَیْــٴًـا اللہ کے ساتھ کسی
چیز کو وَلَا یَسْرِقْنَ اور چوری نہ کرین وَلَا یَزْنِیْنَ اور نہ زنا کرین وَلَا یَقْتُلْنَ اور نہ مار ڈالین اَوْلَادَهُنَّ
اپنی اولاد کو جیسے زندہ خاک مین توپ دیتی تھین یا جو بچہ پیٹ مین رکھتی ہین اوسکا قصد نہ کرین اور اوسے نہ گراوین وَ
لَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ اور نہ آئین جھوٹ کے ساتھ کہ نادانی کی روسے یَّفْتَرِیْنَهٗ باندھا ہی اوسے بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ
اپنے ہاتھون اور پانون کے درمیان یعنی ایسا نہ کرین کہ حرامی لڑکا جنین اور شوہرون پر جھوٹ لگائین اور اپنے ہاتھ پانون سے
اوسکی پرورش کرین وَلَا یَعْصِیْنَكَ اور نہ عاصی اور گنہگار ہوجائین تیری فِیْ مَعْرُوْفٍ اوس چیز مین جو تو حکم کرے
اونکو نیکی کا کہ وہ رونے پیٹنے کو چھوڑ دینا منھ نوچنے بال پراگندہ کرنے سے باز آنا ہی جب ان شرطون سے بیعت کرین فَبَایِعْهُنَّ
تو بیعت لے اونسے ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبانی ارشاد فرماکر عورتون سے
بیعت لی مگر کسی کا ہاتھ نہین چھوا اور ایک قول ہی کہ پانی کے ایک پیالے مین عورتین ہاتھ ڈالتین پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسمین
دست مبارک ڈالتے اسطرح پر عورتون کی بیعت ہوئی اور بعضون نے کہا ہی کہ ام المومنین حضرت خدیجہ کی بہن امیمہ سے آپنے حکم کیا اور اونھونے عورتون سے
بیعت لی وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اور مغفرت طلب کر بیعت کرنے والی عورتون کی اللہ سے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہی
اونکے گناہ جو خدا کی توحید پر بیعت کرین رَّحِیْمٌ ۝ مہربان ہی اونپر کہ توبہ اور ایمان کی توفیق دی ایک بزرگ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہین کہ رحمت
ایمان پر موقوف ہی یعنی جب تک بندہ ایمان نہین لاتا رحمت کا مستحق نہین ہوتا اور مین کہتا ہون کہ ایمان رحمت پر موقوف ہی جب تک حق تعالی اپنی رحمت سے
توفیق نہین دیتا کسی کو دولت ایمان نہین حاصل ہوتی بیت بے رحمت آن یار زر و زنخ نرہند ٭ توفیق خوبرست بہر کس نمی ہند ٭ بعضے محتاج
مسلمان فائدہ حاصل کرنے کو یہود سے دوستی کرتے تھے اور مسلمانون کی خبر اونسے کہتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اے ایمان والو لَا تَتَوَلَّوْا دوستی نہ کرو قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اون لوگون سے کہ غصہ کیا ہی اونپر اللہ نے قَدْ یَئِسُوْا تحقیق
کہ وہ ناامید ہوئے ہین یعنی یہود مِنَ الْاٰخِرَةِ ثواب آخرت سے اسواسطے کہ اونھون نے جان لیا ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت چھپانے
اور آپکے ساتھ عناد اور عداوت رکھنے سے اونکو کسی طرح اخروی ثوابون مین سے کچھ حظ اور حصہ نہوگا تو ضرور وہ ناامید ہین كَمَا یَئِسَ الْكُفَّارُ
جسطرح ناامید ہوئے کافر مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝ قبرون کے لوگون سے یعنی دنیا مین اونکے پھر آنے سے یا یہود ثواب آخرت سے
ع ٧ ایسے ناامید ہین جیسے کافر مرے ہوئے کہ اونھون نے اپنا حال صاف جان لیا اور اوس جہان کی نعمتون سے بالکل امید قطع کی

سورۃ الصف مدنیۃ	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۝	وھی اربع عشرۃ اٰیۃ
سورۂ صف مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چودہ آیتین ہین

سَبَّحَ لِلّٰهِ پاک اور بے عیب کہا ہی خدا کو مَا فِي السَّمٰوٰتِ اوسنے جو کچھ آسمان میں ہیں علویات وَمَا فِي الْأَرْضِ اور جو کچھ زمین میں ہیں
سفلیات وَهُوَ الْعَزِيزُ اور وہ غالب ہی کہ اوسکا حکم کسی طرح رد نہیں ہوتا الْحَكِيمُ ۝ درست کار کہ اوسکے کام دانائی
کسی طرح خلل راہ نہیں پاتا تو سیاطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ کیا کام ہم کرین جو ہمکو دوزخ سے
بچا کر جنت میں پہونچاوے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ آخر آیت تک پس رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای لوگو جو چیز تم ڈھونڈھتے تھے وہ آئی یعنی وہ کام جو بندہ کو عذاب سجّین سے رہائی دے اور علیین
پہونچاوے وہ ایمان اور جہاد ہی صحابہ رضی اللہ عنہم نے موت سے کراہیت کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
ای لوگو جو ایمان لائے ہو لِمَ تَقُولُونَ کیون کہتے ہو مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ وہ چیز جو نہیں کرتے ہو كَبُرَ بڑا ہی مَقْتًا
غصہ کی راہ سے عِندَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک أَن تَقُولُوا یہ کہ تم کہو مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ وہ چیز جو نہ کروگے ہف
اور بعضے علما کے نزدیک یہ آیت عام اور شامل ہی یعنی جو شخص بات کہے اور نہ کرے وہ اس عتاب میں داخل ہی اور اون عالموں کو
بھی یہ سیاست ہوگی جو خلق کو نیک کام کرنے کا حکم کرتے ہین اور خود اوسے نہیں کرتے أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ
أَنفُسَكُمْ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج میں دیکھا کہ ایسے عالموں کی زبانیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جاتی ہین
رباعی از من بگو بے عالم تفسیر گوے راہ گر در عمل نکوشی نادان مفسری ÷ بار درخت علم ندانم بجز عمل ÷ با علم اگر عمل نکنی شاخ
بے بری ÷ إِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ دوست رکھتا ہی اون لوگون کو جو قتال کرتے ہین فِي
سَبِيلِهِ اوسکی راہ میں صَفًّا صف باندھے ہوے دشمن کے برابر كَأَنَّهُم گویا وہ استحکام میں بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ ۝
دیواریں ہین سیسا پلائی ہوئی یہ کنایہ ہی معرکہ حرب میں اونکی ثابت قدمی سے اور ایک دوسرے کے ساتھ ملے اور جڑے رہنے سے
وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ اور یاد کرو اوسے کہ کہا موسیٰ علیہ السلام نے لِقَوْمِهِ اپنی قوم سے یعنی بنی اسرائیل سے یہ بات کہی
يَا قَوْمِ ای میری قوم لِمَ تُؤْذُونَنِي کیون رنج دیتے ہو مجکو تم لوگ میرا حکم نہ سنکر وَقَد تَّعْلَمُونَ اور تحقیق کہ جانتے ہو تم
أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ یہ کہ بیشک میں رسول ہون اللہ کا إِلَيْكُمْ تمہاری طرف اور اپنی رسالت پر کھلے ہوے معجزون سے
میں گواہی قائم کر چکا ہون اور تمکو میری رسالت معلوم ہوگئی اور کچھ شبہہ نہیں رہا تو رسول کو معزز اور مکرم ہونا چاہیے تو تم میری
فرمانبرداری کرو تو قوم کے لوگ اوسی جہالت اور ضلالت پر قائم رہے اور حضرت کلیم اللہ کی بات نہ سنی فَلَمَّا زَاغُوا پھر جب پھر گئے
بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کا حکم قبول کرنے سے تو أَزَاغَ اللّٰهُ پھیر دیے اللہ نے قُلُوبَهُمْ اونکے دل صفت یقین سے ف
اور اونمیں شک ڈالدیا وَاللّٰهُ اور اللہ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ راہ نہیں دکھاتا اپنی معرفت کی طرف دائرہ
فرمان سے باہر نکلنے والون کو وَإِذْ قَالَ اور یاد کرو اوسے بھی کہ کہا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عیسیٰ فرزند مریم نے اپنی قوم کو کہ يَا بَنِي
إِسْرَائِيلَ ای فرزندان یعقوب إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُم بیشک میں رسول ہون اللہ کا تمہاری طرف دلیل اور
حجت کے ساتھ مُّصَدِّقًا حالانکہ تصدیق کرنے والا ہون لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ اوس چیز کو جو مجھسے پہلے ہی مِنَ التَّوْرَاةِ

کتاب توریت یعنی مجھسے پہلے نازل ہوئی اور مین نے اوسکی تصدیق کی ہی کہ وہ خدا کے پاس سے آئی ہی وَمُبَشِّرًا اور مین خوشخبری دینے والا
ہون بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ ایک رسول کی کہ وہ آئینگے دین کامل اور شرع شامل کے ساتھ مِنْۢ بَعْدِي میرے زمانہ کے بعد کہ
اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ط نام اونکا احمد ہی یعنی بڑی تعریف کرنے والے اور حضرت عیسیٰ کے کلام کا ترجمہ یہ ہی کہ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى
رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ وَالْفَارْقَلِيْطَا جَاءٍ اور فارقلیطا کے معنی احمد ہین یعنی حضرت عیسیٰ نے کہا کہ یقینی مین جانے والا ہون اپنے رب اور تمہارے
رب کی طرف اور احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے یعنی میرے بعد یقینی آئینگے تبیان مین ہی کہ زبان سریانی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا نام منحمنا ہی اور اوسکے معنی یہ ہین کہ خدا اوسے تمہارے پاس بھیجیگا مسیح کے بعد فَلَمَّا جَآءَهُمْ پھر جبکہ آیا عیسیٰ
علیہ السلام اونکے پاس بِالْبَيِّنٰتِ کھلے ہوے معجزون کے ساتھ جیسے مردے زندہ کرنا اندھے مادر زاد اور کوڑھی کو اچھا کر دینا تو
قَالُوْا کہا اکثر بنی اسرائیل نے کہ هٰذَا یہ جو وہ ہمین دکھاتا ہی سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ جادو ہی کھلا ہوا یعنی کسی پر یہ بات پوشیدہ نہین
کہ وہ سحر کرتا ہی وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون ہی بڑا ظالم مِمَّنِ افْتَرٰى اوس شخص سے جو باندھے عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
خدا پر جھوٹ یعنی اوسکے پیغمبر کی تکذیب کرے اور اوسکی نشانیون کو جادو جانے بعضے علما اس بات پر ہین کہ نضر بن حارث نے
کہا کہ قیامت کے دن لات اور عزیٰ میری شفاعت خدا سے کرینگے اور خدا اونکی شفاعت قبول فرمائیگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ
اوس سے بڑھ کر ظالم کون ہی جو خدا پر جھوٹ باندھے کہ کافرون کے حق مین وہ بتون کی شفاعت قبول فرمائیگا وَهُوَ يُدْعٰٓى
اور حالانکہ ہی کہ وہ مفتری پکارا جاتا ہی یعنی اللہ کا رسول اوسے پکارتا ہی اِلَى الْاِسْلَامِ ط دین اسلام کی طرف جو مشتمل ہی خیر
وصلاح اور فوز وفلاح پر دنیا اور عقبیٰ مین وَاللّٰهُ اور اللہ لَا يَهْدِي نہین راہ دکھاتا نجات کی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○
ظالمون کے گروہ کو لباب مین ہی کہ چند روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نہین اوتری تو کعب بن اشرف نے کہا کہ خوشخبری
ہو تمکو اے گروہ یہود کہ محمد کے خدا نے اوسکا نور بجھا دیا اور اوسکا کام پورا نہوگا یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگون نے
عرض کی آپ کے دل مبارک کو رنج وملال ہوا پس حضرت جبرئیل وہ رنج دفع کرنے کو یہ آیت لائے کہ يُرِيْدُوْنَ چاہتے ہین یہود
لِيُطْفِـُٔوْا کہ بجھا دین نُوْرَ اللّٰهِ اللہ کے نور کو کہ اوسکا دین اور اوسکی کتاب ہی یا نور خدا اوسکا رسول ہی تو اس نور کو
بجھانا چاہتے ہین بِاَفْوَاهِهِمْ اپنے موہنون سے یعنی ناپسندیدہ اور بے ادبانہ باتون سے وَاللّٰهُ مُتِمُّ اور اللہ
پورا کرنے والا ہی نُوْرِهٖ نور دین اور روشنی شرع سید المرسلین کو قیامت قائم ہونے کے قبل وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○
اگرچہ کراہت رکھین کافر اوسکے کامل اور پورے ہونے سے اسواسطے کہ اونکی کراہت کو صدق وصواب کا چراغ بجھا دینے مین
کچھ اثر نہین ہی جیسے چمگادڑ کا ارادہ آفتاب جہانتاب کے نیست ونابود ہونے مین کچھ اثر نہین کرتا رباعی شب پرک خواہد کہ نبود
آفتاب ٭ تا بہ بیند دیدۂ او مرز بوم ٭ دست قدرت ہر صباحے شمع مہر ٭ برفروزد کوری خفاش شوم ٭ هُوَ الَّذِيْٓ
اَرْسَلَ وہ خدا جسنے بھیجا رَسُوْلَهٗ اپنے رسول کو بِالْهُدٰى اوس خبر کے ساتھ جو سبب ہدایت ہی یعنی قرآن
وَدِيْنِ الْحَقِّ اور دین حق کے ساتھ کہ ملت حنیفہ ہی لِيُظْهِرَهٗ تاکہ غالب کرے اس دین کو عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

سے غالب یعنی بلند فرما پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوترنے کے وقت کہ سب اہل زمین دین اسلام قبول کر لینگے وَلَوْ كَرِهَ
الْمُشْرِكُونَ ۝ اور جو چند کہ کراہت کرتے ہیں مشرک اظہار اور غلبہ دین محمدی سے کہ مشتمل ہی توحید ثابت کرنے اور شرک باطل ع ٥
کرنے پر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو هَلْ أَدُلُّكُمْ کیا خبردار کرون مین تمکو عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ ایسی
تجارت پر جو چھوڑا لے تمکو مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ عذاب دردناک سے پھر تجارت کو بیان فرماتا ہی کہ تُؤْمِنُونَ خبر ہی
امر کے معنی مین یعنی ایمان لاؤ مراد یہ ہی کہ ثابت رہو اوس ایمان پر جو تم رکھتے ہو بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ خدا اور اوسکے رسول کے
ساتھ وَتُجَاهِدُونَ اور جہاد کرو کافرون پر فِي سَبِيلِ اللَّهِ خدا کی راہ مین بِأَمْوَالِكُمْ اپنے مالون سے کہ زاد راہ
اور سواریان اور ہتھیار مجاہدون کے واسطے مول لو وَأَنْفُسِكُمْ اور اپنی جانون سے کہ قتل اور حرب پر آمادہ رہو ذَٰلِكُمْ
جو کچھ مذکور ہوا ایمان اور جہاد خَيْرٌ لَكُمْ بہتر ہی تمھارے واسطے نفع دینے والے معاملات سے إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝
اگر ہو تم جانتے حقیقی تجارت کا طریقہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ اس تجارت مین اصل معاملہ یہ ہی کہ غیر حق کو تو دیدے اور حق کو لیلے نفحات
ابو عبد اللہ تستری قدس سرہ سے منقول ہی کہ اونکا بیٹا اونکے پاس آیا اور بولا کہ مین روغن کا ایک گھڑا رکھتا تھا کہ وہی میری پونجی تھی
گھر سے نکالا تو گر کے ٹوٹ گیا اور میری پونجی ضائع ہو گئی ابو عبد اللہ تستری نے فرمایا کہ بیٹا اپنا سرمایہ وہ بنا جو تیرے باپ کا سرمایہ ہی
واللہ کہ تیرے باپ کے پاس دنیا اور آخرت مین کچھ نہین ہی اللہ کے سوا شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ بڑا فائدہ یہ ہوتا کہ اوسکا باپ
بھی نہوتا یہ اشارہ ہی فنا کی طرف اور بازار بقا مین اصل پونجی اور نفع ہار دینے کی طرف رباعی تا چند بہ بازار خودی ہست شوی ؂
بشتاب کہ از جام فنا مست شوی ؂ از مایہ و سود دو جہان دست بشو ؂ سود تو ہمان بہ کہ تہیدست شوی ؂ پس اگر ایمان لاؤگے اور جہاد
کروگے تو يَغْفِرْ لَكُمْ بخشدیگا خدا تمکو تمھارے واسطے ذُنُوبَكُمْ تمھارے گناہ دنیا مین وَيُدْخِلْكُمْ اور داخل کریگا
تمکو عقبیٰ مین جَنَّاتٍ تَجْرِي باغون مین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ اوسکے درختون کے نیچے سے نہرین
وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً اور مکانات پاکیزہ کہ واقع ہین فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ہمیشگی کی جنتون مین کہ اقامت کا گھر ہی
ذَٰلِكَ وہ مغفرت اور جنت مین داخل کرنا الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ چھٹکارا ہی بڑا وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا اور تمھارے
واسطے دوسری نعمت ہی دنیا مین کہ اوسے تم دوست رکھتے ہو نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ فتح ہی خدا کی طرف سے قریش پر وَفَتْحٌ قَرِيبٌ
اور فتح ہی نزدیک کہ فتح مکہ ہی یا فارس اور روم کی فتح ابن عطا قدس سرہ نے فرمایا کہ نصرت توحید ہی اور فتح حضرت ملک مجید کے جمال پر
نظر کرنا اور محققون کے نزدیک فتح قریب دل کے دروازہ کا کھلنا ہی مقامات نفس کی ترقی کے سبب سے اور اس فتح کی غنیمتین معارف یقینیہ
ہوتے ہین اور سب مومنون کو اس مرتبہ مین شرکت ہی جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ اور خوشخبری دے اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنون کو دنیا مین نصرت کی اور آخرت مین جنت کی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو یہ خطاب اون
انصار کی جماعت سے ہی جنھون نے عقبہ ثانیہ مین بیعت کی اور وہ بہتر آدمی تھے یا خطاب عام ہی یعنی سب مسلمانون کو فرماتا ہی کہ کونوا
ہو جاؤ أَنْصَارَ اللَّهِ نصرت کرنے والے خدا کے دین کے اور رسول کے اور تقدیر کلام یون ہی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی قوم سے نصرت طلب کرے وَكَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ جیسا کہ نصرت طلب کی اور کہا عیسی بن مریم نے حواریون سے جو اونکے خواص اور اونکے دین مین سب پر سبقت لیگئے تھے کہ مَنْ أَنصَارِي کون ہین میرے یار اور مددگار اور میرے حال پر متوجہ ہونے والے إِلَى اللَّهِ خدا کی مدد کی طرف یا خلق کو خدا کی طرف دعوت کرنے مین میرے معین اور مددگار کون لوگ ہین تو قَالَ الْحَوَارِيُّونَ کہا حواریون نے کہ اس راہ مین نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ ہم ہین مدد کرنے والے دین خدا کے اور فی الواقع حضرت عیسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کے آسمان پر اوٹھ جانے کے بعد خلق کو خدا کی طرف حواریون نے دعوت کی فَآمَنَت تو ایمان لایا اونکی دعوت کے سبب سے طَّائِفَةٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ ایک گروہ بنی اسرائیل کا عیسی علیہ السلام پر اور اونھین بندہ اور خدا کا رسول جانا وَكَفَرَت طَّائِفَةٌ اور کافر ہوا ایک گروہ دوسرا اور حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا کہا اور جب حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپ نے سب مومنون کے موافق فرمایا کہ عیسی اللہ کے بندے ہین اور اوسکے رسول اور اوس گروہ مومن نے مدد پائی اور حق تعالی نے فرمایا کہ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا پھر قوت دی ہمنے اور غالب کر دیا ہمنے اون لوگون کو جو ایمان لائے تھے حضرت عیسی پر اور اونکے رسول اور بندے ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ اونکے دشمنون پر جو حضرت عیسی کے خدا ہونیکے قائل تھے فَأَصْبَحُوا پس ہو گئے ایمان والے ظَاهِرِينَ ۝ غالب کافرون پر ع ٥

سورة الجمعة مدنية	بسم الله الرحمن الرحيم ۝	وهي احدى عشرة آية
سورہ جمعہ مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ گیارہ آیتین ہین

يُسَبِّحُ پاکی کے ساتھ یاد کرتی اور تنزیہ کرتی ہی لِلَّهِ خدا کی مَا فِي السَّمَاوَاتِ وہ چیز جو آسمانون مین ہی علوی وَمَا فِي الْأَرْضِ اور وہ چیز جو زمینون مین ہی سفلی ایسا اللہ کہ الْمَلِكِ بادشاہ ہی اور اوسکی بادشاہی ہمیشہ رہنے والی بے زوال ہی الْقُدُّوسِ پاک عیب اور خلل پڑنے سے الْعَزِيزِ غالب کہ مثل اور نظیر نہین رکھتا الْحَكِيمِ ۝ حکم کرنے والا راستی اور درستی کے ساتھ هُوَ الَّذِي بَعَثَ وہی خدا جسنے مبعوث کیا فِي الْأُمِّيِّينَ امیون مین سے قوم عرب مراد ہی کہ اوسمین اکثر آدمی بے لکھے پڑھے تھے رَسُولًا مِّنْهُمْ رسول اونہین سے یعنی رسول امی مبعوث کیا تا کہ اوسکی رسالت تہمت سے دور رہے اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت کا امی ہونا اس جہت سے ہی کہ اگلی کتابون مین یون ہی مذکور تھا کہ حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا امی ہونگے از انجملہ حضرت شعیب کی کتاب مین مذکور ہی کہ إِنِّي أَبْعَثُ أُمِّيًّا فِي الْأُمِّيِّينَ وَأَخْتِمُ بِهِ النَّبِيِّينَ یعنی مین ایک رسول امی مبعوث کرونگا امیون مین اور ختم کرونگا اوسپر نبیون کو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امی ہونے مین بہت نکتے ہین یہان تین بیتون پر اون نکتون کا اختصار ہوتا ہی مثنوی فیض ام الکتاب وردش ✤ لقب امی خدائے از ان کردش ✤ لوح تعلیم نا گرفتہ بسر ✤ ہمہ اسرار لوح دادہ خبر ✤ بر خط او ست انس و جان را سر ✤ گر نخواندست خط از ان چہ خطر ✤ پھر نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت کرتا ہی کہ يَتْلُو عَلَيْهِمْ پڑھتا ہی اونپر آيَاتِهِ آیتین کلام الٰہی کی باوصفت اسکے کہ اونکے مثل امی ہی وَيُزَكِّيهِمْ اور پاک کرتا ہی اونکو کفر کے میل سے اور عقائد

خبث سے اور اخلاق کی برائی سے وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ اور تعلیم کرتا ہے اونکو قرآن وَالْحِكْمَةَ اور احکام شریعت
اور دین کے کام معقول اور منقول وَاِنْ كَانُوْا اگرچہ تھے یہ لوگ جواب قرآن پڑھنے والے اور پاک ہین مِنْ قَبْلُ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی گمراہی مین کہ وہ شرک تھا اور دین جاہلیت کا
تتبع وَّاٰخَرِيْنَ اور مبعوث کیا دوسرون کے درمیان مِنْهُمْ مومنون سے کہ وہ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ نہ پہونچے
اون لوگون کو جو اونسے سابق تھے مگر لاحق ہونگے اس سے تابعین مراد ہین اور معالم مین ایک حدیث صحیح متفق علیہ لانے سے معلوم ہوتا ہے
کہ وہ لوگ عجم ہین اور بہت صحیح قول یہ ہی کہ جو کوئی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام مین داخل ہوا اور ہوتا ہی وہ
ان آخرین مین داخل ہی وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور خدا غالب ہی امر بعثت مین جس کسی کو چاہتا ہی رسول کر کے بھیجتا ہی الْحَكِيْمُ
حکمت والا ہی ہر پیغمبر کو ہر امت کے واسطے اختیار کرنے مین ذٰلِكَ یہ نبوت یا بعثت فَضْلُ اللّٰهِ فضل ہی اللہ کا اور اوسکا
مزید کرم يُؤْتِيْهِ دیتا ہی اوسے مَنْ يَّشَآءُ ؕ جسے چاہتا ہی وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ اور اللہ بڑے فضل والا ہی
اور اوسکے فضل کے سامنے دنیا اور آخرت کی سب نعمتین حقیر اور ناچیز ہین مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ مثل اون
لوگون کی جو تحمّل کیے گئے توریت کا یعنی جنکو حکم ہوا کہ احکام توریت کا بار تکلیف اوٹھائین ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا پھر نہ اوٹھایا
اونھون نے وہ بار اور فقط زبانی توریت پڑھنے پر قناعت کی جو احکام اوسمین تھے اوسپر عمل نہ کیا اونکی مثل كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ
گدھے کی ایسی ہی کہ اوٹھاتا ہی اَسْفَارًا ؕ کتابین علم کی یعنی اونھین اوٹھانے مین رنج اوٹھاتا ہی اور اوس سے کچھ فائدہ نہین
پاتا یہی حال یہود کا ہی کہ توریت پڑھتے ہین اور اوس سے فائدہ نہین حاصل کرتے مثنوی گفت ایزد یحمل اسفارہ ؛ بار باشد
علم کان نبود زہو ؛ علمہاے اہل دل حمّال شان ؛ علمہاے اہل تن احمال شان ؛ علم چون بر دل زند یارے بود ؛ علم چون بر تن زند
بارے بود ؛ چون بدل خوانی ز حق گیری سبق ؛ چون بگل خوانی سیہ سازی ورق ؛ بِئْسَ بری مثل ہی جو کہی گئی مَثَلُ
الْقَوْمِ مثل گروہ یہود کی الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا وہ جنھون نے تکذیب کی بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اللہ کی آیتون کی جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی نبوت پر دلیل تھین وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي اور اللہ فلاح اور چھٹکارے کی راہ نہین دکھاتا الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ظالمون کے
گروہ کو کہ حق کے ساتھ عناد کر کے اونھون نے اپنی جانون پر ظلم کیا اور باوصف اسکے کہتے ہین نحن ابناء اللہ واحباءہ اور ڈینگین ہانکتے ہین
کہ لن یدخل الجنۃ الا من کان ہودا قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اے یہودیو اِنْ زَعَمْتُمْ
اگر گمان کرتے ہو اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ یہ کہ تم دوست ہو خدا کے مِنْ دُوْنِ النَّاسِ سوا لوگون کے عرب اور عجم مین سے
جو ایمان لائے ہین فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ تو تمنا کرو موت کی اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے اس بات مین
کہ تم ہی خدا کے دوست ہو تاکہ اون درجات اور کرامات کو پہونچو جو حق تعالیٰ نے اپنے دوستون کے واسطے مقرر کیے
ہین وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا اور حال یہ ہی کہ یہود تمنا نہ کرینگے موت کی ہرگز کبھی بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ
بسبب اسکے جو آگے بھیج چکے ہین اونکے ہاتھ یعنی اون کامون کے واسطے جو اونھون نے کیے جیسے احکام توریت کی تحریف

اور حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثنا کی نعت کو بدل دیا اور جانتے ہین کہ مرنے کے بعد اون کامون کے سبب سے عذاب مین
گرفتار ہونگے وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی بِالظّٰلِمِیْنَ ○ ظالمون کو جنھون نے اپنے اوپر ظلم کیا قُلْ کہو ای
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ یقینی وہ موت کہ تَفِرُّوْنَ مِنْہُ بھاگتے ہو اوس سے اور اوسکی
تمنا نہین کرتے اور اوسکے وقوع سے کراہت رکھتے ہو فَاِنَّہٗ مُلٰقِیْکُمْ پس تحقیق کہ وہ پہونچنے والی ہی تمکو یعنی ضرور
تمکو آ پڑیگی اور یقینی تم اوسکا مزہ چکھوگے ثُمَّ تُرَدُّوْنَ پھر پھیرے جاؤگے اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ظاہر اور پوشیدہ
جاننے والے کی طرف فَیُنَبِّئُکُمْ پھر آگاہ کریگا تمکو بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ ع ساتھ اوسکے کہ تھے تم عمل کرتے اور ع ۸
اون کامون کے مناسب جزا پاؤگے یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو احکام شرع پر اِذَا نُوْدِیَ
لِلصَّلٰوۃِ جب ندا کیے جاؤ نماز کے واسطے مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ جمعہ کے دن فَاسْعَوْا تو دوڑو اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ
اللہ کو یاد کرنے کی طرف کہ وہ نماز ہی اور خطبہ یعنی اوسکی طرف رغبت کرو اور اوسمین کوشش کرو وَذَرُوا الْبَیْعَ اور چھوڑ دو خرید
فروخت کو قول صحیح حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے مذہب پر یہ ہی کہ نماز کی رغبت کرنا اور خرید فروخت ترک کر دینا جمعہ کے دن پہلی اذان
واجب کر دیتی ہی اگر اذان دینے والے مستعد ہون ذٰلِکُمْ وہ کوشش کرنا اور خرید فروخت ترک کر دینا خَیْرٌ لَّکُمْ بہتر ہی
تمھارے واسطے معاملہ کرنے سے اسواسطے کہ اوسمین آخرت کا نفع ہی جو باقی رہیگا اور وہ دنیا کے فائدے سے بہتر ہی کہ فنا ہو جاتا ہی
اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اگر ہو تم جانتے نفع ضرر اور پہچانتے ہو خیر و شر فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ پھر جب ادا کیگئی
نماز جمعہ کی فَانْتَشِرُوْا تو پراگندہ ہو جاؤ فِی الْاَرْضِ زمین مین تجارت کے واسطے اور اپنی حاجت کی چیزون کے لیے
یہ امر اباحت ہی یعنی اگر تم چاہو تو نماز کے بعد اپنے کام مین مصروف ہو وَابْتَغُوْا اور ڈھونڈھو مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ اللہ کا
فضل یعنی اپنی روزی اس سے اسباب معاش مہیا کرنا مراد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ منتشر ہونا بھی زمین مسجد مین ہی عالمون اور
واعظون کی مجلس مین جانے کو اور ایک قول کے موافق بیمارون کی عیادت اور جنازہ پر حاضر ہونا اور مومنون کی زیارت اور
علم طلب کرنا اور ایسی باتین مراد ہین اسواسطے کہ اللہ کا فضل ڈھونڈھنا ان ہی کامون سے ہو سکتا ہی وَاذْکُرُوا اللّٰہَ اور
یاد کرو اللہ کو کَثِیْرًا بہت یعنی اکثر اوقات اوسکے ذکر مین مشغول ہو فقط نماز ہی کے وقت نہین لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○
شاید تم فلاح پاؤ اور دونون جہان کی خیر کو پہونچو کہ اوسکا ذکر جمعیت ظاہر و باطن کا سبب اور نجات دنیا و آخرت کا باعث ہی رباعی
از ذکر خدا مباش یکدم غافل ✣ کز ذکر بود خیر دو عالم حاصل ✣ ذکر یست کہ اہل شوق را در ہمہ وقت ✣ آسایش جان باشد و
آرامش دل ✣ لکھا ہی کہ ایک دن رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا خطبہ پڑھتے تھے ناگاہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کا قافلہ ملک شام
کی طرف سے پہونچا بہت سا غلہ لیے ہوے اور اوسوقت مدینہ منورہ مین تنگی تھی اور قافلہ جب صحیح سلامت آ پہونچا تو خوشی کا
طبل بجاتے تھے طبل کی آواز حضار مجلس کے کان مین پہونچی غلہ مول لینے کے واسطے لوگ مسجد سے نکل آئے اور قافلہ کی طرف
چلے بارہ آدمیون کے سوا کوئی مسجد مین نرہا کہ اونمین چارون خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی تھے پس حضرت

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم سب ایک کے پیچھے ایک چلے جاتے اور مسجد مین کوئی نہ رہتا تو اس میدان سے تمھاری طرف آگ روان ہوتی اور اس حال کے ساتھ ہی اس آیت کا نزول اجلال ہوا کہ وَاِذَا رَاَوْا اور جب دیکھتے ہین تِجَارَۃً سوداگری یعنی تجارت کا قافلہ اَوْ لَهْوَا یا سنتے ہین طبل کی آواز جو قافلہ پہونچنے کی جہت سے بجاتے ہین اِنْفَضُّوْٓا تو متفرق ہو جاتے ہین مجلس سے اور چلے جاتے ہین اِلَیْهَا اوس تجارت کی طرف تاکہ ایک دوسرے سے پہلے غاموں اپنے کو پہونچ جاوے وَتَرَكُوْكَ اور چھوڑ دیتے ہین تجکو قَآئِمًا ط کھڑا منبر پر قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ کہہ کہ جو چیز خدا کے پاس ہے نماز پڑھنے خطبہ سننے مجلس نبوی مین حاضر رہنے کا ثواب ہ خَیْرٌ بہتر اور بہت فائدہ کی چیز ہے مِّنَ اللَّهْوِ کھو یعنی طبل کی آواز سننے سے وَمِنَ التِّجَارَۃِ ط اور تجارت کے نفع سے اسواسطے کہ ثواب کے کامون کے فائدے یقینی ہین اور معاملات کے فائدے وہمی وَاللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ع اور اللہ بہتر روزی دینے والون کا ہے یعنی اونسے بہتر روزی دینے والا ہے جو رزق کے وسائط ہین ع ۲
اسواسطے کہ کسی وقت ہوتا ہے کہ وہ جلدی کرتے ہین اور شاید کہ مصلحت وقت نہین جانتے نقل ہے کہ ایک خلیفہ بغداد نے بہلول دانا سے یہ بات کہی کہ آؤ تمھاری ہر روز کی روزی مین مقرر کر دون تاکہ تمھارا دل اوس سے متعلق نرہے بہلول نے جواب دیا کہ اگر تجمین چند عیب نہوتے تو مین ایسا کرتا ایک تو تو یہ نہین جانتا کہ مجھے کیا دینا چاہیے دوسرے تو یہ نہین جانتا کہ مجھے کب دینا چاہیے تیسرے تجھے یہ نہین معلوم کہ مجھے کتنا دینا چاہیے اور حق تعالی رزق کا کفیل اور یہ سب باتین جانتا ہے اور اپنی حکمت کاملہ کی راہ سے مجھے روزی پہونچاتا ہے اور شاید تو مجپر غصہ مین آئے اور وہ روزینہ موقوف کردے اور حق تعالی گناہ کے سبب سے میری روزی بند نہین کرتا نظم خدائے کہ اوساخت از نیست ہست ÷ بعصیان در رزق برکس نہ بست ÷ از و خواہ روزی کہ بخشندہ است ÷ برآرندہ کار ہر بندہ است ÷

سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَهِیَ اِحْدٰی عَشْرَۃَ اٰیَۃً
سورہ منافقون مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ گیارہ آیتین ہین

سن پانچ ہجری مین جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ مریسیع سے مراجعت فرمائی اور ایک کنوین کے قریب اوترے تو سنان بن وبرہ جہنی جو ابن عمر بن عوف کے حلیف تھے خزرج مین سے آنکے اور جہجاہ بن غفاری جو حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے اجیر تھے اونکے درمیان نزاع ہوئی اور یہانتک نوبت پہونچی کہ مہاجر اور انصار کے درمیان فتنہ اور فساد قائم ہوجاے ابن ابی منافق نے اوس محل پر ناشایستہ باتین کہین از انجملہ یہ کہ مہاجرون کو کچھ نہ دو کہ مدینہ سے چلے جائین اور پراگندہ ہوجائین دوسری بات یہ کہ جب ہم مدینہ مین پھر جائینگے تو جو بہت عزت دار ہے وہ اوسے نکال دیگا جو بہت ذلیل وخوار ہے حضرت زید بن ارقم نے جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی مجلس مین حاضر ہوکر یہ خبر کردی حضرت نے سنا اور فتنہ و فساد فرو کرنے کو گرمی کی شدت کے دن کے وقت کوچ کا حکم دیا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے سبب پوچھا اور حال دریافت کرکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی خاطر عاطر کے واسطے بہت خوب کوششین کین اور ابن ابی کو یہ خبر پہونچی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر وہ

خبر غلط ہونے پر قسم کھائی لوگون نے ملامت شروع کی کہ حضرت زید بن ارقم کو جھوٹی خبر کہنے کی تہمت لگائی تو حق تعالی نے حضرت زید کی
بات سچ کرنے کو یہ سورت نازل کی کہ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ جب آتے ہین تیرے پاس منافق یعنی ابن ابی اور اوسکے یار تو
قَالُوْا نَشْهَدُ کہتے ہین ہم لوگ گواہی دیتے ہین کہ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ م بیشک آپ تو رسول ہین اللہ کے یعنی ہم منافق
نہین ہین اور دل سے آپکی رسالت کے معتقد ہین وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ اور خدا جانتا ہے کہ تم اے محمد لَرَسُوْلُهٗ ط البتہ
رسول ہو اوسکے اسواسطے کہ اوسی نے تمکو رسول کیا ہے وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ اور خدا گواہی دیتا ہے کہ بیشک
منافق لَكٰذِبُوْنَ ج ضرور جھوٹے ہین اپنی گواہی مین اس جہت سے کہ اونکا اعتقاد اونکی بات کے موافق نہین ہے تو اونکی یہ
گواہی کہ ہمارا دل آپکی رسالت کا معتقد ہے جھوٹی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ گواہی سے یہان قسم مراد ہے یعنی قسم کھا کر منافق کہتے ہین
کہ ہمارے دل مین آپکی رسالت کا اعتقاد ہے تو خدا جانتا ہے کہ اونھون نے یہ جھوٹی قسم کھائی اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ ٹھہرایا ہے
منافقون نے اپنی قسم کو جُنَّةً سپر یعنی بچاؤ کہ اوسکی بدولت قتل اور قید ہونے سے بیخوف رہتے ہین فَصَدُّوْا پھر باز
رکھتے ہین لوگون کو گواہی دیکر عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط خدا کے دین سے یا خود راہ خدا مین جہاد کرنے سے منھ پھیرتے ہین اِنَّهُمْ بیشک وہ
سَآءَ برا کام ہے مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ جو کچھ وہ کرتے ہین جھوٹی قسم اور حق سے منھ موڑنا ذٰلِكَ یہ حکم حق اونکے کام برے ہونے کا
بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بسبب اسکے ہے کہ وہ ایمان لائے زبان سے ثُمَّ كَفَرُوْا پھر کافر ہوے دل سے یا ظاہر مین مومنون سے اونھون نے
کہا کہ ہم تم مین سے ہین اور تنہائی مین اپنے رؤسا کے سامنے کفر کے کلمات بولے فَطُبِعَ پس مہر کردی گئی ہے عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اونکے
دلون پر فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ تو وہ نہین جانتے حقیقت ایمان کو کہ زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنا ہے لکھا ہے
کہ ابن ابی مرد جسیم خوبصورت شیرین سخن اور فصیح تھا اور دوسرے منافقون کی بھی صورت اوسکے قریب قریب تھی جب منافق
رسول مقبول کی مجلس مین آتے تو آپ اونکی شکلون اور باتون سے متعجب ہوتے تو حق تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ
اور جب تو دیکھتے ہو تم اے ہمارے حبیب منافقون کو تو تُعْجِبُكَ تعجب مین لاتے ہین تمکو اَجْسَامُهُمْ ط اونکے جسم نرمی اور
نازکی کی وجہ سے وَاِنْ يَّقُوْلُوْا اور اگر بات کرتے ہین وہ تو تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ط سنتے ہو تم اونکی بات اور اونکی قسم باوجودیکہ ایسے ہو
حال آنکہ بے عقلی اور کم فہمی کی وجہ سے كَاَنَّهُمْ گویا کہ وہ خُشُبٌ سوکھی ہوئی لکڑی ہین مُّسَنَّدَةٌ ط دیوار سے
لگا کر کھڑی کی ہوئی یعنی اجسام ہین علم اور نظر سے خالی يَحْسَبُوْنَ گمان کرتے ہین كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ط ہر آواز کو اپنے اوپر
یعنی مدینہ مین لوگ جو آواز نکالتے ہین اور شور فریاد کرتے ہین تو یہ منافق ایسے بد دل اور ڈرپوک ہین کہ اوس آواز کو سنکر گمان کرتے ہین
کہ ہمارا نفاق پیغمبر اور مسلمانون پر ظاہر ہو گیا یہ اوسی کا شور و غل ہے اب ہم ذلیل اور رسوا ہونگے هُمُ الْعَدُوُّ وہ دشمن ہین
تیرے اے ہمارے حبیب اور سب مسلمانون کے فَاحْذَرْهُمْ ط پس حذر کر اونکے مکر و فریب سے اور اونسے بیخوف نہ رہ
قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ز ہلاک کرے اللہ اونکو یا لعنت کرے اونپر اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ کیونکر پھرے جاتے ہین اور حق سے
معالم مین ہے کہ یہ آیتین نازل ہونے کے بعد ابن ابی کی قوم نے اوس سے کہا کہ یہ آیتین تیری شان مین نازل ہوئین تو رسول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین جانا کہ تیرے واسطے مغفرت چاہین تو وہ منافق گردن گھما کر بولا کہ تم لوگون نے مجھسے کہا کہ ایمان لا مین ایمان لایا زکوۃ و مال دینے کی تکلیف دی مین نے زکوۃ بھی دی اب یہی بات باقی ہی کہ محمد کو سجدہ کرنا چاہیے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اور جب کہتے ہین منافقون سے کہ آؤ عذر خواہی کو یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ تا کہ مغفرت طلب کرین تمھارے واسطے رَسُوْلُ اللّٰهِ رسول خدا تو لَوَّوْا گھماتے ہین رُءُوْسَهُمْ اپنے سر یعنی منھ پھیرتے ہین اور گردن گھماتے ہین جیسے کوئی کسی مکروہ بات سے منھ پھیرتا ہی وَرَاَیْتَهُمْ یَصُدُّوْنَ اور تو دیکھتا ہی ای ہمارے پیغمبر اونکو کہ وہ انکار کرتے ہین تیری خدمت مین حاضر ہونے سے وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اور وہ تکبر کرنے والے ہین سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ برابر ہی اونپر اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ مغفرت چاہے تو اونکے واسطے اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ یا مغفرت نہ چاہے تو اونکے لیے لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ہرگز نہ بخشیگا اللہ اونکو نفاق مین اونکے پکے ہونے کی وجہ سے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ فلاح اور نجات کی راہ نہین دکھاتا اون لوگون کو جو دائرۂ اصلاح سے باہر ہین اور اپنے کام نہین بناتے هُمُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ وہ منافق وہی ہین کہ کہتے ہین انصار سے کہ تم لَا تُنْفِقُوْا نہ خرچ کرو عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اون لوگون پر جو رسول اللہ کے پاس ہین مہاجر فقیر حَتّٰی یَنْفَضُّوْا ؕ تا کہ متفرق ہو جائین غلام اپنے آقاون پاس چلے جائین اور بیٹے اپنے باپون سے جا ملین منافق لوگ انصار کو منع کرتے ہین کہ مہاجرون کو خرچ نہ دو وَلِلّٰهِ اور حال یہ ہی کہ خدا کے واسطے ہی خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خزانے روزی کے آسمانون و زمین مین اور اون خزانون کی کنجی اوسی کے دست قدرت مین ہی جسے چاہتا ہی روزی دیتا ہی وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَفْقَهُوْنَ ۝ اور مگر منافق نہین جانتے کہ رزاق مطلق حق تعالی ہی آدمی نہین ہین **نظم** خواجہ پندارد کہ روزی او دہد ✤ لاجرم بر ایمن آن منت نہد ✤ زان سببہا او یکے شد لیس اگر ✤ گم شود ہستند اسباب دگر ✤ حکم روزی بر سببہا مے نہد ✤ بے سببہا نیز روزی مے دہد ✤ یَقُوْلُوْنَ کہتے ہین منافق اس سے ابن ابی مراد ہی کہ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اگر پھرینگے ہم اس سفر سے اِلَی الْمَدِیْنَةِ مدینہ کی طرف تو لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ ضرور ضرور نکال دیگا بڑا عزت دار مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ مدینہ سے بہت ذلیل و خوار کو بڑے عزت دار سے اوسکی مراد اپنی ذات تھی اور اوس دوسرے لفظ سے حضرت اشرف مخلوقات علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کی ذات جامع الکمالات مقصود تھی وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ اور اللہ کے واسطے ہی عزت اور قدرت اور ربوبیت وَلِرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول کے واسطے نبوت اور شفاعت کی عزت وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ اور ایمان والون کے واسطے ایمان اور طاعت کی عزت وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ اور مگر منافق حقیقت عزت کو لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ ع نہین جانتے ہین نقل ہی کہ جب لشکر ظفر پیکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وادی عقیق مین پہونچا تو ابن ابی کا بیٹا عبد اللہ نام کہ مومن مخلص تھا رستہ پر ٹھہر رہا یہانتک کہ اوسکا باپ بھی وہان پہونچا عبد اللہ نے اوسکے اونٹ کو بٹھایا اور اونٹ کے ہاتھ پر پاؤن رکھکر اپنے باپ سے کہنے لگا کہ خدا کی قسم تجھے مین نہ چھوڑونگا کہ تو مدینہ مین جائے جب تک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے اذن نہ دینگے اور تو یہ بات خوب جان لے کہ بڑا ذلیل تو ہی اور بڑے

عزت والے حضرت ہین جب حضرت کی سواری وہان پہونچی تو آپ کو یہ حال معلوم ہوا آپ نے ابن اُبی کو مدینہ منورہ مین داخل ہونے کی
اجازت دی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے مومنو لَا تُلْهِكُمْ نہ باز رکھین تمکو اَمْوَالُكُمْ تمہارے مال وَلَآ
اَوْلَادُكُمْ اور نہ تمہارے فرزند عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اللہ کو یاد کرنے سے اسواسطے کہ ایمان کا مقتضا یہ ہی کہ خدا کی محبت سب
چیزون کی محبت پر غالب ہو کہ اگر دنیا کے تمام مال اور آخرت کی سب نعمتین اوسکے سامنے کرین تو نظر قبول سے کسی کو نہ دیکھے بیت
چشم دل از نعیم دو عالم ببستہ ایم ؎ مقصود ما ز دنیا و عقبیٰ توئی و بس ؎ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی یہ کام کرے یعنی مال اور
اولاد کے سبب سے حق تعالیٰ کی یاد سے باز رہے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ وہ نقصان پانے والے ہین کہ جو چیز حقیر
اور فانی ہی اوسکے سبب سے باز رہتے ہین بڑی نعمت سے جو باقی رہیگی وَاَنْفِقُوْا اور خرچ کرو یعنی جو حق واجب ہین وہ نکالو مِنْ
مَّا رَزَقْنٰكُمْ اوس چیز مین سے جو روزی دی ہی ہمنے تمکو اور ذخیرہ آخرت کرو مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ قبل اس سے کہ آئے
اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ ایک کو تم مین سے موت کے اسباب فَیَقُوْلَ پھر کہے وہ شخص رَبِّ اے میرے رب لَوْلَآ اَخَّرْتَنِیْٓ
کیون نہین تو نے پیچھے ڈالا تو یعنی کیا ہوا اگر تاخیر کرے موت مین اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِیْبٍ مدت نزدیک تک فَاَصَّدَّقَ تا کہ تصدیق کرون
اور زکوۃ ادا کریون ہین وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ اور ہو جاؤن مین نیک مردون مین سے وَلَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ اور
ہرگز نہین پیچھے ہٹاتا اللہ نَفْسًا کسی کو موت سے اِذَا جَآءَ جب آ پہونچتی ہی اَجَلُهَا اوسکی اجل اور چلنے کا وقت یعنی
عمر تمام ہو جاتی ہی نہ اوسپر کچھ بڑھاتے ہین نہ اوسمین سے کچھ گھٹاتے ہین وَاللّٰهُ خَبِیْرٌ اور اللہ جانتا ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ ع ۳
وہ چیز جو تم کرتے ہو اور ابکر نے یَعْمَلُوْنَ غائب کا صیغہ پڑھا ہی یعنی جو کچھ خیر و شر آدمی کرتے ہین خدا کو اوسکی خبر ہی واللہ اعلم بالصواب

وَهِیَ ثَمَانِیَ عَشْرَةَ اٰیَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِیَّةٌ
اور وہ اٹھارہ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ تغابن مدینہ منورہ مین نازل ہوئی

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ پاکی اور پاکیزگی کے ساتھ تعریف کرتی ہی اللہ کی مَا فِی السَّمٰوٰتِ جو چیز ہی آسمانون مین روحانیات وَمَا فِی
الْاَرْضِ اور جو چیز ہی زمین مین جسمانیات لَهُ الْمُلْكُ اوسی کے واسطے ہی بادشاہی زمین و آسمان کی اور جو کچھ زمین و آسمان کے
درمیان ہی وَلَهُ الْحَمْدُ اور اوسی کے لیے تعریف ہی پیدا کرنے کی نعمت پر وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ اور وہ سب
چیزون پر قادر ہی هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ اور وہ وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو اے آدمیو فَمِنْكُمْ پس تم مین بعض كَافِرٌ کافر ہین
اوسکے خالق ہونے کا ایمان نہین رکھتے جیسے دہریے اور طبیعیے وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ اور تم مین سے بعضے ایمان رکھنے والے ہین
اوسکے خالق ہونے کا جیسے اہل اسلام اور اہل ایمان وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو دیکھتا ہی اور
بندون کے ساتھ معاملہ اونکے اعمال کے موافق کریگا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیے اوسنے آسمان اور زمین
بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ یا اپنی حکمت بالغہ کے موافق یا کلمہ کن سے یا حق بیان کرنے کو یعنی یہ مخلوق اوسکی وحدانیت کی دلیلین ہین اور حق

اونکے سبب سے ظاہر ہوتا ہی وَصَوَّرَكُمْ اور تسویہ بنائی تمہاری فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ پھر اچھی کین تمہاری تزین
قد کشیدہ اور خلقت اعتدال کے ساتھ کر کے امام قشیری نے یہ معنی کئے ہین کہ اوسنے تمہارا ظاہر آراستہ کر دیا کمال قدرت کے ساتھ
اور تمہارے باطن کو زینت دی جمال قربت سے اور محققون کے نزدیک حسن انسان یہ ہی کہ اوسکو اوصاف کائنات کی صورت سے
آراستہ کر دیا اور خصائص مبدعات کے خلاصہ کے ساتھ شرف اختصاص بخشا تاکہ سب موجودات علوی اور سفلی ملکی اور ملکوتی کا
نمونہ ہو تو حسن معنوی مراد ہی حسن صوری نہین قطعہ بدرون تست مصری کہ تو ئی شکر ستانش ٭ چہ غم ست گر زبیرون مدد شکر
نداری ٭ شدہ ام غلام صورت بمثال بت پرستان ٭ تو چہ یوسفی ولیکن بسو خود نظر نداری ٭ بخدا جمال خود را چو در آئینہ ببینی ٭
بت خویش ہم تو باشی بہ کسے گذر نداری ٭ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝ اور اوسکی طرف ہی سب کی بازگشت يَعْلَمُ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ جانتا ہی علم کامل سے جو کچھ ہی آسمانون مین ظاہر اور پوشیدہ وَالْأَرْضِ اور جو کچھ ہی زمین مین عیان اور پنہان
وَيَعْلَمُ اور جانتا ہی مَا تُسِرُّونَ جو کچھ تم چھپاتے ہو وَمَا تُعْلِنُونَ ط اور وہ چیز جو تم ظاہر کرتے ہو وَاللّٰهُ عَلِيمٌ
بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ اور اللہ جانتا ہی جو کچھ سینون مین ہی خطرے اور فکرین أَلَمْ يَأْتِكُمْ کیا نہین آئی تمہارے پاس
اے اہل مکہ نَبَؤُا الَّذِينَ كَفَرُوا خبر اون لوگون کی جو کافر ہوئے مِن قَبْلُ ز تمسے پہلے جیسے اولاد قابیل اور عاد ثمود و اصحاب
ایکہ وغیرہ فَذَاقُوا پس چکھا اونھون نے وَبَالَ أَمْرِهِمْ وبال اپنے کام کا یعنی کفر کا ضرر دنیا مین کہ غرق ہونا آندھی سخت آواز
عذاب یوم الظلہ ہی وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ اور اونکے واسطے ہی آخرت مین عذاب دردناک کہ کبھی منقطع نہو گا ذٰلِكَ
یہ عذاب اونکے واسطے بِأَنَّهُ كَانَت تَّأْتِيهِمْ بسبب اسکے ہی کہ وہ تھے کہ آئے اونکے پاس رُسُلُهُم رسول بھیجے ہوے
اونکی طرف بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون اور ظاہری معجزون کے ساتھ فَقَالُوا تو کہا اونھون نے کہ أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا
کیا آدمی مثل ہمارے ہمین ہدایت کرتے ہین اونھون نے یہ تعجب کیا کہ حق تعالی آدمی کی طرف وحی بھیجتا ہی فَكَفَرُوا پس
کافر ہو گئے اور رسولون پر ایمان نہ لائے وَتَوَلَّوا اور منہ پھیرا اونھون نے اون دلیلون اور معجزون مین غور و فکر کرنے سے جو اون رسولون کے
ساتھ تھے پس خدا نے اونکو ہلاک کر دیا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ط اور بے نیاز اور مستغنی ہی اللہ خلق کے ایمان سے وَاللّٰهُ غَنِيٌّ
اور اللہ بے پروا ہی مخلوق کی عبادت سے حَمِيدٌ ۝ تعریف کیا ہوا ہے تعریف کرنے والون کی تعریف کے زَعَمَ الَّذِينَ
كَفَرُوا گمان کیا اون لوگون نے جو کافر ہوے أَن لَّن يُبْعَثُوا ط یہ کہ نہ اوٹھائے جائینگے قُلْ بَلٰى کہو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کہ ہان اوٹھائے جاؤگے وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ قسم میرے رب کی کہ ضرور ضرور تم اوٹھائے جاؤگے قیامت کے دن ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ
پھر خبر دیے جاؤگے بِمَا عَمِلْتُمْ ط اوس چیز کی جو تمنے کیا ہی دنیا مین اور خبر دینا حساب کرنے اور جزا دینے کے سبب ہو گا وَذٰلِكَ
اور یہ اوٹھانا اور خبر دینا عَلَى اللّٰهِ خدا پر يَسِيرٌ ۝ سہل اور آسان ہی فَآمِنُوا بِاللّٰهِ پس ایمان لاؤ خدا پر وَرَسُولِهِ
اور اوسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا ط اور اوس نور کا جو نازل کیا ہمنے محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اس سے قرآن مراد ہی اور اوسے نور اسواسطے کہا کہ اعجاز مین اپنی ذات سے ظاہر ہی اور حلال حرام کے

احکام کی حقیقت بین ظاہر کرنے والا ہی وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اقرار اور انکار خَبِیْرٌ ○ جانتا ہی
یَوْمَ یَجْمَعُكُمْ یاد کرو وہ دن کہ جمع کریگا تمکو اللہ لِیَوْمِ الْجَمْعِ اوس چیز کے واسطے جو جمع کرنے کا دن ہی حساب اور جزا
قیامت کو حق تعالیٰ نے روز جمع اسواسطے فرمایا کہ اوس دن سب آدمی جمع ہونگے اولین اور آخرین یا سب انبیا اور سب امتین
جمع ہونگی یا ظالم اور مظلوم یا اہل ہدایت اور اہل ضلالت یا جنتی اور دوزخی اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ فرشتے اور جن اور
آدمی سب جمع ہونگے ذٰلِكَ وہ دن یَوْمُ التَّغَابُنِ طون ہی نقصان ہونے کا یعنی جب مومن کو کافر کا مقام جنت میز
میراث ملیگا اور کافر دوزخ بین مومن کے مقام بین داخل ہونگے تو نقصان ظاہر ہوگا اور اوس دن کافر اپنے کو جانینگے کہ ہم
بڑے زیانکار ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ کافر اپنا نقصان دیکھینگے ایمان ترک کرنے کے سبب سے اور مومن اپنا نقصان دیکھینگے نیکیان
کم کرنے کی وجہ سے یا نقصان ڈھونڈھنے کا دن ہی کہ ہر شخص اپنا فائدہ ڈھونڈھیگا اور دوسرے کا نقصان وَمَنْ یُّؤْمِنْ
بِاللّٰهِ اور جو کوئی ایمان لائے خدا وَیَعْمَلْ صَالِحًا اور کرے کام اچھے تو یُكَفِّرْ چھپائیگا اللہ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ
اوس سے اوسکی برائیان یعنی معاف کردیگا وَیُدْخِلْهُ اور داخل کریگا اوسکو جَنّٰتٍ تَجْرِیْ جنتون بین کہ جاری ہین مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے محلون یا درختون کے نیچے سے نہرین خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اوس حال بین کہ ہمیشہ رہینگے اوسمین
اَبَدًا ہمیشہ یہ خلود کی تاکید ہی ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ یہ گناہ عفو ہونا اور بہشت مین داخل ہونا بڑی کامیابی اور رستگاری ہی
وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا اور وہ لوگ جو نہین ایمان لائے وحدانیت کا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اور تکذیب کی اونھون نے ہماری آیتون کی
کہ وہ قرآن ہی یا وہ معجزات جو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر ہمنے ظاہر کیے اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ وہ لوگ
دوزخ والے ہین خٰلِدِیْنَ فِیْهَا باقی رہنے والے اوسمین یعنی مرینگے نہین وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ○ اور بری جگہ ہی پھرنے کی
دوزخ مَآ اَصَابَ نہین پہونچتی ہی کسی کو مِنْ مُّصِیْبَةٍ کوئی مصیبت بیماری کی شدت اور عیال واطفال کی موت
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر حکم آلہی سے یعنی سب مصیبتون کو اوسکا علم گھیرے ہی اگر چاہتا ہی اوس سے سالم رکھتا ہی بندون کے حال کی
درستی کے لیے اور صبر کے ساتھ اونکے امتحان کرتا ہی اور ثواب کی زیادتی اور گناہون سے پاک کرنے کے واسطے بندون پر مصیبت ڈالتا ہی
وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ یَهْدِ قَلْبَهٗ اور جو کوئی تصدیق کرتا ہی خدا کی اور جانتا ہی کہ مصیبت اوسکے ارادہ اور مشیت سے ہی
تو راہ دکھاتا ہی اللہ اوسکے دل کو صبر اور رضا کی یعنی جب جانتا ہی کہ وہ بلا اللہ کی مراد ہی یعنی ارادہ کی ہوئی ہی تو اوسے دل و جان سے قبول
کرلیتا ہی اور اوسکے واقع ہونے سے مضطرب نہین ہوتا بزرگون نے کہا ہی کہ بلا آئینۂ جمال مولیٰ ہی تو آئینہ کو اوسکے جمال کا نور دیکھنے کو دوست
رکھنا چاہیے نظم ہر چہ از دست تو آید خوش بود ✤ گر ہمہ دریائے پر آتش بود ✤ زخم کز دست تو می آید برون ✤ گو برآر از سینۂ من جوی
خون ✤ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○ اور اللہ سب چیزین جانتا ہی صبر کرنے والے اور شکایت کرنے والے کو خوب پہچانتا ہی
وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ اور اطاعت کرو اللہ کی اوسکے فرض بین وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اور اطاعت کرو رسول کی اوسکے
سنت بین فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ پھر اگر تم منھ پھیر گئے پیغمبر کی اطاعت سے تو اوسکا کیا نقصان فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا

پس نہیں ہمارے رسول پر اَلْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ مگر پہونچا دینا ظاہر اور ہمارے رسول نے کھلم کھلا تبلیغ احکام کر دی اَللّٰهُ اللہ مستحق عبادت ہی لَآ اِلٰهَ کوئی معبود مستحق عبادت نہیں اِلَّا هُوَ مگر وہ وَعَلَى اللّٰهِ اور خدا پر اوسکے غیر پر نہیں فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ پس چاہیے کہ توکل کریں ایمان والے ایمان یہی چاہتا ہی کہ اپنے کام حق تعالی پر چھوڑ دیں اور کفایت مہمات اوسی پر چھوڑ دیں ساکرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے بعد مسلمانون نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا مگر اونکے زن و فرزند نالہ و زاری گریہ و بیقراری کرکے اونکو نہ چھوڑتے تھے اور وہ لوگ بھی اونپر کمال شفقت و مہربانی کی وجہ سے عاجز ہو کر رہگئے تھے حق تعالی نے اونکے باب مین آیت بھیجی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ بیشک بعضی عورتین تمھاری وَاَوْلَادِكُمْ اور اولاد تمھاری جو ہجرت سے مانع ہوئی ہی عَدُوًّا لَّكُمْ دشمن ہین تمھاری فَاحْذَرُوْهُمْ پس اون سے تم حذر کرو اور اونکی گریہ و زاری پر فریفتہ ہو کر ہجرت نہ چھوڑو یہ آیت اون مسلمانون کو پہونچی تو اونھون نے ہجرت کی اور جب مہاجرون کو دیکھا کہ اون میں سے ہر ایک احکام دین مین فقیہ کامل اور عالم فاضل ہو گیا ہی تو اون مسلمانون نے اپنے زن و فرزند پر سختی کرنے کا ارادہ کیا کہ ہم تمھارے ہی سبب سے علم سے بے بہرہ رہے ہین اور اسی وجہ سے اونکو خرچ دینا اور کا مہربانی کی رسمین اونکے ساتھ چھوڑ دین تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَاِنْ تَعْفُوْا اور اگر معاف کر دو جو جرم اونھون نے کیے ہین وَتَصْفَحُوْا اور درگذر و وَتَغْفِرُوْا اور بخشدو اونکو اور اونکا عذر قبول کرو فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ بخشنے والا مہربان ہی تمھارے ساتھ عفو و مغفرت کا معاملہ کریگا اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ سوا اسکے نہیں کہ تمھارے مال وَاَوْلَادُكُمْ اور تمھاری اولاد فِتْنَةٌ آزمایش ہی تاکہ یہ بات ظاہر ہو جائے کہ تم مین سے کون حق کو اونپر ایثار کرتا ہی اور کون دل مال اور اولاد سے اٹھا کر محبت الٰہی سے کنارہ کرتا ہی وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اور اللہ اوسکے پاس ہی اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ اجر بڑا اوسکے واسطے جسکے دل مین خدا اور رسول کی محبت غالب ہو مال اور اولاد کی محبت پر فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو عذاب الٰہی سے اور بچو اون چیزون سے جو موجب عذاب ہین مَا اسْتَطَعْتُمْ جسقدر بچ سکتے ہو یہ آیت اوس آیت کے حکم کی ناسخ ہی کہ اتقوا اللہ حق تقاتہ وَاسْمَعُوْا اور سنو اللہ کی بات وَاَطِيْعُوْا اور حکم مانو اوسکا وَاَنْفِقُوْا اور خرچ کرو خَيْرًا بہتر یعنی جو بہتر ہو خدا کی راہ مین دو لِّاَنْفُسِكُمْ اپنی ذاتون کے واسطے اسلیے کہ اوسکے فائدے تمھی کو پہونچتے ہین وَمَنْ يُّوْقَ اور جو کوئی حفاظت کیا جاتا ہی شُحَّ نَفْسِهٖ بخل سے نفس اوسکا یعنی خدا کے واسطے بخل نہین کرتا اور خدا کی راہ مین خرچ کرتا ہی فَاُولٰٓئِكَ تو وہ خرچ کرنے والے هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وہ فلاح پانے والے ہین دنیا مین خوف کی چیزون سے اور عقبی مین عذاب اور سختیون سے اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ اگر قرض دوگے اللہ کو یعنی جس چیز مین وہ حکم کرتا ہی اوسمین اپنا مال خرچ کروگے اور صدقہ دوگے قَرْضًا حَسَنًا قرض ملا ہوا اخلاص کے ساتھ یا صدقہ دوگے خوشی خاطر سے يُّضٰعِفْهُ تو زیادہ کریگا اللہ اوسکو لَكُمْ تمھارے واسطے ایک کو دس یا سات سو تک یا ہزار یا چار لاکھ یا بے حساب وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشدیگا تمھارے گناہ جو اوس سے پہلے ہوئے ہین بخل کرکے اور خرچ نہ کرکے وَاللّٰهُ

شَكُورٌ اور اللہ جزا دینے والا ہی شکر گزارون کو تھوڑے سے صدقے کے عوض بہت کچھ عطیہ دیتا ہی حَلِيمٌ ۝ بردبار ہی بخیلون اور مسکون پر عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا جانتا ہی جو ظاہر مین بندے تصدیق کرتے ہین اور جو دل مین سمجھتے ہین ریا اور اخلاص الْعَزِيزُ غالب ہی بدلا دے سکتا ہی اوسے جسکا صدقہ خالص نہو الْحَكِيمُ ۝ ع حکم کرنے والا ہی اونکی کرامت اور عزت کا جو صدق کی رو سے تصدق کرتے ہین

وَهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ
اور وہ بارہ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ طلاق مدینہ منورہ مین نازل ہوئی

لکھا ہی کہ حضرت عبد اللہ بن عمر نے اپنی عورت کو حالت حیض مین طلاق دی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ رجوع کرین اور جب حیض سے پاک ہو جائے تو اگر چاہین طلاق دین اور اس باب مین آیت آئی کہ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر برگزیدہ کہہ اپنی امت سے کہ تم اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ جب چاہو کہ طلاق دو اپنی اون عورتون کو جو تمھاری مدخولہ ہو چکی ہین کمسن اور آیسہ اور حاملہ نہون فَطَلِّقُوْهُنَّ پس طلاق دو لِعِدَّتِهِنَّ اونکی عدت یعنی طہر بے جماع مین کہ اوسے عدت مین شمار کرسکین اور یہ طلاق موافق سنت ہی اسواسطے کہ عورت طلاق کے بعد عدت مین داخل ہوتی ہی اور طلاق بدعت یہ ہی کہ حالت حیض مین یا اوس طہر مین جسمین مجامعت کی ہو طلاق دے اسواسطے کہ وہ ایام عدت مین حساب نہین ہو سکتے اور عورت اوس محل مین عدت والی ہوتی ہی نہ شوہر والی اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک طلاق کے عدد کا کچھ اعتبار نہین اور امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ تعالی کے نزدیک معتبر ہی پس اگر طہر بے مباشرت مین طلاق دین تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب مین سنت ہی اور اون دونون اامون کے نزدیک بدعت ہی اور اگر ایک طلاق واقع ہو تو سب اماموں کے نزدیک سنت ہی وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ج اور شمار کرو اے مرد عورتون کی عدت کو کہ وہ اوسکے حساب اور یاد داشت سے عاجز اور غافل ہین وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ج اور ڈرو اللہ تعالی سے جو تمھارا رب ہی اور طلاق سنت کے موافق دو اور طلاق کے بعد لَا تُخْرِجُوْهُنَّ نہ نکالو طلاق دی ہوئی عورتون کو مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ اونکے گھرون سے جب تک عدت منقضی نہو جائے وَلَا يَخْرُجْنَ اور عورتون کو بھی چاہیے کہ باہر نہ آئین پس اونکو تم نہ نکالو اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ مگر یہ کہ آئین وہ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ط برے کام کے ساتھ جو اون عورتون کا حال بدکاری مین ظاہر کرنے والا ہو اور بکرنے مُبَيِّنَةٍ کی یے کو زبر پڑھا ہی یعنی مگر جب وہ عورتین برا کام کرین ظاہر کیا ہوا اس سے وہ گناہ مراد ہی جسمین حد مقرر ہو جیسے زنا چوری اسواسطے کہ حد جاری کرنے کے واسطے اون عورتون کو گھر کے باہر لانا چاہیے یا یہ کہ فحش اور سفاہت کے سبب اون گھر والون کو ایذا دین تو اوس حال مین اونکو گھر سے نکال دینا حلال ہی اسواسطے کہ یہ امر مخالفت کا حکم رکھتا ہی حق ساقط ہو جانے مین وَتِلْكَ اور یہ حکم جو مذکور ہوئے حُدُوْدُ اللّٰهِ ط اندازے ہین اللہ کے کہ اوسنے مقرر فرمائے جنسے بندے باہر نہین ہو سکتے وَمَنْ يَّتَعَدَّ اور جو شخص گذر جائے حُدُوْدَ اللّٰهِ خدا کی حدون سے فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ط تو بیشک اوسنے ظلم کیا اپنی جان پر اور اپنے کو عذاب کا

مستحق کر دیا لَا تَدْرِیْ نہیں جانتا ہے تو ای طلاق دینے والے یا نہیں جانتا ہے کوئی کہ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ شاید اللہ نیا پیدا
کرے بَعْدَ ذٰلِكَ بعد اس طلاق کے اَمْرًا ۝ کوئی کام یعنی شاید مرد کو پشیمان کرے یا عورت کی محبت اوسکے دل مین آئے اور وہ
رجوع کرے فَاِذَا بَلَغْنَ پھر جب پہونچ جائین عورتین اَجَلَهُنَّ اپنی مدت کو یعنی عدت کا زمانہ آخر ہو جائے فَاَمْسِكُوْهُنَّ
تو نگاہ رکھو اونکو یعنی اونکی طرف رجوع کرو اور اونکو روک رکھو بِمَعْرُوْفٍ نیکی کے ساتھ کہ وہ اچھی طرح نباہ کرتا ہی اور دوبارہ طلاق نہ
اونھین ضرر پہونچانے کو اَوْ فَارِقُوْهُنَّ یا جدا ہو جاؤ اور چھوڑ دو اونکو بِمَعْرُوْفٍ نیکی کے ساتھ یعنی جو کچھ طلاق کا حق ہے مہر وغیرہ
وہ ادا کرو وَّاَشْهِدُوْا اور گواہ کرو ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ دو عدل والے تم مسلمانون مین سے جو فاسق نہون کہ وہ رجوع
کرنے پر گواہ ہون اور یہ امر مستحب ہی اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ واجب ہی وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ اور گواہی قائم کرو ای
گواہو حاجت کے وقت لِلّٰهِ ط رضائے الٰہی اور طلب ثواب کے واسطے ذٰلِكُمْ یہ گواہ کرنا اور گواہی دینا یُوْعَظُ بِهٖ نصیحت کیا جاتا ہی
اوسکے ساتھ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ جو کوئی ہی ایمان لاتا بِاللّٰهِ خدا پر اور اوس چیز پر جو اوسنے حکم فرمایا وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط اور روز آخرت
اور جو کچھ اوس روز سے متعلق ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ اور جو کوئی ڈرے اللہ سے اور منہیات کا مرتکب نہو خدا سے ڈر کر تو يَجْعَلْ
کرتا ہی اور ظاہر کر دیتا ہی لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ نکلنا یعنی وہ نجات پاتا ہی دنیا اور آخرت کے غم سے یا جو کوئی حرام سے پرہیز کرتا ہی خدا اوسکو وجہ
حلال سے پہونچاتا ہی وَّيَرْزُقْهُ اور روزی دیتا ہی اوسکو مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط جہان سے گمان نہ کرے اور شمار مین
نہ لائے یعنی اوسکے دل مین نہ گذرے نظم از سبب ہا بگذر و تقوی طلب ٭ تا خدا روزی رساند بے سبب ٭ حق ز جائے بخشدت رزق حلال
کہ نباشد در گمان و در خیال ٭ یہ آیت نازل ہونے کا سبب یہ ہی کہ مشرکون نے عوف بن مالک کے بیٹے کو قید کیا اوسکا باپ پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کی یا رسول اللہ میرا بیٹا کافرون کی قید مین گرفتار ہو گیا اور اوسکی مان بہت بیقراری اور بے صبری
کرتی ہی اور اسکے ساتھ فقر و فاقہ کی بھی نہایت پہونچ گئی جو چیز سد رمق ہو سکے اوسکی بھی قدرت نہین حضرت نے فرمایا کہ تو تقوی
اختیار کر اور صابر رہ تو اور اوسکی مان اکثر کہا کرے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ عوف نے اپنی عورت سمیت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے قول پر عمل کیا تھوڑی مدت مین عوف کا بیٹا مشرکون کی قید سے چھوٹا اور اونکی چار ہزار بکریان ہنکائے ہوئے
صحیح سلامت مدینہ منورہ مین آیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی تقوی اختیار کرتا ہی وہ حلال روزی پاتا ہی وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ اور جو
کوئی توکل کرتا ہی عَلَى اللّٰهِ اللہ پر اور اپنے کام اوسی پر چھوڑتا ہی فَهُوَ حَسْبُهٗ ط تو اللہ بس ہی اوسے کفایت مہم مین اِنَّ اللّٰهَ
بیشک اللہ بَالِغُ اَمْرِهٖ ط پہونچانے والا ہی اپنے کام کو جس جگہ چاہے یعنی جو کچھ اللہ جل شانہ کی مراد ہوتی ہی وہ اوس سے فوت نہین ہوتی
قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ تحقیق کہ کر دیا ہی اللہ نے اور پیدا کیا ہی لِكُلِّ شَيْءٍ ہر چیز کے واسطے فقیری ہو یا تونگری قَدْرًا ۝ اندازہ کہ اوس سے
وہ چیز بڑھتی نہین یا وقت کی مقدار مقرر کر دی ہی کہ آگے پیچھے نہین پڑتا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین ایک آیت جانتا ہون کہ اگر لوگ اوسے مضبوط پکڑین یعنی اوسپر کاربند ہون تو اون سب کو کافی ہو
پھر آیہ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ پڑھی اور چند بار اسکا اعادہ فرمایا اس آیت کی بنیاد تقوی اور توکل پر ہی تقوی بوستان

قرب کی خوشبو ہی اور رتبہ معیت سے خبر دیتا ہی کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اور توکل گلزار کفایت کی خوشبو ہی اور اوس سے ریحان محبت کی
خوشبو مہکتی ہی کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ اور بے ان دو صفتوں کے طریق تحقیق میں قدم نہیں رکھ سکتے بیت سلوک راہ معنی را
توکل باید و تقویٰ ؎ توکل مرکب راہ راست و تقویٰ توشۂ رہرو ؎ جب طلاق دی ہوئی عورتوں کی عدت کا حکم نازل ہوا کہ یَتَرَبَّصْنَ
بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ جن عورتوں کو حیض نہیں ہوتا اونکی کیا عدت ہی تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ وَالّٰٓـِٔیْ یَئِسْنَ اور وہ عورتیں جو نا امید ہو گئی ہوں مِنَ الْمَحِیْضِ حیض سے بوڑھاپے کے سبب سے مِنْ نِّسَآئِکُمْ
تمھاری عورتوں میں سے اِنِ ارْتَبْتُمْ اگر شک میں پڑے ہو اونکے حکم میں یعنی نہیں جانتے ہو فَعِدَّتُهُنَّ تو اونکی عدت کا
زمانہ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ تین مہینے ہیں وَّالّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ اور اونکی عدت جو حائض نہیں ہوئیں کم سنی کی وجہ سے اونکی عدت
بھی یہی تین مہینے مقرر ہیں وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اور حمل والیاں اَجَلُهُنَّ اونکی عدت کی مدتیں اَنْ یَّضَعْنَ
یہ ہیں کہ رکھیں حَمْلَهُنَّ اپنا حمل یعنی اونکے لڑکا پیدا ہو خواہ وہ طلاق دی ہوئی ہوں یا بیوہ ہو گئی ہوں وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ
اور جو کوئی ڈرتا ہی خدا سے اور اوسکے احکام کی طاعت کرتا ہی تو یَجْعَلْ لَّهٗ ظاہر کرتا ہی خدا اوس متقی کے واسطے مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا
اوسکے کام سے آسانی یعنی اوسکا کام اوسپر سہل کر دیتا ہی ذٰلِكَ یہ جو کہا گیا اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ حکم خدا کا ہی کہ نازل کیا ہی اوسے
لوح محفوظ سے اِلَیْکُمْ تمھاری طرف وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ اور جو کوئی ڈرتا ہی عذاب الٰہی سے اور اوسکے حکم مانتا ہی تو یُکَفِّرْ
چھپاتا ہی اللہ عَنْهُ اوس سے سَیِّاٰتِهٖ اوسکی برائیاں یعنی عفو کرتا ہی وَیُعْظِمْ اور بڑا کرتا ہی لَهٗٓ اوسکے واسطے اَجْرًا ۝
اجر یعنی اوسکو اجر زیادہ دیتا ہی اَسْکِنُوْهُنَّ ساکن رکھو طلاق دی ہوئی عورتوں کو مِنْ حَیْثُ سَکَنْتُمْ جہاں تم ساکن
ہو مِّنْ وُّجْدِکُمْ اپنی وسعت اور طاقت سے یعنی اپنی طاقت اور سکت کے موافق اونکے رہنے کی جگہ مقرر کر دو وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ
اور رنج نہ دو طلاق دی ہوئی عورتوں کو خرچ اور گھر کی طرف سے لِتُضَیِّقُوْا اس واسطے کہ تنگ کرو عَلَیْهِنَّ اونپر اونکے رہنے کی جگہ اور
اونکو نکلنا ضرور پڑے وَاِنْ کُنَّ اور اگر ہوں طلاق دی ہوئی عورتیں اُولَاتِ حَمْلٍ حمل والیاں فَاَنْفِقُوْا عَلَیْهِنَّ
تو خرچ دو اونکو حَتّٰی یَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اوس وقت تک کہ اپنا وضع حمل کریں فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَکُمْ پھر اگر دودھ
پلائیں یہ عورتیں علاقہ نکاح منقطع ہو جانے کے بعد تمھارے لڑکوں کو فَاٰتُوْهُنَّ تو دو اونکو اُجُوْرَهُنَّ اونکی اجرتیں دودھ
پلانے پر وَاْتَمِرُوْا اور مشورہ کرو بَیْنَکُمْ ایک دوسرے کے درمیان فرزند کے باب میں بِمَعْرُوْفٍ نیکی کے ساتھ دودھ
پلانے اور اوسکی اجرت کے باب میں وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ اور اگر دشواری اور تنگی کرو گے ای ماں باپ دودھ پلانے اور اوسکی
اجرت میں یعنی شوہر اجرت دینے سے انکار کرے یا عورت دودھ نہ پلائے فَسَتُرْضِعُ تو دودھ دینے کو چاہو لَهٗٓ اوس بچے کے
واسطے اُخْرٰی ؎ دوسری عورت کو یعنی اپنے لڑکے کے واسطے انّا رکھو اور ماں پر جبر اور زبردستی نہ کرو لِیُنْفِقْ
چاہیے کہ خرچ دے ذُوْ سَعَةٍ وسعت اور مقدرت والا مِّنْ سَعَتِهٖ اپنی وسعت سے یعنی اپنی طاقت کے
موافق طلاق دی ہوئی عورت کو خرچ دے وَمَنْ قُدِرَ اور وہ شخص کہ تنگ کی گئی ہو عَلَیْهِ رِزْقُهٗ اوسپر اوسکی

روزی یعنی جو شخص فقیر اور تنگدست ہو فَلْيُنفِقْ پس چاہیے کہ خرچ کرے مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ اوس چیز مین سے جو خدا نے
اوسکو دی ہو لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ تکلیف نہین دیتا اللہ نَفْسًا کسی کو إِلَّا مَا آتَاهَا مگر اوس چیز کی جو اوسے عطا کی ہو اوس مین
سے یعنی اللہ اوس چیز کی تکلیف بندون کو نہین دیتا جسکی طاقت اونکو نہو سَيَجْعَلُ اللَّهُ قریب ہے کہ ظاہر کرے اللہ بَعْدَ
عُسْرٍ سختی اور تنگدستی کے بعد يُسْرًا آسانی اور فراخ دستی وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ اور بہت دیہاتی ہین کہ نادانی اور
عناد کی رو سے عَتَتْ انکار کیا اونھون نے عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا حکم سے اپنے رب کے وَرُسُلِهِ اور پیغمبر کی بات سے
فَحَاسَبْنَاهَا پھر حساب کرینگے ہم اونسے قیامت مین حِسَابًا شَدِيدًا حساب سخت کہ اوسمین مناقشہ ہوگا
وَعَذَّبْنَاهَا اور عذاب کیا ہمنے اونپر دنیا مین عَذَابًا نُّكْرًا عذاب بڑا ہولناک جیسے قوم لوط پر یا قیامت کے دن حساب کے بعد ہم
اونپر عذاب کرینگے فَذَاقَتْ پھر چکھا اون گانوون والون نے وَبَالَ أَمْرِهَا وبال اپنے کام کا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا
اور تھا انجام اونکے کام کا خُسْرًا نقصان اوٹھانا اور اس سے بدتر اور بڑھکر کونسا نقصان ہے کہ جنت اور دیدار الٰہی سے محروم
ہونگے اور قید خانہ دوزخ اور عذاب دردناک مین مبتلا ہونگے أَعَدَّ اللَّهُ تیار کیا ہے اللہ نے لَهُمْ شریرون کے واسطے عَذَابًا
شَدِيدًا عذاب سخت دونون جہان مین فَاتَّقُوا اللَّهَ پس ڈرو اللہ کے عذاب سے يَا أُولِي الْأَلْبَابِ اے عقل والو
الَّذِينَ آمَنُوا وہ جو ایمان لائے قَدْ أَنزَلَ اللَّهُ تحقیق کہ بھیجی ہے اللہ نے إِلَيْكُمْ ذِكْرًا تمھاری طرف نصیحت
یا شرف کہ قرآن شریف ہے اور بھیجا تمھارے پاس رَّسُولًا رسول کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یا قرآن کو حق تعالی نے شرف فرمایا
اسواسطے کہ دنیا مین شرف اور عقبی مین بزرگی قرآن پڑھنے اور اوسپر عمل کرنے کے ساتھ بندے کو ہوتی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ذکر
قرآن ہے اور رسول یعنی بھیجے ہوئے خدا کے جبرئیل ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ رسول اللہ ذکر ہے اور ذکر وہی رسول ہے یعنی ذکر کرانے
نصیحت کرنے والا اور بہت صحیح اور مشہور یہ بات ہے کہ ذکر پر کلام تمام ہوا اور رسول منصوب ہے فعل محذوف کے سبب سے تقدیر کلام یہ ہے
کہ متابعت کرو رسول کی جو ہمیشہ يَتْلُو پڑھتا ہے عَلَيْكُمْ تمپر آيَاتِ اللَّهِ آیتین قرآن کی کہ اللہ کا کلام ہے مُبَيِّنَاتٍ
ظاہر کرنے والا اور بکسرے مُبَيَّنَاتٍ کی یعنی کوئی پڑھتا ہے یعنی ظاہر کی گئی ہین اور حق تعالی نے ذکر اور رسول کو بھیجا لِّيُخْرِجَ الَّذِينَ
آمَنُوا تا کہ نکالے خدا یا قرآن یا رسول اون لوگون کو جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کیے ہین اونھون نے کام اچھے
مِنَ الظُّلُمَاتِ گمراہی کی تاریکی سے إِلَى النُّورِ ہدایت کی روشنی کی طرف یا باطل سے نکلے حق کی طرف یا جہل سے علم کی
جانب وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ اور جو کوئی ایمان لائے اللہ کا اور تصدیق کرے اوسکے رسول کی وَيَعْمَلْ صَالِحًا اور کرے
کام اچھے اور پاک یعنی ریا اور بناوٹ اور غرض سے خالص يُدْخِلْهُ داخل کریگا اوسکو اللہ جَنَّاتٍ تَجْرِي جنتون مین
کہ جاری ہین مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ اوسکے مکانون کے نیچے سے نہرین خَالِدِينَ ہمیشہ رہنے والے ہین فِيهَا
جنت مین أَبَدًا ہمیشہ بے زوال اور بے انتقال قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ تحقیق کہ خوب بنایا ہے اللہ نے بہشت مین
لَهُ اون مومنون کے واسطے جو نیک کام کرتے ہین رِزْقًا روزی اور کیا خوب روزی اللَّهُ خدا ہے برحق الَّذِي

خَلَقَ وہ ہی جسنے پیدا کیے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ سات آسمان ایک پر ایک وَّمِنَ الْاَرْضِ اور پیدا کی زمین مِثْلَهُنَّ
مانند آسمانون کے ایک کے نیچے ایک اور بعضون نے مثلہن کو عدد پر حمل کیا ہی یعنی زمینین بھی سات پیدا کی ہین يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ
اوترتا ہی حکم الٰہی اور اوسکی قضا و قدر بَيْنَهُنَّ آسمانون اور زمینون مین یعنی اوسکا حکم آسمان اور زمین مین سب جگہ جاری ہی اور ہر طبقہ
زمین و آسمان مین اوسکا امر اور اوسکی خلق ہی اور سب کو پیدا کیا لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ تاکہ جان لو کہ خدا عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سب
چیزین پیدا کرنے پر قَدِيْرٌ قادر ہی وَّاَنَّ اللّٰهَ اور بیشک اللہ نے اپنا حکم سب پر جاری کیا ہی تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے (شامی ۱۲)
قَدْ اَحَاطَ یقینی گھیر لیا ہی بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا سب چیز کو علم کی رو سے یعنی اوسکا علم اور اوسکی قدرت سب چیزون کو
گھیرے ہی موجودات عینی اور موجودات غیبی مین سے کوئی چیز اوسکے علم اور قدرت سے خارج نہین ہی رباعی رمزیست زسر
قدرتش کن فیکون + با دانش او یکیست بیرون و درون + در غیب و شہادت ذرہ نتوان یافت + از دائرہ قدرت و علمش بیرون

وَهِيَ اثْنَتَا عَشَرَةَ اٰيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ
اور وہ بارہ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورہ تحریم مدینہ منورہ مین نازل ہوئی

نقل ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شہد کے شربت کو دوست رکھتے تھے ایک وقت مین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے
پاس کسیقدر شہد تھا جب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اونکے گھر مین رونق افروز ہوتے تو حضرت زینب شربت بناتین اور حضرت کو اس سبب سے
اونکے گھر مین زیادہ توقف ہوتا یہ بات بعض ازواج طاہرات کو گران گذری ام المومنین حضرت بی بی عائشہ اور حضرت حفصہ
رضی اللہ عنہا نے اس بات پر اتفاق کیا اور یہ امر ٹھہرالیا کہ جب حضرت وہان سے شہد کا شربت پیکر تشریف لائین تو ہم مین سے ہر ایک
کہے کہ آپکے دہن مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہی اور مغفور ایک درخت کا گوند ہی کہ اوسے عرفط کہتے ہین اوسمین بری بو ہوتی ہی
اور حضرت اچھی بو کو دوست رکھتے تھے اور بری بو سے محترز رہتے تھے پس حضرت ایکدن شہد کا شربت پیکر جس بی بی کے
پاس تشریف لائے ہر ایک نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ مین سے مغفور کی بو آتی ہی آپ نے جواب مین فرمایا کہ مین نے مغفور تو نہین کھایا
مگر زینب کے گھر شہد کا شربت پیا ہی [illegible] شہد کی مکھیون نے عرفط کی کلی چوسی ہوگی امام زاہد نے لکھا ہی کہ حضرت صورت مکر واقع
ہوئی تو [illegible] فی نفسی [illegible] واللہ لا اذوقہ [illegible] نے حرام کرلیا شہد اپنی ذات پر یعنی قسم اللہ کی نہ کھاونگا
مین اوسے کبھی اور یہ قسم [illegible] اسواسطے کھائی کہ دوبارہ کوئی آپکو شہد نہ کھلائے پلائے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ
ای برگزیدہ پیغمبر لِمَ تُحَرِّمُ کیون حرام کرتا ہی تو مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ وہ چیز جو حلال کردی ہی خدا نے لَكَ تیرے واسطے یعنی شہد اور
بہت مشہور یہ روایت ہی کہ حضرت بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن آپ اونکے گھر تشریف لیگئے وہ آپکی اجازت سے اپنے والد
ماجد کو دیکھنے گئی تھین آپ نے حضرت ماریہ قبطیہ کو طلب فرماکر اپنی خدمت سے سرفراز کیا حضرت حفصہ اس بات سے مطلع ہوئین اور رنج
ظاہر کیا حضرت نے فرمایا کہ ای حفصہ تو راضی نہین ہی کہ مین اوسے اپنے اوپر حرام کرلون حضرت حفصہ نے عرض کی کہ مین راضی ہون یا رسول اللہ

آپ نے فرمایا کہ یہ بات تمھارے پاس امانت ہی تمھین چاہیے کہ کسی سے نہ کہنا اونھون نے قبول کیا جیسے ہی حضرت اونکے گھر کے باہر آئے
فوراً حضرت بی بی حفصہ نے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات کہدی اور مبارکباد دی کہ بارے قبطیہ سے ہمنے نجات پائی جب
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت بی بی عائشہ کے گھر تشریف لیگئے تو اونھون نے رمز وکنایہ مین یہ حکایت کہی اور یہ سورت
نازل ہوئی کہ یارسول اللہ تم اپنے اوپر اوسے کیون حرام کرتے ہو جسے خدا نے تمپر حلال کردیا یعنی ماریہ قبطیہ کو اور تم قسم کھاتے **تَبْتَغِي**
ڈھونڈھتے ہو اس حرام کرلینے سے **مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ** خوشنودی اپنی بیبیون کی **وَاللَّهُ غَفُورٌ** اور اللہ بخشنے
والا ہی تمھارے قسم کھانے کو **رَّحِيمٌ ۝** مہربان ہی کہ اوسنے قسم کا کفارہ مقرر کردیا ہی کہ **قَدْ فَرَضَ اللَّهُ** بیشک مقرر کیا ہی
خدانے اور بیان کردیا ہی **لَكُمْ** تمھارے واسطے **تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ** کھولنا اور توڑنا تمھاری قسمون کا کفارہ کے ساتھ یعنی
جو کچھ قسم کے سبب سے باندھتے ہو اوسے کفارہ سے کھول سکتے ہو اور قسم کے کفارہ کا بیان سورہ مائدہ مین ہی **وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ**
اور اللہ تمھارا دوست ہی اور تمھارے کامون کا متولی وہی کرتا ہی جسمین تمھارے کام کی درستی ہو **وَهُوَ الْعَلِيمُ** اور وہ جانتا ہی
بندون کی مصلحتین **الْحَكِيمُ ۝** پکا کام کرنے والا ہر چیز مین جو کہ بندون کی نسبت کہتا ہی یا کرتا ہی **وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ**
اور یاد کرو ای مومنو جب راز کہا پیغمبر نے اور پوشیدہ کیا **إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ** اپنی بعضی بیبیون یعنی حضرت حفصہ کی طرف
حَدِيثًا ایک بات کو کہ بی بی ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کرلینا ہی یا شہد کو یا حضرت شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کی خلافت کا ذکر حضرت
حفصہ سے آپ نے پوشیدہ کیا تھا اور اونھون نے حضرت بی بی عائشہ سے ظاہر کردیا **فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ** پھر جب آگاہ کردیا حضرت بی بی حفصہ نے
حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو **بِهِ** اوس بات سے **وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ** اور ظاہر کردیا اللہ نے اپنے رسول کو اور آگاہ کردیا **عَلَيْهِ**
اوس بات کو حضرت حفصہ کے ظاہر کردینے پر تو **عَرَّفَ** پہچنوادی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بی بی حفصہ کو اور جتادی
بَعْضَهُ بعضی وہ بات یعنی مین نے وہ جو تمسے فلان فلان بات کہی تھی اور تمنے اونمین سے اسقدر بات ظاہر کردی یعنی بی بی ماریہ قبطیہ
کو حرام کرلینا **وَأَعْرَضَ** اور منھ پھیرا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **عَنْ بَعْضٍ** بعض دوسری سے یعنی خلافت شیخین مراد یہ ہی
کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کرم کی راہ سے سب باتین نہین جتائین حالانکہ حضرت بی بی حفصہ نے رسول مقبول کی سب
پوشیدہ باتین کہدی تھین تو آپ وہ سب باتین حضرت حفصہ کے سامنے منھ پر نہین لائے **فَلَمَّا نَبَّأَهَا** پھر جب آگاہ کیا حضرت نے
بی بی حفصہ کو **بِهِ** اوس بات سے جسکی اطلاع خدا نے آپ کو دی تھی تو **قَالَتْ** کہا بی بی حفصہ نے کہ **مَنْ أَنْبَأَكَ هَٰذَا**
کسنے یہ خبر دی آپ کو کہ مین نے آپکا راز فاش کردیا **قَالَ** فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ **نَبَّأَنِيَ**
الْعَلِيمُ خبر دی مجکو خدا نے جو جاننے والا ہی دل کی چھپی باتین **الْخَبِيرُ ۝** خبر رکھنے والا پوشیدہ بھیدون کی **إِن تَتُوبَا** اگر توبہ
کرو تم دونو ای حفصہ اور ای عائشہ اور پھرو **إِلَى اللَّهِ** خدا کی طرف اور حضرت کا دل ستانے مین باہم پشت پناہ نہو تو تمھارے واسطے
بہتر ہوگا **فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا** پس تحقیق کہ پھر گئے ہین دل تمھارے صواب سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھید کی حفاظت
نہین کرتین **وَإِن تَظَاهَرَا** اور اگر باہم پشت پناہ ہوگی تم دونو **عَلَيْهِ** رسول کا دل ستانے مین **فَإِنَّ اللَّهَ** تو یقینی اللہ **هُوَ**

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وہ تو یاور مددگار ہے اپنے پیغمبر کا آپکو نصرت دیگا وَجِبْرِيْلُ اور جبریل اونکے رفیق ہین مددگاری کرینگے وَصَالِحُ
الْمُؤْمِنِيْنَ ج اور مومن صالح اونکے تابع اور معین ہین ان مومنون سے سب صحابہ رضی اللہ عنہم مراد ہین اور ایک قول کے موافق
حضرت صدیق اور حضرت فاروق کہ حضرت بی بی عایشہ اور حضرت بی بی حفصہ رضی اللہ عنہم کے والد ہین اور آپکے معاون ہین کہ آپکی
خوشی اپنی اولاد کی خوشی پر اختیار کرینگے اور مجاہد نے کہا ہے کہ صالح المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہین وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور سب
فرشتے آسمان اور زمین کے بَعْدَ ذٰلِكَ باوجود اس بات کے خدا اور جبریل اور صحابہ آپکے یار ہین ظَهِيْرٌ ۝ مددگار اور معاون
اور ایک دوسرے کے پشت پناہ ہین آپکی یاری اور خدمتگزاری مین عَسٰى رَبُّهٗٓ شاید کہ اوسکا رب اِنْ طَلَّقَكُنَّ
اگر وہ طلاق دے تمکو یہ آپکی بیبیون کو خوف دلانا ہے یعنی بالفرض اگر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمکو طلاق دین تو اونکا رب شاید
اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ یہ کہ بدل دے اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ بیبیان بہتر تمسے یہ قدرت سے خبر دینا ہے اس امر کے واقع ہونے سے
خبر دینا نہین ہے اسواسطے کہ خدا جانتا تھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلاق نہ دینگے پھر اون بیبیون کی تعریف فرماتا ہے جو اوسکی
قدرت مین اپنے رسول کے واسطے بدل دینا نہین کہ مُسْلِمٰتٍ اقرار کرنے والیان وحدانیت کی یا حکم الٰہی ماننے والیان مُّؤْمِنٰتٍ
تصدیق کرنے والیان یا باور رکھنے والیان یا اخلاص لانے والیان قٰنِتٰتٍ نمازی یا فرمانبردار تٰٓئِبٰتٍ توبہ کرنے والیان گناہ سے
یا درگاہ خدا کی طرف رجوع لانے والیان عٰبِدٰتٍ بندگی بجالانے والیان یا زاری کرنے والیان سٰٓئِحٰتٍ ہجرت کرنے والیان
یا روزہ رکھنے والیان ثَيِّبٰتٍ شوہر کو دیکھے ہوئین وَّاَبْكَارًا ۝ اور کنواریان ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ شوہر دیکھی
ہوئی تو آسیہ فرعون کی جورو ہے اور کنواری حضرت مریم حضرت عیسی علیہما السلام کی مان کہ حق تعالی نے وعدہ فرمایا ہے کہ قیامت کے
دن ان دونون بیبیون کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی بنائیگا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ
نگاہ رکھو اپنی جانون کو گناہ ترک کرکے وَاَهْلِيْكُمْ اور اپنے لوگون اور اولاد کو نصیحت کرکے نَارًا آگ وَّقُوْدُهَا النَّاسُ
آگ سے جسکا ایندھن لوگ ہونگے یعنی کافر جن اور انسان وَالْحِجَارَةُ اور پتھر گندھک کہ اوسکی گرمی تیز کریگا یا پتھر کے بت جنھین کافر
پوجتے ہین یا احبار اور راہبون کے خزانے سونے چاندی کے کہ اصل اونکا پتھر ہے نظم زر و سیم اند سنگ زرد و سفید ❁ اندرین
سنگہا مبند امید ❁ دلے از سنگ سخت تر باید ❁ کز سنگیش راحت افزاید ❁ دل ازین سنگ اگر تو بر نکنی ❁ سر حسرت بسے بسنگ
زنی ❁ عَلَيْهَا اوس آگ پر مَلٰٓئِكَةٌ فرشتے ہین یعنی مستعین اور موکل ہین دوزخ پر غِلَاظٌ سخت کلام کرنے والے شِدَادٌ
سخت کام کرنے والے قوی کہ دوزخیون کو نہ اونسے لڑنے کی قوت نہ اونکے قبضہ سے بھاگ جانے کی مجال اور طاقت ہوگی لَّا يَعْصُوْنَ
اللّٰهَ نافرمانی نہ کرینگے خدا کی مَآ اَمَرَهُمْ اوس چیز مین جو کہ حکم کریگا وہ اونکو یعنی رشوت سے فریب مین نہ آئینگے کہ خدا کے حکم کی مخالفت
کرین وَيَفْعَلُوْنَ اور کرتے ہین مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ جو کچھ حکم کیے جاتے ہین تبیان مین لکھا ہے کہ دوزخ کے فرشتون کو کافرون کے
عذاب کے سبب سے اوتنی لذت حاصل ہوگی جتنی لذت جنتیون کو جنت کی نعمتون سے حاصل ہوگی جب وہ فرشتے کافرون کو دوزخ کے کنارے
لائینگے تو کافر عذر کرنا شروع کرینگے اور اخلاص کا داعیہ کرینگے تو حق تعالی فرمائیگا یا فرشتے کہینگے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

كَفَرُوا اے کافرو لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ط عذر نہ کرو آج کہ اب عذر قبول نہین ہی اور عذر سے کچھ فائدہ نہوگا إِنَّمَا
تُجْزَوْنَ سوا اسکے نہین کہ جزا دیے جاتے ہو مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ع اوس چیز کی جو دنیا مین تھے تم کرتے يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو تُوبُوا إِلَى اللَّهِ توبہ کرو اللہ کی طرف تَوْبَةً نَصُوحًا ط توبہ خالص یعنی توبہ کرو اور پھر
گناہ کے پاس نجاؤ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ توبہ نصوح یہ ہی کہ توبہ کرکے گناہ کی طرف نہ پھرے جیسے دودھ چھاتی کی طرف
نہین پھرتا حسن بصری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ توبہ نصوح کے دو رکن ہین ایک تو ندامت گذرے ہوئے گناہ پر دوسرے عزیمت
آیندہ گناہ نہ کرنے پر نظم تو چون باشد پشیمان آمدن ٭ بر در حق تو مسلمان آمدن ٭ خدمتے از سر گرفتن با نیاز ٭ با حقیقت رو
کردن از مجاز ٭ عَسَىٰ رَبُّكُمْ جب تم توبہ کرو تو شاید تمہارا رب أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ یہ کہ مٹاوے تمسے سَيِّئَاتِكُمْ
تمہارے گناہ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ اور داخل کرے تمکو بہشتون مین کہ ہمیشہ تَجْرِي جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
اوسکے درختون اور محلون کے نیچے سے نہرین اور جنتون مین داخل کرنا کب ہوگا يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ اوسدن جب
خجل نکریگا اللہ پیغمبر علیہ السلام کو یعنی نہ اونکی ذات پر عذاب کریگا اور نہ گنہگارون کے باب مین اونکی شفاعت رد فرمائیگا وَالَّذِينَ
آمَنُوا مَعَهُ ج اور رسوا نہ کریگا اون لوگون کو بھی جو رسول کے ساتھ ایمان لائے ہین یعنی اونکی شفاعت بھی اونکے دوستون کے
باب مین قبول فرمائیگا نُورُهُمْ نور اونکا یعنی وہ نور جو خدا نے مومنون کو عطا کیا ہی يَسْعَىٰ دوڑتا اور چلتا ہوگا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
اونکے آگے وَبِأَيْمَانِهِمْ اور اونکے داہنے پر اوسوقت جب پل صراط پر گذرینگے اور اوسوقت منافقون کا نور بجھ جائیگا يَقُولُونَ رَبَّنَا
کہینگے مومن کہ اے میرے رب أَتْمِمْ لَنَا پورا کر دے ہمارے واسطے نُورَنَا نور ہمارا یعنی ہمارا نور باقی رکھ تا کہ صراط پر سے صحیح سلامت ہم
گذر جائین وَاغْفِرْ لَنَا ج اور بخشدے ہمکو یعنی گناہ کی تاریکی سے پاک کردے إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ بیشک تو سب چیزون
نور پورے کرنے پر بھی اور گناہ بخشدینے پر بھی قَدِيرٌ ○ قادر ہی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر خبر دینے والے یا بلند قدر جَاهِدِ
الْكُفَّارَ جہاد کر کافرون پر تلوار سے وَالْمُنَافِقِينَ اور منافقون پر وعید سنا کر وَاغْلُظْ اور سختی کر عَلَيْهِمْ اونپر یعنی دونون
گروہ پر وَمَأْوَاهُمْ اور ٹھکانا کافرون اور منافقون کا اگر وہ ایمان نہ لائین اور مخلص نہوجائین جَهَنَّمُ ط دوزخ ہی وَبِئْسَ
الْمَصِيرُ ○ اور بری جگہ پھرنے کی دوزخ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا بیان کی اللہ نے ایک مثل لِلَّذِينَ كَفَرُوا اون لوگون کے
واسطے جو نہ ایمان لائے امْرَأَتَ نُوحٍ اور وہ مثل حضرت نوح کی عورت کی ہی کہ واعلہ اوسکا نام تھا وَامْرَأَتَ لُوطٍ اور لوط
علیہ السلام کی عورت کی کہ اوسے واہلہ کہتے تھے كَانَتَا تھین یہ دونون عورتین تَحْتَ عَبْدَيْنِ زیر حکم دو بندون کے مِنْ
عِبَادِنَا ہمارے بندون مین سے صَالِحَيْنِ دونون نیک اور شایستہ فَخَانَتَاهُمَا پس خیانت کی ان دونون عورتون نے
اون دونون نیک بندون کی نفاق اور دین مین مخالفت کر کے نوح علیہ السلام کی عورت تو قوم کے لوگون سے کہتی تھی کہ وہ دیوانہ
ہی اور لوط علیہ السلام کی عورت قوم کو حضرت لوط کے مہمانون کی خبر کرتی کہ قوم کے لوگ اون مہمانون کی آرزو اور خواہش بدفعلی
کے واسطے کرتے جیسا کہ اونکے قصے مین گذرا فَلَمْ يُغْنِيَا پھر دفع نہ کی ان دونون پیغمبرون نے عَنْهُمَا اون دونون

عورتون سے مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا عذاب آلہی مین سے کوئی چیز نوح علیہ السلام کی عورت تو غرق ہوگئی طوفان مین اور لوط علیہ السلام
کی عورت پر پتھر برسا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ اور کہا جائیگا قیامت کے دن واہلہ اور واعلہ سے کہ داخل ہو دوزخ مین مَعَ
الدّٰخِلِيْنَ ۝ داخل ہونے والے کافرون کے ساتھ اس مثال کا حاصل یہ ہے کہ کافرون پر عذاب نازل ہوا اونمین اور
پیغمبر مین جو نسبت ہے اونکے کفر کے موجود ہوتے ہوے وہ نسبت کچھ فائدہ نہین دیتی وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا اور
بیان کی خدا نے مثل لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اور وہ مثل
فرعون کی بی بی کی ہے یعنی آسیہ بنت مزاحم کی اِذْ قَالَتْ جب کہا اوسنے کہ رَبِّ ابْنِ لِيْ اے میرے رب بنا میرے واسطے
عِنْدَكَ اپنے پاس بَيْتًا گھر فِي الْجَنَّةِ بہشت مین یعنی مقام قرب مین مجھے جگہ دے لکھا ہے کہ جب آسیہ ایمان لائین
تو فرعون کے حکم سے لوگون نے اوسے چومیخا کر کے دھوپ مین ڈالدیا تو حق تعالی نے فرشتون کو حکم فرمایا کہ اوسکے گرداگرد اپنے پرون سے
اوسپر سایہ کرلیا اور فرعون کے حکم سے ایک بڑا پتھر لا کر اوسکے سینہ پر رکھدیا تو آسیہ نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے جنت مین گھر دے وَنَجِّنِيْ
اور نجات دے مجکو مِنْ فِرْعَوْنَ فرعون کے نفس خبیث سے وَعَمَلِهٖ اور اوسکے کام سے یعنی اوس سختی اور
عذاب سے جو وہ مجپر کرتا ہے تیری توحید پر ایمان لانے کے سبب وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور
نجات دے مجکو ظالمون کی قوم سے کہ قبطی ہین اور فرعون کے تابع حق تعالی نے اوس بی بی کی دعا قبول فرمائی اور پردہ
اوسکے سامنے سے اوٹھادیا اور جنت مین اوسکا گھر اوسے دکھا کر اوسکی روح قبض کی جب اوسکی چھاتی پر پتھر رکھا تو
اوسکی روح نکل چکی تھی اکثر تفسیرون مین ہے کہ اوس بی بی کو حق تعالی نے اوسکے جسم سمیت آسمان پر اوٹھالیا اور اب وہ جنت مین ہے
اس مثال کا حاصل یہ ہے کہ ایمان ہونے کی بدولت کافرون سے ملے ہوئے نے اوسکو کچھ ضرر نہین کیا جسطرح حضرت نوح
اور لوط علیہما السلام کی عورتون کو کفر کے سبب سے انبیا سے ملے ہونے نے کچھ نفع نہین دیا اور یہ مثل حق تعالی نے رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون اور سب ایمان والیون کے واسطے بیان فرمائی وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ
اور مریم عمران کی بیٹی کو الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ ایسی وہ کہ نگاہ رکھا اوسنے فَرْجَهَا اپنا دامن حرام اور برے کام سے
فَنَفَخْنَا پھر پھونکا ہمنے فِيْهِ اوسکے گریبان مین مِنْ رُّوْحِنَا اوس روح مین سے جو ہمنے پیدا کی تھی وَصَدَّقَتْ
اور تصدیق کی مریم نے بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا اپنے رب کے کلمات کی یعنی اون صحیفون کی جو انجیل کے قبل
نازل ہوے تھے یا اون وعدون کو جو جبریل علیہ السلام نے خدا کی طرف سے اوسے کیے کہ لاہب لک غلاما زکیا
وَكُتُبِهٖ اور تصدیق کی مریم نے خدا کی کتابون کی یعنی اللہ کی بھیجی ہوئی سب کتابون کی اور کہتے ہین کہ کتابہ پڑھا ہے یعنی انجیل کی یا اوسکی
جو خدا نے لوح محفوظ مین اونکی اور اونکے بیٹے عیسی علیہما السلام کی حکایت لکھی تھی وَكَانَتْ اور تھین مریم مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝ع
فرمانبردارون مین سے یا ہمیشہ عبادت کرنے والی قانتین مذکر کا صیغہ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ حضرت مریم کی عبادت مردان کامل کی عبادت سے
کم نتھی حدیث مین ہے کہ مردون مین سے تو بہت کمال کو پہونچے ہین لیکن عورتون مین کامل نہین ہوئی مگر مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی بی بی

سورۃ الملک مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ○	وھی ثلثون آیۃ
سورۂ ملک مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ تیس آیتین ہین

تبٰرک بزرگ اور برتر ہی اور ہمیشہ کو ثابت الذی بیدہ الملک وہ جسکے دست قدرت مین بادشاہی ہی
اور امور ملک مین تصرف کرنا یعنی جو کچھ چاہتا ہی کرتا ہی وھو علی کل شیء اور وہ سب چیزون پر جو کچھ چاہے قدیر ○ قادر ہی
الذی خلق الموت وہ خدا جسنے پیدا کی موت والحیٰوۃ اور زندگی اس سے دنیا مین آدمیون کی موت اور آخرت مین
اونکی زندگی مراد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ حق تعالی نے موت کو ایک کبیری بھیڑ کی صورت پر پیدا کیا جسپر اوسکا گذر ہوتا ہی یا جسے وسکی
بو پہونچتی ہی وہ مرجاتا ہی اور زندگی کو ایک ابلق گھوڑی کی شکل پر پیدا کیا ہی وہ جسپر گذرتی ہی یا جسکو اوسکی بو پہونچتی ہی وہ زندہ ہو جاتا ہی
اور ایک قول کے موافق موت اور زندگی سے دنیا اور آخرت مراد ہی یعنی دنیا اور آخرت کو پیدا کیا لیبلوکم تاکہ آزمائے تمکو یعنی
تمہارے ساتھ آزمایش کرنے والون کا معاملہ کرے تاکہ معلوم ہو جاوے کہ تکلیف کا گھر جو دنیا ہی اسمین ایکم کون تم مین سے
احسن عملا بہت نیک ہی عمل کی جہت سے یعنی کسکا اخلاص بہت بڑھا ہوا ہی وھو العزیز اور خدا غالب ہی اپنی بادشاہی
مین ڈرنے والون کو شرمندہ نہین کرتا الغفور ○ بخشنے والا ہی اونکی خطائین الذی خلق وہ خدا جسنے پیدا کیے سبع
سمٰوٰت سات آسمان طباقا طبقہ طبقہ ایک ایک پر معالم مین ہی کہ آسمان دنیا ایک موج مکفوف ہوگئی ہی دوسرا آسمان مرمر سفید
ہی تیسرا لوہا چوتھا سیسا اور بعض نے کہا ہی کہ تانبا پانچوان چاندی چھٹا سونا ساتوان یاقوت سرخ ما تری نہین دیکھتا ہی
دیکھنے والے فی خلق الرحمن خدا کے پیدا کرنے مین آسمان کو من تفٰوت کچھ خلل اور اختلاف اور تناقض اور عیب
اور کجی فارجع البصر پس پھیر آنکھ کو آسمان کی طرف تاکہ اوسمین تو غور اور فکر کرے ھل تری کچھ دیکھتا ہی تو من فطور ○
کوئی دراڑ یا نقصان ثم ارجع البصر پھر دوبارہ پھیر آنکھ کو کرتین بار بار دیکھ تو کوئی بھی عیب تو پاتا ہی یعنی اگر ایک بار
دیکھنے سے معلوم نہو تو بار بار دیکھ ینقلب پھر آویگی الیک البصر تیری طرف تیری آنکھ خاسئا دور عیب پانے سے
وھو حسیر ○ اور وہ تھک جائیگا آسمان کی طرف دیکھنے سے یا پشیمان بہت نگاہ پھیرنے سے کہ ہر چند دیکھتا ہی اوسمین کوئی
عیب نہین پاتا ولقد زینا اور بتحقیق کہ زینت دی ہمنے السماء الدنیا آسمان دنیا کو یعنی اوس آسمان کو جو زمین سے بہت
نزدیک ہی اور آرایش دی ہمنے بمصابیح چراغون سے یعنی ستارون سے کہ راتون کو چراغون کی طرح روشن ہوتے ہین وجعلنٰھا
اور کردیا ہمنے ستارون کو رجوما للشیٰطین ہنکانے والا شیطانون کو جب چوری کر باتین سننے کو آسمان کا قصد کرتے ہین
واعتدنا اور تیار کیا ہمنے لھم شیطانون کے لیے دنیا مین آگ کے تیرون سے جلنے کے بعد عذاب السعیر ○
عذاب جلتی ہوئی آگ کا عقبی مین وللذین کفروا اور اونکے واسطے جو کافر ہوے شیطان وغیرہ ہی بربھم اپنے رب کے
ساتھ عذاب جھنم عذاب دوزخ کا ہی وبئس المصیر ○ اور جگہ پھرنے کی ہی دوزخ اذا القوا جب

ڈالے جائینگے کافر فِيهَا دوزخ مین تو سَمِعُوا لَهَا سنینگے دوزخ سے شَهِيقًا آواز گدھے کی ایسی جو بہت بُری اور مکروہ آواز
ہے یعنی جب کافرون کو دوزخ مین لائینگے تو دوزخ شور و فریاد کریگی وَهِيَ تَفُورُ ۙ اور وہ جوش مار یگی اور اونکو اپنے اندر لیجائیگی
جیسے سخت جوش کھاتی ہوئی دیگ مین تَكَادُ تَمَيَّزُ قریب ہوگا کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوے دوزخ مِنَ الْغَيْظِ غصہ کے مارے
کافرون پر كُلَّمَا أُلْقِيَ جب ڈالا جائیگا فِيهَا دوزخ مین فَوْجٌ گروہ مشرکون یا فاسقون یا ظالمون کا تو جو گناہ اونکے دوزخ مین
داخل ہونے کا سبب ہوگا اوسے سَأَلَهُمْ پوچھینگے اونسے خَزَنَتُهَا دوزخ کے خازن فرشتے ملامت کی رو سے کہ ای مشرکو اور
ای گنہگا رو أَلَمْ يَأْتِكُمْ کیا نہین آیا تمہارے پاس نَذِيرٌ ۝ ڈرانے والا یعنی کوئی پیغمبر کیا تمہاری طرف مبعوث نہین
ہوا جو تمکو خدا کی طرف بلاتا اور اس عذاب سے ڈراتا اور اس فضیحت سے تمکو بچاتا قَالُوا بَلَىٰ تو کہینگے کہ ہان قَدْ جَاءَنَا بیشک آیا
ہمارے پاس نَذِيرٌ ڈرانے والا فَكَذَّبْنَا تو جھٹلائی ہمنے اوسکی بات یعنی پیغمبر کی تکذیب کرنے مین ہمنے زیادتی کی یہانتک
کہ رسول کرنے اور رسول ہونے کی ہمنے تکذیب کی وَقُلْنَا اور کہا ہمنے رسولون کو کہ کسی طرح مَا نَزَّلَ اللَّهُ نہین اوتاری ہی
اللہ نے مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز جو تم کہتے ہو وعدہ وعید امر نہی اور ہمنے کہا کہ إِنْ أَنتُمْ نہین ہو تم ای رسولو إِلَّا فِي ضَلَالٍ
كَبِيرٍ ۝ مگر بڑی خطا مین کہ باوجود آدمی ہونے کے نبوت کا دعوی کرتے ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ خطاب دوزخ کے فرشتون کا ہی
کافرون سے یعنی دوزخ کے فرشتے اونسے جواب مین کہینگے کہ تم نہ تھے مگر بڑی گمراہی مین یا نہین ہو تم اب مگر بڑے عذاب مین وَقَالُوا
اور کہینگے کافر کہ دنیا مین لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اگر ہوتے ہم کہ سنتے پیغمبرون کی بات اور اونسے بحث نکرتے اور مطلبون اور معنون کی
تفتیش نہ کرتے اسواسطے کہ اونکے معجزات سے اونکے سچے ہونے کی علامتین اونکے احوال سے ظاہر تھین أَوْ نَعْقِلُ یا سمجھ لیتے ہم اونکے
کلام کے معنی اور فکر کرتے اونکی حکمت کے نورون مین اسواسطے کہ اونکے اقوال اور افعال ہم معائنہ کرتے تھے تو مَا كُنَّا نہوتے ہم
آج فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ دوزخ کے لوگون مین فَاعْتَرَفُوا پس اقرار کرینگے بِذَنبِهِمْ اپنے گناہ کا اور اوس وقت
اقرار کرنا کچھ فائدہ ندیگا فَسُحْقًا پس دوری ہو جیو میری رحمت سے لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ دوزخ کے رہنے والون کو إِنَّ
الَّذِينَ يَخْشَوْنَ بیشک وہ لوگ جو ڈرتے ہین رَبَّهُم اپنے رب کے عذاب سے بِالْغَيْبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی خوف
آثار خلق سے چھپاتے ہین اور تنہائیون مین نالہ و فریاد کرتے ہین روتے ہین عین المعانی مین ہی کہ غیب سے دل مراد ہی کہ خلق سے پوشیدہ ہی
اور خدا پر ظاہر ہی یعنی دل مین ڈرتے رہتے ہین لَهُم مَّغْفِرَةٌ اونکے واسطے بخشش ہی گناہون کی وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ اور
اجر بڑا کہ بہشت ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ سختیون اور مکروہات سے بیخوف ہونا یعنی ڈرنے والون کو اوس چیز سے امان کی
خوشخبری ہی جس سے ڈرتے ہین نظم لا تخافوا مژدہ ترسندہ است ❊ ہر کہ می ترسد مبارک بندہ است ❊ خوف و خشیہ خاص
دانایان بود ❊ ہر کہ دانا نیست کی ترسان بود ❊ لکھا ہی کہ کفار قریش شہوات عیش مین مسرور اور مغرور ہو کر رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے باب مین بے ادبانہ باتین کہتے تھے اور چونکہ قرآن اوترنے کے ذریعے سے کئی مرتبہ اونکی باتون کا بھید
کھل گیا تو باہم اونھون نے یہ تدبیر کی اور یہ رائے قرار دی کہ آپس مین محمد کی باتین آہستہ آہستہ کیا کرین تاکہ اونکا خدا

نہ سنے اور اونکو آگاہ نہ کرے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاَسِرُّوْا اور چھپاؤ تم قَوْلَكُمْ اپنی بات پیغمبر کے باب مین اَوِاجْهَرُوْا
بِهٖ یا ظاہر کرو اوسے یعنی دونون باتین اوسکے نزدیک یکسان ہین اِنَّهٗ بیشک خدا ہے برحق عَلِيْمٌ جانتا ہی بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ۝ وہ چیز جو سینون مین ہی قبل اسکے کہ زبان پر آئے تو جو دل کی چھپی باتون سے واقف ہی اوسپر کچھ پوشیدہ نہوگا وہ
دل کی بات زور سے کہین خواہ آہستہ اَلَا يَعْلَمُ کیا نہین جانتا ہی جو کچھ دلون مین ہی مَنْ خَلَقَ وہ جسنے پیدا کیے دل
وَهُوَ اللَّطِيْفُ اور وہ جانتا ہی چیزون کے باطن اور اونکی حقیقتین الْخَبِيْرُ۝ آگاہ ہی موجودات کے ظاہر اور دقائق سے ع ۱۴
هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ وہی خدا جسنے کیا لَكُمُ الْاَرْضَ تمہارے واسطے زمین کو ذَلُوْلًا نرم تا کہ اوسپر تمکو سیر کرنا
اور چلنا آسان ہو فَامْشُوْا پس چلو فِيْ مَنَاكِبِهَا زمین کے اطراف جوانب مین وَكُلُوْا اور کھاؤ مِنْ رِّزْقِهٖ
روزی حلال خدا کی دی ہوئی جو اوسنے تمہارے واسطے مقرر اور مقدر کر دی ہی وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۝ اور اوسکی طرف ہی
بازگشت تمہاری تو اوسکی شکر گزاری کرو ءَاَمِنْتُمْ کیا بیخوف ہوگئے تم اے کافرو مَّنْ فِي السَّمَآءِ اوس سے جو آسمان پر ہی تمہارے
زعم مین یعنی حق تعالی سے یا مقرب فرشتے سے جو عذاب پر مقرر ہی کہ وہ جبریل علیہ السلام ہین خلاصہ کلام یہ ہی کہ تم بیخوف ہوگئے ہو
اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ اس بات سے کہ حق تعالی یا جبریل اوسکے حکم سے دھنسا دین تمکو زمین مین فَاِذَا هِيَ پھر وہ وقت
زمین تمہارے دھنسنے کے بعد تَمُوْرُ۝ لرزے اور اضطراب کرتی ہوئی تمکو بہت نیچے ڈالدے اَمْ اَمِنْتُمْ کیا تم نڈر ہوگئے
مَّنْ فِي السَّمَآءِ اوس سے کہ آسمان مین ہی اوسکا عرش یعنی حق تعالی یا اوسکا مقام آسمان مین ہی تمہارے زعم کے موافق یا مقرب
فرشتہ حضرت جبریل جو آسمان پر ہین اونسے تم نڈر ہوگئے اَنْ يُّرْسِلَ یہ کہ بھیجے عَلَيْكُمْ تم پر حَاصِبًا سنگریزہ جیسے
قوم لوط پر بھیجے تھے فَسَتَعْلَمُوْنَ پھر جلدی جانوگے تم عذاب دیکھکر كَيْفَ نَذِيْرِ۝ کیسا تھا میرا ڈرانا اور اوس
وقت تمہارے جاننے سے کچھ فائدہ نہوگا وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ اور تحقیق کہ تکذیب کی اپنے رسولون کی اونھون نے جو تھے
مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اس زمانے کے کافرون سے یعنی اگلی امتون کے تکذیب کرنے والے اور اپنی تکذیب کی شامت سے ہلاک ہوے
فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسی تھی اونپر نَكِيْرِ۝ میری سختی یا میرا انکار امیر عذاب نازل کرنا اَوَلَمْ يَرَوْا کیا وہ نہین جانتے
اور نہین دیکھتے اِلَى الطَّيْرِ چڑیون کی طرف فَوْقَهُمْ اپنے سرون پر ہوا مین صٰٓفّٰتٍ صف کھینچے اور قطار باندھے
اپنے پر کھولے ہوے وَّيَقْبِضْنَ اور سمیٹ لیتی ہین بازو پھیلانے کے بعد مَا يُمْسِكُهُنَّ نہین نگاہ رکھتا اونکو ہوا مین
خلاف طبع بازو پھیلانے اور سمیٹنے کے وقت اِلَّا الرَّحْمٰنُ مگر خدا بڑے رحم والا کہ اوسنے ہر ایک قسم کی چڑیا کو ایک خاص شکل صورت
ہیئت طبیعت دی ہی اور اونکے اوڑنے کے اسباب ہوا مین مہیا کیے اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ بیشک خدا سب چیزین بَصِيْرٌ۝
دیکھتا ہی اَمَّنْ آیا کون ہی جو کہہ سکے کہ هٰذَا الَّذِيْ یہ وہ ہی جو حمایت کی رو سے هُوَ جُنْدٌ وہ مددگار ہی اور لشکر لَّكُمْ
تمہارے واسطے يَنْصُرُكُمْ مدد دیتا ہی مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ خدا کے سوا اوسکے عذاب اور غصہ سے اِنِ الْكٰفِرُوْنَ
نہین ہین کافر اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ۝ مگر فریب مین شیطان کے کہ وہ کہتا ہی کہ تمپر عذاب نہ نازل ہوگا اَمَّنْ هٰذَا

الذی آیا وہ کون ہے جو اشارہ کرسکے اوسکی طرف کہ یہ وہ ہے جو محض عنایت سے یرزقکم روزی دیتا ہے تمکو ان امسک
اگر روکے اللہ سبحانہ رزقہ اپنی روزی تمسے مینھہ روک کے یا وہ اسباب باطل اور زائل کرکے جو رزق حاصل ہونے کے وسیلے
اور واسطے ہین یعنی اگر خدا تمسے رزق روکے تو وہ کون ہے جو تمکو روزی دے سکے اور کافر جانتے ہین کہ خالق اور رازق وہی ہے اور لیکن
کفر نادانی کے سبب سے نہین بل لجوا الکہ اڑے اور بڑے ہین فی عتو لڑائی اور تکبر مین حق کے ساتھ ونفور اور
بھاگنے مین حق سے اور راستی سے نفرت کرنے مین افمن یمشی کیا جو کوئی چلتا ہے مکبا علی وجہہ سر جھکائے
اپنے منھ پر یعنی سر جھکائے چلتا ہے آگے پیچھے داہنے بائین نہین دیکھتا اھدی بہت راہ لیئے ہوئے ہے امن یمشی
یا وہ جو چلتا ہے سویا سیدھا کھڑا اور سب طرف دیکھتا ہے اور وہ چلتا ہے علی صراط مستقیم سیدھی راہ پر
جو مقصد اور منزل مقصود کو پہونچا دینے والی ہے یہ مثل گمراہ کافر کے واسطے ہے جو گمراہی کے جنگل مین حیران اور سرگردان جاتا ہے اور مومن
پایا ہوا کہ راہ حق پر بصیرت کی رو سے چلتا ہے رباعی فرق ست میان آنکہ از روے یقین + با دیدۂ بینا رود اندر رہ دین + با آنکہ
دو چشم بستہ بے دست کسے + ہر گوشہ ہمیرود بظن و تخمین + قل ھو الذی کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون سے کہ وہ خدا جسکی
طرف مین تمکو بلاتا ہون وہ وہ ہے جسنے اپنی قدرت کاملہ سے انشاکم پیدا کیا تمکو وجعل لکم السمع اور دی اوسنے تمکو
سماعت تاکہ حق باتین سنو والابصار اور آنکھین تاکہ قدرت کی دلیلین دیکھو والافئدۃ اور دل تاکہ کلمات الٰہی کے
مضمون اور مصنوعات بادشاہی کی باریکیون مین فکر اور غور کرو اور تم بہت تھوڑے سنتے ہو مگر قلیلا ما تشکرون ۝
تھوڑا سا شکر کرتے ہو ان نعمتون کا قل ھو الذی ذرأکم کہہ خدا وہ ہے کہ پیدا کرنے کے بعد اوسنے تمکو پراگندہ کیا فی
الارض زمین مین یعنی ہر ایک کو ایک منزل اور مکان اور راہ اور کام دیا تاکہ تم عبادت کرو اور فرمانبرداری کرتے رہو والیہ تحشرون ۝
اور اوسکی طرف پھیرے جاؤ گے تاکہ اپنے کامون اور اپنی باتون کی جزا پاؤ ویقولون اور کہتے ہین مشرک حبیب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور اونکے یارون سے کہ متی ھذا الوعد کب ہے یہ وعدہ حشر کا اور جزا پانے کا ان کنتم صدقین ۝
اگر ہو تم سچے قل کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے جواب مین کہ انما العلم سوا اسکے نہین کہ قیامت کا علم یعنی
اوسکے آنے کا وقت جاننا عند اللہ خدا کے پاس ہے اور اوسکے سوا اور کوئی اوسکی اطلاع نہین رکھتا وانما انا اور نہین
ہون مین مگر نذیر مبین ۝ ڈرانے والا ظاہر یعنی قیامت آنے سے مین تمکو ڈراتا ہون مگر اوسکے آنے کا وقت مین نہین
جانتا فلما راوہ پھر جب دیکھینگے وعدہ کی ہوئی کو کہ وہ قیامت ہے زلفۃ اپنے نزدیک تو سیئت برے ہو جاوینگے اور بگڑ جاوینگے
وجوہ الذین کفروا منھ اونکے جو کافر ہوئے یعنی غم اور رنج کا اثر اونکے چہرون سے ظاہر ہوگا وقیل اور کہا جائیگا یعنی دوزخ کے
فرشتے اونسے کہینگے کہ ھذا الذی کنتم یہ وہ ہے کہ تھے تم ہمیشہ بہ تدعون ۝ اوسکی تمنا کرتے تھے اور اوسکی
طلب مین جلدی کرتے تھے امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کافر ہمیشہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت کی تمنا اور آپ کے
اصحاب کے ہلاک ہونے کی آرزو رکھتے تھے حق تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ قل ارءیتم کہہ بتاؤ مجھکو کہ ان

اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ اگر ہلاک کرے خدا مجکو وَمَنْ مَّعِيَ اور وہ جو میرے ساتھ ہین مومن اَوْ رَحِمَنَا یا بخشے ہمکو اور ہماری اجل مین تاخیر کرے فَمَنْ تو کون ہی وہ جو يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ پناہ دے کافرون کو مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ عذاب دردناک سے یعنی ہماری موت سے تمکو کچھ فائدہ نہین اور ہماری زندگی تمپر سے عذاب دفع کریگی مراد یہ ہی کہ ایمان اور توحید کے سوا عذاب آلہی سے تمکو کوئی نجات دینے والا نہین تو اورون کی موت کے انتظار مین رہنا کیا فائدہ دیگا قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسپر ایمان لانا نجات کا سبب ہے هُوَ الرَّحْمٰنُ وہ ہی خدا بڑا رحم کرنے والا اٰمَنَّا بِهٖ ایمان لائے ہین ہم اوسکا وَعَلَيْهِ اور اوسپر اوسکے غیر پر نہین تَوَكَّلْنَا توکل کیا ہی ہمنے اور اپنا کام اوسپر ہمنے چھوڑا ہی فَسَتَعْلَمُوْنَ پس قریب ہی کہ جانوگے تم یعنی عذاب دیکھکر تم معلوم کر لوگے کہ حقیقت میں مَنْ هُوَ کون ہی ہم یا تم فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ کھلی ہوئی گمراہی مین قُلْ اَرَءَيْتُمْ کہہ بتاؤ بھلا کہ اِنْ اَصْبَحَ اگر ہو جائے مَآؤُكُمْ تمھارا پانی یعنی چاہ زمزم کا پانی یا میمون حضرمی کے کنوے کا پانی غَوْرًا زمین کے اندر گیا ہوا اسطرح کہ ڈول رسی اوس تک نہ پہونچے فَمَنْ تو کون ہی وہ جو يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ لائے تمھارے واسطے پانی مَّعِيْنٍ ○ جاری یا ظاہر ایسا کہ سب دیکھین بعض صحابہ کا قول ہی کہ یہ آیت پڑھنے کے بعد کہنا چاہیے کہ اللہ ربنا ورب العالمین تفسیر زاہدی مین مذکور ہی کہ ایک مدعی نے سنا کہ ایک معلم اپنے شاگرد کو پڑھاتا تھا کہ فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ تو اوس بیہودہ زندیق نے جواب دیا کہ بالمعول والمعین یعنی بیلچہ اور مددگار کے سبب سے پانی کو پھر نکال لینگے اوسی رات کو اندھا ہو گیا اور ہاتف نے آواز دی کہ یہ تیری آنکھ کے چشمہ کا پانی غائب ہو گیا کہ نہ بیلچہ و مددگار سے پھیر لائین مثنوی معنوی مین ہی مثنوی فلسفی و منطقی مستہان ✤ میگذشت از سوے مکتب آن زمان ✤ چونکہ بشنید آیتے آن ناپسند ✤ گفت آریم آب را ما بر بلند ✤ با بزخم بیل و تیزی تبر ✤ آب را آریم از پستی زبر ✤ شب بخفت و دید از یک شیر مرد ✤ زد طپانچہ ہر دو چشمش کور کرد ✤ گفت ہان زین چشمہ چشم اے شقی ✤ با تبر نورے برآر ار صادقی ✤ زود جست و دو چشمش کور دید ✤ نور فائض از دو چشمش ناپدید ✤

سورۂ ن مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم ○	اثنتان و خمسون آیۃ
وفی بعض المصاحف سورۃ النون والقلم ۱۲ سورۂ ن مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	باون آیتین ۵۲ ہین

نٓ حروف مقطعہ قانون حساب سے عدد دن پہ دلالت کرتے ہین اور بعضون کے قول کے موافق یہ ہی کہ اس امت کے ملک اور بادشاہی کی نہایت اوس سے جان سکتے ہین مگر کسی کی فہم اوسے نہین پہونچ سکتی اور یہودیون نے اوسمین سے بعض کو لیا اور بعض کو چھوڑ دیا اور اونپر مشتبہ ہو گیا جیسا کہ سورۂ آل عمران مین ذکر ہوا اور بعض علما اوسے اسمار آلہی کے حروف اول جانتے ہین جیسا کہ حروف نون مین کہا ہی کہ اسم نور اور ناصر کا اول ہی اور معالم مین کہا ہی کہ اسم رحمن کا آخر ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ سورت کا نام ہی یا لوح نور ہی یا بہشت مین ایک نہر کا نام ہی یا مومنون کے واسطے نصرت آلہی کی قسم ہی اور بہت صحیح اور مشہور یہ بات ہی کہ نون مچھلی کا نام ہی اور اوس سے مچھلی کی جنس مراد ہی یا وہ مچھلی مراد ہی جسکی پشت پر زمین ہی اور اوسے لیوثا کہتے ہین یا بہموت اور وسیط مین اپنی اسناد صحیح کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا کہ مین نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ پہلی چیز جو

خدا نے پیدا کی وہ قلم تھا پھر نون کو پیدا کیا اور وہ دوات ہے اور قلم نے اوس دوات سے لکھا جو کچھ تھا اور ہے اور ہوگا اس تقدیر پر حق تعالی نے
قسم کھائی دوات کی **وَالْقَلَمِ** اور قسم قلم اعلی کی کہ نور سے ہے اور اوسکا طول **مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ** ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ قلم
مراد ہے جسسے کتابت کرتے ہین اور دین و دنیا کے مصالح مین اوسکے فائدے بہت ہین **وَمَا يَسْطُرُونَ** اور اوسکی قسم
کھاتا ہے جو کچھ ملائکہ نامہ لکھتے ہین احکام وحی یا جو کچھ اونکو حکم ہوتا ہے تبیان مین ابن عصیمہ سے نقل ہے کہ نون دہن ہے اور قلم زبان اور
مَا يَسْطُرُونَ وہ ہے جو کچھ حفظہ بندے پر لکھتے ہین حق تعالی نے ان چیزون کی قسم کھا کر فرمایا **مَا أَنْتَ** نہین ہے تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم **بِنِعْمَةِ رَبِّكَ** اپنے رب کی رحمت اور حفاظت سے **بِمَجْنُونٍ** دیوانہ یہ ولید بن مغیرہ کا جواب ہے کہ حضرت
کو ملعون مجنون کہتا تھا بحر الحقائق مین ہے کہ کلمہ نون علم اجمالی کی طرف اشارہ ہے جو احدیت ذاتیہ جمعیہ مین مندرج ہے اور قلم علم تفصیلی کی
طرف اشارہ کرتا ہے جو واحدیت اسمائیہ مین مندرج ہے تو حق تعالی نے قسم کھائی علم اجمالی کی جو احدیت مین ہے والا ہے اور علم
تفصیلی کی قسم کھائی جو واحدیت مین ثابت ہے اور اوس چیز کی قسم کھائی جو اوسکے قلم کریم نے دوات قدیم سے لکھا ہے یعنی حروف الٰہیہ
مجردہ علویہ اور کلمات تامہ مرکبہ سفلیہ ان چیزون کی قسمین کھا کر فرمایا کہ تو اپنے رب کی نعمت اور رحمت سے پوشیدہ کیا گیا
نہین ہے یعنی تجھپر ازل اور ابد کے اسرار پوشیدہ نہین کیے ہین **وَإِنَّ لَكَ** اور تحقیق کہ تیرے واسطے **لَأَجْرًا** اجر اور ثواب ہے بار
نبوت اوٹھانے مین **غَيْرَ مَمْنُونٍ** احسان رکھا ہوا یعنی بے کسی کے واسطے کے جسکا احسان اوٹھانا پڑے حق تعالی نے تجکو
عطا فرمایا ہے یا وہ اجر غیر مقطوع ہے یعنی ہمیشہ ہے کہ منقطع ہو جانیکو ہرگز اوسمین دخل ہی نہین **وَإِنَّكَ** اور بیشک تو **لَعَلَى
خُلُقٍ عَظِيمٍ** بڑے دین پر ہے کہ وہ دین اسلام ہے یا تم بزرگ خو پر ہو کہ وہ خو کسی کو نہین اس واسطے کہ اپنی قوم سے تم سختیان
اوٹھاتے ہو کہ کسی کو اوسکے اوٹھانے کی قوت نہین ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ خلق سے قرآن مراد ہے کہ حق تعالی نے آپکو عطا فرمایا ام المؤمنین
حضرت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق کی کیفیت پوچھی فرمایا کہ آپکا خلق قرآن ہے
سلسلۃ الذہب مین ہے نظم بوسہ بر گوہر که هست آن ۞ گوهرش کان خلقه قرآن ۞ وصف خلق کسے کہ قرآن ست ۞ به خلق را
نعت او چه امکان ست ۞ محمد حکیم ترمذی قدس سرہ نے فرمایا کہ کوئی خلیق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھکر نہ تھا اس واسطے کہ آپنے
اپنی خواہش سے ہاتھ اوٹھایا اور اپنے کو بالکل حق تعالی کے ساتھ چھوڑا امام قشیری قدس سرہ نے کہا ہے کہ آپ بلا سے منحرف
ہوے اور نہ عطا سے پھرے اور بعضون نے کہا ہے کہ آپکو کوئی مقصد اور مقصود خدا کے سوا نہ تھا اور آپ کے اخلاق کے حقائق کا
ایک شمہ رسالہ مرات الصفا فی صفات المصطفی مین مذکور ہوا ہے اور جواہر التفسیر مین بھی مسطور ہے **فَسَتُبْصِرُ** پس قریب ہے کہ
دیکھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **وَيُبْصِرُونَ** اور دیکھین تمہارے معاند اہل مکہ یعنی جسوقت اونپر عذاب نازل ہوگا تو
معلوم ہو جائیگا کہ **بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ** کسکے ساتھ ہے تم مین سے فتنہ اور بلا یا تم مین سے کس گروہ مین دیوانہ ہے یعنی اوسوقت
اونھین معلوم ہو جائیگا کہ وہ دیوانے ہین یا تم **إِنَّ رَبَّكَ** بیشک تیرا رب **هُوَ أَعْلَمُ** وہ جو جانتا ہے **بِمَنْ ضَلَّ**
اوسے جو گمراہ ہو گیا **عَنْ سَبِيلِهِ** اوسکی راہ سے جو سیدھی ہے اور حقیقت مین ایسا ہی آدمی دیوانہ ہوتا ہے **وَهُوَ أَعْلَمُ** اور وہ

خوب جانتا ہی بِالْمُهْتَدِيْنَ ○ راہ پانے ہوؤن کو مال عقل کے ساتھ کہ وہ مومن ہین فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ○ پس
اطاعت نہ کر تکذیب کرنے والون یعنی مکہ کے مشرکون کی جو تجکو باپ دادے کے دین کی طرف بلاتے ہین وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ دوست
رکھتے ہین وہ یہ بات کہ تو نرمی کرے اونکے ساتھ اور شرک پر اونکو ملامت نہ کرے فَيُدْهِنُوْنَ ○ تو وہ بھی چکنی باتین اور نرمی
کرین یا اور تیرے دین پر طعنہ نہ کرین وَلَا تُطِعْ اور نہ فرمانبرداری کر كُلَّ حَلَّافٍ ہر جھوٹی قسم کھانے والی کی کہ وہ ابو جہل ہے یا
اخنس بن شریق یا اسود بن عبد یغوث اور بہت صحیح اور مشہور ولید مغیرہ ہی کہ بہت جھوٹی قسمین کھاتا تھا مَّهِيْنٍ ○ رائے میں سست
یا ذلیل و خوار بے حقیقت بے مقدار هَمَّازٍ عیب کرنے والا لوگون کے پیٹھ پیچھے یا طعن کرنے والا اونکے منہ پر مَّشَّآءٍ چلنے والا
بِنَمِيْمٍ ○ سخن چینی کے ساتھ لوگون کے درمیان یا چغلی کھانے والا مَّنَّاعٍ بڑا منع کرنے والا لِّلْخَيْرِ خیر کا یا منع کرنے والا ایمان
اور احسان سے مُعْتَدٍ ظلم کرنے والا اور حد سے گذرنے والا اَثِيْمٍ ○ بڑا گنہگار یا زناکار عُتُلٍّ بد رو اور زشت خو بَعْدَ
ذٰلِكَ ان عیبون کے بعد زَنِيْمٍ ○ حرامزادہ نطفہ نا تحقیق کہ اوسکا باپ معلوم نہین لکھا ہی کہ ولید بن مغیرہ اٹھارہ برس کا تھا اوسوقت
مغیرہ نے دعوی کیا کہ یہ اوسکا باپ ہون اور اوسے اپنے ساتھ لیا تفسیر زاہدی مین ہی کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت
قریش کی محفل مین ولید کے سامنے پڑھی ولید نے جس عیب کو خیال کیا اپنے مین پایا مگر حرامزادہ ہونا آپنے جی مین کہا کہ مین قریش کا
سردار ہون اور میرا باپ مشہور و معروف ہی اور مین جانتا ہون کہ محمد جھوٹ نہین کہتے مجھے انھون نے حرامزادہ جو کہا تو یہ تہمت کیونکر ہی
طے کر دون تلوار کھینچکر اپنی ماں کے پاس آیا غضب سے اوسے بہت دھمکایا کہ سچ بتا آخر اوسنے اقرار کیا کہ تیرا باپ عورتون کے حق مین بے ہنر اور
بے طاقت اور سرد تھا یعنی بالکل نامرد تھا اور اوسکے بھتیجے اوسکی میراث کی تاک مین تھے مجھے رشک آیا فلان شخص کے غلام کو مین نے رات کو
ٹھہرایا اوس سے تیرے باپ کا کام لیا اسطرح تجھے پیدا کیا تو اوسکا نطفہ ہی بیشک حرامزادہ ہی اور اوس عورت کی بات سچ ہونے پر کھلی ہوئی
دلیل یہ ہی کہ ولید کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بڑی خصومت اور عداوت تھی بیت جرم و گناہ مدعی از فعل نادرست
کو راخطائے مادر او خاکسار کرد ہوا اَنْ كَانَ اس جہت سے کہ وہ ہی اور بکر نے ہمزہ استفہام کے ساتھ پڑھا ہی یعنی کیا اسواسطے کہ وہ تھا
ذَا مَالٍ مال والا وَّبَنِيْنَ ○ اور اولاد والا ای ہمارے حبیب ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو کہ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ جب
پڑھی جاتی ہین اوسپر اٰيٰتُنَا آیتین ہمارے کلام کی تو قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ کہتا ہی یہ اگلین کہانیان ہین پہلون کی
سَنَسِمُهٗ قریب ہی کہ نشان کرین ہم داغ دیکر عَلَى الْخُرْطُوْمِ ○ اوسکی ناک پر یا اوسکو ہم روسیاہ کر دین یا اوسکا عیب
ہم ایسا کھولدین کہ پھر وہ نہ چھپا سکے انوار مین ہی کہ جنگ بدر کے دن اوسکی ناک پر زخم لگا اور اوسکا اثر باقی رہا اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ
بیشک ہمنے آزمایا اہل مکہ کو قحط اور گرانی اور زوال نعمت سے كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ جسطرح آزمایا ہمنے باغ والون
والون کو میوے زائل کر دینے سے لکھا ہی کہ ولایت یمن مین صنعا کے نواح مین ایک مرد صالح کا باغ تھا میوے توڑنے کے دن
فقیرون کو بلاتا اور درختون کے نیچے بچھونا بچھاتا جس میوے تک ہاتھ نہ پہونچتا یا ہوا جسے درخت سے گراتی یا جو میوہ
بچھونے کے کنارے گرتا وہ سب فقیرون کو دیدیتا اور اوس باغ کے حاصلات کا دسوان حصہ بھی فقیرون کو بانٹتا جب اوسنے

وفات کی تو اوسکے بیٹوں نے کہا مال تھوڑا ہی اور عیال بہت اگر ہم ایسا کرینگے جیسا ہمارا باپ کرتا تھا تو ہمپر زندگی اور معیشت تنگ ہوجائیگی صبح سویرے جب فقیرون کو خبر بھی نہو ہم جائین اور میوہ توڑ لائین اور اس بات پر باہم قسمیہ ہوے جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۙ یاد کر جب قسم کھائی باغ ضروان کے وارثون نے کہ فقیرون سے چھپاکر اوس باغ کا میوہ توڑ لائین اوس حال مین کہ داخل ہون صبح کے وقت یعنی صبح سویرے تو ایسی قسم کھائی وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ○ اور استثنا نہ کیا یعنی انشاء اللہ نہ کہا جس رات یہ نیت کر کے سوئے تو حکم آلہی نازل ہوا فَطَافَ عَلَيْهَا تو آئی اوس باغ پر طَآئِفٌ بلا گھومنے والی مِّنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ○ اور وہ سوتے تھے یعنی وارث بیٹے فَاَصْبَحَتْ تو ہوگیا وہ اونکا باغ اوس بلا کے سبب سے كَالصَّرِيْمِ ۙ اوس باغ کا ایسا جسکا میوہ ٹوٹ چکا ہو اور چن گیا ہو ایسا کہ اوسمین کچھ نہ باقی رہا ہو وہ اس حال سے بیخبر جب سوکر جاگے فَتَنَادَوْا تو ایک نے دوسرے کو پکارا مُصْبِحِيْنَ ۙ ○ صبح کرتے ہوے یعنی صبح تڑکے ایک نے دوسرے کو پکارا اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ یہ کہ صبحی صبح چلو اپنی کھیتی کاٹنے کی طرف یعنی جو پھل بوئے ہوے ہین اونھین توڑنے کو اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ○ اگر ہو تم میوے کاٹنے والے اور اوس باغ مین خرمے درخت پس وہ سر اوٹھائے باغ کو چلے فَانْطَلَقُوْا پھر گئے باغ کی طرف وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۙ ○ اور وہ چپکے چپکے باتین کرتے تھے تا کہ کوئی سن نہ لے اور باتون کا مطلب اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ۙ ○ یہ کہ ہرگز نہ آنے پائے آج تمپر کوئی فقیر یعنی تمہارے باغ مین آکے سابق کی طرح حصہ نہ پائے اور ہمارے حصہ مین کم نہو جائے وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ○ اور صبحی گئے باغ کی طرف فقیرون کو محروم اور باز رکھنے کے قصد سے قادر اپنے اعتقاد مین میوے توڑنے اور چننے پر فَلَمَّا رَاَوْهَا پھر جب باغ کو دیکھا اوسکے برخلاف جیسا چھوڑا تھا تو قَالُوْٓا بولے ایک دوسرے سے کہ اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۙ ○ بیشک ہم بھولے باغ کی راہ اسواسطے کہ ہمارا باغ تو کل میوے سے بھرا ہوا تھا اور یہ باغ خالی ہے پھر بعض نے غور و تامل کیا تو در و دیوار کی نشانیون سے پہچانا کہ وہ باغ تو اونھین کا ہے تو بولے بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ○ ہم راہ نہین بھولے بلکہ ہم بے نصیب ہین اوسکے حاصلات اور میوے سے بایں جہت کہ ہمنے فقیرون کو باز رکھا اور انشاء اللہ نہین کہا تھا قَالَ اَوْسَطُهُمْ کہا اوسنے جو اونمین فاضلتر تھا عقل کی رو سے یا بڑا تھا سن مین یا بہت صائب اور پختہ تھا رائے مین کہ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ کیا نہین کہا تھا مین نے تمسے کل کر لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ○ کیون نہین یاد کرتے ہو تم خدا کو بزرگی کے ساتھ اور انشاء اللہ کیون نہین کہتے ہو تو قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ بولے وہ کہ پاک ہی ہمارا رب اس بات سے کہ یہ بلا بھیجے مین اوسنے ہمپر ظلم کیا ہو اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ○ یقینی ہمہی تھے ظلم کرنے والے اپنے اوپر فقیرون کو محروم اور باز رکھ کر فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ پھر منھ کیا اونکے بعض نے بعض کی طرف يَّتَلَاوَمُوْنَ ○ ملامت کرتے تھے باہم ایک دوسرے کو کہ تو نے یہ خیال کیا تھا وہ عذر کرتا اور کہتا تو بھی تو اس بات پر راضی تھا غرضکہ اپنے گناہ کے مقر ہوے اور عجز و نیاز کی راہ سے قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ بولے کہ ای وای ہمپر اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ○ بیشک ہم ہین حد سے گذرنے والے گناہگاری مین کہ ہمنے انشاء اللہ نہ کہا اور فقیرون کو

محروم کیا عَسٰی رَبُّنَا چاہیے کہ ہمارا رب کہ ہم اوسکے کرم سے امیدوار ہین اَنْ یُّبْدِلَنَا یہ کہ بدل دے ہمکو خَیْرًا مِّنْهَآ
بہتر اوس باغ سے اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا تحقیق کہ ہم اپنے رب کی طاعت کی طرف رٰغِبُوْنَ ○ رغبت کرنے والے ہین تو وہ از راہ
عفو کے بعد پس حق تعالیٰ نے اونکو بخشدیا اور باغ انگور سے لدا ہوا حیوان نام اونکو عطا کیا دمیاطی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ جسنے
وہ باغ دیکھا تھا اوسنے مجھے خبر دی کہ مین نے اوس باغ مین انگور کا خوشہ دیکھا سیاہ مرد کے برابر کھڑا ہوا محققون نے کہا ہی کہ جو کوئی
بلا مین گرفتار ہوا اور اوسکا مال و متاع تلف ہو تو اوسے چاہیے کہ وہ غور اور تامل کرے اور جان لے کہ وہ بلا اوسکے استحقاق کے سبب سے
اوسپر نازل ہوئی پھر اپنے گناہ کا اقرار کرے اور حضرت رب العزت کی طرف پھرے تو اللہ جل شانہ اوس سے بہتر اور بڑھکر اوسے عطا
فرماتا ہی جو اوس سے تلف ہوا ہو جیسا ان لوگون کو باغ ضروان کے بدلے باغ حیوان اوسنے عطا فرمایا حضرت مولانا روم اسی مضمون کی
خبر دیتے ہین جہان پر فرماتے ہین کہ قطعہ اولم خم شکست و مرکہ بریخت ◆ من نگفتم کہ این زیان کرد ◆ صد خم شہد صافی اندر آن ◆
عوض داد و شادمانم کرد ◆ کَذٰلِكَ الْعَذَابُ ط اسی طرح ہی عذاب کرنا خدا کا دنیا مین وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ م
اور البتہ عذاب آخرت کا سخت بڑا ہی اس جہت سے کہ یہ عذاب جلد جاتا ہی اور زوال پاتا ہی اور اوس جہان کا عذاب ابدالآباد باقی رہتا ہی
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ع اگر ہون لوگ کہ جانین تو البتہ جو باتین موجب عذاب ہین اونسے پرہیز کرین اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ
تحقیق کہ پرہیزگارون کے واسطے عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب پاس یعنی آخرت مین یا جوار قدس مین جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○
جنتین ہین نعمت سمیت کافر کہتے تھے کہ یہ جنت اور نعمت جو مسلمان کہتے ہین اول تو پیدا ہی نہین کی گئین اور اگر بالفرض ہون
بھی تو پہلے ہمین ملینگی جسطرح دنیا مین مسلمانون سے زیادہ ہم خوشحال ہین اسی طرح عقبیٰ مین بھی ہونگے حق تعالیٰ اونکے قول کو رد فرماتا ہی
کہ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ کیا کرینگے ہم مسلمانون کو كَالْمُجْرِمِيْنَ ط ○ مشرکون کے مثل حصول نجات اور وصول درجات مین
مَا لَكُمْ وقفہ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ○ کیا ہی تمکو کیا ہوا کیسا حکم کرتے ہو مشرکون کو موحدون کے برابر کرنا یا موحدون پر اونکو
فضیلت دینا یہ التفات تعجب اور استبعاد کی راہ سے ہی اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ○ کیا تمکو کوئی نوشتہ نازل
ہوا ہی آسمان سے کہ تم اوسمین پڑھتے ہو کہ کافر جزا اور سزا مین مسلمانون کے مثل ہونگے اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ○
کیا بیشک تمہارے واسطے ہی اوس نوشتے مین جو کچھ تم چاہتے ہو کہ اختیار کرلو اور آرزو کرو اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ کیا تمہارے
واسطے ہین عہد اور پیمان مضبوط کیے ہوئے قسمون سے عَلَيْنَا بَالِغَةٌ ہمپر پہنچے ہوے نہایت مضبوطی کو اور ثابت ہونے والے
اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لا قیامت کے دن تک اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ○ کیا بیشک تمہارے واسطے ہی اوس عہد و پیمان مین
وہ جو تم اپنے واسطے حکم کرتے ہو اوس جہان کی بہتری اور بزرگی کا سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ○ پوچھو
ای محمد مشرکون سے کہ کون تم مین سے اس حکم کے ساتھ باقی رہنے والا ہی کہ آخرت مین اوس سے عہدہ برا ہو اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ
کیا اونکے واسطے شریک ہین اس بات مین یا اونکے بت ہین جنکو وہ شریک کرتے ہین فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ
پس کہدو کہ آوین اپنے شریکون کے ساتھ یعنی اونکو لاوین اپنی مدد کے واسطے اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہین سچے اس

بات مین کہ جنات نعیم تمکو ملینگی یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ تم لاؤ اون شریکون کو اوس دن جب وٹھایا جائیگا پردہ ہول بھرے
کام یا امر صعب اور مہم سخت سے یا کُھل جائیگی اور دکھائی دیگی ساق عرش یا تجلی فرمائیگا حق تعالی وَّیُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ
اور پکارے جائینگے لوگ خدا کو سجدہ کرنے کے لیے لباب مین حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی اوس دن بڑا نور دکھائیگا اور خلق سجدہ مین گر پڑیگی معالم مین حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا رب ساق عرش سے نور کھولدیگا اور ہر ایک مومن مرد اور مومن
عورت اوسکو سجدہ کریگی اور وہ لوگ باقی رہجائینگے جنھون نے دنیا مین دکھلانے سنانے کو سجدہ کیا ہوگا تو جب یا کار سجدہ کرنا چاہیگا
تو اوسکی پیٹھ تختہ ہو جائیگی اور وہ سجدہ نہ کرسکیگا اور حدیث مین ہے کہ منافق اور کافر کی پیٹھ ایک ڈال ہو جائیگی فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ۝
تو نہ سکینگے سجدہ کرنا خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ بہت نیچی ہونگی اونکی آنکھین یعنی آنکھون والے سر جھکائے ہوے شرمندہ ہونگے تَرْهَقُهُمْ
ذِلَّةٌ ؕ گھیر لیگی اونکو ذلت و خواری اور نگونساری وَقَدْ كَانُوْا اور تحقیق کہ تھے دنیا مین یُدْعَوْنَ کہ پکارے جاتے تھے اِلَی السُّجُوْدِ خدا کو
سجدہ کرنے کی طرف وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝ اور وہ تندرست تھے اور اوسپر قادر تھے جب فرصت کا وقت اونھون نے فوت کیا تو اس حشر کے دن
حسرت اور ندامت کے سوا اونھین کچھ حاصل نہین قطعہ بدہ فرصت از دست گر بایدت ✤ کہ گوے سعادت زمیدان بری ✤ کہ فرصت
عزیزست اگر فوت شد ✤ بسے دست حسرت بدندان بری ✤ فَذَرْنِیْ پس چھوڑ مجھکو وَمَنْ یُّكَذِّبُ اور اوسکو جو تکذیب
کرتا ہے بِهٰذَا الْحَدِیْثِ ؕ اس کلام کی کہ قرآن ہے یا بعث وحشر کی اس آیت مین حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی تسلی ہے
اور تکذیب کرنے والون کو دھمکی ہے سَنَسْتَدْرِجُهُمْ قریب ہے کہ لیلینگے ہم انکو درجہ درجہ یعنی آہستہ آہستہ عذاب ہم انکے قریب
کردینگے مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اوس جگہ سے کہ وہ نہ جانین یعنی جب یہ خطا کرین ہم انکو عطا دین اور یہ بڑائی اور
بزرگی جانین وَاُمْلِیْ لَهُمْ ؕ اور مہلت دیتے ہین ہم انکو دنیا مین یہانتک کہ مغرور ہون پھر ہم انکو پکڑ لینگے اِنَّ كَیْدِیْ
مَتِیْنٌ ۝ تحقیق ہمارا عذاب محکم ہے کہ کسی چیز سے دفع نہین ہوتا اسواسطے کہ ہماری پکڑ سخت ہے کسی کو اوسکی طاقت اور تحمل نہین
اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا کیا تو مانگتا ہے اونسے بدلا دعوت اور ہدایت وارشاد کرنے پر فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ تو وہ اوسکے
تاوان کے مارے مُّثْقَلُوْنَ ۝ گرانبار ہین اور اس سببسے تجھسے منھ پھیرتے ہین اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ کیا اونکے پاس
لوح محفوظ ہے جسمین غیب کی باتین لکھی ہین فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ ۝ کہ وہ اوسمین سے لکھ لیتے ہین جو کچھ حکم کرتے ہین
مومن اور کافر کے برابر ہونے کا فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ پس صبر کرتا رہ اپنے رب کے حکم کے واسطے تبلیغ احکام اور
کافرون کی ایذا سہنے کے ساتھ وَلَا تَكُنْ اور نہو دل تنگ ہوکر اور جلدی کے مارے كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ
مثل صاحب ماہی کے یعنی یونس علیہ السلام کے کہ اونھون نے کافرون کی ایذا پر صبر نہ کیا اور بے حکم اونکے درمیان سے
چلے گئے کہ مچھلی کے پیٹ مین قید کیے گئے اِذْ نَادٰی یاد کر جب یونس نے پکارا اپنے رب کو مچھلی کے پیٹ مین سے اور
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کہا وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ؕ اور وہ نکالا گیا تھا غصہ اور رنج سے

وقفۃ

لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ اگر یہ ہوتا کہ پا گئی اوسکو نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ نعمت اور رحمت اوسکے رب کی طرف سے توبہ قبول ہونے کے
سبب سے تو لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ البتہ ڈالدیا جاتا پٹپر میدان مین جہان درخت اور گھاس وغیرہ کچھ نہوتا وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ○
اور وہ ملامت اور مذمت کیا گیا ہوتا فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ پھر برگزیدہ کرلیا اوسے اوسکے رب نے نبوت اور رسالت دیکر اور
وحی بھیجکر فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ پھر کردیا اوسے صالحون یعنی پیغمبرون مین سے بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیت اوسوقت
نازل ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلۂ ثقیف کے حق مین بددعا کرنے کا ارادہ کیا تو حق تعالی نے فرمایا کہ اے
ہمارے حبیب صبر کرو اور اس دعا کو موقوف رکھو کہ صبر کرنے سے کام خوب ہوتا ہی نظم کارہا از صبر گردد دلپسند ؛ حرم
آن کز صبر باشد بہرہ مند ؛ چون درافتادی بگرداب حرج ؛ صبر کن الصبر مفتاح الفرج ؛ صد ہزاران کیمیا حق آفرید ؛ کیمیاے
ہمچو صبر آدم ندید ؛ لکھا ہی کہ قریش کے کوتاہ نظرون نے قبیلۂ بنی اسد مین سے ایک گروہ جو حسد اور بدنظری مین مشہور تھے
تجویز کرکے بہت کچھ وعدون سے اونکو تقویت دی تاکہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرتو جمال کو نظر بد کا صدمہ
پہونچا کر اس عالم سے مٹادین تو حق تعالی نے نظر بد سے آپکی حفاظت اور عصمت کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَاِنْ يَّكَادُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ اور قریب تھا کہ جو لوگ کافر ہین البتہ لغزش دین اور گرادین اور ہلاک کرین تجکو
بِاَبْصَارِهِمْ اپنی نظرون کے سبب سے لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ اوسوقت جب کہ سنا اونھون نے قرآن کہ تم پڑھتے تھے
وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ○ اور وہ کہتے تھے کہ یقینی اس مرد کو تو جن پکڑے ہی یعنی اسکے ساتھ جن ہی کہ اسے تعلیم
کرتا ہی وَمَا هُوَ اور حال یہ ہی کہ نہین ہی قرآن اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ ع مگر نصیحت اہل عالم کے واسطے یا نہین ہین محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مگر اشرف تمام اہل عالم کے بیت ای شرف جملۂ عالم تبو ؛ روشنی دیدۂ آدم تبو ؛ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا ہی کہ چشم زخم یعنی نظر لگنے کی دوا نہین ہی مگر یہ آیت

سورۃ الحاقۃ مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ○	وھی اثنتان وخمسون آیۃ
سورۂ حاقہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ باون آیتین ہین

اَلْحَآقَّةُ ○ۙ وہ حالت جسکا واقع ہونا حق ہی یا وہ ساعت جس سے ڈرنا بہت سزاوار ہی مَا الْحَآقَّةُ ○ۚ کیا حالت ہی اور
کیا ساعت ہی وَمَآ اَدْرٰىكَ اور کس چیز نے بتایا تجھے اور علم دیا تجکو کہ مَا الْحَآقَّةُ ○ؕ کیا چیز ہی اور کیا حالت اور کونسی
ساعت ہی جسمین عملون کی مکافات اور جزا واقع ہوگی اس سے قیامت کا دن مراد ہی اور حاقہ بھی اوسکا ایک نام ہی كَذَّبَتْ
تکذیب کی ثَمُوْدُ وَعَادٌ قبیلۂ ثمود اور قبیلۂ عاد نے بِالْقَارِعَةِ ○ قیامت کی کہ ٹھوکنے والی اور توڑنے والی ہی لوگون کی
فَاَمَّا ثَمُوْدُ پھر مگر قبیلۂ ثمود فَاُهْلِكُوْا پس ہلاک کیے گئے وہ لوگ بِالطَّاغِيَةِ ○ زیادتی کرنے کے سبب سے یا
اونمین سے فرقۂ طاغیہ کی وجہ سے جیسے قدار بن سالف اور اوسکے یار جنھون نے اوٹنی کی کونچین کاٹی تھین یا حد سے زیادہ سخت آواز کے

باعث ہلاک ہوے کہ کسی نے ویسی آوازہ سنی تھی نہ دیکھی تھی یعنی حضرت جبرئیل کی چیخ وَأَمَّا عَادٌ اور مگر قبیلہ عاد فَأُهْلِكُوا
پس ہلاک کیے گئے بِرِيحٍ صَرْصَرٍ تند اور سرد ہوا عَاتِيَةٍ ○ حد سے گذری ہوئی سے یعنی جو فرشتے اوسپر مقرر ہین اونکا حکم نمانتے وہ
حدیث مین ہے کہ ایک ذرہ ہوا اور کوئی قطرہ پانی دنیا مین نہین بھیجا جاتا مگر ایک وزن اور مقدار معلوم کے ساتھ لیکن قوم نوح اور
قوم ہود پر جس پانی اور ہوا نے طغیانی کی وہ اون فرشتون کے حکم سے نکل گئی تھی جو اوسپر مسلط اور موکل ہین تفسیر کبیر مین ہے کہ فرشتے
اوس ہوا کو نہ روک سکے اور خدا نے سَخَّرَهَا مسلط کر دی وہ ہوا عَلَيْهِمْ قوم عاد پر سَبْعَ لَيَالٍ سات راتین وَ
ثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ اور آٹھ دن ایک بدھ کی فجر سے دوسری بدھ کی شام تک حُسُومًا دن رات برابر چلتی رہی قوم عاد
فَتَرَى الْقَوْمَ پس تو دیکھتا قوم عاد کو اگر موجود ہوتا فِيهَا اون قتون مین صَرْعَى مرے پڑے كَأَنَّهُمْ گویا وہ
پڑے قد ہونے کے سبب سے أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ○ درخت خرما کی جڑین ہین زمین پر پڑی یا خالی پاکا واک فَهَلْ
تَرَى لَهُم مِّن بَاقِيَةٍ ○ پھر کچھ دیکھتا ہے تو اونکو کہ کوئی باقی رہا یعنی سب جڑ سے اوکھڑ کر نیست و نابود ہو گئے اور اونمین سے
کوئی روے زمین پر نہ رہا قطعہ مقرر ست کہ بود در زمانہ بسے ؛ شہان تخت نشین خسروان شاہ نشان ؛ چو عاصفات قضا
از مہب قہر وزید ؛ شدند خاک و ازان خاک نیز نیست نشان ؛ وَجَاءَ فِرْعَوْنُ اور آیا فرعون وَمَن قَبْلَهُ اور
آئے وہ لوگ جو اوسکے پہلے تھے وَالْمُؤْتَفِكَاتُ اور بستیان موتفکہ کے لوگ بِالْخَاطِئَةِ ○ گناہ کے ساتھ یعنی اونھون نے
شرک کیا فَعَصَوْا پھر گناہگار ہو گئے ہر قوم کے لوگ رَسُولَ رَبِّهِمْ اپنے رب کے رسول کے فَأَخَذَهُمْ تو پکڑا خدا نے
اونکو أَخْذَةً رَّابِيَةً ○ سخت پکڑنا اور اوروں سے زیادہ اونپر عذاب کیا إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءُ بیشک ہمنے
اوس وقت جب طغیانی کی پانی نے یعنی جب طوفان کے وقت پانی حد سے بڑھا تو حَمَلْنَاكُمْ اوٹھایا ہمنے تمہارے باپ دادا کو فِي
الْجَارِيَةِ ○ اوس کشتی پر جو پانی پر روان تھی یعنی سفینہ نوح مین لِنَجْعَلَهَا تاکہ کر دین ہم اوس کشتی کو لَكُمْ تمہارے
واسطے تَذْكِرَةً ایک نصیحت اور عبرت مومنون کی نجات اور کافرون کی ہلاکت کے باب مین وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ ○
اور نگاہ رکھتا ہے اس نصیحت کو کان نگاہ رکھنے والا جو بات سنکر فائدہ اوٹھاتا ہے حدیث مین ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ اے علی مین نے حق تعالیٰ سے دعا کی کہ تیرے کان کو وہ اُذُنٌ وَاعِيَةٌ کرے پس حضرت علی کہتے ہین کہ اوسکے بعد مین
کوئی بات نہین بھولا قطعہ گرچہ ناصح را بود صد داعیہ ؛ پند را اُذنے بباید واعیہ ؛ گر نبودے گوشہاے عیب گیر ؛ وحی یا وردے
وگردون یک بشیر ؛ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ پھر جب پھونکی جائیگی صور مین نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ○ ایک پھونک کہ وہ نفخہ صعقہ ہے
وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ اور اوٹھائی جائیگی زمین وَالْجِبَالُ اور اوٹھائے جائینگے پہاڑ اپنی جگہون سے محض قدرت کاملہ سے
یا سخت زلزلون اور ہواؤن کے باعث سے فَدُكَّتَا پھر ٹوٹ پھوٹ جائیگی زمین اور پہاڑ دَكَّةً وَاحِدَةً ○ ایک ٹوٹنا اور
روئی کے گالون کے مثل ہو جائینگے فَيَوْمَئِذٍ تو اوس وقت وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ○ واقع ہوگی واقع ہونے والی یعنی قیامت
قائم ہو جائیگی وَانشَقَّتِ السَّمَاءُ اور پھٹ جائیگا آسمان فَهِيَ پھر آسمان يَوْمَئِذٍ اوس دن وَاهِيَةٌ ○ سست اور

ضعیف ہو جائیگا قوت اور مضبوطی کے بعد وَّالْمَلَكُ اور فرشتے عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا آسمانون کے کنارے ہونگے کہ خدا کا حکم ہو
اور نیچے اوترآئین وَيَحْمِلُ اور اوٹھائینگے عَرْشَ رَبِّكَ عرش تیرے رب کا فَوْقَهُمْ اون فرشتون پر جو آسمان کے
کنارے ہونگے يَوْمَئِذٍ اوسدن ثَمٰنِيَةٌ ۝ آٹھ فرشتے اور آج چار فرشتے عرش اوٹھائے ہوے ہین معالم مین ہے کہ
اوس روز عرش اوٹھانے والے آٹھ فرشتے ہونگے پہاڑی بکری کی صورت اونکے سمون سے زانو تک اسقدر مسافت ہوگی جسقدر
ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک اور بعضون نے کہا ہے کہ فرشتون کی آٹھ صفین عرش کو اوٹھائینگی کہ اونکو خدا کے سوا کوئی نہین
جانتا يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ اوسدن پیش کیے جاؤگے خدا کے سامنے محاسبہ کے واسطے لَا تَخْفٰى نہین پوشیدہ
خدا پر مِنْكُمْ تمہارے کامون مین سے خَافِيَةٌ ۝ جو کہ پوشیدہ ہے یعنی حق تعالی تمہارے پوشیدہ کامون پر مطلع ہے تو پیش
کیا جانا اور حساب ہونا اوسپر اطلاع کے واسطے نہین بلکہ عدل کے واسطے ہے اور خلق پر افشا احوال کے لیے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ
پھر مگر وہ شخص کہ دیا جائیگا كِتٰبَهٗ اوسکا اعمالنامہ بِيَمِيْنِهٖ اوسکے داہنے ہاتھ مین فَيَقُوْلُ تو وہ کہیگا خوشی کی رو سے
کہ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا آؤ پڑھو كِتٰبِيَهْ ۝ میرا اعمالنامہ کہ یہان ایسا عمل کوئی نہین جسکے ظاہر کرنے مین مین شرم کرون تبیان
مین لکھا ہے کہ یہ دوسری کتاب ہے نامہ اعمال کے سوا لکھی ہوئی کہ اوسمین جنت کی خوشخبری ہے پس اسواسطے کہ فرشتون کا لکھا ہوا
نامہ اعمال خدا اور بندے کے درمیان ہے کوئی اوسے نہ دیکھیگا اور نہ پڑھیگا پھر صاحب کتاب کہیگا کہ اِنِّيْ ظَنَنْتُ بیشک
مین نے جانا اَنِّيْ مُلٰقٍ یہ کہ مین دیکھنے والا ہون حِسَابِيَهْ ۝ اپنا حساب یعنی مین نے تو جانا ہی تھا کہ میرا حساب
کرینگے اور اوسپر مین آمادہ ہون فَهُوَ تو وہ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ زندگی پسندیدہ مین ہوگا کہ کدورت سے صاف
حرمت اور حشمت سے ملی ہوگی فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ جنت بلند مین قُطُوْفُهَا اوسکے میوے دَانِيَةٌ ۝ نزدیک
کہ کھڑے بیٹھے لیٹے کا ہاتھ اوسپر پہونچے اور حضرت رضوان اونسے کہینگے کہ كُلُوْا کھاؤ میوے اس درخت کے وَاشْرَبُوْا
اور پیو پینے کی چیزین هَنِيْٓـًٔا کھانا پینا سہنا ہوا کہ ہضم ہو جائے بِمَآ اَسْلَفْتُمْ بسبب اسکے کہ تمنے عمل کیا فِي الْاَيَّامِ
الْخَالِيَةِ ۝ گذرے ہوے دنون مین یعنی دنیا مین گرمی کے دنون مین تمنے روزے رکھے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ اور مگر وہ کہ دیا
جائیگا كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ اوسکا نامہ اعمال بائین ہاتھ مین اور وہ اوسمین اپنی برائیان اور گناہ لکھے دیکھیگا فَيَقُوْلُ تو کہیگا
ندامت کے مارے کہ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ اے کاشکے مین نہ دیا جاتا یعنی مجکو نہ دیتے كِتٰبِيَهْ ۝ میرا اعمالنامہ اور مین دیکھتا
تاکہ برملا فضیحت نہوتا وَلَمْ اَدْرِ اور کاشکے مین نہ جانتا کہ آج مَا حِسَابِيَهْ ۝ کیا ہے میرا حساب اسواسطے کہ عذاب اور سختی کے
سوا مجھے تو کچھ حاصل ہی نہین يٰلَيْتَهَا کاشکے موت کہ پہلے جسکے سبب سے مین دنیا مین مر تھا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ ہوتی
موت حکم کرنے والی ہمیشہ کی فنا کا کہ اوسکے بعد مین زندہ ہی نہوتا مَآ اَغْنٰى دفع نہ کیا عَنِّيْ مجھسے عذاب مَالِيَهْ ۝ اوسنے
جو میرے پاس تھا مال مکان تابع لوگ هَلَكَ عَنِّيْ گم ہوگیا مجھسے سُلْطٰنِيَهْ ۝ لوگون پر تسلط اور حکومت یا وہ دلیل حجت
جسے دنیا مین مین نے مضبوط پکڑا تھا پھر دوزخ کے فرشتون کو حکم پہونچیگا کہ خُذُوْهُ لو اسے فَغُلُّوْهُ ۝ پھر گردن مین باندھو

اوسکے ہاتھ ثُمَّ الْجَحِيْمَ پھر بڑی آگ مین صَلُّوْهُ ۝ ڈالدو اوسے ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ پھر آگ کی زنجیر مین کہ ذَرْعُهَا
اوسکے گز سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا ستر گز ہونگے نوشیروانی گز سے کہ ہر گز سات باغ کے برابر ہی اور ہر باغ کوفے سے مکہ تک فَاسْلُكُوْهُ
تو لاؤ تم اوسے اوس زنجیر مین یعنی اوسکے جسم پر خوب کسکر لپیٹ دو کہ ہل نہ سکے کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ دنیا مین جتنا لوہا ہی
اگر جمع کرین تو اوس زنجیر کے ایک حلقہ کے برابر نہین ہی اور اگر اوسکا ایک حلقہ عالم کے پہاڑون پر رکھدین تو رانگے کی طرح پگھل جائین
اِنَّهٗ بیشک یہ شخص كَانَ لَا يُؤْمِنُ تھا کہ ایمان نہ لاتا تھا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۝ خدائے بزرگ کا وَلَا يَحُضُّ
اور نہ اوبھارتا تھا اپنے کو یعنی رغبت نہ کرتا تھا اور حرص نہ رکھتا تھا عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ محتاج کو کھانا دینے پر
فَلَيْسَ پس نہین ہی لَهُ الْيَوْمَ اوسکے واسطے آج هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۝ یہان کوئی یگانہ جو اوسکی حمایت کرے
وَّلَا طَعَامٌ اور نہ اوسکے واسطے کھانا ہی اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۝ مگر پیپ سے جو دوزخیون کے بدن سے بہتی ہی لَّا يَأْكُلُهٗ نہ کھاوینگے
اوسے اِلَّا الْخٰطِئُوْنَ ۝ مگر گناہگار مشرک اسواسطے کہ سب گناہ کبیرہ کا سردار شرک ہی فَلَآ پس نہ ایسا ہی جو کافر کہتے ہین
کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنایا ہوا ہی اُقْسِمُ قسم کھاتا ہون بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اوس چیز کی جو تم دیکھتے ہو دیکھی ہوئی
چیزون مین سے وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اور اوس چیز کی جو تم نہین دیکھتے ہو غائب چیزین یا اوسکی قسم جو زمین کے اوپر اور زمین کے
اندر ہی یا اجسام اور ارواح کی قسم یا انس اور جن کی قسم یا کعبہ اور بیت المعمور کی قسم یا بر و بحر کی قسم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم
پہونچانے اور جبریل علیہ السلام کے وحی لانے کی قسم یا میرے حبیب کے آثار رسالت اور انوار ولایت کی قسم کہ اِنَّهٗ بیشک قرآن
لَقَوْلُ رَسُوْلٍ البتہ پڑھتا ہی ایک رسول كَرِيْمٍ ۝ بزرگوار کا کہ خدا کے نزدیک بزرگ ہی کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین
اور بعض نے کہا ہی کہ جبریل علیہ السلام ہین وَّمَا هُوَ اور نہین ہی قرآن بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۝ کلام شاعر کا جیسا کہ ابوجہل کہتا ہی
قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝ تھوڑی سی تصدیق کرتے ہو یعنی نہین تصدیق کرتے ہو وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۝ اور نہ قرآن
کلام ہی کاہن کا جیسا کہ عقبہ بن ابی معیط گمان کرتا ہی قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ تھوڑی سی نصیحت مانتے ہو یعنی نصیحت
نہین مانتے ہو تَنْزِيْلٌ قرآن اوترا ہی مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم کے رب پاس سے وَلَوْ تَقَوَّلَ اور اگر افترا کرین
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ تمھارا زعم ہی اور جھوٹ باندھلین عَلَيْنَا ہمپر بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ بعضی باتین
لَاَخَذْنَا تو البتہ پکڑلین ہم مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ اوس سے زور اور قوت کے ساتھ ثُمَّ لَقَطَعْنَا پھر کاٹ دین ہم
مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ اوس سے اوسکی رگ دل کو یعنی ہم اوسے ہلاک کردین فَمَا مِنْكُمْ پس نہین ہی تم مین سے مِّنْ
اَحَدٍ کوئی یعنی تم نہین ہو عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝ اوس سے دفع کرنے والے ہلاک کو وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن لَتَذْكِرَةٌ البتہ
ایک نصیحت ہی لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ پرہیزگارون کے واسطے اسواسطے کہ وہ اوس سے نفع اوٹھاتے ہین وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اور بیشک
ہم جانتے ہین اَنَّ مِنْكُمْ یہ کہ بعضے تم مین سے مُّكَذِّبِيْنَ ۝ تکذیب کرنے والے ہین قرآن کی وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن
لَحَسْرَةٌ البتہ سبب حسرت ہی عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ کافرون پر قیامت کے دن کہ قرآن کا ثواب دیکھینگے اور خود اوس سے

محروم ہونگے وَاِنَّهٗ اور تحقیق کہ قرآن لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ صحیح یقین ہی یعنی یقین ہی کہ حق تعالی کے پاس سے ہی اور البتہ فَسَبِّحْ
پس تسبیح کہہ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ اپنے رب کے نام کے ساتھ جو بڑا ہی یعنی اوسکی تنزیہ کرنا لائق صفتون سے اور
بڑی ثنا اور صفت کے ساتھ اوسے یاد کر

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً
سورۂ معارج مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چوالیس آیتین ہین

لکھا ہی کہ نضر بن حارث نے مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہوکر کہا کہ خدایا اگر محمد حق پر ہی اور جو کچھ وہ کہتا ہی اگر تیرے پاس سے ہی تو تو
ایک پتھر مجھپر برسا یا مجکو عذاب دردناک مین مبتلا کر تو یہ آیت نازل ہوئی کہ سَاَلَ سَآئِلٌ مانگا مانگنے والے نے بِعَذَابٍ
وَّاقِعٍ ۝ عذاب جو ہونا ہی لِّلْكٰفِرِيْنَ کافرون کے واسطے کہ جنگ بدر کے دن کا قتل ہی دنیا مین یا عذاب دردناک ہی آخرت مین
اور بعضے کہتے ہین کہ عذاب مانگنے والا ابو جہل تھا کہ اوسنے کہا فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا اور ایک قول یہ ہی کہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کفار پر عذاب نازل ہونے کی درخواست اور جلدی کی اور بہر تقدیر لَيْسَ لَهٗ نہین ہی اوس عذاب کو دَافِعٌ ۝
کوئی دفع کرنے والا جو اوسے روکے مِّنَ اللّٰهِ اللہ سے اسواسطے کہ ارادۂ ازلی اوس سے متعلق ہوچکا ہی اور اللہ کا ارادہ کیا ہوا امر
دفع نہین کیا جاتا پھر آگے اللہ جل شانہ کی صفت ہی کہ ذِى الْمَعَارِجِ ۝ خداوند بلند درجون کا یعنی جنت مین اونچے اونچے
محل اپنے دوستون کے واسطے اوسنے مہیا کیے ہین یا بلند مقامات کلمات طیبات کے بلند ہونے کو مقرر فرمائے ہین تَعْرُجُ
الْمَلٰٓئِكَةُ اوپر جاتے ہین فرشتے وَالرُّوْحُ اور جبرئیل یا جو گروہ فرشتون مین بڑا ہی اِلَيْهِ حکم آلہی کی طرف یعنی اوس
جگہ جہان حکم ہوئی فِىْ يَوْمٍ كَانَ اوس دن مین کہ ہی مِقْدَارُهٗ مقدار اوسکی خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝ پچاس ہزار برس
دنیا کے برسون سے یعنی اگر کوئی چاہے کہ دنیا مین سیر کرے وہانتک جہانتک فرشتون کو جانے کا حکم ہی اور وہ ایک دن مین
جاتے ہین تو وہ سیر کرنے والا پچاس ہزار برس مین جاسکے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اوس دن سے قیامت کا دن مراد ہی کہ
کافرون پر اس درازی کے ساتھ گذریگا اور بعضون نے کہا ہی کہ میدان قیامت مین پچاس موقف اور موطن ہونگے اور ہر موقف مین
ہزار برس ٹھہرائینگے اور موقفون کا بیان جواہر التفسیر مین ڈھونڈھنا چاہیے اور فتوحات مین لکھا ہی کہ اللہ کے نامون مین سے ہر نام کے واسطے
ایک دن خاص ہی کہ اوسکے ساتھ تعلق رکھتا ہی اور قرآن مین اون دنون مین سے دو دن مذکور ہین ایک یوم الرب وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ
كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ یہ دن ہزار برس کا ہی اور دوسرا یوم ذی المعارج کہ پچاس ہزار برس کا دن ہی اور سنین ابدی اور سرمدی کے
ایام کا بیان ان اوراق مین نہین سماتا مصرع ہر سخن وقتے وہر نکتہ مکانے دارد ۞ فَاصْبِرْ پس صبر کر منکرون کی تکذیب پر
صَبْرًا جَمِيْلًا ۝ نیک صبر یعنی بے قلق اور شکایت کے اِنَّهُمْ تحقیق کہ کافر يَرَوْنَهٗ دیکھتے ہین قیامت کے
دن کو بَعِيْدًا ۝ دور امکان سے یعنی کہتے ہین کہ نہین ہی اور نہوگا جیسا کہ عرف مین کہتے ہین کہ فلان کام کا وقوع دور ہی

یعنی محال معلوم ہوتا ہی وَّنَرٰىهُ اور جانتے ہیں قیامت کو قَرِیْبًا قریب واقع ہونے کے یَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ جس دن ہوجائیگا
آسمان كَالْمُهْلِ جیسے پگھلی ہوئی قلعی یا روغن زیتون کا تلچھٹ یعنی آسمان پگھلجائیگا وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ اور ہوجائینگے
پہاڑ كَالْعِهْنِ جیسے اون رنگین تومی ہوئی یعنی نرم اور سست اور ریزہ ریزہ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ اور نہ پوچھا
جائیگا کوئی یگانہ حَمِيْمًا اپنے یگانہ کے گناہ سے یعنی ہر ایک سے اوسی کے گناہ اور افعال پوچھینگے يُّبَصَّرُوْنَهُمْ
دکھائے جاوینگے وہ اپنے یگانے یعنی ہر ایک اپنے قرابتدار کو پہچانیگا اور اوسکا احوال پوچھیگا اور جانیگا کہ ہر ایک اپنے اعمال کے
سببسے مواخذہ میں ہی يَوَدُّ الْمُجْرِمُ دوست رکھیگا اور آرزو کریگا کافر لَوْ يَفْتَدِيْ یہ کہ فدیہ دے اور بدلا کرے مِنْ
عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ اوس دن کے عذاب سے بِبَنِيْهِ اپنے بیٹون کو یعنی اپنے بدلے اپنے بیٹون کو عذاب میں دے جو بہت
عزیز تھے اوسکے نزدیک کہ بیٹے عذاب کھینچیں اور باپ نجات پائے وَصَاحِبَتِهٖ اور فدیہ دے اپنی جورو کو جو اوسکی یار اور
ہوا دار تھی وَاَخِيْهِ اور اپنے بھائی کو جو اوسکا قوت بازو اور مددگار تھا وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ اور اپنے
قرابتدارون کو جنھون نے اوسے دنیا میں جگہ دی تھی یعنی اوسکی پناہ کی جگہ تھے وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اور دوست رکھیگا کہ بدلا دے
اوسے جو کوئی زمین میں ہی جَمِيْعًا سب کو یعنی تمام خلائق کو چاہیگا کہ اپنا فدیہ اور بدلا دے ثُمَّ يُنْجِيْهِ پس نجات دے
اوسے یہ بدلا دینا كَلَّا حاشا کہ نجات نہ پائیگا عذاب سے اِنَّهَا بیشک دوزخ کی آگ جس سے مجرم بدلا دیتا ہی لَظٰى شعلہ
خالص نَزَّاعَةً کھینچنے والی ہی لِّلشَّوٰى مشرکون کے ہاتھ پاؤن یا اونکے سر کی کھال کو سو برس اور دو سو برس کی راہ سے
یعنی دوزخ کا شعلہ کافرون کو اپنے میں اسطرح کھینچیگا جسطرح مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہی تَدْعُوْا پکاریگی آگ یعنی کھینچیگی یا دوزخ
فرشتے پکارینگے معالم میں ہی کہ آگ زبان فصیح سے نام اور لقب کے ساتھ پکاریگی مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى اوسکو جسنے حق کی
طرف پیٹھ کی ہی اور منھ پھیرا ہی حکم الٰہی سے وَجَمَعَ اور جمع کیا ہی دنیا کا مال فَاَوْعٰى پھر باردان میں کرکے نگاہ رکھا اور خدا کا
حق ادا نہ کیا اِنَّ الْاِنْسَانَ تحقیق کہ آدمی خُلِقَ پیدا کیا گیا هَلُوْعًا حریص فانی مال جمع کرنے پر اور بخیل حقوق رب
ادا کرنے پر لباب میں مقاتل رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہی کہ ہلوع ایک جانور ہی کوہ قاف کے پیچھے کہ ہر روز سات میدان گھاس
خالی اور صاف کر دیتا ہی یعنی اون میدانون کی گھاس پات کاٹتے تنکے سب کھا جاتا ہی اور سات دریاؤن کا پانی پی جاتا ہی اور نہ گرمی میں
صبر کرتا ہی نہ سردی میں اور ہر شب اسی خیال اور اندیشہ میں رہتا ہی کہ کل میں کیا کھاؤنگا تو حق تعالی آدمی کو بے صبری اور روزی
کی فکر میں اس چارپایہ سے تشبیہ دیتا ہی منظوم جانوری را کہ بجز آدمی ست ❖ معدہ چو پر شد سبب بےغمی ست ❖ آدمی
آنکہ بہ سیری بود ❖ بر سر سیری غم روزی خورد ❖ خورد ہمہ عمر چہ بیش و چہ کم ❖ روزی ہر روزہ زخوان کرم ❖ در رہ حرص
ہمچنان ❖ ہیچ غمی نیست بجز فکر نان ❖ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جب پہونچتا ہی اوسے کچھ ضرر جیسے محتاجی مفلسی تو جَزُوْعًا
بے صبری کرنے والا ہوتا ہی اور چیختا چلاتا ہی وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ اور جب پہونچتی ہی اوسے بھلائی جیسے تندرستی اور مالداری
مَنُوْعًا روکنے والا ہوتا ہی اپنے نفس کو طاعت سے اور مال کو راہ خدا میں خرچ کرنے سے اور سب آدمی اسی حال پر مخلوق ہوئے ہیں

إِلَّا الْمُصَلِّينَ ○ لیکن نماز پڑھنے والے الَّذِينَ هُمْ وہ جو عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ اپنی نماز پر دَائِمُونَ ○ ہمیشگی
کرنے والے ہیں یعنی کسی شغل کے سبب سے اوس سے باز نہیں رہتے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہیں کہ نماز ادا کرنے کے وقت ساکن ہیں
وادھر اودھر التفات نہیں کرتے وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ اور وہ لوگ جنکے مالون میں حَقٌّ مَّعْلُومٌ ○ حق ہے جانا
ہوا جیسے زکوٰۃ کہ اندازکی ہوئی ہے اور صدقے جو معمول ہیں لِّلسَّائِلِ فقیر سوال کرنے والے کے واسطے وَالْمَحْرُومِ ○
اور اوس محتاج کے واسطے جو سوال نہ کرے وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ اور اون لوگون کے واسطے جنھون نے تصدیق کی ہے بِيَوْمِ
الدِّينِ ○ روز جزا واقع ہونے کی اور قیامت کی تصدیق کی نشانی طاعت اور عبادت میں مشغول ہونا ہے وَالَّذِينَ هُم
اور وہ لوگ جو مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم عذاب سے اپنے رب کے مُّشْفِقُونَ ○ ڈرنے والے ہیں اور عذاب الٰہی سے ڈرنے کی علامت
ممنوعات شرعی سے بچنا ہے إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ بیشک انکے رب کا عذاب غَيْرُ مَأْمُونٍ ○ امن دیا گیا نہیں ہے
یعنی اوس سے بےخوف نہیں ہوسکتے کہ البتہ گناہگارون کو وہ عذاب پہنچیگا وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ اور وہ لوگ جو
اپنی شرمگاہون کو حَافِظُونَ ○ حفاظت کرنے والے ہیں إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ مگر اپنی عورتون پر أَوْ مَا مَلَكَتْ
یا اوس پر جسکے کہ مالک ہوئے ہیں أَيْمَانُهُمْ اونکے ہاتھ یعنی لونڈیان کہ ہاتھ کا مال ہونے کے سبب اونمین تصرف کرسکتے ہین
فَإِنَّهُمْ پس تحقیق کہ وہ غَيْرُ مَلُومِينَ ○ نہیں ملامت کیے ہوئے ہیں اپنی شرمگاہ کی حفاظت نہ کرنے پر اپنی جورون اور
لونڈیون کی نسبت فَمَنِ ابْتَغَىٰ پھر جو کوئی ڈھونڈھے دخول کرنے کی جگہ وَرَاءَ ذَٰلِكَ سوا اسکے جو کہا گیا یعنی اپنی لونڈی
اور جورو کے سوا فَأُولَٰئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الْعَادُونَ ○ وہ حد سے گذرنے والے ہیں یعنی مردون او جانورون سے وطی کرنے والا
اور بعض کے قول پر جلق لگانا بھی حد سے گذرنے میں داخل ہے وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ لوگ جو لِأَمَانَاتِهِمْ اپنی امانتون کو وَ
عَهْدِهِمْ اور عہد و پیمان کو رَاعُونَ ○ رعایت کرنے والے ہین یا امانت اور عہد خالق کا ہو یا مخلوق کا کہ سب کی حفاظت کرنا
چاہیے اور امانت ادا کرنا اور عہد پورا کرنا نہ چھوڑنا چاہیے نظم اگر خواہی کہ باشی از اہل امانت مرو بگذار قانون امانت بہر عہدے کہ
می بندی وفا کن رسم حق گذاری را ادا کن وَالَّذِينَ هُم اور وہ لوگ جو بِشَهَادَاتِهِمْ اپنی گواہیون پر قَائِمُونَ ○
قائم ہین یا گواہی دیتے ہین اوس چیز میں جو بندون کے حقوق وہ جانتے ہین اور کہتے ہیں بِشَهَادَتِهِمْ پڑھا ہے وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ لوگ جو
عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ اپنی نماز پر يُحَافِظُونَ ○ محافظت کرتے ہین یعنی آداب و شرائط کے ساتھ ہمیشہ نماز پڑھتے ہین نماز کا ذکر
ان آیتون کے شروع اور خاتمہ مین مکرر فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ نماز سب عبادتون مین افضل ہے اور بعضون نے کہا ہے ہمیشہ پڑھنا
فرض نمازون سے تعلق رکھتا ہے اور محافظت کرنا نفلون سے متعلق ہے أُولَٰئِكَ وہ لوگ ان صفتون سے موصوف ہین فِي جَنَّاتٍ
جنتون مین ہین قیامت کے دن مُّكْرَمُونَ ○ بزرگی دیے گئے ثواب عطا اور جزا کے بہرہ کے سبب سے یہ آیت نازل ہونے کے بعد
مشرکون نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرداگرد حلقہ باندھا اور ہنسی و مسخرے پن کی راہ سے بولے کہ محمد کے اصحاب عقبیٰ مین جنتون کی
طمع رکھتے ہین تو ہمکو بھی یہ طمع ہے کہ ہم اونسے پہلے جنتین پائینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا پھر کیا ہے اور کیا ہو گیا ہے

اون لوگون کو جو نہ ایمان لائے اور صفتین جمع کرلو ہوئین انسب بے بہرہ ہے قِبَلَكَ تیری طرف مُهْطِعِينَ ٥ دوڑنے والے
عَنِ الْيَمِينِ داہنی طرف سے وَعَنِ الشِّمَالِ اور بائین طرف سے عِزِينَ ٥ گروہ گروہ حلقہ کیے ہوے أَيَطْمَعُ کیا
طمع رکھتا ہی كُلُّ امْرِئٍ ہر مرد مِّنْهُمْ اونسے أَن يُدْخَلَ یہ کہ داخل کیا جائیگا مومنون کے ساتھ جَنَّةَ نَعِيمٍ ٥
جنت نعمت والی مین یعنی مشرکون کو یہ داعیہ ہی کہ بے ایمان قبول کیے ہوے بہشتون مین نعمت پر دخل پائینگے كَلَّا ایسا نہین
اور کافرون کو بہشت مین جانے کی راہ نہین ہی إِنَّا خَلَقْنَاهُم بیشک ہمنے اونکو پیدا کیا ہی مِّمَّا يَعْلَمُونَ ٥ اوس
چیز سے جسے وہ جانتے ہین یعنی نطفہ سے کہ اوسکو کسی طرح عالم قدس سے مناسبت نہین ہی پس اگر کوئی کدورتون کے لوث سے
صاف نہو اور اخلاق ملکی سے متخلق نہوجائے وہ جنت مین داخل ہونے کی استعداد اور لیاقت نہ رکھیگا فَلَا پس ایسا نہین ہی جو کہتا
کہتے ہین أُقْسِمُ قسم کہاتا ہون مین بِرَبِّ الْمَشَارِقِ مشرقون کے پیدا کرنے والے کی کہ وہ آفتاب کی مشرقین ہین کہ سال بہر
ہر روز دوسرے نقطہ سے آفتاب طلوع کرتا ہی وَالْمَغَارِبِ اور مغربون کے رب کی کہ آفتاب کی ہین اور ہر روز دوسرے نقطہ پر غروب
کرتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ تارون کی مشرقین اور مغربین مراد ہین اسواسطے کہ دائرہ افق سے ہر ایک کے شرق اور غرب کا محل دوسرا نقطہ ہی
اور بہر تقدیر حق تعالی قسم کہا کر فرماتا ہی کہ إِنَّا لَقَادِرُونَ ٥ یقینی ہم قادر ہین عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ اس بات پر کہ بدل دین
ہم یعنی ان مشرکون کو ہم ہلاک کرکے انکے بدلے اور خلق پیدا کرین خَيْرًا مِّنْهُمْ اونسے بہتر اور فرمانبردار وَمَا نَحْنُ
بِمَسْبُوقِينَ ٥ اور نہین ہین ہم مسبوق یعنی ہمپر کوئی سبقت اور پیشی نہین لیجا سکتا اگر ہم کسی امر کا ارادہ کرین تو ہمکو کوئی
مغلوب نہین کرسکتا اوسے ظاہر کرنے مین فَذَرْهُمْ پس ہاتھ اوٹھا اونسے يَخُوضُوا تا کہ باطل کام شروع کرین وَ
يَلْعَبُوا اور کھیل مین مشغول ہون دنیا مین حَتَّىٰ يُلَاقُوا اوسوقت تک کہ ملاقات کرین يَوْمَهُمُ اپنے دن سے
الَّذِي يُوعَدُونَ ٥ وہ دن جسکا وعدہ دیے گئے ہین کہ وہ جنگ بدر کا دن ہی یا قیامت کا روز اس آیت کا حکم آیت
قتال کے حکم سے منسوخ ہی يَوْمَ يَخْرُجُونَ جسدن کہ نکلینگے وہ مِنَ الْأَجْدَاثِ قبرون سے سِرَاعًا جلدی کرنے والے
حضرت اسرافیل کا پکارنا قبول کرکے كَأَنَّهُمْ گویا کہ وہ إِلَىٰ نُصُبٍ اوس جھنڈے کی طرف جو استادہ کیا يُوفِضُونَ ٥ دوڑتے ہین
جیسے سپاہ پراگندہ جو اپنا جھنڈا قائم دیکھتی ہی اور اوسکی طرف دوڑتی ہی خَاشِعَةً ذلیل اور خوار أَبْصَارُهُمْ اونکی آنکھین
یعنی آنکھون والے اپنے سر جھکائے ہونگے تَرْهَقُهُمْ ڈہانپے ہوگی یعنی گھیرے ہوگی اونکو ذِلَّةٌ ذلت ذَٰلِكَ یہ ہی
الْيَوْمُ الَّذِي وہ دن کہ دنیا مین كَانُوا يُوعَدُونَ ٥ تھے وعدہ کیے گئے

سورة نوح مكية وهي	بسم الله الرحمن الرحيم ٥	ثمان وعشرون آية
سورۂ نوح مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اٹھائیس آیتین ہین ۲۸

رکوع ۲

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا بیشک ہمنے بھیجا نوح کو إِلَىٰ قَوْمِهِ اوسکی قوم آل قابیل کی طرف أَنْ أَنذِرْ

اس حکم کے ساتھ کہ ڈرا قَوْمَكَ اپنی قوم کو اور ڈرا مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ قبل اسکے کہ آئے اونپر عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○
عذاب دردناک کہ طوفان ہی یا عذاب آخرت قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے کہ يٰقَوْمِ اے میری قوم کے لوگو اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ
تحقیق مین تمکو ڈرانے والا ہون مُّبِيْنٌ ○ ظاہر ہی میرا ڈرانا پہونچا تا ہون مین تمکو اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ یہ حکم کہ عبادت کرو
اسکی اوسکی وحدانیت کے ساتھ وَاتَّقُوْهُ اور ڈرو اوسکے عذاب سے یا پرہیز کرو اوسکی نافرمانی سے وَاَطِيْعُوْنِ ○
اور اطاعت کرو میری اوس چیز مین جو مین حکم کرون اور منع کرون يَغْفِرْ لَكُمْ تا کہ بخشدے خدا تمکو مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ بعضے
گناہ تمہارے کہ قبل اسلام کے جنکے مرتکب ہوئے ہو وَيُؤَخِّرْكُمْ اور پیچھے رکھے تمکو عقوبت اور مہلکات سے یعنی زندہ رکھے تمکو
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ط وقت نام رکھے ہوئے تک کہ وہ زندگی کی مدت ہی اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ تحقیق کہ جو مدت خدا نے اندازہ کردی
اِذَا جَآءَ جب آتی ہی اوس طرح پر کہ مقدر اور مقرر فرمائی ہی تو لَا يُؤَخَّرُ م پیچھے نہین ہٹائی جاتی ہی اور جسکی وہ اجل اور مدت ہی
اوسے مہلت نہین ہوتی رباعی روزیکہ اجل در آید از پیش و پست ✽ شک نیست کہ مہلت ندہد یک نفست ✽ یاری نرسد در ان دم
از ہیچ کست ✽ برباد شود جملہ ہوا و ہوست ✽ لَوْ كُنْتُمْ اگر ہو تم کہ فکر اور نظر سے تَعْلَمُوْنَ ○ جانو کوئی چیز تو یہ بھی جانو
کہ اجل مین تاخیر اور مہلت دینا کچھ نہین ہی غرضکہ حضرت نوح علیہ السلام نے نوسو پچاس برس اپنی قوم کو دعوت کی اور اونھون نے
سرکشی اور عناد اختیار کرکے اونکو ایذا رسانی مین حد سے زیادہ کوشش کی اور ہرگز اپنی طرف سے ایذا رسانی مین کمی نہ کرتے تھے یہانتک
کہ حضرت نوح تنگ آگئے اور قَالَ رَبِّ کہا کہ اے میرے رب اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ تحقیق کہ دعوت کی مین نے اپنی قوم کو اور
اونکو تیری طاعت اور عبادت کی طرف بلایا لَيْلًا وَّنَهَارًا ۙ○ رات دن یعنی برابر ہر وقت مین اونکو دعوت کرتا رہا فَلَمْ يَزِدْهُمْ
پس نہین زیادہ کیا اونکو دُعَآءِيْٓ میرے بلانے اور پکارنے نے اِلَّا فِرَارًا ○ مگر بھاگنا ایمان اور طاعت سے وَاِنِّيْ اور تحقیق
کہ مین نے كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ جب پکارا مین نے اونکو توحید اور عبادت کی طرف لِتَغْفِرَ لَهُمْ تا کہ بخشے تو اونکو عبادت قبول
کرنے کے سبب سے تو جَعَلُوْٓا کرلین اونھون نے اَصَابِعَهُمْ اپنی اونگلیان فِيْٓ اٰذَانِهِمْ اپنے کانون مین اور میرے پکارنے
اور دعوت سننے کی راہ اونھون نے بند کرلی وَاسْتَغْشَوْا اور سر سے اوڑھ لیے اونھون نے ثِيَابَهُمْ اپنے کپڑے تا کہ مجکو
نہ دیکھین وَاَصَرُّوْا اور اڑ گئے کفر اور معصیت پر وَاسْتَكْبَرُوا اور سرکشی کی اونھون نے میری متابعت سے
اسْتِكْبَارًا ۚ○ بڑی سرکشی ثُمَّ اِنِّيْ پھر باوصف اونکے اصرار اور استکبار کے دَعَوْتُهُمْ دعوت کی مین نے اونکو
جِهَارًا ۙ○ علانیہ اونکی محفلون مین ثُمَّ اِنِّيْٓ پھر بیشک مین نے اَعْلَنْتُ لَهُمْ ظاہر کی اونکے بعض کو یعنی علانیہ
پکار کر بکر مین نے دعوت کی وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اور پوشیدہ بھی مین نے بعض سے کہا اِسْرَارًا ۙ○ پوشیدہ کہنا
راز کے طور پر یعنی جسطرح مین دعوت کرسکا دعوت کرنے سے باز نہین رہا محفلون مین خلوتون مین پوشیدہ علانیہ اونکو
حق کی طرف مین نے بلایا اور جب تیری قہاری نے اونسے باران رحمت روکا اور اونکی عورتون کو بانجھ کردیا کہ اونکے
اولاد ہونا موقوف ہوگئی تو اونھون نے میری طرف رجوع کی فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا تو مین نے کہا کہ مغفرت چاہو

رَبَّكُمْ اپنے رب سے یعنی توبہ کرو کفر سے اِنَّهٗ كَانَ بیشک خدا ہی غَفَّارًا ۝ بخشنے والا توبہ کرنے والون کو اور اگر تم توبہ کرو
تو يُرْسِلِ السَّمَآءَ بھیجے ابر کو عَلَيْكُمْ تم پر مِّدْرَارًا ۝ برسنے والا جھڑی لگا کر وَّيُمْدِدْكُمْ اور مدد دے تمکو
بِاَمْوَالٍ مالون سے وَّبَنِيْنَ اور بیٹون سے یعنی تمھارے مال اور اولاد بہت کرے وَيَجْعَلْ لَّكُمْ اور دے تمکو جَنّٰتٍ
باغ میوہ دار وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اور دے اور جاری کرے تمھارے واسطے اَنْهٰرًا ۝ نہرین پانی کی مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ
کیا ہی تمکو کہ تم امید نہین رکھتے ہو یعنی نہین پہچانتے ہو لِلّٰهِ خدا کو وَقَارًا ۝ عظمت اور بزرگی کے ساتھ مراد یہ ہے کہ تم اوسکی بزرگی کا
اعتقاد نہین کرتے تا کہ اوسکی نافرمانی سے ڈرو کیا تمکو کیا ہی کہ اوسکی عظمت اور قہاری سے نہین ڈرتے وَقَدْ خَلَقَكُمْ اور حال یہ ہے
کہ اوسنے تمکو پیدا کیا ہی اَطْوَارًا ۝ طرح طرح کا صورت اور سیرت مین مختلف یا نطفہ کے طور سے پھٹکے کے طور پر پھر لوتھڑے کے طور پر
کر دیا آخر تک اور یہ اوسکی قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ کی دلیل ہی اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ کیا تم نہین دیکھتے ہو کہ کیونکر خَلَقَ اللّٰهُ
پیدا کیے اللہ نے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ سات آسمان طِبَاقًا ۝ طبقہ بر طبقہ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ اور کر دیا چاند کو فِيْهِنَّ
اونمین سے ایک مین نُوْرًا روشنی بعضی تفسیرون مین ہی کہ چاند کا جرم آسمان دنیا مین ہے اور اوسکا نور سب آسمانون مین پھیلتا ہی
اسطرح جیسے زمین پر پھیلتا ہی اور اونکو روشن کرتا ہی وَّجَعَلَ الشَّمْسَ اور کیا اوسنے آفتاب کو سِرَاجًا ۝ چراغ
اہل زمین کا کہ جس طرح چراغ اندھیرے کو اپنے گرد سے دور کرتا ہی آفتاب رات کی تیرگی زمین پر سے ہٹا دیتا ہی اور حضرت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس جہت سے چراغ فرمایا کہ آپ کے نور نے کفر و نفاق کا نور عالم سے زائل کر دیا قطعہ چراغ چشم
دل چشم و چراغ جان رسول اللہ ✣ کہ شمع ملت ست از پرتو احکام آن رخشان ✣ درین ظلمت سرا گر نہ چراغ افروختے شرعش ✣ کجا
کس را خلاصی بودی از تاریکی طغیان ✣ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ اور خدا نے اوگایا تمکو یعنی تمھارے باپ آدم علیہ السلام کو
پیدا کیا مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے یعنی خاک سے اونکا نہال ہستی اوگایا نَبَاتًا ۝ اچھا اوگانا اور جب ہمارے باپ آدم
علیہ السلام خاک سے پیدا ہوئے تو ہم سب خاک سے مخلوق ہین ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ پھر پھر لیجائیگا تمکو فِيْهَا زمین مین یعنی موت کے
بعد قبر مین لائیگا وَيُخْرِجُكُمْ اور نکالیگا تمکو قبرون سے اِخْرَاجًا ۝ نکالنا حساب کے واسطے اور جزا کے لیے وَاللّٰهُ جَعَلَ اور اللہ نے
کر دیا لَكُمُ الْاَرْضَ تمھارے واسطے زمین کو بِسَاطًا ۝ بچھونے کے مثل بچھی ہوئی کہ اوسمین آرام لینا اور اوسپر چلنا چاہیے
لِّتَسْلُكُوْا تا کہ چلتے ہو تم مِنْهَا زمین سے سُبُلًا فِجَاجًا ۝ کشادہ راہون مین ان نصیحتون کے بعد قوم نوح کے عوام لوگون نے
غور و تامل کیا اور اونکے خواص اور رئیسون نے اونکو بہکایا اور بھڑکایا کہ جس حال پر تھے اوس سے بھی بدتر ہو گئے اور پہلے سے بھی
زیادہ ظلم کر کے نافرمانی اور عناد زیادہ کیا تو قَالَ نُوْحٌ کہا نوح علیہ السلام نے یہ حال دیکھ کر رَّبِّ اِنَّهُمْ اے میرے رب یقینی
وہ لوگ یعنی میری امت کے عام لوگ عَصَوْنِيْ عاصی ہو گئے میرے باب مین وَاتَّبَعُوْا اور پیروی کی اونھون نے مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ
اوسکی کہ زیادہ نہین کیا مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اوسکے مال اور اولاد نے اِلَّا خَسَارًا ۝ مگر نقصان پانا اور گمراہی یعنی جنھون نے
میرا حکم نہ مانا اپنے رئیسون اور سردارون کی متابعت کی جو اپنے مال و اولاد پر مغرور تھے وَمَكَرُوْا اور مکر کیا قوم کے بزرگون نے مَكْرًا

كُبَّارًا ۝ بڑا مکر یعنی اوسکے سبب سے کمینون اور نادانون کو اپنی طرف کھینچا اور مجکو ایذا دینے کی ترغیب اور تحریص کی وَقَالُوْا
اور کہا اونھون نے کہ لَا تَذَرُنَّ نہ چھوڑو تم اٰلِهَتَكُمْ اپنے معبودون کی عبادت وَلَا تَذَرُنَّ اور نہ چھوڑو وَدًّا
وَدّ کو اور وہ ایک بت تھا مرد کی صورت پر بنایا ہوا وَّلَا سُوَاعًا اور نہ سواع کو اور وہ ایک بت عورت کی صورت پر تھا وَّلَا يَغُوْثَ
اور نہ یغوث کو اور وہ ایک بت تھا شیر کی صورت وَيَعُوْقَ اور نہ یعوق کو اور وہ ایک بت گھوڑے کی صورت پر تھا وَنَسْرًا ۝
اور نہ نسر کو اور وہ ایک بت گرگس کی شکل پر تھا اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ یہ پانچ مردان صالح کے نام تھے کہ یہ لوگ حضرت آدم اور حضرت
نوح علیہما السلام کے زمانہ کے درمیان مین گذرے تھے اور لوگون کو اونسے اعتقاد تھا اونکے مرنے کے بعد شیطان نے اونکی تصویرین
لکڑی اور پتھر سے بنادی تھین لوگ اونکی تعظیم کیا کرتے جب زمانہ گذرا تو پرستش کرنے لگے طوفان نوح کے بعد شیطان نے وہ بت نکالکے
عرب کو اونکی پرستش کا حکم کیا قبیلۂ بنی کلب نے وَدّ کو دومۃ الجندل مین رکھا اور سواع قبیلۂ ہذیل مین تھا دریا کے کنارے اور یغوث کو
مذحج اور بنی غطیف اور بنی مراد نے اختیار کیا اور یعوق ہمدان مین جا پڑا اور نسر اہل حمیر اور آل ذی الکلاع کا معبود تھا
بیت کافران از بت بیجان چہ تمتع دارند ۔ باری آن بت بپرستید کہ جانے دارد ۔ غرضکہ نوح علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے
مناجات کی کہ خدایا قوم کے بڑے آدمیون نے غریب آدمیون سے کہا کہ ان بتون سے ہاتھ نہ اوٹھاؤ وَقَدْ اَضَلُّوْا اور حال
یہ ہی کہ گمراہ کیا قوم کے روساے ان بتون کے سبب سے كَثِيْرًا ۚ بہیرے آدمیون اور کمزور لوگون کو وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ
اور نہ بڑھا بار خدایا ظالمون کو اِلَّا ضَلٰلًا ۝ مگر عذاب اور ہلاکت مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ گناہون کے واسطے اُغْرِقُوْا
ڈبو دیے گئے طوفان مین فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ پھر داخل کیے گئے آگ مین یعنی قبرون کے اندر اور بعضون نے کہا ہی کہ آخرت مین
داخل کیے جائینگے فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ پھر نپایا اونھون نے اپنے واسطے اونمین سے جنھین خدا ٹھہرایا تھا مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ سوا خدا کے اَنْصَارًا ۝ یار اور مددگار کہ عذاب طوفان کو اونپر سے روکین لکھا ہی کہ حق تعالیٰ نے حضرت نوح کو خبر دی کہ اب
اور کوئی تیری قوم مین سے ایمان نلائیگا اور اونسے کوئی لڑکا بھی ایسا نہ پیدا ہوگا جو ایمان لائے تو حضرت نوح علیہ السلام نے
مناجات کی وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اور کہا نوح علیہ السلام نے کہ ای میرے رب لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ نہ چھوڑ روے
زمین پر مِنَ الْكٰفِرِيْنَ کافرون مین سے دَيَّارًا ۝ دورہ کرنے والا یعنی کوئی آنے جانے والا اس سے ہلاک عام مراد ہی یعنی
کسی کافر کو زندہ نہ چھوڑ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یقینی تو اگر چھوڑ دیگا اونکو تو يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وہ گمراہ کرینگے تیرے بندون کو
یعنی چاہینگے کہ مومنون کو بہکائین اور بہٹکائین وَلَا يَلِدُوْٓا اور یہ وہ نہ پیدا کرینگے اِلَّا فَاجِرًا مگر بدکار كَفَّارًا ۝
ناشکر گزار یعنی اونکے لڑکے پیدا ہو کر جب بالغ ہونگے تو کفار فجار غدار ہونگے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ای میرے رب بخشدے
مجکو وَلِوَالِدَيَّ اور میرے مان باپ کو حضرت نوح کے والد ملک بن متوشلخ تھے اور اونکی مان بہت مشہور قول کے موافق
شمخا بنت انوش تھین اور دونون مومن تھے حضرت نوح نے دعا کی کہ خدایا اونکو بخشدے وَلِمَنْ دَخَلَ اور اوس
شخص کو جو داخل ہو بَيْتِيَ میرے گھر مین اور میری ٹھہرنے کی جگہ یا میرے کشتی یا مسجد مین مُؤْمِنًا اوس حال مین

کہ وہ مومن ہو وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور بخشدے ایمان والے مردون اور ایمان والی عورتون کو جو قیامت تک ہونگے
اور بخشدینا ہے کہ اونکی ایسا ہی ہونیوالا ہے مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جسطرح حضرت نوح کی دعا کافرون کے
باب مین قبول ہوئی اسیطرح مومنون کے باب مین بھی قبول ہوئی اور حضرت نوح علیہ السلام نے دعا کی کہ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ
اور نہ زیادہ کر ظالمون یعنی کافرون کو اِلَّا تَبَارًا ۝ مگر ہلاکی سختی کے ساتھ نعوذ باللہ من ذلک

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ جن مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اٹھائیس ۲۸ آیتین ہین

اس سے قبل سورۂ احقاف مین مذکور ہوا کہ جنون کا ایک گروہ بطن نخلہ مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملازمت سے مشرف ہوا اور قرآن شریف سنکر وہ سب جن ایمان لائے تاویلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ رسول مقبول سورۂ اقرأ پڑھتے تھے اور وہ نو جن یا سات اونمین سے تین نجران کے تھے چار نصیبین کے صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ شیصان کے اور وہ اپنے قبیلون مین بڑے اور بزرگ تھے اور ابلیس کا تمام لشکر اونہین سے ہوا اور وہ گروہ جو ایمان لایا تھا اوسنے اپنی قوم مین جاکر انواع واقسام کی باتین کہین حق تعالی اس سورت مین اونکی خبر دیتا ہے کہ قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُوْحِيَ اِلَيَّ وحی کی گئی میری طرف کہ اَنَّهُ اسْتَمَعَ یہ کہ سنا قرآن بطن نخلہ مین نَفَرٌ ایک گروہ نے کہ دس سے کم تھے اور تین سے زیادہ مِّنَ الْجِنِّ گروہ جن مین سے فَقَالُوْٓا پھر کہا اونھون نے جب اپنی قوم مین گئے کہ اے قوم کے لوگو اِنَّا سَمِعْنَا تحقیق ہمنے سنا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ قرآن عجیب کہ آدمی کے کلام سے نہین ملتا اور کوئی ویسی عبارت بنانے کی قدرت نہین رکھتا يَّهْدِيْٓ راہ دکھاتا ہے اِلَى الرُّشْدِ راستی اور صواب اور دین ودنیا کی صلاح کی طرف فَاٰمَنَّا بِهٖ پس ایمان لائے ہم اوسکا وَلَنْ نُّشْرِكَ اور ہرگز شریک نہین لاتے اور شریک نہین ٹھہراتے ہم بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝ اپنے رب کے ساتھ کسی بت یا شیطان وغیرہ کو جسطرح پہلے ہم شرک کرتے تھے وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى اور بیشک بڑا ہی جَدُّ رَبِّنَا ملک ہمارے رب کا یا برتر ہے اوسکی عظمت اور جلال مخلوقات کے ساتھ ہمجنس ہونے سے مَا اتَّخَذَ نہین پکڑی اوسنے صَاحِبَةً کوئی عورت جیسا بعضے بنو ملیح کہتے ہین وَّلَا وَلَدًا ۝ اور نہ کوئی فرزند جیسا یہود ونصارا عزیر اور عیسی علیہما السلام کی نسبت فرزند خدا ہونے کا اعتقاد کرتے ہین وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اور تحقیق کہ کہتا ہے سَفِيْهُنَا جاہل اور نادان ہمارا یعنی ابلیس عَلَى اللّٰهِ اللہ پر شَطَطًا ۝ بات دور کہ اوسکی طرف جورو لڑکون کی نسبت کرتا ہے وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اور ہم سمجھے اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ یہ کہ نہین کہتے ہین آدمی وَالْجِنُّ اور جن عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝ خدا پر جھوٹ تو ہمارا احمق یعنی ابلیس جو کہتا تھا ہم باور کرتے تھے جب ہمنے قرآن سنا تو معلوم ہوا کہ وہ خدا پر جھوٹ باندھتا تھا وَّاَنَّهٗ كَانَ اور تحقیق کہ تھے رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ مرد آدمیون مین سے کہ بعض مکانون مین يَعُوْذُوْنَ پناہ لیتے تھے بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ مرد

جنون سے اسطرح پر کہ جب کوئی مرد آدمی ہولناک میدان مین پہونچتا تو کہتا کہ مین پناہ لیتا ہون اس جنگل کے سردار کی قوم کے
نادانون کے شر سے اور اعتقاد یہ تھا کہ اس پناہ مانگنے سے وہ شخص سالم اور امن مین رہتا ہی اور اہل مکہ ہولناک مقام مین کہتے تھے
کہ پناہ مانگتے ہین ہم حذیفہ بن بدر کی اس جنگل کے جن کے شر سے فَزَادُوْهُمْ تو زیادہ کیا آدمیون نے جنون کے واسطے
اس پناہ مانگنے کے سبب سے رَهَقًا ۝ تکبر اور سرکشی اور جہالت یہانتک کہ جن کہتے تھے کہ ہماری بزرگی اس درجہ ہی کہ آدمی ہم سے
پناہ ڈھونڈھتے ہین وَّاَنَّهُمْ اور تحقیق کہ آدمی یعنی کافر آدمیون نے ظَنُّوْا گمان کیا كَمَا ظَنَنْتُمْ جیسا تمنے
گمان کیا ہی اے جنو اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝ یہ کہ نہ اوٹھائیگا خدا کسی کو حساب اور جزا کے واسطے وَّاَنَّا لَمَسْنَا
السَّمَآءَ اور تحقیق کہ ہمنے مس کیا ہی آسمان کو اور چھوا اگر بات سننے کو ہم اوپر گئے اور ہمنے چاہا کہ آسمان مین ہم چلے جاوین
فَوَجَدْنٰهَا تو ہمنے آسمان کو پایا مُلِئَتْ بھرا ہوا حَرَسًا شَدِيْدًا پاسبانون سخت قوی سے یعنی فرشتون سے
جو جنون کو منع کرنے اور روکنے کے واسطے نامزد ہوے ہین وَّشُهُبًا ۝ اور اون آگ جھاڑنے والے ستارون سے جو شیطانون کو
ہانکنے کے واسطے متعین ہوئے ہین وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ اور یقینی ہم تھے کہ بیٹھتے تھے مِنْهَا آسمان سے مَقَاعِدَ بیٹھنے کی
جگہون مین لِلسَّمْعِ سننے کو آسمانی خبرین یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے قبل ہم آسمانون پر جاتے اور بیٹھنے
کی جگہون پر بیٹھتے تھے نہ پاسبان روکتے تھے نہ ستارون کی آگ سے ہم ہانکے جاتے تھے فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ پھر اب جو جن
سننے کی خواہش کرتا ہی اب يَجِدْ لَهٗ پاتا ہی اپنے واسطے شِهَابًا روشن ستارہ آگ برسانے والا رَّصَدًا ۝ نگاہ رکھنے والا اور
منتظر کھڑا ہوا اوسکے جلانے کو وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اور بیشک ہم نہین جانتے کہ اَشَرٌّ اُرِيْدَ کیا برائی چاہی گئی ہی آسمان سے
ہمکو باز رکھنے مین بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اون لوگون کے ساتھ جو زمین پر آدمی ہین اَمْ اَرَادَ بِهِمْ یا چاہا ہی اونکے واسطے
رَبُّهُمْ اونکے رب نے رَشَدًا ۝ بھلائی اور صلاح وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ اور یقینی ہماری جنس مین سے نیک ہین یعنی
مومن نیک کام کرنے والے خیر مین سبقت لیجانے والے وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ اور ہم مین سے اس سے کمتر ہین یعنی خیر اور شر مین اوسط
راہ چلنے والے كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۝ اور ہم ہین مختلف و متفرق طریقون اور مذہبون والے معالم مین حضرت حسن بصری سے
منقول ہی کہ جسطرح آدمیون مین مختلف مذہبون کے لوگ ہین جیسے قدریہ مرجیہ رافضی وغیرہ اسی طرح جنون مین بھی ہین وَّاَنَّا
ظَنَنَّآ اور بیشک ہمنے جانا اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ یہ کہ ہم عاجز نہ کر سکینگے خدا کو جس جگہ ہون ہم فِي الْاَرْضِ زمین مین
یعنی اگر وہ ہمارے ساتھ کچھ کیا چاہے تو ہم اوسے اوسمین عاجز نہ کر سکینگے اپنے مقام مین مقابلہ اور مقاومت کے واسطے
ثابت قدم اور ساکن ہو کر وَّلَنْ نُّعْجِزَهٗ اور عاجز نہین کرتے ہین ہم اوسے هَرَبًا ۝ بھاگنے کی رو سے اطراف مین
یا حوالی کوہ قاف مین وَّاَنَّا اور بیشک ہمنے لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى جب کہ سنا ہمنے قرآن کہ اہل عالم کی ہدایت کا
سبب ہی تو اٰمَنَّا بِهٖ ایمان لائے ہم اوسکا یا اوس شخص پر جس سے ہمنے سنا یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
اور یہ بات ٹھہری ہوئی ہی کہ جنون کی طرف کوئی پیغمبر مبعوث نہین ہوا مگر جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آپکی

دعوت جن اور انس دونون کو پہونچی ہوئی ہی نظم داخل اندر دعوت او جن و انس + تا قیامت آتش ہر نوع و جنس + او دست
سلطان و طفیل او ہمہ + او دست شاہنشاہ و طفیل او ہمہ + فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ پھر جو کوئی ایمان لائے بِرَبِّهٖ اپنے رب فَلَا يَخَافُ
تو وہ نہ ڈریگا بَخْسًا نقصان سے اپنی جزا مین وَّلَا رَهَقًا ۙ اور نہ ظلم سے اپنے اوپر اور نہ اپنے کو عیب پہونچنے سے
وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ اور ہم مین سے مسلمان ہین پیغمبر پر ایمان لائے ہوئے اور دین اسلام قبول کیے ہوئے وَمِنَّا
الْقٰسِطُوْنَ ۭ اور ہم مین سے ظالم اور بیداد کرنے والے ہین اپنے اوپر کہ شرک کرتے ہین اور حق تعالی کا حکم نہین مانتے فَمَنْ
اَسْلَمَ پھر جسنے حکم مانا خدا کا جسطرح ہمنے حکم مان لیا ہی فَاُولٰۗىِٕكَ تو اون حکم مان لینے والون نے تَحَرَّوْا قصد
کیا ہی رَشَدًا ۝ سیدھی راہ کا اور اوس راہ سے مقصد کو پہونچینگے وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ اور بہر حال ظالم جو نہ ایمان لائے
حق پر فَكَانُوْا تو وہ ہونگے لِجَهَنَّمَ آتش دوزخ کے واسطے حَطَبًا ۝ ایندھن کہ اونکے سبب سے آگ بھڑکائی اور دہکائی
جائیگی جیسے کافر آدمیون سے سلگائی جائیگی وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا اور پھر وحی کی ہی کہ اگر مستقیم ہون اہل مکہ عَلَي الطَّرِيْقَةِ
سیدھی راہ پر یعنی ایمان لائین تو لَاَسْقَيْنٰهُمْ البتہ پلائینگے ہم اونکو مَّاۗءً غَدَقًا ۝ پانی بہت قحط اور تنگ سالی کے
بعد یعنی روزی ہم اونپر کشادہ کردینگے یا اگر جن اسلام پر استقامت اختیار کرین تو اونکو ہم بہت صاحب نعمت کرینگے یعنی دوزخ کی
وعید سے اونکو ہم امان دینگے اور یہ بہت بڑی نعمت ہی اور مفسرون کے ایک گروہ نے عام لیا ہی یعنی اگر جن و انس اسلام پر مستقیم رہین تو ہم
اونپر معیشت کشادہ کردینگے لِّنَفْتِنَهُمْ تاکہ آزمائین ہم اونکو فِيْهِ ۭ اوس زندگی مین کہ اوس نعمت کا شکر ادا کرنے مین کیونکر
قیام کرتے ہین وَمَنْ يُّعْرِضْ اور جو کوئی اعراض و انکار کرے عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ اپنے رب کو یاد کرنے سے اور اوسکی نعمت یاد کرکے
شکر گزاری نہ کرے تو يَسْلُكْهُ داخل کریگا اوسکو خدا عَذَابًا صَعَدًا ۝ عذاب سخت مین جسمین راحت اور فرحت نہو وَّاَنَّ
الْمَسٰجِدَ اور پھر وحی آئی ہی کہ مسجدین لِلّٰهِ اللہ ہی کے واسطے ہین اور اوسی کے لیے خاص ہین فَلَا تَدْعُوْا تو نہ پکارو اوس مین
مَعَ اللّٰهِ خدا کے ساتھ اَحَدًا ۝ کسی کو جسطرح یہود و نصارا اپنے کنیسون اور صومعون مین حضرت عزیر اور مسیح
علیہما السلام کو خدائی کے ساتھ یاد کرتے ہین اور جسطرح بیت الحرام کے گرد اگرد کہتے ہین کہ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِلَّا شَرِيْكًا
هُوَ لَكَ اور بعضون نے کہا ہی اس مساجد سے تمام روے زمین مراد ہی کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و علیہم اجمعین
کی مسجد ہی اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا یعنی کردی گئی میرے واسطے تمام زمین مسجد
اور پاک تو زمین کے کسی قطعہ اور کسی بقعہ مین خدا کی یاد کے ساتھ دوسرے کی یاد خوب نہین بیت دل را بجز از یاد خدا
شاد مکن + با یاد دوی از کسے دگر یاد مکن + وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ اور تحقیق کہ جب کھڑا ہوا عَبْدُ اللّٰهِ خدا کا بندہ
یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بطن نخلہ مین يَدْعُوْهُ پکارتا تھا خدا کو اور نماز ادا کرتا تھا اور جن اوسکی قرأت سنتے تھے
كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ قریب تھا کہ ہون جن عَلَيْهِ لِبَدًا ۝ اوسپر لپیٹ جلنے والے شوق کے مارے یہ جو
حق تعالی نے اپنے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو عبد اللہ کہا اسمین بہت نکتے ہین صحابہ کا قول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو اس سے زیادہ کوئی نام پسند نہین آیا اسواسطے کہ شرط عبادت اور عبودیت پہ جسطرح حضرت نے قیام فرمایا اوسطرح
کسی کو اوسپر قیام کرنیکی قدرت نہ تھی تو لاجرم منازل ملکی پر عروج کے وقت آپ اس نام سے ذکر کیے گئے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی
بِعَبْدِہٖ اور مدارج فلکی سے قرآن اوترنیکے وقت بھی آپکو اسی نام سے یاد فرمایا تَبَارَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ
نظم ای بندہ شعار بندگی دوست ✦ کز جملہ بندگان گزین اوست ✦ وادند ز بندگیش اہی ✦ کان راہ ندیدہ ہیچ شاہی ✦ مکہ کے
کافرون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا کہ تمنے عجب کام اختیار کیا ہی اور بڑا مہلکہ شروع کیا ہی اس مہم سے پھر و اور اس کام سے
رجوع کرو تاکہ ہم تمکو پناہ دیوین اور تمھاری حمایت کرین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ مشرکون سے کہ بہر حال اِنَّمَآ اَدْعُوْا
نہین پکارتا ہون مین یعنی نہین عبادت کرتا ہون مین مگر رَبِّیْ اپنے رب کی وَلَآ اُشْرِکُ بِہٖٓ اور شریک نہین ٹھہراتا ہون
مین اوسکے ساتھ اَحَدًا ۝ کسی کو قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ کہہ کہ یقینی مین مالک نہین ہون لَکُمْ تمھارے واسطے
ضَرًّا ضرر دفع کرنے کا وَّلَا رَشَدًا ۝ اور نہ بھلائی پہونچانے کا یعنی مین بندہ ہون اور بندہ کا کام خدا کی عبادت ہی
قُلْ اِنِّیْ کہہ کہ بیشک مین لَنْ یُّجِیْرَنِیْ نہ پناہ دیگا مجھے اور نہ پناہ مین لیگا مجھے مِنَ اللّٰہِ عذاب الٰہی سے اَحَدٌ
کوئی یعنی اگر خدا مجھپر عذاب کرنا چاہے تو کوئی میری حمایت نہین کر سکتا وَّلَنْ اَجِدَ اور نہ پاؤنگا مین ہرگز مِنْ دُوْنِہٖ
اوسکے سوا مُلْتَحَدًا ۝ کوئی پناہ جسکی طرف ہم متوجہ ہون اِلَّا بَلٰغًا مگر پہونچاتا ہون تمکو پہونچانا مِّنَ اللّٰہِ خدا کے
پاس سے کہ وہ تمکو کافی ہی وَرِسٰلٰتِہٖ اور پہونچاتا ہون اوسکے بھیجے ہوے پیغام وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ اور جو کوئی نافرمانی
کرے خدا کی اوسکی عبادت مین وَرَسُوْلَہٗ اور اوسکے رسول کی امر و نہی مین فَاِنَّ لَہٗ تو بیشک اوسکے واسطے ہی نَارَ
جَہَنَّمَ آگ دوزخ کی خٰلِدِیْنَ فِیْہَآ ہمیشہ رہینگے اوسمین اَبَدًا ۝ ہمیشہ کبھی اوس سے نجات نہ پائینگے اور اے ہمارے
حبیب آج تو کافر تجھکو کمزور اور بے یار و مددگار جانتے ہین اور تیرے باب مین عاصی اور گنہگار ہوتے ہین حَتّٰٓی اِذَا رَاَوْا
یہانتک کہ جب دیکھینگے مَا یُوْعَدُوْنَ جو کچھ وعدہ دیے گئے ہین دنیا مین جیسے واقعہ بدر یا آخرت مین فَسَیَعْلَمُوْنَ
تو قریب ہی کہ جانین جب وعدہ کیا ہوا عذاب دیکھین کہ مومن اور کافر کے گروہ مین سے مَنْ اَضْعَفُ کون ہی بہت
ضعیف نَاصِرًا یار اور مددگار کی راہ سے وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝ اور کون ہی بہت کم عدد کی راہ سے اور معلوم ہو جائیگا کہ کسکے
یار مددگار بہت قوی اور بہت زیادہ ہین اور کسکے یار مددگار بہت ضعیف اور بہت کم ہین کافرون نے یہ آیت سنکر کہا کہ یہ وعدہ
کیا ہوا امر کب ظاہر ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ جو کچھ وعدہ کیا ہی وہ صحیح اور درست ہی مگر اوسکا وقت مجھپر پوشیدہ ہی اِنْ
اَدْرِیْٓ نہین جانتا ہون مین کہ اَقَرِیْبٌ آیا نزدیک ہی مَّا تُوْعَدُوْنَ وہ چیز جو تم وعدہ دیے گئے ہو عذاب
اَمْ یَجْعَلُ لَہٗ رَبِّیْٓ یا مقرر کیا ہی میرے خدا نے اوسکے واسطے اَمَدًا ۝ زمانہ دور عٰلِمُ الْغَیْبِ وہ جاننے والا ہی
پوشیدہ چیزون کا فَلَا یُظْہِرُ تو ظاہر نہین کرتا اور مطلع نہین فرماتا عَلٰی غَیْبِہٖٓ اوس غیب پر جو مخصوص ہی اوسکے علم کے
ساتھ اَحَدًا ۝ کسی کو اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مگر جسے پسند کر لیتا ہی مِنْ رَّسُوْلٍ اپنے رسول مین سے کہ اوسے

اونمین سے بعض پر اطلاع دیتا ہی تاکہ اوس رسول کا معجزہ ہو اور یہان رسول سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین فَإِنَّهُ يَسْلُكُ
پس تحقیق کہ داخل کرتا ہی یعنی کرتا ہی مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ اوس برگزیدہ رسول کے سامنے سے وَمِنْ خَلْفِهِ اور اوسکے
پیچھے سے رَصَدًا ۝ نگہبان فرشتے کہ اوسے بچائے رکھتے ہین لِيَعْلَمَ تاکہ جان لے نبی جسکی طرف وحی آئی ہی أَنْ
قَدْ أَبْلَغُوا کہ پہونچا دئے جبرئیل اور ملائکہ نے جو نزول وحی کے وقت اوسکے ساتھ رہتے ہین رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ پیغام
بھیجے ہوے اپنے رب کے بغیر تغیر اور بے تبدیل وَأَحَاطَ اور گھیر لیا ہی خدا کے علم نے اور شامل ہوا ہی بِمَا لَدَيْهِمْ
اوس چیز کے ساتھ جو رسولون اور فرشتون کے پاس ہی وَأَحْصَىٰ اور گن لیا ہی كُلَّ شَيْءٍ ہر چیز کو عَدَدًا ۝ عدد کی رو سے
یہانتک کہ مینہ کے قطرے اور ریگستان کی ریت اور مثل اسکے سب جانتا ہی اس سے سب معلوم کے ساتھ اوسکا کمال علم مراد ہی
یعنی مطلقاً کوئی معلوم اوسکے دائرہ علم سے باہر نہین ہی بیت هرچه دانستنی ست در دو جهان نیست ز علم شاملش پنهان

سورۃ المزمل مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	وهي عشرون آية
سورہ مزمل مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ بیس آیتین ہین

لکھا ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مبعوث ہوے تو اوس زمانہ کی ابتدا مین آپ نماز پڑھتے اور ایک کمل اوڑھے
رہتے ام المومنین حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ وہ کمل چادر کے مثل تھا چودہ گز کا نصف مجھ پر رہتا اور نصف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوڑھ لیتے اور اوسی کو اوڑھے ہوے نماز پڑھتے تو حق تعالی نے آپ سے خطاب فرمایا کہ
يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ اے کمل اوڑھنے والے اور بعضون نے کہا ہی کہ زمل حمل کے معنی مین ہی یعنی اے بار نبوت اوٹھانے والے
قُمِ اللَّيْلَ اوٹھ رات کو یعنی نماز کے واسطے إِلَّا قَلِيلًا ۝ مگر تھوڑی رات رات کو اوٹھ کر نماز پڑھنا ابتدائے اسلام مین
فرض تھا اور تین مقدارون مین اختیار دیا گیا تھا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ شب کو نماز کے واسطے اوٹھ مگر تھوڑی رات کہ
نِصْفَهُ آدھی رات ہی أَوِ انْقُصْ مِنْهُ یا کم کر آدھی رات سے قَلِيلًا ۝ تھوڑی سی کہ ایک تہائی ہو اور اس سے کم نہ چاہیے
أَوْ زِدْ یا زیادہ کر عَلَيْهِ آدھی رات پر کہ دو تہائیون تک پہونچے اور یہ نہایت تھی وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ اور آہستگی کے ساتھ
یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھ قرآن یا اوسکے حروف تلاوت کے وقت ظاہر کر تَرْتِيلًا ۝ ظاہر کرنا ایسا کہ سننے والا اونکو شمار کرسکے حضرت علی
مرتضی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ ترتیل سے وقفون کا یاد رکھنا اور حرفون کا ادا کرنا مراد ہی إِنَّا سَنُلْقِي تحقیق کہ قریب ہی
کہ ہم وحی کرین اور اوتارین عَلَيْكَ تجھ پر قَوْلًا ثَقِيلًا ۝ ایک بات بھاری یعنی کلام تکالیف شاقہ پر مشتمل کہ مکلفون پر
اوسکا اوٹھانا گران ہو یا گران ہو امر و نہی و وعدہ و وعید حلال حرام حدود و احکام کی جہت سے یا اوسکا سننا کافرون کو
گران ہو اور اوسکا سمجھنا منافقون پر یا اوسکا ثواب قیامت کے دن میزان یعنی ترازو مین بھاری ہو یا ثقیل ہو تجھ پر اوسے
سننا اور وہ وحی کی سخت صورت تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جرس کی سی آواز سنتے تھے اور فقط آواز سے مخرجون کو

بے اعتماد کیے ہوے حروف اور کلمات کا لینا عادت کیے ہوے طریقہ سے باہر معلوم ہوتا تھا اور اس جہت سے اوس حال مین حضرت سید عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہایت گرانی پہونچتی تھی چنانچہ ام المومنین حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ ایک دن
نہایت شدت سے جاڑا تھا مین نے دیکھا کہ حضرت پر وحی اوترتی ہی اور آپکی پیشانی مبارک سے پسینے کے قطرے ٹپکتے ہین
اسطرح پر جو ذکر کیا گیا ہی جب وحی آتی اور آپ اونٹ پر سوار ہوتے تو اونٹ کے ہاتھ پانون ٹیڑھے ہو جاتے اور اپنے یارون مین سے
اگر کسی کی ران کا تکیہ آپ لگانے ہوتے تو اوسے ران ٹوٹ جانے کا خوف ہوتا اور ایسے محل مین چہرۂ مبارک زیادہ منور اور
روشن ہو جاتا مصرع بلسان گل کہ بصحن چمن برافروزد ۔ تجر الحقائق مین ہی کہ قرآن فی نفسہ مفصل ہی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا
کہ کِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُہٗ اور سب آسمانی اوتری ہوئی کتابون کی نسبت اجمالی صورت رکھتا ہی اسواسطے کہ سب کی تصدیق
کرنے والا اور سب کے مطابق ہی کہ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ پس قرآن کا ثقل اوسکی جمعیت کی طرف اشارہ ہی کہ وہ صورت اجمالی اور
صورت تفصیلی دونون کو جمع کرنے والا ہی اور دو امرون کو جمع کرنے والا البتہ بہت بھاری اور بہت بزرگ اور بہت کامل اور بہت
بڑا ہوگا اور ایسا بوجھ اوٹھانے والا صاحب جمعیت کے سوا اور کوئی نہ چاہیے نظم حمل چنین بار بمقدار تست ۔ کار کسے نیست
کہ این کار تست ۔ کس نتواند زدن اینجا نفس ۔ قوت این کار تو داری و بس ۔ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ بیشک رات کی ساعت
یا جو عبادت رات کو کیجاتی ہی یا شب کا قیام هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وہ بہت سخت ہی رنج اور کلفت کی رو سے اسواسطے کہ
راحت اور نیند کا چھوڑ دینا نفس پر نہایت شاق ہی یا شب کو عبادت کرنے مین فراغت بڑی ہی اسواسطے کہ دن کو باب معیشت مین
دل مشغول اور مصروف رہتے ہین اور رات کو طرح طرح کے خطرون سے فارغ ہو کر محراب عبادت مین متوجہ ہو سکتے ہین بیت
خاموش شد عالم بشب تا چیست باشی در طلب ۔ زیرا کہ بانگ عربدہ تشویش خلوت گاہ تست ۔ وَّاَقْوَمُ اور بہت راست ہی
قِیْلًا ؕ مقال کی رو سے یعنی رات کو قرآن پڑھنا بہت خوب بات اور پختہ کام ہی کہ دل فارغ ہوتا ہی اور زبان دل کے ساتھ
موافق ہوتی ہی زبان سے پڑھتا ہی اور دل سے اوسمین تفکر کرتا ہی اور نَاشِئَةَ الَّیْلِ بعضون نے کہا ہی کہ مغرب و عشا کا درمیان ہی
یا عشا کے بعد صبح تک اور ام المومنین حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے قول پر ناشئۃ یہ ہی کہ سو کر اوٹھے اِنَّ لَکَ بیشک
تیرے واسطے فِی النَّہَارِ دن مین سَبْحًا طَوِیْلًا ؕ آنا جانا لمبا ہی یعنی خلق کو دعوت اسلام کرتے ہو اور اونکے کامون مین
مشغول رہتے ہو تو رات کو تہجد ادا کرنا اولی ہی وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ اور یاد کر نام اپنے رب کا اور اسمار حسنی کے ساتھ اوسے
پکار وَتَبَتَّلْ اور کٹ جا خلق سے اور توجہ کر اِلَیْہِ اوسکی عبادت کی طرف تَبْتِیْلًا ؕ کٹنا پورا یعنی اپنے نفس کو ماسوی اللہ کے
خیال سے خالی کر اور بالکل اوسی کی طرف متوجہ ہو جا فرد دل درو بند و ز غیرش بگسل ۔ ہر چہ جز اوست برون کن از دل ۔
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ یہ بدل ہی ربک سے یعنی یاد کر اپنے رب کا نام جو رب ہی مشرق اور مغرب کا لَآ اِلٰہَ کوئی معبود نہین
عبادت کے قابل اِلَّا ھُوَ مگر وہ فَاتَّخِذْہُ تو پکڑ اوسکو وَکِیْلًا ۝ اپنا کارساز اور مہمات اوسی پر چھوڑ وَاصْبِرْ
اور صبر کر عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ اوسپر جو کہتے ہین کافر اور تکذیب کرنے والے واہیات خرافات وَاھْجُرْھُمْ اور کٹ اونسے

هَجْرًا جَمِيلًا ۝ اچھا منہ موڑنا یعنی مقام انتقام میں نہ رہ اور اونسے نصیحت نہ روک یہ حکم آیت قتال سے منسوخ ہی وَذَرْنِي
وَالْمُكَذِّبِينَ اور چھوڑ مجھے تکذیب کرنے والوں أُولِي النَّعْمَةِ نعمت والوں کے ساتھ یعنی سرداران قریش کا کام میرے
ساتھ چھوڑ وَمَهِّلْهُمْ اور مہلت دے اونکو قَلِيلًا ۝ مہلت تھوڑی سی یعنی تھوڑے ہی زمانہ میں اونکو تکذیب کا بدلا دونگا
امام زاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہوئی اور جنگ بدر اور سرداران عرب کی ہلاکت میں تھوڑا ہی زمانہ گذرا إِنَّ لَدَيْنَا
بیشک ہمارے پاس ہی آخرت میں دینے کے دشمنوں کے واسطے أَنْكَالًا بیڑیاں بھاری کہ اونمیں مقید ہونگے وَجَحِيمًا اور بڑی
آگ دہکتی ہوئی کہ اوسمیں جل جائینگے وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ اور کھانا گلے میں اٹکتا ہوا جیسے ضریع اور زقوم وَعَذَابًا
أَلِيمًا ۝ اور عذاب دردناک اور سوا اسکے بہت سی سختیاں کہ خدا کے سوا کوئی اوسکی حقیقت نہیں پہچانتا کتاب میں ہی کہ یہ
آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیہوش ہو کر گر پڑے اور فرمایا کہ یہ وعدے سچ ہونگے يَوْمَ تَرْجُفُ
الْأَرْضُ جسدن تھرتھرائیگی زمین وَالْجِبَالُ اور جنبش میں آئینگے پہاڑ وَكَانَتِ الْجِبَالُ اور ہو جائینگے بڑے بڑے
پہاڑ كَثِيبًا ٹیلا ریت کا مَهِيلًا ۝ پراگندہ یعنی سخت پہاڑ ریگ رواں کے مثل ہو جائینگے اوس روز کی ہیبت سے
إِنَّا أَرْسَلْنَا بیشک بھیجا ہمنے إِلَيْكُمْ تمھاری طرف اے مکہ والو رَسُولًا ایک پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
شَاهِدًا عَلَيْكُمْ گواہ تمھارے اقوال و افعال پر یعنی قیامت کے دن گواہی دینگے دعوت اسلام تمھارے قبول کرنے
اور نہ کرنے پر كَمَا أَرْسَلْنَا جسطرح بھیجا ہمنے إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۝ فرعون کی طرف رسول یعنی موسیٰ
علیہ السلام کو فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ تو عاصی ہو گیا فرعون اوس پیغمبر کے باب میں اور اونکی دعوت قبول نہ کی اور کہا
نہ مانا فَأَخَذْنَاهُ تو پکڑا ہمنے اوسے أَخْذًا وَبِيلًا ۝ پکڑنا سخت یعنی پانی میں اوسے غرق کیا اور پانی کی راہ سے آگ میں
پہونچا دیا کفار قریش کی تہدید اس آیت میں مندرج ہی فَكَيْفَ تَتَّقُونَ پھر کیونکر بچاؤ گے اے مشرکو اپنی جانیں إِنْ
كَفَرْتُمْ اگر رہو گے اپنے کفر پر يَوْمًا اوسدن کے عذاب سے جسکی ہول يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ کریگی لڑکوں کو
شِيبًا ۝ بوڑھے یعنی اونکے سر کے بالوں کو سفید کر دیگی اس سے قلق اور غم کی کثرت مراد ہی اسواسطے کہ شدت غم آدمی کو جلد بوڑھا
کر دیتی ہی اور ہو سکتا ہی کہ اوسدن کے طول و درازی میں یہ مبالغہ ہوا السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ آسمان پھٹا ہوگا اوس روز کی
سختی اور ہیبت سے كَانَ وَعْدُهُ ہی وعدہ خدا کا یہ واقعے اور حادثے واقع اور حادث ہونے کے ساتھ پورا مَفْعُولًا ۝ ہونا إِنَّ
هَٰذِهِ بیشک یہ آیتیں تَذْكِرَةٌ نصیحت اور عبرت ہیں فَمَنْ شَاءَ پھر جو کوئی چاہے اتَّخَذَ پکڑے إِلَىٰ رَبِّهِ اپنے رب کے
قرب کی طرف سَبِيلًا ۝ راہ اس نصیحت کے سبب سے لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد کہ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور صحابہ راتوں کو اوٹھتے اور چونکہ رات کی مقداریں نصف اور اوس سے کم اور زیادہ مشتبہ تھیں تو اس خوف سے کہ ایسا نہو کہ قدر واجب کی
محافظت کی رعایت نہ رہے دن تک نماز پڑھا کرتے یہانتک کہ آپ کے قدم مبارک ورم کر گئے اور جسم مبارک پر ضعف و نقاہت غالب
ہوئی اور منکروں نے اَنّا ہٰذا فَقَدْ شَقِيَ فِي رَبِّهِ کی ندا بلند کی تو حق تعالیٰ نے سال بھر کے بعد مومنوں پر سے وہ بار گران اوٹھا کر یہ آیت بھیجی کہ

اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب يَعْلَمُ جانتا ہی اَنَّكَ تَقُوْمُ یہ کہ تو اٹھتا ہی یعنی شب کو نماز کے واسطے اَدْنٰى بہت کم مِنْ ثُلُثَيِ
الَّيْلِ دو تہائی رات سے وَنِصْفَهٗ اور نماز پڑھتا ہی آدھی رات وَثُلُثَهٗ اور ایک تہائی وَطَآئِفَةٌ اور اوسی طرح اٹھتا
ہی ایک گروہ کے لوگ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ اون لوگون میں سے جو تیرے ساتھ ہین تیرے اصحاب وَاللّٰهُ اور اللہ
يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اندازہ کرتا ہی رات اور دن کا جانتا ہی اوسکی ساعتون کی مقداریں اور اوسکا علم ہی شب کی
مقدارون میں تیرے قیام کو محیط ہی عَلِمَ جانتا ہی اللہ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ یہ کہ تم طاقت نہیں رکھتے ہو وقت اندازہ کرنے کی
اور اون اندازون کو نگاہ میں رکھ سکتے فَتَابَ عَلَيْكُمْ پس پھرا تمہاری طرف عفو اور تخفیف کے ساتھ اور اندازہ لیا ہوا
قیام ترک کرنے کی تمکو رخصت دیدی فَاقْرَءُوْا پس پڑھو مَا تَيَسَّرَ وہ چیز جو آسان ہو مِنَ الْقُرْاٰنِ قرآن میں سے
مراد یہ ہی کہ رات کی نماز میں سے جسقدر تمکو آسان ہو اونہی پڑھو عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ جانتا ہی خدا یہ کہ ہونگے مِنْكُمْ تم میں
مَّرْضٰى بیمار وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ اور دوسرے سفر کرینگے فِي الْاَرْضِ زمین میں يَبْتَغُوْنَ ڈھونڈھتے ہین
مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ خدا کے فضل و کرم میں سے یعنی تجارت کرتے ہین اور حلال وجہون سے کسب معاش کرتے ہین وَاٰخَرُوْنَ
يُقَاتِلُوْنَ اور دوسرے قتال کرتے ہین فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ میں بیمارون کو بیماری سے اور مسافرون کو تجارت
اور مجاہدون کو جہاد سے رنج اور محنت ہوتی ہی تو رات کی نماز اور اوسکی مقدارین گھیرنے میں تمپر تخفیف فرمائی فَاقْرَءُوْا
مَا تَيَسَّرَ تو پڑھو جو کچھ میسر اور آسان ہو مِنْهُ قرآن میں سے اور یہ حکم بطور فرضیت کے ہی یعنی نماز میں قرآن پڑھنا اور
بعضون نے کہا ہی کہ قرآن پڑھو نماز کے باہر اور یہ حکم بطریق مندوب اور مستحب ہونے کے ہی جس مقدار قرآن پڑھنا مندوب اور
مستحب ہی اوسمین اختلاف کیا ہی اور وہ تین آیتیں ہین یا سو یا دو سو یا مہینہ مین ختم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی
حدیث میں ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اونکو حکم کیا کہ ہر مہینے میں ختم قرآن کرو اونھون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
میں اپنے میں قوت پاتا ہون یعنی میں جلدی پڑھ سکتا ہون فرمایا کہ بیس راتون میں ختم کرو پھر عرض کی کہ مجھے زیادہ قوت ہی فرمایا
کہ سات دن میں پڑھو اور اس سے زیادہ جلدی نہ کرو صاحب معالم رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی اسناد کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
نقل کرتے ہین کہ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ایک دن یا رات میں پچاس آیتیں پڑھے اوسے غافلون میں نہیں
لکھتے اور اگر سو آیتیں پڑھے تو اوسے فرمانبردارون میں لکھتے ہین اور اگر دو سو آیتیں پڑھے تو اوسکے ساتھ قرآن دعوی اور
خصومت نکریگا قیامت کے دن اور اگر پانسو آیتیں پڑھا کرے تو اوسکے واسطے ایک قنطار ثواب لکھتے ہین وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
اور قائم رکھو نماز فرض وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو زکوٰۃ واجب وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ اور قرض دو خدا کو قَرْضًا حَسَنًا قرض
نیک یہ راہ خیر مین مستحب اخراجات کرنے اور اوسکے عوض بہت چاہنے کا اشارہ ہی وَمَا تُقَدِّمُوْا اور جو کچھ آگے بھیجوگے
لِاَنْفُسِكُمْ اپنی ذاتون کے واسطے مِّنْ خَيْرٍ نیکی سے تَجِدُوْهُ تو پاؤگے اوسے عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے پاس هُوَ خَيْرًا
وہ بہتر ہی وَّاَعْظَمَ اور بہت بڑا ہی اَجْرًا اجر کی رو سے یعنی اوسکا بہت ثواب پاؤگے ایک کا دس اور سات سو اور اوس سے بھی زیادہ یا

بے حساب ہو اَنْ تَسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط اور مغفرت چاہو خدا سے ہر حال میں اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک خدا بخشنے والا ہی بندون کو رَّحِیْمٌ ۝ مہربان اونپر کہ اوسکی شفقت اور مہربانی مان باپ سے بڑھ کر ہو

سورۃ المدثر مکیۃ وهی	بسم اللّٰه الرحمن الرحیم ۝	ست وخمسون آیۃ
سورہ مدثر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	چھپن آیتین ہین

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابتدا زمانہ وحی مین مین راہ جاتا تھا ناگاہ آسمان کی طرف سے مین نے ایک آواز سنی نگاہ اوٹھائی تو کیا دیکھتا ہون کہ وہی فرشتہ جو غار حرا مین میرے پاس آیا تھا زمین آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہی اوسکی ہیبت اور قد و قامت کی عظمت سے مجھپر خوف طاری ہوا مین گھر پھر آیا اور مین نے لوگون سے کہا کہ مجھے اوڑھاؤ تو مجھپر کپڑے اوڑھا دیے اور مین اوسی اندیشے مین تھا کہ حضرت ذو الجلال عم نوالہ نے وحی بھیجی کہ یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ لا اے کپڑے اوڑھنے والے اور بعضون نے کہا ہی کہ دثار نبوت مراد ہی یعنی اے لباس رسالت پہننے والے قُمْ اوٹھ اپنی خوابگاہ سے یا قائم ہو جا مراسم نبوت ادا کرنے پر فَاَنْذِرْ ۝ لا ص پس ڈرا خلق کو عذاب الٰہی سے اگر اوسکے سوا اور کی عبادت کرین وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ لا ص اور اپنے رب کو تعظیم کے ساتھ یاد کر وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ لا ص اور اپنے کپڑے پاک کر میلون سے یا کوتاہ کر سرداران عرب کے خلاف کہ وہ لباس لمبا پہنتے ہین کہ انکی عادت ترک کرنے پر پہلی علامت ہو حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اپنا لباس کوتاہ کر فَاِنَّهٗ اَنْقٰی وَاَتْقٰی وَاَبْقٰی اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ جو کچھ نہ چاہیے اوس سے اپنے نفس کو پاک کر نفحات مین شیخ ابو الحسن علی شاذلی مغربی قدس اللہ سرہ سے نقل ہی کہتے ہین کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مین نے خواب مین دیکھا آپ نے مجھسے فرمایا کہ اے علی طَهِّرْ ثِیَابَكَ عَنِ الدَّنَسِ تَحْظَ بِمَدَدِ اللّٰهِ فِیْ كُلِّ نَفَسٍ یعنی اپنے کپڑے میل سے پاک کر تا کہ تو بہرہ مند ہو مدد الٰہی اور تائید خدا سے ہر دم مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے کپڑے کیا ہین فرمایا کہ حق تعالی نے تجھے پانچ خلعت پہنائے ہین خلعت محبت خلعت معرفت خلعت توحید خلعت ایمان خلعت اسلام اور جو کوئی خدا کو دوست رکھتا ہی اوسپر ہر چیز آسان ہو جاتی ہی اور جو خدا کو پہچانتا ہی اوسکی نگاہ مین سب چیزین چھوٹی معلوم ہوتی ہین اور جو کوئی خدا کو وحدانیت اور یگانگی کے ساتھ جانتا ہی وہ اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہین کرتا اور جو خدا پر ایمان لاتا ہی وہ ہر چیز سے امین ہو جاتا ہی اور جسکو صفت اسلام حاصل ہو جاتی ہی وہ خدا کا گناہ نہین کرتا اور اگر گنہگار ہو جاتا ہی تو عذر کرتا ہی اور جب عذر کرتا ہی تو عذر قبول ہوتا ہی تو شیخ رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ یہان سے مین نے ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ کے معنی جانے نظم درتو پوشید لطف یزدانی ۝ خلعتے از صفات روحانی ۝ دارش از لوث خشم وشہوت دور ۝ تا بیابی زگنج شوی شہور ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ لا ص اور سب گناہون سے کنارہ کر یعنی حسب تقوے پر تو ہی اوسی پر رہ وَلَا تَمْنُنْ اور دیکھ احسان نہ رکھ تَسْتَكْثِرُ ۝ لا ص تا کہ تو زیادہ لے یا نیک کام کرکے خدا پر احسان نہ رکھ کہ اوسکو تو بہت شمار کرے یا تبلیغ احکام کرکے لوگون پر احسان جتا کر اون سے

بہت بدلا تو طلب کرے وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝ اور اپنے رب کی رضامندی کے واسطے صبر کر یا موارد قضا کے تحت مین
خدا کے واسطے صابر رہ فَإِذَا نُقِرَ پھر جب پھونکا جائیگا فِي النَّاقُورِ ۝ صور مین یعنی دوسرا نفخہ کہ بعث اوسکا اثر ہے
فَذَٰلِكَ تو یہ پھونکنا يَوْمَئِذٍ اوس روز يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝ نشانی ہے سخت دن کی عَلَى الْكَافِرِينَ کافرون پر
غَيْرُ يَسِيرٍ ۝ نہ آسان ہے اگرچہ ہول ہیبت شدت اوس دن عام ہوگی مگر حق تعالی اپنے کرم عام سے مومنون پر سے سختی اور
دشواری اوٹھا لیگا اور کافرون پر سختی باقی رہیگی اور حساب مین اونکے ساتھ سختی اور تنگی کرینگے اور اونکا منہ سیاہ ہو جائیگا اور اونکے
نامہ اعمال اونکے بائین ہاتھ مین ملینگے لکھا ہے کہ ولید بن مغیرہ لعنہ اللہ تعالی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سورہ حٰم اور مومن کے
شروع کی آیتین سنکر قوم مین پھر آیا اور یہ بات کہی کہ قسم خدا کی کہ اب محمد سے مین نے ایسا کلام سنا ہے کہ نہ آدمی کا کلام ہے نہ جن کا
اوسمین وہ حلاوت اور شیرینی ہے کہ کسی کلام مین نہین ہے اور اوسمین وہ طراوت اور تازگی ہے کہ کسی کلام مین نہوگی اس نہال
اقبال کی ٹہنگیان کلیہ سعادتون کی پھل دینے والیان ہین اور اس شجرہ طیبہ کی جڑ فضیلتون اور حکمتون کی رگون سے خوب
محکم اور مضبوط ہو گئی ہے یہ کلام غالب آئیگا مغلوب نہوگا اور بلندی سے پستی کی طرف نہ جھکیگا قریش نے یہ بات سنکر گمان کیا
کہ ولید ایمان لایا پس ابوجہل طرح طرح کی باتین کرکے اوسے حمیت جاہلیت مین پھیلایا یہانتک کہ قرآن کو سحر کہا یہ خبر رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ نہایت غمگین ہوئے اور حق تعالی نے آیت بھیجی کہ ذَرْنِي چھوڑ مجھے وَمَنْ خَلَقْتُ اور
اوسکو جسے پیدا کیا ہے ہمنے وَحِيدًا ۝ اکیلا بے آل و اولاد بے یار و مددگار اور ایک قول یہ ہے کہ اوسے وحید القوم کہتے تھے
یعنی اپنی قوم مین ایک وَجَعَلْتُ لَهُ اور دیا ہے ہمنے اوسے مَالًا مَمْدُودًا ۝ مال کھنچا ہوا یعنی بہت لکھا ہے کہ
اوسکے پاس زر نقد دس لاکھ دینار تھے اور مکہ اور طائف کے درمیان اوسکے اونٹ گھوڑے بکریان بہت تھین باغ اسباب لونڈی
غلام بے شمار تھے وَبَنِينَ شُهُودًا ۝ اور دیے ہمنے اوسکو بیٹے اوسکے ساتھ حاضر اور موجود کہ مین یعنی تجارت اور کسب معاش کے
واسطے سفر کے محتاج نہ تھے اور ہمیشہ اپنے باپ کے ساتھ محفلون مین حاضر ہوتے لکھا ہے کہ اوسکے دس بیٹے تھے اونمین خالد اور عمارہ اور
ہشام رضی اللہ عنہم ایمان لائے وَمَهَّدْتُ لَهُ اور بچھایا ہمنے اوسکے واسطے جاہ و ریاست کا بچھونا تَمْهِيدًا ۝
بچھاکر یہانتک کہ ریحانہ قریش اوسکا لقب ہو گیا تھا یا بنایا ہمنے اوسکا کام خوب بناکر ثُمَّ يَطْمَعُ پھر طمع رکھتا ہے أَنْ
أَزِيدَ ۝ یہ کہ زیادہ کرین ہم اپنے عطیے اوسکے باب مین كَلَّا ہرگز نہ ہم ایسا کرینگے اور اپنی نعمتین اوسکو زیادہ نہ دینگے
إِنَّهُ كَانَ بیشک وہ ہے لِآيَاتِنَا میرے کلام کی آیتون کا عَنِيدًا ۝ منکر اور اونمین جھگڑا کرنے والا اور اونکو جادو کے
ساتھ نسبت دینے والا اکثر تفسیرون مین ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد اوسکا جاہ و مال گھٹنے لگا اور اوسکے فرزند اوس سے برگشتہ
ہو گئے اور بعضے مر گئے اور وہ محتاج رسوا ہلاک ہوا سَأُرْهِقُهُ قریب ہے کہ پہونچاوین ہم اوسے صَعُودًا ۝
صعود پر اور وہ ایک پہاڑ ہے آگ کا ستر برس مین اوسکے اوپر چڑھ سکتے ہین اور اوسکے اوپر چڑھتے ہی پھر نیچے گر پڑتے ہین
تبیان مین ہے کہ تکلیف دونگا مین اوسکو صعود پر صعود اور وہ ایک پتھر ہے دوزخ مین کہ اوس پر نہین جا سکتے تو اوسکو

آگ کی زنجیرون مین جکڑ کر آگے سے کھینچینگے اور پیچھے سے آگ کے گرز مارینگے کہ اوس جگہہ پر جلائے اور ولید کے واسطے جزا اور سزا کی
بہت بڑی وعید ہی اِنَّهٗ فَكَّرَ بیشک اوسنے فکر کی کہ قرآن پر کیا طعن کرے وَقَدَّرَ ۙ اور اپنے دل مین اندازہ ٹھیک
کیا کہ کیا کہے اسکے قبل مذکور ہوا ہی کہ اوسنے قرآن کی تعریف کی اور جب قریش نے اوسکو ملامت کی تو اوسنے کہا کہ تم محمد کو
مجنون کہتے ہو اور یقینی جانتے ہو کہ اوسکی عقل کامل ہی اور شیطان کو اوسپر قابو نہین اور تم خیال کرتے ہو کہ محمد کاہن ہی
تو اوس سے کاہن ہونے کی کوئی علامت ظاہر نہین ہوتی اور تم گمان کرتے ہو کہ وہ کذاب یعنی بڑا جھوٹا ہی ہرگز جھوٹ کی تہمت
اوسپر نہین لگی اور تم گمان کرتے ہو کہ شاعر ہی اوسکا کلام شعر سے نہین ملتا کفار قریش بولے کہ اچھا تو ہی فکر کر کہ اوسکو کیا
کہہ سکتے ہین اور اوسکے کلام کو کس چیز سے نسبت دے سکتے ہین ولید نے فکر کی اور اپنے دل مین خیال باندھا کہ محمد ساحر ہی تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ فَقُتِلَ لعنت کیا گیا ہی جو كَيْفَ قَدَّرَ ۙ کیسا اندازہ کیا ثُمَّ قُتِلَ پھر لعنت کیا گیا ہو جو كَيْفَ
قَدَّرَ ۙ کیسا اندازہ پکڑا ثُمَّ نَظَرَ ۙ پھر اوسنے نظر کی قرآن کے باب مین دوبارہ ثُمَّ عَبَسَ پھر منھ سکوڑا کہ اوسمین
طعن کا موجب پایا یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نگاہ کی اور اپنا منھ ٹیڑھا کیا وَبَسَرَ ۙ اور تیوری چڑھائی کہ بہت کچھ
طور پیا ہنسا ثُمَّ اَدْبَرَ پھر منھ پھیرا حق سے یا پیغمبر حق سے وَاسْتَكْبَرَ ۙ اور تکبر کیا اونکی متابعت سے فَقَالَ پھر
کہا کہ اِنْ هٰذَآ نہین ہی یہ جو محمد کہتے ہین اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۙ مگر جادو کہ تعلیم کیا جاتا ہی ساحرون سے اِنْ هٰذَآ
نہین ہی یہ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ؕ مگر کلام آدمی کا یعنی ابا فکیہہ اور جبر اور یسار کا سَاُصْلِيْهِ قریب ہی کہ ڈالدون مین
ولید کو سَقَرَ دوزخ کے پانچوین درکہ مین کہ اوسکا نام سقر ہی وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ؕ اور کسنے واقف کیا
تجکو کہ کیا ہی سقر لَا تُبْقِيْ آگ ہی جو باقی نہ چھوڑیگی گوشت پوست رگ پٹھے ہڈیون کو کسی دوزخی کے بلکہ سب کو جلا دیگی اور
پھر حق تعالی اونکے اجزا نئے پیدا کر دیگا وَلَا تَذَرُ ۚ اور نہ چھوڑیگی دوبارہ جب تک نہ جلادے لَوَّاحَةٌ آگ سیاہ
کردینے والی لِّلْبَشَرِ ۚ کافرون کی کھال کو عَلَيْهَا اوس آگ پر تِسْعَةَ عَشَرَ ؕ اونیس فرشتے یا اونیس قسم کے
فرشتے مسلط اور متعین ہونگے تبیان مین ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ یہود کے ایک گروہ نے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے دوزخ کے فرشتون کو پوچھا آپنے دونون ہاتھون کی اونگلیون سے اشارہ کیا دوسری بار داہنا انگوٹھا
بند کر لیا اور یہ آیت آپکے کلام کی تصدیق مین نازل ہوئی اور یہود نے مان لیا کہ یہ بات توریت کے موافق ہی اور اس عدد کی تخصیص مین
مفسرون اور مذکرون نے تکلفات کیے ہین ازانجملہ ایک یہ بات ہی کہ تسعۃ یعنی نو کا عدد اکائیون کا آخر ہی اور عشر یعنی دس
دہائیون کا اقل ہی تو یہ عدد جامع ہی اکثر قلیل کو کہ نو ہین اور اقل کثیر کو دس ہین اور باقی وجہین جواہر التفسیر مین مذکور ہین لکھا ہی کہ
یہ آیت نازل ہونے کے بعد ابوجہل بولا کہ ای گروہ قریش دوزخ کے فرشتے اونیس سے زیادہ نہین ہین کیا تم مین سے دس آدمی ملکر
ایک فرشتے کو دفع نہ کر سکینگے ابوالاسد بن کلدۃ الجمحی بن علی بولا کہ سترہ کو تو مین کافی ہون دس کو پیٹھ سے اور سات کو پیٹ سے
باقی دو کو تم کفایت کرتے ہو اور ایک روایت یہ ہی کہ وہ بولا کہ صراط پر مین تمھارے آگے دس کو داہنے ہاتھ سے اور نو کو

بائین ہاتھ سے ڈھکیل کر صحیح سلامت بہشت مین ہم چلے بھی جائینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا جَعَلْنَا اور نہین کیا ہمنے
أَصْحٰبَ النَّارِ دوزخ کے خازنون کو اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ہان مگر فرشتے کہ تمام خلق مین بہت قوی ہین معالم مین ہی کہ دوزخ کے
خازنون کا رئیس مالک ہی اور مالک کے ساتھ اٹھارہ اور ہین اونکی آنکھین بجلی کی طرح چمکتی ہین اور اونکے دانت اونچے اونچے مضبوط
اور مستحکم قلعے کے مانند آگ کے شعلے اونکے مونہون سے نکلتے ہوے اور اونکے دونون کاندھون کے درمیان سال بھر چلنے کی مسافت
ہی اونمین سے ایک ایک بار مین ستر ہزار کافرون کو دوزخ کے جس گڑھے مین چاہیگا ڈالدیگا اور فرشتون کا ذکر کافرون کا وہ کلام شروع
کرنے کو کیا کہ وہ جان لین کہ دوزخ کے خازن آدمی نہین فرشتے ہین تاکہ اونسے اور تند سب آدمی ایک فرشتے کو دیکھنے کی طاقت نہین
رکھتے مقابلہ کا کیا ذکر وَمَا جَعَلْنَا اور نہین کیا ہمنے عِدَّتَهُمْ اونکا شمار کہ اونیس ہین اِلَّا فِتْنَةً مگر کم عدد کہ
فتنہ کا سبب ہو لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگون کے واسطے جو کافر ہوے یعنی وہ ہنسی اور تعجب کرین کہ اونیس کیونکر
تمام جن وانس پر عذاب کرینگے لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ تاکہ یقین کرلین وہ لوگ جو اُوْتُوا الْكِتٰبَ دیے گئے ہین کتاب
اسواسطے کہ قرآن کو توریت کی تصدیق کرنے والا پاتے ہین وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اور تاکہ زیادہ کرے ایمان لونکو
اِيْمَانًا ایمان اس کلام کے سبب سے یا اہل کتاب کی تصدیق کی وجہ سے وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اور تاکہ شک نہ لائین وہ
لوگ جو اُوْتُوا الْكِتٰبَ عطا کیے گئے ہین توریت وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور ایمان والے اہل اسلام سے جو دوزخ کے
خازنون کے عدد پر ایمان لائے ہین وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ اور تاکہ کہین وہ لوگ کہ فِيْ قُلُوْبِهِمْ اونکے دلون مین مَّرَضٌ
بیماری ہی شک و نفاق کی وَّالْكٰفِرُوْنَ اور کہین کافر مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ کیا چیز ارادہ کی ہی خدا نے بِهٰذَا مَثَلًا
اس عدد سے کہ عجیب و غریب ہی مثل کی وضع سے كَذٰلِكَ اسی طرح يُضِلُّ اللّٰهُ گمراہی مین چھوڑتا ہی خدا مَنْ يَّشَآءُ جسے
چاہتا ہی وَيَهْدِيْ اور ہدایت کرتا ہی مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی لکھا ہی کہ ابوجہل نے کہا کہ اے گروہ قریش اب تو محمد اونیس
یار و مددگار سے زیادہ نہین رکھتا تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَمَا يَعْلَمُ اور نہین جانتا ہی جُنُوْدَ رَبِّكَ تیرے رب کے لشکرونکو
کہ وہ فرشتے ہین پیغمبرون کے معین اور مددگار اِلَّا هُوَ مگر وہ کہ سب معلومات کا عالم ہی وَمَا هِيَ اور نہین ہی سقر کی
تمثیل یا خازنون کی تعداد یا یہ سورت اِلَّا ذِكْرٰى مگر ایک نصیحت لِلْبَشَرِ آدمیون کے واسطے كَلَّا ایسا نہین ہی کہ
کوئی سقر کا انکار کر سکے وَالْقَمَرِ قسم چاند کی کہ وقتون اور مدتون کی پہچان اوس سے متعلق ہی وَالَّيْلِ اور قسم رات کی اِذْ
اَدْبَرَ جب جاتی ہی دن کے آگے سے اور بعضے اِذَا الف کے ساتھ اور دَبَرَ ماضی کا صیغہ دبور سے پڑھا ہی یعنی رات جب آتی ہی دن کے
پیچھے سے وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ اور قسم صبح کی جب روشن کرتی ہی عالم کو اِنَّهَا بیشک سقر لَاِحْدَى
الْكُبَرِ البتہ ایک درکہ دوزخ کے بڑے درکون مین سے ہی نَذِيْرًا کیا ہی ہمنے اوسکو ایک چیز کہ اوس سے ڈرائین
آدمی کو کتاب مین ہی کہ حق تعالی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہی کہ قُمْ نَذِيْرًا یعنی کھڑا ہو ڈرانے والا لِّلْبَشَرِ
آدمیون کے واسطے تاکہ تجھسے نصیحت پکڑ کر گناہ سے پرہیز کرین لِمَنْ شَآءَ لِلْبَشَرِ سے بدل ہی یعنی تو ڈرانے والا ہی

اور پہلے قول کے موافق دوزخ ڈرانے والی ہی اوسکے جو چاہے مِنكُمْ تم میں سے أَن يَتَقَدَّمَ یہ کہ آگے بڑھ چلے جزا اور طاعت میں
أَوْ يَتَأَخَّرَ یا باز رہے شرک اور معصیت سے یعنی سب گروہوں کو نصیحت کرنے والے ہو تم ای ہمارے حبیب یا سب کو دوزخ نصیحت
کرنے والی ہی كُلُّ نَفْسٍ ہر نفس بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ساتھ اوس چیز کے جو اوسنے کیے ہیں کام گرو ہی یعنی
دوزخ میں ہی اونہوں اوس کام پر روکا اور قید کیا ہوا ہی إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ مگر داہنے ہاتھ والے کہ وہ اپنے گناہ پر گرو نہیں
ہیں یا نہیں اسواسطے کہ اونکے گناہ بخشدیے گئے ہیں بعضوں نے کہا ہی کہ یہاں اہل یمین سے مومنوں کے لڑکے یا فرشتے مراد ہیں
فِي جَنَّاتٍ جنتوں میں یعنی جنتوں کے اونچے محلوں پر ہونگے دوزخ کو دیکھنے والے يَتَسَاءَلُونَ پوچھینگے عَنِ
الْمُجْرِمِينَ مشرکوں کا احوال اور کہینگے کہ مَا سَلَكَكُمْ کیا چیز لائی تمکو فِي سَقَرَ دوزخ میں قَالُوا
مشرک کہینگے اونکے جواب میں کہ لَمْ نَكُ نہ تھے ہم دنیا میں مِنَ الْمُصَلِّينَ نماز پڑھنے والوں میں سے یعنی اوسکے
فرض ہونے کا ہم اعتقاد نہ رکھتے تھے وَلَمْ نَكُ اور نہ تھے ہم کہ مال زکوٰۃ سے نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ کھانا دیں فقیروں کو
وَكُنَّا نَخُوضُ اور تھے ہم کہ بحث کرتے تھے ہم محمد کی شان میں اور اونکی غیبت میں مشغول ہوتے تھے مَعَ الْخَائِضِينَ
بحث کرنے والوں کے ساتھ وَكُنَّا نُكَذِّبُ اور تھے ہم کہ تکذیب کرتے تھے بِيَوْمِ الدِّينِ روز جزا کی اور اوسے ہم باور
نہ کرتے تھے حَتَّىٰ یہاں تک کہ أَتَانَا الْيَقِينُ آگئی ہمکو موت اور اوس سے پہلے جو حالتیں ہوتی ہیں اور اوسی حال میں
ہم مرگئے فَمَا تَنفَعُهُمْ تو نفع نہ کریگی اونکو شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ شفاعت سب شفاعت کرنے والوں کی اوس
تقدیر پر کہ وہ اون مشرکوں کی شفاعت کریں اور یہ بات محال ہی فَمَا لَهُمْ پھر کیا ہی اونکو کہ ہمیشہ عَنِ التَّذْكِرَةِ
مُعْرِضِينَ قرآن یا اوسکی نصیحتوں سے انکار کرنے والے ہیں كَأَنَّهُمْ گویا کہ وہ حُمُرٌ جنگلی گدھے ہیں مُّسْتَنفِرَةٌ
فَرَّتْ بھاگ گئے والے کہ بھاگے ہوں مِن قَسْوَرَةٍ شیر سے یا شکاری سے یا پھندے سے یا تیر انداز آدمی سے یا مختلف
آوازوں سے یعنی جسطرح جنگلی گدھے ان چیزوں سے بھاگتے ہیں اوسطرح وہ قرآن سننے سے بھاگتے ہیں اسواسطے کہ بات
سننے والا کان اور نصیحت قبول کرنے والے دل نہیں رکھتے ہیں جیسا کہ مثنوی میں اشارہ کیا ہی مثنوی از کجا این قوم و پیغام
از کجا ✤ از جمادی جان کجا باشد رجا ✤ فہمہاے کہنہ و کوتہ نظر ✤ صد خیال بد در آرد در نگر ✤ راز جز با رازدان انباز نیست ✤
راز اندر گوش منکر راز نیست ✤ کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ مشرکوں نے کہا کہ ای محمد ہمیں خبر پہونچی ہی کہ جو کوئی بنی اسرائیل میں
رات کو گناہ کرتا صبح کو صحیفہ پاتا اوسمیں گناہ اور گناہ کا کفارہ لکھا ہوتا تم بھی ہمارے واسطے ایسی کوئی چیز لاؤ یا یہ بات کہی کہ ہم تمپر
ایمان نہ لائینگے جب تک ہمارے نام آسمانی نوشتہ نہ لاؤ کہ اوسمیں لکھا ہو کہ خدا کا نامہ ہی فلانے بندے کی طرف چاہیے کہ محمد کی اطاعت
کرے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ تو ہمارا کلام سننے سے بھاگتے ہیں یا اوسپر ایمان نہیں لاتے ہیں بَلْ يُرِيدُ بلکہ چاہتا ہی
كُلُّ امْرِئٍ ہر مرد مِّنْهُمْ اونمیں سے أَن يُؤْتَىٰ یہ کہ دیا جائے صُحُفًا نامے مُّنَشَّرَةً سر کھلے بے مہر
اس مضمون کے کہ ای فلان محمد کی پیروی کر كَلَّا ہرگز نہ دیے جائینگے اونکو یہ نامے اور اگر دیے بھی جائیں تو بھی وہ ایمان

نہ لائینگے پس یہ انکار اسواسطے نہیں کہ نامہ نہیں دیا جاتا بلکہ بل لا يخافون الآخرة ○ بلکہ وہ نہیں ڈرتے عذاب
آخرت سے كلا حقا کہ وہ نہیں ہے جو وہ قرآن کے باب میں کہتے ہیں کہ سحر ہے یا آدمی کا کلام إنه بیشک قرآن
تذكرة ○ نصیحت ہے اور یاد کرنا فمن شاء ذكره ○ پھر جو کوئی آدمی چاہے نصیحت لیوے اوس سے
وما يذكرون اور نہیں یاد کرتے اوسے إلا أن يشاء الله مگر یہ کہ خدا چاہے کہ وہ یاد کریں هو أهل
التقوى وہ قابل اسکے ہے کہ اوس سے ڈریں وأهل المغفرة ○ اور بخشنے والا ڈرنے والوں کا

سورة القيمة مكية	بسم الله الرحمن الرحيم ○	وهي اربعون اية
سورۂ قیامہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چالیس آیتیں ہیں

لا أقسم لا نفی کا فعل قسم میں تاکید کے واسطے ہوتا ہے تو معنی یہ ہیں کہ البتہ قسم کھاتا ہوں میں بيوم القيامة ○
قیامت کے دن کی ولا أقسم اور البتہ قسم کھاتا ہوں میں بالنفس اللوامة ○ ملامت کرنے والے نفس کی اور
نفس متقیہ مراد ہے کہ نفس مقصرہ کو تقصیر طاعت کے سبب سے ملامت کرتا ہے یا وہ نفس مقصود ہے جو اپنے کو ہمیشہ تقصیروں میں ملامت
کیا کرتا ہے اگرچہ عبادتوں میں اوسکی کوششیں اور محنتیں بہت ہوں یا نفس مطمئنہ مراد ہے جو نفس امارہ کو ہمیشہ ملامت کیا کرتا ہے
نفس لوامہ کی قسم کھا کر حق تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ تم اوٹھائے جاؤگے لکھا ہے کہ عدی بن ربیعہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیامت کا
حال پوچھا جب حضرت نے اوسکی خبر دی تو وہ بولا کہ اگر وہ دن [illegible] آنکھ سے دیکھوں تو بھی باور نہ کروں کیا یہ متفرق ہڈیاں باہم جمع
ہونگی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ أيحسب الإنسان کیا گمان کرتا ہے آدمی یعنی عدی بن ربیعہ ألن نجمع یہ کہ ہم جمع
نہ کرینگے عظامه ○ ہڈیاں پراگندہ اوسکی اس سے اوسکا نفس مراد ہے کہ ہڈیاں اوسکا قالب ہیں بلى ہاں ہم جمع کرینگے
پس چاہیے کہ ہمکو جانے کہ قادرين قادر ہیں على أن نسوي اس بات پر کہ ہم برابر اور درست کریں بنانه ○ اوسکی
اونگلیوں کے سرے یعنی چھوٹے اور لطیف ہونے کے ساتھ اوسکی اونگلیوں کی پوریں ہم پھر سے اکٹھا کرنے پر ہم قادر ہیں تو بڑی
بڑی ہڈیوں کا اکٹھا کرنا کیا بات ہے بل يريد الإنسان بلکہ چاہتا ہے عدی یا ہر آدمی چاہتا ہے ليفجر یہ کہ جھوٹ کہے
أمامه ○ اوس چیز کو جو اوسکے سامنے ہے بعث اور حساب يسأل پوچھتا ہے ہنسی سے کہ أيان کب ہوگا يوم القيامة ○
قیامت کا دن فإذا برق البصر ○ پس جب تھر جائیگی آنکھ وخسف القمر ○ اور تیرہ و تاریک ہو جائیگا چاند
وجمع الشمس والقمر ○ اور اکٹھا کیے جائینگے آفتاب و ماہتاب یعنی اونکو ایک دوسرے کے ساتھ مجتمع کرکے
دریا میں ڈال دینگے يقول الإنسان کہیگا آدمی یعنی کافر تکذیب کرنے والا يومئذ اوس دن کہ
أين المفر ○ کہاں ہے بھاگنے کی جگہ كلا نہیں ہے کوئی بھاگنے کی جگہ لا وزر ○ کوئی پناہ کی جگہ
نہ ہوگی کافروں کو إلى ربك تیرے رب کی طرف یعنی اوسکے حکم کی طرف يومئذ المستقر ○ اوس روز

قرارگاہ خلق ہی یعنی اپنی مشیت سے جنتیون اور دوزخیون کے ٹھہرنے کی جگہ مقرر کریگا یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ آگاہ کیا جائیگا آدمی
یَوْمَئِذٍۭ اوس روز بِمَا قَدَّمَ اوس چیز پر جو اوسنے آگے بھیجے ہین اعمال وَاَخَّرَ ؀ اور جو کچھ اوسنے پیچھے رکھے ہین اعمال
شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ گناہ تو آگے بھیجتا ہی جرأت کے ساتھ اور مال پیچھے رکھتا ہی حسرت کے ساتھ گناہ کو توبہ سے
نیست کرے کہ نہ باقی رہے اور مال صدقہ دیکر آگے بھیجے کہ باقی رہے مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ رباعی گر بمال صرف راہ کنی
گنج داری وگرنہ آہ کنی ہو گر فرستی زپیش بہ باشد ہ کہ بحسرت زپس نگاہ کنی ہ بَلِ الْاِنْسَانُ بلکہ آدمی عَلٰی نَفْسِهٖ
اپنے نفس پر بَصِيْرَةٌ ؀ صاحب بصیرت ہی یعنی اپنا حال جانتا ہی اور اپنے افعال و اقوال پر گواہ ہی وَّلَوْ اَلْقٰى اگرچہ
القا کرے مَعَاذِيْرَهٗ ؀ اپنے عذر یعنی ہرچند مقدور بھر گناہ پر عذر کرے اور اوسے دفع کرنے کی تدبیر سوچے مگر وہی اپنے گناہ کا
گواہ ہوگا او اپنے جھوٹے عذر اور باطل حیلے جانیگا بیت چہ چندین عذر انگیزی چہ چندین حیلہا سازی ہ چہ میدانم کہ میدانی
و میدانی کہ میدانم ہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی کہ جب حضرت جبرئیل حضرت سید انام علیہ التحیۃ والسلام پر قرآن پڑھتے
تو حضرت بھی زبان سے اونکے ساتھ پڑھتے کہ بھول نہ جائین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا تُحَرِّكْ نہ ہلا بِهٖ قرآن کے ساتھ
لِسَانَكَ اپنی زبان وحی پوری ہونے کے قبل لِتَعْجَلَ تاکہ جلدی کرے بِهٖ ؀ اوسے یاد کر لینے کے ساتھ اِنَّ
عَلَيْنَا بیشک ہمپر ہی جَمْعَهٗ جمع کر دینا اوسکا تیرے دل مین تاکہ تو یاد رکھے وَقُرْاٰنَهٗ ؀ اور ہمپر ہی ثابت کر دینا
اوسکی قرأت کا تیری زبان پر فَاِذَا قَرَاْنٰهُ پھر جب پڑھین ہم اوسے جبرئیل کی زبانی تجپر فَاتَّبِعْ تو پیروی کر قُرْاٰنَهٗ ؀
اوسکے پڑھنے کی اور اوسمین غور اور فکر کر ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا پھر ہمپر ہی بَيَانَهٗ ؀ ظاہر کر دینا اوسکا جو اوسمین سے تجپر
مشکل ہو كَلَّا ایسا نہین ہی اے آدمیو جو تمنے عقبی کے امر مین گمان کیا ہی بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ؀ بلکہ تم دوست
رکھتے ہو دنیا جلدی کرنے والی کو وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؀ اور ہاتھ روکتے ہو آخرت سے جو ہمیشہ رہنے والی ہی اور کام
برعکس کرنا چاہیے وُجُوْهٌ منہ يَّوْمَئِذٍ اوسدن کہ روز قیامت ہی نَّاضِرَةٌ ؀ تازے اور چمکتے ہونگے یعنی انبیا
اولیا و مومنون کے چہرے اِلٰى رَبِّهَا اپنے رب کی طرف نَاظِرَةٌ ؀ دیکھنے والے ہونگے ظاہر بین حجاب ابن عمر
رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کم سے کم رتبہ کا جنتی اپنے باغون نعمتون عورتون
خدمتگارون پر نظر کریگا اور ہزار برس کی راہ سے اونھین دیکھیگا اور بہت بزرگ خدا کے نزدیک وہ ہی جو وجہ الہی پر نظر
کرے صبح شام یعنی اپنے مقدار کے موافق پھر یہ آیت پڑھی کہ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ لکھا ہی کہ اوتاد مین
ہر ایک کے اوراد مین یہ کلمات ہین کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ النَّظَرَ اِلٰى وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ بیت ہر کس بہشت آرزوے دارد ہ
عاشق بجز از دیدن دیدار ندارد ہ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ اور چہرے اوسدن بَاسِرَةٌ ؀ تاریک و ترش
ہونگے یعنی منافقون اور مشرکون کے چہرے تَظُنُّ گمان کرتا ہی تو اے مخاطب یعنی تو جان لے یا گمان کرتا ہی وہ
نفس یعنی یقین کے ساتھ جانتا ہی اَنْ يُّفْعَلَ یہ کہ پہونچائی جائیگی بِهَا اوسے فَاقِرَةٌ ؀ بلا اور رنج کہ اوسکی

پیٹھ کی ہڈیان توڑنے والی مصیبت اوسپر عذاب عظیم نازل ہونے سے کنایہ ہی اور بہت صحیح قول کے موافق وہ بلا حجاب ہی دیدار رب الارباب سے
مصرع کز فراق تو در جہان بلائے نیست ✽ کَلَّآ ایسا نہین ہی کہ دل دنیا پر رکھ سکے اور آخرت سے غافل ہو سکے
اِذَا بَلَغَتِ جب پہونچ جائیگی جان التَّرَاقِيَ ۝ ہنسلی اور گردن کی ہڈیون مین وَقِيلَ اور کہا جاتا ہی یعنی مرنے کے
قریب جو لوگ ہین وہ یا فرشتے کہتے ہین کہ مَنْ ۜ رَاقٍ ۝ کون ہی جھاڑ پھونک کرنے والا اور شفا دینے والا وَّظَنَّ
اَنَّهُ اور یقین کرتا ہی وہ مرنے والا جسکے پیش نظر ہی الْفِرَاقُ ۝ کہ وہ چیز جو اوسپر نازل ہوئی جدائی کا سبب ہی دنیا سے اور
دنیا کے لوگون سے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ اور لپٹ گئی ہی پنڈلی مرنے والے کی بِالسَّاقِ ۝ اوسکی پنڈلی سے یعنی موت کے
ہول سے اوسکے پانون لپٹتے اور سمٹتے ہین اور اونمین حرکت نہین رہتی یا موت کی شدت آخرت کی شدت کے ساتھ جمع
ہو جاتی ہی اِلٰى رَبِّكَ تیرے رب کی جزا کی طرف يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ ۝ اوس روز بازگشت ہوگی سب کو
اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ ابوجہل ملعون کو حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شدت سے عداوت تھی اوسکی شان مین
یہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَا صَدَّقَ پھر تصدیق نہ کی ابوجہل نے قرآن کی یا صدقہ نہ دیا جو کچھ مال ہین دینا واجب تھا وَلَا صَلّٰى ۝
اور پیروی نہ کی پیغمبر کی یا نماز نہ پڑھی خدا کے واسطے وَلٰكِنْ كَذَّبَ اور مگر تکذیب کی نبی کی وَتَوَلّٰى ۝ اور پھرا راہ حق سے
ثُمَّ ذَهَبَ پھر پھرا اِلٰى اَهْلِهٖ اپنے لوگون کی طرف يَتَمَطّٰى ۝ ٹہلتا افتخار کی راہ سے کہ مین نے ایسا ایسا کام کیا یعنی
تکذیب اور تولی اَوْلٰى لَكَ سزاوار ہی تجھکو ای ابوجہل موت سخت فَاَوْلٰى ۝ پھر بہت سزاوار ہی تجھکو عذاب دردناک قبر مین ثُمَّ اَوْلٰى
لَكَ پھر خوب سزاوار ہی تجھکو ہول قیامت فَاَوْلٰى ۝ پھر نہایت سزاوار ہی تجھکو دوزخ مین ہمیشہ رہنا لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوجہل کو بطحا مین دیکھا اور اوسکا کپڑا پکڑ کے فرمایا کہ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ابوجہل بولا کہ ای محمد تم مجھے
ڈراتے ہو اور بعضے علما کے نزدیک اَوْلٰى وَیل کے معنی مین ہی حق تعالی نے تاکید کے واسطے چار بار ابوجہل کو فرمایا کہ وائے تجھپر اَيَحْسَبُ
الْاِنْسَانُ کیا گمان کرتا ہی اَنْ يُّتْرَكَ یہ کہ چھوڑ دیا جائیگا سُدًى ۝ مہمل اور معطل اور ضائع کہ دنیا مین مکلف اور عقبی مین مبعوث
اور معذب نہوگا اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً کیا نہ تھا آدمی ایک قطرہ پانی کا مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۝ منی کا بہایا گیا رحم مین ثُمَّ كَانَ
عَلَقَةً پھر تھا خون جما ہوا فَخَلَقَ پھر خدا نے پیدا کیے اوسکے اجزا اور اعضا فَسَوّٰى ۝ پھر راست اور درست کر دی اوسکی صورت اور
اوسمین روح پھونکی فَجَعَلَ مِنْهُ پھر کیا منی سے الزَّوْجَيْنِ دو قسم الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ نر اور مادہ اَلَيْسَ ذٰلِكَ کیا نہین ہی وہ
جو ایسا پیدا کرے بِقٰدِرٍ قادر عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۝ اس بات پر کہ زندہ کرے مردون کو حدیث مین ہی کہ یہ سورت پڑھنے کے بعد
کہنا چاہیے بَلٰى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور دوسری روایت مین ہی کہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بَلٰى کہنا چاہیے اور ہمارے شیخ کہتے تھے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ وفی بعض المصاحف سورة الانسان	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	اِحْدٰى وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً
سورہ دہر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اکتیس ۳۱ آیتین ہین

هَلْ اَتٰى کیا آیا یہ استفہام تقریری یعنی مقرر آیا عَلَى الْاِنْسَانِ آدم علیہ السلام پر حِيْنٌ ایک وقت مِّنَ الدَّهْرِ زمانے سے کہ اوسمین لَمْ يَكُنْ نہ تھا وہ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ○ چیز ذکر کی ہوئی یعنی اوسمین روح پھونکنے کے قبل چالیس برس تک مکہ اور طائف کے درمیان مین پڑا رہا تھا اور کوئی انسان ہونے کے ساتھ اوسے یاد نہ کرتا تھا جیسے نطفہ اور عناصر اور کوئی نہ جانتا تھا کہ اوسکا نام کیا ہی اور اوسے پیدا کرنے مین کیا حکمت و فائدہ ہوگا اور یہ مطلب معلوم نہ رکھتے تھے کہ استاد قدرت کیسا آئینہ بناتا ہی کہ جو شعاعین مفاتیح الغیب مین ہین اوسکا مظہر ہو اقصی مراتب ظہور مین اور خلافت کبریٰ کے مرتبہ کے لائق ہو اور وہ عین مقصودات اور منتہای غایت ہو اور سب پوشیدہ باتین اوسکے وجود با جود سے ظاہر ہوجائین نظم شد ظہور او بکلی نور نور + گنج مخفی از وی آمد در ظہور + گنج مخفی بود زیر خاک گرد + خاک را تابان تر از افلاک کرد + گنج مخفی بد ز پری جوش کرد + خاک را سلطان اطلس پوش کرد + اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ بیشک ہمنے پیدا کیا آدمیون کو کہ اولاد آدم ہین مِنْ نُّطْفَةٍ تھوڑے پانی سے کہ منی ہی اور چونکہ مرد اور عورت کی منی مختلف الاجزا ہی رقت اور قوام اور خاصیت مین اسوجہ سے نطفہ کہ مفرد ہی اسکی صفت جمع لایا اور فرمایا کہ اَمْشَاجٍ ملے ہوئے یا اوس سے رنگ مراد ہین اسواسطے کہ مرد کی منی سفید ہوتی ہی اور عورت کی زرد اور دونون اکٹھا ہونے کے بعد سبز ہوجاتی ہین یا امشاج اطوار کے معنی مین ہی یعنی نطفہ تھکا ہوجاتا ہی پھر لوتھڑا ہوجاتا ہی آخر خلقت تک اور بہر تقدیر انسان کو ہمنے پیدا کیا اور امر و نہی سے نَّبْتَلِيْهِ آزماتے ہین ہم اوسے فَجَعَلْنٰهُ پھر کردیا ہمنے اوسکو سَمِيْعًا سننے والا بَصِيْرًا ○ دیکھنے والا تاکہ دلیلین دیکھے اور آیتین سنے اِنَّا بیشک ہمنے هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ راہ دکھائی ہمنے اوسکو سیدھی راہ قدرت کی دلیلین قائم اور آیتین نازل کرکے تاکہ ہو اِمَّا شَاكِرًا شکر گزار یعنی مومن سعید وَّاِمَّا كَفُوْرًا ○ یا ناشکرا یعنی کافر شقی اِنَّآ اَعْتَدْنَا بیشک ہمنے تیار کین ہین لِلْكٰفِرِيْنَ کافرون کے واسطے سَلٰسِلَا۟ زنجیرین اونمین باندھکر کافرون کو دوزخ مین کھینچینگے وَاَغْلٰلًا اور طوق کہ اونکے گلون مین ڈالینگے وَّسَعِيْرًا ○ اور آگ جلتی ہوئی کہ ہمیشہ اوسمین جلا کرینگے اِنَّ الْاَبْرَارَ تحقیق کہ نیکوکار یعنی سچے مومن فرمانبردار يَشْرَبُوْنَ پینگے آخرت مین مِنْ كَاْسٍ كَانَ جام شراب کہ ہوگا مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ○ میل اوسکا کافور یعنی اوسے جنت کے کافور سے ملاکر بنائینگے تاکہ ٹھنڈی اور خوشبو اور شیرین ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ جنت مین ایک پانی خوشبو اور سفید ہی جیسے کافور تو کافور سے ہمرنگ ہونے کے سبب سے اوسکا نام کافور رکھا گیا اور اسی قول کی تائید کرتا ہی یہ کہ کافور کا بدل لایا گیا عَيْنًا کافور ایک چشمہ ہی يَّشْرَبُ بِهَا پینگے اوس سے عِبَادُ اللّٰهِ بندے اللہ کے يُفَجِّرُوْنَهَا بہالیجائینگے اوس چشمہ کو جہان چاہینگے تَفْجِيْرًا ○ بہالیجانا آسان جمہور مفسر اس بات پر ہین کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے گھر مین تشریف لائے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام کو بیمار دیکھا تو حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ کچھ نذر کرو تاکہ تمہارے فرزند صحت پائین اونھون نے نذر کی کہ تین روزہ رکھینگے حق تعالی نے حسنین علیہما السلام کو شفا بخشی اور حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے

روزے رکھے اور کسیقدر جو قرض لیے یا مزدوری کر کے حاصل کیے اور آٹا پیسکر روٹی پکائی مغرب کی نماز کے وقت چاہا کہ افطار کرین
پس ایک فقیر گھر کے دروازہ پر آیا اور آواز دی کہ اے اہل بیت نبوت مین ایک فقیر مسلمان ہون مجھے کھانا دو کہ حق تعالی
بہشت کی نعمتون مین سے تمکو عوض دے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنا حصہ اوس فقیر کو دیدیا سب اہل بیت نے
بھی اپنے حصے دیدیے اور فقط پانی سے روزہ کھول کر رات بسر کی دوسرے دن روزہ رکھا افطار کے وقت ایک یتیم دروازے پر
آیا اور سوال کیا سب کھانا اوسے دیدیا تیسری شام کو ایک قیدی بروقت آیا سب کھانا اوسکو عطا فرمایا حق تعالی نے یہ آیت
بھیجی کہ يُوفُونَ وفا کرتے ہین ابرار لوگ بِالنَّذْرِ نذر کہ طاعت اور عبادت کرتے ہین وَيَخَافُونَ اور ڈرتے ہین يَوْمًا
كَانَ اوس دن سے کہ ہے شَرُّهُ برائی اوسکی یعنی اوسکی شدت اور محنت مُسْتَطِيرًا ○ فاش اور ظاہر اور سب پہونچی
ہوئی وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ اور کھلاتے ہین کھانا عَلَىٰ حُبِّهِ خدا کی محبت پر یا کھانے کی محبت پر یعنی باوصف اسکے
کہ وہ اوس کھانے کے محتاج ہین اور اوسے دوست رکھتے ہین مگر ایثار کرتے ہین اورون کو کھلاتے ہین خود نہین کھاتے اور فانی
کھانے باقی کھانے کے واسطے دیتے ہین مِسْكِينًا فقیر محتاج کو وَيَتِيمًا اور بچے کو جو بے باپ کا ہو گیا وَأَسِيرًا ○ اور
قیدی کو کہ کفار مکہ مین سے گرفتار کیا ہے حدیث مین ہے کہ جب کسی قیدی کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین لاتے تو آپ اوسے
کسی مسلمان کے سپرد فرماتے یہانتک کہ آپ کی رائے اوسکے باب مین کسی امر پر قرار پائے اور اوس مسلمان سے حکم ہوتا کہ احسن الیہ یعنی
اسکے ساتھ نیکی کر بعضے علما اس بات پر ہین کہ فقیر قیدی جو کسی حق پر قید ہو گیا ہو اور مملوک لونڈی غلام اور عورت بے قیدیون کا حکم
رکھتے ہین یعنی انکے ساتھ احسان اور نیکی کرنا چاہیے اور یہ کھانا کھلانے والے لسان مقال یا زبان حال سے جو بات اونکے اعتقاد مین ہے کہتے
ہین کہ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ سوا اسکے نہین کہ کھلاتے ہین ہم تمکو یہ کھلانے لِوَجْهِ اللَّهِ خدا کی رضامندی اور اوسکے دیدار کے واسطے
لَا نُرِيدُ نہین چاہتے ہین ہم مِنكُمْ جَزَاءً تم سے جزا اور بدلا وَلَا شُكُورًا ○ اور نہ شکر گزاری اور نہ رنج و تکلیف دفع کرنا
اسواسطے کہ احسان کر کے احسان جتانا اور بدلے کی توقع کرنا ثواب گھٹا دیتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ
خدا کا حکم ہے نظم ہر چہ دہی میدہ و منت منہ ✤ وانچہ بمنت دہی آنرا مدہ ✤ سنت و مردی کہ در احسان بود ✤ وقت جزا موجب
نقصان بود ✤ إِنَّا نَخَافُ بیشک ہم ڈرتے ہین مِن رَّبِّنَا اپنے رب سے يَوْمًا عَبُوسًا عذاب سے اوس دن کے کہ منہ بنائے
ہونگے اوسکی ہولون کی شدت سے قَمْطَرِيرًا ○ سخت اور کریہ دن ہوگا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالی سے پوچھا کہ قمطریر کیا ہے
فرمایا کہ سبحان اللہ کیا سخت ہی قیامت کے دن کا نام اور وہ دن اپنے نام سے زیادہ سخت ہے فَوَقَاهُمُ اللَّهُ پس بچا لیا اونکو اللہ نے شَرَّ
ذَٰلِكَ الْيَوْمِ برائی اور رنج اور ہول سے اوس دن کی وَلَقَّاهُمْ اور سامنے لایا اونکے نَضْرَةً تازگی اور خوبروئی وَسُرُورًا ○
اور خوشی و فرحت دل مین وَجَزَاهُم اور جزا دی اونکو بِمَا صَبَرُوا اسسبب سے کہ صبر کیا اونھون نے طاعت پر مصیبت سے یا کھانا کھلانے
جَنَّةً باغ کہ اوسکا میوہ کھائین وَحَرِيرًا ○ اور بہشت کا ریشمی کپڑا کہ پہنین مُّتَّكِئِينَ اوس حال مین تکیہ لگائے
ہونگے فِيهَا جنت مین عَلَى الْأَرَائِكِ آراستہ تختون پر لَا يَرَوْنَ فِيهَا نہ دیکھینگے بہشت مین شَمْسًا آفتاب

وَلَا زَمْهَرِيرًا نہ جاڑا مراد یہ ہی کہ بہشت کی ہوا معتدل ہوگی او وہان جاڑا گرمی کچھ نہوگا کہ گرمی کی شدت یا جاڑے
کی تیزی سے ایذا پاوین وَدَانِيَةً اور جو اونچا او نکو دوسری بہشت جو نزدیک ہوگی عَلَيْهِمْ اونپر ہونگے ظِلَالُهَا
سایہ اوسکے درختونکے وَذُلِّلَتْ اور مسخر کردیا گیا ہوگا قُطُوفُهَا اوسکا میوہ تَذْلِيلًا مسخر کرکے یعنی اوسکے
میوے توڑنا آسان ہوگا اور میوے توڑنے والون کو کوئی توڑنے سے منع نکریگا وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ اور دورے دیئے
جائینگے اونپر بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ چھوٹے چھوٹے جام چاندی کے وَّأَكْوَابٍ كَانَتْ اور بڑے بڑے کوزے کہ ہونگے
قَوَارِيرَا۠ شیشون کے مانند قَوَارِيرَا مِن فِضَّةٍ شیشے چاندی کے یعنی چھوٹے بڑے جام چاندی کے ہونگے
شیشے کی طرح صاف کہ اونکے اندر جو چیز ہوگی باہر سے نظر آئیگی قَدَّرُوهَا اندازہ کرلیا ہوگا پلانے والونے اون ظرفون کو
جنتیون کے سیراب ہونے کا قدر تَقْدِيرًا اندازہ کرنا یعنی بھرا ہوا کہ اوسکے جو حصے [illegible] اوتنے جام پینگے کہ اوسمین وہ
سیراب ہو جاوے اور [illegible] زیادتی نہوگی وَيُسْقَوْنَ اور پلائے جائینگے فِيهَا بہشت مین كَأْسًا
کاسہ شراب کہ [illegible] كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا میل اوسکا زنجبیل یعنی اوس شراب مین زنجبیل بہشت [illegible] اسواسطے
کہ زنجبیل [illegible] والی [illegible] لذت بخشنے والی ہوتی عَيْنًا فِيهَا اور وہ زنجبیل ایک چشمہ ہو جنت مین تُسَمَّى
سَلْسَبِيلًا نام رکھا [illegible] سلسبیل [illegible] ہوگا جنتی جو [illegible] چاہتے ہین [illegible] کہ سلسبیل اور بعضے کہتے
ہین کہ [illegible] آسانی [illegible] وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ اور دورہ کرینگے [illegible] اونکے
گرد وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ لڑکے کانون مین بندے بالے پہنے ہوے یا ہمیشہ رہنے والے بچپنے کی حالت پر إِذَا رَأَيْتَهُمْ
جب تو دیکھیگا [illegible] اونکے دیکھنے والے حَسِبْتَهُمْ تو گمان کریگا تو صفائی اور رنگ سے اونکے چہرون کو لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا
موتی چھڑکے ہوے سیپی سے یعنی تر و تازہ کہ ہوا [illegible] اون تک نہین پہونچا ہی اور اونکی رونق اور آبداری مین کچھ کمی نہین پیدا
ہوئی وَإِذَا رَأَيْتَ اور جب دیکھیگا تو ثَمَّ اوس جگہ یعنی جنت مین تو رَأَيْتَ نَعِيمًا دیکھیگا تو نعمتین کہ وصف مین
نہین آسکتین وَمُلْكًا كَبِيرًا اور ملک یعنی بادشاہی بڑی کہ زوال کو اوسمین دخل نہین حدیث مین ہی کہ جنتیون مین
کم سے کم رتبہ والا جو اپنے ملک اور بادشاہی پر نظر کریگا تو ہزار برس کی راہ تک دیکھیگا اور اپنی مملکت کی منتہا کو اوسی طرح دیکھیگا جس طرح
اوسکی ابتدا کو دیکھتا ہی اور ایک قول کے موافق ملک کبیر خواہش جاری کرنا ہی کہ جو کچھ چاہے میسر آئے یا داخل ہونے کے وقت اونکے
سامنے فرشتون کا کھڑا ہونا اور فصول مین ہی کہ نعیم راحت اجسام ہی اور ملک کبیر لذت ارواح نعیم گھر کا دیکھنا ہی اور ملک کبیر صاحب خانہ کو
مشاہدہ کرنا اور گھر بے صاحب خانہ کے کچھ کام نہین آتا الجار ثم الدار بیت ایہا الاخوان تا چند انتظار آن نگار رہ زاہدان فردوس مجو
و ما و دیدار یار عَالِيَهُمْ جنتیون کے اوپر یعنی اونکا اوپر والا لباس ثِيَابُ سُندُسٍ ریشمی باریک کپڑے خُضْرٌ
سبز ہین وَإِسْتَبْرَقٌ اور ریشمی کپڑے مضبوط وَحُلُّوا اور زیور پہنائے جائینگے أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ کنگن
چاندی کے اور یہ اوسکے خلاف نہین ہی کہ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ اسواسطے کہ دونون کو اکٹھا کرنا اور آگے پیچھے پہننا ممکن ہی

وَسَقٰهُمْ اور پلائیگا اونکو رَبُّهُمْ اونکا رب شَرَابًا طَهُوْرًا ۝ شراب پاک میلون اور نجاستون سے یا پاک کرنے والی
غل وغش سے مقاتل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ طہور ایک چشمہ ہی بہشت مین جو کوئی اوسمین سے پیئیگا اوسکے دل مین حسد کپٹ بالکل
کوئی بری صفت نہ رہیگی اور بعضے کہتے ہین کہ دل کو ماسوی اللہ کی طرف میل کرنے سے پاک کرنے والی تاکہ اوسکے لقا اور دیدار سے
لذت پائے اور اوسکی بقا کے ساتھ باقی رہے وَالْبَقَاءُ فِی اللِّقَاءِ تَمَامُ الْعَطَاءِ جاننا چاہیے کہ نہر کوثر جنت مین خاص حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے واسطے ہی اور اوسکا ذکر انشاء اللہ سورہ کوثر مین آئیگا اور چار نہرین اور قسمون کی ہین پانی کی دودھ کی شراب کی شہد کی اور
اوسکا ایک شمہ سورہ محمد مین ذکر ہوا اور دو چشمے اون لوگون کے واسطے ہین جنکو خوف الٰہی غالب ہی فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ اور
دو چشمے اصحاب یمین کے ہین فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ اور یہ چارون چشمے سورہ رحمٰن مین مذکور ہین اور شراب رحیق ابرار کو ہی اور چشمہ
تسنیم مقربون کا ہی اور یہ دونون سورہ مطففین مین مذکور ہین اور دو چشمے اہل بیت کے واسطے ہین کافور اور زنجبیل کہ اسی کو سلسبیل
کہتے ہین اور شراب طہور بھی اونھی کے واسطے ہی اور محقق لوگ اوسے شراب شہود کہتے ہین سو اسواسطے کہ یہ شراب پینے والے کے آئینہ
دل کو اسرار قدم کے لوامع انوار سے روشن کرکے ازل اور ابد کے نقوش کے عکس قبول کرنے والا کر دیتی ہی اور وقت اور حال کو ایسا
صاف کر دیتی ہی کہ مطلق دوئی کے میل او غیریت کے شائبے راہ وحدت مین نہین باقی رہتے اور دورنگی کے رنگ کو بدل کر جام اور
شراب کو یکرنگ کر دیتی ہی **بیت** ہمہ جام ست و نیست گوئی مے ٭ یا مدام ست و نیست گوئی جام ٭ ایک عارف نے کہا ہی کہ اگر کل
دار القرار کے بزم نشینون کو نعمتون اور سرور کے تختون پر بٹھا کر شراب طہور کا پیالہ پلائینگے تو آج خمخانۂ افضال کے بادہ نوشون کو اوس سے
کامل حصہ نقد دیا ہی **نظم** از سقاہم ربہم بین جملہ ابرار مست ٭ در جمال لایزالی ہفت و پنج و چار ست ٭ تن چو سایہ بر زمین جان پاک
عاشقان ٭ در بہشت عدن تجری تحتہا الانہار ست ٭ خود چہ جائے عاشقان کز جائے توحید خدا ٭ کوہ و صحرا و جبال و جملہ
اشجار مست ٭ پھر ابرار کو کہینگے کہ اِنَّ هٰذَا بیشک ان بزرگیون کے ساتھ کَانَ لَكُمْ جَزَآءً ہی تمہارے واسطے جزا
تمہارے کامون کی وَّكَانَ سَعْیُكُمْ اور ہی تمہارا دوڑنا کارخیر مین مَّشْكُوْرًا ۝ ع پسند اور بدلا دینے کے قابل اِنَّا ع ۲
نَحْنُ بیشک ہمنے نَزَّلْنَا اوتارا ہمنے عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ تجپر قرآن تَنْزِیْلًا ۝ ج اوتارنا بتدریج سورت سورت کے بعد سورت
اور آیت کے بعد آیت حکمت کے موافق فَاصْبِرْ پس صبر کر لِحُكْمِ رَبِّكَ اپنے رب کے حکم پر اوس چیز مین جو اوسنے تجکو
حکم پہونچانے کو فرمایا یا اوسکے حکم کے واسطے تیری نصرت اور تیرے معاندون کی ہلاکت کے باب مین وَلَا تُطِعْ اور نہ اطاعت کر
مِنْهُمْ اونمین سے اٰثِمًا کسی گنہگار کی جو تجکو گناہ کی طرف بلائے جیسے عتبہ نے کہا کہ دعوت اسلام سے باز آؤ کہ مین اپنی بیٹی
تمکو دون اَوْ كَفُوْرًا ۝ ج یا کسی ناشکرے کی جو تجکو کفر کی طرف بلائے جیسے ولید مغیرہ کہ اوسنے کہا کہ اپنے باپ دادا کے دین کی طرف
رجوع کرو تاکہ تمکو مالدار کردون وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ اور یاد کر اپنے پروردگار کو بُكْرَةً صبح کے وقت وَّاَصِیْلًا ۝ م اور
شام کو یعنی ہمیشہ اوسکی یاد مین مشغول رہ وَمِنَ الَّیْلِ اور کچھ رات مین فَاسْجُدْ لَهٗ پس سجدہ کر اوسکے واسطے یعنی نماز
ادا کر بعضون نے کہا ہی کہ بکرت فجر کی نماز کا وقت ہی اور اصیلا ظہر اور عصر کے وقت کو شامل ہی اور کچھ رات سے مغرب اور عشا

مراد ہی تو یہ معنی ہوسکے کہ پانچون وقت کی نماز ہمیشہ پڑھا کرو وَسَبِّحْهُ اور نماز پڑھ خدا کے واسطے لَيْلًا طَوِيلًا ۝
رات کو لمبی یعنی تہجد مین مشغول رہ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ بیشک یہ گروہ یعنی کفار يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ دوست رکھتے ہین جلدی
گذرنے والی یعنی دنیا کو وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ اور چھوڑا ہی اونھون نے یعنی ڈالدیا ہی اپنی پیٹھ کے پیچھے يَوْمًا
ثَقِيلًا ۝ بھاری دن کو کہ قیامت کا دن ہی نہ اوسپر ایمان لاتے ہین نہ اوس دن کے واسطے کام بناتے ہین نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ
ہمنے اونکو پیدا کیا سُست پانی سے اور نطفہ ہی وَشَدَدْنَا اور مضبوط کردی ہمنے أَسْرَهُمْ اونکی پیدایش یعنی اونکے جوڑ
جوڑ پٹھون سے باندھ دیے وَإِذَا شِئْنَا اور اگر ہم چاہین تو بَدَّلْنَا بدل دین اونکو أَمْثَالَهُمْ اونکے مثلون سے خلقت مین
اونکے مثل ہین تَبْدِيلًا ۝ بدل دینا یعنی اونھین دنیا مین مارڈالین اور دوسرے عالم مین اسی صورت اور ہیئت کے مانند
پھیر لائین یا اونکو ہم ہلاک کردین اور اونکے سوا اور فرمانبردار بندے پیدا کردین إِنَّ هَٰذِهِ تحقیق کہ یہ سورت تَذْكِرَةٌ نصیحت
ہی یا اہل بیت رضی اللہ عنہم کا خرچ اور ایثار کرنا مومنون کے واسطے نصیحت اور عبرت ہی تاکہ اسکے مثل عمل کرین اور ایسی نعمتون
سے بہرہ مند ہون فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ پھر جو کوئی چاہے لے إِلَىٰ رَبِّهِ اپنے رب کے قرب کی طرف سَبِيلًا ۝ راہ خیر اور
طاعت اختیار کر کے وَمَا تَشَاءُونَ اور نہین چاہتے ہو تم کوئی راہ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ مگر یہ کہ خدا چاہتا ہی تمھاری
خواہش إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہی ہر شخص کی استعداد اور استحقاق حَكِيمًا ۝ سچا کام کرنے والا جو چیز
چاہتا ہی حکمت کے ساتھ چاہتا ہی يُدْخِلُ داخل کرتا ہی مَنْ يَشَاءُ جسے چاہتا ہی فِي رَحْمَتِهِ اپنی رحمت مین ہدایت اور
توفیق کے ساتھ یا بہشت مین اپنے فضل و کرم سے وَالظَّالِمِينَ اور ظالم یعنی مشرک لوگ أَعَدَّ لَهُمْ تیار کیا گیا ہی اونکے
واسطے عَذَابًا أَلِيمًا ۝ عذاب دردناک ہمیشہ رہنے والا

سُورَۃُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝	وَهِيَ خَمْسُونَ آيَةً
سورۂ مرسلات مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پچاس آیتین ہین

وَالْمُرْسَلَاتِ قسم فرشتون بھیجے ہوون کی عُرْفًا ۝ نیکی کے ساتھ یعنی جو فرشتے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر امر و نہی یا قرآن کی
آیتون کے ساتھ بھیجے گئے یا اون ہواؤن کے ساتھ جو پے درپے چلائی گئین ہین فَالْعَاصِفَاتِ عَصْفًا ۝ پھر قسم اون فرشتون کی
جو تیز سخت اور جلد جاتے ہین تیز جانا حکم آلہی بجالاتے ہین یا احکام کلام اللہ کی قسم جو اور احکام کو محو کردینے والے ہین یعنی گلی تمام
اور دینون کو منسوخ کردینے والے ہین یا اون ہواؤن کی قسم جو سختی کے ساتھ کسی قوم پر عذاب کے لیے چلنے والی ہین وَالنَّاشِرَاتِ
اور قسم اون فرشتون کی جو ظاہر کرنے والے ہین شریعتون اور کتابون کے نَشْرًا ۝ ظاہر کرنا یا قرآن کی جو آیتین خواص اور عوام کے
واسطے ہدایت کے آثار منتشر کرتی ہین اونکی قسم یا جو نرم ہوائین لوگون کی راحت و آرام کے واسطے چلتی ہین اونکی قسم فَالْفَارِقَاتِ
پھر اون فرشتون کی قسم جو حق کو باطل سے جدا کرنے والے ہین فَرْقًا ۝ جدا کرکے یا قرآن کی آیتین کہ خیر کو شر سے جدا

کرتی ہین اونکی قسم یا جو ہوائین بدلیون کو پراگندہ کرتی ہین اونکی قسم فَالْمُلْقِيٰتِ پھر اون فرشتون کی قسم جو پیغمبرون پر القا
کرنے والے اور ڈالنے والے ہین ذِكْرًا ۝ وحی کو یا کلام اللہ کی آیتین جو اہل عالم ہین حق تعالی کا ذکر ڈالتی ہین اونکی قسم
یا جو ہوائین کہ یاد الٰہی کا سبب ہوتی ہین اونکی قسم اسواسطے کہ ہواؤن کے چلنے کا مشاہدہ خدا کی یاد کا اور اوسکی قدرت پر
دلیل پکڑنے کا موجب ہی اور القا ذکر عُذْرًا اہل حق کے عذر کے واسطے ہو اَوْ نُذْرًا ۝ یا اونکے ڈرانے کے لیے جو
باطل پر ہین قسم کہا کر فرمایا کہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ سوا اسکے نہین کہ جو کچھ تم وعدہ دیے گئے ہو قیامت اور اوسکے متعلقات
کے آنے کا لَوَاقِعٌ ضرور ہونا ہی فَاِذَا النُّجُوْمُ پھر جب تارے طُمِسَتْ ۝ مٹا دیے جائینگے یعنی اونکا نور لے لینگے
وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝ اور جب آسمان پھٹ جائیگا وَاِذَا الْجِبَالُ اور جب پہاڑ نُسِفَتْ ۝ پراگندہ کیے
جائینگے اپنی جگہ سے وَاِذَا الرُّسُلُ اور جب رسول اُقِّتَتْ ۝ جمع کیے جائینگے اوسوقت اور جگہ پر جہان اپنی امتون پر
اونکا گواہی دینا مقرر ہوگا پھر کہینگے کہ لِاَيِّ يَوْمٍ کس دن کے واسطے اُجِّلَتْ ۝ [illegible]
بے نور ہونا آسمان کا پھٹنا ستارون کا [illegible] جواب ہوگا کہ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝ جدا کرنے کے [illegible]
[illegible] دن [illegible] اور عاصی کے درمیان [illegible] مکافات بین ہوگا [illegible] درمیان
حکم کرنا ہوگا وَمَآ اَدْرٰىكَ [illegible] کیا جانے تو مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝ کیا ہے
کرنے کا دن [illegible] کی کنہ کوئی نہین جان سکتا وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ [illegible] اوسدن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اون لوگون کو
اسواسطے جو اوسدن کی تکذیب کرتے ہین اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ کیا ہلاک نہین کیا ہمنے اگلون کو جیسے قوم نوح
قوم ہود قوم ثمود کو ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ پھر ہم پیچھے لائینگے اونکے ہلاک کرتے ہین الْاٰخِرِيْنَ ۝ پچھلون کو جو اونکے مثل ہین
جیسے کفار مکہ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ ایسا ہی کرتے ہین ہم بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝ سب گنہگارون کے ساتھ وَيْلٌ
يَّوْمَئِذٍ [illegible] اوسدن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اس وعید کی تکذیب کرنے والون کو اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ
کیا نہین پیدا کیا ہمنے تمکو مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ پانی ذلیل وخوار بیقدر یعنی منی سے فَجَعَلْنٰهُ پھر نگاہ رکھا ہمنے
اوس پانی کو فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ قرارگاہ [illegible] کہ رحم ہی اِلٰى قَدَرٍ ایک مقدار مَّعْلُوْمٍ ۝ جانی ہوئی تک
کہ وہ پیدا [illegible] فَقَدَرْنَا [illegible] پھر قادر ہوئے ہم تمہارے پیدا کرنے مین فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝ پھر خوب قادر
ہین ہم وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ بڑی بلا اوس دن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ یہ قدرت باور نہ کرنے والون پر ہی اَلَمْ نَجْعَلِ
الْاَرْضَ کیا نہین کیا ہمنے زمین کو كِفَاتًا ۝ چھپانے والی اور جمع کرنے والی اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ۝ زندون کو اور مردون کو
یعنی زندون کو اپنے اوپر اور مردون کو اپنے اندر رکھتی ہی وَّجَعَلْنَا اور پیدا کیے ہمنے فِيْهَا زمین مین رَوَاسِيَ پہاڑ
مضبوط گڑے ہوئے شٰمِخٰتٍ اونچے سر اوٹھائے وَّاَسْقَيْنٰكُمْ اور پلایا ہمنے تمکو مَّآءً فُرَاتًا ۝
پانی میٹھا اوسکے چشمے اور سوتے زمین مین پیدا کرنے کے سبب وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ جہنم کا جنگل قیامت کے دن

لِّلْمُكَذِّبِينَ ○ تکذیب کرنے والون کے واسطے ہی جو ایسی نعمتون کا اقرار نہین کرتے اور تکذیب کرنے والون سے اوسدن کہینگے کہ
انْطَلِقُوٓا جاؤ اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ○ اوس مکان کی طرف کہ تہے تم جسکی تکذیب کرتے یعنی دوزخ اور اوسکے
عذاب کی طرف انْطَلِقُوْٓا جاؤ اِلٰى ظِلٍّ سایہ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ○ تین شاخ والے کی طرف لَّا ظَلِيْلٍ نہ ٹہنڈا اور
ہمیشہ رہنے والا کہ اوسمین راحت ہو وَّلَا يُغْنِيْ اور نہ دفع کریگا وہ زرہ سے مِنَ اللَّهَبِ ○ آگ کے شعلہ کی گرمی مین سے کچھ
اس سے دوزخ کے دھوین کا سایہ مراد ہی کہ بڑائی اور زیادتی کے سبب سے متفرق ہو جائیگا کئی شاخین ہوکر اور ہر شاخ ایک طرف جائیگی
معالم مین ہی کہ دوزخ سے دھوان باہر ہوگا اوس سے تین شاخین پیدا ہونگی ایک نور کہ وہ مومنون کے سر پر سایہ کریگا اور ایک دھوان کہ
منافقون پر ٹھہریگا اور ایک خالص شعلہ اور وہ کافرون پر ٹھہریگا انوار مین ہی کہ جہنم کے دھوین کے تین شعبے ہونگے ایک تو اوسکے سر پر
ٹھہریگا اور ایک اوسکے داہنے پر اور ایک اوسکے بائین پر اور اس عذاب مین ڈالنے والی دماغ مین قوت واہمہ ہی اور قلب کے داہنی طرف
قوت غضبیہ اور بائین طرف قوت شہویہ جو کوئی چاہے کہ فردائے قیامت کو اوس دھوین کی آفتون سے کہ ظل من یحموم اوسکی طرف
اشارہ ہی محفوظ ہو جائے اوسے چاہیے کہ نور عقل کو مضبوط پکڑے صفت بہیمی اور صفت سبعی سے گذر جائے نظم تاریکی خشم و شہوت
حذر کن کہ از دود آن چشم و دل تیرہ گردد + غضب چون بر آید رود عقل بیرون + ہوا چون شود چیرہ جان خیرہ گردد + اِنَّهَا
بیشک دوزخ تَرْمِيْ بِشَرَرٍ پہینکیگی اوس روز شرارے ہر شرارہ كَالْقَصْرِ ○ جیسے بڑا اونچا محل كَاَنَّهٗ گویا وہ شرارہ
جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ○ زرد اونٹ ہین آتش دوزخ کے رنگ پر اور بعض کہتے ہین کہ صفر سود کے معنی مین ہی اور چونکہ دوزخ کی
آگ سیاہ ہی تو اوسکا شرارہ بھی سیاہ ہوگا اور اونچے محل کے ساتھ شرارہ کی تشبیہ بڑائی کی جہت سے ہی اور زرد اور سیاہ اونٹون کے ساتھ رنگ
اور کثرت کے باعث سے اور ایک کے پیچھے ایک ہونے اور ملے رہنے اور جلدی حرکت کرنے کی وجہ سے وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ بڑی مشقت
اوسدن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ جھوٹون کے واسطے ہی جو دوزخ اور اوسکے شرارون کی کیفیت اور صفت باور نہین رکھتے هٰذَا یہ دن
يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ○ ایسا دن ہی کہ کافر بات نہ کہینگے بعضے مواقف پر یا خدا کے سامنے دلیل اور حجت قائم کرکے بات نہ کرینگے
وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ اور نہ اذن دینگے اونکو فَيَعْتَذِرُوْنَ ○ کہ عذر خواہی کرین اور عذر بھی کچھ فائدہ نہ دیگا وَيْلٌ
يَّوْمَئِذٍ سختی اور رنج اوسدن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ ونکے واسطے ہی جو تکذیب کرتے ہین ان چیزون کی هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ
یہ دن جدائی کرنے کا ہی اوسمین جو حق ہی اور اوسمین جو باطل ہی جَمَعْنٰكُمْ جمع کیا ہمنے تمکو اے اس امت کے تکذیب کرنے والو
وَالْاَوَّلِيْنَ ○ اور اگلون کو جنھون نے اگلے رسولون کی تکذیب کی فَاِنْ كَانَ پھر اگر ہی لَكُمْ كَيْدٌ تمھارے واسطے مکر اور
حیلہ جیسا دنیا مین مومنون کی نسبت کرتے تہے فَكِيْدُوْنِ ○ تو پیش لیجاؤ میرے ساتھ یہ ونکے عجز کے آثار ظاہر کرنا ہی یعنی خدا کے
ساتھ حیلہ پیش نہ جائیگا اور مکر و فریب کرکے اپنے اوپر سے عذاب دفع کرسکوگے نظم بہ مکر و حیلہ عذاب خدا رد نشود + نیاز باید و اخلاص و
نالہ سحری + توان خرید بیک آہ ملک ہر دو جہان + ازین معاملہ غافل مشو کہ حیف خوری + وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ غم اور غصہ اوس روز
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ تکذیب کرنے والون کو ہی کہ حیلہ کرکے عذاب سے رہائی پائینگے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ یقینی وہ لوگ جنھون نے شرک لو

عصیان سے پرہیز کیا فِیْ ظِلٰلٍ جنت کے درختون کے سایون مین ہونگے وَّعُیُوْنٍ۝ اور بہتے ہوے پانی کی نہرون کے کنارے وَّفَوَاكِهَ اور میوون مین مِمَّا یَشْتَهُوْنَ۝ اوس چیز سے کہ آرزو کرینگے اور فرشتے اونسے کہینگے کہ كُلُوْا کھاؤ ان میوون مین سے وَاشْرَبُوْا اور پیو ان نہرون سے پانی هَنِيْٓـًٔـۢا کھانا پینا ہضم ہونے والا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۝ بسبب اوسکے کہ تھے تم عمل کرتے دنیا مین اِنَّا كَذٰلِكَ یقینی ہم ایسی ہی نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ۝ جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو وَيْلٌ جہالت اور قباحت اور مذمت يَّوْمَئِذٍ اوس روز لِّلْمُكَذِّبِيْنَ۝ تکذیب کرنے والون کو ہی جو جنت کی نعمتون پر ایمان نہین لاتے كُلُوْا کھاؤ ای جھٹلانے والو دنیا کی فانی نعمتین وَتَمَتَّعُوْا اور فائدہ اوٹھاؤ قَلِيْلًا تھوڑے زمانہ تک اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ۝ بیشک تم مشرک ہو اور تمھارا انجام عذاب دائمی ہی وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ وای اوس روز لِّلْمُكَذِّبِيْنَ۝ تکذیب کرنے والون کے واسطے ہی جو عذاب دردناک کی تکذیب کرنے والے ہین وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا اور جب کہا جاتا ہی اونکو کہ نماز پڑھو تو لَا يَرْكَعُوْنَ۝ نہین نماز پڑھتے مراد یہ ہی کہ مسلمان نہین ہوتے اسواسطے کہ کلمہ شہادتین کے بعد اسلام مین رکن اعظم نماز ہی کہ اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ یعنی نماز دین کا ستون ہی اور دین اوسکے سبب سے قائم ہی وَيْلٌ پھٹکار يَّوْمَئِذٍ اوس روز لِّلْمُكَذِّبِيْنَ۝ جھوٹون پر کہ اسلام سے مشرف نہین ہوتے فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ پھر کس بات پر قرآن کے بعد يُؤْمِنُوْنَ۝ ایمان لائینگے اگر قرآن پر ایمان نہین لاتے کہ وہ ایک معجزہ ہی کھلی ہوئی دلیلون اور روشن معنون پر مشتمل حدیث مین ہی کہ یہ آیت پڑھنے کے بعد کہنا چاہیے کہ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝	وَهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً
سورہ نبا مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چالیس آیتین ہین

لکھا ہی کہ جب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت شروع کی اور خلق پر قرآن پڑھا اور قیامت کے دن سے ڈرایا تو کافرون نے حضرت کی نبوت اور قرآن کے اوترنے اور بعث و حشر ہونے مین اختلاف کیا اور ایک دوسرے سے آپسمین یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنون سے پوچھتے تھے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ۝ کیا چیز پوچھتے ہین کافر عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ۝ بڑی خبر یعنی قرآن کو الَّذِيْ هُمْ وہ چیز کہ وہ لوگ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ۝ اوس چیز مین اختلاف کرنے والے ہین یعنی اوسے سحر یا شعر یا کہانت نسبت دیتے ہین اور پیدا کیا ہوا اور افترا کیا ہوا اور کہانیان کہتے ہین بعضے کہتے ہین کہ نبا عظیم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ہی کہ کہتے ہین آیا وہ پیغمبر ہی یا نہین اور ساحر ہی یا شاعر یا مجنون اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ بعث کی خبر ہی اور کافر اوسمین مختلف تھے بعضے کہتے تھے کہ قیامت ہی اور بت ہماری شفاعت کرینگے هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ اور بعضے اوس سے بالکل منکر تھے اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا اور بعضے شک رکھتے تھے کہ قیامت ہوگی یا نہوگی بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ۝ حقا قریب ہی کہ جانین نزع کے وقت کہ جس چیز مین اختلاف کرتے تھے حق ہی ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ۝ پھر حقا کہ جلدی جانینگے قیامت کے دن اپنے قول کا باطل ہونا اور اپنے عقیدے کا خبیث ہونا اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ

مِهٰدًا ۙ کیا ہمنے نہین کیا ہی زمین کو بچھونا بچھا ہوا تاکہ تمھارے ٹھہرنے کی جگہ ہو وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۙ اور کیا نہین کیا ہمنے
پہاڑون کو میخین مین کی کہ اوسپر گڑے رہین اور زمین اونسے تھمی رہے وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ او پیدا کیا ہمنے تمکو نر اور مادہ تاکہ
تمھاری نسل باقی رہے یا ہمنے تمکو طرح طرح پر پیدا کیا کالا گورا لمبا ٹھنگنا خوبصوت بدشکل وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ اور کیا ہمنے
تمھارے سونے کو تمھارے بدنون کی راحت یعنی سونا حس و حرکت قطع کر دیتا ہی تاکہ قواے حیوانیہ آسائش کرین اور تھکن اونسے زائل ہو جائے
وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ اور کیا ہمنے رات کو پوشش کہ اپنی تاریکی مین سب چیزون کو چھپا لیتی ہی صاحب فتوحات قدس سرہ نے
کہا ہی کہ رات شب بیدارون کا پردہ ہی کہ اغیار کی نظر سے چھپا لیتی ہی تاکہ اپنی خلوت مین مکالمہ یا محاضرہ یا مشاہدہ کی لذت سے
ہر ایک اپنی استعداد کی قدر فائدہ پاتا ہی حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ رات راہ چلنے والون کو پردہ ہی اور دن
صبح کے جاگنے والون کا بازار ہی بیت اَللَّيْلُ لِلْعَاشِقِيْنَ سِتْرٌ + يَا لَيْتَ اَوْقَاتَهَا تَدُوْمُ + شعر چون در دل شب خیال و یار من است
من بندہ شب کہ روز بازار من ست + وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۪ اور کیا ہمنے دن کو طلب معیشت کا وقت
تاکہ اوسکی تحصیل مین جستجو کرین وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ اور بنائے ہمنے تمھارے سرپر سَبْعًا شِدَادًا ۙ سات آسمان
یعنی مضبوط اور محکم کہ دراز اور سوراخ جو خلل اور زلل کا نشان ہوتا ہی اومین نہین وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۪
اور پیدا کیا ہمنے آسمان مین چراغ روشن یعنی آفتاب وَّاَنْزَلْنَا اور اوتارا ہمنے مِنَ الْمُعْصِرٰتِ بدلیون نچوڑنے والیون
سے برسا کر مَآءً ثَجَّاجًا ۙ پانی بہنے والا لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا تاکہ نکالین ہم اوس پانی سے دانہ کہ غذا کو چاہیے جیسے گیہون
جو وَّنَبَاتًا ۙ اور اوگنے والی چیز جو چارے کو چاہیے جیسے گھاس بھوسا اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہی کہ نکالین ہم دریا سے
دانہ موتی کا اور زمین سے سبزہ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۙ اور درخت باغون کے باہم لپٹے ہوے یعنی ایک دوسرے سے
بہت نزدیک اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ تحقیق کہ فیصلہ کا دن یعنی قیامت کا روز كَانَ مِيْقَاتًا ۙ ہی خدا کے حکم مین
ایک وقت مقرر خلائق کے حساب لینے اور اونکے اعمال کی جزا دینے کو يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ جسدن پھونکا
جائیگا صور مین دوسرا نفخہ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۙ تو آوگے تم گروہ گروہ اپنی قبرون سے میدان حشر مین
امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افواج کو پوچھا فرمایا کہ میری امت سے دس قسم پر
حشر کیے جائینگے ایک بندرون کی صفت پر دوسرے سوٴرون کی ہیئت پر تیسرے اوندھے منھ کہ اونکو منھ کے بل دوزخ مین
کھینچینگے چوتھے اندھے پانچوین گونگے بہرے چھٹے وہ لوگ جو اپنی زبان چباتے ہونگے اور وہ اونکے سینون پر پڑی ہوگی
اور اونکے موٴنھون سے پیپ بہتی ہوگی اور اہل محشر کو اوس سے کراہت ہوگی ساتوین ہاتھ پانون کٹے ہوے ہونگے آٹھوین
آگ کی سولیون پر لٹکے ہوے نوین قسم کے لوگون مین بڑی بدبو آتی ہوگی مردار سے بدتر دسوین قسم کے لوگون کو آگ کے
جبے پہنائے ہونگے قطران سے اونکی کھالون مین چپکے ہوے بندر چغلخور ہونگے سوٴر حرام کھانے والے اوندھے سود خور
اندھے حکم مین ظلم کرنے والے گونگے بہرے وہ جو اپنے کامون پر عجب کرتے اور اتراتے تھے زبان چبانے والے وہ عالم جنکی

پات اونکے کام کے مخالف ہوئی ہی ہاتھ پاؤن کٹے ہوئے پڑوسیون کو ناحق ستانے والے سولی پر لٹکے ہوئے چغلخور اور
حاکمون اور بادشاہون کی بات پر ناحق دوست اور بچا کہنے والے آگ اور وہ جنسے بہت بدبو آتی ہوگی وہ شہوت پرست اور خدا کا حق
نہ دینے والے اور آگ کے جبے پہنے ہوئے تکبر اور ناز والے ہونگے وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ اور پھاڑا جائیگا آسمان اوس روز
فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝ تو ہو جائیگا دروازون کی کثرت سے دروازے یعنی آسمان دروازے والے ہو جائینگے یا دروازون کی
کثرت سے گویا کہ تمام آسمان ایک دروازہ ہی وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ اور ہنکا دیے جائینگے یعنی اوڑا دیے جائینگے پہاڑ ہوا مین
فَكَانَتْ سَرَابًا ۝ پس ہونگے مثل سراب کے یعنی دیکھنے مین پہاڑ ہونگے مگر اجزا پراگندہ ہونے کی وجہ سے پہاڑ ہونے کی
اصلیت اور حقیقت پر نہ باقی رہینگے اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ تحقیق کہ دوزخ ہوگی گذرگاہ خلق کی یعنی
سب کو اوسپر سے گذرنا پڑیگا یا کمینگاہ کہ دوزخ کے فرشتے وہان منتظر کھڑے ہونگے کافرون پر عذاب کرنے کو اور کافر اونسے
نہ بچ سکینگے یا اوس مقام جہان دوزخ کے فرشتے تو کافرون کے منتظر ہونگے اور جنت کے فرشتے مومنون کی نگاہبانی کرتے ہونگے
تاکہ صراط پر گذرتے وقت آگ کے تعرض سے محفوظ رہین اور یہ جہنم ہوگی لِّلطَّاغِيْنَ کافرون کے واسطے جو حد سے گذرے ہوئے مین
مَاٰبًا ۝ بازگشت یعنی آرام اور قرار کی جگہ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۝ ٹھہرنے والے اوس مین بڑی مدتون تک معالم مین
مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ یہ احقاب جو حق تعالی نے ذکر کیے تینتالیس حقبے ہین ہر حقبہ ستر خریف ہر خریف سات سو برس کا
ہر برس تین سو ساٹھ دن کا ہر دن ہزار برس کا ہوتا ہی موضح مین ہی کہ اس سے یہ مراد نہین ہی کہ کافرون کے عذاب کے واسطے
مدت معین کی ہو بلکہ مراد یہ ہی کہ جو حقبہ گذرتا ہی اوسکے بعد دوسرا حقبہ آتا ہی ابد الآباد تک لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا نہ چکھینگے
دوزخ مین یعنی نہ پائینگے بَرْدًا ٹھنڈک ہوا کی کہ اوس سے راحت پائین اور وہ ٹھنڈک دوزخ کی ہوا کی گرمی کو اونسے
روکے اور بعضون نے کہا ہی کہ برد سے خواب مراد ہی یعنی اونکو جہنم مین نیند نہین ہی کہ آسائش پائین وَّلَا شَرَابًا ۝
اور نہ پینگے کوئی پینے کی چیز اِلَّا حَمِيْمًا مگر حمیم اور وہ ایسا کھولتا ہوا پانی ہی کہ جب اوسے منھ کے پاس لائینگے
تو منھ کی کھال اوسمین جل کر گر پڑیگی جب پینگے تو آنتین ٹکڑے ہو جائینگی وَّغَسَّاقًا ۝ اور پیپ جو اونکے زخمون سے
بہتی ہوگی یا آنسو جو حسرت کے مارے برساتے ہونگے یا زمہریر کہ اوس سے عذاب کیے جائینگے جَزَآءً جزا دیے جائینگے جزا
وِّفَاقًا ۝ موافق اپنے کامون کے اِنَّهُمْ كَانُوْا بیشک وہ تھے کہ لَا يَرْجُوْنَ نہ ڈرتے تھے حِسَابًا ۝
آخرت کے حساب سے یا امیدوار نہ تھے اوسکے ثواب کے وَّكَذَّبُوْا اور تکذیب کرتے تھے بِاٰيٰتِنَا ہماری آیتون کی جو نبیا
علیہم السلام نے اونپر ظاہر کین كِذَّابًا ۝ تکذیب کرنا وَكُلَّ شَيْءٍ اور ہر چیز بندون کے اعمال مین سے طاعت معصیت
وغیرہ اَحْصَيْنٰهُ گنا ہی ہمنے اوسکو یعنی نگاہ رکھا اور لکھا ہی كِتٰبًا ۝ لکھنا اور کہینگے ہم مشرکون کو کہ فَذُوْقُوْا
پس چکھو دوزخ کا عذاب فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ پس ہرگز نہ بڑھائینگے ہم تمکو ہمیشہ اِلَّا عَذَابًا ۝ مگر عذاب پر عذاب
حدیث مین ہی کہ قرآن مین دوزخیون کے واسطے جو وعید کی آیتین ہین اون سب مین یہ آیت سخت ہی اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ تحقیق

کہ پرہیزگارون کے واسطے مَفَازًا ۙ چھٹکارا ہی عذاب سے یا فوز وفلاح کی جگہ ہی کہ وہ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۙ باغ ہین میوہ دار
درختون اور انگور کے درختون کے تخصیص فضیلت کی جہت سے ہی وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ اور اونکے واسطے لڑکیان ہین
انار پستان سب ہمجولیان تفسیر زاہدی مین ہی کہ عورتین سولہ برس کی اور مرد تینتیس ۳۳ برس عمر کے ہونگے اور اکثر تفسیرون مین ہی کہ
عورتین اور مرد تینتیس تینتیس ۳۳ برس کی عمر کے ہونگے وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۙ اور اونکے واسطے ہین شراب کے بھرے ہوے
جام زرین لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا نہ سنینگے متقی لوگ بیہودہ اور باطل بہشت مین وَّلَا كِذّٰبًا ۚ اور نہ جھوٹ اور بعضون نے
یہ تفسیر کی ہی کہ جنت کی شراب پیکر جنتیون سے عیب اور جھوٹ بات نہ سنینگے بخلاف اون شرابیون کے جو دنیا مین شراب
پیتے ہین کہ اونکی مجلسون مین ہذیان اور خلاف اور جنگ وجدال بہت ہوتا ہی جَزَآءً جزا دیجائیگی اونکو جزا مِّنْ رَّبِّكَ
تیرے رب کی طرف سے اپنے وعدے کے موافق عَطَآءً حِسَابًا ۙ عطا کیجائیگی اونکو اپنے فضل سے عطا وافی اور کافی
یعنی بس کرنے والی یا اونکے اعمال کے موافق رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمان اور زمین کا وَمَا بَيْنَهُمَا
اور جو کچھ اون دونون کے درمیان مین ہی الرَّحْمٰنِ بڑا رحم کرنے والا لَا يَمْلِكُوْنَ مالک نہونگے اہل آسمان اور اہل زمین
مِنْهُ خِطَابًا ۚ خدا سے بات کہنے کے یعنی اس بات پر قادر نہونگے کہ اوس سے بے اذن بات کر سکین یا اس بات پر کہ خدا سے
بات کرین اور اوسکے ثواب اور عذاب پر اعتراض کرین اسواسطے کہ سب مملوک ہین اور مملوک مالک نہین ہو سکتا يَوْمَ يَقُوْمُ
الرُّوْحُ وہ دن کہ کھڑا ہوگا روح فرشتہ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ اور کھڑے ہونگے فرشتے صف باندھے ہوے روح ایک
فرشتہ ہی روحون پر موکل اور معین معالم مین لکھا ہی کہ قیامت کے دن کوئی مخلوق اوس سے بڑا نہوگا وہ تنہا ایک صف ہوگا اور سب فرشتے
باوصف کثرت عدد اور عظمت جسد کے چند صفین اور وہ بڑائی مین سب کے برابر ہوگا عین المعانی مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی
کہ روح فرشتہ کا مقام چوتھا آسمان ہی اور ہر روز بارہ ہزار بار تسبیح کہتا ہی اور اوسکی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہی اور بعضون نے
کہا ہی کہ روح ایک گروہ ہی آدمیون کی صورت اور آدمیون مین سے نہین قیامت کو ایک صف اونکی کھڑی ہوگی اور ایک صف
سب فرشتون کی اور یہ بھی کہتے ہین کہ روح جبریل علیہ السلام ہین کہ فرشتون کے ساتھ صف باندھینگے لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ
بات نہ کرینگے شفاعت کے باب مین اِلَّا مَنْ اَذِنَ مگر وہ کہ اذن دے لَهُ الرَّحْمٰنُ اوسکو اللہ تعالی کہ شفاعت کرو یعنی کسی کی
شفاعت نہ کرینگے مگر اوسکی کہ خدا جسکی شفاعت کے باب مین اذن دے وَقَالَ صَوَابًا ۙ اور کہا اوسنے دنیا مین کلمہ توحید یعنی
مومنون کے سوا اور کسی کی شفاعت نہ کرینگے ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ وہ دن ہونا ہی ضرور ہوگا فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ پھر جو
شخص چاہے لے اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۙ اپنے رب کے ثواب کی طرف پھرنا ایمان اور طاعت کے سبب سے اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ بیشک ہمنے
ڈرایا تمکو عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ عذاب قریب سے کہ عذاب آخرت ہی اور اوسکا قرب تحقیق کی جہت سے ہی کہ اوسکا ہونا حق ہی يَّوْمَ
يَنْظُرُ الْمَرْءُ جس دن دیکھیگا آدمی مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وہ چیز جو آگے بھیجی ہو اوسکے دونون ہاتھون نے یعنی اپنے کردار
وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ اور کہیگا کافر اوس روز کہ يٰلَيْتَنِيْ کاشکے مین كُنْتُ تُرٰبًا ۚ ہوتا مین خاک یعنی ہرگز مین اس صورت

پیدا ہوا ہی نہوتا یا آج خاک رہتا اور مجکو زندہ ہی نہ کرتے اور بعضون نے کہا ہی کہ وحوش کو حشر کرینگے جب خاک کرینگے تو کافر تمنا کرینگے اور بعضے کہتے ہین کہ اس کافر سے ابلیس مراد ہی اور وہ آدم علیہ السلام پر عیب کرتا تھا کہ خاک سے پیدا کیے گئے ہین اور اپنی تعریف اور بزرگی کرتا تھا کہ مین آگ سے پیدا ہوں جب اوس وقت آدم علیہ السلام اور اونکی اولاد مومن کی بزرگی اور اپنا عذاب اور سختی دیکھیگا تو آرزو کریگا کہ کاشکے مین بھی خاک سے ہوتا اور آدم علیہ السلام کے ساتھ نسبت رکھتا آہ وہ روش یہ دبدبہ اور طنطنہ جو خاکیون کو ہی مخلوقات کے طبقون مین سے کسی طبقہ کو نہین ہی **مثنوی** خاک را خوار و تیرہ دید ابلیس ✤ کرد انکارش آن حسود خسیس ✤ ماند غافل ز نور باطن او ✤ لشد آگہ ز کنہ کائن او ✤ بہر گنجے کہ ہست در دل خاک ✤ این ہمہ او دادہ اند در افلاک ✤ کہ بجز خاک نیست مظہر کل ✤ خاک شو خاک تا بروید گل ✤

وهي ست واربعون اية	بسم الله الرحمن الرحيم	سورة النزعت مكية
اور وہ چھیالیس آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ نازعات مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝ قسم کھینچنے والون کی قوت اور سختی کے ساتھ یعنی اون فرشتون کی قسم جو کافرون کی جان سختی سے قبض کرتے ہین **وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا** ۝ اور قسم اون فرشتون کی جو نکالنے والے ہین مومنون کی روحین نکالنے کر **وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا** ۝ اور قسم اون فرشتون کی جو پیرنے والے ہین پیرنا یعنی بدن کے اندر سطرح آتے جاتے اور دوڑتے ہین جیسے پیراک پیرتے ہین **فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا** ۝ پھر اون فرشتون کی قسم جو سبقت لیجانے والے ہین سبقت لیجانا باہم فرمانبرداری مین **فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا** ۝ پھر قسم اون فرشتون کی جو تدبیر کرنے والے ہین دنیا کے کام کی یعنی جبرئیل علیہ السلام جو ہواؤن اور لشکرون پر موکل ہین اور اسرافیل علیہ السلام کہ امور قضا و قدر کے ساتھ نزول کرنے والے ہین اور میکائیل علیہ السلام کہ مینھ اور گھاس کی تقسیم اونسے متعلق ہی اور عزرائیل علیہ السلام کہ قابض ارواح ہین اونکی قسم اور بعضون نے کہا ہی کہ قسم اون تارون کی جو دوڑتے ہین مشرق سے مغرب تک اور جانے والے ہین ایک برج سے دوسرے برج مین اور تیرتے ہین آسمان مین اور ایک دوسرے پر پیشی لیجاتے ہین سیر مین اور تدبیر کرنے والے ہین اوس امر کی جو اونسے متعلق ہی اللہ کے حکم کے ساتھ جیسے ہوا کا اختلاف فصلون کا بدلنا یا غازیون کے گھوڑون کی قسم جو باگ کھینچے ہوے جاتے ہین دار الاسلام اور تسبیح کرتے ہین چلنے مین اور سبقت لیجاتے ہین صف جہاد مین اور اونکے سبب سے خدا کے دشمنون پر فتح اور ظفر پانے کا کام تدبیر پاتا ہی یا بزرگ نفسون کی قسم جو چھوڑائے جاتے ہین خواہشون سے اور خوشی کرتے ہوے عالم قدس مین جا کر بلندی کے مراتب مین پیرتے ہین اور کمالات حاصل کرنے مین سبقت کرتے ہین یہانتک کہ مکمل ہو کر ہدایت و ارشاد کے امور کے متکفل اور مدبر ہوتے ہین اور بہر تقدیر قسم کا جواب یہ ہی کہ تم قبرون سے زندہ کر کے پھر اوٹھائے جاؤگے اور تمسے حساب لیا جائیگا **يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ** ۝ یاد کرو وہ دن کہ ہلیگا ہلنے والا یعنی اوسدن کی ہیبت سے پہاڑ اور زمین سب تھرائینگے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ اور یہ حال نفخۂ اولی کے وقت ہوگا ع

یعنی جب پہلی بار صور پھونکا جائیگا تو سب تھرائینگے اور زندے ہول کے مارے مرجائینگے تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؏ پیچھے آئیگا اوسکے
پیچھے آنے والا یعنی نفخہ ثانیہ کہ اوسکے سبب سے خلق زندہ ہوگی قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ؏ دل اوس روز تھراتے اور ڈرتے
ہونگے أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ؏ آنکھیں اون دل والون کی نیچی بند ہونگی يَقُولُونَ کہتے ہین جو بعث وحشر کے آج دنیا مین
منکر ہین کہ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ کیا ہم پھیرے گئے ہونگے فِي الْحَافِرَةِ ؏ پہلی حالت پر یعنی ہمکو کیا مرنیکے بعد
اوسی حالت پر پھیرینگے جو ہم رکھتے ہین أَإِذَا كُنَّا کیا جب ہم ہوجائینگے عِظَامًا نَّخِرَةً ؏ ہڈیان بورانی خاک ہوجانے کے
قریب تو کیا ہمکو پھر زندہ کرکے اوٹھائینگے قَالُوا پھر بولے ہنسی کی راہ سے کہ اگر ایسا ہوگا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ؏
وہ پھرنا جب پھرنا ہوگا اودھر یعنی اگر ہمکو حشر کی طرف رجوع ہوئی تو ہم نقصان اوٹھانے والے ہونگے اسواسطے کہ ہمنے تو ہمیشہ
اوسکی تکذیب کی ہی حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ تم دشوار پکڑتے ہو امر قیامت کو فَإِنَّمَا هِيَ پس اسکے نہین کہ وہ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ؏
ایک جھڑک ہی یعنی اسرافیل علیہ السلام کی ایک پھونک کہ سب خلائق اوسکے سبب سے زندہ ہوجائیگی فَإِذَا هُم بِالسَّاهِرَةِ ؏ پھر اوس
روے زمین مین ہونگے اور وہ زمین سفید ہوگی اور بعضونے کہا ہی کہ ساہرہ ایک زمین کا نام ہی بیت المقدس کے قریب جبل ریحا کے
گرد کہ محشر اوس جگہہ ہوگا حق تعالیٰ جسقدر چاہیگا اوسے کشادہ کردیگا اور بعضے کہتے ہین کہ زمین ساہرہ کو خدا نے چاندی سے
پیدا کیا ہی اور اوسکا عرض وطول زمین دنیا کی ایسی چالیس زمینون کے برابر ہوگا هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ؏ کیا نہین
تیرے پاس آئی ای ہمارے حبیب بات موسیٰ کلیم اللہ کی تاکہ اپنے دل کو قوم کی تکذیب پر تو تسلی دے اور مومنون کو وعدہ کی اور کافرون کو
وعید کی خبر فرمائے إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ یاد کر جب پکارا موسیٰ کو اوسکے ربنے بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ؏ میدان پاکیزہ مین
کہ طویٰ اوسکا نام ہی یا دوبار پاکیزہ ہوا ہی یا دوبار ندا کی گئی کہ اذْهَبْ جا رسالت کے ساتھ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف
إِنَّهُ طَغَىٰ ؏ بیشک وہ حد سے گذرا ہی تکبر مین فَقُلْ هَل لَّكَ پس کہہ اوس سے کہ ای حد سے گذرنے والے کچھ ہی تجھکو میل اور رغبت
إِلَىٰ أَن تَزَكَّىٰ ؏ اس طرف کہ پاک ہو تو کفر اور گناہ سے وَأَهْدِيَكَ اور کچھ تو چاہتا ہی کہ راہ دکھاؤن مین تجھکو إِلَىٰ رَبِّكَ
تیرے رب کی پہچان کی طرف فَتَخْشَىٰ ؏ پس ڈرے تو اوسکے عذاب سے اور بچے تو سرکشی اور نافرمانی سے موسیٰ علیہ السلام خدا کے حکم سے
فرعون کے پاس گئے اور خدا کا پیغام پہونچایا اوسنے معجزہ طلب کیا فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ ؏ تو دکھایا اوسے موسیٰ نے
بڑا معجزہ کہ عصے کو سانپ سے بدل دینا ہی فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ؏ پھر جھٹلایا فرعون نے موسیٰ کو اور گناہگار رہو گیا خدا کے حکم مین
یعنی جب دیکھا کہ عصا اژدہا ہوگیا تو فرعون بولا کہ یہ خدا کے پاس سے نہین ہی بلکہ موسیٰ کا جادو ہی ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ؏
پھر پیٹھ کی موسیٰ کی طرف یعنی اوسنے موںھ موڑا اور دوڑتا اور کوشش کرتا تھا اونکا امر باطل کرنے مین اور بعضون نے کہا ہی
کہ اژدہا دیکھکر پیٹھ موڑی اور اولٹا بھاگا اور بھاگنے مین دوڑتا تھا فَحَشَرَ فَنَادَىٰ ؏ پھر جمع کی اپنی قوم پھر ندا دی
اونکو خود فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ؏ پھر بولا کہ مین تمہارا رب ہون بہت بلند اور بڑا یعنی جو بت
میری صورت پر ہین سب خدا ہین اور مین سب سے بڑا خدا ہون امام قشیری قدس سرہ نے لطائف مین لکھا ہی کہ ابلیس یہ بات

سنتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھے یہ بات سننے کی طاقت نہیں ہے مین نے آدم پر اَنَا خَیرٌ مِّنْهُ کا دعویٰ کیا تھا مجھپر یہ بلا پہونچی یہ جو ایسی
شیخی ہانکتا ہے دیکھیے اسکا کام کس خرابی کو پہونچے فَاَخَذَهُ اللّٰهُ پھر لیلیا اوسے خدا نے نَكَالَ الْاٰخِرَةِ آخرت کی
سختی مین کہ وہ جلنا ہے وَالْاُوْلٰى ؕ اور عذاب دنیا مین کہ ڈوبنا ہے یا دو کلمون کے وبال مین اوسے ماخوذ کیا پہلا کلمہ تو یہی ہے
کہ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى اور دوسرا کلمہ یہ ہے جو اوسنے کہا تھا کہ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِیْ اور ان دونون کلمون مین چالیس برس کا فرق تھا
شیخ رکن الدین علاؤالدولہ قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک وقت مجکو جوش ہوا تو مین منصور حلاج کی زیارت کو گیا مراقبہ کیا تو اونکی
روح مین نے علیین سے اعلیٰ مقام مین پائی تو مینے مناجات کی کہ خدایا یہ کیا حال ہے فرعون نے اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى کہا اور منصور نے
اَنَا الْحَقُّ دونون نے ایک دعوی کیا حسین حلاج کی روح علیین مین ہے اور فرعون کی روح سجین مین تو مجکو ندا پہونچی کہ فرعون
خود بینی مین پڑا بالکل اپنے ہی کو دیکھا مجکو گم کر دیا اور حسین حلاج نے مجھی کو دیکھا اپنے کو گم کر دیا تو ان دونون کے دعوے مین بڑا
فرق ہے مثنوی گفت فرعونی انا الحق گشت پست ✤ گفت منصوری انا الحق رست ✤ این انا را رحمت اللہ ای محب ✤ وان انا را
لعنت اللہ در عقب ✤ زانکہ آن سنگ سیہ بد وین عقیق ✤ آن عدو نور بود و وین عشیق ✤ آن انا ہو بود در سرای فضول ✤ نہ زروی
اتحاد واز حلول ✤ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰى ؕ تحقیق کہ فرعون کو پکڑنے مین البتہ نصیحت اور عبرت
پکڑنا ہے اوس شخص کے واسطے جسکی شان یہ ہے کہ ڈرتا ہے یہانتک کہ نافرمانی سے پرہیز کرکے حکم مانتا ہے ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا
کیا تم امر بعث و حشر کے منکر و بہت سخت اور دشوار ہو پیدایش کی رو سے اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰهَا ۟ یا آسمان اس بڑائی کے
ساتھ کہ بنایا اوسکو تمھارے سر پر رَفَعَ سَمْكَهَا اوٹھایا اوسکی چھت کو یعنی اوسکی بلندی کی مقدار کو زمین سے بلند کیا
فَسَوّٰىهَا ۙ پھر اوسکو سیدھا اور برابر کر دیا نے کچھ فتور اور قصور کے وَاَغْطَشَ لَیْلَهَا اور تاریک کیا اوسکی رات کو
وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ۪ اور نکالا اوسکے دن کو رات دن کی اضافت آسمان کی طرف اس جہت سے ہے کہ دن رات کے پیدا ہونے کا
سبب آسمان کی گردش ہے امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ دنیا مین رات دن آسمان کے سبب سے پیدا ہوتے ہین اسوجہ سے کہ آسمان آفتاب اور ماہتاب
پیدا ہین وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ اور زمین کو آسمان پیدا کرنے کے بعد دَحٰىهَا ؕ بچھایا اور پھیلایا جمہور علما اس
بات پر ہین کہ زمین کی خلقت آسمان پیدا ہونے کے قبل ہے اور اوسکا بچھایا جانا آسمان پیدا ہونے کے بعد اَخْرَجَ مِنْهَا نکالا
بچھائی ہوئی زمین سے مَآءَهَا اوسکا پانی چشمے اور نہرین پھاڑکر اور جاری کرکے وَمَرْعٰىهَا ۪ اور نکالین گھاس
اوگنے کی جگہین اور چرا گاہین اوسکی وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۙ اور پہاڑون کو محکم اور پائدار کر دیا زمین کا بچھانا پہاڑون کا
مضبوط جمانا نہرین چرا گاہین ظاہر کرنا مَتَاعًا لَّكُمْ فائدے کے واسطے ہے تمھارے لیے وَلِاَنْعَامِكُمْ ؕ اور تمھارے
چار پایون کے واسطے فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۟ پھر جب آئیگی بڑی بلا اور بڑی ہول جو
قیامت کی سب بلاؤن سے زیادہ سخت ہوگی اور وہ وہ ساعت ہے کہ دوزخیون کو دوزخ کی طرف ہنکائینگے اور
جنتیون کو جنت مین پہونچائینگے اِذَا کا جواب محذوف ہے تقدیر اوسکی یہ ہے کہ اوسوقت ہوگا جو کچھ ہوگا یَوْمَ

يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ جسدن کہ یاد کریگا انسان مَا سَعٰى ۙ وسکو جو کچھ کہ کوشش کی ہوگی اپنے عمل مین یعنی نامۂ اعمال اوسکے ہاتھ مین دینگے کہ پڑھے وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ اور ظاہر کیجائیگی دوزخ لِمَنْ يَّرٰى ۝ اوس شخص کے واسطے جو کہ دیکھتا ہی یعنی اسطرح دوزخ ظاہر کیجائیگی کہ جو بینائی والا ہی وہ دیکھیگا فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۙ پھر جو کوئی حد سے گذرا اور نہ ایمان لایا ہو وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۙ اور اختیار کیا اوسنے دنیا کی زندگی کو یعنی راہ آخرت چلنا بھول کر اوسکا کام نہ بنایا فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ تو بیشک دوزخ وہ اوسکے رہنے کی جگہ ہی وَاَمَّا مَنْ خَافَ اور مگر جو شخص ڈرا ہو مَقَامَ رَبِّهٖ اپنے کھڑے ہونے سے اپنے رب کے سامنے یعنی حساب اور عرض کے موقف مین وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ اور منع کیا اور روکا ہو اپنے نفس کو اوسکی آرزو سے یعنی حرام اور ناشایستہ تمنا سے فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ تو یقینی جنت وہ اوسکے آرام کرنے کی جگہ ہی فصول مین ہی کہ یہ آیت اوسکی شان مین ہی جو خلوت مین گناہ کا قصد کرے اور اوسپر قادر ہو اور نفس کے خلاف کرکے خدا سے ڈرے اور اوس کام سے باز رہے نظم گر نفسے نفس بفرمان تست ۰ در کفش آور کہ بہشت آن تست ۰ نفس کشندہ ہر نفسے سوے بہشت ۰ ہر کہ خلافش نفسے زد برست ۰ يَسْـَٔلُوْنَكَ پوچھتے ہین تجسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ السَّاعَةِ قیامت سے اور کہتے ہین اَيَّانَ مُرْسٰهَا ۙ کب ہی اوسدن کا قائم ہونا اور کس زمانہ مین آئیگا فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا ۙ کس چیز مین ہی تو اوسے یاد کرنے سے ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے کہ قیامت کا وقت حق تعالیٰ سے پوچھین ارشاد ہوا کہ ای ہمارے حبیب قیامت کا وقت جاننے سے تو کس چیز پر ہی یعنی اوسکا جاننا تیرا حق نہین ہی اوسے ہرگز نہ پوچھنا اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ۙ تیرے رب کی طرف ہی قیامت کا علم یعنی کسی کو اوسکی خبر نہ دیگا اسواسطے کہ اوسپر اطلاع خاصہ وہی حضرت جل شانہ کا ہی اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ۙ بیشک تو ڈرانے والا ہی اوسے جو ڈرے قیامت سے كَاَنَّهُمْ گویا کہ کافر يَوْمَ يَرَوْنَهَا جسدن دیکھینگے قیامت کو جسکے آنے کا وقت پوچھتے ہین لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً دیر نہین کی اونھون نے دنیا مین یا قبر مین مگر ایک شام اوس روز کی اَوْ ضُحٰىهَا ۝ یا صبح اوسکی جسکی شام مذکور ہوئی یعنی اوس روز کی ہول سے اپنی زندگی کی مدت بھول جائینگے اور ایسا سمجھینگے کہ دنیا مین نہ رہے تھے مگر ایک شام یا صبح

سورۃ عبس مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	اثنتان واربعون آیۃ
سورۂ عبس مکہ معظمہ مین نازل ہوئی ورو	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	بیالیس ۴۲ آیتین ہین

لکھا ہی کہ عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین حاضر ہوے اور حضرت روساء قریش کو دعوت اسلام کرنے مین مشغول تھے عبد اللہ بن ام مکتوم کو اندھے ہونے کے سبب سے یہ حال نہ معلوم ہوا کہ آپ کے پاس کوئی بیٹھا ہی اور آپ اوس سے باتون مین مشغول ہین آتے ہی بات کاٹ دی حضرت بات کاٹ دینے سے رنجیدہ ہوے اور چین بجبین ہوے اور عبد اللہ کی طرف سے منھ پھیر لیا تو حضرت جبرئیل یہ آیت لائے کہ عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۙ تیوری چڑھائی اور منھ

پھیر لیا اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝ؕ اس سبب سے کہ آیا اوسکے پاس اندھا یعنی عبداللہ اندھے ہونے کا ذکر کرنا رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کاٹ دینے مین عبداللہ کا عذر ظاہر فرماتا ہی وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۝ۙ
اور کس چیز نے تجھکو علم دیا شاید عبداللہ بن اُم مکتوم پاک ہوتا گناہون سے اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝ؕ یا نصیحت پکڑے پھر فائدہ دے
اوسکو تیرا نصیحت کرنا اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝ۙ مگر وہ جو بے پروائی کرتا ہی ایمان سے فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝ؕ تو تو اوسکی طرف مُنھ کرتا ہی
یعنی اوسکے ایمان کی حرص پر اوس سے متوجہ ہوتا ہی وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝ؕ اور نہین ہی تجھپر وبال اسکا کہ وہ بے پروا پاک نہو
اسلام قبول کرکے اسواسطے کہ تجھپر تو فقط حکم پہونچا دینا ہی بس وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝ۙ اور مگر وہ جو آیا تیرے پاس دوڑا ہوا تعلیم کی
طلب مین یعنی عبداللہ بن اُم مکتوم وَهُوَ يَخْشٰى ۝ۙ اور وہ ڈرتا ہی خدا سے یا تیرے پاس آکر کافرون کی ایذا سے فَاَنْتَ
عَنْهُ تَلَهّٰى ۝ۚ تو تو اوس سے مُنھ پھیر کر اورون کی طرف متوجہ ہوتا ہی لکھا ہی کہ جب حضرت جبریل یہ آیتین پڑھتے تھے
تو آپکا چہرہ مبارک متغیر ہوتا تھا لباب مین لکھا ہی کہ اوس سرو جویبار رسالت کی نرگس ایک ساعت بے آب و تاب ہو گئی
یعنی جہان آپکی نگاہ مین تیرہ و تار ہو گیا کہ آپ چلتے تھے اور راہ نظر نہ آتی تھی اور قریب تھا کہ چہرہ مبارک کا رنگ مکہ معظمہ کی
دیوارون کو مشرف فرمائے امام زاہد رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ بن اُم مکتوم
رضی اللہ عنہ کے پیچھے گئے اور اونھین پھیر کر مسجد مین پھر لائے اور اپنی چادر مبارک بچھا دی اور اونکا دل خوش کیا اور
اونکو اپنی چادر پر بٹھایا اور پھر جب کبھی آپ اونکو دیکھتے بزرگی کرتے اور فرماتے مَرْحَبًا بِمَنْ عَاتَبَنِيْ فِيْهِ رَبِّيْ یعنی مرحبا اوس
شخص کو کہ عتاب کیا مجھے اوسکے باب مین میرے رب نے اور لڑائی پر جاتے وقت دوبار آپنے مدینہ منورہ مین اونکو اپنا خلیفہ کیا اور جاننا چاہیے
کہ یہ صورت جو واقع ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطا نہ تھی اسواسطے کہ حکم اجتہاد سے آپ نے یہ کام کیا تھا اور آپکی کراہت
ابن ام مکتوم کے سوء ادب سے تھی کہ اونھون نے آپکی بات کاٹ دی مگر اندھے پن کے سبب سے معذور تھے كَلَّآ اِنَّهَا
تَذْكِرَةٌ ۝ۚ حقا کہ یہ قرآنی آیتین نصیحت ہین خلق کو فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝ۘ پھر جو چاہے یاد کر لیوے اوسے اور اوسکے سبب سے
نصیحت پکڑے اور یہ نصیحتین لکھی گئی ہین فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝ۙ اون صحیفون مین جو بزرگ کیے گئے ہین خدا کے
نزدیک مَّرْفُوْعَةٍ اوٹھائے گئے اور بلند قدر مُّطَهَّرَةٍ ۝ۙ پاک سب عیبون سے بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝ۙ
ہاتھ مین لکھنے والون کے یعنی فرشتون کے کہ لوح محفوظ سے اونھون نے لکھ لیے كِرَامٍ بزرگ خدا کے نزدیک یا وہ
فرشتے کریم اور مہربان ہین مومنون پر کہ اونکے واسطے استغفار کرتے ہین بَرَرَةٍ ۝ؕ نیک قُتِلَ الْاِنْسَانُ
لعنت کیا جائیو انسان یعنی کافر اور بعض کے قول پر عتبہ بن ابی لہب مراد ہی کہ پہلے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
داماد تھا آخر کو آپکی بیٹی کو طلاق دی اور بولا کہ کَفَرْتُ بِرَبِّ النَّجْمِ اِذَا هَوٰى یعنی کافر ہوا مین عتبہ قسم ہی ستارے کے رب کی
جب وہ طلوع کرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو نفرین کی اور بد دعا دی کہ اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا مِّنْ كِلَابِكَ
یعنی اے اللہ اس کافر پر مسلط کر دے ایک کتا اپنے کتون مین سے اور تھوڑا زمانہ نہ گذرا تھا کہ شیر اوسکا سر نوچ لیگیا اسی باب مین

حسان بن ثابت کا ایک قصیدہ ہی غرضکہ حق تعالیٰ اوسپر لعنت کرکے فرماتا ہی کہ مَآ اَكْفَرَهٗ ۝ کیا سخت کافر ہی خلق بھر مین
کچھ نہین خیال کرتا کہ خدا نے مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝ کس چیز سے پیدا کیا ہی اوسے مِنْ نُّطْفَةٍ ۭ مقدار آب منی سے
خَلَقَهٗ پیدا کیا ہی فَقَدَّرَهٗ ۝ پھر اندازہ ظاہر کیا اوسکا اعضا اور شکلون اور ہیئتون سے مان کے پیٹ مین ثُمَّ
السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝ پھر راہ باہر نکلنے کی آسان کردی اوسکو کہ پیدا ہوا اور نشو و نما پائی یہانتک کہ اپنی عمر کو پہونچا ثُمَّ
اَمَاتَهٗ پھر مار ڈالا اوسے اوسکی انتہاے عمر مین فَاَقْبَرَهٗ ۝ پھر خاک مین گاڑا اوسے کہ مردار کی طرح سرراہ نہ پڑا رہے
ثُمَّ اِذَا شَاۗءَ اَنْشَرَهٗ ۝ پھر جب چاہیگا زندہ کریگا اوسے اور پھر زندہ کرنے کا وقت اوسکی مشیت سے متعلق ہی كَلَّا
لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۝ حقا کہ نہین ادا کیا انسان نے جو کچھ خدا نے حکم کیا اوسے یعنی کافر نے عہد میثاق وفا کیا
اور ایمان اور طاعت کا حکم نہ مانا اور بعضون نے کہا ہی کہ سب آدمی مراد ہین اسواسطے کہ کسی آدمی نے احکام الٰہی کے حقوق
کما حقہ نہین ادا کیے اور نہ ادا کرسکتا ہی قطعہ بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش ٭ عذر بدرگاہ خدا آورد ٭ ورنہ سزاوار
خداوندیش ٭ کس نتواند کہ بجا آورد ٭ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝ پس چاہیے کہ نظر کرے انسان اپنے
کھانے کی طرف چشم عبرت سے اور دیکھے تو کہ کس طور سے کھانا پیدا کیا جاتا ہی اَنَّا صَبَبْنَا الْمَاۗءَ صَبًّا ۝ کہ گرایا
ہمنے پانی ابر سے گرانا ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝ پھر پھاڑی ہمنے زمین پھاڑنا فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا
حَبًّا ۝ پھر اوگایا ہمنے زمین مین دانہ کہ اوسے غذا کرسکین جیسے گیہون جو اور مثل اسکے وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝ اور
انگور اور سبز وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝ اور زیتون اور خرمے کے درخت وَّحَدَاۗىِٕقَ غُلْبًا ۝ اور باغ چار دیواری
کھچے ہوے گھنے گنجان بہت بڑے بڑے درختون والے وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝ اور میوے تر اور خشک یا چراگاہ یہ سب
ہمنے کیا مَّتَاعًا لَّكُمْ تمہارے فائدے کو وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ اور تمھارے چارپایون کے فائدے کو
فَاِذَا جَاۗءَتِ الصَّاۗخَّةُ ۝ پھر جب آئیگی آواز بہری کردینے والی یعنی ایسی سخت آواز کہ جو سنیگا بہرا ہو جائیگا
اس سے دوسری بار صور پھونکنا مراد ہی اور اِذَا کا جواب یہ ہی کہ دیکھوگے بہت ہولین اور شدتین يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ
وہ دن کہ بھاگیگا مرد مِنْ اَخِيْهِ ۝ اپنے بھائی سے باوجود موانست اور مہربانی کے وَاُمِّهٖ اور اپنی مان سے
باوصف اسکے کہ اوسکے حق بہت ہین وَاَبِيْهِ ۝ اور اپنے باپ سے باوصف اسکے کہ اوسکی شفقت اور مہربانی کا جوش
اپنے اوپر دیکھا ہی وَصَاحِبَتِهٖ اور اپنی جورو سے باوجود اس بات کے کہ وہ اوسکی مونس تھی وَبَنِيْهِ ۝ اور
اپنے فرزندون سے باوجود اس خیال کے کہ یہ ہمارے معین اور مددگار ہین لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ
ہر مرد کے واسطے اہل قیامت مین سے يَوْمَىِٕذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝ اوس دن ایک کام ہی کہ اوسے دوسرے
کام سے باز رکھیگا اس باب مین حضرت شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ نے ایک حکایت نظم فرمائی ہی حکایت نظم
کشتیے آورد در دریا شکست ٭ تختۂ زان جملہ بربالا نشست ٭ گربہ و موشے بران تختہ بماند ٭ کارشان بایکدگر تختہ نماند

نے زرگر بہ موش راہ سوے گریز * نے ز موش آں گربہ را چنگال تیز * ہر دو شان از ہول دریاے عجب * در تحیر باز ماندہ خشک لب *
در قیامت نیز این غوغا بود * یعنی آنجا نے تو و نے ما بود * وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۙ کچھ چہرے ہونگے اوس دن تاباں
اور درخشاں نور ایمان سے ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۚ خنداں اور شادماں دوزخ سے نجات پانے اور جنت مین پہونچنے کی
وجہ سے وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۙ اور چہرے ہونگے اوس روز غبار آلود تیرہ و تار کفر اور عناد کے سبب سے
تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۚ گھیر لیگی اونھین تاریکی اور سیاہی انکار اور گناہ کی وجہ سے اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جنکے چہرے
سیاہ اور گرد آلود ہونگے هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۚ وہ ہین کافر جھوٹے زیانکار تباہکار بدکردار

سُوْرَةُ كُوِّرَتْ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورہ تکویر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اونتیس ۲۹ آیتین ہین

حضرت عبد اللہ بن حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ جو کوئی دوست رکھے کہ گویا آنکھ سے روز قیامت کا احوال دیکھے اوسے چاہیے
کہ پڑھے اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۙ جب آفتاب لپیٹا جائے یعنی بساط آفاق سے اوسکے نور کا انبساط یعنی پھیلنا
زائل ہو مراد یہ ہی کہ بے نور ہو جائے وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۙ اور جب ستارے گندلے ہو جائین وَاِذَا
الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۙ اور جب پہاڑ اپنی جگھون سے اوکھڑ کر چلین ہوا مین روئی کی طرح وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۙ
اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیان جننے کے قریب پہونچی ہوئین کہ عرب کے مالون مین سے بہت نفیس مال ہی چھوڑ دی جائین یعنی
کسی کو اونکے چرانے کی پروا نہ رہے وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۙ اور جب وحشی جانور جمع کیے جائین اور ایک
دوسرے سے نین اور ایک کو دوسرے سے باہم ضرر پہونچانے کی مجال نہو خلاف عادت وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۙ اور جب
دریا ملائے جائین کھاری میٹھے کہ سب ملکر ایک دریا ہو جائے یا ٹھنڈا کر دین یا سب دریاؤن کو گرم کرکے بھڑکا دین فتوحات مین ہی
کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب دریا کو دیکھتے تو کہتے کہ یا بحر متی تعود نارا یعنی اے دریا کب عود کریگا تو آگ کی طرف وَاِذَا
النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۙ اور جب نفسون کو جوڑا کرین یعنی ہر ایک کو اوسکے مثلون کے ساتھ رفیق کرین جیسے
صالح کو صالح کے ساتھ اور بدکار کو بدکار کے ساتھ یا مومنون کو حور عین کے ساتھ جفت کرین اور کافرون کو شیاطین کے
ساتھ یا روحون کو بدنون سے ملائین وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۙ اور جسوقت لڑکیان زندہ دفن کی ہوئی پوچھی جاینگی
یعنی اونکے قاتلون سے اونکا حال پوچھینگے کہ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۚ کس گناہ پر مار ڈالی گئین زمانہ جاہلیت مین
اکثر عرب کی عادت یہ تھی کہ مفلسی کے خوف سے یا ننگ و عار کے مارے لڑکیون کو زندہ دفن کر دیتے تو حق تعالے نے
فرمایا کہ اونکے قاتلون سے سوال کرینگے اور ایک قول یہ ہی کہ لڑکی سے پوچھینگے کہ تو کیون قتل کی گئی اور اس سوال سے
یہ فائدہ ہی کہ لڑکی جواب دے کہ مجھے بیگناہ قتل کیا ہی تاکہ اوسکا قاتل شرمندہ اور لاجواب ہو جائے وَاِذَا الصُّحُفُ

نُشِرَتْ ۝ اور جسوقت اعمال نامے جو بندون کی موت کے وقت لپیٹے ہونگے کھولے جائین وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝
اور جسوقت آسمان اوکھاڑا جائے اور لپیٹا جائے وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۝ اور جسوقت دوزخ دہکائی جائے یعنی خدا کے
غضب کی آگ سے اور بھی زیادہ سے زیادہ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝ اور جسوقت جنت قریب کیجائے خدا کے دوستون سے تو
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝ جان لیگا ہر ایک جی وہ چیز جو حاضر کی ہوگی نیک اور بد کام جب تک آدمی یہ بارہ حال
جو مذکور ہوئے انمین سے چھ زمین دنیا پر چھ زمین محشر پر نہ دیکھ لیگا نہ جانیگا کہ کیا کیا ہی اور جب جانیگا تو دیکھیگا کہ ہر نیکی پر ایک بزرگی
اور عطا ہی اور ہر برائی پر ایک ملامت اور عتاب ہی تو نیکی پر حسرت کریگا کہ کیون زیادہ نکی اور بدی پر غم کھائیگا کہ مین نے کیون کی اور اس
حسرت و غم کچھ فائدہ نہ دیگا نظم تو امروز فرصت غنیمت شمار ✦ که فردا ندامت نباید بکار ✦ بکوش ای توانا که فردا بری ✦ که فردا نوانی
بسے غم خوری ✦ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ پھر قسم کھاتا ہون مین اون ستارون کی جو دن کو چھپ جاتے ہین الْجَوَارِ
الْكُنَّسِ ۝ جانے والے اپنے غروب ہونے کی جگہون مین چھپ جانے والے شعاع آفتاب مین کشف الاسرار مین ہی کہ ان
ستارون سے خمسہ متحیرہ مراد ہین یعنی زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد انکا خنوس پھرنا ہی اور کنوس ٹھہرنا اور بعضون نے
کہا کہ خنس چھپائی گائے ہی اور کنس ہرن وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝ اور قسم رات کی جب آگے آئے اور ہوا کو
تاریک کر دے یا جب پیچھے جائے اور اندھیرا جاتا رہے اور یہ کلمہ اضداد سے ہی وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝ اور قسم صبح کی
جب دم لے یعنی طلوع کرے اور اوسکا دم لینا اوسکے طلوع کی ابتدا ہی قسمین کھاکر ارشاد فرماتا ہی کہ اِنَّهٗ لَقَوْلُ
رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ بیشک قرآن البتہ پڑھنا بھیجے ہوئے کا ہی جو بزرگ ہی خدا کے نزدیک یعنی جبرئیل علیہ السلام تبیان مین ہی
کہ رسول کریم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین پہلے قول کے موافق ذِيْ قُوَّةٍ جبرئیل علیہ السلام کی صفت ہی
یعنی وہ قوت والے ہین موتفکات اوکھاڑے اور قوم ثمود کو اپنی سخت آواز سے ہلاک کرتے ہین عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ
مَكِيْنٍ ۝ نزدیک صاحب عرش کے جاہ و منزلت والا مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝ حکم مانا گیا فرشتون کے درمیان یعنی
جو کچھ وہ کہے سب آسمانون مین فرشتے اوسکا حکم مانتے ہین امانتدار وحی پہونچانے مین اور اگر رسول کریم سے حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہون تو وہ طاعت مین صاحب قوت ہین خدا کے نزدیک صاحب قدر و منزلت ہین
مطاع یعنی مستجاب الدعوات ہین امین یعنی اسرار غیب کے امانتدار ہین وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝ اور نہین ہی تمہارا
صاحب یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیوانہ جیسا کہ تم گمان کرتے ہو وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۝ اور تحقیق
کہ یقینی دیکھا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل کو اصلی صورت پر روشن کنارہ پر یعنی آفتاب طلوع ہونے کی جگہ پر وَمَا هُوَ
عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝ اور نہین ہی پیغمبر پوشیدہ چیز پر جو کچھ اوسے وحی پہونچے بخیل کہ تمکو تعلیم نہ دے اور تمسے چھپائے
وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝ اور نہین ہی قرآن بات شیطان راندے گئے کی فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝ پس
کہان تم جاتے ہو اور جو کلام صحیح اور درست ہی اوس سے کیون مونہ موڑتے ہو اِنْ هُوَ نہین ہی قرآن اِلَّا ذِكْرٌ

لِلْعٰلَمِیْنَ ؕ مگر نصیحت اہل عالم کے واسطے یا نہیں ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر شرف اہل عالم کے واسطے لِمَنْ شَآءَ بدل ہی عالمین سے یعنی قرآن نصیحت ہی اوس شخص کے واسطے جو چاہے مِنْكُمْ تم مین سے اَنْ یَّسْتَقِیْمَ ۝ یہ کہ مستقیم ہوجائے راہ خدا مین اور حق کی پیروی کرے اسباب نزول مین لکھا ہی کہ جبریل علیہ السلام یہ آیت لائے اور ابو جہل نے سنی تو بولا کہ جب یہ کام ہمارے واسطے ہی اور ہماری خواہش سے علاقہ رکھتا ہی اگر ہم چاہین تو مستقیم ہوجائین نہ چاہین تو نہون تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا تَشَآءُوْنَ اور نہین چاہتے ہو استقامت و ہدایت کو اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ مگر یہ کہ چاہے اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ رب سب اہل عالم کا اور تمھارے چاہنے کو کچھ اثر نہین ہی شیخ ابو بکر واسطی قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ خدا نے تجکو سب وصفون مین عاجز کیا ہی تو نہین چاہتا مگر اوسکی مشیت سے اور تو نہین کرتا مگر اوسکی قوت سے اور تو حکم نہین مانتا مگر اوسکے فضل سے اور تو گناہگار نہین ہوتا مگر اوسکے چھوڑ دینے سے کہ وہ تجکو چھوڑ دیتا ہی پھر تو کیا کام رکھتا ہی اور کس کام پر ناز کرتا ہی حال آنکہ تجکو کچھ قوت اور قدرت نہین ہی **شعر** ز سرتا پا ہمہ ہیچیم در ہیچ + چہ باشد سر بسر ہا ہیچیم در ہیچ +

وَهِیَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰیَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّیَّةٌ
اور وہ اونیس آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ انفطار مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ جسوقت آسمان پھٹ جائے وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝ اور جسوقت تارے گر جائین تبیان مین ہی کہ تارے قندیلون کی طرح طاق فلک کے سامنے سے نور کی زنجیرون مین لٹکتے ہین اور وہ زنجیرین فرشتون کے ہاتھون مین ہین جب اہل آسمان مر جاینگے تو زنجیرین اونکے ہاتھون سے گر پڑینگی اور تارے زمین پر آپڑینگے وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ اور جب دریا جاری کیے جائین یعنی بعض کو بعض مین کھولدین اور سب ایک دریا ہوجائے وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝ اور جب قبرین تلے اوپر کردی جائین یعنی خاک کو شورش مین لائین تاکہ اوسمین جو دفن ہین مردے وغیرہ وہ ظاہر ہوجائین اور مردے جی اوٹھین تو عَلِمَتْ نَفْسٌ جان لیگا ہر نفس مَّا قَدَّمَتْ وہ چیز جو آگے بھیجی نیک کام یا گناہ وَاَخَّرَتْ ۝ اور جو پیچھے چھوڑا عمل یا توبہ ترک کرنا اور بعضون نے کہا ہی کہ جانیگا ہر شخص کہ اوسنے اول عمر مین کیا کیا اور آخر عمر مین کیا کیا اوسوقت جب کافرون سے خطاب ہوگا کہ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ اے آدمی کس چیز نے تجکو فریب دیا کہ تو کافر ہوگیا بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ۝ اپنے رب کے ساتھ جو کرم کرنے والا ہی کہا ہی کہ اوسکا فریب دینے والا اوسکا دشمن ہی جو اوسکے ساتھ مسلط تھا یعنی شیطان یا اوسکا جہل یا اپنی خواہش کی پیروی کرنا یا دنیا کی محبت بعضون نے کہا ہی کہ اس آیت کا نزول ابو الاسدین کی شان مین ہی کہ اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رنج دیا اور کوئی سختی اوسپر نہ پہونچی اس مقام پر اوسے فرماتا ہی کہ تجھے کس چیز نے غرہ کر دیا کہ خدا کے عذاب سے بیخوف ہوگیا اور خدا کے مہلت دینے سے مغرور ہوگیا تھا علما کا ایک گروہ اس بات پر ہی کہ یہ خطاب عام ہی سب آدمیون سے اسکے معنی یہ ہین کہ اے انسان کس چیز نے تجکو مغرور کر دیا کہ تو

گناہگار ہوگیا خدا کے حکم مین اور اوسکی نافرمانی مین دلیر ہوگیا شیخ منصور عمار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر خدا مجھسے یہ سوال کرے تو مین کہون
غَرَّنِیْ کَرَمُكَ یعنی مجھے تیرے کرم نے مغرور کر دیا معالم التنزیل مین ہی کہ اہل اشارت کہتے ہین کہ اس محل پر اسم کریم کا لانا بندہ کو تعلیم
کرنے کی جہت سے ہی تاکہ بندہ کہے کہ مین فریب مین آیا تیری کریمی کے سبب سے نظم چون تو دادی مژدۂ لَاتَقْنَطُوْا ✤ من چرا ترسم
ز عصیان و عتو ✤ چون تو ہا شکستہ را سازی درست ✤ پس خطا ہا بر امید عفو تست ✤ اَلَّذِیْ خَلَقَكَ ایسا خدا ہے جسنے تجھکو
پیدا کیا اور تو کچھ نہ تھا فَسَوّٰىكَ پھر درست کیے تیرے اعضا اور اجزا فَعَدَلَكَ ۝ پھر پھیر تجھکو اور حیوانون کی خلقت سے
اور صاحب تمیز کر دیا ایسی خلقت کے ساتھ جو اونکی خلقت سے جدا ہی فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝ جس
صورت مین چاہا ترکیب دی تجھکو اور ایک عضو مین دوسرا عضو اور ایک جزو سے دوسرا جزو ملا دیا كَلَّا نہین ہی ایسا جیسا تم گمان
کرتے ہو کہ قیامت نہوگی بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بلکہ تم تکذیب کرتے ہو بِالدِّیْنِ ۝ روز جزا کی عناد کی راہ سے وَاِنَّ عَلَیْكُمْ
اور یقینی تم پر یعنی تمھارے افعال اور اقوال پر لَحٰفِظِیْنَ ۝ البتہ نگاہبان ہین فرشتے كِرَامًا كَاتِبِیْنَ ۝ بزرگ خدا کے
نزدیک لکھنے والے روز تمھارے اعمالنامے یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ جانتے ہین جو کچھ تم کرتے ہو نیک اور بد اور اپنے علم کی
رو سے لکھتے ہین اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝ بیشک نیک کام والے اور فرمانبردار لوگ البتہ بہشت مین ہین وَاِنَّ
الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۝ اور تحقیق کہ جھوٹے اور حشر کے منکر البتہ دوزخ مین ہین یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ۝ داخل ہونگے
اوسمین روز حساب یعنی قیامت کے دن وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِیْنَ ۝ اور نہین ہین فجار دوزخ سے غائب یعنی ہمیشہ
دوزخ مین رہینگے کبھی نہ نکلینگے وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۝ اور کس چیز نے علم دیا تجھکو یعنی تو کیا جانے کہ کیا ہی
جزا اور حساب کا دن ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۝ پھر تو کیا جانے کہ کیا ہی روز شمار یہ مبالغہ اوس روز کی
شان کی تعظیم کی جہت سے ہی یعنی اوسکی کیفیت کوئی نہین دریافت کرسکتا یَوْمَ لَا تَمْلِكُ وہ دن کہ مالک نہ ہوگا
نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْـًٔا کوئی نفس کسی نفس کے واسطے کچھ منفعت یا مضرت کا یعنی کوئی یہ طاقت نہ رکھیگا کہ اپنی قوت یا قدرت سے
کچھ نفع یا ضرر کسی کو پہونچا سکے وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝ اور حکم اوس روز خدا کے واسطے ہی جسے اور جسکے حق مین
چاہیگا مرتبہ شفاعت عطا کریگا جسے چاہیگا جنت مین داخل فرمائیگا جسے چاہیگا دوزخ مین بھجوائیگا ✤

سورۃ المطففین مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝	وھی ست و ثلثون اٰیۃ
سورۂ تطفیف مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھتیس ٣٦ آیتین ہین

لکھا ہی کہ اہل مدینہ تول ناپ مین بڑی خیانت رکھتے تھے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت
کرکے مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوسے تو اثناے راہ مین یہ سورت نازل ہوئی کہ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۝ ویل
واسطے کم کرنے والون کے تول ناپ مین کہتے ہین کہ مدینہ مین ایک مرد تھا کہ اوسے ابو جہینہ کہتے تھے وہ دو صاع

رکھتا تھا ایک بہت بڑا کہ اس سے وہ مول لیتا تھا ایک بہت چھوٹا کہ اوس سے بیچتا تھا حق تعالی نے اونکی شان مین آیۃ بھیجی
الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا وہ لوگ جو لیتے ہین پیمانہ سے عَلَى النَّاسِ لوگون سے اپنے واسطے تو يَسْتَوْفُونَ ۝
پورا لیتے ہین وَإِذَا كَالُوهُمْ اور جب ناپتے ہین أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۝ یا تولتے ہین لوگون کے واسطے
تو اونکے حق گھٹاتے ہین اور اونکو نقصان پہونچاتے ہین فصول ستہ مین ہے کہ جو کوئی تول ناپ مین کمی کرتا ہے کل قیامت کے دن اوسے
دوزخ کے گڑھے مین ڈال کر آگ کے دو پہاڑون کے بیچ مین بٹھائینگے اور حکم دینگے کہ ان دونون کو تول اور ناپ پس وہ اونکو تولے ناپیگا
اور جلیگا بیت تو کم دہی و بیش ستانی بکیل و وزن • روزی بود کہ از کم و بیشت خبر کنند • أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ کیا نہین جانتے
اور یقین نہین رکھتے وہ لوگ جو بہت لیتے اور کم دیتے ہین کہ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ ۝ یہ کہ وہ لوگ اوٹھائے گئے ہونگے
لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ اوس دن کے واسطے جو بڑا ہے يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ جس دن کھڑے ہونگے لوگ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝
اہل عالم کے رب کے حکم کے واسطے یعنی جب تک حکم نہ پہونچیگا کھڑے ہی رہینگے اور وہ ہیبت کا مقام ہوگا کہ اہل عرصات تین سو برس
کھڑے رہینگے اور کسی کو بات کی مجال نہوگی یہانتک کہ حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین شفاعت کرینگے اور
خلق کو مقام ہیبت سے محاسبہ کے موقف مین لائینگے اور یہ شفاعت کبری ہوگی كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ حقا کہ کافرون کے
نامۂ اعمال لَفِي سِجِّينٍ ۝ سجین مین ہونگے اور وہ ایک بڑا پتھر ہے اندر سے خالی دوزخ کے نیچے چھپا ہوا جو کافرون کی جگہ ہے
اور کافرون کے نامۂ اعمال وہان ہونگے کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فاجرون کے اعمالنامے آسمان پر لیجاتے ہین
آسمان اوسکے قبول سے انکار کرتا ہے وہان سے پھیر لاتے ہین زمین پر وہ بھی قبول نہین کرتی تو ساتوین زمین کے نیچے لیجاتے ہین
سجین مین جو ابلیس اور اوسکے لشکر کی جگہ ہے اور وہان رکھتے ہین وَمَا أَدْرَاكَ اور تو کیا جانے کہ مَا سِجِّينٌ ۝ کیا ہے
سجین یعنی ہول اور ہیبت اور کفار فجار کے نامۂ اعمال کی جگہ ہے کہ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ۝ ایک کتاب ہے لکھی ہوئی اور نشانی کی ہوئی
ایسی نشانی کہ جو کوئی دیکھیگا جان لیگا کہ اوسمین نیکی نہین ہے وَيْلٌ یہ ایک کلمہ ہے سب برائیون کو جامع یعنی عذاب سختی شدت محنت
يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ اوس روز تکذیب کرنے والون کے واسطے ہے الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ جنھون نے تکذیب کی ہے
بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ روز جزا کی اور اوسے باور نہین رکھا ہے وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ اور تکذیب نہین کرتا اوس روز جزا کی
إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝ مگر ہر ظالم حد سے گذرا ہوا گنہگار اور بیباک کہ إِذَا تُتْلَىٰ جب پڑھی جاتی ہین عَلَيْهِ
آيَاتُنَا اوسپر آیتین ہمارے کلام کی تو قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ کہتا ہے جہل اور حق سے انکار کی شدت سے
کہ یہ کہانیان ہین اگلون کی كَلَّا ایسا نہین ہے جو وہ کہتے ہین بَلْ سکتہ رَانَ بلکہ غرور اور غفلت کا پردہ ڈالدیا ہے عَلَىٰ قُلُوبِهِم
اونکے دلون پر یا انکار کا زنگ و سیر لگا دیا ہے مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ اوسے جو تھے وہ کہ کرتے تھے گناہ یعنی برائیون کی شامت سے
اونکے دلون کو زنگ کھا گیا اور وہ بیکار ہوگئے حدیث مین ہے کہ بندہ جب گناہ کرتا ہے تو ایک سیاہ نقطہ اوسکے دل مین پڑتا ہے یہانتک نوبت
پہونچتی ہے کہ اوسکا تمام دل سیاہ ہوجاتا ہے كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ حقا کہ وہ کرامت اور رحمت سے اور بہت صحیح یہ ہے کہ دیدار

خالص ہے جسمین میل نہین ہے اور وہ لوگ جنکی محبت پیدا ہوئی ہو اوسکے بجنسیکی شراب مین کبھی دوسری چیز ملی ہوئی ہے مگر کیفیت اس شراب کی
مقربون کو ہے جسکا ذکر ہے مختوم ہے صاف نوشان وکی رائند ... اس تفسیر یہ ہے کہ رحیق اوس شراب کی طرف اشارہ ہے
جو خالص ہے کہ جو زنگارون کی کدورت سے اور اونکے ظروف سے سرمہر ہو اور اصفیا کے دل ہین کہ اونپر خلوص کی محبت ہو اور
تسنیم اعلیٰ مراتب محبت ہے یعنی محبت ذاتیہ اور مقربین وہ لوگ ہین جنکو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کا مرتبہ حاصل ہے اور جب تک
فرش قرب پر مجلس انس اور ریاض قدس مین ساقی رضا کے ہاتھ سے کوئی اس شراب ناب کا ایک جرعہ نہ چکھے ان باتون کے بھید کی بو اوسکے
مشام جان مین نہین پہونچتی بیت سرمایۂ ذوق دو جہان مستی عشق است * آنہا کہ ازین می نچشیدند چہ دانند * لکھا ہے کہ وہ سارے
قریش کے ... اصحاب کو دیکھکے جیسے حضرت عمار خباب صہیب بلال ... تو ہنستے اور مسخراپن کرتے تھے تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا بیشک وہ لوگ جنھون نے شرک کیا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تھے ان لوگون سے جو ایمان لائے
يَضْحَكُوْنَ ۖ کہ ہنستے ہین وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ اور جب گذرتے ہین مومنون کے ساتھ يَتَغَامَزُوْنَ ۝ غمزہ کرتے ہین
آنکھون سے یعنی ہنسی کے واسطے اشارے کرتے ہین کشاف مین ہے کہ ایک دن حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ایک مسلمان کے ساتھ جاتے تھے
منافقون کا ایک گروہ ہنسا اور چشم و ابرو سے اشارے کرکے ہنسی و مسخراپن کیا اور اپنے یارون کے پاس جاکر بولے کہ ہمارا سردار ہمارا
رئیس آج اصلع تھا یعنی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور اس بات پر بہت ہنسے ہنوز حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد نبوی مین نہ پہونچے تھے
کہ یہ آیتین نازل ہوئین کہ مجرم اور منافق لوگ مومنون پر ہنستے ہین اور چشم و ابرو سے اشارہ کرتے ہین وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اور
جب پھرتے ہین اِلٰٓى اَهْلِهِمُ اپنے لوگون کی طرف تو انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۖ پھرتے ہین خوش خرم اوس بات پر
جو کی ہے وَاِذَا رَاَوْهُمْ اور جب دیکھتے ہین کافر اور منافق مومنون کو تو قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ کہتے ہین ایک
دوسرے سے کہ یہ لوگ جو محمد کی متابعت کرتے ہین لَضَآلُّوْنَ ۙ البتہ گمراہ ہین وَمَآ اُرْسِلُوْا حال آنکہ نہین
بھیجے گئے ہین کافر اور منافق عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۝ مومنون پر نگاہبان کہ اونکی ضلالت اور ہدایت پر گواہی دین
فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پس آج کے دن وہ لوگ جو ایمان لائے ہین مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۝
کافرون کے حال سے ہنسینگے عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ۝ جواہر کے جڑاؤ تختون پر بیٹھے ہوئے دیکھینگے
اونکو کہ دوزخ مین کسطرح اونپر عذاب ہوتا ہے اور زنجیرون طوقون مین کیونکر جکڑے ہوئے ہین صحابہ کا قول ہے
کہ بہشت کا ایک دروازہ کھول کر دوزخیون سے کہینگے کہ جنت مین چلے آؤ وہ جلدی جنت کی طرف دوڑینگے جب اوس
دروازے پر پہونچینگے تو بہشت کے دربان دروازہ بند کر دینگے اور وہ کافر رنجیدہ اور غمگین دوزخ کی طرف پھرینگے
مومن لوگ اس حال سے ہنسینگے هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ کیا جزا دیے گئے کافر مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝
اون کامون کی جو دنیا مین کیا کرتے ہنسی اور مسخراپن یعنی مومنون کے دلون کی تسلی کے واسطے ہنسنا اونکے
دشمنون کو جزا دی کہ دنیا مین کافر جو مومنون پر ہنستے تھے آج قیامت کے دن مومن کافرون کے حال پر ہنستے ہین

سورۃ الانشقاق مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وہی خمس وعشرون آیۃ
سورۂ انشقت مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پچیس ۲۵ آیتین ہین

اِذَا السَّمَاۗءُ انْشَقَّتْ ۝ جسوقت آسمان پھٹ جائیگا فرشتون کے اوترنے کو وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝
اور سنے اور حکم مانے اپنے رب کا اور سزاوار رہوا ہی آسمان خدا کے حکم کی اطاعت کا وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ اور
جسوقت زمین کھینچی جائے یعنی پہاڑون اور دریاؤن کو بیچ سے اوٹھالین اور اوسے چوڑان مین کھینچین وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا
وَتَخَلَّتْ ۝ اور باہر ڈالدے جو کچھ اوسکے اندر ہی خزانے اور مردے اور سب سے خالی ہوجائے وَاَذِنَتْ
لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ اور فرمانبردار ہوجائے اپنے رب کے حکم کی اور لائق ہو حکم ربانی سننے کی جب ایسا ہوگا تو انسان
ثواب اور عذاب دیکھیگا يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اے آدمی بیشک تو کام کرنے والا ہی رنج اور کوشش کے ساتھ
اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا اپنے رب کی جزا کی طرف کام کرنا جد اور جہد کے ساتھ فَمُلٰقِيْهِ ۝ پس تو ملاقات کرنے والا ہی
اپنے عمل کی یعنی اپنے عمل کا جزا کی فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ پھر مگر وہ شخص کہ دیا جائے كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝ نوشتہ اوسکے
اعمال کا اوسکے داہنے ہاتھ مین فَسَوْفَ يُحَاسَبُ تو قریب ہی کہ حساب کیا جائے حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝ حساب آسان
بے تنگی اور بے جھگڑے وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ اور پھریگا اپنے لوگون کی طرف یعنی مومنون کے گروہ کی جانب یا اپنے
قبیلے کے مسلمانون کی طرف یا اپنی جورؤن حورعین کی طرف مَسْرُوْرًا ۝ خوشدل اوس سبب سے جو بھلائی اور بزرگی اوسنے
پائی ہو وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ اور مگر وہ شخص کہ دیا جائے كِتٰبَهٗ وَرَاۗءَ ظَهْرِهٖ ۝ اوسکا نامۂ اعمال اوسکے پیٹھ پیچھے
اودھر اوسکا نامۂ اعمال اوسکے ہاتھ مین پھینکنگے اودھر شخص فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝ جلدی پکاریگا یعنی تمنا کریگا
ہلاکت کی یا یاثبورا کہیگا اور یہ کلمہ بھی طلب ہلاکت کا ہی وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝ اور پہونچ جائیگا جلتی آگ مین اِنَّهٗ كَانَ
فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝ یقینی شخص تھا اپنے لوگون مین دنیا مین خوش اور زمان مال فانی اور جاہ نا پائدار پر اِنَّهٗ ظَنَّ
تحقیق کہ اوسنے گمان کیا ہی اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝ یہ کہ نہ پھریگا خدا کی طرف یعنی اوسکا بعث اور حشر نہوگا بَلٰۤى ہان اوسکا
بعث وحشر ہوگا اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بیشک اوسکا خدا ہی بِهٖ بَصِيْرًا ۝ اوسکے احوال اور اعمال کو دیکھنے والا بس اوسے چھوڑ نہ دیگا
بلکہ محشر مین لائیگا اور اوسکے اعمال کی جزا اور سزا اوسے پہونچائیگا فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ پھر قسم کھاتا ہون مین شفق کی اور
وہ ایک سرخی ہی کہ غروب آفتاب کے بعد مغرب کے کنارے مین دکھی جاتی ہی اور اوسکا غائب ہوجانا وقت عشا کی علامت ہی امام مالک اور
امام شافعی اور صاحبین رحمہم اللہ تعالی کے مذہب پر اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر وہ ایک سفیدی ہی کہ اوسکے بعد سرخی
دکھائی دیتی ہی اور ایک گروہ اس بات پر ہی کہ وہ سفیدی اصلا غائب نہین ہوتی بلکہ ایک کنارے سے دوسرے کنارے کی طرف آتی جاتی ہی
وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝ اور قسم رات کی اور اوس چیز کی کہ رات جسے جمع کرتی ہی اور چھپا لیتی ہی یعنی قسم اوسکی جسے

رات کی تاریکی چھپا لیتی ہے وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝ اور قسم چاند کی جس وقت کہ پورا ہو جاتا ہے اور بدر ہوتا ہے کہ رات کے پہلے حصہ میں ہوتا ہے
لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ کہ البتہ پہونچوگے اور ملو گے تم ایک حال کو بعد ایک حال کے کہ اونمین سے ہر ایک پہلے سے
بہت سخت اس سے موت اور روز قیامت کی شدتین اور اوسکے ہولون کے مقامات سے ہین ایک کے بعد ایک دیکھے جاوینگے
تفسیر زاہدی مین ہے کہ بنی آدم کا ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پہلے نطفہ ہو پھر علقہ پھر مضغہ پھر لوتھڑا اور ہڈی اور
دوسری خلقت اور پیٹ کے اندر کا بچہ اور پیدا ہوا بچہ اور دودھ پیتا بچہ اور پیرون چلتا ہوا بچہ اور جوانی کے قریب پہونچا ہوا لڑکا
اور جوان ادھیڑ اور بوڑھا ہو جاتا ہے آخر احوال تک فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ پھر کیا ہے آدمیون کو کہ باوجود اس حال کے
نہین ایمان لاتے خدا اور رسول اور روز جزا کا وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ اور جب پڑھا جاتا ہے اونپر قرآن تو
لَا يَسْجُدُوْنَ ۝ نہین سجدہ کرتے اوسکی تلاوت کے واسطے بعضے علما نے یہان پر سجدہ کیا ہے اور اکثر نے سورت کے آخر پر
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہان پر سجدہ کرتے اور کہتے کہ حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے مین نے یہان پر سجدہ کیا ہے قرآنی
سجدون مین یہ تیرھوان سجدہ ہے صاحب فتوحات نے اس سجدہ کو جمع کا سجدہ کہا ہے کہ قرآن سننے کے بعد ہے اور قرآن جامع ہے تنزیہ اور
تقدیس کی صفتون کو اور کافرون کا سجدہ نہ کرنا دلیل کی کمی اور انقطاع حجت کے سبب سے نہین ہے بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بلکہ وہ
لوگ جو کافر ہیں يُكَذِّبُوْنَ ۝ تکذیب کرتے ہین قرآن کی اور اوسکی آیتون مین غور اور فکر نہین کرتے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بِمَا يُوْعُوْنَ ۝ اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ نگاہ رکھتے ہین اپنے دل مین کفر اور مومنون کے ساتھ کینہ فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ پس خبر کر دے انکو عذاب دردناک کی اور بشارت کا لفظ ہنسی کے واسطے ہے اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مگر وہ لوگ
جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے لَهُمْ اَجْرٌ اونکے واسطے اجر ہے غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝
نہ گھٹایا ہوا نہ کاٹا ہوا نہ احسان رکھا ہوا

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ بروج مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ بائیس ۲۲ آیتین ہین

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ قسم آسمان کی کہ برجون والا ہے اس سے بارہ برج مراد ہین یا قمر کی منزلین یا آسمانون کے دروازے
وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝ اور قسم دن وعدہ کیے ہوئے کی یعنی روز قیامت کی وَشَاهِدٍ اور قسم گواہ کی کہ اللہ ہے سب کو دیکھتا
اور جانتا ہے وَّمَشْهُوْدٍ ۝ اور قسم اوسکی جسپر گواہی دی گئی ہے کہ وہ بندہ ہے اور بعضون کے نزدیک شاہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین
اور مشہود آپکی امت یا گواہ آپکی امت ہے اور مشہود اگلی امتین یا شاہد حفظہ فرشتے ہین اور مشہود بنی آدم یا شاہد اعضا ہین اور مشہود
آدمی اور دوسرے اقوال کے موافق شاہد اور مشہود یا حجر اسود اور حاجی لوگ ہین یا عرفہ اور اوس مقام کے حضار یا قربانی کا دن اور
ذبح کرنے والے یا جمعہ کا دن اور اوس روز کے نمازی یا آدم علیہ السلام اور اونکی ذریت یا عیسیٰ علیہ السلام اور اونکی

امت یادن لات اور اونمین عمل کرنے والے اور بہر تقدیر یہ قسمین کھا کر ارشاد فرمایا کہ قُتِلَ ہلاک کیے گئے اور ملعون ہوے اَصْحٰبُ
الْاُخْدُوْدِ ۝ گڑھون والے اور وہ بُت پرست تھے ذونواس یمنی کے لوگ ذونواس بادشاہ تھا اوسکے زمانہ مین ایک ساحر تھا
کاہن شعبدہ باز بادشاہ کی سلطنت کا مدار اوس ساحر پر تھا جب وہ بوڑھا ہوا تو بادشاہ سے عرض کی کہ اب مین تو بوڑھا ہوا میرے
قوی مین بالکل ضعف آگیا نظم دیدہ از ہر شعاع تیرہ شود ÷ گوش وقت سماع خیرہ شود ÷ نہ زبان را مجال گویائی ÷ نہ تن خستہ را توانائی ÷
صلاح اسی مین ہے کہ ایک جوان اصیل عاقل تیز فہم میرے سپرد کیجیے کہ جو کچھ مین جانتا ہون اوسے سکھا دون اور میرے بعد وہ میرا خلیفہ ہو
کہ سلطنت کے امور اوسکے سبب سے منتظم رہ سکین بادشاہ کو یہ بات پسند آئی اوسکے مقصود کے موافق ایک لڑکا اوسکے سپرد کیا
ساحر بڑے اہتمام کے ساتھ اوسکی تعلیم مین مشغول ہوا ایک دن وہ لڑکا ایک راہب کے عبادتخانہ مین گیا اوسکے احوال سے
مطلع ہوکر رہبانیت کا طریقہ پسند کیا اور راہب کے دین پر متدین ہو گیا اور خداپرستی اختیار کی روز بہانہ کرتا کہ مین ساحر پاس
تعلیم لینے جاتا ہون اور راہب پاس آکر اوس سے صحبت رکھتا یہانتک کہ مرد عاقل کامل عامل مستجاب الدعوات ہوگیا اتفاقاً کار
ایک دن راہب کے پاس سے باہر نکلا اپنے گھر جاتا تھا ایک اژدہے نے سر راہ آکر لوگون پر رستہ بند کر دیا تھا خلق ہر طرف سے حیران تھی
جب وہ جوان آگے آیا تو اسم اعظم پڑھ کر اژدہے کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور بولا کہ ای اژدہے راہ چھوڑ دے اپنے ٹھکانے پھر جا
پس اژدہا چلا گیا اس جوان کی خبر شہر مین مشہور ہوئی پھر ایک اور وقت ایک شیر راہ پر آیا جوان نے ایک بات اوسکے کان مین کہدی
وہ بھی رستے سے دور چلا گیا اب حاجتمند لوگ اوس جوان کے پاس آنے لگے اور اوسکی دعا سے سب اپنی مرادین پانے لگے
یہانتک کہ بادشاہ کا دربان جو اندھا ہوگیا تھا وہ بھی اوس جوان کے پاس آیا اور دعا کی استدعا کی جوان نے کہا کہ اگر تو میری
متابعت کر اور میرا بھید چھپا تو تیری آنکھین روشن کر دون دربان نے بسر و چشم قبول کر لیا اور عہد کیا جوان نے اوسکو کلمہ شہادت
تلقین کیا اور اوسکے حق مین دعا کی اوسکی آنکھین روشن ہوگئین دربان روشن چشم بادشاہ پاس آیا ذونواس بادشاہ نے تعجب کی راہ سے
اوس سے پوچھا کہ تیری آنکھ کیونکر اچھی ہوئی وہ بولا کہ خدا نے مجکو صحت بخشی بادشاہ نے کہا کہ تیرا خدا کون ہے دربان نے جواب دیا کہ
اَللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ بادشاہ نے حیلہ کی راہ سے کہا کہ تو نے یہ تعلیم و تلقین کس سے پائی کہ مین بھی اوسکا گرویدہ ہون دربان کو بادشاہ کے
اسلام قبول کرنے پر جو خوشی ہوئی تو خوشی کے مارے جوان کا تمام قصہ کہدیا بادشاہ نے جوان کو بلایا اور اوسکے عقیدے پر مطلع ہوا
ہر چند لوگون نے کوشش کی مگر وہ جوان اپنے عقیدے سے نہ پھرا حکم ہوا کہ اسے دریا مین ڈبو دو لوگون کی ایک جماعت اسے دریا کے
کنارے لے گئی اوسنے جو دعا کی تو یہ سب لوگ ڈوب گئے اور وہ صحیح سلامت دریا کے کنارے سے پھرا بادشاہ کو یہ خبر پہونچی ایک
گروہ کو خاص کیا کہ اوسے پہاڑ پر لیجائین اور نیچے ڈھکیل دین جب پہاڑ پر پہونچے تو جوان نے دعا کی ایک ہوا اوٹھی اور اوسنے
اون لوگون کو پہاڑ پر سے نیچے گرا دیا اور وہ جوان صحیح سالم رہا پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے آگ مین ڈالدو غرضکہ بادشاہ کے
لوگ جلے اور اوس جوان پر آنچ نہ آئی پھر اوسے سولی پر لٹکایا اور تیر مارے کوئی تیر اوسپر کارگر نہوا تو جوان بولا کہ ای بادشاہ خدا پر
ایمان لا کہ یہ سب اوسکی قدرت کے آثار تو دیکھ چکا بیت مبدع ہر چیز کہ بود و نیست ہست ÷ مخترع ہر چہ وجود و نیست ہست ÷

بادشاہ نے عداوت اور عناد اختیار کر کے کہا کہ مین تجکو قتل ہی کرنا چاہتا ہون جوان بولا کہ اگر تیری یہی مراد ہی تو ایک تیر کمان پر رکھ اور کہہ کہ
اس غلام کے خدا کے نام کے ساتھ مین یہ تیر مارتا ہون یہ کہکر مجکو تیر مار بادشاہ نے ایسا ہی کیا تیر اوسکے مقتل پر پہونچا جوان نے شربت
شہادت پیا جتنے آدمی وہان حاضر تھے سب یکبار بولے کہ ہم اس غلام کے رب پر ایمان لائے پس بادشاہ غصہ مین آیا اور حکم دیا
اوسکے حکم سے کئی جگہ زمین مین گڑھے کھودے اور اونمین آگ جلائی اور پہاڑون کے کنارے پر لوگ بیٹھے اور لوگون کو گرفتار کرنا شروع کیا
جسے لاتے وہ لوگ اوس سے پوچھتے اگر وہ خدا پر ایمان رکھتا تو اوسے گڑھون مین ڈال کر جلا دیتے تو حق تعالی اون ظالمون کو زمین مین
گڑھون والا اور پہاڑون والا فرماتا ہی النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ اوس آگ والے جو ایندھن والی تھی یعنی لکڑیان ڈالکر
جلائی تھی اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ جب وہ لوگ آگ کے کنارے بیٹھے تھے وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ اور
بادشاہ اور اوسکے لوگ جو کرتے تھے بِالْمُؤْمِنِيْنَ مومنون کے ساتھ شُهُوْدٌ ؕ حاضر اور اوسے مشاہدہ کرنے والے تھے
وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اور عیب نہ پکڑا اور انکار نہ کیا اصحاب اخدود نے مومنون سے کچھ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا مگر یہ کہ ایمان
لائین بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ خدا پر جو غالب ہی کہ اوسکے عذاب سے ڈرنا چاہیے الْحَمِيْدِ ۙ تعریف کیا ہوا کہ اوسکی رحمت سے
امیدوار ہونا چاہیے الَّذِيْ لَهٗ وہ خدا جسکے واسطے ہی مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ بادشاہی آسمانون اور
زمینون کی وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؕ اور خدا سب چیزون پر مومن اور کافر کے افعال اور اقوال پر گواہ ہی
اِنَّ الَّذِيْنَ بیشک وہ لوگ جنھون نے فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ فتنہ مین ڈالا ایمان والے
مردون اور ایمان والی عورتون کو یعنی اونپر آگ کا عذاب کیا ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا پھر نہ پھرے خدا کی طرف اور کفر سے توبہ نہ کی
فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ تو اونکے واسطے ہی عذاب دوزخ کا وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ؕ اور اونکے واسطے ہی عذاب
آگ جلتی ہوئی کا لکھا ہی کہ وہی آگ جو اونھون نے موحدون کے واسطے گڑھون مین جلائی تھی وہی بھڑکی اور چالیس گز اونچی ہو گئی
اور اوسی نے سبکو گھیر کر جلا دیا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے
اچھے لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اونکے واسطے ہین جنتین کہ جاری ہین اونکے درختون یا مکانون کے
نیچے سے نہرین ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ؕ وہ ہی بڑا چھٹکارا اور بڑی مقصد وری کہ دنیا و ما فیہا اوسکے مقابلے مین
کم اور حقیر ہی اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ یقینی پکڑ تیرے رب کی لَشَدِيْدٌ ؕ البتہ سخت ہی اسواسطے کہ کفر کے سبب سے اوس نے
جسکو عذاب مین پکڑا اوسے ہرگز نجات نہین ہی اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ تحقیق کہ خدا وہ ظاہر کرتا ہی اپنی پکڑ دنیا مین کافرون پر
وَيُعِيْدُ ۚ اور پھیریگا اوسی کو اونپر آخرت مین اور یہ عدل کی نشانی ہی وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۙ اور وہ بخشنے والا ہی
اوسے جو توبہ کرے اور اوسے دوست رکھتا ہی جو حکم مانے اور یہ فضل کی علامت ہی عدل کے سبب سے چھوڑتا ہی اور نابود کر دیتا ہی
اور فضل کے سبب سے نوازتا ہی اور بلند کرتا ہی بیت فضل او دلنواز غمخواران + عدل او سینہ سوز جباران ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۙ
خداوند عرش کا یا مالک ملک کا بزرگ اپنی ذات اور صفات مین فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ؕ کرنے والا وہ جو کچھ کہ چاہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝ کیا آئی تیرے پاس بات یعنی ای ہمارے حبیب ہمنے تمھاری تسلی کے واسطے کفر کے لشکرون کی بات بھیجی جنھون نے انبیا علیہم السلام پر خروج کیا تھا فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝ فرعون اور اوسکی قوم اور ثمود اور قبیلۂ ثمود کی نا آج باتین نازل کی گئین اور منکرون نے نہ مانین بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بلکہ وہ لوگ جو نہ ایمان لائے وہ فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝ اور نہ رکھنے مین ہین وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ اور اللہ اونکے پرے سے جانتا ہی اونکو یعنی اوسکی قدرت اونپر شامل ہی اور اوس سے فوت نہین ہو سکتی اور ایسا نہین ہی جو وہ قرآن کے حق مین گمان کرتے ہین کہ سحر اور شعر اور کہانت ہی بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ بلکہ وہ قرآن شریف اور بزرگ ہی لکھا ہوا فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ لوح مین محفوظ ہی تغیر اور تحریف سے معالم مین ہی کہ لوح ایک سفید موتی کے دانہ کی ہی اوسکا طول آسمان سے زمین تک اور اوسکا عرض مشرق سے مغرب تک اور اوسکے کنارے یاقوت کے ہین اور وہ ایک فرشتے کی گود مین ہی عرش کے داہنے پر اور وہ فرشتہ اوسکا واقف نہین سبحان ذی العرش العظیم

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً
سورۂ طارق مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ سترہ آیتین ہین

لکھا ہی کہ ایک شب حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اپنے چچا ابو طالب کے پاس بیٹھے تھے ناگاہ ایک تارا ٹوٹا اور آگ کا ایک بڑا شعلہ اوس سے ظاہر ہوا ابو طالب ڈرے اور پوچھا کہ یہ کیا چیز ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ستارا ہی کہ شیطانون کو آسمان سے ہنکاتا ہی اور یہ قدرت الٰہی کی نشانی ہی پس اوسی وقت حضرت جبرئیل اس سورت سمیت نازل ہوے کہ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ اور قسم آسمان کی اور تارون کی جو رات کو ظاہر ہونے والے ہین وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝ اور کس چیز نے تجھکو جاننے والا کیا تا کہ تو جانے کہ کیا ہی طارق اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ ستارہ ہی چمکنے والا روشن آگ کے شعلے کی طرح یہ قسم کھا کر فرمایا کہ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ نہین ہی کوئی جی لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ مگر اوسپر ایک نگہبان ہی کہ اوسکے قول اور عمل نگاہ رکھتا ہی اور شمار کرتا ہی فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ پس چاہیے کہ نظر کرے یعنی جو کوئی بعث و نشر کا منکر ہو اوسے چاہیے کہ اصل ایجاد کو دیکھے کہ مِمَّ خُلِقَ ۝ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہی خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ پیدا کیا گیا ہی ایسے پانی سے جو گرایا گیا ہی رحم مین يَّخْرُجُ نکلتا ہی مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ مردون کی پیٹھ کے درمیان سے وَالتَّرَآئِبِ ۝ اور عورتون کے سینون کی ہڈی سے اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ تحقیق کہ اللہ پھیرنے پر اوس پانی کے اوس صلب مین جس سے وہ نکلا ہی لَقَادِرٌ ۝ البتہ قادر ہی یعنی موت کے بعد اونکے بعث اور اعادہ پر قادر ہی يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝ جسدن کہ ظاہر ہو جائینگی چھپی باتین یعنی جو باتین دلون مین چھپی ہین وہ ظاہر کر دینگے تا کہ پاکیزہ خبیث سے متمیز ہو جائے یا اوسکے فرض کام پیش کرینگے جیسے روزہ نماز غسل جنابت وضو کہ کوئی اوسپر اطلاع نہین رکھتا اور آدمی اوسکے کرنے پر قادر تھا اور نہ کیا یا اوسکے پوشیدہ کامون پر سے پردہ اوٹھا دینگے اور اس سبب سے بڑی رسوائیان ہونگی بیت گر پردہ

نورو ہے کار رابر وا زند + آن کیست کہ سواے دو عالم نشود + اور جس وقت چھپی باتین کھل جائینگی فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝ ط
تو نہین ہے انسان کو کچھ زور اپنی ذات پر کہ اپنے سے عذاب کو روک سکے اور نہ کوئی یار کہ اوسکی مددگاری سے بلا رفع دفع ہو
وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝ لا اور قسم آسمان مینہ والے کی یا رجعت والے کی یعنی ہر ذرہ وہ اور بلندی سے رجوع کرتا ہی اوس مقام کی
طرف جہان سے حرکت کی تھی وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝ لا اور زمین دراڑ والی کی کہ اوس سے اوگنے والی چیز اور پانی
نکلتا ہی اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ لا بیشک قرآن البتہ کلام ہی صحیح اور درست جدا کرنے والا حق اور باطل کے درمیان وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝ ط
اور نہین ہے وہ باطل و بیہودہ اور مسخراپن اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ لا تحقیق کہ قریش کے معاند مکر کرتے ہین دار الندوہ مین پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے واسطے یہ مکر کرنے کی خبر ہی یعنی حق تعالی خبر دیتا ہی کہ کفار یہ مکر کرینگے وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝ صلے اور مین جزا دونگا اونکو مکر کی
آہستہ آہستہ اوسکے مناسب جزا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ پس مہلت دے کافرون کو یعنی ہلاکت طلب کرنے مین جلدی نکر
اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝ ع چھوڑ دے اونکو تھوڑے زمانہ تک یعنی وہ سب جلدی ہلاک ہو جاینگے حکم امہال آیت قتال سے منسوخ ہے

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً
سورہ اعلی مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ انیس ۱۹ آیتین ہین

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝ لا پاکی بیان کر اپنے رب کے نام کی کہ برتر ہی اوس مین شریک ٹھہرا لینے سے اور غیر خدا پر بولے
جانے سے اور بعضون نے کہا ہی کہ اسم صلہ ہی اور معنی یہ ہین کہ پاکی کے ساتھ تعریف کر اپنے رب کی اور جو صفت کہ نہ چاہیے اوس سے
اوسکی پاکی بیان کر یا سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہ حدیث مین ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ یہ اپنے سجدون مین کہو اَلَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝ لا وہ خدا جسنے پیدا کین سب چیزین پھر درست کر دی ہر ایک کی
خلقت اوس سبب سے کہ عطا فرمائی اوسے وہ چیز جو اوسے درکار تھی آدمی کو پیدا کیا اور اوسکے اعضا اور اجزا حکمت کے ساتھ درست کر دیے
وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝ لا اور وہ خدا جسنے اندازہ کر دین روزیان پھر راہ بتائی اونہین حاصل کرنے کی یا اندازہ کر دین منفعتین
اور ہدایت کر دیا اونکو حاصل کرنا یا اندازہ کر دیا رحم مین لڑکے کا ٹھہرنا اور راہ بتائی باہر آنے کی وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝ لا
اور وہ خدا جسنے نکالی زمین سے گھاس چرائی کو یعنی چارا اوگایا کہ چارپائے چرین فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝ ط پھر کر دیا
اوس اوگے ہوے چارے کو اوسکے سبز ہونے کے بعد خشک پژمردہ سیلا سیاہ محقق لوگ اس آیت کے مضمون سے سمجھے ہین
کہ فائدہ لینے والون کی چراگاہ دنیا ہی اگرچہ پہلے تو تازی اور ہری اور اچھی معلوم ہوتی ہی مگر تھوڑی مدت مین حادثون کی باد خزان
چلنے سے اندھیری اور بے طراوت ہو جائیگی قطعہ اگرچہ خرم و تازہ است گلشن دنیا + ولے بہ نکبت باد خزان نے ارزد +
بہ گردہ خورد و قرص قمر زجاے مرو + کہ خوان چرخ بیک پارہ نان نے ارزد + لکھا ہی کہ جب جبرئیل علیہ السلام کوئی آیت
یا سورت لیکر نازل ہوتے اور پڑھتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اوسکو پڑھنا شروع کر دیتے اور ہنوز حضرت

جبرئیل نے ختم نہ کیا ہوتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلدی سے اول سے تلاوت فرماتے یا یہ خیال کہ مبادا بھول جائیں تو حق تعالیٰ نے
یہ آیت بھیجی کہ سَنُقْرِئُكَ قریب ہے کہ پڑھاوینگے ہم قرآن تجھکو یعنی جبرئیل امین اُسکو ہمارے حکم سے تجھکو پڑھاوینگے فَلَا تَنْسٰٓى ۙ
پھر تو نہ بھولیگا اوسکو اوس یادداشت کی قوت سے جو ہم نے تجھکو عطا فرمائی ہے یا یہ کہ اے ہمارے حبیب تو امی ہے تو ان سب سورتون
اور متشابہ آیتون کا یاد رکھنا اسواسطے ہے کہ تیری رسالت پر دوسری نشانی ہو اس آیت مین حضرت کو اس بات کی بشارت ہے
کہ جو کچھ ہم تجھپر بھیجتے ہین اوسکو تو نہ بھولیگا اسواسطے کہ جبرئیل امین ہمارے حکم سے تیرے درس مین رہینگے چنانچہ اخبار مین
آیا ہے کہ ماہ مبارک رمضان مین ہرسال حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوتے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
قرآن شریف تلاوت کرتے اخیر سال جب حضرت نے دنیا سے رحلت فرمائی تو حضرت جبرئیل دوبارہ آئے اور آپکے ساتھ قرآن شریف کا
دور کیا حضرت نے صحابہ سے فرمایا کہ اب میری اجل قریب ہے اسواسطے کہ اس ماہ رمضان مین جبرئیل امین دوبار آئے اور مین نے
اونسے دوبار قرآن ختم کیا ہر سال ایک ہی بار آتے تھے چنانچہ ویسا ہی ہوا جیسا حضرت نے فرمایا تھا
اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ مگر وہ جو خدا چاہے کہ تو اوسے بھول جا اسطرح پر کہ اوسکی تلاوت منسوخ ہوجائے اور حق تعالیٰ صحیفون
اور قاریون اور حافظون کے سینون سے اوسے محو کردے اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ تحقیق کہ اللہ جانتا ہے ظاہر احوال خلق کا
وَمَا يَخْفٰى ؕ اور جو کچھ پوشیدہ ہین اونکے اطوار وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۚ اور آسان کرینگے اور توفیق دینگے ہم تجھکو وحی
یاد رکھنے مین آسان طریقہ کی یا راہ بتائینگے ہم تجھے آسان شریعت کی فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ؕ پس نصیحت کر قرآن کے سبب سے
تحقیق کہ فائدہ دیتا ہے مومنون کو نصیحت کرنا اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ فائدہ دے یا نہ دے یعنی نصیحت کرنا چھوڑ نہین کوئی نفع لے یا نہ
لے مین انچہ شرط بلاغ است با تو میگویم تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۙ قریب ہے کہ نصیحت پکڑے وہ شخص
جو خدا سے ڈرے وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۙ اور پہلو تہی کریگا نصیحت ماننے سے بڑا بدبخت یعنی کافر جو فاسق سے بھی زیادہ شقی ہے
الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۚ وہ جو داخل ہوگا آگ مین جو بہت بڑی ہے یعنی اوس درکہ جہنم کی آگ مین جسکی آگ بہت تیز اور
بڑی جلانے والی ہے حدیث مین ہے کہ یہ تمھاری آگ یعنی دنیا مین جو آگ ہے یہ ایک جزو ہے جہنم کی آگ کے ستر جزو مین سے اور بعضون نے
کہا ہے کہ نار کبری جہنم کے نیچے والے طبقہ مین ہے جو جگہ ہے آل فرعون کی اور منافقون کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو مائدہ اوترا تھا
اوسکے منکرون کی اور نار صغری اوپر والے طبقہ مین ہے جو امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گنہگارون کی جگہ ہے ثُمَّ
لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ؕ تو وہ پڑا رہیگا اوس بڑی آگ مین کہ آسائش پا جائے اور نہ زندہ رہیگا ایسی زندگی
جس سے راحت پائے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ تحقیق کہ اوسنے چھٹکارا پایا جو پاک ہوگیا کفر اور معصیت سے وَذَكَرَ اسْمَ
رَبِّهٖ فَصَلّٰى ؕ اور یاد کیا نام اپنے رب کا اپنے دل اور زبان سے پھر نماز پڑھی کہ جو اسلام کی نماز ہے یا کامیاب ہوا وہ
شخص جسنے طہارت کی اور احرام کی تکبیر کہی اور پانچون وقت کی نماز ادا کی یا صدقہ فطر دیا اور تکبیر عید کہی اور نماز عید پڑھی بَلْ
تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۖ بلکہ تم اختیار کرتے ہو زندگی دنیا کی بدبختون کی طرف خطاب ہے جو دنیا مین مشغول ہوکر آخرت کا

کام نہین بناتے وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ○ اور آخرت بہتر ہی دنیا سے اور بہت رہنے والی ہی اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ
الْاُوْلٰى ○ تحقیق کہ یہ بات اگلون کے صحیفون مین ہی یعنی پہلی کتابون مین جو قرآن سے قبل نازل ہوئین صُحُفِ
اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ○ صحیفون مین ابراہیم علیہ السلام کے کہ بیس ہین اور موسیٰ علیہ السلام کے صحیفون یعنی تختیون مین

سورۃ الغاشیۃ مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ○	وھی ست وعشرون آیۃ
سورۂ غاشیہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھبیس ۲۶ آیتین ہین

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ○ کیا آئی تیرے پاس خبر ڈھانپ لینے والی کی کہ قیامت ہی اور وہ ہولون مین خلائق کو
ڈھانپ لیگی یعنی اوسکی ہیبت سب کو گھیر لیگی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ○ چہرے اوس دن ڈرتے ہونگے
اور رخوار یعنی جنکے چہرے ہین وہ ذلیل ہونگے اور بیقرار عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ○ عمل کرنے والے رنج کھینچنے والے اوس
عمل مین یعنی دوزخی وہ کام کرینگے جس سے اونکو رنج اور محنت پہونچیگی جیسے آگ کی زنجیرین کھینچنا عذاب دوزخ مین اوپر آنا
نیچے جانا یعنی غوطے کھانا تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ○ داخل ہونگے آگ مین جو گرمی کے نہایت درجہ پر پہونچی ہی اور بکرنے
تُصْلٰى کی (تے) کو پیش یعنی مجہول کا صیغہ پڑھا ہی یعنی داخل کیے جاوینگے نہایت تیز آگ مین تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ
○ پلائے جائینگے یعنی جب پیاس غالب ہوگی تو اونکو اوس چشمے سے پلائینگے جسکا پانی نہایت گرم ہی بعضون نے کہا ہی کہ جسدن سے آگ
پیدا کی ہی اس پانی کو جوش کر رہے ہین لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ نہین ہی اونکے واسطے کھانا اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ○ مگر ضریع سے اور وہ
ایک گھاس خاردار ہی جبتک تر رہتی ہی عرب اوسکو شبرق کہتے ہین اور چارپائے اوسے چرتے ہین اور جب خشک ہو جاتی ہی تو
اوسکو ضریع کہتے ہین اور چرنے والا جانور بھی اوسکے پاس نہین پھٹکتا آخرت مین اوسکی صورت پر آگ کا درخت ہوگا ابو جہل نے
جب یہ آیت سنی تو بولا کہ کیا ہوا ضریع ہمکو فربہ کریگی جسطرح ہمارے اونٹون کو فربہ کر دیتی ہی تو یہ آیت نازل ہوئی لَّا يُسْمِنُ
وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ○ فربہ نہین کرتی دوزخ کی ضریع کسی کو اور دفع نہین کرتی بھوک کو یعنی کھانے سے بھی کوئی امر مقصود
ہوتا ہی مگر ان دونون مین سے کوئی بات نہ حاصل ہوگی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ○ چہرے اوس دن تازہ ہونگے اور
نعمت کا اثر اونسے ظاہر ہوگا یعنی اون چہرون والے ناز و نعمت مین تر و تازہ ہونگے لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ○ اپنے کام کو پسند کرنے والے
یعنی جو کام اونھون نے کیا ہوا اوسے پسند کرینگے اور چونکہ اوسکا ثواب دیکھینگے تو اوس سے راضی ہونگے فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ○ بہشت
بلند قدر مین ہونگے لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ○ نہ سنینگے اون چہرون والے یا تو نہ سنیگا اے مخاطب اوس بہشت عالی مین بیہودہ بات
جنتیون کا کلام سب ذکر اور حکمت ہوگا فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ○ اوس بہشت مین چشمہ جاری ہوگا کہ اوسکا پانی منقطع نہوگا
فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ○ اوس جنت مین تخت بلند اوٹھائے ہوے ہونگے اونکی اصل سونے کی زمرد یاقوت موتی سے
جڑاو معالم مین کہا ہی کہ وہ تخت ہوا مین بلند ہونگے جب صاحب تخت چاہیگا کہ اوسپر بیٹھے تو وہ تخت زمین پر اوتر آئینگے اور جب

اوسپر بیٹھیگا تو وہ تخت پھر بلند ہوکر اپنی جگہ پر چلے جائینگے وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝ لا اور اوس جنت مین آبخورے ہونگے
جنتیون کے سامنے رکھے ہوے وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝ لا اور تکیے برابر رکھے ہوے وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝ ط اور فرش
بچھے ہوے امام زاہدی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ جب کافرون نے سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ کا لفظ سنا تو آپس مین کہا کہ یہ ہونا چاہیے اور
اگر ہوتا ہی تو بلال اور خباب اور انکے مثل اور لوگون کو کام پڑا کہ اوس اونچے تخت پر چڑھنے کو بڑی دیر چاہیے اور اوسپر سے اوترنے کو
بڑی فرصت چاہیے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ وقف کیا نہین دیکھتے وہ
اونٹ کی طرف کہ ہماری قدرت سے کیسا پیدا کیا گیا ہی یعنی باوصف اتنے اونچے اور اتنے بڑے ہونے کے ایک تاگے سے لڑکے کا
مسخر اور تابع ہو جاتا ہی کہ جھکتا اوسپر چڑھتا اور اوترتا ہی پھر جنت مین تخت اگر جنتی کا مسخر اور مطیع ہو تو اوس سے یہ کافر کیون
تعجب کرتے ہین اور کہا ہی اونٹ کی خلقت خالق جل قدرتہ کے کمال قدرت اور حسن تدبیر اور علم اور حکمت پر دلالت کرتی ہی
اسواسطے کہ بڑا ہی بھاری بوجھ اوٹھاتا ہی مطیع ہی سب کا حکم بجالاتا ہی قانع ہی سب گھاس پات چرتا ہی متحمل ہی پیاس کی حالت میں
بے صبری نہین کرتا ہی اسی جہت سے بے پانی کا میدان طی کر جاتا ہی اور جو کچھ حیوان سے چاہیے نسل بوجھ اوٹھانا دودھ گوشت
سواری یہ سب اوس سے حاصل ہی حضرت مولانا روم قدس سرہ نے فرمایا ہی رباعی برخوان افلا ینظر تا قدرت ما بینی + یک رہ بشتر
بنگر تا صنع خدا بینی + در خار خوری قانع در بار کشی راضی + این وصف اگر جوئی در اہل صفا بینی + تبیان مین ہی کہ مخاطب عرب ہین
انہین سے اکثر بدو جنگلی ہوتے ہین اور اونکا مال اونٹ ہی اور جدھر دیکھتے ہین سوا آسمان زمین پہاڑ کے کچھ نہین دیکھتے تو اونٹ کے
ذکر کے بعد فرماتا ہی کہ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ وقف اور کیا نہین دیکھتے آسمان کی طرف کہ ہماری حکمت سے کیونکر
اوٹھایا گیا ہی بے ستون وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ وقف اور کیا نہین دیکھتے پہاڑون کی طرف کہ ہماری قدرت سے
کیونکر رکھے گئے زمین پر اور مستحکم ہو گئے وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝ وقف لازم اور کیا نہین دیکھتے زمین کی طرف کہ کیونکر
چوڑی بچھی ہوئی ہی کہ خلق کے آرام کی جگہ ہو فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝ ط پس نصیحت کر اونکو دلائل قدرت مین نظر
کرنے کے بعد سوا اسکے نہین کہ تو نصیحت کرنے والا ہی ہر ایک کو لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝ لا نہین ہی تو اونپر مسلط کہ
ایمان پر اونکو اکراہ کرے آیت قتال نے اس آیت کو منسوخ کر دیا ہی اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝ لا مگر جو کوئی منھ پھیرے
نصیحت سنکر اور ایمان نہ لاوے اور حق کو چھپاوے فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝ ط تو عذاب کریگا اللہ اوسکو بہت بڑا
عذاب یعنی عذاب آخرت اسواسطے کہ دنیا مین قحط اور قید اور قتل کے عذاب مین تو مبتلا تھے اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝ و لا
تحقیق کہ ہماری طرف ہی بازگشت اونکی ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝ ع پھر بیشک ہمپر اونکا حساب ہی حشر مین

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً
سورۂ فجر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ تیس آیتین ہین

وَالْفَجْرِ ۝ قسم فجر کی جو وہ عشقون کی مناجات کا وقت اور ساعت ہی یا نماز فجر کی قسم جسکے سبب بیدلون کی جان کو آرام
اور راحت ہی اور ایک قول کے موافق فجر سے محرم کا پہلا روز مراد ہی کہ سال اوس سے شروع ہوتا ہی یا ذی الحج کا پہلا روز مراد ہی کہ
لیالی عشر اوس سے ملی ہوئی ہین یا جمعہ کی فجر ہی یا روز عرفہ کی صبح کہ اوسمین حاجیون کی دعا قبول ہوتی ہی یا عید اضحی کی فجر کہ قربانی کا
روز ہی یا صبح قیامت کا اول اور تبیان مین کہا ہی کہ حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی مبارک اونگلیون سے پانی جاری
ہونے کی طرف یہ اشارہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ چشمون وغیرہ سے پانی جاری ہونے کی جانب اشارہ ہی یا حضرت اونٹنی جو
حضرت صالح علیہ السلام کی دعا کی بدولت پیدا ہوئی تھی یا حضرت موسی علیہ السلام کی دعا سے پتھر پھٹ کر جو نہرین جاری
ہوئی تھین یا بدلی سے جو پانی برستا ہی یا گنہگارون کی آنکھ سے جو ندامت کے آنسو ٹپکتے ہین اوسکی طرف اشارہ ہی وَلَيَالٍ
عَشْرٍ ۝ اور قسم دس راتون کی یعنی ذی الحج کے پہلے عشرہ کی کہ عرفہ اوسی مین ہی یا محرم کے پہلے عشرہ کی کہ اوسمین سے
عاشورا ہی یا رمضان کے اخیر عشرہ کی کہ اوسمین شب قدر ہی یا شعبان کے بیچ والے عشرہ کی کہ اوسمین شب برات ہی وَالشَّفْعِ
وَالْوَتْرِ ۝ اور قسم جفت اور طاق کی جفت سے وہ تضاد اور مخالفت مراد ہی جو مخلوقون کے اوصاف مین ہوتی ہی جیسے
عزت اور ذلت قدرت اور عاجزی علم اور جہل قوت اور ضعف موت اور زندگی اور وتر سے صفات الٰہی کا انفراد مقصود ہی
عزت بے ذلت اور قدرت بے عجز اور علم بے جہل اور قوت بے ضعف اور حیات بے موت یا شفع خلق ہی کہ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ
خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ اور وتر خالق مراد ہی کہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور بعض کے قول پر جفت اور طاق عناصر اور افلاک ہین یا برج
اور سیر کرنیوالے ستارے یا نماز فجر اور نماز مغرب یا جنت کے درجے اور دوزخ کے درکے یا بقرعید اور عرفہ کا دن یا مکہ معظمہ
اور مدینہ منورہ کی دو مسجدین اور ایک مسجد اقصی یا صفا اور مروہ دو پہاڑ اور بیت الحرام وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ۝ اور قسم
رات کی جبوقت کہ گذرے یعنی شب قدر کی عین المعانی مین ہی کہ شب مزدلفہ اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ رات کو عام لین هَلْ
فِي ذَٰلِكَ کیا ہی اوس قسم مین جو مین نے یاد کی قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ ۝ قسم پسندیدہ عقل والون کے واسطے تا کہ عبرت لیوین اور
جانین کہ قسم ہی تحقیق اور تاکید کی ہوئی اور قسم کا جواب یہ ہی کہ ہم تکذیب کرنے والون کو عذاب کرینگے أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ
کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تو نے کہ کیا کیا تیرے رب نے بِعَادٍ ۝ قوم عاد کے ساتھ إِرَمَ یعنی عاد اولی کے ساتھ کہ اسے عاد بن ارم
کہتے تھے اور ارم اونکے جد کا نام ہی اسواسطے کہ عاد عوص کا بیٹا تھا اور وہ ارم کا اور وہ سام بن نوح علیہ السلام کا اور بعضون نے
کہا ہی کہ ارم اونکے شہر کا نام ہی اور اس تقدیر پر اہل ارم مراد ہونگے پھر عادیون کی کیفیت بیان فرماتا ہی کہ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝ بڑے بڑے
قد والے یا ستونون والے یا خیمون والے الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ ایسا قبیلہ کہ نہین پیدا کیا گیا مِثْلُهَا اوسکے مثل قد کی درازی اور جسم کی بڑائی مین
فِي الْبِلَادِ ۝ شہرون مین اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ ارم عادیون کے شہر کا نام ہی اور ذات العماد اوسکی صفت ہی یعنی شہر ارم
بڑے مکان والا شہر ہی جسکے مثل تمام شہرون مین نہین اور اوس مکان کا قصہ مجملاً یہ ہی کہ عبد اللہ بن قلابہ کھوئے ہوئے اونٹ کو
صحرائے عدن مین ڈھونڈھتے پھرتے تھے کہ ایک بیابان مین ایک شہر کے اندر پہونچے شہر پناہ بہت مستحکم اونچے محل بکثرت عبد اللہ

یہ امید کرکے شہر پناہ کے دروازے پر آئے کہ کسی کو دیکھے اور اوس سے اپنے اونٹ کو پوچھے دروازے پر پہونچے تو دیکھا پھاٹک کی چوکھٹ مین
قیمتی جواہر جڑے ہین اور کسی کو وہان نہ پایا متحیر ہوے جب شہر کے اندر پہونچے تو اونکو اور زیادہ حیرت ہوئی اسواسطے کہ اونچے اونچے مکانات
دیکھے کہ اونمین یاقوت اور زمرد کے ستون ہین دیوارون مین ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی تمام دیوارین ہوئے چاندی کی
ستونون مین اسی انداز پر فرش سنگریزون کی جگہہ پر آبدار موتی پڑے ہوے ہر محل کے گرد نہرین جاری موتی مونگے بیچ درخت بنے
اونکے تنے سونے کے پتے زمرد کے کلیان چاندی کی عبداللہ نے یہ خدا کی قدرت دیکھ کر اپنے جی مین کہا کہ ہٰذِهِ الْجَنَّةُ الَّتِي وُعِدَ بِهَا
الْمُتَّقُونَ یعنی یہ وہی جنت ہے جسکا وعدہ ہے متقیون سے مصرع این چہ منزل چہ بہشت این چہ مقام ست اینجا ۞ پس تھوڑا جواہر
وہان سے اوٹھا کر پشت پر باندھا اور یمن مین پھر آئے لوگون نے وہ جواہرات اونکے ہاتھ مین دیکھے گمان کیا کہ انھین خزانہ
کہین ملگیا یہ قصہ لوگون کی زبانون پر جاری ہوا یہانتک کہ یہ حال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے اظہار کیا گیا اور وہ اوس
زمانہ مین حاکم شام تھے حضرت معاویہ نے عبداللہ کو بلایا اور اول سے آخر تک تمام حکایت سنی اور اونکو اپنی مجلس مین بٹھایا پھر حضرت
کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھا کہ دنیا مین کوئی ایسا شہر ہے جسکے مکانات سونے چاندی کے اور اوسکے درخت جواہر سے
جڑاو ہون حضرت کعب الاحبار نے کہا کہ ہان ایک شہر ہے جسکو حق تعالی نے قرآن شریف مین ذکر فرمایا کہ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ
بیت شہرے چو بہشت از نکوئی ۞ چون قصر فلک بتازہ روئی ۞ اور اوسے شداد بن عاد نے بنایا تھا اور وہ بادشاہ عظیم القدر تھا
نوسو برس کی عمر ہوئی تمام عالم مین جہان کہین زر و جواہر تھا سب جمع کیا اور سو افسر ہر ایک کے ساتھ ہزار ہزار نوکر بھیجے کہ انھون نے
شہر ارم بنایا تین سو برس مین بنکر تیار ہوا تو شداد زاد راہ مہیا کرنے مین مشغول ہوا تمام عالم کے امرا اور سلاطین کو جمع کیا اور
اپنے دار السلطنۃ سے اوس شہر کی سیر کو چلا شداد کے لشکر اور اوس شہر مین ایک شب کی راہ باقی تھی کہ حق تعالی نے ایک فرشتہ
بھیجا اور اوسنے اون لوگون پر ایک سخت آواز کی اور ایک چیخ ماری سب کے سب مر گئے اور وہ شہر لوگون کی نظر سے پوشیدہ
ہوگیا حضرت کعب الاحبار نے یہ حال بیان کرکے حضرت معاویہ سے یہ بات کہی کہ مین نے اگلی کتابون مین لکھا دیکھا ہے کہ آپکی حکومت مین
ایک مرد کوتاہ قد سرخ رنگ سبز آنکھ کا کہ اوسکے چہرے پر ایک تل ہوگا اور اوسکی گردن پر ایک علامت ہوگی اپنا اونٹ ڈھونڈھتا ہوا
وہان پہونچیگا اور اوس شہر کو دیکھیگا پس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پھر دیکھا اور ابن قلابہ کو غور سے ملاحظہ کیا اور فرمایا کہ ہُوَ وَاللّٰہِ
ذٰلِكَ الرَّجُلُ یعنی وہ قسم اللہ کی یہی مرد ہے وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝ اور کیا کیا تیرے خدا نے قوم ثمود کے
ساتھ وہ لوگ جو پہاڑ کاٹتے تھے وادی قری مین اپنے رہنے کو وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۝ اور کیا کیا فرعون کے ساتھ
جو قوی بادشاہی اور بہت لشکرون والا یا میخون والا تھا کہ اوسکے سامنے لوگ میخون سے کھیل کرتے تھے یا لوگون کو چومیخا
کرکے سزا دیتا تھا الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝ وہ لوگ جو ان تینون گروہون مین جہالت اور شرارت مین
بندگی کی حد سے گذر گئے اون شہرون مین جہان حاکم تھے فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ۝ تو بہت کی اون شہرون مین تباہی
کہ وہ حق سے مخالف تھا اور خلق پر ظلم تھا فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝ تو ڈالا اوپر تیرے رب نے

ایک ... [illegible] ... اور ... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ...

بلا فی ... [illegible] ... اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ... [illegible] ...

اور راہ چلنون کی گھات مین رہتا ہی ... [illegible] ... حق تعالی ...

دیکھتا ہی اور سبکے کلام سنتا ہی اور ... [illegible] ...

اوسے فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ ... [illegible] ... جب آزماتا ہی اوسے اوسکا رب

یعنی تونگری اور خوشحالی کے سبب آزماتا ہی فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ... [illegible] ... اور نعمت

دیتا ہی اوسے اور معیشت اوسپر کشادہ کر دیتا ہی اور اوسکا کام آسانی ... [illegible] ... فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ تو وہ کہتا ہی کہ میرے

رب نے مجھے بزرگ کیا اور مجھپر عنایتین اور کرامتین ... وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ ... [illegible] ... آزماتا ہی اوسے مفلسی کے

سختی کے ساتھ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ پھر تنگ کر دیتا ہی اوسپر ... [illegible] ... فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ تو کہتا ہی

کہ میرے رب نے مجکو ذلیل و خوار کر دیا کافر اپنی عزت و بزرگی تونگری ... [illegible] ... مفلسی کی وجہ اور

یہ بات اوسکے نظر کے قصور اور فہم کی کمی سے ہی اسواسطے کہ فقیری کی آسانی ... [illegible] ...

تحقیق تنگری ... درویشی اختیار کی برتونگری كَلَّا ایسا نہین جیسا کافرون نے گمان کیا ہی بلکہ ... طاعت سے ہی اور

ذلت و خواری معصیت سے ہی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اور تم جان لو ... [illegible] ...

بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ بلکہ تمہاری ذلت ... [illegible] ... یتیم کی اور اوسکو خرچ

نہین دیتے ہو وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ... [illegible] ... کھانا کھلانے پر

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا اور کھا جاتے ہو مال ... [illegible] ... بہت یعنی حلال حرام ملا کر جمع کرتے ہو اور

عورتون اور لڑکون کو میراث نہین دیتے ہو اور ... [illegible] ... وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا اور دوست

رکھتے ہو مال کو بڑی محبت اور طمع کے ساتھ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا جب توڑی جاویگی زمین ... تو

یعنی ٹکڑے ٹکڑے اور ریزہ ریزہ ہو جاویگی وَّجَآءَ رَبُّكَ اور آویگی تیرے پروردگار کی قدرت اور ہیبت کی نشانیان ...

ہونگی وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا اور آوینگے فرشتے میدان حشر مین صف صف اپنی منزلت اور رتبہ کے ... آگے

پیچھے ایک امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی کی تفسیر مین مذکور ہی کہ ہر آسمان کے فرشتون کی صف ... ہوگی وَجِايْٓءَ يَوْمَىِٕذٍۢ

بِجَهَنَّمَ اور لائی جاویگی اوسدن جہنم حدیث مین ہی کہ ستر ہزار لگام جہنم پر چڑھی ہونگی اور ستر ستر ہزار فرشتے

ہر لگام کو پکڑے ہوئے کھینچتے ہونگے اور دوزخ کافرون پر غصہ مین جوش خروش کرتی ہوگی یہانتک کہ میدان حشر مین

[illegible]
[illegible] رسول الله [illegible]
[illegible] آپ نے کہا [illegible] حق تعالی [illegible]
[illegible] انسان [illegible] احوال کی قباحت اور خرابی سے آگاه هو جائیگا وَأَنّٰى
لَهُ الذِّكْرٰى ○ اور کہان ہوگا اوسکے واسطے فائده یاد کرنے کا یا نصیحت پکڑنے کا اسواسطے کہ یاد کرنے کا محل دنیا ہی عقبیٰ نہین
اور جب بنده دیکھیگا که اب نصیحت ماننا کچھ فائده نہین دیتا تو حسرت کی رو سے يَقُولُ يٰلَيْتَنِي کہیگا اے کاشکے قَدَّمْتُ
لِحَيَاتِي ○ آگے بھیجا مین نیک کام اپنی زندگی کے واسطے اس عالم مین فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ پس اوسدن عذاب کریگا
نہی عَذَابَهُ أَحَدٌ ○ اوسکے عذاب کے مثل کوئی لوگون مین سے وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ○ اور نہ قید کریگا زنجیرون
اور طوقون مین کسی کو مثل خدا کے قید کرنے کے کوئی یعنی اوسدن کوئی کسی کو عذاب کرنے پر قادر ہوگا نہ قید کرنے پر اسواسطے کہ حکم خداہی
کے واسطے ہوگا اور حق تعالی موت کے قریب مومن سے کہتا ہو که يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ○ اے جان آرام پکڑنے والی
بہشت ذکر کے ساتھ تو نعمت مین شاکر تھی اور محنت مین صابر تھی ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ پھر دنیا سے اپنے رب کی وعده گاه کے جانب
رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ○ اوس حال مین کہ پسند کرنے والی ہی تو وه جو کہ تجھکو دیا ہی پسند کی گئی ہی تو خدا کے نزدیک اور جب
قیامت کا دن ہوگا تو حق تعالی فرمائیگا فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ○ پس داخل ہو میرے نیک بندون مین وَادْخُلِي جَنَّتِي ○
اور داخل ہو میری جنت مین اس سے جنتین مراد ہین یعنی جنتون مین میرے مقرب اور خاص لوگون کے ساتھ داخل ہو

سورة البلد مكية	بسم الله الرحمن الرحيم ○	وهي عشرون اية
سورهٔ بلد مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع الله کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وه بیس آیتین ہین

لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ○ قسم کھاتا ہون مین اس شہر یعنی مکہ معظمہ کی وَأَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ○
حال یہ ہو کہ تو اے ہمارے حبیب اوترا ہی اس شہر مین باوصف اسکے کہ مکہ معظمہ امن کی جگہ خلق کے ثواب حاصل کرنے کا
مقام حج کا محل بیت الحرام کا مکان ہی اوسکی قسم کو اوسمین حضرت صلی الله علیه وآله وسلم کے نزول کے ساتھ مقید کیا
تا که معلوم ہو جائے کہ مکان کا شرف مکین سے ہی قطعه ای کعبه را زمین قدوم تو صد شرف ٭ وی مروه را ز مقدم پاک تو
صد صفا ٭ بطحا ز نور طلعت تو یافته فروغ ٭ یثرب ز خاک پای تو بارونق و بہا ٭ اور بعضون نے کہا ہی کہ تو حلال ہی
اس شہر مکہ مین یعنی جو تو چاہے قتال یا اور جو کچھ اورون پر حرام ہی ایک وقت تجھپر حلال ہو جائیگا اور یہ مکہ معظمہ فتح
ہونے اور اوسمین بعض کے قتل ہونے کا وعده ہی اور یہ کہ فعل کے پہلے حکم کا نازل ہونا ہی وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ○
اور قسم باپ کی یعنی حضرت آدم یا حضرت ابراهیم علیهما السلام کی اور اوسکی قسم جو پیدا ہوا یعنی ذریت آدم یا حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعضون نے کہا ہی کہ والد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور ما ولد آپکی امت اور حق تعالی اپنے حبیب اور اوسکی
امت کی قسم کہا کر فرماتا ہی کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ؕ تحقیق کہ ہمنے پیدا کیا انسان کو سختی اور رنج مین وہ
جو پیدا ہوتے اور دودہ پلانے اور معاش اور زندگی اور موت مین اوسکو رنج پہونچتا ہی یا ابوالاشدین کو کمال قوت مین
پیدا کیا اور اوسکی قوت ایسی تھی کہ ایک چمڑا پانون کے نیچے رکھتا اور دس پہلوان اوسے کھینچتے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور اوسکے
پانون کے نیچے سے نہ نکلتا اور وہ دعوی کرتا کہ کسی کو مجہپر قابو نہین ہی اور ہمیشہ حضرت محبوب خدا محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثنا پر
ظلم اور زیادتی کرتا تو حق تعالی نے فرمایا کہ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۘ کیا گمان کرتا ہی ابوالاشدین
یہ کہ قادر نہوگا اوسپر وہ شخص جو اوس سے ہمارے پیغمبر کا بدلا لے يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ کہتا ہی کہ ضائع کیا
مین نے پیغمبر کی عداوت مین مال بہت اسواسطے کہ لوگون کو رشوت دیتا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دین اَيَحْسَبُ
اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ؕ کیا وہ گمان کرتا ہی یہ کہ نہین دیکھا ہی اوسے کسی نے خرچ کرتے وقت تاکہ اوس سے سوال کرے کہ
تو کیون ایسا کرتا ہی یعنی خدا نے اوسے دیکھا اور اوس خرچ کرنے پر اوسے جزا دیگا اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ لا کیا نہین
دین ہمنے اوسے دو آنکھین کہ اونسے دیکھتا ہی وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ اور زبان کہ اوس سے بات کہتا ہی اور دو ہونٹھ کہ اوسکے
دہن کو چھپاتے ہین اور بولنے اور کھانے پینے پر اوسکی معاونت اور مدد کرتے ہین وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ اور دکھائی
ہمنے اوسکو دو پستانون کی راہ کہ پیدا ہوتے ہی اونمین لپٹ کر دودھ پینے مین مشغول ہوا یا اوسے حق اور باطل کی راہ ہمنے
دکھائی کتابین نازل کرکے اور رسول بھیج کر فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۫ۖ پس نہ گذرا وہ عقبہ سے یعنی نفس اور خواہش کی
مخالفت مین اوسنے رنج نہ کھینچا عقبہ یعنی گھاٹی ایک مثال ہی جو شخص نفس اور شیطان کے ساتھ جہاد کرتا ہی اوسے اوس شخص کے
چلنے کے ساتھ مثال دیتے ہین جو رنج اور تکلیف کے ساتھ گھاٹی کے اوپر چڑھتا ہی خلاصہ کلام یہ ہی کہ جو مال پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی عداوت مین صرف کیا وہ یہ گھاٹی طی کرنے مین کیون نہ صرف کیا اسطرح کہ اوسکو خدا کی راہ مین خرچ کرتا وَمَاۤ اَدْرٰىكَ
مَا الْعَقَبَةُ ؕ اور تو کیا جانے کہ کیا ہی عقبہ یعنی اوسپر گذر جانے کا سبب کیا ہی فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ چھوڑا دینا ایک گردن کا
بندگی کی قید سے یعنی مکاتب کے ثمن مین مدد کرنا اَوْ اِطْعٰمٌ یا کھانا کھلانا فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۙ اوس دن مین
جو کہ بھوک کا ہو یعنی جن دنون مین خدا کے بندے دشواری سے کھانا پاتے ہون تو وہ کھلائے يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۙ اوس
یتیم کو جو قرابت والا ہو یعنی کھلانے والے سے قرابت رکھتا ہو اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ؕ یا فقیر کو جو خاک والا ہو یعنی
فقیری اور مفلسی کے سبب سے خاک پر لیٹا ہو اور یہ محتاجی اور تنگدستی اور عاجزی سے کنایہ ہی اور ایسا آدمی یا صاحب عیال ہی
یا قرضدار یا بیمار یا مفلس یا مسافر ثُمَّ كَانَ پھر ہو یہ آزاد کرنے والا یا کھانا کھلانے والا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون مین سے
جو ایمان لائے ہین اسواسطے کہ سب خیرات اور نیکیان قبول ہونے مین ایمان شرط ہی وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اور
نصیحت کی ہی اونھون نے ایک دوسرے کو صبر کی طاعت پر ... سے یا دین الٰہی کی ... انواع ... کی مشقت پر

وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ اور نصیحت کی ہو انھون نے باہم رحمت اور مہربانی کرنے کی خدا کے بندون پر اُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وہ ایمان والے ہمارے مہربان واہنی طرف والے کہ عرش کی واہنی طرف سے بہشت میں جا ئینگے یا برکت والے لوگ ہین وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِاٰيٰتِنَا اور جو لوگ نہ ایمان لائے ہماری نشانیون پر یعنی حق پر جو نشانیان ہیں قائم کی ہین کتاب اور دلیلین اور سبیہ لوگ نہ ایمان لائے هُمْ أَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۝ وہ بائین طرف والے ہین کہ اونکو عرش کی بائین جانب سے دوزخ میں لیجائینگے یا وہ لوگ شامت والے ہین عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝ اور اونپر دوزخ میں آگ ہوگی گھیری ہوئی یعنی دروازے بند ہونگے اوس پر عذاب کیا جائیگا اوسکا سر سر پوش سے بند کرکے مضبوط کردینگے کہ نہ کبھی ہوا اوسکے اندر آئے اور نہ کچھ دھوان اوسکے باہر جائے

وَهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ	سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ
اور وہ پندرہ آیتین ہین	شروع ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ شمس مکہ معظمہ میں نازل ہوئی

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ قسم آفتاب کی اور اوسکی روشنی کی جبکہ وہ بلند ہوتا ہے اور چاشت کے مقام پر پہونچتا ہے وَالْقَمَرِ إِذَا تَلٰهَا ۝ اور قسم ماہتاب کی جب آفتاب کے پیچھے جاتا ہے یعنی چاندرات کو جب آفتاب کے پیچھے ماہتاب غروب کرتا ہے یا جس رات کو چاند پورا ہوتا ہے تو اسکا طلوع سورج کے غروب سے ملا ہوا ہوتا ہے وَالنَّهَارِ إِذَا جَلّٰهَا ۝ اور قسم دن کی جب روشن ہوتا ہے وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰهَا ۝ اور قسم رات کی جب چھپا لیتی ہے آفاق کو یا ماہتاب کو یعنی اوسکی روشنی کو وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝ اور قسم آسمان کی اور اوسکی جسنے اوسے بنایا ہے وَالْأَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝ اور قسم زمین کی اور اوسکی جسنے اوسے بچھایا ہے وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝ اور قسم آدمی کی جان کی اور اوسکی جسنے اوسکے اعضا درست کیے ہین فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا اور الہام کیا اور جتا دیا اوسکو جھوٹ اور زنا کی اور بیباکی وَتَقْوٰهَا ۝ اور پرہیزگاری اور نیکوکاری اور فرمانبرداری یعنی بیان اور ظاہر کی اور تعلیم کردی یہ قسمین کھا کر فرماتا ہے کہ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝ بالتحقیق کہ کامیاب ہوا جسنے نفس کو پاک کیا برائیون کے میلون سے یا اوسکو نشو و نما دی بزرگیون کے انواع و اقسام کے ساتھ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝ اور تحقیق کہ بے بہرہ رہا جسنے گم کیا اپنے نفس کو فسق اور جہالت کے سبب یا اوسکی قدر و منزلت کم کی معصیت اور ضلالت کے سبب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اس آیت کی تلاوت کے قریب ہی یہ دعا فرماتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا وَأَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا محقق لوگ اس بات پر ہین کہ نفس کو پاک کرنا دل صاف ہونے کا سبب ہے جس وقت نفس خواہش کے شائبون سے پاک ہو جاتا ہے فی الحال دل بھی تعلق ماسوی کے لوث سے صاف ہو جاتا ہے بیت تا نفس بمنا رہنما ہی نشود دل آئینۂ نور الٰہی نشود كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوٰهَا ۝ تکذیب کی قبیلۂ ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب سے صالح علیہ السلام کی إِذِ انْبَعَثَ أَشْقٰهَا ۝ جس وقت کہ اوٹھا بڑا بدبخت اوس قبیلہ کا کہ قدار بن سالف تھا ایک گروہ کے ساتھ اونٹنی کی

کو چین کاٹنے اور اوسے ہلاک کرنے کو فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ تو کہا اونکو اللہ کے رسول یعنی صالح علیہ السلام نے کہ نَاقَةَ اللّٰهِ
وَسُقْيٰهَا ۝ قتل نہ کرو اللہ کی اونٹنی کو اور گرد نہ جاؤ اوسکے پانی کے یعنی اپنی باری کے دن جو وہ پانی پیتی ہی اوسکے پاس جاؤ تا کہ
تمپر عذاب نہ نازل ہو فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۝ پھر تکذیب کی اونھون نے حضرت صالح کی عذاب نازل ہونے کے باب مین
پھر اونھون نے اونٹنی کی کوچین کاٹ ڈالین فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ پس یکبارگی ہلاکت بھیجی اوپر اونکے رب نے بِذَنْۢبِهِمْ
فَسَوّٰىهَا ۝ اونکے گناہ کے سبب سے پھر یکسان کر دیا اوس عذاب کو سب پر کہ اونکے چھوٹے بڑے سب مر گئے وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝
اور نہین ڈرتا اللہ ہلاکت کے پیچھے کو یعنی اوسنے سب کو ہلاک کر دیا اور اوسکے بد انجام سے نہ ڈرا اسواسطے کہ کسی کو اوسپر قابو نہین ہی
اور بد انجامون کو اوسکی طرف کوئی راہ نہین ہی

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ واللیل مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اکیس آیتین ہین

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ قسم رات کی جب چھپائے عالم کو اپنے اندھیرے مین وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ اور قسم دن کی جب روشن ہو
اور رات کے اندھیرے کو زائل کر دے وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۝ اور قسم اوسکی جسنے پیدا کیا نر مادہ یعنی حضرت آدم
اور حضرت بی بی حوا کو یا سب حیوانون مین سے نر مادہ کو یہ قسمین کھا کر فرمایا کہ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ تحقیق کہ جزا کامون مین تمھاری
کوشش کی البتہ پراگندہ ہی یعنی مختلف واقع ہوتی ہی کام کے مناسب بعض کو ثواب اور کرامت ہی بعض کو عذاب اور ملامت ہی پھر مختلف کامون اور
اوسکی مختلف جزاؤن کو بیان فرماتا ہی کہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى پھر مگر جسنے دیا اپنا مال اللہ کی راہ مین وَاتَّقٰى ۝ اور پرہیز کیا شرک اور
کبیرہ گناہون سے وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ اور تصدیق کی بہت نیک کلمہ کی کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہی یا اس بدلے کے
وعدہ کی کہ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ یہ سورت کچھ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خصلت کی
شان مین ہی اور کچھ امیہ بن خلف یا ابو جہل کی کیفیت مین کشف الاسرار مین ہی کہ دو آدمیون کے باب مین یہ سورت نازل ہی ایک اتقی یعنی
بڑا متقی کہ صدیقون کا امام ہی اس امت مین یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان مین اور ایک اشقی یعنی بڑا شقی کہ زندیقون کا پیشوا ہی
اہل ضلالت مین یعنی ابو جہل اور سورت کے شروع مین جو رات دن کی قسم کھائی یہ ایک کی ظلمت اور دوسرے کی نورانیت کی طرف
اشارہ ہی یعنی شب ضلالت مین کسی کو وہ گمراہی نہ تھی جو ابو جہل کذاب شقی کو تھی اور روز دعوت مین کسی کو وہ نور ہدایت ظاہر ہوا
جو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہوا مثنوی مہر روشن دلان صدیق اعظم + کہ شد اقلیم تصدیقش مسلم + ز مہرش روز دین را روشنائی +
بدو اہل یقین را آشنائی + سیہ دل کی کند این قول باور + تفاوت ہاے دوران بین ز داور + لکھا ہی کہ امیہ بن خلف کے حضرت بلال
غلام تھے وہ کافر انکو طرح طرح کی تکلیفین دیتا تا کہ دین اسلام سے پھر جائین اور اونکے دل مین ہر وقت محبت الٰہی کی آگ اور زیادہ
بھڑکتی تھی بیت آنجا کہ منتہاے کمال ارادت است + ہر چند جور بیش محبت زیادت است + ایکدن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

دیکھا کہ امیہ نے حضرت بلال کو جلتی ہوئی ریگ پر ڈالدیا ہی اور تپتے ہوے پتھر اوسکے سینے پر رکھے ہین اور وہ اوس حال مین احد احد کہتے ہین
حضرت ابوبکر صدیق کا دل اوپر جلا فرمایا ای امیہ واے تجہ پر اس خدا کے دوست پر تو کتنا عذاب کرتا ہی امیہ بولا کہ ای ابوبکر اگر تیرا دل اسپر
جلتا ہی تو اسے مجھسے مول لے پوچھا کتنے کو بیچتا ہی بولا کہ اسے نسطاس رومی سے بدلتا ہون اور نسطاس رومی حضرت صدیق کا
غلام تھا اوس سے ہزار دینار قیمت مل سکتی تھی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اوس سے کہدیا تھا کہ اگر تو ایمان لاتو جو مال
تیرے پاس ہی اور تو تجارت کرتا ہی سب تجکو بخشدون نسطاس ایمان نہ لاتا تھا اور حضرت صدیق کا دل اوس سے رنجیدہ تھا جب
امیہ سے یہ بات سنی تو غنیمت جانکر نسطاس کو تمام استعداد اور مقدرت سمیت امیہ کے حوالہ کیا اور حضرت بلال کو لے لیا اور
اوسی وقت ثواب آخرت حاصل کرنے کی امید پر حضرت بلال کو آزاد کردیا حق تعالی نے یہ سورت بھیجی در حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی
سیرت سے خبر دی اور فرمایا کہ جسنے اپنا مال خرچ کیا اور اوسکا بدلا اور ثواب ملنے کو تصدیق کیا فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ○
تو قریب ہی کہ آسانی دین ہم اوسکو نیک طریقہ کے واسطے کہ آسانی اور راحت کا سبب یعنی اوس کام مین جو اوسے جنت مین پہونچاوے کہ آسانی
اور راحت وہین ہی وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ○ اور مگر وہ جسنے بخل کیا اپنے مال مین یا کلمۂ توحید کہنے مین اور اپنے کو
ثواب الٰہی سے بے نیاز دیکھا اور اوس سبب سے جو کام ثواب حاصل ہونے کے موجب ہین اونکی طرف رغبت نہ کی وَكَذَّبَ
بِالْحُسْنَىٰ ○ اور تکذیب کی اوسنے بہت نیک خصلت کی کہ دین اسلام کے ساتھ متدین ہوجانا ہی یا حق تعالی کے وعدہ کو اور
نہ رکھا فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ ○ تو ہم مہیا کردینگے اوسکو اوس صفت کے واسطے جو اوسے دشواری اور محنت مین ڈالدے
یعنی وہ کام جو اوسے دوزخ مین لیجائے وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ ○ اور دفع نہ کریگا اوس عذاب کو اوسکا
مال جسمین اوسنے بخل کیا ہی جب کہ وہ مرجائیگا یا جب سر کے بل آئیگا یعنی قبر مین گریگا یا دوزخ کے گڑھے مین إِنَّ عَلَيْنَا
لَلْهُدَىٰ ○ تحقیق کہ ہمپر ہی بیان کرنا حق اور باطل اور وعدہ اور وعید کا وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ ○ اور تحقیق
کہ ہمارے ہی واسطے ہی وہ سراے عقبیٰ اور یہ پہلی جگہ کہ دنیا ہی جب کہ دونون جہان کے مالک ہم ہی ہین تو ہم جو کچھ چاہین عطا کرین
فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ ○ پس ڈراتا ہون مین تمکو ای اہل مکہ اوس آگ سے جو شعلے مارتی ہی لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ○
نہ آئیگا اوسمین ہمیشہ رہنے کو مگر بڑا بدبخت یعنی امیہ یا ابوجہل الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ○ وہ شخص جسنے تکذیب کی پیغمبر کی اور
مونہہ پھیرا ایمان اور طاعت سے وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ○ اور قریب ہی کہ دور کردیا جائے اوس آگ سے بڑا پرہیزگار یعنی ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ ○ جو کہ دیتا ہی اپنا مال ڈھونڈھتا ہی اوس سے پاکی اور نیکنامی کافر کہتے تھے کہ حضرت
بلال کا کچھ حق حضرت ابوبکر صدیق کے ذمہ پر تھا کہ حضرت صدیق نے اونکو مول لیکر آزاد کردیا حق تعالی نے اون کافرون کی
بات رد کرنے کو فرمایا کہ وَمَا لِأَحَدٍ اور نہ تھی کسی کے واسطے عِندَهُ ابوبکر کے نزدیک مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَىٰ ○ کوئی نعمت
اور احسان کہ بدلا لیا جائے إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ○ مگر اوسنے یہ کام کیا اپنے رب کی رضامندی چاہنے کو جو بہتر
اور بہت بڑا ہی وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ○ ع اور قریب ہی کہ راضی ہو اور جو ثواب وعدہ کیا گیا ہی اوسکو پہونچے

سورۃ الضحی مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی احدی عشرۃ آیۃ
سورہ ضحی مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ گیارہ آیتین ہین

لکھا ہی کہ جب حضرت جبرئیل کئی روز حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہین آئے اور وحی نازل نہوئی تو کافرون نے
طعن کرنا شروع کی کہ محمد کے خدا نے اوسے چھوڑ دیا اور دشمن کر لیا تو حق تعالی نے اونکا قول رد کرنے کو یہ سورت بھیجی کہ والضحی ۱
قسم ہی چاشت کے وقت کی کہ آفتاب اوسوقت بلند ہوتا ہی اور روشنی زیادہ ہوتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ضحی وہ وقت تھا جسمین
حق تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام سے کلام کیا اور فرعون کے ساحرون نے اوسی وقت خدا کو سجدہ کیا اور بعضے قول پر ضحی سے
وقت چاشت کا رب یا نماز چاشت مراد ہی واللیل اذا سجی ۲ اور قسم رات کی جسوقت وہ تاریک ہو اور تاریکی چیزون کو چھپا لے
امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شب معراج کی قسم ہی یا کہ شب الاسری فرمایا کہ دن رات سے کنایہ اور حجاب ہی کہ انوار قہر کی
نشانی ہی یا انوار جمال اور آثار جلال کی علامت ہو یا دن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کی طرف اشارہ ہی اور رات آپکے موے
مبارک کی سیاہی سے کنایہ ہی بیت والضحی رمز روے مصطفی ست ٭ واللیل کیسوے سیاہ مصطفی ست ٭ یہ چیزین جو
مذکور ہوئین حق تعالی انکی قسمین کھا کر فرماتا ہی کہ ما ودعک ربک وما قلی ۳ نہ چھوڑ دیا تجکو تیرے رب نے اور نہ دشمن
کر لیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حق تعالی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشخبری دی اوس فتح کی جو آپکی امت کو
دنیا مین ہوگی اور اکثر شہر اونکی حکومت مین آئینگے اور مسخر ہو جاوینگے حضرت اوس خوشخبری سے خوش ہوے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ
وللاخرۃ اور البتہ آخرت یعنی جو بزرگی آخرت مین حق تعالی تجکو عطا فرمائیگا اے ہمارے حبیب اور وہ اونچے اور بڑے ہزار محل مین
جنت مین موتی کے اور اوسکی خاک مشک ہی اور ہر محل مین خادم اور حورین اور سامان ہی جو اوسکے لائق ہی خیر لک من
الاولی ۴ بہتر ہی تیرے واسطے پہلی بزرگی سے کہ شہرون کا فتح ہونا ہی یا آپکے کام کی نہایت بہتر ہی ابتدا سے اسواسطے کہ
آپ دمبدم بلندی کے درجے پر بلند ہونے والے اور رتبہ کمال پر ترقی کرنے والے ہین ولسوف یعطیک
ربک اور قریب ہی کہ عطا فرمائے تجکو تیرا رب یعنی گناہگارون کے باب مین شفاعت کا مرتبہ فترضی ۵ پس تو راضی
ہو جائے یعنی اسقدر عطا فرمائے کہ تم کہو بس مین راضی ہوا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اے اہل عراق تم کہتے ہو کہ قرآن کی
سب آیتون مین بڑی امید کی آیت یہ ہی کہ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ اور ہم اہل بیت اس بات پر ہین کہ آیہ ولسوف یعطیک ربک
فترضی سے اوسکی نسبت امید بہت زیادہ ہی اسواسطے کہ جب تک آپ کی امت مین سے ایک شخص بھی دوزخ مین رہیگا ہرگز
آپ راضی نہونگے نظم نماند بدوزخ کسے در گرو ٭ کہ دارد چنین سید پیشرو ٭ عطاے شفاعت چنانش دہند ٭ کہ امت تمامی
ز دوزخ رہند ٭ معالم مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اپنے پروردگار سے
پوچھی ایک پوچھنے کی بات اور مین دوست رکھتا ہون کہ اوسے نہ پوچھتا مین نے کہا کہ الہی تو نے سلیمان کو بڑی بادشاہی دی

اور فلان فلان کو یہ نعمت عطا کی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝ کیا نہین پایا تجھے تیرے رب نے
بے باپ کا بچہ پس جگہ دی تجھکو تیرے دادا اور چچا کی گود مین کہ اونھون نے تجھکو پرورش کیا بحر الحقائق مین ہے کہ تجھکو دریتیم پایا تو ختم
نبوت کی صدف مین تجھکو جگہ دی بیت بس کہ غواص کرم در تگ دریاے قدیم ✦ غوطہ زد تا بکف آورد چنین دریتیم ✦ یا تجھکو ایک
موتی دیکھا کہ کمال قابلیت کے ساتھ تمام کائنات مین منفرد تھا اور ماسویٰ سے علاقہ قطع کرنے مین متوحد تھا تو تجھکو متمکن کر دیا
حضرت احدیت نے جمع مین کہ وہ خاص تیرا مقام ہے وَوَجَدَكَ ضَآلًّا اور پایا تجھکو تیرے خدا نے راہ بھولا ہوا مکہ کے دروازہ
جسوقت حلیمہ جو تیری دائی تھی تیرے دادا اور تیری مان کو سپرد کرنے تجھکو لائی تھی فَهَدٰى ۝ پھر راہ دکھادی تجھکو اسطرح پر کہ
تیرے دادا کو تیرے پاس پہونچا دیا یا شام کی راہ مین جبکہ میسرہ کے ساتھ اے ہمارے حبیب تو تجارت کو گیا اور تیرا اونٹ راہ سے
بیراہ ہوگیا مین نے جبرئیل کو بھیجا کہ وہ تیرے اونٹ کی نکیل پکڑ کر راہ پر لے آیا یا اے ہمارے حبیب تو نے علم اور احکام کی راہ نپائی تھی
تیرے رب نے تجھکو راہ بتادی حقائق سلمی مین مذکور ہے کہ تیرے رب نے تجھکو دوست پایا معرفت اور محبت کے دریا مین ڈوبا ہوا تیرے اوپر
احسان کیا اور تجھکو مقام قرب مین پہونچا دیا وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝ اور پایا تجھکو درویش عیالدار پس مالدار کر دیا تجھکو
خدیجہ کے مال کی وجہ سے کہ تو نے تجارت کی یا غنیمتون کے سبب جو کافرون سے تو نے لین حقائق القرآن مین فرمایا ہے کہ اے
ہمارے حبیب تو فقیر تھا خلق کے مشاہدہ کی وجہ سے تجھکو غنی کر دیا اپنے انوار جمال کے کاشفہ سے فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝
پس جو یتیم ہو اوسپر قہر نہ کر اور اوسکی قدر پہچان اسواسطے کہ تو یتیمی کا مزہ چکھ چکا ہے وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ اور جو
سائل ہو پس اوسکو نہ ڈانٹ اور محروم نہ کر اسواسطے کہ محتاجی اور تنگدستی کا درد تو چکھ چکا ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ
فَحَدِّثْ ۝ اور جو نعمت ہے تیرے رب کی کہ وہ نبوت ہے پس بیان کر یعنی اوسکے احکام خلق کو پہونچا اسواسطے کہ نعمت کا بیان کرنا نعمت
دینے والے کا شکر ہے صاحب فتوحات قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ نعمت ایک چیز محبوب بالذات ہے اور نعمت دینے والا اکثر شکر کیا گیا
ہوتا ہے تو حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کو فرمایا کہ میری نعمت بیان کر اسواسطے کہ خلق محتاج ہے اور محتاج جب نعمت دینے والے کا ذکر سنتا ہے
تو اوسکی طرف رغبت کرتا ہے اور اوسے دوست رکھتا ہے پس میری نعمت بیان کر کے خلق کو میرا دوست کر دے اور مین خلق کو دوست رکھتا ہون

سورۃ الم نشرح مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	وھی ثمان اٰیات
سورۂ الم نشرح مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ آٹھ آیتین ہین

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ کیا ہم نے کشادہ نہین کر دیا تیرے واسطے تیرا سینہ تا کہ حق کی مناجات اور خلق کی
دعوت اور رسالت کا غم اوسمین سمائے یا یہ معنی ہین کہ کیا تیرے دل کو ہم نے گنجایش نہین دی کہ وحی کے اسرار جو تجھپر وارد ہون
اونھین قبول کر سکے اور بعض نے کہا ہے کہ سینہ کا کشادہ کر دینا اوسطرف اشارہ ہے جو حدیثون مین آپکا سینہ چاک ہونا آیا ہے
اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپکا شق صدر کئی بار ہوا ہے ایک زمانہ طفولیت مین جب آپ قبیلۂ بنی سعد مین حضرت حلیمہ کے گھر

تشریف رکھتے تھے پہلی مرتبہ جب حضرت حلیمہ آپکو دودھ پلاتی تھین یا دوسری بار جب دو دھ چھڑانے کے بعد آپکو لیگئی تھیں اور ایک قول مین ہی
کہ نبوت ہونے کے چھٹے یا گیارھوین برس دوسری بار یہ صورت واقع ہوئی حدیث مین ہی کہ معراج کی رات جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو لٹکا
دیا اور میرے سینہ کو اوپرسے ناف تک چاک کردیا اور میکائیل ایک طشت مین آب زمزم لائے میرے سینہ کے اندر اور میری رگین اور
میرا حلق اوس پانی سے دھویا اور جبرئیل علیہ السلام نے میرا دل نکالکر چاک کیا آخر کو ایک سونے کا طشت حکمت اور ایمان سے
بھرا ہوا لائے اور میرے دل کو اوس سے بھرا اور پھر اپنی جگہ پر اوسے رکھدیا منقول ہی کہ آپ نے فرمایا کہ میرے دل پر نور کی ایک
انگوٹھی سے مہر کردی چنانچہ اوسکی راحت اور لذت کا اثر ابتک اپنی رگون اور جوڑون مین پاتا ہون بیت ولم خزینہ اسرار
بود دست قضا با در بہ بست و کلیدش بہ دلستانے داد وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ اور نیچے رکھدیا تجھسے تیرا
بارگران الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وہ بوجھ جسنے بھاری کردی تھی تیری پیٹھ کہ وہ کافرون کا غم تھا اور کفر پر اونکا
اصرار اور آنحضرتؐ کا تعرض اور بعضون نے کہا ہی کہ امت کے گناہ کا غم ہی کہ اے ہمارے حبیب تو اوس سے گرانبار تھا وہ
بوجھ تجھسے ہمنے اوٹھالیا اور تیری شفاعت اونکے باب مین ہمنے قبول فرمائی وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ اور بلند کیا
ہمنے تیری قدر ظاہر کرنے کو تیرا ذکر نبوت اور رسالت اور خاتم ہونے کے ساتھ یا اسطور پر کہ اذان اقامت تشہد خطبہ مین
تیرا نام اپنے نام سے ہمنے ملا رکھا تا کہ بندے جب مجھکو یاد کرین تو تجھکو بھی یاد کرین یا خود مین نے تجھپر سلام بھیجا اور اورون کو بھی
تجھپر درود بھیجنے کا حکم دیا ذوالنون مصری قدس سرہ نے فرمایا کہ رفعت ذکر اسطرف اشارہ ہی کہ سب انبیا علیہم السلام عرش کے
گرد پھرتے تھے اور آپکی ہمت عالی عرش کے اوپر تھی قطعہ سیمرغ فہم ہیچکس از انبیا نہ رفت + آنجا کہ تو ببال کرامت پریدہ + ہر یک
بقدر خویش بجائے رسیدہ اند + آنجا کہ جاے نیست تو آنجا رسیدہ + ای محمد صبر کر فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ پس تحقیق کہ دنیا کی
دشواری کے ساتھ آخرت مین آسانی ہی إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ یقینی اس دشواری کے ساتھ جو مکہ مین تجھپر ہی مدینہ مین
تیرے واسطے آسانی ہی اور موضح مین ہی کہ جو سختی اور کلفت مدینہ مین تجھکو ہوتی ہی اوسکے بعد آسانی اور راحت جنت مین ہی
فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ پس جب تو فارغ ہوچکا تبلیغ احکام سے تو رنج کھینچ عبادت مین یا جب نماز سے تو فارغ ہو
تو کوشش کر دعا مین یا جب پہونچاچکا تو احکام تو امت کے گناہون کی مغفرت چاہنے مین مشغول ہو فتوحات کے نوین سفر مین
لکھا ہی کہ ہمارے شیخ ابو مدین مغربی قدس سرہ نے اس آیت کی تاویل مین فرمایا کہ جب تو فارغ ہو مشاہدہ اکوان سے تو اپنا دل جما
مشاہدۂ جمال رحمن کے واسطے وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ اور اپنے رب کو ہر وقت پکارنے مین رغبت کر اور جو کچھ تو چاہتا ہی
اوسی سے چاہ اسواسطے کہ حاجت اور مرادین پوری کرنے مین اوسکے سوا کوئی قادر نہین اور تیری بات درگاہ قرب مین مقبول ہی

اور تیری پاکیزہ دعائین محل قبول مین ہین بیت جو مقصود کون و مکان او دوست + خدا مید ہد انچہ مقصود اوست +

سورۃ التین مکیۃ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝	وهي ثماني آيات
سورۃ تین مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ آٹھ آیتین ہین

وَالتِّیۡنِ وَالزَّیۡتُوۡنِ ۙ﴿۱﴾ قسم انجیر کی اور زیتون کی آنوار مین ہی کہ ان دونون میوون کی تخصیص اس جہت سے ہی کہ انجیر پاک میوہ ہی اور بے فضلہ لطیف غذا جلد ہضم ہو جانے والی ہی اور شریف و وابہت فائدہ والی طبیعت کو نرم کرتی ہی بلغم کو تحلیل کر دون کو پاک ریگ مثانہ کو دور کرتی ہی جگر اور تلی کے سُدون کو کھول دیتی ہی گردہ کو اور تمام بدن کو فربہ کرتی ہی حدیث مین آیا ہی کہ انجیر بواسیر کو قطع کرتا ہی اور نقرس کو فائدہ دیتا ہی اور زیتون میوہ بھی اور روٹی کے ساتھ کھانے کی چیز بھی اور دوا بھی اوسمین روغن ہوتا ہی بہت فائدہ والا اور بعض نے کہا ہی کہ انجیر اور زیتون سے انکے اوگنے کی جگہ مراد ہی اور زمین مقدس مین وہ دو پہاڑ ہین ایک طور زیتا دوسرا طور تینا کہ ہر ایک انھین سے انبیا علیہم السلام مین سے ایک ایک کی عبادتگاہ تھی یا دو مسجدین مراد ہین ایک دمشق کی ایک بیت المقدس کی متعالمین فرمایا ہی کہ تین اصحاب کہف کی مسجد ہی اور زیتون مسجد ایلیا ہی تبیان مین ہی کہ جبل جودی اور جبل بیت المقدس ہی کہ حق تعالی اونکی قسم کھاتا ہی وَطُوۡرِ سِیۡنِیۡنَ ۙ﴿۲﴾ اور قسم طور سینا کی یعنی اوس زمین کی جو حضرت موسٰی کلیم اللہ کی مناجات کا مقام ہی وَہٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِیۡنِ ۙ﴿۳﴾ اور قسم اس شہر امان دینے والے یعنی مکہ معظمہ کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مولد مبارک ہی یعنی آپ وہان پیدا ہوے ہین بحر الحقائق مین اہل اشارت کی زبانی یہ تفسیر لکھی ہی کہ قسم شجرۂ تینیہ قلبیہ کی جو ثمر علوم دینیہ ہی اور قسم شجرۂ زیتونہ مبارکہ سریہ کی کہ مصباح دل کو روشنی بخشنے والا ہی اور طور سینین روح معلی ہی کہ تجلی الٰہی سے روشن اور مجلی ہی اور بلد امین خفی ہی کہ تعلقات اکوان کے ہجوم آفات سے امن وامان کا محل ہی اور قسم کا جواب یہ ہی کہ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ۫﴿۴﴾ تحقیق کہ پیدا کیا ہمنے آدمی کو اچھی تصویر اور ترکیب مین یعنی حیوانات مین سے قد مناسب صورت اچھی مزاج معتدل خواص مخلوقات کو جمع کر لینے کے ساتھ اوسے ہمنے مخصوص کیا یا پیدا کیا ہمنے اوسے مظہر اتم و اکمل تجلیگاہ اعم و اشمل تاکہ حامل امانت الٰہی اور منبع فیض نامتناہی ہوسکے ثُمَّ رَدَدۡنٰہُ اَسۡفَلَ سٰفِلِیۡنَ ۙ﴿۵﴾ پھر پھیرا ہمنے اوسے بہت نیچے سب نیچون کے یعنی عالم طبیعت مین یا اوسکے سبب سے ہمنے زندہ کیا ظہور اور اظہار کے آثار اور شعور اور اشعار کے اطوار کو چونکہ اس آیت کے دقائق اور حقائق جواہر التفسیر مین شرح و بسط کے ساتھ تحریر ہین تو اونپر مطلع ہونا اوسی کے مطالعہ پر حوالہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ آیت کے معنی یہ ہین کہ ہمنے آدمی کو بہت اچھی صورت پر پیدا کیا اور پھر لیگئے ہم اوسکو خرف ہو جانے کے سن پر کہ ارذل عمر ہی اور اسفل السافلین اوسی کی طرف اشارہ ہی اور اوسوقت کچھ کام نہین کر سکتے اور کسی کو اوس سن مین کچھ اجر نہین ہوتا اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مگر اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے ہین اونھون نے اچھے فَلَہُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ؕ﴿۶﴾ تو اونکے واسطے اجر ہی غیر منقطع اور کم نہ کیا گیا یعنی جسطرح جوانی اور تندرستی مین اونکی عبادت کا اجر لکھتے تھے بوڑھاپے اور ضعیفی مین بھی باوصف اسکے کہ وہ عمل نہین کرتے ہین اوسی طرح اونکا اجر ثابت ہی فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعۡدُ بِالدِّیۡنِ ؕ﴿۷﴾ پھر کیا چیز تجھے تکذیب پر رکھتی ہی ای بعث و حشر کے منکر ایسی دلیلین ظاہر ہونے سے روز جزا اور روز حساب کا مقر کیون نہین ہوتا اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِاَحۡکَمِ الۡحٰکِمِیۡنَ ٪﴿۸﴾ کیا نہین ہی اللہ بڑا حکم کرنے والا حاکمون کا یعنی ہی حدیث مین ہی کہ جو کوئی الیس اللہ باحکم الحاکمین کہے اوسے چاہیے کہ بلٰی و انا علی ذٰلک من الشاہدین بھی کہے

سورة العلق مكية	بسم الله الرحمن الرحيم	وهي تسع عشرة اية
سورہ علق مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اونیس آیتین ہین

جمہور علما اس بات پر ہین کہ قرآن مین پہلے جو خبر نازل ہوئی وہ اس سورت کے ابتدا کی پانچ آیتین ہین اور اس حال کا بیان مجمل یہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حرا مین تکیہ لگائے ہوئے تھے یا پہاڑ پر کھڑے ہوئے تھے کہ ناگاہ حضرت جبریل امین آپ پر ظاہر ہوئے اور کہا کہ ای محمد خدا نے مجکو تیرے پاس بھیجا ہی اور تو خدا کا رسول ہی اس امت مین پھر کہا کہ اِقۡرَأۡ یعنی پڑھ آپ نے فرمایا کہ مَآ اَنَا بِقَارِیٍٔ یعنی مین پڑھنے والا نہین ہون پس حضرت جبریل نے آپسے لپٹ کر زور سے معانقہ کیا ایسا کہ آپ بے طاقت ہوگئے پھر آپکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ آپ نے وہی جواب دیا پھر حضرت جبریل آپسے ملے اور زور کیا اور چھوڑ دیا اور کہا کہ اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِیۡ خَلَقَ اور ایک قول یہ ہی کہ جبریل علیہ السلام نے اپنے پر کے نیچے سے ایک نامہ حریر بہشت پر لکھا ہوا کہ اوسمین یاقوت اور موتی لگے ہوے تھے نکالا اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھدیا اور کہا کہ پڑھیے آپ نے فرمایا کہ مین پڑھا نہین ہون اور اس نامہ مین کچھ لکھا نہین دیکھتا ہون پس حضرت جبریل نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے ملایا اور زور کیا ایسا کہ قریب تھا کہ آپ بیہوش ہو جائین تین مرتبہ یہی صورت ہوئی پھر آپ کو چھوڑ دیا اور یہ قرآن کی آیتین پڑھین اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ پڑھ قرآن شروع کر اپنے رب کے نام کے ساتھ جسنے پیدا کین سب چیزین یا آدم علیہ السلام کو خاک سے پیدا کیا خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ پیدا کیا آدمی کو جمے ہوے خون سے اِقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُ ۙ پڑھ تکرار مبالغہ کے واسطے ہی اور تیرا رب بہت بزرگ ہی سب بزرگون سے اور اوسکا کرم سب کریمون کے کرم سے بڑھکر ہی الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ وہ خدا جسنے سکھایا لکھنا قلم کو تا کہ علم کو خط مین مقید کرین اور دورون کو نامہ سے آگاہی دین تبیان مین ہی کہ حق تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو لکھنا تعلیم فرمایا اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ پہلے جسنے لکھا وہ ادریس علیہ السلام تھے عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ؕ خدا نے علم دیا آدمی کو جو وہ نہ جانتا تھا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو احکام شریعت تعلیم فرمائے جو آپ نہ جانتے تھے كَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَیَطۡغٰۤی ۙ حقا کہ بیشک انسان یعنی ابو جہل البتہ حد سے بڑھتا ہی اور گردن کشی کرتا ہی اَنۡ رَّاٰهُ اسۡتَغۡنٰی ؕ بسبب اسکے کہ دیکھتا ہی اپنے کو کہ بے نیاز ہوا ہی یعنی توانگر اور مال کے سبب سے کیون کوئی حد سے بڑھے اور حق تعالی کی عبادت مین سرکشی کرے اور چھوڑ دے اِنَّ اِلٰی رَبِّكَ الرُّجۡعٰی ؕ تحقیق کہ تیرے رب کی طرف ہی بازگشت سب کی آخرت مین اور وہان اعمال کام آئینگے اموال نہین بیت توانگری نہ بمال ست نزد اہل کمال + کہ مال تا لب گورست بعد ازان اعمال + لکھا ہی کہ ابو جہل نے یہ بات کہی کہ اگر مین محمد کو سجدہ مین دیکھون تو اوسکی گردن پر لات مارون ایک دن حضرت نماز پڑھتے تھے اوسکو خبر کی جلدی سے حضرت کی طرف چلا آپ تک نہ گیا بیچ سے پھرا چہرے کا رنگ اوڑا ہوا اعضا پر لرزہ چڑھا ہوا لوگون نے پوچھا کہ تجکو کیا ہوا بولا کہ مین نے اپنے اور محمد کے درمیان آگ کی ایک خندق دیکھی اور ایک اژدہا موںھ پھیلائے ہوے اور پرند جانور پر سے

لیے بلائے ہوئے یہ خبر حضرت کو پہونچی فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس آتا تو فرشتے اوسکا ایک ایک عضو اوڑا لیجاتے اور یہ آیت نازل ہوئی
کہ أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ ۝ کیا دیکھا تونے اوسے جو باز رکھتا ہی عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ ۝ بندہ کامل کو کہ محمد صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم ہین جسوقت نماز پڑھتا ہو وہ بندہ أَرَأَيْتَ إِن كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ ۝ کیا دیکھا تونے اگر ہو بندہ نماز سے منع کیا ہوا
سیدھی راہ پر أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ ۝ یا حکم کرے خلق کو پرہیزگاری کا تو اوسکو اوس حال سے باز رکھ سکتے ہین أَرَأَيْتَ
إِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝ تکرار تاکید کی جہت سے ہی کیا دیکھا تونے اگر ابوجہل تیری تکذیب کرے یا مطلقا حق بات اور ایمان سے
مونھ پھیرے اور فرمانبرداری کی راہ سے پھرے تو کس قسم کے عذاب کا وہ مستحق ہوگا أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ ۝
کیا نہین جانا ابوجہل نے یعنی نہین جانتا ہی یہ بات کہ بتحقیق خدا دیکھتا ہی اوسکا قصد جو حبیب خدا علیہ التحیۃ والثنا کے ساتھ اوسنے کیا
بزرگون نے کہا ہی کہ کلمہ إِنَّ اللَّهَ يَرَىٰ مین وعدہ بھی ہی وعید بھی یعنی ای زاہد عبادت کر کہ وہ تجکو دیکھتا ہی اور ای فاسق توبہ کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہی
ای ریاکار اخلاص اختیار کر کہ وہ تجکو دیکھتا ہی اور ای زاہد تنہائی مین گناہ کا قصد نکر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہی ایک درویش نے گناہ کرکے
توبہ کی تھی اور ہمیشہ رویا کرتا تھا اوکون نے کہا کہ اتنا کیون روتا ہی خدا غفور رحیم ہی درویش بولا ہر چند وہ گناہ معاف کرتا ہی مگر اوسکی
خجلت کہ اوسنے کیا دیکھا اور دیکھ لیا ہی اپنے دل سے کیونکر دفع کرون بیت گیرم کہ تو از سر گناہم گذری ٭ زان شرم کہ دیدی کہ چہ کردم
چہ کنم ٭ فهر و سر خجالت در ویش زان بود در پیش ٭ کہ گر گناہ ببخشند شرمساری ہست ٭ لکھا ہی کہ دوسری بار پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نماز پڑھتے تھے ابوجہل ملعون پہونچا اور بولا کہ ای محمد مین نے تجکو نماز سے منع نہین کیا پس حضرت نے اوسے بہت تہدید فرمائی اور
وعید سنائی ابوجہل نے کہا کہ تم مجکو ڈراتے ہو حال آنکہ میری مجلس سب بدوون کی مجلس سے بہت بڑی اور عزتدار ہی اور میری مجلس کے
لوگ بہت زیادہ ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ ۝ حقا اگر ابوجہل نہ باز آئیگا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا
دینے سے تو لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۝ ضرور پکڑینگے ہم اوسکو پیشانی کے بالون سے اور دوزخ مین کھینچ لیجاینگے
نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝ پیشانی جھوٹی خطاکار پیشانی کا وصف کذب و خطا کے ساتھ اسناد مجازی کے طور پر ہی اور
مراد پیشانی والا ہی یعنی ابوجہل کہ جھوٹا اور خطاکار ہی فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۝ پس کہ پکارے ابوجہل اپنی مجلس والون کو سَنَدْعُ
الزَّبَانِيَةَ ۝ قریب ہی کہ پکارین ہم دوزخ کے فرشتون کو اوسے دوزخ مین لیجانے کے لیے كَلَّا لَا تُطِعْهُ وہ بات نہین ہی
جو وہ کہتا ہی حکم نہ مان اوسکا نماز ترک کرنے مین یعنی اوسکی مخالفت پر ثابت رہ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِب ۝ اور سجدہ کر ہمیشہ
خدا کو اور قریب ہو جا حضرت احدیت کے حدیث مین ہی کہ بندہ جسوقت سجدہ مین ہوتا ہی اوسوقت خدا سے بہت قریب ہوتا ہی
اور قرآنی سجدون مین سے چودھوان سجدہ ہی فتوحات مین اسکو طلب قربت کا سجدہ کہا ہی

سورۃ القدر مکیۃ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	وهي خمس آيات
سورہ قدر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پانچ آیتین ہین

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو خبر دی کہ بنی اسرائیل مین سے ایک شخص ہزار مہینے تک ہتھیار باندھے رہا اور خدا کی راہ مین جہاد کیا اصحاب متعجب ہوکر بولے کہ ہم ایسی چھوٹی عمر مین اتنی بڑی دولت کیونکر حاصل کر سکتے ہین تو حق تعالی نے یہ سورت نازل کی کہ **اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ** بیشک ہمنے بھیجا ہمنے قرآن بے ذکر کیے ہوے قرآن کی طرف کنایہ فرمانا اوسکی عظمت قدر اور شہرت پر دلالت کرتا ہی یعنی بزرگی اور شرف کے سبب اپنی تصریح سے مستغنی ہی اور دوسرے اوسے اوتارنے کو اپنی طرف اسناد فرمایا کہ اوسے ہمنے اوتارا ہے سبرک وقت مین **فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ** شب قدر مین یعنی اوسکے اوترنے کی ابتدا اس شب مین تھی یا تمام قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اسی شب مین اوترا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام تیئیس برس مین آیت آیت اور سورت سورت وقت کی مصلحت کے موافق دنیا مین لائے **وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ** اور کس چیز نے علم دیا تجکو کہ تو جانے کہ کیا ہی شب قدر یعنی شرف اور عزت والی رات کہ اوسمین جو کوئی عبادت کرتا ہی وہ معزز اور مشرف ہو جاتا ہی یا اوس رات کو جو نیک کام وقوع مین آتا ہی وہ خدا کے نزدیک قدر والا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ قدر حکم کے معنی مین ہی یعنی اوس رات مین ہر ایک کام کو تقسیم کرتے ہین حکمت کے ساتھ کہ اوسمین نقص راہ نہین پاتا یا قدر تنگی کے معنی مین ہی اسواسطے کہ اوس رات فرشتے اس کثرت سے اوترتے ہین کہ اون پر زمین تنگ ہو جاتی ہی **لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ** شب قدر بہتر ہی ہزار مہینے سے کہ بنی اسرائیل کے غازی نے ہزار مہینے جہاد کیا اوس شخص کے واسطے بہتر ہی جو اوس شب کو پائے اور عبادت مین فجر کرے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول پر شب قدر تمام سال مین دورہ کرتی رہتی ہی اور حضرت شیخ قدس سرہ نے فتوحات مین فرمایا ہی کہ مین نے اس رات کو شعبان اور ربیع الاول مین دیکھا ہی اور اکثر رمضان مین پایا ہی اور اکثر علما اس بات پر ہین کہ شب قدر ماہ رمضان مین ہی اخیر عشرہ مین غالبا طاق شبون مین اصحاب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اکیسوین اور تیئیسوین شب کو اختیار کرتے ہین اور حنفی ستائیسوین شب کو حاصل یہ کہ لیلۃ القدر مین نو حرف ہین اور یہ کلمہ اس سورت مین تین بار مکرر ہی تو نو تیہے ستائیس ہوے اور لفظ ہی جو اس سورت کے آخر مین ہی یعنی یہ تو یہ بات آخر قول کی تائید کرتی ہی پس معلوم ہوا کہ شب قدر ستائیسوین شب ہی اور شب قدر پوشیدہ رکھنے مین حکمت یہ ہی کہ سب شبون کی تعظیم کیجائے اور ان مین بندے عبادت کرتے رہین بیت ای خواجہ چہ جوئی ز شب قدر نشانی ÷ ہر شب شب قدر ست اگر قدر بدانی ÷ **تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا** اوترتے ہین فرشتے زمین پر یا آسمان دنیا پر اور جبرئیل علیہ السلام اونکے ساتھ اس مبارک شب مین ہوتے ہین اور حدیث مین ہی کہ فرشتون کے ساتھ ایک بڑا فرشتہ اوترتا ہی کہ روح اوسکا نام ہی یا فرشتون کی ایک قسم کہ اوسے روح کہتے ہین یا بنی آدم کی روح یا عیسی روح اللہ علیہ السلام فرشتون کے ساتھ اوترتے ہین حضرت خواجہ محمد پارسا قدس سرہ کی تفسیر مین مذکور ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح اوترتی ہی تبصائر مین فرمایا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام اون فرشتون کے ساتھ زمین پر آتے ہین جنکو اہل زمین سے علاقہ اور آشنائی ہی اور مومنون کے گھرون مین جاتے ہین اور جبرئیل علیہ السلام مومنون سے مصافحہ کرتے ہین اور اونکے مصافحہ کیا علامت یہ ہی جھجک اوٹھنا بدن پر روئین کھڑے ہو جانا قلب کی رقت آنکھون کے آنسو اور اس رات کے شرف کے واسطے کہ ملائکہ روح سمیت زمین پر آتے ہین **بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ** خدا کے حکم سے ایک بڑے کام کو جسکا خدا نے

حکم فرمایا ہے یا ہر کام خیر و برکت والے کے لیے سَلٰمٌ ہِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ سلامتی ہے سب آفتون سے شب قدر کو سفیدۂ صبح ظاہر ہونے تک عالمون اور عارفون کو اس سورت سے اسرار کھلے ہین کہ اونکا ایک شمہ جواہر التفسیر مین مذکور ہے

سورۃ البینۃ مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وھی ثمان اٰیات
سورۂ بینہ مدینہ منورہ مین نازل ہوا	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ آٹھ آیتین ہین

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہوئے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل کتاب مین سے یعنی یہود و نصاری وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ اور عرب کے مشرکون مین سے باز رہنے والے کفر سے حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ اوسوقت تک کہ آئی اونکے پاس دلیل کھلی ہوئی رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ رسول خدا کی طرف سے کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً پڑھتا ہے اپنی امت پر صحیفے پاک جھوٹ اور بہتان سے یعنی قرآن اور اوسے تعظیم کے واسطے صحیفے فرمایا اسلیے کہ سب صحیفون کے اسرار اوسمین جمع ہین فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ اون صحیفون مین نوشتے ہین صحیح اور درست یعنی احکام اور نصیحتین ہین اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ اہل کتاب اور مشرک اپنے قدیم دین اور آئین پر تھے یہانتک کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم تشریف لائے اور آپنے اونکو ایمان کی طرف بلایا تو بعضے توفیق آلہی کی مدد سے دولت ایمان کو پہونچے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور نہین متفرق ہوئے یعنی باہم اختلاف کیا محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی شان مین اون لوگون نے جو کتاب دیئے گئے ہین اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ مگر بعد اسکے کہ آئے اونکے پاس پیغمبر علیہ السلام یعنی آپکے مبعوث ہونے کے قبل سب آپکی تصدیق پر متفق تھے جب آپکو پیغمبری ہوئی تو مختلف ہوگئے بعضے ایمان لائے اور بعضے کافر ہوگئے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ اور نہین حکم کیے گئے ہین اہل کتاب مگر یہ کہ عبادت کرین اللہ کی مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۥ پاک کرنے والے خدا کے واسطے اپنا دین یعنی شک اور الحاد سے پاک رہین حُنَفَآءَ میل کرنے والے باطل عقیدہ سے دین اسلام کی طرف وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور یہ حکم کیے گئے کہ ادا کرین نماز فرض اوسکے وقتون پر وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ اور دین زکوٰۃ واجب اوسکے محل پر وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ اور جسپر وہ مامور ہین یہ دین ملت صحیح اور درست ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ جو لوگ نہ ایمان لائے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل کتاب یعنی یہود و نصاری مین سے وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ اور مشرکین یعنی بت پرستون مین سے وہ آتش دوزخ مین ہونگے قیامت کے دن خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے اوسمین اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ وہ لوگ وہ تو بدتر ہین تمام مخلوقات سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے اچھے اور پاک اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ وہ لوگ وہ تو بہتر ہین سب مخلوقات سے جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جزا اونکی جو بہترین خلائق ہین اوسکے رب پاس جَنّٰتُ عَدْنٍ ہین باغ ہین قیام کرنے کے کہ جاری ہین تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے اونکے درختون کے نہرین اسواسطے کہ باغ بے نہر جاری کے

ہونا چاہیے خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ ہمیشہ رہنیوالے اونمین ہمیشہ ابداً خلود کی تاکید ہی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ راضی ہوگا اللہ اونسے اور اونکی عبادتون سے وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اور راضی ہونگے وہ خدا سے ثواب بے حساب پانے کے سبب سے اور انتہائے مرادات اور غایت غایات یعنی دولت دیدار کہ مطلب اعلیٰ اور مقصد اقصیٰ ہی وہ اونکو عطا فرمائینگے **بیت** دارند ہر کسی از تو مرادے و مطلبے مقصود ما ز دنیا و عقبیٰ لقائے تست ✤ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۝ ع یہ جو مذکور ہوئی بہشت اور رضا مندی اوس شخص کے واسطے ہی جو ڈرے خدا کے غضب اور عذاب سے اور جو کام ثواب کے موجب ہین اونمین مشغول رہے ✤

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	وَهِیَ ثَمَانِیْ اٰیٰتٍ
سورۃ زلزال مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ آٹھ آیتین ہین

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ لا جب ہلائی جائے زمین ہلایا جانا اپنا کہ نفخہ اولی یا ثانیہ کے قریب قریب ہوگا کہ اوسکے سبب سے زمین ٹوٹ پھوٹ جائیگی وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝ لا اور نکالیگی زمین اپنے بھاری بوجھ کہ مُردون کے جسم اور روپئے پیسے اور خزانے ہین یعنی اپنے اندر سے نکالکر باہر ڈالدیگی وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ ج اور کہیگا انسان یعنی کافر کیا ہی زمین کو کہ اوسمین جو کچھ پوشیدہ تھا اوسے باہر کیے دیتی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ انسان عام ہی یعنی سب آدمی یہ بات کہینگے یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝ لا اوسدن کہیگی زمین اپنی خبرین زبان حال سے اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ حق تعالیٰ زمین کو گویائی عطا فرمائیگا اور وہ خبرین بیان کریگی اپنا ہلنا اور مدفون چیزون کا باہر پھینک دینا یا جو عمل و سیر بندگان خدا نے کیے ہین وہ بیان کردیگی بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝ ط بسبب اسکے کہ تیرا رب حکم کریگا اوسکو اور اجازت دیگا کہ لوگون نے جو کچھ کام کیے ہین اوسکی خبر دے یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۝ لا اوس روز پھرینگے اور باہر نکل آئینگے لوگ موقف حساب سے پراگندہ یعنی گروہ گروہ بعضے داہنی طرف بعضے بائین طرف لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝ ط تاکہ دکھائے جائین اپنے اعمال کی جزا اسباب نزول مین لکھا ہی کہ دو آدمی تھے ایک تو سائل کو ٹکڑا اور نوالہ نہ دیتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ تھوڑی چیز ہی بہت خیر کرنا چاہیے تاکہ اوسکا اجر ملے اور دوسرا اپنے گناہ کو کم جانتا تھا اور کہتا تھا کہ چھوٹے گناہ پر مجھے مواخذہ نہوگا بلکہ کبیرہ گناہون پر بندے کو عذاب کرینگے حق تعالیٰ نے ان دونون کی شان مین یہ آیت نازل فرمائی کہ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۝ ط پھر جو کوئی عمل کرے چھوٹی چیونٹی کے برابر نیک دیکھیگا اوسکی جزا وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۝ ع اور جو کوئی عمل کرے چھوٹی چیونٹی کے برابر برا پائیگا اوسکی جزا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی مومن اور کافر نہین جو دنیا مین کچھ نیکی یا بدی کرتا ہی مگر حق تعالیٰ اوسکا عمل قیامت کے دن اوسے دکھائیگا مگر مومن کے برے کام بخشدیگا اور اوسکے نیک کامون کی جزا عطا کریگا اور کافر کی نیکیان رد کردیگا اور بدیون پر اوسکو عذاب مین مبتلا کریگا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ قرآن مین بڑی محکم آیت یہ ہی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کو جامعہ فاذہ کہتے تھے عین المعانی مین ہی کہ صعصعہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ کہ فرزدق کے

دادا تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ جو کچھ آپ پر نازل ہوتا ہی میرے سامنے پڑھیے تو حضرت نے یہ آیت اونکے سامنے پڑھی وہ بولے کہ حسبی حسبی یعنی بس ہی جب کسی نے یہ بات جان لی کہ اوس میدان عظیم الشان مین ذرہ ذرہ پوچھینگے اور پوچھنے کو کسی طرح کچھ نہ چھوڑینگے تو وہ ضرور آج اپنے حساب مین مشغول ہوگا اور حاسبوا قبل ان تحاسبوا کا نکتہ ہر وقت اپنے پیش نظر رکھیگا قطعہ حساب کار خود امروز کن کہ فرصت ہست + نہ خیر و شر بنگر تا چہاست حاصل تو + اگر نقد نکوئی تو انگری خوش باش + ورنہ بخیر بدی مفلسی تو اے بر دل تو

سورۃ العٰدیٰت مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	وھی احدی عشرۃ آیۃ
سورہ عادیات مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	اور وہ گیارہ آیتین ہین

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منذر بن عمر انصاری رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر صحابہ کے ساتھ قبیلہ بنی کنانہ مین بھیجا اور حکم دیا کہ فلان روز صبح کے وقت چاہیے کہ اونپر پہونچو اور غارت کرو اور فلان روز پھر آؤ اونھون نے ایسا ہی کیا اور بیچ مین ایک بڑا پانی اور نہر تھی وہ مینہ توقت ہوا منافقون نے زبان درازی کی اور ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ وہ تمام لشکر ہلاک ہو گیا اور کوئی نہ باقی رہا کہ اونکی خبر پہونچاتا یہ بات مسلمون نے سنی غمگین ہوے حق تعالیٰ نے اوس فوج کے حال سے مومنون کے خوشدل ہونے کے واسطے یہ سورۃ بھیجی [illegible] وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ قسم دوڑنے والے گھوڑون کی کہ دوڑتے وقت سانس لیتے ہین سانس لینا اونکی آواز سنائی دیوے وہ ہنہناتے ہین فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝ پھر قسم آگ جھاڑنے والون کی پتھر سے اپنے سمون کی ٹھوکر سے یعنی [illegible] پتھر سے آگ جھاڑتے ہین آگ جھاڑکر فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝ پھر قسم غارت کرنے والون کی صبح کے وقت [illegible] گھوڑون کے سوار مراد ہین فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ پس اوٹھایا اون گھوڑون نے لوٹنے کے [illegible] کنارے فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝ پھر اوسی وقت بیچ مین گھس گئے ایک گروہ دشمن کے اِنَّ الْاِنْسَانَ [illegible] ابن ابی منافق اپنے گروہ سمیت مراد ہو کہ لوگون مین بد خبریان ڈالتا تھا یا طلق [illegible] لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝ اپنے رب کے واسطے ناشکر گزار ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیت [illegible] شان مین ہی امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہی کہ عرب مین تین آدمی ایک وقت مین ایک ایک صفت مین یگانہ تھے اشعث طمع مین ابو حاجب بخل مین حاتم سخاوت مین تو حق تعالیٰ قسم کھاتا ہی کہ ابو حاجب بخیل ہی اور کم ظرف اور بعضون نے کہا ہی کہ کنود وہ ہی جو رنج و محنت کو تو شمار مین لائے اور عیش و راحت کو یاد نہ کرے ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مین ہی کہ کنود وہ ہی جو تنہا کھائے دوسرے کو نہ دے لونڈی غلام کو مارا کرے وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝ اور تحقیق کہ خدا اوسکے بخل اور ناشکری پر البتہ گواہ ہی یا انسان اپنے کنود ہونے پر گواہ ہی اس جہت سے کہ کنود ہونے کا اثر اوس ظاہر ہی وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝ اور یقینی انسان مال کی محبت کے واسطے البتہ سخت ہی یعنی اوسکا بخل نہایت کو پہونچ گیا شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ اگر مال کو تو دوست رکھتا ہی تو دے ڈال کہ پھر تجکو دین اور

تو اپنے رب کے واسطے [illegible] اور وہ بڑے منفعت [illegible] کا بیشک نہایت [illegible]

[illegible] اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا

بُعْثِرَ کیا نہیں جانتا ہی انسان [illegible] مَا فِی الْقُبُوْرِ [illegible]

وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ◯ اور حاصل کیا جاویگا جو کچھ [illegible] اونکے اور [illegible]

تمیز کردینگے تو اوس وقت ظاہر ہوگا اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ◯ بیشک رب اونکا اونکے اقوال و افعال

اوس روز یعنی قیامت کے دن البتہ جاننے والا ہی اور جزا دینے والا ہی

وَهِیَ اِحْدٰی عَشَرَۃَ اٰیَۃً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ◯	سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃِ مَکِّیَّۃٌ
اور وہ گیارہ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ قارعہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

اَلْقَارِعَۃُ ◯ یعنی ٹھوکنے والا مَا الْقَارِعَۃُ ◯ کیا ہی ٹھوکنے والا وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَۃُ ◯ اور کس چیز نے تجھے جتا دیا کہ کیا ہی ٹھوکنے والا اس سے قیامت کا دن مراد ہی کہ دلون کو ہول و ہیبت سے ٹھوکیگا یَوْمَ یَکُوْنُ النَّاسُ جسدن ہونگے لوگ اوٹھنے اور دوڑنے کی شدت مین کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ◯ پراگندہ پتنگون کے مانند یا ٹیری دل کی طرح کہ اکٹھا نکلتی ہین اور پامال و پریشان حال ہو جاتی ہین وَتَکُوْنُ الْجِبَالُ اور ہو جاوینگے پہاڑ اوس دن کے ہول سے کَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ◯ جیسے اون رنگین دھنکی ہوئی دھنئے کی دھنکی سے یعنی اوس دن کے ہول سے پہاڑ اجزاے متفرق ہو کر ہوا پر اوڑ جانے مین رنگین دھنکی ہوئی اون کے مثل ہونگے اسواسطے کہ رنگنے سے اون نرم اور سست ہو جاتی ہی اور پھر دھنکنے سے جلد متفرق اور منتشر ہو جاتی ہی فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ◯ پھر اوسدن جسکے عمل کی ترازو مین بھاری ہونگی یعنی اوسکی نیکیون کا پلہ جھکا ہوگا فَهُوَ فِیْ عِیْشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ ◯ تو وہ زندگانی پسندیدہ مین ہوگا وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ◯ اور وہ جسکے اعمال کی ترازو مین ہلکی ہونگی اسطرح کہ وہ نیکیان رکھتا ہی نہ یا اوسکی برائیان نیکیون پر غالب ہون فَاُمُّهٗ هَاوِیَۃٌ ◯ تو اوسکی جگہ ہاویہ ہی اور وہ دوزخ کے سب درکون کے نیچے والا درکہ ہی وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ ◯ اور کس چیز نے بتایا تجھکو کہ کیا ہی ہاویہ نَارٌ حَامِیَۃٌ ◯ آگ ہی دہکتی ہوئی یعنی سوزش مین نہایت کے درجہ پر پہونچی ہوئی

وَهِیَ ثَمَانُ اٰیَاتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ◯	سُوْرَۃُ التَّکَاثُرِ مَکِّیَّۃٌ
اور وہ آٹھ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ تکاثر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

لکھا ہی کہ بنی عبد مناف اور بنی سہم نے ایک دوسرے پر قبیلہ کے لوگون کی کثرت پر تفاخر کیا ہر ایک نے اپنے قبیلے کے لوگون کا شمار کیا تو بنی عبد مناف کے لوگ زیادہ نکلے بنی سہم بولے کہ ہمارے لوگ جاہلیت مین بہت قتل ہو گئے ہم مُردے اور زندے سب ملا کر

شمار کرتے ہیں جب اسطرح شمار کیا تو بنی سہم کے لوگ تین خانوادہ زیادہ نکلے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ۝
کیا غافل اور مشغول کیا تمکو [illegible] حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ یہانتک کہ آئے تم قبرستانوں میں اور [illegible]
اور بعض [illegible]
كَلَّا ایسا نہ چاہیے کہ عاقل [illegible]
قطعہ روزے کہ اجل کند شبیخون ۝ البتہ بباید از جہان رفت ۝ گر دل بہ دو اسیر دنیا ۝ آسان رہ از جہان توان رفت ۝
سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ قریب ہی کہ جانوگے تفاخر اور تکاثر کا انجام یعنی مرتے وقت ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ پھر
کہ جلد ہی جانوگے اپنی خطا قبروں سے اوٹھکر منتشر ہوتے وقت كَلَّا ایسا نہ چاہیے کہ زندہ اور مردہ پر فخر اور مباہات کرو
لَوْ تَعْلَمُونَ اگر جانو کہ کیا حال درپیش رکھتے ہو عِلْمَ الْيَقِينِ ۝ جاننا یقین کا کہ کچھ شک و شبہہ نہ رہے تو البتہ مفاخرت
اور مکاثرت سے تمکو باز رکھے لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۝ البتہ ضرور دیکھوگے تم دوزخ کو اول دور سے جسوقت کہ اوسے میدان حشر میں
لائینگے ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا پھر ضرور ضرور دیکھوگے تم اوسکو عَيْنَ الْيَقِينِ ۝ دیکھنا یقین کی آنکھ سے جب کہ اوسمیں داخل ہوگے
ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ پھر البتہ پوچھے جاؤگے يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝ اوس روز حساب کے وقت اون نعمتوں سے جنہیں
مشغول ہوکر عبادتوں سے [illegible] دنیا نے دنیا سے باز رکھا اور بعضوں نے
کہا ہے کہ کافر مخاطب ہیں اور بہت صحیح [illegible] جو نعمت حاصل ہی اوس سے اوسکے شکر کا سوال ہوگا
اور بعض نے نعمت کو ٹھنڈے پانی کے ساتھ خاص کیا ہے اور [illegible] سائے یا نیند کے مزے یا اعتدال خلق یا اسلام
یا تخفیف شرائع یا قرآن کے ساتھ [illegible] مشہور یہ بات ہے کہ وہ نعمت [illegible] فراغت ہی بیت فراغ دل تہست و نیروی تن
چو میدان فراغ ست گوئے ببرزن ۝ اسواسطے کہ حدیث میں ہے کہ دو نعمتیں ہیں کہ بہت لوگ اونکی بابت نقصان میں ہیں اور
اونکی قدر نہیں جانتے ایک صحت دوسری فراغت عین المعانی میں ہے کہ نعمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور سب سے اونکی
ملت اور اتباع سنت کا سوال کیا جائیگا بیت چہ نعمتی ست بزرگ از خدا کہ بر ثقلین ۝ سپاس داری این نعمت [illegible]

سورۃ العصر مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وہی ثلث آیات
سورہ عصر مکہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے [illegible] نہایت رحم والا ہے	اور وہ تین آیتیں ہیں

لکھا ہے کہ ابو الاشدین نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ [illegible] ابو بکر نے نقصان کیا کہ اپنے اجداد کا دین
چھوڑ دیا اور بتوں کی عبادت سے ہاتھ کھینچا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ وہ زیانکار نہیں جو خدا اور رسول کی
بات سنے اور نیک کام کرے بلکہ بڑا زیانکار وہ ہے جو بتوں کو پوجے اور شیطان کی متابعت کرے حق تعالیٰ نے حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کے جواب باصواب کے موافق یہ سورت بھیجی کہ وَالْعَصْرِ ۝ قسم زمانہ کے خدا کی یا زمانہ کی کہ بہت

عجیب ... اور ... ہی انسان ... عصر کی قسم ... عصر کی قسم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عجب
... اِنَّ الْاِنْسَانَ یعنی ابوالاشد ... یا ابوجہل یا سب آدمی لَفِیْ خُسْرٍ ۙ البتہ
نقصان میں ہیں ... [illegible] ... کہ ... ہیں کبھی وہ قرار ...
سود ... اور یہ مشرک سب عمر ضائع کرنے والے اور زیانکار ہیں اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور کیے اونھوں نے کام اچھے وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ اور نصیحت کی انھوں نے ایک دوسرے کو ... اور دوستی کا ... حق ...
قائم رہنا ہی یا صحیح کلام ہے کہ وہ قرآن ہی وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۧ اور نصیحت کی ہی اونھوں نے ایک دوسرے کو صبر کرنے کی ...
یا سعادت ... اور ... مفسر کہتے ہیں کہ لَفِیْ خُسْرٍ ابوجہل کے حال سے کنایہ ہی اور اٰمَنُوْا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ ... کی طرف
ایما ہی اور وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فعل کی طرف اشارہ ہی اور وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ حضرت عثمان ذی النورین
رضی اللہ عنہ کی بات سے خبر دیتا ہی اور وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ... علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی ... سے ... کہ ...

سورۃ الھمزۃ مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وہی تسع آیات
سورہ ہمزہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ نو آیتیں ہیں

لکھا ہی کہ اخنس بن شریق رسول مقبول کا عیب آپکے حضور میں کرتا اور ولید بن مغیرہ ... غیبت کرتا ...
بارہ میں آیت آئی کہ وَیْلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ واے ہر عیب کرنے والے لُّمَزَةِۣ ۙ غیبت کرنے ...
اور ہاتھ اور آنکھ سے اشارہ کرنے والا ہو الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ وہ جسنے جمع کیا مال ...
شمار کو نگاہ رکھا یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ گمان کرتا ہی کہ اوسکا جمع کیا ہوا مال ... ہمیشہ رکھیگا ...
كَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ۖ ایسا نہیں ہو کہ آدمی گمان کرتا ہی ... ڈالا جائیگا ...
نام ہی کہ اوسمیں جو کچھ پڑتا ہی فوراً شکستہ اور سوختہ ہو جاتا ہی وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۗ اور کس چیز نے جتانے والا کیا
سمجھو تاکہ تو جانے کہ کیا ہی حطمہ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ آگ ہی اللہ کی جلائی ہوئی ... وہ آگ جلائی ہی اپنی قدرت سے
اور جو حق تعالی جلائے اوسے کوئی دوسرا نہیں بجھا سکتا ... چراغے را کہ ایزد برفروزد ... ہر آنکس ... ریشش بسوزد
الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ؕ وہ آگ ہی کہ چڑھ جائیگی اور غالب ہو جائیگی دلوں پر اور دلوں کے اندر سما جائیگی اور
کافروں کے دل کے ساتھ اس آگ کا خاص ہونا اس جہت سے ہی کہ کافروں کے دل عقائد ناشائستہ اور اخلاق ناشائستہ کی جگہ ہیں
اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ تحقیق کہ وہ آگ یعنی اوس آگ کا مکان کافروں پر بند کیا گیا ہی فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۧ
لمبے ستونوں سے یعنی اوس دوزخ کا دروازہ بند کیا ہی اور ستون اوڑا کر مضبوط کر دیا ہی کہ ہر ایک نہ کھول سکے اور یہ اشارہ ہی
آگ میں اونکے ہمیشہ رہنے کا صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہی کہ جو آگ دل میں راہ پائیگی وہ عجب ... کی آگ ہی حسین منصور

قدس سرہ نے فرمایا کہ ستر برس نارُاللّٰہِ المُوقَدَةُ میرے باطن مین لگائی یہانتک کہ تمام سوخت ہوگیا ناگاہ ایک شرر مقدحٔ انا الحق سے نکلا اور اوس
جلے ہوئے مین جا پڑا اب کوئی جلا ہوا چاہیے کہ ہماری سوزش سے خبر دے **بیت** اے شمع بیا تا من و تو راز بگوئیم + کا حوال دل سوختہ ہم سوختہ داند

سورۃ الفیل مکیۃ	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	وھی خمس ایات
سورۂ فیل مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پانچ آیتین ہین

سیر کی کتابون مین معتبر نقلون کے ساتھ مذکور ہی کہ ابرہہ جو نجاشی کی طرف سے یمن کا والی تھا اوسنے حج کے موسم مین
دیکھا کہ لوگ اطراف و جوانب سے مکہ کی طرف متوجہ ہوتے ہین اور معلوم کیا کہ اونکا مقصد خانۂ کعبہ کی زیارت ہی نخوت
اور تکبر کی ہوا اوسکے دماغ مین سمائی داعیہ کیا کہ خانۂ خدا کے مقابلہ مین ایک گھر بنائے اور حاجیون کو اوسکی طرف متوجہ کرے
صنعا مین سنگ مرمر سے ایک کلیسا منقش بنایا اور قلیس نام رکھا اور اوسکے در و دیوار زر و جواہر سے مرصع اور مزین کیے
اور ملک یمن مین لوگون کے گروہ کو اوسکے طواف کی تکلیف دی یہ صورت اگرچہ قریش کو شاق تھی مگر صبر کے سوا اونکو چارہ نہ تھا ہی کنانہ
مین سے ایک شخص اوس گھر کی خدمت مین مشغول ہوکر وہان کا مجاور رہا ایک شب اوس محدث یعنی نئے بنائے ہوئے گھر کو حدث سے
آلودہ کرکے بھاگا یہ خبر شہرۂ آفاق ہوئی اور لوگون کی طبیعت اوس گھر کے طواف سے متنفر ہوئی ابرہہ یہ حال سُنکر بگڑا اور لشکر بڑے بڑے
قوی اور مہیب ہاتھیون سمیت جمع کیا اور حرم محترم کو خراب کرنے کے قصد سے مکہ معظمہ کی طرف چلا اور محمود ایک ہاتھی اتنا بڑا تھا جیسے
پہاڑ کا ٹکڑا **بیت** بہ ہیکل قوی راست چون کوہ قاف + چو شیر غرین جا یک اندر مصاف + اُس ہاتھی کو ابرہہ نے اپنے ساتھ لیا اور
مکہ معظمہ کے گرد اگرد قریش کے مواشی لوٹ لیے مکہ معظمہ کے بڑے آدمی اور بزرگ لوگون نے پہاڑون پر آڑ پکڑی ابرہہ نے صبح سویرے سے
لشکر مہیا کیا اور ہاتھیون کو ابھارا اور لگا کر مکہ معظمہ کی طرف چلا پس محمود ہاتھی نے شہر مکہ کی دیوار کی طرف سے مونہ پھیرا اور لشکرگاہ کی طرف
مونہہ کیا ہر چند فیلبانون نے کوشش کی کہ مکہ معظمہ کی طرف اوسے پھیرین مگر وہ نہ پھرا اوسکے پھرنے سے اور ہاتھی بھی آگے نہ بڑھے یہ حال
دیکھکر ابرہہ عاجز آیا اور گروہ قریش پہاڑون کے اوپر سے دیکھنے لگے کہ کیا حال ہوتا ہی ناگاہ دریا کے کنارے سے دیکھا کہ غول کے غول
سیاہ چڑیان اونکی سبز گردنین نمودار ہوئین اور حملہ کرکے اوس لشکر پر پتھر برسائے پس ایک دم مین وہ تمام لشکر ہلاک اور تباہ ہوگیا جیسا کہ حق تعالےٰ نے
فرمایا ہی کہ **اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ** کیا نہین جانا تو نے کہ کیسا کیا تیرے رب نے **بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ** ؕ ہاتھی والون کے
ساتھ یعنی ابرہہ اور اوسکے لشکر کے ساتھ **اَلَمۡ يَجۡعَلۡ كَيۡدَهُمۡ** کیا نہین کیا اور نہین ڈالدیا اونکے مکر کو
جو کعبہ شریف خراب کرنے کے واسطے اونھون نے کیا **فِىۡ تَضۡلِيۡلٍ** ۙ تباہی اور بطلان مین **وَّاَرۡسَلَ عَلَيۡهِمۡ**
اور بھیجا اونپر دریائے ہند کے کنارے کی طرف سے **طَيۡرًا اَبَابِيۡلَ** ۙ چڑیان غول غول اونکی چونچین چڑیون کی
اور پنجے کتے کے سے اور سر درندون کے مثل اور بعض نے کہا ہی کہ چڑیان سبز تھین اور اونکی چونچین زرد **تَرۡمِيۡهِمۡ**
بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ۙ ڈالتی تھین اوس لشکر پر پتھر کنکر سے یعنی مٹی خشک ہوکر پتھر ہوگئی تھی **فَجَعَلَهُمۡ**

كَعَصْفٍ مَّأْكُوْلٍ ۝ تو کر دیا خدا نے اون لشکریون کو اون کنکریون کے سبب سے مثل گھاس کھائی ہوئی کے یعنی وہ مردہ افسردہ نیست ونابود پڑے تھے یہ اون لوگون کی ہلاکت سے کنایہ ہی لکھا ہی کہ ہر چڑیا تین کنکریان لیے تھی ایک چونچ مین دو دونون پنجون مین گاڑ کے جس عضو پہ کنکری پڑتی دوسری طرف پار ہو جاتی تھی اور ہر کنکری پر اون سنگدلون سے ایک ایک کا نام لکھا تھا جنھون نے کعبہ شریف کو خراب کرنے کا ارادہ کیا تھا ابرہہ شکست کھا کر تنہا بھاگا اور نجاشی کے سامنے جا کر گر پڑا جس چڑیا کی چونچ مین ابرہہ کے نام کا پتھر تھا اوسے مارنے کو مکہ سے حبشہ تک اوسکے ساتھ تھی اور نجاشی کے دربار مین ابرہہ کے سر پر وہ چڑیا اوڑتی تھی جب ابرہہ نے کیفیت بیان کی اور نجاشی نے تعجب کی راہ سے پوچھا کہ کیسی چڑیان تھین جنھون نے اتنے لڑنے والون کو ہلاک کر ڈالا اوس حال مین ابرہہ کی نظر اوس چڑیا پر پڑی بولا کہ اے بادشاہ اونمین سے ایک چڑیا یہ ہے بس اوسی وقت اوس چڑیا نے اوسکے نام کی کنکری اوسکے سر پہ چھوڑ دی بدن کے پار تھی نجاشی کے دیکھتے ہی دیکھتے ابرہہ ہلاک ہو گیا اور یہ حال دیکھ کر نجاشی کے دل مین عبرت جم گئی بیت نوشت خامۂ تقدیر بر جریدۂ دہر بخطے کہ فاعتبروا منہ یا اولی الابصار

سورۃ القریش مکیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	وھی اربع ایات
سورۂ قریش مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چار آیتین ہین

امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ قریش تجارت کے واسطے دو سفر کرتے تھے جاڑے مین یمن کی طرف اور گرمی مین شام کی طرف لوگ انکو اہل حرم کہتے تھے اور انکی حرمت کرتے تھے اور صحیح روایت یہ ہی کہ نضر بن کنانہ کا لقب قریش ہی عرب مین جسکا نسب نضر سے ملتا ہی وہ قریش ہی اور نسبون کے بعضے عالم اس بات پر ہین کہ فہر بن مالک کا لقب قریش ہی کہ نضر کے پوتے ہوتے ہین تو حق تعالی نے اونپر نعمت ثابت کرنے کو یہ سورت نازل کی اور کہا کہ تعجب کرو لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝ اِلٰفِهِمْ واسطے ملنے قریش کے ایک دوسرے سے اونکا ملنا رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝ بیچ سفر مین جاڑے اور گرمی کے اور اونکے پوجنے کے واسطے کہ بت پوجتے ہین یعنی تعجب کا محل ہی کہ مین نے تو اونکو یہ نعمت اور حرمت دی اور وہ میری عبادت چھوڑ کر بتون کی پرستش مین مشغول ہین فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝ پس چاہیے کہ عبادت کرین اس گھر کے رب کی کہ یہ گھر تعظیم کیا گیا ہی اور قریش کی تعظیم بھی اسی گھر کی بدولت ہی الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ وہ رب جسنے کھانا دیا اونکو ان دو سفرون کی بدولت مِّنْ جُوْعٍ ۙ بھوک سے بچایا وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝ اور بے خوف کر دیا اونکو اس حرم محترم کی بدولت اونکے خوف سے جو مکہ معظمہ کے گرد ہین اور ایک دوسرے کو لوٹتے مارتے ہین آیۂ حجازی ۱۲

سورۃ الماعون مکیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	وھی سبع ایات
سورہ ماعون مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ سات آیتین ہین

مفسر اس بات پر ہین کہ اس سورت مین سے نصفِ اول کافرون کی شان مین ہی اور نصفِ اخیر منافقون کے باب مین لکھا ہی کہ ابوجہل
ملعون قیامت کی تکذیب کرتا اور جب کسی یتیم کا وصی ہوتا اور یتیم اپنے مال مین سے کھانا کپڑا مانگتا تو یہ ظالم اوس یتیم کو مار کر نکال دیتا
اور ہمیشہ لوگون کو خرچ کرنے سے باز رکھتا حق تعالی نے فرمایا کہ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ؕ کیا دیکھا تو نے اوس جبار
اوسکو جو تکذیب کرتا ہی روز جزا کی اور اوس و زکوٰۃ اور نہین کرتا یعنی ابوجہل فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۙ پس وہ وہ
شخص ہی جو ظلم اور جبر کے ساتھ دفع کرتا ہی اور ہنکا دیتا ہی یتیم کو اور بعضون نے کہا ہی کہ ابوسفیان یا ولید نے ایک اونٹ ذبح کیا
اور اوسکے حصے کر رہا تھا ایک یتیم نے اوس سے حصہ مانگا اوسے لاٹھی سے مارا تو حق تعالی اوسکی مذمت فرماتا ہی کہ وہ کافر مارتا ہی یتیم کو
وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ؕ اور رغبت نہین دیتا اپنے لوگون کو فقیر محتاج کو کھانا دینے پر یعنی نہ خود دیتا ہی
نہ دوسرے کو دینے کے واسطے کہتا ہی بلکہ نیک کام کرنے کو منع کرتا ہی نظم چون زکرم سفلہ بود بر کران ٭ منع نماید کرم دیگران ٭
سفلہ نخواہد دگرے را بکام ٭ خس نگذارد کہ رسے را بجام ٭ پھر منافقون کی شان مین فرماتا ہی کہ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۙ
پس سختی عذاب کی ریاکار نمازیون کے واسطے یعنی ابن ابی اور اوسکے یارون کے واسطے الَّذِیْنَ ہُمْ عَنْ صَلَاتِہِمْ
سَاہُوْنَ ۙ وہ لوگ جو اپنی نماز سے بیخبر ہین اور غفلت کرنے والے یعنی نماز کو شمار مین نہین لاتے اور فقط لوگون کے
سامنے ہی نماز ادا کرتے ہین مراد یہ ہی کہ منافق لوگ تنہائی مین نماز کی پروا نہین کرتے ہین اور جب مسلمانون کی صحبت مین
پہونچتے ہین تو شرائط اور آداب کے ساتھ نماز پڑہتے ہین بیت کلید در دوزخ ست آن نماز ٭ کہ در چشم مردم گزاری دراز ٭
الَّذِیْنَ ہُمْ یُرَآءُوْنَ ۙ وہ لوگ کہ وہ ریا کرتے ہین اپنے کام مین لوگون کی تعریف کی امید پر وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ع
اور باز رکھتے ہین مال زکوٰۃ کو یعنی مستحقون کو نہین دیتے اور بعضون نے کہا ہی کہ ماعون گھر کا اسباب ہی کہ لوگ باہم اوس سے ایک دوسرے کا کام نکالتے ہین
جیسے کہ پیالہ کاسہ کلہاڑی پتیلہ ڈول وغیرہ اور ایک قول یہ ہی کہ ماعون تین چیزین ہین کہ اونہین روک رکھنا نہ چاہیے آگ پانی نمک

سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَہِیَ ثَلٰثُ اٰیَاتٍ
سورہ کوثر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ تین آیتین ہین

معالم مین ہی کہ عاص بن وائل نے جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے بابِ بنی سہم کے پاس ملاقات کی تھوڑی دیر
باتین ہوتی رہین پھر حضرت تو باہر تشریف لیگئے اور عاص مسجد مین آیا چند رؤسائے قریش جو مسجد مین بیٹھے تھے اونھون نے
عاص سے پوچھا کہ کس سے باتین کرتے تھے وہ بولا کہ اس ابتر سے اور عرب کی عادت یہ تھی کہ جس شخص کے بیٹا نہوتا اوسے ابتر
کہتے تھے یعنی اوسکی نسل نہ باقی رہیگی اور اونھی ایام مین حضرت کے فرزند طاہر نام نے کہ حضرت خدیجہ سے تھے انتقال فرمایا تھا
جب یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ کا دل مبارک غمگین ہوا تو حق تعالی نے آپکا دل مبارک خوش کرنے کو
اور آپکی تسلیِ خاطر کے واسطے یہ سورت نازل فرمائی کہ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ؕ ہمنے عطا کی تجکو کثرت

اور یہ اِفْعَلْ فَوْعَل کے وزن پر ہی اور کثرت سے کنایہ ہی یعنی ہمنے تجکو بہت خیر عطا کی ہو اور بہت فرزند عطا فرمائے ہین اور بہت علم وعمل
عنایت کیا ہی اور تفسیر عین المعانی مین ہی کہ امت کی کثرت اور بعض نے کہا ہی کہ زمین آسمان مین تیرے ذکر کی کثرت یا کثرت معجزات
یا دوستون کی کثرت اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ کوثر ایک نہر ہی جنت مین معراج کے احوال مین جو حدیثین ہین اونمین سے ایک
حدیث مین وارد ہوا کہ ساتوین آسمان پر مین نے ایک نہر دیکھی اوس نہر کے کنارے یاقوت موتی زمرد کے خیمے تھے اور سبز چڑیان اوس
نہر کے کنارے مین نے دیکھین جبرئیل امین سے مین نے پوچھا کہ یہ نہر کیا ہی کہا کہ نہر کوثر ہی کہ حق تعالی نے آپ کو عطا فرمائی معالم التنزیل مین
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہی کہ آپنے فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہی جنت مین اوسکے کنارے سونے کے ہین اور اوسکے سوتے موتی
اور یاقوت کے اوسکی خاک مین مشک سے زیادہ خوشبو اور برف سے زیادہ سفیدی ہی دوسری حدیث مین ہی کہ میرا حوض یعنی حوض کوثر
اوسکی سیر مہینہ بھر راہ کی ہی اوسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہی اوسکی بو مشک سے بہتر ہی اوسکے آبخورے اور کٹورے آسمان کے
تارون کی طرح روشن ہین جو اوس حوض سے پانی پئیگا پھر کبھی پیاسا نہوگا صاحب تاویلات نے فرمایا ہی کہ کوثر کثرت کی معرفت ہی
وحدت مین اور وحدت کا شہود ہی عین کثرت مین ہی اور یہ ایک نہر ہی بوستان معرفت کی کہ جو کوئی اوس سے سیراب ہوا وہ ہمیشہ کو
جہالت کی پیاس سے بیخوف ہی اور یہ یعنی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امت محمدی کے اولیاے کرام کا خاصہ ہی فَصَلِّ
لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ پس نماز پڑھ اپنے رب کے لیے خاص اوسکی رضامندی کے واسطے اور اونٹ قربانی کر اوسکے لیے بخلاف
مشرکون کے کہ وہ بتون کے واسطے قربانی کرتے ہین یا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر نماز مین رکھ اور اونٹ کی قربانی کرتے وقت اور و
قلادہ کی جگہ ہی سینہ سے اور بعض نے کہا ہی کہ عید اضحی کی نماز مراد ہی اور اوسکے بعد قربانی اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝
تحقیق کہ تیرا دشمن یعنی عاص بن وائل وہی دُم کٹا ہی اور خیر سے منقطع اور بے نسل و بے ذریت اور تیری بہت ذریت اور بہت
حسن شہرت اور بزرگی آثار بے شمار قیامت تک باقی رہینگے بیت آثار اقتدار تو تا حشر متصل + خصم سیاہ روے تو بیحاصل و خجل

سورۃ الکفرون مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	وھی ست ایات
سورہ کافرون مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھ آیتین ہین

قریش کے ایک گروہ جیسے ابوجہل عاص ولید امیہ اسود بن عبدیغوث اسود بن عبد المطلب نے عباس رضی اللہ عنہ کی زبانی رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پیغام بھیجا کہ آپ ایک سال ہمارے خداؤن کی پرستش کیجیے تو ہم بھی
ایک برس آپکے خدا کی عبادت کرین جیسے ہی حضرت کے پاس یہ پیغام پہونچا اوسکے ساتھ ہی حضرت جبرئیل نازل ہوے اور
یہ سورت لائے کہ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے جواب مین کہ اے کافرو
اِنسے وہی گروہ مراد ہی جو مذکور ہوا حق تعالی جانتا تھا کہ یہ لوگ ایمان نہ لائینگے طعن اور امتحان کی راہ سے یہ بات
کہتے ہین تو اے ہمارے حبیب تو کہہ کہ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ نہ پوجونگا مین وہ چیز جو تم پوجتے ہو یعنی

بت کہ جماد ہی وَلَآ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۝ اور تم پوجنے والے ہو فی الحال اوسکو جسکی مین عبادت کرتا ہون کہ خالق عباد ہی وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۝ اور نہ مین ہون پوجنے والا اوس چیز کو جسکی تم پرستش کرتے ہو وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۝ اور نہوگے تم عبادت کرنے والے زمانہ استقبال مین اوسکی جسکی مین عبادت کرتا ہون لَكُمۡ دِيۡنُكُمۡ وَلِىَ دِيۡنِ ۝ تمھارے واسطے تمھارا دین ہی جسکے تم معتقد ہو اور اوس سے ہاتھ نہ اوٹھاؤ گے اور میرے لیے میرا دین ہی جسپر مین ہون اور اوسے نہ چھوڑونگا یا تمھارے واسطے تمھارے کیے کی سزا ہی اور میرے واسطے میرے اعمال کی جزا اور دین عادت کے معنی مین بھی آتا ہی اور یہ آیت آیت سیف سے منسوخ ہو گئی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ قرآن مین اس سورت سے زیادہ سخت شیطان پر کوئی سورت نہین ہی اسواسطے کہ یہ سورت توحید محض ہی اور اس سورت کے پڑھنے کا ثواب چوتھائی قرآن پڑھنے کے ثواب کے برابر ہوتا ہی

سورۃ النصر مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثلث آیات
سورۂ نصر مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ تین آیتین ہین

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ ۝ جب آئے مدد اللہ کی یعنی تجکو قریش پر نصرت اور ظفر دینا اور تیرے ہاتھ پہ مکہ کی فتح اور تیری امت کو سب شہرون کی فتح وَرَاَيۡتَ النَّاسَ يَدۡخُلُوۡنَ اور دیکھے تو لوگون کو کہ داخل ہوتے ہین فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا ۝ اللہ کے دین مین کہ اسلام ہی گروہ گروہ جس سال یہ سورت نازل ہوئی اوس سال حضرت کے تابع ہونے کا لوگون کے دلون مین جوش تھا اور بنی اسد اور قریضہ اور بنی مرہ اور بنی البکا اور بنی کنانہ اور بنی ہلال اور بلخا اور نجیب اور دارم وغیرہ اطراف واکناف سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوے فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ پس تنزیہ کر لی ہوئی اپنے رب کی حمد کے ساتھ یا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہ ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ یہ سورت نازل ہونے کے بعد مین نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب نماز پڑھتے دیکھا تو آپ یہ بھی کہتے تھے کہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اور بعض نے یہ معنی کہے ہین کہ نماز پڑھ حکم خدا کے ساتھ وَاسۡتَغۡفِرۡهُ اور مغفرت مانگ اوس سے یعنی انکسار نفس اور عمل کم جاننے کے واسطے اور بعض نے کہا ہی کہ اسکے یہ معنی ہین کہ مغفرت طلب کر امت کے گناہون کی اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝ بیشک خدا ہی توبہ قبول کرنے والا مغفرت چاہنے والون کی اکثر علما اس بات پر ہین کہ یہ سورت فتح مکہ کے قبل نازل ہوئی اور اس سورت مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبر ہی جب حضرت نے یہ سورت پڑھی تو ابن عباس رضی اللہ عنہما رو دئے آپ نے پوچھا کہ کیون روتے ہو حضرت ابن عباس رض نے جواب دیا کہ یہ آپکی وفات کی آپکو خبر دی ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ہی ہی جیسا تم کہتے ہو اور یہ سورت نازل ہونے کے بعد آپ دو برس زندہ رہے اور آخر سورت جو پوری نازل ہوئی وہ یہی ہی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بی بی فاطمہ

رضی اللہ عنہا کو بلا کر فرمایا کہ اے میری بیٹی مجھے میری وفات کی خبر دی ہی بیت نامہ رسید از جہان بہر مراجعت بروم ہٰذا عزم رجوع
ہیکنم رخت باجرش ہم بہرم ہٰذا حضرت بی بی فاطمہ یہ خبر سنکر روئین آپنے فرمایا کہ روئین میرے اہل بیت مین جو میرے پاس
پہونچینگے اونمین سے اول تو ہوگی

سورۃ ابی لہب مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وہی خمس آیات
سورۂ ابی لہب مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پانچ آیتین ہین

جب آیہ وَاَنذِرْ عَشِیرَتَکَ الْاَقْرَبِینَ نازل ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر ندا کی یا صباحاہ روساے
قریش آپکے پاس جمع ہوے آپنے فرمایا کہ اگر مین تمکو خبر کرون کہ اس پہاڑ کے نیچے کچھ لوگ اس داعیہ پر آئے ہین کہ پتہ شبخون
مارین اور تمکو لوٹ مین مارین تو اس بات مین تم مجھے سچا جانتے ہو یا نہین سبنے کہا کہ ہم کیون سچا جانین تمکو ہمارے سامنے کسی نے تمکو
جھوٹ کی تہمت نہین لگائی تو حضرت نے فرمایا کہ اِنِّی نَذِیرٌ لَّکُم بَینَ یَدَی عَذَابٍ شَدِیدٍ پس ابو لہب اوٹھا اور کہا کہ ہلاکت ہو جیو تیرے
واسطے ہمکو اسی لیے تونے بلایا ہی اور ایک روایت مین ہی کہ دونون ہاتھ سے اوس سنگدل نے پتھر اوٹھایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر پھینک مارے اوسی حال مین حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ تَبَّتْ یَدَا اَبِی لَہَبٍ ہلاک اور نیست ونابود ہو جائین
دونون ہاتھ ابو لہب کے کہ پتھر اوٹھا کر اوسنے میرے حبیب کو مارنا اور ہلاک کرنا چاہا ابو لہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چچا تھا اور
عبد العزی اسکا نام تھا حضرت کے ساتھ بہت عداوت رکھنے کی وجہ سے اوسپر نفرین اور پھٹکار واقع ہوئی اور بعضونے اس آیت کے
معنی اسطرح سے کہے ہین کہ ناچیز ہو دنیا اور آخرت اوسکی وَّتَبَّ ؕ اور ہلاک ہوا اور ناچیز ہوگئی اوسکی دنیا اور آخرت اس دعا کے بعد
لکھا ہی کہ ابو لہب نے کہا کہ جو کچھ میرا بھتیجا کہتا ہی اگر یہ حق ہی تو مین اپنا مال اور اپنی اولاد فدا کرونگا کہ نجات پاؤن اوسکی بات رد کرنے کو
یہ آیت نازل ہوئی کہ مَآ اَغْنٰی عَنْہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَ ؕ نہ دفع کریگا اوس سے اس بددعا کی تاثیر کو اور اس
پھٹکار کو اوسکا مال اور وہ جو اوسنے کمائی کی ہی یعنی اوسکا بیٹا عتبہ یا اوسکی کمائی اس سے تجارت اور معاملات کے منافع مراد ہین سَیَصْلٰی
نَارًا ذَاتَ لَہَبٍ ۚ قریب ہی کہ داخل ہو آگ شعلہ والی مین کہ شعلے مارتی ہی یعنی آتش دوزخ مین وَّامْرَاَتُہٗ ؕ اور
اوسکی جورو ام جمیل حرب کی بیٹی ابو سفیان کی بہن بھی اوسکے ساتھ دوزخ مین داخل ہو حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ ۚ اوٹھانے والی
لکڑیون کی اور لادنے والی ایندھن کی اور یہ اسطرح پر تھا کہ ام جمیل کا گھر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑوس مین تھا وہ کانٹون کے
گٹھے تنکون کے بوجھ جمع کرتی اور رات کو لاتی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ مین ڈالدیتی تاکہ دامن مبارک مین کانٹے لگے یا آپکے
پاے نازک مین گڑے اور حضرت نماز کو باہر تشریف لاتے تو اون کانٹون اور تنکون کو اوٹھاتے اور نرمی کے ساتھ فرماتے کہ
یہ کس قسم کی ہمسائگی ہی جسکا حق تم میرے ساتھ بجا لاتے ہو بیت میرے خستند و رہ تو خار رہا ہمہ بجولانگہ گل شگفتہ بود رخ گلستان
تو بہ اور بعضون نے کہا ہی کہ لکڑیان چننا سخن چینی سے عبارت ہی کہ وہ آدمیون مین خصومت اور عداوت کی آگ لگا دیتی ہی

مثنوی میان دو کس جنگ چون آتش ست ✤ سخن چین بدبخت هیزم کش ست ✤ کنند این و آن خوش دگر باره دل ✤ وی اندر میان
خاکسار و خجل ✤ میان دو کس آتش افروختن ✤ نه عقل ست خود در میان سوختن ✤ اور اوسکو سخن چینی کی عادت تھی یا جہنم کا
اینذھن اوٹھانے والی تھی اسواسطے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت کے سبب سے بار گناہ اوٹھاتی تھی اور بعضون نے
کہا ہی کہ حقیقت مین اپنے واسطے لکڑیان ڈھوتی تھی جیسا کہ عرب کی عورتون کا رسم ہی ایک دن لکڑی کا گٹھا پیٹھ پر رکھے تھی
تھک گئی لکڑیون کی رسّی اوسکی گردن مین پڑی تھی لکڑی کا گٹھا تو ایک پتھر پر رکھدیا کہ سستائے ایک فرشتے کو حکم ہوا اور اوسنے
آکر اوس گٹھے کو پیٹھ کے پیچھے سے پتھر کے نیچے گرادیا رسّی اوسکے گلے مین رہی اور پھانسی ہوگئی اور وہ بدبخت جہنم کو چل دی اور حق تعالی نے
خبر کی کہ **فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ** اوسکی گردن مین رسّی ہی کھجور کے پوست کی کہ اوسمین لکڑیان
باندھے تھی اور بعضون نے کہا ہی کہ دوزخ مین زنجیر مراد ہی کہ قیامت کے دن اوسکی گردن مین باندھکر کھینچینگے

سورۃ الاخلاص مکیۃ	**بسم اللہ الرحمن الرحیم**	**وھی اربع آیات**
سورۂ اخلاص مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	اور وہ چار آیتین ہین

قریش کے ایک گروہ نے کہا کہ ای محمد ہمارے سامنے اوس خدا کی صفت بیان کرو جسکی عبادت کی طرف تم ہمکو بلاتے ہو اور معالم مین ہی
کہ یہود کے ایک گروہ نے کہا کہ ای ابو القاسم خدا کا وصف بیان کرو تا کہ تیرا ایمان لائین اسواسطے کہ ہمنے توریت مین
اوسکی صفت لکھی دیکھی ہی اور ہم جانتے ہین کہو تو خدا کیا کھاتا ہی کیا پیتا ہی کسکی میراث اوسنے لی ہی اوسکی میراث کون لیگا
تو یہ سورت نازل ہوئی کہ **قُلْ** کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس سے جو خدا کو پوچھتا ہی **هُوَ اللّٰهُ** وہ ہی خدا **اَحَدٌ**
ایک ذات مین متوحد صفات مین منفرد **اَللّٰهُ الصَّمَدُ** خدا کہ بے نیاز ہی سب سے اور وہ نیازمندون کی پناہ ہی نہ کھاتا ہی
نہ پیتا ہی باقی ہی کہ ہرگز فنا اور نیست نہوگا ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ صمد وہ ہی کہ جو کچھ چاہے کرے عین المعانی مین
حضرت امام علی بن موسی رضا رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہی کہ صمد وہ ہی جسکی کیفیت پر اطلاع پانے سے عقلین ناامید ہون **بیت**
کمالش روے ہر اندیشہ بربست ✤ خرد را پشت ازین اندیشہ بشکست ✤ **لَمْ يَلِدْ** نہ پیدا کیا اوسنے کسی کو یہ یہود کی رد ہی
کہ اونہون نے کہا ہی کہ عزیر علیہ السلام اوسکے بیٹے ہین **وَلَمْ يُوْلَدْ** اور نہ وہ پیدا کیا گیا کسی سے یہ نصاری کی رد ہی کہ
وہ کہتے ہین کہ عیسی بن مریم خدا ہین **وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ** اور نہ تھا ہی نہوگا اوسکے واسطے **كُفُوًا اَحَدٌ** برابری
کرنے والا کوئی یہ مجوس اور عرب کے مشرکون کی رد ہی اسواسطے کہ اونہون نے اوسکا برابر اور ہمسر کہا ہی یعنی اہرمن اور
بتون کو معاذ اللہ شیخ ابو علی رودباری نے کہا ہی کہ شرکت دائر ہی عدد اور تقلب اور علت اور معلول اور شکل اور ضد پر
تو حق تعالی نے عدد اور کثرت کی نفی کی اپنی ذات سے ہو اللہ احد فرماکر اور تقلب اور تنقص کی نفی کی اللہ الصمد فرماکر اور
علت و معلول کی نفی کی لم یلد ولم یولد فرماکر اور اشکال و اضداد کی نفی کی لم یکن لہ کفوا احد فرماکر اسی

سورۂ اخلاص کہتے ہین محققون نے کہا ہی کہ ماہیت مین دوسرے مثل کے وجود اور قوت مین برابری کرنے والے کے وجود کی نفی سے توحید متصور ہو سکتی ہی اور ماہیت مین متماثل اور قوت مین مکانی یا رتبہ مین متاخر مثل معلول کے ہوتا ہی جیسے ولد یعنی بیٹا یا رتبہ مقدم بمنزلۂ علت ہوتا ہی جیسے والد یعنی باپ یا معیت رکھتا ہی بطور مقارن جیسے کفو یعنی برابر اور ہمسر پس قاعدۂ توحید کی تمہید جو قُلْ هُوَ اللّٰهُ کے سبب سے قائم ہوئی لَمْ يَلِدْ کے سبب سے کہ قسم اول کی نفی کو مقتضی ہی اور لَمْ يُولَدْ سے کہ دوسرے صنف کی نفی کو مقتضی ہی اور لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ سے کہ تیسری قسم کی نفی کو مقتضی ہی تمام ہوئی شیخ جمال الدین ساوجی نے کہا ہی کہ معطلہ کہتے ہین کہ عالم کا کوئی صانع نہین فلاسفہ کہتے ہین کہ ہی مگر اوسکا نام اور صفت نہین ثنویہ کا مذہب ہی کہ شریک رکھتا ہی مشبہہ کا اعتقاد ہی کہ خلق کے مثل ہی یہود و نصاریٰ کہتے ہین کہ اوسکے جورو لڑکے ہین معتقد مغان یہ ہی کہ کفو اور ہمسر رکھتا ہی جب بندۂ مومن نے کہا کہ ہو تو معطلہ کے عقیدہ سے بیزار ہوا جب کہا اللّٰہ تو فلاسفہ کے قول سے مبرا ہوا جب کہا اَحَدٌ تو ثنویہ کی روش سے برات کی جب زبان پر لایا اَللّٰهُ الصَّمَدُ تو مشبہہ کے مذہب سے دور ہوا جب پڑھا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ تو یہود و نصاریٰ سے بیزاری کی جب وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ کہا معتقد مغان سے تبرا کیا اور کہا ہی کہ اللّٰہ تو کلمۂ ہو سے حصہ لیتے ہین ارواح کلمۂ اللّٰہ سے راحت پاتی ہین دل نور اَحَدٌ سے محظوظ رہتے ہین عقلین اَللّٰهُ الصَّمَدُ کے بھید سے نصیبہ پاتی ہین نفس لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ کو سمجھنے سے نفع اوٹھاتے ہین شخص وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ سے مراد کو پہونچتے ہین اور کہا ہی کہ کلمۂ ہُوَ والہون یعنی عاشقون کا حصہ ہی لفظ اللّٰہ عالمون کا نام اَحَدٌ محبون کا کلام اَللّٰهُ الصَّمَدُ عارفون کے کلمات لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ عاقلون کے الفاظ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ عام مومنون کا حصہ ہی جو سر ہُوَ کو پہونچا والہ یعنی عاشق ہی اور جو اللّٰہ کو جانے عالم ہی اور جو اَحَدٌ کو دریافت کرے محب ہی جو صَمَدٌ کو پہچانے عارف ہی جو لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ کا اعتقاد کرے عاقل ہی اور جو کوئی وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ کی تصدیق کرے وہ مومن ہی اور جو کوئی ان سب معانی کو جمع کرے موحد خالص ہی اور اس سورت کے حقائق کا ایک شمہ جواہر التفسیر مین پا سکتے ہین

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ
سورۂ فلق مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللّٰہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پانچ آیتین ہین

لکھا ہی کہ ایک یہودی کا لڑکا رسول صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین مشغول تھا لبید بن عاصم یہودی کی لڑکیاں اوس سے اصرار اور مبالغہ کرکے رسول صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک مانگ لیگئین اور حضرت کا نام لیکر ایک رسّی پر جادو پھونک کے چاہ زروان مین ایک پتھر کے نیچے دبا دیا جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سید انام صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی حضرت نے حضرت علی کرم اللّٰہ وجہہ کو بھیجا وہ رسّی لے آئے اوسمین گیارہ گرہین لگی تھین تو حق تعالیٰ نے معوذتین یعنی سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ بھیجین گیارہ آیتین اور جبریل علیہ السلام نے یہ سورتین پڑھین تو ہر آیت کے ساتھ اوس رسّی کی ایک گرہ کھل گئی عقبہ بن عامر نے حضرت صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ مَا تَعَوَّذَ الْمُتَعَوِّذُوْنَ بِمِثْلِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ یعنی پناہ مانگنے والون کے واسطے ان دو سورتون کے مثل کوئی پناہ نہین قُلْ

اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ کہ پناہ لیتا ہون مین صبح پیدا کرنے والے کی اور بعض نے کہا ہی کہ فلق وہ چیز ہی جو پھٹے جیسے گٹھلی
درخت اور گیہون کی جہت سے پھٹ جاتی ہی اور جیسے پتھر اور زمین پانی نکلنے سے شق ہو جاتی ہی یا دوزخ مین ایک قید خانہ ہی اور بہر تقدیر
اوسکے خدا کی پناہ مانگنا چاہیے مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ برائی سے اوس چیز کی جو پیدا ہوئی ہی موذی آدمی اور جن درندے وحشی جانور
اور سانپ بچھو وغیرہ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ اور برائی سے اندھیری رات کے جب اوسکا اندھیرا آئے سب چیزون پر
یا آفتاب کی برائی سے جب وہ غروب کرے یا چاند کی برائی سے جب نکلے اور گہن میں بیٹھے یا ثریا کی برائی سے جب گرے کہ وہ بیماریون کی
کثرت اور شدت کا محل ہی اور اوسکا طلوع رنجون اور بیماریون کی قلت کا وقت ہی وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ اور شر سے پھونکنے والیون کے
یعنی اون عورتون کی برائی سے جو جادو کے کلمے کہتی ہین اور پھونکتی ہین فِی الْعُقَدِ ۝ گرہون مین اس سے لبید بن عاصم
یہودی کی بیٹیان مراد ہین وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اور برائی سے حسد کرنے والے کے اِذَا حَسَدَ ۝ جب وہ اپنا حسد ظاہر
کرے اور اوسکے موافق عمل کرے اسواسطے کہ اگر چھپائے تو اوسکے حسد کا ضرر اوسی پر پھر آئے اس سے یہود مراد ہین کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر حسد رکھتے تھے اور حق تعالیٰ نے اس سورت کی برائیان حسد پر ختم کین جو سب سے بری صفت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
فرمایا کہ اگر حسد کی برائی سے زیادہ بری چیز عالم مین کوئی ہوتی تو یہ سورت اوسپر ختم ہوتی پہلی خطا جو آسمان پر ابلیس سے ہوئی وہ حضرت آدم
علیہ السلام پر ابلیس کا حسد تھا اور پہلا گناہ جو زمین پر صادر ہوا وہ ہابیل پر قابیل کا حسد تھا نظم حسد آن تشنے دان کہ چون برفروخت

حسود لعین را ہمان لحظہ سوخت ✤ گرفتم بصورت ہمہ دین شوی ✤ حسد گر گذاری کہ حق بین شوی ✤

سورۃ الناس مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَھِیَ سِتُّ اٰیَاتٍ
سورہ ناس مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھ آیتین ہین

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ کہ پناہ لیتا ہون آدمیون کے رب کے ساتھ مَلِکِ النَّاسِ ۝ بادشاہ لوگون کا
اِلٰہِ النَّاسِ ۝ معبود بنی آدم کا مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ شر سے وسوسہ دینے والے چھپ بیٹھنے والے کے
جس وقت یاد الٰہی کرتے ہین شیطان کی عادت یہ ہی کہ جب بندہ حق تعالیٰ کو یاد کرتا ہی تو شیطان بھاگتا ہی اور جب یاد الٰہی سے
بندہ غافل ہوتا ہی تو شیطان وسوسہ دیتا ہی الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ وہ جو وسوسہ ڈالتا ہی لوگون کے
سینون مین مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ۝ جنون اور آدمیون سے یعنی شیاطین الانس والجن سے لباب مین ہی کہ اس سورت مین
لفظ ناس پانچ مقام پر واقع ہوا اور اوسکے معنی ایک ہی ہین مگر نہیں ہین پہلے لفظ ناس سے لڑکے آدمی مراد ہین اور ربوبیت کے معنی یعنی تربیت
اسپر دلالت کرتی ہی اور دوسرے لفظ ناس سے جوان آدمی مراد ہین اسطرف لفظ ملک اشارہ کرتا ہی کہ قہر و سیاست کی دلیل ہی اور یہ جوانون کی
ہوتی ہی اور تیسرے لفظ ناس سے بوڑھے آدمی مراد ہین اور الٰہ کا اسم کہ آگاہ کرنے والا ہی طاعت اور عبادت سے اسکے مناسب ہی کہ بوڑھا پا عبادت
کرنے کا وقت ہی اور چوتھے لفظ ناس سے صالح آدمی مراد ہین اسواسطے کہ وسوسہ اونھی کے اغوا کے واسطے ہوتا ہی اور پانچوین لفظ ناس سے

مفسد آدمی مراد ہین اسواسطے کہ اوسکا عطف جنتہ پر ہی کہ اوس سے پناہ مانگی گئی ہی محقق لوگ اس بات پر ہین کہ پانچ کا عدد کہ اوسکے مراتب کلیہ کو حضرات خمس کہتے ہین اوسمین تخصیص ہی نہایت اور تمامی پر دلالت رکھتا ہی اور اسی جہت سے اوسے دائر کہتے ہین اور دوران اسطرف اشارہ ہی کہ ہر چند اوسے اوسی مین ضرب دیجیے اور حاصل ضرب کو پھر اوسی مین ضرب کیجیے الی غیر النہایہ وہی پانچ اپنی اصلی صورت پر پھر آتے ہین اور نہایت مین وہ عدد اپنے کو ظاہر کرتا ہی جیسے پچیس ایک سو پانچ اور علی ہذا القیاس پس خلاصہ مخلوقات کہ انسان ہی اوسکے جسم کی حدین پانچ عضو پر تمام ہوتی ہین ایک سر دو ہاتھ دو پانون پانچ ہوے اور ان پانچ اعضا کے کنارے بھی پانچ پر تمام ہین ہاتھ پانون مین پانچ پانچ اونگلیان ظاہر ہین اور سر جو بلندی سے زیادہ علاقہ رکھتا ہی اوسکا ظاہر ظاہری پانچ حواس سے اور باطن باطنی پانچ حواس سے آراستہ ہوا ہی اور اس قول کا مؤید ہی یہ کہ اس سورت مین جسپر قرآن کی سورتین تمام ہوتی ہین پانچ بار لفظ ناس مکرر آیا اور اس عدد مین بے نہایت اسرار مندرج ہین اوسمین سے کچھ اسرار کا بیان جواہر التفسیر مین تحریر ہوا ہی واللہ علیم قدیر کلام الٰہی کی ابتدا بسم اللہ کی بے سے اور انتہا ناس کے سین پر ہوئے مین ایک بہت عمدہ نکتہ اور بھید ہی کہ ان دونون حرفون کو ملائیے تو بس ہوتا ہی اور عرب بولتے ہین بسک یعنی حسبک تو یہ معنی ہوے کہ حسبک من الکونین ما اعطیناک بین الحرفین یعنی بس ہی تجکو دونون جہان مین وہ جو عطا کیا ہی ہمنے تجکو دو حرفون کے درمیان مین اور عجیب اتفاق ہی کہ یہ دو حرف یعنی بس زبان فارسی مین بھی اوسی معنی مین آتا ہی حکیم سنائی قدس سرہ نے اس معنی کی طرف اشارہ فرمایا ہی **بیت** اول و آخر قرآن زچہ با آمد و سین یعنی اندر رہ دین رہبر تو قرآن بس ✽ **مترجم** ستر عیوبہ وغفر ذنوبہ کہتا ہی کہ کیا قدرت یزدانی اور کیا معجزہ قرآنی ہی کہ زبان اردو مین بھی بس کا لفظ اوسی معنی مین بولا جاتا ہی حسبنا اللہ وکفی سمع اللہ لمن دعی لیس وراء اللہ المنتہی والحمد فی الآخرۃ والاولی والصلوۃ والسلام علی حبیبہ محمد ن المصطفی وعلی آلہ ائمۃ الہدی واصحابہ مصابیح انوار التقی والسلام علی من اتبع الہدی اللہ بس باقی ہوس

تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ تفسیر قادری حرف بحرف ترجمہ تفسیر حسینی مؤلفہ ملا حسین واعظ کاشفی جسکو مولوی فخر الدین احمد صاحب حنفی رزاقی قادری ساکن لکھنؤ محلہ دار العلم فرنگی محل نے حسب فرمائش و ایماے مالک مطبع ہذا کے ترجمہ کیا اور بعد تالیف ترجمہ کے مترجم موصوف نے کامل طور سے نظر ثانی کی باہتمام تمام و تصحیح مالا کلام مطبع فیض منبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ مین بماہ جنوری ۱۸۸۳ء مطابق ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۰۰ ہجری بار دوم حلیۂ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکر آویزۂ گوش عالم ہوئی